ماہنامہ الحسنات

مجالس سترہوین بیان شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

مجالس اٹھارہوین سعادت حضرت عباس بن علی علیہ السلام

مجالس انیسویں میں انبیا کو سانحہ کربلا سے اخبار دادن اور شہادت علی اکبر

مجلس اکیسویں میں فضایل شہدا وجہاد ...

نظم لمولفہ یہ دن وہ ہیں کہ مدینہ نبی کا ویران ہے

صفحہ فہرست حاشیہ ابتدا کتاب سے

مجموع آیات و حدیث و روایات مذکور متن کتاب و ملحقات

مجموع آیات و حدیث و روایات مذکور حاشیہ متن و ملحقات ۸۲۰

تمت بالخیر ۱۲۹۹

هو الله الاول والآخر المستعان الموفق والاحسان

ذلك الكتاب

لا ريب فيه بين يدي المفسر المحدث
الفقيه المؤيد على البكاء والآلام المسمى باخبار ماتم
مجمع احوال المولد والمعجزات والمصائب والوقائعات لرسول
الكبرياء ونور الثقلين وبتول الزهراء ام السبطين وابيه اسد الله
مولى الكونين ومقتلي الامامين السبطين الحسن والحسين
عليهم الاف التحية والسلام ما دامت الليالي والايام من
تاليف عبده الراجي محمد حسين بن محمد علي
غفر الله له ولوالديه وعفا عنه ذنبه
الخفي والجلي

جسنی مطبع حسینی میں واقع اریو کی صفحۂ نزہت پر مطبوع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صادق ترجمانانِ احادیثِ غم کہ اخبارِ ماتم کو زبانِ حال ہین واقعہ محرم کہتی ہین بسط قال مین ہر دم خطبہ حمد و ثنا سی مؤلفِ کتابِ حدوث و قدم کی کہتی رہتی ہین + اور واثق بیانانِ آیاتِ الم جو سانحۂ عالم پر آوارِ اتہال ہین سر گشتہ قدم گذرتی ہین + صفحۂ خیال مین مقدم دیباچۂ شکر و سپاس کو حاملِ لوح و قلم کی رقم کرتی ہین + جسنی اہتمام رسالت سی باب ہدایت پر حلوہ نما

وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ کی

سبیل نجات رکھی + اور فرمانِ طاعت کی عنوان پر طغرای نَبِّئْ عِبَادِیْٓ

اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ سی کائنات کو سندِ حسنات لکھی + تعریف کردہ

خطبۂ حمد پروردگار

دنیا مین بحکم اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ کی نیلگون شامیانہ آسمان کو
بی ستون برپا فرمایا + اور ایمن شور و نوا کی دایرہ کو ذکر و سارِعُوا
اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ سی ملاء اعلی مین بڑہایا + کتم عدم سی راہ
توفیق مصفا مین نشانِ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا
پنجہ مہر پر چمکایا + اور صحن سرای بکا مین قنادیل ماہ و انجم کو مصباح نوری
روشن کرکی اوج سپہر پر لٹکایا + اگر سوز وجود واسطی مجمرہ گردانی قصر جنان کی
عہدہ لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی مین عقل فعال کو دیا + اور کلا
پاس چشم مہر گینی کو رخسار اہل رقت کی عطیہ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
لَا تُحْصُوْهَا سی حوالہ مردم کیا + بیت الاحزان سینہ مین بنی آدم کی ضریح
دلکو تربت درد و اندوہ کا حظیرہ بنایا + اور علم نالہ کو جریدۂ آہ اور شدہ
فنا کی ساتہ روضہ جگر مین قدسیو نکی اوٹہایا + ایوان بدن مین بساط حیات
جن و بشر کی مجلس اعضا و جوارح کو بچھایا + اور منبر کام و زبان پر ذاکر ناطقہ کو
سامعہ افروز کلام کا مقام ترنم بتایا + مرثیہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا کشور ایجاد مین رواج قبول سی لاجواب کہا + اور نوحہ
وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا پر داغ عبودیت کو صدر شیخ و شاب کی

خطبہ

وہ داور بنای خیر کہ انبیا کی صف تمولات پر جلوس کو ندای یبشرہم ربہم برحمۃ منہ

ورضوان سی غرفہ عالیہ جنات عدن مفتحۃ لہم الابواب مین جا دیتا ہی

اور مامور حرم و دیر کہ حال اوصیا کی رونق رولانی پر صلای ادخلوا الجنۃ انتم وازواجکم

تحبرون سی دعوت مین نعمات متکئین فیہا یدعون فیہا بفاکہۃ کثیرۃ وشراب

وعدہ وفا لیتا ہی + قادر توانا کہ جایزہ انشا اور تدوین مناقب مین سرفرازان بارگاہ کی

خوان بذل و نوال پر مائدہ ولحم طیر مما یشتہون سی طریقہ کامیابی جتایا + قاہر دانا

کہ معاوضہ املا اور تمکین مصائب مین محرمان حضور کی منبع عینا فیہا تسمی سلسبیلا

سی شربت بیضاء لذۃ للشاربین کو ذریعہ سیرابی بتایا + خوشامد بر الہام کنت

کنزا مخفیا جسی روایات معرفت کی حامل کو دولت آفرینش اور جاگیر تمکین دی ہی

مستبشر انعام فسوف نؤتیہ اجرا عظیما کہ حکایات مثوبات کی قائل کو قسمت آمرزش

روزی خلد برین کی + اوسکی صفت ذات کا بیان ہر شیخوان کتاب ایمان کو دلیل سی من جاء

بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا مستوجب نعیم کرتا ہی + اور فقرات قدرتکا اعلان زمرہ

برہان سی وینقلب الی اہلہ مسرورا کی موروث فوز عظیم رہتا ہی + وہ احد کہ اوسکی

لیبلوکم ایکم احسن عملا سی ہر مقرب انجمن محبت سر کہ شوق لقا کا شہید ہی + اللہ الصمد

کہ شہید ایحسب الانسان ان یترک سدی مین طالبان حقیقت کا نقد جان بہا نہ

ایسا معبود جسکی بندگی اخلاص مین قیام و قعود والی محراب تیغ کی بصفای نیت لہو سی وضو کرتی

اینز و موجود کہ اوسکی پرستش خاص کی رکوع مصلای طاعت پر گردن جھکائی کوی رضا مین سر

گذرتی ہین + اوسکی عاشقان جمال روز بہجوم وصال مین خطاب یا ایہا الذین آمنوا کونوا

انصار اللہ سی جامہ طرحدار جراحات کو زیب تن ارغوانی پوش بنائی ہین + جانبازان

ذکر تالیف کتاب

ذوالجلال نے قرب لایزال میں پیام یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ کی بشارت پر علائق
اہل و عیال کی بار سے سبک دوش رہجاتی ہیں + زہے حکیم بی نیاز کہ مادۂ امکان میں سالار
بلاکشان خیر الوریٰ محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کو سب دردمندوں کا قبلہ نما بنایا
زہی رحیم کارساز کہ قدم علی ولی اور اولاد ابرار علیہم السلام کو بارہ مقام سے تسلیم و رضا کی انتہا
درجۂ قصویٰ کو پہنچایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی خَاتِمِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْاَصْفِیَآءِ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ وَاَهْلِبَیْتِهِ الْمَظْلُوْمِیْنَ وَتَحِیَّاتِ
کَرَمِکَ وَرِضْوَانَاتَ لِاَصْحَابِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ * اما بعد
راقم سطور آثم متعرف بقصور محتاج غفران لم یزلی محمد حسین ابن محمد علی ابن حاجی محمد بیگ ابن آقا علی
نقی کہ لقب کہاچی سی زبان زد اہل روزگار ہی + ورق یادگار دہر اور خاطر محبین حسین
اجلال سی خلاصہ نگار ہی + کہ والد میری قوم ترک قبیلہ افشار شہر ارومیہ کی رہنی والی نوجوان
آذربائیجان سی ہندوستان کو آئی + شوق روضہ خوانی میں اساتذۂ کامل یعنی ملا حاجی ابوطالب
اور شاہ حسین رضوان مکانان کی خدمت بجا لائی + مجھی بہی بدو فطرت سی یہ فن بسعادت
وراثت میں ملا + سامان رونی رولانی کو جمع آوری کتب سی بہت مستعد کیا + بعض میں
جو تحریف نامقبول خدا و رسول دیدۂ تحقیق سی دیکھی + کتاب مجالس الاخبار حاوی
اصول و فروع ماتم فارسی زبان میں لکھی + جب متولد اور مسکن لکھنوٴ سی نوکری سرکار
پادشاہی چہوڑکی چلا + ذریعۂ قدردانی اور طلب سی رئیس جنت آرامگاہ کی بلدۂ پٹنہ میں
ملازم رہا + ناگاہ ایام عزا میں ایک دن اونکی خلف غفران مآب نی بلایا + محفل عورات
اور محل مخدرات میں پس پردہ خوانندگی کا امر فرمایا + حقیر نی بنظر کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ
عبارت اردو میں مصائب کو مختصر پڑہا + نالہ مرد و زن اور سلسلہ شیون بیشتر از بیشتر رہا +

اسبابِ تالیف کتاب

نوابصاحب نے اوس جلسۂ خواتین مین بیانِ مذکور پر ستایش کی + واسطے تحریر ترجمۂ حدیث و روایت
لسانِ ہندی مین مجہہ پر فرمایش کی + باوجودِ عدمِ شعور حسب الارشاد عمل مین لایا + صاف کرکے اوسکو
حضورِ پرنور مین پہنچایا + حسبِ ثواب اوسکو مجمعِ مستورات مین تحت اللفظ خوان رہی + تاکہ دنیا سے گذر کر
ملقب فردوس مکان ہوئی + بعد از انتقالِ فرمان رواے انصرام سے خدمات سرکار کی مہلتِ مجال
فرصت نپائی + اوس جیرچے کی فکرِ تحریر اور تقصیر اقدام تساہل سے طبیعت قاصر رہی + اکثر اوقات
مبتلاے امراض رہا + درد غم و الم کو خاطرِ ناشاد مین سہا + دستِ دہر نے وہ صفحات پریشان مثال
حواسِ راقم پریشان کئے + بعض محبانِ قدرشناس نے تقاضے سے عہد و پیمان لئے کہ اس اجزا قلیل کی
صورتِ انجام پر سعیِ جمیل سے متوجہ تکمیل رہو + اور تحصیل ثواب اسکے باب مین مَلِکِ جلیل کا انعامِ جزیل حاصل کرو
کیونکہ جو محققین عن عن لکہتے آئے کمتر مفید نکلا پایا ہے + مرثیہ خوانی ہند مین روایات جعلی سے انواعِ بہتان کا
دفتر بنایا ہے + مجالسِ عزا مین جانا باعثِ طاعتِ معنوی اور صوری ہے + بقدرِ ذاکر کو نسبت سے گوش
کرنا ضروری + مضامین و اشعارِ ہتکِ حرمتِ آلِ عبا خلافِ عصمتِ انبیا و اوصیا مین رونمائی
بلکہ اوسکا منع درصورتِ قدرت مقصود اور خوانندۂ بے ادب کی ملامت محمود + اکثر طالبانِ حق
اونہین افترا پردازونکو بلاتے اور عذر لاتے ہین + کیا کرین جو عبارتِ ازدو پسند آئے ہدایۂ شوق
جزاے خدا نہین پاتے ہین + علما بھی اس عام بلوی مین دم کہا رہے + اجتہاد کی قدم بندی جہاد مین اُنکی
نہ بڑھی + مجکو حسبِ توفیق نے امدادِ ہمت اور اعانت پہنچائی + چشمِ دل کو اقتضاے تحقیق نے راہِ قدر و
منزلت دکھائی + خصوص نقاوۂ خاندانِ خیر الانام مسندِ شرافت نجفی و علی نسب سیّد علی خلف
میر باقر علی زاد مجدہ کا اہتمام ہوا + خلوصِ زمرۂ عرفانِ ذریتِ کرام علیہم السلام کا مقام ارشاد
پیرا بند ہا + ہر چند اپنی طاقت استعداد سے احتمالِ بار بے تامل کو دشوار پایا + لاکن طاقت لاحول و لا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم نے بخوبی سر انجام کار فرمایا + ہماری نواب نامدار بہت بڑی شاعر

طرز تالیف کتاب

اور صاحب دیوانِ غزل تھی + علم نظریات کی شایق ذی استعداد اجل تھی + خادم فی جو ابیات منقبت کا
اور تضمین دعا کو بیشتر اونکی تخلص ناظم پر تحریر کیا + بقای نام ولی نعمت کی لیئی اوس انتظام کو وضع
قدیم سی تغیر نہین دیا + تاکہ موجد خیر کی روح نتیجہ حسنات سی جایزۂ نیکنامی پائی + حدیقۂ عمل کا پہل
روضۂ جنات مین ہاتھ آئی + جسکی زبان فہم طرز جدید کی لذت اوٹھائی درگاہ حضرت مین دعای
مغفرت کو دستِ مواظبت بڑھائی + سابق ایام عشرۂ محرم کی پڑہنی کو شرایع منسوخ سی مجلسین
مشہور تھین + باب الم ذلک الکتاب مین شان و نزولِ محکم سی متشابہ آیاتِ صواب وہ صورتین
منظور کین + جو ہر واحد کا عبارتِ تمہید مین تحریص نالہ و فغان پر جدا جدا عنوانِ گفتار سے
مناسبِ وقت ایک سی دوسری کو بدلنی کا خوانندہ کی ہاتھ مین اختیار ہی + خلاصہ ایہام اس اوّلین
انام کو مبادی فیّاض نی طورِ انسجام کا یون الہام فرمایا + کہ آغاز مین رباعیات کلام شعرا کو عہد دائرے
توجہ خاص و عام کیواسطی مختلف اقسام لایا + بعد ازان برایت استہلال پر شور و شین کی روایات
فضیلت او مصیبت کا متن شارح بوستانِ آخران بنایا + سرگذشت کو زبانِ حال مین سینہ
مقام سی مقتضای واقعات پر بقدر وسعتِ بیان بڑہایا + ترجمہ مین حاصلِ مضمون کی رعایت
رکہی + جو بات منافی عصمت او طہارت تہی وہ نہین لکہی + کسی عبارتِ فارسی او ہندی کو
جامہ عربی نہین پہنایا + رقت او شہرت کی طلب کو لباس حدیث کا فقرہ لوحۂ دل سے مٹایا +
قرب و جوار مین تکرار الفاظ سی دوری کا ملاحظہ موجود ہی + بقدر امکان ایک جنس کی دو حرف مین
فاصلہ مقصود ہی + موزونی طبع نی جہان تک صفائی کلمع پائی + وجود فقرات کو زیورِ سجع کی لباس
مرصع پہنائی + اس دستور العمل خیرات کو تالیف کیا اور مقدمہ واحد او سینتالیس مجلس کی بنا سے
خاتمہ حائل ترصیف ہوا ہی اداب زیارات اور عیات و حمات کی ضروریاتِ اہل ولا سے
جب اقلامِ حق ارتسام نی آثار مناقب اور نوابِ آلِ سید انام کو حلیۂ اتمام دیا + تب اہتمام

نام و تاریخ تالیف

خاطرِ قدیر میں سمائی ارشادِ غیب سی اخبارِ ماتم نام کیا + پس یہی تاریخ ہی فسانہ ہی گنجینۂ غم کی + جو ماہِ
آفتابِ افقِ طبعِ فلک خرام سی چمکی + قطعہ مؤلفہ سند سی کتابونکی ناظم نی لکھا + روایاتِ صحیح
مصائب کو باہم + غم و درد و شیون بھری ایسی مضمون + خدا کی مدد سی کہی ہین فسانہ ہم + ہر اک لفظ
مفتاحِ قفلِ نگاہی + لڑین سطر کی سلک گوہر سی توام + ضیابخش مصداقِ نورٌ علیٰ نور + عروجِ
معانی کو نہ پایہ سلّم + قلم کی زبان پر نئی ہین جو انداز + ہوا روی قرطاس اشکو نسی پر نم + نظر
جو انصاف کی اونکو دیکھین + تو شایہ ثنا خوان ہون با فہمِ عالم + حقیقت مین اوستادِ روح
القدس ہی + کہ اثبات پر قولِ صادق ہی محکم + یہ ذکرِ حسین علی کی ہی بخشش + کہ جسکا عزا خانہ
عرشِ اعظم + حبیبِ خدا کا وہ پیارا کہ دایم + محبت کا دم اوسکا بھرتی ہین آدم + رہ دین
عرفان سی جو راست جائی + دُرود و سلام اونپہ بھیجی مقدّم + خرد سی جو تاریخِ تالیف پوچھی
ندا دی یہ اوسنی کہ اخبارِ ماتم + جالسانِ انجمنِ بیت الحزن کو سچا سخن مبتسم تن ہی کہ
١٢٨٥
حدیثِ معتبر اور حسن جو اس سی بدار نالہ و شیون مین ہی + اون مین بیشتر اختلاف مضامین سنا گیا
دیکھا جاتا + لاکن مؤلف سبکو اپنی علمای موثق کی تحریر سی مستند کرتا لاتا + فکرِ صحیح کی عورِ ضعیف
وجہِ اضداد اور نقص یون عقل و نقل مین آئی + کہ واقعاتِ مصائب مین راویانِ بادیانت کی جان
رسائی حضور کی کہان پائی + اعدا ظلم کرنیوالی ساری جہان کی فاسق اور فاجر بیدین سیہ
ناظرینِ دور و نزدیک یہود و نصاریٰ خواہ نا مسلمان بہی حمقای کمین تہی + دو ستین بیش تک
انہین اشخاص کی مشاہدہ اور سماعت پر سب ماجرا گذرا + جنکی زبانی جملہ قصص مشہور ہین اور
سلسلہ بیان منتہی ہوا + بعض نی حکایت مین غلبۂ نسیان سی تفاوت کیا + وہ تصرف بنا بر
کسیکی تقریر یا نقل کو قصورِ فہم سی نہ سمجھا + کہ اپنی طرف سی جو پایا ویسا کہا + بہر چار سو برس
بلکہ زیادہ شدّتِ اختفا مین یہ افسانی درمیانِ خلایق لسانی مذکور ہوتی آئی + تا کہ شیعہ کو

ذکرِ اختلافِ حدیث و روایت

فضلا نے ہر گوشہ و کنار سے اقوالِ مردم کو سنکے ثبتِ کتاب فرمائے + عرصہ دراز میں جمعِ خریدارانِ
اخبار اور حصولِ نام و نمود کی راہ واسطے فریفتۂ طالبِ جاہ کہلے + سخن سازوں کو افترا پردازی کے
مجال حسبِ خاطر خواہ ملی + فریقین کی واقعہ نویس نے اوسمیں تقسیمِ سبقتۂ حدیث کو عدمِ امکان سے
اسبابِ ہرج مانا + ذکرِ ہر ایک سانحہ کو یادِ حضرات کی لیے جو بلایا میں صبر کیا صورتِ فضیلت اور
متعین بکا جانا + بہت مدت میں آثارِ مناقب اور مصائب کو قیدِ نگارش میں لائے + فاصلہ و سقطے
جو صدہا سال گذرے فتورِ منافات ایک دوسرے کی حافظہ پر ظہور میں آئے + لہذا میں لوازمِ
توفیق اور توثیقِ عباراتِ مندرجہ سے ناچار ہوں + جو سانحہ دفترِ سلف میں لکھا پایا + اور نغارِ
عصمت نظر نہ آیا اوس میں پابندِ رشتۂ اظہار ہوں + ازان قبیل فاطمہ بنتِ امامِ ابرار کا مدینہ میں
رہنا + مرضِ شدائد کی ابتلا سے عراق میں پدرِ بزرگوار کو نامہ رقم کرنا + روایتِ ثانی واقعۂ کربلا میں
اہلحرم کی ساتھ تاراجی کا درد و الم سہنا + بازارِ کوفہ و شام کی رہگذار میں خلق کو سخنِ ملامت کہنا +
لاکن شادی قاسم جو اول بیاضِ قمری میں ذکر آیا وہی ماخذِ روضۃ الشہدا ہے + انہیں دو کتابوں
عربی اور فارسی کی سند سے بساطِ عزا پر ہنگامۂ نشاط کو سب نے پہلایا ہے + عدمِ تدبر میں اردو کا
عقل و نقل کی رو سے کہا پایا + خبرِ معتبر میں فاطمہ کا بیاہ حسن مثنی کی ہمراہ قبل از سفرِ کربلا ظہور پایا
دوسرے وہ ضغطۂ جدال اور محاصرۂ اعدا میں ایسی تقریب کی مہلت اور ضرورت کہاں تھی +
عبارتِ اعلام الورے سے معلوم ہوا کہ بازگشتِ خیمہ تک بھی مجالِ امان ہرگز نہ ملی + تیسرے من و
سالِ قاسم روزِ شہادت میں والد کی تین برس کا پایا جاتا ہے + لہذا غیر بالغ ہونا شاہزادے کا
تحریرِ وصیت نامہ اور قبالۂ نکاح کو مٹاتا ہے + وقوعِ زفاف غلط کہ فقدانِ آب سے دو فرزند
امام جنب رہیں معاذ اللہ + اسمیں فکرِ صحیح کو دخل نہ دیا زہے پیروی ضلالت پناہ + زارعِ
بنی اسد کا مشاہدہ صورتِ شبر میں ولی حسن کو جو مقتل سے آتا تھا ہے ایمان کی خلاف +

تعریف کتاب

مہمانداری شیرین بہانہ پرور و دسواری ہندہ خزانہ نہ نشین ملا محمد خطا کی بنائی ہتیا جاف الاوقات سکینہ
خاتون شہر دمشق مین حکایت ہی مشہور پھر اونکا عقد مین جانا شوہر کی اور مدت دراز تک جینا بھی مسطور
دونو حادثون مین کچھ قباحت نہین جو پڑھی اوسکو ہرگز مخالفت نہین اما در باب سر سرور دین اخبار مختلف
دفن ہونی کا شام اور مصر و کربلا و نجف اور مدینہ مین جو نظر آیا واقعی اوسکی حقیقت حال کو معلوم نہین کسی کو صحیح
ناقلین آثار نی تتغیر فرمایا خلاصہ تقریر مختصر کردن دفع اعتراض کی بیان کو ایسا بہت ہی مقام شبہ اور سہمین
ردیہ اغماض لازم جانلو عاصی نی ہر مصیبت پر بیشتر انبیا و اولیا کا دہیان لگایا مجالس الاخبار کی
سرچشمہ صدق و صفا سی دو سر ادریای عرفان بہایا اوسی روضۂ خلد آئین کی چمن سطور سی گلہای الفاظ
رنگین کو سبد تالیف پر چڑھایا وہی عمان کی صدف اوراق سی لآلی حروف پر معانی کو سلک تحریر مین لایا
منقح فقرات آبدار اشکبار کو طرۂ دستار صفحات رکھا مجمع فارسی زبان کو تبدیل جا و مقام سی کہیا
جسکی حلاوت تعریف پر نخل ماتم کی ثمر طبق اعلان مین رطب اللسان کرتی ہین بشارت توصیف سی بحر المصائب کی
دُر و گوہر دامان بیان مین غلطان او پیچان پھرتی ہین چشم بداندیش دور یہ مسودہ پسندیدہ ضیاء الابصار کا
نور افزا کحل الجواہر ہی دل نیک نہاد سرور کہ بجا لہ گزیدہ خلاصۃ المصائب کا سرمایۂ زرخار ہی سواد کا
ڈھنگ تیلیون پر حوران جنت کی چشمک زن بیاض کا رنگ طباشیر صبح عید کو جلوہ دیتی فصاحت مین
طوطی سدرہ اور عندلیبان طوبی ثناخوان بلاغت سی علم بیان اور معانی کا سلسلہ عیان سلاست مین
کلام کی روانی سلسبیل اور موجہ کوثر پانی بھری رشاقت الفاظ مین باہمہ زبان دانی روح الامین
سماعت پر کان دہری فقرات نثر کو عقد ثریا کی ساتھ قدر و قیمت کا دعوی ہی ابیات کی نظم سی
پروین اور سنبلہ نی عروض خجلت کو پایا ہی یہ دفینہ مناقب او مصائب شاہ لولاک
لما خلقت الافلاک ہی خزینہ رحمت او کرامت ایزد پاک بلکہ عرش علا کا زیور پاک ہی
جسکی ایک دُر بیش بہا سی رونق والی کو قصر یاقوت او ایوان زمرد کی صرف درہم سی الم او ثمانی

اسناد و ماخذ کتاب

گنج آمرزش نقد بیضوان ہاتھ لگی اس حدیقہ جنات الخلود نی بحار الانوار مجلسی کی مجاری سے
نزاہت مین آبیاری پائی اور جریدہ صفحات کو پرچم اعلام الوری سی طبرسی کی زینت پرشکوہ
سالاری آئی صحاح زبدۂ ششش جہات کو منتخب فخری سی وہ انتساب ہی جو کتاب و سنت کی
مطابق ہے انواج گزیدہ کی وجنات مین فوائح حسنیہ کا لب لباب ہی کہ ارباب مصیبت شائق عمان مواج کو
جذر و مد پر دنوحہ کی عین البکا سی جدول آمیزش ہی برہان و تاج کو اصول و فروع مین دلایل الشہدا کی
ساتھ تجمل سازش ہی اس نسخۂ کیمیا کو اوزان فریاد و فغان مین اجزای کثیر العبادت سی ملون
اجساد بنایا اور نصایح سودمند سی گوش الم فراموش مین تنبیہ الغافلین کی اوراد کو سنایا
مسلک طاعات مین تہیدستان بی مایہ کو زاد المعاد سی توشۂ کار آمد مہیا کیا اور پیکر حیات و
ممات مین صاحبان بلند پایہ کو ضروریات حلیۃ المتقین سی پیرایۂ زیبا دیا واقفان باب دار السلام کو
تحفۃ الزائر سی اداب کی راہ دکھائی مستحبان صلوٰۃ و صیام کو مفتاح الفلاح کی نوادر سی صف صفا کی
سچائی عبارات مین جوشش عبرت سی وہ روانی ہی کہ سحبان وائل قائل ہو جائی حکایات مین
کوشش ترصیعات پر ایسی خوش بیانی ہی جو فردوس کی عنادل کو شائل فرمائی جرعہ نوشان صہبای غم کو راح روان
جو میخانہ سعی مین ملائی ساقی کوثر کی وہ شراب طہور نکالی جسکا خمار نشہ ابد تک قہوۂ تلخ ملامت سی نہ ٹوٹی
گلچینان بہار الم کو غنچۂ دل خندان ہو جو چمن سخن مین وہ لالہ و ریحان حقایق کا دستہ باندھا جسکا رنگ شادابی
باغچۂ عمر کی خزانسی ہی چہوٹی طفلان دبستان بلاغت کو جو قرآن شوقسی آیات خدا کی شان مین تفسیر غلط پڑھتی
دست ارشاد کا تازیانۂ بصیرت لگایا عریان سیکران ہدایت کو جو آستین گریبان افادت مین پیوند بہت سا
وصل کرتی دنیاسی منظر اعتماد کا حلۂ قبولیت پہنایا خشک دماغان سودای غفلت کیو اصلی روغن بنفشہ یاد موت کا
کر انکہو مین تراوت بڑہی مرحلہ پیمایان زوایای جہالت کی لیی سوز و گداز حسرت کا چراغ جلایا کہ نظر مین بیت الاحزان
صداقت چڑہی مضمون لیلی مضمون کو جو بلا قید صحت دیوانہ وار واسوخت کہتا سلسلہ تحریر سی زنجیر نسیب بنائی

حقیقت سجھائی + آب و رنگِ حدیث و روایت سی وہ قواعدِ صوت اور معنی بتائی کہ صفحۂ
سینہ پر نقشِ ماتم کھینچی + ادویۂ مُطیّبِ تعزیت کی ایسی عطر گلزار بنائی + تا جامۂ شکیبِ سوگواری میں
شمیمِ الم پہنچی + بلکہ عشقبازانِ بساطِ ایمان جو کعبتینِ اندوہ و کلال سی کھیلتی ہین + داو
حریفِ شیطان کی مہرۂ عمل کو نہ مارین + اور سرود سرایانِ بزمِ عرفان جو نغمۂ
خیال مین تان اور اپچکی لیتی ہین حالِ وجد سی قولِ دغل پر ہاتھ پیر نہ مارین + انقباضِ
طبایعِ قاسیہ اس حبّ ایارج سی کیفیتِ ملال پر ملایم رہی + اور سکتۂ نفوسِ غالطیہ کو نفخۂ
روحِ افسانۂ شور و ابتہال سی مُتہاجم کری + حاذقِ مطبِ قلق اور سوگواری ماہر ہی کہ
تپِ محرقۂ عصیان کو اس تدبیر سی پچکیدۂ دیدۂ تبرید معتدل ہی + اور شایقِ گنجِ آہ و
زاری پر ظاہر کہ مفلسی مین روزِ حساب کی خرید جنسِ غفران کو یہ بدرۂ شور و شین سرمایۂ
کامل ہی + فاقہ کشانِ زمرۂ اہلبیت کو جو ہر ناکس کی جھوٹی لقمہ پر فکرِ معاش مین نہ پھیلائی
کُلّ جدیدٍ لذیذٌ فرمائی + صدقِ مقال سی آذوقۂ حلال کا انبار ہی + اور عابدوشان
صومعۂ ریا کو جو دیر ترسا و مجوس مین شبہۂ حرم پر جاتی + ذکرِ نجات مین ناقوس بجاتی
اصلاحِ حال سی حسنِ اعمال کا وظایف رٹا رہی + رجا کہ سبق پڑہنی والی سیدہی
شرایعِ ہموم کی مکتبِ دارین مین روبروی عالمِ اسرار آموختۂ الزام و قبول انعام
بی سوا در ہین + اور کاتبِ حروف کو مقطعاتِ انجام پر یعنی آب و خدر روانی مین جب
فضیلت پائین + دعای مغفرت سی یاد کرین + امید کہ یہ ذخیرۂ مثوباتِ دارین جو دامن
آرایش مین بھرا ہی + اور پیرایۂ حسناتِ ثقلین کہ معیارِ استعداد نی کفِ نمایش پر دہرا ہی
منظورِ قبول نذرِ حضورِ مصدرِ جلال ہو + اور یہ تحفۂ ماثول نتیجۂ حصول قدر سی مشہور لا زوال ہو

ارباب دانش جانتی ہین کہ ایزد باری ساری مخلوق پر ارشاد ہی وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ وَ
حَمَلْنَاهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا
تَفْضِيْلًا یعنی انسان مہربان ہی + اصحاب نگارش ہچانتی ہین کہ ذات کردگاری منطوق پیغام
اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ سب کا طالب امتحان
ہی + اگرچہ سعید اور شقی کا ازل سی شناسا ہی ناجی اور ناری کا ابداً بینا ہی + لیکن بنا بر اتمام
حجت جسدِ ابرار و اشرار کو بائرہ تکلیف مین گداز کرتا ہی + زرِ خالص اور ناسرہ کو بازار وجود
زبان مین محکِ امتیاز پر کستا ہی + قال مین چاشنی حال کو بنظر خاص دیکھتا ہی + رفاہ اور خلاص
قدر و قیمت کو سکۂ اخلاص کی پرکھتا ہی + اس بات کا مؤید ہی خلاصہ مطلب اَلْبَلَاءُ لِلْوِلَاءِ كَا
لِلذَّهَبِ کہ آزمایش کی مختلف اقسام ہین + اسکی وجہ تفاوت ہین قاصر اوہام ہین + عسرت
ناداری + ملالت و بیماری + شرفِ بزرگی مین اہانت خواری + تسلطِ اعدا + غم فوتِ اقربا
نقصانِ مال اور تلف ہونا عیال کا + زوالِ جاہ اور نہ رہنا جلال کا + ہلاکت اور ذلتِ نسوان
ہلاکت اور فنای جان + خواہ برعکس نظایر مذکور + دولت و نعمت کا وفور + فرزندی تمکنت
و حکومت + موزونی ملک و سلطنت از آدم تا خاتم عالم ابتلا سب کا جدا ہی + مصلحت و مناسبت
واقف خدا ہی + ابو البشر دوری جنت و فراقِ حوا سی نالان + نوح تا مدت دراز نوحہ خوان کشتیبان
ورطہ طوفان + ابراہیم خلیل کا نار نمرود مین گزار + اسماعیل کا خنجر زیر خنجر آبدار + یعقوب مہجوری
فرزند مین مبتلا + یوسف الم زندان سی مقید سلسلہ صبر و رضا + موسی زحمتِ فرعون و آفت
تیہ سی پر خطر + داؤد و سلیمان بادشاہت کی افسری بہرہ ور + ایوب آزردہ جانِ عداوت
شیطانی + یونس کو شکم ماہی مین حالاتِ ظلمانی + عیسی دار محنت پہ مصلوب + زکریا و یحیی ہلاکت سے

مقدمة الكتاب

بَشَرًا مِثْلَهُمْ لاکن واجب الوجود نی آفریدگان ممکنات کی ہدایت کو پیغمبر بہیجی اونکی صنف
بشر اور جنس خلق سی مبعوث کیی + فَلَوْ بَعَثَ اِلَيْهِمْ رُسُلًا مِنْ غَيْرِ صِنْفِهِمْ وَصُوَرِهِمْ
لَنَفَرُوا عَنْهُمْ وَلَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُمْ اگر اونکی صورت وسیرت سی رسول نہین بہیجتا + تو ہر گز
لوگونکا دل ہرگز نہ ملتا + قول نبی کو قبول نکرتی + امر تکلیف سی بیگانہ رہتی + فَلَمَّا جَاؤُهُمْ
وَكَانُوا رُسُلًا مِنْ جِنْسِهِمْ يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ پس
رہنما جب اوسی قسم اور نوع کی آئی + مثال مردم کہانا کہاتی کوچہ اور بازار مین پہرتی پائی
قَالُوا لَهُمْ اَنْتُمْ مِثْلُنَا فَلَا نَقْبَلُ مِنْكُمْ حَتّٰى تَأْتُونَا بِشَيْءٍ نَعْجِزُ اَنْ نَأْتِيَ بِمِثْلِهِ
اونسی کہا عبادنی تم ہماری صورت کی ہو تمہاری بات نہین مانتی جبتک وہ کام نکرو جو اوسکی
ہم نہین جانتی + فَنَعْلَمَ اَنَّكُمْ مَخْصُوصُونَ دُونَنَا بِمَا لَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ جسپر ہم قادر نہین
وہ ظاہر کرو + تو جانین کہ شرف اور کرامت پر تم مخصوص ہو + فَجَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَهُمُ الْمُعْجِزَاتِ الَّتِي يَعْجِزُ الْخَلْقُ عَنْهَا پس اللہ تعالی نی اپنی پیغمبرونکو معجزات ایسی قوتین
عطا کین + کہ طاقت بشری سی نہو سکین + وہ باعث عجز خلایق ہوئین + فَمِنْهُمْ مَنْ جَاءَ
بِالطُّوفَانِ بَعْدَ الْاِنْذَارِ وَالْاِعْذَارِ فَغَرِقَ جَمِيعُ مَنْ طَغٰى وَتَمَرَّدَ ایک اونمین سی
ڈرانی اور سمجہانی کی بعد جلال مین آیا + اہل انکار پر بلای طوفان کو لایا + جن لوگونکا تمرد و
طغیان دیکہا تہا اون سبکو موجہ قہر مین ڈبو دیا + وَمِنْهُمْ مَنْ اُلْقِيَ فِي النَّارِ فَكَانَتْ
عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا دوسری مشتعل نار نمرودی مین ڈالی گئی + کہ وہ آتش سوزان
سرد اور سلامت رکہنی والی رہی جو تناذی نہوی + وَمِنْهُمْ مَنْ اَخْرَجَ مِنَ الْحَجَرِ الصَّلْدِ
نَاقَةً وَاَجْرٰى فِي ضَرْعِهَا اللَّبَنَ اونمین ایک وہ تہا جسنی خارا پتہر کی اندر سی اونٹنی
نکالی کہ جہاتیونسی دودہ بہتا قوم نی دیکہی بہالی + وَمِنْهُمْ مَنْ فَلَقَ لَهُ الْبَحْرَ وَجَوَّزَ لَهٗ

مقدمۃ الکتاب

مِنَ الْحَجَرِ الْعُيُوْنُ وَجُعِلَ لَهُ الْعَصَاءُ الْيَابِسَةُ ثُعْبَانًا فَتَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ
ایک نبی کی واسطی دریا شگافتہ ہوا راستہ چلنی کو پانی دیوار بنا کہڑا رہا پتہر پہٹ کی آب روان کا
چشمہ نکلا سوکہی لکڑی کا عصا اژدہا بنا ساحرونکی شعبدونکو سب نگل گیا فرعون اور اوسکی
تابعین کو ڈرادیا وَمِنْهُمْ مَنْ اَبْرَءَ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاَحْيَى الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ وَاَنْبَاَهُمْ بِمَا يَأْكُلُوْنَ وَمَا يَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ اونہین سی ایک مادرزاد
اندہونکو روشنی چشم دیتی بیماری برص اور جذام کو اچہا کرلیتی اذن خدا پاتی تو مردونکو جلاتی
لوگ جو اپنی گہر مین کہاتی خواہ چہپاکی رکہہ آتی اوسکی خبر مفصل فرماتی ہر چیز کا نام اور پتا بتاتی
وَمِنْهُمْ مَنِ انْشَقَّ لَهُ الْقَمَرُ وَكَلَّمَهُ الْبَهَائِمُ مِثْلُ الْبَعِيْرِ وَالذِّئْبِ وَغَيْرِ
ذٰلِكَ اور اونہین ایک وہ سید البشر تہی جسکی اشارہ انگشت سی چاند دوٹکڑی ہوا جیوانات
مانند اونٹ اور گرگ وغیرہ نی صاف کلام کیا فَلَمَّا اَتَوْا بِمِثْلِ هٰذِهِ الْمُعْجِزَاتِ وَعَجَزَ
الْخَلْقُ مِنْ اُمَمِهِمْ عَنْ اَنْ يَأْتُوْا بِمِثْلِهِ جب یہ خرق عادت سامنی لائی مرسلان خدا نی
بڑی معجزی دکہائی تو اونکی امت مین لوگ شرمائی کہ ویسا کرنی سی عاجز آئی كَانَ مِنْ
تَقْدِيْرِ اللّٰهِ وَلُطْفِهٖ بِعِبَادِهٖ وَحِكْمَتِهٖ یہ صورت تقدیر الٰہی کی حکمت سی ظاہر ہوئی
چشم لطف وعنایت خدا ناظر حال بندونکی رہی اَنْ جَعَلَ اَنْبِيَائَهٗ مَعَ هٰذِهِ الْمُعْجِزَاتِ
فِيْ حَالٍ غَالِبِيْنَ وَفِيْ اُخْرٰى مَغْلُوْبِيْنَ وَفِيْ حَالٍ قَاهِرِيْنَ وَفِيْ حَالٍ مَقْهُوْرِيْنَ
اپنی پیغمبرونکو ربت ودودنی آزمایا باوجود ہونی ان معجزات کی ایسا کیا جو کبہی غالب اور دوسری
وقت ضعف رہا کاہی زبردست زمان ثانی زیردست کا رتبہ دیا وَلَوْ جَعَلَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ
اَحْوَالِهِمْ غَالِبِيْنَ وَقَاهِرِيْنَ وَلَمْ يَبْتَلِهِمْ وَلَمْ يَمْتَحِنْهُمْ لَاتَّخَذَهُمُ النَّاسُ
اٰلِهَةً مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اگر ایزد قدیر سب حال مین اونکو غالب رکہتا عجز بشریت مین

مقدمۂ کتاب

امتحان اور ابتلا کرتا، ہر آینہ ساری بندی جنہ اکو بھول جاتی اونکی صورت کی عبادت بجا لاتی وَلَمَّا عَرَفَ فَضْلَ صَبْرِهِمْ عَلَى الْبَلَاءِ وَالْمِحَنِ وَالْاِخْتِيَارِ پس اونکی شرف کو تمام صبر مین اوپر بلا و محنت کی پہچانا کہ اختیار تہا وہ قبول کرین یا چھوڑ دین اذیت اوٹہانا، وگرنہ درجۂ فضل خلایق پر چہپا رہتا، مرتبۂ تحمّل اقتدار مین اوپر بلا کی ہرگز نہ کہلتا ولکنّہ تعالیٰ جَعَلَ اَحْوَالَهُمْ فِي ذٰلِكَ كَاَحْوَالِ غَيْرِهِمْ لِيَكُوْنُوْا فِي حَالِ الْمِحْنَةِ وَالْبَلْوٰى صَابِرِيْنَ وَفِيْ حَالِ الْعَافِيَةِ وَالظُّهُوْرِ عَلَى الْاَعْدَاءِ شَاكِرِيْنَ لاکن خالق نی اونکو جامۂ انسانی پہنایا، گذرانِ معاش مین مثال اور آدمیونکی بنایا، کہ ابتلای محنت اور ایذای اہلِ عداوت مین صابرین ہوں جب آرام و چین اور صحت پائین دشمنون پر ظفر ہو تو شکر کرین وَيَكُوْنُوْا فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهِمْ مُتَوَاضِعِيْنَ غَيْرَ شَامِخِيْنَ وَلَا مُتَجَبِّرِيْنَ وہ بزرگوار ہر حال مین قوت و ضعف کی عباد اللہ سی متواضع رہی تکبر اور نخوت کی ہرگز مرتکب نہین ہوی وَلِيَعْلَمَ الْعِبَادُ اَنَّ لَهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِلٰهًا هُوَ خَالِقُهُمْ وَمُدَبِّرُهُمْ فَيَعْبُدُوْهُ وَيُطِيْعُوْا رُسُلَهٗ تاکہ خلایق جانین اوس رب کا جان آفرین مدبّرِ امور اور پالنی والا ہی پیغمبر جنہ اکی طاعت اور عبادت پروردگار کو پہچانین واجب الاداہی وَيَكُوْنُ رُسُلُهٗ حُجَّةُ اللّٰهِ تَعَالٰى ثَابِتَةً عَلٰى مَنْ تَجَاوَزَ الْحَدَّ فِيْهِمْ وَادَّعٰى لَهُمُ الرُّبُوْبِيَّةَ ہر آینہ اوسکی انبیا و رسول حجتِ واثق ہین اوس پر جو حدود الٰہی سی نکل جائی اللہ کو بہول کی اِن سادات پر شان خدائی کا شبہ لائی اَوْ عَانَدَ وَخَالَفَ وَعَصٰى وَجَحَدَ بِمَا اَتَتْ بِهِ الْاَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ یا جو مرتکب ہی مخالفت اور سرکشی اور عصیان کا، یا لائی ہوی احکامِ انبیا و مرسلین سی جسنی انکار کیا وَلِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ پس اگر ایسی دلیل اور برہان عیان کو نہ دیکہا، وہ فرقۂ تباہ اور ہلاک ہوا جو اوس طریق کا مطیع اور پیرو بنا، البتہ امر زیدہ

مقدمۃ الکتاب

دارین زندہ جاوید رہا۔ قَالَ اِنَّ الثَّوَابَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ ذِکْرُہٗ عَلیٰ ضَرْبَیْنِ اِسْتِحْقَاقٌ وَّاخْتِصَاصٌ کتاب خصال مین قول معصوم سے کہا ہے ثواب اللہ تعالی کو دو قسم ارشاد کیا ہے ایک استحقاق کہ طاعت سے ملتا ہے دوسرے اختصاص جو فضل و کرم سے عطا کرتا ہے وَلِئَلَّا یُحْتَقَرُوْا ضَعِیْفًا لِضُعْفِہٖ وَلَا فَقِیْرًا لِفَقْرِہٖ وَلَا مَرِیْضًا لِمَرَضِہٖ لاکن ہر شخص پر اوسکا بھید نہین کھلتا ہے کہ کس لیے خالق ابتلا مین رکہتا ہے اسواسطے نہین چاہتی کہ ضعیف کو اوسکی سلب طاقت مین حقیر سمجھو یا فقیر کو بسبب ناداری کے خواہ مریض کو مبتلاے بیماری سے ناچیز دیکھو وَلِیَعْلَمُوْا اَنَّہٗ یُسْقِمُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَشْفِیْ مَنْ یَّشَآءُ مَتیٰ شَآءَ کَیْفَ شَآءَ بِاَیِّ سَبَبٍ شَآءَ یقین جانو کہ وہی حکیم بے نیاز بیمار کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور صحت دیتا ہے جسکو مناسب جانتا ہے جب چاہے جس طور چاہے جس علت سے چاہے وَیَجْعَلُ ذٰلِکَ عِبْرَۃً لِّمَنْ شَآءَ وَشَقَاوَۃً لِّمَنْ شَآءَ وَسَعَادَۃً لِّمَنْ شَآءَ اور جسکی واسطے چاہتا ہے شقاوت یا سعادت نصیب کرتا ہے وَھُوَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ جَمِیْعِ ذٰلِکَ عَدْلٌ فِیْ قَضَآئِہٖ حَکِیْمٌ فِیْ اَفْعَالِہٖ لَا یَفْعَلُ بِعِبَادِہٖ اِلَّا الْاَصْلَحَ لَھُمْ وَلَا قُوَّۃَ لَھُمْ اِلَّا بِہٖ باوجود اسکی وہ پاک پروردگار ان ساری امور مین عادل قضا یا ہے اور اپنی افعال مین منصف اور حکیم و دانا ہے بندوسی کوئی فعل بدون اونکی صلاح اور ضرورت نہین ظہور مین لاتا ہے اور کسی کو زور و طاقت بے امداد الہی نہین آتا ہے رُوِیَ فِی الْمُنْتَخَبِ اَنَّ مُوْسیٰ لَمَّا تَوَجَّہَ لِمُنَاجَاتِ رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ عَرَضَہٗ رَجُلٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ کتاب منتخب فخری مین روایت کی ہے یہ بات سند سے کہی ہے ایک دن حضرت موسی نے مناجات الہی کیواسطے ارادہ کیا ناگاہ بندگان خدا سے مرد صالح راہ مین ملا فَقَالَ لَہٗ یَا مُوْسیٰ اَبْلِغْ رَبَّکَ اَنِّیْ اُحِبُّہٗ وَاَنَا مُطِیْعٌ لَّہٗ کہا یا موسی اپنی رب کو سیرا پیام پہنچانا مین اوسے بہت

مقدمۃ الکتاب

چاہتا اور طاعت بجالاتا ہون فَلَمَّا فَرَغَ مُوسٰی مِنْ مُنَاجَاتِ رَبِّہٖ نُودِیَ یَا مُوسٰی
اَلَا تُبَلِّغُنِیْ رِسَالَۃَ عَبْدِیْ جب موسی نی باتون سی خدا کی فراغت پائی ندا ہوئی
ای کلیم تو نی کیون ہماری بندی کی رسالت چھپائی فَقَالَ یَا اِلٰہِیْ اَنْتَ الْعَلِیْمُ بِمَا
قَالَ عَبْدُکَ موسی نی عرض کی خداوندا تو بینا اور دانا ہی جو سخن تیری عبد صالح نی کہا
خوب جانتا ہی فَقَالَ لَہٗ ذُوالْجَلَالِ یَا مُوسٰی وَاَنَا اَیْضًا اُحِبُّہٗ خالق انام نی فرمایا
ای موسی اوسکی نیت پر نظر کرتی ہین اور مدام ہم بھی اوسی دوست رکہتی ہین فَازْدَادَ ذٰلِکَ
الرَّجُلُ فِیْ یَقِیْنِ مُوسٰی اِنَّہٗ عَبْدٌ صَالِحٌ اوس آدمی کی قدر و منزلت کا یقین دل کلیم مین
زیادہ ہوا کہ وہ خاص اور نیک بندون مین ہی خدا کا فَلَمَّا رَجَعَ مُوسٰی مِنْ مُنَاجَاتِ
رَبِّہٖ جَعَلَ یَتَفَقَّدُ ذٰلِکَ الرَّجُلَ فِیْ مَکَانِہٖ جبکہ موسی مناجات کیواسطی بہر کی تشریف
لائی نوازش کرنی کو از راہ مہربانی اوس مرد کی گہر قدم رنجہ فرمائی فَاِذَا ھُوَ بِالْاَسَدِ قَدِ
افْتَرَسَہٗ فَتَعَجَّبَ مُوسٰی وَحَزِنَ عَلَیْہِ موسی کو اوس محبوب الہی کا حال دریافت ہوا
کہ ناگاہ شیر آیا گردن توڑکی مارڈالا ندیم رب العالمین مرد یا خدا کی مصیبت پر غمگین ہوئی
حیرت اور تعجب کی عالم سی ہوش گم کئی فَقَالَ یَا اِلٰہِیْ رَجُلٌ صَالِحٌ یُحِبُّہٗ وَیُحِبُّکَ
تَسَلَّطَ عَلَیْہِ کَلْبًا مِنْ کِلَابِکَ یَفْتَرِسُہٗ درگاہ صمدیت مین عرض کی ای رحیم
یہ کیا مصلحت ہی تیری ایک بندہ شایستہ جو تجہی دوست رکہی تو بہی اوسکی محبت کا اقرار
کری اوسپر دنیا کی کتون سی شیر اسکاری تازی دوڑی جان ماری استخوان توڑی اور کہال
فَاَتَاہُ النِّدَاءُ نَعَمْ یَا مُوسٰی ھٰکَذَا اَفْعَلُ بِاَحِبَّائِیْ وَاَوْلِیَائِیْ اَبْتَلِیْھِمْ فِیْ دَارِ
الْھَوَانِ وَاُسْکِنُھُمْ عِنْدِیْ فِیْ غُرُفَاتِ الْجِنَانِ اوسدم واقعہ عجیب کا منادی غیب
جیب ہوا ہان ای موسی اپنی اولیاسی میں معاملہ و نہین گذرتا ہی ابتدا سی انتہا تک سلوک

مقدمۃ الکتاب

رہتاہی اونکو دنیای غوارمین مبتلای زحمت رکھتاہون دار ناپایدارسی لیجاکی آخرت مین موفورعنایت
قصرجنت کامکین کرتاہون ایضًا رُوِیَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَوَقَفَ بَیْنَ یَدَیْہِ
جلد بحارمین اس روایت کو ذکر کیا کہ عہد نبی مین ایک شخص رسولخدا کی پاس ٹہرا ہوا فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَہٗ اِسْتَعِدَّ لِلْبَلَاءِ کہا ای سیدانبیا
مین بہت دوست ہون ایزد باری تعالی کا فرمایاپس آمادہ رہنا ابتلای درد اور ایذای دنیا کا
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّکَ فَقَالَ لَہٗ اِسْتَعِدَّ لِلْفَقْرِ عرض کی ای خیرالوری مین دلسی
تمہارا چاہنی والا ہون ارشاد کیا مہیارہ نادار یکو فقر و فاقہ مین بحال زبون فَقَالَ لَہٗ وَاِنِّیْ
اَیْضًا اُحِبُّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ فَقَالَ لَہٗ اِسْتَعِدَّ لِکَثْرَتِ الْاَعْدَاءِ پھر گذارش کی
اوسنی ای رسول مقبول مین کہتاہون کہ علی ابن ابیطالب سی بہی محبت کا دم بھرتا ہون اوس حضرت
جل وعلا نی جوابدیا کہ ای مرد انتظار مین بیٹہنا غلبہ اعدا و فور ایذای دنیا کا زیادتی دشمنان بیدرد جفا
جور وجفا کا وَلَمَّا کَانَ الْاِمَامُ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَبِیْبَ الْمَلِکِ الدَّیَّانِ وَابْنَ
وَلِیِّ الْوَاحِدِ الْمَنَّانِ حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ یونہین تہی امام حسین علیہ السلام دوست اور پیاری
حضرت رحمان کی بیٹی ولی اور خلیفہ ایزد منان کی امام وپیشوای خلق خدا تہی جہان مین ہادی اور
برگزیدہ جن انس و جان مین لَاجَرَمَ اِبْتَلَاہُ اللّٰہُ بِاَھْلِ الْعِنَادِ اس لئی رب داور نی فرزند
پیغمبر کو آفات مین مبتلا کیا او نپر اعدا کا طغیان بی انتہا گذرا وَھَلْ اَصَابَتْہُ تِلْکَ السِّھَامُ
وَالْمِحَنُ الْعِظَامُ مِنْ قَوْسِ الَّذِیْ وُتِرَ عَلٰی اَبِیْہِ وَاَخِیْہِ سخت محنت اور مصیبت کی تیر
پی درپی چلی اوس جناب پر کہ نگار بنایا ایسی کمان کینہ سی جسنی اونکی باپ اور بہائی کو نشان
آزار بنایا رُوِیَ فِیْ کِتَابِ النَّوَادِرِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِیَادٍ الْعَطَّارِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا
عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ کتاب نوادر مین حسن ابن زیاد عطارسی روایت مستجاب

مقدمۂ کتاب

کی ہی جو اوسنی کہا یعنی حضرتِ صادق سی ارشادِ الٰہی کی تفسیر پوچھی ہی اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَہُمْ
کُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ یعنی آیا نہیں دیکھتی طرف مخاطب الیہ کی جو
کہا گیا اونکو کہ زبان روک لو اور ہاتھہ کو تہامی رکھو قیامِ نماز کو برپا کرو مال سی زکوٰۃ کو پہنچا دو
قَالَ نَزَلَتْ فِی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اَمَرَہُ اللّٰہُ بِالْکَفِّ مخبرِ صادق نی فرمایا اس آیت پر امام
حسن ابن علی علیہما السلام کو اشارت ہی اونکو سکوت اور گوشہ نشینی کی امرِ خدا سی بشارت ہی
قَالَ قُلْتُ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْہِمُ الْقِتَالُ راوی ناقل ہی امامِ برحق سی یعنی عرض کی اس آیت ثانی سی
کیا مرادِ علّامُ الغیوب تہی یعنی جب لکہا اونپر اقدام لڑائی کا اعدای دین اور منکرین پر احکام کا
قَالَ نَزَلَتْ فِی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اَہْلِ الْاَرْضِ اَنْ یُّقَاتِلُوْا
مَعَہٗ جعفر ابن محمد علیہما السلام نی فرمایا کہ یہ قول باریتعالی شان میں امام حسین علیہ السلام کی آیا
خالقِ بی ہمتانی اونکو جہاد کا اذن دیا حکمتِ بالغہ سی قتال کو ارشاد کیا ساری عالم پر واجب گردانا
ساتہہ جناب کی مخالفون سی لڑنیکو جانا تمام اہلِ زمین پر قبلۂ امام کی طاعت اور مددگاری
لازم ٹہری نافرمانی اور انحراف سی مَلِکُ العلّام کی معصیت ٹہری جسنی جان بازی اور قربانی مین
سبقت کی وہ ناجی ہی جو عداوت اور طغیانی پر آمادہ ہوا ناری ہی فی الحقیقت اندنون ہی وہ
شاخص رحمت ہی خالق اکبر کا وسیلۂ عبادت اور مغفرت ہی جہان مین حضرتِ داور کا اونکی
واسطی ایامِ عزا مین مصروفِ نالہ و فغان ہونا ذکرِ مصیبت اظہارِ سرگذشت مین ہوش کہونا گوش
رغبت سی بیانِ مناقب اور نوائب کو سننا چشمِ الفت سی دو آنسو رونا خواہ شبیہ سوگوار بنا
کردارِ ابتلا واقعۂ جانگزا پر دوسرونکو رولانا ذاکر اور اہلِ شور و نوا کو پلانا کہلانا تہوڑا بہت نذر
آقا مین فائدہ پہنچانا راہِ ولایت سی زیارتِ مشاہد کو قدم بڑہانا جو خدمت ہو سکی موافقِ مقدور
بجالانا دل و جان و مال و عیال کو شہید بنانا ہرایک امر موجبِ وصولِ جنت و رضوان ہی ترک

٢٦

مجلس اول

خواہ شانا اس رسم کا سبب عقوبت یزدان ہی اِن افعالِ حسن پر جوکہی محبِ حسین علیہ السلام کو شاق ہی وہ انفعال اور ندامت اپنی جلن کی حضورِ حسن اور رسول بین روزِ قیام پائی شعر بن الجہ شرطِ بلاغ بانو سیکویم + تو خواہ از سخنم پند گیر وخواہ ملال وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ

مجلس پہلی کیفیاتِ ولادتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور معجزات اور وفات

رباعی آدم کو یہ تحفہ یہ ہدایا نہ ملا + ایسا تو کسی بشر کو پایہ نہ ملا + اللہ ری لطافتِ تنِ پاکِ رسول ڈہونڈہا کیا آفتاب سایہ نہ ملا + رباعی حورین گلِ جنت لئی داما نون بین + ہین گردِ ضریح فاتحہ خوانون مین + فانوس کی پردی بین زمین بوس ہی عرش + حاضر ملکِ قدس ہین پروانون بین + رباعی روضہ بین جو بار یاب ہوجاتا ہی + وہ رتبہ بین لاجواب ہوجاتا ہی شب جلتا ہی جو کہ قبرِ احمد پہ چراغ + وہ صبح کو آفتاب ہوجاتا ہی + رباعی کسطرح نہو جان فدای احمد + ہی سرمۂ چشم خاکپای احمد + آیات سی ہی ثبوت اسکا نادر + واجب ہی ہر ایک پر ولای احمد + تمہیدِ بکا محامدِ خاتمِ انبیا علیہ التحیۃ والثنا اصولِ مصیبتِ دنیا نبی الوری کا ماجرای فرقت ہی + اور مقبولِ کبریا آجیاسی محمولِ رقت ہی + قانونِ محنت اور ابتلا واقعۂ انتقالِ سیدِ اصفیا جانو + شجرۂ کرب وبلا کی اصل حادثۂ وفاتِ جدِ ائمۂ ہدی پہچانو + اشکِ مرحومہ کا فراہم ہونا واسطی ذکرِ خیر البشر کی تقاضای آب وگل ہی + رحلتِ بین سرورِ عالم کی ہر دم رونا جلای دیدہ ودل ہی + اخبارِ ماتم کا خطبہ شفیعِ امم کی سبب تسی حزن افزا کہا + اشتہار نوا ہر فقرہ ساری پیمبرونکی نام سورش غوغا لکہا + چاہئی آدم غم اولاد سی قابیل آہ وفریاد کی جہانِ شور ونوا بین پہیلائی + نوح الم ایمان دارانِ عشرہ کو دریای سکوت بین کشتی طوفان بکا پر بٹہائی + خلیل ملال سوزِ سینہ بین گل داغ سوگواری کو مثالِ گلزار ابراہیم کہلائی + اسماعیل جان بسنای تمنا بین رتبۂ ذبحِ عظیم کی سبب فغان کو تیغِ بیتابی پر بڑہائی + یعقوب شوق کنعانِ محفل بین شہیدِ

٢٧

مجلس اول

یوسفِ اشک دامنِ شیون پر ٹھوکرنی دکھائی + داؤدِ خوش الحانِ نالہ زمزمۂ واحسرتا سی خاطر
فاسی کو نرم بنائی + سلیمانِ اخلاص ملکِ مجلس مین جن وانس کو بساطِ نوحہ پر امرِ سینہ زنی فرمائی
ادریسِ توفیق اہالی ولا کو دنیای فرع سی جانبِ صبری پہنچائی + خضرِ مقال سرچشمۂ زاری پر
لب تشنگانِ وادی کلال کو پہنچائی + الیاسِ ابتہال منزلِ بیداری مین خستگانِ بادیۂ اہمال کو
لائی + موسیِ دریا شگافِ اندوہ طورِ ترقی پر یدِ بیضای جزع کو صدای ارنی سی چمکائی + عیسیِ مسیحا دمِ
عشق احیای نفسِ قلق کو دلِ پژمردہ سی نعرۂ قم باذنِ ربی سنائی + کشاکش سی ارۂ تاسف کی زکریای
تحمل کا جسم دو پارہ ہو + برشِ خنجرِ تلہف سی گردنِ یحیی شکیب حوالۂ آہ و نالہ ہو + اس ابتدای
روزِ عاشورا اور ثانی یومِ نشور مین آشکارا ہی کہ بعثت المقہورین ذکرِ احمدِ مختار سی زبانِ قدسیون پر
تکرار ہی + صوامعِ لاہوت مین صفِ ملائکہ غلغلۂ واحمداسی برہم + مجامعِ ناسوت مین وفاتِ زبدۂ دنیا
وما فیہا سی درہم + زمین اور ساری زمانی مین صدای خروش کا جوش + سماوات رنگِ انقلاب سی
نیلی پوش + دریا چشمِ حباب سی دُرہای سرشک بہاتی ہین + کوہ اور صحرا خاکِ اندوہ سر پر اوڑاتی ہین +
اسواسطی کہ فاطمۂ زہرا کی اعضا و پہلو فگار ہین + علیِ مرتضی کی آنکھین خونبار ہین + حسنِ مجتبی کا دل و جگر
صد پارہ + حسینِ بیسنوا کا سرو سینہ خون کا فوارہ + زینب اور ام کلثوم مو پریشان + ازواجِ طاہرہ
آشفتہ و نالان + گھر مین اہلبیت کی رقت سی کہرام + صحابہ کا فقدانِ پیغمبر سی کام تمام + مہاجر و انصار
بیتاب + منبر اور محراب مسجد خراب + نزولِ وحی اور برکاتِ الہ کا سلسلہ قطع ہوتا ہی + بہشت و دنیا و عالم
جاتا ہکہ اور مدینہ روتا ہی + مینہ انجمنِ شیون مین سخنِ مدحت کرتا ہون + کہ رقتِ شوق آئی + مرد
زنان کو چینِ عدن وصفِ رسالت کا دکھاتا ہون + جو حالتِ ذوق بڑھائی + شمائلِ نبیِ عربی جو مذکور
آیات و آثار ہین + وہ فضائلِ نسبی اور حسبی بحد و شمار ہین + کیا کہنا منقبت کا اوسکی جو صدر طرازِ بزم
لامکان ہی + جا بیجی درود پڑہنا اوسپر کہ سرفرازِ بساطِ قربِ یزدان ہی + جسکا پایۂ عنوہ عرش و کرسی کی

مجلس اول

فرازسی درگذرا تساراز مانند ظہور نورِ قدسی کی پرتوسی پیدا ہوا مرتبۂ رفعت میں ادنا مقام احمدی جنکا معراج ہی زمرۂ استسی کمینہ غلام آپکا صاحبِ تخت وتاج ہی جسکی رائحۂ دامان سی دماغ فرحانیان معطر خاکِ نعلین سی دیدۂ افلاک اور کرّوبیان منوّر جامہ خانۂ ہستی میں خلعتِ خلافت سی کردگار کی بہرہ اندوز کارنامۂ حق پرستی میں منصبِ رسالت سی دادار کی چہرہ افروز خلقت میں کائنات سی مقدم خلوت میں رموزاتِ الہی کی محرم شہسوار براق دردفعت سیار و ناقِ عزوشرف بار یابِ حجاب ربُّ الارباب خطاب نبی الرحمہ سی کامیاب آفرینشِ عالم کی سبب آمرزش کی وسیلہ طلب السَّیِّدُ البَهِیُّ السِّرَاجُ المُضِیُّ صَاحِبُ الوَقَارِ وَسَنَدُ الاَبرَارِ الاَطهَارِ الاَحمَدُ حَبِیبُ اِلٰهِ العَالَمِینَ المُؤَیَّدُ بِنَصرِ اللّٰهِ فِی السَّمَاءِ وَالاَرضِینَ اَبُو القَاسِمِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رُوِیَ فِی الاَعلَامِ الوَرٰی وُلِدَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَیهِ التَّحِیَّةُ وَالسَّلَامُ یَومَ الجُمُعَةِ عِندَ طُلُوعِ الشَّمسِ السَّابِعَ عَشَرَ مِن شَهرِ رَبِیعِ الاَوَّلِ عَامَ الفِیلِ وَکُنیَتُهٗ اَبُو القَاسِمِ وَاِسمُهٗ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ بنِ هَاشِمٍ کتابِ اعلام الورٰی میں مولانا طبرسی نی ارشاد کیا جب مشیتِ ازلی نی منشورِ ختمِ رسالت کو جلوۂ ظہور دیا شہریارِ اقلیمِ نبوّت کی ولادتِ باسعادت روزِ جمعہ ہنگامِ طلوعِ آفتاب ہوئی کہ وہ سترہوین ماہِ ربیع الاول سالِ فیل کی تہی کنیت حضرت ابو القاسم نامِ ہمام گرام محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ہی ذکرِ لقب اور اسمِ اقدسِ رسول کو درود پڑہنا مناسب ہی وَاُمُّهٗ اٰمِنَةُ بِنتُ وَهبِ بنِ عَبدِ مَنَافٍ وَاَرضَعَتهُ حَتّٰی شَبَّ حَلِیمَةُ بِنتُ الحَرثِ بنِ شُجنَةَ السَّعدِیَّةُ مِن بَنِی سَعدِ بنِ بَکرِ بنِ هَوَازِنَ وَکَانَت ثُوَیبَةُ مَولَاةُ اَبِی لَهَبِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ اَرضَعَتهُ اَیضًا والدۂ کریمہ آمنہ بنتِ وہب بن عبد مناف تہین کہ ابتدا مین دودہ اپنا پلایا جب اونکا شیر خشک ہوا تو حلیمہ بنتِ حرث دائی رہی اور پرورش مین جوان کیا تا قلاّن تقدیر کی

۳۹

مجلس اول

زبان پر یہ روایت آئی ہے کہ ثویبہ کنیز ابی لہب نے بھی سعادت رضاعت پائی ہے جدتہ ام ابیہ
عبد اللہ فہی فاطمۃ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم وام عبد المطلب
سلمی بنت عمرو من بنی النجار وام ہاشم عاتکۃ بنت مرۃ بن ہلال من بنی
سلیم دادی حضرت کی فاطمہ بنت عمرو ابن عائذ ابن عمران جو مادر عبد اللہ تھیں اور عبد المطلب کے
والدہ سلمی بنت عمرو بنی نجار سے اور ماں ہاشم کی عاتکہ بنت مرہ بنی سلیم ذیجاہ تھیں وبعث
بالرسالۃ یوم السابع والعشرین من رجب ولہ یومئذ اربعون سنۃ ومدۃ
حیاتہ علیہ وآلہ السلام ثلاثا وستین سنۃ ہرگاہ چالیس برس کا سن شریف گذرا
ستائیسویں ماہ رجب میں درجہ نبوت کو پایا جناب کی مدت حیات ساٹھ اور تین سال ہوئی
جمیع انواع ایذا دعوت اسلام پر سہی منہا مع ابیہ سنتین واربعۃ اشہر ومع جدہ
عبد المطلب ثمانین سنین ثم کفلہ عمہ ابو طالب بعد وفاۃ عبد المطلب
فکان یکرمہ ویحمیہ وینصرہ ایام حیاتہ اوس میں دو سال اور چار مہینے والد بزرگوار کے
زیر سایہ رہے آٹھ برس دادا کی آغوش ناز میں بڑی ہوئے پھر ابو طالب چچا نے جان سے زیادہ
پرورش کیا عمر بھر عزت اور حرمت میں یاری و نصرت کا ساتھ دیا وتزوج بخدیجۃ
بنت خویلد وھو ابن خمس وعشرین سنۃ وتوفی عمہ ابو طالب ولہ ست
واربعون سنۃ وثمانیۃ اشہر وعشرین یوما وتوفیت خدیجۃ بعدہ بثلاثۃ
ایام بی بی خدیجہ کی ساتھ شادی جب ٹھہری تو حضرت کی عمر شریف پچیس برس گذری تھی جب کہ
عم کرام محتشم ابو طالب کا دنیا سے انتقال ہوا تو سن مبارک چالیس اور چھ سال آٹھ مہینے بیس روز کا تھا
تین دن بعد ازاں خدیجہ کا بھی واقعہ رحلت سامنے آیا رسول خدا نے مصیبت پے در پے کا بہت صدمہ پایا
وسمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ذلک العام عام الحزن خیر الوری نے اوس برس کو

مجلس اول

عام الحزن نام فرمایا + مراسم عزا و رقت کو خاطر ناشاد میں ٹہرایا + وَاَقَامَ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْبِعْثَةِ ثَلَاثَ عَشَرَ سَنَةً ثُمَّ هَاجَرَ مِنْهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ اَنْ اسْتَتَرَ فِي الْغَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ الْحَادِيْ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَبَقِيَ بِهَا عَشَرَ سِنِيْنَ ثُمَّ قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِلَيْلَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ شَهْرِ صَفَرٍ سَنَةَ اِحْدٰى عَشَرَ مِنَ الْهِجْرَةِ نبوت سے فائز ہوکے تیرہ سال مکہ میں بسر کئے بعد ازان عزم ہجرت پر تین روز غار میں چھپکے مدینہ کو راہی ہوے + دوشنبہ کے دن گیارہوین ربیع الاول کو شہر طیبہ کو زینت شوکت سے بہنچے + دس برس وہان رہے + اٹھائیسوین ماہ صفر کو سال یازدہم ہجری میں جنت بریں گئے فِيْ ذِكْرِ اٰيَاتِهِ الْبَاهِرَةِ وَمُعْجِزَاتِهِ الْخَارِقَةِ لِلْعَادَاتِ

وَهٰذِهِ الْاٰيَاتُ قِسْمَانِ اَحَدُهُمَا مَا ظَهَرَ قَبْلَ مَبْعَثِهٖ وَالْاٰخَرُ مَا ظَهَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمَّا مَا ظَهَرَ قَبْلَ الدَّعْوَةِ وَالْبَعْثِ فَمِنْهَا مَا اسْتَفَاضَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّ اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لَمَّا وَضَعَتْهُ رَاَتْ نُوْرًا اَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ والدہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ نے جب وضع حمل کیا ہے تو ایک نور ایسا نور حقیقت جمکا جسکی روشنی مین قصرہاے عمارت شام کو تجربی دیکھا + وَحَدَّثَتْ هِيَ اَنَّهَا اُتِيَتْ حِيْنَ حَمَلَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّكِ حَمَلْتِ بِسَيِّدِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَاِذَا وَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ فَقُوْلِيْ خبر صادق کی والدہ نے خبر دی کہ ہرگاہ رسول مقبول کی بارسے حاملہ ہوی + نداے غیب آئی کہ تمکو پیٹ رہا ہے سید امت نبی آخر الزمان کا + پس وہ سرور جب پیدا ہوں تو اس دعا کو پڑہنا اُعِيْذُهٗ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ فَاِنَّ اٰيَةَ ذٰلِكَ اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهٗ نُوْرٌ يَمْلَاُ قُصُوْرَ بُصْرٰى مِنْ اَرْضِ الشَّامِ اس بشارت کی یہ نشانی ہے کہ جمال سرور سے وہ نور ظہور کریگا + جو قصور بصری شام کو جلوہ افروز دکھائیگا

مجلس اول

فَاِذَا وَقَعَ فَسَمِّيهِ مُحَمَّدًا فَاِنَّ اِسْمَهُ فِي التَّوْرٰيةِ اَحْمَدُ يَحْمَدُهُ اَهْلُ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَاِسْمُهُ فِي الْقُرْاٰنِ مُحَمَّدٌ پس ہرگاہ وہ رسالت پناہ پیدا ہوں تو اونکا نام محمد رکہنا
مدبرستی کہ اسم مبارک توریت میں احمد لکہا ہے اہل اسمان اور زمین نی اوسپر ستایش کی ہی نام
خیر الانام سی زینت قران میں ثبت ہوئی قَالَتْ فَسَمَّيْتُهُ بِذٰلِكَ آمنہ فرماتی ہیں جو
کہا تہا مینی ویساہی کیا اپنی فرزند کا اسم گرامی محمد رکہا مِنْهَا مَا رَوَاهُ اَبُوْسَعِيْدٍ
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ مَخْزُوْمِ بْنِ هَانِيْ فَقَالَ لَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ
وُلِدَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اُرْتُجِسَ اِيْوَانُ كِسْرٰى فَسَقَطَتْ
مِنْهُ اَرْبَعَةَ عَشَرَ شُرْفَةً ابوسعید عبدالملک ابن عثمان خرگوشی نی اپنی سند میں مخزوم
ابن ہانی سی روایت کی ہی جس رات میں رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ولادت ہوئی ہی
ایوان کسری بادشاہ ایران میں بڑا شور مچا زلزلہ آیا کہ چودہ کنگرہ کو فراز قصر سی گرادیا وَخَمِدَتْ
نِيْرَانُ فَارِسَ وَلَمْ تَخْمُدْ قَبْلَ ذٰلِكَ بِاَلْفِ عَامٍ وَغَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ آتشخانہ
فارس خموش ہوگیا جو ہزار سال سی جل رہا کبہی بجہا نہتا بحیرۂ ساوہ میں پانی نرہا علاوہ
غریبکو پی دریں کاہنوں سی کہا وَرَاَى الْمُوْبَذَانُ اِبِلًا صِعَابًا تَقُوْدُ خَيْلًا عِرَابًا
قَدْ قَطَعَتْ دِجْلَةَ فَانْتَشَرَتْ فِيْ بِلَادِهَا سلطان موبدان فرمانروای عجم نی خواب دیکہا
جو گہبرایا ہوا نیند سی چونکا پستر ان قوی ہیکل پر لشکر عرب سوار آیا ہی دریای دجلہ سی پار ہوکی
ملک ایران میں پہیلا ہی وَفِيْ تَعْبِيْرِهَا قَالَ سَطِيْحٌ يَا عَبْدَ الْمَسِيْحِ اِذَا كَثُرَتِ التِّلَاوَةُ
وَظَهَرَ صَاحِبُ الْهِرَاوَةِ وَفَاضَ وَادِيْ السَّمَاوَةِ وَغَاضَتْ بُحَيْرَةُ السَّاوَةِ وَ
خَمِدَتْ نَارُ فَارِسَ فَلَيْسَ الشَّامُ لِسَطِيْحٍ شَامًا حسب الحکم بادشاہ اوسکی تعبیر میں سطیح کاہن
شامی سی عبدالمسیح نی جاکی پوچہا تو حالت احتضار مرگ میں اوسنی جواب یون کہا ہرگاہ

مجلس اول

كثرت ہو قران كی تلاوت میں اور ظہور کرے صاحب عصا رسالت میں کہل جاے بہید او ر نازل ہو کلام آسمانی
سو کہو بحیرہ ساوہ کا شان کا آتشخانہ فارس ہرگاہ بجہیگا پس شام اور سطیح اوسمین باقی نرہیگا
يَمْلِكُ مِنْهُمْ مُلُوكٌ وَمَلِكَاتٌ عَلَى عَدَدِ الشُّرُفَاتِ وَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ آتٍ
خاندان سلطنت میں ملک اور ملکہ چودہ شخص کنگرہ شکستہ کی عددسی بادشاہت کرینگی پہر جو بات
ہونی والی ہی ملک اور رعیت میں اوسکا ظہور دیکہینگی فَمَلَكَ مِنْهُمْ عَشَرَةٌ فِي أَرْبَعِ سِنِينَ
وَالْبَاقُونَ إِلَى إِمَارَةِ عُثْمَانَ یہ خبر جو کسری نی سنی تو اپنی دلسی تجویز کی اتنی سلاطین کو
عرصۂ بعید حکمرانی کرتی گذریگا بعد ازان معلوم نہین کیا انقلاب جلوہ کریگا مگر چار برس مین دس
بادشاہ ماری گئی باقی عہد خلافت مین عثمان ابن عفان کی پوری ہوی رضی منہا عن عکرمۃ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُوضَعُ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِرَاشٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ لَا يَجْلِسُ
عَلَيْهِ أَحَدٌ إِجْلَالًا وَكَانَ بَنُوهُ يَجْلِسُونَ حَوْلَهُ حَتَّى يَخْرُجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ عکرمہ نی
ابن عباس کی زبانی کہا سایۂ کعبہ مین واسطی عبد المطلب کی مدام فرش بچہتا تعظیم مقام اور حرمت کی
سبب اوسپر کوئی نہین بیٹہتا بساط کی چاروں طرف حلقہ فرزندوں کا بندہا کرتا جبتک عبد المطلب
گہر سی باہر تشریف لاتی صدر عزت اور جلال پر تکیہ لگاتی فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ يَخْرُجُ مَعَهُ وَهُوَ غُلَامٌ فَيَمْشِي حَتَّى يَجْلِسَ عَلَى الْفِرَاشِ رسول خدا جو طفل خرد سال تہی
ہمراہ اونکی آتی دادا کی ساتہ قدم بڑہاتی پہلو مین جلوس فرماتی فَيَعْظُمُ ذَلِكَ أَعْمَامَهُ
وَيَأْخُذُونَهُ لِيُؤَخِّرُوهُ فَيَقُولُ لَهُمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِذَا رَأَى ذَلِكَ مِنْهُمْ دَعُوا
ابْنِي فَوَاللهِ إِنَّ لَهُ لَشَأْنًا عَظِيمًا یہ مرتبہ توقیر ناگوار ہوتا سب اعمام خیر الانام کو ہاتہہ پکڑ کی
پیچہی اوتارتی کہ فرش سی علاحدہ بٹہیں ہرگاہ عبد المطلب اونکی بی ادبی دیکہتی تو کہتی تمہارا کیا
ضرر ہی میری فرزند کو پاس رہنی دو یہ ذی شان اوسکی عظیم و برتر ہی إِنِّي أَرَى أَنَّهُ سَيَأْتِي

۳۳

مجلس اول

عَلَيْكُمْ يَوْمٌ وَهُوَ سَيِّدٌ كَمْ اَرِىٰ اَرىٰ عِزَّتَهُ تَسُوْدُ النَّاسَ مین دیکھتا ہون عنقریب

یہ سرور تمہرا افسر ہوگا میری دہیان مین ہی کہ رتبہ عزت اوسکا ساری مخلوق سی بڑہ کر ہوگا

ثُمَّ يَحْمِلُهُ فَيُجَالِسُهُ مَعَهُ وَيَمْسَحُ ظَهْرَهُ وَيُقَبِّلُهُ وَيَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ قَبْلَهُ

اَطْيَبَ مِنْهُ وَلَا اَطْهَرَ قَطُّ پھر اوس گوہر کو اوٹھا کی لاتی پہلوی ناز مین بٹھاتی پشت مبارک پہ

دست شفقت پھراتی محبت سی سونگھتی خوش ہوکی بولتی ہرگز کوئی گل تر اتنی معطر اور پاکیزہ

بہتر عمر بہر نہین سونگھا نہ مشک و عنبر مین ایسا رائحۂ جان پرور و دماغ آرزو نی دیکھا ثُمَّ يَلْتَفِتُ

اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ وَذٰلِكَ اَنَّ اَبَا طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ لِاُمٍّ وَاحِدٍ فَيَقُوْلُ يَا اَبَا طَالِبٍ

اِنَّ لِهٰذَا الْغُلَامِ لَشَاْنًا عَظِيْمًا فَاحْفَظْهُ وَاسْتَمْسِكْ بِهٖ فَاِنَّهُ فَرْدٌ وَحِيْدٌ

وَكُنْ لَهُ كَالْاُمِّ يُوْصِلُ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ پس ابو طالب کو خطاب کرتی اسواسطی کہ

وہ اور عبد اللہ ایک مان سی تھی فرماتی ای فرزند تحقیق کہ اس بچہ کی بڑی شان و رفعت

پاتا ہون آثار تائید الٰہی مین پیشوای جہان ہوا اوسکی ناصیۂ تابان سی پہچانتا ہون اسکی اور

بہت حفاظت و نگہبانی کرنا وہ یتیم و تنہا ہی مادر مہربان سی زیادہ سرپرست رہنا اس

عزت کو پرورش مین بڑہانا جو چیز کا سر انجام آرام دی سامنی لانا ثُمَّ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهٖ

فَيَطُوْفُ بِهٖ اُسْبُوْعًا وَكَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ قَدْ عَلِمَ اَنَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ يَكْرَهُ

اللَّاتَ وَالْعُزّٰى فَلَا يُدْخِلُهُ عَلَيْهِمَا پس وہ شہسوار براق و رفرف کو اپنی دوش پر چڑہاتی

حرم کی طواف مین ورد پڑہتی ہوئی پھراتی جاتی تھی کہ حضرت لات و عزیٰ سی برا مانتی تو صنام

روبرو اونکو ہرگز نہ لیجاتی فَلَمَّا تَمَّتْ لَهُ سِتُّ سِنِيْنَ مَاتَتْ اُمُّهُ اٰمِنَةُ بِالْاَبْوَاءِ بَيْنَ

مَكَّةَ وَمَدِيْنَةَ جب چھ برس کی عمر شریف پوری ہوئی تو والدہ مکرمہ آمنہ نی وادی ابوا مین درمیان

مکہ و مدینہ قضا کی فَبَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ يَتِيْمًا لَا اَبَ لَهُ وَلَا اُمَّ فَاِذًا

مجلس اول

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَهُ رِقَّةً وَحِفْظًا پس خاتم انبیا دنیا مین ایسی یتیم و بیکس ہوی کہ باپ اور
ماں سی کوئی سرپر باقی نہ ہی۔ اوسوقت عبدالمطلب کی رقت و الفت حضرت پر زیادہ تر ہیے
اور لوازمِ حفاظت و پاس داری مین دنرات اوقات گذری وَكَانَتْ هٰذِهٖ حَالَةً حَتّٰى
اَدْرَكَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ الْوَفَاةَ ایسا ہی عبدالمطلب واسطی پوتی کی ہردم روتی تہی اور
غریبی و ناچاری سی اونکی مدام جان کہوتی تہی تاکہ وقتِ رحلت اونکا ہی نزدیک آیا اور موت کی
اپنی سرپر آمادہ پایا فَبَعَثَ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَجَاءَهُ وَمُحَمَّدٌ عَلٰى صَدْرِهٖ وَهُوَ فِيْ غَمَرَاتِ
الْمَوْتِ جب حال اپنا غیر پایا تو ابی طالب کو پاس بلایا۔ وہ جلد ہی آئی تو سامانِ مرگ پدر ان کی نظر آئی
لاکن دیکہا کہ رسولخدا سینہ پر دادا کی بیٹہی ہین اور سکرات مین ہی عبدالمطلب اونکو جان کی برابر
لئی ہین فَصَارَ يَبْكِيْ وَيَلْتَفِتُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ وَيَقُوْلُ يَا اَبَا طَالِبٍ اُنْظُرْ اَنْ تَكُوْنَ
حَافِظًا لِهٰذَا الْوَحِيْدِ الَّذِيْ لَمْ يَشُمَّ رَائِحَةَ اَبِيْهِ وَلَا ذَاقَ شَفَقَةَ اُمِّهٖ اوس حال مین
بہت روکی جانبِ ابوطالب دیکہا اور خیر الوری کی سفارش کو وصیت مین کہا ای جان پدر اس
طفلِ ناز پرور کی طرف نگران رہو حفاظت و خاطر و مدارات مین غریب و حیا کی سعی کرو کہ معدوم نی
باپ کی بوی الفت نہین سونگہی اور ماں کی ہی لذت شفقت نہین چکہی افسوس کہ خردسالی مین
یتیم و بینوا ہوا کوئی مونس و غمخوار دنیا مین جیا نہ بچا اُنْظُرْ يَا اَبَا طَالِبٍ اَنْ تَكُوْنَ مِنْ
جَسَدِكَ بِمَنْزِلَةِ كَبِدِكَ فَاِنِّيْ تَرَكْتُ بَنِيَّ كُلَّهُمْ وَوَصَّيْتُكَ بِهٖ لِاَنَّكَ مِنْ
اُمِّ اَبِيْهِ خبردار ای اباطالب دیکہو اسکو اپنی جگر کی برابر سمجہو کسی وقت پرستاری سی غافل
نہ ہو ہر چند مینی بہت فرزند چہوڑی ہین لاکن علاقہ محبت سبکی تہوڑی ہین ابن عبداللہ کی سفارش
خاص تمکو اسلئی کی ہی جو تمہاری والدہ اوسکی حقیقی دادی ہی یَا اَبَا طَالِبٍ اِنْ اَدْرَكْتَ
اَيَّامَهُ فَاعْلَمْ اِنِّيْ كُنْتُ مِنْ اَبْصَرِ النَّاسِ بِهٖ وَمِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِهٖ ای اباطالب ہر گاہ

٣٥

مجالس اول

تم اوسکی ایامِ ظہورِ جاہ وجلال کو پاوکی تو میری قول وفعل کی قدر ومنزلت کا مزہ اوٹہاوگی فَاِنِ
اسْتَطَعْتَ اَنْ تَتْبَعَهُ فَافْعَلْ وَانْصُرْهُ بِلِسَانِكَ وَيَدِكَ وَمَالِكَ جانو کی مین
سب خلق سی اوسکی حق کا پہچاننا سا تہا اور ساری لوگونسی بہت رُموز امور کو پہچانتا تہا
اگر تمسی ہوسکی طاعت وپیروی اوسکی تو ضرور کرنا مگر طریقہ یاری اور مددگاری زبان وہاتہہ و
مال سی اپنی ملحوظ رہنا فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ سَيَسُودُ وَيَمْلِكُ مَا لَمْ يَمْلِكْ اَحَدٌ مِنْ بَنِي اٰبَائِي
بتحقیق کہ واللہ عنقریب یہ فرزند سردار وپیشوای قبیلہ واحرار ہوگا ایسا مرتبہ پای جو ہماری
قبائل مین کسی کو نملا ہوگا فَاحْفَظْ لِوَحْدَتِهِ هَلْ قَبِلْتَ وَصِيَّتِي قَالَ نَعَمْ قَدْ قَبِلْتُ
وَاللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ شَاهِدٌ پس اوسکی تنہائی پر رحم کرنا اور حفاظت مین سرگرم رہنا ابا وصیت
میری سنکی تمنی مانی عرض کی خدا شاہد ہی جان ودل سی واجب جانی قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
فَمُدَّ اِلَيَّ يَدَكَ فَمَدَّ يَدَهُ اِلَيْهِ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى يَدِهِ عبد المطلب نی کہا تو اپنا ہاتہہ
میری آگی لانا جب بڑہایا تو دستِ حق پرست اوسپر مارکی عہد وپیمان کو مضبوط کیا ثُمَّ قَالَ
عَبْدُ الْمُطَّلِبِ الْاٰنَ خَفَّفَ عَلَيَّ الْمَوْتُ اوسوقت عبد المطلب بولی اب موت مجہپر گوارا
ہوئی اور فکر وتشویش ہمین کوئی باقی نرہی ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُقَبِّلُهُ وَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنِّي
لَمْ اُقَبِّلْ اَحَدًا مِنْ وُلْدِي اَطْيَبَ رِيحًا مِنْكَ وَلَا اَحْسَنَ وَجْهًا مِنْكَ پس رسول اللہ کو
چہاتی سی لگایا اور صورت چوم کی فرمایا اللہ جانتا ہی ای نورِ نظر پارۂ جگر تجہسی بہتر خوشبو کوئی
اپنا فرزند نہیں پایا فَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وہی حالِ ملال اور ابتہال کا
تہا کہ عبد المطلب نی انتقال کیا سید انبیا کی سات برس کی عمر تہی جو اونکی دادا نی جہان فانی سی
رحلت کی فَضَمَّهُ اَبُوْ طَالِبٍ اِلٰى نَفْسِهِ لَا يُفَارِقُهُ سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ وَكَانَ
يَنَامُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ لَا يَاْتَمِنُ عَلَيْهِ اَحَدٌ بعد ازان ابو طالب نی اپنی برادر کو آغوش تربیت مین

٣٦

مجلس اول

پالا وزرات جان سی زیادہ اپنی ساتھ راحت مین رکھا دم بھر نظر سی جدا نکرتی پہلو مین سلاتی
ہرجا ہمراہ لیتی پھرتی تاکہ ایام وہنگام جوانی قوت شباب آیا وہ مرتبہ نبوت کے خدائی کرامت سے
پہنچایا جو کوئی نپای کا وَاَمَّا مَا ظَهَرَ مِنْهُ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَقِيبَ الْبَعْثِ
وَاِظْهَارِ النُّبُوَّةِ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ سِوَى الْقُرْاٰنِ فَكَثِيرَةٌ فِي كِتَابِ
شِفَا رَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لَمَّا وَجَّهَ رُسُلَهُ اِلَى الْمُلُوكِ
فَخَرَجَ سِتَّةُ نَفَرٍ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَاَصْبَحَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَتَكَلَّمُ بِلِسَانِ
الْقَوْمِ الَّذِي بَعَثَهُ اِلَيْهِمْ کتاب شفا قاضی عیاض مین واقدی سی روایت کی ہی جب واسطے
ارسال ہدایت نامہ شتت حضرت ٹہری ہی چہ اشخاص کو صحابہ سی چنا اس خدمت پر مامور کیا
بقدرت خدا و اعجاز خیر الوری ہر ایک جو صبح کو اوٹھا زبان سی اپنی مکتوب الیہ کی ماہر اور گویا
تہا اَيْضًا وَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَنَاقَةٌ بَارِكَةٌ فِي الدَّارِ
فَلَمَّا مَرَّ بِهَا قَالَتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْقِيَامَةِ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ
قَالَ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اِنِّي كُنْتُ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ اَعْصَبُ فَهَرَبْتُ مِنْهُ فَوَقَفْتُ فِي مَغَارَةٍ
فَكَانَ اِذْ غَشِيَنِي اللَّيْلُ اِحْتَرَسَنِي السِّبَاعُ وَنَادَتْ بَعْضُهَا بَعْضًا لَا تُؤْذُوهَا
فَاِنَّهَا مَرْكَبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِذَا اَصْبَحْتُ وَاَرَدْتُ اَنْ اَرْتَعَ نَادَتْنِي
كُلُّ شَجَرَةٍ اِلَيَّ اِلَيَّ فَاِنَّكِ مَرْكَبُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ حَتَّى وَقَعْتُ هُنَا
قَالَ فَسَمَّاهَا عَضْبَاءَ شُقَّ لَهَا اِسْمًا مِنِ اسْمِ صَاحِبِهَا ثُمَّ قَالَتِ النَّاقَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اِنَّ لِي اِلَيْكَ حَاجَةً قَالَ وَمَا هِيَ قَالَتْ تَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْ مَرْكَبِكَ فِي
الْجَنَّةِ كَمَا جَعَلَنِي فِي الدُّنْيَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ قَضَيْتُ اَيْضًا وَقَدْ رُوِيَ

مجلس اول

فی قصۃ العضباء وکلامہا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وتعریفہا لہ بنفسہا فی مبادرت العشب الیہا فی الرعی وتجنب الوحوش عنہا وندائہم لہا انک لمحمد المصطفی علیہ وآلہ السلام ای حاضران بزم عزا تمنی سنا جو مذکور ہوا قصہ ناقۂ عضبا کا اوسکی باتین کرنا سید انبیا سی اور تعریف اپنی دو اد وستی مین شوق لقاسی وقت چرنیکے ہر درخت و سبزۂ مرغزار کا بلانا دعوت مین جانوران درندہ کا باہم کلام حفاظت مین خاطر داری سی پیش آنا اسلئی کہ تو مرکب رسول ہی تیری عزت و حرمت اوس نسبت حضرت سی ہمارا امر ہی انصاف کرو نباتات اور اشیای بی شعور یابین خیر البشر کرین طائفۂ امت وشت کربلا مین لحمۂ روایت پیغمبر کی حافظ نرہین حدیث حسین منی وانا من حسین کو بہلا ئین پیاسی گلی پر نواسی کی خنجر آبدار پہرائین فرزند نبی کی لاش بی سر کو سم ستور سی روندین گہر لوٹین اور بیٹی کو اسیر قیدی بنائی دربدر کہینچین قال الراوی وانہا لم تاکل ولم تشرب بعد موتہ حتی ماتت راوی کہتا ہی اوس ناقۂ بی زبان کو بعد رحلت نبی ایسا غم ہوا کہ آب و علف پینا کہانا یکدم سی چہوڑ دیا یہان تک فراق پیغمبر مین بیچین ہوکر شدت ترپ سی ترپ کی مر گیا ایضا وما روی عن ابراہیم بن حماد بسندہ من کلام الحمار الذی اصابہ بخیبر وقال لہ اسمی یزید بن شہاب فسماہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ یعفورا سندسی اپنی ابراہیم ابن حماد نی روایت کی ہی نقل ایک حمار کی جو غزوۂ خیبر مین اوسی خدمت سواری ملی ہی حیوان دراز گوش بولا مجہی یزید ابن شہاب کہتی ہین ای سوال رسول جن بشر نی اوسکا یعفور نام رکہا وانہ کان یوجہہ الی دور الصحابۃ فیضرب علیہم الباب راسہ ویستدعیہم جب کبہی حضرت امر فرماتی واسطی طلب صحابی اونکی مکان مین بہیجاتی وہ جا کی سر اپنا دروازی پر مارتا حاضر ہونی کو خدمت رسول مین بلاتا

مجلس اول

قَالَ النَّبِیّ لَمَّا مَاتَ تَرَدّٰی الْحِمَارُ فِی بِئْرٍ جَزَعًا وَحُزْنًا فَمَاتَ ہرگاہ نبی اللہ کا

واقعۂ رحلت ہوا عالم کو داغِ مصیبت دیا وہ مرکب فرطِ حزن و اندوہ سی جا کی چاہ مین گرا

تڑپتا رہا تا مر گیا بہت مشابہت ہی اس مرکب کی حال کو ساتھ اسپِ سید الشہدا کی جو روزِ عاشورا

بعد قتل مولا روتا درِ خیمہ پر پچھاڑ کہاتا کی یہان تک سر کو زمین پر پٹکا کہ آخر کو بیدم ہو کی مر اخاک پر گرا

مِنْهَا خُرُوجُ الْمَاءِ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَهٗ فِی سَفَرٍ فَشَكَوْا

اَنْ لَا مَاءَ مَعَهُمْ اور جو سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ و آلہ سی امور بعد از بعثت کی ظہور مین آئی

وہ معجزات و خارقِ عادات سوای قرآن کی بہت سی جمہور کو دکہائی انمین جاری ہونا تہا

انگشتِ شریف کی پانی کا جو تمامہٖ صحابہ سی علمانی پایا ثبت تالیف کیا کہ ایک سفرِ خیر الشر مین

جمعیت لشکر ہمراہ تہی منزلِ قرارگاہ مین رفقا شاکی ہوی جو بوند پانی کی باقی نرہی فَاِنَّهُمْ

بِعَرْضِ التَّلَفِ وَسَبِیْلِ الْعَطَبِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّی عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ

وہ سب لوگ پیاس کی شدت سی قریبِ ہلاکت پہنچی جب گہبرائی تو اکی حضرت سی ملتجی ہوی جنابِ نبی

ساری اصحاب کو جواب دلاسا دیا کہ میری ساتھ فضلِ خدا ہی او سیر جو ہمیشہ بکتیہ توکل پر ہا

ثُمَّ دَعَا بِرَكْوَةٍ فَصَبَّ فِیْهَا مَاءً مَا كَانَ لِیَرْوِیَ رَجُلًا ضَعِیْفًا وَجَعَلَ یَدَهٗ

فِیْهِ فَنَبَعَ الْمَاءُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ پس ایک ڈول سنگ کی روبرو رکہا اتنا پانی جو آدم

ضعیف کو سیراب کری اوسمین ڈالا دستِ معجز نما کو اندر ظرف کی داخل کیا درمیانِ انگشتان

حضرت سی پانی ابلنا شروع ہوا وَضَجَّ فِی النَّاسِ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا حَتّٰی نَهَلُوْا

وَعَلَوْا وَهُمْ اُلُوْفٌ وَهُوَ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا خلایق کو واسطی سیرابی کی

پکارا سبنی جو ہزارون تہی اکی پیا دواب کو بہی پلایا یہان تک کہ ساری مشک و چہاگل بہری

ہرچند وہ صرف کرتی ویسا ہی بہرا پاتی تہی او سوقت ناطقِ برحق نی پکار کی فرمایا کہ گواہی دیتا ہون

مجلس اول

کرین سو بخدا ہون روایت کو آیا مِنْهَا حَنِيْنُ الْجِذْعِ الَّذِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَسْجِدِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ يَسْتَنِدُ اِلٰى جِذْعٍ فَيَخْطُبُ النَّاسَ اور یہی رونا سوکہی درخت خرما کا جو مسجد مدینہ مین قدری زمین سی او بچار رکہیا تہا جب سرور انبیا کہڑی ہو کی خطبہ پڑہتی او سپر تکیہ کر تے صحابہ سی موعظہ اور حدیث کہتی فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ اتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا صَعِدَهٗ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَقَدَتْ وَلَدَهَا ہرگاہ حاضرین بزم رسالت کا مجمع زیادہ ہوا واسطی عروج قدم بابرکت کی منبر بنا کی رکہا جب صدر آرای بساط قرب الہی نی اوسپر جلوہ فرمایا چوب خشک نخل نی مثال ناقہ کی جسکا بچہ گم ہو جای آہ و نالہ کا شور مچایا فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَتّٰى جَاءَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ فَضَمَّهٗ اِلَيْهِ فَكَانَ يَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ وہ معدن رحم و کرم سنکی بیچین ہوی منبر سی اوتر کی بیخ درخت کی پاس تشریف لیگئی اوسی تسکین و تسلی مین اپنی گلی سی لگایا یہانتک کہ جوش رقت مین اوس بیقرار کی آرام آیا جیسی لڑکا دلاسی مین چپ ہو جای ویساہی حضرت کی پیار نی سوکہی لکڑی کو لوازم راحت پہنچائی ہای رسالت پناہ زاری وآہ چوب خشک پر دلداری کو دوڑی باوجود مرتبۂ خلافت و بادشاہی لکڑی چہاتی سی لگاتی کہ اوسی چین پڑی تعجب ہی اونکی اولاد کو ستایا شیون و بکا پر ست نی ترس نکہایا گلا کاٹا اسباب لوٹا گہر جلایا عورات و اطفال کو عوض دلاسا مارکی رولایا ایک رحم دل نہ ہوا کہ سکینہ دختر یتیم کی رقت کو بہلاتی کوئی مسلمان نہتا جو زینب خاتون کی شیون مین پرسا دینی قریب آتی عزیزونکی سر لہو بہری نیزون پر سامنی لیجاتی جو حرم محترم اشک بہاتی ظالم تہرہم ڈراتی کعب نیزہ اور تازیانہ لگاتی وہ بی پدر بچونکا افغان ستمگر اعدا کا طغیان مِنْهَا حَدِيْثُ الْغَارِ وَاَنَّهٗ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ لَمَّا اَوٰى اِلَى الْغَارِ بِقُرْبِ مَكَّةَ يَعْنِيْ ثَوْرَ التِّلَالِ

مجلس اول

وَيَاوِي اِلَيْهِ الرُّعَاةُ مُتَوَجِّهَةً اِلَى الْهِجْرَةِ اَيْضًا نقلِ حدیثِ غار ہی جو مشتہر روزگار ہی ہرگاہ

معاندینِ قریش نی کثرتِ آزار میں تدبیرِ قتلِ صفوۃ اللہ کی سید ابرار نی قریب مکہ زاویہ کوہ میں پناہ لی

جہان آیندہ و روند بیجا و گو طیشِ آفتاب سی ٹھہرتی کہ یہ ہی چوپایہ کی تہکی ماندی اوترا کرتی بعزمِ ہجرت

سید البشر اوسکی اندر پوشیدہ رہی بسامانِ سفر جب پایا صدماتِ غربت سہی فَخَرَجَ الْقَوْمُ فِي

طَلَبِهِ فَعَمَّى اللّٰهُ اَثَرَهُ وَهُوَ نُصْبُ اَعْيُنِهِمْ وَصَدَّهُمْ عَنْهُ وَاَخَذَ بِاَبْصَارِهِمْ

دُوْنَهُ وَهُمْ دُهَاةُ الْعَرَبِ نقشِ قدم سرور پر منافقین تلاش میں باہر آئی خدا نی ازینجا عرش

فرسا زمین پر اونکی پیشِ نظر سی چہپائی پردۂ حیرت اور سرگردانی حائل کیا آنکھوں سی اوجہل امن و

امان میں رکہا وہ روسای قومِ عرب جتنی ہوی عیار تہی جو قیاس و نظنہ سی غار تک جا پہنچی وَبَعَثَ

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى الْعَنْكَبُوْتَ فَنَسَجَتْ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ فَسَتَرَتْهُ وَاَيْئَسَهُمْ ذٰلِكَ مِنَ

الطَّلَبِ فیہ سبحانہ وتعالی نی عنکبوت کو مامور کیا جو درِ غار پر اوسنی فوراً جالا تنا کہ ہی کی

تا رسی روبروی رسالت مآب حجاب ہوا کہ اعدا کو اوس مزاحمت نی جستجو اور طلب سی حضرت کی

نا امید رکہا وَبَعَثَ اللّٰهُ حَمَامَتَيْنِ وَحْشِيَّتَيْنِ فَوَقَفَتَا بِفَمِ الْغَارِ دو کبوتر صحرائی کو

رب داور نی خدمتِ سرور میں بہیجا کہ منہ پر شگافِ کوہ کی وہ جوڑا بیٹہا وَاَقْبَلَ فِتْيَانُ قُرَيْشٍ

مِنْ كُلِّ بَطْنٍ رَجُلٌ بِعِصِيِّهِمْ وَهَرَاوَاهُمْ وَسُيُوْفِهِمْ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا مِنَ النَّبِيِّ بِقَدْرِ

اَرْبَعِيْنَ ذِرَاعًا ہر قبیلۂ قریش سی چالاک و ہوشیار آدمی لاٹہی اور تلواریں لیکی دوڑی تاکہ درمیان

خیر المرسلین تہوڑا فاصلہ رہا وہاں تک بڑہی فَتَعَجَّلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ لِيَنْظُرَ مَنْ فِي الْغَارِ فَرَجَعَ

اِلٰى اَصْحَابِهٖ ایک شخص سبقت کرکی بیشتر سب سی گیا جو غار میں دیکہی کون ہی جا کی جلدی پہرا

رفقا کو بکارا یہاں کچہہ نہیں پہر چلو عبث اپنی اوقات ضایع نکرو فَقَالُوْا لَهٗ مَا لَكَ اَلَا تَنْظُرُ

فِي الْغَارِ اشتبا فی کہا تبہی کیا ہوا کہ یہ جو اس آتا اور ہمیں روکتا ہی جو کی نہ ٹوٹا ہی تا معلوم ہو اگر

۴۱

مجلس اول

وہ مین کیا ہی فقال رأیت حمامتین بفم الغار فعلمت ان لیس فیہ احد
جوابدیا جوڑا کبوتران وحشی کا غار پر آشیان لگائی ہکین ہین اس علامت سی مین جانا یہان کچہ
نہین ہی وسمع النبی ما قال ودعا لھن النبی وفرض جزاؤھن فانحدرن فی
الحرم حضرت نی اونکی سب باتین جو آپسمین ہوتین سماعت کین کبوترونکو دعائین خیر وسلامتی
اور برکت کی دین اونکا نشانا اور ساری کبوتر حرم کا مارنا حرام فرمایا اوسدن سی کبوتر کی جوڑی نی
خانہ خدا مین آشیان رہنی کو بنایا منہا ان اصحابہ صلوٰۃ اللہ علیہ والہ ارملوا و
ضاقت بہم الحال وصاروا بعرض الھلاک لفناء الازواد فی یوم الاحزاب
اور غزوہ احزاب مین اصحاب رسالت مآب پر فقر اور بینوائی کی شدت ہوئی تمام آذوقہ خورش مین
نوبت ہلاکت پہنچی فدعاہ رجل من اصحابہ الی طعامہ فاجفل القوم معہ فدخل
ولیس عند القوم الا قوت رجل واحد او رجلین ایک خیرخواہ فدائی کو قدری طعام
میسر آیا ضیافت کی واسطی رسول اللہ کو بلایا سارا مجمع قوم کا رفاقت حضرت مین ساتھہ چلا
جب وارد ہوئی تو دیکھا میزبان کی پاس بقدر خوراک ایک آدمی یا دوسی زیادہ نتہا فقال
رسول اللہ علیہ والہ غطوا اناءکم ثم برک علیہ وقدمہ سرور عالم نی
فرمایا کہانی کی ظرف پر چادر ڈہانک دین پہر قدرت خدا سی اعجاز نبی کا تماشا دیکھین خیر الوری نی
اپنا دست حق پرست واسطی برکت کی اوسپر پہرایا نکال کی دیا اور کہلانا شروع کیا تا سب
لشکر کو پہنچایا والقوم الوف فاکلوا وصدروا وکان لم یعبوا قط شباعا رواء
والطعام بحالہ لم یفقدوا منہ شیئا وہ گروہ ہزاروں آدمی تہی جو آتی نوش کرتی
سیر ہوکی پہر جاتی کوئی باقی نرہا چہوٹا بڑا جسکا پیٹ مائدہ کرم سی نہ بہرا لاکن وہ برتن کو خورش سی
ویسا ہی لبریز باقی رہو سین تحایف درود اور شکر معبود کیا لاتی منہا انہ اجتمع الیہ

مجلس اول

فقراءِ قومہٖ واصحابہٖ فی غزوۃِ تبوک فشکوا الجوع روایت ہی غزوہ تبوک مین فقرای
سپاہ اور اصحاب رسول اللہ اونکی خدمت مین فراہم ہوی بہوک اور فقدان طعام سی الجوع کی نالی
اور شکوی کی فدعا بفضل زادٍ لھم فلم یوجد الا بضع عشرۃ تمرۃ فطرحت بین
یدیہ حضرت نی توشہ پس ماندہ اونکا منگایا ہرچند ساری لشکر مین ڈہونڈا پندرہ سولہ دانہ خرما کی
سوا کچہہ نکلا وہ خورش قلیل نو یا دہ خلیل کو لاکی دی خلیفۃ اللہ نی اپنی روبرو رکہی فاقبل القوم
فوضع یدہ علیہا وقال کلوا بسم اللہ قوم طالب غذا کا جوش وخروش ہوا ابو القاسم نی اپنا
ہاتہ اوسپر دہانکا لوگونکو دیا اور کہلانا شروع کیا فرمایا تم سب آو بسم اللہ کہو نعمت خداو
عطای رسول نوش کرو فاکل القوم حتی شبعوا وھی بحالھا یرونھا عیانا پس جماعہ ہمراہیان
رکاب سعادت مآب کا وہ خورش سی پیٹ بہرا پہر دیکہا تو اطعمہ ویساہی برقرار اور موجود رہا
ایسا معجزہ باہرہ آشکارا نظر سی گذرا مومنین کو سرور منافقین کا رو سیاہ رہا ومنھا ان ظبیۃ
کلمتہ حین وقعت فی شبکۃ فقالت لہ یا رسول اللہ ان لی طفلا یحتاج
الی لبن منقول ہی مادہ ہرن نبی ذو المنن سی ہم سخن ہوی جب صیاد کی جال مین پہنسی گہبراتی تہی
عرض کی ای ناجت روای کونین میرا بچہ چہوٹا ہی جنگل مین بہوکا دودہ کو ترپتا ہی وانی قد وقعت
فی ھذہ الشبکۃ فخلنی حتی ارضعہ مین پہندی مین گرفتار ہوا ہون اگر چہڑا دو ادسی جاکی
شیر پلاون فقال صلی اللہ علیہ وآلہ کیف اخلیک وصاحب الشبکۃ غائب
فرمایا کیونکر تجہی رہا کرون صیاد مالک دام غائب ہی اوسکا جواب کیا دون قالت فانی
ارجع فخلاھا وجلس حتی رجعت الظبیۃ وجاء صاحبھا فشفع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ حتی خلی سبیلھا مادہ آہو نی کہا مین وعدہ کرتی ہون خلاف نہوگا اپنی بچہ کی
پاس جلدی جاونگی دودہ پلاکی ادسی پیر پہرا ونگی پس مشکل کشای عالم نی اوسی چہوڑ دیا اور آپ انتظار

مجلس اول

وہان ہرنی کی بدلی توقف کیا تہوڑی دیر مین وہ غزال دوڑتی آئی اور حضور مین مالکِ جان کی
سعادتِ قدم بوسی پائی شافعِ عبید و احرار نی اوسکی لئی رہائی مانگی شکاری صاحبِ جان نی
خاطرِ حضرت سی ہرنی چھوڑ دی فَاتَّخَذَ الْقَوْمُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ مَسْجِدًا اہلِ اسلام نی
اوس جا کی عزت اور شرافت بڑہانی کو واسطی خدا کی برکتِ رسول سی مسجد بنائی مِنْهَا حَدِيْثُ
الْاِسْتِسْقَاءِ وَاِنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مُطِرُوْا حَتّٰى اَشْفَقُوْا مِنْ خَرَابِ دُوْرِهَا
وَانْهِدَامِ بُنْيَانِهَا اَيْضًا روایت ہی نزولِ باران کی جو کرامت ہی رسولِ یزدان کی ایک
دفعہ اہالیٔ شہرِ مدینہ پر زور شور سی مینہ برسا اسقدر کثرت سی جو اندیشہ ہوا مکانات کی انہدام کا
پس فریادرسِ ہر درماندہ و بیکس کی قرین صحابہ مضطر آئی خرابیٔ مسکن اور تلفِ جان و تن کا شکوہ
زبان پر لائی فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْجَابَ السَّحَابُ
عَنِ الْمَدِيْنَةِ وَاَطَافَ حَوْلَهَا مُسْتَدِيْرًا كَالْاِكْلِيْلِ حضرت نی درگاہِ خدا مین ازو
نیاز سی دعا کی کلماتِ فرح مین رحمت سی رہائی چاہی فوراً بادل فوقِ شہر سی ہٹا اور ہٹ گیا
اطرافِ مدینہ مین حلقہ کئی مانندِ تاج کہڑا ہا وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ وَالْمَطَرُ يَهْطِلُ
عَلٰى مَا حَوْلَهَا گہرون کی در و دیوار پر آفتاب چمکتا تہا چارون جانب آبادی کی پانی پڑتا تہا
ذٰلِكَ ظَاهِرًا مُؤْمِنُهُمْ وَكَافِرُهُمْ وَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ
مومنین اور کافرین ظاہر اور باہر معجزہ دیکہتی تہی سیّد المرسلین ہنستی اسقدر کہ دندان نظر پڑتی تہی
وَقَالَ لِلّٰهِ دَرُّ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ حَيًّا قَرَّتْ عَيْنَاهُ مَنْ يُنْشِدُنَا
قَوْلَهٗ فرمایا خدا بخشی اگر اسوقت چچا ابو طالب زندہ اور سلامت ہوتی تو مزید سرور دل روشنی دیدہ
مین اشعار اپنی پڑہ کی ہوش ہوتی فَقَامَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
كَاَنَّكَ اَرَدْتَ قَوْلَهٗ علی ابن ابی طالب نی سنکی دیر و کہڑی ہو کی کہا یا رسول اللہ گویا اس نظم کا

مجلس اول

انکو دھیان آیا جو میری والد ماجد نے موزون کیا ہے آپکی مدح مین کہ ہر مضمون باندھا ہے بلیت
وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِہٖ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ یَطُوْفُ بِہٖ
الْہُلَّالُ مِنْ اٰلِ ہَاشِمٍ فَہُمْ عِنْدَہٗ فِیْ نِعْمَۃٍ وَّفَوَاضِلِ مِنْہَا شَکْوَی الْبَعِیْرِ اِلَیْہِ
عِنْدَ رُجُوْعِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ مِنْ غَزْوَۃِ بَنِیْ ثَعْلَبَۃَ مکارم اخلاق و مروت سے اوس معدن
رحمت کی بیان کیا ہے کہ جب غزوہ بنی ثعلبہ سے مدینہ کو پہری تو ایک بوڑہا اونٹ دیکہا روبرو
حضرت فریاد کرتا ہے فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا یَقُوْلُ ہٰذَا الْبَعِیْرُ قَالَ جَابِرٌ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
اَعْلَمُ جناب نے اصحاب کیطرف خطاب فرمایا تم جانتے ہو یہ حیوان مجہسے کیا کہتا ہے کہا جابر ابن عبد اللہ نے
عرض کی خدا و رسول اعلم ہین کیا غرض ہے اسکی قَالَ اِنَّہٗ یُخْبِرُنِیْ اِنَّ صَاحِبَہٗ عَمِلَ عَلَیْہِ
حَتّٰی اِذَا اَکْبَرَہٗ وَاَدْبَرَہٗ وَاَہْزَلَہٗ اَرَادَ نَحْرَہٗ وَبَیْعَہٗ کہا مخبر صادق نے بولی یہ مجہسے اپنا دکہ
سناتا ہے کہ مالک نے مدت جوانی مین بوجہ لادکے پہرایا ہے سواریکا آرام پایا ہے اب ناتوان دیکہا
تو گوشت بیچنے کو نحر کیا چاہتا ہے یَا جَابِرُ اِذْہَبْ مَعَہٗ اِلٰی صَاحِبِہٖ فَاْتِنِیْ بِہٖ قَالَ قُلْتُ
وَاللّٰہِ مَا اَعْرِفُ صَاحِبَہٗ قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ ہُوَ یَدُلُّکَ ارشاد کیا اے جابر اسکے
ساتہہ مالک پاس جاؤ اور میرے حضور مین بلا کے لاؤ راوی نے کہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین تو اوسکے
نہین پہچانتا فرمایا اونٹ خود بتا دیگا جہان ہوگا قَالَ فَخَرَجْتُ حَتّٰی انْتَہَیْتُ اِلٰی بَنِیْ حَنْظَلَۃَ
اَوْ بَنِیْ وَاقِفٍ جابر ناقل ہین شتر کی پیچہے چلا تا کہ محلہ بنی حنظلہ مین مجہے لیگیا وہان جاکے کہڑا ہوا
وہان برا مجمع تہا فَقُلْتُ اَیُّکُمْ صَاحِبُ ہٰذَا الْبَعِیْرِ فَقَالَ بَعْضُہُمْ اَنَا قُلْتُ اَجِبْ
رَسُوْلَ اللّٰہِ مینے پکارا کون تمہاری محل مین اسکا صاحب ہے ایک بولا مین ہون تو جسکا طالب
مینے کہا اوٹہو جلدی چلو رسول خدا نے بلایا حاضر ہو فَجِئْتُ اَنَا وَہُوَ وَالْبَعِیْرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ پس وہ اونٹ اور مالک نے قدم بڑہائے میری ہمراہ نبی اللہ کی پاس آئی

مجلس اول

فَقَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ بِعِیْرُکَ ھٰذَا یُخْبِرُنِیْ بِکَذَا وَکَذَا قَالَ قَدْ کَانَ ذٰلِکَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حضرت نے اوسکو ارشاد فرمایا ای مرد تیرا جمازہ مجھسے ایسا اظہار کرتا ہے

اوسنے عرض کی یا خیر الوری یونہین ہے جیسا کہتا ہے فَقَالَ بِعْنِیْہِ قَالَ ھُوَ لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

بِعْنِیْہِ رحمۃ للعالمین مخزن رحم وکرم نے زبانِ فیض ترجمان سے کہا اپنی اونٹ کو میرے ہاتھ

فروخت کر بشرطِ رضا عرض کی یونہین ایک نذر ہے تمہارے اختیار مین مال وجانِ ہر بشر ہے فرمایا

یونہین ہو سکتا بلکہ بیعِ حلال تو لونگا فَاشْتَرَاہُ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ صَرَفَ عَلٰی صَفْحَتِہٖ

فَتَرَکَہٗ یَرْعٰی فِیْ ضَوَاحِی الْمَدِیْنَۃِ پس صاحبِ شتر نے جو قیمت مانگی ہمرورِ شافعِ محشر نے

فوراً عطا کی اونٹ کی پشت پر دستِ شفقت پھیرا خوشی خواہ رسول اللہ نے چھوڑ دیا کہ اطراف

مدینہ مین سبزہ چرتا پھرتا رہا بندِ اندوہ اور بلا کے سے آزاد زنجِ جاوید ہوا وَکَانَ الرَّجُلُ مِنَّا

اِذَا اَرَادَ الرَّوْحَۃَ وَالْغَدْوَۃَ وَضَحٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ لِقُرْبِ اَلَیْہِ

جابر کہتے ہین ہر شخص ہمارے گروہِ صحابہ سے واسطے رضای سیدِ انبیا اوس اونٹ کو پانی اور چارہ

دیا کرتا صبح اور شام اوسکا رات جا بجا سے ملتا رہتا قَالَ جَابِرٌ فَرَاَیْتُہٗ وَقَدْ ذَھَبَتْ

دَبَرَتُہٗ وَرَجَعَتْ اِلَیْہِ نَفْسُہٗ راوی نے ذکر کیا دیکھا مینے تھوڑے دن مین اوسکا ضعف

اور نشانِ زخم جاتا رہا فربہ اور توانا ہو کے بہت رنگ و روپ لایا اللہ اکبر کیا فیضِ وجود ہے

اوس بحرِ عطا کی کہ زحمت وتکلیف حیوان بھی گوارا نتھی ہرن کو دامِ صیاد اور تیغِ جلاد سے بچایا

شتر کو بند ہلاک جورِ بیداد سے چھڑایا افسوس کہ اوسکی عترتِ طاہرہ اسیر ہون کوئی ترس نہ کہائے

اولاد بھوکی پیاسی ماری جائے کسی کو رحم نہ آئے زین العابدین کو قید مین بھی ایذا دین زینب

ام کلثوم کی بازو مین رسی باندہین کھینچین پھرین یتیم بچون کی سنہ پر بجائے تسلی سیلی اور طمانچے لگائین

سرہای آلِ نبی نازپروردۂ بتول در بدر لائے دروازون پر لٹکائین فِیْ ذِکْرِ مَبْدَءِ الْمَبْعَثِ

مجلس اول

ذَكَرَ عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَهُوَ مِنْ اَجَلِّ رُوَاةِ اَصْحَابِنَا فِي كِتَابِهِ آغاز بعثت اور اِرادۂ
وسادۂ رسالت میں ذکر کیا ہی علی بن ابراہیم نی جو ہماری بڑی اصحاب حدیث تہی اپنی کتاب میں لکہا ہی
اِنَّ النَّبِيَّ لَمَّا اَتَى لَهُ سَبْعٌ وَثَلَاثُونَ سَنَةً كَانَ يَرَى فِي نَوْمِهِ كَاَنَّ اٰتِيًا اَتَاهُ
صلوٰۃ اللہ کا سن شریف تیس اور سات برس کو پہنچا تو خواب میں ایسا دیکہتی کوئی شخص آکی سامنی کہڑا ہوا
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَيُنْكِرُ ذٰلِكَ وہ بشارت سی خطاب کرتا ہی ای رسو لخدا مگر یہ کلمہ حضرت کو
دل سی گوارا ہوتا فَلَمَّا طَالَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ وَكَانَ بَيْنَ الْجِبَالِ يَرْعٰى غَنَمًا لِاَبِي طَالِبٍ
جب مدتکا زمانہ اسپر گذرا تو ایک دن ابی طالب کی دنبی چرانی کو پہاڑ مین عبور ہوا فَنَظَرَ اِلَى الشَّخْصِ
يَقُولُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ اَنَا جَبْرَئِيلُ اَرْسَلَنِي اللّٰهُ
اِلَيْكَ لِيَتَّخِذَكَ رَسُولًا ناگاہ مرد نورانی صورت دکہائی دیا اور اوسنی ادب سی عرض کی
ای رسو لخدا پوچہا تو کون ہی جو یہان آیا ہی کہا مین جبرئیل ہون کہ اللہ نی تمہاری پاس بہیجا ہی
تا خلعت نبوت آپکو پہنائی اور دعوت خلق پر واسطی ہدایت کی مبعوث فرمائی فَاَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ
خَدِيجَةَ بِذٰلِكَ وَكَانَتْ خَدِيجَةُ قَدِ انْتَهٰى اِلَيْهَا خَبَرُ الْيَهُودِيِّ وَخَبَرُ بَحِيرَا وَحَدَّثَتْ
بِهٖ اٰمِنَةُ اُمُّهٗ پس مخبر صادق نی یہ ماجرا خدیجہ سی ذکر کیا کہ اونکو بیان یہود اور قول بحیرا و حدیث
آمنہ والدہ حضرت سی گوش زد ہوا تہا فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُونَ كَذٰلِكَ وَكَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ يَكْتُمُ خدیجہ بولین کہ یا محمد امید ہی کہ یونہین آپکی واسطی ظہور میں آئی گا لاکن خیر البشر نی بہت دن
یہ راز اغیار سی چہپائی رکہا فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ مَاءً مِنَ السَّمَاءِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
قُمْ فَتَوَضَّأْ لِلصَّلٰوةِ پس ایک روز جبرئیل امین آئی تہوڑا پانی آسمان سی لائی کہا ای محمد اوٹہو
نماز کی لیئی وضو کرو فَعَلَّمَهٗ جَبْرَئِيلُ الْوُضُوءَ عَلَى الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ مِنَ الْمِرْفَقِ وَمَسْحِ
الرَّاْسِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ الْكَعْبَيْنِ جبرئیل نی منہ دہونا کہنی تک ہاتہون پر پانی ڈالنا بتایا

مجلس اول

اور سر و پا کا مسح ٹخنوں تک سکھایا وَعَلَّمَهُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ادای صلوٰة میں قیام وقعود کی
ترتیب سمجھائی عبد و معبود کی راہِ سلوک و رضاجوئی حبیب دکھائی فَلَمَّا تَمَّ لَهُ أَرْبَعُونَ
سَنَةً أَمَرَهُ بِالصَّلَاةِ وَعَلَّمَهُ حُدُودَهَا فَلَمْ يُنْزِلْ عَلَيْهِ أَوْقَاتَهَا ہرگاہ چالیس برس
عمر مبارک سے گذر گئے پھر جبرئیل حاضر خدمت والا ہوئے نماز پڑھنے کو امر کیا تاکہ بجا لاویں اور اوسکی
ارکان و حدود حضرت کو بتائے لاکن وقت سے خبر نہ دی اور عدد رکعات سے بھی کمی رہی فَكَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ وَقْتٍ پس پیشوای کائنات
عبادت میں کھڑے رہتے ہر وقت میں دو رکعت نماز ادا کرتے وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْلَفُهُ وَيَكُونُ مَعَهُ فِي مَجِيئِهِ وَذَهَابِهِ لَا يُفَارِقُهُ فَدَخَلَ
عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي علی بن ابیطالب علیہ السلام جو خیر الانام سے
الفت زیادہ رکھتے تھے ہر دم آنے جانے میں رفاقت سے جدا نہ ہوتے تھے جب رسول مقبول نماز میں
مشغول تھے ناگاہ شاہ ولایت پناہ وارد ہوئے فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ يُصَلِّي قَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ
مَا هٰذَا قَالَ هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي أَمَرَنِي اللهُ بِهَا ہرگاہ سرور اولیائے سید انبیا کو صورت
صلوٰة رکوع اور سجود میں دیکھا عرض کی ای ابو القاسم یہ کیا فعل ہے کہا نماز جسکو بھی خدا نے امر کیا
وَدَعَاهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ وَصَلَّى مَعَهُ ہادی انسانی شاہ نجف کو دعوت اسلام اور نماز
ملت کی ولی اللہ نے فوراً مسلمان ہو کے ساتھ نماز پڑھی وَأَسْلَمَتْ خَدِيجَةُ وَكَانَتْ لَا تُصَلِّي
إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلِيٌّ وَخَدِيجَةُ خَلْفَهُ پس خدیجہ نے بھی مذہب
اسلام رغبت سے قبول کیا خیر الوری کی پیچھے نماز پڑھنے والا کوئی نہ تھا سوای خدیجہ اور علی مرتضیٰ
فَلَمَّا أَتَى لِذٰلِكَ أَيَّامٌ دَخَلَ أَبُو طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَعَهُ جَعْفَرٌ ہرگاہ یونہیں چند روز گذرے ایک دن ابو طالب رضی اللہ عنہ

مجلس اول

کہ مین پیغمبر کی وارد ہوئی اونکی ساتھ جعفر بھی آئی رسم تہنیت اور سلام بجا لائی فنظر الی رسول اللہ
وعلی علیہما السلام بجنبہ یصلیان فقال لجعفر صل جناح ابن عمک خلیفہ نبی کو
دیکھا مصروف نماز ہین اور علی علیہ السلام اونکی برابر کھڑی ہوئی دمساز ہین ابو طالب اپنی فرزند
جعفر سی بولی جاکی تمہی بھائی عمزاد کی شریک ہو فوقف جعفر بن ابی طالب من
جانب الاخر فلما وقف جعفر علی یسارہ بدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ من بینہما وتقدم وانشد ابو طالب فی ذلک یقول پس جعفر بھی بائیں
پہلو مین آموم کھڑی ہوئی جب بائین طرف شاہ نجف کی وہ ذی شرف مقیم ہوئی تو رسول اللہ اونکی بیچ سی
آگی بڑہی اور سردم بیچ امام اور مولای انام وکلا سلام پر ابو طالب نی اپنی شعر پڑہی
عن عباد بن عبد اللہ عن علی علیہ وآلہ السلام قال کنا بمکۃ مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ فخرج فی بعض نواحیہا عباد بن عبد اللہ نی علی ابن ابی طالب علیہ السلام
روایت کی ہی فرمایا کہ ہم رسول خدا کی ساتھ مکہ مین رہتی تھی ناگاہ ایک سفر کو سید البشر صلی
ہم بھی اونکی ہمراہ قدم بجا ہوئی فما استقبلہ شجر ولا جبل الا قال لہ السلام
علیک یا رسول اللہ پس راہ مین کوئی درخت اور پہاڑ اور سنگ نہین ملا کہ جسنی فروتنی
اور سی السلام علیک یا رسول اللہ نہ کہا وفی حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ علیہ السلام
ان الانبیاء مائۃ الف واربعۃ وعشرون الف نبی وذکر ان الرسل منہم
ثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر اولہم آدم ابی ذر نی اوس جناب سی نقل کی ہی فرمایا
پس ہی کہ خدای تعالی نی ایک لاکھہ چوبیس ہزار برگزیدہ کو نبی بنایا اور یہی راوی نی ذکر کیا
کہ اون مین تین سو تیرہ کو درجہ رسالت دیا پہلی سب سی آدم ابو البشر ہین آخر مین محمد مصطفی
علیہ السلام پیغمبر داور ہین مروی عن واثلۃ بن الاسقع قال علیہ السلام ان اللہ

۴۹

مجلس اول فضایل نبوی مین

اصطفی من بنی کنانۃ قریشًا واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم ۔ واثلہ ابن اسقع نی کہا کہ مخبر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہوا خدا نی اولاد ابراہیم سے اسماعیل کو چنا اور اوس مین بنی کنانہ اور اون مین قریش اور اونسی بنی ہاشم کو منتخب کیا مجہی برگزیدہ آل ہاشم بنایا کہ میری حسب و نسب سی سبکو فخر آیا ومروی عنہ ابوذر وابن عباس وجابر بن عبد اللہ وابن عمر وابو ہریرۃ انہ قال اعطیت خمسا وفی بعضہا ستا لم یعطہن نبی قبلی صحابہ مذکورنی متفق حدیثین نقل کین حضرت نی فرمایا مجہی عطا ہوئین پانچ کرامتین اور دوسری روایت مین چہہ شرافتین جو کسی نبی کو پہلی نہین ملین نصرت بالرعب مسیرۃ شہر وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل نصرت پائی نبی اللہ سی کہ ایک ماہ راہ تک رعب سے رسایا اور ساری زمین میری مسجد بنائی جو کوئی اس امت سی وقت نماز مین چاہی ہر جا پڑھ سکتا ہی واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی وبعثت الی الناس کافۃ واعطیت الشفاعۃ اموال مشرکین وعیال کفار سی غنیمت حلال کی جو پیشتر کسیکی واسطی اس غایت پہ مجال نہتی مبعوث کیا مجہی ساری دنیا کی ہدایت کو جو روز قیامت تک یہ شریعت باطل نہو تاج شفاعت سی خلایق کی سرفراز کیا وسیلہ آمرزش بنایا او سپرلوای حمد اور حوض کوثر دیا آیضا وقال علیہ السلام ان بنی اسرائیل افترقوا علی اثنین وسبعین فرقۃ وان امتی تفترق علی ثلاث وسبعین کلہا فی النار الا واحدۃ قالوا ومن ہم یا رسول اللہ قال الذی انا علیہ الیوم واصحابی ارشاد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی صحابہ سی جو بیٹھی تہی بدرستیکہ قوم بنی اسرائیل بعد موسی کی بہتر فرقہ ہوی اور میری امت سی تہتر ہونگی اور تین گروہ نہین گی سوای جماعت واحدہ سب دوزخ مین جلین گی پوچہا وہ کون لوگ ہین جنکی نجات ہین فرمایا

مجلس اوّل

پابند اس راہ کی جسپر آج ہم اور صحابہ مستقیم ہین ای مسلمین محبین مدح و منقبت کو تمنی سنا خوش ہوسیکو
اب حاضرین شرح مصیبت گوش کرو ونیکو مروی فی کتاب کامل الزیارت بسندہ
عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ کتاب کامل الزیارت مین اپنی سند سے
روایت کی ہی کہ ابی عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام نی یہ حدیث کہی ہی جب سرور کائنات کو معراج مین
رتبہ قاب قوسین او ادنی کی سیر دکھائی اور بساط قرب الہی پر اوس صدر نشین کونین کی تشریف پہنچائی
قِیْلَ لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ مُخْتَبِرُکَ بِثَلٰثٍ لِیَنْظُرَ کَیْفَ صَبْرُکَ اونسی کہا اللہ تعالی تین امر مین تمہین مختار
کرتا ہی کہ دیکھی اونمین صبر اور تحمل کا مقام کیسا ثابت رہتا ہی قَالَ اُسَلِّمُ لِاَمْرِکَ یَا رَبِّ وَلَا
قُوَّۃَ لِیْ عَلَی الصَّبْرِ اِلَّا بِکَ عرض کی ای خدا مین اوس امر کی تسلیم کرونگا اور سوای تیری مدد کی قوت
صبر نہین پاونگا فَاَمَّا اُوْلٰہُنَّ قِیْلَ اَوَّلُہُنَّ الْجُوْعُ وَالْاَثَرَۃُ عَلٰی نَفْسِکَ وَعَلٰی اَہْلِکَ لِاَہْلِ الْحَاجَۃِ
نبی الوری نی پوچھا وہ کیا ہین اونکا بتا بتا فرمایا گیا پہلی اونمین فقر و فاقہ کی ابتلا تمہاری ذات کا
بہوکا رہنا اور اہل و عیال پر بھی وہ صدمہ رہنا واسطی حاجت والونکی ایثار کرنا اپنی اوپر اونکو مقدم کرنا
قَالَ قَبِلْتُ یَا رَبِّ وَرَضِیْتُ وَسَلَّمْتُ وَمِنْکَ التَّوْفِیْقُ وَالصَّبْرُ خیر البشر نی کہا ای والی
مینی قبول کیا رضا و تسلیم سے مجہسی توفیق صبر کو چاہا وَاَمَّا الثَّانِیَۃُ فَالتَّکْذِیْبُ وَالْخَوْفُ الشَّدِیْدُ
وَبَذْلُکَ مُہْجَتَکَ فِیْ مُحَارَبَۃِ اَہْلِ الْکُفْرِ بِمَالِکَ وَنَفْسِکَ دوسری ایذا تکذیب اور خوف
شدید کی بلا اوٹہانا اپنی تئین اہل کفر کی جہاد پر ہلاکت مین ڈالنا مال اور جان کو اونمین بیدریغ کہونا
اور بذل و جہد مین ذات مصروف ہونا وَالصَّبْرُ عَلٰی مَا یُصِیْبُکَ مِنْہُمْ مِنَ الْاَذٰی مِنْ اَہْلِ النِّفَاقِ
وَالْاَلَمِ فِی الْحَرْبِ وَالْجِرَاحِ اس مین جو مصیبت پہنچی وہ اذیت پر صبر کرنا اور حالات مین سب کرنا
بلا کی راضی رہنا منافقونکی آزار اور الم پر تاب لانا جراحات بدن کا جنگ مین رنج و غم اوٹہانا قَالَ یَا رَبِّ
قَبِلْتُ وَرَضِیْتُ وَسَلَّمْتُ وَمِنْکَ التَّوْفِیْقُ وَالصَّبْرُ سید انبیا نی کہا ای مولا مینی یہ بھی قبول کیا

۵۱

مجلس اول

اوسپر تہ دل سی راضی ہوا گردن طاعت کو راہِ رضا مین جہکایا اور تیری توفیق و طاعت و صبر پر

تکیہ لگایا وَاَمَّا الثَّالِثَۃُ فَمَا تَلْقٰی اَھْلُ بَیْتِكَ مِنْ بَعْدِكَ مِنَ الْقَتْلِ امر تیسرا وہ ہی مین

مبتلا ہونگی اہلبیت بعد از تمہاری سب ماری جاینگی جور اور جفا سی وہ بیچاری اَمَّا اَخُوْكَ عَلِیٌّ

مِنْ اُمَّتِكَ الشَّتْمُ وَالتَّعْنِیْفُ وَالتَّوْبِیْخُ وَالْحِرْمَانُ وَالْجَهْدُ وَالظُّلْمُ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ الْقَتْلُ پس

بہائی تمہاری علی امت کی ہاتہہ سی گرفتار ستم ہونگی اٹہاینگی ذلت اور زدست این ستمگران کی ہونگی

اپنی حق سی محروم اور ناکام ہونگی زندگی بہر لبستر اذیت پر ہونگی انکا پہ شرف اور بزرگی ظلم

ہوگا آخر کو ان بلیات کی درجہ شہادت پاینگی فَقَالَ یَارَبِّ قَبِلْتُ وَسَلَّمْتُ وَرَضِیْتُ وَمِنْكَ

التَّوْفِیْقُ وَالصَّبْرُ رسول مجتبی نی جواب دیا یعنی تسلیم و رضا مین یہ قبول کیا اور تجہسی ہی توفیق و صبر کا

وَاَمَّا ابْنَتُكَ فَتُظْلَمُ وَتُحْرَمُ وَیُؤْخَذُ حَقُّهَا غَصْبًا الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لَهَا اور بیٹی تمہاری

پس اوسپر ظلم کی آری چلینگی جو حق تمنی دیا ہوگا وہ غصب سی چہین لینگی وَتُضْرَبُ وَهِیَ حَامِلَۃٌ وَ

یُدْخَلُ عَلٰی حَرِیْمِهَا وَمَنْزِلِهَا بِغَیْرِ اِذْنٍ جس حال مین وہ حاملہ ہوگی دشمن ین مارینگی بی اذن اوسکی محل مین

داخل ہونگی و قدم دہرینگی ثُمَّ یَمَسُّهَا هَوَانٌ وَذُلٌّ ثُمَّ لَا تَجِدُ مَانِعًا پہر اوسی بہت اذیت اور

ذلت کی شدت پہنچی گی حامی اور مددگار مانع از ار کوئی نہین دیکہی گی وَتُطْرَحُ مَا فِیْ بَطْنِهَا مِنَ

الضَّرْبِ وَتَمُوْتُ مِنْ ذٰلِكَ الضَّرْبِ پیٹ کا بچہ اوس ضرب کی صدمہ سی گر جائیگا غم و غصہ اوس مظلومہ کی جان کو

فَقُلْتُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ قَبِلْتُ یَارَبِّ وَسَلَّمْتُ وَمِنْكَ التَّوْفِیْقُ وَالصَّبْرُ

پیغمبر خدا فرماتی ہین کہ مینی حضور باری مین استرجاع کیا کلمہ رضا و کلمہ تسلیم اور طلب صبر و توفیق کو سنا یا

وَیَكُوْنُ لَهَا مِنْ اَخِیْكَ ابْنَانِ یُقْتَلُ اَحَدُهُمَا غَدْرًا وَیُسْلَبُ وَیُطْعَنُ تَفْعَلُ ذٰلِكَ

اُمَّتُكَ اوس بیٹی کی تمہاری بہائی سی دو فرزند پیدا ہونگی فریب اور مکر سی زہر دیکر ایک کو وہ ماریگی

ہنگامہ مین لوٹ لیجاینگی دست جفا سی خنجر کا وار لگاینگی یہ آزار و ستم تمہاری امت اوپر

مجلس اول

جاری رہی تیرِ مدا و بعد شہادت بر سنیگی قَالَ قُلْتُ یَا رَبِّ وَسَلَّمْتُ وَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ عرض کی رسالت پناہی نی کہ الٰہی مجھی یہی منظور ہی اور دل و زبان پر تسلیم و رضا مین صبر و شکر موفور ہی وَاَمَّا اِبْنُهَا الْاٰخَرُ فَتَدْعُوْہُ اُمَّتُکَ اِلَی الْجِهَادِ ثُمَّ یَقْتُلُوْنَهٗ صَبْرًا وَیَقْتُلُوْنَ وَلَدَہٗ وَمَنْ مَعَهٗ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ دوسرا بیٹا اوس دختر کا امت کی لوگ نامی بھیجینگی پردیسمین جہاد کی واسطی غریب مظلوم کو بلائینگی بحالتِ صبر و بیکسی اور پیاس مین قتل کرینگی اوسکی فرزند اور ساری اقربا جو ساتھ ہونگی سبکو مارینگی ثُمَّ یَسْلُبُوْنَ حَرَمَهٗ پھر عورات الحرم کا اسباب زیور لوٹینگی وہ بی وارث اور بیکسی چہاتی کوٹین گی فَیَسْتَعِیْنُ بِیْ وَقَدْ مَضَی الْقَضَاءُ مِنِّیْ فِیْهِ بِالشَّهَادَةِ لَهٗ وَلِمَنْ مَعَهٗ وہ ستم زدہ مجھسی امداد مانگی گا اپنی حال زار پر اعانت چاہی گا تحقیق کہ میری قضا و قدر مین اوسکی شہادت کا امر ہو چکا اور جو رفقا و عزیز ہمراہی مین ہونگی اونکا مارا جانا لکھ گیا وَیَکُوْنُ قَتْلُهٗ حُجَّةً عَلٰی مَا بَیْنَ قُطْرِهَا اوسکی قتل کا حادثہ جہان پر دست آویز اور حجت ہیگا عذاب اور ثواب کا نتیجہ ناری اور ناجی کو ملیگا تَبْکِیْهِ اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلُ الْاَرْضِیْنَ جَزَعًا عَلَیْهِ اوسکی شہادت سی ساری اہل آسمان و زمین نوحہ و بیقراری کرینگی با چشم پر نم اور دل حزین وَتَبْکِیْهِ مَلٰٓئِکَةٌ لَمْ یُدْرِکُوْا نُصْرَتَهٗ مدام رقت مین آنسو بہائینگی سب محبان فدائی اور وہ فرشتی جنہون نی اوسکی سعادت نصرت نہین پائی ثُمَّ اُخْرِجُ مِنْ صُلْبِهٖ ذَکَرًا بِهٖ اَنْصُرُکَ اوسکی صلب اطہر اور نسل بہتر و برتر سی ایک فرزند رشید پیدا کرونگا اوسکی برکت وجود سی تیری دین اور ملت کو خوب رونق دونگا وَاِنَّ شَبَحَهٗ عِنْدِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ یَمْلَاُ الْاَرْضَ بِالْعَدْلِ وَیُطَبِّقُهَا بِالْقِسْطِ یَسِیْرُ مَعَهُ الرُّعْبُ یَقْتُلُ حَتّٰی یُشَکَّ فِیْهِ وہ صورت نورانی کی شبیہ میری تحت عرش زینت افزا ہی اوسکی ہاتھ سی روی زمین پر بھی عدل اور برکت کو بھر ناہی لشکر ہیبت اور اقبال و ظفر وہ سرور کی ہمراہ رہیگا کافر اور ناپاک انسان و حیوان کو قتل کریگا یہان تک جو وہ وز قتالہ سے

مجلس اول

شکایت کہینکی صدق وصفای اسلام اور ایمان کا دم بھرنگی فقلت انا للہ وانا الیہ راجعون
فقیل لی ارفع راسک فرفعت راسی فنظرت الی رجل من احسن الناس صورة
واطیبہم ریحا پس منادی نی آواز دی مجھی کہ ذرا سر اونچا کر عرصۂ رحمت مین قدرت حق کا
تماشا دیکھ جب مینی منہ کو اوٹھایا تو ایک جوان رعنا نظر آیا کہ ساری جہان کی خلق نیکوی خوشرو تھا
اور لطافت مین رایحہ کی عطر غالیہ اور عنبر سی زیادہ خوشبو تھا والنور یسطع من بین عینیہ و
من فوقہ ومن تحتہ لمعان نور اوسکی پیشانی اور سراپا سی چمکتا تھا کہ آنکھون مین پرتو روشنائی
ولکو سرور پہنچاتا فدعوتہ فاقبل الی وعلیہ ثیاب النور وسیما کل خیر پس مینی اوسکو
اپنی پاس بلایا تو میری نزدیک آیا لباس نور پہنی ساری نیکی کا حسن دلربا دکھائی دیا حتی قبل
ما بین عینی مجھسی بہت محبت اور پیار سی بلا کر میری درمیان چشم اور پیشانی کا بوسہ لیا ونظرت
الی ملائکة حفوا بہ لا یحصی عددہم الا اللہ عز وجل فرشتون نظر کی مینی جو اوسی چارون طرف
گھیری تھی کہ اونکی تعداد سوای خدا کوئی حساب نہین کرسکی فقلت یا رب تغضب ہذا الغضب
اعلی ہؤلاء رسول خدا کہتی ہین مینی عرض کی بارالہا جو عداوت رکھی میری عترت سی اسکی ہاتھون
اونپر غضب نازل کرتا ہا وقد وعدتنی النصر فیہم فانا انتظرہ منک تحقیق کہ تونی مجھ
اہلبیت مین وعدہ کیا ہی نصرت اور یاریکا پس منتظر ہون وفای اقرار اور ظہور مددگاری کا وہؤلاء
اہلی واہل بیتی وقد اخبرتنی بما یلقون من بعدی پروردگارا یہ لوگ جان اور
اہل وعیال ہین میری جو مصائب مین مبتلا ہونگی تونی سب خبر دی مجھی ولو شئت لاعطیتہم
النصر فیہم علی من بغی علیہم اگر تو چاہتا اور مصلحت جانتا تو اونکی نصرت اور امداد کرتا دشمنون کی
جو بغاوت کرین اونکو ظفر دیتا کہ عداوت کا نام کوئی نہ لیتا وقد سلمت وقبلت ورضیت
ومنک التوفیق والرضا والعون علی الصبر بیشک مینی تیری مشیت پر تسلیم ارادہ تقدیر کی

مجلس اول

مرضی رب قبول ہوئی توفیق طاعت کو جیسی چاہا اور مدد صبر کا طالب گار بنا رہا تفصیل یہ ہے

اَمَّا اَخُوْكَ فَجَزَاءُهُ عِنْدِیْ جَنَّةُ الْمَاْوٰی نُزُلًا لِصَبْرِهٖ مخبرِ صادق فرماتی ہیں یہ

ندای غیب آئی اور یہی بشارتِ دلنواز سنائی یا محمد وہ بہائی تمہارا جو علی مرتضیٰ ہی اوسکی ادا جزا

صبر کی عوض جنّۃ الماوی ہی اُفلج حُجَّتَهٗ عَلَی الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْبَعْثِ روز قیامت اوسکی فضیلت

اور بزرگی خلایق پہ کہلیگی اوس شرفِ بےحساب کا زبانِ دوست اور دشمن اقرار کریگی وَاُوَلِّیْهِ

حَوْضَكَ یَسْقِیْ مِنْهُ اَوْلِیَاءَكُمْ وَیَمْنَعُ مِنْهُ اَعْدَاءَكُمْ تمہاری حوضِ کوثر کا اوسی

اہتمام سقایت دونگا خزانہ کرم اور عفو کا پیمانہ بخش نام کرونگا کہ تمہاری ساری محبّوں کو آب سرد

پلائی اور اعدا کو پیاسا مارکی دور تر ہنگائی وَاَجْعَلُ عَلَیْهِ جَهَنَّمَ بَرْدًا وَسَلَامًا یَدْخُلُهَا

فَیُخْرِجُ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مَوَدَّةً زبانۂ آتش اوسپر جہنم کا سرد اور سلامت

ہوجائیگا تا اوسمیں داخل ہوکی دوستوں کو عذاب سی چہڑائیگا جسکی دل میں ذرہ برابر اپنی محبت پائیگا

نہال کی بہشت میں عزت سی پہنچائیگا وَاَمَّا ابْنُكَ الْمَقْتُوْلُ الْمَخْذُوْلُ وَابْنُكَ الْمَعْرُوْرُ

الْمَقْتُوْلُ صَبْرًا فَاِنَّهُمَا مِمَّا اُزَیِّنُ بِهِمَا عَرْشِیْ اور تمہارا بیٹا پامال جفا شہید زہر جفا

اور دوسرا فرزند جگر پارہ تیغِ ستم کا مارا وہ مقتول عمامہ اور جامہ بدن سی عریان و تیغ خاک اوفتادہ

میں غلطان صبر کرنیوالا محنت شہادت کا مبتلای مصیبت ابتدای است کا اون دونوں سی اپنی عرش کی

زینت بڑہاونگا قائمہ جلال کی پاس منبرِ نور پہ بٹہاونگا تاکہ خلق اونکی رتبہ شرف اور عزت کو پہچانی

اور بلا کا عوض آل عبا پائیں وَلَهُمَا مِنَ الْكَرَامَةِ سِوٰی ذٰلِكَ مِمَّا لَا یَخْطُرُ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ

لِمَا اَصَابَهُمَا مِنَ الْبَلَاءِ واسطی اونکی اوس فضل و کرم استعداد ہی کہ وہ کسی بشر کی خیال میں ہرگز

نہیں گذرنی بسبب اوس امتحان جور و جفا کی جو اونپر پڑیگی اوس شدت آفت میں صبر او شکر

میری درگاہ میں کرینگی فَعَلَیَّ فَتَوَكَّلْ پس تو مجہپر توکل اور تکیہ اعتماد کرنا اور چشم امید رحمت کی

مجلس اول

وصول ہین ربہنا وَلِكُلِّ مَنْ اَتٰى قَبْرَهُ مِنَ الْخَلْقِ مِنَ الْكَرَامَةِ لِاَنَّ زُوَّارَهُ زُوَّارُكَ
وَزُوَّارُكَ زُوَّارِىْ وَعَلَىَّ كَرَامَةُ زَائِرِىْ خلایق سی جو اونکی تربت پر زیارت کو
آئیگا وہ کرامت اور ثواب عظیم دنیا و آخرت کا پائیگا بدرستی کہ اونکا زایر تمہارا زوار ہی اور تمہارا
زیارت کرنیوالا میرا زوار ہی مجھپر لازم ہی اپنی زوار کی توقیر بجا لانی واجب گردانا نعمات عالیہ
میں چاہی وَاَنَا اُعْطِيْهِ مَا سَاَلَ وَاَجْزِيْهِ جَزَاءً يَغْبِطُهُ مَنْ نَظَرَ اِلٰى عَظَمَتِىْ اِيَّاهُ
وَاَرَدْتُ لَهُ مِنْ كَرَامَتِىْ وہ لوگ جس امر کی طالب ہون عطا کرونگا ایسی مغفرت اور عنایت
نیک جزا دونگا کہ جو دیکھی اوسی غبطہ آتی کسی و ہم و خیال مین وہ مرتبہ نہ سمائی میری مشیت نی
اونکی واسطی کرامت کا قصد کیا اور عالمان قضا و قدر کو نفاذ کا حکم دیا وَاَمَّا ابْنَتُكَ فَاطِمَةُ
فَاِنِّىْ اُوْقِفُهَا عِنْدَ عَرْشِىْ مگر تیری اختر تمہاری فاطمہ پس اوسکو بلا دونگا روز محشر سایہ مین
اپنی عرش کی پھر اونکا فَيُقَالُ لَهَا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَّمَكِ فِىْ خَلْقِهٖ پس خطاب ہوگا اللہ نی تجھی
آج کی دن حاکم عرصات کیا ساری بندون کی جزای نیک اور سزای بد کا اختیار دیا فَمَنْ ظَلَمَكِ
وَظَلَمَ وُلْدَكِ فَاحْكُمِىْ فِيْهِ بِمَا اَحْبَبْتِ ای فاطمہ جسنی تجھپر ظلم روا رکھا خواہ تیری اولاد کا دل
اوسکی ہاتھ سی دکھا اپنی دشمن کی حق مین جو چاہو پاداش عقوبت عذاب کی تجویز کرو فَاِنِّىْ اُجِيْزُ
حُكُوْمَتَكِ فِيْهِمْ تحقیق کہ مین اونکی باب مین تیری حکم کو منظور کرونگا اور ویسی ہی سلوک انکی ساتھ
ہوگا فَتَشْهَدُ الْعَرْصَةَ فَاِذَا اُوْقِفَ مَنْ ظَلَمَهَا اَمَرَتْ بِهٖ اِلَى النَّارِ روز حشر
نشور مین پھر جسکو اپنی حق کا غاصب اور ظالم دیکھینگی اوس بدکار کو گرفتار کیا امر کرینگی آتش
جہنم مین لیجانی کا فرمان دینگی پس ای اہل ولا اپنی ہادی اور پیشوا کا ماجرا سنا اذیت ذات اور
اولاد کی مصیبت کا بیان بصیرت کیا دیکھا کہ پیغمبر آخر الزمان ہماری اوپر کس قدر مہربان تہی جو اپنی جگر اور
اقربا محبون پر قربان کی روز ازل سی چاہا کہ راہ خدا مین فرزند ہلاک ہو جائین مگر قیامت مین

مجلس اول وفات سرورکائنات

ابراہیم فی حجۃ الوداع سے مدینہ میں رحلت کی ہر خطبہ میں صحابہ کو اپنی وفات کی خبر مصیبت دی وَلَمَّا

اَحَسَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِالْمَرَضِ الَّذِیْ اِعْتَرَاہُ وَذٰلِکَ یَوْمُ السَّبْتِ اَوْیَوْمُ

الْاَحَدِ لِلَیَالٍ بَقِیْنَ مِنْ صَفَرٍ بیمار ہوئی خیر الورٰی اوس مرض میں کہ عارض حال رہا بالین نحو ریکہ

سر رحمت رہا وہ آخر مہینا شہر صفر کا بیان کیا کہ ہفتہ خواہ اتوار کا دن تہا اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ عَلَیْہِ

السَّلَامُ وَتَبِعَہٗ جَمَاعَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ وَتَوَجَّہَ اِلَی الْبَقِیْعِ نہایت ضعف سے علی مرتضیٰ کا

ہاتہہ تہام کی بقیع میں گئی اونکی ساتہہ بہت صحابہ محزون اور مغموم جا پہنچی اہل قبور سے فرمایا کی السلام علیکم

ارواح شہدا کو ہدایای رحمت دیئی ثُمَّ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ کَانَ یَعْرِضُ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ کُلَّ سَنَۃٍ

مَرَّۃً وَقَدْ عَرَضَہٗ عَلَیَّ الْعَامَ مَرَّتَیْنِ پہر کہا کہ جبرئیل ہر سال مجہی ایکبار قرآن سناتا اب کی برس میں

دو مرتبہ عرض کیا وَلَا اَرَاہُ اِلَّا لِحُضُوْرِ اَجَلِیْ اسکا باعث کچہہ نہیں دیکہتا بجز اسکی کہ ہنگام رحلت میرا

اور زمانہ اجل کا قریب پہنچا ثُمَّ قَالَ یَا عَلِیُّ اِنِّیْ خُیِّرْتُ بَیْنَ خَزَائِنِ الدُّنْیَا وَالْخُلُوْدِ فِیْہَا

اَوِ الْجَنَّۃِ فَاخْتَرْتُ لِقَاءَ رَبِّیْ وَالْجَنَّۃَ پہر خطاب کیا یا علی مجہی اختیار دیا دنیا کی ساری خزانی

اور ہمیشہ زندہ رہنی کا یا شربت موت پینا جنت الماوا میں جانا میں نی لقای پروردگار کو مانگا اور

داخل ہونا فردوس کا چاہا ثُمَّ عَادَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ فَمَکَثَ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ مَّوْعُوْکًا پہر بیت الشرف

پہری تین روز شدت میں تپ لرزی کی مبتلا رہی ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ

مَعْصُوْبَ الرَّاْسِ مُتَّکِئًا عَلٰی عَلِیٍّ بِیُمْنٰی یَدَیْہِ وَعَلَی الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ بِالْیَدِ الْاُخْرٰی

روز چہارشنبہ دہنی ہاتہہ سے دوش پر علی ابن ابی طالب کی تکیہ لگائی اور دست چپ شانی پر فضل ابن

عباس کی رکہی مسجد میں تشریف لائی تسکین درد سر کو عصابہ باندہی تہی ضعف و نقاہت سے قیام

کر نہ سکتی تہی فَجَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّہٗ قَدْ

حَانَ مِنِّیْ خُفُوْقٌ مِّنْ بَیْنِ اَظْہُرِکُمْ عرشہ منبر پر اجلاس فرمایا حمد اور ثنای خدا کو ادا کیا

مجلس اول وفات سرور کائنات

صحابہ کو پیام فراق سنایا کہا ای گروہ خلایق میری رحلت کا وقت آیا میں عنقریب سفر آخرت کرتا ہوں
فمن کانت له عندی عدة فلیأتنی اعطه ایاها ومن کان له علی دین فلیخبرنی
یہ جسکی واسطے میرا کوئی طرح کا وعدہ ہو بیان کرے اوسے دیا جائے اور جو کسی کا میرے اوپر کچھہ قرض ہو
مانگے تا اسے اپنا حق پائے فقام الیه رجل فقال یا رسول الله لی عندک عدة انی
تزوجت فوعدتنی ان تعطینی ثلاثة اواق ایک شخص نے حضرت کے روبرو اوٹھہ کے کہا
ای سید انبیا تمہارا میرے ساتھہ اقرار ہوا تھا جب میں نے شادی کی تو آپنے وعدہ کیا مجھے تین اوقیہ عطا
کرنے کا فقال علیه وآله السلام اعطها ایاه یا فضل فرمایا ای فضل خزانہ کرم سے لا دو
اور سایل کا مدعا پورا کرو ثم نزل فلبث الاربعاء والخمیس بعد ازاں وہ سید ابرار نصایح
کہکے اوتر آئے روز چہارشنبہ اور پنجشنبہ علیہ مرض میں مبتلا رہے وکما کان یوم الجمعة جلس علی
المنبر فخطب جمعہ کے دن مسجد میں قدم رکھا منبر پر جا کے خطبہ پڑھا ثم قال ایها الناس انه
لیس بین الله وبین احد شیء یعطیه به خیرا او یصرف به عنه شرا الا العمل
پھر سرکار نے کہا ای گروہ خلایق یقین جانو درمیان بندے اور خدا کے واسطہ قرابت نہ مانو جسکی سبب
اپنی نیکی دے اور برائی کو جدا دے دور کرے سوا عمل خیر کے جو اوسمیں مطیع اور سرگرم ہوا الا لا یدعی
مدع ولا یتمنی متمن اس دعوی باطل پہ کوئی قدم نہ بڑھائے اور تمنای بیہودہ میں نہ کوئی
والذی بعثنی بالحق لا ینجینی الا عمل مع رحمة الله ولو عصیت لهویت
قسم ہے اوسکی جسنے مجھے برحق نبی کیا کہ نجات دینے والا میرا کوئی نہیں مگر عمل خیر کا وہ بھی جب رحمت
الہی شامل ہوا اور اگر میں گناہ کروں تو ہلاکت سے جان نہ بچے اللهم هل بلغت ثلاث مرات
خداوندا میں تیرا حکم پہنچا پایا تین مرتبہ اوسکو باشفقت فرمایا اس کلام کو تین بار تکرار کیا اور منافقین کو بہت
ڈرایا ثم نزل فصلی بالناس ثم دخل بیته وکان اذ ذاک بیت ام سلمة

٥٩

مجلس اول وفات سرور کائنات

فاقام به یوما او یومین پس مقتدای انام نے نزول فرما کے ہمراہ صحابہ نماز پڑھی اور ناتوانی
کرتے پڑتے حجرۂ طیبہ کی راہ لی اس حال سے گھر میں ام سلمہ کے گئے ایک دن خواہ دو روز وہاں
بسر ہوے فجاءت عائشة تسأله ان ينقل الى بيتها لتتولى تعليله فاذن لها
وہاں بی بی عائشہ عیادت کو آئیں اپنے مکان میں اوٹھا لیجانے کو چاہا کہ بیماری کا اچھا علاج ہو
حضرت نے بھی منظور کیا فانتقل الى البيت الذى اسكنته عائشة فاستمر مرضه
فيه اياما وثقل عليه واله السلام حبیب خدا نے اوس کاشانے میں نقل مکان فرمائی
دو دن جو وہاں رہے بیماری نے شدت دکھائی ثم اغمى عليه من التعب الذى لحقه
فمكث هنيئة پھر ضعف آزار کے سبب غش آیا تھوڑی دیر تک وہی حال رہا وبكى المسلمون
وارتفع النحيب من ازواجه وولده ومن حضره اس محنت اور ملال میں سب
مسلمین آواز بلند سے چلائے نالہ و شیون میں ازواج طاہرات اور اولاد نے سرشک بہائے جو آیا
خاتم انبیا کا صدمۂ مرض دیکھا بیتاب ہو کے رونے لگا صبر جاتا رہا فافاق عليه واله السلام
فقال ولكن احفظوني في اهل بيتي پس فریاد و زاری سنکے خیر البشر ہوش کی حاضرین یا فرمایا
اتمام حجت میں بولے لاکن میری اہلبیت پر نظر رعایت رکھنا قرابت رسول کی باعث عزت اور حرمت
کرنا واستوصوا باهل الذمة خيرا واطعموا المساكين الصلوة وما ملكت
ايمانكم میری سفارش پاسداری میں کفار اہل ذمہ کی نہ بھولیو بھوکے مساکین کو طعام کھلاؤ واگرچہ
تمہارے پاس حاضر نہو تو خدا سے اونکے واسطے دعا مانگو لونڈی غلام پر مہربان رہو بندگان الہی کو بے قدر
نہ مارو فلم يزل يردد ذلك ثم اعرض بوجهه عن القوم فنهضوا بار بار ایسا ہی کلام
فرماتے رہے حبیب خدا اولسی پھیرا تو سب لوگ چلے گئے وبقى عنده العباس والفضل وعلى
واهل بيته خاصة فقال له العباس جب حضور سے غیر سب دور ہوے عباس اور فضل

مجلس اول وفات سرورِ کائنات

اور علی علیہ السلام باقی رہی تو عباس بولی یا رسول اللہ اِن یَکُنْ ھٰذَا الْاَمْرُ فِیْنَا مُسْتَقِرًّا
مِنْ بَعْدِکَ فَبَشِّرْنَا وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّا نُغْلَبُ عَلَیْہِ فَاَوْصِ بِنَا اے رسولِ خدا ہرگاہ
یہ امرِ خلافت بعد تمہاری ہمکو ملی تو بشارت دو اور اگر جانتی ہو کہ ہم دبای جائینگی صدمات اوٹھاینگی
تو ہمیں وصیت کرو فَقَالَ اَنْتُمُ الْمُسْتَضْعَفُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَاَصْمَتَ جواب دیا کہ میری
پیچھی تم عاجز اور ستم رسیدہ ہوگی یہ فرما کی حضرت خاموش ہوگئی وَنَہَضَ الْقَوْمُ وَہُمْ یَبْکُوْنَ
لوگ اوٹھ کی چلی اور فراق و مصیبت میں روتی تھی فَلَمَّا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِہٖ قَالَ رُدُّوْا اِلَیَّ
اَخِیْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَمِّیْ فَحَضَرَا فَلَمَّا اسْتَقَرَّ بِہِمَا الْمَجْلِسُ جب ساری حاضرین گھر
باہر نکلی تو سید المرسلین خاتم النبیین بولی میری بھائی علی اور چچا عباس کو پکارو کچھ کہنا ہی سامنی بلالو
وہ دونوں بزرگوار کہ دولت سرا میں کھڑی خدمت اقدس میں رو برو بیٹھی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا
عَبَّاسُ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَقْبَلُ وَصِیَّتِیْ وَتُنْجِزُ عِدَتِیْ وَتَقْضِیْ دَیْنِیْ فرمایا
اے عم کرام خیر الانام کی میری وصیت گوش قبول میں سنو اور وعدہ کو وفا قرض کو ادا کرو فَقَالَ
الْعَبَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَمُّکَ شَیْخٌ کَبِیْرٌ ذُوْ عِیَالٍ کَثِیْرٍ وَاَنْتَ تُبَارِی الرِّیْحَ سَخَاءً
وَکَرَمًا وَعَلَیْکَ وَعْدٌ لَا یَنْہَضُ بِہٖ عَمُّکَ عباس نے جواب دیا کہ اے حبیب خدا تمہارا چچا بہت
بوڑھا اور بال بچوں والا ہی تم سخا و کرم میں طوفان ہو وعدہ عطا و جود بے پایاں ہے اوسکا عم غریب
وفا نہیں کر سکتا فَاَقْبَلَ عَلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ یَا اَخِیْ تَقْبَلُ وَصِیَّتِیْ وَتُنْجِزُ عِدَتِیْ وَتَقْضِیْ
دَیْنِیْ فَقَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پس امیر المؤمنین علی کی جانب خطاب کیا فرمایا اے بھائی
وصیت یاد رکھنا جو وعدہ کیا ہی وفا اور جتنا قرض ہی وہ سب ادا کرنا عرض کی بہت اچھا
اے رسولِ خدا فَقَالَ لَہٗ اُدْنُ مِنِّیْ فَدَنٰی مِنْہُ فَضَمَّہٗ اِلَیْہِ وَنَزَعَ خَاتَمَہٗ مِنْ یَدِہٖ
فَقَالَ لَہٗ خُذْ ہٰذَا فَضَعْہُ فِیْ یَدِکَ یہ جواب سنکی رسالت مآب نی اونکو پاس بلایا [illegible]

۶۱

مجلس اول وفات سرور کائنات

تو سینہ سی لگایا۔ دریائی نبوّت اور امامت کو جوشِ الفت میں ملایا۔ ابوابِ علوم اور فتوح کی پہونچا
طریقہ سنایا انگشتری مُہر دستِ مبارک سی اوتاری اور تاجدارِ ہل اتی کو عطا کی۔ فرمایا یہ نشانی ہماری
لو۔ اپنی انگشت سی کبھی جدا نہ کرنا۔ شکلات میں ہنگو ودعا بسیفہ ودرعہ وجمیع لامتہ فدفع ذالک
الیہ پس نبی اللہ نی شمشیر خاص اور جوشن زرہ اور سارا سامان منگایا۔ ہر گاہ وہ جمع ہو شاہ اولیا
عنایت کیا والتمس عصابۃ کان یشدھا علی بطنہ اذا لبس درعہ سرور او صیانی
وہ پٹکا مانگا جو زرہ پہنکی کمر پیغمبر میں باندھا جاتا ان جبرئیل نزل بھا من السماء فجیٔ بھا الیہ
فدفعھا الی امیر المؤمنین مدینی کہ جبرئیل امین ایک روز آئی تہی وہ کمربند آسمان سی لائی تہی
رسولِ مجیدنی وہ بھی طلب کیا جب آیا تو آپنی پشت و پناہ امیر المؤمنین کو دیا۔ وقال اہ اقبض
ہذا فی حیاتی فرمایا ای جانِ پاک میری حیات میں اس مال پر قبضہ کرو پھر مآل میں دیکھا چاہی
کیا انقلاب ہو۔ ودفع الیہ بغلتہ وسرجھا وقال امض علی اسم اللہ الی منزلک
اپنا مرکب سواری اور ساز و زین منگایا۔ شاہ دین کو سونپکی کہا اپنی گھر لیجاؤ۔ یا امان خدا۔ ولما کان
من الغد حجب الناس عنہ وثقل فی مرضہ صلوات اللہ علیہ والہ جب دوسرا
دن ہوا خلق کی آنا جانا کم کیا۔ مرض کی زیادتی سی ضعف بڑھا جان کو صدمہ دیا۔ وکان علی
لا یفارقہ الا لضرورۃ فقام فی بعض شؤونہ اور سرحال میں حیدر صفدر دم بدم
نہیں ہوتی تہی ایک دفعہ رفع ضرورت کو باہر گئی تہی فافاق افاقۃ فافتقد علیا رسولِ خدا کو
جب ذرا سا ہوش آیا۔ تو علی مرتضی کو اپنی بالین پر نہ پایا فقال ادعوا لی اخی وصاحبی و
عاودہ الضعف فاصمت کہا بلاؤ میری بہائی اور صاحب اور مونس جان کو پہر شدت
مرض میں غش آیا۔ سکتہ ہوا زبان کو کبھی نی کسی کو آدمی بہیجا اور دوسری نی کسی کا نام لیا فدخل
فلما نظر الیہ اعرض عنہ بوجھہٖ جو آیا وہ سامنی کیا حضرت نی دیکھا اور اپنا منہ پھیر لیا

مجلس اول وفات سرور کائنات

ثُمَّ قَالَ اُدْعُوا لِیْ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ پھر فرمایا میری بھائی اور یاور کو لاو جسی دل اور جان سے
ڈھونڈھتا ہوں بلاؤ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اُدْعُوا لَهٗ عَلِیًّا فَاِنَّهٗ لَا یُرِیْدُ غَیْرَهٗ ام سلمہ نے
سمجھایا کہ پکارلو اونکی واسطی علی مرتضی کو بتحقیق کہ نہیں چاہتی اونکی سوا غیر کو فَدُعِیَ اَمِیْرُ
الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَمَّا دَنٰی مِنْهُ اَوْمٰی اِلَیْهِ فَاَکَبَّ عَلَیْهِ پس شاہ ولایت کو حاضر کیا پھر گاہ جناب
رسالت مآب کا سامنا ہوا حضرت کی اشارے سے نزدیک بلایا امام کبار نے اپنا سر پیغمبر کی سینہ پر جھکایا
فَنَاجَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ طَوِیْلًا ثُمَّ قَامَ فَجَلَسَ نَاحِیَةً حَتّٰی اَغْفٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ دیر تک
رسول دوسرا نے علی ولی خدا کو چھاتی سے لگا کے راز و نیاز کہی اوسکی بعد سید اوصیا اوٹھکی علاحدہ
بیٹھی کہ خیر الوریٰ سو رہی ثُمَّ ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَضَرَ الْمَوْتُ فَلَمَّا قَرُبَ خُرُوْجُ نَفْسِهٖ
قَالَ لَهٗ ضَعْ رَاْسِیْ یَا عَلِیُّ فِیْ حِجْرِکَ پھر خاتم انبیا پر غلبہ مرض کی صدمات بڑہی موت کا وقت
آیا مفارقت روح کی سامان بندہی کہا یا علی بالین کی پاس رہو میرا سر اپنی گود میں رکھو فَقَدْ
جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بدرستی کہ پیام اجل آیا ہی ہنگام رحلت دکہائی دیا ہی فَاِذَا فَاضَتْ
نَفْسِیْ فَتَنَاوَلْهَا بِیَدِکَ وَامْسَحْ بِهَا وَجْهَکَ جسدم میری سانس اوکھڑ جائی تو اپنا ہاتہ
اوسکی برابر دہان کی لانا او سکو اپنی منہ پر پھرانا اکاشف رموز نظر سے بچانا ثُمَّ وَجِّهْنِیْ اِلَی
الْقِبْلَةِ وَتَوَلَّ اَمْرِیْ وَصَلِّ عَلَیَّ اَوَّلَ النَّاسِ وَلَا تُفَارِقْنِیْ حَتّٰی تُوَارِیَنِیْ
فِیْ رَمْسِیْ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مجھی قبلہ رو لٹانا سامان کفن پہنانا جنازہ کو اوٹھا
سب سے پہلی نماز میت پڑہنا ایک دم سرہانی سے جدا نہ ہونا جبتک مجھی قبر میں رکہنا اور خدا
طالب امداد ہوا کرنا وَاَخَذَ عَلِیٌّ رَاْسَهٗ فَوَضَعَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ وصی مصطفی نی
پیغمبر کا سر اوٹھایا اپنا آغوش میں لیا تو سید البشر کو غش آیا وَاَکَبَّتْ فَاطِمَةُ تَنْظُرُ فِیْ وَجْهِهٖ
وَتَنْدُبُهٗ وَتَبْکِیْ وَتَقُوْلُ فاطمہ زہرا بیتاب ہو کی نزدیک بالین پدر آئیں پدر کی سینہ پر

مجلس اول

سر جھکا کی شدت بکا میں آنکھیں سوجائیں روی مبارک اندوہ و یاس میں دھنستیں لوحہ ازیں
میں جگر خراش کرتیں وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ
حیف یہ چہرہ سفید نورانی جسکی روبرو ابر پانی بھرتا ہی وہ فریادرس یتیمان اور پناہ بیوہ زنان
دنیا سی گذر کرتا ہی فَفَتَحَ رَسُولُ اللهِ عَيْنَيْهِ وَقَالَ بِصَوْتٍ ضَئِيلٍ يَا بُنَيَّةُ
هٰذَا قَوْلُ عَمِّكَ اَبِي طَالِبٍ لَا تَقُولِيهِ وَلٰكِنْ قُولِي رسولخدا نے آنکھیں کھولکی نظر
تاسف میں دیکھا آواز نقاہت اور ضعف سی فاطمہ کو خطاب کیا اے فرزند یہ قول تمہاری چچا
ابیطالب کا ہی اسی نہ کہو بلکہ یہ کلام حق بہت اچھا ہی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ فَبَكَتْ طَوِيلًا
اس بیان مصیبت ترجمان کو سنکی مشغول عذرابی قرار ہوگئیں زندگانی پدر سی نا امید ہوکی زیادہ
روئیں فَاَوْمٰى اِلَيْهَا بِالدُّنُوِّ مِنْهُ فَدَنَتْ فَاَسَرَّ اِلَيْهَا شَيْئًا تَهَلَّلَ لَهُ وَجْهُهَا
پس اشارہ سی اوس نالان وحزین کو آگی بلایا جب پاس میں تو چہاتی سی لگایا اونکی کان میں
آہستہ کچھ کہا جو چہرہ گلرنگ خوشی میں چاند سا کہلا گیا قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
جَاءَ جَبْرَئِيلُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا آخِرُ نُزُولِي اِلَى الدُّنْيَا
اِنَّمَا كُنْتَ اَنْتَ حَاجَتِي مِنْهَا کتاب اعلام الوری میں لکھا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام
فرمایا ہی حالت سکرات میں نبی کی جبرئیل نازل ہوئی اور وکی حسرت میں سید المرسلین سی بولی
یا محمد یہ آخری آنا ہی دنیا میں اسواسطی کہ مقصد اور مراد تم تہی اور میں جب آپکو زندہ نہ پاؤنگا
تو پھر کبھی زمین پر نہ آونگا ثُمَّ قُضِيَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَيَدُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْيُمْنٰى
تَحْتَ حَنَكِهِ فَفَاضَتْ نَفْسُهُ فَرَفَعَهَا اِلٰى وَجْهِهِ فَمَسَحَهَا بِهَا اوس وقت کہ
انتقال حضرت پر احمد مختار کی مقرر ہوا امیر المومنین اپنا داہنا ہاتھ ٹھوڑی کی نیچی رکھا تہی روح مبارک

مجلس اول وفات سرورِ کائنات

دم والپسین نکلی روحِ شریف نی خلدِ برین کی راہ لی یداللہ نی اپنا دستِ حق پرست پیمبر کی رخساری پر پھرایا
وس ہاتھہ سی اپنی منہ کو مسح کیا ثُمَّ وَجَّهَهُ وَغَمَّضَهُ وَمَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَاشْتَغَلَ بِالنَّظَرِ
فِي أَمْرِهِ شاہِ اولیانی سیدِ انبیا کو قبلہ رو لٹایا آنکھونکو رومال سی باندھا جسدِ مطہر پر بالاپوش اوڑھایا
اونکی حال مین شیون اور بکاسی اہتمام کیا قَالَ وَصَاحَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَصَاحَ
الْمُسْلِمُونَ وَيَضَعُونَ التُّرَابَ عَلَى رُؤُوسِهِمْ اوسوقت فاطمہ زہرا غم پدر سی چلاتین سینہ
اور سر پیٹ کی پچھاڑین کہاتین وا محمداہ وا سیداہ وا نبیاہ کہتین زبانِ حال مین جگر خراش نوحہ کرتین
ہای یہ طلعتِ مہر و محبت کہان پاؤنگی اندوہ و بلا مین دردِ جگر کسکو سناؤنگی حسنین کی ناز کون اوٹھائیگا
فقر اور فاقہ مین نعمت راحت کون پہنچائیگا ساری مسلمین بیتاب ہوکی آنسو بہاتی سینہ چاک اپنی سر
ہالِ مصیبت اوٹھاتی علیِ مرتضی ماتم سی نالان سبطِ مصطفی نانا کی لئی محوِ فغان زینب اور ام کلثوم وا نالان
مادر کی روتین زوجات نبی شیون اور فریاد مین جان کہوتین وَمَاتَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ لِلَيْلَتَيْنِ
بَقِيَتَا مِنْ صَفَرٍ سَنَةَ عَشْرٍ مِنَ الْهِجْرَةِ سالِ دہم ہجرت مین حضرت کی رحلت ہوئی جب ماہ
صفر کی دو راتین تاریخ آخر سی باقی تہین وَرُوِيَ أَيْضًا لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ
الْأَوَّلِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ اور دوسری روایت مین بارہوین ربیع الاول کو ذکر کیا کہ وہ دوشنبہ کا روز تہا
قَالَ أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ وَحَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ النَّاسُ
كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ ابان ابن تغلب یہ روایت کو ابو مریم سی لایا کہ اونی کہا حضرت باقر
علیہ السلام نی فرمایا بعد از وفات پیمبر صحابہ نی پوچھا کیا آپسمین کہ جنازہ رسول پر کیونکر نماز پڑہیں
فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ إِمَامُنَا حَيًّا وَمَيِّتًا فَدَخَلُوا عَلَيْهِ عَشَرَةً عَشَرَةً امام متقی
کہا خیر الوری موت اور حیات مین تہی ہمارا پیشوا اُس مصطفی کی ہمراہ دس دس آدمی کھڑی ہوکی نماز
کروا فَصَلُّوا عَلَيْهِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَلَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ حَتَّى الصُّبْحِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

٦٥

مجلس اول وفات سرور کائنات

خلایق فی روز دوشنبہ سی صلوٰۃ بہی شروع کی شب سہ شنبہ اور منگل کی دن بہی بارہ پہر تک وہی رسم جاری رہی حَتّٰی صَلّٰی عَلَیْہِ صَغِیْرُھُمْ وَکَبِیْرُھُمْ وَذَکَرُھُمْ وَاُنْثَاھُمْ وَضَوَاحِی الْمَدِیْنَۃِ بِغَیْرِ اِمَامٍ یعنی ساری چہوٹی اور بڑی مرد و عورت آئی اور باری باری طریقہ نماز کو بجالائی وَتَخَاصَّ الْمُسْلِمُوْنَ فِیْ مَوْضِعِ دَفْنِہٖ فَقَالَ عَلِیٌّ اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ لَمْ یَقْبِضْ نَبِیًّا فِیْ مَکَانٍ اِلَّا ارْتَضَاہُ لِرَمْسِہٖ فِیْہِ پس گروہ مسلمین نی باہم چرچا کیا کہ وہ فخر آسمان و زمین کہان دفن کیا جاے گا ابو تراب نی کہا بدرستی کہ خدا قبض روح نہین کرتا نبی کی کسی جا ہی مگر یہہ کہ اوسکا مدفن وہی قرار دیتا وَاِنِّیْ دَافِنُہٗ فِیْ حُجْرَتِہٖ الَّتِیْ قُبِضَ فِیْھَا فَرَضِیَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِکَ سرور عالم کو اونکی حجری مین جہان دنیا سی گذری دفن کرونگا اس تجویز امام کو سب اہل اسلام نی بہی اتفاق سی قبول کیا فَلَمَّا صَلَّی الْمُسْلِمُوْنَ عَلَیْہِ اَنْفَذَ الْعَبَّاسُ رَجُلًا اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَکَانَ یَحْفِرُ لِاَھْلِ مَکَّۃَ وَیُضَرِّحُ وَاَنْفَذَ اِلٰی زَیْدِ بْنِ سَھْلٍ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَکَانَ یَحْفِرُ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَیُلْحِدُ فَاسْتَدْعَاھُمَا جب ساری خلقت نے جنازہ پر سرور کائنات کی سلام بہیجا تو عباس نی ابو عبیدہ کو جو اہل مکہ کی قبر کہودتا تہا بلایا اور دوسرا زید بن سہل جو مردم مدینہ کا گورکن تہا اوسی بہی طلب کیا وَقَالَ اللّٰھُمَّ خِرْ لِنَبِیِّکَ فَوُجِدَ اَبُوْ طَلْحَۃَ فَقِیْلَ لَہٗ اِحْفِرْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ فَحَفَرَ لَہٗ لَحْدًا دعا مانگی خداوندا پیغمبر کیواسطی بہم پہنچا تربت کا بنانی والا پس ابو طلحہ آیا اوس سی جو کہا تو لحد کو مہیا کیا وَدَخَلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ وَالْفَضْلُ وَالْاُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ لِیَتَوَلَّوْا دَفْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ پس علی اور عباس اور فضل و اسامہ اکی بڑہی سب بزرگوار متوجہ دفن احمد مختار ہوی فَنَادَتِ الْاَنْصَارُ مِنْ وَّرَاءِ الْبَیْتِ یَا عَلِیُّ اُنَاشِدُکَ اللّٰہَ حَقَّنَا الْیَوْمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنْ یَذْھَبَ اَدْخِلْ مِنَّا رَجُلًا یَکُوْنُ لَنَا بِہٖ حَظٌّ مِنْ مُوَارَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پس زمرہ انصار عقب در سی سید ابرار کی پکاری یا علی ہم اللہ سی عرض کرتی ہین خدمات رسول کو روبرو تہاری ہم ہیکہ

مجلس اول وفات سرور کائنات

شرف تجہیز سے پیغمبر کی محروم نہ رکھو ایک آدمی ہمارا بھی اپنی ساتھ شریک بلالو فَقَالَ لِيَدْخُلْ اَوْسُ
بْنُ خَوْلِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ
اِنْزِلِ الْقَبْرَ فَنَزَلَ حسب تمنا اوس بن خولی مقرر ہوا کہ وہ صحابی غازیان بدر سے تہا گھر میں اہلبیت کے
آیا تو شاہِ اولیائی فرمایا قبر کی اندر جا پس وہ نیچے اترا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَسُولَ اللّٰهِ عَلٰى يَدَيْهِ
ثُمَّ دَلَّاهُ فِي حُفْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ اُخْرُجْ فَخَرَجَ وَنَزَلَ عَلِيٌّ حیدر صفدر نے سرور کائنات کو
ہاتھوں پر اٹھایا قبر مطہر میں جنازہ پہنچایا اوس انصاری سے کہا کہ باہر آیا تو خیبر کشائی اپنا قدم اندر
بڑھایا فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ عَلَى الْاَرْضِ مُوَجَّهًا اِلَى الْقِبْلَةِ
عَلٰى يَمِيْنِهِ ثُمَّ وَضَعَ عَلَيْهِ اللَّبِنَ وَهَالَ عَلَيْهِ التُّرَابَ پس منہ چادر کفن سے کھولا رخسارہ
تابناک سطح خاک پر رکھا رو بقبلہ دہنی کروٹ سے لٹایا اور لحد پر خشت خام لگاکی مٹی کو ڈالا ای اہل
یہ سانحہ جانگزا وفاتِ خیر الوریٰ کا تمہی سنا کہ جب چراغ حیاتِ نبی گل ہوا عالم امکان میں غم کا اندہیرا
چھایا کائنات میں شیون سے زلزلہ آیا لیکن خاتم انبیائی جو اہتمام کیا خویش اور عزیزوں نے اہتمام سے اوریا
قبلہ رو ہاتھ پیر کو برابر پھیلایا تحت الحنک اور آنکھوں میں رومال کو باندھا آب طیب سے باوا آ
جسم مطہر نہلایا جامہ پہنایا اور پردہ یمانی سے کفن پہنایا کا فورِ جنت جو جبرئیل سے حضور لائے تہے کا باری
صحابہ نے نماز کو پڑھا حجرہ مقدس میں مزار بنایا جسد پاکیزہ قبر پرانوار میں اتارا اہلحرم میں ہم ماتم
برپا ہوئی چند روز و شب تربت پر فریاد و زاری ہم رہی اس بیان میں میری وہیان میں گذرا
اوس مظلوم کا جنازہ جسے ان اسباب سے کچھ میسر ہوا لاش صد پاش کو صدر زین سے زمین پر گرایا
سینہ کو زانو کی تلی قاتل نے دبایا پیاس کی شدت میں بوند پانی کی نہ دی خنجر کی رگڑوں سے حلق میں
کاٹی بدن کا لہو خاک پر بہایا سر کو خونچکان نیزے پر چڑھایا جنازے کو نہ غسل دے نہ دفن چھوڑ آیا گہوڑوں کو
گہوڑوں کی سموں سے استخوان پہلو کو توڑا جسد بے سر خاک اور خون بھرا دہوپ میں پڑا رہا اولادِ حضرت کو

دوسری مجلس فضائلِ بتولِ عذرا علیہا السلام

غم ہیں رونما نظم مولفہ زبانِ خامہ کو اب کی نہیں مجالِ مقال + کباب سینہ میں جان ہے دل
نزار و نڈھال + فلک پہ پہنچا ہے اس دم یہ شورِ شیون و شین + صفِ عزا میں ملک ہیں فسردہ حال کمال +
جنابِ روحِ امین کو قلق میں ہوش نہیں + فرازِ عرش پہ پھیلی بساطِ رنج و ملال + زمانہ ماتمِ احمد میں ہے تہ و بالا
ہجومِ نالہ سے برہم ہے بارگاہِ جلال + خموش ناظمِ پرغم زیادہ حدِ ادب + کہ ممکنات سے اوپر خیالِ عرضِ محال +

مجلس دوسری اخبارِ ولادت اور فضیلت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور آخر کو مصیبتِ رحلتِ بتول علیہا

رباعی افزوں ہے حساب سے ثنائے زہرا + ہے سرمۂ چشم خاکِ پائے زہرا + ہو کیا وہ جنتی بالاتشبیہ
شک + جو اشک فشاں ہوا برائے زہرا + رباعی خالی جو ہوئی جہاں میں جائے زہرا + حسرت کہ
نخل ہے لگائے زہرا + تنہا یہ بشر نہیں ہیں غم سے نالاں + روتی ہیں ملک بھی از برائے زہرا +
رباعی کیا قامتِ زہرا و علی زیبا ہیں + ایمان کی گویا دو الف یکتا ہیں + ان دونوں
فرزند ہیں گیارہ معصوم جیسے دو الف سے یازدہ پیدا ہیں + رباعی دنیا کا عجب
کارخانہ دیکھا + کس کس کا نہ یہاں ہم نے زمانہ دیکھا + رہتا تھا سر و نہ جن کی جیب پر زریں تا
تربت پہ اونکی شامیانہ دیکھا + تمہید بیانِ فضائل و مناقبِ حضرت
فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا اجمعین الی ولا آخرین مدحت سے خیر النسا کی شوکت
نگارخانۂ خلقت اور بزمِ صدق و صفا کا کلام فضیلت سے اُمّ الائمۃ النجبا کی غیرتِ گلشن وجود
آبیاری بیان ہے مناقبِ زہرا کی صفحۂ مجلس نہالِ کمال گہرباری سے شگفتہ ایمان ہے
مصائب میں بتولِ عذرا کی داستانِ حزن و ملال + وہ محبوبۂ کبریا کہ جسکی سایۂ چادرِ طاہرہ سے لمعانِ نور ہویدا
وہ صدیقۂ کبریٰ کہ اوسکی مخمل مفاخرت کی خدمت کو رضوان و حور حاضر و ناظر تمام وہ اسمِ اعظمِ الٰہی کہ
مقصد این سلسلۂ مصیبت کو بندِ عقبات سے چھڑائے + مقام وہ رتبہ اکرم ہے کہ محبانِ عترت کو وقتِ

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

حسنات میں پہنچائے گھر وہ بیت الشرف کہ جسکی پاس ادب سے ملائکہ مقرب بے اذن اندر نہ آئیں
پدر وہ پیشوای سلف کہ اونکی علمای امت مرسلان نبی اسرائیل پر سبقت لیجائیں شوہر ایسا جسکا
کہ اوس مظہر اسرار کی دیکھنے سے بندوں نے خدا کہا فرزند وہ اولاد ناسور کہ جسکی تعزیت پر عقدہ فرش
دست رحمت سے کھلا بیٹیاں ایسی گرامی نصیب جو اسیری میں برقع رضا و تسلیم کو اوڑھے پھریں
لونڈیاں تحمل و حرمت کی یہ شیمہ جو بنات انبیا اونکی تعظیم کرتی رہیں اے حاضران سوگوار جبکہ
منقبت سیدہ ابرار کو سنو تو لازم ہے دل نیک نہاد سے شادمانی کرو اور آثار مصیبت جو دیدہ
بصیرت میں دیکھو تو واجب ہے کہ چشم اعتقاد کی در ہای سرشک سے نثار نوحہ خوانی کرو
بحمد شور صلی علی سے پایۂ ہر فقرۂ حسرت و محنت پہ جوش نالہ و بکا بڑھے قب ولدت فاطمة
بمکة بعد النبوة بخمس سنین کتاب مناقب ابن شہر آشوب میں روایت کی ہے اور
ظہور نور سیدۂ نساء کی بشارت سے مسلمین کو دی ہے کہ شہر مکہ میں بعثت خیر الانبیا سے جب پانچ برس گذری
تو اہل بصیرت نے سرور عالم کی گھر میں فاطمہ زہرا کی قدم دیکھے وبعد الاسراء بثلاث
سنین رسول مقبول کے تیسرے سال شب معراج کی روز ولادت سے بتول کی مسرور ہوئے وقت
فی العشرین من جمادی الآخر جمادی الثانی کی بیسویں تاریخ تھی جو ماہ و مہر سپہر عصمت
خیر النساء ہے وأقامت مع ابیہا بمکة ثمانی سنین ثم هاجرت معه الی المدینة
والد بزرگوار کی پاس مکہ میں سات برس رہیں پھر اونکی ہمراہ مدینہ کو مہاجرہ ہوئیں فزوجها
من علي بعد مقدمها المدينة بسنتين اول يوم من ذي الحجة شادی کر دیا
اونکی علی مرتضی علیہ السلام سے اول ماہ ذی الحجہ کو جو دو برس قدوم مدینہ میں بسر ہوئے و قبض
النبي ولها يومئذ ثماني عشر سنة وسبعة اشهر وولدت الحسن ولها
اثنتى عشرة سنة جب شفیعۂ محشر کی عمر بارہ برس گذری تو امام حسن علیہ السلام کی تولد کا

۶۹

دوسری مجلس فضایل بتول علیہا السلام

اور سرورِ عالم کی وفات مین اٹھارہ سال جہ مہینی کا سن تہا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اِنَّ فَاطِمَۃَ خُلِقَتْ حُورِیَّۃً فِی صُورَۃِ اِنْسِیَّۃٍ جناب سرورِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی صفتِ زہرا مین فرمایا + بدرستی کہ بتولِ عذرا کی خلقت حوریہ ہی جو صورتِ انسان مین اوسنی جلوہ پایا + واقعی ہماری پروردگار نی اوس شمایلِ قابل پہ ایسی فضایل کا جامہ پہنایا کہ بدوِ ایجاد سی آدمی زادہ مین کوئی بندہ کامل کو نہین ہاتہ آیا مع عَنِ ابْنِ الْمُتَوَکِّلِ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ کتاب امالی مین شیخ مفید اور جامع ترمذی مین ابنِ متوکل سی یہہ روایت آئی ہی کہ اونسی کہا حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نی بشارت دی ہی لِفَاطِمَۃَ تِسْعَۃُ اَسْمَاءٍ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ واسطی فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی نو نام خدا تعالی نی رکہی کہ وہ اسمای مقدسہ کسی خاتون برگزیدہ کو نہ ملی تہی فَاطِمَۃُ وَالصِّدِّیْقَۃُ وَالْمُبَارَکَۃُ وَالطَّاہِرَۃُ وَالزَّکِیَّۃُ وَالرَّاضِیَۃُ وَالْمُحَدَّثَۃُ وَالزَّہْرَاءُ وَالْمَرْضِیَّۃُ ان القاب سی وہ جناب زمین و آسمان مین مشہور ہوا اور ساری عالم کی صفحہ زبان پر فخر و مباہات سی مسطور رہی عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ فَاطِمَۃَ قَالَتْ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ ذکر کیا علی مرتضی علیہ السلام نی بتولِ عذرا سی کہ وہ صدیقہ کہتی ہین رسولِ خدا نی فرمایا مجہسی یَا فَاطِمَۃُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَاَلْحَقَہٗ بِی حَیْثُ کُنْتُ مِنَ الْجَنَّۃِ ای فاطمہ جو اہلِ اسلام تحیت و درود بہیجی تیری نام پر اوسکی گناہ بخشدیگا مالکِ علام اور زیدہ محشور کریگا روزِ قیام میری ساتہہ بہشت مین تہانی کا رہنی کا مقام مروی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ مُعَنْعَنًا عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ محمد ابن قسم نی حضرت صادق سی یہ کلام سنا کہ اوس جناب نی اپنی صحابہ سی فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِی لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اَللَّیْلَۃُ فَاطِمَۃُ وَالْقَدْرُ اللّٰہُ تَعَالٰی خدا نی قرآن مین پردہ شب کی اندر

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

خبر دی ہے اور یہ آیت شان میں بضعۂ احمد کی بہیجی ہے مراد لیل سی فاطمہ زہرا ہی اور رات کی قدر میں اشارا
مرتبۂ بتول کا کہلا ہی فَمَنْ عَرَفَ فَاطِمَةَ حَقَّ مَعْرِفَتِهَا فَقَدْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ یعنی جسنی قدر
اور منزلت اوسکی پہچانی ہی اوسنی پائی شرافت اور فضیلت شب قدر کی وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةَ لِاَنَّ
الْخَلْقَ فُطِمُوا عَنْ مَعْرِفَتِهَا یہی وجہ ہی نام رکہا گیا اوس طاہرہ کا فاطمہ کہ خلایق کو اوسکی معرفت اور
معرفت چہڑایگی عقاب اور حساب سی روز جزا کے ابْنُ مُغِيرَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ قَالَ رَاَيْتُ اُمِّي فَاطِمَةَ قَامَتْ فِي مِحْرَابِهَا لَيْلَةَ جُمُعَتِهَا کتاب حرایج میں ابن
مغیرہ کہ اوسنی جعفر صادق او حضرت نے اپنی والد اخیرین حسن بن علی علیہما السلام سی روایت کی ہی
فرمایا کہ مینی دیکہا اپنی والدہ فاطمہ زہرا کو ہر شب جمعہ محراب عبادت میں مناجات کرتی کہڑی ہوئی
فَلَمْ تَزَلْ رَاكِعَةً سَاجِدَةً حَتّٰى اتَّضَحَ عَمُودُ الصُّبْحِ ساری رات اونکی رکوع اور سجود میں
رہتی تا کہ سفیدی صبح کی جلوہ گر ہوتی وَسَمِعْتُهَا تَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَتُسَمِّيهِمْ
وَتُكْثِرُ الدُّعَاءَ لَهُمْ وَلَا تَدْعُو لِنَفْسِهَا بِشَيْءٍ اور سنی سنا کہ زن و مرد مومنین کیواسطی
دعا مانگتین اور تصریح سی ہر ایک نام کو زبان پر لاتین اپنی حاجت ذکر نفرماتین درگاہ خدا سی
لوگونکا مقصد چاہتین فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّاهُ لِمَ لَا تَدْعِينَ لِنَفْسِكِ كَمَا تَدْعِينَ لِغَيْرِكِ فَقَالَتْ
يَا بُنَيَّ الْجَارُ ثُمَّ الدَّارُ مینی عرض کی ای مادر گرامی کیون تم اپنی لیئی کچہہ استدعا نہین کرتی ہو
جیسا کہ غیرونکی خاطر حصول دعا چاہتی ہو جواب دیا ای فرزند دلبند پہلی ہمسایہ کو نفع پہونچانا ہی لازم
پہر گہر والونکو نعمت خدا کا دلانا اکرام ہی رُوِيَ اَنَّ جِبْرَئِيلَ اَتٰى بِحُلَّةٍ قِيمَتُهَا الدُّنْيَا
کتاب بحار میں مؤلف نی سند معتبر سی روایت کی ہی حضرت زہرا ایک تقریب شادی میں
جاتی کی عزیمت کی قسم سی لباس نمائش کی پہنی تہین بلکہ زہد و تقوی کی خلعت فقر و فاقہ میں گزر

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

ہوتی تھی ناگاہ جبرئیل خداوند جلیل کی طرف سے آئے اور جامہ پر نور کہ ساری دنیا کی برابر اوسکی قیمت تھی
لائے فَلَمَّا لَبِسَتْهَا تَحَيَّرَتْ نِسْوَةُ قُرَيْشٍ مِنْهَا وَقُلْنَ مِنْ أَيْنَ لَكِ هٰذَا قَالَتْ هٰذَا
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ جب وہ جامہ و زیور گرانبہا زیب قامت رعنا فرمائی جمیع قریش بیچ شہر مکہ کے
وہاں کی عورات کمال حیرت سے بولیں اے بی بی بندۂ آزاد کی یہ کپڑے فاخر کہاں سے آئے اوس خاتون
معظمہ نے ارشاد کیا خدا نے ہدیہ بھیجا ہے وَرَهَنَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ كِسْوَةً لَهَا عِنْدَ
اِمْرَأَةِ زَيْدِ الْيَهُودِيِّ فِي الْمَدِينَةِ وَاسْتَقْرَضَتِ الشَّعِيرَ کتاب مناقب میں
معتبر سے یہ روایت درج فرمائی انفاقات سے اوس حاجت روائے خلق کو ضرورت پیش آئی
زید یہودی کی جورو کو اپنا برقع بطور گرو دیا شہر مدینہ میں اور اوس سے تھوڑا غلہ جو کا قرض لیا فَلَمَّا
دَخَلَ زَيْدٌ دَارَهُ قَالَ مَا هٰذِهِ الْأَنْوَارُ فِي دَارِنَا قَالَتْ لِكِسْوَةِ فَاطِمَةَ ہرگاہ زید
صاحب خانہ اپنے گھر میں آیا تو جو مکان مثال بیت قمر کے روشن پایا پوچھا یہ نور ہماری مکان میں
کہاں سے چمکا اوسکی بی بی بولی بتوسط چادر فاطمہ زہرا کے فَلَمَّا فَأَسْلَمَ فِي الْحَالِ وَأَسْلَمَتْ
اِمْرَأَتُهُ وَجِيرَانُهُ حَتّٰى أَسْلَمَ ثَمَانُونَ نَفْسًا وَقَرًا وہ یہودی اسلام لایا اوسکی زوجہ نے
شرف ایمان پایا ہمسایہ اور قبیلہ کے اسی آدمی نے کلمۂ طیبہ پڑھا اور اس کرامت کی تاثیر سے
جانب دین کا دامن پکڑا وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ
لِمَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءَ کتاب بحار میں روایت کی ہے حسن ابن یزید نے کہا میں نے ابی عبد اللہ
جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا یا ابن رسول اللہ کس وجہ سے لقب کیا خیر الوریٰ نے اپنی دختر کا
فاطمہ زہرا قَالَ لِأَنَّ لَهَا فِي الْجَنَّةِ قُبَّةً مِنْ يَاقُوتٍ حَمْرَاءَ ارْتِفَاعُهَا فِي الْهَوَاءِ
مَسِيرَةُ سَنَةٍ مُعَلَّقَةٌ بِقُدْرَةِ الْجَبَّارِ یعنی ابدیا اس وجہ سے کہ اوس بانو کا باغ بہشت میں
ایک قبہ یعنی محل سرخ یاقوت کا ہے بلندی میں سال بھر کی راہ ہوا پر قدرت خدا سے برپا ہے

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

لَا عَلَاقَةَ لَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَتُمْسِكَهَا وَلَا دِعَامَةَ لَهَا مِنْ تَحْتِهَا فَتَلْزَمَهَا ۔ اوسمیں
کوئی لگاو نہیں جو پکڑی ہو اور نہ تلی ستون کا کچھ سہارا ہی کہ اوسپر بوجھ دھری ہو وَلَهَا مِائَةُ
بَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ اَلْفٌ مِنَ الْمَلَائِکَةِ اوس قصر والاشان کی سو ہزار دروازی ہیں
ہر باب پہ ہزار فرشتی ہیں اور خالق کی نوازی ہیں یَرَاهَا اَهْلُ الْجَنَّةِ کَمَا یَرٰی اَحَدُکُمُ
اَلْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الزَّاهِرَ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ فَیَقُوْلُوْنَ هٰذِهِ الزَّهْرَاءُ لِفَاطِمَةَ
اوس بیت الشرف کو مانند برج قمر یا برج کو ہر اہل جنت چمکتا نظر کرینگی جیسی روشن اور تابان
ستارہ فلک پر ہو دیکھکی کہینگی یہ درخشان مکان تابندہ ایوان مسکن فاطمہ سیدۂ زنان جہان ہے
کہ مانند اسکی دنیا و مافیہا میں عدم امکان ہی ای اہل عزا تصور کی جاہی بسر و سینہ شعار رہی ہے و
بی بی جسکی زینت کو رب العزت حلۂ جنت زیور بیش قیمت ہدیہ کری اور بہشت کی ایسی گہر میں توقیر
عظمت سی رہی اوسکی دختران عزیز کو است بی رحم چادر و معجر سی برہنہ کرین و شہر شام کی
شکل اسیران کفار ذلیل و خستہ قید کرین [illegible] و پدر [illegible]
اور حضرت کو پہنچا این مع ومروی ہی عَنِ ابْنِ الْمُتَوَکِّلِ عَنْ سَعْدِ الصَّیْرَفِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ
عَنْ اٰبَائِهٖ قَالَ صاحب معانی الاخبار ابن متوکل ہی اور راوی سعد صیرفی کی زبانی روایت
سی کہ ابی عبد اللہ یعنی جعفر ابن محمد علیہما السلام نی اپنی ابای کرام سی شنیدہ یہ عبارت کہی
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خُلِقَ نُوْرُ فَاطِمَةَ قَبْلَ اَنْ تُخْلَقَ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ خیر الوری سید
سنت زہرا این فرمایا کہ نور فاطمہ پیش از خلق آسمان و زمین پیدا ہوا فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ
یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَلَیْسَتْ هِیَ اِنْسِیَّةً بعض سادہ لوح کم فہم کی نقصان سی ای رسول خدا یا وہ مخدرہ
جہان نہیں ہی صنف انسان ہی فَقَالَ فَاطِمَةُ حَوْرَاءُ اِنْسِیَّةٌ سید انبیا سی یون جواب پایا
کہ حضرت فاطمہ حورا انس ہیں قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَکَیْفَ هِیَ حَوْرَاءُ اِنْسِیَّةٌ حاضرین نے

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

عرض کی ای پیغمبر خدا کیونکر ہوا اس ہوین بتول عذرا قال خلقها الله عز وجل من نوره
قبل ان یخلق آدم اذ کانت الارواح خیر الوری نی صحابہ کو جواب دیا خالق ارض و
سما نی اوسکو ایجاد کیا پہلی اوس زمانی سی کہ ابو البشر آدم ہو پیدا جبکہ عالم ارواح مین وجود
جسم نتہا فلما خلق الله عز وجل آدم عرضت علی آدم پس حق تعالی نی ہر گاہ صفی اللہ کو
جامہ آفرینش پہنایا یہ نور اوسکو سپرد فرمایا قیل یا نبی الله واین کانت فاطمة
لوگون نی پوچھا ای حجت کبریا پھر اس عرصہ دراز مین کہان رہین فاطمہ زہرا قال کانت
فی حقة تحت ساق العرش سرور کائنات نی خبر بشارت دی نور کی قندیل مین تحت عرش
باری اتنی مدت گذری قالوا یا نبی الله فما کان طعامها سوال کیا ای خلیفہ کبریا اس ایام
تک اوکی خوراک کیا تہی کونسی غذا پر زندگی باقی رہی قال التسبیح والتہلیل والتحمید
جواب دیا قوت اونکا ذکر خدا کرنا پروردگار کی تسبیح و تہلیل و تحمید پڑہتا تہا جینا فلما خلق الله
عز وجل آدم واخرجنی من صلبه ہرگاہ ایجاد فرمایا صانع عالم ابو البشر آدم کو اور میرا
مقدم ظہور کیا اوکی صلب مکرم کو فاحب الله عز وجل ان یخرجها من صلبی جعلها
تفاحة فی الجنة واتانی بها جبرئیل پس جب چاہا ایزد تعالی نی کہ اوسکو میری نطفہ کی
پیدا کری بہشت عنبر سرشت مین نہال قدرت پر سیب بنایا جبرئیل وہ میوہ سدرہ کو بطریق ہدیہ میری
پاس لایا فقال لی یا محمد ان ربك یقرئك السلام قلت منه السلام والیه
یعود السلام کہا ای محمد رب داور تمپر سلام اور تحیت بھیجتا ہی مینی جواب دیا سلام اوسکی
جانب سی اور وہی مبدا بازگشت سلام ہی قال یا محمد ان هذه تفاحة اهداها الله
عز وجل الیك من الجنة فاخذتها وضممتها الی صدری جبرئیل نی بیان
یا نبی الوری ایک سیب کو خدا نی تمہاری لئی تحفہ بھی دیا فرمایا مینی وہ ثمر بہشت پرور کو لیکی سونگہا

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

دماغ جان معطر ہوا سینہ سے لگایا وقال یا محمد یقول اللہ جل جلالہ کلہا فقلقتہا فرأیت
نوراً ساطعاً وفزعت منہ حامل وحی بولا ایزد تعالیٰ نے فرمایا ہماری ہدیہ طیب وطاہر کو
نوش کرو پھر شجر صنع سے عجائب قدرت کا میوہ دیکھو میں گرامی عطیہ باریکو ایکبار کی دو ٹکڑے کیا
دیکھا اوسکی اندر سے وہ لمعہ نور چمکا کہ مجھی خوف ہوا فقال یا محمد مالک لا تأکلہا ولا
تخف فان ذلک النور المنصورة فی السماء وہی فی الارض فاطمة جبرئیل پکاری
یا محمد کیوں تم نہیں کھاتی تناول کرو اور کچھ اندیشہ مت رکھو یہ لمعۂ تابندہ نور ظہور مقدسہ کے
اوسکا جو آسمانوں میں مشہور منصورہ ہی اور سطح زمین پہ فاطمہ بانوی معصومہ ہی قلت حبیبی
جبرئیل ولم سمیت فی السماء المنصورة وفی الارض فاطمة یعنی کہا ای دوست پیاری
جبرئیل کیا باعث ہی جو نام رکھا گیا اوسکا افلاک میں منصورہ اور اراضی ودنیا پر فاطمہ مسطور قال
سمیت فی الارض فاطمة لانہا فطمت شیعتہا من النار وفطم اعداءہا من
حبہا جواب دیا وہ منصورہ اسواسطے زمین پر فاطمہ معروف ہوئی کہ نثار اپنی کی اپنی دوستونکو آتش سوزان سے
اور دشمنونکو دور رکھی سعادت محبت وتولا سے وہی فی السماء المنصورة وہ برگزیدہ ذوالمنن
صورت حیا کی سیدۂ نساء ہوئی ہی اور آسمانوں میں لقب اوسکا منصورہ ہی وذلک قول اللہ عز
وجل ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ینصر من یشاء یعنی نصر فاطمة لمحبیہا یہ ہی
قول خدا کی جو قرآن میں آئی بتول کی شان میں ساری آیت نازل فرمائی یعنی روز قیامت کو خوشحال
ہونگی مومنین نصرت الٰہی سے مراد نصر والی زہرا ہی کہ اپنی محبونکو نجات دینگی بدرستی کہ خدا یاری کیا کرتا ہے
جسکی چاہتا ہی ما الکفاۃ عن المنصوری عن عم ابیہ عن ابی الحسن الثالث عن ابائہ
قال قال رسول اللہ انما سمیت ابنتی فاطمة لان اللہ عزوجل فطمہا وفطم من
احبہا من النار کتاب امالی میں شیخ مفید کی قائم اور منصوری اور اوسکی عم والد فی ابو الحسن امام

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

علی نقی علیہ السلام سے روایت کی ہے جو حضرت نے اپنے ابای کرام سے اس خبر کی بشارت دی ہے
کہا کہ رسول خدا نے فرمایا اسواسطے میں نے اپنی دختر کا فاطمہ نام رکھا جو اللہ تعالی نے سوز آتش سے اسکے
اپنے بچایا اور اوسکے محبوں کو عذاب نار سے چھڑایا ع عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ
لِمَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ زَهْرَاءَ کتاب عیون معجزات میں جابر سے روایت ہے جو اوس نے کہا ہے
کہ میں نے حضرت صادق سے پوچھا کس وجہ سے فاطمہ کا زہرا نام رکھا ہے فَقَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
خَلَقَهَا مِنْ نُوْرِ عَظَمَتِهٖ فَلَمَّا اَشْرَقَتْ اَضَاءَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بِنُوْرِهَا
جواب دیا خدا تعالی نے اوسکو اپنی نور عظمت سے خلق کیا جب وہ لمعہ قدرت چمکا تو آسمان و زمین
اوسکا اوجیالا وَغَشِيَتْ اَبْصَارُ الْمَلَائِكَةِ وَخَرَّتِ الْمَلَائِكَةُ لِلّٰهِ سَاجِدِيْنَ وَ
قَالُوْا اِلٰهَنَا وَسَيِّدَنَا مَا هٰذَا النُّوْرُ نظارہ سے چشم ملائکہ کو چکا چوند آئی ملائکہ نے سجدہ
الہی میں گردن جھکائی عرض کی ای مالک و خداوند ہمارے یہ کیسا نور ہے اور کونسی عجائب
جلوہ نمو ہے فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِمْ هٰذَا نُوْرٌ مِنْ نُوْرِيْ اَسْكَنْتُهٗ فِيْ سَمَائِيْ خَلَقْتُهٗ مِنْ
عَظَمَتِيْ اللہ نے اونکو وحی کی یہ نور ہے میرے پرتو رحمت کا جسکو اپنی عظمت و کبریائی سے خلق
کروایا اور افلاک میں مقام دیا سکونت کا اُخْرِجُهٗ مِنْ صُلْبِ نَبِيٍّ مِنْ اَنْبِيَائِيْ اُفَضِّلُهٗ
عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ اپنے پیغمبر کی صلب سے اوسکو باہر لاونگا اور وہ نبی کو سب مرسلین پر افضل
بناونگا وَاُخْرِجُ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اَئِمَّةً يَقُوْمُوْنَ بِاَمْرِيْ يَهْدُوْنَ اِلٰى حَقِّيْ وَاَجْعَلُهُمْ
خُلَفَائِيْ فِيْ اَرْضِيْ بَعْدَ انْقِضَاءِ وَحْيِيْ اس نور سے اوصیا و امام پیدا کرونگا بعد انقضای وحی
اونہیں خلیفہ رسول بناونگا جو میری حق معرفت کو بتائیں خلق کو طریقۂ عبادت سکھائیں
فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ زَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاطِمَةَ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرُوِيَ اَنَّهٗ
كَانَ فِيْ يَوْمِ السَّادِسِ کتاب مصباح الانوار میں یہ روایت لکھی ہے کہ اول ماہ ذی الحجہ سال دوم

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

ہجرت میں تزویج فاطمہ زہرا علی مرتضیٰ کی ساتھہ ہوئی ہی اور دوسری خبر میں چھٹی کہی ہی کہ چھبیس دن
انکو شادی رہی ہی لی ابن الولید عن سعد عن الصادق عن آبائہ علیہم السلام
قال قال امیر المؤمنین دخلت ام ایمن علی النبی وفی ملحفتہا شیٔ فقال لہا مالی
ابن ولید اونسی سعد اونسی جناب صادق اور حضرت نی ابای کرام سی روایت کی ہی جو امیر المؤمنین
فرماتی ہین ایکدن ام ایمن رسول مؤتمن کی خدمت مین پہنچی اوسکی گوشۂ معجر مین گرہ بندہی سہرو کا دیکہتے
دیکہی فقال لہا رسول اللہ ما معک یا ام ایمن فقالت ان فلانۃ املکوہا فنثروا
علیہا فاخذت من نثارہا ثم اخر الزمن بولی ای ام ایمن تمہاری پاس یہ کیا ہی جواب دیا
ایک بی بی کی شادی ہوئی جب نچہاور ڈالی تو مینی کچہہ اوٹہا لیا ہی ثم بکت ام ایمن وقالت
یا رسول اللہ فاطمۃ زوجتہا ولم تنثر علیہا شیئا ام ایمن یہ بات سنا کی رو
اور خیر الوریٰ سی حسرت مین بولین جیف کہ تمنی فاطمہ زہرا کا بیاہ کیا اور کوئی نقد و جنس نثار نہین
پہینکا فقال رسول اللہ یا ام ایمن لم تکذبین وفی روایۃ لم تبکین فان اللہ
تبارک وتعالیٰ لما زوج فاطمۃ علیا پیغمبر نی فرمایا ای ام ایمن کیون خلاف بولتی یا کیوں
روتی ہو تحقیق کہ جب اللہ تعالیٰ نی تزویج کیا علی مرتضیٰ فاطمہ زہرا کا امر اشجار الجنۃ ان تنثر
علیہم من حلیہا وحللہا ویاقوتہا ودرہا وزمردہا واستبرقہا فاخذوا
منہا ما لا یعلمون حکم کیا باغ بہشت کی اشجار کو کہ نثار کرین اپنی ساز و زیور اور جامہ ہای گرانبہا
پر زر جواہر یاقوت و موتی و زمرد و استبرق جید و حریر پس لوٹا اونکو اہل جنت نی خدا جانی کس قدر
ولقد نحل اللہ طوبیٰ فی مہر فاطمۃ فجعلہا فی منزل علی مشیئہ کرم اور جبر غایت سی
نہال طوبیٰ کو مہر فاطمہ مین باندہا اوسکو سیتا انسراج علی مرتضیٰ علیہ السلام مین پیدا کیا وہان سی
جنت مین پہیلایا ما الحسین ابن ابراہیم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال

ثم قال صلوات اللہ علیہ انی اشہد کما اتی
فاطمہ من علی ... رسول اللہ
وکان ... عن الباقر
وفی ...
ان اللہ ... فاطمۃ علی
اوحی الی جبرئیل ... النور من النور وکان
الولی اللہ والخطیب جبرئیل والمنادی میکائیل
والداعی اسرافیل والناثر عزرائیل والشہود ملائکۃ
السماوات والارضین ثم اوحی الی شجرۃ طوبیٰ
ان انثری ما علیک فنثرت الدر الابیض والیاقوت
الاحمر والزبرجد الاخضر واللؤلؤ الرطب
الحور العین یلتقطن ویہدین بعضہن الی بعض
قال النبی ... فاطمۃ ...

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَمْهَرَهَا فَاطِمَةَ رُبْعَ الدُّنْيَا فَرُبْعُهَا لَهَا کتاب امالی میں حسین بن ابراہیم
اور اونہوں نے ابی عبد اللہ ثانی سے روایت کی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مہر فاطمہ زہرا میں ربع مسکون دنیا باندھی
شب برات میں عروس حجلہ تقدیس کو بڑی کرامت دی کہ ساری کائنات میں ذی شرافت بنی وَلَهَا
الْجَنَّةَ وَالنَّارَ تُدْخِلُ أَعْدَاءَهَا النَّارَ وَتُدْخِلُ أَوْلِيَاءَهَا الْجَنَّةَ اور نقد رحمت سے کابین
فاطمہ پر اضافہ کیا بہشت و دوزخ کو قبالۂ عطایا میں لکھدیا کہ اپنے دشمنوں کو عذاب نار میں ڈالی اور دوستوں کو
جنت خلد میں داخل کرے وَهِيَ صِدِّيقَةُ الْكُبْرٰى وَعَلٰى مَعْرِفَتِهَا دَارَتِ الْقُرُوْنُ
الْأُوْلٰى جناب کو صدیقۂ کبریٰ فخر مریم و حوا کہا ہے اوسکی معرفت پر زمانے کا مدار و قرار ہوتا رہا ہے
کشف رَوَى الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ الْبُخَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ تَقُوْلُ
لَيْلَةً دَخَلَ بِيْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَفْزَعَنِيْ فِيْ فِرَاشِيْ کتاب کشف الغمہ میں حافظ محمد ابن محمود
بخاری سے روایت کی ہے اونہوں نے کہا ہے یہ حکایت اسما بنت عمیس کی زبانی پہنچی ہے وہ بیان کرتی
تہدلاتی کہ میری خاتون فاطمہ نے یہ بات فرمائی جب رات کو علی مرتضیٰ ہم بستر ہوئے خوف و دہشت کی
سامان مجھپر ہجوم آور ہوئے فَقُلْتُ أَفْزَعْتِ يَا سَيِّدَةَ النِّسَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْأَرْضَ
تُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُهَا میں نے عرض کی ایا ڈر گئی ہو اونہوں نے اے سیدہ نسا فرمایا سبب یہ تھا کہ زمین کو علی
اور اونہیں زمین سے باتیں کرتے سنا فَأَصْبَحْتُ وَأَنَا فَزِعَةٌ فَأَخْبَرْتُ وَالِدِيْ فَسَجَدَ سَجْدَةً
طَوِيْلَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ جب وہ رات گذری صبح دکھائی دی میں ڈرتی ہوئی اوٹھی
اپنے والد کے پاس گئی اونسے حکایت مذکور ساری کہی میرے پدر نے ہر گاہ سرگذشت سنی جبہہ مبارک
زمین نیاز پر جھکایا اور دیر تک شکر خدا میں لب ارادت کو ہلایا پھر شاد و خرم سر اوپر اوٹھایا مجھ سے
مہربانی میں فرمایا يَا فَاطِمَةُ أَبْشِرِيْ بِطِيْبِ النَّسْلِ فَإِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ بَعْلَكِ عَلٰى سَائِرِ
خَلْقِهِ بشارت ہو تجھے اے فاطمہ اولاد کی طہارت اور پاک ہونے کی جو جنس کو بر طرف کیا اور تیرے شوہر

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

حضرت داور نی ساری عالم پر شرف دیا وَاَمَرَ الْاَرْضَ اَنْ یُحَدِّثَہٗ بِاَخْبَارِھَا وَمَا یَجْرِیْ عَلٰی
وَجْہِھَا مِنْ شَرْقِ الْاَرْضِ اِلٰی غَرْبِھَا زمین کو مامور کیا امیر المومنین سی باتین کری جو کچھ اوپر
گذری مشرق سی مغرب تک وہ خبر کہتی رہی سبحان اللہ کیا شان و تجمل اور مقام بندگی مین اونکا صبر
تحمل ہی مالک دنیا وما فیہا کا محل رضا پر تکیہ جز و کل اور توکل بار یسی توسل ہی اوس اقتدار و اختیار مین
کتنی جبر اللہ کی محنت سہی روایت اور سنو کہ زہد و قناعت مین کیونکر عمر شریف گذری کا عَنْ عَلِیٍّ
عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ کَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَحْتَطِبُ وَیَسْتَقِیْ
وَیَکْنِسُ کتاب کافی مین علی اور اوسکی پدر سی سند لکھا ہی کہ وہ ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت
کرتا ہی جب علی مرتضی کی فاطمہ زہرا علیہا السلام سی شادی ہوئی صورت گذران خانہ داری کی
باہم یون ٹھہری کہ امیر وزیر سید بشیر و نذیر باہر سی جلانیکی لکڑیان جنس اذوقہ لاتین پانی بھرتین کہر کو
جھاڑتین شوب دین ہر گاہ میلا ہو جاتین وَفَاطِمَۃُ تَطْحَنُ وَتَعْجِنُ وَتَخْبِزُ فاطمہ زہرا چکی پیستین آٹا
گوندہتین روٹی پکاتین گھر کی خدمتین رہین ب ابْنُ طَرِیْفٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَلَیْھِمَا
السَّلَامُ قَالَ کَانَ فِرَاشُ عَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ حِیْنَ دَخَلَتْ عَلَیْہِ اِھَابَ کَبْشٍ کتاب
قرب الاسناد مین ابن طریف سی منقول ہی کہ یہ روایت جعفر ابن محمد اور اونکی آبای کرام علیہم
السلام تک موصول ہی ہر گاہ شاہ لافتی کا بیاہ بضعۂ رسول اللہ کی ساتھ بیان ہوا بیت
الشرف مین مہر و ماہ نی مطلع انوار سی قران السعدین کیا دنبی کی پوست خشک سی اونکا بچھونا
ہی اسباب معاش مین سرمایہ بساط رہا تھا اِذَا اَرَادَا اَنْ یَّنَامَا عَلَیْہِ قَلَبَاہُ فَنَامَا عَلٰی صُوْفِہٖ
دونکو جو استراحت کی طالب ہوتی تو سیدہی طرف سی بالونکی بچھاتی اوس پر سوتی + دونکو جو کچھ کہا
پھیلاتی اونٹ کو دانہ اور بھوسہ کہلاتی قَالَ وَکَانَتْ وِسَادَتُھُمَا اَدَمًا حَشْوُھَا لِیْفٌ
راوی کہتا ہی تکیہ اون صاحبان مسند جلال کا پوست سی بنا تہا کہ اوسکی اندر خرما کی پتی بہری

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

بیچ رُوِیَ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَدْعُوْا عَلِیًّا کتاب خرایج میں لکھا ہے
کہ ابوذر نے کہا ہے ایک روز خیر الوریٰ نے مجھے بھیجا کہ علی مرتضیٰ کو بلالا فَاَتَیْتُ بَیْتَہٗ فَنَادَیْتُہٗ
فَلَمْ یُجِبْنِیْ اَحَدٌ وَالرَّحٰی تَطْحَنُ وَلَیْسَ مَعَہَا اَحَدٌ میں اونکے در دولت سرا پر گیا ہر چند پکارا
لیکن جواب ندیا لیکن دیکھا چکی آپسے پھرتی تھی اور کوئی عورت پیسنے والی نظر نہ پڑتی تھی فَنَادَیْتُہٗ
فَخَرَجَ وَاَصْغٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ لَہٗ شَیْئًا لَمْ اَفْہَمْہُ پھر کے آیا خدمتمیں سرور انبیا کے
چلا آیا سارا ماجرا سنایا جو بدون سہارے آسیا کو دوران میں پایا حضرت کے پاس خانہ زاد ولی نے
بیت الشرف سے قدم رنجہ کیا رسول داور نے برابر جاکے ایسے کلام سے گویا ہوئے کہ میں اوسکو نہیں سمجھا
فَقُلْتُ عَجَبًا مِنْ رَحًی فِیْ بَیْتِ عَلِیٍّ تَدُوْرُ لَیْسَ مَعَہَا اَحَدٌ میں نے کہا تعجب ہے آسیا
جو مسکن علی میں دیکھی کوئی آدمی پاس نہ تھا آپسے ہی گردش کرتی تھی قَالَ اِنَّ ابْنَتِیْ فَاطِمَةُ
مَلَاَ اللّٰہُ قَلْبَہَا وَجَوَارِحَہَا اِیْمَانًا وَیَقِیْنًا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلِمَ ضَعْفَہَا فَاَعَانَہَا عَلٰی دَہْرِہَا
وَکَفَاہَا مخبر صادق نے فرمایا میری دختر فاطمہ کی اعضا و دل کو خدا نے ایمان و یقین سے بھرا ہے
اوسکی ضعف پر اللہ نے ترس کھایا خواب و آرام غالب کیا اور سلادیا ہے اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ
لِلّٰہِ مَلَائِکَةً مُوَکَّلِیْنَ بِمَعُوْنَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ کیا تو نہیں جانتا کہ قادر توانا فرشتہ ہای مقرب کو
بھیجتا ہے واسطے خدمتگاری آل محمد اونکو مامور فرماتا رہتا ہے بیچ رُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقَامَ اَیَّامًا وَلَمْ یَطْعَمْ طَعَامًا حَتّٰی شَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْہِ
کتاب خرایج میں جابر ابن عبد اللہ سے منقول ہے جو کہا اتفاقاً رسول خدا پر چند روز گذرے اور طعام
میسر نہوا زحمت فاقہ سے دشواری پائی طاقت بشر سے زیادہ محنت شکیبائی اوٹھائے
فَطَافَ فِیْ دِیَارِ اَزْوَاجِہٖ فَلَمْ یُصِبْ عِنْدَ اَحَدٍ مِنْہُنَّ شَیْئًا اپنی ہر ایک زوجہ کی
حجرے میں تلاش قوت پر گردش فرمائی لیکن کسی جاسے مطلق غذا ہاتھ نہ آئی فَاَتٰی فَاطِمَةَ

٨١

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

فقال یا بُنیّۃ ھل عندکِ شیٌ آکُلُہ فانی جایع آخر کو فاطمہ زہرا کی پاس گئی
پوچھا کچھ بھی جو کھاؤں ای فرزند دلبند میں کئی دن سی بھوکا ہوں قالت لا واللہ بنفسی
وابنی بتول عذرا نی ناداری اور فقر و فاقہ پر سوگند یاد کی بولیں حسنین اور اونکی پدر و مادر بھی
گرسنہ ہیں مجھی قسم اپنی جان اور پدر و عم زادو کی فلمّا خرج عنہا بعثت جاریۃ لہا رغیفین
وبضعۃ لحم فاخذتہ ووضعتہ تحت جفنۃ وغطت علیہا حب خیر الوری
باہر گئی پھری ایک لڑکی نی دو روٹیاں اور تھوڑا گوشت پختہ بھیجا بضعۂ طاہرہ نی کاسہ میں
لیکی سرپوش ڈھانک رکھا وقالت واللہ لاوثرنّ بہا رسول اللہ علی نفسی وغیرہ
وکانوا محتاجین الی شبعۃ طعام بولیں بخدا کہ والد کو اپنی اوپر مقدم رکھونگی اگرچہ وہ بزرگوار
سب محتاج اور بھوکی تھی لاکن کھانا پہلی پدر کو دونگی فبعثت حسنا وحسینا الی رسول اللہ
فرجع الیہا حسنین بھی امر کیا جاو اپنی جد امجد کو بلا لاو نواسون نی خدمت میں ناناکی قدم بڑھا
سید انبیا پھر کی خانۂ زہرا میں تشریف لائی فقالت فقد آتانا اللہ بشیٍ فخبأتہ لک
فاطمہ نی عرض کی ای رسالت پناہ اللہ نی پھیر واسطی رزق دیا ہی اوس طعام کو تمہاری لئی چھپا رکھا
فقال ھلمّی علیّ یا بُنیّۃ فکشفت الجفنۃ فاذا ھی مملوۃ خبزا ولحما پیغمبر خدا بولی
ای دختر اپنی کھانی کو نزدیک لانا ہر گاہ سیدۂ نسا نی وہ برتن کھولا تو روٹی اور گوشت سی بھرا نظر آیا
فلمّا نظرت الیہ بہتت وعرفت انّہ من عند اللہ اسوقت یہ معجزہ دیکھا حیرت ہوئی
جانا کہ پروردگار کیطرف سی مزید برکت ہی فحمدت اللہ وصلّت علی نبیّہ ابیہا وقدمتہ
الیہ اللہ کی شکر میں زبان حمد و ثنا کھولی صلوات اوپر اپنی والد نبی خیر الوری کی بھیجی فلمّا رآہ
حمد اللہ وقال من این لکِ ھذا حبیب سرور کائنات نی اوس نعمت کو دیکھا حمد الٰہی بجا لا
اور کہا ای فاطمہ یہ مائدۂ جنت کہان سی آیا جو ایسا خوشبو اور لطیف پکا یا قالت ھو من عند اللہ

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ عرض کی واہب العطایا نی غیب سی بھجوایا ہی
جسی وہ چاہتا ہی روزی بیحساب پہنچاتا ہی فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلٰی عَلِیٍّ فَدَعَاہُ وَاَحْضَرَہٗ
وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَجَمِیْعُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ حَتّٰی
شَبِعُوْا پس رسول خدا نی آدمی روانہ فرمایا علی مرتضی کو باہر سی وہ گھر مین بلالایا اوس خاصۂ
طیبہ کو اکیجا مین خیر الورٰی و وصی مصطفی اور فاطمہ زہرا و حسنین علیہم السلام نی تناول کیا ساری
مخدرات حرم زوجات نبی کو بھی اوس طعام سی پیٹ بھر کی ملا قَالَتْ فَاطِمَۃُ وَبَقِیَتِ الْجَفْنَۃُ
کَمَا ہِیَ فَاَوْسَعْتُ مِنْہُ عَلٰی جَمِیْعِ جِیْرَانِیْ جَعَلَ اللّٰہُ فِیْہَا بَرَکَۃً وَّخَیْرًا کَثِیْرًا صدیقۂ کبریٰ
فرماتی ہین وہ کاسہ ویسا ہی طعام سی مملو تہا مینی اوسمین سی جملہ زنان ہمسایہ کو حصہ بہیجا
پہر بہی خیر و برکت سی بہرا رہا وَقَدْ رُوِیَ اَنَّ الْیَہُوْدَ کَانَ لَہُمْ عُرْسٌ فَجَاءُوْا اِلَی
النَّبِیِّ وَقَالُوْا لَنَا حَقُّ الْجِوَارِ فَنَسْاَلُکَ اَنْ تَبْعَثَ فَاطِمَۃَ بِنْتَکَ اِلٰی دَارِنَا حَتّٰی یَزْدَادَ
عُرْسُنَا بِہَا وَاَلَحُّوْا عَلَیْہِ کتاب خرایج اور مناقب مین یہ قصہ لکہا ہی جب شاہ اولیا کا بتول عذرا سے
بیاہ ہو چکا ہی اَسْرَارُ الطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ کا منشا و ہویدا آثار مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ سے
دریای نبوت اور امامت کو وصال ملا منافقین قریش کو جذبۂ طیش آیا مشرکین اور یہود کو
صدمۂ حسد نی گھیر لیا اتفاقات سی زمرۂ نوشاہی مین کسی نی بساط انبساط بچھائی اوسمین عروس
زہرا کی رسم اسواسطی ٹھرائی کہ اونکو فرط عسرت مین زیور و لباس میسر نہین کہنہ جامہ پہنی آئنگی
ہماری گہنی اور بہاری جوڑی دیکہنی سی شرمائنگی پس حضور مین سرور کائنات کی سماجت سی کہا
تمہاری ہمسایگی ثابت ہی ہمارا ارمان نشاط غریب خانی مین برپا کرکی حاضر خدمت ہوئی
چاہتی ہین اپنی دختر کو بزم عروسی مین بہیجو کہ ہنگامۂ عشرت بڑہی فَقَالَ اِنَّہَا زَوْجَۃُ
عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَہِیَ بِحُکْمِہٖ حضرت نی جواب دیا وہ زوجہ علی مرتضی ہی اختیار شوہر کی

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

فَقَالَ یَا بُنَیَّۃُ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ اٰكُلُهُ فَاِنِّیْ جَایِعٌ آخر کو فاطمہ زہرا کی پاس گئی
پوچھا کچھ ہی جو کھاؤن ای فرزند دلبند مین کئی دن سی بہوکا ہون قَالَتْ لَا وَاللّٰہِ بِنَفْسِیْ
وَاَخِیْ بتول عذرا نی ناداری اور فقر و فاقہ پر سوگند یاد کی بولین حسنین اور اونکی پدر و مادر بہی
گرسنہ ہین مجہی قسم اپنی جان اور برادر عم زاد کی فَلَمَّا خَرَجَ عَنْهَا بَعَثَتْ جَارِیَۃٌ لَهَا رَغِیْفَیْنِ
وَبَضْعَۃَ لَحْمٍ فَاَخَذَتْهُ وَوَضَعَتْهُ تَحْتَ جَفْنَۃٍ وَغَطَّتْ عَلَیْهَا جب خیر الوری
مایوس پھری ایک لڑکی نی دو روٹیان اور تہوڑا گوشت پختہ بہیجا بضعہ طاہرہ نی کاسہ مین
لیکی سرپوش ڈہانک رکہا وَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَاُوْثِرَنَّ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَغَیْرِیْ
وَکَانُوْا مُحْتَاجِیْنَ اِلٰی شَبْعَۃِ طَعَامٍ بولین بخدا کہ والد کو اپنی اوپر مقدم رکہونگی اگرچہ وہ بزرگوار
سب محتاج اور بہوکی تہی لاکن کہا پہلی پدر کو دونگی فَبَعَثَتْ حَسَنًا وَحُسَیْنًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
فَرَجَعَ اِلَیْهَا حسنین نی جا کر کہا جاو اپنی جد امجد کو بلالاو تو اسحون نی خدمت مین ناناکی قدم شریفا
سید انبیا پہر کی خانہ زہرا مین تشریف لائی فَقَالَتْ فَقَدْ اَتَانَا اللّٰہُ بِشَیْءٍ فَخَبَّاتُہُ لَكَ
فاطمہ نی عرض کی ای رسالت پناہ اللہ نی ہمیں وآسطی رزق دیا ہی اوس طعام کو تمہاری لئی چہپا رکہا
فَقَالَ هَلُمِّیْ عَلَیَّ یَا بُنَیَّۃُ فَکَشَفَتِ الْجَفْنَۃَ فَاِذَا هِیَ مَمْلُوَّۃٌ خُبْزًا وَلَحْمًا پیغمبر خدا بولی
ای دختر اپنی کہانی کو نزدیک لانا ہر کاسہ کہ نانی وہ برتن کہولا تو روٹی اور گوشت سی بہرا نظر آیا
فَلَمَّا نَظَرَتْ اِلَیْهِ بُهِتَتْ وَعَرَفَتْ اَنَّہٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ جس وقت یہ معجزہ دیکہا حیرت ہوئی
جانا کہ پروردگار کیطرف سی مزید برکت ہی فَحَمِدَتِ اللّٰہَ وَصَلَّتْ عَلٰی نَبِیِّہٖ اَبِیْهَا وَقَدَّمَتْہُ
اِلَیْہِ اللہ کی شکر مین زبان حمد و ثنا کہولی صلوات اوپر اپنی والد یعنی خیر الوری کی بہیجی فَلَمَّا رَاٰہُ
حَمِدَ اللّٰہَ وَقَالَ مِنْ اَیْنَ لَكِ هٰذَا جب سرور کائنات نی اوس نعمات کو دیکہا حمد الہی بجا لائی
اور کہا ای فاطمہ یہ مائدہ رحمت کہان سی آیا جو ایسا خوشبو اور لطیف پکایا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ عرض کی واہب العطایا نی غیب سی بھوایا ہی
جسی وہ چاہتا ہی روزی بیحساب پہنچاتا ہی فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ إِلَى عَلِيٍّ فَدَعَاهُ وَأَحْضَرَهُ
وَأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَجَمِيعُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ حَتَّى
شَبِعُوا پس رسول خدا نی آدمی روانہ فرمایا علی مرتضی کو باہر سی گھر مین بلالایا اوس خاصہ
طیبہ کو اکیجا بین خیر الوری وصی مصطفی اور فاطمہ زہرا حسنین علیہم السلام نی تناول کیا ساری
مخدرات حرم زوجات نبی کو بھی اوس طعام سی پیٹ بھر کی ملا قَالَتْ فَاطِمَةُ وَبَقِيَتِ الْجَفْنَةُ
کما ہی فَأَوْسَعَتْ مِنْهُ عَلَى جَمِيعِ جِيرَانِي جَعَلَ اللّٰهُ فِيهَا بَرَكَةً وَخَيْرًا كَثِيرًا صدیقہ کبری
فرماتی ہین وہ کاسہ ویسا ہی طعام سی مملو تہا مینی اوسمین سی ہمہ زبان ہمسایہ کو حصہ دیا
پھر بھی خیر و برکت سی بھرا رہا بیچ قب رُوِيَ إِنَّ الْيَهُودَ كَانَ لَهُمْ عُرْسٌ فَجَاءُوا إِلَى
النَّبِيِّ وَقَالُوا لَنَا حَقُّ الْجِوَارِ فَنَسْأَلُكَ أَنْ تَبْعَثَ فَاطِمَةَ بِنْتَكَ إِلَى دَارِنَا حَتَّى يَزْدَادَ
عُرْسُنَا بِهَا وَأَلَحُّوا عَلَيْهِ کتاب خرایج اور مناقب مین یہ قصہ لکہا ہی جب شاہ اولیا کا بتول عذرا سی
بیاہ ہو چکا ہی أَسْرَارِ الطَّيِّبَاتِ لِلطَّيِّبِينَ کا مضمون کہلا اثار مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ کی
دریای نبوت اور امامت کو وصال ملا منافقین قریش کو حسد پیش آیا مشرکین اور یہود و نکو
صدمہ حسد کی گہر ایا اتفاقات سی زمرہ شوسائی مین کسی نی بساط انبساط بچہائی تہی اوسمین عورت
زہرا کی رسم اسو اسطی ٹہرائی کہ اونکو فرط عشرت مین زیور و لباس میسر نہین کہنہ جامہ پہنی ایک
بیچاری گئی اور بیچاری چوڑی دیکھی سی شرمائیگی پس حضور مین رسو محمد کی سماجت سی کہا
تمہرحق ہمسایگی ثابت ہی ہمارا سامان نشاط غریب خانی مین برپا کرکی حاضر خدمت ہوئی
چاہتی ہین اپنی دختر کو بزم عروسی مین بہیجدو کہ ہنگامہ عشرت بڑہی فَقَالَ إِنَّهَا زَوْجَةُ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهِيَ بِحُكْمِهِ حضرت نی جوابدیا وہ زوجہ علی مرتضی ہی اختیار شوہر کی

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

اونکا جانا نا ہی وَسَألُوہُ اَنْ یَشْفَعَ اِلیٰ عَلِیٍّ فِی ذٰلِکَ عورت و مردنی درخواست کی آپ
سفارش کریں اور فاطمۂ زہرا کو رخصت زوج سی ہماری گہر بہیدیں وَقَدْ جَمَعَ الْیَهُوْدِیُّ
الطِّمَّ وَالرِّمَّ مِنَ الْحُلِیِّ وَظَنَّ الْیَهُوْدُ اَنَّ فَاطِمَةَ تَدْخُلُ فِیْ بَذْلَتِهَا وَاَرَادُوا التَّشَهِّیَ
بِهَا زنان یہودنی بہت اہتمام سی حُلّہ ہای عمدہ اور زیور نخصہ بیسکہ تفاخر مین سنواری تہی شفیع ناس نی
وفور کرم سی اونکا سوال قبول کیا مظہر العجایب کی حجری مین کسی بیٹی کو پیام منتقول دیا ہر چند مقام
عذر تہا مگر بنت رسول نی اجابت کی اپنی خجالت پر وہیان نہ کہا امر یہ ہین غربت کی فَجَاءَ
جَبْرَئِیْلُ بِثِیَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَحُلِیٍّ وَحُلَلٍ لَمْ یَرَوْا مِثْلَهَا ناگاہ جبرئیل طرف سی جلیل کی
ساز و سامان لیئی آئی عمدہ گہنا اور کپڑی جنت کی جو چشم فلک سی نہ گذری تہی لائی کہا ای سرتیہ
آرایش و جود دیدہ وہ نیر اینہی کہ سادہ کار قدرت نی کہڑا ذرا اوسکو بر افتخار کو زیبایش تر سیح سی دو
رحمت نی الان جلد دنیا ی منتظر کو اس حلّہ کی سر فرکن سیکوین بر نتاج قضانی تار و پود نظر سی نور سا
کیا بد جاد عصمت بہر قع طہارت پیرا ہن عفت کو جامہ خانۂ ربیع سکوین برین خیاط صنع نی سیا جسکا ہی
ہر درز کو سوزن مژگان سی حورا کی رشتہ اشیاء زطلا اور متراض تمنا نی با تمہ اور ستارا کی بدام گریبان
نیاز پر ہاتہہ ملا آسیہ اور مریم کو اسکی آستین شرف سی آرزوی بوس و کنا تہی ہر چاتون مکرم بزم
بوس میں نظارۂ قدر و قیمت پر امید وار تہی الوان رفعت اور بزرگی سی رضوان نم کرامت مین
اسی رنگ لایا پردہ دیدہ ملک سی مستور اس جامہ نور کی دامن مین قطر عنایات نہی لگا یا کسی حسن
بشر نی ایسی خلعت فضیلت نہین پائی خالق اکبر نی واسطی تخفہ رسالت کی بہجوائی فَلَبِسَتْهَا
فَاطِمَةُ وَتَجَلَّلَتْ بِهَا فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ زِیْنَتِهَا وَاَلْوَانِهَا وَطِیْبِهَا پس بلقیس حجلۂ تقدیس نی
وہ پوشاک نفیس شکر گویان پہنی انواع زینت خدا داد مشاہدکی دایہ عزت اور توقیر سی دست و پا مین حنا
سبجی ناظرین کو اوس رخ و زیور کی چمک دمک نی حیرت مین ڈالا نرنگ و بو نی چشم و دماغ سی حاسدو

۹۴

نجیب

ل عن ابن عباس قال ان
رسول الله كان جالساً ذات
يوم وعنده علي وفاطمة و
الحسن والحسين فقال اللهم
انك تعلم ان هؤلاء اهل بيتي
واكرم الناس علي فاحبب
من احبهم وابغض من ابغضهم
ووال من والاهم وعاد من
عاداهم واعن من اعانهم
واجعلهم مطهرين من كل رجس
معصومين من كل ذنب وايدهم بروح
القدس منك ثم قال يا علي انت امام امتي و
خليفتي عليها بعدي وانت قائد المؤمنين الى الجنة
وكاني انظر الى ابنتي فاطمة قد اقبلت يوم القيامة
على نجيب من نور عن يمينها سبعون الف ملك
وعن يسارها سبعون الف ملك وبين يديها
سبعون الف ملك وخلفها سبعون الف ملك
تقود مؤمنات امتي الى الجنة فايما امرأة صلت
في اليوم والليلة خمس صلوات وصامت شهر
رمضان وحجت بيت الله الحرام وزكت مالها واطاعت
[illegible]

٨٥

فقيل يا رسول الله اهي سيدة نساء
عالمها فقال ذلك لمريم بنت عمران فاما
ابنتي فاطمة فهي سيدة نساء العالمين
من الاولين والآخرين وانها لتقوم في محرابها
فيسلم عليها سبعون الف ملك من الملائكة
المقربين وينادونها بما نادت به الملائكة
مريم فيقولون يا فاطمة ان الله اصطفاك
وطهرك واصطفاك على نساء العالمين
ثم التفت الى علي فقال يا علي ان فاطمة
بضعة مني وهي نور عيني وثمرة فؤادي
يسوؤني ما ساءها ويسرني ما سرها
وانها اول من يلحقني من اهل بيتي
فاحسن اليها بعدك واما الحسن والحسين
فهما ابناي وريحانتاي وهما
سيدا شباب اهل الجنة فليكرما
عليك كسمعك وبصرك ثم رفع
يده الى السماء فقال اللهم اني اشهدك

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

دو دنداست کہ لا شوکت و اقبال امر بی نیاز جلو سواری مین عصا بردار ہو ناموس ذو الجلال کی
ہمراہ حفظ باری یمین و یسار چلا حور ین مجمرہ جاہ و حشم لئی پیش قدم روان تہین قدسی اہتمام
دورباش مین آوازہ قوسنا تی جب سیدہ جہان ٹہرین فَلَمَّا دَخَلَتْ فَاطِمَةُ دَارَ الْيَهُودِ
سَجَدَ لَهَا نِسَاؤُهُمْ يُقَبِّلْنَ الْأَرْضَ بَيْنَ يَدَيْهَا ایسی تزک اور شان سی بنت شاہ
مرسلان خانہ یہود مین پہنچین کہ وہ سب گہبرا کی استقبال کو نکلین تجمل اور شکوہ خدا ساز دیکہا
تو زمین پر گرین تعظیم سی بجای تسلیم سجدہ کیا خاک نعلین کو چشم بصیرت سی بوسہ دیکی آنکہون مین
لگایا دامان قدر و منزلت مین فرش دل و جان بچہایا صدر عظمت پر نور خدا کو مثال نقطہ
ایمان بٹہایا وَأَسْلَمَ بِسَبَبِ مَا رَأَوْا خَلْقٌ كَثِيرٌ مِنَ الْيَهُودِ جو روشنی اور جلوہ ہدایت کو
دیکہا اسلام لائی بہت سی عورات اور مردان یہود کلمہ پڑہ کی زمرۂ خدام سی کہلائی تصدیق
رسالت پر اقرار اتفاق ہوا قدم اشرف کی برکت سی گمراہونکو نقد وفاق ملا فِي الْبِحَارِ وَسَأَلَ
بَزَلُ الْهَرَوِيُّ الْحُسَيْنَ بْنَ رَوْحٍ فَقَالَ كَمْ بَنَاتُ رَسُولِ اللّٰهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ
جلد عاشر بحار مین یہ قول لکہا ہی کہ بزل ہروی نی حسین بن روح سی پوچہا ہی دختران سعد خدا
کتنی پیدا ہوئین جواب دیا کہ چار بنات مصطفی تہین فَقَالَ أَيَّتُهُنَّ أَفْضَلُ فَقَالَ فَاطِمَةُ
کہا ان مین فضیلت اور شرف کسکا زیادہ فرمایا ہی بولی فاطمۂ زہرا کی مرتبۂ محترم و عزت
سوا پایا ہی قَالَ وَلِمَ صَارَتْ أَفْضَلَ وَكَانَ أَصْغَرُهُنَّ سِنًّا وَأَقَلُّهُنَّ صُحْبَةً
لِرَسُولِ اللّٰهِ سائل نی اعتراض کیا وہ کیونکر تو قیر مین سب سی بڑہ گئین باوجود اسکی جو عمر مین
چہوٹی اور صحبت نبی سی تہوڑی مدت شرفیاب رہین قَالَ لِخَصْلَتَيْنِ خَصَّهَا اللّٰهُ بِهِمَا
أَنَّهَا وَرَثَتْ رَسُولَ اللّٰهِ وَنَسْلُ رَسُولِ اللّٰهِ مِنْهَا بولی اس امر مین دو صفت کا
باعث معلوم کیا کہ خدا نی خاص اونکو درجۂ رفعت دیا ایک پیغمبر سی میراث اور حفظ وصیت پائی

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

دوسری اسد فی ذریت نبی اولاد زہرا سی بڑہائی ولم یخصہا بذلک الا بفضل اخلاص عرفہ
من نیتہا یہ خصلت نہین ملی مگر سبب اوس فضیلت کی جو حق تعالی اونکی نیت خالص دیکہی معرفت
طاعت کی ایضا وروا عن عایشۃ ان فاطمۃ کانت اذا دخلت علی رسول اللہ
قام لہا من مجلسہ بی بی عایشہ زوجہ خیر الوری سی روایت کی ہی جو یہ خبر صدق درایت کہی ہی
جب فاطمہ زہرا رسول خدا کی خدمت مین آتین بیت الشرف پدر مین قران السعدین پاتین حضرت اپنی
مقام سی اونکی تعظیم کو سرو قد کہڑی ہو جاتی پیار مین سرکا بوسہ لیتی چہاتی سی لگاتی پہلوی اکرام اور اعزاز
مین برابر بٹہاتی قدر و منزلت بیٹی کی سب سی بڑہاتی واذا جاء الیہا لقیتہ وقبل کل واحد
منہما صاحبہ وجلسا معا ہرگاہ رسالت پناہ خانۂ بتول مین جاتی فاطمہ استقبال کرتین
سلام کو ادب سی جہکتین دست پدر چومتین شادمان ہوتین اور مفتخر ہوتین سید انبیا بعد از بوسہ وسنا
اجلاس فرماتی وروی ابو السعادات فی فضائل العشرۃ وابن المؤذن فی
الاربعین بالاسناد عن عکرمۃ عن ابن عباس قالوا کان النبی اذا اراد سفرا
کان اخر الناس عہدا بفاطمۃ ابو السعادات کی فضائل اور ابن مؤذن کی اربعین مین لکہا ہی
جو سند عکرمہ سی زبانی ابن عباس کی یون کہا ہی جب ارادہ سفر کا رسول خدا دلمین کہتی تو سبکی بعد فاطمہ
زہرا سی ملتی اور وداع کرتی واذا اقدم کان اول الناس عہدا بفاطمۃ ہرگاہ مراجعت فرماتی
سفر سی آتی تمام اقربا و حریم محترم سی پہلی ملاقات بتول کو جاتی ولو لم یکن لہا عند اللہ تعالی
فضل عظیم لم یکن رسول اللہ یفعل معہا ذلک اگر حضور اور مین فضل و کرامت بیحد
عظیم نپاتی ہر آینہ خیر الوری اونکی ساتہہ ایسی تکریم او مدارات نفرماتی اذا کانت ولدہ وقد
امر اللہ بتعظیم الولد للوالد ولا یجوز ان یفعل معہا ذلک وہو یخالف ما امرہ
امتہ عن اللہ بدرستی کہ وہ معصومہ فرزند تہین اسد نی اولاد کو تعظیم والد پر امر کیا پیغمبر کو جایز نتہا

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

بیٹی کا احترام کرتی ایسا علاوہ اسکی جو است سی دستور ادب کہیا خلاف امر معروف اور حکم خدا
ظہور مین آتا تہا مگر یہ کہ منظور الہی خاص یونہین رہا جو توقیر زہرا مین رسالت پناہی نی عمل کیا قب
سُئِلَ الصَّادِقُ عَنْ مَعْنِي حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ فَقَالَ خَيْرُ الْعَمَلِ بِرُّ فَاطِمَةَ وَوُلْدِهَا
وَفِي خَبَرٍ اٰخَرَ الْوِلَايَةُ ابی عبد اللہ صادق سی معنی حی علی خیر العمل کو پوچھا جواب مین دوستی اور محبت
فاطمہ کو مع اولاد کی فرمایا ایضا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
بَدَءَ بِفَاطِمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاطَالَ عِنْدَهَا الْمُكْثَ اور یہی کتاب مناقب مین روایت
کی ہی محمد ابن قیس کی زبانی حکایت لکہی ہی جب رسولخدا سفر سی پہرتی پہلی فاطمہ زہرا کی پاس جاتی
اور بہت ٹہرتی فَخَرَجَ مَرَّةً فِي سَفَرٍ فَصَنَعَتْ فَاطِمَةُ مَسَكَتَيْنِ مِنْ وَرِقٍ وَقِلَادَةً
وَقُرْطَيْنِ وَسَتَرَ الْبَابَ الْبَيْتَ لِقُدُومِ اَبِيْهَا وَزَوْجِهَا ایکدفعہ یونہین سفر پیغمبر کی
پر دیکہیں گئی بتول عذرا کو حصہ خاوند مین غنیمت سی کچہ روپیہ ملی دو چاندی کی چوڑیان ایک طوق
اور دو بندی بنوائی دروازی پر ایک پردہ لٹکایا جو آمد و رفت پدر اور شوہر مین کام آئی فَلَمَّا
قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَقَفَ اَصْحَابُهُ عَلَى الْبَابِ لَا يَدْرُوْنَ يَقِفُوْنَ
اَوْ يَنْصَرِفُوْنَ لِطُوْلِ مَكْثِهِ عِنْدَهَا ہرگاہ رسالت پناہ سفر سی پہرکی آئی دیدار خاتون
محشر کو قدم بڑہائی شوق بڑہائی اصحاب دروازی پر کہڑی منتظر تہی کہ چلی جائین یا دفعہ کریں پیغمبر
منتظر تہی فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَدْ عُرِفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ حَتّٰى جَلَسَ
عِنْدَ الْمِنْبَرِ ناگاہ رسول اللہ گہر سی باہر نکلی چہرۂ پر ملال آئی تاکہ برابر منبر بیٹہی فَظَنَّتْ فَاطِمَةُ
اَنَّهٗ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِمَا رَاٰى مِنَ الْمَسَكَتَيْنِ وَالْقِلَادَةِ وَالْقُرْطَيْنِ
وَالسِّتْرِ بضعۂ طاہرہ کو بخشش پدر سی حیرت ہوئی سوچین کہ در پردہ نظارۂ زیور چشم لطف و
عنایت نہی فَنَزَعَتْ قِلَادَتَهَا وَقُرْطَيْهَا وَمَسَكَتَيْهَا وَنَزَعَتِ السِّتْرَ فَبَعَثَتْ

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

یہ الی رسول اللہ فوراکر دن بند اور چوڑیان گوشوارونکی ساتہہ اوتار لیا پردہ بہی کہولکی خدمت
اقدس مین بہیجدیا وقالت للرسول قل لہ تقرء علیک ابنتک السلام و تقول
اجعل ہذا فی سبیل اللہ لیجانی والی سی بولین یہ سامان پہنچانا خدمت پدر مین پیام سنانا
کہ تمہاری بیٹی نی سلام عرض کیا اور ایسی بطریق اداب کہا میری اس تبرکہ کو لوراہ خدا مین
تقسیم کردو فلما اتاہ قال فعلت فداہا ابوہا ثلاث مرات جب سرور انبیا نی وہ
اسباب مرسلہ پایا خوش ہوکی تین بار جان پدر تجہہ پر فدا فرمایا لیست الدنیا من محمد
ولا من ال محمد ولو کانت الدنیا تعدل عند اللہ من الخیر جناح بعوضۃ ما
اسقی فیہا کافرا شربۃ ماء ثم قام فدخل علیہا بدرستی کہ دنیا اور اوسکی زینت سی محمد
اور ال او رسول کو علاقہ کیا اگر مثل پر پشہ روبروی خدا قدر اسکی ہوتی کافر کو جرعہ آب ہرگز نہ
پس وہ سب از حسنات خیرات کرکی خانہ فاطمہ مین آئی پیار کیا سر و سینہ سی لگایا الفاظ نسلی سنا
فی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم
عذابا مہینا قال نزلت فیمن غصب امیر المؤمنین حقہ واخذ حق فاطمۃ
واذاہا کتاب تفسیر علی ابن ابراہیم مین لکہا ہی اس ایت کا نزول اونکی شان مین ہوا ہی جنہی
خدا ورسول کو اہانت مین ایذا دی اور کوئی چیز حق علی مرتضی سی غصب کی یا جو مرتبہ فاطمہ زہرا کو
ملا ہی اوسکو جبر مین چہین لیا ہی وقد قال النبی من اذاہا فی حیاتی کمن اذاہا بعد
موتی ومن اذاہا بعد موتی کمن اذاہا فی حیوتی بدرستی کہ حدیث معتبر مین آیا ہی حضرت
پیغمبر نی فرمایا ہی جو شخص میری بیٹی فاطمہ کو میری ایام حیات مین اوسی دکہہ دیگا ہی ہنگام حیات مین
اور جو پس از مرگ ایذا دیگا وہ ایسا ہی کہ زندگی مین ناراض کریگا ومن اذاہا فقد اذانی ومن
اذانی فقد اذی اللہ وہو قول اللہ عز وجل ان الذین یؤذون اللہ الایہ جسنی فاطمہ

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

زہرا کو تکلیف پہنچائی گویا کہ مجھی ستایا اور جب میری آزار کا مرتکب ہوا خدا کو اوسنی خشمگین کیا یہ اشارہ ہی قول
ملک علام کا جو آیا موید کلام قدر نظام کا ہی رُوِیَ اَنَّ اُمَّ اَیْمَنَ لَمَّا تُوُفِّیَتْ فَاطِمَةُ حَلَفَتْ اَنْ لَا
تَکُوْنَ بِالْمَدِیْنَةِ اِذْ لَا تُطِیْقُ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰی مَوَاضِعَ کَانَتْ بِهَا کتاب خرایج مین یہ روایت آئی ہی
کہ جب فاطمہ زہرا نی وفات پائی ہی ام ایمن کنیز بی بی خدیجہ نی مدینہ مین رہنی کی قسم کہائی ہی صورت
زندگی اوس شہر مین مرنی سی بدتر آفت لائی ہی اسواسطی کہ شدت غمسی تاب نہین لا سکتی مکان مشغول کو
جہان بیٹہتین سوتین عبادت کرتین خالی دیکہتی فَخَرَجَتْ اِلٰی مَکَّةَ فَلَمَّا کَانَتْ فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ
عَطِشَتْ عَطَشًا شَدِیْدًا ناچار وطن چہوڑکی سفر مکہ اختیار کیا ہر گاہ صحرای بی آب وگیاہ مین پہنچی
پیاس کا غلبہ ہوا فَرَفَعَتْ یَدَیْهَا وَقَالَتْ یَا رَبِّ اَنَا خَادِمَةُ فَاطِمَةَ تَقْتُلُنِیْ عَطَشًا پیاسی
سی دونو ہاتہ اوٹہای درگاہ خدا مین یہ کلام سنائی مین خادمہ ہون فاطمہ زہرا کی اور لونڈی خدیجہ کبری کی
مجہی شدت عطش نی مارا تو اپنی منبع رحمت سی پانی پلا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْهَا دَلْوًا مِنَ السَّمَاءِ فَشَرِبَتْ ناگاہ
دریای کرامت جوش مین آیا اسنی ڈول پانی کا بہرا فلک عنایت سی بہیجا ام ایمن نی وہ آب سرد گوارا پیا
شکر واہب العطایا بطلب اللسان ادا کیا فَلَمْ تَحْتَجْ اِلَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ سَبْعَ سِنِیْنَ اوسکی برکت سی
بہوک اور پیاس جاتی رہی سات برس تک ہرگز کہانی اور پانی کی حاجت نہ کہی وَکَانَ النَّاسُ یَبْعَثُوْنَهَا
فِی الْیَوْمِ الشَّدِیْدِ الْحَرِّ فَمَا یُصِیْبُهَا عَطَشٌ امتحان کی لئی لوگ اوسی ساتی ہوای گرم تموز مین راہ دور
دراز کو بہیجاتی وہ ایذای گرسنگی اور تشنگی کبہی نپاتی خوش اور خرم راہ چلکر سی جاتی سلامت پہر آتی قسم
عَنْ مَالِکِ ابْنِ دِیْنَارٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ فِیْ مَوْضِعِ الْحَجِّ اِمْرَاَةً ضَعِیْفَةً عَلٰی دَابَّةٍ نَحِیْفَةٍ وَالنَّاسُ
یَنْصَحُوْنَهَا بِالتَّکَوُّنِ کتاب مناقب مین مالک ابن دینار سی روایت کی ہی کہ اوسنی یہ حکایت سنی ہی
ایک سال سفر بیت اللہ کی لوگ عازم ہوی ہر گاہ ہین اور سب اہل شہر منزل وداع مین پہنچی ایک ضعیفہ کو
بڈہی اور دبلی دراز گوش پر سوار اتی دیکہا خلایق نی جو حاجیونکی رخصت کو آئی تہی اوسی نصیحت مین کہا

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

نیری جانور کو طاقت رفتار نہین وطن مین پھر جا اوسنی شوق کعبہ سی قول اصحاب کو نمانا اور رہ سنا

فلما توسطنا البادیۃ کلّت دابتہا فعدنا لہا فی اتیانہا جب ہم چند مرحلہ آگی بڑہی تو آبادی

صحرا و بیابان مین جا پڑی اوس عورت کا مرکب خستہ اور ماندہ رہا چلنی سی راہ مین گرا مرنی پر عزم ہیسید

وہ بی بی رہنوار کو ملامت کرتی پیادہ پا کئی اپنی رفقا مین ایکطرف کناری کھڑی ہوئی فرفعت راسہا

الی السماء وقالت یا رب لا فی بیتی ترکتنی ولا الی بیتک حملتنی فوعزتک وجلالک

لو فعل بی ہذا غیرک لما شکوتہ الا الیک اوس خاتون نکرمہ نی آسمان کی جانب سر اوٹہایا

زبان عجز و مناجات مین عرض کی خدایا نہ مجھی شوق سی گھر مین رہنی دیا نہ اپنی بیت الشرف تک پہنچنی کا

سامان کیا قسم ہی تیری عزت و جلال کی اگر یہ سلوک اور کسی کا مین دیکھتی تو اوسکی فریاد سوای تیری

اور غیر سی نکرتی قال فاذا شخص اتانا من القفار وفی یدہ زمام ناقۃ راوی کہتا ہی ناگاہ

ایک شخص جانب دشت سی آیا ہاتھ مین ناقہ باد رفتار کی مہار کھینچی لایا فقال لہا ارکبی فرکبت

وسارت الناقۃ کالبرق الخاطف وہ ساربان پکارا کہ ای بی بی اوٹھو اس نجازی کی پشت پر

بیٹھو جب سوار ہوئی اونٹ آگی چلا بجلی کی مثال نظر سی غائب ہوا فلما بلغت المطاف رأیتہا

تطوف فحلفتہا من انت فقالت انا شہرۃ بنت مسکۃ بنت فضۃ خادمۃ الزہرا

ہر گاہ مقام طواف مین خانہ کعبہ کی ہمارا ورود ہوا تو اوس ضعیفہ کو دور حریم الہی مین پھرتی دیکھا کناری جا کی

قسم دی پھر تو کون ہی پوچھا بتا بولی کہ میرا نام ہی شہرہ بنت مسکہ بنت فضہ خادمہ بتول عذرا ایسی ای

اہل عزا تصور کی جا ہی اب جوش غم سی گل نالہ و بکا ہی جو خاتون محشر کی خدا و رسول اسقدر توقیر کرین

بعد وفات پدر اوس پر کیا صدمات مصیبت اور تحقیر گذرین کثرت مصائب مین زندگی سی تنگ ہو ماتم

پیغمبر مین رونی کا شغل ہو اوسکا ناگوار ہو گھر سا انباہ اولاد بی پناہ ایک آفت سی نہ چھوٹی کہ دوسری

ٹل جا انکاہ دلوات کی صدمات مین جی نڈہال کرو ماتم پی مرنی سی زندگی وبال دوظلم ہوا ہی عزت جو دیکھی

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

خاک میں اوس دل ملول کی × اب تم سنو حدیث مصیبت بتول کی × روتی رہی فراق سی بابا کی رات دن × ایذا اوٹھائی جان پہ قوم جہول کی × بیٹی شہید بیٹیاں ہوں قید گھر لٹی × امت کی مغفرت میں سب آفت قبول کی × رو لو فغان و نالہ کرو بیقرار ہو × جاتی ہی اب جہان سی نشانی رسول کی × ذکر خدا و مدح پیمبر سی کام ہے ناظم فنی پہ شرافت اعظم حصول کی ×

مُصِیبَتِ وَفَاتِ فَاطِمَہ زَہرا مَعَ وَصِیَّت بَاعَلِی مُرتَضیٰ عَلَیہِ السَّلَام اور شکوی قوم ناحق شناس

نالہ کشانِ بیت الاحزانِ فراق × و نوحہ زنانِ ماتمکدہ اشتیاق × مہجورانِ دامانِ وصال × و رنجورانِ خانمان شکستہ حال × بیمارانِ مبتلای اندوہ آزار × وضعیفانِ پہلو فگار اشکبار × حدیث سطور × درد و محنت کو تابو بیانِ حسرت نشان پر جنت البقیع ساعت میں پہنچاتی ہیں خاک مصیبت پہلاتی ہیں کہ جب ایامِ حیات فاطمہ زہرا کی قریب اتمام ہوئی اور قیامِ عزا و ماتم کی ابواب خاص و عام پر کہلی وہ وقت آیا کہ خانہ زاد خدا کی گہر سی رقت کا شور اوٹہی بلقیس حجلہ تقدیس عاریت سرای دنیا سی جا کی دار النعیم خلد میں بسیری عمدہ البیت نوحہ و احمر تا سی ہر کہ یوم عاشورا دکہای آہ و زاری سی حسنین کی عالم بالا تہ و بالا ہو گیا زینب اور ام کلثوم کی افغان و زاری پر شہر مدینہ رو رہی رحلت خاتون محشر کی صدمی سی اپنا بیگانہ جان سی ہوئی مع ہر روی ورقۃ بن عبد اللّٰہ الازدی قال خرجت حاجا الی بیت اللّٰہ الحرام فبینا انا اطوف واذا انا بجاریۃ سمراء ملیحۃ الوجہ عذبۃ الکلام وہی ناطقۃ بفصاحۃ منطقہا کتاب معانی الاخبار میں لکہا ہی کہ ورقہ ابن عبد اللّٰہ ازدی نی کہا ہی میں واسطی حج کی عازم اور محرم ہوا طواف میں پہرتا تہا ناگاہ ایک عورت سبزہ رنگ شیریں سخن کو فصاحت سی کلام کرتی دیکہا فقلت یا جاریۃ انی لاظنک من موالی اہل البیت فقالت اجل یعنی میں نی کہا ای بی بی تجہہ پر موالی اہل البیت کا شبہہ ہوتا ہی جواب دیا سچ ہی جو تیرا گمان جاتا ہی قلت لہا ومن انت

بعد النبي ثلاثة اشهر وقال ابن شهاب ستة اشهر وعن ابي جعفر محمد بن علي خمسا وتسعين ليلة في سنة عشرة ومن بعض كتب المناقب القديمة اختلف الرواة في وقت وفاتها ففي رواية انها بقيت بعد رسول الله شهرين وفي رواية ثلاثة اشهر وفي رواية ثمانية اشهر

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

قالت انا فضۃ امۃ فاطمۃ الزھراء یعنی پوچھا تو کون ہی اوسنی اپنی فضیلت اتفاقی یعنی مین فضہ لونڈی ہون فاطمہ زہرا کی فقلت لھا فلقد کنت مشتاقا الی کلامک فارید منک الساعۃ ان تجیبنی من مسالۃ اسألک یعنی اوس سی کہا کہ مین بہت مشتاق ہون تیری باتونکا چاہتا ہون کہ بعد طواف علاحدہ بیٹھنا جو کچھ سوال کرونگا ثم قلت لھا یا فضۃ اخبرینی عن مولاتک فاطمۃ الزھراء وما الذی رایت منھا عند وفاتھا بعد موت ابیھا پس حسب وعدہ وہ گوشہ مین میری نزدیک آئی یعنی کہا خبر دی سرگذشت بتول عذرا سی بعد وفات پدر کیا صحبت اوٹھائی فلما سمعت کلامی تغرغرت عیناھا بالدموع ثم انتحبت نادبۃ وقالت ھیجت علی حزنا ساکنا واشجانا فی فوادی کامنۃ فاسمع الان ما شاھدت منھا اوسنی میری تقریر حسرت افزاسی آنکھون سی آنسو بہی اور فریاد و زاری کی چلائی کہ آہ تونی حزن واندوہ کو تازہ کیا جو دلمین غم و الم بھرا تھا اوسی ظاہر کردیا اب سنلی جس آفت کو مینی دیکھا ہی اور وہ صدمہ خاتون محشر پر گذرا ہی اعلم انہ لما قبض رسول اللہ افتجع لہ الصغیر والکبیر وکثر علیہ البکاء واعظم بکاءا وانتحابا من مولاتی فاطمۃ الزھراء وکان حزنھا یتجدد ویزید وبکاءھا یشتد جان تو کہ ہر گاہ رسول اللہ کا دنیا سی انتقال ہوا چھوٹی بڑی زن و مرد کا شور نوحہ و بکا او نبر سدی بڑھا سیری بانوی مکرم فاطمہ شدت فغان اور ماتم سی خاموش نہ تھین روز بروز حزن اور شیون دمبدم سوا کرتین فجلست سبعۃ ایام لا یھدی لھا انین ولا یسکن منھا الحنین سات دن عزا و غم پدر مین اشکبار ایسا بیٹھین کہ لحظہ بھر نالہ و آہ سی قرار نہ لیتی تہین فلما کان فی الیوم الثامن ابدت ما کتمت من الحزن ثم اقبلت تعثر فی اذیالھا وھی لا تبصر شیئا من عبرتھا ومن تواتر دمعتھا حتی دنت من قبر ابیھا جب نوان دن ساتھ ہی کا ہوا ہجوم اندوہ اور خروش او نپر آیا

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

جو دلمین بخار غم بھرا تھا اوسکو جوش مین لایا بقرار گھر سی نکلین دامن کشان افتان و خیزان چلین اشکون کی فوج سی
کچھ دکھائی نہین دیتا تھا کہ نزدیک قبر والد پہنچین فلما نظرت الی الحجرة وقع طرفها علی المأذنة
فقصرت خطاها ودام نحيبها وبكاؤها الى ان اغمى عليها ہر گاہ مزار پدر کا حجرہ
نظر پڑا قدم تھرائی اہ کی ساتھ دریای پر نم سی بہا طاقت رفتار رہی صبر نی جواب دیا جو کیفیت بیکسی
فرط بکا سی جی غش کر گیا فبادرت النسوان اليها فنضحن الماء عليها فلما افاقت من
غشيتها قامت وهي تقول یہ حادثہ زنان بنی ہاشم نی جو دیکھا دوڑین پانی لاکی چھڑکا
جب کہ ہوش مین آئین اٹھ کھڑی ہوئی روح رسول کو یہ نوحہ سنایا یا ابتاه بقيت والهة
وحيدة وحيرانة فريدة فقد انخمد صوتي وانقطع ظهري وتنغص عيشي
وتكدر دهري ای پدر تمہاری بعد مین تنہا والہ و حیران ہون مبتلای ہزار آفت اور اندوہ
فراوان ہون بار غم سی میری کمر ٹوٹ گئی نالہ و فریاد مین آواز بیٹھ گئی آرام و چین سی چھوٹ گئی
دنیا آنکھون مین خوار ہی یک لحظہ بھر جینا دشوار ہی یا ابتاه فما اجد بعدك انيسا لوحشتي
ولا رادا لدمعتي ولا معينا لضعفي تمہاری بعد کوئی دافع وحشت اور مصیبت مین انیس
نہین باقی رہا ایک زن دلسوختہ پدر رفتہ کا میری سوا سی ٹھہرانی یا ابتاه من للارامل والمساكين
ومن للامة الى يوم الدين فمنبرك بعدك مستوحش ومحرابك خال من مناجاتك
وقبرك فرح بمواراتك والجنة مشتاقة اليك والى دعائك وصلاتك
ای بابا فقرا کا حامی رانڈوں کا مددگار کون ہوگا اس امت کا مہربان حشر تک اب کوئی منبر
تمہاری نشست کی جا مین وحشت متوالی ہی محراب بصدا آواز مناجات سی آپکی خالی
کہ ویران ہوا قبر کی خوشی مین آغوش بھری جنت شوق دعا و صلواۃ سی خود فراموش ہی یا ابتاه
عجل وفاتي سريعا فلقد تنغصت الحياة يا مولاي پس خدا سی التجا کی الہی میری موت

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

اِنَّ اَلْوَانٌ مُتَغَیِّرَاتُ الْوُجُوْہِ وَالصُّوَرِ ایک دن سرورا وصیا نماز ظہر پڑہ کی مسجد سی گہر کو آتی
تہی ناگاہ چند کنیز راہ مین اونکو ملین ایسی محزون وگریان کہ سینہ مین دم نہ سماتی تہی سبب پوچہا
کیا ماجرا ہی جو تمہارا حال ایسا غیر ہو رہا ہی فَقُلْنَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَدْرِکْ اِبْنَةَ عَمِّكَ
الزَّهْرَاءَ وَمَا نَظُنُّكَ تُدْرِکُهَا کہا ای سید الوصیین جلدی جاو اپنی زہرا کی خبر لو لاکن ہمین امید نہی
کہ زندہ اور سلامت دیکہو فَاَقْبَلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُسْرِعًا حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْهَا وَاِذَا بِهَا
مُلْقَاةٌ عَلٰی فِرَاشِهَا وَهِیَ تَقْبِضُ یَمِیْنًا وَتَمُدُّ شِمَالًا امیر المومنین شتابان حجری مین آئی
بالین سیدہ پر بیتاب وتوان قدم بڑہائی ناگاہ بتول اطہر کو نظر کی مبتلای نزع جان تہین فرش پر
لیٹی کبہی داہنی اور کبہی بائین طرف بحسرت نگران تہین فَاَلْقَی الرِّدَاءَ عَنْ عَاتِقِهٖ وَالْعِمَامَةَ
عَنْ رَأْسِهٖ ردا کو سراسیمہ ہو کی دوش سی پہینکا عمامہ بہی فرط اندوہ مین خاک پر پٹکا وَاَقْبَلَ
حَتّٰی اَخَذَ رَأْسَهَا وَتَرَکَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ وَنَادٰی بِهَا یَا زَهْرَاءُ فَلَمْ تُکَلِّمْهُ فَنَادَاهَا یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ
الْمُصْطَفٰی یَا فَاطِمَةُ کَلِّمِیْنِیْ فَاَنَا ابْنُ عَمِّكِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ آگی بڑہی اور سر اوٹہایا
گود مین لیا اور پکارا یا زہرا لاکن غلبہ ضعف سی بانوی ناکام نی کلام نہ کیا پہر ندا کی ای بنت مصطفیٰ بولو
کہ مین علی ابن ابیطالب ابن عم ہون تمہارا قَالَ فَفَتَحَتْ عَیْنَیْهَا فِیْ وَجْهِهٖ وَنَظَرَتْ اِلَیْهِ
وَبَکَتْ وَبَکٰی وَقَالَ مَا الَّذِیْ تَجِدِیْنَهٗ راوی کہتا ہی خیر النسا نی آنکہین کہولکر روی علی
حیرت سی دیکہا غایت یاس سی رو دیا اور سید اوصیا کی بہی آنسو بہی پوچہا ای مادر حسن تمکو کیا ہو
فَقَالَتْ یَا ابْنَ عَمِّ اِنِّیْ اَجِدُ الْمَوْتَ الَّذِیْ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا مَحِیْصَ عَنْهُ قَالَتْ فَقَالَ
لَهَا عَلِیٌّ مِنْ اَیْنَ لَكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ هٰذَا الْخَبَرُ وَالْوَحْیُ قَدِ انْقَطَعَ عَنَّا
جواب دیا جس مرض سی گریز نہین اوس موت کو نزدیک پاتی ہون کہ وحی برابر آیا شاہ اولیا نی فرمایا
ای بنت مصطفیٰ ہماری گہر سی علاقہ خبر وحی کا قطع ہوا پہر تمنی کیونکر اپنا مرنا پہچانا فَقَالَتْ یَا اَبَا

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

رقدتُ الساعة فرأيتُ حبيبي رسول الله في قصرٍ من الدُرّ الابيض فلما رآني قال هلمّي يا بُنيّة فانّي اليكِ مشتاقٌ عرض کی ای ابوالحسن اس گھڑی مجھی غنودگی آئی عالم رویا مین درمیان قصر مروارید سفید صورت محبوب خدا پائی حبیب مجھکو دور سی دیکھا لطف سین پکار کی کہا جلدی میری قریب آجا کہ بہت مشتاق ہون تیرا فقلتُ واللهِ انّي لاشدّ شوقاً منك الى لقائك فقال انتِ الليلة عندي وهو الصادق لما وعد بي بخدا قسم آپکی آرزوی لقا مین آنکھین دن رات بیقرار اشکبار ہین ارشاد کیا آج رات کو میری پاس آوگی اور وہ وعدی مین صادق الاقرار ہین فاذا انتِ قرأتِ يٰسٓ فاعلمي انّي قد قضيتُ نحبي فغسّلني ولا تكشف عنّي فانّي طاهرةٌ مطهّرةٌ پس تم سورہ یاسین میری بالین پر پڑہو جب تمام ہوگا تو یہ دم نکل جایگا یہی علامت پہچان رکہو اوسوقت اپنی ہاتہہ سی نہلانا مگر لباس بدن اوپر نہ اتارنا مین طاہر اور مطہرہ ہون برہنہ نہین فرمانا وليصلّ عليّ معك من اهلي وادفني ليلاً في قبري تم مجہہ پر ساتہہ سوا اہلبیت کی نماز پڑہنا رات کو چھپا کی قبر مین جنازہ رکہنا ایضاً وعن اسماء بنت عميسٍ انّ فاطمة بنت رسول الله قالت انّي قد استقبحتُ ما يُصنع بالنساء انّه يُطرح على المرأة الثوب فيصفها لمن رأى اسماء بنت عمیس نی روایت کی ہی کہ فاطمہ دختر پیغمبر خدا علیہا السلام نی یہ بات کہی ہی کسقدر برا مجہی ناگوار ہی مرگ نسوان مین کہ جنازی پر کپڑا ڈالکی لیجاتی ہین غیر مرد دیکہو سارا ڈول ڈول ہو اتکا دکہاتی ہین فقالت اسماء یا بنت رسول الله انا اريكِ شيئاً رأيته بارض الحبشة اسماء بولی ای لخت جگر خیر الوری مین ایک تابوت بناؤن حبش مین دیکہی ہین جسمین کچہہ علامت جسم کی ناظرین کو تمیز نہین ہوتی قال فدعت بجريدةٍ رطبةٍ فحنّتها ثم طرحت عليها ثوباً راوی کہتا ہی پس اونہی لکڑیان گیلی ہری کی منگائین ثم دیکی پہلو مین کہولی کی لگائین اوسپر چادر اوڑہائی جناب خیر النساء مین لی فقالت

٩٦

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

فَاطِمَۃُ مَا اَحْسَنَ ھٰذَا وَاَجْمَلَہٗ لَا تُعْرَفُ بِہِ الْمَرْاَۃُ مِنَ الرَّجُلِ بتول عذرا نی کہا واہ
کیا اچھا سامان ہی مردیکی واسطی اس دستور کا جو پہچانا نہیں جاتا با ہر سی جنازہ مرد خواہ عورت
دستور کا ضد مَرِضَتْ فَاطِمَۃُ مَرَضًا شَدِیْدًا وَمَکَثَتْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً فِیْ مَرَضِہَا
اِلٰی اَنْ تُوُفِّیَتْ کتاب روضہ میں ہی کہ فاطمہ زہرا شدت سی بیمار ہوئین اور چالیس شبانہ روز
دکھہ میں ہین تاکہ دنیا سی گذر گئین فَلَمَّا نُعِیَتْ اِلَیْہَا نَفْسُہَا دَعَتْ اُمَّ اَیْمَنَ وَاَسْمَاءَ بِنْتَ
عُمَیْسٍ وَوَجَّہَتْ خَلْفَ عَلِیٍّ وَاَحْضَرَتْہُ فَقَالَتْ یَا ابْنَ عَمِّ اِنَّہٗ قَدْ نُعِیَتْ اِلَیَّ
نَفْسِیْ وَاِنَّنِیْ لَا اَرٰی مَا بِیْ اِلَّا اَنَّنِیْ لَاحِقٌ بِاَبِیْ سَاعَۃً بَعْدَ سَاعَۃٍ جب اپنا
مرگ اپنا پہچانا پایا ام ایمن اور اسما بنت عمیس کو بلایا امیر المومنین کی طلب مین آدمی بھیجا وہ تشریف
گھر مین آئی تو حال غیر دیکھا بتول عذرا نی کہا یا ابن عم مجھی پیام اجل پہنچا اب زندگانی سی دنیا کی
ہاتھہ اوٹھایا ملاقات پدر کا وقت قریب آیا وَاَنَا اُوْصِیْکَ بِاَشْیَاءَ فِیْ قَلْبِیْ قَالَ لَہَا
عَلِیٌّ اَوْصِیْنِیْ بِمَا اَحْبَبْتِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عرض کی یا علی میری دل مین چند باتین ہین
وہ تمکو سناؤن بولی ای بنت رسول خدا وصیت کرو تا او نہین بجا لاؤن فَجَلَسَ عِنْدَ رَاْسِہَا
وَاَخْرَجَ مَنْ کَانَ فِی الْبَیْتِ پس امیر المومنین قرین فاطمہ بالین بیٹھی جو لوگ اغیار گھر میں تھی
باہر کر دئی ثُمَّ قَالَتْ یَا ابْنَ عَمِّ مَا عَہِدْتَنِیْ کَاذِبَۃً وَّلَا خَائِنَۃً وَّلَا خَالَفْتُکَ
مُنْذُ عَاشَرْتَنِیْ پھر کہا ای پسر عم تمنی مجھکو تا ایندم کبھی جھوٹا نہین پایا اور نہ خیانت نہ حکم
مرضی تمہاری کا م کیا جتنی مدت کہ آپکا میرا ساتھہ رہا مجھ گنہگار سی کوئی قصور سرزد نہ ہوا فَقَالَ
مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْتِ اَعْلَمُ بِاللّٰہِ وَاَبَرُّ وَاَتْقٰی وَاَکْرَمُ وَاَشَدُّ خَوْفًا مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ جَدَّدْتِ
عَلَیَّ مُصِیْبَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَقَدْ عَظُمَتْ وَفَاتُکِ وَفَقْدُکِ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ علی مرتضی علیہ السلام نی مزید رقت مین جواب دیا معاذ اللہ تم ہمیشہ زیادہ معرفت خدا کی

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

شناسا بڑی نیک پارسا تھی صاحب تقوی اور خوف الٰہی سے تمہارا دل بھرا تھا صد حیف کہ اپنی الم فرق
مصیبت رسول اللہ کو میری لئی تازہ کیا جسپر بہت شاق ہی تمہارا مرنا اور جو صدمہ کہ پایا اندوہ
قلق کیا کہوں پس انا للہ وانا الیہ راجعون ثُمَّ بَکَیَا جَمِیْعًا سَاعَۃً وَاَخَذَ رَاْسَہَا وَضَمَّہَا
اِلٰی صَدْرِہٖ ثُمَّ قَالَ اَوْصِیْنِیْ بِمَا شِئْتِ پس دونو بزرگوار دیر تک بہت روئی آپ نی
درد جدائی سی ہوش کہوئی علی مرتضی نی سر فاطمہ زہرا علیہا السلام تکیہ سی اوٹھایا چھاتی سی
لگایا اونکو امر فرمایا ای دختر نبی الوری حبیبہ خدا جو چاہو مجھی اپنی وصیت کرو قَالَتْ یَا ابْنَ عَمِّ
رَسُوْلِ اللّٰہِ اُوْصِیْکَ اَوَّلًا اَنْ یَّتَزَوَّجَ بَعْدِیْ اُمَامَۃَ بِنْتَ اُخْتِیْ زَیْنَبَ
فَاِنَّہَا تَکُوْنُ لِوُلْدِیْ مِثْلِیْ سیدہ نساء نی کہا ای پسر عم رسول خدا پہلا سوال یہ ہی میرا کہ جب میں
مرجاؤں تو پابند مہربانی رہنا امامہ بنت زینب میری خواہر سی شادی کرنا کہ وہ میری اولاد کو مثل
ما شفیق پرورش کری کی اطفال خوردسال پر توجہ نوازش رہیگی ثُمَّ قَالَتْ اُوْصِیْکَ یَا ابْنَ
عَمِّ اَنْ یَّتَّخِذَ لِیْ نَعْشًا فَقَدْ رَاَیْتُ الْمَلٰٓئِکَۃَ صَوَّرُوْا صُوْرَتَہٗ بعد ازاں یہ کہ
میری واسطی ایک نعش بنانا میں نی کہ ملائکہ نی وہ ترکیب مجہی دکہائی اوسمین اوٹھانا ثُمَّ
قَالَتْ اُوْصِیْکَ اَنْ لَّا یَشْہَدَ اَحَدٌ جَنَازَتِیْ مِنْ ہٰٓؤُلَآءِ تیسری بڑی بات کی مدام
جنازی میں ان اشخاص سیکوئی حاضر نہوںی دینا وَادْفِنِّیْ فِی اللَّیْلِ اِذَا ہَدَأَتِ الْعُیُوْنُ
وَنَامَتِ الْاَبْصَارُ چوتہی یہ کہ نہلانا کفن پہنانا قبرستان میں لیجانا جسد مطہر میرا دفن
زمانہ سوری میں اوسوقت وفنانا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَمِرْثِیَۃٍ قَالَتْ وَاَنَا اَعْلَمُ اَنَّکَ بَعْدِیْ
لَا تَصْبِرُ عَلٰی قِلَّۃِ التَّزْوِیْجِ فَاِنْ اَنْتَ تَزَوَّجْتَ امْرَاَۃً اِجْعَلْ لَہَا یَوْمًا وَّلَیْلَۃً
وَاجْعَلْ لِاَوْلَادِیْ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً دوسری روایت میں آیا کہ خیر النساء نی کہا یا علی میں جانتی ہوں کہ بعد میری
تنہائی پر تمہارا صبر نہوگا امر تزویج دنیا میں ضروری ہی اور مرد کو وقت تنہائی مصیبت بڑی ہی پس ہر گاہ

۹۸

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

بی بی کرنا ایک دراست اونکی پاس رہنا اور دوسری شبانہ روز کو میری اولاد کی پرستاری ہین کہنا

یا اَبَا الحَسَنِ وَلَا تَصِحْ فِیْ وُجُوهِهِمَا فَیُصْبِحَانِ یَتِیْمَیْنِ غَرِیْبَیْنِ مُنْکَسِرَیْنِ ای ابو الحسن

تمکو فرزندوں کی سفارش کرتی ہوں کہ نباہ لینا منہ پر خفا ہو کی ہرگز ترش نہ بولنا کہہ کی ندنیا بدستور کہی

میری بی بی سو نین غمخوار ہو جائینگی غریب و دل شکستہ یتیم و بی مادر کہلائینگی فَاِنَّهُمَا بِالْاَمْسِ فَقَدَا جَدَّ

هُمَا وَالْیَوْمَ یَفْقِدَانِ اُمَّهُمَا ابہی کل کی بات ہی نانا کو ہاتھ سی کہو چکی ہین اور آج ماں کی مرتی

نظروں پر کہو دو الم کرتی ہیت فَالْوَیْلُ لِاُمَّةٍ تَقْتُلُهُمَا وَتُبْغِضُهُمَا بس وای اوس امت پر جو انکو

ظلم و جفا سی قتل کریں اور منہ کالا ہوا ونکا جو دشمنی سی خواہان ایذا ہیں جیتی مرتی یہی اندیشہ ہی انکا

دل نہ دکہی نازک طبیعت ہین سیا داکوئی برا کہی ترچہی نگاہ رکہی مرثیہ فَکَیْفَ لَوْ شَاهَدَتْ

جِسْمَ الْحُسَیْنِ عَلٰی حَرِّ التُّرَابِ بِلَا رَاْسٍ عَلَی الْبَدَنِ ای اہل عزا بنظر غور دیکھو اس بات کو

ذرا تصور کرو بس کیونکر فاطمہ کی جان کو دشت کربلا مین صبر و قرار پڑتا اگر جسم بی سر امام حسین علیہ السلام

جلتی ریت مین سامنی چشم سی گذرتا مُغْتَسِلٌ بِدِمَاءِ النَّحْرِ مُنْقَضَّةٌ بِالصَّافِنَاتِ ذَوِی

الْاَحْقَادِ وَالْاِحَنِ خنجر جفا سی گلا کٹوایا گرد کی اہو سی بدن نہلایا لاش صد پاش خاک پر گری

اہل جفا کی سم ستور سی پامال و فرسودہ ہوا جنوب و شمال اوسپر آتی جاتی ہوا پیغمبر ہو جہان پارہ

تن عریان کو اور باقی مَهْشُوْمُ الصَّدْرِ دَامِی النَّحْرِ مُنْعَفِرُ الْخَدَّیْنِ مُلْقًی بِلَا غُسْلٍ وَلَا کَفَنٍ

سینہ کی ہڈیان روندی سی چور اگہا ی حلقوم سی خون بہا رخساری دونو مٹی بہری نہی دہان

جنازہ بی غسل و کفن دہوپ مین طپان اَثْوَابُهُ مِنْ تُرَابِ الطَّفِّ قَدْ نُسِجَتْ لَهَا الرِّیَاحُ

بِاَلْمَرْقِیِّ وَلَا رُدْنٍ سب لباس کو غبار کرلوٹ لگئی تہی کہریں شمشیر و خار ای جراحات کی

رین رکہتی تہی ہوا نی اپنا دامن پر اخیار کا ناک اوسپر پہیلا یا جامہ بی گریبان و آستین مین قدر

بتول کو پہنایا وَرَاْسُهٗ فِی الْقَنَا الْعَالِیْ وَشَیْبَتُهٗ مَصْبُوْغَةٌ بِدِمَاءِ النَّحْرِ فِی اللّٰهِ

99

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

سرِ انور نوک پر نیزۂ بلند کی چڑھا ہلتا دست جفا سی اعدا کی اطراف دشت میں پڑا پھرتا محاسن سفید
جسم کی لہو سی خضاب قتل سی مظلوم غریب کی معمورہ جہان خراب ہر روی ابو عبد اللہ محمد
بن علی البصری و احمد بن حنبل و ابو عبد اللہ بن بطۃ باسانیدہم عن ام
سلمی امراۃ ابی رافع قالت اشتکت فاطمۃ شکواھا التی قبضت فیہ وکنت
امرضہا فاصبحت یوما اسکن ما کانت راویان معتبر نی اپنی سند سی کہا کہ ام سلمی زوجہ
ابی رافع کی زبانی سنا نقل کرتی ہی رنجور ہوئیں فاطمہ اوس بیماری میں انتقال کیا میں خدمتگذار تیمار
رہتی تہی ایک روز جو سوتی اوٹہیں قدری ادنکا جی ٹہرا فخرج علی الی بعض حوایجہ
پس علی مرتضی علیہ السلام باہر گئی اپنی حاجت کی سر انجام کو مصروف رہی فقالت اسکبی لی
غسلا فسکبت لہا فقامت واغتسلت احسن ما یکون من الغسل ثم لبست
اثوابہا الجدد پس خادمہ کو صدیقہ کبری نی فرمایا میری نہانی کو پانی لا تا جب آب غسل
مہیا کیا بدن مطہر اچھی طرح سی دہویا اور عمدہ لباس کو اپنی پہنا ظاہر کی اوس آخری نہا وکا
سا کہنا ثم قالت افرشی فراشی وسط البیت ثم استقبلتہ وناءمت پھر بولیں فرش کو
حجرہ مصلا میں بچھا ہر گاہ بستر آرامش گستردہ ہوا وہ معصومہ رو بقبلہ ہو لیٹیں قصد رحلت پہ
دنیا سی عازم جنت ہوئیں وقالت انا مقبوضۃ وقد اغتسلت فلا یکشفنی احد
ثم وضعت خدہا علی یدہا وماتت جسی ارشاد کیا اسوقت یقین ہی کہ میں نہیں
جیون کوئی مجہی برہنہ نکری کہ نہا چکی ہوں پھر بازو پر اپنا منہ اور چہرہ رکہا ایسا دم واپسیں
جو فنا ہیہ سوت چکہا وروی انہا بقیت بعد ابیہا اربعین صباحا ولما
حضرتہا الوفاۃ قالت لاسماء ان جبرئیل اتی النبی لما حضرتہ الوفاۃ
بکافور من الجنۃ فقسمہ اثلاثا ثلثا لنفسہ وثلثا لعلی وثلثا لی وکان

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

اربعین دیر تھا روایت کی بعد وفات رسول خدا چالیس دن بہشتہ حیات فاطمہ زہرا باقی رہا
ہرگاہ وقت رحلت آیا اسما بنت عمیس کو یوں کہا جبرئیل ہنگام انتقال خیر الانام آئی چالیس درہم کافور بہشت
لائی تھی جو پیغمبر نی میری اور علی اور اپنی واسطی تین حصّی فرمائی تھی فَقَالَتْ یَا اَسْمَاءُ ائْتِینِی بَقِیَّةَ
حَنُوطِ وَالِدِی مِنْ مَوْضِعِ کَذَا وَ کَذَا فَضَعِیهِ عِنْدَ رَأْسِی فَوَضَعَتْهُ بولین اسما
وہ بقیہ حنوط والد جو مالا میری بالین سی لگا بنت عمیس نا قل ہی کہ یسی ویسا ہی کیا ثُمَّ تَسَجَّتْ
بِثَوْبِهَا وَ قَالَتِ انْتَظِرِینِی هُنَیْهَةً وَ ادْعِینِی فَاِنْ اَجَبْتُكِ وَ اِلَّا فَاعْلَمِی اِنِّی قَدْ قَدِمْتُ
عَلَی اَبِی پس چادر تانکی دراز ہوئین تھی کہا یا تھوڑی دیر انتظار کرنا پھر پکارنا اگر جواب نہ دیا تو
جان لینا کہ مین اپنی والد کی پاس گئی خبر مرگ دینا فَانْتَظَرَتْهَا هُنَیْهَةً ثُمَّ نَادَتْهَا فَلَمْ تُجِبْهَا
فَكَشَفَتِ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهَا فَاِذَا بِهَا قَدْ فَارَقَتِ الدُّنْیَا اوسنی قدری راہ دیکھی اور پکارا
مگر جواب نہ ملا کپڑا منہ سی ہٹا کی دیکھا تو دنیا سی کوچ کیا تھا فَبَیْنَمَا هِیَ كَذَلِكَ اِذْ دَخَلَ الْحَسَنُ
وَ الْحُسَیْنُ فَقَالَا یَا اَسْمَاءُ مَا یُنِیمُ اُمَّنَا فِی هَذِهِ السَّاعَةِ قَالَتْ یَا ابْنَیْ رَسُولِ اللهِ
لَیْسَتْ اُمُّكُمَا نَائِمَةً قَدْ فَارَقَتِ الدُّنْیَا ناگاہ اس حال مین حسنین گھر مین آئی سبکی حضور
محزون دیکھین بولی ای اسما اس وقت کیون ہماری والدہ سو رہین اونسی کہا ای فرزندان خیر الوری
مان تمہاری خوابیدہ نہین بلکہ شدت مرض مین دنیا سی گذر گئین فَوَقَعَ عَلَیْهَا الْحَسَنُ
یُقَبِّلُهَا مَرَّةً وَ یَقُولُ یَا اُمَّاهُ كَلِّمِینِی قَبْلَ اَنْ تُفَارِقَ رُوحِی بَدَنِی پس فرط شوق سی
امام حسن علیہ السلام دوڑ کی لاش پر گری دست و پا کی بوسی لیتی چلاتی نالان رہی ای مادر مشفق
بولو آواز سنا دو تا کہ قرار آئی قبل از ان جو میری جان تنسی نکل جائی قَالَتْ وَ اَقْبَلَ الْحُسَیْنُ
یُقَبِّلُ رِجْلَهَا وَ یَقُولُ یَا اُمَّاهُ اَنَا ابْنُكِ الْحُسَیْنُ كَلِّمِینِی قَبْلَ اَنْ یَتَصَدَّعَ
قَلْبِی فَاَمُوتَ امام حسین علیہ السلام عذریۂ الست مین دوڑی قدم زہرا سے جا کی لپٹی پکاری ای ماں

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

مین تمہارے پسر حسنین ہون مینہ سے بولو تا درد جگر مین فراق کی نہ مرجاون قالت لہما اسماء یا ابنَی
رَسُولِ اللّٰہِ انطَلِقَا اِلٰی اَبِیکُمَا عَلِیٍّ فَاَخبِرَاہُ بِمَوتِ اُمِّکُمَا فَخَرَجَا حَتّٰی اِذَا کَانَا
قُربَ المَسجِدِ رَفَعَا اَصوَاتَہُمَا بِالبُکَاءِ اسمار نی اونسی کہا ای ابناء مصطفی خدمت پدر مین
جاؤ رحلت سی خاتون قیامت کی خبر کرو یہان لاؤ جلدی دونو غمزدہ نکلی قریب مسجد پہنچی تو بکار کی
رو نی لگی فَابتَدَرَہُمَا جَمِیعُ الصَّحَابَۃِ فَقَالُوا مَا یُبکِیکُمَا یَا ابنَی رَسُولِ اللّٰہِ لَا اَبکَی اللّٰہُ
اَعیُنَکُمَا لَعَلَّکُمَا نَظَرتُمَا اِلٰی مَوقِفِ جَدِّکُمَا فَبَکَیتُمَا شَوقًا اِلَیہِ سب صحابی دوڑی
پوچہا ای ابنای نبی اللہ خدا تمکو نہ رلائی مگر جای نانا کو خالی دیکہنی سی رقت مین آئی فقالا
اَوَلَیسَ قَد مَاتَت اُمُّنَا فَاطِمَۃُ الزَّہرَاءُ قَالَ فَوَقَعَ عَلِیٌّ عَلٰی وَجہِہٖ یَقُولُ جواب
مگر نہین جانتی کہ ہماری والدہ مرگئین امیر المومنین یہ ماجرا سنکی دوڑی جنازۂ بتول پر گری
با ہن گلی مین ڈالدین بی اختیار چشمہ حسرت سی دریای سرشک بہائی یہ اشعار مرثیہ حسنا کو
سنائی شعر بِمَنِ العَزَاءُ یَا بِنتَ مُحَمَّدٍ کُنتُ بِکِ اَتَعَزّٰی فَفِیمَ العَزَاءُ مِن بَعدِکِ
وَفِی رِوَایَۃِ الکَافِی قَد ذَکَرتُہٗ قَبلَ ہٰذَا ثُمَّ تُوُفِّیَت فَصَاحَت اَہلُ المَدِینَۃِ
صَیحَۃً وَاحِدَۃً وَاجتَمَعَت نِسَاءُ بَنِی ہَاشِمٍ فِی دَارِہَا فَصَرَخُوا روایت مین ذکر کی
جو پہلی اوسکا ذکر ہوا لکہا ہی کہ جب سیدۃ النساء نی دنیا سی ارتحال کیا ہی یکبارہ شور بکا خلق مدینہ کا
ایسا اوٹہا کہ عالم کو ہلادیا ساری زنان بنی ہاشم گہر مین شاہ مردانکی فراہم آئین جوش ماتم اور عزای
بتول مین ول کہولکی چلائین وَاَقبَلَ النَّاسُ مِثلَ عُرفِ الفَرَسِ اِلٰی عَلِیٍّ وَہُوَ جَالِسٌ
وَالحَسَنُ وَالحُسَینُ بَینَ یَدَیہِ یَبکِیَانِ تمام اہل مدینہ مثل انبوہ یال اسپ امام کی
پاس حاضر ہوی حسنین اونکی خدمت مین مصیبت مادر سی رونی پر سرگرم رہی فَبَکَی النَّاسُ
لِبُکَائِہِمَا وَاجتَمَعَ النَّاسُ فَجَلَسُوا وَہُم یَضِجُّونَ وَیَنتَظِرُونَ اَن تَخرُجَ الجِنَازَۃُ

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

فیصلون علیہا ساری لوگ فرزندان رسول کی رقت سی تڑپتی تہی جمع آوری کرتی اکی بیٹھی
بیٹھی مصروف نالہ و بکا رہتی تہی انتظار میں انکہیں بچھاتی جنازہ باہر آئی تا او سپر نماز پڑھین
پھر تابوت کی ہمراہ با دل گدازہ جانب مدفن بڑہین وخرج ابو ذر فقال انصرفوا
فان ابنۃ رسول اللہ قد اخر اخراجہا فی ہذہ العشیۃ ناگاہ ابو ذر نکلی زنان
مردسی اپنی گھر پھر جانی کو کہا کہ اس رات مین اوٹھانا میت کا موقوف رہا فقام الناس
وانصرفوا سب لوگ اوٹھکی چلی گئی وہان در حرم پر کچھ نرہی فلما ان ہدات
العیون ومضی من اللیل اخرجہا علی والحسن والحسین وعمار والمقداد
والعقیل والزبیر وابو ذر وسلمان وبریدۃ ونفر من بنی ہاشم
وخواصہ صلوا علیہا پس ہرگاہ ساری خلقت کی آنکھہ نیند سی بند ہوی رات بہی
زیادہ نصف سی گذری علی مرتضی علیہ السلام نی تابوت کو اوٹھا کی بیت الشرف سی باہر
نکالا حسنین وعمار ومقداد وعقیل وزبیر وابو ذر وسلمان وبریدہ اور دو بنی ہاشم و بعضی خواص کی
ہمراہ نماز کو پڑہا ودفنوہا فی جوف اللیل وسوی علی حوالیہا قبورا مزورۃ
مقدار سبعۃ حتی لا یعرف قبرہا پردہ شب مین اوس مستورہ کو داخل قبر کیا اور نشان
مزار کو نظر اغیار سی ہٹا دیا علی علیہ السلام نی بجائے مزار کی برابر سات قبرین بنائین تاکہ اوس
مدفن بتول کو پا نائین مخالفین وفی روایۃ ورفع عن فضۃ فقال علی واللہ لقد
اخذت فی امرہا وغسلتہا فی قمیصہا ولم اکشفہ عنہا فواللہ لقد کانت
میمونۃ طاہرۃ مطہرۃ روایت دیگر مین فضہ سی مذکور آیا ہی کہ شاہ ولایت فی کہا قسم
خدا کی مین سامان دفن زہرا کی مشغول ہوا کرتی کی ساتہہ میت کو نہلایا ہرگز جامہ بدن سی نہین
اوتارا معصومہ کو پاک اور پاکیزہ پایا ثم حنطتہا من فضلۃ حنوط رسول اللہ وکفنتہا

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

و ادرجتہا فی اکفانہا بعد ازان تقاضائی کافوری رسولِ خدا کی حنوط بھر کا پھر کفن پہنایا اور
چادر میں بدن کو لپیٹا فَلَمَّا هَمَمْتُ اَنْ اَعْقِدَ الرِّدَاءَ نَادَيْتُ يَا اُمَّ كُلْثُوْمٍ يَا زَيْنَبُ
يَا سَكِيْنَةُ يَا فِضَّةُ يَا حَسَنُ يَا حُسَيْنُ هَلُمُّوْا تَزَوَّدُوْا مِنْ اُمِّكُمْ فَهٰذَا الْفِرَاقُ
وَاللِّقَاءُ فِي الْجَنَّةِ جب چاہا کہ ردای کفن کا بند باندھوں اہلبیت کو پکارا دیا زینب و ام کلثوم
و سکینہ و فضہ آو ای حسن و حسین تم بھی قدم بڑھاؤ اپنی ماں کی جسدِ شریف سے وداع آخر کر لو یہ ساعت
جدائی ہی پھر شاید جنت میں خسارہ دیکھو فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَهُمَا يُنَادِيَانِ وَاحَسْرَتَا
لَا تَنْطَفِيْ اَبَدًا مِنْ فَقْدِ جَدِّنَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَاُمِّنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ حسن و حسین نے
تو آن دوڑی بیقراری جگر میں درد جھوری سی چلاتی تھی واحسرتا جوش غم ہرگز کم نہو گا جد بزرگوار کی
فوت ہونی کا اور اندوہ شدید رہیگا اماں فاطمہ زہرا کی جان کھوئیگا يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَيَا اُمَّ
الْحُسَيْنِ اِذَا لَقِيْتِ جَدَّنَا مُحَمَّدًا الْمُصْطَفٰى فَاَقْرِئِيْهِ مِنَّا السَّلَامَ وَقُوْلِيْ لَهٗ اَنَّا قَدْ
بَقِيْنَا بَعْدَكَ يَتِيْمَيْنِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا ای مادر حسن اور حسین ہرگاہ نانا رسول اللہ سی ملنا
تو ہمارا سلام اور یہ پیام حسرت انجام کہنا ہم تمہاری موت سی دنیا میں غریب اور یتیم رہی تنہائی میں
افسردہ حال و مصیبت کی تھیم ہوی فَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اُشْهِدُ اللّٰهَ اَنَّهَا قَدْ حَنَّتْ
وَاَنَّتْ وَمَدَّتْ يَدَيْهَا وَضَمَّتْهُمَا اِلٰى صَدْرِهَا مَلِيًّا امیر المؤمنین فرماتی ہین خدا کی
نام سی گواہی دیتا ہوں جب حسنین سے آرائش مادر چکی تو کیا دیکھتا ہوں فاطمہ کا جنازہ اونکی جانب
پھر ابہت خم ہوا یا لہ حسرت زدہ صدای خفیف سی اوٹھا ہاتھوں کو بڑھا کی چادر کفن سی نکالا اور دونو
فرزندونکو اپنی طرف کھینچا یا ہونکو گردن میں ڈالا فرط شوق و رغبت میں سرونکو سینہ سی لگایا
ایسی دلکی ارمان سی پیار کیا جو عرش و فرش کو رقت میں لایا اس ماجرا سی عجب تلاطم شور و بکا
نظر آیا کہ چار سمت سی نوحہ وا فاطمتا اور وا مصیبتا آسمان کو بڑھا فَاِذَا بِهَاتِفٍ مِنَ السَّمَاءِ يُنَادِيْ

دوسری مجلس وفات اور دفن بتول عذرا علیہا السلام

یا ابا الحسن ارفعهما عنها فلقد ابکتا واللّٰه ملائکة السماوات فقد اشتاق الحبیب الی المحبوب ناگاہ فلک سے ہاتف غیب نے پکارا جلدی خبر لو اے ابو الحسن دونو ں اپنے پیغمبر کو بتول کی چھاتی پر سے اوٹھا و کہ انکا ماں سے ملنا ام الائمہ کا مہربانی و محبت کرنا جو دیدہ قدسیون سے گذرا تو سب ملایکہ نے رو دیا غلبہ حزن سے حبیب و محبوب کے تاسف کیا قال فرفعتهما عن صدرها وجعلت اعقد الرداء وصی مصطفی نے کہا کریعنی حسن او حسین کو صدر سے بنت نبی کی چھڑایا جلد سے رداے کفن کی بند کو باندھا تابوت کو اوٹھایا ثم حملها علی یده واقبل بها الی قبر ابیها ونادی السلام علیک یا رسول اللّٰه السلام علیک یا حبیب اللّٰه عنی السلام علیک والتحیة واصلة منی الیک ولدیک ومن ابنتک النازلة علیک بفنائک پس اپنے ہاتھو پر خیر نسا کا جنازہ لیا سمت مزار والد بزرگوار کی سلام کیا پکارے یا رسول اللّٰه تم پر تحیت اور درود ہو میری اور جانب سے تمہاری بیٹی کی جو خدمت اقدس میں پہنچی وان الودیعة قد استردت والرهینة قد اخذت فواحزناه علی الرسول ثم من بعده علی البتول بخشی ہوئی امانت پھر گئی اور گروی ودیعت کبری کی ہاتھ سے چلی افسوس ہے اشتیاق میں جناب رسول کی اور حزن والم ہے فراق سے بتول کی ثم عدل بها علی الروضة فصلی علیها فی اهله واصحابه وموالیه واحبائه وطائفة من المهاجرین والانصار پھر روضہ سے دوسری طرف لیکے تابوت چلے اہلبیت و اصحاب و موالی و احبا اور طائفہ مہاجر و انصار کی ہمراہ نماز سے فارغ ہوے وفی روایة فلما جن اللیل غسلها علی ووضعها علی السریر وقال الحسن ادع لی ابا ذر فدعاه فحملاه الی المصلی فصلی علیها ثم صلی ... کہتے ہیں روایت میں ابا ذر جب رات اندھیری بہت گذری

دوسری مجلس وفات اور دفن بتول عذرا علیہا السلام

سیدۂ نسا کو نہلایا جامۂ آخرت پہنایا عماریمین لاش رکھی شاہ نجف نی امام حسن سی کہا بلاؤ لوگوں کو ہرگاہ سعادت حضوری ملی تابوت کو لیجا کی مصلا مین نماز پڑھی پھر دو رکعت اور بھی ادا کی شاید یہ صلوۃ تہنیت ہوگی وَرَفَعَ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ فَنَادٰى هٰذِهٖ بِنْتُ نَبِيِّكَ فَاطِمَةُ اَخْرَجْتَهَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ فَاَضَاءَتِ الْاَرْضُ مِيْلًا فِىْ مِيْلٍ پھر اپنا ہاتھ جانب آسمان اوٹھایا مناجات مین سامع الدعا کو سنایا اے خدا یہ بیٹی تیری نبی کی جسکی ظلمت سی نکالا بمقام نور مین وہ پہنچی پس روشن کرا دسکی واسطی قبر سطح عرض اور طول مین نور کی میل بھر فَلَمَّا اَرَادُوْا اَنْ يَدْفِنُوْهَا نُوْدُوْا مِنْ بُقْعَةٍ مِنَ الْبَقِيْعِ اِلَىَّ اِلَىَّ فَقَدْ رُفِعَ تُرْبَتُهَا مِنِّىْ جسوقت ارادہ کیا زہرا کو دفن مین لٹانا بقعہ سے آئی بقیع کی آواز آئی میت کو میری پاس لانا بدرستی کہ اوسکی تربت اسی جا بنائی ہی میری مٹی سے اوٹھائی خوابگاہ معصومہ مقدر فرمائی ہی فَنَظَرُوْا فَاِذَا هِىَ بِقَبْرٍ مَحْفُوْرٍ فَحَمَلُوا السَّرِيْرَ اِلَيْهَا فَدَفَنُوْهَا قریب جا کی دیکہا وہان قبر مبارک بنی ہوئی تیار تہی سریر کو اوٹھا کی بڑہایا خاک مین دفنایا تو ساری وادی مہبط انوار تہی فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَقَالَ يَا اَرْضُ اسْتَوْدَعْتُكِ وَدِيْعَتِىْ هٰذِهٖ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ فَنُوْدِيَ مِنْهَا يَا عَلِىُّ اَنَا اَرْفَقُ بِهَا مِنْكَ فَارْجِعْ وَلَا تَهْتَمَّ پس گور کی سرہانی علی مرتضی علیہ السلام بیٹھی اور کہا اے زمین اپنی امانت دختر پیغمبر خدا کو تجھی سونپا حفاظت وحرمت کرنا حضرت کو آرام سے غافل نہ ہونا گوشہ تنہائی سے گھبرا نہ جانا دل حضرت کا ملول ہی اوسکو بہلانا میں تجھ سی زیادہ مہربان رہونگی خاطر جمع رکہنا اب گھر کو پہر جا اور فراق مین غم نکہا فَرَجَعَ وَاَسْنَدَ الْقَبْرَ فَاسْتَوٰى بِالْاَرْضِ فَلَمْ يُعْلَمْ اَيْنَ كَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اور پہر قبر کو بند کیا اور نشان زمین پر مٹا دیا کوئی نہین جانتا وہ کہان ہی تا بروز قیامت معلوم ہوگا یہان ہی وَرُوِىَ اَنَّهُ لَمَّا صَارَ بِهَا اِلَى الْقَبْرِ الْمُبَارَكِ

۱۰۶

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت شاہ ولا

خَرَجَتْ یَدٌ فَتَنَاوَلَتْهَا وَانْصَرَفَ نقل کی ہی جب سیر بتول جانب منزل عقبی اندر
اوسکے عازم ہوئی ناگاہ قدرت خدا سی دو ہاتھ ظاہر ہین نکلی جنازہ اونکو دیکھی لالان نشان
مٹایا اور پھر چلی سبحان اللہ جسکا تابوت رانگو نظر نامحرم سی مستور اوٹھایں اور پردہ خدا مین
مزار مبارک غیر مشہور بنایا ہین مراتب قرب رسول وافر ہون ملایکہ رفیع الشان گھر کی خادم
مجاور ہون اوسکی اولاد کو ظلم و بیداد سی یزید و ابن زیاد مارے اسباب لٹی خیمہ جلی چادر بھی
ناموس کی اوتاری بیٹی پیاسی شہید ہون تو گور و کفن نپایین بنات کو بی پردہ اسیر و خوار
پھرائین نظم ملی لفہ کلفت ہی اگی میری زبان کو بدرقت سی ہوش باقی نہین اسباب ہلکان
آل نبی ہین ماتم زہرا کا تہا وہ شور نالون فی بیقرار کیا انس و جان کو زینب ہوئی غم ابن الحزن
مادر کی سوگوار غم فی سیاہ پوش کیا آسمان کو حوران خلد روئی ابن زہرا کی واسطی × بیت
بنا یا ہی قصہ عیان کو سنکر کلام ناظم دل خستہ حزین دشت جوش گریہ سی پیر و جوان کو

مجلس تیسری منقبت اور خوشی شہادت مین شاہ ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

سرداہجی داخل ہین خلیل شہ کی ہمراہون مین جبریل و سرافیل ثنا خوانون مین کہتا ہی ہم ساکرین کا
تہا ہی خورشید چہرہ ہی مرا علی کی دربانون مین سر پاکی جین سی عین عبا بنتا سر الف لام
لام وہ لام کہ جس لام سی اسلام ہوا یی سی یا ورہوی شکل مین ہر ایک بندی کی وہین فناء
ہون کیا خوب علی نام ہوا سر پاکی حیدر کی فضایل کوئی کیا جانتا ہی حق جان نی کا رب
جانتا ہی پوچھی کوئی مجھسی تو مین کہہ دون یہ دیہ جاتا ہی یہ بیٹی کہ حسد جانتا ہی سر پاکی
خالص نہ ایمان کو جو ہونا ہی گا تو خاک درگل پہ ہونا ہوگا اگر خواب اجل نصیب مین جاہی دم
اکسیر مری حق مین وہ سونا ہوگا تمہید بنا فضایل علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا

ثم قال اللهم هؤلاء اهل بيتي
و اهل بيتي اخي من ...
موفق بن احمد المكي باسناده
يرفعه الى جابر بن عبد الله
الانصاري قال قال رسول الله
الله جاءني جبرئيل من عند
ربي بورقة آس خضراء مكتوب
فيها اني افترضت على
خلقي محبة علي بن ابي طالب
فبلغهم ذلك ومن مناقب

تیسری مجلس فضیلت او منقبت امیر المومنین علیہ السلام

زمانہ ہو جو معجزات مرسلان سلف کی متواتر اہل خبر نے سنے وہ اشارات سے انگشت شاہ نجف کی ظاہر
دیکھے بلکہ بعد انتقال کسی نبی کی قبر سے خارقِ عادت کا عقدہ نہیں کھلا جو خلیفہ رسول کی تربت سے
مرۃ بن قیس کو مکاشفہ ضربت ملا، راویانِ آثار نے زبانِ صدق و صفا سے بیان کیا ہے کہ آنحضرت نے
دہانِ وحی ترجمان سے نشان دیا ہے جب میں شبِ معراج درجۂ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ کو
پہنچا دلِ مضطرب کا انتشار خوفِ الٰہی سے بے انتہا دیکھا، پس ایک ہاتھ بازوئے رحمت اور شانۂ
قدرت سے میری پشت پر ملایم رکھا گیا، جو دست یداللہ بھائی علی ابن ابیطالب کی پنجۂ مشکلات کشا سے
مشابہ دیکھا، خنکی سے التہابِ جگر میں فوراً تسکین آئی قلبِ مشوش نے بہت سی راحت اور تسکین پائی
راوی کہتا ہے بعد از فتحِ مکہ خیر الورٰی اور علی مرتضیٰ حرم کعبہ میں داخل ہوئے، اصنامِ قریش پتھر کی جا بجا
پست و بلند میں رکھے دیکھے، ہادمِ کفر و بدعت نے جو نیچے پائے توڑ کر پھینکے، دیوار و طاق بلند میں باقی
رہے، سیدِ انبیا نے سرورِ اولیا سے کہا میرے دوش پر چڑھو، اونچا ہو کے ہاتھ بڑھاؤ اور ان بتوں کو توڑو، حسب
الارشاد ولیٔ خدا محل میں لائے قدم پاک بالائے مہرِ نبوت دہر کی لات و عزیٰ گرائے، رسولِ خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ یہ بات فریقین کو مقبول ہے اس پائے سرفرازی نے میری پشت
سینہ کو وہ سردی بخشی جو شبِ معراج میں اوس ہاتھ سے پائی تھی اس مضمون کو مولانا طبسی رضی نے
قولِ معصوم لائے ہیں بحرِ فضائل سے متقارب منظوم فرماتے ہیں قِیْلَ لِیْ قُلْ لِعَلِیٍّ مَدْحًا +
ذِکْرُهُ یُخْمِدُ نَارًا مُوْصَدَہْ مجکو بشارت دی کہ علی علیہ السلام کی مدح کہو ذکر اوسکا بجھاتا
اور دور کرتا ہے آتش سوزاں کی عذر کو قُلْتُ لَا اَقْدِمُ فِیْ مَدْحِ امْرِئٍ جِبْرَئِیْلُ وَرَسُوْلُ
حَمِدَہْ میں نے کہا اوسکی ثنا نہیں کرسکتا جسکی مناقب خوان ہوں جبرئیل اور پیغمبر خدا
وَالنَّبِیُّ الْمُصْطَفیٰ قَالَ لَنَا لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ لَمَّا صَعِدَہْ بدرستی کہ فرما گئے ہیں خاتم انبیا
کہ ہر گاہ لیلۃ المعراج میں پایۂ رفعت سے قرب میں پہنچا وَضَعَ اللّٰهُ عَلٰی کَتِفِیْ یَدًا فَاَحَسَّ الْقَلْبُ

تیسری مجلس فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

معفراً وجهه في التراب کنیت حضرت ابو الحسن و ابو السبطین و ابوتراب جو خاک

رسالت مآب نے مقرر کی تھی ہرگاہ خاک سجدہ گاہ پیشانی و منہ پر لگی ہوئی دیکھی تھی

القابه المرتضى ويعسوب الدين وامام المتقين ولقبه صلى الله

عليه وآله امير المؤمنين وخصه النبي بها لما قال سلموا على علي بامرة

المؤمنين القاب مبارک ہیں مرتضی و یعسوب الدین و امام المتقین کے سوا خاص

امیر المؤمنین مقرر کیا سلام کرو علی مرتضی پر سرداری مومنین کا سبکو حکم دیا ولم يجوز

اصحابنا ان يطلق هذه اللفظ لغيره من الائمة عليهم السلام نہیں جائز

رکھا ہماری علمائی اہل اسلام نے یہ لقب کسی امام پر ائمہ ہادی عشر علیہم السلام سے آپ

فضائل امير المؤمنين ومناقبه كثيرة وليست الشيعة مختصة

برواياتها وان اختصت بكثير منها فقد روت العامة والمخالفون من ذلك

تحقیق کہ فضائل اور مناقب امیر المومنین کی وافر ہیں بیان اونکی جماعت شیعہ پر کیا منحصر ہے

مخالف اور عامہ نے اتنی روایتیں ذکر کی ہیں جو کثرت میں شمار سے زیادہ مشہور ہوئیں ولقد

قال السيد الاجل المرتضى علم الهدى سمعت شيخا مقدما في الرواية

من اصحاب الحديث يقال له ابو حفص عمر بن شاهين يقول انى جمعت

من علي عليه السلام خاصة الف جزء سید مرتضی علم الہدی نے کہا سنا میں نے ایک

شخص عالم احادیث کو [illegible] ابو حفص عمر بن شاہین اسم [illegible] کہتا تھا اور کہتا تھا میں فضل و کرامت کی

علی علیہ السلام کی ہزار جزو کو لکھا وما رواه اصحابنا من ذلك فلا يحصى اطاقة

ولا يعد الا فقه جو ہماری فاضلین امامیہ نے اس باب میں روایتیں فراہم کیں وہ ہرگز

احاطہ شمار میں نہ آویں [illegible] من خصائصه التي لم يشركه

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت علی مرتضی علیہ السلام

فمنہا غیرہٗ کا تھوڑا ذکر مقدس بطور قطرۂ دریا و دانہ خرمن ایراد کیا جو صفات ہیں اوس جناب کا کوئی شریک نہیں ہوا و منہا عن ابی ذر انہ سمع النبی یقول فی علی انت اول من امن بی و انت اول من یصافحنی یوم القیمۃ ابو ذر غفاری نی کہا کہ پیغمبر سے میں نی سنا جو علی مرتضی کی حق میں فرمایا بمقام عزت اور معرفت بتایا ای برادر حیدر صفدر تم صاحب شرف ہو کہ سب سی پہلی ایمان لای میری طرف ہو روز قیامت ساری بیشتر ملو گی بمقدم ثقلین مجھسی مصافحہ کرو گی و انت الصدیق الاکبر و انت الفاروق یفرق بین الحق و الباطل و انت یعسوب المؤمنین و المال یعسوب الکافرین تم ہو صدیق اکبر حق اور باطل کی فارق مبین سردار مومنین اور آخر کو یعسوب الکافرین فروی عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ لقد صلت الملائکۃ علی و علی علی سبع سنین و ذلک انہ لم یصل معی غیرہٗ ابی ایوب انصاری نی کہا کہ رسالتمآب نی ارشاد کیا بدرستی کہ سات برس ملائکہ نی علی اور مجھپر صلوٰۃ بھیجی اسواسطی کہ سوای حیدر کی میری ساتھہ کسینی نماز نہیں پڑہی منہا قولہ یوم احد و قد انہزم الناس و بقی علی یقاتل القوم حتی فض جمعہم و انہزموا اور اوسمین قول ہی خیر الوری کا جبکہ اصحاب نی غزوہ احد میں مقابلہ کفار سی کنارہ کیا علی مرتضی کا قدم ثہر استقدم رہا اعدا سی آنا لڑی جو سبکو بہگا کی چہوڑا فقال جبرئیل ان ہذہ لہی المواساۃ جبرئیل نی نظر انصاف سی کہا کہ تجہ ای کعبہ ای سرور انبیا یہی مرتبہ دوستی اور محبت الہی کا جو حیدر کرار نی تمسی ای احمد مختار ادا کیا فقال علیہ و آلہ السلام لجبرئیل علی منی و انا منہ فقال جبرئیل و انا منکما سید البشر بولی کیون نہ ہو وہ اہل وفا کا پیشوا کہ علی ہی میرا میں ہون اوسکا

مجلس تیسری فضایل اور مناقب علی مرتضیٰ علیہ السلام

جبرئیل نے عرض کی ہیں تم دونو کا توسل والا ومنہا قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ انا مدینة
العلم وعلی بابہا من اراد العلم فلیأت الباب پھر ارشاد ہی سرور انبیا کا معرفت کو
شاہ اولیا کی فعل حقیقت کہو لاریب شہر سمجھو علم خدا کا اور علی دروازہ عالی اوسکا جو طالب ہو
دار العلم نبوت ہین انکی کا وہ پیدا کری باب سی راہ ورسم تولا ومنہا قولہ علیہ وآلہ السلام
ضربة علی یوم الخندق افضل من عبادة الثقلین و نعت کی خبر حضرت نے
فرمائی کہ علی ولی نی غزوہ خندق مین ایسی بہت بڑہائی جو ایک ضربت سر مشرک پر لگائی عباد
ثقلین سی زیادہ فضیلت پائی ہی وعن کعب بن محمد القرظی قال افتخر طلحة بن
عبد الدار وعباس بن عبد المطلب وعلی بن ابی طالب کتاب اخوند مین
لکہا ہی کعب ابن محمد قرظی نی کہا ہی ایک روز حرم مین ابن طلحہ اور عباس اور علی ابن ابیطالب
ہاشمی تہی ہر واحد اپنی شرف کی مقام پر فخر و مباہات کرتی تہی فقال طلحة معی مفاتیح
الکعبة ولو اشاء بت فیہا طلحہ بولی میری ہاتہ مین بیت اللہ کی قفل اور کنجی ہی اگر
بند کروں یا کہولوں اختیار مجہی ہی وقال العباس انا صاحب السقایة والقائم
علیہا ولو اشاء بت فی المسجد عباس نی کہا حاجیوں کی پانی پلانی کا اہتمام رکہتا ہوں
چاہ زمزم اور سبیل بیت الحرام کا مالک رہا ہوں عنقریب اپنی دیکہوں پلاؤں اور چاہوں تو
آرام سی مسجد مین رہوں فقال علی علیہ السلام ما ادرت ما تقولون خانہ زاد
صاحب مقام اعلائی فرمایا تم دونو کیا کہتی ہو میری دہیان مین نہین آیا لقد صلیت
الی القبلة سبعة سنة وستة اشہر قبل الناس وانا صاحب الجہاد
الاکبر مین سات برس اور چہ مہینے تک سب سی پہلی نماز پڑہتی ہین والی قبلہ رہا اور و
صاحب جہاد اکبر ہوں جس سی راستہ دین وایمان کا خلق پر کہولا فانزل اللہ تعالی فیہم

مجالس میں فضیلت اور منقبت علی مرتضیٰ علیہ السلام

نازل فرمائی شاہ ولایت کی اور حق تعالیٰ نی آیت رحمت بہیجی اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ومنہا انہ صلی اللہ علیہ وآلہ آخی بین اصحابہ وضرب بیدہ الی علی فقال انا اخوک وانت اخی اور بہی جب کہ رسول خدا علیہ وآلہ السلام نے درمیان صحابہ کبار برادری مقرر کی شانی پر علی مرتضیٰ کی خواہ کہ دست پر ہاتھ مارکی یہ بات کہی مین تمہارا ہون بہائی تمنی میری اخوت کی شرافت پائی فکان علیہ السلام اذا اعجبہ الشیٔ قال انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یقولہا بعدی الا کذاب پس امیر المومنین ہرگاہ کسی مقام تعجب پر آجاتی تو کلام صدق نظام لوگونکو سناتے مین ہون بندہ رب جلا اور برادر محبوب خدا نہین کہیگا اس قول کو میری سوا بعد از مین کوئی بشر الا وہ جہوٹا ہوگا ومنہا ما قالہ فیہ یوم خیبر مما لم یقلہ لاحد غیرہ اور بہی جنگ خیبر مین واسطی شاہ مردانکی ایسا کچہ فرمایا جو اورکسی کی شان مین کبہی نہین کہا تہا قال رسول اللہ والذی نفسی بیدہ لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لیس بفرار یفتح اللہ علی یدیہ یوم غزوہ خیبر جوکہا رسول خدا نے اصحاب سے جبکہ جہادسی بی حصول ظفر پھر آئی بیشتر لشکر اسلام اشرار کی مار سی شرمائی تب فرمایا قسم خدا کی جسکی قبضہ مین میری جان ہی کل نشان اپنا دونگا اوسکی ہاتہہ مین کہ شیر خدا ہی خدا ورسول کو دوست رکہتا ہی اور وہ بہی پیار کرتی ہیںٹ چاہتی ہین اوسکو فرار کرنیوالا نہین ہاتھ سی اوسکی قلعہ کی فتح ہوگی اسکی ہاتہ سی اور وہی ومنہا ذکرہ ابو اسحاق ابراہیم بن سعید الثقفی فی کتاب المعرفۃ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری اور ابو اسحاق ابراہیم بن سعید نی روایت کی کہ جابر ابن عبد اللہ انصاری

مجالس تیسری فضیلت منقبت علی مرتضی علیہ السلام

یہ عبارت کہی قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلِیٌّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ بِفَتْحِ خَیْبَرَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ یَقُوْلَ فِیْكَ طَوَائِفُ مِنْ اُمَّتِیْ مَا قَالَتِ النَّصَارٰی فِیْ عِیْسَی بْنِ
مَرْیَمَ راوی خبر دیتا ہی بعد کشایش باب ظفر خیبر جب حیدر صفدر حضور پیغمبر خدا میں آئی مدح
ساقی کوثر میں سرور انبیا یہ سخن لب پر لائی اگر اندیشہ نہوتا کہ بعض امت سی حق میں علی کی
کلمہ کہیں جو نصاریٰ عیسی ابن مریم کو نسبت دیتی یعنی خالق مانتی رہیں لَقُلْتُ فِیْكَ الْیَوْمَ
قَوْلًا لَا تَمُرُّ عَلٰی مَلَاءٍ اِلَّا اَخَذُوْا مِنْ تُرَابِ رِجْلَیْكَ وَمِنْ فَضْلِ طَهُوْرِكَ
یَسْتَشْفُوْنَ بِهٖ تو ہر اینہ یا علی کچھ بیان کرتا میں وہ فضیلت سی تمہاری جو نہیں گذری کسی
قوم کی جمعیت سی ایکبارگی الا یہ کہ خاک قدم کو دوڑکی اوٹہاتی اور پانی ہاتہہ پاؤں دہونی کا
واسطی شفای امراض لیجاتی وَلٰکِنْ حَسْبُكَ اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ تَرِثُنِیْ وَاَرِثُكَ
لاکن یہ کفایت کرتا ہی جو تم دنیا و آخرت میں میری اور میں تمہارا تم ہو میراث لینی والی میری
اور میں وارث تمہارا وَاِنَّكَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ
اور تمکو نسبت قدر میری ساتہہ ہی ایسی جیسی ہارون کو موسیٰ کی قرابت میں برابری تہی مگر یہ کہ
نبوت نہیں ہو سکتی جو خدا نی وہ تشریف مجہپر قطع کردی وَاِنَّكَ تُؤَدِّیْ دَیْنِیْ وَتُبْرِیُٔ
ذِمَّتِیْ وَتُقَاتِلُ عَلٰی سُنَّتِیْ میرا قرض تم ادا کروگی جو حق کسیکا رہجای میری طرفسی پہنچاؤ گی
طریقہ سنت پر کمر باندہ کر لڑو گی اہل خروج اور بغاوت کو تہ تیغ کرو گی وَاِنَّكَ فِی الْاٰخِرَةِ
غَدًا اَقْرَبُ النَّاسِ مِنِّیْ وَاِنَّكَ غَدًا عَلَی الْحَوْضِ خَلِیْفَتِیْ وَاِنَّكَ اَوَّلُ مَنْ یَرِدُ
عَلَیَّ الْحَوْضَ غَدًا کل روز حشر تم سب سی زیادہ میری مقرب ہو گی اور پہلی آکی حوض کوثر کا
پانی پلانی کو نائب ہو گی وَاِنَّكَ اَوَّلُ مَنْ یُکْسٰی مَعِیْ وَاِنَّكَ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ
مِنْ اُمَّتِیْ بہشتی کساری خلائق میں پہلی میری ساتہہ قدم بڑہاؤ گی جامہ جنت پہنوگی

115

مجالس میں فضیلت اور منقبت علی مرتضی علیہ السلام

اونکی لوای حمد فضل و کرم باری سے اونہاوینگی سبب اس سے ہمیشہ بہشت میں جاوینگے وان
شیعتک علی منابر من نور رواء مرویون مبیضۃ وجوھھم حولی
اشفع لھم ویکونون غدا فی الجنۃ جیرانی تمہاری دوست اوپر منبروں نور کی میری گرد
جلوس کرینگے رخساری اونکی ماہ و مہر سے زیادہ درخشاں میری نزدیک مانوس ہونگے پہلی میں اونکی
شفاعت کرونگا جاوینگے مراتب عالیہ رضا و مغفرت لوا وینگے وہ گروہ محبین خلد برین میں جاوینگے
ہماری ہمسایہ ہو کی نعمات ابدی پاوینگے وان حربک حربی وان سلمک سلمی وان سرک
سری وان علانیتک علانیتی تمہاری جنگ بعینہ میری لڑائی اور آشتی بھی جیسی میری صلح
ٹھہرائی تمہاری دلکا بھید راز میرا ہی اور ہر کا ظاہر شال امر علانیہ مصطفی ہی وان السریرۃ
صدرک کسریرۃ صدری ساری نیکیان تمہاری سینہ میں بھری ہیں مانند میری چھاتی کی
جو اوسمیں جلوہ حسنات خفی اور جلی ہیں وان ولدک ولدی وانک تنجز عداتی
تمہاری اولاد سب میری فرزند ٹھہرینگے اور میری وعدے تمہاری ایفا سے گذرینگے وان الحق
معک وان الحق علی لسانک وفی قلبک وبین عینیک تحقیق کہ صدق اور حق
تمہاری ساتھ دل اور زبان پر بھی ساری اعضا میں حق کا مظہر اور آنکھوں کی بھی مد نظر ہی وان
الایمان مخالط لحمک ودمک کما خالط لحمی ودمی ایمان کامل تمہاری گوشت اور لہو
ملا ہی جس طور سے میری رگ و پی میں نور ایمان بھرا ہی وانہ لا یرد علی الحوض مبغض لک
ولن یغیب عنہ محب لک غدا حتی یرد الحوض معک یا علی تمہارا دشمن حوض کوثر کے
نہ آئیگا پیاس کی شدت میں پانی نہ پائیگا دوست باقی نہ رہینگے سب تمہاری ساتھ ہجوم کرینگے
بسکاتہ و نفسی میں قدم بڑھا وینگے جام خوشگوار لب سے لگا وینگے فخر علی علیہ السلام
ساجدا ثم قال الحمد للہ الذی من علی بالاسلام وعلمنی القرآن وحببنی

نبّئنی بما اتاک و یبشان ما کان

لھم البینة و منها ما رفعه

الی ابی سعید قال ذلک

الله لعلی ما لقی من بعده

قال فبکی و قال اسئلک بحق

قرابتی و بحق صحبتی الا دققت

ما اقاتل القوم قال علی الاحداث

و منها ما رفعه الی ابی سعید قال امر رسول الله

فی الدین و منها قال عهد الی رسول الله فی

عن علی علیه السلام قال سطاط و القاسطین و المارقین

ان اقاتل الناکثین من الناکثین قال

فقیل له یا امیر المومنین من القاسطین

اهل الجمل و المارقین فقال اهل الشام

و منها ما رفعه الی ... صلی الله علیه و آله

معاویه و اصحابه قال ذکر النبی ...

تیسری مجلس فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

الیٰ خیر البریّة خاتم النبیّین احسانًا منه الیّ و فضلًا منه علیّ یہ بشارت

سنکی شاہ ولایت سجدے میں جھکی رب العزت کی شکر عنایت پر کہنے لگی بحمد خدا کی جبین

عجب سنت رکھی عطائے اسلام کی اور تعلیم قرآن فرمائی اپنی کلام معجز نظام کی دوست گردانا

پیغمبر خیر البشر کا فضل اور شرف دیا داوری محشر کا فقال له النبی عند ذلک لولا

انت یا علیّ لم یعرف المؤمنون بعدی اس وقت مخبر صادق نے وصیّ برحق سے

خطاب کیا اگر تم نہ ہوتے یا علی تمہارا قدم درمیان میں اس امت کی نہ ہوتا ہر اینہ لوگ نہیں جانتے

طریقہ ایمان کا نہ پہچانتے دین اور شریعت کی ارکان کو و منها ان شرّفنا الله تعالی بطاعة

النار له علیه السلام عن عبد الله بن عمر قال سمعت علیًا یقول انا قسیم

النار اقول هذا لی و هذا لک اور شرف دیا اسد اللہ امیر مومنان کو یہ قبول کریں

جہنم اونکی فرمان کو اپنی سند سے عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ علی مرتضی سے بگوش خود سنا فرماتے تھے

ہوں قسمت کرنے والا ابد کا دوزخ کی عذاب اور نکال کا امر الہی سے حکم دونگا وہ شخص میری

اور یہ شخص میرا [illegible] قال فذکرته لمحمد بن ابی لیلی فقال یعنی ان ولیّ

فی الجنة و عدوّی فی النار تثبیت سند میں راوی کہتا ہے اس حدیث کو محمد ابن ابی لیلی سے

ذکر کیا ہے وہ بولا یعنی علی نے فرمایا دشمن اگ میں جائیگی اور دوست میرا ساتھ جنت کو

قلت سمعته قال نعم یعنی پوچھا اس بیان کو تم نے ہی سنا ہے جواب دیا کہ ہاں

دو ساعت کیا ہے و منها قال الجابی فی حدیثه کان اذا جلس صلّی الله علیه و آله

انّما هل علیّ و اذا قام وضع یده علی ید علیّ علیه السلام ثانی یہ حدیث طویل میں

یہ عبارت ذکر ہوئی رفیع القدر رسالت پناہ کو سزاوار دنیا وہی اتنی تھی کہ جس وقت رسول اللہ

اجلاس فرماتے تو اپنی قوت بازو شیران دین سے تکیہ لگاتے جب کھڑے ہوتے راہ چلتے تو ید اللہ کی

مجلس تیسری فضیلت او منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

ہاتھہ میں ہاتھہ لئی پہرتی و مروی جابر الجعفی قال اخبرنی وصی الاوصیاء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لعایشۃ لا تؤذونی فی علی فانہ امیر المؤمنین وسید المسلمین نقل ہی جابر جعفی سی کہ خبر دی مجھی بہترین اولیانی او کہا کہ فرمایا اس حدیث کو بی بی عایشہ سی رسول دو سرائی رحمت وایذا نہ دیا میری تئین علی مرتضی کی شانی میں تحقیق کہ وہ امیر مومنین اور سردار مسلمین ہی زمانی میں یقعدہ اللہ غدا یوم القیامۃ علی الصراط فیدخل اولیاءہ الجنۃ واعداءہ النار خدای تعالی فردای قیامت اوسی پل صراط پر حاکم بٹہائی گا تا کہ اپنی دوستونکو جنت کی اور اعدا دوزخمیں پہنچائی گا و منہا انہ علیہ السلام جعل محبتہ علما علی الایمان وبغضہ علما علی النفاق بقولہ فیہ لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق تائید ہی اسپر قول حضرت پیغمبر جو خاتم انبیا نی محبت شاہ مردان کو علم ایمان اور بغض کو نفاق کا نشان بتایا بولی ای حیدر صفدر تمہیں دوست نہیں رکہیگا مگر مومن اور دشمن نہو گا الا منافق یہ کلیہ قبا یا مروی فی البحار عن سید الابرار قال حبنا اهل البیت یکفر الذنوب ویضاعف الحسنات کتاب میں بحار کی روایت ہی کہ جناب سید ابرار سی یہ بشارت ہی ہماری اہلبیت کی مودت گناہوں کو موجب کفارہ ہوتی ہی ثواب کو اعمال محبین کی رحمت خدا دار حسنات میں مضاعف کرتی ہی وان اللہ تعالی لیتحمل عن محبینا اهل البیت ما علیهم من مظالم العباد الا ما کان منهم فیها علی الاصرار وظلم المؤمنین فیقول للسیئات کونی حسنات بدرستی کہ خدا تعالی ہماری عترت کی دوستی میں خطا کو ثواب سی بدل دیتا ہی جو ہماری محبوں پر بار گناہ خالق یا مظالم خلائق سی ہوتا ہی مگر یہ کہ وہ موالی عصیان پر مصر ہوں

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

اور ظلم و ستم اوسکا مومنین کو مضر نہو اس اوقات مین سیّات کو فرمایگا حسنات ہو جائین

ہر ایمان منقلب صورت نیکی دکہائین ایضاً روی الصدوق فی العلل عن محمد بن حرب

الهلالی امیر المدینة فی حدیث طویل انه قال قال النبی لعلی یا علی ان الله حمل

ذنوب شیعتک ثم غفرها الی شیخ صدوق نی کتاب علل مین ذکر کیا کہ محمد بن حرب

حاکم مدینہ نی روایت طولانی کی اخر مین کہا جو حضرت صادق سی گوش مین آیا کہ رسول خدا نی

شاہ اولیاسی فرمایا پروردگار نی یا علی تمہاری سب دوستونکی گناہ فراہم کئی اور اونکو

اول سی آخر تک میری لئی بخش دئی و ذلک قوله عز و جل لیغفر الله لک ما تقدم

من ذنبک وما تاخر قول اسی حکم دلیل ہی یہ آیت حدیث کی سند پر کفیل ہی ومنها

قال رسول الله علیه السلام واله لامیر المؤمنین لو اجتمعت الخلائق علی ولایتک

لما خلق الله النار اور حضرت صادق نی ارشاد کیا جناب امیر المؤمنین کو مژدہ دیا اگر دوستی اور محبت

تمہاری یا علی خلائق مین اتفاق پڑتا پہر انہ خدا تعالی آتش دوزخ پیدا نکرتا وفی الخبر عن سید

البشر انه قال یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بلا حساب علیهم ولا عذاب

ثم التفت الی علی ... کتاب اعلام الورٰی مین رسول دو سرا سی روایت کی جو خاتم انبیا نی صحابہ کو بشارت دی

کہ روز قیامت مین میری امت سی ستر ہزار آدمی بہشت کو جائینگی اونسی حساب کی نہ پرسش ہوگی

اور نہ وہ لوگ آتش عذاب کا صدمہ پائینگی ثم التفت الی علی علیه السلام وقال

صلی الله علیه واله شیعتک هم وانت امامهم پہر جناب سرور کائنات نی ولایت مآب کی

جانب خطاب کیا اور فرمایا ای برادر وہ اشخاص تمہاری پیرو ہین اور تم ہو اونکی مقتدا و پیشوا

رواه جابر بن عبد الله الانصاری عنه وروی عنه ابو جعفر الباقر علیه السلام

اور یہی اوسی کتاب مین ابو جعفر علیہ السلام سی روایت کی ہی اوس جناب نی جابر بن عبد الله

تیسری مجلس فضائل و مناقب علی ابن ابیطالب علیہ السلام

روی الصدوق باسنادہ عن عبادۃ بن ربعی قال قلت لعبد اللہ بن عباس
لم کنی رسول اللہ علیا ابا تراب کتاب امالی مین شیخ صدوق نی عبادۃ ابن ربعی سی روایت کی
اوسنی کہا مینی ابن عباس کی خدمت مین دریافت حقیقت کی رسو لخدا نی کیا سبب تہا جو کنیت
ابا تراب کی علی مرتضی کو معروف رکہا قال لانہ صاحب الارض وحجۃ اللہ علی اہلہا
بعدہ وبہ بقاؤہا والیہ سکونہا جوابدیا اسواسطی کہ وہ مالک وختار تہی زمین اور اہل دنیا
حجت خدا تہی بعد خیر المرسلین کی وجود عالی کی باعث خالق بقاو پایداری روی ارض کی ہر بلاو
آفت کو اونکی قدم سی تسکین واستواری ہی و لقد سمعت رسول اللہ یقول انہ اذا کان
یوم القیامۃ ورای الکافر ما اعد اللہ تبارک و تعالی لشیعۃ علی بن ابیطالب
من الثواب والزلفی والکرامۃ بدرستیکہ نبی الوری سی مینی سنا فرمایا جب روز قیامت
ہوگا ہر ایک منافق اور کافر دیکہیگا وہ رتبہ عالی جو شیعہ علی ابن ابیطالب کو ثواب اور کرامت کا
ملیگا مرغزار بہشت اور دروازہ خلد کا رستہ انکی حکومت پر کہلیگا قال یا لیتنی کنت ترابا
ای من شیعۃ علی علیہ السلام اوسدم ہر کافر بزبان ندامت بولیگا مین بہی کاش کر ترابا
یعنی پیرو محبت علی علیہ السلام ہوتا و ذالک قول اللہ عز وجل و یقول الکافر یا لیتنی
کنت ترابا یہی نازل ہوا قول خدای عز وجل سی قران مین کہ روز محشر ظہور کریگا جو مہد کیا انکی شان
وروی عن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ انا شجرۃ و فاطمۃ فرعہا و علی لقاحہا والحسن والحسین ثمرہا و شیعتنا ورقہا
فرقہا اعلام الوری مین عبد الرحمن ابن عوف سی روایت کی ہی جو اصحاب حدیث نی اپنی کتب
معتبر سی کتابت کی ہی کہا ہی یہ قول مینی سنا ہی خاتم انبیاء و ما ینطق عن الہوی نی ارشاد کیا
مین اصل ایک درخت ہون کہ جسکی فاطمہ شاخ اور علی لقاح یعنی مادہ پیدائش ثمر ہی حسنین ہیں ثمر

تیسری مجلس فضائل و مناقب علی ابن ابیطالب علیہ السلام

ہٹی فنظرت الی علیٍّ و ھو رافع راسہ فکلمنی و کلمتہ و کلمنی ربی عزوجل
پس میں نے جانب علی مرتضیٰ دیکھا کہ وہ سر اونچا کئے میری طرف متوجہ تھا ابن عم مکرم نے مجھسے
باتیں کیں اور میں نے بھی اونسے کیں پھر مجھسے ساری کہیں میری اور خدا کی درمیان سخنان مرحمت نشان
آئی بہت سی کلمات اطمینان خالق نے ارشاد فرمائی فقلت لہ یا رسول اللہ بم
کلمک ربک میں نے پوچھا یا نبی اللہ وہ کیا کلام تھا جو موجد کام و زبان کا آپ سے ہوا
قال قال لی یا محمد انی جعلت علیا وصیک و وزیرک و خلیفتک
من خلقی من بعدک فاعلمہ جواب دیا کہ ایزد تعالیٰ نے فرمایا اے محمد میں نے علی کو خلیفہ
اور وزیر اور وصی تمہارا بنایا ساری مخلوق سے خلق کی اونپر بار امانت دہری کہ بعد تمہارے
سرانجام ہدایت کرے قلت فہا ھو یسمع کلامک میں درگاہ ربانی میں عرض کی
وہ موجود کھڑے ہیں تیرا فرمان بگوش خود سن رہے ہیں فاعلمتہ و انا بین یدی
ربی پس علی کو ارشاد الٰہی سے خبردار کیا اور آپ حضور پروردگار میں متوجہ رہا فقال
لی قد قبلت و اطعت مظہر العجائب گویا ہوے سب امر خدا قبول کیا اور طاعت معبود میں
سر و جان و مال دیا فامر اللہ الملائکۃ ان تسلم علیہ ففعلت فرد علیہم السلام
پس سب علانی ملائکہ سے کہا یا اونپر سلام کریں تعظیم کا سبب نے مجرا و تسلیم کو ادا کیا وصی اسد نے فصاحت
اور بلاغت سے اونکا جواب دیا ورأیت الملائکۃ یتباشرون پھر دیکھا میں نے ساری
فرشتوں کو جو سارے کیا اور بشارت دیتی تھی ایک دوسرے کو وما مررت بملائکۃ من
ملائکۃ السماء الا ھنؤنی جب میں حضور الٰہی سے پھرا تو جدہر صف ملائکہ سے آسمان کی گذرا
وہ دوڑ کے شاد و خرم پاس آئی جانشینی امیر المومنین کی تہنیت بجا لائی و قالوا یا محمد
والذی بعثک بالحق نبیا لقد دخل السرور علی جمیع الملائکۃ باستخلاف

تیسری مجلس فضائل و مناقب علی بن ابیطالب علیہ السلام

عزّ و جلّ انّ ابن عمک مجھ سی بولی یا محمد قسم ہی اللہ کی جسنی تمھین برحق نبوت دی
ہماری جی کو مسرت اور شادی ملی کہ خدانی تمہاری بہائی کو خلعت خلافت بخشی ورایت
حملۃ العرش قد نکسوا رءوسہم الی الارض حاملان عرش علا کو دیکہا زمین کی
طرف سر جہکائی تہی نظارہ مقصود کی لیئی گردن بڑہائی آنکہین لڑائی تہی فقلت یا جبرئیل
لم نکس حملۃ العرش رءوسہم یعنی جبرئیل سی کہا یہ فرشتی کیون منہ بہرائی ہین کیا
دیکہنی کو خاک پر ٹکٹکی لگائی ہین فقال یا محمد ما من ملک من الملائکۃ الا وقد
نظر وجہ علی بن ابیطالب استبشارا بہ ما خلا حملۃ العرش جواب دیا
ای نبی الوری کوئی صنف قدسیونکی نہین بچی کہ جمال شاہ مردانکی زیارت اوسنی خوشی مین
نہین کی مگر حاملان عرش باقی رہی تہی اونکی دل مین دیدار حیدر کرار کی ارمان بہری تہی
فانہم یستاذنوا اللہ عزّ و جلّ فی ہذہ الساعۃ فاذن لہم ان ینظروا
الی علی بن ابیطالب فنظروا الیہ اسدم اونہون نی باریتعالی سی اجازت مانگی
نظارہ رخسارہ مرتضی مین حکایت غلبہ شوق کہی یعنی اونکو دیدار کی رخصت ملی اور سب نی
دلبر پروردگار کی زیارت کی ولما ہبطت جعلت اخبرہ بذالک وہو یخبرنی
معراج سی جب مین اپنی مقام پر پہیر کر آیا بروبرو شیر خدا کی اپنا سارا ماجرا دہرایا جو درمیان
میری اور اللہ کی معاملہ گذرا تہا وہ حال مفصل علی نی مجہسی ایسا کہا جیسی کہ کیا تہا فعلمت انی لم
اطاء موطئا الا وقد کشف لعلی عنہ حتی نظر الی اوس وقت مین جانا جہان مین
مین گیا آیا دست قدرت نی پیش نظر سی علی کی پردہ اوٹہایا اوس واقف ہوئی سارا ماجرا
گذشتہ رای العین سی مشاہدہ کیا جو حالات معراج اور مدارج نبوت اونکی دل نی جان لیا وعن
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ان الریاض اقلام والبحر مداد والجن

تیسری مجلس بیان فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن ابیطالب اکثر علمای حدیث نے
روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے منقبت حیدر کہی اگر ساری اشجار دنیا قلم ہوں اور سب
دریا جلد سیاہی رقم کی ہیں جن وانس کتابت باہم کریں تو بھی فضایل علی علیہ السلام تمام نہ لکھ سکیں
وروی قال رسول اللہ علیہ وآلہ السلام ان اللہ تعالی جعل لاخی علی
بن ابیطالب فضائل لا یحصی عددہا غیرہ سند ثقات سے یہ روایت ہے کہ مخبر
صادق نے حدیث ہذا فرمایا تحقیق کہ خدا نے علی بن ابی طالب کو اسقدر فضایل عطا کیے جو سوا
اسکے کی شمار اونکا خلق سے نہیں ہو سکتی من ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقرا بہا غفر اللہ
ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ولو اتی یوم القیامۃ بذنوب الثقلین
جو بیان کرے اونکی مناقب سے ایک فضیلت کو اور دل سے بھی مانا ہو صاحب کرامت کو خدا
تعالی سیئات اول وآخر اوسکی بخشدیگا اگرچہ روز قیامت وہ شخص ذنوب ثقلین سے آوے بخشا جاویگا
فمن کتب فضیلۃ من فضائلہ لم تزل الملائکۃ یستغفر لہ ما بقی من تلک
الکتابۃ رسم پس جو کوئی ایک تعریف یا منقبت اوس مجمع کرامت سے شاہ ولایت کی
ہمیشہ ملایکہ اوس کاتب کی لیے طالب مغفرت رہینگے جب تک اوس تحریر صفحہ روزگار میں باقی رہیگا
ومن استمع فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالاذن
والاستماع جو سنے کوئی فضیلت سرور اوصیا کی عفو کریگا رب العزت وہ خطا کہ
سماعت سے اوس سے ہوئی ہے ومن نظر فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب
التی اکتسبہا بالنظر اور جو بندہ خاص دیکھے شوق سے طرف ایک منقبت ساقی کوثر کی
خالق اکبر بخشدیگا اوسکی وہ گناہ جو کسب کیے ہونگے نظر کی راہ سے بہتر ہوگا ہر بشر سے
اوس خیر بشر کو پاک شہر سے یا کعبہ میں ولادت ہوئی مسجد میں وفات ہوئی پایا اسکی

۱۲۵

تیسری مجلس فضائل و مناقب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام

اپنی پدر کی پہنچی جبت انہہ نا زیانہ اوٹھایا فرزندِ جگر بند کی مارنی کو ہاتھ بڑھایا سبطِ مصطفیٰ فی فرمایا
کہ ای بابا ابھی نہ ماریو عم گرامی جعفرِ طیار کی واسطی معاف کرو یداللہ نی ضرب دست کو روک
لیا نورِ چشم سید البشر سی یون کہا ای جانِ پدر کیا سبب فی تمہاری صبر و تحمل کو بدلوایا جو
شہد سب مسلمانون سی پہلی منگوایا مظلومِ کربلا بولی ابا ہمارا حصہ اسمین تھا ولی خدا نی
پسر مین کہا ہر چند تم اپنی حق مین سزاوارِ سرفرازی ہو لاکن اہلِ اسلام سی مقدم نہین چاہئی
کہ تو پہر اسکے بعد اپنی مال سی دیکر قنبر کو فرمایا جا کی بازار سی شہد خرید جب وہ سامنی لایا تو
دستِ حق پرست اسمین بہرا رو تی جاتی کہ حسین کو معاف کرنا ایسا عبادت
وہ کثرت اور سرگرمی تہی کہ دن رات مین یادِ الٰہی سی کبہی فرصت نہ ملتی مجتہدین فریقین کا لکہا
ہوا روایت نقل کرتا ہی ہر شب منزلِ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی ہزار تکبیر کی آواز آتی کہ ہر ایک سی
دو رکعت نمازِ نوافل پڑہی جاتی ایک روز آدہی رات سی پہلی رات کو نخلستان مدینہ میں گذرا جہانکی جا
کی تلاش مین ہر طرف پہرا حضرت ابوتراب کو خاک پر مشغولِ نماز دیکہا ذکرِ خدا مین رقت نہ وہ
سر کو سجدی مین رکہا تقدیس اور تہلیل اور تسبیح سی گویا ہوتی عشقِ الٰہی مین بیخود روتی تاگاہ وہ
ہمدم راز و نیاز آواز بند پائی جب دیر تک نالہ یا اللہ کی صورت نہ آئی تو یہی سمجہا کہ سو گئی پکارا
جواب نہ ملا بیتابانہ دوڑ کی نزدیک گیا سجدی مین سرجہکای نظر آئی دیا ہر چند بازو کو ہلایا پر
لیکن جنبش سی معلوم ہوا قالب بیجان کا حکم رکہا یہ روتا ہوا شہر کی اندر پہنچا فاطمۂ زہرا کی دروازہ پر
بتول سی کہا ای بضعۂ خیر الوری خبر لو کہ علی مرتضیٰ علیہ السلام نی انتقال کیا خاتونِ محشر نی پوچہا تو نی کیونکر
جانا یہ عرض کی اس رات کو میانِ باغ مدینہ گذرا وہان امام ہدیٰ کو ایسی کیفیت مین چہوڑا صدیقۂ کبری
خندان ہوئین جواب مین تسکین کو بولین ای ابودردا عبادتِ رب العلا مین ہر شب وصیِ مصطفیٰ کا
ایسا حال ہوتا ہی جو دنیا سی گذرنی مرنی کا خیال ہو جاتا ہی تواضع اور حسنِ خلق کا اور بہی

تیسری مجلس فضائل و مناقب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام

پاس بہیجا حضرت نے انگشت مبارک اوسمین فرو کی اور سونگہا ارشاد کیا ای حلوا رنگ و بو مین اچہا
معلوم ہوتا ہے لیکن نہین جانتا کہ اسکا مزہ کیسا ہے پہر انگشت کو صاف کر کی بولی اوٹہا لو اسی لیجا کی کسی دوسرے کو دو
ایک روز مکانِ بیت المال مین حضرت کا عبور ہوا وہان چاندی اور سونی کو فرمایا کہ اے زر و سیم دنیا میری سوا غیر کو فریب دینا مین ہرگز تیرا فریفتہ نہونگا ہمیشہ تجہسی بیزار اور جدا
رہونگا پس تمام دولت اور مال کو اوٹہوا دیا فقرای مساکین اسلام کی واسطی بہجوا دیا اوس پانچ برس کی
مدت مین جو سلطنتِ ظاہری تہی کوئی اینٹ عمارت باہم نہین جوڑی جب دنیا سی دار بقا کو تشریف
لیگئی تو ایک درہم نہین چہوڑی بیشتر فرمایا کہ نعمت مین حلال جسکا حساب ہی اور دولت مین
حرام جسکا عذاب و عقاب ہی نقل معتبر ہی ایک مرتبہ حسنین علیہما السلام کو عارضہ بیماری لاحق ہوا
والدین اور ساری گہر نی اونکی صحت ادای نذر کا روزہ رکہا شام کو افطار کی لئی ہر ایک نی تو دو
نان جو پائی جب ارادہ کہانی کا ہوا تو فقیر سائل کی آواز کان مین آئی تصدق جو دو سخا علی مرتضیٰ
علیہ السلام نی اپنا حصہ پہلی اوسکو حوالی کیا پہر فاطمہ زہرا و حسنین صلوات اللہ علیہم اور فضہ خادمہ لاثانی
اپنی روٹی کو اوٹہا دیا فقط پانی پیکی دوسرے دن روزہ رکہا فقر و فاقہ مین نہایت طاعت اور
صبر و قناعت کا مزہ چکہا اوس روز بہی ہنگام شام ہوئی ایک ایک روٹی جو کی سب کو ملی پہر
دروازہ کرم پر دستِ طلب نکالا مسرور ہو تقیا اپنا حصہ اوسکی دامن امید مین ڈالا سب گہر کی لوگ
دیسا ہی عمل مین لائی پانی ہی افطار کر کی دل بہلائی تیسری دن پہر وہی صورت پیش آئی
گدا و سر شاہ اولیا کی آیا اوسکو بہی ملا روٹی اوسکو ملی ان بزرگوارون نی تین روز تک روٹی
(یعنی بہوکا ہونا)
رکہی اور اپنا کہانا بہوکی فقیر کو بخشا پانی پیکی رہی حق تعالی نی اس طاعت کی شان مین سورۃ ہل اتی
کا نزول فرمایا منزل تعریف مین سب امیر امت کی بقر و فستران لکہا ایا اب تصور کی جاہی کہ حضرات
بزم عزا نوحہ و فریاد روا ہی اس حادثہ جانکاہ مین صبح و مسا جو امام غریب نواز کہ تین دن غذا کہا

و الفضائل بی رفعه الی سعید بن جبیر عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآیة قالوا یا رسول الله من قرابتک هولاء الذین وجبت علینا مودتهم قال علی و فاطمة و ابناهما

انما یاکل آل محمد من هذا المال
یقول لا نورث ما ترکناه صدقة
فقال لهما ابوبکر انی سمعت رسول الله
و هما یطلبان ارضه من فدک و سهمه من خیبر
قالت ان فاطمة و العباس اتیا ابابکر یلتمسان میراثهما من رسول الله
کتاب السقیفة بی رفعه الی عایشة
و آل ابراهیم و آل محمد علی العالمین و من
ابن مسعود ان الله اصطفی آدم و نوحا

مجلس تیسری فضائل اور شہادت امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنا اور بچوں کا طعام راہِ خدا میں بہو کی فقیر کو پہنچاتی افسوس اور دریغ ایسی رہنما کو ابن ملجم غدار نے
بارا جسکی ساتھ مراعات کرتی رہی اوس شقی نی احسان کا بدلا تلوار سی اوتارا + روزہ دار کو فدا کار
ایامِ صیام میں پیمانۂ ہلاک پلایا + عابدِ شب زندہ دار کو محرابِ نماز میں خاک پر گرایا + مجاہد اسلام کا
مسجد میں خون بہایا + برادرِ خیر الانام کو شبِ قدر میں روزِ موت دکھایا + محبوں کو مصیبتِ مولا نے
تباہ کیا + غلاموں کو شہادتِ آقا میں علمِ نالہ و آہ دیا + اندنوں حسنین کو غمِ پدر میں رلایا + زینب
اور امّ کلثوم کو صفِ ماتم پر بٹھایا + عباس اور عون و جعفر درد یتیمی سی بیقرار ہوئی گہر میں اہلبیت کی
سب اپنی بیکانی سوگوار بنی دنیا کی درد کہ علی مرتضیٰ کو مارا + صد حیف وصیِّ مصطفیٰ کو مارا
ابن ملجم نی از رہِ جور و عناد + بابای شہید کربلا کو مارا فظلم ملوا لذہ غم ولی خدا کا ہے موثر ہے
دنیا + کہ اشکِ چشم ہوا ہیج زن مثالِ فرات + رسول زار و ملول و بتول سوگ نشین
حسن حسین کو غم نی کیا قرینِ ممات + الم کی پنجہ سی پیٹو عزیز و سینہ و سر + کہ ٹوٹا بازوئی الوی
زکین ہیہات + فلک سی بارشِ خون ہی وفورِ ماتم پر + عجب نہیں جو خزان ہو بہار کا باغ حیات
صفِ عزا میں جو رقت زدہ رہا ناظم + صراطِ حبِّ علی پر وہ راہی پای ثبات

ضربت فرقِ شاہِ ولایت کی حالات اور بیان مصیبت شہادت امام عصمت کی

راکعانِ سجادۂ تسلیم و رضا و ساجدانِ محرابِ تیغ قدر و قضا + عاکفانِ صومعۂ عرفان و محبت
و شہیدانِ معرکہ امتحانِ محنت + سرنہادگانِ وعدہ قرب و وصال و مہمانانِ خوانِ اندوہ و ملال
یکہ مضمونِ خونچکانِ کلیم بیانِ حسرت نشان بیت الاحزان سامعین مشتاقی یوں شوہر
حیاتی ہیں کہ جب زمانہ نی پدری حسنین علیہما السلام کا آیا + اور دستِ روزگار نی در بدری
زینب وام کلثوم کا ہنگام پایا + عباس وعون وجعفر کی یتیمی نی صورتِ غم دکھائی + اسلام کی

مجلس تیسری فضائل اور شہادت امیر المومنین علیہ السلام

تا ہی ہو الیکی مصیبت عظیم آئی شب قدر کو امیر المومنین کا وعدۂ وصال قسمت دار و یادرونی لگا

محبوب کو قدم سے سری جانی کا اشتہار کیا اونیسویں رات ماہ رمضان کی شوق بیتابی میں گذری

ہر دم مناجات اور عبادت سے اندر باہر جاتی آتی سحر ہوئی قَالَ اَنَّہٗ بَاتَ فِی الْمَسْجِدِ

وَمَعَہٗ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَبِیْبُ بْنُ بُجْرَةَ وَالْاٰخَرُ وَرْدَانُ بْنُ مُجَالِدٍ یُسَاعِدَانِہٖ

اَنَّہٗ عَلٰی قَتْلِ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ راوی کہتا ہے عبدالرحمان ابن ملجم مرکا عشق قطامہ

تیمی کا مبتلا ہوا اور سے کہا تیار اسی مسجد میں اکی زمرہ عاکفین میں سو رہا اوسکی ساتھ

شبیب بن بجرہ اور وردان ابن مجالد بھی مددگار اس کے ہر ایک فی مانند فتنہ خوابیدہ جاہی کمین میں تھا

بستر خواب آرام سے اٹھے فَلَمَّا اَذَّنَ وَنَزَلَ مِنَ الْمَاذَنَةِ جَعَلَ یُسَبِّحُ اللّٰہَ وَیُقَدِّسُہٗ

وَیُکَبِّرُہٗ وَیُکْثِرُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ پس امام کہ بارش حشمت منارہ پر جاکی اذان صبح کی آواز

کہ ساری شہر کو نہیں گوش مردوزن کو پہنچی وہاں سے اتری تو بہت تسبیح اور تقدیس الٰہی

راہ محراب عبادت کی صلوۃ اور تحیات تمام نبی پر بھیجی وَکَانَ مِنْ کَرَمِ اَخْلَاقِہٖ یُنَبِّہُ النَّائِمِیْنَ

فِی الْمَسْجِدِ وَیَقُوْلُ الصَّلٰوةَ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ راوی کہتا ہے ہمیشہ نظر مرحمت

امیر المومنین کی عادت کرم اور مصلحت خلق سے تھا سوتوں کو مسجد کی مہربانی سے جگاتے

یاد نماز دلاتے فَفَعَلَ ذٰلِکَ کَمَا کَانَ یَفْعَلُہٗ عَلٰی عَادَتِہٖ مَعَ النَّائِمِیْنَ فِی الْمَسْجِدِ

حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اِلَی الْمَلْعُوْنِ فَرَاٰہُ نَائِمًا عَلٰی وَجْهِهٖ بدستور سابق حضرت کا مسجد کو اور

قلب مالک امامت ہر طرف گردش بجالایا تا کہ بالین پر ابن ملجم کی آئی اوسی اوندھا سوتا دیکھا

تو لب ارشاد ہلائی قَالَ لَہٗ یَا هٰذَا قُمْ مِنْ نَوْمِکَ هٰذَا فَاِنَّهَا نَوْمَةُ اَهْلِ النَّارِ

بولی ای مرد اوٹھ نماز کو یہ سونا تیرا خواب شیطان ہے بدل اولٹا نہ لیٹا کر کہ طریقہ اہل نار ہے

قَالَ فَحَرَّکَہُ الْمَلْعُوْنُ کَاَنَّہٗ یُرِیْدُ اَنْ یَقُوْمَ وَهُوَ مِنْ مَکَانِہٖ لَا یَبْرَحُ وہ مردود

عن طلحۃ بن مصرف قال سألت عبد اللہ بن ابی اوفی هل کان النبی اوصی فقال لا قلت فکیف

معاویۃ بن ابی ثعلبۃ اللیثی قال

آل داؤد بن ابی عوف قال حدثنی

مناقب ابن مردویہ برفعہ

مجلس تیسری فضائل اور شہادت امیر المومنین علیہ السلام

دنیا اور ما فیہا کی لوگ گھبرائی فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ الضَّجَّةَ ثَارَ اِلَيْهِ كُلُّ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ

ثُمَّ اَحَاطُوْا بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ خلایق نی جو آواز جانگداز سنی تو حاضرین مسجد دوڑی

روتی پیٹتی چارطرف امیر المومنین کی ہجوم آور ہوئی وَصَارُوْا يَدُوْرُوْنَ وَلَا يَدْرُوْنَ

اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ عَنْ شِدَّةِ الْبُكَاءِ وَالدَّهْشَةِ لوگ سب گھبرائی ہوئی ادہر اودہر

تاپتی پھرتی بکثرت رقت اور دہشت میں اوپر تلی گرتی وَهُوَ يَشُدُّ رَاسَهُ بِمِئْزَرَةٍ وَالدَّمُ

يَجْرِي عَلَى وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ وَقَدْ خُضِبَتْ بِدِمَائِهِ دیکھا اوسی جناب فی فرق

فرق مبارک پر عصابہ محکم باندھا ہی خون کا جوش نہیں تھمتا منہہ پر اور محاسن مبارک سی بہتا ہی

پونچھتی ہیں پھر قطرہ قطرہ مانند لعل ٹپکانی نکلتا ہی ریش مقدس کو خضاب کیا زمین پر ٹپکتا ہی

وَضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ بِالدُّعَاءِ وَهَبَّتْ رِيْحٌ عَاصِفٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ

راوی کہتا ہی ملایکہ فی نالہ و فغان میں دعای رفع خوف مانگی ہوای تیرہ و تاریک غبار و گرد بھری

وَنَادٰى جَبْرَئِيْلُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ كُلُّ مُسْتَيْقِظٍ تَهَدَّمَتْ

وَاللّٰهِ اَرْكَانُ الْهُدٰى وَانْطَمَسَتْ وَاللّٰهِ نُجُوْمُ السَّمَاءِ وَاَعْلَامُ التُّقٰى وَانْفَصَمَتْ

وَاللّٰهِ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى جبرئیل فی درمیان زمین و آسمان ایسی فریاد و زاری کی جو ہر ایک

جاگتی اور سوتی فی وہ بیقراری سے سنی واللہ ارکان ہدایت اسلام ٹوٹی اور نشانِ تقوی اور

پرہیزگاری اوٹھ گئی ہوئی ستاری فلک دین و اسلام کی چھپی محکم رشتہ ایمان لوگوں کا ٹوٹ گیا

قُتِلَ ابْنُ عَمِّ الْمُصْطَفٰى قُتِلَ الْوَصِيُّ الْمُجْتَبٰى قُتِلَ عَلِيُّ نِ الْمُرْتَضٰى قَتَلَهُ اَشْقَى

الْاَشْقِيَاءِ ابن عم محمد مصطفی اور وصی خیر الوری کو اسلام شہید کیا علی مرتضی کو شقی ترین

اشقیا نی مار لیا فَلَمَّا سَمِعَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ نَعْيَ جَبْرَئِيْلَ فَلَطَمَتْ عَلٰى

وَجْهِهَا وَخَدِّهَا وَشَقَّتْ جَيْبَهَا وَصَاحَتْ وَا اَبَتَاهُ وَا عَلِيَّاهُ وَا مُحَمَّدَاهُ

تیسری مجلس شہادت امیر المومنین علیہ السلام

راوی کہتا ہی جبدم سی جناب امیر مسجد مین تشریف لائی تھی ٭ اُمّ کلثوم اور زینب خاتون کی
دلمین سو طرحکی وسوسی آئی تھی ٭ گہر کی اندر اور صحن مین مضطرب ہوتی پہرتین ٭ رات کی باتین بیقراری
اور پاس پدر کی باہم کرتین ٭ ناگاہ صدای نوحہ جبرئیل آسمان وزمین کی درمیان سی آئی کہ سید
اولیائی ایک شقی کی ہاتہہ سی ضربت کہائی ٭ اُمّ کلثوم نی یہ کلام سنکی بیتابانہ جوش حسرت مین
رو دیا ٭ منہ پر طمانچی مارکی منہہ اور سر اپنا پیٹ لیا ٭ گریبان پہاڑا حال اپنا غیر بنایا ٭ ہای بابا
واعلیا واحمدا کہکی شور مچایا ٭ ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلٰی اَخَوَیْهَا الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَاَیْقَظَتْهُمَا
وَقَالَتْ لَهُمَا لَقَدْ قُتِلَ اَبُوْکُمَا یعنی دونو بہائی حسنین کو بالین پر جاکی خواب سی اوٹہایا
کہا دوڑو جلدی خبر لو ہماری تمہاری والد کو مار ڈالا ٭ واحسرتا اولاد علی سب یتیم ہوگئی
ہوئی ٭ اب زمانی مین بی وارث اور رہگئی فَقَامَا یَبْکِیَانِ فَقَالَ لَهَا الْحَسَنُ یَا اُخْتَاهُ
کُفِّیْ عَنِ الْبُکَاءِ حَتّٰی نَعْرِفَ صِحَّةَ الْخَبَرِ کَیْلَا تَشْمُتَ الْاَعْدَاءُ ٭ حسنین روتی ہوئی
بستر سی اوٹہی ٭ ضبط شور وشین مین دلاسا دیکی بولی ٭ ای بہن ذرا رقت کو تہام لو تا کہ خبر صحیح
ہمکو حقیقت سی دریافت ہو ٭ اعدا بیقراری پر طعنہ نہ دین ٭ بی وجہ زاری سی شماتت نکرین ٭
بابا کی پاس ہم جاتی ہین ٭ جو حال گذرا ہی وہ دیکہہ آتی ہین ٭ فَخَرَجَا فَاِذَا النَّاسُ یَنُوْحُوْنَ
وَیُنَادُوْنَ وَااِمَامَاهُ وَاَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قُتِلَ وَاللّٰهِ اِمَامٌ عَابِدٌ
لَمْ یَسْجُدْ لِصَنَمٍ قَطُّ کَانَ اَشْبَهَ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ پس شتاب اور پریشان
بیتاب طرف مسجد قدم بڑہائی ٭ راہ مین لوگ سراسیمہ اور گریان پائی ٭ فریاد وزاری شیون
اور نوحہ کرتی ٭ واعلیا ہای آقا زاری سی کہتی ٭ دریغا ایسی امام عابد کو قتل کا آزار دیا
جسنی کبہی سجدہ اصنام اکیا رنہ کیا ٭ سو بخدا اکا شبیہ بی مثال تہا ٭ خلق زمانہ مین نیکی سی
مالامال تہا فَلَمَّا سَمِعَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ صَرَخَاتِ النَّاسِ نَادَیَا وَااَبَتَاهُ

تیسری مجلس شہادت امیرالمومنین علی علیہ السلام

وا علیاہ لیت الموت اعدمنا الحیات جب یہ بین اور شور وشین حسنین نے سنی شدت غمسے
بیچین ہوے الم درد مین سر دھنتے بے اختیار بولے کاش اسوقت موت ہی ہمین فنا کیا ہوتا جو ہم یہ بین
ایسا نالہ واعلیا اور صیحہ وای بابا کرتی کہ دم نکلا ہوتا فلما وصلا الجامع و دخلاہ وجدا
ابا جعدۃ بن ہبیرۃ و معہ جماعۃ من الناس وہم یجتہدون ان یقیموا الامام
فی المحراب لیصلی بالناس وامیر المؤمنین یصلی ایماء من جلوس ہرگاہ مسجد مین اندر پہنچے
شاہ اولیا کو دیکھا خون مین ڈوبی ڈاڑھی ہین چار طرف محبین روتی پیٹتی اوس جنابکو گھیری کھڑی
ہین ابا جعدہ وبعض لوگ چاہتی ہین امام انام کو اوٹھائین پیشوای عابد صحابہ کو نماز پڑہائین جو زخم کے
بہت جاتی سی ضعف مین رو بمحراب گرتی ہین بیٹھی ہوئی ایما اور اشاری مین دوگانہ ادا کرتی ہین
وہو یمسح الدم عن وجہہ وکریمۃ الشریف یمیل تارۃ ویسکن اخری ہر بار جبین
اور چہرہ مبارک سی لہو کو پونچھتی ہین مگر دیکھا منکا ڈہلتا کبھی ٹھہرتا گاہی جھک جاتی پھر سنبھلتی الغرض
فاخذ الحسن راسہ فی حجرہ فوجدہ مغشیا علیہ فعند ذلک بکا بکاء شدیدا
وجعل یقبل وجہ ابیہ وما بین عینیہ وموضع سجودہ پس امام حسن علیہ السلام
اپنی پدر کی سر کو آغوش مین اوٹھایا دیکھا تو صدمہ زخم سی اوس حضرت کو غش مین پایا اس
حالت مین سبط نبی بالین پدر حیدر کی بہت روتی والد کی لہو بھری رخسار اور پیشانی درمیان چشم کو
لیتی فتقطر من دموعہ قطرات علی وجہ ابیہ امیر المؤمنین ففتح عینیہ
فرآہ باکیا ناگاہ سرشک دیدہ امام حسن جو نکلی روی پدر پر ٹپکی پیدا اوس سا غفلت بیہوشی کی جو تھی
دیدہ حضرت کو نور خدا نی کہولا حسن مجتبی کو اشکبار دیکھا فقال یا بنی یا حسن ما ہذا
البکاء یا بنی لا روع علی ابیک بعد الیوم فرمایا ای بیٹا یا حسن کیون اتنا روتے ہو
قلق اور حسرت مین جان اپنی کہوتی ہو آج کی بعد تمہاری پدر کو درد اور اذیت نہ ملیگی حسرت دنیا کی

مجلس تیسری شہادت امیر المومنین علیہ السلام

فرصت پائی اب راحت سے کی هٰذَا جَدُّكَ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰى وَخَدِيْجَةُ الْكُبْرٰى وَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالْحُوْرُ الْعِيْنُ مُحْدِقُوْنَ مُنْتَظِرُوْنَ قُدُوْمَ اَبِيْكَ فَطِبْ نَفْسًا وَقِرَّ عَيْنًا وَاكْفُفْ عَنِ الْبُكَاءِ اسے دم تیرے نانا محمد مصطفیٰ نانی خدیجہ کبریٰ ماں فاطمہ زہرا سب حوران جنت کی حاضر ہیں اور اپنے پاس ورود مقدم کی بہت منتظر ہیں پس آنکھوں کو روشن دل ٹھنڈا رکھو صف اندوہ اور مصیبت میں رونے سے چپ رہو فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ قَدِ ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ تمہاری نالہ و فغان جو ملائکہ سنتے ہیں تو صومعۂ طاعت سے درمیان زمین و آسمان آواز شیون بلند کرتی ہیں یَا بُنَیَّ اَتَجْزَعُ عَلٰى اَبِيْكَ وَغَدًا تُقْتَلُ بَعْدِيْ مَسْمُوْمًا مَظْلُوْمًا وَيُقْتَلُ اَخُوْكَ بِالسَّيْفِ هٰكَذَا جان پدر آج کے دن تم بابا کی صدمہ سے روتے ہو اور اپنے اوپر جو آفت کا سامنا ہے غافل ہوتے ہو یا حسن کل زہر سے تم کو مظلوم شہید کریں گے تمہارے بھائی حسین کا تیغ سے کلا کاٹ کے نیزہ پر سر چڑھائیں گے وَتَلْحَقَانِ بِجَدِّكُمَا وَاَبِيْكُمَا وَاُمِّكُمَا افسوس کہ دونوں کا جگر صد پارہ اور تن خون آلودہ ہوں گے اور اسی حالت سے جنت میں جد و پدر و مادر کی ملاقات کرو گے فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ يَا اَبَتَاهُ مَا تُعَرِّفُنَا مَنْ قَتَلَكَ وَمَنْ فَعَلَ بِكَ هٰذَا قَالَ قَتَلَنِي ابْنُ الْيَهُوْدِيَّةِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مُلْجَمٍ الْمُرَادِيُّ امام حسن پرسان ہوئے اے بابا ہمیں فرمائیے کہ تمہیں کس نے مارا بولے عبد الرحمن ابن ملجم کی شرارت ہے اوس کی تیغ جفا سے یہ واقعہ شہادت ہے قَالَ لَمْ يَزَلِ السَّمُّ يَسْرِيْ فِيْ رَاْسِهِ وَبَدَنِهِ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً راوی کہتا ہے شاہ اتقیاء پر صدمہ زہر کا اثر چڑھتا سر اور بدن شریف میں زخم کا فساد بڑھتا یہاں تک بیہوش جا بجا محراب میں جا بجا ہو کا تھا الاثر فَمَا كَانَ اِلَّا سَاعَةً وَقَدْ جَاؤُوْا بِعَدُوِّ اللّٰهِ ابْنِ مُلْجَمٍ مَكْتُوْفًا وَهٰذَا يَلْعَنُهُ وَهٰذَا يَضْرِبُهُ حَتّٰى اَدْخَلُوا الْمَسْجِدَ ...

تیسری مجلس شہادت امیر المومنین علیہ السلام

مگذری تھی کہ عدو اللہ ابن ملجم کو جماعت محبین پکڑ کی لائی مشکیں باندھی چار طرف سی گھیری لعنت
ملامت کرتی مارتی مسجد میں آئی ثُمَّ انْکَبَّ الْحَسَنُ عَلیٰ وَجْهِ اَبِیْهِ یُقَبِّلُهُ وَقَالَ لَهُ
یَا اَبَاهُ فَلَمْ یُجِبْهُ وَکَانَ نَائِمًا فَکَرِهَ اَنْ یُوْقِظَ مِنْ نَوْمِهٖ اوسوقت امام حسن
علیہ السلام بیکس خونچکان پدر پر جھکی رخسار مہبط انوار سرور کی بوسی لیی پکار کی اونسی کہا
ای بابا یہ تمہارا قاتل دشمن خدا گرفتار آیا ولایت مآب غش میں سوتی تھی کچھ نہ بولی امام
حسن علیہ السلام کو ناگوار ہوا کہ بیدار کریں چپ رہی فَرَقَدَ سَاعَةً ثُمَّ فَتَحَ عَیْنَیْهِ
وَهُوَ یَقُوْلُ اُرْفُقُوْا بِیْ یَا مَلٰئِکَةَ رَبِّیْ تھوڑی دیر بند کا خوطہ رہا پھر امیر مومناں
جاگی آنکھیں کھولیں آواز ضعیف سی فرمانی لگی ای فرشتو میری رب کی مہربانی میں اوٹھا
لیجانا ای دنیا سی مقام راحت کو مدارات سی پہنچاو ہر آوی تاقل ہی زخم شمشیر سی اتنا لہو سر
اقدس کا بہا تھا کہ صورت اور جامہ حضرت دامن مصلا تک بھرا تھا دمبدم صعوبت زہر
غش آتی ہر مرتبہ شیون موالیان اور فرزندان سی چونک جاتی حسنین خلایق سی جواب و سوال
کرتی روتی عباس و عون و جعفر و محمد اور چھوٹی لڑکی کھڑی دیکھتی جان کھوتی فَقَالَ لَهُ
الْحَسَنُ هٰذَا عَدُوُّ اللّٰهِ وَعَدُوُّکَ ابْنُ مُلْجَمٍ وَقَدْ حَضَرَ بَیْنَ یَدَیْکَ یا سید شہید
زہرا نی پکار کی کہا ای بابا یہ کو صدمہ پہنچا ہی یہ تمہارا عدو ہی قاتل دشمن خدا گرفتار آیا روبرو
قَالَ فَفَتَحَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَیْنَیْهِ وَنَظَرَ اِلَیْهِ وَهُوَ مَکْتُوْفٌ وَسَیْفُهٗ
مُعَلَّقٌ فِیْ عُنُقِهٖ شاہ لافتی نی چشم حق بین سی اوس کور باطن کیطرف دیکھا ہاتھ بندھی ہی
سر کہلا تلوار کا طوق لعنت گردن میں پڑا تھا ثُمَّ الْتَفَتَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلیٰ وَلَدِهٖ الْحَسَنِ
وَقَالَ لَهٗ اُرْفُقْ یَا وَلَدِیْ بِاَسِیْرِکَ وَارْحَمْهُ وَاَحْسِنْ اِلَیْهِ وَاَشْفِقْ عَلَیْهِ
پس علی ابن ابیطالب امام حسن کی جانب ملتفت ہوئی سفارش میں دشمن جان کی یہ سخن کہی

مجلس تیسری شہادت علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا

ای پسر پیغمبر اپنی قیدی پر مہربانی کرنا تحیت اور حسن سلوک سی پیش آتی رہنا الا ترے

اِلیٰ عَیْنَیْهِ قَدْ طَارَتَا فِیْ اُمِّ رَاْسِهٖ وَقَلْبُهٗ یَرْجُفُ خَوْفًا وَرُعْبًا وَفَزَعًا

دیا نہیں دیکھتی کہ دہشت سی آنکھوں میں حلقی پڑی ہیں دل خوف میں کانپتا رعب سی

حواس پریشان ہو رہی فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ یَا اَبَاهُ قَدْ قَتَلَکَ هٰذَا اللَّعِیْنُ وَاَفْجَعَنَا

فِیْکَ وَاَنْتَ تَاْمُرُنَا بِالرِّفْقِ فرزند رسول نی کہا ای پدر آپکو اسی کمبخت نی شہید کیا ہم

ایا کر اس جفاکار نی ولی داور کا خون ناحق بہایا ہمکو تمہاری مصیبت شہادت میں نہایت

رولایا عوض میں بدلی شفقت کی اپنی امر فرمایا فَقَالَ لَهُ نَعَمْ یَا بُنَیَّ نَحْنُ اَهْلُ بَیْتٍ

لَا نَزْدَادُ عَلَی الْمُذْنِبِ اِلَیْنَا اِلَّا کَرَمًا وَعَفْوًا مِنْ شِیْمَتِنَا لَا مِنْ شِیْمَتِهٖ

اوسکو جواب دیا ہاں ای بیٹا ہم اہل بیت کا پیشہ کرم اور بخشش ہی جو ہمارا گناہ کری او

واسطی مراعات اور بخشش ہی اگر بادارسنہ پہنچی تو خیال سزا اولیس نہ لائیں ہرگز دشمنانہ ہمی ہم

اپنا سچا ای نور راہ ہدایت بسا این بِحَقِّیْ عَلَیْکَ فَاَطْعِمْهُ یَا بُنَیَّ مِمَّا تَاْکُلُ وَاسْقِهٖ مِمَّا تَشْرَبُ

وَلَا تُقَیِّدْ لَهٗ قَدَمًا وَلَا تَغُلَّ لَهٗ یَدًا فَاِنْ اَنَا مُتُّ فَاقْتَصَّ مِنْهُ وَاِنْ اَنَا عِشْتُ

فَاَنَا اَوْلٰی بِالْعَفْوِ عَنْهُ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اَفْعَلُ بِهٖ تمکو اپنی قسم دیتا ہوں بہ سبک جیسا

اپنی خبر لینا جو کہا و پیتا اوسکو بہی وہی دینا نہ ہاتھ دست وپا میں ہتھکڑی اور بیڑی ڈالنا

اگر میں گذر جاؤں تو ایک ضرب تیغ قصاص پر لگانا ہرگز میں نہ رہا تو عفو کرونگا

سخن ہوا ای اہل عزا ستم است کو سن لو جو ای خدا جو سولا کہ اپنی قاتل کو زندان میں ہورہ نوش

طریق اعانت بتائی اور طوق وزنجیر پہنانیکو اپنی دشمن کی ہاتھ پاؤں میں ممانعت فرمائی

اوسکی فرزندونکو جہان بلائیں بہوکا پیاسا ماریں لاشوں پر گہوڑی دوڑائیں مریض پر

بیجرم وگناہ طوق اور سلاسل پہنائیں اہلبیت کو لوگی اسیر کریں بی پردہ اونٹوں پہ بٹھاکی

مجلس تیسری شہادت علی مرتضی علیہ السلام

شہیر دینِ و دیعتِ رسالت کو مانندِ کفار قید رکہین لونڈی اور غلام سی بدتر نظرِ حقارت سی
دیکہین وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ ثُمَّ اِنَّ اَبِي قَالَ اِحْمِلُوْنِي اِلَى مَوْضِعِ مُصَلَّائِي فِي
مَنْزِلِي محمد حنفیہ سی روایت کی ہی جو کہا اوسوقت شاہِ مردان میری والد نی امر کیا مجہی سی
اوٹہاو گہر مین لیجلو مقامِ عبادت جای نماز مین پہنچادو قَالَ فَجَعَلْنَاهُ اِلَيْهِ وَهُوَ مُدْنَفٌ
وَالنَّاسُ حَوْلَهُ وَهُمْ فِي اَمْرٍ عَظِيْمٍ بَاكِيْنَ مَحْزُوْنِيْنَ قَدْ اَشْرَفُوْا عَلَى الْهَلَاكِ
مِنْ شِدَّةِ الْبُكَاءِ وَالنَّحِيْبِ محمد نی بیان کیا بموجب ارشاد امام ہدی سب اوسکو اوٹہا
متوجہ ہوی بہمہ کلیم کو عباخواہ گلیم پر لٹاکی اوٹہا لیچلی حضرت کی چار طرف زن و مرد کا اژدہام تہا
بچون تک اندوہ مین بیتاب رقتِ خلق سی کہرام تہا عجب طرحکا شیون اور نوحہ ساتہ ہوتا تہا
کوئی گرتا کوئی بیٹہتا کوئی الم سی ہوش کہوتا کسی نی سر و سینہ پیٹ کی خاک اوڑائی کسی نی حسرت
بکا مین جان دینی پر آستین چڑہائی لڑکی پکارتی کہ ہای پدر یتیمان ڈہیی چیخین مارتی کہ حیف بیکسان
مسکینان عورتین فریاد زنان کہ شوہر بیوہ اور وارثِ غربا ہای لونڈیان نالان کہ آقا ہمکو بیکس چہوڑ
مارا گیا ہزارون آدمی آذوقی اور اہلِ حجازی سی لپٹی تہی اولادِ مرتضوی غلامانِ حیدری کربیان
سب کی بیٹی تہی ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْهِ الْحُسَيْنُ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ يَا اَبَتَاهُ مَنْ لَنَا بَعْدَكَ
مظلومِ کربلا حسین علیہ السلام نی یارای ضبط اور قرار نہ دیکہا با چشمِ گریان خونفشان اور دلِ
بریان پکار کی کہا ای بابا تم قدمِ شہادت سی جنت کو جاتی ہو لقای پیغمبر اور وصالِ آمرنا کی
دولت پاتی ہو اب مونس و غمخوار کون ہوگا ہمارا بزرگ کون مین پرستارِ اہلبیت کا خاتمہ ہوا
لَا يَوْمُكَ اِلَّا كَيَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِكَ تَعْلَمُ الْبُكَاءُ يَعِزُّ وَاللّٰهِ عَلَيَّ اَنْ
اَرَاكَ هٰكَذَا تمہاری شہادت کا دن مانندِ روزِ ماتمِ رسولِ خدا ہی شدتِ مصیبت مین خروش
بکا بر پا کرو یا اسواسطی ہی رونا سیکہا ہی مجہپر دشوار ہی کہ آپکو اس حال مین دیکہون سر اقدس کا خون بہی

تیسری مجلس شہادت علی مرتضی علیہ السلام

میں شیون سے خاموش رہوں فناداہ علیہ السلام وقال لہ یا حسین یا ابا عبد اللہ
ادن منی علی مرتضی علیہ السلام کو رقتِ امام حسین پر صبر و قرار نہ آیا بے اختیار پکارا یا ابا عبد اللہ
اور پاس بلایا فدنا منہ وقد قرحت اجفان عینیہ من البکاء مظلوم کربلا والد کے
قریب ہوئے تو اونکی صورت دیکھی فرطِ بکا سے آنکھیں لال پلکیں سُنی آنسوؤں کی جھڑی لگی فمسح
الدموع من عینیہ ووضع یدہ علی قلبہ اوس حال میں دستِ شفقت سے اُس جگر
چشم نور دیدہ سے آنسو پونچھے پیغمبر و محبت میں اونکے سینہ پر ہاتھ پھیرا دردا پیا ہوئے وقال
لہ یا بنی ربط اللہ قلبک بالصبر واجزل لک ولاخوتک عظیم الاجر
فسکن روعتک واھدئ من بکائک بولے اے فرزند تیرے دلِ بیتاب کو اللہ صبر
عطا فرمائے اور بھائی بہنو کا اجر مصیبت زیادہ بڑھائے جانِ پدر بہت بیقرار نہو زاری و
زاری کو تھام لو ثم ادخل الی حجرتہ علیہ السلام وجلس فی محرابہ پس عصمت سرا
جب صحابہ اور اولادِ حضرت وارد ہوئے خلقِ بیگانہ پاسِ حرمت سے آستانہ میں رو کی زینب
خاتون اور ام کلثوم نے باپکا جنازہ آتے سنا زوجاتِ مطہرات اور سب مخدرات نے استقبال کو
جاکے شیون میں سر دھنا فرزندوں نے حیدرِ صفدر کو دست بدست گھر میں پہنچایا حجرہ مصلا میں
سریرِ عبادت اور مسندِ امامت پر لٹایا قال الراوی واقبلت زینب وام کلثوم
حتی جلستا معہ علی فراشہ واقبلتا تندبانہ زینب خاتون اور ام کلثوم با سوز
جگر مانند شمعِ سر اہ پدر کی بالین پر بیٹھیں با دلِ پُرغم اوس مصیبت میں سرورِ مظلوم کی نوحہ گری
لگیں عوراتِ اہلِ حرم نے سرِ امام امم سے خون رواں جو دیکھا چاروں طرف سے رونا پیٹنا شروع
کیا رقت کا سماں بندھا زنانِ بنی ہاشم خبر سنکے پے در پے آئیں شور و بکا میں بال بکھرا کے ننگا
سر پیٹیں النین کنیزانِ پر الم رو رو کے قربان جاتیں خواتینِ محترم کو غش اور غش میں سینہا

مجلس سیوم شہادت علی بن ابیطالب علیہ السلام

وتقولان یا ابتاہ من للصغیر حتی یکبر ومن للکبیر بین الملاء یہ رونی
سنہہ ملکی جوتین الفت مین بوسی لیتی زینب خاتون بڑی بیٹی فی یہ مین جگرخراش کہتی ای بابا
کون ہی بعد از تمہاری جو اطفال خردسال کو پرورش کیا کری کون باقی نہین کہ بڑون کو
شر اعدا ہجوم بلاسی بچایا رہی یا ابتاہ حزننا علیک طویل وعبرتنا لاترقی
ہمارا غم والم تمہاری شہادت سی بی پایان ہوا ہے نالہ وبکا ساری عمر کا ہمدوش جان ہوا قال
فضج الناس من وراء الحجرۃ بالبکاء والنحیب سوالیان اور اصحاب جناب
در بیت الشرف پر اژدہام تھا پردہ نشینان عصمت سرا کا جب سنا توغلغلہ شیون سی کہرام
سب فی باہم نوحہ اور ماتم علی اور نالہائی مناقب اور فضائل کی ذکر ہین واعلیاہ وا اماماہ کا
بچایا وفاضت دموع امیر المؤمنین عند ذلک وجعل یقلب طرفہ
وینظر الی اہل بیتہ واولادہ اور سدم آوازیکا سنکی شاہ مردانکو ہوش آیا
اونکی روئی پر حسرت واندوہ سی بی اختیار دریای سرشک بہایا دہنی بائین جانب نظر
پاس بین اٹھین پہرائی چہوٹی بچی اور حرم کو دیکہ کی غم کہاتی ثم دعا الحسن والحسین
وجعل یحضنہما ویقبلہما ثم اغمی علیہ ساعۃ طویلۃ یعنی حسنین علیہما
السلام کو اس دلدار کی پاس بلایا پیار مین اونکا سرچہاتی سی لگایا پیشانی کا بوسہ لیا
اثرزہر سی پہر غش کیا عجب دیرتک ہوش نرہا حاضرین کو اور ہی صدمہ ہوا ثم افاق
ناولہ الحسن قعبا من لبن فشرب منہ قلیلا ثم نحاہ عن فیہ وقال
احملوہ الی اسیرکم ہرگاہ افاقہ ہوا حسن مجتبی علیہ السلام پیالہ دودہ کا بہر لاسامنی لای
شیرخدا نی تہوڑا پیا اور چہوڑدیا کہ قاتل ہبول نہ جائی فرمایا اسکو لیجاو اپنی قیدی ابن ملجم کو
پہنچاؤ وقال ولما حمل امیرالمؤمنین الی منزلہ جاؤا باللعین مکتوفا

مجلس تیسری شہادت امیر المومنین علیہ السلام

اِلٰی بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ الْقَصْرِ فَحَبَسُوْہُ روایت کی ہرگاہ امیر المومنین کو اوٹھا لائے بیت
الاحزان مین لٹایا اور ابن ملجم کو بھی مشکین باندھی کھینچا ایک حجرہ دار الخلافت مین نظر بند بٹھایا
فَقَالَتْ لَہٗ اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَھِیَ تَبْکِیْ یَا وَیْلَکَ اَمَّا اَبِیْ فَاِنَّہٗ لَا بَأْسَ عَلَیْہِ
وَاِنَّ اللّٰہَ مُخْزِیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ام کلثوم نی وہان جاکی روتی ہوئی اوسکو
الزام دیا کہ وای او پر تیری ای دشمن خدا کہ بڑا ظلم و جفا کیا سلوک اور احسان کی بدلی میری باپکو
بیگناہ مارا ساری امت پیغمبر کو ساحلِ تباہی اور ہلاکت مین اوتارا لاکن امید وار ہون میری باپکو
آسیب ہلاک سی خدا بچائی اور تجھی دنیا و آخرت مین عذاب شدید کو پہنچائی فَقَالَ لَھَا
اِبْنُ مُلْجَمٍ اَبْکِیْ اِنْ کُنْتِ بَاکِیَۃً فَوَاللّٰہِ لَقَدِ اشْتَرَیْتُ سَیْفِیْ ھٰذَا بِاَلْفٍ
وَسَمَّمْتُہٗ بِاَلْفٍ وَلَوْ کَانَتْ ضَرْبَتِیْ ھٰذِہٖ لِجَمِیْعِ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ مَا نَجَا
مِنْھُمْ اَحَدٌ ابن ملجم نی اونکو جواب دیا ای ام کلثوم اپنی والد بزرگوار پہ فریاد و زاری کرو
ہرگاہ روتی ہو تو سامانِ عزا و ماتم سی مصروف بیقراری رہو قسم خدا کی ہزار دینار کو یہ تلوار
مول لی اور ہزار دینار دیکی زہر ہلاہل سی بجھائی اگر ضربت میری تیغ کی ساری اہل کوفہ پہ
قسمت پاتی ہر آینہ ایک آدمی بھی ہلاکت سی بچا نہ بچاتی اس کلام کو سنکی دختر شیر خدا روتی ہوئی اور
ناکام پھرین گوشہ مین قیام کی زانوی اندوہ پہ سر رکھا اور روتی رہین قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّۃِ
وَبِتْنَا لَیْلَۃَ عِشْرِیْنَ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ مَعَ اَبِیْ وَقَدْ نَزَلَ السَّمُّ اِلٰی قَدَمَیْہِ
محمد حنفیہ نی کہا شب بستم رمضان کو بالین پر والد کی حاضر اور جاگتا رہا اثر زہر کو دیکھا
حضرت کی قدم شریف تک چڑھا وَکَانَ یُصَلِّیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ مِنْ جُلُوْسٍ وَلَمْ یَزَلْ
یُوْصِیْنَا بِوَصَایَاہُ وَیُعَزِّیْنَا عَنْ نَفْسِہٖ وَیُخْبِرُنَا بِاَمْرِہٖ وَتِبْیَانِہٖ اِلٰی
حِیْنِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ضعف و نقاہت سی حضرت نی اوس راتکو بیٹھی ہوئی نماز پڑھی کی

مجلس تیسری شہادت امیر المومنین علیہ السلام

اپنی مرضی پر وصیت کی ماتم اور مصیبت مین تعزیت کہی حال گذشتہ اور آیندہ ہمین سنایا
یہان تک جو صبح قیامت اثر نی چہرہ پر غبار دکہایا فَلَمَّا اَصْبَحَ اِسْتَأْذَنَ النَّاسُ
عَلَیْہِ فَاَذِنَ لَھُمْ بِالدُّخُوْلِ موالیانِ حضرت نی عیادت کو دروازی پر جمعیت کی
تمنای زیارت سی مولا کی اندر آنی کو اجازت مانگی سیدِ اوصیا نی فرمایا ای حسن پردہ
سب سیری دوستونکو گہر مین بلالو فَدَخَلُوْا عَلَیْہِ وَاَقْبَلُوْا یُسَلِّمُوْنَ عَلَیْہِ وَیَرُدُّ
عَلَیْھِمُ السَّلَامُ پس فوج فوج داخل ہوکی سلام کرتی وہ جناب جواب ہر ایک کو دیتی
حسرت سی منہ تکتی ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِسْاَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ
وَخَفِّفُوْا سُؤَالَکُمْ لِمُصِیْبَۃِ اِمَامِکُمْ شاہِ ولایت نی اونسی فرمایا ای گروہِ خلایق
جو چاہو وہ پوچہو پیش از انکی جو مجہکو دنیا مین زندہ اور سلامت نہ دیکہو لاکن تہوڑا کلام
ضروری عرض کرو اپنی امام کی مصیبت اور حادثہ شہادت کا لحاظ رکہو قَالَ فَبَکَی النَّاسُ
عِنْدَ ذٰلِکَ بُکَاءً شَدِیْدًا وَاَشْفَقُوْا اَنْ یَسْاَلُوْہُ تَخْفِیْفًا عَنْہُ راوی کہتا ہے
کہ لوگ نزدیک سرور کی جا کی بیٹہی بعضی فرط ادب اور بیقراری مین پاس بیٹہی اور بعضی
کہڑی ہوی حضرت کا سر ورم لیکر از رنگ چہرہ کا متغیر دیکہا جب نظر پڑا تو بیتابی بادو فغان کی
اوس امام کی رو دیا اور شور و نالہ بڑہا شوقِ الفت مین جان ہی گذرتی تہا ہاتہ پاون چومتی
آنکہین ملتی کچہہ باتین ضروری پوچہتی اور جواب باقی چشم حسرت سی اشک بہاتی
ثُمَّ قَالَ ھَلْ مِنْ شَرْبَۃٍ مِنْ لَبَنٍ فَاَتَوْہُ بِلَبَنٍ فِیْ قَصْعٍ فَاَخَذَہُ عَلَیْہِ السَّلَامُ
وَشَرِبَہُ کُلَّہُ تَذَکَّرَ الْمَلْعُوْنَ ابْنَ مُلْجِمٍ وَاَنَّہُ لَمْ یُخَلِّفْ لَہُ شَیْئًا اوس وقت شاہ
لافتی نی کہا ایا دودہ ہو تو میری واسطی لاؤ کاسہ شیر اسد اللہ کی ہاتہ مین دیا مولا نی وہ
نوش کیا بعد از ان ابن ملجم کا دہیان آیا کہ اوسکی لیئی کچہہ نہ بچایا فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

تیسری مجلس شہادت امیر المومنین علیہ السلام اور واقعۂ ہجر و سم

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُورًا اِعْلَمُوا اَنِّي شَرِبْتُ الْجَمِيعَ وَلَمْ اُبْقِ لِاَسِيرِكُمْ
شَيْئًا مِنْ هٰذَا اَلَا وَاَنَّهُ اٰخِرُ رِزْقِي مِنَ الدُّنْيَا فَبِاللّٰهِ عَلَيْكَ يَا بُنَيَّ اِلَّا مَا
اَسْقَيْتَهُ مِثْلَ مَا شَرِبْتُ جناب نے افسوس میں فرمایا بیٹا یہ دودھ لیا سارا جو میرے
تقدیر تھا اوس سے اپنا ظہور دکھایا تمہارے قیدی کی نام کو ذرا بھی نہ رہا جانلو دنیا سے یہ آخری
رزق میرا تھا قسم ہے تمہیں یا حسن جسقدر مینے پیا ابن ملجم کو بھی اوتنا کاسہ بھر دینا مجمل اوّل
ذٰلِكَ فَشَرِبَهُ حسب الارشاد ایک قدح لیجاکے اوسکو پہنچایا کریم ساقی کوثر سے پانی پانی
ہوکے شقی نے زہر مار کیا اور سر ہلایا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ اِحْدٰى
وَعِشْرِيْنَ وَاَظْلَمَ اللَّيْلُ جَمَعَ اَوْلَادَهُ وَاَهْلَبَيْتِهِ وَوَدَّعَهُمْ ثُمَّ تَزَايَدَ وَلُوجُ
السَّمِّ فِي جَسَدِهِ الشَّرِيفِ حَتّٰى نَظَرْنَا اِلٰى قَدَمَيْهِ قَدِ احْمَرَّتَا جَمِيعًا محمد حنفیہ
کہا جب شب بست و یکم رمضان آئی اور اندہیری ظلمت ماتم کی جہان احزان میں چھائی اوس
جناب نے ساری اولاد و اہلبیت کو فراہم کیا وداع بازپسیں میں داغ الم اور صدمۂ عظیم دیا
زہر کی شدت نے بدن اقدس میں سرایت کی یہان تک جو پاہای عرش پیما پر تمام سرخی دوڑ
چڑہی علامت رویۂ بشرہ سے پائی ہوئی اوسے نظروں میں ہجوم لائی فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا
وَاَيِسْنَا مِنْهُ پہر یہ حالت سخت ناگوار گذری جینے سے شاہدین کی امید قطع ہوئی ثُمَّ اَصْبَحَ
ثَقِيْلًا فَدَخَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ وَنَهَاهُمْ وَاَوْصَاهُمْ بہت محبت داری غم کے
دروازی سے جدا ہو تے آقا کی جوشش الفت میں دہرات بیٹھی اور کہڑی روتی جب صبح سیست اثر
دشواری میں دکھائی دی خلق نے اجازت سے اندر جاکی زیارت قدم سرور کی حضرت نے اونکو
امر معروف اور نہی منکر سے وصیت فرمائی گویا وہ آخری ملاقات مقدر تہی کہ پہر سیر نہ آئی ثُمَّ
عَرَضْنَا عَلَيْهِ الْمَاْكُوْلَ وَالْمَشْرُوْبَ فَاَبٰى اَنْ يَشْرَبَ پس اونکے پاس آب و طعام

مجلس تیسری شہادت اور وصیت امیر المومنین علیہ السلام

جو ہمیں لا دیا سب سے انکار فرمایا کچھ نوش نہ کیا فنظرنا الی شفتیہ وھما یختلجان بذکر
اللہ وجعل جبینہ یترشح عرقا وھو یمسحہ بیدہ اوسدم دیکھا لبہای مبارک میں
جنبش کی وضع ملتی کان دھر کی سنا تو ذکر خدا میں زبان ہلتی قطرات عرق پیشانی نورانی سے گرتی
ہر دم دست ناتوان سے پسینا پونچھا کرتی قلت یا ابت اراک تمسح جبینک فقال
یا بنی انی سمعت جدک رسول اللہ یقول ان المؤمن اذا نزل بہ الموت
ودنت وفاتہ عرق جبینہ وصار کاللؤلؤ الرطب وسکن انینہ
بیٹی عرض کی اے پدر اسدم آپکی ماتھے پر عرق بہتا ہے تبدیل رنگ سے کیا دل بیچین رہتا ہے
بولی ہاں اے نور دیدہ پیغمبر سے سنا ہے کہ جب وقت رحلت دنیا سے ہوتا ہے مومن کی جبین سے
یونہی پسینا گرتا ہے کم تب مرض اور آہ و نالہ اوسکا ٹھہرتا ہے ثم قال یا ابا عبد اللہ
ویا عون ثم نادی اولادہ کلھم باسمائھم صغیرا او کبیرا واحدا
واحدا وجعل یودعھم پس آواز ضعیف سے نعرہ مارا حسن اور ابا عبد اللہ کو پکارا سب چھوٹی
بڑی اولاد کو روبرو بلایا دہان ورخسار کا بوسہ لیا چھاتی سے لگایا بیٹیا بیٹی سے ناکام اور ناشاد
ملتی آہ سرد کہینچتی دلداری کی باری باری وداع کرتی ویقول اللہ خلیفتی استودعکم
اللہ وھو یکون فرماتی حفظ خدا میں تم ساری یتیم بچون کو سونپتا ہون اوسکو اپنی جی وار
سر پیت کرتا ہون حسرت سے جملہ عورت اور مردان اہلبیت داڑھین مار کر روتی تھی فرزند
عباس اور جعفر ہای بابا کہکر بیتاب ہوتی فقال یا ابا عبد اللہ خیرا فانتما منی
وانا منکما ثم اوید وحسین پکاری اے حسن وصیت سنو جو کہتا ہون یا ابا عبد اللہ تمکو
خیر او سلامتی سنا تا ہون تم دونو میری دل وجان کا سہارا روح اور جسم سے توانا ان میں تمہارا
ثم التفت الی اولادہ الذین من غیر فاطمۃ واوصاھم ان لا یخالفوا اولاد

تیسری مجلس شہادت اور وصیت امیر المومنین علیہ السلام

فاطمۃ یعنی الحسن والحسین پھر اپنی اولاد کی طرف ملتفت ہوئی جو فرزند کہ بطن
فاطمہ زہرا علیہا السلام سی تھی فرمایا سب طاعت کرنا اونکی کہ سبط پیغمبر ہین یعنی حسن
اور حسین درجہ شرف مین تمسی برتر ہین اوسدم صدای الوداع اور نالہ الفراق سی شور
عام تھا چھوٹی بڑونکی رقت سی اہلبیت مین کہرام تھا ثم قال احسن اللہ لکم العزا
الا وانی منصرف عنکم وراحل فی لیلتی ہذہ ولاحق بحبیبی محمد
کما وعدنی یس حریم عصمت سی امیر المومنین بولی خدا تمکو میری عزا مین جزای خیر دیگا
اور اس ماتم جانگزا پر درجہ صبر کرامت کریگا مین آجکی رات جیسا وعدہ کیا ہی تمہاری درمیان سی
جاتا ہون اپنی دوست محبوب الہی محمد مصطفی سی جنت مین ملتا ہون یا ابا محمد فاذا
انا مت فغسلنی وکفنی وحنطنی ببقیۃ حنوط جدک رسول اللہ فانہ
من کافور الجنۃ جاء بہ جبرئیل الیہ ای ابا محمد جبکہ مین وفات پاؤن تم نہلانا
کفن پہنانا بقیہ کافور بہشت سی اپنی نانا کی کہ جبرئیل جو لائی تھی حنوط لگانا ثم
ضعنی علی سریری ولا یتقدم احد منکم مقدم السریر واحملوا
موخرہ واتبعوا مقدمہ فای موضع وضع المقدم وضعوا الموخر
پھر تابوت لیٹانا پیش اوسکا کوئی نہ پکڑی عقب سی اوٹھانا وہ خود بلند ہوکی چلیگا
رفاقت کرنا مقدم جنازہ جہان اوتری وہین پچھلا سر رکھنا فحیث قام سریری
فہو موضع قبری جس موضع پر لاش ٹھری وہ میری قبر کی جا ہی اوس مقام
اشرف کو خوابگاہ ابدی ازل سی کیا ہی ثم تقدم یا حسن وصل علی وکبر
علی سبعا واعلم انہ لا یحل ذلک علی احد غیری الا علی رجل یخرج
فی اخر الزمان من ولد اخیک الحسین ای ابا محمد تم سب سی آگی بڑھنا

[Marginal notes, partly legible:]
ثم اختلفوا بعد وفاۃ اسماعیل وعبد اللہ ومنہم المبارکیۃ
ومنہم من قال بامامۃ اسماعیل وانکر موتہ
ثم الی ابنہ علی بن موسی الرضا
ثم ساق الامامۃ الی الحسن العسکری
والقول بالرجعۃ بعد الموت والقول
بالغیبۃ ہذہ جملۃ الاختلافات
فی الامامۃ وسیاق تفصیل ذلک

تیسری مجلس شہادت اور وصیت امیر المؤمنین علیہ السلام

ساتھ تکبیریں مجھ پر نماز پڑھنا ۔ معلوم ہو کہ یہ واسطے غصب سبب کے سیری سوا نہیں روا
مگر وہ شخص جو اولاد سے حسین تمہارے بھائی کی آخر الزمان میں ہوگا پیدا ۔ فَاِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ
یَا حَسَنُ فَنَحِّ السَّرِیْرَ عَنْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ اکْشِفِ التُّرَابَ عَنْهُ فَتَرٰی قَبْرًا
مَحْفُوْرًا وَلَحْدًا مَثْقُوْبًا وَسَاجَةً مَنْقُوْبَةً فَاَضْجِعْنِیْ فِیْهَا یعنی تابوت کو وہاں
سے ہٹانا اور وہاں کی مٹی تھوڑی ہٹانا جو قبر کھدی تختہ سنگ سے ڈھکی دیکھو گی لحد صاف
اور ہموار بنی ہوئی نظر کرو گی اور مجھے اس میں سلانا ، خوابگاہ راحت میں پہنچانا فَاِذَا اَرَدْتَ
الْخُرُوْجَ مِنْ قَبْرِیْ فَافْتَقِدْنِیْ فَاِنَّكَ لَا تَجِدُنِیْ وَاِنِّیْ لَاحِقٌ بِجَدِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
جب تربت کو سونپ کر تم باہر آؤ گی تو مجھے نہ پاؤ گی کچھ اثر وہاں نہ پاؤ گی اس واسطے کہ میں
تمہارے نانا سے جدا سے جا کر ملوں گا وصال بتول اور نعیم رضوان سے شادمان ہوں گا
ثُمَّ اشْرَجِ اللَّحْدَ بِاللَّبِنِ وَاَهِلِ التُّرَابَ عَلَیَّ ثُمَّ غَیِّبْ قَبْرِیْ لحد کو خشت
خام سے بند کرنا ، خاک قبر پر ڈالی پاٹ کہنا ، ثُمَّ یَا بُنَیَّ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا اَصْبَحَ الصَّبَاحُ
اَخْرِجُوْا تَابُوْتًا اِلٰی ظَاهِرِ الْکُوْفَةِ عَلٰی نَاقَةٍ وَاَمِّرْ مَنْ یَسِیْرُهَا بِمَا عَلَیْهَا کَاَنَّهَا
تُرِیْدُ الْمَدِیْنَةَ بِحَیْثُ یَخْفٰی عَلَی الْعَامَّةِ مَوْضِعُ قَبْرِیَ الَّذِیْ تَضَعُنِیْ فِیْهِ
جب دوسرا دن ہوا ایک شتر نکالنا اوسپر تابوت بندھا لیجانیوالے سے کہنا یہ ظاہر کرے شہر
مدینہ کو جنازہ چلا تاکہ خلق پر موضع قبر پوشیدہ رہے جہاں مدفون کیا وہ اعدا پر مقام نہ کھلے وَکَاَنِّیْ
بِکُمْ وَقَدْ خَرَجَتْ عَلَیْکُمُ الْفِتَنُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فَعَلَیْکُمْ بِالصَّبْرِ فَهُوَ
مَحْمُوْدُ الْعَاقِبَةِ گویا دیکھتا ہوں جو انواع مصیبت تم پر یہاں گذری کی ہر طرف فتنہ اعدا
جان و مال پر چڑھائی سب کی لازم ہے کہ سب آفات میں صابر اور متحمل رہنا رضائی خدا پر تسلیم کا
دھیان سے عمل کرنا ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَنْتَ شَهِیْدُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَعَلَیْكَ

تیسری مجلس شہادت اور وصیت امیر المومنین علیہ السلام

بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالصَّبْرِ عَلٰى بَلَائِهٖ پس امام حسین کو خطاب کیا قریب ہی کہ تم اس امت کی
ہاتھ سے شہید ستم ہو جاؤگے بلائے کربلا پر تقویٰ سے شکیبا ہر دم رہو ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً
وَاَفَاقَ وَقَالَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَمِّيْ حَمْزَةُ وَاَخِيْ جَعْفَرُ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
وَكُلُّهُمْ يَقُوْلُوْنَ عَجِّلْ قُدُوْمَكَ عَلَيْنَا فَاِنَّا اِلَيْكَ مُشْتَاقُوْنَ یہ باتیں کرتی تھی
پھر غش آگیا تھوڑی دیر میں کچھ افاقہ ہوا تو کہا اسدم رسولخدا کی ساتھ میری چچا حمزہ اور
بھائی جعفر اور صحابہ نبی آئی ہیں مجھی بلاتی ہیں جلدی قدم بڑھاؤ تمہاری انتظاری میں
انتہیں بھائی ہیں ثُمَّ اَدَارَ عَيْنَيْهِ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلِّهِمْ وَقَالَ اَسْتَوْدِعُكُمُ
اللّٰهَ جَمِيْعًا سَدَّدَكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا حَفِظَكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا خَلِيْفَتِيْ عَلَيْكُمُ اللّٰهُ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ خَلِيْفَةً ہرگاہ شب محنت اور تعب زیادہ گذری وسیدم رحلت کی حالت
اوپر پائی گئی چارطرف سے اہلبیت کو نظر حسرت اور یاس میں دیکھا آواز جانگداز سے سبکو
پکار کی برسم وداع کہا لو میں تمسے رخصت اور جدا ہوتا ہوں امان خدا میں سب چھوٹی بڑی
سونپتا ہوں پروردگار سارے بیوارثوں کا حامی اور نگہبان ہے وہ میرا وکیل کافی ہے
جو تمکو حفاظت کرے ثُمَّ قَالَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا رُسُلَ رَبِّيْ وَعَرِقَ جَبِيْنُهٗ
وَهُوَ يَذْكُرُ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَمَا زَالَ يَتَشَهَّدُ الشَّهَادَتَيْنِ ناگاہ بولے اے فرستادگان
رب ملائکہ مقرب تم پر سلام پہنچے استقبال جنت پر وصال الٰہی کی پیام لو اور سدم پسینا
پیشانی پر آیا ذکر الٰہی بہت کیا کلمہ طیبہ بار بار پڑھا ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَغَمَّضَ
عَيْنَيْهِ وَمَدَّ رِجْلَيْهِ وَيَدَيْهِ پھر اوس کعبۂ اسلام نے منہ قبلہ کیطرف متوجہ کیا
زندگانی دنیا آنکھوں کو میچ لیا ہاتھ پیر اپنی برابر پھیلائے سامان سفر اور اندوہ جہان میں
وَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

تیسری مجلس شہادت اور وصیت امیر المؤمنین علیہ السلام

ورسولہ ثم قضی نحبہ علیہ السلام آخر ین کر اس کلمۂ طیبہ کی روح شریف نے
تنہائی جسد سے راہ جنت لی فعند ذلک صرخت زینب بنت علی وام کلثوم
وجمیع نسائہ وقد شقوا الجیوب ولطموا الخدود اوس وقت ساری عورتیں
چھوٹی بڑی اقربا شاہ اولیا کی بالین پر مجتمع کئی تھیں ہر ایک سانحۂ مولا سے محو شور و بکا ہو رہی
تھی ناگاہ زینب خاتون با دل پرخون مرگ پدر سے چلائیں ام کلثوم بحال حسرت نالہ و واعلیا
اور شیر یاد ہای بابا ہای پکارتیں اور زنان بنی ہاشم نے غلغلہ شیون سے شور محشر کو اوٹھا کر گریبان
چاک سر پر خاک آنکھوں سے دریای سرشک بہایا سینہ اور منہ پیٹ کی نوحہ وا ابا تاسی صدمت
بے پایان بیتابی پر شدائد دہ کی بپا کرتیں تھا ایک طرف حسنین والد کی چہاتی سے لپٹی روتے
تہی دوسری جانب محمد حنفیہ عباس و عون و جعفر در و دیوار سے ٹکرا کی جان کہوتی اونکے
آواز آہ و زاری عالم بالا کو تہ و بالا کرتی غلاموں کو رقت ہای سولا ہای آقا میں فلک سے
گذرتی ہنگامہ غم اور الم نے جن و انس کا قرار کہو دیا تہا صبر و سکون کو ملائکہ کی خم سے کنوا
دیا واہ تفعت الصیحۃ فی القصر فعلم اہل الکوفۃ ان امیر المؤمنین
قد قبض جب یہ صدای بکای مصیبت قصر اقصر معلای حرم کبریا سے بلند ہوئی اہل کوفہ
جو ہر دم گوش بر آواز تہی سب نے جانا کہ امیر المؤمنین نے قضا کی فاقبل النساء والرجال
یہرعون افواجا وصاحوا صیحۃ عظیمۃ فارتجت الکوفۃ باہلہا وکثر
البکاء والنحیب راوی کہتا ہی سراسیمہ عورت اور مرد اپنی جا سے دوڑے ہر ایک سمت سی
غول پر غول بتیابانہ سر و پا برہنہ بڑی آتا صدمہ ہوا کہ زنان پردہ نشین جوش خروش سے
بیخود نکلیں ہر محلہ اور گہر سے نالہ و بکا کا شور سے چہاتی چہاتی کوٹتی سر پیٹتی دار الامارہ چلیں ہر طرف
وہ وا ویلا اور ماتم برپا نظر آیا کہ زمین کو شہر کوفہ زلزلہ محشر آیا کوئی ہول کہا کی واقعہ الم

تیسری مجلس شہادت اور دفن امیر المومنین علیہ السلام

کوئی راہ مین مضطر اور پریشان پہرتا کیون حاضران بزم عزا ہرگاہ اوس روز تم بہی
وہان بار پاتی تو مولا کی حادثۂ شہادت مین کیا حال نہ پاتی اگرچہ جراحت سر وسی ہو ہتا آنکہین
تو اپنی فرق کی دستار اور کلاہ وَكَثُرَ الضَّجِيجُ بِالْكُوفَةِ وَقَبَائِلِهَا وَدُورِهَا وَ
جَمِيعِ أَقْطَارِهَا فَكَانَ ذٰلِكَ كَيَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ نوحہ اور شیون کو فی کی محلات
اور قبائل شہر اور اطراف مین وہ دہوم سی ہوا کہ جیسا مدینہ مین یوم وفات کو رسول خدا علیہ السلام
و آلہ کی عندلہ بکا تہا فَلَمَّا أَظْلَمَ اللَّيْلُ تَغَيَّرَ أُفُقُ السَّمَاءِ وَارْتَجَّتِ الْأَرْضُ
وَجَمِيعُ مَنْ عَلَيْهَا بَكَوْهُ جب دفن حضرت کی شب حسنات آئی دست روزگار نی سیاہ
لباس مصیبت جہانکو پہنائی آفاق آسمان مین غبار سی تغیر دیکہا زمین کا نالہ اور افغان دنیا
اور مہاجرات بہر ہوا مین ہر طرحکی ظلمت سوگواری تہی دوسری ولت تک شدت غبار اندوہ
طاری تہی وَكُنَّا نَسْمَعُ جَلَبَةً وَتَسْبِيحًا فِي الْهَوَاءِ فَعَلِمْنَا أَنَّهَا أَصْوَاتُ الْمَلَائِكَةِ
فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ إِلَى أَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ ہوا مین بانگ تسبیح اور تہلیل ہمکو سنائی دی فرشتگی
صدای تقدیس تعزیت مولا مین پہچان لی دریای قلق اور ملال کا یون تلاطم رہا تا کہ دست
حسرت سی گریبان صبح چاک ہوا ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَسَمِعْنَا هَاتِفًا بِصَوْتٍ
يَسْمَعُهُ الْحَاضِرُونَ وَلَا يَرَوْنَ شَخْصَهُ پہر ایک مرتبہ غیب سی ہاتف نی ندا دی طبع
حزین سی یہ مرثیہ رقت ردیف کی نظم پڑہی حاضرین کو مضامین اتہال کی اشعار سماعت ہوتی آتی
لاکن پڑہنی والی کو ہرچند ڈہونڈہا پتہ نپائی حمیہ بِنَفْسِي وَمَالِي ثُمَّ أَهْلِي وَأُسْرَتِي
فِدَاءٌ لِمَنْ أَضْحَى قَتِيلَ ابْنِ مُلْجَمٍ جان اور مال قوم اور قبیلہ اہل وعیال میری فدا ہون
اوس مظلوم کی جو تیغ ابن ملجم سی مارا گیا اوسکی فرزند یتیم اور موالی مغموم رہی عَلِيٌّ سَمَا فَوْقَ
الْخَلَائِقِ فِي الْوَفَا فَهُدَّتْ لَهُ أَرْكَانُ بَيْتِ الْمُحَرَّمِ علی علیہ السلام جو بہ سبب وفا کے

حکایت مرد نابینا کی جو روایت ہی عین البکا کی

خلایق سی جہان کی برتر ہی اور ماتم سی حضرتِ والا کی ارکانِ خانۂ خدا منہدم اور زیر و زبر ہوئی

عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ بَکَتْ لِمَقْتَلِهِ الْبَطْحَا وَاَکْنَافُ زَمْزَمَ امیر المومنین کی

شہادت پر چاہیے رسمِ عزا بجا لاتے جسکی لیے بطحا اور اطرافِ حرم اور چاہِ زمزم پر شور بکا سی تہلکہ پڑا

وَاَصْبَحَتِ الشَّمْسُ الْمُنِیْرُ ضِیَاءُهَا لِقَتْلِ عَلِیٍّ لَوْنُهَا لَوْنَ دُلْهَمٍ آفتاب کی

نور و ضیا پر ظلمتِ رنج کا اندھیرا چھایا قتلِ علی علیہ السلام سی نظامِ انجم اور افلاک مین روزِ انقلاب آیا

وَنَاحَتْ عَلَیْهِ الْجِنُّ اِذْ فُجِعَتْ بِهٖ حَنِیْنًا کَثَکْلٰی نَوْحُهَا بِتَرَنُّمٍ جنات اوسکی

سوگ مین اتنا سر و سینہ پیٹتی بیٹھیں رہی جیسی مادرِ فرزند مردہ بیٹی کی لاش پر نوحہ اور شیون کرتی

لِفَقْدِ عَلِیٍّ خَیْرِ مَنْ وَطِیَ الْحَصٰی اَخِی الْعَالِمِ الْهَادِی النَّبِیِّ الْمُعَظَّمِ علی

علیہ السلام سی جو بہترین ساجد اور عابد عالم ہی جہان درہم ہوا وہ امام مقتدا جو پیغمبرِ خدا کا برادر کرم

دو حکایتین جو ملا علی نقی بروجردی نی کتابِ فارسی عین البکا مین

لکہی مین جو اعتبار کی واسطی محدثین نی عربی زبان مین

نقل کر کی ترجمہ ہندی مین ضبط کین

جب حسنین علیہما السلام دفن سی شاہِ ہدیٰ و حسنین کی پہری تو راہ مین ایک مکانِ ویران کی جا

یا دلِ شکستہ اور حالِ خراب گذری وہان ایسی آوازِ نالہ استماع آئی کہ دل سامعان سی تا

قرار جاتی دریافتِ حقیقت کو شاہزادون نی اوس گہر مین قدم رکہا تو ایک بیمار ضعیف

اور بہت ناتوان زمین پر لیٹا دیکہا فرشِ خاک پر تکیہ کی بدلی اینٹین سرہانی دہری کراہتا

حالت تشریح سا پوست اور استخوان مانند زنِ پسر مردہ آنسو بہاتا ہی پوچہا ای مرد اپنی سرگذشت

خوار و زار ہین تنہا تو کیونکر یہان رہتا ہی اور کہان سی کہاتا پیتا اوسنی جواب دیا مین غریب

اور ملک کا آوارہ وطن ہون باوجود عوارضِ محتاج اور مبتلای انواعِ رنج و محن ہون پردیسی

تیسری مجلس شہادت امیر المومنین علیہ السلام سی نوحہ کرنا جناب کا

یار اور مددگار نہین سوای ناداری اور تنہائی کوئی آشنای پرستار نہین قسمِ زندانِ رسول سی سوال کیا ای شخص اگر تیرا کوئی مونس نہ تھا تو غذای پرہیز اور دوا کون دیتا ہی اس ویرانی مین اور سر پرست کیونکر جیتا ہی وہ مسکین یہ کلام سنکر شدت سی رویا حسرت زدہ آہ زاری مین بولا ایک سال گذرا جو مین یہان وارد ہوا مبتلای امراض مرنیکی قریب بستر پر پڑا تہا ناگاہ مردِ خدا مثلِ فرشتۂ رحمت میری بالین پر آیا پدرِ شفیق سی زیادہ مہربانی مین مجہی کہلایا پلایا ہر روز وہ بزرگ معمول سی تشریف لاتا سرہانی بیٹہہ کی محبت سی بالین سیاہ فرماتا اپنی ہاتہہ سی نوالی بنا کی منہہ مین ڈالتا پلاتا غذا علاج بیماری لا دیتا جبکو سنبہالتا سنبہالتا پہنی تو پوچہا تو اونکو پہچانتا ہی وضع کیسی صورت کیا پایا ہی عرض کی مین شناسا نہین ہون جو اوسکا نشان بتکو دی سکون بولی اونکا نام کیا ہی جواب دیا کہ اسم اپنا جیسی چہپایا ہی چہرہ مینی چاہا کہ مجہی نہین بتایا ہی یہی کہا میری شناخت کا مدعا کیا ہی مین تیری خدمت واسطی رضای خدا کی بجا لاتا ہون اسکی عوض مین اجرت اور ناموری نہین چاہتا ہون پوچہا اونکی صورت کا بیان سمجہا کر قد اور قامت اور بشرہ کیسا تہا بولا مین آنکہون سی اندہا ہون کسی کو نظر سی نہین پہچان سکتا ہون افسوس ہی کہ وہ مہربان تین دن سی جدا ہوا خدا جانی کس شفیق کس دکہہ مین مبتلا ہوا حسنین فرمانی لگی ای بندۂ خدا کوئی پتا بتا کچہہ خو یا صفت سی اونکی جو یاد ہو علامت وہی سنا اوسنی عرض کی ہر وقت زبان پر ذکرِ خدا کا جاری تہا وظیفہ اوسکا تسبیح اور تہلیل کا رہتا تہا جب میری پاس آکی خاک پر جلوس فرمایا کرتا تو کہتا مسکین قرین مسکین اور غریب بالین غریب مین بیٹہا ہی اوصاف سنکی شاہزادون نی داڑہین مار کی رو دیا فرمایا ای مرد وہ ہمارا پدر علی مرتضی علیہ السلام تہا جسکا تو نی ذکر کیا اوس مریض نی کہا پہر کیا سبب ہوا جو حضرت جیسی خدا بین کو ان سی آفت یا مصیبت پڑی جس مین وہ مبتلا ہی

۱۵۵

حکایت زنِ بیوہ روایت عین البکاسی زبانی امِ کلثوم رضی اللہ عنہا

حسنین بولی ای بہنو اشقی ترین خلق نی اونکی سر پر زہر کی بجھی تلوار لگائی کہ اوسکی صدمات سی
شہید ہوی جنت کو رحلت فرمائی ابھی ہمنی اونکو دفن کیا ہی اس ماتم نی داغ یتیمی ہمکو دیا ہی
نابینائی جو یہ خبرِ مصیبت اثر کو سنا طاقتِ ضبط نرہی بیتاب ہوکی سر دہنا منہہ اور سینہ اپنا
پیٹ کی چلا یا زار زار اور بیقرار انکھون سی دریای سرشک بہایا کہتا ہای افسوس ای مومنو کی سرور
اب کون میری خبر لینی کو آئیگا صد حیف ای غریبون کی پرستار اس مہربانی سی کون کہلائی پلائیگا
واحسرتا ایسا شفیق دنیا سی گذر جائی اور مین جیتا رہون ملو ظلم و جفا سی شہادت پائی اور سنکی
عزا و مصیبت مین جان سی نہ مرون ہر چند اوس غمزدہ کو حسنین علیہما السلام تسلی دیتی مگر جو شِ
غم و شِ مین سرِ شک نہین دم لیتی شاہزادون سی تمنا کی واسطی اپنی نانا رسولِ خدا کی بھی قبر حضرت پر
پہنچاؤ غلام کو جلدی اوس تربتِ مقدس کی بوی روح افزا سنگھاؤ فرزندان بتول اوسکا ہاتھ
پکڑکی مزار والد پر لائی لحدِ انور کی برابر بٹھایا الفاظِ صبر و شکیبائی فرمائی اوس روشن دل نی قبر
مولا پر سر اپنا رکھا خاکِ پاک منہہ مین لگا کی درگاہِ خدا سی طالب رہا پروردگار تجھی قسم دیتا ہون صاحب
تربت کی میری موت آجائی اب دردِ فراق مین ایک لحہ جینا شاق ہی مرون تو آرام ائی دعا اوسکی
درجہ اجابت کو پہنچی مزارِ شاہِ مردان پر جان بیقرار نکلی حسنین علیہما السلام نی اوسکو غسل اور کفن دیا
جوارِ امام سلطانِ اوصیا مین فقیر کو دفن کیا ایضاً اوسی کتاب مین امِ کلثوم سی روایت کی جب
بہائی حسن اور حسین کو تجہیزِ پدر سی فراغت ملی اور ہمکو خبر دی صفِ ماتم حیدرِ صفدر کی اہلبیت مین
الہم فی رسمِ سوگ اور عزاداری برپا کہی ہماری گہر مین نوحہ اور بکا سی شورِ محشر ہونی لگا حد سی
زیادہ ایک عورت کو سر پیٹ کی روتی دیکہا مین جانا کوئی زن ہاشمیہ سی وہ دیکہا ہی جو فرط غم
اوسکا نام اور نشان بھی بھول گیا ہی نزدیک جاکی پوچہا ای بی بی تجھی عترتِ رسالت سی کیا
کہ سی زیادہ مبتلای زاری و رقت ہی اوسنی جواب دیا ای بنتِ خاتونِ جہان یہ مصیبت مین

وكفنوني قال الحسن فوجدنا
عند رأسه طبقا من الرطب
عليه خمس تمرات من
رطب الجنة فسألت من
كفن الجنة فلما فرغوا من
غسله وتكفينه اتى العجب
وحملوه فما العجب قال فيا
منه وكان قال العجب
الى فوجه فقيام عنده قائما
الضريح وقعد على شفير القبر

تتمہ حکایت زن بیوہ بروایت ام کلثوم رضی اللہ عنہا

پھری بربادی کا سامان آیا زمانہ میں دوبارہ فلک نے مجھ بیوہ اطفال کو یتیم بے خانمان بنایا
یہی کہا بیان کرنا وہ کیا ماجرا ہے بولی میرا شوہر جہاد میں مارا گیا ہے چند طفل صغیر بے وارث چھوڑ گئے
اونکو محنت اور مزدوری سے پالتی ہوں ایک روز مشک پانی کی بھری لئے راہ سے گذری میری اوس
حال پر مولای دوجہان کی نظر پڑی رحم اور مروت سے کہا ای ضعیفہ یہ مشک مجھ دے کہ لیچلوں
اس بار کو تیری مکان تک پہنچا دوں میں نے قبول کیا راہ میں میری گذران اوقات پوچھی
سرگذشت سنکر تاسف میں دردانہ سے مراجعت کی دوسرے دن راہ کرم اور غربا پروری میں
قدم رکھا دروازہ پر آواز دی تو میں نے پوچھا کون ہے بولے وہ بندۂ خدا جو کل تیری مشک
لایا تھا جب کیواڑ کھولی تو صحن سرا میں آئے جنس طعام بچوں کی واسطے زنبیل میں بھری لائے اور
کہا میں اطفال کو بہلاتا ہوں جب تو آٹا گوندہ لے تو آتش تنور میں روشن کر دوں پس میری لڑکی
سینہ میں اپنی ہاتہ سے نوالے بناکے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم کو معاف کرو جو تم سے خبر اب تک نہیں تھی
ہوئی باتوں سے لڑکوں کو بہلاتے کھلاتے والدہ سے زیادہ محبت میں اونپر دست شفقت پھیراتے
ہرگاہ خمیر تیار ہو چکا میں نے پکار کے اونسے کہا اوٹھو آگ جلاؤ اور تنور میں روٹی لگاؤ حضرت
آتش کو روشن کرتے تھے جو شرارے سینہ میں لگتے تو کہتے تھے ای نفس حرارت کو نار جہنم کی
اوٹھانا پرورش آرامل اور ایتام کو بہول جانا اس حال میں ایک عورت ہمسایہ آئی سر دیوار سے
مصروف محنت دیکھ کے چلائی ای بیوہ کیا غضب ہے کہ شوہر بتول سے خدمت لیتی ہے اور حضرت
رسول کو اذیت بخت ویتی ہے جب کہ اوس ضعیفہ ہمسایہ کا بیان سنا جانا اور امام پہنچا
نبی ہدا کو پہچانا دوڑکی قدم عرش پایہ پر نجالت رکھا ندامت اور عذر خواہی میں باچشم تر کہا
ای آقای دوجہان لونڈی کی قصور کو معاف کرو میری جان اور تمامی فرزندان آپکی شفقت پر
قربان ہو اوس سے وہ پریشان اور شوہر بیوہ زنان ہمیشہ آتی آذوقہ چند روزہ اپنی ہاتہ سے

بیان علم ائمہ ہدین الخیرین الا من طرق
مختص علی امیر المومنین وسندیہ
فوجد الزہراء وحوا ومریم وآسیہ
کشف الحسین حائل بحالیہ
محمد نون مع امیر المومنین و
فوجدنا رسول اللہ وادم وابراہیم
الحسین حائل وجد امیر المومنین
الضریح مغطی بثوب من سندس کشف

تتمہ حکایت زن بیوہ و بیانِ بیت شاہ ولایت در مقامات مختلف

لاکی دیجاتی ہیجان اسدجوا ون طفلان بی پدر کی پرورش کرتی رانڈ عورت پریشان کی نوازش پہ
مصروف رہتی اونکی اولادِ غریب کو کسی نی خالی تسلی نہ دی کہا پیٹ کیا بہوک پیاس میں بازیا
مارا طمانچہ اور سیلی سی خبر لی قطعہ للمولفہ سکتہ ہی اب مقال سی طبعِ حزین کو جوش نہ کا
ہوش نہیں ہو منین کو ہلتا ہی عرشِ صدمہ ماتم سی بار بار نالان جو دیکہا عیسیٰ گردون نشین کو
کیونکر نہ ہو یہ شور و فغان سکانِ عرش روتی ہین جبرئیل کہڑی شاہدین کو فریاد آہ و زاری ماتم کی دہوم
رقت سی زلزلہ ہوا ساری زمین کو کہتی ہین انبیای سلف خلد مین بہم ہنگام تعزیت ہی رسول امین کو ناظم کو ہی وسیلہ مشکل کشا علی دستِ ولا مین رکہتا ہی حبل المتین کو

تتمۂ روایات حاشیہ

من طریق البرسی ولا اعتمد علی ما یتفرد بنقله ولا اردها لورود الاخبار الکثیرة
الدالة علی ظهورهم بعد موتهم فی اجسادهم المثالیة وقد مرت فی کتاب المعاد
وکتاب الامامة کا العدة عن البرقی قال لما اصیب امیر المؤمنین نعی الحسن
الی الحسین وهو بالمداین فلما قراء الکتاب فقال یا لها من مصیبة ما اعظمها
مع ان رسول الله قال من اصیب منکم بمصیبة فلیذکر مصابی فانه
لن یصاب بمصیبة اعظم منها وصدق صلوات الله علیه حه ان جعفر
حدثها ان امیر المؤمنین علیه السلام امر ابنه الحسن ان یحفر له اربع قبور
فی اربع مواضع فی المسجد وفی الرحبة وفی الغری وفی دار جعدة بنت هبیرة
وانما اراد بهذا ان لا یعلم احد من اعدائه موضع قبره حه قال لما مات اخرجناه
وجعلنا نحمل مؤخر السریر وتکفی مقدمه وجعلنا نسمع دویا وحفیفا حتی اتینا
الغریین فاذا صخرة بیضاء تلمع نورا فاحتفرنا فاذا ساجة مکتوب علیها

وستة اشهر ممتحنا بجهاد المنافقين من الناكثين والقاسطين والمارقين ثم مضطهدا ... كما كان رسول الله ثلاث عشرة سنة من نبوته ... من احكامها ... وهاربا ومطرودا ... من جهاد الكافرين ... من المؤمنين ثم هاجر

واقام بعد الهجرة عشر سنين مجاهدا المشركين ممتحنا بالمنافقين الى ان قبضه الله اليه واسكنه جنات النعيم وقبض صلوات الله عليه قتيلا في المسجد الكوفة وقت التنوير ليلة الجمعة لتسع عشرة ليلة مضين من شهر رمضان سنة اربعين من الهجرة على يدي عبد الرحمن بن ملجم المرادي ...

حالات اخفا وظهور مزار علی مرتضیٰ علیه السلام

علیه السلام دعا برئة شاة حارة فاستخرج منها عرقا ثم نفخه ثم استخرجه
واذا علیه بیاض الدماغ فقال یا امیر المومنین اعهد عهدک فان عدو الله
قد وصلت ضربته الی ام رأسک ... من معجزاته انه قال رایت رسول
الله وهو یمسح الغبار عن وجهی وهو یقول یا علی لا علیک لا علیک قد
قضیت ما علیک فما مکث الا ثلاثا حتی ضرب ثم قال للحسن والحسین
اذا مت فاحملانی الی الغری من نجف الکوفة واحملا آخر سریری والملائکة
یحملون اوله وامرهما ان یدفناه هنالک ویعفیا قبره لما یعلم من دولة بنی امیة
بعده ثم قال ستریان صخرة بیضاء تلمع نورا فاحتفرا فوجدا ساجة مکتوبا
علیها هذا مما ادخره نوح لعلی بن ابیطالب فدفناه فیه وعفیا اثره ولم یزل
قبره مخفیا حتی دل علیه جعفر بن محمد علیهما السلام فی ایام الدولة العباسیة
وقد خرج هارون الرشید یوما یتصید وارسل الصقور والکلاب علی
الظباء بجانب الغریین فجاولتها ساعة ثم لجأت الظباء الی الاکمة فرجع الکلاب
والصقور عنها فسقطت فی ناحیة ثم هبطت الظباء من الاکمة فهبطت الصقور
والکلاب ترجع الیها فتراجعت الظباء الی الاکمة فانصرفت عنها الصقور والکلاب
ففعلن ذلک ثلاثا فتعجب هارون وسال شیخا من بنی اسد ما هذه الاکمة
فقال لی الامان قال نعم قال فیها قبر الامام علی بن ابیطالب فتوضأ هارون
وصلی ودعا ثم اظهر الصادق موضع قبره بتلک الاکمة ثم کانت امامة
امیر المومنین بعد النبی ثلاثین سنة منها اربعة وعشرون سنة واشهر
ممنوعا من التصرف فی احکامها مستعملا للتقیة والمداراة ومنها خمس سنین

... وهو ابن اربع وعشرين سنة ... وكانت امامته ثلاثون سنة منها ايام ابو بكر ... وايام عمر ... وايام عثمان ...

روایات ابن عباس رضی الله عنه بیان فضائل شاه مردان

وبلغ عضد الدولة الغاية فی تعظیمها والاوقاف علیهما و نیز گفته اند که در شب جمعه حضرت رسیده شب یکشنبه شهید گردید وفی کتاب الذخیرة جرح امیر المومنین لتسع عشرة لیلة مضت من شهر رمضان سنة اربعین وتوفی فی لیلة الثانی والعشرین منه و علی بن محمد مخلد الجعفی معنعنا عن سلیمان بن یسار قال رایت ابن عباس رضی الله عنه لما توفی امیر المومنین علی بن ابیطالب علیه السلام بالکوفة وقد قعد علی المسجد مختبیا ووضع فوقه علی رکبتیه واسند یده تحت خده وقال ایها الناس انی قائل فاسمعوا من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر سمعت عن رسول الله یقول اذا مات امیر المومنین علی بن ابیطالب واخرج من الدنیا ظهرت فی الدنیا خصال الاخرة فیها فقلت وما هی یا رسول الله فقال تقل الامانة وتکثر الخیانة حتی یرکب الرجل الفاحشة واصحابه ینظرون الیه والله لتضایق الدنیا بعده بنکبة الاوان الارض لم یخل منی ما دام علی بن ابیطالب حیا فی الدنیا بقیة من بعدی علی فی الدنیا عوض منی بعدی علی کجلدی علی لحمی علی عظمی علی کدمی علی عروق علی اخی ووصیی فی اهلی وخلیفتی فی قومی ومنجز عداتی وقاضی دینی قد صحبنی علی فی ملمات امری وقاتل معی احزاب الکفار شاهدنی فی الوحی واکل معی طعام الابرار وصافحه جبرئیل مرارا نهارا وعیانا وشهدنا جبرئیل واشهد فی ان علیا من الطیبین الانبیاء وانا اشهد کم معشر الناس لایتساءلون من علم امرکم ما دام علی فیکم فاذا فقدتموه فعند ذلک تقوم الایة لیهلک من هلک عن بینة ویحیی من حی عن بینة صدق الله وصدق النبی صلواة الله علیه واله وعن ابی مخنف قال جاء رجل من مراد

سوالات در علم امام قبل از وقوع واقعه وجواب از شیخ رحمه الله تعالی

على الشهادة والاستسلام للقتل ليبلغ بذلك علو الدرجات ما لا
يبلغه الا به ويعلم بانه يطيعه في ذلك طاعة لو كلفها سواه لم يردها
ولا يكون بذلك امير المؤمنين ملقيا بيده الى التهلكة ولا معينا على نفسه
معونة يستقبح في العقول واما علم الحسين عليه السلام بان اهل الكوفة
خاذلوه فلسنا نقطع على ذلك اذ لا حجة عليه من عقل ولا سمع ولو كان
عالما بذلك لكان الجواب عنه ما قد قدمناه في الجواب من علم امير
المؤمنين بوقت قتله ومعرفة قاتله كما ذكرناه واما دعواه علينا انا نقول
ان الحسين كان عالما بموضع الماء قادرا عليه فلسنا نقول ذلك ولا جاء به
خبر على ان طلب الماء والاجتهاد فيه يقضي بخلاف ذلك ولو ثبت انه كان
عالما بموضع الماء ولم يمتنع في العقول ان يكون متعبدا بترك السعي في
طلب الماء من حيث كان ممنوعا منه حسب ما ذكرناه في امير المؤمنين
غير ان ظاهر الحال بخلاف ذلك على ما قدمناه والكلام في علم الحسن بما قبته
موادعته معوية بخلاف ما تقدم وقد جاء الخبر بعلمه بذلك وكان
شاهد الحال له يقضي به غير انه دفع به من تعجيل قتله وتسليم اصحابه
الى معاوية وكان في ذلك لطف في بقائه الى حال مضيه ولطف لبقاء
كثير من شيعته واهله وولده ودفع فساد في الدين هو اعظم من الفساد
الذي حصل عند هدنته وكان عليه السلام اعلم بما صنع لما ذكرناه وبينا
الوجوه فيه انتهى كلامه رفع الله مقامه اقول وسأل السيد مهنا بن سنان
عن العلامة الحلي نور الله ضريحه عن مثل ذلك في امير المؤمنين صلوات

يا ابا عبد الله اعزك الله
ما امسكا بحال من الاحوال
فقال لهم يا اصحابنا اعلموا
ان الله عزوجل لسائل عنا
اول لكم وما اعتقده الذي هو
من حلف بعتق جواريه و
مماليكه وحبس دوابه انه لا
يعتقد الا ولاية علي بن ابيطالب
والسادة من الائمة عليهم
السلام وعدهم واحدا واحدا
وساق الحديث فانبسط اليه اصحابنا وسالهم
وسالوه ثم قال لهم رجعنا يوم جمعة من الصلوة
من المسجد الجامع مع عمي داود فلما كان قبل
منازلها و قبل منزله وقد خلا الطريق قال
لنا اينما كنتم قبل ان تغرب الشمس فصيروا
الي ولا يكون احد منكم على حال فيتخلف لانه
[illegible]

حالات فزار و کرامات از تربت امیر المومنین علیه السلام

وَلَامَلَكٌ مُقَرَّبٌ فقال عزّ من قائل اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ
يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ
تَمُوْتُ يا ميثم هذه خمسة لا يطلع عليها نبيّ ولا وصيّ ولا ملك مقرب
يا ميثم اذا جاء القضاء فلا مفرّ فرجع ابن ملجم ودخل وكانت تلك الليلة ليلة
تسع عشرة من شهر رمضان فرحة الغري اخبرني عمّي السّعيد علي بن موسى بن
طاؤس والفقيه نجم الدّين ابو القاسم بن سعيد والفقيه المتقدّى بقيّة
المشيخة نجيب الدّين يحيى بن سعيد ادام الله بركتهم كلهم عن الفقيه محمد بن عبد الله
بن زهرة الحسيني عن محمد بن الحسن العلوي الحسيني الساكن بمشهد الكاظم
عن القطب الراوندي عن محمد بن علي بن الحسن الحلبي عن الطوسي ونقلته من خط
حرفا حرفا عن المفيد محمد بن محمد بن النعمان عن محمد بن احمد بن داود عن ابي الحسين
بن محمد بن تمام الكوفي قال حدثنا ابو الحسن علي بن الحسن بن الحجاج من حفظه
قال كنا جلوسا في مجلس ابن عمي ابي عبد الله محمد بن عمران بن الحجاج وفيه
جماعة من اهل الكوفة من المشايخ وفيمن حضر العباس بن احمد العباسي وكانوا
قد حضروا عند ابن عمي يهنّؤنه بالسّلامة لانه حضر وقت سقوط سقيفة سبابه
ابي عبد الله الحسين ابن علي عليهما السّلام في ذي الحجة من سنة ثلاث وسبعين
ومأتين فبيناهم قعود يتحدّثون اذ احضر المجلس اسماعيل بن عيسى العبّاسي
فلما نظرت الجماعة اليه احجمت عما كانت فيه واطال اسماعيل الجلوس فلما
نظر اليهم قال لهم يا اصحابنا اعزكم الله لعلّي قطعت حديثكم بمجيئي قال
ابو الحسن علي بن يحيى السليماني وكان شيخ الجماعة ومقدما فيهم لا والله يا ابا

[illegible]

حالات مزار وكرامات از تربت امير المومنين عليه السلام

فشدوه واخرجوه بالحبل فاذا اعلى يده من اطراف اصابعه الى مرفقه دم وهو
يستغيث لا يكلمنا ولا يحير جوابا فحملناه على البغل ورجعنا طائرين ولم يزل لحم
الغلام ينتثر من عضده وجنبه وساير شقه الايمن حتى انتهينا الى عمي فقال
ايش وراءكم فقلنا ما ترى وحدثناه بالصورة فالتفت الى القبلة وتاب
مما هو عليه ورجع عن المذهب وتولى وتبرا وركب بعد ذلك في الليل على
بن جابر فسأله ان يعمل على القبر صندوقا ولم يخبره بشيء مما جرى ووجه من هدم
الموضع وعمر الصندوق عليه ومات الغلام الاسود من وقته قال ابو الحسن
بن الحجاج راينا هذا الصندوق الذي هذا حديثه لطيفا وذلك من قبل ان
يبنى عليه الحائط الذي بناه الحسن بن زيد هذا الخبر ما نقلته من خط الطوسي
اقول وقد ذكر هذا الحديث الشريف ابو عبد الله محمد بن علي بن الحسن
على بن الحسين بن عبد الرحمن الشجري بالاسناد المتقدم اليه حدثني ابو
محمد بن احمد بن عبد الله البوابي لفظا قال اخبرنا ابو جعفر محمد بن محمد بن
الجازة وكتبته من خط يده قال اخبرنا علي بن الحسين بن الحجاج املاء من حفظه
قال كنا في مجلس عمي ابي عبد الله محمد بن عمران بن الحجاج وتم الحديث على
نحو ما ذكرناه ولم يقل ابن عمي وفيه تغيير لا يضر طائلا وقال في اخره الحسن
بن زيد بن محمد بن اسماعيل بن الحسن بن زيد بن الحسن بن علي بن ابي طالب عليهم
السلام المعروف بالداعي الخارج بطبرستان اقول هذا الحسن بن زيد
صاحب الدعوة بالري قتله مرداويج ملك بلادا كثيرة قال الفقيه صفي
الدين محمد بن معد رحمه الله وقد رايت هذا الحديث بخط ابي يعلى محمد

ظهور کرامات آنحوالی تربت امیر المومنین علیه السلام نقل شیره و ابنیا

ما قرأته بخط والدی علی ظهر کتاب بالمشهد الکاظمی علی مشرفها السلام

ما صورته قال سمعت من شهاب الدین بندار بن ملکدار القمی یقول

حدثنی کمال الدین شرف المعالی بن غیاث القمی قال دخلت الی حضرت مولانا

امیر المومنین علی بن ابیطالب علیه السلام فزرته وتحولت الی موضع المسئلة

ودعوت وتوسلت فتعلق مسمار من الضریح المقدس فی قبائی فمزقه

فقلت مخاطبا لامیر المومنین ما اعرف عوض هذا الا منك وکان الی جانبی

رجل رآیه غیر رافضی فقال مستهزیا ما یعطیك عوضه الا قباء قرمزیا

فانفصلنا من الزیارة وجئنا الی الحلة وکان جمال الدین قشتمر الناصری

رحمة الله علیه قد هیأ لشخص یرید ان ینفذه الی بغداد یقال له ابن ماست

فی قباء وقلنسوة فخرج الخادم علی لسان قشتمر وقال هات کمال الدین القمی

المذکور قال فاخذ بیدی ودخل الی الخزانة وخلع علی قباء املکیا قرمزیا

فخرجت ودخلت اسلم علی قشتمر واقبل کمه فنظر الی نظرا عرفت الکراهة

فی وجهه والتفت الی الخادم کالمغضب وقال طلبت فلانا یعنی ابن ماست

فقال الخادم انما قلت کمال الدین القمی وشهد الجماعة الذین کانوا جلساء الامیر

بحضور کمال الدین القمی المذکور فقلت ایها الامیر ما خلعت علی انت

هذه الخلعة بل امیر المومنین خلعها علی فالتمس من الحکایة فحکیت له

فخر ساجدا وقال الحمد لله کیف کانت الخلعة علی یدی ثم شکر وقال

هذا آخر ما حدث به شهاب الدین وکتب احمد بن طاوس هذا آخر ما وجدته

بخطه فنقلته ایضا وجدت ما صورته عن الصدر السعید رضی الدین

لکتاب الاشرف المقدس بخطاب ... وکنت تارة آمر بالانکار علیه وتارة راجعه

... عند المسئلة ویخاطب المقدس بخطاب ... الفاروق الصحیح عنه فمضی علی ذلك مدة فاذا انا

فی بعض الایام قد فتحت الخزانة اذ سمعت صیحة عظیمة ظننت انه قد جاء للعلویین رجل من بغداد

او قتل فی المشهد قتیل فخرجت التمس الخبر فقیل لی

هنا اعمی قد رد بصره فخرجت ان یکون ذلك الاعمی فلما وصلت الی الحضرة الشریفة وجدته

ذلك الاعمی بعینه وعیناه کاحسن ما یکون

فشکرت الله تعالی عن ذلك وزاد والذی من

هذه الروایة انه کان

یقول من جملة کلامه وخطابه

الاعمی وکیف ینعماه حتی ...

... یا متنبین علی حذه وکانت کثیرا

فارسی علی کبره وکانت عیناه

رجل اعجمی من اهل التکریت وکان

العزوی علی ساکنه الف السلام

وکان قد ورد الی مشهد النبی

او بعض ما وجدته مسطورا

العزوی واتکان اللفظ بزید

عن الشیخ حسین بن عبد الکریم

رضی الدین علی بن طاوس

۱۶۳

مجلس عہ نہم وآیا فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

نقد وجنس حتی مصلای نماز بھی غارت کیا۔ انکو زخم سے خنجر ستم کی دکھایا۔ پھر مین عصای زہرآلود لگا کہا لگایا۔ جسی جنیب خدا سوار ہین دوش پر چڑہاتی۔ نظرون سی گرایا۔ جنکا جہولا اعزاز مین جبرئیل ہلاتی اونکو جاۂ محنت پر سلایا۔ طعنہ اور شماتت مین اونپر کیا کیا زبان درازی کی۔ چند روزہ عمر اوس مظلوم کی صدمۂ مصیبت مین گذری حضرت رسالت کی وصیت نی یہ نتیجہ ہدایت دکھایا۔ سبط نبی کی حرمت عالی کا مرتبہ جو بنایا تہا امت نی بھلایا۔ ای اہل ولا اوس مولا کی تہوڑی مناقب سنو کر دل خوش ہو پھر مصائب عزا پر نوائب کو یاد کرو اور نالہ و شیون مین رہو۔ رُوِیَ وُلِدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِالْمَدِیْنَۃِ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَہْرِ رَمَضَانَ سَنَۃَ ثَلَاثٍ مِنَ الْہِجْرَۃِ وَقِیْلَ سَنَۃَ اِثْنَیْنِ ولادت باسعادت امام حسن علیہ السلام کی شہر مدینہ مین ہوئی جو تیسرا برس ہجرت کا ذکر کیا تاریخ ماہ رمضان کی پندرہوین شب تہی اور دوسرا سال بھی لکہا ہی جو بعض ناقل روایت نی کہا ہی رُوِیَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اٰبَآئِہٖ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ قَالَ اَہْدٰی جَبْرَئِیْلُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِسْمَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَخِرْقَۃَ حَرِیْرٍ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّۃِ وَاشْتُقَّ اِسْمُ الْحُسَیْنِ مِنْ اِسْمِ الْحَسَنِ× جناب جعفر بن محمد اور اونکی آبای کرام علیہم السلام سی روایت آئی کہ بعد از ولادت امام حسن علیہ السلام جبرئیل نی خدمت پیغمبر مین بارہ پائی نام حسن اور خرقہ حریر جنت کا ہدیہ لایا کہ اسم حسین کو اوسکا تصغیر بنایا و قَالَ ابْنُ الْخَشَّابِ کُنْیَتُہٗ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَاَلْقَابُہُ الْوَزِیْرُ وَالتَّقِیُّ وَالْقَائِمُ وَالطَّیِّبُ وَالْحُجَّۃُ وَالسَّیِّدُ وَالسِّبْطُ وَالْوَلِیُّ ابن خشاب نی کہا ہی ابو محمد کنیت حسن مجتبیٰ کی ہی اور القاب جناب یہ ہین جو اوپر مذکور گذری ہین جاء ت بِہٖ اُمُّہٗ فَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ النِّسَاءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ یَوْمَ السَّابِعِ مِنْ مَوْلِدِہٖ فِیْ خِرْقَۃٍ مِنْ حَرِیْرِ الْجَنَّۃِ وَکَانَ جَبْرَئِیْلُ قَدْ نَزَلَ بِہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ولادت کی ساتوین دن فاطمہ زہرا نی فرزند کو جامۂ حریر جنت اوڑہایا۔ وہ حلہ کہ جبرئیل نی پیغمبر کو دیا تہا اوس مین لپیٹا

مجلس چوتھی روایات فضیلت و حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

والد کے پاس پہنچایا۔ مانند جان آغوش میں لیا۔ منہ چوما بہت پیار کیا فَسَمَّاهُ حَسَناً وَعَقَّ عَنْهُ كَبْشاً حضرت نے اوس مولود مسعود کا نام حسن رکھا اور برسم عقیقہ دنبے کو قربانی میں ذبح فرمایا وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأَمَرَ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِوَزْنِ شَعْرِهِ فِضَّةً اور موے سر منڈائے چاندی تولے فرق میں خلوق لگایا اور اوس بال کی برابر نقرہ برکت آل کو صدقات فقرا میں ہوا رَوَى عَلِيٌّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَنِ التَّهْنِيَةِ بِالْوَلَدِ مَتَى فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ بِالتَّهْنِيَةِ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ علی نے اپنے باپ اور حسین بن خالد نے روایت کی جو کہا کہ میں نے ابو الحسن امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اگر فرزند کسی کا پیدا ہو تو کونسے دن ہی خوشی منانی کو۔ فرمایا جب حسن مجتبیٰ کی ولادت نے دایہ ایام کو پیرایہ نشاط دیا تو ساتویں روز جبرئیل نے خدمت رسول میں تہنیت کو نزول اجلال کیا۔ وَاَمَرَهُ اَنْ يُسَمِّيَهُ وَيُكَنِّيَهُ وَيَحْلِقَ رَأْسَهُ وَيَعُقَّ عَنْهُ وَيَثْقُبَ اُذُنَهُ بعد ازاں ادای مبارکباد عرض کی اس پسر ماہ پیکر کو نام اور کنیت بنام سے مشتہر فرمائیے اور سر پر خوشبوی خلوق بستہ کیجئے عقیقہ کرو کان کی لو چھید دو۔ قَالَ فَكَانَ لَهُ ذُؤَابَتَانِ فِي الْقَرْنِ الْاَيْسَرِ وَكَانَ الثَّقْبُ فِي الْاُذُنِ الْيُمْنَى فِي شَحْمَةِ الْاُذُنِ وَفِي الْيُسْرَى فِي اَعْلَى الْاُذُنِ فَالْقُرْطُ فِي الْيُمْنَى وَالشَّنْفُ فِي الْيُسْرَى راوی نے کہا کہ فرق حسین کی داہنی سمت چوٹیاں تھیں اور کان کی سیدہی لو میں سیدہی بائیں گوش میں اوپر سوراخ کئی تھی جس میں جانب راست بندہ ڈالی اور دوسری طرف شنف پہنائی رَوَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الرِّضَا قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ الْحَسَنِ اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ الْحُسَيْنِ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهِ حسن ابن خالد نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی فرمایا نگین انگشتری حسنین علیہما السلام کی

قال بعث الی الحجاج فقال یا یحیی انت الذی تزعم ان ولد علی من فاطمة ولد رسول الله قلت له ان آمنتنی تکلمت قال فانت آمن قلت له نعم اقرأ علیک کتاب الله ان الله یقول و وهبنا له اسحاق و یعقوب کلا هدینا الی ان قال و زکریا و یحیی

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

یہ عبارت کہدی تھی وَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَلَهٗ سَبْعُ سِنِيْنَ وَاَشْهُرٍ وَقِيْلَ
ثَمَانِيْ سِنِيْنَ جب خیر الوریٰ نے دنیا سے رحلت کی تو عمر حسن مجتبیٰ سات برس اور ایک
مہینے کی تھی اور آٹھ سال کی بھی روایت ہے جو مدت مختلف بیان ہے وَقَامَ بِالْاَمْرِ
بَعْدَ اَبِيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَهٗ سَبْعٌ وَثَلَاثُوْنَ سَنَةً وَاَقَامَ فِيْ خِلَافَتِهٖ
تِسْعَ سِنِيْنَ وَسِتَّةَ اَشْهُرٍ وَثَلَاثَةَ يَوْمٍ اپنے والد علیہ السلام کے بعد سینتیس برس کے
سن میں تخت خلافت پر بیٹھے اور نو سال چھ مہینے اور تین روز امام خلافت رہے رُوِیَ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ انس بن مالک نے کہا شبیہ بمثال رسول محمدا
علیہ التحیۃ والثنا زمانے میں حسن بن علی علیہما السلام کی مانند کوئی نہ تھا وَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِنَّ الْحَسَنَ ابْنِيْ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ
اَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ امیر المومنین فرماتے ہیں سر اپنا حسن فرق سے کمر تک بصورت خاتم
انبیا ہے اور نیچے سینہ سے تا ناخن پا حسین کا بدن بہت ملتا ہے اَيْضًا رَوٰى اَبُوْ سَعِيْد
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاعِظُ فِيْ كِتَابِ شَرَفِ النَّبِيِّ مَرْفُوْعًا اِلٰى جَابِرٍ
الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ابو سعید محمد بن عبد
الملک واعظ نے کتاب شرف النبی میں روایت کی ہے کہ جابر انصاری نے یہ حدیث رسول اکرم کی
زبانی سنی ہے مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى سَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مخبر صادق نے فرمایا جو شخص چاہے بہترین جوانان جنان کو دیکھے اور شاد ہو
تو نظر کرے وہ حسن بن علی علیہما السلام کے چہرۂ تاباں اور چہرۂ درخشاں کو رُوِیَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ اِنْطَلَقْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَنَادٰى عَلٰى بَابِ دَارِ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا

مجلس چہارم روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

فلم یجبہ احد ابن عباس فی کہا ایکدن سرور انبیا کی ہمراہ تہا اوس جناب فی دروازۂ فاطمہ زہرا کی قدم رنجہ کیا تین مرتبہ باب ولایت مآب پر پکاری مگر کسی فی جواب ندیا قال الی الحائط فقعد فیہ وقعدت الی جانبہ پس دیوار سی تکیہ لگا یا زمین پر جلوس فرمایا مین بہی رفاقت مین برہا اونکی پاس جا کی بیٹہا فبینا ہو کذالک اذ خرج الحسن بن علی قد غسل وجہہ وعلقت علیہ سبحۃ ناگاہ نور نگاہ زہرا حسن ابن علی علیہم السلام برآمد ہوی دو نور رخساری غیرت مہر و ماہ دہوی منہ پر گیسوی عنبرین بکہری تہی قال فبسط النبی یدہ ومدہا ثم ضم الحسن الی صدرہ وقبلہ وقال ان ابنی ہذا سید شباب اہل الجنۃ ولعل اللہ عز وجل یصلح بہ بین فئتین من المسلمین راوی کہتا ہی دیکہتی ہی خیر البشر فی ہاتہہ اپنی پہیلای پیار او محبت مین سینہ و سرور لبند بتول کی چہاتی سی لگالی فرمایا یہ بیٹا میرا اہل جنت کا سید او سردار ہی او سکی ہاتہ سی خدا ملائی گا دو گروہ مسلمین کو جنمین لڑائی بکہاڑ ہوگی روی عن الترمذی فی صحیحہ مرفوعا الی اسامۃ ابن زید قال طرقت علی النبی ذات لیلۃ فی بعض الحاجۃ فخرج الی وہو مشتمل علی شیٔ ما ادری ما ہو ترمذی فی اس روایت کو اپنی صحیح مین زید ابن اسامہ سی مرفوع لکہا ہی اوسنی کہا ایک رات کو خدمت رسول مین واسطی بعض حاجت کی قدم رکہا ہی جب حضرت برآمد ہوی دولت سرا سی معلوم نہین کیا چیز بغل مین لئی ہی فلما فرغت من حاجتی فقلت ما ہذا الذی انت مشتمل علیہ ہر گاہ مین اپنی کام سی فراغت کر چکا پوچہا کیا لیا ہی تمہاری ساتہہ ای خیر الوری فکشفہ فاذا الحسن والحسین علی ورکیہ سرور انبیا فی کپڑا کہولا تو دیکہا حسن اور حسین علیہما السلام کو دو نو

مجالس جنمیں روایات فضیلت و رقت انشہاد امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

کولون پر چڑہا دیکہا فقال هذان ابنای و ابناء ابنتی اللهم انی احبهما فاحبهما و احبب من یحبهما ارشاد کیا یہ میری دو پسر جگر بند ہین دختر نیک اختر کی فرزند ہین خداوندا مین دوست رکہتا ہون انکو تو بہی پیار کرتا رہنا دونوکو اور جو انسی الفت رکہتا ہو تو چاہنا وارین مین اوسکو مروی عن الترمذی مرفوعا الی ابن عباس انه قال کان رسول الله حامل الحسن بن علی علی عاتقه اور یہی روایت ہی ترمذی سی مرفوع طرف ابن عباس کی جو اونسی کہا ایکروز پیغمبر خدا نی امام حسن مجتبیٰ کو اپنی دوش پر چڑہایا تہا فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی و نعم الراکب هو ایک شخص دیکہہ کی تعجب سی بولا کیا تحفہ مرکب ہی ایصاحبزادی تمہارا سوار براق و رفرف نی اوسکو جواب دیا بلکہ وہ اچہا راکب عز و شرف ہی گہوڑی کا مروی عن ابن عباس قال ان رسول الله صلی الله علیه و آله کان جالسا ذات یوم اذ اقبل الحسن علیه السلام مشتاب امالی مین ابن عباس کی زبانی یہ روایت لکہی ہی کہ ناقل نی اپنی سند سی یون لکہا کہ ایک روز جناب سرورکائنات مسجد مین بیٹہی تہی جو امام حسن علیہ السلام نانا کی خدمت مین چا پہنچی فلما راه بکی ثم قال الی الی فما زال مد یده حتی اجلسه علی فخذه الیمنی دیکہتی ہی اوس نور نظر کی بی اختیار پیغمبر خدا رو نی لگی فرمایا ہماری پاس آؤ شتابان گلی سی لگ جاؤ ہاتہ پہیلا کی اونکو اپنی طرف کہینچا داہنی ران پر گود مین بٹہالیا و ساق الحدیث الی ان قال حدیث طولانی اتنا بیان ہوا یہان تک جو ابن عباس نی کہا وقال النبی و اما الحسن فانه ابنی و ولدی و منی و قرة عینی و ضیاء قلبی و ثمرة فؤادی مخبر صادق نی ارشاد کیا امام حسن محبوب ذوالمنن ہی میرا بیٹا ہی فرزند دلبند ہی دلکا سرور دیدی والا آنکہونکا اوجیالا ہی آرام جان اور ثمر شجر زندگانی کا ہی گلدستہ چمن حیات

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

اسکی نہال وجود سی معطر ہی وَهُوَ سَيِّدُ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَحُجَّةُ اللهِ عَلَى الْأُمَّةِ أَمْرُهُ أَمْرِي وَقَوْلُهُ قَوْلِي مَنْ تَبِعَهُ فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَاهُ فَلَيْسَ مِنِّي وہ سید جوانان جنان ہی اور میری امت پر خدا کی حجت عیان ہی اوسکا حکم اور قول بعینہ امر ہی اپنا یعنی اوسکی طاعت مانی میرا فرمان بجالایا ہی جو اوسکی ہدایت پر ستابی اور خلاف مرضی کریگا وہ ملت حنفی اور طریق اسلام سی خارج رہیگا وَإِنِّي لَمَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ تَذَكَّرْتُ مَا يَجْرِي عَلَيْهِ مِنَ الذُّلِّ بَعْدِي میں جب اس فرزند مظلوم کو سامنی دیکھتا ہون جو محنت اور ذلت اوسپر گذریگی یاد کرتا ہون فَلَا يَزَالُ الْأَمْرُ بِهِ حَتَّى يُقْتَلَ بِالسَّمِّ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا یونہیں جور و جفای اعدا سی مصیبت اوٹہایگا تاکہ زہر جفا سی شہید کیا جایگا فَعِنْدَ ذَلِكَ تَبْكِي الْمَلَائِكَةُ وَالسَّبْعُ الشِّدَادُ بِمَوْتِهِ وَيَبْكِيهِ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الطَّيْرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ اوسکی غم اور ماتم سی جملہ فرشتی وا ویلا کرینگی زمین اور آسمان سی اشک خون بہینگی سب مخلوق وا ویلا و الاویلا شیون کرینگی حتی مرغان ہوا ماہیان دریا تڑپتی ہین گی فَمَنْ بَكَاهُ لَمْ تَعْمَ عَيْنُهُ يَوْمَ تَعْمَى الْعُيُونُ وَمَنْ حَزِنَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْزَنْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَحْزَنُ الْقُلُوبُ جو اوسکی شہادت سی رویگا وہ روز قیامت مبتلا ہی رقت نہ ہوگا جو اوسپر حزن و الم سی فریاد چاہی گا جس دن ساری قلوب حزین ہونگی کوئی اندوہ نہ پائیگا وَمَنْ زَارَهُ فِي بَقِيعِهِ ثَبَتَتْ قَدَمُهُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ جو اوسکی مرقد منور پر زیارت کرنی جائیگا روز محشر کو اوسکا قدم عبور صراط سی لغزش میں نہ آئیگا

رُوِيَ عَنِ النِّسَائِيِّ بِسَنَدِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ

مجلس حج تہی روایات فضیلت و حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

حامل حسناً محدث نسائی فی اپنی سند سی روایت کی ہی کہ عبداللہ بن شداد فی باپ کی
زبانی یہ عبارت کہی ہی کہ ایکدفعہ رسولخدا نماز عشا کی واسطی برامد ہوئی حسن مجتبیٰ کو آغوش میں
لئی مسجد میں پہنچی فَتَقَدَّمَ النَّبِیُّ فَوَضَعَهُ محراب میں قدم انور تلی بٹہایا اوس فرزند کو
برابر اپنی بٹہایا ثُمَّ کَبَّرَ لِلصَّلوٰۃِ فَصَلّٰی فَسَجَدَ بَیْنَ ظَہْرَانَی صَلوٰتِہِ سَجْدَۃً
فَاَطَالَہَا تکبیرۃ الاحرام کہی نماز شروع کی جب سجدی میں جہکی تو بہت دیر لگی
قَالَ اَبِی فَرَفَعْتُ رَاْسِی فَاِذَا ہُوَ الصَّبِیُّ عَلٰی ظَہْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ ہُوَ سَاجِدٌ
فَرَجَعْتُ اِلٰی سُجُوْدِی راوی کہتا ہی زبان والد سی سخن آیا کہ میں گہبراکی اپنا سر اوٹہایا
ناگاہ اوس طفل کو پشت پیغمبر پر سوار دیکہا چلیسی پہر سجدی میں سر کو جہکا رہا فَلَمَّا
قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ الصَّلوٰۃَ قَالَ النَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ سَجَدْتَ بَیْنَ
ظَہْرَانَی صَلوٰتِکَ سَجْدَۃً اَطَلْتَہَا مقتدی انبیا کو نماز میں ہرگاہ فرصت ملی خیال سی
تعجب سی عرض کی ای قبلۂ انام و کعبۂ مرام آج کیا باعث ہوا جو تمنی ذکر سجدی کو اسقدر
طول دیا حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ اَوْ اَنَّہٗ یُوْحٰی اِلَیْکَ یعنی ایسا جانا کہ کچھ
امر تازہ ظہور میں آیا خواہ کوئی حکم ایکی واسطی حامل وحی لایا قَالَ کُلُّ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ
اِلَّا ابْنِی ارْتَحَلَنِی فَکَرِہْتُ اَنْ اُعَجِّلَہٗ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ حضرت نی فرمایا
ان معاملات سی ایک نہ تہا مگر یہ فرزند میرا پیٹ پر سوار بیٹہا جبتک وہ پشت سی
خوشی سی نہ آیا میں بلاعجلت رب سی سر نہیں اوٹہایا ایضاً حَدَّثَنَا اَبُوْ یَعْقُوْبَ
یُوْسُفُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ رِجَالِہٖ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
عَلٰی جَبَلٍ اَظُنُّہٗ حِرٰی اَوْ غَیْرُہٗ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَجَمَاعَۃٌ
مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَاَنَا حَاضِرٌ لِہٰذَا الْحَدِیْثِ وَحُذَیْفَۃُ

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

ابو یعقوب ابن یوسف نے اپنی محدثین اور حذیفہ ابن یمان سے روایت کی ایک روز پہاڑ پر سرورِ
کائنات کی پاس یاران صحابہ سے جماعت فراہم تھی بہولا ہون وہ جبل حری یا اور کوہ ثانی طور سینا تھا
جو اسوقت حذیفہ فخر کلیم سے مشغول کلام ہو رہا تھا اِذْ اَقْبَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ
یَمْشِیْ عَلٰی هُدُوٍّ وَوَقَارٍ فَنَظَرَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ناگاہ
حسن مجتبیٰ نے مزید وقار اور تمکین سے خراماں وہاں جلوہ کیا ختمی پناہ نے اونکو اندر حمت یزدانی
دیکھ لیا وَقَالَ اِنَّ جَبْرَئِیْلَ یَهْدِیْهِ وَمِیْکَائِیْلَ یُسَدِّدُهٗ وَهُوَ وَلَدِیْ
وَالطَّاهِرُ مِنْ نَفْسِیْ وَضِلْعٌ مِنْ اَضْلَاعِیْ هٰذَا سِبْطِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ بِاَبِیْ هُوَ
خیر الوریٰ بولے یہ وہ درجہ والا آیا جسکی واسطے بار ہا جبرئیل ہدایا جنت لایا میکائیل اوسکے
پیارمین خدمت کرتا رہا پڑا لاڈلا ہی جو رسول خدا نے اپنا بیٹا کہا میرا روح روان اور پارہ جسم و
جان ہے ایسا فرزند نور چشم کہ اوسپر پیغمبر قربان ہے وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقُمْنَا مَعَهٗ
وَهُوَ یَقُوْلُ لَهٗ اَنْتَ تُفَّاحِیْ وَاَنْتَ حَبِیْبِیْ وَمُهْجَةُ قَلْبِیْ وَاَخَذَ بِیَدِهٖ فَمَشٰی
مَعَهٗ وَنَحْنُ نَمْشِیْ سید المرسلین نواسی کی جانب دوڑے ہم سب اوسکی ہمراہ تعظیم کو اٹھے
نبی ہدی کہتی جاتی تو میرا سیب خوشبو گل شاخ آرزو نتیجہ زندگانی ہے محبوب دلدار جانی
تن و من کا سرمایہ شادمانی ہے خوشی مین امام حسن کا ہاتھ پکڑے پھرتے ہم لوگ بھی خاطر سے او
ہمراہ ٹہلتے حَتّٰی جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ نَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ لَا یَرْفَعُ
بَصَرَهٗ عَنْهُ پس وہ سرور عالم ایک طرف سریر خاک پر بیٹھے ہم سارے صحابہ مانند دائرہ
انجم گرد ماہ رسالت فراہم رہے تاکہ دیکھیں خیر البشر اوس دلبر سے کیا سلوک فرماتی ہیں لا کن پیمبر
ہادی محبت کی اوس سے اپنی نظر نہ اوٹھاتی تھی ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ هَادِیًا
مَهْدِیًّا هٰذَا هَدِیَّةٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ لِیْ یُنْبِئُ عَنِّیْ وَیُعَرِّفُ النَّاسَ

فلما لا ننبه ابن علی للعقیقة
قب ولدت الحسن وملما
اثنا عشرة سنة وقالک
الحسن والحسین والحسن
سقط وفی معانی القتیبی
ان محسنا فسد من بعد فقط
العامة وزینب وام کلثوم
ب ان الاسانید الثلاثة
عن الرضا عن ابائه عن علی بن
الحسین عن اسماء بنت عمیس قالت
قبلت فاطمة بالحسن والحسین فلما
ولدت الحسن جاء النبی فقال یا اسماء هاتی ابنی
فدفعته الیه فی خرقة صفراء فرمی بها النبی وقال
یا اسماء الم اعهد الیکم ان لا تلفوا المولود فی خرقة
صفراء فلففته فی خرقة بیضاء ودفعته الیه فاذن
فی اذنه الیمنی واقام فی الیسری ثم قال لعلی بای شیء
سمیت ابنی قال ما کنت اسبقک باسمه یا رسول
الله فقال ولا انا اسبق ربی باسمه ثم هبط جبرئیل فقال یا محمد
العلی الاعلی یقرئک السلام ویقول علی منک
بمنزلة هارون من موسی ولا نبی بعدک فسم ابنک
هذا باسم ابن هارون
فما اسم ابن هارون قال شبر قال لسانی عربی قال جبرئیل سمه الحسن قالت
اسماء فسماه الحسن فلما کان یوم سابعه
عق النبی صلعم بکبشین املحین واعطی القابلة
فخذا ودینارا ثم حلق راسه وتصدق
بوزن الشعر ورقا وطلی راسه بالخلوق
ثم قال یا اسماء الدم فعل الجاهلیة قالت
اسماء فلما کان بعد حول ولد الحسین
کشف قال کمال الدین بن طلحة اعلم
ان هذا الاسم الحسن سماه به جده رسول الله
فانه لما ولد له قال ما سمیتموه
قالوا حربا قال بل سموه حسنا ثم انه
صلی الله علیه واله عق عنه کبشا
وبذلک احتج الشافعی فی کون
العقیقة سنة عن المولود وقوله
ذلک النبی وضع ان تفصله خاطر
وقال لما حلق راسه وتصدق

مجلس چوتھی روایات فضلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

اَنَا مِنْہُ وَیُحْیِیْ سُنَّتِیْ وَیَتَوَلّٰی اُمُوْرِیْ فِیْ فِعْلِہٖ پھر فرمایا قریب ہی کہ میری بعد یہ امام رہنما سبکا رہیگا خلق کو طریقِ حق پر وزرات ہدایت کریگا یہ بھی ہدیۂ کرامت اور عنایت خدا ملاہی ہے میری ملت اور شریعت کا بڑہانی والا ہی احیای دستورِ فرض اور سنت عمل میں لانیوالا امورِ دین کو سرانجام دنیا پر سلوک حسن بتائیگا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ فَیَرْحَمُہٗ رَحِمَ اللّٰہُ مَنْ عَرَفَ لَہٗ ذٰلِکَ بِرَّنِیْ فِیْہِ وَاَکْرَمَنِیْ فِیْہِ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اوسکی طرف نظرِ عنایت سی دیکھیگا فضل و کرم اپنا اوسپر شامل رکھیگا خدا بخشی اوسی جو رہتی کو اس فرزند کی پہچانی میری پاس حرمت کو اوسکی عزت اور توقیر میں مانی مَرْوِیٌّ عَنْ یَعْلٰی مُرَّۃَ اَنَّہٗ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ دُعِیْنَا اِلٰی طَعَامٍ فَاِذَا الْحَسَنُ یَلْعَبُ فِی الطَّرِیْقِ یعلی ابن مرہ کہتا اکیروز میں رفاقت رسولِ خدا میں چلا اسواسطی جو کسی نی دعوتِ طعام کو بلایا تھا راہ میں حسن مجتبیٰ کو ہمراہ اطفال کھیلتی دیکھا فَاَسْرَعَ النَّبِیُّ اَمَامَ الْقَوْمِ ثُمَّ بَسَطَ یَدَہٗ فَجَعَلَ یَمُرُّ مَرَّۃً ھٰہُنَا وَمَرَّۃً ھٰہُنَا یُضَاحِکُہٗ خیرالوریٰ ہاتھ پہیلاکی ہمرہ سب اکی بڑہی پیار کرنی کو شوق تماسی جانب فرزندِ دلبند بڑہی وہ شہزادہ کبھی ادہر جاتا اور کبھی ادہر کترا جاتا اور ہنستا حَتّٰی اَخَذَہٗ فَجَعَلَ اِحْدٰی یَدَیْہِ فِیْ ذَقَنِہٖ وَالْاُخْرٰی بَیْنَ رَاْسِہٖ ثُمَّ اعْتَنَقَہٗ فَقَبَّلَہٗ خیرالبشر ہی اوسکا تعاقب کرتی تاکہ اوسی کو پکڑا فرطِ الفت میں ایک ہاتھ سر پر دوسرا ٹھڈی کی نیچی رکھا منھ چوما گلی سی لگایا دوست سی تبسم فرمایا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَسَنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّہٗ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سِبْطَانِ مِنَ الْاَسْبَاطِ پھر خاتم انبیا نی صحابہ سی کہا حسن میرا ہی اور میں اوسکا خدا دوست رکھی اوسی جو پیار کری اسی بدرستیکہ حسن اور حسین دو سبط ہیں خیرالوریٰ کی ایضًا رَوٰی رُکْنُ الْاَئِمَّۃِ عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ مِیْکَائِیْلَ مُسْنِدًا عَنِ الْاَئِمَّۃِ

مجلس چھٹی روایات فضیلت اور حال شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

قالت کان رسول اللہ جایعا لا یقدر علی ما یاکل و رکن الاتیہ عبد الحمید ابن

یسکائیل نے سلسلۂ رواۃ سے زبانی بی بی عائشہ نقل کیا ایک دفعہ رسولخدا بہت گرسنہ ہوئے

مطلق کھانے کو میسر تھا فقال لی ہاتی ردائی فقلت این ترید قال الی فاطمۃ

ابنتی فانظر الی الحسن و الحسین فیذھب بعض ما بی من الجوع

مجھ سے بولے میری ردا لا دو بیٹی نوکا عزم ہو الا کہا کہا ہوا فرمایا بیٹی فاطمہ کی پاس جاتا ہوں

تاکہ حسنین کو دیکھوں بلکہ صدمۂ فاقہ جاتی رہے اشتہا کو پیاری باتوں سے بہولوں فخرج

حتی دخل علی فاطمۃ فقال یا فاطمۃ این ابنای فقالت یا رسول اللہ

خرجا من الجوع وھما یبکیان پس گہر سے باہر نکلے تا حجرۂ فاطمہ زہرا میں پہنچے کہا ای

نور دیدہ میرے دونو پسر کہاں ہیں عرض کی بہوک سے روتے چلے گئے معلوم نہیں کہ ہر سر گرداں ہیں

فخرج النبی فی طلبھما فرای ابو درداء فقال یا عویمر ھل رایت ابنی

خبر اوری کی تلاش میں فرزندونکی قدم رکہا راہ میں ابو درداء ملے اونسے پوچھا کہیں ابی جو

پچا نہیں معلوم ہے میرے نوحسو کہاں گیا قال نعم یا رسول اللہ ھما نایمان فی ظل

حائط بنی جذعان فانطلق النبی فضمھما وھما یبکیان وھو یمسح الدموع

عنھما جواب دیا ہاں ای رسولخدا دونو کو سایۂ دیوار میں بنی جذعان کی سوتا چہوڑا پیغمبر اودہر

گئے حسنین کو اوٹہا کے سینہ پر سرا اونکا رکہا وہ شدت جوع سے گریاں تھے سر تا کے چشم کو دامن

رسالت میں پونچھا فقال لہ ابو درداء دعنی احملھما فقال یا ابا درداء

دعنی امسح الدموع عنھما فوالذی بعثنی بالحق نبیا لو قطر قطرۃ

فی الارض لبقیت المجاعۃ فی امتی الی یوم القیامۃ ابو درداء نے کہا چاہتا ہوں

اگر اجازت پاؤں تو انکو اپنے دوش پر چڑہا لوں جواب دیا چہوڑ دو گلی سے لگا دوں آنسو پونچھوں

۱۸۵

مجلس ہفتم میں روایات فضیلت اور حال شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

انکھو نکا اوسکی قسم ہی جسنی مجھی نبوت پر بحق بھیجا اگر قطرہ اشکِ حسنین کا اسدم زمین پر گرتی

تا قیامت بلای فاقہ میری امت پر مسلط رہتی ثُمَّ حَمَلَهُمَا وَهُمَا يَبْكِيَانِ وَهُوَ يَبْكِي

پس سیدِ انبیا نی کاندہون پر نواسونکو بٹھایا وہ روتی تہی حضرت نی بہی مزید الفت سی انسوکا

دریا بہایا فَجَاءَ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ رَبُّ الْعِزَّةِ جَلَّ

جَلَالُهُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ مَا هٰذَا الْجَزَعُ ناگاہ جبرئیل آئی تسلیم کی اور کہا

یا محمد تمپر خدا سلام بہیجتا ہی اور باعثِ زاری فرطِ کرم سی پوچہتا ہی فَقَالَ النَّبِيُّ يَا جَبْرَئِيلُ

إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ أَكْبَرُ إِذَا أَنْ أُحَوِّلَ أُحُدًا ذَهَبًا وَلَا يَنْقُصُ الَّذِي مَا عِنْدَهُ

شیءٌ نبی بولی ای برادر مین جزع سی رقت نہین کرتا بلکہ خواری دنیا سی اندوہ اور قلق دل پر گزرا

جبرئیل نی عرض کی اللہ فرماتا ہی چاہتی ہو کہ فراغت بخشون احد کا پہاڑ تمہاری الہی سونیکا

بنا دون اور جو رتبۂ قرب و منزلت ہی کچہہ نہ گہٹاون ساری خزاین جہان صرف روزمرہ

بتا دون قَالَ لَا قَالَ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يُحِبَّ الدُّنْيَا وَلَوْ أَحَبَّهَا لَمَا جَعَلَ لِلْكَافِرِ

أُكْلَهَا سیدِ اصفیا نی انکار کیا مین نہین مانگتا پوچہا کسواسطی بولی بسببِ خواری دنیا کہ

خدا بیزار ہی اوسکی متاعِ لذت سی اگر ایسا نہوتا تو کافرونکو کہانا پینا نہین ملتا نعمات سی

فَقَالَ جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ ادْعُ بِالْجَفْنَةِ الْمَنْكُوسَةِ الَّتِي فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ

ہرگاہ ختمی پناہ اپنی دولتسرا مین بہنچی جبرئیل نی کہا ہی یا نبی اللہ اوٹہالا اوس گہرکی گوشہ

جہری مین اولٹا پڑا ہی قَالَ فَدَعَا بِهَا فَلَمَّا حُمِلَتْ فَإِذَا فِيهَا ثَرِيدٌ وَلَحْمٌ كَثِيرٌ

فَقَالَ كُلْ يَا مُحَمَّدُ وَأَطْعِمِ ابْنَيْكَ وَأَهْلَ بَيْتِكَ راوی کہتا ہی جب طبق لائی

صاحبِ بذل و نوال نی دیکہا روٹی کا مالیدہ گوشت پختہ مزہ رحمت سی بہرا ہوا حال جی

گذارش کی ای محترمِ حضر لواس طعامِ لذیذ کو نوش کرو فرزندونکو کہلاو ساری اہلبیت پر بہنچا

مجالس چوتہی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

قال فاکلوا فشبعوا وھو علی حالہا بس باہم پنجتن بساط شرف پر فراہم آئی خوان
کرم کی نعمت کہا کی شکر خدا بجا لائی قالت ثم ارسلت بہا الی فاکلوا وشبعوا
بی بی عایشہ ناقل ہین وہ مائدہ کا حصہ بھیجی اور باقی زوجات مطہرات نبی کو بھیجا سب نے
ضیافہ کرامت سے تناول کیا سیر ہوئی مگر ظرف خالی ہنوا لبالب جیسا تہا ویسا ہی ہا
قال ما رایت جفنۃ اعظم برکۃ منہا و فقت عنہم فقال النبی صلی اللہ علیہ والہ الذی
بعثنی بالحق لو سکت لتداولہا فقراء امتی الی یوم القیامۃ ایسا با برکت
برتن دیکہا نہین جو اوسکی فیض نی سبکا پیٹ بہرا پہر کمہا نہین پس وہ مفقود ہو گیا خدا نے
کسی لیا مخبر صادق فرماتی ہین سوگند ہی اوسکی جسنی مجہی برحق رتبہ نبوت بخشا اگر وہ با
رہتا تو حشر تک مساکین امت کو طعام دیتا سیر کرتا روی معاویۃ بن عمار عن الصادق
قال رسول اللہ ان حب علی بن ابیطالب قذف فی قلوب المومنین فلا
یحبہ الا مومن معاویہ ابن عمار نی جناب صادق سی روایت کی ہی کہا کہ رسول خدا علیہ وآلہ
السلام نی یہ بشارت دی ہی تحقیق کہ محبت علی ابن ابیطالب کو خالق نی دل مومنین مین ڈالا
دوست نہین رکہیگا اونکو مگر کامل الاعتقاد والا فلا یبغضہ الا منافق دشمن حیدر منافق
ہوتا ہی جو عداوت پر اپنا دین کہوتا ہی وان حب الحسن والحسین قذف فی
قلوب المومنین والمنافقین والکافرین فلا تری لہم ذاما ودعی
النبی الحسن والحسین قرب موتہ فقربہما وشمہما وجعل یرشفہما
وعیناہ تہملان اور الفت حسنین قلوب مومن اور منافق مین ہی کافر کی مرہانی نہین دیکہی
کہ وقت رحلت پیغمبر نی اونکو پاس بلایا چہاتی سی لگایا سونگہا اور منہ چوما پس رقت آئی مروی
یحیی بن ابی کثیر وسفیان بن عیینۃ باسنادہما انہ سمع رسول اللہ

مجالس تیسویں روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

بُکَاءَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَامَ فَوَقَعَ عَلَی ابن کثیر اور سفیان اپنی سند سے روایت کرتے ہیں ہمنے دیکھا ایکدن رسول خدا بالای منبر خطبہ پڑہتے ہیں ناگاہ شور بکائے حسنین گوش بنی میں آیا بیقرار ہوکے سید ثقلین اوٹہے اور قدم بڑہایا جاکے دونوکو آغوش ناز میں لیلیا پیار اور چپ کیا ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ مَا الْوَلَدُ اِلَّا فِتْنَةٌ لَقَدْ قُمْتُ اِلَیْهِمَا وَمَا مَعِیَ عَقْلِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَمَا اَعْقِلُ پھر حاضرین سے کہا اے گروہ صحابہ غلبۂ الفت سے اولاد کو فتنہ دیکھا میں جو اونکی واسطے دوڑا تو ہوش و حواس باختہ تہا اَیْضًا بِالْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ بَکْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ یُصَلِّیْ بِنَا وَھُوَ سَاجِدٌ فَیَجِیْئُ الْحَسَنُ وَھُوَ صَبِیٌّ صَغِیْرٌ حَتّٰی یَصِیْرَ عَلٰی ظَهْرِهٖ اَوْ رَقَبَتِهٖ فَیَرْفَعُهٗ رَفْعًا رَفِیْقًا اپنی سند سے ابن بکرہ نے روایت کی ہے اخیر الوری اور ہمنے ساتھ نماز پڑہی ہرگاہ سجدے میں ہوتے حسن مجتبیٰ جو طفل صغیر تہے دوش کی پشت اور گردن پر چڑہتے سید انبیا نے رفق اور مدارا میں سر کو اوٹہایا مہربانی اور پیار کی نہایت فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتَصْنَعُ بِھٰذَا الصَّبِیِّ شَیْئًا لَمْ تَصْنَعْهُ بِاَحَدٍ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا رَیْحَانَتِیْ جب سرور عالم نے اپنی نماز سے فراغت کی ہمنے یہ بات کہی یا رسول اللہ وہ رسم الفت اس بچے سے تمنے ادا کی جو کسی کے ساتھ عمل میں لاتے نہیں دیکھی جواب دیا یہ میرا دل و جان ہے بوستان زندگانی میں گل ریحان ہے رَوٰی اَبُو السَّعَادَاتِ فِی الْفَضَائِلِ اَنَّهٗ اَمْلَاکَ الشَّیْخُ اَبُو الْفُتُوْحِ فِی الْمَدْرَسَةِ النَّاجِیَةِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ کَانَ یَحْضُرُ مَجْلِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَھُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِیْنَ فَیَسْمَعُ الْوَحْیَ فَیَحْفَظُهٗ فَیَاْتِیْ اُمَّهٗ فَیُلْقِیْ اِلَیْهَا مَا حَفِظَهٗ ابو السعادات نے کتاب فضائل میں کہا ہے کہ شیخ ابو الفتوح نے مدرسہ ناجیہ میں لکہا ہے امام حسن علیہ السلام اکثر مجالس میں سرور کے موجود اکثر جاتے سات برس کا سن تہا جو عبارت وحی

۱۶۸

مجلس چوتھی روایات فضیلت حال شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

ارشادِ الٰہی سنکی آتی اپنی والدہ فاطمۂ زہرا کی خدمت مین قدم رکھتی ساری احکامِ تنزیل انکی
سامنی بیان کرتی کلما دخل علیؑ وجد عندہا علما بالتنزیل فیسالہا عن
ذالک فقالت من ولدک الحسن ہمیشہ ایسا ہوا کرتا خانۂ اہلبیت مین اسکا چرچا رہتا
ایکدن علی علیہ السلام فی زبان بتول سی وحی کی خبر سنین پوچھا تمہاری پاس یہ باتین
کہانسی پہنچین جواب دیا فرزند سعادت مند حسن مجتبیٰ نی کہین اور یہ مکاشفہ جای تعجب اور
غرابت نہین فتخفی علیہ السلام یوما فی الدار وقد دخل الحسن وقد
سمع الوحی فاراد ان یلقیہا الیہا فارتج علیہ ایک روز شاہِ لافتیٰ واسطی
دریافت ماجرا کی عقب حجاب پوشیدہ رہی جب حسن سبز قبا مسجد سی گہر مین وارد ہوی
صحبت پیغمبر سی جو فقرات وحی پائی تہی ضبط کر لائی لوحِ محفوظ پر خاطرِ اقدس کی علم الہام
نقش ہو بنائی ارادہ کیا مطابق سابق افادات فرمائین والدۂ ماجدہ کو سب عبارت
سنائین ایسا رعب کا اژدہام ہوا کہ زبان کو مطلق یارای کلام نرہا فعجبت امہ
من ذالک فقال لا تعجبین یا اماہ فان کبیرا یسمعنی واستماعہ قد
اوقفنی جوہر نوش بیانِ کرامت بولی تعجب نکرو ای مادر مہربان بہشتی بزرگ گوہر کی
سماعت نی چھوٹی کو چپ کیا یہی فراست فی کمالِ مقال پر حیا دب دیا فخرج علی علیہ
السلام فقبلہ وفی روایۃ یا اماہ قل بیانی وکل لسانی لعل سیدا
یرعانی پس شاہِ اولیا نی گوشۂ خفا سی قدم باہر رکہا امام حسن کی پیشانی کا بوسہ لیا
سینہ سی لگایا اور دوسری روایت مین آیا کہ سبط نبی نی کہا یا ای مادر مہربان میرا
قلتِ بیان اور خستگی زبان کا سبب یہی ہو سکا جانا از نہان جو بزرگ تکو پایا گران کی
وہ مکاشفہ طلب ہی فی معجم الطبرانی باسنادہ عن ابن عباس قال کان

مجلس چھبیسویں دربیان فضیلت اور حال شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

النبیؐ ان اللہ عز وجل جعل ذریۃ کل نبی من صلبہ خاصۃ وجعل
ذریتی من صلبی ومن صلب علی بن ابیطالب معجم طبرانی میں ابن عباس
کی زبانی روایت ہے کہ رسولخدا نے فرمایا یہ عبارت ہے حق تعالی نے اولاد ہر پیغمبر کو
اوسکی نطفہ سے پیدا کیا اور میری ذریت کو میری صلب اور عقب علی ابن ابیطالب سے
نشو و نما دیا ان کل نبی بنت ینسبون الی ابیہم الا اولاد فاطمۃ فانی
انا ابوہم بدرستیکہ ہر بیٹی کی فرزند نام پدر سے اپنی نسبت کیجاتی ہیں سوای اطفال
فاطمہ زہرا کے ہیں اونکا والد ہوں وہ سبط نبی کہلاتے ہیں ومن شجاعتہ علیہ
السلام قد دعی امیر المومنین محمد بن الحنفیۃ یوم الجمل فاعطا
رمحہ وقال لہ اقصد بہذا الرمح قصد الجمل ذکر شجاعت میں اوس
مبارز عرصۂ جرأت کی صاحب مناقب سے روایت ہے کہ روز جنگ جمل ہرگاہ صف
سوارا اور پیادہ لشکر کی بندی بی بی عائشہ کیطرف سے مقابلہ اسد اللہ میں جماعت نبرد آور
قتل کو بڑہی حیدر کرار نے محمد ابن حنفیہ کو پاس بلایا اپنا نیزہ اونکو دیکر فرمایا جا کر ناقہ
بزوج کو مارو اور اعدا کی بازو کو بیکار کرو فذہب فمنعوہ بنو ضبۃ گراوس
غازی نے دلیرانہ حملہ کیا مگر قبیلہ بنی ضبہ نے بڑہنے نہ دیا فلما رجع الی والدہ انتزع
الحسن رمحہ من یدہ وقصد قصد الجمل وطعنہ برمحہ جب محمد ابن حنفیہ نے
مراجعت کی اپنی والد سے حکایت فرمائی سردار جوانان جنت پروردہ آغوش رسالت
حضرت امام حسن علیہ السلام نے بھائی کی ہاتھ سے بہالا لیا مثال قہر خدا جذبہ تہور سے اوس
ملعون پر حملہ کیا ورجع الی والدہ وعلی رمحہ اثر الدم زخم کاری اعضای شتر
نجس اساس کو لگائی ہاتھ نمایش نصرت و فتح والد کی پاس پہر آئی نیزہ سے لہو کا نک

مجالس عشرہ محرم روایات فضیلت و حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

نام و ننگ میں چمکتا تھا اقبال اور ظفر کا ڈہنگ رکاب مالک اور ننگ پہ آنکھیں ملتا تھا

فتمعر وجہ عثمان من ذلک اس حال کی ملاحظہ سے رخسار عثمان لال ہوا دل میں انفعال کا

جوش باعث ملال ہوا فقال لہ امیر المومنین لا تأنف فانہ ابن النبی وانت

ابن علی امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو کام تم سے نہ بن آیا اس میں آزردہ ہونا بے قدر

اطمینان کو ہاتھ سے نہ کھونا بہ سبب کہ حسن مجتبی رسول خدا کا بیٹا ہے اور تو ابن علی مرتضی ہے

مروی انہ سأل الحسن بن علی علیہما السلام رجل فاعطاہ خمسین الف

درہم وخمسمأۃ دینار وقال ائت بحمال یحمل الک فاتی بحمال فاعطی

طیلسانہ فقال ھذا کری الحمال کتاب میں بحار الانوار کے لکھا ہے ایک محتاج نے

امام حسن علیہ السلام سے کچھ مانگا کہ حضرت نے سائل کو پچاس ہزار درہم عطا کیے

اور پھر پانچ سو دینار علاوہ اوس پر دیئے کہا وہ تیری واسطے ہے کہ سرمایہ معاش ہے اور جمال کو

دینا جو تجھے سوار کرے دوبارہ حضرت نے اپنا طیلسان اسے بخشا تاکہ مزدوری حامل اسباب کی

ہے اور مناقب روی عن شہاب بن عامر قال ان الحسن بن علی قاسم اللہ

مالہ مرتین حتی تصدق بفرد نعلہ کتاب مناقب میں شہاب ابن عامر سے

روایت کی ہے کہ حسن بن علی علیہما السلام نے آدھی دولت اپنی راہ خدا میں لٹا دی تھی یہاں تک

جو ایک جوتی جو تھی وہ بھی حوالہ فقیر کی بخشش اور انعامات کی علاوہ دو مرتبہ ہوئی ایضا

ومروی ان الحسن علیہ السلام اعطی شاعرا فقال لہ رجل من جلسائہ

سبحان اللہ شاعرا یعصی الرحمن و یقول البہتان کتاب مناقب میں مروی ہے

ایک شاعر نے جو امام حسن علیہ السلام کی مدح کہی اوسکو عنایت و انعام کرم سے نہ چھوڑا

احسان سے جوہر سخن کی قدر بڑھا دی کیسی ہی تنگی قافیہ میں یہ کلام ناموزوں کہا سبحان اللہ

تعجب کا مضمون فضل امام سے دیب مناظرہ بند ہا وہ شاعر جو گناہ خدا کی ہجو میں عمداً و بالکراہت
بیت فکر میں جھوٹی اشعار اور قول بہتان کہتا سنانا چاہتا ہی جب ادسی یہ جائزہ اور صلہ
اور ونکو عوض جرات وادو ستد میں کیونکر ہاتھ نہ لگی فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اِنَّ خَیْرَ
مَا بَذَلْتَ مَا وَقَیْتَ بِہٖ عِرْضَكَ وَاِنَّ مِنَ ابْتِغَاءِ الْخَیْرِ اتِّقَاءَ الشَّرِّ
جواب دیا ای بندہ خدا بہترین مال وہ کہ دینی سی ارباب طلب کی بجای اپنی عزت کو اور بد
ہوں مراتب نام ونسب کی جو خیر چاہتا ہی شر سی بچتا ہی یعنی مراعات اور حامی نیکی خلق کیا
کرتا ہی فِی فَضَائِلِ الْخَوَارَزْمِیِّ اِفْتَخَرَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ ہَاشِمٍ وَرَجُلٌ مِنْ
بَنِیْ اُمَیَّۃَ کتاب فضائل خوارزمی میں لکھا ہی ایک روز دو مرد بنی ہاشم اور بنی امیہ
باہم افتخار کرتے تھے فَقَالَ الْاُمَوِیُّ لِلْہَاشِمِیِّ اِذْہَبْ فَاسْئَلْ اَہْلَكَ وَاَذْہَبُ
اَنَا فَاَسْئَلُ اَہْلِیْ اموی نی کہا ہماری برادری کو سخی جانو بنی امیہ کا شرف آل ہاشم پر
اور تم تو امتحان کرلو اثبات پر اپنی سادات سی کچھ مانگو میں بھی بزرگان بنی امیہ کی پاس
جاتا ہوں اونسی نقد سخاوت جیسا چاہتا ہوں لاتا ہوں فَاَتَی الْاُمَوِیُّ عَشِیْرَتَہٗ فَسَأَلَ
عَشَرَۃً مِنْہُمْ فَاَمَرُوْا لَہٗ بِمِائَۃِ اَلْفِ دِرْہَمٍ پس اموی دس کس بزرگان بنی امیہ
سی طالب احسان ہوا کہ اونہوں نی سو درہم کو بطور چندہ فراہم کر دیا ثُمَّ اَتَی
الْحَسَنَ فَاَمَرَ لَہٗ بِمِائَۃٍ وَثَلَاثِیْنَ اَلْفَ دِرْہَمٍ ثُمَّ اَتَی الْحُسَیْنَ فَاَمَرَ لَہٗ بِمِائَۃٍ
وَعِشْرِیْنَ اَلْفَ دِرْہَمٍ وَقَالَ لَا اُسَاوِیْ اَخِی الْفَضْلَ مرد ہاشمی امام حسن
علیہ السلام کی خدمت میں گیا منبع جود واکرام نی ایک سو تیس درہم کا صرّہ دیا پھر وہ حضور
سید الشہدا کی باریاب ہوا صاحب ہمت نی بہتانی ایک سو بیس درہم بخشی اور کہا میں برادر
برابری نکروںگا بلکہ ادب میں فروتری سی رہوںگا فَجَاءَ الْاُمَوِیُّ بِمَا اَتَاہُ اَہْلُہٗ وَکَذَا

١٦٢

مجالس سوم بیچ روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

الہاشمی فغضب الاموی فردہا علی اصحابہا فقبلوہا وردّ الہاشمی
علی اصحابہا فلم یقبلوہا بعد ازاں اموی اور وہ ہاشمی باہم فراہم آئی اس معاملہ پر کرو ہی
سو دیئی اور دونی اڑہائی سو اموی نی تاویچ کہائی جاکی نقد یسلو کرا پنی قوم کو پہیرا پس
بنی امیہ نی قبول کیا جب ہاشمی لیگیا مولا کو سترد کری کہ اسکی حاجت نہی بلکہ کرر استحانین
سر آمد ہی دوا ہبان زر نی باز یافت کو نہ مانا کہا اصحاب کرم ہی جو تو چہار ہو رحمت کا حال
ظہور ہی انا فکانت الاخیرۃ اشد علی الاموی من الاولی پس معاملہ اخرا سکی
بہت دشوار ہوا اور قو ر ذلت ہی کہ پہلی دیکہا تہا روی من بعض کتب المناقب
المعتبرۃ باسنادہ عن نجیح قال رایت الحسن بن علی علیہما السلام
یاکل وبین یدیہ کلب کلما اکل لقمۃ طرح للکلب مثلہا بعض کتب
معتبرہ مناقب میں اپنی سند سی زبانی نجیح راوی کی لکہا ہی جو اوسنی کہا میں نے حسن ابن علی
علیہما السلام کو ایکروز خاصہ نوش کرتی دیکہا ہی ایک سگ اونکی روبرو ادب سی بیٹہا
فیض عام کی خوان انعام سی وہ بہی نوال پاتا تہا حضرت جو نعمت اوس میں سی خود بہت کی
تناول کرتی ویسا ہی لقمہ دست کرمت سی اوسکی آگی ڈالدیتی فقلت لہ یا ابن رسول
اللہ الا ارجم ہذا الکلب من طعامک میں عرض کی یا ابن رسول اللہ اس کتی کو رہا دون
اپکی مقابل دسترخوان سی دور کروں قال دعہ انی لاستحیی من اللہ عز وجل
ان یکون ذو روح ینظر فی وجہی وانا اکل ثم لا اطعمہ ارشاد کیا میں
خدا سی شرم کرتا ہوں رہنی دی اوسکی مخلوق ذی روح میری طرف دیکہی میں غذا کہاتا رہوں
اور اپنا طعام اوسی ندوں روی محمد بن اسحاق فی کتابہ قال ما بلغ احد من
الشرف بعد رسول اللہ ما بلغ الحسن علیہ السلام محمد ابن اسحاق نی اپنی کتاب

مجلس چھٹی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیه التحیة والثنا

سند سے بیان کیا کہ بعد پیغمبر خدا کوئی بشر عزت اور شرف میں برابر حسن علیه السلام نہیں پہنچا
کان یبسط له علی باب داره فاذا خرج وجلس انقطع الطریق فما
مر احد من خلق الله اجلالا له یعنی کہ اونکی واسطے در دولت سرا پر فرش بچھاتی
جب حضرت برآمد ہوکی جلوس فرماتی ساری راہگیر تعظیم اور تکریم بجالاتی اپنی آمد و رفت
تھہراتی فاذا علم قام ودخل بیته فمر الناس ہرگاہ جناب کی نظر اونپر پڑتی
کہ فوراً اوسی خلقت نہیں گذرتی اوسوقت اوٹھکی راہ بیت الشرف لیتی بسبب لوگوں
متعلق الضان کر دیتی ولقد رایته فی طریق مکة ماشیا فما من خلق الله احد
راه الا نزل ومشی حتی رایت سعد ابن ابی وقاص یمشی ایک دفعہ سفر مکہ میں
وہ قبلہ مشعر اور منا تجویز تھی واسطی حج تو آپکی راہ سے اوتر کی پیادہ پا چلی جبتی راہ میں جا
مقام ابراہیم کو دیکھا وہ بہی سواری چھوڑ کی پیدل چلا یہاں تک جو سعد ابن ابی وقاص نے بہی
اوب آپکی تہا باوجود رتبہ حکومت اور سرداری اونکی ملازمت سے افتخار پایا مناقب فی روضة
الواعظین ان الحسن بن علی علیهما السلام کان اذا توضأ ارتعدت مفاصله
واصفر لونه کتاب روضة الواعظین میں لکہاہی امام حسن علیه السلام جسوقت وضو کرتی اونکا
رنگ زرد ہو جاتا اعضا کی بند لرزتی فقیل له فی ذلک فقال حق علی کل من وقف
بین یدی رب العرش ان یصفر لونه وترتعد مفاصله یعنی لوگوں نے پوچھا کیا حالت ہی
جو آپکی بدن میں سے آواز نکلتی ہی فرمایا مسکو یہ نہیں چاہیے جب مالک عرش کا سامنا ہو اور
الہی ہی چہرہ زرد بدن کانپتا ہو وکان اذا بلغ باب المسجد رفع راسه ویقول
الہی ضیفک ببابک یا محسن قد اتاک المسیء فتجاوز عن قبیح ما عندی بجمیل
ما عندک یا کریم ہرگاہ در مسجد پہنچتی تو سر اوٹھاکی مناجات کرتی اور کہتی اے خدا میری

۱۸۴

مجالس چہارم بیچ روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

باب رحمت پر مہمان ٹھہراہی یا محسن حضور فضل وکرم بار بھین گنہگار آیا ہی پس اوسکی برائی سی درگذر
اور اپنی نیکی جمیل سی نظر کر ایضاً ومن حلمه ما روى المبرد وابن عائشة ان شاميا
رآه راكبا فجعل يلعنه والحسن عليه السلام لا يرد احلم سی اوس معدن وقار
اور سکین کی مذکور ہی جو روایت بین مبرد کی ابن عائشہ سی مسطور ہی کہ ایکدن راہ مین ایک مرد شامی
حضرت مجتبیٰ علیہ السلام کو ملا اور سی بی ادبی کی برگزیدہ رب کو سوار مرکب جو دیکھا نہایت بدزبانی
شتم اور سب کی پیش آیا لاکن امام برحق نی جواب مین کچھ نہ کہا سکوت فرمایا فلما فرغ اقبل
الحسن فسلم عليه وضحك جب اوسنی کلام ناہنجار کو اپنی تمام کیا امام انام اوس کی بڑھکی
بعد سلام ہنسی غصہ کو تھام لیا فقال ايها الشيخ اظنك غريبا ولعلك شبهت
فرمایا ای شیخ مین گمان کرتا ہون تو مسافر یہان آیا ہی میری او مجھی شبہ پڑا ہمین پہچانا ہی
فلو استعتبتنا اعتبناك ولو سألتنا اعطيناك پس اگر تو کسی سی خفا ہی مین بہی
عتاب کرون ہرگاہ کوئی چیز کا سائل ہوتا ہی وہ بخشون ولو استرشدتنا ارشدناك
ولو استحملتنا احملناك وان كنت جائعا اشبعناك ہدایت دین یا دنیا چاہتا ہی تو وہ بتاؤن
ہرگاہ بوجہ بہاری لادنی لیجانی کو کہتا ہی اوٹھالون سواری مانگتا ہی تو مرکب پر چڑھاؤن
بہوکا ہو تو نعمات لذیذ کہلاؤن وان كنت عريانا كسوناك وان كنت محتاجا اغنيناك
عریان ہو کپڑا چاہی تو جامہ پہناؤن محتاج فقیر ہو تو زر و مال کی غنی بناؤن وان كنت طريدا
آويناك وان كان لك حاجة قضيناها لك اگر نکالا ہوا ہی تیری امداد کرون
منزل پر پہنچاؤن سوای انکی جو اور حاجت ہو تیار ہی برلاؤن فلو حركت رحلك
الينا وكنت ضيفنا الى وقت ارتحالك كان اعود عليك ہرگاہ اپنا سامان
اوٹھالائی میری گہر اور تو بہی مہمان رہو تا جب تیری جانیکا وقت آئی اوس روز وہ

مجالس حج پہی روایات فضیلت ورسالۃ الشہادۃ امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

حوالی کرون فانّ لنا موضعًا رحبًا وجاهًا عریضًا ومالًا کثیرًا اسو اسطی کہ

ہمارا مکان اچھا بڑا عالیشان ہی مال اور متاع فضل خدا سی فراوان ہی فلمّا سمع

الرّجل کلامہ بکی ثمّ قال اشہد انّک خلیفۃ اللہ فی ارضہ شامی نی

ارشاد فیض بنیاد اس عبارت مین سنا پشیمان اور نادم ہوکی رو دیا خجالت مین ڈوبا

کہا مین گواہی دیتا ہون حق عرفان مین کہ تم خلیفہ برحق اور حجت خدا ہو جہان مین اللہ

اعلم حیث یجعل رسالتہ وکنت انت وابوک ابغض خلق اللہ الیّ والآن

انت احبّ خلق اللہ الیّ واقعی پروردگار اچھا جانتا ہی اپنی نبوت اور امامت جہان

قرار فرماتا ہی یابن رسول اللہ پیشتر تم اور آپکی والد کا سب خلق سی زیادہ مین دشمن تھا

اب گناہونسی توبہ کی اور تمہاری محبت کا مرتہن ہوا وحوّل رحلہ الیہ وکان

ضیفہ الی ان رحل وصار معتقدًا لحبّہم پس وہ شامی اپنا اسباب دوسری

جناب مین لایا مدت دراز تک خوان بذل و نوال پر مہمان رہا اور کر وطن کو اپنی

پہر کی چلا گیا عمر بہر محب صادق اہلبیت کا بنا رہا عن ابی جعفر علیہ السلام

جاء الناس الی الحسن ابن علی علیہما السلام فقالوا ارنا من عجائب

ابیک التی کان یریناہا بہ لوگ نی مولف نی ابی جعفر علیہ السلام سی روایت کی ہی

ایکروز امام حسن علیہ السلام سی خلایق نی یہ بات کہی کہ کوئی معجزہ اپنا دکہاؤ جو تمہارے

سابقہ مین گذری اور جیسی عجائب قدرت تمہاری والد مشاہدہ ہوا کرتی فقال

وتؤمنون بذلک قالوا نعم نؤمن واللہ بذلک حضرت نی پوچہا تم اوسپر

تصدیق کروگی جوابدیا ضرور دل و جان سی اعتقاد رکہینگی قال الیس تعرفون

اذ قالوا جمیعًا بل نعرفہ پوچہا تم لوگ کیا امیر المومنین کو پہچانتی ہو سب نی باتفاق

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

کیا خوب ثنا سا ہیں جیسا تم جانتے ہو فَوَقَعَ لَهُمْ جَانِبَ السِّتْرِ فَإِذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَاعِدٌ
پس حضرت امام حسن نے جو پردہ پڑا تھا اونکی سامنی سی اوٹھا دیا حضار نے یکبارہ امیر المومنین علیہ السلام
بیٹھی دیکھے لیا فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَعْرِفُونَهُ قَالُوا بِأَجْمَعِهِمْ هٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
وَنَشْهَدُ أَنَّكَ وَلِيُّ اللّٰهِ حَقًّا وَالْإِمَامُ مِنْ بَعْدِهِ حضرت نی کہا تمنی پہچانا کہ یہ علی مرتضیٰ
علیہ السلام ہیں حاضرین بولی کہ بیشک سید اوصیا شاہ اولیا ہیں تم خدا کی ولی اونکی بعد امام
ہدیٰ ہو پیشوای امت جانشین سرور انبیا ہو وَلَقَدْ رَأَيْنَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ
مَوْتِهِ كَمَا أُرِيَ أَبُو بَكْرٍ رَسُولَ اللّٰهِ فِي مَسْجِدِ قُبَا بَعْدَ مَوْتِهِ یہ بھی کہتی تھا کہ
کرامت سی ہمیں یاد ہے ہوئی مظہر العجائب کی بعد ممات کی جیسا دکھایا تھا سرکار نی جناب
محبوب کبریا پس از وفا تکی فَقَالَ الْحَسَنُ وَيْحَكُمْ أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلٰكِنْ لَا
تَشْعُرُونَ امام حسن علیہ السلام نی ارشاد کیا وای اوپر تمہاری فہم کی نقصان سی آیا نہیں
سنا تمنی قول خدا کو جو بابت ہی قران کی ترجمان سی فَإِذَا كَانَ هٰذَا أُنْزِلَ فِيمَنْ قُتِلَ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا تَقُولُونَ فِينَا قَالُوا آمَنَّا وَصَدَّقْنَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ
جب یہ آیت نازل ہی حق میں اونکی جو شہید ہیں تو ہماری واسطی کیا کہتی ہو کہ برگزیدہ رب
مجید ہیں سب نی اقرار تصدیق کیا کہ سچ ہی ای فرزند پیمبر خدا رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ بَعْضُهُمْ لِلْحَسَنِ فِي احْتِمَالِهِ الشَّدَائِدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ
کتاب خرایج میں حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی فرمایا بعض صحابہ نی امام
حسن علیہ السلام سی شکایت کی ہی افسوس یہ شدائد محنت اعدا سی اوٹھاتی ہو کوئی صورت
راحت دنیا میں نہیں پاتی ہو فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَلَامًا مَعْنَاهُ لَوْ دَعَوْتُ اللّٰهَ

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء

ہمراہ اونکی اولاد زبیر سے جو امامت حضرت کا قایل تھا ایک شخص وہ بھی چلا قَالَ فَنَزَلُوا
فِي مَنْهَلٍ مِنْ تِلْكَ الْمَنَاهِلِ قَالَ نَزَلُوا تَحْتَ نَخْلٍ يَابِسٍ قَدْ يَبِسَ مِنَ الْعَطَشِ
راوی نے کہا ایک منزل میں مراحل راہ سے اوترے وہاں درخت بے آبی سے خشک تھا اوسکی
قریب رہے قَالَ فَفُرِشَ لِلْحَسَنِ تَحْتَ نَخْلَةٍ وَلِلزُّبَيْرِيِّ بِحِذَائِهِ تَحْتَ نَخْلَةٍ
أُخْرَى امام حسن علیہ السلام کی واسطی زیر شجر بستر آرام بچھایا اور مرد زبیری کا فرش نخل ثانی کے
نیچے بچھایا قَالَ فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ وَرَفَعَ رَأْسَهُ لَوْ كَانَ فِي هٰذَا النَّخْلِ رُطَبًا
لَأَكَلْنَا مِنْهُ فرزند زبیر نے سر اوٹھا کی اوپر دیکھا اور کہا کاش اس نہال میں تمر رطب
ہوتی جو تمر کہاتے ہی مزہ لیتا فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ وَإِنَّكَ لَتَشْتَهِي الرُّطَبَ قَالَ
نعم امام حسن علیہ السلام نے رفیق سے پوچھا آیا رطب کی خواہش ہے بولا ہاں ای سبط خیر الوریٰ
فَرَفَعَ الْحَسَنُ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَدَعَا بِكَلَامٍ لَمْ يَفْهَمْهُ الزُّبَيْرِيُّ فَاخْضَرَّتِ
النَّخْلَةُ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى حَالِهَا فَأَوْرَقَتْ وَحَمَلَتْ رُطَبًا پس امام معجز نمانے
دست دعا طرف آسمان اوٹھائے ایسی لفظ کہی جو زبیری کی سمجھ میں ہرگز نہ آئی دفعۃً
قدرت خدا سے درخت جیسا ہر بھرا تھا سبز ہوا برگ و بار لایا رنگ دعا کا تازہ اثر کہلا
قَالَ فَقَالَ لَهُ الْجَمَّالُ الَّذِي اكْتَرَوْا مِنْهُ سِحْرٌ وَاللّٰهِ راوی نے ذکر کیا مقام حیرت تہا
جمال جو اونٹ کرایہ میں ساتھ لایا تھا یہ گل کرامت پھولا دیکھا تو چلایا واللہ امر سحر
ظہور میں آیا قَالَ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ وَيْلَكَ لَيْسَ بِسِحْرٍ وَلٰكِنْ دَعْوَةُ ابْنِ النَّبِيِّ
مُجَابَةٌ امام حسن علیہ السلام نے کہا وای اوپر تیری یہ جادو تونے غلط سمجھا
بلکہ خدا نے دعای ابن نبی کو درجہ قبول عطا فرمایا قَالَ وَصَعِدُوا إِلَى النَّخْلَةِ
حَتّٰى صَرَمُوا مِمَّا كَانَ فِيهَا وَمَا كَفَاهُم منقول ہے کہ جب خوشہ رطب پختہ کہائی

مجلس چہارم روایات فضیلت و ستم سالار شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

اور پرچپ کی جسقدر راہ نہین دیکھتا تہی تو تیرتی مروی المبرد فی الکامل قال مروان بن الحکم انی مشغوف ببغلۃ الحسن بن علی علیہما السلام کتاب کامل ازیارت مین لکہا ہی کہ مبرد نی سند سی کہا ہی ایک روز مروان ابن حکم اپنی مقربونسی بولا مین بہت شایق ہون مرکب امام حسن ابن علی علیہما السلام کی سواری کا فقال لہ ابن ابی عتیق ان دفعتہا الیک تقضی لی ثلاثین حاجۃ قال نعم ابن ابی عتیق نی ذمہ لیا اگر مین تیری خواہش کو ادا کرون تو میری تیس حاجت کو روا کرنا وعدہ کیا اچہا اپنی قول سی نہ پہرنا قال اذا اجتمع القوم فانی اخذ فی مآثر قریش وامسک عن مآثر الحسن علیہ السلام فلمنی علی ذالک تماجب اکابر قریش کا جلسہ ہوگا مین سب ناموران قوم کی تعریف اور مدح کرونگا امام حسن علیہ السلام کی ثنا زبان پر نہ لاونگا اوسمین تمہید مدعا ہی جو بات سناونگا تو مجہی ملامت کرنا جواب مین تماشا دیکہنا فلما حضر القوم اخذ فی اولیۃ قریش فقال مروان الا تذکر اولیۃ ابی محمد ولہ فی ہذا ما لیس لاحد ہرگاہ مشایخ اور بزرگان قریش جمع ہوئی ہزار اوسنی ہر ایک قریش کی وصف کو جلوہ دیا مروان بولا کیون ابو محمد حسن علیہ السلام نام درمیان نہین لایا کہ خدا نی اونکی نسل دوسرے عرب مین نہین بنایا قال انما کنا فی ذکر الاشراف ولو کنا فی ذکر الانبیاء لقدمنا ذکرہ جواب دیا یہ وصف جناب اشراف بنی آدم کا تہا روئی گر شان اور شوکت انبیا بیان کرون تو اونکا نام لون فلما خرج الحسن علیہ السلام لیرکب اتبعہ ابن ابی عتیق فقال لہ الحسن وتبسم الک حاجۃ قال نعم رکوب البغلۃ جسوقت امام حسن علیہ السلام اوس محفل سی باہر آئی اپنی مرکب پر چڑہنی کو قدم بڑہائی ابن ابی عتیق بہی دوڑا سامنی جا کی استادہ ہوا کہڑا ہو اخندہ زنان پوچہا تیرا کوئی مطلب ہی عرض کی اس خچر پر سوار ہونی کی طلب ہی فنزل الحسن

۱۹۰

مجالس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

عَلَیْهِ السَّلَامُ وَدَفَعَهَا اِلَیْهِ اِنَّ الْکَرِیْمَ اِذَا مَا دَعَتْهُ اِنْخَدَعَ اَوْ رکب
دوش رسول پشت رہوار ہی اور تیری مرکب اپنا مع ساز حوالے کیا اوسی اور خوشی رہی مدہ سبکی
سخی کو جب کوئی فریب دیتا ہی تو وہ دہوکا پاتا فیض بخشی جان لیتا ہی مروی ہی اُبَیٍّ عَنْ
سَعْدٍ عَنْ سُدَیْرٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَمَعِیَ اِبْنِیْ یَا سُدَیْرُ
اُذْکُرْ لَنَا اَمْرَکَ الَّذِیْ اَنْتَ عَلَیْهِ فَاِنْ کَانَ فِیْهِ اِغْرَاقٌ کَفَفْنَاکَ عَنْهُ
وَاِنْ کَانَ مُقَصِّرًا اَرْشَدْنَاکَ سند معتبر سی کتاب علل الشرایع مین لکہا ہی کہ ابی اور سعد
اور سدیر نے حضرت صادق علیہ السلام سی منقول کہا ہی چند شخص ابی عبد اللہ کی حاضر ہوا
میرا بیٹا بہی اوس دن ہمراہ تہا جناب نے خطاب کیا ای سدیر ہمارے سامنی بیان کرو وفاداری کی
امر کو جسمین تم مبتلا اور پریشان ہو اگر وہ مبالغی سی زیادہ بڑہا ہی تو ہم گہٹا دون ہرگاہ اوسمین
تمہاری فہم سی قصور کمی ہی تو ہدایت کرون قَالَ فَذَهَبْتُ اَنْ اَتَکَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ
عَلَیْهِ السَّلَامُ اَمْسِکْ حَتّٰی اَکْفِیَکَ راوی کا اظہار ہی مین چلا کہ سائل سکوی
گفتگو درمیان مین لاؤن ابوجعفر علیہ السلام بولی چپ رہو کہ رفع شبہات ایک بات سنا دون
اِنَّ الْعِلْمَ الَّذِیْ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عِنْدَ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ
مَنْ عَرَفَهُ کَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ جَحَدَهُ کَانَ کَافِرًا بیشک جتنا علم کان اور یا کیا تہا
وہ سب رسو لخدا نے علی مرتضی علیہ السلام کو سونپا جو اوس سے عارف ہوا مومن ہوا جسنی انکار کیا
وہ کافر اور مرتد ہوا ثُمَّ کَانَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اونکی بعد حسن مجتبی علیہ السلام
وہی مرتبہ تہا کہ رتبہ علائی علم اور فضل مین اپنا خلیفہ کہا قُلْتُ کَیْفَ یَکُوْنُ بِتِلْکَ الْمَنْزِلَةِ
وَقَدْ کَانَ مِنْهُ مَا کَانَ دَفَعَهَا اِلٰی مُعَاوِیَةَ یعنی عرض کی کیونکر ہو سکتا جو ایسی رتبہ
عالی ہی کہ اونکی لیئی ثابت ہوا خلافت کی امر سی ہاتہ اوٹہایا حق اپنا غیر کو دلوایا فَقَالَ

بعلاً على المنبر فاراد الكلام فخنقته العبرة فقعد ساعة ثم قام فقال خطبة طويلة ثم قال واقد حدثني حبيبي جدي رسول الله ان الامر يملكه اثنا عشر اماما من اهل بيته وصفوته ما منا الا مقتول او مسموم ثم نزل عن منبره

مجلس چھتیسویں روایاتِ فضیلت اور حالاتِ شہادتِ امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

فقال اُسکت فانّہ اعلم بما صنع لولا ما صنع لکان امرٌ عظیم ارشاد فرمایا اپنی زبان تھام لے بدرستی کہ وہ بہت اچھی عالم احکام تھے جو مناسب جانا وہی عمل میں لائے صلح کرنیمیں مفاسدِ امت مٹائے اگر بالاب پر وہ راضی نہوتے تو جان و مال خلق بہت کھوتے پس ای حاضرانِ بزمِ عزا ویکتائی مناقب اور مراتبِ علیا کو سنا اپنی مولا امام ہما کی قدر و منزلت کو پہچانا مسلو کہ بحجتِ خدا واسطے رفاہِ احبا کی قوت ایمان سے جانا لہذا مصائب اور محنت کی حالات گوش کرو بنای سوگواری میں مصروفِ نالہ و خروش ہو قطعہ للمولفہ اب آیا وقتِ زاری

فریاد انجمن ہے بیٹھو مجھو دل سے کرو ماتم حسن + ایسا جانِ ہوش جان لڑا دو خروشمیں جوش کا
تختہ طوفان پہ طعنہ زن + اس غم میں روح شاہ نجف بیقرار ہے + تہ سے سیر شکِ فاطمہ سے دامن کفن
بیتاب ہیں رسول نواسے کی واسطے + تربتِ اخترِ نبی کا ہوا خلد کا چمن + ناظم تھی ہیکا یہی
دونو جہان میں + راضی خدا کی ذات ہو خوشنود پنجتن

ذکرِ مصیبت اور شہادتِ رابعِ آلِ عبا امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

لب تشنگانِ زلالِ حزن و ملال و تشنہ گانِ مایدہ اندوہ و انتہال جرعہ نوشانِ پیمانہ زہرِ بلا و سبز پوشانِ جامۂ تسلیم و رضا و وفا کیشانِ سلسلۂ مصیبت و ماتم و دلریشانِ سودہ غم و الم جامِ بیانِ حسرت فام کہ سبو کی مضمونِ شور افکن سے چھلکاتی واسطے تشنہ قسمت کے اس کیفیت میں زبان و دہن پر لاتی ہیں کہ مدام قدحِ ہیچ بنائی سے آلام حریفانِ بزمِ خلقت کو مدہوش کرتا ہے اور مستانِ تلخکام کو نمانِ شوق دُرد و دہر خراب سے خم آفت کا سر جوش پیالۂ نوش میں بھرتا ہے کسی کی خوانِ بیامانی میں روزہ کشائی کو شیرِ بلا اِل امیر طبق افطار پر لاکش کیا کسی کی ہیچ زندگانی سے روزہ دو دو وصال میں الوان گرسنگی اور تشنگی کا مزہ چکھا کسی کی شیشہ ہمہ کی

۱۹۲

فقال الربيع تنفعه والحر ونفعني
والبرود يطيبه بها عادتي
كلابه فقال انا امام خلق
الله وابن محمد رسول الله
فخشي معاوية ان يتكلم بعد
ذلك بما يفتتن به الناس
فقال يا ابا محمد انزل فقد
كفى ما جرى فنزل عن المنابر
من ابا بيات المدائن في خبر
ان مروان بن الحكم خطب يوما
فذكر علي بن ابيطالب فنال منه والحسن بن علي
جالس فبلغ ذلك الحسين فجاء الى مروان فقال
يا ابن الزرقاء انت الواقع في علي في كلام له
دخل على الحسن فقال لتسمعن هذا لسبب ان اقول له
تقول له شيئا فقال وما عسيت ان اقول لرجل
مسلط فيقول ما شاء ويفعل ما شاء الى ابي سعيد
علي بن احمد بن محمد معقل عن الحسن بن ابيطالب
عقيصا قال قلت للحسن بن علي بن ابيطالب يا
رسول الله لم داهنت معاوية وصالحته
وقد علمت ان الحق لك دونه فقال يا ابا سعيد

۱۹۳

مجالس ہوتی ہیں ثواب فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

دہار اور غبار پیمانہ سرشار پر جان دی کیسی صراحی گردن شادین سے قلقل و اعطشا حتمار ہین روانکی
اگر شاید ہو زبانی پانی پلا یا تھہ بادہ ہلاکسے بھر لا یا ہر گاہ ساقی دور ویلا نی سے کہا گلا یا یا ہو قطرہ
لہو خاک پہ بہایا ہو وہ صبوحی کش ہین دست جور وجفا کی وہ عاشق وش ہین لذت صدق و وفا کی
ایک سردار جلسہ عرفان ہی ایک پاکیب عرصہ امتحان ہی امام حسن علیہ السلام کی دل وجگر سے پارا
لگری ہوی امام حسین علیہ السلام پیاسی کی ماری زیر خنجر و لبا خنجر تڑپتی رہی عج مروی عن
الصّادق علیہ السّلام عن آبائہ انّ الحسن قال لاہل بیتہ انّی اموت
بالسّم کما مات رسول اللہ کتاب خرائج مین حضرت صادق اور اوکی اباء کرام علیہم
السلام روایت کی ہی کہ امام حسن علیہ السلام فی اپنی اہلبیت سے یہ عبارت کہی ہی عنقریب مین
مین شہید کیا جاؤنگا جیسا کہ رسولخدا مسموم ہوکی درگذری صدمہ پاونگا قالوا ومن یفعل ذالک
قال امرأتی جعدۃ بنت الاشعث بن قیس فان یدس الیہا و یامرہا
بذالک اقربانی پوچھا یہ ناگہانی آفت کہان سے آئیگی جوابدیا میری زوجہ جعدہ بنت اشعث
دست جفا بڑہائیگی فریب سے حقی آمادہ ستم کی جائیگی اشارہ دشمن سے مجہی زہر قاتل پلائیگی
قالوا اخرجہا من منزلک و باعدہا من نفسک عرض کی اوسے دو تنہانہ
سے کہو اپنی جان پر محنت اور مصاحبت سے دور کرو قال کیف اخرجہا ولم تفعل بعد
شیئا ولو اخرجتہا ما قتلنی غیرہا وکان لہا عذر عند النّاس فرمایا کیونکر
اوسکو نکالدون جبتک ضرر پہنچاتی نہ دیکہون اگر میں گھر سے باہر ہی کیا تو سوا اوسکی کون ہی
مار یگا بہہ الزام بیگناہ مدام رہیگا خلق مین عذر ظالم بدنام کریگا فما ذہبت الایام
حتی بعث الیہا معاویۃ مالا جسیما و جعل یمنیہا بان یعطیہا مائۃ الف درہم
ایضا و یزوجہا من یزید تہوڑی دن نگذری کہ جعدہ کو بست ساز رومال ارسال کیا

احد الاخیل قال الصدوق
لما نا لمن شیعتنا علی وجہ الارض
وجہ الحکمۃ فیہ ولولا ما اتیت
وفی مکرہ انا امام مفترض الطاعۃ
فعلہ لاشتباہ وجہ الحکمۃ
الا تری ان الخضر لما خرق السفینۃ
واذکان وجہ الحکمۃ فیہا ذا ما جاریۃ

مجلس چوتہی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

اور علاوہ سو ہزار درہم حق السعی کا وعدہ دیا دوسری طمع کی بات کہی جو یہ کام کری کی حصول و
اور جاہ پر زوجہ یزید کی ہوگی وحمل الیہا شربۃ السم لتسقیہا الحسن علیہ السلام
زہر ہلاہل پوشیدہ ساتھہ اسیکی مکر کی پہنچایا امام حسن علیہ السلام کی پلانی کہلانیکو طریق ہلاکت بتایا
فانصرف علیہ السلام الی منزلہ وھو صائم ہرگاہ وہ جناب بیت الشرف میں اپنی
باہر سی پہری اتفاقا اوسدن بہی مانند سائر ایام روزی سی تہی فاخرجت وقت الافطار
وکان یوما حارا شربۃ لبن وقد القت فیہا ذالک السم فشربہا جب وقت
افطار آیا وہ موسم شدت گرمی کا اور یوم تپش تہا جعدہ بیوفانی زہر بہا دودہ ملاکی سامنی کیا
اوس تشنہ کام تیغ شہادت نی پیالہ اجل نوش کیا تمام دل اور جگر حضرت کو پاش پاش کر دیا
کام و دہان سی ناف تک سوزش سم پہنچی سر مبارک درد سی بیتاب قرار و آرام کم ہوئی وقال عدوۃ
اللہ قتلتنی قاتلک اللہ واللہ لا تصیبین منی خلفا ولقد غرک وسخر
بنات وخزیک وخزیہ فرمایا ای دشمن خدا ناحق تو نی مجہی مارا پروردگار تجکو بہی قتل کری
جیسا تیری ہاتہہ سی میری اوپر ستم گذرا ای ظالم بہروت دنیا و اخرت میں خسارت اوٹہایگی ہرگز
مراد اور مطلب دلکی بخیر و خوشی نہ پایگی اوس ستمگار غدار سیرت مکار نی بہی فریب دیا مشہور میں مرد
اوس شقی بی نصیب کیا بعد انہیں ہمیشہ غمگین اور حزین رہیگی میری خوبی اور سلوک یاد کریگی اتھک
علیہ السلام یومان ثم مضی پس جناب نی دو دن اسکی اوپر درد میں بسر کی بعد ان
باہزاران اندوہ راہ خلد برین سدہارے ایضا وفی روایۃ اخری جعلتہ فی طعام کانا
وضعتہ بین یدیہ اور دوسری روایت میں یون آیا ہی کہ وقت شام جب ہوا ایمان افطار کا
خوان بنایا ہی کہانی میں زہر ملا کر اکی چاشنی ملائی امام صائم الدہر کی سامنی وہ طبق لائی قال
انا للہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ علی لقاء جدی محمد سید المرسلین وابی سید

مجلس چوتھی درروایات فضیلت اور حال شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاُمِّیْ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَعَمِّیْ جَعْفَرُ الطَّیَّارُ فِی الْجَنَّۃِ وَحَمْزَۃُ سَیِّدُ الشُّہَدَاءِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ہرگاہ اوس طعام قاتل پر نظر اوپڑی آئینہ ضمیر میں صورت شہادت دیکھی آیہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھی لقای جد و مادر و اقربا کی نوید کہی مُرْوِیٌّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَدَخَلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی اَخِیْہِ الْحَسَنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ یَا اَخِیْ راوی کہتا ہی امام حسین علیہ السلام فی حسیدہم خبر وحشت اثر بیماری برادر کی سنی بیتاب اور مضطر پاس امام حسن علیہ السلام کے آئے عجب حالت دیکھی عورات اہل حرم اطفال پر غم چار طرف سی گھیری ہین امام اہم شدت الم سی وجع کی لوٹ رہی ہین پوچھا ای بھائی کیا حال ہے انتقال کی کہ رنگ زرد چہرہ اوداس جی نڈھال ہی قَالَ لَہٗ اَجِدُنِیْ فِیْ اَوَّلِ یَوْمٍ مِّنْ اَیَّامِ الْاٰخِرَۃِ وَالْاٰخِرِ یَوْمٍ مِّنْ اَیَّامِ الدُّنْیَا جواب دیا اپنی جان کو آمادہ موت پاتا ہون دورہ حیات کو تمام ہوا دیکھتا ہون پہلا روز ہی ایام عقبیٰ کا اور پچھلا دن ہی گذران دنیا کا وَاَعْلَمُ اَنِّیْ لَا اَسْبِقُ اَجَلِیْ وَاِنِّیْ وَارِدٌ عَلٰی اَبِیْ وَجَدِّیْ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ عَلٰی کُرْہٍ مِّنِّیْ لِفِرَاقِکَ وَفِرَاقِ اِخْوَتِکَ وَفِرَاقِ الْاَحِبَّۃِ ای برادر جانو تم کہ مین اجل سی نہین بچونگا اب جد و پدر و مادر علیہم السلام سی جا کی ملونگا مگر سوز فراق مین تمہاری اور بھائی بہن کی غمزدہ ہون دوری اور ہجرت سی احباب کی بہت آزردہ ہون افسوس کہ مرگ نی درمیان مین تفرقہ ڈالا ساری عزیز اور فرزندون سی حسرت و یاس مین باہر نکالا فَقَالَ لَقَدْ سُقِیْتُ السَّمَّ مِرَارًا وَمَا سُقِیْتُہٗ مِثْلَ ہٰذِہِ الْمَرَّۃِ فرمایا کبھی دو مرتبہ دغا سی زہر پلایا ہی مگر ایسا مہلک شربت جفا کبھی نہین چکھا یا ہی لَقَدْ تَقَطَّعَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْ کَبِدِیْ وَرَاَیْتُنِیْ اُقَلِّبُہٗ بِعُوْدٍ فِیْ یَدِیْ دریغ و درد کہ سم قاتل نی میری دل کی ٹکڑی کئی اور اس بلا کی

مجلس چہارم روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء

تیر ہی سی اعضا و احشای درون ثابت نرہی ای برادر تم دیکھتی ہو کہ سختی خون کی قی کرتا ہو
جو لکڑی میری ہاتھ مین ہی اوسکی نوک سی ریزہ جگر الٹتا ہون چند بار زہر کی تردینی دیکھو
کی ہی کہ سب لگن کلیجی کی ٹکڑون سی بھری ہی وَلَقَدْ عَرَفْتُ مَنْ دَهَانِی وَمِنْ اَیْنَ
اُوْتِیْتُ بدرستی کہ مینی پہچانا جسنی یہ کام کیا ہی او معلوم ہی کہان سی فساد کیا دیا ہی فَقَالَ
لَهُ الْحُسَیْنُ یَا اَخِیْ وَمَنْ اَسْقَاکَ امام حسین علیہ السلام نی پوچھا ای بھائی کسنی پلایا
اور عمر بھر کو سوز غم سی جلایا ہی قَالَ لَهُ وَمَا تُرِیْدُ بِذٰلِكَ فَاِنْ کَانَ الَّذِیْ اَظُنُّهُ
فَاللّٰهُ حَسْبُهُ وَاِنْ کَانَ غَیْرَهُ فَمَا اُحِبُّ اَنْ یُؤْخَذَ بِیْ بَرِیٌّ اوس سعدین رحم
کرم نی فرمایا ای شان اوس نام مجرم سی کیا قصد ہی تمہارا چاہتی ہو میری آزار کا انتقام
کردار لو دشمن جفاکار کو سزای اطوار دو پس اگر جسپر میرا شبہہ گیا وہی ستم آرا ہی تو خدا
عوض اعمال دینی والا ہی اور اگر وہ خطا شعار نہو تو بھی منظور نہین سکتا وہ تبلای گیرودار
قَالَ فَلَا اُخْبِرُكَ بِهٖ حَتّٰی نَلْقٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ارشاد کیا قاتل کا پتا ہرگز نہ بتاؤنگا
تاکہ نانا سعد خدا کی زیارت کرون اونہین سناؤنگا رُوِیَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ جنادہ ابن ابی امیہ سی
روایت کی ہی اوسنی یہ مصیبت دیکھی ہوئی کہی ہی یعنی خبر بیماری امام حسن علیہ السلام کی پائی
وہ مرض جسین دنیا سی رحلت فرمائی عیادت کو گیا بشرفیاب خدمت ہوا وَبَیْنَ یَدَیْهِ
طَسْتٌ یُقْذَفُ عَلَیْهِ الدَّمُ وَیَخْرُجُ کَبِدُهٗ قِطْعَةً قِطْعَةً مِنَ السَّمِّ الَّذِیْ
اَسْقَاهُ دیکھا طشت آگی رکھا ہی وہ جناب اوسمین جگر کی ہوئی استفراغ کرتی ہین جو زہر دیا
اوسکی باعث خوناب قی مین جگر کی سختی تیرتی ہین فَقُلْتُ یَا مَوْلَایَ مَا لَكَ لَا تُعَالِجُ
نَفْسَكَ جنادہ بیان کرتا ہی مین بیتاب ہوگیا چشم پر آب اوس جناب سی کہا یا مولائی

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

جو دکھہ اوٹھاتی ہو اور اپنا علاج مرض نہیں فرماتی ہو فقال یا عبد اللہ بماذا اعالج
الموت بولی ای بندۂ خدا نہیں جانتا ہی مداوای موت کس چیز سی ہو سکتا ہی قلت انا
للہ وانا الیہ راجعون ثم التفت الیّ فقال اوسدم تاسف سی مجہی رونا آیا
فقرہ انا سد زبان پہ لایا پھر وہ سرور میری طرف متوجہ ہوی آواز دردناک ضعیف سی کلام کی
واللہ لقد عہد الینا رسول اللہ ان ہذا الامر یملکہ احد عشر اماما
من ولد علی وفاطمۃ ما منا الا مسموم او مقتول قسم خدا کی عہد و پیمان رسول
ہماری ساتھہ کیا گیا ہی یہ مصیبت ساری فرزندان علی اور فاطمہ کی لئی مہیا ہی زہر جفا
کہلا جاتی خواہ تلوار اور خنجر سی گلی کٹتی ہیں ثم رفعت الطست وبکی قال ثم
انقطع نفسہ واصفر لونہ حتی خشیت علیہ بعد ازان وہ طشت پر خون
اوٹھایا اور شاید خدام فی حرم سرا میں بھیجا یا دستور ہی بیمار کا طشت ہر گاہ اوسمیں کی آنا
ملاحظہ کو پرستار و یگانہ بھجوم اوس پر ہو جاتا ہی اگر علامت صحت کی اوسمیں پاتی ہیں تو اخلاص
علاج سی دلکو بہلاتی ہیں اور جو مواد فاسد سی قرینۂ ہلاکت خیال میں گذرتا ہی تو ہمیشہ
آتش تپش سی چین نہیں پڑتا ہی رنجور کا غم ہر دم کہاتی ہیں مذکور علیل کی سوا کلام نہیں ہاتی
ہیں امام حسن علیہ السلام کی سترہ بہائی اور نو بہنیں بندرہ اولاد صد ہا زنان منکوحہ اور
اور کنیزیں فراہم تہیں کہ بجوم وشدت مرگ سی اوس مظلوم کی سبب مصروف حزن والم تہیں
زینب خاتون اور ام کلثوم مانند پروانۂ چراغ بیقرار دمنات بستر برادر کی پاس بیٹھی خورد
خواب سی ہاتھ اوٹھا اندیشۂ موت اور زیست سی دل ہارتی رو تی ہیں علامت ردیہ کی شاید
ہیں حسرت سی جان کہوتیں ودیکھتی ہی پارہ ہای جگر کی ہر ایک بی بی کا حال تغیر ہوا چاروں طرف
جمع ہوگئی حتی بچہ بچہ کا شور ہوا کہ پہر اکی ایک سانس دو سرکو گشت جگر دیکہا یج مادر قاسم اور ازواج

مجالس جو تہی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

مطہرات نے کلیجہ کے ٹکڑوں پر اشک خونین بہائے عورت اور مرد اقربا کو بہت ہراس نے کا
حضرت سے او سدم سبکو یاس بجسی کو رنڈاپے کا سامان نظر آیا فرزند ونکو یتیمی کا دکہہ دل مین
جوش لایا وہ فریاد و زاری ہنگی امام حسن علیہ السلام نے بہی رودیا شدت تیغ اور سوز درد منین
دم او کہرا جگیر تہام لیا مگر غلبہ دردسے رنگ رخسار نہایت زرد ہوا طاقت ضبط جو بدن مین نرہی
غش آیا جسم سرد ہوا و دخل الحسين عليه السلام والاسود بن ابي الاسود
فانكب عليه حتى قبل راسه و بين عينيه ناگاہ امام حسین علیہ السلام یا ہین
آئے بہائی کا حال جو غیر دیکہا بیتاب اونکی سینہ پر گرے درمیان دوچشم اور سر کا بوسہ لیا
منہ پر منہ رکہا خدا کسیکی برادر کو ایسا ماجرا جانگزا سامنے نہ لائے اس مصیبت غم پرور سے شمن
اثر کو بہی بچائے امام حسین علیہ السلام کمال مضطر اور پریشان ہوے فرط قلق مین نالہ وا فغان کرتی
روتی رہی ثم قعد عنده فتسارا جميعا سر امام حسن علیہ السلام کی جو تہی
آنکہ تہام لیے دونوں امام فریقین گلے ملکے دیر تک باہم راز و نیاز کئے لاکن اوس مظلوم سموم کو نزع کی
بیتاب سے ہر پہلو مین کروٹ بدلتے جیسے جو ند ناما نند ماہی بے آب خاک پر سینہ ملتی اور تڑپتے تہم
قال يا اخي اذا انا مت فغسلني وحنطني وكفني واحملني الى قبر جدي
حتى الاحد د به عهدي پس ہرگاہ سبط مجتبیٰ نے غش سے افاقہ پایا جسد ای نحیف سے
بہائی کو خطاب وصیت فرمایا جب مین اس صدمہ ہلاکت سے زندہ نرہون بحسرت فراق تمہاری مین
جنت کو رحلت کرون میری جنازہ کو نہلانا حنوط چہڑکنا کفن پہنانا اوٹہا کی روضہ جد بزرگوار
تابوت لیجانا برابر مرقد حضرت رسالت لاش کو رکہنا واقعہ مصیبت کی نانا کو خبر کہنا یا رب مین
اوس قہر سے ظاہر اور باطن بلکون اپنا ہون داغ دہر کا دل ورنیا کیلوات وتلحدني الى جنا
قبر رسول الله فان منعت من ذلك فبحق جدك وابيك ان لا تخاصم

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

اَحَدًا وَارْدُدْ جَنَازَتِیْ مِنْ فَوْرِكَ اِلَی الْبَقِیْعِ حَتّٰی تُدْفِنَنِیْ مَعَ اُمِّیْ عَلَیْهَا

السَّلَامُ پہلوی تربتِ رسول میں لحد میری بنانا اگر اہلِ عداوت مانع آئیں غم نہ کھانا

اپنی جد و پدر و مادر کی واسطے اونسی جھگڑا ہرگز نہ کرنا فوراً جنازہ کو بقیع میں مدفن والدہ کی

لیجاکی نہ خاک رکھنا اَیْضًا وَرُوِیَ اَنَّ الْحَسَنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا دَنَتْ وَفَاتُهٗ

وَنَفِدَتْ اَیَّامُهٗ وَجَرَی السَّمُّ فِیْ بَدَنِهٖ تَغَیَّرَ لَوْنُهٗ وَاخْضَرَّ جَسَدُهٗ رَوَایت

کی ہی جب امام حسن علیہ السلام کا وقت وفات آیا قطع رشتہ عمر سی عرصہ مدتِ حیات فی

طی پایا زہر فی رنگ بدن شریف میں تغیر دی جسم حضرت پر سبزی سمیت کی غالب ہوئی

فَقَالَ لَهُ الْحُسَیْنُ اِنِّیْ اَرٰی لَوْنَكَ مَائِلًا اِلَی الْخُضْرَةِ امام حسین علیہ السلام فی کہا

ای برادر مظلوم کیا سبب ہی جو لونِ رخسار آپکا ہرا دیکھتا ہوں فَبَكَی الْحَسَنُ وَقَالَ

یَا اَخِیْ لَقَدْ صَحَّ حَدِیْثُ جَدِّیْ فِیْ وَفِیْكَ ثُمَّ اعْتَنَقَهٗ طَوِیْلًا وَبَکَیَا

راہی الِ عبا فی لب حسرت بیان کہولی با دلِ بیقرار اور خاطرِ افسردہ بولی ہنگام فراق اور ایام

جدائی پر افسوس ہی ای بھائی یہ نانا محمد کی حدیث شب معراج راست آئی کہ مرتی وقت

میرا رنگ اثر زہر سی سبز نظر پڑیگا تمہارا بدن ساعت شہادت میں خون گلو سی احمر ہوگا پس وہ دو

برادر غم پرور دیر تک آپس میں گلی ملی ایسا روئی کہ زمین اور زمان رقت سی لرزنی لگی عَنْ

عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا عَنْ اٰبَائِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ

الْوَفَاةُ بَکٰی کتاب امالی اور عیون اخبار میں مذکور ہی کہ حضرت امام رضا اور اُن کے

اباے کرام علیہم السلام سی ماثور ہی کہ جب وقت وفات امام حسن علیہ السلام قریب آیا شدتِ

حزن والم سی روی اشکِ حسرت بہایا فَقِیْلَ لَهٗ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَتَبْکِیْ وَمَکَانُكَ

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَکَانُكَ الَّذِیْ اَنْتَ بِهٖ وَقَدْ قَالَ فِیْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

199

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

ما قال بعض حاضرین صحبت نے کہا اے فرزند رسول خدا موت کی خوشی پکارتی ہو باوجود مرتبۂ
عالی اور قرابت پیغمبر جو تم رکھتی ہو تمہاری شان میں وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی وہ بیان
کیا ہی جو کسی کی حق میں نہیں فرمایا اور یہ شرف اللہ نے تمکو دیا ہی وَقَدْ حَجَجْتَ عِشْرِیْنَ
حَجَّةً مَاشِیًا وَقَدْ قَاسَمْتَ رَبَّكَ مَالَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى النَّعْلِ
وَالنَّعْلِ بیس دفعہ پاپیادہ کعبہ میں جا کی حج کیا ہی خدا کی راہ میں تین بار مال اپنا
حتی جوتا بھی نصف لٹا دیا ہی فَقَالَ اِنَّمَا اَبْكِیْ لِخَصْلَتَیْنِ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَفِرَاقِ
الْاَحِبَّةِ ارشاد فرمایا دو سبب سے رقت اور زاری کرتا ہوں ایک اندیشۂ روز محشر
دوسری صدمۂ فراق عزیز و احباب سے تڑپتا ہوں ثُمَّ وَصّٰى اِلَیْهِ بِاَهْلِهِ وَوُلْدِهِ
وَتَرَكَاتِهِ فَمَا كَانَ وَصّٰى اِلَیْهِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حِیْنَ اسْتَخْلَفَهُ وَاَهَّلَهُ
لِمَقَامِهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِ اسْمَ الْاَعْظَمِ وَمَوَارِیْثَ الْاَنْبِیَاءِ الَّتِیْ كَانَ لِاَمِیْرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ سَلَّمَهَا اِلَیْهِ پھر سید الشہدا کو اپنی وصیت سنائی اور اہل و عیال و اولاد
واسطی نام بنام سفارش فرمائی تبرکات انبیا و اصفیا جو شاہ اولیا نے سونپا تھا اونکو دیا
اسم اعظم اور علم امامت موروثی حضرت رسالت سپرد کیا فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِنِّیْ
اُوْصِیْكَ یَا حُسَیْنُ بِمَنْ خَلَّفْتُ مِنْ اَهْلِیْ وَوُلْدِیْ وَاَهْلِ بَیْتِیْ اَنْ تَصْفَحَ
عَنْ مُسِیْئِهِمْ وَتَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَكُوْنَ لَهُمْ خَلَفًا وَوَالِدًا بھائی سے بولے
یا حسین میں تمہیں حوالی کرتا ہوں جو زن و فرزند واسباب رکھتا ہوں یہ چھوٹی بچی بعضی
شیر خوار ہیں عورات میں چند ضعیفہ غمزدہ اکثر بیمار ہیں ان سب کی بیقراری میں وارث اور
سرپرست رہنا اپنی اولاد کی مثال پرورش کا دھیان رکھنا ہی بدکاران سادات کی
در گذرنا اچھوں کی بھلائی اور حسنات پر نظر عطا رکھنا اب تم میری اہل بیت کی مالک اور مختار

چوتھی مجلس شہادت اور وصیت امام حسن علیہ السلام

خاندانِ نبوت اور امامت میں خلیفہ کردار ہو زینب خاتون اور ام کلثوم خواہران مظلوم کو
تسلی دینا جو مصیبت اور محنت ہجوم لائی صبر اور شکر میں پناہ لینا پس ہر ایک اہل حرم کو اپنی
بلایا پیار میں اوسکا سر چھاتی سی لگایا قاسم اور عبداللہ اطفال خورد سال کو محبت سی گود میں
بٹھایا پیشانی چوم کی دست شفقت سر پر پھرایا محمد حنفیہ عباس عون جعفر اور سارے اخوان
اور پسر باری باری آگی آئی سب سی وہ جناب اداب وصیت فرماکی رسم وداع بجالائی
راوی کہتا ہی وہ زینب خاتون اور ام کلثوم اور بانوان معصوم کا بیتابانہ دوڑنا بھائی کی
درد ہجران شیون اور افغان سی تڑپنا زبانی کو آہ و فریاد پر یاد رہیگا ہر دو جوان کی رقت
زیادہ کریگا اوس وقت جوش غم سی چاروں طرف میں اژدہام ہوا سامان قیامت میں نالہ
الفراق اور خروش بکا سی کہرام ہوا وَحُكِيَ اَنَّ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَشْرَفَ
عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا اَخِي اُرِيدُ اَنْ اَعْلَمَ حَالَكَ
نقل ہی جب امام حسن علیہ السلام کو مشرف موت دیکھا تو امام حسین علیہ السلام نی آنکھ کہا
ای برادر چاہتا ہوں دریافت ہو حال تمہاری انتقال کا اور جانوں بدنسی نکلنا جان
پر ملال کا فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ لَا يُفَارِقُ الْعَقْلُ مِنَّا
اَهْلَ الْبَيْتِ مَا دَامَتِ الرُّوحُ فِينَا فرمایا اس حدیث کو پیغمبر سی میں سنا ہی جو زبان تاج
البشر نی کہا ہی بدرستیکہ ہم اہل البیت کی ہرگز عقل کم نہیں ہوتی مادامیکہ روح اور جسد میں تعلق
نہیں ہوتی فَضَعْ يَدَكَ فِي يَدِي حَتَّى اِذَا عَايَنْتُ مَلَكَ الْمَوْتِ اَغْمِزُ يَدَكَ
پس تم ہاتھ اپنا میری ہاتھ میں رکھو تھامی رہو جب تک کہ ملک الموت نظر آئی اوس دم
فشار دونگا فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَاعَةٍ غَمَزَ يَدَهُ غَمْزًا
خَفِيفًا امام حسین علیہ السلام نی اپنا پنجہ عقدہ کشا بھائی کی دست حق پرست میں دیا

تھوڑی دیر جو گذری تو مسموم زہر جفا نی آہستہ سی دبالیا، فَقَرَّبَ الْحُسَيْنُ أُذُنَهُ إِلَى فِيهِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ پس امام حسین علیہ السلام نی اپنا کان بھائی کی دہانِ مبارک پاس رکھا اوس حضرت نی کمالِ نقاہت مین سخنانِ یاس کو یون کہا قَالَ لِي مَلَكُ الْمَوْتِ أَبْشِرْ فَإِنَّ اللهَ عَنْكَ رَاضٍ وَجَدُّكَ شَافِعٌ مجھسی گویا ہوئی الخ خوش رہو کہ خدا تمسی راضی ہی اور تمہاری جد بزرگوار شافع محشر امداد و حمایت مین کافی ہی پس وہ رکن دین اور کعبۂ یقین امام حرم نی طرف قبلہ ہاتھ پیر پہیلائی کلمۂ شہادت اور ذکرِ خدا و مناجات زبان پر لائی جانِ شریف نی تنِ لطیف سی مفارقت کی دار الفناء دنیا سی خلدِ برین کی راہ لی فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ وَانْطَلِقَ بِهِ إِلَى مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ روایت کی جب امام حسن علیہ السلام نی شہادت پائی ہی امام حرم نی فریاد و زاری مین صف ماتم بچہائی ہی جنازہ بنوا دہایا، اقرباء نی ہلکی نہلایا، کفن پہنایا، تابوت مین لٹایا، سب خویش و برادر اگی پیچھی ہاتھ لگایا، دہوم دہام اور ہجوم عام سی مصلا مین جہان پیغمبرِ بیت پر نماز پڑہتی پہنچایا فَصَلَّى عَلَى الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نماز کو ساری مرد و عورت اہلبیت اور محبین و صحابہ جمع ہوئی امام حسین علیہ السلام کی ہمراہ جملہ برادران اور سائر عزیزان متوجہ صلوٰۃ رہی فَلَمَّا أَنْ صُلِّيَ عَلَيْهِ فَأُدْخِلَ الْمَسْجِدَ ہر گاہ درود اور سلام سی فراغت کی لاش نور پاش کلمۂ طیبہ پڑہکی اوٹہائی تابوت روضۂ رسول اللہ مین رکہا ہنگامۂ رد و بدل دفن اب مجمل مین بپا ہوا وَقَالَ إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَزَوَّجَ مِائَتَيْنِ وَخَمْسِينَ امْرَأَةً وَقَدْ قِيلَ ثَلَاثَ مِائَةٍ إِنَّ هٰذِهِ النِّسَاءَ كُلُّهُنَّ خَرَجْنَ فِي خَلْفِ جَنَازَتِهِ حَافِيَاتٍ راوی کہتا ہی دو سو پچاس خاتون بکرمات امام حسن علیہ السلام کی تصرف مین آئین تہین اور تین

چوتھی مجلس شہادت اور وصیت امام حسن علیہ السلام

سو کی بہی روایت ہی یہ سب بیبیان جنازہ کی بہی تشریف لاتی تہین غم اور سانحہ سوا ہے
داڑہین مار کی روتین نوحہ اور شیون مین سر کہولی قدم زن ہوتین کسی کی زبان پر نالہ و آہ کا
جوش تھا کسی کو شدتِ اندوہ سی واویلا واحسرتا کا خروش تھا بانو کی قافلہ مین خواہرانِ
محترمِ امام کا انبوہ روتا جاتا امام حسین علیہ السلام کی بہی برادرانِ نالان مین محبوبوں کا ہجومِ مشہور
محشر دکھاتا وہ دو سبطِ رسول دو نورِ چشمِ بتول دو گوشوارۂ عرشِ خدا دو زادۂ علی مرتضی
دو سیدِ شبابِ جنت دو محضرِ شفاعت است ایک امام کا جنازہ اس دہوم سی اوٹھا جو دنیا مین
اوسکا شہرۂ الم رہا دوسرے کا جسم صد پاش خاک و خون مین تڑپا تین روز تک دفن کرنیوالا
کوئی باقی نہ بچا ایک معصوم کی ماتم اور عزا کو برپا کیا لوگ پرسی کو آئی دوسری مظلوم شہید کی
لاش کو دہوپ مین رہنی دیا اوسپر خاسی کہوڑی دوڑائی نظم مولفہ کیا کہون اک شہ بین قتیل تا
کہ اب سکتہ ہوا جیش زن ہی ولین حالِ کشتۂ زہرِ دغا اشکبار ہیں ہر اک فردِ بشر شیاب
ماتمِ فرزندِ احمد سی ہوا محشر بپا اہلِ مجلس اشکبار و غمزدہ خاطر حزین رحمت جوش مین آیا
ہی ایسے وقتِ دعا ای خداوند کریم از بہرِ نامِ پنجتن مقصدِ حسنا جو دل مین ہو وہ کر عطا
ذاکرِ سبطِ پیمبر ناظمِ حسرت مقال ہی مریضِ خستہ تن اوسکو شفا ہو وے عطا

وكان الحسن بن الحسن حضر مع عمه الحسين عليه السلام يوم الطف فلما قتل الحسين ع واسر الباقون
من اهله جاءه اسماء بن خارجة فانتزعه من بين الاسارى وقال والله لا يوصل الى ابن خولة
ابدا فقال عمر بن سعد دعوا لابي حسان ابن اخته ويقال انه اسر وكان به جراح قد اشفى منها واما
عمرو والقاسم وعبد الله بنو الحسن بن علي عليهما السلام فانهم استشهدوا بين يدي عمهم الحسين بن علي
عليهما السلام بالطف رضي الله عنهم وارضاهم واحسن عن الدين والاسلام واهله جزاءهم وعبد الرحمن
بن الحسن خرج مع عمه الحسين الى الحج فتوفي بالابواء وهو محرم والحسين بن الحسن المعروف بالاثرم كان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی نعمائہ الذی جعل البلاء لاولیائہ واحبائہ والصلوٰۃ والسلام علی انبیائہ واصفیائہ والشہداء من اودائہ عنوان اذکار عالم و مستمعان اخبار ماتم کو بشارت میں تعزیت پر اشارت ہی اور تہنیت سی توام ہی خوشا زمان کہ درج عصمت سی گوہر اجلال فی سلف اور خلف کی ظہور کیا اور دوران برج رفعت سی اختر اقبال کی ثابت و سیارہ کو شرف نور ملا وہ ماہ اوج سعادت اور مہر سپہر رسالت مصفر شہادت کا طغرای غرا کشور شفاعت میں فرمان روای روز جزا جسکی عبارات ماتم و نشان میں عبرات کی شورش ہی اور صفات ماتم کی ذکر و بیان پر حسنات کی جوشش ہی سرخی خیابان مغفرت کو اوسکی محبت کا ایاغ ہی اور لالہ زار بہشت میں اوسکی مصیبت کا داغ ہی اوس نوشتہ کی منقبت سی دیدہ دل کو جلا ہی اور گوشوارہ عرش علا کی مدح و ثنا میں کانون کو صفا ہی اوسکی عزاداران بزم تولا کو انعام فواکہ جنت اور طوبی سی کامیابی ہی جرعہ نوشان دورہ بکا و عزا کو چشمہ تسنیم و کوثر سی ذریعہ سیرابی ہی نسب میں پردہ کی کبریا خانہ زاد خدا مادر صدیقہ کبری فخر مریم و حوا حسب میں سبط خیر الوری ابو الائمہ امام ابن امام ... عالم میں اثنای ...

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور مصیبت پنجتن آل عبا امام حسین علیہ السلام

مرشد زادہ روح الامین حلم مین کرسی عظمت کی ہمپایۂ وقار و تمکین سخاوت مین وہ تن کہ سر کی ساتھ تمام گھر لٹایا شجاعت مین خشک لب اور چشم تر با تن مجروح تین ہزار لشکر زہد مین فاقی گذری اور صبر و شکر سی دکھہ سہی تقوی مین زر و مال دنیا سی بیزاری کرتی رہی معجزات و کرامات سی کتابونکا دامان بھرا ہی تسلیم و رضا کا مرتبہ زمین و آسمان مین قدر و قضا پہ کہلا ہی ہمت وہ کہ بخشش امت پر جو کمر باندہی سند نجات لیتی کو عاصیونکی جان دی رحم و مروت کا درجہ قدرت بیان سی باہر ہی ایک شمہ زعفر جن کی روایت مین قصہ مختصر بذل و نوال کا حال ایسا کہ دشمنونکو پیاسا پایا تو اپنی دست درایت سی کنار دشت مین پانی بہر کر پلایا زور و طاقت کا کیا کہنا جو بار مصیبت اور شہادت اوٹہایا جسکی تحمل سی انبیا و اولیا روز الست مین سر ندامت جہکایا سجادہ فقر و ریاضت کو فخر سلطنت جانا سر و گردن کو راہ مولا مین دینا فرض العین مانا پس اس طبع رسا جو بحرین فکر سی آبدار و پر مضمون ہاتہ آئی چاہی کہ منقبت مین امام ابرار کی صرف ترصیع کیا جائی کہ پنجم دیباچہ کتاب سی حال خامس آل عبا کی تحریر ہوا یکا باب ہی اور پانچوان فقرا انتخاب مقال مین وصف سید الشہدا کی نشو لا جواب ہی ای حاضرین مومنین جب یہ کلام فرحت انجام سنو زبان تحسین سی نام حسین علیہ السلام در دو علی الدوام بہیجو مروی ہی وُلِدَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَامَ الْخَنْدَقِ بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِثَلَاثٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ أَرْبَعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ بَعْدَ أَخِيهِ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا امام حسین علیہ السلام پیدا ہوی شہر مدینہ مین جو سال غزوۂ خندق تہا وہ روز پنجشنبہ تیسری شعبان چوتہا برس ہجرت رسول حق تہا امام حسن علیہ السلام کی ولادت سی دس مہینی اور بیس دن کا زمانہ جب گذرا تو اس کوکب شرف نور ظہور سی پیدا ہوا مطلع ضیا ہوا وَاسْمُهُ الْحُسَيْنُ وَفِي التَّوْرَاةِ شَبِيرٌ وَفِي

٢٠٥

پانچویں مجلس تذکرہ فضیلت و مصیبت پنجتن آل عبا امام حسین علیہ السلام کی

سبعاً و اربعین سنة وکانت مدت خلافته عشر سنین و اشهر
سات برس سید محمد صلوٰۃ اللہ علیہ و الہ کی ساتھ رہی اور تیس برس امیر المومنین کی خدمت میں
بسر ہوئی اور دس برس امام حسن علیہ السلام کی ہمراہ گذری اور دس برس اور ایک مہینی تک آپ نے
خلافت پائی ایضاً وقال ابو الفرج فی المقاتل کان مولده لخمس خلون
من شعبان سنة اربع من الهجرة وقتل یوم الجمعة لعشر خلون من المحرم
سنة احدی وستین وله ست وخمسون سنة وشهور ابو الفرج اصفہانی نے
کتاب مقاتل الطالبین میں ذکر او مسطور پایا ہی چوتھی سال ہجری کی پنجم شعبان کو امام حسین
علیہ السلام کا روز ولادت ماثور پایا ہی سنہ اکسٹھہ میں جمعہ کی دن دسویں محرم کو ارض نینوا میں
شہید ہوئی عمر پچاس اور سات برس اور دو مہینی عمر شریف سی گذری تھی وقیل قتل یوم السبت
روی ذلک عن ابی نعیم الفضل بن دکین والذی ذکرناه اولاً اصح اور بعضوں نے
بعض نی قول ضعیف کہا یوم شہادت حضرت ہفتہ تہا یہ کہا ابی نعیم سی مروی آیا لاکن جو اول
ذکر ہوا وہی معتبر پایا وکان اول المحرم الذی قتل فیه یوم الاربعاء اخرجناه
بالحساب الهندی من سائر الزیجات اس واسطی کہ جب امام علیہ السلام کو درجۂ شہادت
ملا اوس برس میں روز چہارشنبہ محرم کا غرہ تہا یہ حساب ہندی یہی ہمنی نکالا اور اونکی ساری
زیج میں تحقیق کیا و اذا کان ذلک فلیس یجوز ان یکون الیوم العاشر من المحرم
یوم السبت او الاثنین پس جب حال ایسا ہو تو جایز نہیں کہنا کہ دسویں محرم کو جو ہنگام واقعہ
کربلا ہفتہ یا دوشنبہ تہا ایضاً فی المنتخب عن ابن عباس قال لما اراد الله ان
یهب لفاطمة الزهراء الحسین وکان مولده فی رجب فی اثنا عشر لیلة
خلت منه کتاب منتخب طریحی میں زبانی ابن عباس یہ روایت نقل کی جب اللہ کی ارادے

پانچوین مجلس تذکرۂ فضیلت اور مصیبت پنجتن آل عبا امام حسین علیہ السلام کی

فاطمہ زہرا کو تولد امام حسین علیہما السلام سے خوشی ہی پس ہرگاہ اونکی پیدایش سے ہوم ہوئی وہ
بارہوین تاریخ ماہ رجب کی تہی فلما وقعت فی طلقہا اوحی اللہ الی لعبا وہی
حوراء من حور الجنۃ جسوقت بتول عذرا کو درد شکم عارض ہوا خدا نے واسطے حدیث کے
لعبا سے کہا وہ حوران جنت سے بڑی ممتاز تہی اور سب مین برگزیدہ بی نیاز تہی واہل الجنا
اذا ارادوا ان ینظروا شیئاً حسناً نظروا الی لعبا اہل بہشت جو اچہی صورت کے
مشتاق ہوا کرتی تو چہرۂ زیبای لعبا کی محو تماشا رہتی قال ولہا سبعون الف وصیفۃ
وسبعون الف قصر وسبعون الف مقصورۃ لعبا کی تعریفین یونہی کان فرما
صفاسی یون کہین اوسکی ستر ہزار کنیز و صیفہ اور ستر ہزار خادمہ مقصورہ اور ستر ہزار عمارتین قصر
اور ستر ہزار غرفہ عالیہ سے قبل کی حشمتین ہین وسبعون الف غرفۃ مکللۃ بانواع
الجواہر والمرجان وقصر لعبا اعلی من تلک القصور ومن کل قصر فی
الجنۃ اذا اشرفت علی الجنۃ نظرت جمیع ما فیہا واضاءت الجنۃ من ضوء
خدہا وجبینہا حسین یعنی کا قصر سب سے زیادہ اونچا انواع موتی اور مونگا اوس مین
جس گہر سی چاہتی ساری فردوس کی سیر نظر آتی جب گردن جانب تماشا بڑہاتی رخسار و جبین کی
چمک سے یہ خلد روشن ہو جاتی فاوحی اللہ الیہا ان اہبطی الی دار الدنیا الی بنت
حبیبی محمد فانسی لہا خدا نے اوسے حکم دیا کہ دنیا مین نزول کرے فاطمہ زہرا بنت محمد مصطفی
علیہ الصلوۃ والہ کی خدمت مین ہی فاوحی اللہ الی رضوان خازن الجنان ان زخرف
الجنۃ وزینہا کرامۃ لمولود یولد فی دار الدنیا رضوان خازن جنت کو فرمان
اسکا جو ہر نوع آرایش اور زینت سے فردوس کو سجا کرامت سے اوس فرزند کی جو اج پیدا ہوگا
ہمارے دوست کا دل اوسکی وجود پر شیدا ہوگا واوحی اللہ تعالی الی الملائکۃ ان قوموا

پانچویں مجلس تذکرہ فضیلت اور مصیبت میں خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

صفوفاً بالتسبیح والتقدیس والثناء علی اللہ تعالیٰ امر کیا ملائکہ اسماکو تو ہو جاکے
فی اور ہو کھڑی ہو صف باندھکر تسبیح اور تقدیس اور ثنای الٰہی ادا کرو ۔ و اوحی اللہ الیٰ
جبرئیل ومیکائیل واسرافیل ان اھبطوا الی الارض فی قندیل
من الملائکۃ قال ابن عباس والقندیل الف الف ملک پھر ارشاد ہوا جبرئیل
میکائیل و اسرافیل کو ایک قندیل ملائکہ ہمراہ لیکر زمین پر اترو و ہماری رسول کو بشارت دو
ابن عباس کا بیان ہی قندیل شمار کرتی ہیں دس لاکھ فرشتونکو قال فھبطت لنا
علیٰ فاطمۃ وقالت لما امر بالک یا بنت محمد کیف حالک قالت لھما
تبشیر یا دی فی خبر دی ابرھما نازل ہوئی اور خدمت میں فاطمہ زہرا کی پہنچی کہا خوشا جاہ و
جلال آپکا پوچھا ای دختر محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا حال ہی تمہارا صدیقہ کبریٰ نی جواب
فضل خدا سی بخیر ہی مزاج میرا و لکن الحیاء فاطمۃ بین لھما لم تدری ما تفرش لھما و فی
حیا سی مجبول عذر اشرمندہ ہوں میں کیا لائیں جو اجلاس ہماکی واسطی گہر میں بچھائیں فبینما
سعکن اذ ھبطت حوراء من الجنۃ ومعھا درنوک من درانیک الجنۃ
فبسطتہ فی منزل فاطمۃ فجلست علیہ انبیاس تشریش میں تھی ناگاہ
جنت ای سماتو بہشت کی لائی دو تشکی ابریشم بہادی امر خاتون حشر کی
بچھایا اور بہشت کی نمرکان فاطمۃ ولدت الحسین فی وقت الفجر فقبلھا
وقطعت سرتہ ولفعۃ بمندیل من منادیل الجنۃ بنو فاطمۃ
وقت فجر امام حسین علیہ السلام کو جنا انہیں نال کاٹی نہلایا رومال حریر جنت سی پوچھا جاسہ
فردوس میں لپیٹا گود میں لیا درود و سلام پہونچا سر و صورت کو چوما دیا وقبلت عینیہ
وتفلت فی فیہ وقالت لہ بارک اللہ فیک من مولود وبارک اللہ فی

پانچوین مجلس تذکرہ ولادت اور خبر شہادت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کی

وَالِدَتِكَ پھر اوس نور عین کی آنکھونکو چوما سینی سی لگا کی پیار کیا منہہ سی منہہ ملایا اور کہا مبارک کری خدا تمہارا پیدا ہونا برکت دی اوسکی والدہ کو اور تم سلامت باکرامت سدا رہو

وَهَنَّتِ الْمَلَائِكَةُ جَبْرَئِيلُ وَهَنَّأ جَبْرَئِيلُ مُحَمَّدًا سَبْعَةَ اَيَّامٍ بِلَيَالِيهَا پس جملہ فرشتون نی جبرئیل کو اوس ولادت کی تہنیت دی جبرئیل اور ساری ملایکہ نی محمد مصطفی علیہ وآلہ السلام کو مبارکباد کہی سات شب و روز قدسی باری باری آئی بہ سیم خوشی اور جشن سول بارگی خدمتمین بجا لاتی فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ قَالَ جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ اِئْتِنَا بِابْنِكَ هٰذَا جب ساتوان دن ہنگامہ عیش کا ہوا جبرئیل نی سرور عالم سی کہا یا محمد اپنی فرزند کو جمال دلپسند ہمین دکہاو وَقَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ عَلٰى فَاطِمَةَ فَاَخَذَ الْحُسَيْنَ وَهُوَ مَلْفُوفٌ بِقِطْعَةِ صُوفٍ صَفْرَاءَ فَاَتٰى بِهِ اِلٰى جَبْرَئِيلَ راوی ناقل ہی کہ رسول خدا فاطمہ زہرا کی پاس قدم رنجہ کیا امام حسین کو صوف زرد مین لپٹا لاکی جبرئیل کو دیا فَحَلَّهُ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَتَفَلَ فِي فِيهِ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ مِنْ مَوْلُودٍ وَبَارَكَ اللّٰهُ فِي وَالِدَيْكَ يَا صَرِيعَ كَرْبَلَا جبرئیل نی گوہر درج نبوت کو صدف قنداغ مین سی اوٹہایا اہلا وسہلا ومرحبا کا فقرہ سنایا دو چشم کی درمیان سی نور دیدہ بتول کی بوسہ لیا اور دہان سی دہان ملا کی عرض کیا برکت دی اللہ تمکو اور تمہاری والدین کو سدا فضل وکرم شامل رہی ای غلطان دشت کربلا وَنَظَرَ اِلَى الْحُسَيْنِ وَبَكٰى وَبَكَى النَّبِيُّ وَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ پھر امام حسین کیطرف دیکہنی سی جوش بکا ہوا جبرئیل کی رقت سی پیغمبر اور ساری ملایکہ نی نوحہ وَقَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ اِقْرَأْ فَاطِمَةَ اِبْنَتَكَ السَّلَامَ وَقُلْ تُسَمِّيهِ الْحُسَيْنَ فَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ اِسْمَهُ جبرئیل نی خیر الانام سی عرض کی اپنی دختر فاطمہ کو سلام پہنچاو اور کہو اللہ نی اس فرزند کا نام حسین کہا تم بہی یہی اسم رکہو وَاِنَّمَا سُمِّيَ الْحُسَيْنَ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ

الذی اورده مسلم فی صحیحه فقال ما تقول فی الحدیث عن واثلة بن الاسقع قال سمعت رسول الله یقول ان الله اصطفی کنانة من ولد اسمعیل واصطفی قریشا من کنانة واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم ... اعلم ولقد ناظرت بعض النبویة فی الظاهر بالمنزل الاعلی والله ... القول بامامة هؤلاء لانهم

... مذهب اهل الاسلام ... الا اثنی عشر و یعتقد عصمتهم و یوجب ... کل زمان من ولده منهم سوی الشیعة الامامیة وعلمهم علی ذلک ... تعداد اسمائهم صلوات الله علیهم فالاول علی بن ابیطالب علیه السلام وقد مر ذکر بعض فضائله وکناه واسمائه والقابه وقال ابن ابی الحدید ...

... قال هذا الفخر ... الامام جعفر الصادق علیه السلام ... قال یاقوت الحموی فی تاریخ ... علی بن ابیطالب ... علیه السلام ... فی روایات الشیعة ... فی السفینة ... الثانی الحسن ... والله اعلم ... وسلامه ... اسمائه والقابه

پانچوین مجلس تذکرہ ولادت اور تہنیت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

فِی زَمَانِہٖ اَحْسَنُ مِنْہُ وَجْہًا اسوا سطے اونکا نام حسین معین ہا چہ او سنرمانی مین
سرور سی بادہ کوئی حسین تہا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا جِبْرَئِیْلُ تُہَنِّیْنِیْ وَتُبْکِیْ قَالَ نَعَمْ
یَا مُحَمَّدُ اٰجَرَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَوْلُوْدِکَ ہٰذَا رسو لخدا علیہ السلام وآلہ نی پوچہا اے جبرئیل
تہنیت دیتی ہو کیا باعث ہی جو سبار کباد مین تم گریہ کرتی ہو عرض کی یا نبی اللہ پروردگار تمکو
اجر بخشی اس مولود کی شہادت مین جزای صبر مقدر کری قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ وَمَنْ یَقْتُلُہٗ
قَالَ شَرُّ اُمَّۃٍ مِنْ اُمَّتِکَ فرمایا ای حامل وحی کبریا میری فرزند کو قتل کون کریگا جواب دیا
تمہاری امت کی اشرار جنکی شقاوت پر حجل ہین کفار وَدَخَلَ النَّبِیُّ عَلٰی فَاطِمَۃَ فَاَقْرَءَہَا
مِنَ اللّٰہِ السَّلَامَ وَقَالَ لَہَا یَا بُنَیَّۃُ سَمِّیْہِ الْحُسَیْنَ فَقَدْ سَمَّاہُ اللّٰہُ الْحُسَیْنَ
پس رسالت پناہ نی حجرہ فاطمہ مین قدم رکہا اللہ کا سلام اور پیام اونکو پہنچایا کہا اسکا نام حسین رکہو
جو خدا نی تجویز کیا وہ ہمارا ہو وَہَنَّاہَا النَّبِیُّ فَبَکٰی فَقَالَتْ یَا اَبَاہُ تُہَنِّیْنِیْ
وَتَبْکِیْ قَالَ نَعَمْ یَا بُنَیَّۃُ اٰجَرَکِ اللّٰہُ فِیْ مَوْلُوْدِکِ ہٰذَا فَشَہِقَتْ شَہْقَۃً
وَاَخَذَتْ فِی الْبُکَاءِ وَسَاعَدَتْہَا الْعَبَا وَوَصَایِفُہَا پروردگار کی جانب سی بابا
کہی اور شیمون سی آنسو کی ندی بہی زہرا بولین ای بابا تہنیت بہی دیتی ہو اور جوش بکا پیری
جان لیتی ہو ارشاد کیا ہان ای بیٹا خدا تمکو اجر دی اس پسر کی شہادت کا بجرد استماع خبر بنت
خیر البشر بیتاب ہوئین نالہ وآہ کی ہمراہ شدت سی روئین اونکی ساتہ لعبانی بہی شور بکا بپا
ساری حوریان رفقای لعبانی سامان ماتم پہیلایا فَقَالَتْ وَمَنْ یَقْتُلُ وَلَدِیْ وَقُرَّۃَ
عَیْنِیْ وَثَمَرَۃَ فُؤَادِیْ قَالَ شَرُّ اُمَّۃٍ مِنْ اُمَّتِیْ بتول عذرا نی پوچہا کون ماریگا میری
نور نظر اور لخت جگر کو ای بابا جبرا وری بولی جو شریر خلق ہی اس امت سی بہ فعل ظلم وجفا ظہور پذیر ہو
مین ہی اوسکی قَالَتْ فَاطِمَۃُ یَا اَبَاہُ اِقْرَءْ جِبْرَئِیْلَ مِنِّی السَّلَامَ وَقُلْ لَہٗ فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور مصیبت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام

یقتل قال فی موضع یقال لہا کربلا فاطمہ نی سہا اسی پدر جبرئیل کو میرا سلام ابلاغ کرو
اور حسین کہان مارا جائیگا وہ زمین کا سراغ لو فرمایا اوس زمین پر جسی کربلا کہتی ہین اور ملائکہ
وہانکی آرزو مند رہتی ہین فاذا نادی الحسین لم یجبہ احد فعلی القاعد عن
نصرتہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ہای غربی اور بیکسی حسین کی وہ روز
شہادت طلب امداد کیجائیگا کوئی فریادرس مصیبت مین نہین پائیگا جو استغاثہ سنکی حمایت
اور یاری اوسکی نہ کری خدا اور رسول و فرشتونکی لعنت کا مبتلا رہی الا انہ لا یقتل حتی
یخرج من صلبہ تسعۃ من الائمۃ ثم سماہم باسمائہم الی آخرہم
وہو الذی یخرج آخر الزمان مع عیسی بن مریم آگاہ رہو کہ وہ مارا نہین جائیگا جبتک
اوسکی نسل سی خدا نو امام کو ظہور مین لائیگا پھر جبرئیل نی ہر ایک متعدد کا نام لیا حلیہ صورت
اور سیرت بھی بتا دیا کہا آخر مین وہ سرور خروج کریگا جو عیسی ابن مریم کی ساتھ نکلی اور اونکا
پیشوا رہیگا قال ابن عباس والذی بعث محمدا بالحق نبیا ان لمنا نفتخر
علی العرب العین بانہا قاتلۃ الحسین ابن عباس ناقل ہین قسم اوس خدا کی جسنی محمد کو
رسالت برحق مبعوث کیا ہی لعبا کا افتخار حور العین پر ہوتا کہ مرتبہ رفعت انسی دیا کہ تین ہین
حسین بن علی و فاطمہ علیہم السلام کی دائی شاق ہوئی جنت خیر الوری کی خدمتین سلسلہ بسا تا
اٹھتی ہین لائی ہوئی مروی فی المنتخب عن شرحبیل بن عون قال لما ولد
الحسین ہبط ملک من الملائکۃ الفردوس الاعلی ونزل الی البحر الاعظم
کتاب منتخب تحریر ہی مین شرحبیل ابن عون سی یہ روایت لکھی ہی کہ جب امام حسین علیہ السلام
ولادت سی عرصہ گیتی پر دہوم ہوئی ایک فرشتہ قدسیان فردوس اعلی سی چلا بحر اعظم کی ساحل تک
پہنچا ونادی فی اقطار السماوات والارض یا عباد اللہ البسوا اثواب

پانچویں مجلس تذکرہ ولادت و منقبت پنجتن آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

تھا پس آسمانوں میں کوئی ملک باقی نہیں بچا تھا الا یہ کہ وہ اس خاک شفا کو تبرکاً سونگھا
اشہوئی لگا یا صل علی کہا و لما اخذ النبی تربة الحسین جعل یشمها و یبکی
و هو یقول قتل الله قاتلک یا حسین و اصلاه فی نار الجحیم ہر گاہ
وہ گل خوشبو مزار امام حسین علیہ السلام کی سید ابرار نے باس مشام کو معطر کیا بہت حسرت
رقت آئی رو رو کی بولی ای میری مظلوم حسین تیری قاتل کو خدا ماری اور آتش دوزخ میں
اوسی ڈالی ایسا جلائی کہ الامان پکاری ثم دفع تلک القبضة من تربة الحسین
الی زوجته ام سلمة پس اب غیرت مشکناب شیشہ میں بھری اور اپنی زوجہ محترمہ ام سلمہ کو
سونپی قب عمران بن سلیمان و عمرو بن ثابت قالا الحسن و الحسین اسمان
من اسامی اهل الجنة و لم یکونا فی الدنیا کتاب مناقب میں عمران ابن سلیمان
اور عمرو بن ثابت سی روایت کی ہی کہ دو نو راوی نی کہا اسمای حسن و حسین علیہما السلام نامہای
اہل جنت ہیں دنیا میں کسیکو یہ دولت نہ ملی ہی ایضاً و عن جابر قال النبی سمی الحسین
حسناً لان باحسان الله قامت السماوات و الارضون جابر نی مخبر صادق سے
نقل کی جو فرمایا کہ حسن ہی حسن کا نام رکھا گیا بدرستی کہ احسان الٰہی کی سبب آسمان اور زمین
قائم ہوئی ساری مخلوقات کو صورت اور سیرت کی وجود ملی و اشتق الحسین من الاحسان
و علی و الحسن اسمان من اسماء الله تعالی و الحسین تصغیر الحسن اور یہ بھی کہا
حسین کو ماخذ احسان ہی کا لا تحقیق کہ علی اور حسن اسمای مقدسہ خدا میں اور حسین تصغیر حسن کی
ل عن ابراهیم بن علی الرافعی عن ابیه عن جدته زینب بنت ابی رافع قالت
اتت فاطمة بنت رسول الله بابنیها الحسن و الحسین الی رسول الله فی
شکواه الذی توفی فیه کتاب اقبال میں راویان ثقہ سے زینب دختر ابی رافع کی

الفصل الاول فی ذکر
بیان مولدہ ومبلغ سنہ
الفصل الثانی
فی ذکر الدلائل علی امامتہ
والنصوص علیہ من جہۃ ابیہ واخیہ علی امامتہ

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور منقبت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

روایت کی ہی اوسنی کہا مینی یہ سرگذشت انکھون سی دیکھی ہی ایکدن فاطمہ زہرا بنت خاتم
انبیا حسنین کو لیکی اپنی والد رسول خدا کی پاس آئین اوس اوقات مین کہ غم وفات سی خیر الوری کے
دریای حیرت و یاس مین نہائین فَقَالَتْ یَا رَسُولَ اللّٰہِ ہٰذَانِ اِبْنَاکَ فَوَرِّثْہُمَا
شَیْئًا وَفِی رِوَایَۃٍ اُخْرٰی قَالَتْ فَانْحِلْہُمَا عرض کی ای خلیفہ خدا یہ دونو تمہاری لاڈلی
بیٹی ہین انکو اپنا ورثہ کچھ دو اور دوسری روایت مین ہی کہا کوئی عطیہ تبرکہ عزو شرف سے
ممتاز کرو فَقَالَ اَمَّا الْحَسَنُ فَاِنَّ لَہٗ ہَیْبَتِیْ وَسُؤْدَدِیْ وَاَمَّا الْحُسَیْنُ
فَاِنَّ لَہٗ شُجَاعَتِیْ وَجُوْدِیْ فرمایا مخبر صادق نی کہ امام حسن کو اپنی ہیبت اور سیادت کا
مختار کیا اور امام حسین کو صفت شجاعت اور جود وسخاوت کا افتخار دیا وَفِی قَوْلِ الثَّانِی
فَانْحَلَہُ الْہَیْبَۃَ وَالْحِلْمَ وَالْجُوْدَ وَالرَّحْمَۃَ قول ثانی مین راوی کی یون ہی کہ بڑی
فرزند کو ہیبت وحلم اور چھوٹی کو جود ورحم وکرم فرمایا ہی لی عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ زُیِّنَ عَرْشُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
بِکُلِّ زِیْنَۃٍ کتاب امالی مین نافع اور ابن عمر سی روایت کی ہی کہ یہ خبر مخبر خیر البشر سے
ہی کہ جب روز محشر ہو یہ قیامت برپا ہوگی عرش رب داور ہر طرح کی زینت اور زیور سے آراستہ ہوگا
ثُمَّ یُؤْتٰی بِمِنْبَرَیْنِ مِنْ نُوْرٍ طُوْلُہُمَا مِائَۃُ مِیْلٍ فَیُوْضَعُ اَحَدُہُمَا عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ
وَالْاٰخَرُ عَنْ یَسَارِ الْعَرْشِ بعد ازان دو منبر نور جو ہر ایک سو میل طولانی ہوگا ایک جانب راست اور دوسرا
عرش ربانی بچھایا جائیگا ثُمَّ یُؤْتٰی بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَیَقُوْمُ الْحَسَنُ اَحَدَہُمَا وَالْحُسَیْنُ عَلَی الْاٰخَرِ
یُزَیِّنُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی بِہِمَا عَرْشَہٗ کَمَا یُزَیِّنُ الْمَرْاَۃَ قُرْطَاہَا پھر سبط
الہی حسنین علیہما السلام کو بلایا جائیگا ہر فرزند نبی کو داہنی بائین منبر کی ترشہ پر بٹھایا جائیگا خدا تعالی
اپنی عرش کبریائی کی زینت اونسی بڑہائیگا جیسا خاتون عذا کا پہرہ بندون سی کانون کی زیبا

٢١٥

پانچویں مجلس بیچ ذکر فضیلت اور منقبت پنجتن آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

سو جاے رونق دکھایگا روی فی المنتخب عن ام سلمة قال دخل علی رسول
الله ذات یوم ودخل فی اثره الحسن والحسین وجلسا الی جانبیه
فاخذ الحسن علی رکبته الیمنی والحسین علی رکبته الیسری وجعل
یقبل هذا تارة وهذا اخری کتاب منتخب فخری مین یہ روایت ہی کہ ام سلمہ سے
منقول حکایت ہی کہا ایکروز پیغمبر خدا میری گہر داخل ہوی اونکی پیچہے حسنین ائے اور دونو پہلو مین
مقابل بیٹہی زانوی راست اور چپ کی اوپر شاہزادی جلوہ افزا تہی خیر الوری پیار سے
اونکا منہ چومتی کاہی اسکا بوسہ لیتی واذا جبرئیل قد نزل وقال یا رسول الله
انک لتحب الحسن والحسین ناگاہ جبرئیل آئی عرض کی ای حبیب کبریا امام حسنین سے
علاقہ رکہتی ہو بہت محبت کا فقال وکیف لا احبهما وهما ریحانتای من الدنیا
وقرتا عینی جواب دیا کیونکر انہین دونو کو دوست نرکہون یہ گل ریحان دنیا ہین اور
دیدہ جانا ہین فقال جبرئیل یا نبی الله ان الله قد حکم علیهما ان الحسن
یموت مسموما والحسین یموت مذبوحا جبرئیل نی عرض کی کہ ایسی
انکی واسطی خدا نی مقدر کیا حسن بزہر دغا سی بیوفا کی مارا جائیگا اور حسین تیغ جفا سی کاٹا جائیگا
وان لکل نبی دعوة مستجابة فان شئت کانت دعوتک لولدیک
الحسن والحسین فادع الله تعالی ان یسلمهما من السم والقتل ای سید انبیا
ہر پیغمبر کی دعا ای مستجاب ہوتی ہی تم اگر چاہو تو استجابت کرو تاکہ خالق عالم موت زہر اور قتل
شمشیر سی بچاوی دونو کو وان شئت کانت مصیبتهما ذخیرة لک فی الشفاعة
من امتک یوم القیامة اور ہرگاہ انکی مصیبت کو مناسب جانو تو روز قیامت مین
داخل شفاعت امت کی ذخیرہ کر دالو فقال النبی یا اخی جبرئیل انا راض بحکم

پانچویں مجلس تذکرہ فضیلت و منقبت پنجتن آل عبا امام حسین علیہ السلام

ربی لا امر ید الا ما یرید ہ و قد احببت ان تکون دعوتی ذخیرۃ
لشفاعتی فی العصاۃ من امتی و یقضی اللہ فی و کذای ما یشاء فرمایا ای
برادر جبرئیل اپنی رب کی حکم سی مین رضا مند ہون خلاف ارادہ الٰہی کی نہین تمنا کرتا ہون
اور یہی میری دعا امت عاصی کی وسیلہ نجات ہی اور جو مقدر مین آفت ہی او نپر گذریگا
ایضا و قال فی جملۃ الروایات البحار و بھذا الاسناد عن ابی عبد اللہ
بن وصیف عن الشطاع الوراق قال سمعت الصبح بن شحرف العابد
یقول ان الخبز الصافی کل یوم فکانت تاکل سند معتبرہ سی کتب مناقب مین
ذکر ہوا ہی کہ شطاع وراق نی کہا شحرف عابد سی مین سنا ہی اونسی بیان کیا ہر روز ایک ظرف
چڑیونکی روٹی توڑتا اور ڈالتا تھا اونکا ہجوم ہوتا تھا اونسی بیٹھ کر مین تماشا دیکھتا تھا
فلما کانت یوم عاشورا فتت لھم فلم تاکل فعلمت انھا امتنعت لقتل
الحسین بن علی جب روز عاشورا نی دلکو صدمہ غم دیا اونکی لئی روٹی کو چور کیا ہر گاہ
زمین پر ڈالا تو کسینی ایک ذرہ بھی نہین کھایا یعنی جانا سانحہ امام حسین علیہ السلام کی قتل
اونکی شہادت سی اونکو حرام ہوا دانہ اور پانی ہی شا کان للحسین ستۃ اولاد علی
بن الحسین الاکبر کنیتہ ابو محمد امہ شہر بانو بنت کسری یزدجرد
ارشاد مین لکہا ہی امام حسین علیہ السلام کی چہ اولاد سعادت نشان ہین بڑی فرزند علی ابن
الحسین الاکبر کنیت اونکی ابو محمد والدہ زکیہ شہر بانو دختر کسری یزدجرد شاہ ایران ہین
و علی بن الحسین الاصغر قتل مع ابیہ بالطف و قد تقدم ذکر فیما
سلف وامہ لیلی بنت ابی مرۃ بن عروۃ بن مسعود الثقفیۃ دوسری
پسر علی ابن الحسین الاصغر جنکو علی اکبر کہتی ہین وہ کربلا مین اپنی والد بزرگوار کی ہمراہ شہید

پانچویں مجلس تذکرۂ شہیدوں و بنات میں خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

ہوئی ہیں اونکی ماجرا کو ساری شہداسی پہلی ذکر کیا ہی مادر گرامی کا نام لیلی بنت ابی مرۃ بن عروہ ثقفیہ کہا ہی وجعفر بن الحسین لا بقیۃ لہ وامہ قضاعیۃ وکانت وفاتہ فی حیاۃ الحسین علیہ السلام اور ایک بیٹا جسکی ماں قضاعیہ تھی جعفر بن الحسین اوسکا نام تھا وہ جیتی نرہی والد کی حیات میں صغیر السن وفات کیا وعبد اللہ بن الحسین قتل مع ابیہ صغیرا جاءہ سہم وہو فی حجر ابیہ فذبحہ اور عبد اللہ طفل شیرخوار آغوش پدر میں تھا ناگاہ لشکر مخالف سے تیر آیا گلی پر لگا وار پار ہوا وسکینۃ بنت الحسین وامہا الرباب بنت امرء القیس بن عدی کلبیۃ معدیۃ وہی ام عبد اللہ بن الحسین علیہ السلام سکینہ دختر امام حسین علیہ السلام اونکی ماں رباب بنت امرء القیس اور وہی ماد علی اصغر ہیں کہ یہ دونو بیٹا بیٹی انکھوں کی تاری نور چشم سرور کو بہت منظور نظر ہیں وفاطمۃ بنت الحسین وامہا ام اسحاق بنت طلحۃ بن عبد اللہ تیمیۃ دوسری بیٹی امام حسین علیہ السلام فاطمہ ہیں والدہ کرام اونکی ام اسحاق بنت طلحہ ابن عبد اللہ تیمیہ ہیں وان علی بن الحسین الباقی کان یوم کربلا من ابناء ثلاثین سنۃ وان ابنہ محمد الباقر کان یومئذ من ابناء خمس عشر سنۃ وکان لعلی الاصغر المقتول نحو اثنی عشر سنۃ علی ابن الحسین زین العابدین علیہ السلام واقعۂ کربلا میں تیس برس کی تھی اور اونکی فرزند محمد باقر علیہ السلام کی عمر شریف روز عاشورا پندرہ برس کی تھی علی اصغر شہید کو جو علی اکبر مشہور ہیں بارہ سال کا بتایا ہی اور کسی روایت میں اٹھارہ برس کا ہونا ہی آیا ہی مروی قال ابن الکلبی ولی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب حریث بن جابر الجعفی جانبا من المشرق فبعثت بنت یزدجرد بن شہریار

پانچویں مجلس بذکرہ فضیلت اور منقبت پنجتن آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

بن کسریٰ فاعطاها علیٌّ ابنهُ الحسین فولدت منه علیًّا ابن کلبی نے کہا امیر

المومنین علی علیہ السلام نے حریث ابن جابر کو جانب ملک مشرق حاکم رکھا اوسنے بنت یزدجرد

ابن شہریار پادشاہ ایران کو وہانسے بھیجا اوس بانوی والاجاہ کو ولی اللہ نے اپنے فرزند

سبط خیر الوریٰ کو دیا اونکے بطن سے مقدم علی بن الحسین علیہما السلام نے ظہور کیا وقال

غیرہ اِنّ حریثًا بعث الی امیر المومنین بِبنتَی یزدجرد بن شہریار

دوسری روایت ہین کہا حریث والی عراق نے دو بیٹیان یزدجرد ابن شہریار کی بائین وہ

دونو شہزادیان عجم کی امیر المومنین سلطان عرب کو بھیجا اوین فاعطی واحدۃً لابنه

الحسین فاولدها علیّ بن الحسین علیہما السلام ایک خاتون معظم کو عقد مین اپنے

خلف امام حسین کی لائے جو سید سجاد زین عُبّاد اونسے عالم وجود مین آئے واعطی الاخریٰ

محمّد بن ابی بکر فاولدها القاسم بن محمد فہما ابنا خالۃٍ دوسری بی بی کو حبالہ نکاح

مین محمد ابن ابی بکر کی دیا اونکے شکم سے قاسم ابن محمد نے تولد کیا پس بنا بر کربلا اور قاسم آپسمین خالہ زاد

بھائی ہین دونو بزرگوار ہین قرابت مادری نسبتین آئی ہین حدیث و روایات فضیلت بہت

سناو نکا تشریحات گلزار اخبار ماتم کو ہر صفحہ سے چمن جنت کی ملاو نکا اب لازم ہے طرف عزاداری

توجہ کرو سوگواری مین مصروف نالہ وزاری رہو ایہا الناس بہت جاے حمد و سپاس اور شکر

بیقیاس ہے کہ ہم اور تم سال بھر جیتی رہے دوبارہ صحت و سلامتی سے عشرہ محرم کی دن دیکھے صحبت

اہتمال مین باہم بیٹھے بسبب سعادت کی ایام دنیا مین آئے طریقے تحصیل بہشت کی خدا نے بتائے

افسوس و دریغ جو عمر گئی حسرت اس عمل خیر کی رکھتی ہین حیف اون لوگون سے کہ جیتے ہین لاکن

غفلت مین بسر کرتے ہین ای مجلس نشینان بزم غم اور دل پریشان مجمع ماتم فرصت کو غنیمت

جانو زاد آخرت کا تہیہ نہ بہولو ہو تکو سر پر سوار پہچانو راحت قبر کی راہ خیر نکالو یہ عشرہ محرم گیا

پانچوین مجلس ذکر فضیلت و شادی میں خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام

الساطع والشہاب اللامع للحسین ان کنت مخیّرۃ شہربانو چار طرف نگران
ہمسر اور خواہان یاری مقدر تہین ناگاہ آفتاب سپہر امامت اور ماہ رسالت کو دیکہکی
بولین آیا نہین ہون مین واسطی اوسکی جو نور ساتی طور تجلا پر سوف تراني فرماتا ہی
اور ستارہ روشن سی زیادہ چہرہ تابان مطلع شوق مین نظر آتا ہی وہ جو مردم چشم بینش کی
ضیائی عین ہی اور نام نامی اوسکا امام حسین ہی اگر کبھی اپنی نفس بیقرار پر اختیار دیتی تو میری
دل وا غدار کا مقصود وہی لا الہ غیرہی فقال امیر المومنین لمن تختارین
ان یکون ولیّک فقالت انت علی مرتضی علیہ السلام نے کہا تم مالک اپنی
خدا کی طرفسی آزاد اور منصور واحترام دونو جہان کی جسکو چاہو اپنی ہمسر مناسب جانکو اوسکی
حبالہ نکاح مین شاد کام وذی مراتب ہو عرض کی مین اوسی قمر درخشان برج کتاب دری کی
اور طالع مہر منیر منزل شرف مین جانکی مشتری ہون جو عالم لدنی ماہر سلونی کا شرف
پہنچایا ہی شہربانو ایجاب کیواسطی کسی وکیل قبول کرتی ہو اپنا وہ سعادت سیما بولیں یہ
حافظ تمنا مین عروس جہانبانو شاہ عجم کی وارث دین و دنیا ہین فامر امیر المومنین
علیہ السلام حذیفۃ بن الیمان ان یخطب فخطب وزوجہا من الحسین
علیہ السلام پس امام ہمام نی اول کلمات ارشاد اور ہدایت اونکو تلقین فرمائی طاقوس
مقام کو مسائل ایمان اور یقین بتائی بعد اسکی حذیفہ ابن یمان کو امر کیا تا خطبہ عقد پڑھی
زہرہ برج شہربانو کو مہر عالم افروز امام حسین علیہ السلام کی ساتھ عقد کرنی مین چرخ کہن
چالاکی نصیب ہی کار گذاران رحمت نی بیاہ کا سامان آمادہ کیا طلیب عجب وجد
با جوش و عشرت ارض و جہان پر نبا زن قدرت نی کشادہ کر دیا ایوان جہان اسباب ذوق
سرور سی مزین اور جو سنہ صفت چرخ آسمان کی شامیانہ نور سایہ فگن دلائکی فرش مرغ

پانچوین مجلس بذکرہ عقد شہربانو بین ساتھہ امام حسین علیہ السلام

رونق افزا ہوی محفل شادمانی بہرگاہ شوکت سلیمانی سی آراستہ کی اور منزل سدرہ مکانی
مزید بہجت جاودانی سی پیراستہ کی حذیفہ ابن یمان حکم سی شاہ مردانکی منبر پر جا چمن بلاغت
اور گلبن فصاحت سی لحن وجد آور بین خطبہ پڑہا عقد کرامت کو احلیہ سیادت کی حبالہ
نکاح بین مہر طہارت پر لایا اور عالم ایجاد نی شرف توالد اور فخر تناسل کا شادیانہ مسرت
بجایا محرمان بزم فضیلت کو نقل و شیرینی کی عوض لائی اور جواہر غفران سی دامن بھری حاضر و
غایب کو بجای پیالہ شربت زلال رضوان کی سرچشمی لی ہرگاہ دو نو ماہ و مہر نی درجہ ایجاب
اور قبول سی منزل سعادت کی راہ لی اسرافیل اور میکائیل نی مثال نقیب سیدانی بڑہاو
عمر و دولت کی صدا دی مولا کی یمین اور یسار بین تزک اور شان خداداد عہدہ شکوہ
لیی دوڑتی چلی آسیہ اور مریم دست تعظیم سی دامان برقع عروس کو سنبہالی ہوی
خدام اقبال و جاہ کی صفین جلو بین طرفہ گویان تہین کنیزان شیرین اندام احتشام نام جا
طرف حد ادب سی روان تہین حوا و بلقیس نی پا انداز کو انکہین بچہا ئین حور العین طبقہای نور
پیرایہ جنت نثار کو لائین پس دولہن اور دولہہ نی قدم برکت شیم حجلہ طہارت بین رکہا
نظر صدق و صفا سی اپسمین آئینہ رخسار اور مصحف رو دیکہا زہرہ نی کف نگارین سی
دف ماہ دو ہفتہ میمنت کی تال پر بجایا شجر طوبی کی ہر ورق نی ساز عشرت بین نغمہ داؤدی گایا
مشتری مقام شعف کی شعبدہ بازی پر مجرا شکری ادا کی بہرام اصول طرب سی ہر گوشہ نشاط کا
سرگرم بازو ہی جبرئیل اوس تقریب فرحت نصیب بین مجسمہ عود لیی عطر پاشی اور بیل خلیل
جلیل فرزند زادی کی شادی بین بسر سامانی سی بشاشت مبارکباد ازدواج کو اعیان قدس
دست بوسی کرتی اور ہیج انبساط بین فصحای کروبی قائل درود و ثنا ہوتی واہ واہ قدرت
الہی کا شانہ رسالت پناہ بین کیا اچہا بیاہ رچایا جسکی چرچا زمین و آسمان بین ہوا سفید و سیاہ

۲۲۶

پانچوین مجلس تذکرہ مزاوجت و مفارقت شہربانو بیبی سی امام حسین علیہ السلام کی

عالم نی نقد امرزش اور گنجینہ رفاہ پایا خواہران سید معصوم زینب اور ام کلثوم نی جشن
دلکشا کی دہوم سو اُٹھائی عورات اہل حرم زوجات شفیع امم نی ساز و برگ عشرت کی رسوم
انجام کو پہنچائی کیون حاضرین بزم تولا عروسی شاہ دین کا ماجرا سنا خوشی کا جوش آیا
اب روز فراق کا سانحہ بیان کرون جو اوس واقعہ نی ہوش گنوایا راوی کہتا ہے
جب سید الشہدا معرکہ جانسوز کربلا مین تنہا رہی اور ساری یار و آشنا عزیز و اقربا
پیاسی ماری گئی حضرت نی واسطی ملاقات رخصت کی خیمہ اہلبیت مین قدم رنجہ فرمایا مجروح بدن
خون چکان سی ہر ایک بہن اور بیٹی کو سینہ سی لگایا خواتین اہل حرم کی رونی سی کہرام اور چار طرف
اژدہام تہا اندوہ جدائی درد ہجران شہر بی بی کا شیون سی جینا حرام تہا بچون کی زاری بی قراری سنکر
بیقراری ہوتی گوشون مین فرط غمخواری عورات کی جان کہوتی اوس وقت شہربانو کا دیدہ پرآب
دل بیتاب سی امام انام کی پاس آنا قدم سرور کو مزید شوق اور غلبہ ملال مین گردن جہکا کی
آنکہون سی لگانا صدمہ فراق مین نعرہ الوداع سی پچھاڑین کہانا روز وصال کی یاد مین لرزان اور
ہراسان جان سی جانا جبہی اس گہڑی عالم خیال مین نظر آگیا اور تصور ماجرا سی کلیجہ شق ہوا
شوہر کا پیاس کی ماری لبون پر دم تہا زوجہ کو رنڈاپی کی دہیان مین قلق و ماتم تہا شاہ
دین سی رخصت کا سنہ کہلا ہو بیٹہا سر شہربانو پر غبار مصیبت کا تودہ پانو قابو مین نہ تہا
خاوند کو بیکسی مین گردن کٹانی منظور بی بی کو بچون کی یتیمی اپنی اسیری مین ایذا پانی ضرور امام حسین علیہ السلام
نگاہ حسرت و یاس مین بانوی غریب کا چہرہ دیکہتی آنسو بہاتی خاتون حزین جو مولا کو طرف
مقتل جاتی تصور کرتی اندوہ سی غش آتی بنت کسری کی زبان پر نالہ و فغان تہا ای آقا حسین تم
سدہارے ہمین کسکی حوالی کیا امام کی حسب حال یہ مقالہ احسان تہا جدا کو یاد کرتے
اونکی حفاظت مین سونپتے دیا ہر سمت آواز شیون کا جوش تہا خیمہ گاہ مین شور محشر کا خروش تہا

٢٢٩

چہٹی مجلس تذکرہ فضائل سید الشہداء روایت بچہ آہو کا مسجد میں آنا

اور پہچانو کہ مرید قدرت فرط اختیار سے واسطے صفائی امتحان کی شدائد منافقین سے

وَرُوِيَ فِي بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى الرَّسُوْلَ فَقَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

لَقَدْ صِدْتُ خِشْفَةَ غَزَالَةٍ وَاَتَيْتُ بِهَا اِلَيْكَ هَدِيَّةً لِوَلَدَيْكَ الْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ صیادان آہوان وحشی نژاد مضامین میر شکاران نخچیر سخنہای نگارین دام بیان کو

بیابان ترجمان میں پہیلاتی ہیں اور یہ روایت جان پرور کو سامعہ میں لاتی ہیں اور گرہ

عقدہ کشائی بند نجات شفیع رہائی کائنات سجد میں رونق افزا تھی دلفروز حرفہای طیبہ سے

اطفال طبع حاضرین کو مصروف عطا تہی ناگاہ قراول عرب کمال ادب سی آیا ہرن کا بچہ

اپنا پکڑا ہوا بر سبیل ہدیہ لایا بولا اے رسولخدا یہ خشفہ میری جال میں گرفتار ہوا ہے تمہارے حسنین کی

خاطر جی بہلانے کو پہنچایا ہے فَقَبِلَهَا النَّبِيُّ وَدَعَا لَهٗ بِالْخَيْرِ حضرت نے مرید خلق سے بچہ

کیا عوض میں نقد رضا اوس کا دامن سوال بھر دیا فَاِذَا الْحَسَنُ وَاقِفٌ عِنْدَ

جَدِّهٖ فَرَغِبَ اِلَيْهَا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا اوس وقت غزال مرغزار نبوت حسن مجتبی حضور میں آئے

تھے سید امم سے اوس بازیچہ کودکی پر مائل ہوئے جناب نے اونہیں بخشا ناز فرزند سے وہ گھر لیکے

خوشی میں پھرتے رہے فَمَا مَضَى سَاعَةً اِلَّا وَالْحُسَيْنُ قَدْ اَقْبَلَ فَرَاَى الْخِشْفَةَ عِنْدَ

اَخِيهِ فَقَالَ لِلْحَسَنِ اَعْطَانِيهَا جَدِّي رَسُوْلُ اللّٰہِ تہوڑی دیر نہ گذرنے پائی کہ امام حسین ذیشان

پہنچے بہائی کو بچہ آہو سے کہیلتا دیکہا تو بولے اے برادر یہ تمہیں کہاں سے ملا جواب دیا ہمارے نانا نے

عطا کیا فَسَارَ الْحُسَيْنُ مُسْرِعًا اِلَى جَدِّهٖ فَقَالَ يَا جَدَّاهُ اَعْطَيْتَ اَخِي خِشْفَةً

يَلْعَبُ بِهَا وَلَمْ تُعْطِنِي مِثْلَهَا پس امام حسین جلدی سے اپنے جد کے پاس دوڑے اور کہا

اے سید انبیاء برادر گرامی کو تمنے ہرن کا بچہ بخشا ہمیں ویسا نہیں دیا شاید تمہیں بہولا پکڑ بیچہ

جو میری خاطر عزیز منظور ہو تو مثل اوسکی عنایت کرو وَجَعَلَ يُكَرِّرُ الْقَوْلَ عَلَى جَدِّهٖ وَهُوَ

چھٹی مجلس تذکرہ فضائل الشہیدا روایت بردہ آہو کا مسجد میں آنا

سالت تکنۃ یسلی خاطرہ و یلاطفہ بشیء من الکلام حتی انقضی من امر
الحسین الیٰ آن ہم ہمیشگی جد بزرگوار سی بار بار اخلاص و پیار مین تکرار کرتی پھرو برابر
چپ تھی دکھوئی اور ملاطفت مین مصاف رہتی مگر نورعین کو قرار اور چین ہرگز نہ آیا یہان تک
جو رقت کا شنہ بنایا خیر الوری نی ہر چند گلی سی لگایا اور وہی کو منایا لا اوس بیتاب طلب
ہاتہہ سنا اوٹھایا پیغمبر ذو الجلال کو سوای دعا کچھہ تدبیر بن آئی زہرا کی لال پر صدمہ ملال کی
اور اسی بیان فبینما ہو کذالک اذ نحن بصیاح قد ارتفع عند باب المسجد
فنظرنا فاذا ظبیۃ و معہا خشفہا و من خلفہا ذیبۃ تسوقہا الی رسول اللہ
و تضربہا باحد اطرافہا حتی اتت بہا النبی وہ اوس حال اور مقال میں تھا
ناگاہ راوی نی سنا کہ در مسجد پہ فریاد و شور کی آواز آتی ہی دیکھا ہرنی بچہ ساتھ لیے دوڑتی
جانب پیغمبر قدم بڑھاتی ہی جب سست ہو چلتا بچہ تو شاخ پہلو مین لگاتی اوسی دباتی ہی پیچھی اوسکی بھیڑیا
چوکڑی بھرتا ملا کہ خوف سی گھبراتی ہی یونہین شتابان اندرون مسجد دوڑی تا کہ خدمت پیغمبر مین
جا کی سانس بھری ثم نطقت الغزالۃ بلسان فصیح و قالت یا رسول اللہ قد کان
لی خشفتان احدہما صادہا صیاد و اتی بہا الیک و بقیت لی ہذہ الاخری
و انا بہا مسرورۃ و انی کنت الان ارضعہا پس قدرت الہی نی زبان حیوان کو دی
فصاحت ناطقہ یہ بات بولی ای مرتضا میری دو بچی پیدا ہوئی ایک صیاد پکڑ لایا آپکی ہی یہان
دوسرا باقی رہا چند روز گذری مین اوسکی ساتھ خوش پھرتی تھی اور ایسی دم دودھ پلاتی شکر کرتی تھی
فسمعت قائلا یقول اسرعی اسرعی یا غزالۃ بخشفک الی النبی محمد و اوصلیہ
سریعا پس ندای غیب کو مین نی سنا ہاتف نی کہا شتاب کر اور دوڑ آگاہ اپنی بچہ کو جلدی محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ و آلہ کی پاس لیجا لان الحسین واقف بین یدی جدہ و قد ہم ان یبکی

فقد بلغني ذكاءك وفهمك
فاعرض على الحسين عليه
السلام أن يبايع ليزيد
وجميع أصحابه فإذا فعل
ذلك رأينا رأينا والسلام
فلما ورد الكتاب قال
عمر بن سعد قد خشيت أن
لا تقبل ابن زياد العافية
وورد كتاب ابن زياد في أثره
والاتحال إليه أن حل بين الحسين
وأصحابه وبين الماء فلا يذوقوا
منه قطرة كما صنع بالتقي عثمان بن عفان

چہٹی مجلس تذکرہ فضائل سید الشہداء روایت بچہ آہو کا مسجد نبوی مین آنا

والملائكة بأجمعهم قد تحيروا وسئموا من صوامع العبادة بدرستی کہ حسین کا
نورعین سامنے کھڑا ہوا اپنا اونکا ہی طلب بدعا مین عازم ہیگا اور خفا ہو رہا نواسی کا تیغ ناناکو صدمہ
دیتا ہی ساری ملائکہ کو آنسو بہانی پر اوسکی تلاطم شور و نوا ہی اپنی صوامع عبادت سی اندیشہ قتل مین
اوسکی سر اوٹھا لیا ہی ولو بكت الحسين لبكت الملائكة المقربون لبكائه اگر حسین روپا
سید ثقلین بی چین ہووینگی تو سب فرشتہ مقرب اونکی طاعت مین روینگی وسمعت قائلا
ايضا يقول أسرعي يا غزالة قبل جريان الدموع على خد الحسين فإن لم تفعلي
سلطت عليك هذه الذئبة تأكلك مع خشفتك پھر یہ بھی گوش زد ہوا منادی
آسمان سی پکارا جھپٹ جا ای غزالہ پیشتر حسین کی اشکباری سی اور اگر تاخیر کی وہان جلدی نہ پہنچی
تو بھیڑیا تجھپر مسلط کیا ہی ہمراہ بچہ کہا لیگا خواری سی فأتيت يا رسول الله وقطعت إليك
وقطعت مسافة بعيدة ولكن طويت لي الأرض حتى أتيتك مسرعة
پس ای سرور خدا بچہ اپنا لیکی فوراً مین تمہاری پاس آئی مسافت بعید قطع کی زمین پیرون کی نیچے
جو سرعت سی خدمت بجالائی وأنا أحمد الله ربي على أن جئتك قبل جريان دموع
الحسين على خده ای سید انبیا مین شکر خدا کرتی ہون ہزار وان سینی قبل اوسکی جو رخسار حسین پر
آنسو روان ہون فارتفع التكبير والتهليل من الأصحاب غلغلہ تکبیر اور تہلیل سرورکا
حاضرین سی بڑھا اور صحابہ نی پیغمبر پر درود و سلام کو پڑھا ودعا النبي للغزالة بالخير
والبركة وأخذ الحسين الخشفة وأتى بها إلى أمه الزهراء فسرت بها بذلك
سرور ہوا تبلیغا رسول زمن کی خلق نی مادہ ہرن کو دعای خیر و برکت سی رحمت فرمایا اور امام
حسین علیہ السلام نی بچہ اوسکا لیکی والدہ کو دکھایا وہ بھی مسرور و شادمان ہوئین فرزند کی قدر و
منزلت پر شاکر و ثناخوان ہوئین وفي مرفق الخبر عن ابن مسعود قال قال النبي صلى الله

چھٹی مجلس تذکرۂ فضائل سید الشہدا اور پیدائش نور پنجتن سے ایجاد سماوات و عرش و کرسی لوح و قلم و جنات کا

عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنِي وَعَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ

مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ قَبْلَ الْخَلْقِ بِأَلْفِ عَامٍ حِينَ لَا تَسْبِيحَ وَلَا تَقْدِيسَ

کتابِ منتخب فخری میں ابن مسعود سے روایت کی ہے مخبرِ صادق نے حدیثِ طویل میں یہ عبارت

کہی ہے خالقِ عزوجل نے پیدا کیا مجھے اور علی و حسن و حسین کو اپنے نورِ عظمت و کبریائی سے

ہزار سال قبلِ ایجادِ تمامی دنیا اور ما فیہا قدرت کذائی سے اوس وقت تسبیح اور تقدیس کرنے والا

کوئی نہ تھا اور نہ کسی قسم تہلیل اور ذکر کا حرف بنا تھا فَفَتَقَ نُورِي فَخَلَقَ مِنْهُ السَّمٰوَاتِ

وَأَنَا أَجَلُّ مِنَ السَّمٰوَاتِ پس میرے نورِ ذات کو شگافتہ کیا اوسکے پرتوِ ضیا سے آسمانوں کو

جسم ظہور دیا پس میں بہتر و برتر ہوں لاجوردی سپہر کی طبقات سے ارفع شان و مرتبہ کے بلند

درجات سے فَفَتَقَ نُورَ عَلِيٍّ فَخَلَقَ مِنْهُ الْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَعَلِيٌّ أَجَلُّ مِنَ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ

یعنی شگافتہ کیا نورِ علی ابن ابی طالب کو پیدا فرمایا اوسکی روشنی سے کرسی و عرش عالی مراتب کو

لہٰذا علی جلیل و عظیم ہے تقدیم سے قدر و منزلت میں کرسی اور عرش ربِ کریم سے فَفَتَقَ

نُورَ الْحَسَنِ فَخَلَقَ مِنْهُ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ وَالْحَسَنُ أَجَلُّ مِنَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ پھر نورِ حسن

لوح اور قلم کو منصۂ ایجاد میں لایا اور حسن میرے نے لوح و قلم سے بزرگی اور شرف پایا فَفَتَقَ

فَتَقَ نُورَ الْحُسَيْنِ فَخَلَقَ مِنْهُ الْجِنَانَ وَالْحُورَ وَالْحُسَيْنُ أَجَلُّ مِنَ الْجِنَانِ وَالْحُورِ

پھر نورِ حسین کو نمود ظہور دیا اور اوسکی صفائے رنگ تجلی نور سے بہشت و حور کو پیدا کیا پس میں

جنت و حور سے جلالت قدر میں اچھا ہے اور نعیم خلد نے اوسکی شعشعۂ حسن سے زیور پہنا ہے فَأَظْلَمَتِ

الْمَشَارِقُ وَالْمَغَارِبُ فَشَكَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الظُّلْمَةَ ناگاہ بعض

وجوہ سے مشارق و مغارب میں اندھیرا چھا یا ملایک نے اوس تاریکی میں گھبرا کر خدا سے شکوہ بلا یا

قَالُوا اللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْأَشْبَاحِ الَّتِي خَلَقْتَهُمْ إِلَّا مَا فَرَّجْتَ مِنْ هٰذِهِ الظُّلْمَةِ

چھٹی مجلس تذکرۂ فضائل سید الشہدا روایت نظارہ آدم و حوا سلام اللہ علیہما عرش پر اسمائے آل عبا لکھا ہوا

دیکھا حیرت بڑہی قَالَ آدَمُ یَا رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ مناجات کی الٰہی یہ کون سرور مقدس ہین

کہ زینت عرش اور تیری نور وجہ سے مقتبس ہین قَالَ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اِذَا تَشَفَّعُوْا

اِلَيَّ خَلْقِيْ بِهِمْ شَفَّعْتُهُمْ ایزد کریم نے فرمایا یہ میری وہ بندہ مقرب ہین جب خلق انکا نام

شفیع لائین درگاہ کبریا سے اثر قبول پائین برکت واسطہ سے کامیاب ہوجائین فَقَالَ

آدَمُ يَا رَبِّ بِحَقِّ قَدْرِهِمْ عِنْدَكَ مَا اِسْمُهُمْ آدم نے سوال کیا اے خدای عالم

تجکو انکی قدر و منزلت کی قسم مجہے بتا انکے نام معظم و مکرم تاکہ ہم آئین بروقت حاجات اہم

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَّا الْاَوَّلُ فَاَنَا الْمَحْمُوْدُ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ فرمایا خدا تعالی نے پہلا نام سو

مین محمود ہوں اور وہ محمد مصطفی ہے وَاَمَّا الثَّانِيْ فَاَنَا الْعَالِيْ وَهٰذَا عَلِيٌّ دوسرا

جو اسم مشتق ہے پس مین عالی ہوں اور وہ علی مرتضی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَنَا فَاطِرُ السَّمٰوَاتِ

وَهٰذِهٖ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ تیسرا نام پس مین فاطر سماوات ہوں اور وہ فاطمہ زہرا وَاَمَّا

الرَّابِعُ فَاَنَا الْمُحْسِنُ وَهٰذَا الْحَسَنُ چوتھا اسم پس مین احسان کرنیوالا محسن اشیا ہوں اور

یہ حسن مجتبی وَاَمَّا الْخَامِسُ فَاَنَا ذُو الْاِحْسَانِ وَهٰذَا الْحُسَيْنُ اور پانچوان جو نام ہے

مین صاحب جود و احسان ہوں یہ حسین تشنہ کام ؑ وَرَوٰى صَاحِبُ الدُّرِّ

الثَّمِيْنِ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى کتاب زاد المسافرین روایت کی ہے کہ صاحب در ثمین

اس قول خدا کی تفسیر یون کہی ہے فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ یعنی جب حضرت آدم ترک اولی سے نادم ہوئے اور باغ جنت سے

کمال حسرت مین پریشان خاطر نکلے و نزات فراق حوا و قصوری روتے مناجات مین آمرزش تقصیر کی

طالب ہوتے اور علیم نے اونکو کلمات فتح الہام کئے اوسکی ذکر سے مشغول انابت اور ابرام ہوتے وسیلہ

اون اسما کی آدم نے دعا مانگی درگاہ باری مین توبہ قبول کو پہنچی بدرستی کہ وہ خدای بخشندہ مہربان

چھٹی مجلس بذکرہ فضائل ومصائب سید الشہدا روحی فداہ عرش پر لکھا ہوا نام پنجتن آل عبا و توبۂ آدم و حوا سلام اللہ علیہما

وسعت رحمت اوسکی نسبت خلق یکسان ہی راوی نی کہا حقیقت ماجرا یون گذری کہ ابو البشر پر
مدت دراز تک رقت رہی انہ رای ساق العرش اسماء النبی والائمۃ علیہم السلام
علیہ تحقیق کہ آدم نی ساق عرش پر لکھے ہوئی دیکہا تہا نام پیغمبر اور ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم خط نور
کا لکہا تہا فلقنہ جبرئیل وامرہ قل یا حمید بحق محمد یا عالی بحق علی یا فاطر بحق فاطمۃ
یا محسن بحق الحسن والحسین ومنک الاحسان جبرئیل ملاقات کو تشریف لائی اور
پر اسماء مقدسہ درگاہ خدا مین شفیع لانیکو بتائی امر کیا پیاری فرزند و نکو اپنی یاد کرو اونکی واسطہ
نام اور جاہ و مقام سی دعا مانگو یا حمید بحق محمد یا عالی بحرمت علی یا فاطر بخاطر فاطمہ یا محسن برای حسن
اورحسین کی چہ تو قدیم الاحسان اور بخشندہ عصیان ہی فلما ذکر الحسین سالت دموعہ
وانخشع قلبہ جب نام پنجوان زبان آدم پر آیا تو لکو صدمۂ غم نی ہلایا بی اختیار آنکہون سی
دریای سرشک بہایا قال یا اخی جبرئیل فی ذکر الخامس تنکسر قلبی وتسیل
عبرتی بیتاب ہوکی جبرئیل سی بولی ای بہائی چار نام بزرگوار سی مین شاد ہوتا ہون پانچوین
اسم کی لینی سی دل شکستہ اشکبار قرین نالہ و فریاد ہواس کہوتا ہون حزن اور اندوہ جگر کو
آرام اور قرار باقی نہین رہتی ہین قال جبرئیل ولدک ہذا یصاب بمصیبۃ تصغر
عندہا المصائب حایل وحی نی چشم کو پر آب کیا آدم کو حسرت سی جواب دیا تمہاری اولاد
سی فرزند وہ بہاری مصیبت اوٹہائی گا کہ ساری عالم کا بار محنت اوسکی برابر شمار مین نہ آئی گا
فقال یا اخی جبرئیل وما ہی پوچہا ای برادر جبرئیل وہ کیا مشقت جلیل ہوگی جو اس جگر پارۂ
خلیل کو پہنچی گی قال یقتل عطشانا غریبا وحیدا فریدا لیس لہ ناصر ولا معین
این رازنی کہا روز عاشورا دشت بلا مین پیاسا مارا جائی گا تن تنہا مظلوم غریب بیکس بیار
اور مددگار اپنا کوئی نپائیگا ولو تراہ یا آدم وہو یقول واعطشاہ واقلۃ ناصراہ

چھٹی مجلس تذکرۂ سیّد الشہدا و بکای آدم و چار مصائب خامس آلِ عباسی بروز عاشورا

يَحُولُ الْعَطَشُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَالدُّخَانِ ای آدم اگر او سدم دیکھو تم اوسکی بیکسی کو
بھائی بیٹی عزیز اقربا کی بعد قتل ابتلای بی بسی کو کہ وہ حجّتِ پروردگار نرغۂ اعدا میں گرفتار و عطشا
پکاریگا فریاد و استغاثہ میں وَاقِلَّةَ نَاصِرَاهُ کا نعرہ ماریگا اوسکی پیاس اور سوزِ نالۂ یاس سی (زمین) دھوئیں کی
مثال اوٹھی گی آسمان پر وہ آتشِ حسرت کی طپش دل تا ناف میں بٹھی گی وَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ اِلَّا بِالسُّيُوفِ
وَشُرْبِ الْحُتُوفِ افسوس کہ یاری اور مددگاری اوس غریب اندوہ یاری کو کوئی نکریگا ایک
رحم دل ہوادار یکو نزدیک مبتلای زاری قدم حمایت نہ دھریگا مگر تلوار کا وار نیزہ کا ہولہ بدن
لگاینگی تیر اوسپر برسائینگی شربتِ موت پلائینگی فَيُذْبَحُ ذَبْحَ الشَّاةِ مِنْ قَفَاهُ اوس
حال میں جلادِ بیمروت دوڑیگا تیر بھری زخمی سینہ پر چڑھیگا مانندِ ذبح گوسفند بھری یا تیز
رگیں دن کی گدی سی کاٹیگی پھر اسکا لاش بی سرخاک و خون میں پڑی رہیگی جنازے کو دفن و کفن (نہیں)
نہیں باد صبا اور شمال اوسپہ چلیگی وَيُنْهَبُ رَحْلُهُ اَعْدَاؤُهُ فوج ستمگار انکو اسباب خیمہ کی
لوٹینگی حتی چادر اور بچھر اور زیور حرم محترم کا اعدا لوٹینگی وَتُشْهَرُ رُؤُسُهُمْ هُوَ وَاَنْصَارُهُ
فِي الْبُلْدَانِ وَمَعَهُمُ النِّسْوَانُ اوسکا سر مع اقربا اور انصار کا کی نیزون پر چڑھائینگی بہن (اور بیٹی)
اور زوجات کو اسیر لیجائینگے ہمراہ سرہا دربدر قریہ میں پھرائینگی كَذٰلِكَ سَبَقَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ
صفحۂ کتابِ علم اور ارادۂ الٰہی میں یون ازل ہی لکھا ہی اور آئینہ قضا و قدر میں اوکی رنج و تکلیف
دیکھا ہی فَبَكٰى اٰدَمُ وَجَبْرَئِيْلُ بُكَاءَ الثَّكْلٰى بیان ہی سکا بیا آشوب ہما کی آدم اور جبرئیل
بہت روئی فریاد و زاری میں مثال عورات فرزند مردہ کی اپنی ہوش کہو دئی پس ای اہل عزا
اور نالہ کرو اب دن مصیبت کی آئی غلامان مولا نوحہ اور بیقراری میں مصروف ہو ایام (ر)
تشریف لائی امام حسین علیہ السلام زن اور فرزند کو ساتھ لیکے دشت وعدہ گاہ میں جا آی ہین
تمہاری مغفرت کو ساری گھر اور جان و مال سی ہاتھ اوٹھاتی ہین اوکی غم اور الم سی دست اور دل کو

چہٹی مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا و وداع قبر جد و مادر و برادر و تسلی فاطمہ صغرا

رحمت دو عشرہ محرم کی دن ہیں ذکر اہلبیت کو جاگتی اور سوتی ہر گز نہ بہولو اس موسم کو جو تیار
رحمت خدا کی غنیمت جانو سال اینده تک معلوم نہیں ہماری تمہاری زندگی ہو یا کہ نہو نظم
للمولفہ غم شبیر میں جو آہ و بکا کرتی ہیں + حق غلامی کا شہ دین کی ادا کرتی ہیں شیون و شہیر کی
دن آتی تڑپتا ہی دل + در و دیوار الم سی یہ صدا کرتی ہیں + پھر ہوا غرقہ زہرا سی خروش رقت
سنکی جبریل بہی سامان عزا کرتی ہیں + بزم اندوہ میں آتی ہیں ملک خاک بسر + اور علم نالہ کا کام
بپا کرتی ہیں + شعر ناظم کی مضامین یہ سبحان علی + ورد طالان سپہر شک اپنی فدا کرتی ہیں

مصیبت روانگی مدینہ حضرت امام حسین علیہ السلام قبر جد و مادر و برادر و فاطمہ صغرا

مسافران تنہوای رقت و بکا در کمان باد پای محنت و بلا بہ بندان محمل باری و امتثال و جہاز
کشان ناقہ اندوہ و ملال مہاجران مزار آرام و راحت و انصاران شہریار ملک شہادت
کاروان اشک روان کو ساتھ بانوان آہ و فغان کی وطن بیت الاحزان سی دشت کربلا کی
امتحان میں یوں لیجاتی ہیں کہ جب بزم وصال میں کبریا کی جانیکا شوق دل سید الشہدا
علیہ السلام پر چہایا اور روز الست کی وعدہ سی راہ الٰہی میں سر کٹانیکا وقت نزدیک آیا اور ایسا
ہنگام ہوا کہ بہر آگہر اہلبیت خیر الانام کا ماتم سرا ہی اور ایام عشرہ محرم کو شور عزا کا چرچا تا ساعت
قیام رہی ہوا لی اپنی آقا کی غمسی خونباری کریں اہالی آسمان و زمین سوگواری میں تڑپتی تہا
رسولان ملک شیون سی بیچین رہیں حوالی مدینہ اور دشت نجف میں فریاد و آہ و بکا کریں و ایسی
رحمت کو جو شفاعت کی واسطی بہانا نکلی خونبہای الٰہی سی امت عاصی کو جنت کا ٹہکانا رہی جو ذاکر
صدق مقال سی حال شاہ کربلا پڑہی یا ورائی رسول او را امام سی نظر قبول میں خدا کی جزا ہی سرفراز
فی کتاب البحار عن زید بن علی قال سألت جعفر بن محمد علیہما السلام عن مقتل

چھٹی مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا و وداع قبور جد و مادر و برادر و تسلی فاطمہ صغرا

ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ جلد عاشر بحار میں زید ابن علی سی یون روایت کی
اوسنی کہا مینی جعفر صادق علیہ السلام سی شہادت ابن رسول کی سرگذشت پوچھی ہی قَالَ لَمَّا
هَلَكَ مُعَاوِيَةُ وَذٰلِكَ لِلنِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ سَنَةَ سِتِّيْنَ وَتَوَلَّى الْأَمْرَ
بَعْدَهٗ يَزِيْدُ فرمایا جب پندرہویں رجب سنہ ساٹھ ہجری میں ساتھ کی معاویہ نی دنیا سی آخرت کو
قدم بڑھایا یزید نی اہتمام جور و جفا سی منصب خلافت کو میراث میں پایا بَعَثَ عَامِلَهٗ عَلَى
الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ابْنُ عَمِّهِ الْوَلِيْدُ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَعَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَكَانَ
عَامِلُ مُعَاوِيَةَ فَأَقَامَهُ الْوَلِيْدُ مِنْ مَكَانِهٖ ولید ابن عتبہ ابن ابوسفیان اپنی پسر کو مدینہ کی
حکومت پر بھیجا وہان مروان معاویہ کیطرف سی والی تہا پھر گاہ وہ یا نائل شہر میں داخل ہوا داروالا
مین مسند ریاست پر بیٹہا وَبَعَثَ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيْدَ اَمَرَكَ اَنْ تُبَايِعَ لَهٗ امام حسین ابن علی علیہما السلام کو پیام دیا یزید کو
مومنین کا امیر بنا طاعت سی خلافت کی عہدہ صغیر و کبیر لیا اوسنی تمہین اپنی بیعت کا امر کیا فقال
الْحُسَيْنُ يَا وَلِيْدُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا اَهْلُ بَيْتِ الْكَرَامَةِ وَمَعْدِنِ الرِّسَالَةِ لَقَدْ سَمِعْتُ
جَدِّيْ يَقُوْلُ اِنَّ الْخِلَافَةَ مُحَرَّمَةٌ عَلٰى وُلْدِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَكَيْفَ اُبَايِعُ اَهْلَ بَيْتٍ
قَدْ قَالَ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ هٰذَا جناب امام حسین علیہ السلام جواب مین بولی ای ولید تو جانتا
معدن رسالت اہلبیت کرامت کی باب خدانی ہم کہول تحقیق کہیں اپنی نانا حضرت صادق سی یہ قول
سنا ہی کہ خالق نی اولاد ابوسفیان پر خلافت کو حرام کیا ہی اس صورت مین جو خاندان نبوت
اور شرافت سی ہو پیشوا کیونکر طاعت یزید مین آئی جسکی حق مین رسول نی یون کہا فَلَمَّا سَمِعَ
وَلِيْدُ ذٰلِكَ دَعَا الْكَاتِبَ وَكَتَبَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ يَزِيْدَ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ وَلِيْدٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ لَيْسَ يَرٰى لَكَ خِلَافَةً

چھٹی مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا و وداع قبر جد و مادر و برادر و تسلی فاطمہ صغرا

وَلَا بَیْعَةَ فَرَأْیُكَ فِیْ اَمْرِهٖ وَالسَّلَامُ ولید نے بعد سماعت اس کلام کے منشی کو بلوایا یزید کو

مضمون یاس کا نامہ لکھوایا بتحقیق کہ حسین ابن علی تجکو لایق امامت سے جانتے ہین ہون اب جو

تیرا حکم ہو اونکے واسطے وہ تدبیر مین کرون فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلٰی یَزِیْدَ كَتَبَ الْجَوَابَ

اِلٰی وَلِیْدٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِذَا اَتَاكَ كِتَابِیْ هٰذَا فَعَجِّلْ عَلَیَّ بِجَوَابِهٖ وَبَیِّنْ لِیْ فِیْ كِتَابِكَ

كُلَّ مَنْ فِیْ طَاعَتِیْ اَوْ خَرَجَ مِنْهَا وَلْیَكُنْ مَعَ الْجَوَابِ رَأْسُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ

عرضی ولید کی یزید کو پہنچی جواب مین یہ عبارت لکھ بھیجی اما بعد اے ولید میرا نوشتہ تجھے جب ملے

چاہیے کہ جلدی جواب سے میرے واسطے بیعت لے جو طاعت کرین اونکا نام لکھنا میرا بھی ایندم

بھرنے والونکا بھی ذکر ملحوظ رہنا لاکن حسین ابن علی کا سر ہمراہ نامے کی ضرور آئے تاکہ وہ جو میں عہد

خلافت سے اندیشہ فتور جاتے فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْحُسَیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَهَمَّ بِالْخُرُوْجِ مِنْ

اَرْضِ الْحِجَازِ اِلٰی اَرْضِ الْعِرَاقِ ہرگاہ یہ خبر امام جن و بشر نے سنی ملک حجاز سے جانب

عراق عزیمت کی فَلَمَّا اَقْبَلَ اللَّیْلُ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ النَّبِیِّ لِیُوَدِّعَ قَبْرَهٗ فَلَمَّا وَصَلَ اِلَی

الْقَبْرِ سَطَعَ لَهٗ نُوْرٌ مِنَ الْقَبْرِ فَعَادَ اِلٰی مَوْضِعِهٖ جسوقت رات کا اندھیرا عرصۂ تشویش کا

چھایا مزار پیغمبر سے وداع کو امام حسین علیہ السلام نے قدم ثبات بڑھایا ہر گاہ تربت کے پاس پہنچے تو ایک نور

چمکا شاہ دین کچھ سوچکے بازگشت بیت الشرف کو منہ پھیرا فَلَمَّا كَانَتْ لَیْلَةُ الثَّانِیَةِ قَالَ

مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ خَرَجَ الْحُسَیْنُ مِنْ مَنْزِلِهٖ وَاَقْبَلَ اِلٰی قَبْرِ جَدِّهٖ جب دوسری شب

عالم تعب مین ابی محمد ابن ابیطالب نے یہ روایت ذکر فرمائی کہ امام حسین علیہ السلام وہ انتشار سے بیکلی

رخصت کو روضۂ احمدی مین داخل ہوے فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا الْحُسَیْنُ

بْنُ فَاطِمَةَ فَرْخُكَ وَابْنُ فَرْخَتِكَ وَسِبْطُكَ الَّذِیْ خَلَّفْتَنِیْ فِیْ اُمَّتِكَ کہا درود

اور سلام خدا ہو تجپر اے رسول خدا مین ہون حسین ابن فاطمہ تیرا پیارا نواسہ تمہارا فرزند نازون کا

۲۳۹

اصحاب الحسین علیہ السلام

وحمل الحر بن یزید علی اصحاب عمر بن سعد و یتمثل و یقول

چھٹی مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا و وداع قبر جد و مادر و برادر و تسلی فاطمہ صغرا

زادہ خیر النسا وہ بیٹا جسکو امت میں تمنی امانت سونپا فَاشْهَدْ عَلَيْهِمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُمْ
خَذَلُوْنِيْ وَضَيَّعُوْنِيْ وَلَمْ يَحْفَظُوْنِيْ وَهٰذِهٖ شَكْوَايَ اِلَيْكَ حَتّٰى اَلْقَاكَ پس گواہ
رہنا یا نبی اللہ کہ تمہاری امت نے مجھے بہت ستایا جور و جفا سے روندا عزت اور حرمت کو مٹایا
میں ضایع اور برباد ہوا امرہ رحمت کا مقصود تمہا آپکی قرابت کا کچھ لحاظ اعدا نے منظور نہ کیا یہ تھوڑا سا
شکوہ ہے اونکی ایذا کا جو گذرا ہے باقی جب ہم تمسے ملاقات کرینگے تو صدمات کا ماجرا سارا کہونگا
قَالَ ثُمَّ قَامَ فَصَفَّ قَدَمَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ رَاكِعًا وَسَاجِدًا راوی ناقل ہے بعد ادای
کلام وہ امام عبادت کی نیت سے کہڑے ہوے خضوع اور خشوع سے متصل رکوع اور سجدہ کو نماز میں کرتے
رہے قَالَ وَاَرْسَلَ الْوَلِيْدُ اِلٰى مَنْزِلِ الْحُسَيْنِ لِيَنْظُرَ اَخَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اَمْ لَا
ولید نے اپنا آدمی امام حسین علیہ السلام کی بیت الشرف کو دریافت حال میں بہیجا تا خبر دے وہ
حضرت شہر میں ہیں یا کسی طرف کو سفر کیا فَلَمْ يُصِبْهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
اَخْرَجَ وَلَمْ يَبْتَلِيْنِيْ بِدَمِهٖ وہ خادم جا کے پہر آیا اور کہا میں سبط رسول کو مکان میں نہیں دیکھا
ولید کو بہت خوش ہوا اور بولا شکر اور احسان اوس خدا کا جسنے حسین کو سلامت مدینہ سے باہر
نکالا مجھے اونکی خون میں نہ ہونے دیا مبتلا قَالَ وَرَجَعَ الْحُسَيْنُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ عِنْدَ الصُّبْحِ
رات بہر وہ نور نظر خیر البشر ذکر اور مناجات بجا لائے قریب صبح شاہ کر اپنی منزل اشرف میں پہر کے
آئے فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ خَرَجَ اِلَى الْقَبْرِ اَيْضًا جس ہنگام میں دوسری شب ہوئی
اور پاسبانوں کی آنکھ نیند سے لگ گئی پہر قبلۂ انام حرم سرا سے باہر نکلے قبر نبی کرام کی بالین پر پہنچے و صلی
رَكَعَاتٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ جَعَلَ يَقُوْلُ کئی رکعت نماز پڑہی جب فراغت پائی درگاہ
خدا میں ہاتھ اوٹھا کے یہ دعا سنائی اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَبْرُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَاَنَا ابْنُ بِنْتِ نَبِيِّكَ
وَقَدْ حَضَرَنِيْ مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ عَلِمْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّ الْمَعْرُوْفَ وَاُنْكِرُ الْمُنْكَرَ

چھٹی مجلس عشرہ محرم روانگی سید الشہدا و تذکرہ وداع تربت رسول خدا علیہ و آلہ السلام

وانا اسالک یا ذا الجلال والاکرام بحق القبر ومن فیہ الا اخترت لی ما هو لک رضیً ولرسولک رضیً ای خدا یہ تیری پیغمبر کی قبر مطہر ہی جسپر آشفتہ سر ہون اور مین اوسکا پسر نور نظر عازم سفر ہون میری اور صدمہ فراق نہایت دشوار ہوا تو جانتا ہی کہ اعدا کا نرغہ بیشمار ہوا پس مہیا فرما وہ سامان جسمین تیری رضا ہی اور بتا ایسی راہ جو ترے لیکی خوشی سراپا ہی قال ثم جعل یبکی عند القبر حتی اذا کان قریباً من الصبح راوی کہتا ہی کہ حضرت کلمات کو ذکر فرماتی اور قبر انور پر سر رکھی روتی جاتی تا کہ آثار صبح نمودار ہوی اور جا و ظلمت کی تابہ بکہرنی لگی وضع راسہ علی القبر فاغفی فاذا هو برسول اللہ قد اقبل فی کتیبۃ من الملائکۃ عن یمینہ وعن شمالہ وبین یدیہ اوسوقت ناناکی تربت سی تکیہ امید و بیم لگا یا غنودگی مین آنکہون کو بند کیا سر تسلیم جہکایا ناگاہ رسول اللہ دیکہی قرین مزار سی تشریف لائی فرشتو کی غول یمین و یسار اور آگی پیچہی آی حتی ضم الحسین الی صدرہ وقبل بین عینیہ فرط شوق مین اوکی بر یا امام حسین علیہ السلام سی لی یہان تک جو سینہ سی لگا کی پیشانی کی بوسی لی وقال حبیبی یا حسین کانی اراک عن قریب مرملاً بدمائک مذبوحاً بارض کرب وبلاء من عصابۃ من امتی فرمایا ای روشنی چشم دلکی چین پیاری نوا سی ناناکی یا حسین وہ دن قریب ہی کہ تجہی اپنی لہو مین ڈوبا خاک پر لوٹتا دیکہون اور دیاو ہان زمین محنت و بلا ہی کربلا مین امت اشقیاکی ہاتہہ سی سر کٹا پاون وانت مع ذلک عطشان لا تسقی وظمآن لا تروی اوس حال مین تو پیاسا ہو کوئی پانی نہ دی مانند مچہلی کی تڑپتا ہی ایک رحم دل خبر نہ لی حبیبی یا حسین ان اباک وامک واخاک قد قدموا علیّ وهم مشتاقون الیک ای آرام جان یا حسین بدرستی کہ تیری والد اور مادر

رای الحصین بن نمیر وکان علی الرماة فصاح اصحاب الحسین علیہ السلام بالنبل فرشقوهم فلم یلبثوا ان عقروا خیولهم وجرحوا الرجال فصاحوا واشتد القتال بینهم ساعة وجاء شمر بن ذی الجوشن لعنہ اللہ فی اصحابہ فحمل علیہم زہیر بن القین فی عشرة رجال وکشفوهم عن البیوت وعطف علیہم شمر فقتل من القوم وردّ الباقین الی مواضعهم وکان القتل یبین فی اصحاب الحسین علیہ السلام لقلة عددهم ولا یبین فی اصحاب عمر بن سعد لکثرتهم وکثر القتل فی اصحاب الحسین علیہ السلام فی زوال الشمس فصلی الحسین علیہ السلام باصحابہ صلاة الخوف وتقدم حنظلة بن اسعد الشامی بین یدی الحسین علیہ السلام فنادی یا قوم انی اخاف علیکم مثل یوم الاحزاب یا قوم انی اخاف علیکم یوم التناد ... ثم تقدم فقاتل حتی قتل رحمہ اللہ

۲۴۱

علیک یا ابا عبد اللہ ورحمة اللہ وبرکاتہ استودعک اللہ ثم قاتل ولم یزل یقاتل حتی قتل ولم یبق مع الحسین علیہ السلام الا اهل بیتہ خاصة فتقدم ابنہ علی بن الحسین علیہ السلام وکان من اصبح الناس وجهاً وهو یومئذ ابن تسع عشرة سنة فشد علی الناس وهو یقول انا علی بن الحسین بن علی نحن وبیت اللہ اولی بالنبی تاللہ لا یحکم فینا ابن الدعی ففعل ذلک مراراً واهل الکوفة یتقون قتلہ فضربہ مرة بن منقذ العبدی لعنہ اللہ فصرعہ واحتواہ القوم فقطعوہ باسیافهم فجاء الحسین علیہ السلام حتی وقف علیہ فقال قتل اللہ

چھٹی مجلس عشرہ دوم روانگی سید الشہدا مدینہ سے وداع قبر پیغمبر کلمات رسول اپنی اہلبیت سے

برادر میری پاس آئی ہین وہ سب مشتاق ملاقات انتظار مین کہڑی ہدیہ سلام لائی ہین + وَاِنَّ لَکَ فِی الْجِنَانِ لَدَرَجَاتٍ لَنْ تَنَالَهَا اِلَّا بِالشَّهَادَةِ تیری واسطی بہشت مین ایسا بڑا درجہ رکہا ہی کہ اوسکو بدون شہادت کی پا نہین سکتا ہی فَجَعَلَ الْحُسَيْنُ فِي مَنَامِهِ يَنْظُرُ اِلٰى جَدِّهِ وَيَقُولُ يَا جَدَّاهُ لَا حَاجَةَ لِي فِي الرُّجُوعِ اِلَى الدُّنْيَا فَخُذْنِي اِلَيْكَ وَاَدْخِلْنِي مَعَكَ فِي قَبْرِكَ امام حسین عالم رویا مین جد بزرگوار کو دیکہتی تہی اور یہ کلام حسرت انجام عرض کرتی تہی ای نانا مجہی اب دنیا مین جانا گوارا نہین اس مصیبت بہری زندگی فانی کا مزہ رہا نہین نظر توجہ سی ادہر دیکہو میرا ہاتہہ پکڑو اپنی قبر مین داخل کر لو جوار رحمت مین رکہو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الرُّجُوعِ اِلَى الدُّنْيَا حَتّٰى تُرْزَقَ الشَّهَادَةَ وَمَا قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا مِنَ الثَّوَابِ الْعَظِيمِ رسولخدا نی فرمایا ای حسین دنیا مین رہی اور بلا سہنی کی لئی ضرور تم جاؤ تا شہادت اور جو مرتبہ عظیم ثواب کا خدا نی اوس وعدی پر منحصر کیا ہی وہ پاؤ قَالَ فَانْتَبَهَ الْحُسَيْنُ مِنْ نَوْمِهِ فَقَامَ مَهْمُومًا راوی کہتا ہی کہ وہ جناب خواب سی چونکی وحشت اور ہراس مین جاگی آمادہ ہوئی واقعہ شہادت اور مصیبت کربلا کی فَقَصَّ رُؤْيَاهُ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ پس امام حسین پر شور با چشم تر اور دل مضطر گہر مین تشریف لائی عالم رویا کا قصہ حسرت زدہ مین بہائی اور فرزند کو سنائی فَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِي مَشْرِقٍ وَلَا مَغْرِبٍ قَوْمٌ اَشَدَّ غَمًّا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ عجب طرح کا غم اور الم اونپر طاری ہوا گویا روز عاشورا کا سماں اونکو دکہائی دیا فرط الم سی یارای ضبط اور قرار نہ تہا سب عورت اور مردوں رقت وزاری مین حال تباہ کیا مشرق اور مغرب مین کوئی مکان عزادار کا ہوگا ایسا جس شدت سی گہر مین اہلبیت کی اوس روز غم اور ماتم کا چرچا پہیلا قَالَ وَتَهَيَّاَ الْحُسَيْنُ لِلْخُرُوجِ مِنَ الْمَدِينَةِ راوی کہتا ہی کہ سید الشہدا نی اندیشہ جور وجفاسی اعدا کی ہجرت

والقتل من اهل بيته فقالت عنه فقيل معا لقاسم بن الحسن بن علي بن ابي طالب عليه السلام ثم حامل الحسين عليه السلام انا من الفسطاط فاتت ابنه عبد الله بن الحسين عليه السلام وهو طفل فاجلسه في حجره فرماه رجل من بني اسد بسهم فذبحه فتلقى الحسين عليه السلام دمه ملأ كفه وصبه في الارض ثم قال رب ان تكن حبست عنا النصر من السماء فاجعل ذلك لما هو خير

چھٹی مجلس تذکرہ وداع سیّدۃ النساء قبر فاطمہ زہرا و حسن مجتبیٰ علیہما السلام

وطن کا ارادہ کیا اور بحکم قضا و قدر سامانِ سفر اوٹھا لیا روضۂ احمد کو داغِ فراق دیا و مضیٰ فی جَوفِ اللّیلِ اِلیٰ قَبرِ اُمِّہٖ فاطِمَۃَ الزَّہراءِ فَوَدَّعَہا جب سایبان ظلمت کا صحن جہان پر چھایا امام حسین علیہ السلام نے والدہ فاطمہ زہرا کی مزار پر قدم بڑھایا بحدِ قبول سے لپٹی دیر تلک وداع کی روتی رہی پھر مناسب مقام زبانِ حال سے گویا ایسے کلام کہے ای مادر گرامی تمہیں میری محبت میں دنیا میں قرار نہ تھا ملاحظہ رنج و محنت سے یارائے صبر نہ تھا دل زار تڑپتا آپ دیکھیے بعد پدر اور برادر ستمگر کیا مصیبت کی پہاڑ ٹوٹی ہیں نرغۂ اعدا سے گھر بار عزیز و اقربا سب چھوٹے ہیں رسول باری نانا کی مزار سے حسرت میں جدائی ہے تمہاری تربت اور بھائی حسن کی قبر سے دور ہونا آفت کی چڑھائی ہے اس موسم طوفانِ مخالف میں وطن سے مجبور جاتا ہوں اپنی بہن زینب اور ام کلثوم بیٹی سکینہ کو بھی سفر میں ساتھ ہمراہ ہوں کیا کروں علی اصغر طفل شیرخوار متحمل صدمات راہ کا نہیں ہماری اہلبیت کی چھوٹی بڑوں کو دشت و کوہ و صحرا میں پناہ نہیں ثُمَّ مَضیٰ عَلَیہِ السَّلامُ اِلیٰ قَبرِ اَخِیہِ الحَسَنِ عَلَیہِ السَّلامُ فَفَعَلَ ذٰلِکَ اس نقشہ طاہرہ سے محزون اور دیدہ پرخون باہر نکلے روضۂ برادر بزرگوار حسن مجتبیٰ میں جا کی قبر سے لپٹی برسم وداع یہ کلمات زبانِ حال پر لائی نالۂ ہائے فراق حسن و حسین ایسا کیا جو درد دیوار تھرائی ملا علی نقی بروجردی نے حکایت سوز و گداز لکھی ہے اپنی کتاب محن البکا میں سند کی کی جبکہ امام حسین علیہ السلام سب مزاروں سے بکمال شوروشین رخصت ہوئی اپنی بیت الشرف کو پھری تدارک سفر میں وطن سے ہجرت کی مستعد رہی سرور انام کی ایک چھوٹی بیٹی فاطمہ نام اون اوقات میں بہت مریض ہو رہی تھی سات برس کی عمر میں تھوڑی ایام پیشتر ماں بھی دار دنیا سے گذر گئی تھی وہ صغیر زار و ازار میں بیماری اور بی مادری کی انتہا کو گرفتار تھا اور لیل و نہار سوز حسرت سے مثال شمع اشکبار تھی محرقہ میں منہ خشک لب پر تبخال صدمۂ درد سر سے چہرہ زرد تھی نہ طاقت جسم بادل ناتوان

عنه فحمل يقاتلهم وحده حتى واحاط القوم بالعباس فاقتطعوه بسهم الى مكانه واشتد به العطش

قال وبلغ الحسين عليه السلام من الشدة تقدم اليه شمر بن ذي الجوشن لعنه الله في جماعة من اصحابه وضربه رجل يقال له مالك بن نسر الكندي على رأسه بالسيف وكان عليه قلنسوة فقطعها حتى وصل الى رأسه فادماه فامتلأت القلنسوة دما فقال له الحسين عليه السلام لا اكلت بيمينك ولا شربت بها وحشرك الله مع الظالمين ثم القى القلنسوة ودعا بخرقة فشد بها رأسه واستدعى قلنسوة اخرى فلبسها واعتم عليها ورجع عنه شمر ومن كان معه الى مواضعهم فمكث هنيهة ثم عادوا اليه واحاطوا به فخرج اليه عبد الله بن الحسن عليه السلام وهو غلام لم يراهق من عند النساء يشتد حتى وقف الى جنب الحسين عليه السلام فلحقته زينب عليها السلام لتحبسه فقال لها الحسين عليه السلام احبسيه يا اختي فأبى وامتنع عليها امتناعا شديدا وقال لا والله لا افارق عمي فاهوى ابحر بن كعب الى الحسين عليه السلام بالسيف [illegible]

چھٹی مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا بروایت عین البکا و وداع فاطمہ صغرا

شالِ تشبیح پوست اور استخوان صورتِ گذران میں زندگی و بالِ جان روز و شب قلق و رنجورِ اندوہ و تعب سی مادر کی فراق میں ناصبور باپ اور بہائی کی وصال سی تسکین پاتی پہوپہی کی ملاقات میں اپنی جی کو بہلاتی واسطی تسلی کی ہر وقت شاہ دین اوسکو چہاتی سی لگاتی دامنِ محبت میں رات کو آرام سی سلاتی مشہور ہی چہوٹی بچی کو علاقہ الفت کا بزرگی طبیعت میں پیدا اور مادہ سی بڑہتا ہی اپنی پالنی والون سی رنج اور محنت میں ایکدم کی جدائی پر سامنا ہوتا پڑتا ہی فاطمہ کو بہی والدِ بزرگوار سی موانست کمال تہی حضرت کی پاس دن رات رہنی میں راحت سی مالامال تہی زانوی پدر کو بالینِ فرحت کا تکیہ جانتی خوشبوی صحبت کو دماغِ صحت کا نخلخہ پہچانتی تپِ دقِ معتدل اوسکی مزاج کو شربتِ دیدار تہا قدم عیادت سی سرور کی پاشویہ بخار تہا لاکن اس آفت کی خبر نہ تہی کہ دستِ قضا جدائی پدر کی انتہا نکریگا چہوٹی عمر میں بڑی مصیبت کی بار اوٹہانی کو دیکہا عنقریب آغوشِ مرحمت سی باپکی بی کنار بیٹہنا ہی کا اور تپِ سوزان میں جلانی سی علاوہ عزیز و اقربا کا نایرہ فراق دکہائیگا امام حسین علیہ السلام نی ہرگاہ عزم سفر کو جزم ٹہرایا جسیمہ مرضیہ کی وداع کو سر بالین فاطمہ پر قدم بڑہایا جسدم نظر حضرت اوس نورِ چشم علیلہ کی جانب پڑی بی اختیار آنکہون سی آنسو ہی اور لگی جہڑی عالم تصور میں فاطمہ کی بیکسی کا نقشہ دیکہا خالی گہر میں در و دیوار پر سر پٹکنی کا خیال بندہا کہ شوق ملاقات میں بیتابی سی وہ گہبرا اٹہیگی زمانِ انتظار میں قاصد اور نامہ وصال در وازی سی باہر جائیگی وہ معصومہ رقت حضرت سی اپنی طرف مظنہ ہوئی کہ شاید بیماری کی طول سی اب مدتِ زیست باقی نہ رہی عرض کی باباجان پیشتر جو تم عیادت کو میری آتی تہی مجہی مانگی بجرت اور تپِ دردِ سر کی شدت میں تسلی فرماتی تہی اسدم کیا باعث ہی کہ دکہی یون روتی ہو آہ سرد بہرتی ہو ہوش اور حواس میری کہوتی ہو شاید تمہیں کہل گیا اس عارضہ سی میں

[illegible]

چھٹی مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا و وداع فاطمہ صغرا

صحت نہ پاوٴنگی قرینہ حال سی یقین جانا کہ اب جلدی مرجاوٴنگی کہ زندگانی مرگ نوجوانی پر اُسکو
حسرت ہی بمزید الفت مین سفر اری سی یہ جوش رقت ہی اِی واقف آشکارہ و پنہان اگر و اقعی یہی
سبب ہی تو مجہی اسکی خوشی اور عین مطلب ہی ہزار مرتبہ میری جان اُنکی قدم پر نثار ہو خدا کری اُنکی
سلامتی مین اجل پر ستار ہو بہت اس امر سی خوشحال ہون کہ اُنکی روبرو انتقال کرون آرزو یہی کہ
ہنگام نزع اپنی ہاتہہ سی میری آنکہین باندہو قبلہ رو لٹاکی یاسین پڑہو سامان غسل آمادہ کرو
رداکی دامن سی کفن دو کافور حنوط چہڑکو بہائی سید سجاد اور علی اکبر کی ہمراہ نماز کو کہڑی ہو دوش
مبارک پر جنازہ اوٹہاو بقیع مین لیجاکی خاک لحد پر سلاو مٹی ڈالکی چوڑی سی تربت بناو فراز
لحد پاس جڑہاو اب رقت بہاو مگر امید وار ہون میری قبر پر کبہی کبہی آیا کرو بہن سکینہ اور اپنی گلی
بہی لایا کرو سورہ قران کی تلاوت سی روح کو ثواب پہنچاو تاکہ عدم جانی مین ذکر فاتحہ سی
میری یاد کو نہ بہولو جو یہ باعث ہی تو شاد رہو غم نہ کہاو والا دل کرامت منزل کا مدعا اور روح
بتاو امام حسین علیہ السلام نی زیادہ مہر شاک بہاکی تاسف اور دریغ فرمایا ہاتہہ بڑہاکی اُسکا
اپنی چہاتی سی لگایا کہا اِی غریب کم نصیب مجہی سفر در پیش ہی صدمات جانکاہ کو راہ اور گذرگی
اوٹہا تو بیمار اور مبتلای ضعف و نقاہت ہی تحمل محنت مین پردیس کی اندیشہ ہلاکت ہی لہذا
ناچار مدینہ مین ام سلمہ نانی کو سپرد کر جاونگا بعد از افاقہ مرض اور حصول آرام اپنی پاس بلا لونگا
اس کلام کی سماعت سی فاطمہ کی ہوش اور حواس جاتی رہی جو فی الجملہ طاقت اور توانائی تہی
وہ بہی گئی آنسو منہہ پر بہی کہا ای مولا تم جانتی ہو کہ مین بیمار ہون مرگ والدہ سی ماتم دار اور بیقرار
ہون بعد از تمہاری پہوپہی زینب اور ام کلثوم دوای علاج کو میری اپنا نہ کہینگی غمخواری اور دلداری
اور پرستاری مین مجہی کب چین سی رکہینگی حضرت نی دختر مضطر کو جواب دیا وہ دونو خواہر
اپنی ہمراہ لیا فاطمہ نی عرض کی بہائیون مین بہائی سکو چہوڑ جاتی اور چچا عباس ہمراہ عون و جعفر

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا و وداع ام سلمہ و محمد حنفیہ اور بیان تحفہ کربلا

لطفِ حیدر + ڈھونڈھو تو نہ پھر کوئی گنہگار ملی + سر باجی گر سبطِ نبی کی مہربانی ہوجای +
مردونکو نصیب زندگانی ہوجای + ڈرتی نہین دوزخ سی ہوا خواہِ حسین + سایہ ڈالین تو آگ
پانی ہوجای + پیشنوانی ملولفہ یثرب کی شور و شین سی برہم ہوا حجاز + پیر و جوان کی
دل پہ کیا غم نی تیر کشاز + اندوہِ سینہ جوش مین آ گیا شکیب + ہی اشک زیبِ دامن و رخسار کی
طراز + سوسن کی آبرو ہی سپر شک و چشم تر + قربِ خدا کا سوزِ الم ہی وسیلہ ساز + ہر گھر مین
اہلبیت کی رقت کا ذکر ہی + شیون بکا مین فرض خموشی سی احتراز + رونی مین عین طاعتِ حق کا
ثواب ہی + خمس و زکوۃ و روزہ ہی حج ہی نماز + رتبہ مصیبتِ شہ بیکس کا دیکھ لو + کعبہ ہیا
پوش عزاداری نیاز + روح ہی وحیدر و زہرا کی آہ سی + رضوان ہی شغلِ نالہ مین گیسوی حور دراز
جبریل مضطرب ہو کس طرح سی جب + ماتم سرای قدس ہی عرش کا فراز + آیا نظر جو نوح کا طوفان اندون
خشکی مین ڈوبا آلِ رسالت کا ہی جہاز + سامانِ سوگواری گلگون قبا کرو + چھاتی کو پیٹو خاک بسر ہو
جگر گداز + بزمِ جہان مین منصب ناظم ہوا دو چند + خالق سی مدح خوانون مین پایا ہی امتیاز +
تمہید بکا تنبیہ امرِ باب افترا حاضرینِ محفلِ عزا + جالسینِ منزلِ ثقلا یہ صدق و یقین جانو
ہرگز وسوسہ شیاطین کو نہ مانو درگاہِ خدا مین سید الشہدا کا مرتبہ بہت اعلا ہی اور محبِ سلطانِ
کربلا دارین مین برگزیدہ امتِ خیر الورٰی جو شخص امام حسین علیہ السلام کی مصیبت مین روتا ہی
مشمولِ رحمتِ پروردگار موصولِ احمدِ مختار ہوتا ہی جب کوئی موزون طبع اونکی تعزیت سی شعر و نظم
مرثیہ کہتا ہی سب خلقِ دنیا سی اسکا اظہار کا مقبول اور باکرامت رہتا ہی ذاکرِ آلِ نبی کو امام برحق
اپنا محسن اور مددگار فرمایا ہی مجلس مین فراہم ہوکی سرگذشت حسن سنی کو ثوابِ عبادت ستر برس کا
بتایا ہی مداح اور مرثیہ خوانِ شاہِ کربلا خدا کی پیاری ہین اونکی ثنا اور صفت مین ارشاد پیغمبر سی
صد ہا اشارے ہین کتاب لسان الذاکرین مین ملا ہادی نائینی لکھتی ہین کہ امام حسین بانی

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا اور مدحت مرثیہ گو شعرا

ترجمان سی یہ حدیث کہتی مَنْ قَالَ فِيْنَا بَيْتًا بَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْتًا لَهُ فِي الْجَنَّةِ یعنی جو ہماری مدحت خواہ محنت پر ایک بیت سی کو یا ہیکا خالق عالم اوسکی لئی عوض مین ایک گہر بہشت کا پیدا کریگا ایضًا مَا قَالَ مُؤْمِنٌ بِمَدْحِنَا شِعْرًا اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مَدِيْنَةً فِي الْجَنَّةِ اَوْسَعَ مِنَ الدُّنْيَا سَبْعَ مَرَّاتٍ دوسری جا وارد ہوا فرمایا کوئی ناظم اور مومن ہماری مدح کا شعر نہین کہتا ہی مگر یہ کہ خدا دو مصرع کی صلہ مین ایک شہر زمین بہشت پر بناتا ہی وہ سات مرتبہ برابر دنیا سی زیادہ ہوگا اوسمین شاعر کا قیام بی تقطیع مدام ہوگا وَيَزُوْرُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ مُخْلِصٍ وَمَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَنَبِيٍّ مُرْسَلٍ مومنین خالص اور ملایکہ مقرب اور پیغمبران مرسل مادح کی زیارت کو اوس جا آئینگی تحیت اور سلام کی تحایف ثناخوان خیر الانام کو دیتی مرحبا ثنا اونکی فکر شگفتہ قافیہ عالی فکر کو لازم ہی کہ خواص تجربہ شہرت مین حدیث بتقلید اور قول بی دلیل ضعیف کا ہموزن نہ ہتیان ہرگز نہ کہی اوپر خدا و رسول اور اپنی امام و اہلبیت کی افترا باندہنی سی بچیں تا کہ واسطی رد اونکی سامعین کو یہ روایت تو تالیف اور تازہ عراق اور کربلا سی نہ منگائی واہ واہ کی خاطر خانہ دین بلکہ ہمرہ اسلام اپنا اور حاضرین کا تباہ نہ بنائی جو عبارت جدید حاشیہ سی بائی مولوی صاحب وغیرہ فضلا کی پائی اوسمین بنظر غور عصمت و رتبہ امامت کی مناسبت کو دیکہی آئی تو زبان پر لائی ورنہ فتح نامہ یزید پلید نقل مقابلہ اور شکست مرثیہ تمہید تازہ بتازہ نو بنو جہان سی اونکی صفحہ کتاب کو مرید لائی کذاب اور جو تقلید ملا و بنائی پر ہوا اوڑائی کیونکہ اس خطا سی آدمی کا دین اور دنیا مین خجیدہ کل سیاہ بلکہ قابل مواخذہ ہوتا ہی اہل خلاف کا دست طعنہ دراز ہوتا ہی کو اب ملامت کا ہوتا عرق خجالت مین ڈوبنا ہی بخوای کلام امام اور فتوای علمای فہام سی نامناسب ملال حسب اتصال ساتہ زبان حال کی ذاکر کو پڑہنا شایان ہی جیسا کہ مضامین اکبر اہل قلم اون شعرا کی جو روبروی ایمہ انام اپنی تصانیف کو پڑہتی رہی عیان ہی جو بایر و جیب زینت منبر اور مجلس

ساتوین مجلس تذکرۂ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا روانہ حضرت مرثیہ گو شعرا تغنیہ ارباب افترا

عرش پہ پہچاہی سنغمبر بیٹہہ ا وس رتبہ مین نہ دا داد محشر سی تقریر زبان پر جو نہ بیان آوے ہو شم کرو

جموٹ فضیلت اور ذکر مصیبت کو ہرگز روا نرکہو احادیث مین قول سی راوی مفوضہ اور غالی کی

باتمیز رہو اپنی مولا کو ترک سلوک سی آئمہ اثنا عشر کی ایذا نہ دو کہینی اور سنی مین اصحاب حضرات کی

طریق حق پر چلو یہ کیا روا ہی کہ ہر فقرہ مرثیہ مین صدا ہاتف کی غیب سی آئی اور نبی و علی و فاطمہ

حسنین علیہم السلام کی روح فی چلتی ہو یہ بات فرمائی نہین مقتل کو زہرا کی بالون سی جہڑواتی ہو

پنجتن اسما ی خدا کو خبر کی استقبال مین بلواتی ہو روال تہل عذرا کو اپنی راہی کی آنکہون پہ

باندہنی سی اپنی بصارت جمعیت چہپاتی شادی قاسم سی غم افزا تہا جو نسبت مین علی اکبر اور عباس

رضی اللہ عنہما کی دہوم اوٹہاتی بیاہ رچاتی ہو جو ظلم اعدائی نہین کیا مزید رقت کو دل سخت کری

نم پڑہاتی ہو وہ جور و جفا جو ہوا کہ تمہاری نزدیک تہوڑا ہی کہ او سپر شاخ و شاخ لگاتی ہو ہم

عشرۂ محرم سی اہلبیت پر کہانا پانی بند کرتی بخبر ترتی ہو شب عاشورا کو بیس مشک پانی بہرلانا

جناب عباس اور ہلال ابن نافع کا نہین پڑہتی ہو پیاس کی شدت مین سر امام حسین علیہ السلام

زبان باہر نکلی پکارتی ہو حیوان تہ پانی کی پیاس پر نور خدا کا ستیزہ ایسا اپنی منہہ سی بکا کرتی ہو

خرابہ مین ہندہ زن یزید کی لانیکو دشمن کا جاہ و حشم کذب محض دکہاتی ہو زینب خاتون سی کہ باہم

انکار مین قسم پر ٹہراتی ہو افسوس سی یہ عمل خیر بہ شر شیطان سی باطل ہو سکا و عمل نشنیدنی

اوس مین بخواہش نزراو طلب شہرت خلل ڈالا انشاء اللہ سر گذشت مصیبت اور واقعات

صحت کو مجالس آئندہ مین ثبت دیکہو کی جو کتاب خوان اور مرثیہ گو و حدیث طرازون کا بنا یا ہی

اوسکی حقیقت بوجہو کی سنجان رتبہ یہ ذکر امام حسین علیہ السلام کو دنیا اور دین مین کیا رتبہ

جو اوسکی قدر و منزلت مین زبان بیان کو تشتر اخجلت ہی بہ بین چشم خود اس مفخر احسان کو جو

مجیبین تہ عالیہ ذاکر اور باکی و مبیان کرو ہرگاہ سامعین کا قصور کثرت مین گریہ و بکا ہو گریہ

ارفع عالی من ... ما عندکم ... بدون قتل الحسین علیہ السلام ... قتل الحسین علیہ السلام

امالی ابن ... عبد اللہ بن ... علیہ السلام ... الحسین علیہ السلام

ساتوین مجلس تذکرۂ عزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا اور دعبل کو پیغمبر سے خلعت ملنا اور ابی ارکا قرینا

صغر سے زیادہ گنا جاتا ہے اشک عزا جب کبھی یا مچہر کی پر سے برابر باہر نکلی دریای مغفرت سے عصیان کو بہا دے محبت شاہ ولایت کی ساتھ اگر اقتضای بشریت سے کوئی مبتلای طغیان ہوتا ہے البتہ جناب احدیت اوسکو مزید کرم اور امتنان سے عفو کرتا حسنات کر دیتا ہے حکایت

رُوِیَ عَنِ ابْنِ دِعْبِلِ الْخُزَاعِی قَالَ اِذَا بَلَغَتْ رُوْحُ اَبِی عِنْدَ التَّرَاقِی اِسْوَدَّ وَجْهُهٗ

ابن دعبل شاعر خزاعی سے یہ حکایت نقل کی ہے اور کتاب حاشیہ بحار مین بسند صدق لکہی ہے اوسنے کہا ہے کہ آخر عمر مین باپکی مرنے کا وقت قریب ہوا سکرات موت کا صدمہ اوسپر سخت گذرا تشنہ جان کا بند گلی مین اڑا زبان بند ہوئی سارا منہ کالا پڑا وَکُنْتُ عَلٰی ذٰلِکَ کَئِیْبًا فَلِقًا

مَہْمُوْمًا دَاعِیًا لَّہٗ بِالْمَغْفِرَۃِ اوس حالت کی ملاحظہ سے مین بہت غمگین اور حزین ہا پدر کی واسطی طلب آمرزش مین مناجات کرتا گیا خلایق سے نہان اپنی والد کو غسل دیکی کفن پہنایا جنازہ

اوٹہایا نماز پڑہکی قبر مین لٹایا وہ ماجرا کسیکو نہین جتایا اِذْ رَاَیْتُ اَبِیْ بَعْدَ اَیَّامٍ فِیْ

مَنَامٍ وَّجْہُہٗ مُنِیْرًا کَالشَّمْسِ الطَّالِعِ مُکْتَسِیًا بِاَفْخَرِ الْاَلْبِسَۃِ اسکو با ہزار فکر اور اندوہ

سوتا تہا بعد اندک زمان عالم رویا مین اپنی باپ کو دیکہا اوسکا چہرہ آفتاب سا چمکتا اور شاد ہاتی ہے بدن پر لباس عمدہ بہت سفید اوسپر ایک جڑای نورانی ہے فَقُلْتُ یَا اَبَتَاہُ مَا

اَمْرُ اللّٰہِ عَلَی الرَّحِیْمِ مَا رَاَیْتُکَ عِنْدَ الْمُطَلَّبِ مینی پوچہا ای بابا کیا عجب حال ہے تمہارا

مرتی وقت یہ صورت کالی دیکہی اور اب کہری وہ تیرگی باقی نہین ہے قَالَ یَا بُنَیَّ اِنَّمَا

اِسْوَدَّ وَجْہِیْ عِنْدَ النَّزْعِ جَزَاءً لِمَا شَرِبْتُ الْخَمْرَ وَکُنْتُ بِذَالِکَ بَعْضِ الْمُنْکَرِ

جواب دیا ہان ای فرزند ساعت نزع مین سکرات کی میرا نقشہ بگڑ گیا اوسکا سبب یہ ہی کہ مینی زندگی مین

شراب کو بہت پیا تہا گناہ ہونکی پاداش سے جو مرتکب کبائر ہوا تہا قبر مین ہی وہ سواد گرد ہری

ساتہہ رہا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَلٰی حَمْزَۃٍ وَخَاطَبَنِیْ

ساتویں مجلس تذکرہ عزم سید الشہداء مدینہ سے نکلنا روایت دعبل کا حضور امام قصیدہ پڑہنا

رہا فقط ناگاہ سید بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ نی بالیں پہ قدم رکہا مزید لطف و مدارا
پکار کی مجہسی پوچہا اَنْتَ دِعْبِلُ تَرثِیْ شُہَدَاءَ اَہْلِبَیْتِیْ تو دعبل خزاعی ہی کہ میری
شہداء اہلبیت کی مصیبت مین مرثیہ کہتا ہی اور سامعین کو وہ مین سنا کی حال ملال پیدا م
رولاتا رہتا ہی قُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مین خواب مین اس جواب سی شاد کام ہا
کہ ہاں ای نبی رب علا دنیا مین یہی کام تہا میرا قَالَ اِرْثِ مَا قُلْتَ فرمایا کہ اوسکو پڑہکی سنا
جو تونی انشا کیا کلام اپنا قُلْتُ لَا اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّ الدَّہْرِ اِنْ ضَحِکَتْ وَاٰلُ اَحْمَدَ
مَظْلُوْمُوْنَ قَدْ قُہِرُوْا مینی یہ اشعار جانسوز بیان کئی بی تکلف روبرو ی حضرت
پکار کی پڑہی خدا خوشی نہ دی زمانی کو جب چاہی کہ شاد رہی افسوس اولاد احمد کو ظلم اور ستم سی
وہ برباد کری مُشَرَّدُوْنَ نُفُوْا عَنْ عُقْرِ دَارِہِمْ کَاَنَّہُمْ جَنَوْا مَا لَیْسَ یُغْتَفَرُ
جبر و تعدی میں اعدائی اونکو گہر سی باہر نکالا گویا ایسا گناہ اونسی ہوا کہ لائق بخشش کی نہ تہا
قَالَ دِعْبِلُ اَنَا اُنْشِدُ الْاَشْعَارَ وَہُوَ یَبْکِیْ بُکَاءَ الثَّکْلٰی دعبل نی کہا مینی اپنی
قصیدہ کی اشعار جو نہیں پڑہی پیغمبر خدا اسکی مانند زن پسر مردہ روتی رہی اِلٰی اَنْ اِنْتَہَیْتُ
اِلٰی اٰخِرِ مَا قُلْتُ یہان تک جو مرثیہ مینی تمام کیا اور تکلم سی آرام لیا فَکَسَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
تِلْکَ الْکِسْوَۃَ وَشَافَہَنِیْ وَلَاطَفَنِیْ وَقَالَ مَرْحَبًا یَا دِعْبِلُ خیر الورٰی نی اپنی دوش
مبارک سی لباد و اوتارا ٭ وہ حلہ مغفرت بہ رسم خلعت دست عنایت سی مجہی اوڑہایا در گاہ خدا میں
گناہوں کی شفاعت سی آمرزش والی لطف و کرم سی بہت تسلی کی شاباش فرمائی یہ امر بشری
بہ صورت دعای خلیفہ داور کا ظہور رہی اور درخشانی جامہ رحمت مین بلیحہ سی اور مولف خیر
مذکور ہی اَیْضًا فِیْ اَخْبَارِ الْاَحْزَانِ عَنْ اَبِیْ ہَارُوْنَ الْمَکْفُوْفِ قَالَ دَخَلْتُ
عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ لِیْ اَنْشِدْ فَاَنْشَدْتُہٗ کتاب اخبار الاحزان میں

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا روایت دعبل کو پیمبر سے خلعت ملنا اور ابی ہارون کا مرثیہ پڑھنا

ابی ہارون مکفوف سے روایت کی ہی کہ اس حکایت مین شعر اکو عجب ترقی فکر بحر حسنات سے ملی ہی
راوی کہتا ہی ایکروز اپنے مولا کا شوق غالب ہوا تو جعفر صادق علیہ السلام کی پاس گیا حضرت نے
جب مجھے دیکہا تو مرحبا فرمایا اور ارشاد کیا کچہہ نظم حسن اف زا سنا کہ دل بھر آیا ہی جو کلام
حسرت فرجام یاد تہا پڑہا آداب تمام سے امام کا منتظر تحسین ہا فَقَالَ لَا كَمَا تُنْشِدُونَ
وَكَمَا تَرْثِيهِ عِنْدَ قَبْرِهِ کہا ای ابا ہارون شعر پڑہتا یون نہیں چاہتا ہون بلکہ جیسے
ویسا سنون اور قرین زاری و فغان رہون جو تم قبر امام حسین علیہ السلام پر بے تکلف شیون کرتے ہو
ذاکر اور سامع فراہم اتی نالہ و بکا سے پہنچتی آہ کا دم بھرتی ہو فَأَنْشَدْتُهُ اُمْرُرْ عَلَى جَدَثِ
الْحُسَيْنِ فَقُلْ لِأَعْظُمِهِ الزَّكِيَّةِ یعنی گذر کر تربت امام حسین مظلوم پر اور اونکی ہان فاطمہ کو دو
خبر قَالَ فَلَمَّا بَكَى أَمْسَكْتُ أَنَا راوی کہتا ہی جب اوس جناب کو پایا بی رقت کا صدمہ ہوا اس
لحاظ کی ماری خاموش حسرت زدہ رہا فَقَالَ مُرْ فَمَرَرْتُ پہر اشارہ کیا اور شتر سنا ہی
چند بیت کو زیادہ پڑہا ثُمَّ قَالَ زِدْنِي زِدْنِي فَأَنْشَدْتُهُ بار دیگر بولی مجھے وہی مین سہری
ہوتی ہی اور پڑہا راوی کہتا ہی میں دوسرا قصیدہ شروع کیا جو مضمون تعزیت کا دریا بہا يَا مَرْيَمُ
قُومِي وَانْدُبِي مَوْلَاكِ وَعَلَى الْحُسَيْنِ فَاسْعِدِي بِبُكَاكِ ای مریم ثانی بتول عذرا
کہڑی ہو اونکی گریہ و نوحہ حسین شہید پر نوحہ و نالہ سی اشک جاری کرو قَالَ فَبَكَى وَتَهَايَجَ النِّسَاءُ
قَالَ فَلَمَّا أَنْ أَمْسَكْنَ ابو ہارون بیان ہی کہ حضرت بہت روتی رہی اور حرم سرا سی شیون
عورات کی خروش بلند ہوئی دیر تک اندر گہر کی ماتم سا ہو رہا اور شور برپا جب حرم سلم فرما ہوئی تو حضرت
ثم ٹہرا قَالَ لِي يَا أَبَا هَارُونَ مَنْ أَنْشَدَ فِي الْحُسَيْنِ فَأَبْكَى عَشَرَةً ثُمَّ جَعَلَ
يَنْقُصُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ حَتَّى بَلَغَ الْوَاحِدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ پس ارشاد کیا ای ابا ہارون
جو شعر کہی مرثیہ امام حسین علیہ السلام کی یاد دل پر خون بکا مین لائی دس آدمی کو سامعین سے

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سیّد الشہدا مدینہ سے نکلنا روایت فضیل کا حضور امام قصیدہ پڑہنا

پہر ایک ایک رونیوالے کو قصر کیا نہ مژدہ حزین ہی وہ جنت کا بیت اور قطعہ نعیم صلہ مین پاے گا نتیجہ طبع رسا قافیہ غفران کا ردیف دنیا سے جاے گا فقال مَنْ اَنْشَدَ فِي الْحُسَيْنِ شِعْرًا فَاَبْكٰى وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر کہا اگر موزون کرے واسطے ابی عبد اللہ کی اور تنہا ایک شخص کو رولاے وہ بہی خلعت رضا جاگیر خلد سے لذت بے تقطیع اوٹہاے ثُمَّ قَالَ مَنْ ذُكِرَهُ فَبَكٰى فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر بولے جو اپنی نظم سے آپ روے وہ بہی فردوس مین داخل ہووے

حُكِيَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَبْدٍ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْاِمَامِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ يَا سَيِّدِي اِنِّي اَنْشُدُكَ قَصِيْدَةً جلیل عاشر بحار مین فضیل ابن عبد سے حکایت کی ہے اونسے کہا ایک دن اپنی امام موسی ابن جعفر علیہما السلام کی زیارت ہوئی اونسے عرض کی بڑی تمنا مین آیا جو رخصت پاون تو قصیدہ پڑہکے حضور کو سناون قَالَ اَجَلْ ثُمَّ اِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَرَ بِسُتُوْرٍ فَسُدِلَتْ وَاَبْوَابٍ فَفُتِحَتْ وَاَجْلَسَ حَرِيْمَهُ مِنْ وَرَاءِ السُّتُوْرِ فرمایا بہت اچہا اور خدام سے امر کیا پردہ والین اور دروازہ کہلوایا حرم محترم کو بلوایا اوسکے پیچہے بٹہایا پس عورات حرم ہو کی پشت حجاب آئین مرثیہ جد بزرگوار کی مشتاق رہین ثُمَّ قَالَ اَنْشِدْ يَا فُضَيْلُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مجہی اجازت دی بسم اللہ اب شروع کرو اے فضیل خدا برکت اور کرامت مین رکہی تجکو فَاَنْشَدْتُ قَصِيْدَةَ السَّيِّدِ الَّتِيْ اَوَّلُهَا لِاُمِّ عَمْرٍو بِاللِّوٰى مَرْبَعٌ یعنی آواز بلند سے وہ ابیات پڑہا جو سیّد اسمٰعیل نے کہا اور اول یہی اوسکا لِاُمِّ عَمْرٍو بِاللِّوٰى مَرْبَعٌ طَامِسَةٌ اَعْلَامُهُ بَلْقَعٌ فَلَمَّا بَلَغْتُ اِلٰى وَجْهِهِ كَالشَّمْسِ اِذْ تَطْلُعُ وَسَمِعْتُ نَحِيْبًا مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ وَذٰلِكَ نَحِيْبُ اَهْلِ بَيْتِهِ وَعِيَالِهِ راوی کہتا ہی مین نظم پڑہے جاتا تہا تا کہ مصرع مذکورہ تک ذکر پہنچا ناگاہ شور بکا دولت سرا کی اندر سے اوٹہا کہ وہ شیون

ساتویں مجلس تذکرہ عزم سید الشہداء مدینہ سے نکلنا رویت امام کا عفو خطائے حمیری کو فضیل سے کہنا

اور نالۂ مخدرات عیال اور اطفال خُباب کا تھا وَبَکیٰ هُوَ اَیضاً لِاَنَّهُ کَانَ رَقِیقَ القَلبِ
سَرِیعَ العَبرَةِ حضرت آپ بھی شدت سے روئے اور بیقرار تھے کہ بہت ملایم طبع نرم دل
اشکبار تھے فَقَالَ یَا فُضَیلُ لِمَن هٰذِهٖ فَقُلتُ هٰذِهٖ لِلسَّیِّدِ الحِمیَرِیِّ
فَقَالَ یَرحَمُ اللهُ پھر کاہ رقت سے افاقہ پایا مجھسے پوچھا اے فضیل یہ قصیدہ کس کا ہے کہا
میں نے یہ سید اسماعیل حمیری نے موزون کیا ہے فرمایا اوسپر خدا کی رحمت ہو کہ ناصر ہمارے ہیں
فَقُلتُ لَهُ یَا مَولَایَ اِنِّی رَأَیتُهُ یَرتَکِبُ المَعَاصِیَ فَقَالَ یَرحَمُهُ اللهُ یعنی عرض
کی اے مولا اوسے گناہان کبیرہ کا مرتکب دیکھا بارہا وہ محبت خالق پھر ناطق ہوئے آمرزش
کرے اوسکی باری تعالیٰ فَقُلتُ اِنِّی رَأَیتُهُ یَشرَبُ نَبِیذَ الرُّستَاقِ فَقَالَ
یَعنِی الخَمرَ فَقُلتُ نَعَم قَالَ یَرحَمُهُ اللهُ یعنی گذارش کی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے
جو اوسنے مدام نبیذ کو لیا اور پیا ہے فرمایا یعنی وہ شراب خوار تھا جواب یہی بات ہے اے مقتدا
حضرت نے اوسپر بھی ارشاد کیا رحمت میں داخل کردے اوسے ایزد کبریا وَمَا ذَا عَلَی
اللهِ یَسِیرًا اَن یَغفِرَ لِمُحِبِّ جَدِّی عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلَامُ اَن یَشرَبَ
الخَمرَ پھر زبان مبارک سے کہہ رہا ہو کہ بہری اوپر ابواب اقتضا کھولے ہیں پروردگار نے کیا دشوار ہے
مغفرت سے گناہ کبیرہ کا بخشنا محب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی محبت سے شراب خوار کو
ضرور کرنا فَقُلتُ الحَمدُ لِلّٰهِ عَلَی وِلَایَتِهٖ وَمَحَبَّتِهٖ ثُمَّ اِنِّی اَکمَلتُ القَصِیدَةَ
اِلَی آخِرِهَا وَهُوَ عَلَیهِ السَّلَامُ مَعَ ذٰلِکَ یَبکِی اوس وقت یہ سنکے میں گویا ہوا کہ شکر
واہب العطایا کا جسنے مجکو بنایا دوست اور پیرو علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا کا پس میں نے قصیدہ کے
باقی اشعار سب پڑھے اور وہ جناب آخر تک سماعت سے روتے رہے اب اے حاضران بزم
عزا تمنے پہچانا ذاکروں کی قدر کی انتہا کو اور فضل سبب غلامی جانا ولایت حیدر میں آمرزش عطا

سا تو ین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا روایت ام سلمہ کا وداع مین تشنہ کربلا دیکھنا

پاتا جنت وطوبی کو اس صورتسین لازم ہی کہ دامن وقت سخن تعزیت مین زیادہ پہیلاؤ
مادام حیات لوازم محبت اور صدق ارادت سی ہاتہہ نہ اوٹہاؤ نظم لمولفہ شبیر کی
ماتم سی حاصل وہ شرافت ہی بخشش پہ گناہون کی محشر مین فراغت ہی + فردوس مین جای گا
جو روی رولائی گا + فرمودہ صادق سی یہ ہمکو بشارت ہی + چاہو کہ خدا راضی ہو خوشنود پیمبر ہو
وزارت رسولان افضل یہ عبادت ہی + اقلیم تجمل کا دارین مین ہو مالک + جسکو شہ مردان سی
دعوای ولایت ہی + تا یہہ سی ہو لاکی ناظرین کبھی وہ نظم دیکھو تو ہر ایک مصرع دیوان سعادت ہی

وداع الشہید مصیبت سید الشہدا ام سلمہ اور کہانا کربلا کی دشت کا اور محمد حنفیہ کی مرثیہ

مجاوران روضہ حسرت وبیقراری و محافظان شیشہ اندوہ وزاری + ناظران صفحہ رقت و
ملال + وواقفان معرکہ مصیبت وابتہال بیقراران عرصہ شیون وبکا + وصابران واقعہ تسلیم ورضا
سانحہ دشت کرب وبلا کو انگشت شہادت نما سی دیدہ خون افشان عزا مین یون لکہتی ہین
کہ جب فتنہ مدینہ مین طوفان سی جو بنی امیہ کی بہا آل نبی تباہی مین آیا + یزید کی جانب سی طغیان
ناخدای ورطہ بلانی اقامت کا لنگر اوٹہایا + شہرای نوحہ مشغول نالہ سی مین ولیسار ہر طرف
آسمان فرسا + تلاطم دریای شیون مین مثبای صبر وشکیبائی کا تہا ہوش برجا + کشتی چشم
ہر بشر کی گرداب سرشک سی چکر مین آئی + سفینہ سینہ کی کوہ ماتم سی ہوای مخالف مین ٹکر
کہائی + سکان سماوات سی سطح عرش تک قطب غم والم پر نگران عبری عبرات جن وانس کی
تہہ آہ وفغان مین کنارہ دامن کو روان + روضہ سید ثقلین ساکنان زاری اور شیون بڑہا + جہدی
امام حسین علیہ السلام سی روح پیغمبر کو قبر مین چین جاتا رہا + تربت بتول وفدا پر غمام اندوہ چہایا +
اودامی کا شامیانہ بندہا + چراغ مزار گل ہوا جو محمد کا مجاور تہا اسا فراوسہو زمانہ ہوا + گنبد

٢٥٥

ساتوین مجلس کہ بعزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا اور امّت کا وداع مین نقشہ کربلا دیکھنا

مسجد پر فریاد و وا دریغا بلند کہ مقتدای محراب اور مُصلّا قدم نہین ٹھراتا ہی + پایۂ منبر بھی جلسۂ
خلق کا پابند کہ صدر آرای بلا فراق کا خطبہ سنتا ہی + حرم اہلبیتِ طہارت مین قیامِ عزا کی
صف بچھی کہ جماعتِ نماز مین تفرقہ پڑا + رکن مین اذان و اقامت کی تکبیر بکا کا شور اوٹھا +
کہ امام نیتِ ہجرت پر کہڑا ہوا + گہر سی باہر تک زن و مرد مین آہ و نالہ سی کہرام ہر ایک بانِ
حضرتِ شاہِ امم کا نام + کوئی یتیم نوازی اور بیوہ پروری کو سوالکی بیان مین لاتا + کوئی دلسوزی
اور کرم گستری مخفی و آشکار کا ماجرا کہتا تا + کوئی زینب خاتون کی ضعیفی اور صدمات سفر سی
ہولناک خوفی گرمی کی خردسالی سکینہ اور علی اصغر مین ہلاک + کوئی عباس کی جوانی اور اخلاقِ
حسنی کا ذکر تاسّف سی کرتا + علی اکبر کی شیرین زبانی اور کم سنی قاسم کا اندیشہ تلہّف رکھتا +
حسرت مین کہتی افسوس ایسی شمشاد قامت رعنا پردیس کو چلی ہمارا شہر ویران ہوا + صد حیف
کہ یہ پرستار غریبان بی امداد کا آسرا اوٹھا دل پریشان ہوا + ہو کون کو اس دولتسرا سی کہانا
بٹا تہا + ننگون کا تن جامہ خانۂ عطا سی کپسا دراست ڈہکتا تہا + بیمارون کی عیادت کو انکی سوا کون
آیگا + بیکسون کو پناہِ حمایت مین اب کون بٹہایگا + دریغ و درد کہ بزرگانِ بنی ہاشم کا مکان عالی ایشان
خاک مین ملا + خاندانِ رسالت اور امامت کا نشان دنیا سی چلا + وَ اَنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا
عَزَمَ عَلَى الْخُرُوجِ مِنَ الْمَدِينَةِ اَتَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ کتاب منتخب فخری مین اپنی سند سی
روایت کی ہی امام حسین علیہ السلام نی عزم سفر سی پہلے جبہ دوست داقربا کو خبر دی ہی اپنا
اسباب روانگی سب اہل خلاف سی مخفی رکہی + جناب عباس کو اہتمام سر انجام سی خدمت
سپہ سالاری بخشی + پس عزیزون کا نام دفتر ہمراہیون مین خط غبار سی لکہا + ساری رفقای برکاب
امام کی ترکِ قیام پر قدم رکہا تا + گاہ امّ سلمہ زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی یہ سنا + ہائی
تابِ ضبط و قرارِ دل سی کہوی بہاگی ہمراہی چادر حسرت سر پر ڈالی نقاب رقت منہ سی باندہی +

ساتوین مجلس محرم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا ام سلمہ کا وداع مین حادثہ کربلا پر نظر کرنا

عصای نالہ و آہ کو لئی فرزند بتول کی پاس پہنچی امام اور پیشوای آفاق کو معراج شہادت کے
واسطی سوار براق فراق پایا مسافر ملک عراق کو زاد سفر مین باتراب کئی دیکھا تو جذبہ اشتیاق نی
جوش کیا فقالت یا بنی لا تحزنی بخروجك الی العراق فانی سمعت جدك
یقول یقتل ولدی الحسین بارض العراق یقال لها کربلا رونی کا تار بندھا
یا رای صبر نہ رہا حواس پریشان بدن لرزان یون کہا ای متاع نام و نشان آل عبا
ای مقتدای دودمان مصطفی ای یادگار خاندان پنجتن ای سردار بزرگان وطن ای نور عین
غمدیدہ یا حسین بہشت پر برید مین ایک ضعیفہ عاجزہ پیرزال ناتوان ہون تمہاری جد
پدر و برادر کی ملال سی نالان ہون دن رات اونکی ماتم سی روتی تمہاری زیارت سی تھی
تسلی ہوتی مہجوری رسول و دوری بتول نی میری جان تمام کی مصیبت علی اور شہادت
حسن مین طاقت قعود اور قیام نہ رہی عوض مین اسکی جو تھی صدمہ ہجر میری تسکین دیتی
اپنی قرین پاس کرتی ہو چاہیئی کہ مرہم وصال میری ناسور دل پر تم رکھو نہ یہ کہ نمک فراق
زخم جگر پر چھڑکو نام سفر سی اندیشہ میری خاطر ناشاد مین بڑہا اسواسطی کہ تمہاری نانا
اکثر سنائی ہی یا حسین عاجز اور بیکس غربت مین جا کر زمین عراق مین جسی کربلا کہتی ہین شہادت
پائیگا اس قصد کو کہنا مانو ترک کرو سفر پر خطر سی میری نزدیک حضر میں رہو مبادا انکو
پھر تمہیں نہ دیکھون سوگوار تھی ساری بزرگو کی تازہ مصیبت مین بیٹھون فقال لها یا اماہ
وانا واللہ اعلم ذلك وانی مقتول لا محالۃ ولیس لی من هذا بد جواب دیا کہ ای نانی
قسم خدا کی مین اپنی ساری کہانی جانتا ہون سب جگہ موت کو سر پر آئی زندگانی اب محال نظر آئی
پاتا ہون وان لم اخرج الی العراق یقتلونی ایضا اگر جانب عراق نہ جاون تو بھی
نہ بچونگا اعدا کی جفا سی امان سلامتی نہ پاون جہان رہونگا وانی واللہ لاعرف الیوم الذی

عليه السلام من انواع العلوم اكثر من ان تحصى فلنقتصر على ما ذكرناه له الفضائل الكاملة في ذكر اولاده عليه السلام و بلا من امامهم له خمسة عشر ولدا محمد الباقر عليه السلام امه ام عبد الله بنت الحسن بن علي بن ابي طالب عليه الاثرم وابو الحسين زيد وعمر امهما ام ولد وعبد الله والحسين الحسين سليمان لام ولد والحسين الاصغر وعبد الرحمن و امهما ام ولد وعلي وكان اصغر ولده و ام كلثوم وكان زيد بن علي بن الحسين عليه السلام افضل اخوته بعد ابي جعفر الباقر عليه السلام وكان عابدا ورعا سخيا شجاعا وظهر بالسيف يطلب بثارات الحسين عليه السلام ويدعو الى الرضا من آل محمد فظن الناس انه يريد بذلك نفسه ولم يكن يريدها به لمعرفته باستحقاق اخيه الباقر عليه السلام الامامة من قبله ووصيته عند وفاته الى ابي عبد الله جعفر الصادق عليه السلام

ساتویں مجلس عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا ام سلمہ کا وداع میں حادثہ کربلا نظر کرنا

أَقْتَلُ فِيهِ وَأَعْرِفُ مَنْ يَقْتُلُنِي والله میں اوس مکان کو جس میں مارا پڑونگا جانتا ہوں اپنی
قاتل کی نام و نشان کو پہچانتا ہوں وَأَعْرِفُ الْبُقْعَةَ الَّتِي أُدْفَنُ فِيهَا وَإِنِّي أَعْرِفُ
مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَقَرَابَتِي وَشِيعَتِي میری دھیان میں ہی وہ زمین جہاں
گرد ونگار رضا کی ساتھ مجھپر کہلا ہی اہلبیت اور اقربا و محبوں میں کون مریگا کس کی ہاتھ فَقَالَ
لَهَا يَا أُمَّاهُ قَدْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرَانِي مَقْتُولًا مَذْبُوحًا ظُلْمًا وَعُدْوَانًا پھر کہا
ای اماں قدر و قضا میں گذرا ہی بیہ ظلم و عدوان سی شہید ہونا خدای تعالی نی چاہا ہی کہی فریح کا
جان کہونا وَقَدْ شَاءَ أَنْ يَرَى حَرَمِي وَرَهْطِي وَنِسَائِي مُشَرَّدِينَ وَأَطْفَالِي
مَذْبُوحِينَ مَظْلُومِينَ مَأْسُورِينَ مُقَيَّدِينَ شاہ حقیقی کی ارادہ میں گذرا ہی میری
اہلحرم اور ناموس خاندان کا در بدر پہرنا بچونکا تیغ جفاسی اعدا کی گلا کٹنا فرزندونکا بابیدردی ستم
اوٹھانا بند قید اور اسیری میں پہنسکی غل نہ چانا وَهُمْ يَسْتَغِيثُونَ فَلَا يَجِدُونَ نَاصِرًا
وَلَا مُعِينًا وہ ایسی دکہہ میں پڑیں کہ ناچار فریاد و داد پکارا کریں یار اور مددگار کہیں نکوئی طلبیں
کوئی پناہ دینی والا اپنا نہ کہیں وَإِنْ أَرَدْتِ يَا أُمَّاهُ أُرِيكِ حُفْرَتِي وَمَضْجَعِي وَ
مَصْرَعَ أَصْحَابِي پس ای والدۂ ملول اور مخدومۂ رسول اگر تم چاہو تو اپنا موضع شہادت اور
جای تربت بتادوں قتلگاہِ اصحاب اور سرگذشت اقربا الان تمہاری نظر میں کہینچ لاؤں تاکہ
جانو کیا مصیبت اوٹہاونگا حسرت میں کیونکر مارا جاؤنگا کس طرح خاک و خون میں غلطاں ہونگا
تعدی منافقین کہاں تک ہونگا جب اوس خدیجۂ ثانی اور جانِ حوا و مریم نی یہ کلام سنا
شدت اندوہ سی بی آرام ہوکی سر دہنا کہا وہ ماجرا تمہاری دشمنوں کا مشاہدہ کروں صاف
اور بتا کر تقدیر باری میں رہوں ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى وَجْهِهَا فَفَسَحَ اللهُ عَنْ بَصَرِهَا
پس آئینۂ حق نمای باصفا اور پردہ کشای نہان و آشکار انصاحب بر ضیای اعجاز وارث کرانا

٢٥٠

ان هشام بن عبد الملك ... اهل الشام ... الله ... مقامات ... الخلافة ... ابنای

ساتوین مجلس عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا ام سلمہ کا وداع مین حادثہ کربلا نظر کرنا

انبیای بی نیاز فرزند ید اللہ نی اپنا دست خدا پرست بڑہایا ام سلمہ کی چہرہ پر واسطی کہولنی حجاب راز کی پنجہ مشکلکشا پہرایا قادر مطلق نی اوسکی قوت بینائی مین معو فور دیا کہ واقعہ صفحہ امکان مین رأی العین سی مشاہدہ کیا ثُمَّ اَشَارَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلٰی جِهَةِ کَرْبَلَا پہر امام ارض وسمائی زمین کربلا کی جانب اشارہ فرمایا عجائب قدرت کا عالم ایجاد مین نقشہ تازہ بنایا فَانْخَفَضَتِ الْاَرْضُ حَتّٰی اَرَاهَا مَضْجَعَهٗ وَمَدْفَنَهٗ وَمَوْضِعَ عَسْکَرِهٖ وَمَوْقِفَهٗ وَمَشْهَدَهٗ مدینہ سی نینوا تک ساری مانع تحت اتم ٹہی اور پردہ دوری جو مزاحم نظر تہی سامنی سی اوٹہی صفحہ دشت بلائی روبرو جلوہ کیا پہر کر روز عاشورا صاف دکہائی دیا ایکطرف سو کہی ریتی پہ خیمی آسمان سا ادہمین عورات حرم سراسیمہ شور ونوا لشکر حسینی کا پا چند طفل جوان و پیری بندہا ہوا ماہ بنی ہاشم اوسکی درمیان علم نور افشان لیے کہڑا ہوا مقابل مین سپاہ خونخوار کا اٹہہ وہاں آنا ادہ تار تیز قتل سادات کی اہتمام امام علیہ السلام کی ہر ایک رفیق اور عزیز کا مارا جانا سوار وپیادہ کا دریای خون مین باری باری نہانا فریاد العطش سی چلانا اکیلا رہکی سردار کا تسکین عورات کو آنا تن تنہا ہزاروں سی پیاسا لڑنا کثرت زخم سی نیزہ وتلوار تیر کی خاک پر گرنا صدمہ مین سی اوٹہنی کی جراحات کا پہٹنا رگڑون سی خنجر قاتل کی رگہای گردن کا کٹنا سر کو نیزہ پر چڑہاکی دور میدان مین پہرانا لاش کو ٹاپون سی سوارونکی روندنا اور گہوڑی دوڑانا یہان تک جو لشکر مخالف چارطرف سی دوڑا سراپردہ جلایا اسباب کی لوٹ مین تہلکہ پڑا عورات کا قافلہ روتا ہوا باہر نکلا چادر و معجر زیور کی چھن جانی سی دکہہ ملا چہوٹی بڑی شہید ونکی سرکٹی گور وکفن کی بدنی زخم دل پہ لیے مستورات ذلت اور خواری مین اسیر ہوئین قیدی جاکی مقتل اقربا اور اشہای شہدا پر گرین مارکوٹ کی جب سپاہ ظلم نی کو چہین قدم بڑہایا بہائیون کو خاک وخون مین جمع وحوش اور طیور

ساتوین مجلس تذکرۂ عزم روانگی سید الشہدا مدینہ سی نکلنا اور محمد حنفیہ کا وداع بنین ببصیحت کرنا

پایا اوسوقت آنکھونمین ام سلمہ کی غبار ماتم سی اندھیرا چھایا بانوی بیقرار کو شدت غم اور کثرت الم سی غش آیا۔ فعند ذلک بکت ام سلمۃ بکاءً شدیدًا وسلمت امرہ الی اللہ

ہرگاہ قدری ہوش آیا رقت اور نالہ مین وہ حالت کی جو ساری حاضرین کو شیون مین طاقت باقی رہی ناچار شوق بیتابی مین دوڑ کی امام حسین علیہ السلام کو سینہ سی لگایا اونکا افسر (شفقت)

اور تقدیر خدا کو سونپا اور بارہ صبر اوٹھایا کیونکہ غلامان علی مرتضی علیہ السلام اگر واقعۂ کربلا کو (دیکھتی)

تو کیا کہتی سانحۂ عاشورا مین مصائب آقا اور مولا نظر پڑتی تو کیا کرتی کب ہوسکی اونپر وہ

حادثات گذرین صعب قدم بپشتر نہ دہرین بجست عجب ہی کہ اقربا و انصار سید الشہدا جان (واری)

ہم تم چپکی رہین وہ کیا دوست امام تہی جو سامنی کھڑی ہو کی تن پر زخم کہاتی حمایت مین اپنی

بنی کی بدن و فرزند کو چہڑ جانی دشمن فی کیسی وفاداری کی حبیب فی کس طور جان بازی (دکہا)

طیاری کی غلامان باوفانی پاس تماسی سر و پا بیچون تا کر فی ادای حق رفاقت مین قدم (لیا)

فاقبل الیہ اخوہ محمد بن الحنفیۃ وقال لہ یا اخی انت احب الناس الیّ

لانک نفسی وروحی وبصری وکبیر اہل بیتی یا اخی تحرّج الی مکۃ

پس اوسوقت بیتاب ہو کی محمد ابن حنفیہ امام حسین علیہ السلام کی پاس آئی با دیدۂ پر آب اور (تشویش)

تمام عرض پاس یہ کلام سنائی ای بہائی تم ساری زمانی سی زیادہ مجکو پیاری ہو میری جان

اور تن وروح وروشنی چشم اور زہرا کی دولاری ہو اگر ناچار وطن کی سکونت کو چہوڑتی ہو ہمارا

گہر بار محن سی فراق کی توڑتی ہو تو نہار سمت عراق اور کربلا نہ جاؤ بلکہ جانب مکہ امان خدا مین

امیدا سائش پر قدم اوٹھاؤ فان اطمأنت بک الدار والا لحقت بالرمال و

شعوب الجبال اگر وہان شہر اعدا سی پناہ ملی تو خاطر جمع ہو والا دشت وصحرا یا شکاف

کوہ مین جا کی چھپو و تحرّمت من بلد الی بلد ایک شہر سی دوسری کو ہمیشہ سفر کرو محنت

ساتوین مجلس تذکرہ عزم روانگی سید الشہدا مدینہ سی نکلنا اور محمد حنفیہ کا وداع مین نصیحت کرنا

غربت اور دربدری کو سوچتے حَتّٰی یَنظُرَ مَا یَؤُولُ اللّٰہُ اِلَیہِ اَمرَ النَّاسِ وَیَحکُمَ اللّٰہُ بَینَنَا وَبَینَ القَومِ الفَاسِقِینَ تا ہم دیکھین خلق کا آخر کار کیا ہوتا کہان پہنچا ہی ہمارے دشمن فاسق پر خدا تعالی کیونکر حکم دیتا ہی قَالَ فَقَالَ الحُسَینُ یَا اَخِی وَاللّٰہِ لَو لَم یَکُن فِی الدُّنیَا مَلجَأٌ وَلَا مَاوٰی لَمَا بَایَعتُ یَزِیدَ بنَ مُعَاوِیَۃَ فَقَطَعَ مُحَمَّدُ بنُ الحَنَفِیَّۃِ الکَلَامَ وَبَکٰی فَبَکَی الحُسَینُ عَلَیہِ السَّلَامُ مَعَہُ سَاعَۃً امام حسین علیہ السلام نی فرمایا ای برادر بخدا قسم ہرگاہ دنیا مین مجھی کہین امان و آسایش نہ ملی تیغ ظلم اور تعدی ہر جا گردن پر چلی تو بھی یزید کی بیعت نہ کرونگا صدمات جور و جفای اعدا سہونگا پھر محمد حنفیہ نی بہت قطع سخن زاری اور بکا کی امام حسین علیہ السلام کو بھی اونکی ساتھہ رقت عظیم و دیر تک طاری رہی ثُمَّ قَالَ یَا اَخِی جَزَاکَ اللّٰہُ خَیرًا فَقَد نَصَحتَ وَاَشَرتَ بِالصَّوَابِ وَاَنَا عَازِمٌ عَلَی الخُرُوجِ اِلٰی مَکَّۃَ فرمایا ای بھائی خدا سی تمکو جزای خیر ملی جو تمنی صلاح اور مشورہ نیک مجھی بتائی مین حرم الہی کو جاونگا اور مکہ مین پناہ یزدان سی راحت پاونگا وَقَد تَہَیَّأتُ لِذٰلِکَ اَنَا وَاِخوَتِی وَبَنُو اَخِی وَشِیعَتِی اَمرُہُم اَمرِی وَرَأیُہُم رَأیِی مین بھی سامان اور تدارک سفر کرتا ہون بھائی بہن اور بھتیجی اولاد اور شیعہ اپنی کو ہمراہ لیجاتا ہون اونکا سارا کام رفقا میرا ہی اور مجھی اونسی اتفاق رای کا بھروسا ہی وَاَمَّا اَنتَ یَا اَخِی فَلَا عَلَیکَ اَن تُقِیمَ بِالمَدِینَۃِ فَتَکُونَ لِی عَینًا عَلَیہِم لَا تُخفِی عَنِّی شَیئًا مِن اُمُورِہِم لکن ای برادر کچھ نہین جو مدینہ مین رہو میری آنکھونکی جا حال اعدا و نزات دیکھو مجھی خبر کرو پس محمد حنفیہ کو سوای رقت اور صبر کی چارہ نہ ملا حسرت سی قد و بالا دیکھا ہاتھونکو بوسہ دیا گویا دست زاری مین فرقت کی علامت پائی اور آئینہ ضمیر فی شہادت برادر کی صورت دکھائی سفر کرکے عراق مین ہمیشہ امام کا دھیان رہتا اور ایذای مخالفین کا اندیشہ مدام دلمین گذرتا کتاب

۲۶۱

ساتویں مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا آخر کو ماجرا بازگشت اہلبیت میں محمد حنفیہ کا ملنا

کتاب ملا محمد حسن یزدی میں منقول ہے کہ جیسا محنت زدوں کا معمول ہے اہل حرم نے ہنگام بازگشت کربلا شہر کے باہر نخلستان میں مقام کیا کوچہ و بازار میں نوحہ قَدْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ کا چرچا پھیلا یہ خبر مصیبت اثر جب گوش انتظار میں محمد حنفیہ کے پڑی اندوہ شدید میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھتے بیتاب ہو کے خارج مدینہ گئے باغ میں قدم رکھے دور سے خیمہ بی بی صاحب اور مرکب سیاہ پوش دیکھے کنار سراپردہ سے ہم نالہ و افغان اہل حرم بلند پایا بے اختیار نعرہ واحسینا اور خروش وامظلوما سے غش آیا حسینی دوڑے امام زین العابدین علیہ السلام کو یہ واقعہ جتایا کہ بہجوم غم اور بکا میں تمہارے عم نے اپنا حال غیر بنایا سید الساجدین بیقرار چچا کے بالین پر تشریف لائے زمین سے اونکا سر اوٹھا کے زانو پر دھرا سر شاہ بہائے ہرگاہ محمد حنفیہ کو قدرے افاقہ ہوا فرزند برادر کو سرہانے روتا دیکھا آہ و زاری میں کہا اَیْنَ اَخِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ وَثَمَرَةُ فُؤَادِیْ وَخَلِیْفَةُ اَبِیْ یا علی میرے بہائی صاحب کہاں ہیں کیوں پارہ جگر نور نظر انکھوں سے نہاں ہیں جانشین پدر بزرگوار قبلہ حرمین نور ثقلین کیا ہوئے سارے عزیز و اقربا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کس گوشے میں ہیں بیمار کربلا نے زبان حال میں جواب دیا یا عَمِّیْ اَتَیْنَاکَ یَتِیْمًا مِنَ الْکَرْبَلَاءِ اے چچا اہل بدعت نے ہم پر ظلم عظیم روا رکہا اونکی جفا سے میں گرفتار بلا یتیم ہو کے پھرا کاش تم صحرائے ماریہ میں قدم رنجہ فرماتے جو مصائب سید الشہداء پر گذرے ملاحظہ کرتے محمد حنفیہ نے پوچھا اے وارث آل عبا بیان ہو سکے تو کہو کیا سانحہ جفا پیش آیا مجھے سناؤ فرمایا خلق کوفہ نے ہزاروں خط لکہے صدہا قاصد پیغام فریب سے غلبہ شوق اداو نصرت کا وعدہ سوگند سے کیا عراق میں بلانے کو بیعت ہو کا دیا خلاف عہد روز عاشورا دشت نینوا میں طغیان جور و ستم سے گہیر چہوٹے بڑے انصار و اقربا کو دو پہر میں جان سے ما فرات کے

ونقل ان شوال سنة ثمان واربعين ومائة والحسن وستون سنة اقام مع جده وابيه اثنتي عشرة سنة ومع ابيه بعد جده تسع عشرة سنة وبقيت ايام امامته اربعا وثلاثين سنة وكان في ايام امامته بقية ملك هشام بن عبد الملك وملك الوليد بن يزيد

ساتوین مجلس تا کرہ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا اور بازگشت اہل بیت مین محمد حنفیہ کا ملنا

پانی سی جو ساکت خوک وحش وطیر سیراب تہی ہمین روکا بہوک اور پیاس کی صدمات سی اطفال اہلبیت کا برا حال ہوا عمو جان تہی وہ فت کا ہجوم نہین کہیا کہ جسم علی اکبر و قاسم و عباس ٹکڑا پاش پاش تہا خیمہ گاہ مین زاری وافغان کا ہردم کہرام رہا بیدفن و کفن لاشونکا انبار خاک مقتل مین لہو بہا ایک چلو پانی کی لئی حلق علی اصغر کو ہدف تیر بنایا بیکسی مین پدر بزرگوار نی وہ استغاثہ فرمایا کہ زمین وزمان آسمان ہی تہرایا ضرب نیزہ اور تلوار سی امام حسین علیہ السلام کا لہو بہا یا گرسنہ اور تشنہ بدن سارا چور گہوڑی سی گرایا شمر نی سر کاٹکی سنان پر چڑہایا عمامہ وردا و پیرہن غارت گرنی اوتار لیا تمازت آفتاب مین جسد عریان کہلا رہنی دیا بدن سادات شہدا کو سم ستور سی روندا حرم محترم کا زیور اور جہیز لوٹا جیز ستی بین پایا نکالا پردہ چہوٹا مانند اسیران کہا اونٹون پر بٹہایا اولاد رسول کو دربدر شہر و نبین پھرایا ضرب و شتم سی دختران بتول کو بہت ستایا جیہی ہی بیماری مین طوق پہنایا زنجیر سی باندا گیا اہلبیت کو رونیسی وداع مقتولین مین منع کیا دربار ابن زیاد و یزید مین شکل گنہگار کی کہڑا رکہا او طعنہ دیا زندان کوفہ اور شام کسی کہہ سکتا قید ہی ہزارون طرح کا جفا سہا شرح مصیبت ہماری سلسلہ بیان مین طولانی ہی ماجرای عترت نبی دنیا مین لاثانی ہی اس کلام حسرت انجام سی محمد حنفیہ کو فرط شیون مین ہوش نرہا چارون طرف سی غلغلہ آہ و فغان کا خروش اوٹہا نظم مولف زیادہ اس مین مناسب نہین حدیث کو طول کہ تا ہو نہین طبع سامعین کا جی فغان و نالہ سی برہم ہوا ہی بزم سکا زمانہ سوگ نشین ہی برای آل رسول نزول رحمت باری مین ہی مقام دعا بزرگوار خدایا یہ تعزیت ہو قبول تجھی بزرگی افتخار جہان مراد و مطلب مشتاق ہو وی جلد حصول خصوص ناظم افسردہ حال سوختہ مقال کہ دلسی رہتا ہی درخت سرای نیچ گل

آٹھوین مجلس تذکرہ روانگی امام ہدی مدینہ سے مشایعت فاطمہ صغرا و وداع پدر و ما در اور سکینہ سے

مجلس آٹھوین روانگی امام ہدی مدینہ سے مشایعت فاطمہ صغرا و وداع پدر و مادر و سکینہ سے

رباعی غافل تسی تو یہ دم نکل جاوی گا + اور گور مین سارا جسم گل جاوی گا + جانا ہی ضرور
زاد رہ کی کر فکر + گر آج نہین گیا تو کل جاوی گا + رباعی جسم نزدیک وقت رحلت ہوگا
یارو کیا ہی مقام حسرت ہوگا + کوئی عمل خیر جو ہوگا تمسی + آخر کو وہی رفیق تربت ہوگا +
رباعی دو دن کی حیات پہ عبث غرہ ہی + خورشید نہ بن خاک کا تو ذرہ ہی + ہر شخص کی نخل زندگی
کی خاطر + یہ اندیشہ نشتر نہین آرہ ہی + رباعی ای مومنو اس بات کا اب رونا ہی + تاریکی
مرقد مین ہمین سونا ہی + اور اسکا الم ہی کہ گناہونکی سبب + محشر مین خدا جانی وہ کیا ہونا ہی
تمہید بکا حدیث فضائل محبان سید الشہدا بیان مراتب اہل ولا وعزا
ای سامع الدعا واہب العطا + طلاقت زبان کو نطق کذب سی بچا + روایت حدیث یاں قال
صدق کو مدد پہنچا + عنایت وکرم سی حال عزا رونی فرما + جو کلام پسند حضرت پسند امام ہو
انجام پر نالہ و رقت سی کہرام ہو + ہر تضمین یاں خلد برین سی صدای آفرین آئی + سرورین کی
مصیبت مین دیدہ روح الامین سی اشک بہائی + رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ صدر نشین مجلس
رقت ہون تو خلعت رضا دین + بتول عذرا پردہ دار تعزیت ہون + تو انعام مرحبا سو کرین
علی مرتضی علیہ السلام سی شربت طہور کی جام پائین + حسن مجتبی علیہ السلام سی دو دونشور کی کام پائین
اہلبیت سی دارین مین دعوا بر ہی کہ تمہاری الم کو رکہتی ہین سید سجاد پر توسل کا تکیہ رہی کہ حسین علیہ
السلام کی ذکر فضیلت اور مصیبت کو پڑہتی ہین یہ صحبت غم ہمکو ہزار بزم جنت سی خوشتر حالت
رقت صف ماتم تخت جم اور افسر سلطنت سی بہتر + شاہ شہدا کی غلامی سی آزادی عقاب کا رتبہ پاتی
آتا ہی ائمہ کی پیروی مین رہائی حساب کا سند پاتی ہی ہماری ممدوح کا تو مرتبہ بہت اعلی ہی

آٹھوین مجلس تذکرہ اخبار نبی و علی شہادت خامس آل عبا مدینہ میں عم روانگی سید الشہدا

متوجہ ہو کی سنو منقبت کرنیوالون نی کیا درجہ پایا ہی مل عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام
قال قال امیر المومنین زارنا رسول اللہ وقد اھدت لنا ام ایمن لبنا وزبدا
وتمرا فقدمنا منه فاكل جابر ابن عبداللہ دو حضرت ابی جعفر علیہ السلام نی کہا کہ امیر المومنین
فرماتی ہین ایکروز ہماری گہر سید انبیا نی قدم رنجہ کیا حسن اتفاق سی ام ایمن کا ہدیہ دہی اور مکہن و خرما آیا
اوسکو آگی رکہا ہم سب نی ملکی اونکی ہمراہ کہایا + ثم قام الی زاویة البیت فصلی رکعات
فلما كان في اخر سجوده بكى بكاء شديدا بعد ازان گوشہ حجری مین جاکی مشغول نماز ہوی
جب سجدہ آخر کیا تو شدت سی رونی لگی فلم يسأله احد منا اجلالا واعظاما له فقام
الحسين في حجره وقال له يا ابة بعظمت وجلال سی کوئی وجہ رقت دریافت نہین کر سکتا تہا
ناگاہ حسین اونکی آغوش حضرت پر گود مین جا بیٹہا کہا ای بابا لقد دخلت بيتنا فما
سررنا بشيء كسرورنا بدخولك ثم بكيت بكاء غمنا فما ابكاك بدرستی کہ جب ہماری
گہر مین آپ آئی تو سب چیز سی زیادہ ہمنی سامان مسرت پائی پہر خود بخود آپ گریان ہوی +
تو ہمین بہی غم والم فراوان ہوی + کیا سبب ہی زاری اور اشکباری کا خدا آنکو ہرگز نہ دیکہائی
روز دل آزاری کا + فقال یا بنی انی نظرت اليكم اليوم فسررت بكم سرورا
لم اسر بكم قبله مثله فهبط جبرئيل انفا فاخبرني انكم قتلى وان مصارعكم
شتی جواب دیا ای بیٹا آجکی دن جو تم سبکو مینی فراہم دیکہا + تو ایسا شادمان ہوا کہ ہرگز کبہی اتنا
بشاش نہوا تہا پس جبرئیل امین اندونکی آیا تمہاری ماری جانی کا سانحہ زبان پر لایا + اخبار
جانگاہ پیارونکی قتل کا سنایا + اور یہ کہا کہ مدفن سب کا دور دور متفرق ہوگا + فقال له یا
ابة فمن يزور قبورنا ويتعاهدها على تشتتها قال طوائف من امتي
يريدون بذلك بري وصلتي امام حسین نی عرض کی ای پدر پہر کون ہماری پریشان قبرون کی

آٹھویں مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا تذکرہ خبار نبی و اسطے شہادت خامس آل عبا

ایکا اور وہان زیارت غربا کا ادابِ سلام بجا لائیگا + فرمایا ایک طایفہ میری است سے قصد
مشاہدہ کرینگے مزید محبت اور الفت سے واسطے آستانہ بوسی کی پہنچینگے فَقَالَ یَا اَبَتِ فَمَا لِمَنْ یَزُوْرُ
قُبُوْرَنَا کہا اے والدِ مہربان جو ہماری مزارِ شہدا پر آئے وہ کیا اجر و ثواب درگاہِ خدا سے پاوے +
فَقَالَ وَحَقِیْقٌ عَلَیَّ اَنْ اٰتِیَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی اُخَلِّصَهُمْ مِنْ اَهْوَالِ السَّاعَةِ
مِنْ ذُنُوْبِهِمْ وَیُسْکِنُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مخبرِ صادق نے ارشاد کیا مجھپر لازم ہے کہ روزِ قیامت
اونکی امداد کو جاؤن تاکہ دغدغہ صراط و میزان و حسابِ قیامت سے چھڑاؤن گناہان صغیرہ و کبیرہ کو
شفاعت میں بخشواؤن خلدِ برین میں رہنے کو عالی قصر جنت تک پہنچاؤن مثل عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ
عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا دَخَلَ الْحُسَیْنُ اجْتَذَبَهٗ اِلَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ
لِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمْسِکْهُ ثُمَّ یَقَعُ عَلَیْهِ فَیُقَبِّلُهٗ وَیَبْکِیْ کتاب کامل الزیارت میں
ابی جعفر علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرماتے جب امام حسین علیہ السلام نانا کی خدمت میں آتے
پیار سے ہاتھ بڑھا کے گلے لگاتے + امیر المومنین کو سفارش نگہبانی سناتے پھر اونکی سینہ و گردن پر
منہ جھکاتے + بسبب الفت میں بوسے لیتے اور بہت روتے جاتے فَیَقُوْلُ یَا اَبَتِ لِمَ تَبْکِیْ
فَیَقُوْلُ یَا بُنَیَّ اُقَبِّلُ مَوْضِعَ السُّیُوْفِ مِنْکَ وَاَبْکِیْ قَالَ یَا اَبَتِ وَاُقْتَلُ قَالَ
اِیْ وَاللّٰهِ وَاَبُوْکَ وَاَخُوْکَ وَاَنْتَ مظلوم کربلا سائل ہوتے کہ یا ابا آپ کیوں گریان ہیں
جواب دیتے اے فرزند جائے تلوار کو تمہارے بدن کی چومتا روتا ہوں کہ زخم کی نشان ہیں + پوچھا اے
واقف اسرار کیا ہم ماری جائینگے بولے ہان قسم خدا کی تو اور برادر اور پدر تیری سب خون میں نہائینگے
قَالَ یَا اَبَتِ فَمَصَارِعُنَا شَتّٰی قَالَ نَعَمْ یَا بُنَیَّ قَالَ فَمَنْ یَزُوْرُنَا مِنْ اُمَّتِکَ
عرض کی یا جدا پس ہماری تربتیں بھی باہم دور ہونگی کہا ایسا ہی قضا و قدر کی تجویز حکم
خدا سے ٹھہری + سید الشہدا نے حلیفہ بار یسے سوال کیا + تمہاری امت میں کون ہماری مزار پر آئیگا

آٹھوین مجلس بیچ بیان غم رو انگی سید الشہدا تذکرہ اخبار بیچ شہادت اور ثواب زیارت کا

قَالَ لَا یَزُوْرُنِی وَیَزُوْرُ اَبَاکَ وَاَخَاکَ وَاَنْتَ اِلَّا الصِّدِّیْقُوْنَ مِنْ اُمَّتِیْ
سمجھایا کہ میری اور تیری باپ بھائی کی قبرون پر نہین قدم ڈالینگی مگر وہ لوگ جو امت
مرحومہ سی درجہ صدیق و محب خالص پائینگی مل عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ اَبِیْ غُنْدَرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ
عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ حِجْرِ النَّبِیِّ یُلَاعِبُهٗ
وَیُضَاحِکُهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَشَدَّ اِعْجَابَکَ بِهٰذَا الصَّبِیِّ
فَقَالَ لَهَا وَیْلَکِ وَکَیْفَ لَا اُحِبُّهٗ وَلَا اُعْجَبُ بِهٖ اوسی کتاب مین حسین ابن ابی
غندر اور نا قلان آثار سی روایت ہی کہ ابی عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام کی سند سی حکایت ہی
ایکروز امام حسین علیہ السلام خیر الانام کی آغوش ناز مین بیٹھی تھی اور سرور کائنات اونکو چھیڑ
کھیلتی ہنستی تھی بی بی عائشہ نی عرض کی بہت پیار ہی اپکو اس طفل سی اور ان سی جو اید یا تعجب
کرو ہر گز نہین کیونکر دوست نرکھون زیادہ جان سی وَهُوَ ثَمَرَةُ فُؤَادِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ
اِمَّا اِنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُهٗ وہ تو میری ثمر دل کا ثمر خانہ چشم کا نور نظر ہی جسم و روح کی تقویت
آرام جگر تسلی وہ خاطر اگر ہی خبردار ہو کہ بیدین میری امت کی اوسی شہید کرینگی + وقت بیکسی
اور غربت مین آری ظلم کی نہال زندگانی پر چلینگی + فَمَنْ زَارَهٗ بَعْدَ وَفَاتِهٖ کَتَبَ اللّٰهُ
لَهٗ حَجَّةً مِنْ حِجَجِیْ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَجَّةً مِنْ حِجَجِکَ قَالَ نَعَمْ وَحَجَّتَیْنِ مِنْ حِجَجِیْ
بعد قتل و دفن جو اوسکی زیارت کریگا + میری حج کا ثواب پورا لیگا + بی بی بولین اپکی طواف کا
حسنات پائیگا + فرمایا دو حج سی میری اجر اوسکا بڑہ جائیگا + قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَجَّتَیْنِ
مِنْ حِجَجِکَ قَالَ نَعَمْ وَاَرْبَعَةً قَالَ فَلَمْ تَزَلْ تُزَادُهٗ وَیَزِیْدُ وَیُضْعِفُ حَتّٰی بَلَغَ
تِسْعِیْنَ حَجَّةً مِنْ حِجَجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِاَعْمَارِهَا ہمتوا بہ رسول مقبول نی کہا ای خیر الوری
اکی سعی و مناسک سی بہتر ہوگا ارشاد کیا ہان ایسا ہی اجر زائر دیکھا بلکہ نوی حج و عمل بجا

فائدہ گنہگار راوی کا بیان ہی یو ہہین پی بی کی اعتراض درمیان مین آئی اور حضرت زیادہ اوسی مضاعف کرتی جاتی + ہر بار درجہ ترقی کو میزان قدر مین بڑہایا + تا کہ سستر حجہ و عمرہ نبوی سی مقابل بنایا + خبر فی المنتخب عن جعفر بن محمد علیہما السلام قال رحم اللہ شیعتنا انہم اوذوا فینا ولم نوذ فیہم کتاب منتخب فخری مین سند معتبر سی آیا ہی کہ جعفر صادق علیہ السلام نی ارشاد فرمایا ہی + خدا رحمت کری ہماری دوستونکو جو اہلبیت کی محبت مین ستائی جاتی ہین + اور ہم اونکی طاعت و پیروی سی کوئی ایذا نہین پاتی ہین شیعتنا منا قد خلقوا من فاضل طینتنا وعجنوا بنور ولایتنا جس طینت سی ہماری سرشت ہی اوسکی زیادتی سی شیعونکی پیدایش ہوئی ہی + اور ہماری نور ولایت و دوستی کی دستور سی اونکی مٹی گوندہی گئی ہی رضوا بنا ائمۃ ورضینا بہم شیعۃ وہ راضی ہماری امامت اور پیشوائی پر موفور ہین + ہم اونکی طاعت و جان فدائی سی مسرور ہین + تصیبہم مصائبنا وتبکیہم اوصابنا ویحزنہم حزننا ویسرہم سرورنا ہماری مصیبت اونکو سوگوار کرتی ہی + اور محنت پر آنکہہ اشکبار و غمناک رہتی ہی + ہماری حزن و الم سی وہ صاحب ماتم ہین + اور شادی و فرحت مین بہجت و نشاط سی توام ہین + ونحن ایضا نتالم لتالمہم ونطلع علی احوالہم ہم بہی اونکی رنج و قلق سی غمین و الیم ہوتی ہین + سب حال ظاہر اور باطن ماہر و علیم ہاکتی اور سوتی ہین + فہم معنا لا یفارقونا ولا نفارقہم پس وہ ہماری ہمسی دور نہونگی + اور ہم بہی اونسی جدا کبہی نہونگی + لان مرجع العبد الی سیدہ و معولہ علی مولاہ بدرستی کہ غلام کی بازگشت طرف آقا کی ہی + اور مرید کی توجہ جانب مرشد مولا کی ہی فہم یہجرون من عادانا ویجہرون بمدح من والانا ویباعدون من اذانا تحقیق کہ وہ ہماری اعدا سی بیزاری مین بہاگتی ہین + اور دوستونکی مدح و ثنا و منقبت کو

آٹھوین مجلس بیچ بیان عزم روانگی سید الشہدا حدیث فضل اہل بکا و شرف روز جزا

پکارتی ہین + جو ہمین ستاتی ہین اونسی دور جاتی ہین + راہ و رسم محبت کو پورا بجالاتی

ہین + اَللّٰھُمَّ اَحْیِیْ شِیْعَتَنَا مِنَّا وَمُضَافِیْنَ اِلَیْنَا خداوندا جلا تا رہنا الفت

کرنیوالونکو ہماری حیات ہین اور ملای رکہنا اونکی جماعت با اخلاص کو اہلبیت کی

زمرہ برکات ہین فَمَنْ ذَکَرَ مُصَابَنَا وَبَکٰی لِاَجَلِنَا اَوْتَبَاکٰی اِسْتَحٰی اللّٰہُ اَنْ

یُّعَذِّبَہُ النَّارَ جو ذکر مصیبت کو ہماری بیان کرکی روی + اور بسبب قدر و منزلت عظیم کی

ہماری نالان ہووی + یا جبہ کہ اوسی رقت نہ آئی دل محزون سی رونیوالونکی صورت بنائی

شرم رکہتا ہی غفار الذنوب و ستار العیوب کہ اوسی پاداش مین گناہ کی ستائی آخر تیمین

عذاب نار سی جلائی عقاب پہنچائی اور دوسری فضیلت اپنی سنو + جوش خوشی مین گریہ

پیار کی رقت کرو قَالَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَمَا عَیْنٌ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ

وَلَا عَبْرَۃٌ مِنْ عَیْنٍ بَکَتْ وَدَمَعَتْ عَلَیْہِ وَمَا اِلّٰا یَبْکِیْہِ اِلَّا وَصَلَ فَاطِمَۃَ

وَاَسْعَدَھَا امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا + کہ نہین ہی کوئی آنکھ خدا کی

روبرو پیاری مین سوا اوس آنسو بہانی کی محبوب باری زیادہ اوس چشم سی جو اشک بہای

اور امام حسین کی یاد بیکسی مین اوسی رونا آئی + مگر یہ کہ وہ رقت دہ غمدیدہ بتول عذرا سی

کرتی ہی + اور فاطمہ زہرا کو مدد خوشی اور بہجت دیتی ہی + وَوَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَدّٰی

حَقَّنَا اور وہ عین بنای دارین رسول الثقلین سی نظر اتحاد مین ملتی ہی + ہماری حق

اور طاعت کو پورا ظاہر کرتی ہی + وَمَا مِنْ عَبْدٍ یُّحْشَرُ عَیْنَاہُ بَاکِیَۃٌ اِلَّا الْبَاکِیْنَ

عَلٰی جَدِّیْ عَلَیْہِ السَّلَامُ خلایق مین کوئی آدمی نہوگا جو روز حشر آنکہونسی آنسو روان

سوای اہل بکای جد بزرگوار و مصایب سید الشہدا کی سوگوار کہ وہ بشاش ہونگی فَاِنَّہٗ

یُحْشَرُ وَعَیْنُہٗ قَرِیْرَۃٌ وَالْبَشَارَۃُ تَلْقَاہُ وَالسُّرُوْرُ عَلٰی وَجْہِہٖ بہشتی قرار دیا

آٹھویں مجلس مدینہ سے عسزم سفر سید الشہدا حدیث فضل اہل بکا و شرف روز جزا

شاہ مظلوماں جب محشور ہونگے تو اونکی آنکھیں نظارۂ کثرت نعمات سے روشن + بشارت

رحمت کی ملاقات سے آسودہ تن + سرور سے فورِ چہروں پر عیاں + حضور سے چین و آرام کی

وَالْخَلْقُ يُعْرَضُونَ وَهُمْ حُدَّاثُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَحْتَ الْعَرْشِ فِي ظِلِّ

الْعَرْشِ لَا يَخَافُونَ سُوْءَ الْحِسَابِ ساری اہلِ عرصات بلا میں عقبات کی کھپی اور بکری

پھرینگی + اور مجلس والی تعزیت کی مصاحبت میں امام حسین علیہ السلام سے سرگرم حکایات

آپس میں باتیں کرینگی + یعنی سایۂ عرش کی فرشِ عزت پر بیٹھی ہونگی + اندیشۂ حساب و کتاب سے

بیخوف و خطر آرام سے ہونگی + يُقَالُ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَأْبَوْنَ وَيَخْتَارُوْنَ

مَجْلِسَهٗ وَحَدِيْثَهٗ ملائکہ مقربِ الٰہی اونسے بشارت کہینگی + واسطے داخلۂ بہشت کی

امر کرینگی + وہ لذت میں خدمت مولا کی ایسی محو ہینگی + کہ فردوس پرا ونکی ملازمت کو ترجیح

دینگی + امام دینی جلسۂ اختلاط کو نہیں چھوڑینگی + خلدِ بریں کی جانبسے روے انبساط موڑینگی

وَاِنَّ الْحُوْرَ لَتُرْسِلُ اِلَيْهِمْ اِنَّا قَدِ اشْتَقْنَاكُمْ مَعَ الْوِلْدَانِ الْمُخَلَّدُوْنَ حوران

فردوس اونکو پیام شوق دینگی + سخنانِ محبت آمیز زبانِ حال پر ظاہر کرینگی + کہ ہم تمہاری

تمنای وصال میں کھڑی ہیں + جلدی آؤ کہ جذبۂ فراق ہمپر دشوار پڑی ہیں + ولدانِ

مخلدون بھی آرزو مند + حضور عالیہ انتظار قدوم اشرف کی پابند + فَمَا يَرْفَعُوْنَ

رُؤُسَهُمْ اِلَيْهِمْ لِمَا يَرَوْنَ فِي مَجْلِسِهِمْ مِنَ السُّرُوْرِ وَالْكَرَامَةِ وہ فریفتۂ لقای

مظلوم کربلا اونکی طرف سر نہ اوٹھائینگی + نظرِ رغبت میں کسی کو منہہ نہ لگائینگی + بسکہ

مجلسِ امام حسین علیہ السلام سے خوشی اور کرامت پائینگی بی مولا کی جنت الماوا کو بھی

نہ جائینگی + شاہد جمال سرمدی پر عاشق ہونگی + فدای حبِ احمدی کی واثق ہونگی +

مدام نشہ سے ولای ساقی کوثر کی سنت + نام و نشانِ الفت کی داغدار الست + آہ

فقلت زدنا فلما ولی
ولد العباس نظرت الیه
وهو یعطی الجند فقلت
لاصحابی من هذا الرجل
فقالوا هذا عبدالله بن

آٹھوین مجلس مدینہ سے عزم سفر سید الشہدا مشایعت فاطمہ خارج شہر مین اور مقال رقت افزا

اشک سے چہرہ دہونی والی + کوثر و تسنیم سے بہی ابرو پاتی ہین + سوز آہ مین ل جلاکی + قبر و برزخ کی خوشبو کو اوٹہاتی ہین + ایک غم کہانی سے پنجتن کی زمری مین شمار ہوتی + دو گہڑی کی مجلس مین آگے حساب روز جزا کا اندیشہ کہوتی ہین + نظم لمولفہ احسان بزم عزای شہ ہدی + تمنے سنا یہ مژدۂ جان بخش برملا + ماتم سے نور چشم نبی کی بہاؤ اشک ہی فرض عین اسکو نہ بہولو کرو ادا + سوز جگر کا داغ ہو سینہ پہ آشکار + ہاتہون سے پیٹو فرق مصیبت کی ہی یہ جا + اس غم سے بیقرار ہوے ساکنان عرش + قصر جنان مین سوگ نشین فخر انبیا + فاطمہ جو ذاکر خلف بو تراب ہی + ہر شہر مین ہی اوسکی بہر ادفتر بکا +

مجلس وداع فاطمہ کبری بروقت عزیمت شہ مدینہ با سلطان کربلا و مقال برای اعلی

مریضان بادۂ اندوہ ملال + و ستمیان سراچۂ حزن و ابتہال + مہجوران قافلۂ صبر و شکیبا و مستوران زاویۂ محنت و بینوائی + رہروان کاروان اشک و آہ + و پیادگان بار حسرت جازم قبر یا بگاہ + فاطمۂ کبری کی مصیبت صغرا کو وداع پدر بزرگوار مین منطقی کرو ایا نتیجۂ زاری و رقت کی واسطی اسطرح بیان کرتی ہین + کہ جب سامان خانہ ویرانی کا اہلبیت رسول کی گہر مین آیا + اور سب پیروجوان بنی ہاشم کا ہمراہ فرزند رسول کی سفر قرار پایا + ارض یثرب و حجاز مین شیون سے تہلکۂ عظیم پڑا + دل بندہ و آزاد مین یقین تہا کہ سید الشہدا کا پہر آنا نہوگا + زن و مرد مین سینہ زنی کا جوش و خروش تہا روح و تن مین الفراق کی نعرہ سے فنای حواس و ہوش + روضۂ احمد مین گنبد سے ہای نور عین کی آواز آتی + منبر و محراب سے مسجد کی نام امام حسین علیہ السلام پر چیخ کو فریاد جاتی روی ان فاطمة الکبری بنت الحسین کانت مریضة یوم خروج

٢٦١

قال لا فالتفت ابو عبدالله ع
طاعتک کما یجب طاعة رسول الله
الوحی عن الله قال لا قال فیجب
شهادتک رسول الله قال لا قال
ابو عبدالله علیه السلام فانت
ومن عندی بعضه فقال له
من کلام رسول الله ص بعضه
الله علیه وآله او من عندک فقال

آٹھوین مجلس مدینہ سی روانگی سید الشہدا مشایعت فاطمہ کبری خارج شہر اور وداع اقربا

وَالِدِهَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْعِرَاقِ کتاب منتخب فخری مین روایت کی ہی جب
امام حسین علیہ السلام کی سواری مدینہ سی ملک عراق کی طرف چلی ہی فاطمہ کبری بیٹی
حضرت کی روز ہجرت مین بہت بیمار تہی + صدمات محنت و مصیبت مین دست
روزگار سی گرفتار تہی + بَعْدَ اَنْ وَدَّعَ جَدَّهُ وَاَخَاهُ وَاُمَّهُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ
اَمَرَ اَخَاهُ الْعَبَّاسَ بِتَجْهِيْزِ الْجَيْشِ ہر گاہ شاہ دین پناہ تربت رسول و زہرا
بتول اور مرقد حسن مجتبی و قبور سایر اقربا کی وداع سی پہری عباس علی برادر باجان کو
مراتب طیاری لشکر اور سواری حرم مطہر کی فرمان دیہی + اوس نشان حیدر کرار نی
محمل و عماریان شترون پر باندہین + کئی قطار دروازہ عصمت سرا پر لاکی حاضر کین
پردہ اعزاز میں باہتمام بند و بست کیا + سوار ہونی کا اہلبیت کو حکم سر دست دیا
ہر ایک بی بی کجاوہ اور محافہ مین جا کی بیٹہی + ہر چیز آسایش و ضرورت کی اپنی پاس
رکہی + جب نوبت بر آمد ہونی کی زینب خاتون و ام کلثوم کی آئی + بیہیر ہا کی ناقہ پہ لا کی
بٹہی عماری آگی منگوائی + دست و بازو کو سرورنی تہام کی چڑہایا + ناظر حرم
ناموس نبی بسم اللہ کہکی تسمہ بڑہایا + ایک طرف رباب حرم محترم سکینہ خاتون کو اپنی
آغوش مین لیکی سوار + دوسری جانب اُمِّ لَیلی علی اصغر کو سنبہالی ہوئی + پیکیکا
صدای دورباش باصد احتشام بلند ہوتی + تزک و شان سی خدام کی صف سوار کیان
چلی پس فیقان باوفا زاد و جانبازی قراک مین باندہی آئی + عہدہ داران باصدق و
صفائی در دولت سرا پہ اپنی شبدیز چالاک بڑہائی + فرزند ایک براق دو رفتی
سا بہ طراق انبیای سلف کی نکلا + وارث شکوہ شاہ نجف رہوار کی زین پر بیٹہ
غرو شرف چڑہا + فرشتوں کی پرنی تعظیم سی جہکایا + پسمر نی چہرہ کو سر کہیم سی کہول دیا

آٹھویں مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا خارج شہر مشایعت فاطمہ کبری

جبرئیل علم اجلال کا حامل + اسرافیل نفیر رحلت کا عامل + روح القدس کا بدار بنا + میکائیل جلو میں
شاطر وار چلا + کوکبہ فریدوں وجم اوس روز سواری میں گرد تھا + طلیعۂ اختر وانجم نقیبوں میں نمود تھا
ایکطرف عون وجعفر و عباس نوجوان ادب سے ترکی وتازی پر دوان + ایک جانب شاہزادہ علی اکبر و
قاسم توسن لحاظ پر امام حجازی کے گرم جولان + گرد و پیش ماہ پیغمبر کی مانند خیل کواکب صحابۂ ثابت قدم
چلی + شان خیر البشر و دبدبۂ حیدر صفدر سے سلطان امم با الحرم نکلی + کیوں نہ حاضران مجمع غم
تھی سنا جاہ و حشم اپنے مولا کا + اور ایک تازان صف ماتم دیکھا مرتبہ شاہ عالم کی سپاہ نور
افزا کا + روز ہجرت وطن کیا سامان ناز و نعم ہمرہ چتر اقبال کی ہمراہ تھا + کیا رفعت و حشمت کا عمل
رکاب میں سید عرب و عجم کی مدنگاہ تھا + فریاد ہی کہ مراجعت مدینہ میں شام سے فقط لشکر نالہ و
آہ کا اہتمام تھا + امام حسین علیہ السلام کا نام اوسکی ساتھ بیان قتل عام اور تاراجی خیام
ہمرام تھا گھوڑا بی صاحب عزا بن آقا کی سیاہ پوش + فرزند یتیم سید سجاد با حال تباہ رقت سے
بیہوش + زینب خاتون وام کلثوم کالی کفنی گلی میں ڈالی + بانوان محزون داغ مرگ فرزند و
دلکو سنبھالی + سب کربلا و کوفہ و دمشق کی بار مصیبت اوٹھائی + غارت خانمان کی کہانی
ضرب تازیانوں کی نشانی نہ یہ لائی فوج نہ لشکر و سپاہ و نہ کثرت ناس + نہ قاسم نہ علی اکبر
نہ عباس + لوگ پرسے کو آتی + رقت میں سبکو رلاتی + فکانا اذا المسیر تبعتہ فاطمۃ
الکبریٰ الی ظاہر المدینۃ وتعلقت باذیالہ خلاصہ کلام امام انام بروایت
سید و شیخ مفید شب یکشنبہ اٹھائیسویں شہر رجب سال شصتم ہجری وطن سے رانکو نکلی جور
ستم اعدا کی ہاتھ سے بادیہ توکل میں با امید خدا چلی + ناگاہ فاطمہ کبرا جو مسافران حرم سے باقی رہی
تھی + شوق پدر میں اوٹھی شتاب ہوکی پیادہ پا شہر مدینہ کی باہر باپ کی دامن سے جالپٹی
وقالت لہ یا ابی کیف تندعنی وانا ابقی بعدکم ضعیفۃ علیلۃ

آٹھوین مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا خارج شہر مشایعت فاطمہ کبری

غَرِیْبَۃً ذَلِیْلَۃً اونسی کہا ای پدر سبکو اپنی ہمراہ لیجاتی ہو + مجہی اکیلی گہر مین قرین نالہ و آہ
چہوڑی جاتی ہو + تمہاری پیچہی مین کیونکر دن گذرانون + جو بیمار و ناتوان ذلیل و خوار و عاجز ہون
وَلَیْسَ مَعِیْ مَنْ یُّوْنِسُنِیْ کوئی میری پاس عزیز و ہمدرد نہین + جو شدت وحشت مین
اوسکی ساتہہ دل بہلاؤن + ایک دوست ہمزبان نہین + جو ابتلای مصیبت مین مشغلہ صحبت
سی تہوڑا ارام و چین پاؤن + وَکَیْفَ اَسْتَقِرُّ بَعْدَکُمْ وَاَرٰی مَنَازِلَکُمْ خَالِیَۃً مِنْکُمْ
کس بہانی سی جسکو اپنی تسکین و تسلی سمجہون + جو تمہاری جای نشست و برخاست اور خوابگاہ کو
خالی دیکہون + وَلَا اَرٰی فِیْہَا اَنِیْسًا وَّلَا صَدِیْقًا وَّلَا جَلِیْسًا یُنَادِمُنِیْ وَیُلَاطِفُنِیْ
اور مکانون مین کوئی انیس و دوست و مہربان نظر نہ ائی + جو مجہی الفت کا سہارا دی پکار کی
درد بیخودی مین غش سی جونکائی + یَا اَبِیْ خُذْنِیْ مَعَکَ فَلَیْسَ لِیْ صَبْرٌ عَلٰی فِرَاقِکَ
وَفِرَاقِ عَمَّاتِیْ وَاَخَوَاتِیْ خُصُوْصًا اَخِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الرَّضِیْعِ ای بابا میرا ہاتہہ پکڑکی
محمل مین بٹہا دو اپنی ساتہہ لیچلو + اکیلی گہر مین دیوارون سی سر ٹکرانی کو چہوڑ دو عاجزی پر رحم
کرو + مجہی طاقت تمہاری الم فراق مین صبر کی نہین + دوری سی پہوپہی اور بہنین خصوص
چہوٹی بہائی عبد اللہ کی جان کو چین نہین + ثُمَّ بَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْہَا
بعد ازان زار زار نکلکر بیتابانہ ضعف سی گری + اتنا روئی کہ بیہوش ہو گئی + فَلَمَّا رَاٰہَا الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ
السَّلَامُ بِاَسْوَءِ حَالٍ ذَرَفَتْ دُمُوْعُہٗ مِنْ عَیْنَیْہِ جب امام حسین علیہ السلام
اپنی ناز پروردہ کا وہ برا حال دیکہا + ترس کہا کی فرط اندوہ اور ملال سی رو دیا + وَاجْتَمَعَ
ہَمُّ الدُّنْیَا عَلَیْہِ وَکَثُرَ فِکْرُہٗ وَضَاقَ صَدْرُہٗ ساری دنیا کی غم و الم کا ہجوم ہوا +
کثرت فکر و اندیشہ سی چہاتی مین دم رکا + وَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ وَحَرَّکَ شَفَتَیْہِ
بِالدُّعَاءِ سر کو آسمان کی طرف اوٹہایا + لب معجز بیان کو دعا سی آشنا کیا + خداوند میری عیال و

آٹھوین مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا تاج شہر شابیت فاطمہ کبریٰ

اطفال کی مصیبت کو دیکھنا + اس مریضہ کو آزارِ فرقت مین وارو ہی مصابرت دینا +

وَمَدَّ يَدَهُ اِلَيْهَا وَاَجْلَسَهَا اِلٰى جَانِبِهٖ وَهُوَ مَحْزُوْنٌ وَمَشْغُوْلٌ بِالْبُكَآءِ

دستِ شفقت کو پہیلایا + فاطمہ کو اوس خاکِ حسرت سی اوٹہا کی زانو پر بٹہایا + روتی

جاتی + حزن و اندوہ مین تسلی فرماتی + فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّتِيْ فَاطِمَةُ اِذْهَبِيْ اِلٰى

دَارِكِ وَاسْتَاْنِسِيْ بِجَوَارِكِ کہا ای میری پیاری بیٹی فاطمہ اپنی گہر کو جاؤ اور طفلان

زنانِ ہمسایہ مین جی کو بہلاؤ وَاَنَا اِذَا وَصَلْتُ اِلَى الْعِرَاقِ وَاسْتَقَرَّ لِيَ الْجُلُوْسُ

فِيْهَا اَرْسَلْتُ اِلَيْكِ اَخَاكِ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَوْ عَمَّكِ الْعَبَّاسَ يَاْتِيْ

بِكِ اِلَيْنَا فَطِيْبِيْ نَفْسًا وَقَرِّيْ عَيْنًا + مین جب ملکِ عراق کو پہونچونگا + وہان

آرام سی قرار کرونگا + یعنی کو تیری بہائی زین العابدین یا چچا عباس کو بہیجونگا دل خوش رہو

آنکہونکو روشن کہو + فَلَمَّا تَيَقَّنَتْ فَاطِمَةُ بِالْفِرَاقِ وَرَاَتْ اَهْلَهَا عَلٰى مُتُوْنِ

النِّيَاقِ جب فاطمہ کو دوری پدر اور سکونت وطن پر یقین ہوا عماری کو سواری کی اونٹون کی

اونٹون پر روان پایا + وَاَبُوْهَا الْحُسَيْنُ يَتَقَدَّمُهُمْ وَهُمْ سَائِرُوْنَ قَدْ جَدَّ

الْمَسِيْرُ دیکہا والد بزرگوار کی سب سی قدم بڑہاتی ہین + اور ساری چہوٹی بڑی اہلِ حرم

اوس مریضہ کو چہوڑکی جاتی ہین + فَنَادَتْ فَاطِمَةُ بِاَعْلٰى صَوْتِهَا يَا اَبَاهُ يَا عَمَّاهُ

بِاللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَوْقِفُوا الضَّعِيْفَةَ الْعَلِيْلَةَ حَتّٰى تُزَوِّدَ مِنْكُمْ وَتُوَدِّعَكُمْ

وَتُقَبِّلَ اَخَاهَا تَرْجِعُ عَنْكُمْ بیتاب ہوکی چلاتی ای بابا ای چچا اللہ کی قسم ذرا تہرو

ذرا کہری رہو مین گرتی پڑتی چلی آتی ہون + واسطی مریضۂ عاجزہ کی ٹہر جاؤ تاکہ سب سی

دل کہول کی ملی خصوص اپنی چہوٹی بہائی علی اصغر کی پیار مین ہو لی + وداع مین سب کی گلی

لگکر خدا کی حوالی کری + وَهِيَ تَمْشِيْ وَتَعْثُرُ بِاَذْيَالِهَا و بہکی ماری شوق کی

آٹھوین مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہداء خارج شہر مشایعت فاطمہ کبریٰ

دوڑی جاتی ضعف کی سبب ٹہوکرین کہاتی + مانند گرد کاروان اونکی پیچھی رواں تہی نارسائی مراد و مقصد سی نالان و گریان فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ صُرَاخَ فَاطِمَةَ وَبُكَاءَهَا رَجَعَ اِلٰى عِنْدِهَا فَخَاطَبَهَا بِكَلَامٍ لَيِّنٍ جو امام حسین علیہ السلام نی فریاد و زاری فاطمہ کی سنا + گہوڑا پہرا کی پاس آکی زبانِ شفقت و مہربانی سی نام لیا + وَقَالَ لَهَا يَا بِنْتَ ارْجِعِي يَا فَاطِمَةُ وَاسْتَعْمِلِي الصَّبْرَ کہا ای فاطمہ زیادہ بیقراری سی لکو نہ کڑہاؤ + گہر مین پہر جاکی بار صبر کو اوٹہاؤ + فَاسْتَعْبَرَتْ وَبَكَتْ وَقَالَتْ يَا اَبَتِ لَا تَلُمْنِي فَاِنَّهُ خَطَرَ بِبَالِي اَمْرٌ خَطِيرٌ فَبَقِيتُ بَيْنَ هَمٍّ وَتَفَكُّرٍ انہون نی اشک بہرائی در دِجگر سی یہ کلام سنائی + ای پدر مجہی گہبرانی اور بیتابی سی باہر دوڑی آنی پر ملامت نکرو + انصاف سی دیکہو کیا صدمہ پڑا ہی + طاقت بیان سی زیادہ ماجرا ہی + کہ غم و الم بہری اکیلی گہر مین ہونگی + بیماری مین جانکاہ صدمہ فراق کا سہونگی وَنَفْسِي تُحَدِّثُنِي بِاَنِّي مَرِيضَةٌ وَاَخَافُ اَنْ يَزْدَادَ مَرَضِي وَاَمُوتَ قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَنِي اَحَدٌ مِنْكُمْ میری دلکو تشویش ہی کہ بیمار ہون ہرگاہ مرض نی زیادتی کی اور مرگئی پیش از تمہاری پہر آنی کی تو حسرت دیدار باقی رہی فَاُرِيدُ مِنْكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِحَطِّ الرِّحَالِ سُوَيْعَةً حَتّٰى اُوَدِّعَ مِنْكُمْ وَدَاعَ مُفَارِقٍ لَا يَعُودُ چاہتی ہون کہ میری اوپر احسان کرو دم بہر اپنی قافلہ کی باگ پہرالو + تاکہ مین پہر سب سی ایکبار وداع ہولون + ایسا کہ ڈرتی ہون پہر نصیب نہو کا جو ملون + وَاَصْبِرُ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ لِي بِاَمْرِهِ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ آیندہ صابر و شاکر بیٹہون تاکہ ہماری واسطی حکم دی خدا + پکڑی اونکو جو اعدائی باپکو گہر سی نکالا اونہی بیچین آرام کیا + فَبَكَى الْحُسَيْنُ مِنْ كَلَامِهَا وَاَمَرَ بِحَطِّ الرِّحَالِ امام حسین علیہ السلام نی

آٹھویں مجلس مدینہ سے روانگی سید الشہدا خلاصۂ شہر مشایعت اور وداع فاطمہ کبریٰ

اوسکی باتوں سے ہنسکی رو دیا + اور توقف کرنیکو لشکر اور محامل حرم کی واسطی حکم کیا + وَقَالَ

یَا فَاطِمَۃُ تُوَدِّعِیْ مِنْ اَھْلِكِ جبکہ شتر چلنی سے روکی + سید الشہدا عنان مرکب پیمبر کی

پہیری + فرمایا ای فاطمہ اب ماں بہنوں ہیں ہر ایک سے جا کی ملو + سبکو خاطر خواہ جیا

وداع کر لو + فَاَتَتْ اِلیٰ نَحْوِ النِّسَاءِ وَتُوَدِّعَتْ مِنْهُنَّ جَمِیْعًا فاطمہ فوراً شتر کی

پاس جن پر اہلبیت سوار تہی آئی + ہر ایک سے گلی ملکی فقرات حسرت کہکی مرثیہ حالت بیانی

فَالْتَقُوْھَا النِّسَاءُ بِصُرَاخٍ وَعَوِیْلٍ فَاَحْدَقُوْا بِھَا التَّوْدِیْعُ عورات حرم نی اوسکو

چار طرف سے درمیان میں لیا + اہ و نالہ ورقت میں اوس بیقرار کو رخصت کیا + فَقَالَتْ

اِئْتُوْنِیْ بِاَخِی الرَّضِیْعِ الصَّغِیْرِ اُوَدِّعُ مِنْهُ وَاَرْجِعُ جب سب رسم مفارقت ادا

کر چکی + اور باری باری اشک حسرت بہا چکی + فاطمہ نی کہا اخری آرزو ایک

اور ہی اوسی بر لاو + میری چہوٹی بہائی عبد اللہ کو دکہاو + پیار سی وداع میں سینہ پر لگا لوں

حسرت پاس میں اپنی گہر پہر جاؤں + فَاَتَوْھَا بِاَخِیْھَا علی اصغر کو مانکی آغوش سے لیکر

بیچ محمل سے اوس کو لیکر اصغر کو باہر نکالا + فاطمہ کی ہاتہ میں اوسکی بہائی کو دیا + لپک کر

ہنسنا رگل کی ساتہ کیا + فَاَتَاہُ وَاَتَتْهُ تَمِیْلُ حَتّٰی لَوَّنَھَا وَصَمَّتْ بِیَدِھَا وَضَمَّتْهُ

اِلٰی صَدْرِھَا جو فاطمہ نی ہمارا آرام دل وجگر کو پایا + بیتابی میں ہاتہ پہیلا کی

سینہ سے لگایا + فرط شوق میں رنگ چہرہ کا متغیر ہوا + بوسی لیکی رخسار پر اوسکی منہ کو رکہا

وَقَالَتِ النِّسَاءُ اِمْضُوْا سَالِمِیْنَ بِحِفْظِ اللہِ تَعَالٰی وَاَخِیْ یَبْقٰی عِنْدِیْ

عورات حرم سے کہا اب تم سب امان خدا میں بسلامت سفر کرو + بہائی کو وا ماں

میری پاس رہنی دو یہ تو جاتی ہر ایدہ وش دکہا دین ریگا + اوسکی باتیں اور پیارے دل

بیقرار بہلیگا + گہوارہ ناز میں جہلا کی سلاونگی + شیرہ حیات کا بجای دودہ پہنا کی پلاؤ

قال حدثنا علي بن محمد بن قتيبة النيسابوري
حدثنا عبد الواحد بن محمد العطار
كمال الدين لابي جعفر بن بابويه رض
قال حدثنا عبد الواحد بن ...
بن سليمان عن محمد بن اسماعيل بن بزيع
عن حيان السراج قال سمعت
اسماعيل بن محمد الحميري يقول كنت
اقول بالغلو واعتقد غيبة
محمد بن الحنفية زماناً فمن الله
علي بالصادق جعفر بن محمد عليه
السلام فانعقد في من الشان

شہادت امام حسین علیہ السلام کی موجبات اور تذکرۂ فضائل خمسۂ زیارات نزول ملائکہ و جنات

پیشتر چلیں اوس حال میں فاطمہ کی سوز فراق سے آہ شرر بار کرتی تہیں فاطمہ بہی تکی
پیچہی نگاہ حسرت و یاس و کہینچ مانند نقش قدم خاک پر پڑی نعرہ کرتی + ہای بابا کی ساتہ
پہوپہی کا نام لیتی وای سکینہ کی ہمراہ ذکر علی اصغر میں جان دیتی عباس چچا کی غمخواری کو یاد کرتی
زین العابدین بہائی کی پرستاری سے دم بدم بہرتی علی اکبر کی شادی کا دل میں ارمان اطفال
ہمسایہ کی فراق سے لالہ خالی گہر میں جانی سے بیزار تہی آزادہ جہوری میں اقربا کی مرنی پر طیار تہی

نظم لمولفہ بس ختم سخن آگی نہیں طاقت گفتار + پہٹتا ہی جگر سینہ میں بیساختہ ہر بار
اب قافلہ آہ و فغاں جاتا ہی پی ہم + اور خاک پہ حسرت سی تڑپتا ہی دل زار + شیون ہی سب
ہای حسینا کی صدا کا + ہیں ساری محب سوگ میں با دیدۂ خونبار + ناظر یہ وہ ماتم ہی کہ ہی
عرش سے تا فرش سب فاطمہ کی ساتہ ہیں شہ کی عزادار

ہوا تب اقتدا امام ابرار و موجبات البکاء فی عاشوراء فضیلت ملاحظہ ہادی
لسان الذاکرین میں چالیس حدیث لکہا ہی لاکن حقیر فی مجالس الا
خیار میں درج کیا ہے وہ تتمہ پایا ہے

عارفان مقامات عشق و محبت جانتی ہیں کہ جو قرب الہی کی زیادہ طالب ہیں معرکۂ
امتحان میں شدت بلا کو اوٹہاتی ہیں اور عمر ان کا نسبت شوق و الفت پہچانتی ہیں کہ جتنی
وصل کی بہا کی راغب ہیں جان و مال کو فرحت سے اٹہاتی ہیں + اور یہی حال ہی شاہ حسینی کی
توجہ التفات کا + جس نے اپنا فریفتہ دیکہا ہر حصہ سوز و گداز میں انواع التہاب کی ستایا
شعر ہر کہ دریں بزم مقرب تر است + جام بلا بیشترش میدہند + آخر کہ جب تحمل صبر
میں صادق پایا + تو اوس کا رتبہ قدر و منزلت سب سے بڑہایا جلوہ کا کمال میں جوش تہا

سپاہ ملائکہ کا راہ کہ میں آنا اور لشکر جنات کا بھی ہجوم لانا

غیرتِ کہکشان بناتی شارعِ عام پر گذرتی تھی + وَلَقِيَهُ أَفْوَاجٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُسَوَّمَةِ فِي أَيْدِيهِمُ الْحِرَابُ عَلَى نُجُبٍ مِنْ نَجَائِبِ الْجَنَّةِ پرتو ماہچہ علمِ سپہ دامانِ صحرا و بیابان نور افشان نظر آتا + اور نشانِ نعلِ سمندِ غازیانِ مجاہد کی دیدۂ بہرام و ماہ درخشان ہوتا + دوسری روز جب طلیعۂ سپاہِ فجر جلو میں امامِ غربِ شرق کی نمودار ہوا شہسوارِ مہر نگارانِ سپہر پر تیغِ شعاع نکالی سامنی خورشیدِ دین کی برق وار آیا + ناگاہ جنودِ ملائکہ مسوَّمہ رہوارِ جنت پر سوار بدن میں سجی ہوی اسلحہ کارزار + دلاوری طنطنۂ دلیری اور شجاعت دکھاتی + ہاتھ میں نیزہ اور تلوارِ حمایتِ دین کی چمکاتی قبلہ کی طرف سی مانندِ ابرِ رحمت بارانِ درود برساتی آئی + اور مقابل میں پادشاہِ جن و انس کی مثلِ غلامانِ جان نثار نقارۂ نصرت بجاتی پری بنائی فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ پای علم سلام صفِ ادب باندھکی سرِ تسلیم جھکایا + نقیبِ شوکت و اقبال نی نگاہ روبرو کا غل مچایا امامِ ارض و سمانی زمامِ سمندِ عرش خرام کو روکا + اور جوابِ سلام پا اونکی طرف نظرِ لطف و عنایت سی دیکھا + وَقَالُوا يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ بَعْدَ جَدِّكَ وَأَبِيكَ وَأَخِيكَ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ أَمَدَّ جَدَّكَ بِنَا فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَدَّكَ بِنَا ملائکہ نی عرض کی ای حجتِ داور بعد جد و پدر و برادر کی ہماری ہاتھ سی خدا نی تمہاری نانا رسول اللہ کی بہت جا امداد و حمایت کی اور ہمنی لوازمِ جانبازی اور نکو نثاری شقۂ کفر میں سعی بی نہایت کی اب پروردگار نی ہمکو آپکی خدمت میں بھیجا ہی + اور نصرت و یاری کا حکم باری ملا ہی کہ جبتک تن میں جان ہی بطریقِ سربازی میں بڑھا ہیں + اور تا دستِ رس آسمان پہلوی تلاش میں دشمنوں کی روبرو سی پشت نہ پھرائیں + منافقوں کی نقشِ حیات کو آبِ تیغ سی مٹائیں اور حق اونکی

بالفعل بامامة موسى بن جعفر عليهما السلام وفرقة ... الواقفين منهم ... رجعوا عن جعفر وقالوا بامامة اسماعيل ... [illegible]

الاسماعيلية ... وكان اكبر اخوته ... عند ابيه عليه السلام ... وادعى الامامة بعد وفاة ابي عبد الله عليه السلام ... القول بامامة موسى ... [illegible]

۲۸۱

... فكان يرى راي الزيدية في الخروج وكان شجاعا سخيا وكان يصوم يوما ويفطر يوما ... الضيافة وخرج على المامون في سنة تسع وتسعين ومائة بالكوفة ... اصحابه ... الى المامون فوصله واكرمه وكان ...

... مع عبيد الله بن الحسين ... فابوا ان ... مع محمد بن جعفر ... خرج التوقيع من المامون اليهم ... الطالبية التي خرجت عليه ... ان المامون ... يحتمل السلطان ... وكان المامون يحتمل منه ... [illegible]

سپاہ ملائکہ اور لشکر جنات کا راہ مکہ میں آنا

قدمِ ثبات کو ضربِ تیغ سے ملکِ عدم تک بھی ہٹاتے ہیں فقال لهم الموعد
حفرتي و بقعتي التي استشهد فيها وهي ارض كربلا فاذا اماوردها
فاتوني اوس حجتِ خدا نے زبانِ معجز نما سے فرمایا + بارک اللہ اور مرحبا الا ہمارا انتہا
ساتنہ وعدہ روزِ جہان سوزِ عاشورا زمینِ عراق میں کربلا ہے + کہ اوس جا میں شہید
اور دفن ہونگا وہ قربانگاہِ آلِ عبا ہے ہرگاہ وہاں پہنچونگا تم آنا اور جو امر کرون
اوسکو بجا لانا فقالوا يا حجة الله مرنا نسمع و نطع فهل نخشى من عدو
يلقاك فنكون معك فرشتہائے ربِ علا بولے اے خلیفۂ کبریا جو آپنے حکم دیا
وہ سنا اور طاعت میں قبول کیا + لاکن اندیشہ ہے مبادا ہم نہوں مخالفین آتے ہیں اور
کوئی طرح کا آزار آپکو پہنچاتے ہیں فقال لا سبيل لهم علي ولا يلقوني بكريهة
او اصل الى بقعتي اوس جناب نے جواب دیا ہرگز اعدا کا مقدور نہیں جو روا رکھیں
ما دامی کہ میں اپنے محل شہادت پر وارد ہولوں ذرا بھی ایذا دے سکیں + ناچار وہ سب
ملائکہ رخصت ہوئے اور قدم در رکابِ امام کا بوسہ لیکے پھرے واتته افواج من
مسلمي الجن پس جب سواری اوس شہسوار عجم و عرب کی پیشتر چلی ناگاہ مسلمانان
جن کی سپاہ راہ میں ملی صلاح و تقوی کی سلاح میں سجا کے آتی اور مغفرت و حمیت کا
جوشن و مغفر پہنے جلوہ نما ہوئی فقالوا له يا سيدنا نحن شيعتك و انصارك
فمرنا بامرك وما تشاء مثال خدام سب نے سلام کیا + اور بعد تعظیم و تکریم یہ
کلام سنا دیا + اے مولا تمہارے دوستدار و انصار جان نثار ہیں جو چاہو حکم دو بلا توقف
اختیار کریں فلو امرتنا بقتل كل عدو لك وانت بمكانك لكفيناك
ذلك ساری دشمنوں کی قتل میں اگر آپکا اشارہ ہو تو سفر اقامت میں سبھی ہوئے اونکی بلا

راہ مکہ میں جبا نا لشکر ملائکہ اور جنات کا آنا

تماشا دیکھو ہر ایک بیچارہ فنا فی النار کرتی ہین + اور دنیا مین ایک بہی زندہ نہین رکھتی ہین فجزاہم الحسین علیہ السلام خیرا یہ پیام ارادت فرجام سنکے امام نی شاباش کہی اور مقام تحسین مین جزای خیر دی + وقال لهم اوما قرأتم کتاب اللہ المنزل علی جدی رسول اللہ ارشاد کیا تمنی قرآن مجید کو نہین پڑہا ہی جو میری نانا رسول حمید پر نازل ہوا ہی اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ خدا نی اس ایت مین کیا فرمایا ہی + مرگ سی چارہ مفر نہین بتایا ہی واذا اقمت بمکانی فبما ذا یبتلی ھذا الخلق المتعوس وبماذا یختبرون اگر مین اپنی جا سی حرکت نکرون تو یہ منافقین کس ابتلای ہلاکت مین امتحان کی جائین + اور ہر گاہ فلکگاہ مین قدم نرکہون تو قوم بہی امید جہ مانند کہ کرک میری کمین مین ہین کسکو آزار پہنچائین ومن ذا یکون ساکن حفرتی بکربلا وقد اختارھا اللہ یوم دحا الارض وجعلها معقلا لشیعتنا ویکون لهم امانا فی الدنیا والاخرۃ کون ہی سطح مقتل پر لوٹتا رہی اور میری لحد کی اندر کربلا مین ارام کری کہ خدا نی جب دامن خاک دست قدرت سے پہیلایا تو اوس مین پاک اور طیب کو میری واسطی اختیار کیا دوستونکی لئی پناہ دنیا و اخرت بنایا اور اوسکو محل شرف ومباہات ہی قرینہ کرامت دیا ولکن تحضرون یوم السبت وھو عاشورا الذی فی اخرہ اقتل لاکن تم سب یوم عاشورا کو حاضر ہو گے کہ اوس دن کی آخر کو مین قتل کیا جاونگا ولایبقی بعدی مطلوب من اھلی ونسبی ولخوتی واھلبیتی ویسار براسی الی یزید میری شہادت کو کوئی مطلوب اہل شقاوت باقی نہین رہیگا اور اولاد رسول میری بہائی بہت

راہ مکہ مین لشکر ملائکہ اور جنات کا آنا حرم خدا مین سید الشہدا کا پناہ لینا

مارے جانے سے ایک نبی کا سر کاٹ کے بیزید کو ہدیہ دینگے اہلبیت کو غارت اور اسیر کرینگے وہ بہوک پیاس مین اطفال کا تڑپنا درد فراق سے عیال کا سر پٹکنا شور ماتم کی دہوم سید اوگر وبکا ہجوم فقالت الجن نحن واللہ یا حبیب اللہ وابن حبیبہ لولا ان امرک طاعۃ وانہ لایجوز لنا مخالفتک قتلنا جمیع اعدائک قبل ان یصلوا الیک لشکر جنات نے عرض کی اے حبیب خدا فرزند محبوب الہی ہم تابع فرمان ہین اور دل وجان سے آپکی ارشاد پر سب قربان ہین اگر ہمکو تمہاری حکم قدر توام کی طاعت مد نظر نہ ہتی اور خلاف رضا قضا اقتضا کی حرکت جایز ہوتی ہر اینہ آل عبا کی ساری اعدا کو قتل کرتی وہ مشرکین ہماری ضرب حرب سے زندہ نہ رہتے پیش ازاسکی جو وہ ستمگر آپکو آزار پہنچاتے اون سبکی نام ونشان دنیا سے فی النار ہوجاتی فقال لھم واللہ اقدر علیھم منکم ولکن لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ سرور انام نے ارشاد کیا قسم خدا کی مین تمسے بہت زیادہ قدرت وطاقت رکہتا ہون اگر اشارہ سے انگشت سبحہ نما کے چاہون تو اون سبکو ایک لحظہ مین فنا کر دون ہر گاہ غضب کی آستین چڑہاؤن تو شہر وبلاد مشرکین کو اولٹ دون لاکن مجہے امتحان صبر دکہانا ہے اونکو تسلیت ورضای یزدان سے قدم نہین ہٹانا ہے ہلاک ہو جسنے نشان ہدایت سے آنکہہ بند کی زندہ جاوید رہا جسکو برہان سعادت کی تلاش رہی وکان دخل الحسین مکۃ وکان دخولہ ایاھا یوم الجمعۃ لثلاث مضین من شعبان وھو یقرء پس فوج جنی جان نے امام زمان سے مراجعت کی اجازت پائی اپنی مکان اور منزل مین جاکی اندیشہ مولا سے خاک اوڑائی روز جمعہ تیسری شعبان کو وہ قبلہ کعبہ وحرم

شہادت کی موجبات کو جمع پایا مکہ میں متواتر قاصد اور نامہ اہل کوفہ کا طلب کو آنا

خانۂ خدا میں داخل ہوئی اور اس آیت کو قرآن سی کلام الٰہی کی پڑھتی تھی وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ثُمَّ لَزِمَهَا وَبَلَغَ أَهْلَ الْكُوفَةِ هَلَاكُ مُعَاوِيَةَ وَعَرَفُوا خَبَرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جب بیت الشرف میں چند روز اقامت فرمائی اور خبر وفات معاویہ و ہجرت حضرت امام حسین علیہ السلام مکہ میں اہل کوفہ نی پائی فَاجْتَمَعَتِ الشِّيعَةُ فَكَتَبُوا إِلَيْهِ ثُمَّ سَرَّحُوا بِالْكِتَابِ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِسْمَعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ وَالٍ ثُمَّ لَقُوا

مقدم سید الشہدا میں جمع ہو کی نامہ لکھا اور عبداللہ بن مسمع ہمدانی و عبداللہ ابن وال کی ہمراہ بھیجا فَخَرَجَا مُسْرِعَيْنِ حَتَّى قَدِمَا عَلَى الْحُسَيْنِ بِمَكَّةَ لِعَشْرٍ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وہ دونو قاصد کوفی شتابان چلی دسویں ماہ رمضان کو سرور انام کی پای بوس پر مشرف ہوئی ثُمَّ لَبِثُوا أَهْلُ الْكُوفَةِ يَوْمَيْنِ بَعْدَ تَسْرِيحِهِمْ بِالْكِتَابِ وَأَنْفَذُوا قَيْسَ بْنَ مُسْهِرٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَعُمَارَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ إِلَى الْحُسَيْنِ وَمَعَهُمْ نَحْوُ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ صَحِيفَةً مِنَ الرَّجُلِ وَالِاثْنَيْنِ وَالْأَرْبَعَةِ نامہ بردن کی روانہ ہونیکے جب دو روز گذری غلبہ بیقراری سی اہل کوفہ نی پھر عرایض شوق لکھی امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں ہمراہ قیس ابن مسہر و عبدالرحمٰن ارسال کیں کوئی تحریر ایک شخص واحد کی اور بعض میں دو دو تین تین چار چار مشاہیر قوم کی نام اسطرح کی ایکسو پچاس خط گذری تا آنکہ تحریریں ملاحظہ فرماکی رکھی وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَتَأَنَّى وَلَا يُجِيبُهُمْ فَوَرَدَ عَلَيْهِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ سِتُّمِائَةِ كِتَابٍ اور عالم اسرار لوح و قلم صحایف کو پڑھتی اور کسیکو جواب رقم نہیں کرتی کوفہ کی طرف سی نامہ

عليه السلام وهم الشيعة فاذا قيل الامامية ... الاقوال المتقدمة ثم امامة ابي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام ... الائمة الى خروج ... جميع الاقوال ... الائمة وانصراف الامامة الى ... النص عليه من ابيه ... فانه ... عليهم السلام ... من الكلام ... على الكذب ...

ما رواه محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم ... عن احمد بن مهران عن محمد بن علي عن معاذ بن كثير عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له اسأل الله الذي رزق اباك منك هذه المنزلة ان يرزقك من عقبك قبل الممات مثلها فقال قد فعل الله ذلك قال قلت من هو ... فاشار الى العبد الصالح وهو راقد فقال هذا الراقد وهو غلام

٢٨٥

وبهذا الاسناد عن احمد بن مهران عن محمد بن علي عن موسى الصيقل عن المفضل بن عمر قال كنا عند ابي عبد الله عليه السلام فدخل ابو ابراهيم وهو غلام فقال استوص به وضع امره عند من تثق به من اصحابك وبهذا الاسناد عن محمد بن ... عن عبد الله بن العلاء عن الفيض بن المختار قال قلت لابي عبد الله عليه السلام خذ بيدي من النار من لنا بعدك فدخل علينا ابو ابراهيم وهو يومئذ غلام فقال هذا صاحبكم فتمسك به وبهذا الاسناد عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي نجران عن صفوان الجمال عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال له منصور بن حازم ... ان الانفس يغدى عليها ويراح فاذا كان

شہادت کے موجبات کو جمع پایا کہ ہیں متواتر چہ سے اور نامۂ اہل کوفہ کا طلب کو آنا

اور قاصد کا روز جوش ہوتا ایسا کہ چہ سو قطعہ ایکدن میں نظر سے پی ہم گذرتا و تواتر

اَلْکُتُبُ حَتّٰی اِجْتَمَعَ عِنْدَہٗ فِی نُوَبٍ مُتَفَرِّقَۃٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ کِتَابٍ

انکی اوسیہی اسقدر نوشتہ ہای ارادت حضرت کو پہنچی کہ ایام مختلف میں بارہ ہزار لفافہ

جمع ہوگئی عَنِ الشَّعْبِی قَالَ بَایَعَ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا

مِنْ اَہْلِ الْکُوْفَۃِ عَلٰی اَنْ یُّحَارِبُوْا مَنْ حَارَبَ وَیُسَالِمُوْا مَنْ سَالَمَ

شعبی نی روایت کی ہی اہل کوفہ سی چالیس ہزار نامردونکی شاہ دین سی بیعت

ہوئی تاکہ امام حسین علیہ السلام جسکی ساتھ لڑین خواہ صلح کرین وہ لوگ حضرت کے

مطیع اور منقاد رہین فَعِنْدَ ذٰلِکَ رَدَّ جَوَابَ کُتُبِہِمْ یُمَنِّیْہِمْ بِالْقَبُوْلِ

وَیَعِدُہُمْ بِسُرْعَۃِ الْوُصُوْلِ اس ہنگام امتحان میں امام انام نی جواب

تحریر فرمایا اور انکو قبول تمنا اور مرادسی اپنا ممنون وبندہ بنایا و عدہ جلدی

ملاقات کا لکھا اور سفر کوفہ کا قصد مصمم ہوا خاص و عام کو یہہ کلام روشن اور ظاہر و باہر

مبرہن ہین کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی ساری کام موافق تقدیر

ربّ ذو المنن ہین حسب امر خیر الوری و ربط حیرانی میں ارشاد و ہدایت طالب کرین

تو لازم ہی کہ محبت خدا مقام اعانت میں بذل جان و مال سی ثابت قدم رہین

جس ہنگام زمانہ میں اسباب جہاد آمادہ دیکھین تو رفع ظلم و فساد پر کمر سعی چست

باندہین لہذا واجب ہوا کہ امام حسین علیہ السلام طرف کوفہ جائین اور اوس راہ مین

جو مصائب گذرین اونکو رضا و رغبت سی اوٹہائین وہ امام مفترض الطاعت

خلیفہ ربّ العزت نائب حضرت رسالت ہین اونکی اقوال و افعال حجت اور نمونۂ

احکام شریعت موروثہ ہا ہیت ہین فطم ما ولقہ محبوب ذوالجلال کا پایا

فقال لی ابو عبد اللہ
علیہ السلام خذہ الیک
یا فضل و بہذا الاسناد
عن احمد بن ادریس عن
محمد بن عبد الجبار عن
صفوان عن ابن مسکان
عن سلیمان بن خالد قال
دعا ابو عبد اللہ علیہ
السلام ابا الحسن موسی
علیہ السلام ونحن عندہ

نوین مجلس انبیا اور اولیا کے ابتلای مصیبت اور مسلم بن عقیل کی شہادت

حسین ہی جانِ علی و حضرتِ زہرا حسین ہی + مجموعۂ صفاتِ حسن ذاتِ باکمال
صورت مین کُن فکان کی معنی حسین ہی + زینت فزای عرش برین فخرِ کائنات +
اصلِ جنان و کوثر و طوبیٰ حسین ہی + فرمان برون مین دو نو قضا و قدر مدام میکائیل و
جبرئیل کا مولا حسین ہی + ناظم کو خوفِ حشر نہین اعتقاد ہی + فضلِ خدا سی شافعِ فردا حسین ہی

نوین مجلس انبیا اور اولیا کے ابتلای مصیبت اور مسلم بن عقیل کی شہادت

رباعی دنیا دریا ہی اور ہوس طوفان ہی + مانند حباب ہستی انسان ہی + لنگر
جو ہی دل تو ہی نفس باد مراد + سینہ کشتی ہی ناخدا ایمان ہی + رباعی دلکو جب
مسلم بیکس کا خیال آتا ہی + صاحب درد کو افسوس کمال آتا ہی + سر تو نیزی پہ چڑھا
لاش پھری کوچون مین + ایلچی پر کہین ایسا بھی زوال آتا ہی + رباعی آنکھ ابر بہار سی
لڑی رہتی ہی + اشکون کی رواں نہر پہ پڑی رہتی ہی + اے حسین یہ مری دونو ہین ساون
بھادون + یہان ساری برس ایک جھڑی رہتی ہی + رباعی دل روز بروز ناتوان
ہوتا ہی + مضمون سبک دل پہ گران ہوتا ہی + ہر آن تقاضا ہی یہی فکر سخن + تن
شل قلم صرفِ فغان ہوتا ہی تمہید بکا بیان ابتلای انبیا در بلا
و فضائل سید الشہدا علیہ السلام سیرتِ معشوق غیرت و استغنا ہی
صفتِ عاشق محنت و وفا ہی + لہذا جو طالب محبت الٰہی پیدا ہوا ہمیشہ اندوہ
کربت نامتناہی مین مبتلا رہا + انبیای عظام فی شدت بلا کو سبیل امتحان مین موجب
قربت سمجھا اولیای کرام نی راہ رضای دوست مین اذیت کو راحت جانا

نوین مجلس انبیا اور اولیا کی ابتلای مصیبت اور مسلم بن عقیل کی شہادت

حضرت آدم نی جہان ہجر مین سرشک ندامت بہای + نوح نی عالم صبر مین سنگ
ملامت کہای ابراہیم آتش شوق مین جلنی پہ سرگرم رہی اسماعیل گلا کٹنی مین کارد
تسلیم سی جان پر کہیل گئی موسی نی صدمات قوم کو مرتبہ رفعت کا وسیلہ پایا
عیسی نی دار آفات سی قدم طاعت کو فلک پر اوٹہایا + ذکریا نی کشاکش ارہ فنا کو
واسطہ تقا سمجہا + یحیی نی برش خنجر جفا کو ذریعہ سربلندی دیکہا + ایوب کو رنج و آزار نی
شفای جاودانی سی ہمکنار کیا + جرجیس کو جوش الفت نی درد سوزش تنہای ربانی کا
اشتہار دیا + حضرت مصطفی نی مکاید جہل کفار کی شدائد سہی تاکہ مقام محمود ملا جناب
مرتضی پر جور مخالف یہان تک گذری کہ محاسن مین لہو کا خضاب ہوا فاطمہ زہرا نی
صعوبات ضرب پہلو اور غصب حق کی بار اوٹہای حسن مجتبی نی کام حیات مین زہر
مرارت کی جام ناگوار چڑہای سب مصائب کی جامع خامس آل عبا ہوئی ساری
ماسبق کی نوائب سید الشہدا پر گذری + اسواسطی کہ حدیث قدسی مین سنا ہی الہام
رب انام نی کہا ہی مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ وَجَدَنِیْ عَشِقَنِیْ جسنی
مجہی ڈہونڈا اوسنی پایا + اور جسکو میرا جمال دکہائی دیا وہ عاشق ہوا وَمَنْ عَشِقَنِیْ عَشِقْتُہٗ
فَقَتَلْتُہٗ وَمَنْ قَتَلْتُہٗ فَعَلَیَّ دِیَتُہٗ جو ہمارا طالب بنا ہمنی اوسکو قتیل کر ڈالا اور
جسی مارا ہمنی اوسکی دیت کو اپنی اوپر لازم جانا + وَاَنَا دِیَتُہٗ اور مین خود اوسکی دیت
یعنی خونبہا ہونگا + پس امام حسین علیہ السلام جو اپنی خالق کی عاشق صادق تہی
روز الست بربکم سی راہ خدا مین جان دینی پر مشتاق تہی + بار مصیبت بی انتہا کو
رضا و رغبت مین اوٹہایا + دربار قرب وصال مین خطاب محبوب عزت کا پایا +
جا عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال خرج علینا رسول اللہ لما

نویں مجلس تذکرہ فضیلت اور خبر شہادت خمسہ نجبا اور ابتلائے بلا

بید الحسن و الحسین فقال ان ابنیّ هذین ربیتهما صغیرین
و دعوت لهما کبیرین کتاب مجالس المفید میں مسطور ہے اور جابر ابن عبد اللہ سے
یہ روایت مذکور ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب ہمارے سامنے برآمد ہوئے
اور ہاتھ پکڑے حسنین کا بولے یعنی انکی روز پیدایش سے پرورش کی ہے اور بڑی
دعا دونوں کے حق میں خدا سے مانگی ہے و سألت اللہ لهما ثلاثا فاعطانی
اثنتین و منعنی واحدة خدا سے تین چیزیں تو اسونکے لیے طلب کیں
اونمیں ایک سے منع فرمایا دو مجھے دیں سألت اللہ لهما ان یجعلهما طاهرین
مطهرین زکیین فاجابنی الی ذلک یعنی اونکے واسطے سوال کیا کہ گردانے
دونوں کو طاہر و مطہر و زکی پس قبول فرمایا اور اثر اجابت دکھایا کہ حسنین کو پاک
ستھرا بنایا و سألت اللہ ان یقیهما و ذریتهما و شیعتهما النار
فاعطانی ذلک پھر تمنا کی میں نے کہ چھڑا دے اونہیں اور ذریت و محبوں کو اونکے عذاب
نار سے پروردگار نے منظور کیا یہ مدعا اور درگذرانا پس القرانی و سألت
اللہ ان یجمع الامة علی محبتهما فقال یا محمد انی قضیت قضاء
و قدرت قدرا تیسرا مدعا اپنا مانگا میں نے خدا سے جو ساری امت کو انکی
محبت پر متفق کرے بندہ نوازی سے جواب دیا کہ اے حبیب میرے محمد قضا و قدر ہو چکی
جو ارادہ و مشیت میں صلاح تھی گذر گئی و ان طائفة من امتک ستفی
لک بذمتک فی الیهود و النصاری و المجوس و سیخفرون ذمتک
فی ولدک بہ تحقیق کہ ایک طائفہ اس امت شوم سے ہزار وعدے اپنے تیرے پیمان
کو زمرہ مجوس و یہود و نصاری سے زیادہ چھوڑدیگی تو بھی بیچ حرمت اولاد کی

الفصل الثالث

تیرا عہد و پیمان توڑینگی حمایتِ دینِ اسلام و نگہبانی ذریت سی منہ موڑینگی وَاَنِّی
اَوْجَبْتُ عَلٰی نَفْسِیْ لِمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَحِلَّهٗ مَحَلَّ كَرَامَتِیْ وَلَا اُسْكِنَهٗ
جَنَّتِیْ وَلَا اَنْظُرُ اِلَیْهِ بِعَیْنِ رَحْمَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ پس مینی اپنی اوپر واجب
لازم گردانا جو تمہاری اہلبیت کی ساتھ مرتکبِ تقصیر ہوا وسکو محلِ کرامت و جنت سی
دور کر دینا روزِ قیامت اوسپر نظرِ لطف و رحمت سی ندیکھنا + عذاب و نکال قرین
اون سبکو مبتلا رکھنا لی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ
طَالِبٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اِذِ الْتَفَتَ اِلَیْنَا وَبَكٰی کتاب امالی مین یہ روایت لکہی ہی کہ محمد ابن عبد الرحمان
اور اوسکی والدنی امیر المومنین سی حکایت کی ہی کہ ایکروز مین و فاطمہ و حسن و حسین حضرت
رسول مین حاضر تہی اور گلشنِ اختلاط سی باہم شگفتہ خاطر تہی ناگاہ رسالت پناہ نی
ہماری طرف دیکہا حسرت و بیتابی مین رو دیا فَقُلْتُ مَا یُبْكِیْكَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مینی عرض کی ای خیر الوری کیا سبب ہی اسدم اشکباری کا فَقَالَ اَبْكِیْ
مِمَّا یُصْنَعُ بِكُمْ بَعْدِیْ تمہاری مصیبت سی مجہکو رقت آئی جو میری بعد ایذا اور حسرت
پہنچی کی فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مینی پوچہا ای نبی الوری وہ کیا ہی
جو آپکی خیال مین ہمارا حال گذرا ہی قَالَ اَبْكِیْ مِنْ ضَرْبَتِكَ عَلَی الْقَرْنِ وَلَطْمِ
فَاطِمَةَ خَدَّهَا وَطَعْنَةِ الْحَسَنِ فِی الْفَخِذِ وَالسَّمِّ الَّذِیْ یُسْقٰی وَقَتْلِ
الْحُسَیْنِ فرمایا زاری و نالہ کرتا ہون واسطی تمہاری فرق کی جو تلوار سی شگافتہ
ہوگا اور یاد مین ناچاری فاطمہ کی جب حق چین کی طمانچہ منہہ پر لگیگا + مصیبت حسن
اسپر کا لبت جانا و زخم خنجر ران مین لگانا زہر دغا کو پلانا لخت جگر بہانا زندگی

نوین مجلس تذکرہ مناجات سید الشہدا بر فراز حضرت خدیجہ کبری بروایت انس ابن مالک

تا کام مونکا پانا+ پھر جنازہ پر ستم ڈھانا+ سب سی زیادہ واقعہ شہادت حسین کا سامنی آنا+ پیاسی گلی پر تیغ ابدار کا پھرانا دشت غربت مین برادر و فرزندکی ہمراہ لہو بہانا عترت کا بار ظلم و جفا اوٹھانا+ قَالَ فَبَکَی اَهْلُ الْبَیْتِ جَمِیْعًا اس بیان کی غم و الم سی اہلبیت مین رقت و بکا برپا ہوئی سب نی رسم عزا و ماتم دل سی ادا کی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَلَقَنَا رَبُّنَا اِلَّا لِلْبَلَاءِ امیر المومنین ارشاد کرتی ہین کہ مین بولا ای خاتم انبیا+ حبیب خدا ہمکو اللہ نی نہین پیدا کیا مگر واسطی تحمل بلا کی بنایا قَالَ اَبْشِرْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ اَنَّهُ لَا یُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ جواب دیا بشارت ہو تمکو یا علی کہ پروردگار نی میری ساتھ عہد کیا ہی جو مومن ہی تمکو دوست رکھیگا اور نہین دشمنی کریگا الا وہ منافق ہوتا ہی عین اَنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ سَارَ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَاَتٰی قَبْرَ خَدِیْجَةَ فَبَکٰی کتاب عیون المجالس مین روایت کی جو صحابہ نقل کرتی ہین کہ ایکروز امام حسین علیہ السلام اور انس ابن مالک باہم راہ سی گذرتی تہی ناگاہ قبر خدیجہ خاتون پر وارد ہوئی وہان متوقف ہوئی اور بیان ایسا رویٔ لگی ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ عَنِّیْ قَالَ اَنَسٌ فَاسْتَخْفَیْتُ عَنْهُ انس کہتا ہی اوس جناب نی مجھی فرمایا+ یہان سی علاحدہ میری نزدیک سی دور ہو جا+ مین اوسی فاصلہ پر گیا+ ایک گوشہ مین چھپ رہا فَلَمَّا طَالَ وُقُوْفُهٗ فِی الصَّلٰوةِ سَمِعْتُهٗ قَائِلًا وہ جناب نی عبادت مین نیت قیام و قعود کی+ جبکہ اونکی نماز مین بہت دیر لگی مینی آواز مناجات کو اوس رفیع درجات کی سنا کہ بارگاہ قاضی الحاجات مین خطاب کرتا تہا یَا رَبِّ یَا رَبِّ اَنْتَ مَوْلَاهُ فَارْحَمْ عُبَیْدَكَ اِلَیْكَ مَلْجَاهَا

شأن تحتاج إليهما معه
فأراد أن علي بن يقطين
ردّها عليه ولم يلبسه
ما سبب ذلك فاحفظ
بالدراعة فلما كان بعد
أيام تغير ابن يقطين على
غلام له كان يخص بقصره
عن خدمته فسعى به
الى الرشيد وقال انه يقول

بحمل اليه خمس ماله في كل سنة وقد حمل
اليه الدراعة التي اكرمه بها امير المؤمنين
في وقت كذا وكذا فاستشاط الرشيد غضبا
وقال لاكشفن عن هذه الحال وامر باحضار
علي بن يقطين فلما مثل بين يديه قال ما
فعلت تلك الدراعة التي كسوتك بها قال
هي يا امير المؤمنين عندي في سفط مختوم
فيه طيب وقد احتفظت بها وكلما اصبحت
فتحت السفط ونظرت اليها تبركا بها وقبلتها
واردها الى موضعها وكلما امسيت
صنعت مثل ذلك فقال احضرها الساعة
قال نعم يا امير المؤمنين واستدعى بعض خدمه فقال

۲۹۲

زین مجالس نذکرہ مناجات سید الشہداء روایت انس ابن مالک جو فرزند جگر کبریٰ پڑھا کیا

ای پروردگار تو سبکا حامی اور مددگار ہی رحم فرما اوس بندی پر جو تیری فضل کا امیدوار
ہی یَا ذَا الْمَعَالِی عَلَیْکَ مُعْتَمَدِیْ × طُوْبٰی لِمَنْ کُنْتَ اَنْتَ مَوْلَاہُ ای صاحب
عظمت اور بزرگواری اعتماد میرا تجھ پر ہی سایۂ طوبیٰ کی راحت واسطی اوسکی
جسکا تو سرور مولا ہی طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ خَادِمًا اَرِقًا × یَشْکُوْ اِلٰی ذِی الْجَلَالِ
بَلْوَاہُ خوشا حال اوس عبد کا جو ملازم و خادم ہو تیری کرم کا اور خدا کہی اپنی
حاجت کو شکوہ بلا و زحمت مین تجھسی مانگتا اور کہتا رہی وَمَا بِہٖ عِلَّۃٌ وَّلَا سُقْمٌ
اَکْثَرُ مِنْ حُبِّہٖ لِمَوْلَاہُ اوسکی دلمین کوئی اندوہ و آزار نہین ہی زیادہ غلبۂ شوق
محبت سی جو اپنی مولا کی ساتھ رکھتا ہی اِذَا اشْتَکٰی بَثَّہٗ وَغُصَّتَہٗ اَجَابَہٗ
اللّٰہُ ثُمَّ لَبَّاہُ جب شکایت کری رنج و الم کی خدا قبول توجہ کریگا ساری مطلب اور
مراد کو برلائی ندای لبیک دیگا اِذَا ابْتُلِیَ بِالظَّلَامِ مُبْتَہِلًا × اَکْرَمَہُ اللّٰہُ
ثُمَّ اَدْنَاہُ جو ابتلای ظلم سی زار و نالان ہو دعا کو اکرام سی اجابت کو پہنچای کہ شاد
ہو فَنُوْدِیَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بیہ جواب مین اوس جناب کی منادی غیب سی
آواز آئی اور ادسی یہ عبارت دلنواز پکار کی سنائی لَبَّیْکَ عَبْدِیْ وَاَنْتَ
فِیْ کَنَفِیْ × وَکُلَّمَا قُلْتَ قَدْ عَلِمْنَاہُ لبیک ای خاص بندی تو نی میری
پناہ و حمایت مین شرافتین پائین اور جو راز و نیاز کی باتین کہین وہ ہمنی معلوم
فرمائین صَوْتُکَ تَشْتَاقُہٗ مَلَائِکَتِیْ × فَحَسْبُکَ الصَّوْتُ قَدْ سَمِعْنَاہُ
ملائکہ سماوات میری مشتاق تیری صدای جان فزا کی ہین بس کافی ہی یہ تجکو کہ ہم
اس آواز کی شنوا ہین دُعَاکَ عِنْدِیْ یَجُوْلُ فِیْ حُجُبٍ × فَحَسْبُکَ
السِّتْرُ قَدْ سَفَرْنَاہُ تیری دعا حجاب جلال اور قرب وصال مین ہماری پھرتی ہی

امض الى البيت الفلاني من داري وخذ مفتاحه وافتحه
الصندوق الفلاني فجئني بالسفط الذي فيه
بختمه فلم يلبث الغلام ان جاء بالسفط مختوما
فوضع بين يدي الرشيد فامر بكسر ختمه وفتحه
فلما فتح نظر الى الدراعة فيه بحالها مطوية
مدفونة في الطيب فسكن الرشيد من غضبه
وقال لعلي بن يقطين ارددها الى مكانها وانصرف
راشدا فلن اصدق عليك بعدها ساعيا
وامر ان يتبع بجائزة سنية وامر بضرب
الساعي الف سوط فضرب نحوا من خمس مائة سوط
فمات في ذلك وروى محمد بن
اسماعيل عن محمد بن الفضل قال
اختلفت الرواية بين اصحابنا
في مسح الرجلين في الوضوء اهو
من الاصابع الى الكعبين ام من
الكعبين الى الاصابع فكتب علي
بن يقطين الى ابي الحسن موسى
اوريه

توپن تجلی نگرہ در کعبہ پہ جبرئیل کا دست سید الشہدا کو پکڑنا واسطے بیعت خدا کی خلق سے کہنا

اور یہ بزرگی بس ہی کہ پردہ دوری اوٹھہ گیا توجہ خاص رہتی ہی کو هَبَّتِ
الرِّیحُ مِنْ جَوَانِبِهٖ خَرَّ صَرِیعًا لَمَّا تَغَشَّاهُ اگر نسیم لطف اوسکی اطراف سی
حرکت مین آئی ہر آینہ وہ ظہور تجلی دیکہہ کی سجدی مین جہک جائی ستخ عَنْ اِبْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ رَاَیْتُ الْحُسَیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَبْلَ اَنْ یَتَوَجَّهَ اِلَی الْعِرَاقِ
عَلٰی بَابِ الْکَعْبَةِ وَکَفُّ جَبْرَئِیْلَ فِیْ کَفِّهٖ کتاب تخریج مین ابن عباس
رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ سفر عراق سی پہلی ایکروز امام حسین علیہ السلام کی
زیارت کی ہی در خانہ کعبہ پردہ سرور کہڑی تہی اور جبرئیل بصورت مرد نورانی اونکی
برابر متوقف ہوکی اپنی ید اللہ کا ہاتہہ پکڑی تہی وَجَبْرَئِیْلُ یُنَادِیْ هَلُمُّوْا
اِلٰی بَیْعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جبرئیل وہ دست حق پرست کو اوٹھا کی ندا کرتی تہی
اور سرگشتگان مقام غفلت کو فضایل کبری جتاتی تہی ای گروہ خلایق اس کف
سعادت وشرف کو پہچانو اور بیعۂ فرزند مشکلکشا پر آکی خالق ارض وسما کی بیعت
کرو یہ بیعت اور نشانہ لطف خدا ہی یہ تیہہ ضلالت سی منزل نجات کا راہ نما ہی
یہ وارث کرامات انبیا و اولیا ہی یہ صاحب معجزہ ید بیضا ہی یہ امت مرحومہ کا
امام اور پیشوا ہی یہ نقیب نقبای آل عبا ہی پس ای مومنین حاضرین سنا تھی گوش
صدق و یقین سی فضایل کو قرب و منزلت رب العالمین سی امام المتقین کی ہائی
افسوس کہ اس امت بی شرم و حیا نی محبوب حق تعالی پر بی انتہا ظلم و جفا کئے
خانہ خدا سی مہمان بلا کی بہوک پیاس مین تلوارونکی زخم کہائی کو دئی ہمسر اونکی خطا
وعدہ یاری اور غمخواری کی لکہی صدہا قاصد واسطی طلب ہدایت کی اور برگزیدہ
باری کو بہیجی اونکی قبول کو دیار غربت مین ذلیل و خوار کیا تا سبب قتل کا [illegible]

نویں مجلس شہادت مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ

سر کاٹ لیا جنازی کو لہو بہتا کوچہ و بازار میں پھرایا + دفن و کفن کی عوض دروازہ
قصر میں لٹکایا + فاتحہ و قران پڑہنی کی جا دُہل و نقارہ شادی کا بجایا + غم و ماتم کی
مقام پہ فرشِ انبساطِ یزید کو بچھایا + نظم للمولفہ اولادِ مصطفی پہ یہ رنج و محن دریغ
آلِ زیاد کامروا خندہ زن دریغ + محبوبِ کبریا و دل و جانِ بوتراب + وشتِ بلا میں
ذبح ہوئی تشنہ دہن دریغ + اطفالِ اہلِ شام تو سوتیں پہ ہند ناز + در بدر میں یتیم حسین و حسن
دریغ + بی چادر و نقاب خواتینِ اہلبیت + بیدفن و بی کفن شہ گلپیرہن دریغ
ناظم عجب مذاق ہی تیری کلام میں + اس طرز کو نہ مانی جو اہلِ سخن دریغ

شہادت مسلم ابن عقیل علیہ الرحمہ منقول مقتل ابو مخنف

رسولانِ کشورِ بلا و محنت + و پیغمبرانِ شہرِ بکا و رقت + مسافرانِ دیارِ حسرت و
پریشانی + و صاحبانِ بادیۂ غربت و سرگردانی + قاصدانِ حاملِ تسلیم و رضا و شہروارانِ
منازلِ امتحانِ قضا پیام زاری و ابتہال کو واقعۂ شہادتِ مسلم ابن عقیل سے مجمع
احباب میں یوں پہنچاتی ہیں کہ جب بیوفایانِ کوفی رفاقتِ مسلم سے کنارہ کیا
اور خوفِ ابنِ زیاد سے مہمانِ غریب کو تنِ تنہا چھوڑ دیا + ثم ان مسلم ابن
عقیل خرج حتی اتی الی دار امراۃ یقال لہا طوعۃ من اہل الکوفۃ
مقتل ابو مخنف میں لکہا ہی کہ وہ بی وطن مسجد جامع سے نمازِ مغرب پڑہ کر جو کہڑی
ہوئی تو دیکہا کہ سب بیعت کرنیوالی اپنی گہر و سنکو بہاگ گئی اور عہد و پیمانِ وفا
ثابت قدم نہ ہوئی + ناچار حیران و پریشان دروازہ سے نکلی + بازار و کوچہ وار العدا ان
نا واقف تہی + ایک خدا پرست تہا کہ راہِ عافیت اونکو بتائی کہیں آشنا دو

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ الرحمۃ

جو منزل نجات و رفاہ تک پہنچاتی اندھیری رات کو شب و فراز مین ہوکر
پہا کی کرتی اطراف محلات مین کوفہ کی بی یار و مددگار پھرتی شہر سی نکلنی کی واسطے
سنہ اوٹہای بی سر و سامان جاتی تہی کوئی مکان ایک شب کی توقف کو بہی
نہین باقی تہی بحسرت دہنی بائین دیکہہ کی گہبراتی تہی بہوک پیاس مین نیا ہوکی
غم سہاتی کبہی گوشہ خلوت مین کہڑی ہوکی مناجات کرتی طرف مکہ امام حسین علیہ
السلام کی تصور مین آ سر دہرتی ناگاہ اثنای راہ مین ایک ضعیفہ کی گہر پرکہ
اوسی طوعہ کہتی تہی آئی اوس عورتکو دروازی مین کہڑا دیکہہ کی یہ سخن لب پر لائی
فَقَالَ یَا هٰذِهِ اَضْیِفِیْنِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ کہا ای نیک زن ہو سکتا
کہ تو قدم ہمت اکی دہری اور اجکی رات مجہی پردیسی مسافر جان کی اپنا مہمان کری
فَاِنْ اَنَا عِشْتُ کَافَیْتُکِ وَاِنْ مُتُّ وَقَعَ اَجْرُکِ عَلَی اللّٰهِ ہرگاہ
میری زندگی باقی رہی تو عوض مین سلوک اچہا کرونگا اور اگر مارا گیا تو خدا
اسکا اجر دیگا کہوںگا قَالَ فَاَخْلَتِ الْمَرْاَۃُ لَهٗ مَخْدَعًا وَاَدْخَلَتْهُ فِیْهِ
راوی کہتا ہی کہ اوس مومنہ نی خوش ہوکی جلدی سی اپنی مکان مین ایک حجرہ
خالی کیا اور مسلم کو وہان لیجاکی بہت عزت سی بٹہا دیا وَجَعَلَتْ تُکْثِرُ
التَّرَدُّدَ اِلَیْهِ وَکَسَاَلَهٗ عَنْ حَالِهٖ مسلم کو کنج سعادت جان کی گوشہ حجرہ مین
مخفی رکہا آب و طعام جو میسر تہا وہ لاکی روبرو رکہا اور خدمت جو کہا کرتی
و تسلی دلداری کی وہان آتی جاتی سوال نام و نسب مین زور کی شرماتی
جبکہ طوعہ مین اخلاص و محبت کا نشان ملا مسلم نی زبان حال سی اپنا واقعہ سب
بیان کیا ہم اہلبیت پیغمبر کی اقربا ہین درد و مصیبت مین مبتلا ہین اہل کوفہ نے

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ الرحمۃ

اٹھارہ ہزار نامہ اور صدہا قاصد بھیجکر بلایا امامت اور ہدایت کا لایق جان کی وعدہ نصرت سنایا مجھی امام حسین علیہ السلام نی نامہ برونکی ہمراہ بھیجا اپنی وکالت کی منصب سی افتخار دیا تھی اس شہر مین خط فرزند رسول خداکو لاکی پڑہا چہبیس ہزار خلایق کا بیعت مین دست طاعت آگی بڑہا اب خوف ابن زیاد سی سارا زمانہ پھر گیا ہمکو ذلیل و خوار دشمنون کی ہاتھہ مین گرفتار چھوڑ دیا غریب بیابان در بدر پھرتا ہون کوئی دوست کا گہر اور وطن جانی کا طریق نظر مین نہین کہتا ہو اہل و عیال سی بحسرت دوری ہی امام حسین علیہ السلام کی مہجوری مین نا صبوری ہی نرغہ جفای اعدا سی شیشہ دل چور ہی صدمات مصیبت مین تن بیمار رنجور ہی روضہ نبی اور شہر مدینہ بہت یاد آتا ہی اپنی فرزندونکا غم فرقت دن رات رلاتا تنہائی مین بیکسی اور حسرت ساتھہ پھرتی ہی گران جانی مین موت سر پر ہاتھہ دہرتی ہی اگر زندگی باقی ہی تو دیکھون تقدیر کہان لیجائیگی ہرگاہ مارا جاؤن حسین علیہ السلام کی آرزو مین قبر بھی خوش نہ آئیگی یہ ماجرا اسکی طوعہ سنتی تھی مسلم کی جان پر خایف ہوتی تھی وَكَانَ لَهَا وَلَدٌ صَغِيرٌ لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهِ راوی کہتا ہی اوس پیرزال کا چھوٹا بیٹا تہا وہ آیا ناگاہ گہر مین داخل ہوکر اوسنی ماں کو تشویش مین مبتلا پایا فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّاهُ مَالِي أَرَاكِ تُكْثِرِينَ التَّرَدُّدَ إِلَى هٰذَا الْمَخْدَعِ ماں سی اپنی پوچھا کیا سبب ہی کہ آجکی رات اس حجری مین بہت آمد و رفت کرتی ہو کونسی تشویش ہی کہ جسکی تردد مین آہ سرد بھرتی ہو فَقَالَتْ لَهُ يَا بُنَيَّ اكْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّ ضَيْفَنَا اللَّيْلَةَ رَجُلٌ مِنْ آلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ جرایا ای فرزند اس راز کو پوشیدہ رکھنا اور دشمنون سی دین کی ہرگز نہ کہنا ہمارے گہرمین

نویں مجلس شہادت مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ من رب جلیل

پیغمبر کی اہلبیت سے ایک مہمان آیا ہے وہ محنت کشیدہ خوف اعدا سے یہاں پناہ
لایا ہے فَلَمَّا قَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَادَ الْكَلَامُ فِي صَدْرِهِ وَكَانَ اَبُوْهُ سَاعِيًا
لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ جب اوس نابکار نے یہ کلام اپنی ماں کا سنا بغض و کینۂ آل
محمد سے دل نے سینہ میں تا و پیچ کھایا اوس طفل کا باپ شوہر طوعہ کہ کہا ہے کہ ابن
زیاد کا مصاحب مقرب تہا فَمَضٰى اِلٰى عِنْدَ اَبِيْهِ اُسَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ
لَهُ يَا اَبَتِ اِنَّ ضَيْفَنَا اللَّيْلَةَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وہ ماں کا
آنکھ بچا کے پدر کے پاس دوڑ گیا آہستہ سے اوس نے جیب کے کان میں کہا
ای بابا ہمارے گہر میں اقربائے پیغمبر سے ایک مرد مہمان ہے میری ماں کی محبت سے گہر
مجری میں پنہاں ہے فَسَمِعَهُ الْمَلْعُوْنُ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ مَا يَقُوْلُ هٰذَا
الصَّبِيُّ ناگاہ اوس شریر کی تقریر کو ابن زیاد نے سنا اپنی مصاحب سے پکار کے
پوچھا ای اسید یہ لڑکا کیا کہتا ہے اور کہاں کی خبر دیتا ہے فَقَالَ اَبُوْهُ يَقُوْلُ
اِنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ ضَيْفٌ عِنْدَ اَهْلِيْ اوس نے جواب دیا ای امیر یہ فرزند مژدہ
نیک لایا ہے کہ مسلم ابن عقیل ہماری مکان میں مہمان ہوا ہے فَفَرِحَ بِذٰلِكَ وَ
اَدْعٰى مُحَمَّدَ بْنَ اَشْعَثَ الْكِنْدِيَّ یہ خبر سن کے وہ ظالم مسرور کرنے لگا اور محمد ابن
اشعث کندی کو بلایا وَضَمَّ اِلَيْهِ خَمْسِمِائَةِ فَارِسٍ وَقَالَ امْضِ فَأْتِنِيْ بِهِ
پانچ سو سوار اوسکے ساتھ کیے اور کہا جلدی جا طوعہ کے مکان سے مسلم کو میرے پاس پکڑ لا
فَمَضٰى اِلٰى مَنْزِلِ الْمَرْاَةِ يَعْتَسِبُ الْمَرْاَةَ يَتْلُوْ وَمَعَهُ ابْنُ اَشْعَثَ
رسالہ سواروں کا لیکے دوڑ گیا اوس بیوہ زن کا حجرہ ہر طرف سے گہیر لیا طوعہ کے
جو صدمہ کہ ہونے کی اوس کے مکان میں پہنچی پریشان و مضطر اوس کی کہڑی ہوئی

زین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ من اللہ الجلیل

جاتا کہ لشکر واسطی گرفتاری مسلم کی آتا ہی سید عزیز مظلوم و بی گناہ اونکی جو روستم مارا جاتا ہی فقصدت الی درع کان لزوجها فلبستها وتقلدت بسیفها وخرجت الی لقاء القوم وہ مومنہ جان نثاری کی ارادہ پر دوڑی اپنی شوہر کی زرہ بدن مین پہنی اوسکی تلوار گلی مین حمایل ڈالی جہانکی حمایت مین گہر سی باہر نکلی لڑنیکو اوس لشکر سی مقابل ہوئی فصاح بها مسلم بن عقیل ارجعی ایتها الامرأۃ الی منزلک مسلم نی جب یہ ماجرا دیکھا عورت مومنہ پکارکی کہا ای زن جوانمرد اس ارادہ سی ہاتھ اوٹہا تحمل کرکی مکان کو اپنی پہر جا فان اللہ تبارک وتعالی قد رفع الجهاد عن النساء خدای تعالی نی جہاد کو عورات سی معاف کیا ہی مرحبا کہ تو نی ہم غریب رسول کا ساتھ دیا ہی فرجعت وهی تقول واخیبتاہ وہ نیک سیرت نی لابد مراجعت کی بہت حسرت وافسوس کرتی تہی فقال لها مسلم لا خیبتی علیک تقبل سعیک وعملک مسلم نی فرمایا تیری واسطی کوئی ندامت وناامیدی نہیں اللہ قبول کری جو تو نی ہماری طرفداریان کین بل اتیتنی بماء فاتته بماء فاغتسل به ولبس ثیابه ووضع علیه درعه وتقلد بسیفه ای تہوڑا پانی مجہی نہانی کو لادی جب کہ اوسنی فرمایش مہمان آمادہ کی مسلم نی بدن مبارک اپنا دہویا اور سپر لباس کو بصورت کفن پہنا زرہ کو زیب بیکر شہادت کیا تلوار کو گردن مین لٹکایا ورکب فرسه وخرج الی لقاء القوم فقال لهم یا ویلکم وما الذی تریدون منی باتوکل خدا گہوڑی پر سوار باہر نکلی اوس فوج شقاوت موج سی مقابل ہوئی بولی ای گمراہو وای اوپر تمہاری کیا چاہتی ہو

نویں مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ من اللہ الجلیل

کیونکہ میری طرف ہجوم لاتی ہو۔ اس روایت میں یہ عبارت خارج از پایۂ اعتبار ہی
کہ مسلم کا نہا گہوڑی پر چڑہنا دونو منافی اختیار ہی فقالوا یا مسلم استأمن
الینا بخبر الامیر بخیر لک فصفح عن ذلک اون اشقیائی کہا ای مسلم
بامید نیکی امیر سی آنکر ملو ابن زیاد کی خدمت میں ہماری ساتھ چلو تمہاری
گناہونکو بخشدیگا کچھ خطای گذشتہ کا مواخذہ نکریگا فقال لهم یا ویلکم
أیعطی رجل من اهلبیت محمد انقیادا من نفسه والله لایکون
ذلک ابدا مسلم نی فرمایا عذاب الہی نازل ہو اوپر تمہاری کوئی آدمی اہلبیت
پیغمبر سی دشمن کی ہاتہہ میں اپنی جان کو نہیں دیتا اور کبھی ذلت کا قبول کرنا
نہوگا ثم حمل علی القوم وحملوا علیه باجمعهم بعد ازان وہ دلاور لشکر
ستمکر پر حملہ آور ہوئی اور سب اشقیا بہی ایکبارہ اوس خستہ جگر پر ٹوٹ پڑی
فما ترحل النهار حتی قتل منهم مائتین وخمسون فارس مسلم نی سینہ
سپر ہو کی شجاعت اور بہادری کا ہنر دکہایا یہانتک کہ تہوڑا دن چڑہا تہا
جو دوسو پچاس سوار وںکو مارا باقی کو بہگایا فبلغ ذلک الی عبید الله بن
زیاد فنفذ الی محمد بن الاشعث یعاتبه وهو یقول یا ویلک
انفذناک الی رجل واحد تاتینا به یہ ماجرا جو کہ عبید اللہ ابن زیاد نی
سنا محمد ابن اشعث کو پیام عتاب وسرزنش دیا ای مردود تجہی ایسا جسیم
ایک آدمی کی پکڑنیکو سونپا ہی اور تو نی اتنا عرصہ کیا اور کچہ کام نہیں بنایا
فانثلم من عسکرک هذه الثلمة العظیمة اس لشکر میں تدارک فساد میں رخنہ
بندی کر جو ہو سکی جلد ہی دام تدبیر اور فریب کی دہر فبعث الیه الکتائب

نویں مجلس شہادت مسلم بن عقیل رحمۃ علیہ من رب جلیل

یقول اتظن انک انفذتنی الی حرامقۃ الجزیرۃ او الی یہودی پسر اشعث نی جواب دیا ای امیر تو گمان کرتا ہی کہ جولاہان جزیرہ خواہ یہودیان بی حقیقت کی پکڑنیکو بھیجا ہی بل قد انفذتنی الی اسد ضرغام و لیث ہمام من ال بیت محمد بلکہ مجھی اوسکی ہم قتال پر مامور کیا ہی جو شیر بیشۂ جلادت اور دلیر خاندان رسالت سی یکتا ہی فبعث الیہ یقول اعطیہ الامان اوس ستمگار نی تعلیم کی تمکو چاہیی کہ مسلم کو امان دو اور اس تدبیر سی قابو مین لاکی پکڑ لو فقال مسلم وای امان لکم یا غدرۃ الفجرۃ مطابق کہنی ابن زیاد کی وہ اشقیا چلای کہ ای مسلم تمکو امیر نی پناہ دی ہی وہ مظلوم نی فرمایا تمہاری قول کا ہرگز اعتبار اور امان پر بہروسا نہین ثم انہ حمل فیہم وانشاء یقول پھر اوس بہادر نی اونپر حملہ کیا اور یہ اشعار کہہ رہی تہا اقسمت لا اقتل الا حرا وان رأیت الموت شیئا مرا قسم کہا رہا ہون سر گرم قتال رہونگا تمکو اپنی تلوار سی مار ونگا تاکہ موت کو پاونگا مانند تیغ اوسکو سہونگا + اخاف ان اخدع او اغر فاقتلکم ولا اخاف الفرا تمہاری فریب اور غدر کو اندیشہ کرتا ہون سبب کہ قتل کرونگا ہمت اور بلا نہین ہٹتا ہون + قال ولم یزل یقتل فارسا و راجلا حتی قتل منہم الثلاثۃ ماءۃ رجل وہ صفدر لڑتا رہا تاکہ بہت اشقیا ماری اور تین سی پیادہ اور سوار تلوار کی گہاٹ اوتاری ثم انہم او ثقوہ جراحا و اثخنوہ ایسا ہر طرفسی غریب مظلوم پر دشمنونکا ہجوم ہوا کثرت زخم سی اوسکا بدن چہید کر کسیینی سینۂ حضرت دفعۃً پر تیر مارا کسیینی بھالا عداوت سی پہلو مین لگایا +

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ من اللہ الجلیل

بعضون نی دور سی جسیم پاش پاش کو سنگ باران کیا کسینی تودۂ خاک اوٹہا کر سر پر
پہینکا ناریون نی بوریا مین آگ لگا کی اوس جگر سوختہ پر ڈالی ایک مردود نی کمین سی
دوڑ کی برچہی ماری اوسکی صدمہ سی مسلم خاک پر گرا اشقیای کوفہ نی چار سمت سی گہیر کی
پکڑ لیا بازوی مجروح کو رسن بیدادسی کسکی باندہا لہو بہتا جانب دار الامارہ کہینچا وکیل
بہ سایق وکان فظا غلیظا جو موکل سنگدل او سپر مقرر ہوا بہت بی رحم تند خو او
دشمن تہا فمر بدار فیہا کیزان ماء افنان وخیزان سید مظلوم کو لیچلی ناگاہ اوس
مکان سی گذری کہ دروازی پر کوزہ ہای آب سرد رکہی تہی فقال لسایقہ اسقنی
شربۃ من الماء پیاس کی شدت مین مسلم کی جان پر بنی زبان خشک تالو سی چمٹی تہی
حال تباہ مین اپنی نگہبان سی کہا اسدم تہوڑا پانی مجہی پلا فان عشت کافیتک
وان مت وقع اجرک علی اللہ رب محمد علیہ السلام اگر اس بلا سی چہوٹ کی
جیتا رہونگا تو عوض مین تیری ساتہہ نیکی کرونگا اور اگر جور وجفا سی مارا جاونگا تو رب
محمد مصطفی پر اسکا اجر دینا لاگو ہوگا فقال لہ ہیہات ان تذوق الماء او تذوق
الموت غصۃ وجرعۃ اوس ظالم نی جواب دیا ہرگز تجہی پانی نہین ملیگا بلکہ شربت ناگوار
موت کو تو چکی جان دیگا قال فالح علیہم فی طلب الماء فاتوہ بقدح فیہ
ماء راوی کہتا ہی دوبارہ اوس غریب نی منت وزاری سی پیاس کا شکوہ کیا ایک سنگدل
ایک خدا پرست نی پیالہ بہر کی لا دیا وکانت قد اصابت شفتہ العلیا ضربۃ
فلما وضع القدح علی فمہ سقطت ثنایاہ فی القدح ضربت سی مسلم کا
لب بالا کٹا تہا جب پانی پینی کو قدح منہ سی لگایا سب دانت اوسمین گر پڑی اب
جو بہی پی نہ سکی فصار الماء دما عبیطا وہ برتن زخم دہن کی لہو سی بہر گیا

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ اللہ الجلیل

خون تازہ کی سرخ ہوا فامتنع من شربہ وسالھم غیرہ فمنعوہ من ذلک
اوس تشنہ لب کو سیراب ہونیسی محروم رکہا ہرگاہ وہ سراپا پیالہ مانگتا اور کسی رحم دل نی
بھر کی دیا تو اون کافرون نی منع کیا گویا مقدر یون ہوا تہا کہ سید الشہدا کی اقربا و انصار
دنیا سی پیاسی جائین ساقی کوثر کی ہاتہہ سی جنت مین زلال رحمت پائین دہبت شبیہ گذراہی
یہ واقعہ مسلم غریب کا ساتہہ ماجرای سلطان کربلا کی جسدم وہ جناب تن تنہا نرغہ اعدا مین
باقی رہی کثرت عطش مین لشکر بیحیا سی طالب ایک جام آب کی ہوی وہ اشقیا نی رکہا
جواب صاف دیا فرزند رسول کو پانی سی محروم رکہا جناب نی بالب خشک اوس شیر
نہر کی طرف گہوڑا اوٹہایا چلو مین پانی اوٹہا کی پینی کا ارادہ تہا ناگاہ کمین بلا سی ستم سنگ
دغا یا تیر جفا ایسا لگا کہ لب و دہان مجروح اور پاش پاش ہوا دندان گوہر فشان کی تکی خون
فواری بہنی لگی لہو بھری پانی کو ہاتہہ سی پہینک دیا پیاس مین آب خنجر سی گلا تر کیا
وادخل علی عبید اللہ بن زیاد فقالوا اسلم علی الامیر راوی کہتا ہی مسلم کو
کشان کشان ابن زیاد کی روبرو لائی واسطی اداب سلام کی نقیب پکارتی آئی فقال
ما ینبغی السلام علیہ مسلم نی فرمایا کہ اس دشمن خدا کو رسول کی عترت کی کینہ ہی
ہمارا سلام کرنا ایسی ظالم کو بیجا ہی اور بیقرینہ ہی فقال الملعون ما علیک
سلمت اولم تسلم لابد من قتلک ابن زیاد بولا اچہا ہی سلام کرو خواہ انکار کرتی
بالضرور تم میری تلوار سی مقتول ہو قال مسلم یا ویلک اذا کان ولابد من قتلی
فامضنی بثقۃ حتی اوصی الیہ بوصیتی مسلم نی کہا وای اوپر تیری او ظالم ہرگاہ
میری قتل کا ارادہ مقرر ہی تو کوئی مرد ثقہ بلا دی کہ اوسکو مین وصیت کرون جو حق واجب
الادا ہی اوسکا مشغول الذمہ نہ ہون فنظر الیہ عمر بن سعد وقال لہ اوصنی

۳۰۲

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ من اللہ الجلیل

ابن سعد کھڑا ہو کی نزدیک آیا اور کہا مجھی وصی کروانا فقال لہ اوصیک اوّلاً بتقوی
اللہ وایثار طاعتہ فرمایا کہ اول مین تجھی سفارش کرتا ہون طاعت خدا کی تقوی
اور پرہیزگاری سی عبادت مین سرگرم رہنا اوسکی واذا انا قتلت فادفن جثتی
دوسری یہ کہ جب مین شہید ہو جاون تو جنازی کو اوٹھانا نماز پڑہکی قبر مین سونپنا خاک سی
چھپانا وبع درعی ہذہ وادفع ثمنہ الی البقالین فی الجزیرۃ وانّہم
علیّ دین تیسری یہ کہ میری زرہ کو میری لاش سی اوتار کی بیچنا اوسکی زر قیمت کو بقالان جزیرہ کی
ہاتھ مین دینا کہ اونکا قرض مجھپر آتا ہی چند مدت سی نفقہ اور خوراک مرکب کو دیا ہی
وتکتب الی الحسین علیہ السلام ان لا یجیئ فانہ مقتول لا محالۃ
چوتھی یہ کہ میری طرف سی امام حسین علیہ السلام کو عرضی لکھنا یا ابن رسول اللہ تمہارا کوفہ کا ارادہ کرنا
یہاں کی مخلوق بہت بیوفا ہی اہلبیت کی واسطی قصد جور وجفا ہی اندیشہ رکھتا ہون وہ جناب
اس دیار مین آئین فرقہ سکار اور ظالم غدار کی ہاتھ سی ماری جائین عمر سعد نی جواب اون
باتون کا پکار کی کہا تاکہ حضرات مدعا کو ابن زیاد نی سنا فقال عبید اللہ اما انت
فلا بد من قتلک فلا نبالی ما تصنع بجثتک اوسنی کہا یا مسلم ضرور مین تجھکو
قتل کرونگا اور میت سی کچھ مزاحمت نہ کرونگا جو چاہی وہ لیجای قبر کھودی اور دفنا دی
واما درعک فالرجل مخیر فیہ ان شاء یؤدیہ اوّلا تیری زرہ سی ہمی
مین کیا سروکار ہی وصی تیرا قرض کی ادا کا مختار ہی واما الحسین فلا بد ان
نکتب الیہ نخدعہ حتی یخرج ونقتلہ ونستریح منہ لاکن امام حسین کو
البتہ فریب سی خط بھیجونگا کہ سی نکال کی کوفہ مین مار ونگا کہ اونکی ہاتھ سی یزید کو آرام
ملی اور اوسکی سلطنت خلش امامت جاتا رہی ثم ان عبید اللہ امر ان یصعدوا بہ

دسوین مجلس تذکرہ مسمار کشتی و تاویل کہیعص و روانگی سید الشہدا مکہ سی جانب کربلا

اِلیٰ اَعْلَاءِ الْقَصْرِ جَلَادٍ فِیْہِ وَ اُلْقِیَ عَلیٰ اَمْرِ رَاسِہٖ پس جلاد کو ابن زیاد نی حکم کیا مسلم کو بالای قصر لیجا کی اولٹا پھینک دیا فَانْدَقَّتْ عُنُقُہٗ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْہِ سر و گردن کو اوس مظلوم کی چور کر ڈالا مرغ روح نی شاخسار طوبیٰ پر آشیانہ کیا اور دوسری روایت مین وارد ہی کہ اوس شقی نی کہا ای جلاد پشت بام قصر پر مسلم کو لیجا سر کاٹ کی میری پاس لا بدن کو رسی مین لٹکا یہ ماجرا خلایق کو واسطی عبرت کی دکہلا قاتل نی تلوار میان سی نکالی مسلم نی چار طرف بحسرت و یاس نظر کی اہل کوفہ کو دیکہا تماشی کو جمعیت کرتی ہین بعضی واقعہ آفت سی روتی بعضی ہنستی ہین اوس قربانی کعبہ وفا نی مکہ کی جانب منہ کر دن پہیری حالت رقت مین پکار کی یون مناجات کی خدایا میرا اسلام امام حسین سید انام کو کہنا اہل بدعت سی جو محنت مجہپر گذری ہی اسکا گواہ رہنا فظم للمولفہ ای غلام آلِ علی سوسیم افغان آیا + نوحہ و نالہ و فریاد کا سامان آیا + غم شبیر مین اوٹہا ہی دل اہل ولا + چشمہ دیدہ خونبار کا طوفان آیا + زخم کہانی کو دیئی پینی کو آب خنجر + تشنہ خون ہر ایک قاتل جہان آیا + دشت غربت مین ہوی دار و مقتل شہ دین + شمر مردود سر و جان کا خواہان آیا + شعر نا ظم کا جو مضمون ہی رقت افزا + سنکی ہر فرد بشر اوسکا ثنا خوان آیا +

دسوین مجلس تذکرۂ مسمار کشتی و تاویل کہیعص و روانگی سید الشہدا مکہ سی جانب کربلا

دا ہی آدم اشکون سی منہ کو دہویا کرتی + اندوہ الم مین عمر کہویا کرتی + شبیر کی حال سی نہتی کرچہ خبر + پر ہای حسین کہکی رویا کرتی + دا ہی دشمن جو یزید ستم ایجاد ہوا جمعیت خدا کا باغ بر باد ہوا + افسوس ہی کربلا مین گہر زہرا کا + ایسا اوجڑا کہ پہر نہ آباد ہوا + دعا

دسوین مجلس روانگی سید الشہدا مکہ سی جانب کربلا تمہید بکاھی تیہ مصاب قتیل الطف جسمی الخلا

دوڑی ہوی مانندِ صبا پہنچین گی + فردوس مین وہان پہنچکی جا پہنچین گی + ای انیس ملک کا
تب گلِ باغِ مراد + حبیب ہندسی تا کربلا پہنچین گی + باعث پیری آئی عذار پی نور ہوی
یارانِ شباب پاس سی دور ہوی + لازم ہی کفن کی یاد ہر وقت انیس + جو مشک سی
بال تہی وہ کافور ہوی + تمہید بکاھی تیہ مصاب قتیل الطف جسمی الخلا
وروانگی سید الشہدا کی بلا ہر جا بذا کو مکروہ طبیعتی ناگوار ہی + اور آزار
دردکی لیی طبیب و پرستار درکار ہی نا وا کو غذا + بیمار کو دوا + عاشق کو وصال یار +
غریب کو بازگشت دیار + غریق کو ساحلِ نجات + حریق کو اطفای لہبات + اسیر قید کو
رہائی + عریانکو لباس کی زیبائی + جراحت کو مرہم کی وصلت + خوف و دہشت کو امنیت
پیاسی کو پانی کا جام + بہوکی کو توشہ طعام + تمنت سفر کو سلامتی راہ + مصیبت کو تسلی
بخش خیرخواہ + موت کو تجہیز و تکفین و اقامت عزا و رثا + اطفالِ یتیم کو ماتم پرسی اقربا و احبا
جیسا کہ سانحہ وفات مین رسول خدا کی ہوا کہ امیر المومنین نی غسل دیا + کفن مین حنوط جو کا
ساری اصحاب نی دو روز مین نماز پڑہکی دفن کیا + فرش و عرش پر بپا کی حزن اور ملال
علمدار شیون پہیلا + ایسا ہی واقعہ سیدۃ النسا فاطمۃ زہرا تہا + ہرچند جنازہ مخفی اور مستور اوٹہا
مگر اعزا سی غم و الم کا سارا دستور رکہا + بالخصوص درانکی زینب و ام کلثوم کو ماں کا سوگ رہا
یونہین حادثہ علی مرتضی مین ایک عالم نی ماتم برپا کیا + خوب اسلوب سی جنازی کا سامان
کیا + موالی اور اہالی سیاہ پوش + ملک و رعیت و سپاہ مین عزا کا جوش + آخر کو ماجرای حسن
مجتبی بہی اگرچہ دلخراش ہی + مگر عزت و توقیر کی اسباب سی تسلی دہ جگر پاش ہی + تمام
بنی ہاشم سب جوان بہائی اور بیٹی امام حسین علیہ السلام کی ساتہ روتی تہی تابوت کی
پیچہی عول دو مین ستو عورتوں کی بپا حسرت مین جان کہوتی تہی + لاکن خاتمہ آل عبا مین سب

دسوین مجلس روانگی سید الشہدا مکہ سی جانب کربلا مرثیہ مصاب قتیل الطف جسمی الخلا

سید الشہدا کی نوبت مصیبت آئی تو دست روزگار نی ستم و جفا کی بہت طغیانی دکہائی غریب نہتی مگر بیکس اور غریب بنایا عزیز و مکرّم تہی لاکن بی بس و خوار کا رتبہ پایا بہن تہی مگر زغہ اعداسی مہجور بٹیا علیہ بیماری سی مجبور بیٹی تہی جو رونی نہین پاتی تہی بی بی آفت دیکہتی دور کہڑی پچہاڑین کہاتی تہی بہائی جنازہ اوٹہانی والی خود بی گور و کفن پڑی ہوی سوالی اور انصار سوگ رکہنی کو گرد و پیش سرکٹی قدم پر دہری ہوی جراحت کو بخیہ مرہم کی تا پوشی کہوڑونکی روندا کفن اور کافور کی عوض سرتاپا لباس بدن کو لوٹا خیمہ تہا گر تن بیسر دہوپ مین پڑا رہا فرش و بستر کی مقام پر لاشہ خاک و خون مین اٹا تہا نوحہ و بکا کی بدلی نقارہ شادی بجایا تابوت کی نام چوب نیزہ و تیر پر جسد مجروح اوٹہایا تین روز تک قبر ملی جو دفن ہوتی سر و تن کی جدائی پر ساری محب چاتی کوٹ کی روتی ہین ثیابہ مُصَابُ قَتِيلِ الطَّفِّ جِسْمِي الْبِلَا وَكَدَّرَ دَهْرِي وَعَيْشِي مَا خَلَا کشتہ صحرای کربلا کی بلا مصیبت نی میرا بدن گہلا دیا اور اوسکی ابتلای آفت کی تصور نی عیش زندگانی کو بدمزہ کیا اندوہ امام حسین علیہ السلام سی مجہی ہمیشہ ملال ہی اور وہ غم نیش زن رگ ابتہال ہے فَمَا هَلَّ شَهْرُ الْعَشْرِ إِلَّا تَجَدَّدَتْ بِقَلْبِي أَحْزَانٌ تُوَسِّدُنِي الْبَلَا ہلال ماہ محرم دیکہتا ہون میری دل مین حزن و الم تازہ ہوتا ہی ہرگاہ گذارش عاشورا کے وبیان پر آتا ہون بستر عزا پر جوش ماتم بچہاتی وَأَذْكُرُ مَوْلَايَ الْحُسَيْنَ وَمَا جَرَى عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْجَاسِ فِي طَفِّ كَرْبَلَا جو اپنی مولا امام حسین علیہ السلام کا ذکر زبان پر لاتا ہون اور اونکی ماجرای بلا کو جو دشت کربلا مین گذرا ہی شمار کرتا ہون شدت رنج سے کلیجہ منہ کو آتا ہی آنسو کا دریا آنکہون سی بہتا آہ کا نعرہ اسمان کو جاتا ہی کہ اوس مظلوم کو امت پر جفا نی کس درجہ ستایا روضۂ احمد اور خانۂ خدا سی جبر و اکراہ مین نکالا کوئی قریہ اور

دسوین مجلس عشرہ محرم روانگی سید الشہدا مدینہ سے طرف کربلا روایت مسماجبرئیل کا لانا نوح کا سفینہ مین لگانا ۔

بلد مین ارام سے رہنے نہ دیا چارون طرف سے نرغہ جور وجفا مین گھیر لیا فواللہ لا انساہ باللطف قائلا لعترتہ الغر الکرام ومن تلا قسم خدا کی مجھی نہین بہولی کا امام حسین کا فرمانا جو اپنی اولاد واصحاب کو دشت نینوا مین کہا الا فانزلوا فی ہذہ الارض واعلموا بانی بہا امسے صریعا مجدلا یہان سواری سے اترو خیمہ برپا کرو یہیا افت وبلا ہوا اور یہ زمین کو پہچانو یہان ہم بہوکے پیاسے ہین ہم کہا ئینگی ضرب تلوار و نیزہ سے خاک مین گرا ئے جائینگے اس ریت مین صحرا کی ہماری بدن پڑی ہونگی چھوٹی بڑے مردان اہلبیت کی سرتن سے کٹی ہونگی واسقی بہا کاس المنون علی ظماء ونضیح جسمی بالدماء مغسلا یہان شدت تشنگی سے پانی کو ترسینگی پیکان آبدار وسنان نیزہ وتلوار کی وار بدن پہ پرسینگی یہ کہی حلق کو آب گلوگیر خنجر ومرگ ناگہانی عدو پلا ئینگی لاشہای کشتگان آل رسول کو اہو مین نہلا ئینگی یہ ہم غریبوں کا مقتل ا یعنی قتل ہو نیکی جگہ اس مین اور دشت مین ہمارا مسکن ہے ۔ ع من تاریخ محمد النجار باسنادہ مرفوع الی انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ والہ انہ قال لما اراد اللہ ان یہلک قوم نوح اوحی الیہ ان شق الواح الساج کتاب تاریخ مین تاریخ محمد نجار اور اسکی اسناد سے روایت کی ہی کہ انس ابن مالک نی رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ کی زبانی سنی ہی کہا کہ جب اللہ نی ارادہ کیا اپنی غضب مین ہلاکت قوم نوح کا او تنزیل وحی سے خبر طوفان خبر بہیجی تا چوب ساج کی تختی چیرین اور تجویز کشتی ہوئی فلما شقہا لم یدر ما یصنع بہا فہبط جبرئیل فاراہ ہیئۃ السفینۃ و معہ تابوت بہا مائۃ الف مسمار و تسعۃ وعشرون الف مسمار جبرئیل مع نقشہ سفینہ کی تختی اسکے پاس آئے او صندوق مین ایک لاکہ انتیس ہزار میخ

دسویں مجلس روانگی سید الشہدا مکہ سی طرف کربلا ربط مسمار جبرئیل کا لانا نوح کا سفینہ بنانا

لائی فَسَمَّرَ بِالْمَسَامِيرِ كُلِّهَا السَّفِينَةَ إِلَىٰ أَنْ بَقِيَتْ خَمْسَةُ مَسَامِيرَ پس نوح نی موافق تعلیم روح الامین کی کشتی جوڑی میخین لگائین آخر کار یہ پانچ عدد کیل اونمین سی باقی رہین

فَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَىٰ مِسْمَارٍ فَأَشْرَقَ بِيَدِهِ وَأَضَاءَ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ پہلی کیل پر جب ہاتھ دوڑایا کہ اوٹھا کی نصب کرین کسی جا ایسی برق تجلی اوسمین سی دست تصرف پہ تکلی جیسی آسمان مین ستارہ روشن کی ضیا پھیلی وہ دیکھی فَتَحَيَّرَ نُوحٌ فَأَنْطَقَ اللّٰهُ الْمِسْمَارَ بِلِسَانٍ طَلِقٍ ذَلِقٍ فَقَالَ أَنَا عَلَىٰ اسْمِ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نوح نبی متحیر ہوی کہ یہ کیا اسرار ظہور میں آیا ناگاہ خدائی اوس کیل کو قوت ناطقہ دیا پکار کی زبان چرب و نرم سی وہ بولی کہ میں نام ہون محمد ابن عبد اللہ کی جو ہی اشرف انبیا فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ لَهُ يَا جَبْرَئِيلُ مَا هٰذَا الْمِسْمَارُ الَّذِي مَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ فَقَالَ هٰذَا بِاسْمِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُرْهُ عَلَىٰ أَوَّلِهَا عَلَىٰ جَانِبِ السَّفِينَةِ الْأَيْمَنِ جبرئیل کا نزول ہوا نوح نی کہا ای حامل وحی خدا یہ کیل کیسی ہے کیا بھید تہا کہ ویسا ہرگز نہ دیکھا نہ سنا روح الامین بولی یہ اسم سید الانبیا محمد ابن عبد اللہ علیہ الصلوٰة والسلام پر ہی ہے پہلا لو کشتی کی اول سری مین جانب راست اسکو ٹہونکو ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَىٰ مِسْمَارٍ ثَانٍ فَأَشْرَقَ وَأَنَارَ فَقَالَ نُوحٌ وَمَا هٰذَا الْمِسْمَارُ فَقَالَ هٰذَا مِسْمَارُ أَخِيهِ وَابْنِ عَمِّهِ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَاسْمُرْهُ عَلَىٰ جَانِبِ السَّفِينَةِ الْأَيْسَرِ فِي أَوَّلِهَا پھر نوح نی دوسری کیل اوٹھائی اور مانند ماہ وہ چمکی سوال کیا کہ ای برادر یہ کیا اسرار تہا جواب دیا کہ اسی اونکی وصی وابن عم بہترین خلفا علی ابن ابی طالب کا نام ہی اسکو بہی اگلی سری پر طرف چپ لگا و ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَىٰ مِسْمَارٍ ثَالِثٍ فَزَهَرَ وَأَشْرَقَ وَأَنَارَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ هٰذَا مِسْمَارُ فَاطِمَةَ فَاسْمُرْهُ إِلَىٰ جَانِبِ مِسْمَارِ

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا طرف کربلا اخبار سانحہ عاشورا حروف کہیعص کا اشارہ بجانب زکریا

آیہا ہرگاہ تیسری مرتبہ ہاتہہ دوڑایا سمارِ ثالث کو بہی پر نور و ضیا شعشعہ افروز پایا روح
القدس نوح سی بولا کہ یہ فاطمہ زہرا دختر نبیُ الورٰی کی نام سی درخشان ہی سمارہ والدکی پہلو
لگا دیا ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِهٖ اِلٰی مِسْمَارٍ رَابِعٍ فَزَهَرَ وَاَنَارَ فَقَالَ جَبْرَئِیلُ هٰذَا
مِسْمَارُ الْحَسَنِ فَاَسْمِرْهُ اِلٰی جَانِبِ مِسْمَارِ اَبِیْهِ پہر دستِ طلب اگی بڑہایا اور پینچ
اوٹہانیکا قصد دلِ نوح مین آیا چمک دمک نی چکاچوند دیا جبرئیل امین زبان بیان لایا
یہ حسن مجتبیٰ کی نام کا اثر تہا اسکو بہی یا نوح مقدمہ سفینہ مین جڑنا پہلوی سمارین اونکی پدر کی
نصب کرنا ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِهٖ اِلٰی مِسْمَارٍ خَامِسٍ فَزَهَرَ وَاَنَارَ وَاَظْهَرَ النَّدَاوَةَ
فَقَالَ جَبْرَئِیلُ هٰذَا مِسْمَارُ الْحُسَیْنِ فَاَسْمِرْهُ اِلٰی جَانِبِ مِسْمَارِ اَبِیْهِ اخر کا
پانچوین کیل نجی اسد نی کفِ نیاز پر اوٹہائی کہ وہ برقِ ساطع سی کہین زیادہ عرصہ نظر مین چمکی
اور تراوت دکہائی جبرئیل نی کہا یہ نام حسین کو بہی او اسی برابر سمارِ حیدر کرار اونکی الد کی
جڑو فَقَالَ نُوحٌ یَا جَبْرَئِیلُ مَا هٰذِهِ النَّدَاوَةُ فَقَالَ هٰذَا الدَّمُ فَذَکَرَ
قِصَّةَ الْحُسَیْنِ وَمَا تَعْمَلُ الْاُمَّةُ بِهٖ فَلَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ وَظَالِمَهٗ وَخَاذِلَهٗ نوح نی
پوچہا ای حاملِ وحیِ خدا یہ رطوبت کا سبب بتا کہا خون کی علامت ہی جو بدن سی اونکی نہین
بہیگا جب تلوار و تیر و نیزہ سی وہ جسم گل پیرہن چور ہویگا پس سارا قصہ امام حسین علیہ السلام کا
بیان کیا جو ظلم و جفا است بیدین کرینگی وہ ماجرا سنا دیا نوح نی رقت و زاری مین قاتلان و
ظالمان و دشمنِ سرور کو نفرین کی اسی اونکی واسطی زیادتی عذاب ستم طلب کی حق
سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ الْقَائِمَ عَنْ تَاْوِیْلِ کٓهٰیٰعٓصٓ قَالَ هٰذِهِ الْحُرُوْفُ
مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ اَطْلَعَ اللّٰهُ عَلَیْهَا عَبْدَهٗ زَکَرِیَّا سعد ابن عبد اللہ کہتا ہی ایک روز
امام حسن عسکری علیہ السلام کی حضور مین کہا ان حروفِ مقطعات کی تاویل کو صاحب الامر

دسویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا جانب کربلا اور ان حروف کہیعص کے جو بار سانحہ عاشورا ایجاب کرتا ہے

صلواۃ اللہ علیہ سے پوچھا فرمایا یہ اخبار غیب سے ہیں مانند رمز و کنایہ جو اللہ نے اوسے اپنی بندہ
شایستہ زکریا کو واقف کیا ثُمَّ قَصَّهَا عَلَى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَذَلِكَ اَنَّ
زَكَرِيَّا سَئَلَ اللهَ رَبَّهُ اَنْ يُعَلِّمَهُ اَسْمَاءَ الْخَمْسَةِ فَاَهْبَطَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ
فَعَلَّمَهُ اِيَّاهَا پھر اوس ماجرا کو اپنی خاتم المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ سے دوہرایا
اور وہ یون تھا کہ زکریا نے اللہ تعالی سے نام مبارک پنجتن کی تعلیم چاہی جبرئیل ونپر نازل ہوئی اسمای
مقدسہ آل عبا تعلیم کیے فَكَانَ زَكَرِيَّا اِذَا ذَكَرَ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ
سُرِّيَ عَنْهُ هَمُّهُ وَانْجَلَى كَرْبُهُ وَاِذَا ذَكَرَ اسْمَ الْحُسَيْنِ خَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ
وَوَقَعَتْ عَلَيْهِ الْبُهْرَةُ پس زکریا جب نام محمد و علی و فاطمہ و حسن علیہم السلام کو زبان پر لاتے
غم دور ہوتا اور سرور دلمین بڑہتا شادمان ہوجاتے ہرگاہ اسم حسین مظلوم کا ذکر آتا پریشانی
مین مبتلا ہوتے سیلاب چشم کا دریا بہتا رقت سے دم گھبراتا فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِلَهِي مَا بَالِي اِذَا
ذَكَرْتُ اَرْبَعَةً مِنْهُمْ تَسَلَّيْتُ بِاَسْمَائِهِمْ مِنْ هُمُومِي وَاِذَا ذَكَرْتُ الْحُسَيْنَ
تَدْمَعُ عَيْنِي وَتَثُورُ زَفْرَتِي ایکدن عرض کی بار الہا کیا باعث ہے مجھے جب چار نام کو
پڑہتا ہوں حزن و الم سے تسکین پاتا خوشی منا تا ہوں جس دم پانچوان اسم حسین حال شورش مین
کہتا ہوں رونا و نالہ و فریاد سے جوش مین آتا ہون فَاَنْبَاهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْ
قِصَّتِهِ وَقَالَ كهيعص فَالْكَافُ اسْمُ كَرْبَلَا وَالْهَاءُ هَلَاكُ الْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ
وَالْيَاءُ يَزِيدُ وَهُوَ ظَالِمُ الْحُسَيْنِ وَالْعَيْنُ عَطَشُهُ وَالصَّادُ صَبْرُهُ یعنی وکار
اوس قصہ کا اشارہ زکریا کو سنایا اور تاویلات حروف سے پردہ خفا روی بکا سے اوٹھایا
یعنی کاف سے مراد زمین کربلا مہبط کرب و بلا دہا سے ہلاکت و قتل عام اولاد نبی روز عاشورا
یا سے کشندہ عترت طاہرہ یزید اور وہی آمر ظلم و جفا عین سے اشارہ پیاس کی شدت میں جان کا جانا

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا الطراف کربلا ذیل کیبعض مین جب سانحہ عاشورا بجناب زکریا

صادسی صبر و تسلیم و رضا پر انکا ثابت رہنا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ زَكَرِيَّا لَمْ يُفَارِقْ مَسْجِدَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَمَنَعَ فِيهِنَّ النَّاسَ مِنَ الدُّخُولِ عَلَيْهِ وَاَقْبَلَ عَلَى الْبُكَاءِ وَالنَّحِيبِ وَكَانَ يَرْثِيهِ جب زکریا نی سارا واقعہ جانگزا سنا مسجد مین جا کی صف ماتم بچھا کی تین شب و روز آنا جانا سبکا بند کیا رونا پیٹنا نالہ و فریاد کی شور ہر دم برہتی آواز سوز و گداز سی گرمی ہنگامہ عزا مین مرثیہ پڑہتی پس ای پیروان امام دین اور محبان پیشوای ارض و سما انہون کی غم اور الم کا تصور کرو اور اس ایام کی واقعہ جانسوز سی غافل نہو کہ مولا ہماری احاطہ مصیبت مین گرفتار تہی بعزم شہادت پر جان و مال سی گذر گی طیار تہی فنظم لمولفہ کعبہ سی جب امام امم کربلا چلی ✝ ارقدسی اپنی روتی ہوی مصطفی چلی ✝ نکلا حرم سی قافلہ یون اہلبیت کا ✝ جیسی باغ خلد سی باد صبا چلی ✝ آگی علم نبی کا نشان علی لیی ✝ سایہ مین جسکی اوج کی نور خدا چلی ✝ اوس ان سوار دوش نبی کی رکاب مین میکائیل و جبرئیل بصدق و صفا چلی ✝ انصار و اقربا شہ والا حشم کی ساتھ ✝ مقتل مین سر کی دینی کو راہ رضا چلی ✝ ارواح انبیای سلف مین یہ شور تہا ✝ حق کی وصول وعدہ پہ اہل وفا چلی ✝ چارون طرف سپاہ بلانی کیا ہجوم ✝ شمشیر و تیر و نیزہ لیی اشقیا چلی ✝ کاٹین جگر کو حیدر و زہرا کی اسلیی ✝ شمر و عمر کی خنجر ظلم و جفا چلی ✝ منتاج مغفرت ہی نیا ظم سخن ترا ✝ جنت مین جسکی ساتھ بہر شان اعلی چلی

مجلس وداع امام حسین علیہ السلام از مکہ معظمہ و ملاقات شیعیان در ہر منزل شوق

رہروان منزل مقصود و قدم زنان محفل قرب معبود ✝ مشتاقان کوی وصال و جانبازان معرکہ اہوال ارز و مندان درد و بلا ✝ و مسافران وادی کربلا اخبار ہجرت امام حسین علیہ السلام کو مکہ سی طرف عراق پر نفاق کی یون بیان کرتی ہین کہ سید امم اور قبلہ عالم کا ارادہ حرم

دسوین مجلس روانگی سید الشہدا مکہ سی جانب کربلا راہ مین شتر سوار کا خبر کوفہ لانا اور شہادت مسلم کا ہا۔

معبود مین ایسا ہوا کہ جیسی چشم اعمی کو نور اور دل شیدا مین سرور ایا۔ پس ہم اصناف بنی آدم
مقدم مکرم کی زیارت کو آتی اور تمتع و این مناسک طواف خدمت سی پاتی خازنان
کنوز سعادت مفتاح رحمت سی ابواب ہدایت کہولتی تہی اور واقفان رموز غایت
طریق شہادت اور سبیل شفاعت کی رہبر ہوتی تہی معاندین کو رشک وحسد کا جوش آتا
اہل کین مشرکین کا پیام ہر روز شام کو جاتا۔ امام حسین کی رونق ایام زیادہ ہوتی ہی ہر طرف سے
خلق اونکی پاس اژدہام کرتی ہی یزید نی اپنی سپاہ کو حج بہانی سی کعبہ مین بہیجا۔ اور در پردہ
گرفتاری شاہ یثرب وبطحا کا حکم دیا۔ سبحان اللہ کیا دنیا کا انقلاب ہی کہ جسکی نانا کا
لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ خطاب ہی اوسی کو کوئی قطعہ زمین پر آرام نہ لی جان و
مال سی کہین مطمئن نہ ہی اگر اہل وعیال کو وطن سی نکالکی خانہ خدا مین پناہ لی تو وہان بہی
ستانی کو اشقیای است کی روسیاہ چلی اور حرم محترم مین ہرجا نداری کبوتر کی واسطے
جو امان ربانی تہی فرزند خیر الورٰی دلبند علی مرتضی پارہ دل فاطمہ زہرا کی نام وہ باقی نہ رہی
یہ خبر سنکی حضرت مایوس وپریشان ہوی ناچار تدارک سفر عراق کی سامان کئی مروی ہی انہ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا عَزَمَ عَلَى الْخُرُوجِ قَامَ خَطِيبًا سند معتبر سی روایت کی ہی کہ جب
مسافر منزل خلد کی سواری طیار ہوئی امام حسین علیہ السلام فی مقام ابراہیم مین قبلہ کیطرف منہ کیا
اتمام حجت کا خطبہ کہڑی ہوکی پڑہا وَقَالَ مَنْ كَانَ بَاذِلًا فِينَا مُهْجَتَهُ وَمُوَطِّنًا
عَلَى لِقَاءِ اللّٰهِ نَفْسَهُ فَلْيَرْحَلْ مَعَنَا فَإِنِّي رَاحِلٌ مُصْبِحًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فرمایا جو کوئی
سعادت کردار ہم اہلحرم کیواسطی اپنی جان کو نثار کری اور سبیل شہادت سی لقای پروردگار کا
جویا ہووی میری ساتہہ چلی کہ انشاء اللہ فجر کو یہان سی جاونگا جہان تک تقدیر الٰہی لیجای
قدم قسلیم ورضا بڑہاونگا وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ

دسوین مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا محمد حنفیہ کا منع کرنا

أَحَلَّ مِنْ إِحْرَامِهِ وَجَعَلَهَا عُمْرَةً لِأَنَّهُ لَمْ يَتَمَكَّنْ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ مَخَافَةَ وَارِث

مکہ و منی نے سات شوط (روش) بیت اللہ کی طواف کئے صفا و مروہ بین وہ قبلہ دین ساعی ہوئے

احرام اعمال حج کو عمرہ سے بدلا اسواسطے کہ اتمام مناسک مین خوف سے رہنا ممکن نہ تھا

وَرُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ إِلَى

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي أَرَادَ الْخُرُوجَ فِي صَبِيحَتِهَا عَنْ مَكَّةَ

حضرت صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے فرمایا جس رات کی صبح کو جناب امام حسین علیہ السلام نے

مکہ سے عزم سفر کیا محمد ابن الحنفیہ مضطرب الحال خدمت اقدس مین آئے اور ادای سلام و تحیت

رسم تعظیم و بزرگی بجا لائے فَقَالَ لَهُ يَا أَخِي إِنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ قَدْ عَرَفْتَ غَدْرَهُمْ

بِأَبِيكَ وَأَخِيكَ وَقَدْ خِفْتُ أَنْ يَكُونَ حَالُكَ كَحَالِ مَنْ مَضَى عرض کی اے

امام وحجت رب انام اہل کوفہ کی فریب و غدر کو آپ پہچانتے ہی کہ پدر عالی مقدار و برادر عالی قدر سے

کیا معاملہ کیا ہے مین ڈرتا ہون جو تم وہان جاؤ مبادا وہ طبع شریف سے بھی ایذا و ستم اونکی

ہاتھ سے اوٹھاؤ اون نامردون کی قول و قرار کا اعتبار نہین دغا اور عہد اون کا پیشہ

آئین کہ وارثی نہین امیر المومنین حیدر کا فرق مبارک شگافتہ ہوا حسن مجتبی کا جگر [illegible]

ٹکڑے ہوا سبب ابا و اجداد بزرگ مارے گئے اور تم ہیچ سادات کی نشانی باقی رہی فَإِنْ

رَأَيْتَ أَنْ تُقِيمَ فَإِنَّكَ أَعَزُّ مَنْ بِالْحَرَمِ وَأَمْنَعُهُ مناسب جانتا ہون کہ چند روز

حرم الہی مین اقامت کرو یہان امن و امان ہے عزت و حرمت مین گردش روزگار سے بچو

فَقَالَ لَهُ يَا أَخِي قَدْ خِفْتُ أَنْ يَغْتَالَنِي يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بِالْحَرَمِ فَأَكُونَ

الَّذِي يُسْتَبَاحُ بِهِ حُرْمَةُ هَذَا الْبَيْتِ جواب دیا اے برادر گرامی قدر یہان کہتے

رہتا ہون ارادہ ہے کہیں چلا جاؤن سادات مین یزید مجھی قتل کرے اور بیحرمتی [illegible]

دسویں مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا جانب کربلا اور منع محمد حنفیہ میں بیان عذر مولا

کہ یا کی حرمت کو وہ سبحیا ملحوظ نہ کہیں ایسا نہو کہ زمرۂ منافقین بی ادبی سی پیش آئیں حرم خدا میں
ال رسول کا لہو بہائیں فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَإِنْ خِفْتَ ذٰلِكَ فَصِرْ إِلَى الْيَمَنِ أَوْ
بَعْضِ نَوَاحِي الْبَرِّ فَإِنَّكَ أَمْنَعُ النَّاسِ بِهِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَيْكَ أَحَدٌ ای سبط مصطفیٰ
اگر اس جا رہنی سی خوف ہی بربادی حرمت حرم کا تو اختیار کرو سفر ملک یمن اور صحرا و بیابان
عالم کا تا وہاں جا کی پناہ و ارام لو دست جفای اعدا عترت نبی کی دامن تک نہ پہنچی در آ
دشت غربت میں پھرتی رہو بلکہ آزار و ستم بھی ایسے نہ دیکھو فَقَالَ لَهُ أَنْظُرُ فِيمَا قُلْتَ جناب
امام حسین علیہ السلام نی جواب باہیبت ایسا ای برادر جو تمنی کہا اوسمیں غور کرونگا فَلَمَّا كَانَ
السَّحَرُ ارْتَحَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جبکہ دن گذرا صبح کی رات ہوئی شاہدین نی
سب حرم عماری اور محمل میں بٹہا کی جانب عراق توجہ کی فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ
فَأَتَاهُ فَأَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ وَقَدْ رَكِبَهَا ناگاہ یہ خبر وحشت اثر محمد ابن الحنفیہ کو پہنچی
فرط قلق اور اندیشۂ خطر سی تاب توقف نہ رہی دوڑتی ہوئی سر راہ حضرت ائی مہار ناقہ سوار
پکڑکی چلائی فَقَالَ لَهُ يَا أَخِي أَلَمْ تَعِدْنِي النَّظَرَ فِيمَا سَأَلْتُكَ ای جانِ جہان ارشاد ہوا
ای سرو وانِ باغ رسالت آپنی مجھسی نہیں فرمایا تہا کہ جو مشورہ دیا ہی مراتب خیر خواہی کا ذکر ہوا
الحال اوسمیں فکر و غور کرونگا جیسا صلاح وقت دیکھونگا ویسا عمل کرونگا قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا
حَدَاكَ عَلَى الْخُرُوجِ عَاجِلًا امام انام نی کہا البتہ تمسی اقرار ہوا تہا عرض کی پہر کیونکر آپنی
جلدی قدم باہر نکالا ہماری دلکو غمزدہ بیتاب و بیقرار کیا قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ بَعْدَ
مَا فَارَقْتُكَ فَقَالَ يَا حُسَيْنُ اخْرُجْ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَاءَ أَنْ يَرَاكَ قَتِيلًا حضرت
ای برادر غمخوار جب تمسی رخصت ہوکی قدم بڑہائی میری پاس نانا رسولخدا تشریف لائی پیار
محبت سی فرمایا کہ یا حسین مکہ سی باہر جاؤ کہ طریقۂ سعادت یہی ہے کہ شربت کربلا میں آپکو پہنچاؤ

دسویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا اور راہ میں شتر سوار کا خبر قتل مسلم لانا

منظور مشیت و ارادۂ پروردگار ہے تمہیں قربانی راہِ وفا دیکھی ظہور مصلحت اسمیں منتظر ہے کہ تن سر جدا نیزے پر جا بجا پھرے یہ محاسن خون گردن سے لال ہو اور بدن سم توسن کا پامال ہو فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اس کلام جگر خراش کی سماعت سے محمد ابن حنفیہ نے واحسرتا کی نعرے مارے زبان تاسف میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پکارے جوش غم اور الم سے ہوش نہ رہے آنکھوں سے دریای سرشک بہے قَالَ فَمَا مَعْنٰى حَمْلِكَ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءَ مَعَكَ وَاَنْتَ تَخْرُجُ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْحَالِ دل بیقرار اور دیدۂ اشکبار سے بولے ای فرزند احمد مختار ای مظلوم بیکس و بے یار ہر گاہ یہ صورت ہے تو عورات حرم کا ساتھ لیجانا ایسے سفر میں خلاف مصلحت ہے آپ وادی غربت میں سراسیمہ و پریشان پھرو گے زنان نالان اور چھوٹے بچے بکہ شر اعدا سے کہاں بچا کے رکھو گے بعضی ان میں سن رسیدہ ضعیفہ ہیں کوئی طفل شیرخوار و چند بنات صغیرہ ہیں کاش یہ کاروان ناموس کو مجھے سونپ دو زینب خاتون و ام کلثوم و سکینہ و فاطمہ کو یہاں رکھو فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَاءَ اَنْ يَرَاهُنَّ سَبَايَا اوس مظلوم نے کہا ای برادر یہہ نہیں ہو سکتا ہے بہ مشیت کہ قادر توانا محل امتحان میں چاہتا ہے ان سکو اسیر طوق و زنجیر میں گرفتار دیکھے اور میری خواہر و دختر اونٹ پر سوار پھرے مجھے بعد شہادت لے اور اہلبیت کو سوز بلا و محنت سے کلیجہ جلے فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَمَضٰى ناچار محمد ابن الحنفیہ نے یہ گفتار سنکے صبر و رضا پر توکل و سلام و تحیت ادا کیا اور مال کار برادر نامدار کو مشیت و ارادے کو سونپ دیا نالان و گریان مراجعت کی اور دلمیں تشویش جان عترت طہارت رہے مَرْوِيٌّ فِيْ كِتَابِ الْمُنْتَخَبِ لَمَّا تَوَجَّهَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ مَسِيْرِهٖ اِلَى الْكُوْفَةِ دَنٰى اِلٰى مَنْزِلٍ اِسْمُهٗ سُوْقٌ کتاب منتخب فخری میں لکھا ہے جب شہسوار دوش رسول خدا کا قافلہ جانب کوفہ چلا ہے اوس منزل میں ورود کیا کہ جسکا نام

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین شتر سوار کا خبر قتل مسلم لانا

نام سوق تہا فرسنگ سی جا بجا خیام فلک احتشام برپا کئی عترت طاہرہ عماری اور محمل سی اوترکی رونق افزای محل و ماوای ہوی فَجَلَسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَاحِیَۃً عَنِ النَّاسِ سراپردہ اہل بیت کہ ہمپایہ عرش علا تہا فرش بچہایا اور وسمین کرسی عز و تمکین کو اوج شکوہ پر رکہا علاحدہ سب خلق سی مسند آرای سریر شہادت نی فراز مین جلوہ کیا سطحہ خاک کو افلاک پر اوس جلسی کا فخر و مباہات ہوا وَاِذَا بِرَجُلٍ قَدْ قَدِمَ مِنَ الْکُوْفَۃِ فَسَاَلَہُ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَقَالَ مَا الْخَبَرُ نور چشم رسول چارون طرف صحرا و بیابان کو نظر یاس و حسرت سی دیکہتی تہی اور تلاش حال وکیل جلیل مسلم بن عقیل مین راہ وصول تکتی تہی ناگاہ ایک شتر سوار جانب کوفہ سی شتابان اور نالان آیا ہرگاہ مقابل حرم سرای جناب سرور شہیدان سی گذرا حضرت نی اوسکو اشارہ مین بلایا خبر بد ونابدار کو اوس تیرہ رو سی سوال فرمایا پوچہا ای بندہ خدا تونی میری مسافر کو آیا کہین دیکہا ہی مسلم کو اوس شہر پر دغا مین کس طور سی پایا ہی فَبَکَی الرَّجُلُ وَرَمَی الْعِمَامَۃَ عَنْ رَاْسِہٖ وہ برگشتہ نصیب نام مسلم سنکی بہت رو دیا اور جلدی اوترکی سلام اور تحیت بجالایا عمامہ کو سر سی دور پہینکا گریبان جامہ صبر و شکیبائی کو چاک کیا فَقَالَ لَہٗ یَا سَیِّدِیْ مَا خَرَجْتُ مِنَ الْکُوْفَۃِ حَتّٰی رَاَیْتُ ہَانِیًا وَمُسْلِمًا مَقْتُوْلَیْنِ وَیَجُرُّوْنَ رَاْسَیْہِمَا اِلٰی یَزِیْدَ قریب کرسی مولا کے کہڑا ہوا نالہ و بکا مین دلکو سینہ الا عرض کی یابن خیر الوری مین کوفہ سی باہر نہین نکلا جب تک ہانی ابن عروہ اور مسلم ابن عقیل کو شہید تیغ جفا دیکہا دونوکی سر انور تن سی کاٹی گئین نیزی پر چڑہا کی یزید کو بہیجی گئین لاشین بی گور و کفن پڑی تہین ابہی قبر مین بہی نہین رکہی گئی تہین ثُمَّ قَالَ فَمِنْہُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْہُمْ مَنْ یَّنْتَظِرُ امام حجرہ برنی پہر فرمایا کہ حکم قدر و قضا بعض کی ہلاکت مین گذر گیا ہی اور کسی کی جان کو وہ صدمہ اوٹہانا

دسوین مجلس ہکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین شتر سوار کا سانحہ مسلم کہ بنت مسلم کا ماجرا

ابہی باقی رہا ہی وَسَارَ الرَّجُلُ وَلَمْ يَعْلَمْ بِهِ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهِ وہ سانی لاینو الا بعداز

ادای کلام محبت فرجام چلا گیا اور حضرت کی اصحاب و اقربا مین کسیکو اوسکا حال معلوم ہوا

نُقِلَ وَكَانَ لِمُسْلِمٍ بِنْتٌ عُمْرُهَا اَحَدَ عَشَرَ سَنَةً مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

منقول ہی کہ مسلم کی ایک دختر گیارہ برس کی سن مین امام حسین علیہ السلام کی ہمراہ تہی

رقیہ بنت علی خواہر سید الشہدا علیہما السلام اوسکی مادر ذیجاہ تہی فَلَمَّا قَامَ الْحُسَيْنُ

عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ مَجْلِسِهِ جَاءَ اِلَى الْخَيْمَةِ فَقَرَّبَ الْبِنْتَ وَقَرَّبَهَا مِنْهُ مَنْزِلَهَا

خامس آل عبا یہ ماجرا سنکی اپنی جا سی اوٹہی خیمۂ اہلبیت مین تشریف فرما ہوکی بیٹہی بنت

مسلم کو پیار سی نزدیک بلایا زانوی محبت کی قرین عزت اور توقیر سی بٹہایا گلی لگایا پیشانی کو

بوسہ دیا دست شفقت سر پہ پہیرا بالونکو پنجۂ مرحمت سی سلجہایا گرد و غبار ملال چہرہ سی پونچہا

مگر جوش غم سی روی حضرت متغیر ہوا بیساختہ آنسو نکا دریا آنکہونسی بہا آہ و نالہ کو سینہ میں

ہر چند ضبط کیا مگر بیقراری دل نی پردہ رقت اوٹہا لیا فَحَسَّتِ الْبِنْتُ بِالشَّيْءِ

لِاَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ مَسَحَ عَلَى رَأْسِهَا وَنَاصِيَتِهَا كَمَا يَفْعَلُ

بِالْاَيْتَامِ وہ دختر اس محبت تازہ اور الفت بی اندازہ سی گہبرائی اوسی مصیبت بی پدری

اور تباہی کی دربدری یاد آئی کہ حضرت مثال آبای یتیم اوسی دلاسا کرتی تہی نگاہ حسرت

یاس مین دیکہہ کی آہ سرد بہرتی تہی فَقَالَتْ يَا عَمِّ مَا رَاَيْتُكَ قَبْلَ هٰذَا الْيَوْمِ

تَفْعَلُ بِيْ مِثْلَ هٰذَا الْيَوْمِ اَظُنُّ اَنَّهُ قَدِ اسْتُشْهِدَ وَالِدِيْ پس وہ لڑکی شدت

اندوہ سی بیقرار ہوئی غلبۂ حزن اور ملال مین عرض کی ای عم کرام وای سرپرست ایتام

آجکی دن سی پیشتر آپکو اپنی نسبت ایسی مہربانی کرتی نہ دیکہا تہا یہ سلوک اطفال یتیم کی ساتہ

ہوتا ہی جو بیری اوپر لطف حد سی سوا کیا گمان ہی کہ میری والد نی شہادت پائی جنابای

الفصل الثانی فی ذکر طرف من مناقبه ومناقبه واخلاقه الکریمة علیه السلام

عن ابراهیم بن العباس انه قال ما رایت ولا سمعت باحد افضل من ابی الحسن الرضا علیه السلام وشاهدت منه ما لم اشاهد من احد وما رایته جفا احدا بکلامه قط ولا رایته قطع علی احد کلامه حتی یفرغ منه وما رد احدا عن حاجة یقدر علیها و ما مد رجلیه بین یدی جلیس له ولا اتکی بین یدی جلیس له قط ولا رایته یشتم احدا من موالیه و ممالیکه وما رایته یقهقه فی ضحکه بل کان ضحکه التبسم وکان اذا خلا ونصب له مائدته اجلس علی مائدته ممالیکه ومولاه حتی البواب والسائس وکان قلیل النوم باللیل کثیر السهر یحیی اکثر لیالیه من اولها الی الصبح وکان کثیر الصوم ولا یفوته

دسوین مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا اشتر سوار کا ماجرای مسلم کہنا اور بنت مسلم و سکینہ کا ماتم کرنا

روز گار نی جہی سب مصیبت دکہائی فلم یتمالک الحسین من البکاء و بکی بکاءً شدیداً یہ کلام حسرت انجام سنکی امام علیہ السلام کو تاب ضبط بکا نہ رہی دہاڑین مارکی ایسا روئی کہ ریش مبارک بہر اشک سے تر ہوئی و قال یا ابنتی انا ابوک و بناتی اخواتک فرمایا ای آرام جان زار اب صبر و تحمل کی جا ہی تمہاری پدر کو خلق سے فانی شہید جانا کیا ہی جو قضا و قدر سے گذری اوسمین دل حزین کو تسلی دو صدمہ مرگ نا باپ کی زیادہ بیتاب نہو نالہ و فریاد سے چپ رہو عزت و حرمت مین خاطر جمع رکہو آیندہ مجہی بجای پدر بزرگوار سمجہو میری بنات کو اپنی بہن اکبر و اصغر کو بہائی جانو دیگر اطفال کی ساتہہ جی بہلاؤ جو حاجت ہو وہ زینب و ام کلثوم سے مانگ لانا فصاحت و نادبت بالویل والعویل ذکر قتل مسلم سے اوس یتیم مضطر کا حال غیر ہوا رقت کا جوش و اویلا کا خروش مین پہنچا آسمان کو پہنچا گویا زبان حال سے نوحہ اور بین کرتی تہی خاک پر پچہاڑین کہاتی تہی ہای بابا در وغربت کی مبتلا بیکس و بی اقربا مظلوم و تنہا تمہین شہر نا پرسان مین شہید کیا بی خطا سر تن سے اوتار لیا معلوم نہین مرتی دم پیاس مین پانی بہی دیا ہی یا تشنہ لب مار ڈالی تمہاری لاش نی کفن اور کافور پایا ہی یا تن مجروح عریان رہا ہی کیا جانو ستمگارون نی دفنا دیا یا اوٹہا پہینکا یا خاک و خون مین پڑا ہی کسی خدا ترس نی عزا و ماتم مین سوگ رکہا ہی یا رسم سوم و چہلم کو چہوڑا ہی ہای مصیبت مرتی وقت مجہہ دل جلی کو کسکو سونپا ہوگا آنکہون پر تنہائی مین رومال کب باندہا ہوگا افسوس تمہین خواری و زاری ہی پر دیس مین موت آئی پہوپہی سن مین فلک نی یتیمی کی محنت بہی دکہائی فسمعوا اولاد مسلم ذلک الکلام و ما سمعوا و اتکوا بکاءً شدیداً و رموا عمائمہم الی الارض ناگاہ یہ کلام جانکاہ فرزندان مسلم کی سماعت مین پہنچی نوحہ اور افغان سے چلائی او سر دیکہ کی خواہر کی باتین دہرتی

دسویں مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا اشتر سوار کا ماجرای مسلم کہنا اور بنت مسلم وسکینہ کا ماتم کرنا

شدت سی رقت اور شیون و ماتم کیا گریبان پہاڑا عمامہ سر سی اپنی پہینک دیا سارے ہی ابنا

بنی ہاشم اونکی ساتہ مصروف عزا تہی اہلبیت کی چہوٹی بڑی او سدم مچا تہی قُلْ قَاْلَ

لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي هٰذَا الْحَالِ وَقَتْلِ مُسْلِمٍ راوی کہتا ہی اس حال پر ملال میں

امام حسین علیہ السلام کو جانی سی کوفہ کی توقف رہا اور قتل مسلم برادر والا مقام پر کمال

تاسف ہوا وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ هُمُ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ قَتْلِهِ

أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَنَهَبَ لِلْحَسَنِ وَضَرَبَهُ بِالْخَنْجَرِ عَلَىٰ فَخِذِهِ فرمایا یہ اہل کوفہ عجب

خلق بیوفا جماعت پر دغا او رجفا ہیں کہ ہم عترت رسول خدا کی ستانی پر ہمیشہ مہیا ہین امیر

المومنین علی علیہ السلام کی قاتلوں کو سہارا دیا حسن مجتبیٰ کی مال و اسباب کو سب لوٹ لیا

اونکی رانمین خنجر ستم کا ہولہ مارا شرم اور مروت کا طرف ایک قلم چہوڑا فَتَنَفَّسَ الصُّعَدَاءَ

وَبَكَى بُكَاءً شَدِيدًا حَتَّى أَخْضَبَتْ لِحْيَتُهُ بِالدُّمُوعِ ساری بہائی بہی حضرت کے

پاس فراہم ہوکی رونی بفرط اندوہ اور قلق سی چلائی وہم سر و بحر کی گہرے استعداد اوس کی

اشک حسرت آنکہون سی بہی کہ محاسن شریف کی بال تر ہوگئی کتاب عین البکا میں ملا

علی نقی نی لکہا ہی کہ فرزندان مسلم بہی اوس روز سید الشہدا سی کہا ہی کہ ہم جان و ذات پر

دینگی جبتک باپکی قاتلوں سی انتقام نہ لینگی جیسا اونکو مرتبہ شہادت ملا ہی راہ خدا مین

آفت و بلا مین مجبور کیا ہی ہم بہی وہی راہ جائینگی بیدریغ تیغ رضا و تسلیم سی گلا کٹوا دینگی

ای اہل عزا و محبان شاہ کربلا قدر فتنانی نما بندان اہلبیت مصطفیٰ پر جب دست جفا

پڑا یا دو صبیہ مرضیہ کو دیدیتی ہیں واغ بی پدری کا اوٹہایا ایک سکینہ خاتون بنت مسلم

محزون تہی دوسری سکینہ دختر امام ہمایون تہی ہرچند شرح بیان اوس وقت نالہ

فغان ہی کا لاکن تفاوت از زمین تا اسمان ہی زکیہ فی جو شہر غربت میں باپکا مارا جانا سنا

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا شتر سوار کا خبر مسلم لانا اور ماجرا بنت مسلم و سکینہ کا

تو سر پر بیت امت خیر الانام امام حسین علیہ السلام نی اوسکو چہاتی سی لگایا، پیار و محبت سے
پیشانی کو بوسہ دیکی اغوش ناز مین بٹھایا، سکینہ کو زین خونچکان سی سر بحجر کی جو والد کا
سر جدا ہوتا نظر آیا، تو لشکر شقاوت کی تلوارین لیئی اوٹہنی کو دوڑا، خیمہ سی نکالکی یہ
اور خلخال و معجر بہی چہوڑا، زکیہ روتی تہی کہ ہای بابا کی جنازیکو قصر مین لٹکایا ہی، سکینہ
دیکہتی تہی کہ پدر کی لاش پی سر پر گہوڑو نکو دوڑایا ہی، زکیہ کو مرگ والدین المحرم سے
سبہا کی عزت اور توقیر بڑہائی، سکینہ نی شہادت پدر مین روئی پر اعدا کی مار کہائی،
زکیہ کو عزای قبلہ گاہ کا جو سوگ اوتارا تو زیور پہنایا، سکینہ کو مصیبت بابا مین گوہر چہینا
تو کان سی لہو بہایا، زکیہ یتیم ہوکی مادر و خواہر کی ساتہہ گہر آتی، بستر آرام پر سوتی تہی
آب و طعام لذیذ پیتی اور کہاتی، سکینہ دربدر بہوری اور ہمدمہ و دوری مین والد کی جلاتی
اسیر و قید ہوتی اونٹ پر سوار دربدر پہرائی جاتی، زکیہ اپنی مان بہن کو چین سی شاد پاتی
دیکہتی غم پدر اور الم غربت دل سی بہول رہتی، سکینہ ساری کنبی کو ناشاد مونچین محبوس
اور خوار نظر کرتی، دخترات خاک زندان اور خرابہ مین کرتی پڑی آہ سرد بہرتی، زکیہ ایک
ماتم مسلم سی بیقرار و اشکبار تہی کہ اوسکی ساتہہ پرسا دینی کو ہر ایک بی بی سوگوار تہی
سکینہ اٹہارہ شہیدون کا اور بہائی کی لاش خاک و خون مین دیکہہ کی فگار تہی اور اوسکی
ہمراہ تشہیر کوچہ و بازار تہی، زکیہ کو بابا کی سوم و چہلم مین نوازش امام جامہ نو پہنایا
ہر منزل مین سفر کی پردہ خیمہ مین حرمت اور عزت سی بٹہایا، سکینہ کو روز شہادت والد کی
گہر لوٹا سر اپنا جلایا، مان اور پہوپہی کا سر کہلا دکہایا، مثال گنہگاران روم و فرنگ و دیلم
کی دربار ابن زیاد و یزید کی بلوی مین پہنچایا، زکیہ نی عزیز و اقربا کی مہربانی سی مصیبت بابا کی
فراموش کی، سکینہ نی شدت جفا و محنت سی آخر کو قید خانہ مین جان پر خروش دی

گیارہوین مجلس یکسی رد انکی سید الشہدا خطبہ حمد و تذکرہ فضائل خامس آل عبا

نظم ملولفہ سخن کوتاہ رقت کا سما ہے + فلک پر شور ماتم ہو رہا ہے + محبون کو دل صد پارہ

ہر دم + لبون پر آہ و افغان کی صدا ہی + ہوی پیر و جوان مصروف شیون + سیر شک چشم سی

دامن بھرا ہی + کوئی مومن نہین ہولیگا ہرگز + ازل سی ہمکو غم شہ کا ملا ہی + وہ درد انگیز ہین

ناظر کی اشعار + ہر ایک مصرع زبان کربلا ہے

گیارھوین مجلس غریب نینوا کا جاتا کوفہ کیطرف سی بحکم ایام مین تشنگی کا بیابان کشت و منع لانا حقیقت

وخلافت کا عوض کی تیغ جفا دیکھو ر انا و لا ابی عبد اللہ کا فرزند امام حسن علیہ السلام کی سی شرف پانا

دنیا عجبی مجلس ہین جہان رونیکا غل ہوتا ہی + اوس جا کہ زخم رسل ہوتا ہی + داغون سی

کنول دلونکی روشن کرلو + زہرا کا چراغ اوگل ہوتا ہی + دنیا عجبی فردوس سی روح مصطفی

آتی ہی + پھولون بین بسی ہوئی صبا آتی ہی + کیمراین نہ گری سی مراد ابرحسین + یہان گلشن

جنت کی ہوا آتی ہی + دنیا عجبی زرخلق بین مردیا جاکونہ ملی + کچھ فیض امیر ون ہی کو گداکو نہ ملی

بازار جہان بین کیا عجب ہی ای انس + گر مفر فاوس ہی وفاکو نہ ملی + دنیا عجبی راحت بین

ہوئی بسر کہ ایذا گذری + کیونکر تار یک گہر بین تنہا گذری + ای کنج لحد کی رہنی والو افسوس

کس سی پوچھی کہ تمپہ کیا کیا گذری + تمہید بکا فضائل سید الشہدا تقدیر بلا یا

کیعوض بین عطایای امامت نَحْمَدُكَ يَا مَنْ اَجَلَّ مُصِيبَتَنَا الصَّائِبَ

الْمُصِيبَةِ الرَّاتِبَةِ وَالدَّمْعَةِ السَّاكِبَةِ حمد و سپاس کرتا ہون خدا کی جسنے

بڑہائی ہماری مصیبت ہی بسبب شہادت اور محنت اوسکی جسپر طغیانی غم پی در پی تسمہ

سیر شک اہل و لا نام سی مولا کی جوش زن ہین اور اسمان و زمین اوسکی ذکر سی مصیبت انگیز ہین

الْمَطْرُوحِ اللَّعِينِ وَالْمَقْطُوعِ الْوَتِينِ جو میدان مین گرایا گیا سیف و سنان -

گیارہویں مجلس کلمہ سی روانگی سید الشہدا تذکرہ فضائل خامس آل عبا

ازبسکہ کاٹی کمین رگین دل و گردن کی تیغ بران سی اَلذَّبِیحِ العَطشَانِ وَالسَّلِیبِ العُریَانِ
وہ پیاس کی شدت مین تڑپتا ذبح کیا ہی اوسکی بدنِ صد پارہ سی جامۂ خونچکان اوتار لیا ہی
شَیبَتُہُ بِدَمِہٖ خَضِیبٌ وَجہُہُ عَلَی الاَرضِ تَرِیبٌ ریش سفید کو خون سی فرق
پشانی کی خضاب ہوا بدن بی سر خاکین الودہ دہوپ سی جلتا پڑا رہا اَلمُعَفَّرُ الخَدَّینِ
سِبطِ رَسُولِ الثَّقَلَینِ وہ شہید جسکی دو نور رخسار زمین گہوڑی سی گرتی وقت مٹی بھری
وہ مظلوم سعید فرزند رسول جسی خیر الوری نی امت کی پاس اپنی امانت رکھی مَولَانَا
وَمَولَی الکَونَینِ اِمَامُ حُسَینٍ عَلَیہِ السَّلَامُ وہ اقا سیر کونین کا مولا ہی حضرت
امام حسین علیہ التحیۃ والثنا ہی فَعَزُّوا یَا اِخوَانِی فَاطِمَۃَ البَتُولَ عَلَی ابنِہَا المَقتُولِ
پس ای برادرانِ ایمانی ماتم پرسی کرو فاطمہ زہرا کی بتولِ عذرا کو تعزیت سید الشہدا کی
فَوَاحَسرَتَاہُ لِجُسُومِہِمُ المُرَمَّلَۃِ بِالدِّمَاءِ وَوَالَهفَتَاہُ لِاَفوَاہِہِمُ اليَابِسَۃِ
مِنَ الظَّمَاءِ ہای افسوس و دریغ ہی اون اجسام سادات انام پر جو لہو سی اپنی بہگی ہی
لال ہوی ہی اور بہت حسرت ہی اون دہان و مبارک لب و زبان پر جو شدت تشنگی او
پیاس سی خشک و بیحال رہی ہی عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ المُثَنّٰی الهَاشِمِیِّ قَالَ قُلتُ
لِاَبِی عَبدِ اللّٰہِ عَلَیہِ السَّلَامُ جُعِلتُ فِدَاکَ مِن اَینَ جَاءَ لِوُلدِ الحُسَینِ الفَضلُ عَلٰی
وُلدِ الحَسَنِ وَہُمَا یَجرِیَانِ فِی شَرعٍ وَاحِدٍ کتاب علل الشرائع مین عبد الرحمان ابن مثنی ہاشمی
روایت کی ہی جو اونسی کہا مینی حضرت صادق علیہ السلام سی یہ مشکل پوچہی ہی مین تمپر فدا
ہوں امام حسین کی اولاد کو حسن مجتبی علیہما السلام کی فرزندوں پر کس وجہ سی شرف بڑہا ہی
باوجود اسکی جو وہ دونوں کا دریای امامت ایک ہی سرچشمۂ سعادت سی ساوی نکلا ہی
فَقَالَ عَلَیہِ السَّلَامُ لَا اَرٰیکُم مَا تَاخُذُونَ بِہٖ اوس جناب نی جواب دیا تمکو سبب او

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا فضائل خامس آلِ عبا

جو اپنا مدعا پاؤ مرتبہ بزرگی حضرت حسین علیہ السلام جتاؤں تاکہ ساکت رہجاؤ اِنَّ جبرئیل
نَزَلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰمّا وَلَدَ الْحَسَنُ بَعْدُ فَقَالَ لَهُ یُولَدُ لَکَ غُلَامٌ تَقْتُلُهُ اُمَّتُکَ
مِنْ بَعْدِکَ جب امام حسن کی پیدایش سے چند روز گذرے تو ایک دن جبرئیل امین رسولخدا کی
خدمتمین نازل ہوئے عرض کی قدرت باری نے چاہا ہے رحمت کردگاری کا تقاضا ہے
کہ نسل رسول مین فاطمہ زہرا سے ایسا لڑکا پیدا کرے جو بعد از تمہاری رحلت کی امت
جفا کی تیغ سے شہید ہووے فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ یَا جَبْرَئِیْلُ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْهِ
فَخَاطَبَهُ ثَلَاثًا وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی نے فرمایا اے برادر جبرئیل مجھے ایسے فرزند کی حاجت
نہین اور تین مرتبہ یہ سوال و جواب کی باتین درمیان رہین ثُمَّ دَعٰی عَلِیًّا فَقَالَ لَهُ
اِنَّ جَبْرَئِیْلَ یُخْبِرُنِیْ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهُ یُوْلَدُ لَکَ غُلَامٌ تَقْتُلُهُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ
فَقَالَ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَخَاطَبَ عَلِیًّا ثَلَاثًا پھر مخبر صادق نے
امام اور صحیب ناطق علی ابن ابیطالب کو بلا کے کہا اے برادر مجھکو جبرئیل نے خداوند جلیل کی طرف سے
پیام لاکے دیا کہ تمہاری صلب سے ایک بیٹا ایسا عالم وجود مین آئیگا جو میری وفات کی بعد
ظلم و ستم امت سے مارا جائیگا علی مرتضی نے بھی وہ مولود سے انکار کیا کہ مین دلبند غم پرور
لیکی کیا کرونگا اونسے بھی تین بار اس باب مین تکرار ہوئی کسی صورت بار مصیبت اوٹھا
نہ سکے تب نہ ہی ثُمَّ قَالَ اِنَّهُ یَکُوْنُ فِیْهِ وَفِیْ وُلْدِهِ الْاِمَامَةُ وَالْوِرَاثَةُ وَالْخِزَانَةُ
جبرئیل نے کہا اے رسولخدا حضرت باری کی اس آفرینش مین مصلحت دیکھا کہ اوسمین اور
اولاد امجاد مین عہدہ امامت و خلافت معین رہیگا بار وراثت انبیا و اسرار کبریا وہ
اپنی دوش پر لیگا فَاَرْسَلَ اِلٰی فَاطِمَةَ اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُکِ بِغُلَامٍ تَقْتُلُهُ اُمَّتِیْ مِنْ
بَعْدِیْ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَیْسَ لِیْ حَاجَةٌ فِیْهِ یَا اَبَهْ فَخَاطَبَهَا ثَلَاثًا بی بی شیر خدا نے

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا تذکرہ فضائل ور ولادت خامس آل عبا

فاطمہ زہرا کو خبر دی کہ ایزدِ قدیر نی تیری واسطی پیدایش ولد مقدر کی جو میری رحلت ہونی کی
پیچھی است بی رحم ماریگی اور انواعِ محنت واذیت مین اوسکو ڈالینگی بتول عذرانی جواب دیا
مجھی اوسکا دیدار نا گوار ہی ایسا بیٹا جو شہید ہو نہین درکار ہی اوسنی بھی تین دفعہ یہی کلام
درمیان مین آیا اخر کو رازِ نہان سی پردہ کھولا سمجھایا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْهَا لَا بُدَّ اَنْ یَکُوْنَ
فِیْهِ الْاِمَامَةُ وَالْوِرَاثَةُ وَالْخِزَانَةُ پیام سی غم وشادی کی محزون اور مسرور کیا
اور کہا کہ ضرور قبول کرو امرِ قدر وقضا اوسکی اوپر وراثتِ انبیا کا مرتبہ قرار پاتا ہی
کنوزِ امانت وخزانہ رحمت حضرتِ ربانی کا سونپا جاتا ہی فَقَالَتْ لَهُ رَضِیْتُ
عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلِقَتْ وَحَمَلَتْ بِالْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَحَمَلَتْ سِتَّةَ اَشْهُرٍ
یہ نوید سنکی فاطمہ نی گردنِ تسلیم جھکا دی عرض کی خدا و رسول جسمین راضی ہون سینی
منظور کی پس مزید قلق واکراہ سی حمل رہا اور مدت چھہ مہینی کا عرصہ گذرا ثُمَّ وَضَعَتْهُ
وَلَمْ یَعِشْ مَوْلُوْدٌ قَطُّ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ غَیْرَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ
عَلَیْهِمُ السَّلَامُ پہر ولادتِ باسعادت ہوئی تو مسرت وقت اہلبیت کو توام ہی کوئی
مولود چھہ مہینی کا پیدا ہو کی نہین جیا سوای حسین ابنِ علی اور عیسی ابن مریم علیہما السلام کی
جو اوپر جامہ حیات رسا کیا فَکَفَلَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ہنگام پیدایش طاہر مین
کفالت امور پر ام سلمہ کا اہتمام تہا روایتِ معتبرہ سی لعیا نور العین فی ساتہ عورات میں سلمی
ہر طرحکا سر انجام کیا فَلَمْ یَرْضَعْ مِنْ فَاطِمَةَ وَلَا مِنْ غَیْرِهَا لَبَنًا قَطُّ فریقین کی احادیث
حسن اور صحیح مین ایا ہی کہ امام حسین علیہ السلام نی اپنی والدہ خواہ دوسری خاتون کا شیر نوش
نہین فرمایا ہی وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَاْتِیْهِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ فَیَضَعُ لِسَانَهُ فِیْ فَمِ الْحُسَیْنِ
فَیَمَصُّهُ حَتّٰی یَرْوٰی رسولِ خدا ہر روز بتول عذرا کی قرین آتی تھی امام حسین علیہ السلام کو

گیارہوین مجلس مکہ سی عراق کو روانگی سید الشہدا تذکرۂ امامت حضرت جو بنا اونکا عوض ملا.

آغوش مین لیکی زبانِ مبارک اونکی دہان مین دیکی پلاتی تہی وہ تشنہ کام زلالِ شہادت ناناکی

لسان کو چوستی چشمہ فضل و کرم تہی چوستی یہان تک کہ دو دن و رات کو سیر ہوتی فَانْبَتَ اللّٰہُ

لَحْمَہٗ مِنْ لَحْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پس گوشت اور پوست اور خون و رگ و پی امام حسین کی بدن

جو پیدا ہوا خاتم انبیا کی اجزای جسم سی بڑہا اور اوسی بحر سعادت کا شیفتہ تہا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ

تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْہِ شانین امام حسین علیہ السلام کی خدا نی یہ ایت نازل کی ساری اُمت کو

ج ۲۶ پ احقاف

اونکی شرافت سی معرفت کامل دی وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ

کُرْہًا وَّوَضَعَتْہُ کُرْہًا وَحَمْلُہٗ وَفِصَالُہٗ ثَلٰثُوْنَ شَہْرًا ظاہر معنی یہ ہین کہ وصیت

بہنی انسان کو واسطی نیکی اور احسانِ والدین کی اور بار ور ہوئی ماں اوسکی مبتلای ہم اور غم او

جنی حالت کراہت کی تیس مہینے سی حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ تا یہ کہ قوت و زور کو پہنچا اور چالیس برس کا پورا ہوا کہا

ای خدا نصیب کر مجھکو کہ شکر بجا لاؤن تیری نعمت کا جو مجھی عطا کین ہین اور میری والدین کو

انواع نعمات دین ہین توفیق بخش کہ عمل صالح بجا لاؤن جو تو اوسکی سبب رضامند ہو وہ کام

کرون بار الہا نیک و پاکیزہ اور اچہا کر میری اولاد مین فَلَوْ قَالَ اَصْلِحْ لِیْ ذُرِّیَّتِیْ کَانُوْا

ذُرِّیَّتُہٗ کُلُّہُمْ اَئِمَّۃً معصوم ہی فرمایا کہ اگر خاص آل عبا دعا مانگتی رب عالمی بلا

صالح ہو نیکی اپنی اولاد مین ہر اینہ اونکی ساری نسل امام ہو اکرتی وَلٰکِنْ خَصَّ ہٰذَا اَصْلِحْ

لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ لاکن اوس بزرگوار نی تخصیص کی اپنی فرزندون مین بعض اولاد کی واسطی

تو بیٹی پوتی اونکی ذریت سی امام ہوئی ۲۸ رُوِیَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا قَالَ الْاِحْسَانُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

گیارہویں مجلس مکہ سے عراق کو روانگی سید الشہداؑ تذکرۂ امامت و جمعیت دنیا اونکا عوض ملا

کتاب عاشر بحار میں ابی عبد اللہؑ ثانی کی زبانی روایت کی ہی کہ تفسیر میں اس آیت کی بشارت دی ہی مراد احسان سے پیغمبر خدا ہیں جو عبارت کلام الٰہی اوسپر دلالت فرماتی ہیں وَقَولُهُ بِوَالِدَيهِ اِنَّمَا عَنَى الحَسَنَ وَالحُسَينَ اور فرمودۂ خالق کام و زبان سے معنی والدیہ عیان ہیں کہ وہ امام حسن اور امام حسین سید شباب جنان ہیں ثُمَّ عَطَفَ عَلَى الحُسَينِ فَقَالَ حَمَلَتهُ اُمُّهُ كُرهًا وَوَضَعَتهُ كُرهًا پھر حق تعالیٰ نے عطف کیا یعنی بطرف ذکر شاہ شہیدان اور اونکی شان ہیں وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ اَخبَرَ رَسُولَ اللّٰهِ وَبَشَّرَهُ بِالحُسَينِ قَبلَ حَملِهِ اور یہ ماجرا یوں گذرا کہ اللہ نے رسالت پناہ کو خوشخبری دی قبل از قرار پانے حمل کے جو اوس سے بعد امام حسین کی پیدایش ہوئی وَاَنَّ الاِمَامَةَ تَكُونُ فِي وُلدِهِ اِلَى يَومِ القِيَامَةِ فضیلت کا مزید کرامت سے رتبۂ قدر و منزلت بڑھایا کہ سلسلۂ امامت اونکی اولاد میں حشر تک قائم فرمایا ثُمَّ اَخبَرَهُ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ القَتلِ وَالمُصِيبَةِ فِي نَفسِهِ وَوُلدِهِ پھر اپنے حبیب و پیغمبر کو مطلع کیا وہ حادثۂ مصیبت سے جو ابی عبد اللہ گذریگا دشت امتحان میں وطن سے جانا بھوک پیاس میں زخم تیغ و سنان کھانا اولاد طفل و جوان کا شہادت پانا ضرب خنجر ستم سے گردن کا جدا ہونا اور جو عترت اطہار پر ظلم و جفا اعدا گذریگی گھر کا لٹنا خیموں کا جلنا عورات کا اسیر ہوکے دربدر پھرنگی ثُمَّ عَوَّضَهُ بِاَن جَعَلَ الاِمَامَةَ فِي عَقِبِهِ اوس صدمۂ مصیبت اوٹھانی کا عوض بخشا اور اونکی فرزندوں کو یہ درجۂ امامت دیا وَاَعلَمَهُ اَنَّهُ يُقتَلُ ثُمَّ يَرُدُّهُ اِلَى الدُّنيَا وَيَنصُرُهُ حَتّٰى يَقتُلَ اَعدَائَهُ وَيُملِكَهُ الاَرضَ جب رسول اللہ کو آگاہ فرمایا کہ حسین شہید کیا جائیگا اسکا قادر توانا بعد انقضائے مدت معلوم اوس مظلوم کو دنیا میں پھر لائیگا لشکر نصرت اور ظفر اپنی دیگا کہ ساری اعدائے دین کو قتل کریگا سلطنت عالم کا اوسے مالک اور مختار بنائیگا رتبۂ عز و جاہ

گیارہوین مجلس بکہ سی عراق کو روانگی سید الشہدا ثواب سورہ فجر کی تلاوت کا

اور شوکت امام ابرار بڑہا یگا و ہو قولہ تعالی اسپر دلیل قول رب جلیل ہی اور شان میں
امام مبین کی یہ تنزیل ہی و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض الی
الآیۃ ارادہ کیا ہمنی اس بات کا منت رکہین اونپر جو دنیا مین ضعیف ہو گئی ہین یعنی امام حسین
اور اونکی اولاد و اصحاب امجاد جو بار ہلاکت اور رانده اوٹہای تہی اون سبکو قدرت کاملہ سی
پہر زندہ کرین اپنی اعدا پر غالب ہوکی ہماری یاری سی زمین کی مالک رہین و قولہ و لقد
کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون
دوسری جا قرآن مجید مین اللہ کا قول آیا ہی کہ ہرگاہ لکہا ہمنی زبور مین بعد ایراد کرنی ذکر کی
اس حرف کو بدرستی کہ زمین میراث ملی کی بندگان برگزیدہ شایستہ کو جو اونکی قبضہ تصرف مین
دین و ایمان سی آباد ہو فبشر اللہ نبیہ ان اہلبیتک یملکون الارض و
یرجعون الیہا و یقتلون اعداءہم پس ایزد تعالی نی اپنی رسول کو اس بات کی بشارت
کرامت کی کہ تمہاری اہلبیت کی عالم مین کمال اقتدار سی مراجعت ہو گی ساری دنیا و ما فیہا کی
مختار و مالک رہینگی اپنی مخالفونکو غلبہ قہر سی مار کی مدت تک سلطنت کرینگی کنز عن دارم
بن فرقد قال قال ابو عبد اللہ اقرءوا سورۃ الفجر فی فرایضکم و نوافلکم
فانہا سورۃ للحسین بن علی و ارغبوا فیہا رحمکم اللہ تعالی کتاب کنز القرآن مین
دارم ابن فرقد سی روایت کی ہی اور اوسنی ابی عبد اللہ ثانی کی زبانی بشارت سنی ہی جو فرزند
مخبر صادق نی فرمایا کہ ای محبو سورہ فجر کو اپنی نماز فرض و سنت مین پڑہو رحمت کری تمپر
خدای تعالی کہ اجر و ثواب زیادہ ہوگا تمہارا فقال لہ ابو اسامۃ و کان حاضر
المجلس و کیف صارت ہذہ السورۃ للحسین خاصۃ ابو اسامہ جو حاضر
مجلس و الاہتمام تہا بولا کیونکر یہ سورہ واسطی امام حسین علیہ السلام کی خاص ہوا قال

شططا جاوز القدر والحد و تباعد عن الحق

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا تعرض و اقتدی و نمایش سپاہ ملائکہ

روانگی امام حسین علیہ السلام از مکہ جانب عراق و احوالات راہ تا منزل ثعلبیہ

قدم پیمایانِ وادی اندوہ و ملال و رہ نوردانِ صحرای زاری و ابتہال مسافرانِ دشتِ کرب و بلا و قافلۂ لشکرِ شیون و بکا رسیدگانِ مراحلِ قربِ یزدانی و مقیمانِ منازلِ امتحانِ ربانی قصہ پر غصہ قربانی راہِ وفا و سانحہ واقعہ ثانی یحییٰ بن زکریا زبانِ صدق و صفا سی یون بیان کرتی ہین کہ جب عاشقِ باری کو بیکباری ملال دوری فی مبتلای بیقراری کیا اور پیامِ بیکباری علایق و اسطی وصالِ حضوری کی سُروش کامگاری فی دیا فتوح روح پر جامہ ہستی ناگوار ہوا شوقِ تیغ سی سر پرشور کا کہہ دن پر بار ہوا پیشانی سنگِ طعنہ و سنان شکستن کشادہ ابرو کجبازی چرخِ مقوس پر آمادہ آنکھین نورِ نظر کی خاک مین ملانیکو راہِ اشارہ بین گوش کو صدای الغیاث کی سماعت سی خبرین گذرتین و دماغ شمیم شہادت کا جویا زبان یاد مولا سی گویا لب و دہان زلالِ عطش کی راغب چہرہ رخسارہ بلا کا طالب سینہ جوشِ محبت مین نیزہ محنت کا خواہان جگر پارہ ہو کی ٹکڑی ہونی پر خدنگِ جذب کا نشان ہاتھ کو قطعِ حیات پر خنجرِ جفا کی جستجو رہی کمر قوتِ بازو کی ٹوٹ جانی پر بندھی تہی قدم راہِ صبر کی سالک سرتا پا آفات و بینوائی کی مالک جان تحمل ہزار آزار اور تن مستعد زخم نیزہ و تیغ آیا وہ وقت آیا کہ نام و نشانِ پنجتن دنیا سی جاتی خاندانِ رسول چھوڑتین بلا و محن و مصیبتہا ہی سکینہ بی بی پدر ام کلثوم و زینب ننگی سر پھرین اطفالِ یتیم ضربِ سیلی و تازیانی سہاکی تڑپتی ہین اولادِ بتول شالِ کفار ترک و دیلم لیٹی اہلبیت کی عزت اسیری و قید مین لٹی مروی ہی عن الواقدی و زرارة بن صالح قالا لقينا الحسين بن علي قبل خروجه الى العراق بثلاثة ايام فاخبرناه بهوى الناس بالكوفة وان قلوبهم

گیا ہونا مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عبداللہ بن عباس و ابن زبیر کا مزاحم ہونا

وَسَيُوفُهُمْ عَلَيْهِ کتاب عاشر بحار الانوار میں واقدی و زرارہ ابن صالح سی روایت کی ہی
کہ امام حسین علیہ السلام سی تین روز قبل جانی سفر عراق کی ہماری ملاقات ہوئی ہی ہمنی اہل کوفہ کی
نفاق سی اونکو خبر دی اور ابن زیاد و یزید کی حیلہ اور عداوت سی تفصیل کہی کہ اوس جماعت کی دل
تمہاری طرف الفت پر مائل ہیں اور تلواریں ساری اولادِ رسول کی جان کی قاتل ہیں فاومی
بِيَدِهِ نَحْوَ السَّمَاءِ فَفُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَنَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ عَدَدًا لَا يُحْصِيهِمْ
اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى اوس زینت عرش و کرسی نی ہاتھہ اوٹھا کی جانب افلاک اشارہ کیا ناگاہ دیکھا
کہ دروازہ اسمان کا باز ہوگیا فوج ملایکہ سلاح جنگ باندہی اسقدر آئی کہ اونکی جمعیت کی گنتی
سوای ذات باری کسینی نہیں پائی فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْلَا تَقَارُبُ الْاَشْيَاءِ
وَحُبُوطُ الْاَجْرِ لَقَاتَلْتُهُمْ بِهٰؤُلَاءِ حضرت نی فرمایا اگر تقارب اشیا کا دہیان اور اپنی
اجر کا نقصان نہوتا تو ہراینہ اس لشکر کی امداد و نصرت سی لڑتا اور اعدا کو مارتا وَلٰكِنْ
اَعْلَمُ يَقِينًا اَنَّ هُنَالِكَ مَصْرَعِي وَمَصْرَعَ اَصْحَابِي لاکن پہچانتا ہوں یقین کہ میرا وہاں
مقتل اور مدفن ہی اور تمام اولاد و اصحاب کا حشر تک خوابگاہ و مسکن ہی وَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ
اِلَّا وَلَدِي عَلِيٌّ ہلاکت سی کوئی ہمراہ نہیں باقی رہیگا سوای زین العابدین کہ ذریت انکا
ثبوت ہیں وہی بچا کا مرہی وَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ
فَاَشَارَا اِلَيْهِ بِالْاِمْسَاكِ پس اوس مسافر غربان اور عازم وفای عہد یزدان کی خدمت میں
عبداللہ ابن عباس و عبداللہ ابن زبیر آئی اور بعد سلام و تحیت بطریق مشورت کہ میں ہی کی
واسطی دلیل و برہان لائی فَقَالَ لَهُمَا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ اَمَرَنِي بِاَمْرٍ وَاَنَا مَاضٍ فِيهِ
حضرت نی مخبر صادق کی فرزند ہوئی مجہی نانا ہیسو خدا نی جو امر کیا ہی اوسکا بجالانا باعث صواب
خدا پر ہانا طاعت و فرض واہی قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَهُوَ يَقُولُ

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا عبد اللہ بن زبیر و ابن عمر کا مزاحم ہونا

واحسیناہ راوی کہتا ہے ابن عباس روتے ہوئے باہر نکلے نوحہ و فریاد واحسینا واسیداکرتے
بیت الحزن چلے مروی ہے قال وجاء عبد اللہ بن عمر فاشار علیہ بصلح اہل
الضلال وحذرہ من القتل والقتال راوی کہتا ہے سب عبد اللہ ابن عمر نے سنا
کہ امام حسین علیہ السلام مکہ سے جاتے ہیں اور قصد ملک عراق پر قدم بڑھاتے ہیں واسطے مشورہ
نصیحت کے حضرت سے ملاقات کی اور ترک مقاتلہ و طاعت اہل بدعت پر صلاح دی فقال
علیہ السلام یا ابا عبد الرحمن اما علمت ان من ھوان الدنیا علی اللہ تعالی
اوس جناب نے جواب دیا اے ابا عبد الرحمن تمنے نہیں سنا کہ دنیا بے اعتبار ہے اور کسقدر اللہ تعالی کے
نزدیک پست و خوار ہے ان راس یحیی بن زکریا اھدی الی بغی من بغایا بنی
اسرائیل خوشنودی زن فاحشہ کی واسطے یحیی ابن زکریا کا سر کاٹا گیا اور ہدیہ بھرا وہ زنیہ
بنی اسرائیل کی پاس بھیجا گیا اما تعلم ان بنی اسرائیل کانوا یقتلون ما بین طلوع
الفجر الی طلوع الشمس سبعین نبیا وہ اشرار ایسے تھے کا ترسے جو دلمیں خوف خدا کے مطلق نہ تھا
کہ مابین طلوع صبح اور طلوع آفتاب ستر پیغمبر کو مار ڈالا ثم یجلسون فی اسواقھم یبیعون
ویشترون کان لم یصنعوا شیئا خوش و خرم بازاروں دکانیں کھولتے خرید و فروخت میں
مصروف ہوتے گویا کچھ نہیں کیا جس کا چرچا کریں یا گریباں تاسف پرمیں ڈالیں منہ فلم
یعجل اللہ علیھم بل اخذھم بعد ذلک اخذ عزیز ذی انتقام پس خدا نے اونکو مہلت
بخشی جب مصلحت دیکھی سخت عذاب کی سزا دی اتق یا ابا عبد الرحمن ولا تدع
نصرتی اے ابا عبد الرحمن تقوی و پرہیز گار رکھ اپنا شعار اوقات کر و اور مجھ بے یار و بے کس کی
نصرت و مددگاری کو ہاتھ سے نہ دو مروی ہے عن الفرزدق انہ قال حججت بامی فی
سنۃ ستین فبینا انا اسوق بعیرھا حتی دخلت الحرم فرزدق شاعر کہتا ہے

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین فرزدق شاعر کا انا

یہ مضمون ادا ہوا کہ مین سنہ ساٹھہ مین والدہ کو ساتھہ لیکی عازم حج تہا صحرا و بیابان مین
اپنی اونٹ کو ہانکتا جاتا تاکہ حرم خدا کی قرب و جوار مین پہنچا اِذْ لَقِيتُ الْحُسَيْنَ خَارِجًا
مِنْ مَكَّةَ مَعَهُ اَسْيَافُهُ وَاَتْرَاسُهُ حوالی شہر مکہ مین قبلہ ایمان امام حسین علیہ السلام کو
قدم بیچا دیکہا اونکا ساماں سفر اور سپر تلوار والی سوار و پیادی کا لشکر جو ہمراہ تھا نظر سی گذرا
فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقِطَارُ فَقِيلَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مین پوچہا
یہ قطار مین کسکا اسباب بار اتا ہی جواب دیا کہ فرزند احمد مختار امام حسین علیہ السلام کا جاہ و حشم
جاتا ہی فَاَتَيْتُهُ وَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ اَعْطَاكَ اللّٰهُ سُؤْلَكَ وَاَمَلَكَ
فِيمَا تُحِبُّ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا اَعْجَلَكَ مِنَ الْحَجِّ یہ خبر سنکی
مین حضور شاہ دین مین گیا سلام و تحیت بجا لاکی رسم دعا و ثنا کو ادا کیا عرض کی اپنا حبیب و
دنیا و ما فیہا خدا تمہاری مراد اور آرزو کو بر لاوی اور میری ماں باپ کو تمہری قربان اور فدا
کری ای فرزند رسول دلبند بتول کیا ماجرا گذرا جو حرم کبریا سی اتنا جلدی قدم باہر نکالا اور مناسک
حج کو ایام طواف مین پورا نہ کیا کس ہجوم بلا نی اپکو صدمہ غربت دیا قَالَ لَوْلَمْ اُعَجِّلْ لَاُخِذْتُ
جواب دیا ہرگاہ مین اعمال حج بجا لانی پر توقف کرتا تو اعدا کی ہاتہہ مین گرفتار اور مقید ہو جاتا
ثُمَّ قَالَ لِيْ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ وَلَا وَاللّٰهِ مَا فَتَّشَنِيْ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
کمال شفقت اور مہربانی سی پوچہا تو کون ہی جو ہماری حال کا جویا ہوا مین کہا قبائل عرب
ایک مسافر ہونگا قسم خدا کی زیادہ نام و نشان کا پتا نہ بتاونگا ثُمَّ قَالَ لِيْ اَخْبِرْنِيْ عَنِ
النَّاسِ خَلْفَكَ پہر مجہی ارشاد کیا وہ خبر دی جو دیکہا ہی اور خلائق کو اپنی شہر مین کس طور پر
چہوڑا ہی فَقُلْتُ اَيَّ خَبَرٍ سَئَلْتَ قُلُوْبُ النَّاسِ مَعَكَ وَاَسْيَافُهُمْ عَلَيْكَ
وَالْقَضَاءُ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَاللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ مین عرض کی جو اپنی حال عراق تہا

اونکی

٣٣٢

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں فرزدق کا ملنا عبد اللہ جعفر کا خط آنا

اونکی دل پر نفاق کو تمہاری دوستی پر اتفاق ہوا ہے مگر بلوا رہیں قبل آل رسول پر چمک جاتی ہیں

یزید کی ہواداری میں جوہر ستم دکہاتی ہیں حکم قضا و قدر آسمان سے آتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے

وہ کرتا ہے قَالَ صَدَقْتَ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَكُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ

اِنْ نَزَلَ الْقَضَاءُ بِمَا نُحِبُّ فَنَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى نَعْمَائِهِ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى اَدَاءِ الشُّكْرِ

فرمایا کہ سچ کہا تونی اول و آخر میں ہر کام پر ارادہ الٰہی کو اختیار ہے اور اوسکی امر و حکم کو ہر وقت

نیا اقتدار ہے وہ قضا و بلا جاری کرتا ہے جیسا کہ بندوں کی واسطی مناسب جانتا ہے اگر نازل ہوا اوسکی

طرف سے جو مطلوب ہے پس حمد کروں اسکی نعمات پر اور مدد کرتا ہے ادای شکر و سپاس میں

وَاِنْ حَالَ الْقَضَاءُ دُوْنَ الرَّجَاءِ فَلَمْ يَبْعُدْ مَنْ كَانَ الْحَقُّ نِيَّتَهُ وَالتَّقْوٰى

سَرِيْرَتَهُ اگر برخلاف مراد عباد مشیت و ارادہ خالق میں حکم صادر ہو تو بھی ناامید نہیں ہوتا

جو حق کی ساتھ اوسکی نیت اور سیرت پرہیزگاری فَقُلْتُ لَهُ اَجَلْ بَلَّغَكَ اللّٰهُ مَا

تُحِبُّ وَكَفَاكَ مَا تَحْذَرُ میں بولا سچ ہے اللہ تمہاری امید کو حسب دلخواہ بر لائے اور اعدا کی شر

اور آفت سے عترت رسالت پناہ کو بچائے وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ نُذُوْرٍ وَمَنَاسِكَ

فَاَخْبَرَنِيْ بِهَا وَحَرَّكَ رَاحِلَتَهُ یعنی پوچھا آداب زیارت اور مناسک طواف کو تو اوس

ہادی عالم نے ساری مسایل و ارکان تعلیم کئی مجکو بعد از ادای کلام زمام ناقہ سواری اوٹھا

کر سلام علیک فرمایا کے راہ مقصد میں قدم بڑہایا وہ قاسم جنت و نعیم شتیر علی پا کہ خوف و رجا کی

کشاکش سے منزل تنعیم میں پہنچی دُوِيَ وَلَحِقَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ بِابْنَيْهِ عَوْنٍ

وَمُحَمَّدٍ وَكَتَبَ عَلٰى اَيْدِيْهِمَا كِتَابًا يَقُوْلُ فِيْهِ حسب وقت شاہ بحر و بر کی خبر عبد اللہ جعفر کو

پہنچی تشویش جان فرزند احمد مختار سے طاقت ضبط و قرار باقی نہ رہی بہت الحاح و زاری کی

عرضی لکہی اور اپنی دو نو پسر عون و محمد کی ہاتھ بہیجی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاللّٰهِ لَمَا

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عبد اللہ جعفر کا حاکم سی نامہ امان لانا

اِنْصَرَفْتَ حِیْنَ تَنْظُرُ فِیْ کِتَابِیْ هٰذَا فَاِنِّیْ مُشْفِقٌ عَلَیْکَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ الَّذِیْ تَوَجَّهْتَ لَهٗ ای قایم مقام رسول اور نشان ونام حیدر وبتول خدا کی واسطی جب میرا نوشتہ پڑہنا تو اوس دم سفر عراق سی پہرنا و ہانکا ہرگز قصد نکرنا مین ازراہِ خیرخواہی عرض کرتا ہون اور جدہر جاتی ہو مآل مین تباہی کا سامان دیکہتا ہون بِاَنْ یَکُوْنَ فِیْهِ هَلَاکُکَ وَاسْتِیْصَالُ اَهْلِ بَیْتِکَ یہ اسباب ہین تمہاری شہادت کی اور ہلاک وبربادی اہل وعیال وعترت کی وَاِنْ هَلَکْتَ الْیَوْمَ طُفِیَ نُوْرُ الْاَرْضِ فَاِنَّکَ عَلَمُ الْمُهْتَدِیْنَ وَرَجَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ پس اگر خدا نکری آپکو کچہہ بلا اور آفت نی گہیرا جان سی مارا تو گویا علم ہدا گرا رونق اسلام پہ پانی پہیر جیت اور خلیفہ خدا دنیا سی گیا امیدگاہ اہل سعادت کوئی نرہا تم زمین وزمان کی نور ہو جہان مین اندہیرا چہا جائیگا نشان طریق دین سر دارہ مومنین ہو نقش ایمان کا بگڑ جائیگا فَلَا تَعْجَلْ بِالسَّیْرِ فَاِنِّیْ فِیْ اَثَرِ کِتَابِیْ وَالسَّلَامُ تمکو قسم دیتا ہون جانی مین جلدی نکرو جہان میرا عریضہ دیکہو اوس مقام پہ توقف ہو کہ مین پاس تحریر کی پہنچا آتا ہون اور جو تدبیر مناسب ہی وہ کرتا جاتا ہون وَصَارَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلٰی عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ فَسَأَلَهٗ اَنْ یَکْتُبَ اِلَی الْحُسَیْنِ اَمَانًا وَیُمَنِّیْهِ لِیَرْجِعَ عَنْ وَجْهِهٖ عبد اللہ بن جعفر شتابان قدم بڑہایا مکہ مین جاکی عمرو بن سعید سی چاہا ای امیر گردش تقدیر سی حضرت شبیر عجب مصیبت مین گہری ہین خوف اور زمرۂ اعدا سی کہین پناہ نہی تو مقتل کیطرف چلی ہین اگر تمہین عافیت اور سلامت اونکی رہنی کو ملی تو مین پہیر لاؤن یقین آل عباس وہی باقی ہین عراق کو جانی نہ دون فَکَتَبَ اِلَیْهِ عَمْرُو بْنُ سَعِیْدٍ کِتَابًا یُمَنِّیْهِ فِیْهِ الصِّلَةَ وَیُؤَمِّنُهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ وَاَنْفَذَهٗ مَعَ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اوسی حسب استدعا کی طومار مشحون قول قرار کیا اور اپنی بہائی کی ہاتہ نوشتہ دلداری سید الشہدا کو بہیجا فَلَحِقَهٗ یَحْیٰی وَعَبْدُ اللّٰهِ

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عبد اللہ کا نامہ امان لانا فرزندونکو ہمراہ بھیجنا

بن جعفر بعد نفوذ ابنیہ ودفعا الیہ الکتاب وجہدا بہ فی الرجوع
پس یحیی کی ہمراہ بعد روانگی فرزندان عبد اللہ جعفر بھی امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین
ائے اور کتابت دیکی بہت اصرار و مبالغہ سی حرف بازگشت لب پر لائی فقال انی
رایت رسول اللہ فی المنام وامرنی بما انا ماض لہ حضرت نے کہا مینی اپنی نانا
رسولخدا کو خواب مین دیکھا ہے اوس مطلب کی سرانجام کو جاتا ہون جو ارشاد ہوا ہے
فقالوا لہ ما تلک الرؤیا پوچھا وہ رویا کیا ہے جو اوسنے اپکو امر کیا ہے فقال
ما حدثت احدا بہا ولا انا محدث بہا احدا حتی القی ربی عز وجل
جواب دیا وہ ماجرا اپنی کسی پر نہین کہولا ہے اور کبھی نکہونگا تا خدا سی ملاقات ہو کہ وہ وقت
نزدیک آیا ہی فلما یئس منہ عبد اللہ بن جعفر امر ابنیہ عونا ومحمدا
بلزومہ والمسیر معہ والجہاد دونہ جب عبد اللہ ابن جعفر سرور کی مراجعت سے
مایوس ہوئے تو اپنی دونو فرزند اوس جناب کی ہمراہ رکاب کئی وصیت فرمائی کہ تم ہمراہ رکاب
ساتھ مانند سایہ جاؤ اگر اعداسی مقابلہ ہو جان نثاری مین شرط وفا بجا لاؤ چھوٹی سن مین
بڑا نام کرو جسمین روح رسول وبتول خوش ہو انجام وہ میدان جہاد مین حمایت امام دین ہے
ایسا کرنا جو دنیا مین نام اور نشان جعفر طیار کو زندہ کرنا ورجع مع یحیی بن سعید
الی مکۃ وتوجہ الحسین الی العراق پس عبد اللہ جعفر با چشم تر او غمین جگر یحیی کی
ہمراہ طرف مکہ معظمہ پھری اور حضرت امام حسین علیہ السلام اہلبیت اور موالی اپنی لیکی جانب عراق
راہی ہوی مغذا لا یلوی الی شیٔ حتی نزل ذات عرق لکن بیابی شوق کسی
کسی امر کی مقید اور پابند آسایش نہتی تاکہ منزل ذات عرق مین بار کرکے وکاوش پہنچی قال
سالم
لنا رصلوات اللہ علیہ حتی نزل الثعلبیۃ وقت الظہیرۃ راوی کہتا ہے وہ

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں ملنا ابا ہریرہ کا اور ابن زیاد کو ولید کا نامہ لکھنا

طریق ہدایت اکی پڑہتی تاکہ قریب وہ پہر مقام ثعلبیہ میں اوتری ثم بات علیہ السلام
فی الموضع فلما اصبح اذا برجل من اهل الکوفة یکنی ابا هرة الازدی
قد اتاه یعنی انکو اوس یگانۂ روزگار نی وہان آرام اور مقام فرمایا جب صبح ہوئی تو ایک
شخص ابا ہرہ ازدی جانب کوفہ سے آیا فسلم علیه ثم قال یا ابن رسول الله ما
الذی اخرجک عن حرم الله وحرم جدک محمد لوازم ادب سے اوس حجت خدا کو
سلام کیا اور کہا ای فرزند خیر الوری کیا سبب ہوا کیون اس ایام شور و فساد مین حرم کبریا
روضہ مصطفی سے باہر نکلی ہو عترت طاہرہ عورات اور بچونکو دشت غربت مین ساتھ لیکی
چلی ہو فقال الحسین ویحک ابا هرة ان بنی امیة اخذوا مالی فصبرت
وشتموا عرضی فصبرت وطلبوا دمی فهربت جواب دیا وای اوپر تیری ای ابا ہرہ
بنی امیہ نی میرا مال اور دولت غصب کیا تو چپ رہا علاوہ اوسکی برا کہا بد زبانی سے نا سزا
خطاب دیا پھر بھی در گذرا جب میری لہو بہانی کا بہانہ ڈہونڈا قطع اولاد رسول و تباہی
حریم بتول کا سامنا ہوا تو چلا آیا وایم الله لتقتلنی الفئة الباغیة [illegible]
باغی طائفہ مجھی کہیں جیتا نچھوڑیگی یہان یا اپنی شدت جور وجفا سی مع اولاد قتل کریگی
ولیلبسنهم الله ذلا شاملا وسیفا قاطعا ولیسلطن علیهم من یذلهم
حتی یکونوا اذل من قوم سبا میری شہادت کی انتقام سی ایزد قہار انکو ذلت کا
اور شمشیر قاطع سرکشوں کی گردن پہ پھیریگا اوسکو حاکم فرمائیگا جو سبکو ایسا جامہ رسوائی
پہنائے کہ قوم سبا سی بدتر انکا درجہ خواری ہو جائی و قال محمد ابن ابی طالب و اتصل
الخبر بالولید بن عتبة امیر المدینة بان الحسین توجه الی العراق فکتب
الی ابن زیاد راوی کہتا ہی جب امام حسین علیہ السلام کی خبر کوچ مکہ سی طرف عراق و

گیارہوین مجلس کہ سی روانگی سید الشہدا حاکم مدینہ کا ابن زیاد کو نامہ لکہنا ریاشی کا راہ مین ملنا

حاکم مدینہ کو پہنچی روضۂ احمد مختار کا تلاطم دیکہہ کی بہت اوسی تشویش گذری ابن زیاد کو
نامہ لکہا اوس بدنہاد سیدار فسادکو آگاہ کیا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْحُسَیْنَ قَدْ تَوَجَّهَ
اِلَی الْعِرَاقِ وَهُوَ ابْنُ فَاطِمَةَ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاحْذَرْ یَا ابْنَ
زِیَادٍ اَنْ تَاْتِیَ اِلَیْهِ بِسُوْءٍ امابعد معلوم ہو کہ امام حسین علیہ السلام جانب کوفہ قدم رنجہ فرمایا ہین
اور وہ فرزند فاطمہ زہرا بنت رسولخدا برگزیدہ کبریا ہین خبردار ہنگام ورود اوس حضرت کا
پاس احترام رکہنا کوئی طرحکی اذیت اور بی حرمتی کا مرتکب ہونا فَتُهَیِّجُ عَلٰی نَفْسِكَ
وَقَوْمِكَ اَمْرًا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَا یَصُدُّهٗ شَیْءٌ وَلَا تَنْسَاهُ الْخَاصَّةُ وَالْعَامَّةُ
اَبَدًا مَا دَامَتِ الدُّنْیَا اپنی دلمین ذرا غور کرنا اوس جناب کی تعرض سی باز داشتن بچا رہنا
ہو کہ دنیا کی عام و خاص مین تیری ظلم و جفا کا چرچا رہی خلق کو یہ سانحہ نہ بہولی قوم
اور قبیلہ کو حشر تک لعنت پڑی قَالَ فَلَمْ یَلْتَفِتْ ابْنُ زِیَادٍ اِلٰی کِتَابِ الْوَلِیْدِ
اوس شقاوت اثر نی ولید کی خط پر کچہہ التفات نہیا اور سامان قتل و آزار مظلوم کربلا مین
زیادہ سرگرم ہوا وَفِیْ کِتَابِ تَارِیْخِ عَنِ الرِّیَاشِیِّ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ رَاوِیْ حَدِیْثِهٖ
قَالَ حَجَجْتُ فَتَرَکْتُ اَصْحَابِیْ وَانْطَلَقْتُ اَتَعَسَّفُ الطَّرِیْقَ وَحْدِیْ کتاب
تاریخ مین ریاشی کی زبانی لکہا ہی کہ اپنی سند سی راوی حدیث کہتا ہی جب روانگی
امام حسین علیہ السلام کا ماجرا مکہ سی جانب عراق سنا بعد فراغ طواف سب رفقا کو چہوڑکی
تن تنہا راہ غیر مشہور سی اونکی پیچہی چلا فَبَیْنَمَا اَنَا اَسِیْرُ اِذْ رَفَعْتُ طَرْفِیْ اِلٰی اَخْبِیَةٍ
وَفَسَاطِیْطَ فَانْطَلَقْتُ نَحْوَهَا غلبۂ شوق ملازمت مین صحرا و بیابان سی گذرتا تہا
ناگاہ ایک طرف میری نگاہ پڑی خیمہ گاہ عرش اشتباہ کو دیکہا حَتّٰی اَتَیْتُ اَدْنَاهَا
فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذِهِ الْاَبْنِیَةُ فَقَالُوْا لِلْحُسَیْنِ جب نزدیک سراپردہ پہنچا پوچہا

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا عیاشی کا راہ ملنا

یہ دیر تک سکتا ہی جواب پایا کہ فرودگاہ حسین علیہ السلام خامس آل عبا ہی فقلت ابن علی و ابن فاطمۃ علیہما السلام قالوا نعم یعنی سوال کیا حسین ابن علی مرتضی و فاطمہ زہرا علیہما السلام ہیں مجھے بتا دیا وہی جو فرزند نانہ پروردہ رسول خدا خیر الانام ہیں قلت فی ایہا ھو قالوا فی ذلک الفسطاط یعنی اونسے دریافت کیا وہ مولا کہاں ہیں بولی اسی منزل بیت الشرف میں رونق افشاں ہیں فانطلقت نحوہ فاذا الحسین متکئ علی باب الفسطاط یقرء کتابا بین یدیہ میں اوسجانب کو شتابان گیا حضرت کو دروازہ خیمہ پر تکیہ لگائے دیکھا سامنے اونکی خطوط رکھی ہیں وہ یا ایک تحریر ملاحظہ کرتی ہیں فسلمت فرد علی فقلت یا ابن رسول اللہ بابی انت و امی ما انزلک فی ہذہ الارض القفراء التی لیس فیہا ریف ولا منعۃ پس باداب تمام میں نے سلام کیا امام انام نے مہربانی جواب دیا عرض کی سبط خیر الورٰی فرزند زہرا میری ماں باپ ہوں آپ پر فدا کیا سبب جو صحرا اس میں بے آب و گیاہ میں اوترے ہیں جہاں زراعت اور استحکام ابادی کا نام نہیں سنی ہیں قال ان ہؤلاء اخافونی وہذہ کتب اہل الکوفۃ وہم قاتلی جواب پایا کہ بنی امیہ فی طغیان حد سے بڑھا ہے مجھی خوف کا قتل کیا ہی نا چار دشت غربت میں جلا وطن کا بار دوش پر لیا ہی سرداران اہل کوفہ کی نامہ ہای تقاضای طلب کی حامل ہیں اور یقین جانتا ہوں کہ وہ سب میری دشمن قاتل ہیں فاذا فعلوا ذلک ولم یدعوا للہ محرما الا انتہکوہ بعث اللہ الیہم من یقتلہم حتی یکونوا اذل من قوم الامۃ جب ایسا فعل کرینگی اور حرمت الہی سے ہماری واسطی نہ ڈرینگی تو خدای تعالی اونپر ایسی جابر کو مسلط کریگا جو سبکو خاک میں ملا دیگا اور وہ ذلت دیگا کہ ساری امت سے بدتر خوار ہو جائیں قال المفید فلما بلغ عبید اللہ ابن زیاد اقبال الحسین من مکۃ الی الکوفۃ بعث

گیارہوین مجلس مکہ سے روانگی سید الشہداء حصین بن نمیر کا راہ بند کرنا زہیر بن قین کا ملنا

الحصین بن نمیر صاحب شرطہ سند معتبر سے شیخ مفید نے کہا ہے ہرگاہ خبر
ہجرت امام حسین علیہ السلام کو ابن زیاد نے سنا ہے کہ وہ قبلہ شعر و مینا الحرم کو لیکے مکہ سے جا
کوفہ عازم ہوا عبید اللہ نے حصین ابن نمیر داروغہ اور نقیب کو فوج ان لشکر وکی سر راہ بھیجا
حَتّٰی نَزَلَ الْقَادِسِيَّةَ وَنَظَمَ الْخَيْلَ مَا بَيْنَ الْقَادِسِيَّةِ إِلَى الْقُطْقُطَانِيَّةِ
وَقَالَ النَّاسُ هٰذَا حُسَيْنٌ يُرِيدُ الْعِرَاقَ وہ ستمگر منزل قادسیہ مین ہمراہ سپاہ اوترا
وہان سے قطقطانیہ تک اپنا لشکر ناکہ بندی کو مامور کیا خلایق سے کہا امام حسین عراق آتے ہین
سر راہ روکو خبردار اونکی مدد کو جو آتا جاتا ہو گرفتار کرلو فَأَخَذَ مَا بَيْنَ وَاقِصَةَ إِلَى
طَرِيقِ الشَّامِ وَإِلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ فَلَا يَدَعُونَ أَحَدًا يَلِجُ وَلَا أَحَدًا يَخْرُجُ
اوسی طرف سے کوفہ کی راہ شام اور بصرہ مین اپنی نگہبان بٹھائے تاکہ مسافر کہین سے نہ آنی
جانی نہ پائے فَأَقْبَلَ الْحُسَيْنُ لَا يَشْعُرُ بِشَيْءٍ حَتّٰى لَقِيَ الْأَعْرَابَ فَسَأَلَهُمْ امام حسین
علیہ السلام کا مقام اور کوچ حال روزگار سے ناواقف ہوتا ناگاہ ایک جماعت عرب
دیکھا اونسے اخبار پوچھا فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي غَيْرَ أَنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَلِجَ
وَلَا نَخْرُجَ فَسَارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ جواب دیا مولا ہمین کچھ معلوم نہین کیا ہوا لیکن یہ کہ
جاسکتے ہین اور نہ ادھر کوئی آسکے حضرت ویسے ہی آگے بڑھے خدا پر توکل کئی تھی وحدث
جَمَاعَةٌ مِنْ فَزَارَةَ وَمِنْ بَجِيلَةَ قَالُوا كُنَّا مَعَ زُهَيْرِ بْنِ الْقَيْنِ الْبَجَلِيِّ حِينَ أَقْبَلْنَا
مِنْ مَكَّةَ بعض لوگون نے فزارہ و بجیلہ سے روایت کی کہ ہم نے زہیر بن قین بجلی کی ہمراہ بعد
فراغت حج جب مراجعت کی ہے وَكُنَّا نُسَايِرُ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ
عَلَيْنَا مِنْ أَنْ نُنَازِلَهُ فِي مَنْزِلٍ ہر منزل مین امام حسین علیہ السلام کی پیچھے راہ چلتے اور
ہمکو ناگوار تھا جو حضرت کی ساتھ اترتے وَإِذَا سَارَ الْحُسَيْنُ وَنَزَلَ فِي مَنْزِلٍ

گیارہویں مجلس یکہ سی روانگی سید الشہدا راہ میں زہیر بن قین کا شریک ہونا

لَمْ نَجِدْ بُدًّا مِنْ اَنْ نُنَازِلَهُ فَيَنْزِلُ الْحُسَيْنُ فِيْ جَانِبٍ وَنَنْزِلُ فِيْ جَانِبٍ
ہرگاہ وہ دین پناہ روانہ ہو جاتی اور منزل پر وارد ہوتی تو ہم اکی چلنی اسواسطی کہ اونکی
رفاقت ہمپر لازم نہو مگر دو مقام کرتی سبحان اللہ جور و جفای ابن زیاد سی کیا انقلاب روزگا
تھا کہ قرب و جوار فرزند احمد مختار خلایق پر اس درجہ ناگوار ہوا فَبَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ نَتَغَدّٰى
مِنَ الطَّعَامِ لَنَا اِذْ اَقْبَلَ رَسُوْلُ الْحُسَيْنِ حَتّٰى سَلَّمَ ثُمَّ دَخَلَ راوی کہتا ہی اتفاقا
ایک منزل میں علاحدہ اوتری تھی دسترخوان بچھای ہم سب کہانی کو بیٹھی تھی ناگاہ امام حسین
علیہ السلام کا خادم ہماری پاس آیا سلام کیا اور خیمہ کی اندر داخل ہوا فَقَالَ يَا زُهَيْرُ بْنَ
الْقَيْنِ اِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنَ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ لِتَأْتِيَهُ بولا ای زہیر تجکو ابا عبد اللہ
الحسین علیہ السلام نی بہیجا ہی اور تجکو اپنی پاس طلب فرمایا ہی فَطَرَحَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنَّا
مَا فِيْ يَدِهٖ حَتّٰى كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرُ یہ کلام سنکی حالت سکتہ میں سبکا نوالہ ہاتھ
گر پڑا گویا طایر ہوش نی سر سی ہماری پرواز کیا ہم ساری حاضرین خاموش تھی کسیکی منھ سے
لاو نعم نہ نکلی فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ وَهِيَ دَيْلَمُ بِنْتُ عَمْرٍو سُبْحَانَ اللّٰهِ اَيَبْعَثُ
اِلَيْكَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا تَاْتِيْهِ اوسکی جورو مسماۃ دیلم بنت عمرو بولی کیا عجب
فرزند رسول خدا بلاوی اور تو جانی سی جان چہپای اوسکا پیام خیال میں نہ لای وَلَوْ اَتَيْتَهٗ
فَسَمِعْتَ كَلَامَهٗ ثُمَّ انْصَرَفْتَ مناسب ہی کہ جلدی جاکی حاضر ہو ارشاد حضرت
سنکی چلا آنا توقف نکرو فَاَتَاهُ زُهَيْرُ بْنُ الْقَيْنِ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ مُسْتَبْشِرًا قَدْ
اَشْرَقَ وَجْهُهٗ پس زہیر وہاں خدمت اشرف میں گیا تھوڑی دیر بعد خوش و خرم اور
شگفتہ رو پھر اکی دم لیا فَاَمَرَ بِفُسْطَاطِهٖ وَثِقَلِهٖ وَمَتَاعِهٖ فَقُوِّضَ وَحُمِلَ اِلَى
الْحُسَيْنِ اپنی خدام سی کہا خیمہ اوکہاڑو سب اسباب اوٹھاو بارکش پر لادو پس آپنا

گیارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا و زہیر بن قین کا راہ میں ملنا

سامان حضرت کی لشکر میں لیگیا اور دل و جان سے زمرۂ انصار میں جا ملا ثم قال لامرأتہ

اَنْتِ طَالِقٌ اِلْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَاِنِّیْ لَا اُحِبُّ اَنْ یُصِیْبَكِ بِسَبَبِیْ اِلَّا خَیْرٌ

اپنی زوجہ سے بولا میں تجکو طلاق دیا بخیر و عافیت عزیز و اقربا کی پاس ملحق ہو جا مجھے نگوارا

کہ بلا میں ہے اور تجھی کوئی آزار پہنچے وَ قَدْ وَطَّنْتُ نَفْسِیْ عَلٰی صُحْبَةِ الْحُسَیْنِ لِاَفْدِیَهٗ

بِرُوْحِیْ وَاَقِیَهٗ بِنَفْسِیْ ثُمَّ اَعْطَاهَا مَالَهَا وَسَلَّمَهَا اِلٰی بَعْضِ بَنِیْ عَمِّهَا لِیُوْصِلَهَا اِلٰی اَهْلِهَا

روایت سعید میں زیادہ بیان ہوا ہے کہ جب زہیر نے ملازمت امام حسین علیہ السلام کا قصد کیا تھا

جان نثاری کی واسطے بارہ وفا دوش پر لیا ہے بی بی کا مال و زیور دیکے اوسکی عمزاد بھائی کو سونپی

تاکہ قوم و قبیلہ میں عزت و حرمت سے لیجائے گوشہ خانہ عافیت میں سلامت اور تندرست پہنچا دے

فَقَامَتْ اِلَیْهِ وَبَکَتْ وَوَدَّعَتْهُ وَقَالَتْ خَارَ اللّٰهُ لَكَ زوجہ زہیر شوہر کو وداع کر

اکے بڑے رونے ہوئی حسرت و یاس میں کہنے لگی خدا تجکو خیر و برکت دارین دے اور منزل مقصود کا

مقام عالی نصیب کرے اَسْاَلُكَ اَنْ تَذْکُرَنِیْ فِی الْقِیَامَةِ عِنْدَ جَدِّ الْحُسَیْنِ

عَلَیْهِ السَّلَامُ آرزو ہے کہ مجھے اپنے دل سے قیامت کے روز نہ بھولنا خدمت میں سید انبیا جد حسین علیہ

السلام کی یاد رکھنا زن و شوہر آپس میں بیتاب اور جگر کباب رخصت ہوئے مشاہدہ حسرت

فراق پر ناظرین کی آنکھوں سے دریاے سرشک بہے اس جا مجھے یاد آیا ایک زوجہ مصیبت زدہ کا

شوہر سے جدا ہونا اور مایوس اندوہ بلا میں رو رو کے جان کہونا وہ امام حسین علیہ السلام کا

دم وداع خیمہ میں آنا صداے الوداع پر ام لیلیٰ و رباب کا بیتاب ہو جانا بی بی نگران کہ خاوند کا

بدن زخم نیزہ اور تلوار و تیر سے فگار ہے دہن جراحت سے لہو بہتا ہوا چہرہ پر غبار ہے پیاس کی

شدت سے زبان میں کانٹے پڑے ہیں حمید یا خشک ہے سوفار تک سینہ اقدس میں گڑے ہوئے

بھائی سب مارے گئے بیٹے بھتیجے کام آئے تن تنہا بیکس و بے یار سرور دین کو مقتل میں قدم رکھنا ہے

فقال سبحانه وانكحوا الايامى منكم والصالحين من عبادكم وامائكم ان يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله والله واسع عليم

بارہوین مجالس لکہہ سی روانگی سید الشہدا الشہید کا بین نوحہ عزا

جوستناب بودیتاہی تمہید کا احادیث فضائل و مصائب روز عاشورا

و مرقت ائمۂ ہدیٰ ماہ محرم مین بنی آدم پہ ہجوم محنت اور الم ہی عالم مین اسباب راحت کم

سامان حسرت فراہم ہی پیر و جوان کو شغل نالہ و افغان ہی دل گبر و مسلمان کو جوش احزان ہی خاطر

ہر یک سیرت بیقرار ہی چشم ہر صاحب بصیرت اشکبار ہی نوحہ و ماتم کا جہان مین چرچا ہی

سینہ و سر پیٹتی ہین و ملک مین غلغلہ ہی وحش و طیر صحرا بین مین جماد و نبات ہی محو شور و شین ہین

زمین غبار مصیبت سر پر ڈالی سوگ نشین ہی آسمان ردای نیلی دوش پر سنبہالی غمگین ہی

دیدۂ اختر و انجم رات بہر آرام جان زہرا کی واسطی بیخواب ہین سینی مہر و ماہ کی ساری دن سرگردانی

آل مصطفی پر سوز تعب مین کباب ہین ہوای حسنہ جگر باری اندوہ کی بیتاب پہرتی ہی پانی کی

آنکہہ حباب آسا موج میر سراک سی بہرتی ہی آتش کو آہ فریاد کی شعلہ نی جلا یا ہی خاک پر صدمہ جوش

ملال سی زلزلہ آیا ہی خلق مین جسکو دیکہو گریبان چاک افسردہ حال ہی جامہ سوگو ابین عورت

مرد کو اپنہال ہی بچی روتی ہین کہ ہمارا والی مرنی چلا اب یتیم ہونگی بوڑہی جان کہوتی ہین کہ بیٹو کا

وقت شہادت آیا ہم ہی رخصت ہینگی اسواسطی کہ فاضل امت سی ائمہ طاہرین کی بہر نصیب ہی

اور یہ موسم مین اون بزرگوار و نکا خاندان اندوہگین ہی اپس خود دیکہو ہر شخص کا جوش ماتم

اور تصور نام امام حسین علیہ السلام سی نالہ و خروش کرتا ہی فو حسرہ ای وای مصیبت کہ فتنہ آیا

دل جوش مین لایا احمد کو لہو رونیکو تربت سی اوٹہایا وہ ظلم دکہایا واحسرت دوروکی پہر کو

ستایا گہر بار جلایا سب لوٹ لیا خانۂ حیدر مین جو پایا خیمونکو گرایا این اسد لیمپہ شہ تیرہ

برسا وہ پانی کو ترسا او سپہ ستم نان کی بہالا جو لگایا کانٹونین لٹایا زہرا کی جی جانی

و نزات سولایا اور نازاو ٹہایا بالای سنان خون کی سرا و سکا چڑہایا کیا قہر مچایا سید اولی تا

اکبر کی جوانی ہوئی برباد قاسم ناشاد دریا پہ علمدار کو چہ نشانگ بنایا تن خون مین نہایا سرخو

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا خاتمہ نوحہ اور فضیلت آل عبا

برادر کا شۂ دین کی کاٹا + بچہ بہی نہ چھوٹا + لاشون پہ نبی زادہ کی گہوڑونکو پھرایا + مٹی مین ملایا +
بی گور و کفن جسم رہی خاک پہ غلطان + اور دہوپ مین عریان + مقتل مین کوئی رونیکو و لسوز نہ آیا +
مدفن نہین پایا + وارث نہ رہی جیتی حمایت کو حرم کی + وہ کہہ پائی ستم کی + باہر کیا پردیسی کو زحمت نہ کہایا
فریاد جنہ ایا + مقتل مین کہڑی روتی تہی جسد مہ حرم شاہ + محشر ہوا واللہ + افلاک تو بجرش سپاہ ظلم کہیا
ہلایا + خلب بہایا + وہ بانوی شبیر کا بیتابی سی گرنا + ناچار سنبہلنا + بالونکو پریشان کیا چہرہ
چھپایا + گردونکو جہکایا + جب گوش سکینہ سی گہر چہین کی مارا + بانو نی پکارا + کیا قہر ہی احکام الہی کی
بہلایا + کچہہ خوف نہ آیا + ادس وشتِ بلاخیز مین زینب کا ٹہنا + بی مقنعہ پہرنا + بابا کو جگر تہام
اندوہ سنایا + اور پاس بلایا + یا شاہ نجف دیکہہ مین ہمّونکی خبر لو + ایدا سی چہڑا دو + دیکہو کہ لعینون نی
یہ طوفان اوٹہایا + آفت مین رولایا + پہر منت و زاری مین جفا کار ون سی کہتی + الزام کو سہتی + بیہودہ
زندانمین سجاد کو سنبہلوا بٹہایا + وہ بن اپنا گنوایا + ای اہل عزا سینہ پہ داغ کو سہو + خاموش نہ
ناظر نی جو یہ نوحہ جانسوز سنایا + ماتم کو بڑہایا + مُروِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُولِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ قَالَ لِعَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ کتاب منتخب مین جابر بن عازب
سی منقول ہوا ہی کہ خیر الوری نی ایکروز علی مرتضی کو فرمایا ہی + قُلْ یَا عَلِیُّ اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْ لِیْ مِنْ عِنْدِکَ عَھْدًا وَّ فِیْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مَوَدَّۃً یا علی دعا مانگو بار الہا
کر دان میری لئی اپنی پاس عہد محبت و کرامت کو + اور دلونمین ساری مومنین کی مہر و محبت
ولایت کو فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی پروردگار نی اثر اجابت مین اوس مناجات کی نازل فرمایا
آیۂ بشارت کو اپنی ولی کی شان مین یعنی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ
لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا بدرستی کہ جو لوگ خدا و پیمبر پر ایمان لائی اور نیک عمل کرتی ہین قریب ہی کہ
ایزد سبحان اونکی دلمین الفت بڑہائی لہذا محبان صادق الولا اس شور و شین کو نہین بہولتی ہین

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا احادیث حزن عاشورا بکاء اہل ارض و سما

اپنی ماں باپ فرزندوں کی الم سی زیادہ مصروفِ ذکرِ حسین علیہ السلام ہوتی ہیں مَرْوِیٌ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہُ قَالَ بہشت والون کو معصوم نی اپنا دوست قرار دیا ہے سندِ معتبر سی حضرتِ صادق علیہ السلام نی ارشاد کیا ہی رَحِمَ اللّٰہُ شِیْعَتَنَا لَقَدْ شَارَکُوْنَا فِی الْمُصِیْبَۃِ بِطُوْلِ الْحُزْنِ وَالْحَسْرَتِ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ ربُّ العزت اپنی رحمت بھیجی زمرہ اخلاص مند وںکو جو ہماری مصیبت کی شریک رہتی ہیں اور واقعہ جد بزرگوار حسین مظلوم کی حزن و اندوہ میں سعی کرتی ہیں مَرْوِیٌ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہُ کَانَ اِذَا اَھَلَّ ھِلَالُ عَاشُوْرَا اِشْتَدَّ حُزْنُہُ وَعَظُمَ بُکَاؤُہُ عَلٰی مُصَابِ جَدِّہِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ کتابِ منتخب فخری میں روایت کی ہی جب حضرتِ صادق علیہ السلام ہلالِ محرم دیکھتی تو شدت سی اونہر حسرت و رقت کی سامان فراہم رہتی امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر دن رات آہ و فریاد مچاتی جد بزرگوار کی صفِ عزا و ماتم پر سیلابِ اشک بہاتی وَالنَّاسُ یَاْتُوْنَ اِلَیْہِ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ وَمَکَانٍ یُعَزُّوْنَہُ بِالْحُسَیْنِ وَیَبْکُوْنَ وَیَنُوْحُوْنَ مَعَہُ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ گروہ گروہ ہر طرف سی خدمتِ حضرت میں آتی نوحہ و بکاسی امام حسین علیہ السلام کو یاد کرتی اور ماتم پرسی کی رسم بجا لاتی فَاِذَا فَرَغُوْا مِنَ الْبُکَاءِ یَقُوْلُ لَھُمْ اَیُّھَا النَّاسُ بَکَتِ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ہر گاہ جوشِ زاری و ابتہال اونکا جاتا تو وہ جناب حاضرین کو خطاب فرماتی ایہا الناس شہادتِ امام حسین علیہ السلام پر ساتون آسمان روئی ہیں اور اونکی درمیان جو مخلوقات ہیں انس و جن سی محزون ہوئی ہیں اور وحوش وَالدَّوَابُّ وَالْاَشْجَارُ وَالْاَطْیَارُ وَمَا فِی الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَمَا بَیْنَ وَمَا لَا یُرٰی کُلُّ ذٰلِکَ یَبْکُوْنَ عَلَی الْحُسَیْنِ وَحَزِنُوْا الْاَجَلَّ ساری جانوران دریا و چارپایان صحرا

بارہوین مجلس بکمسی روانگی سید الشہدا حدیث بکای اہل دنیا وحزن یوم عاشورا

و مرغان ہوا و اجرام عالم بالا تمامی اشجار و کوہسار اور جسقدر ازجنت و نار کی پیدا ہین +
دکہائی دینی والی خواہ نادیدنی جو دنیا و ما فیہا مین تہی سب نی امام حسین علیہ السلام کی مصیبت
کو ہرام مچایا اور جملہ ساکنان فوق و تحت نی لوازم سوگواری مین اہتمام کیا اِلَّا ثَلَاثَ طَوَائِفَ
مِنَ النَّاسِ فَاِنَّهَا لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ اَبَدًا مگر تین فرقہ خلایق کی جو مطلق یہ نہین کرتی بلکہ سرور
اور نشاط کی سعی مین دن رات بڑہی فَقِيلَ مَنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَةُ الَّتِي لَمْ تَبْكِ الْحُسَيْنَ
بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ پوچہا یا بن رسول اللہ وہ کون شقی ہوگا جو ایسی حالت پر سید الشہدا کی
نہ رویگا فَقَالَ لَهُمْ اَهْلُ دِمَشْقَ وَاَهْلُ الْبَصْرَةِ وَبَنُو اُمَيَّةَ جوابدیا وہ اہل شام
بصرہ و قوم بنی امیہ ہین کہ فرزند پیغمبر کی قتل و اسیری اہلبیت سی خوشی مین بہری وہ بدبختی ہین
فَيَا عَجَبًا مِنَ الْقُلُوبِ الْقَاسِيَةِ وَالنُّفُوسِ اللَّعِينَةِ الْعَاصِيَةِ عجب حسرت ہی
اوس دل سخت بیدردی جو ایسی ماجرا مین ضبط آہ و فریاد کری اور جای تأسف و ملامت ہی اوس
نفس عاصی پر کہ سرگذشت کربلا مین سنین و بی قرار نہو كَيْفَ لَا تَبْكِي لِمَنْ بَكَاهُ مُحَمَّدٌ
الْمُصْطَفٰى وَعَلِيٌّ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَمَلَائِكَةُ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَيْنَهُمَا
وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى کیونکر نہ روین کی اہل اسلام سانحہ شہادت مین اوس والای سرور دین کی
جسپر محمد مصطفی نی سر پٹک بہائی اور علی مرتضی فرط الم سی چلائی فاطمہ زہرا نی زاری اور شیون کیا
ملایکہ آسمان و زمین اور تحت و فوق کی موجودات نی عزا مین ساتہ دیا رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ
ابْنِ مَحْمُودٍ قَالَ قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ الْمُحَرَّمَ شَهْرٌ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ
يُحَرِّمُونَ فِيهِ الْقِتَالَ اخبار الاحزان مین ابراہیم ابن محمود سی روایت کی ہی کہ امام رضا
علیہ السلام نی یہ حدیث کہی ہی کہ ماہ محرم کی عرب مین وہ قدر و منزلت عظیم تہی کہ زمانہ جاہلیت مین
لڑائی بہڑائی کی اندنون تحریم تہی فَاسْتُحِلَّتْ فِيهِ دِمَاؤُنَا وَهُتِكَتْ فِيهِ حُرُمَاتُنَا

بارہوین مجلس کہ سی روانگی سید الشہدا مصائب عاشورا و ثواب اہل عزا

وَسُبِیَ فِیْهِ ذَرَارِیْنَا وَنِسَاؤُنَا وَاُضْرِمَتِ النِّیْرَانُ فِیْ مَضَارِبِنَا اِسْتَ
بی رحم نے ایسی شہر مبارک مین عترت رسالت کا لہو بہایا۔ اہلبیت نبی کو بدتر از کفار مجوس
بیحرمت بنایا۔ گہر مین رولا کی خیمہ عصمت سرا کو جلایا۔ ہماری عورات پردہ تطہیر کو اسیر کیا کی
در بدر پھرایا۔ وَانْتُهِبَ مَا فِیْهَا مِنْ ثِقْلِنَا وَلَمْ تُرْعَ لِرَسُوْلِ اللهِ حُرْمَتُهٗ فِیْ
اَمْرِنَا جو مال و اسباب ورثۂ انبیا پایا۔ دہڑا دہڑی لوٹ لیا۔ عزت و قدر پیغمبر کا ہماری
حق مین مطلق لحاظ نہ کیا۔ کیا شدت جور و ستم کی اہلحرم پر گذری ہی چہوٹی بچی تک حلال کی گئی
کسی لاش بی سر کو قبر نہین ملی ہی اِنَّ یَوْمَ الْحُسَیْنِ اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ
دُمُوْعَنَا وَاَذَلَّ عَزِیْزَنَا بِاَرْضِ کَرْبَلَاءَ وَاَوْرَثَنَا الْکَرْبَ وَالْبَلَاءَ اِلٰی یَوْمِ
الْقَضَاءِ روز شہادت امام حسین علیہ السلام کی ذکر سی ہماری سرشک بہتی ہین کثرت بکا
رقت سی آنکہین اور پلکون مین زخم رہتی ہین زمین کربلا نی عزیزان آل رسول کو خوار کیا اور
بار محنت کرب و بلا قیامت تک بیشمار دیا۔ فَعَلٰی مِثْلِ الْحُسَیْنِ فَلْیَبْکِ الْبَاکُوْنَ
پس چاہیی کہ سانحۂ امام حسین علیہ السلام بنای شور و شیون ہووی اور ہر فرد بشر تا لی زن فرزند
عمر بہر روئی فَاِنَّ الْبُکَاءَ عَلَیْهِ یَحُطُّ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ بدرستی کہ اونپر گریہ و بکا ان
ثواب وافر ملتا ہی اور صاحب رقت کو بڑی گناہون سی منزہ کرتا ہی ای ہمدمان حسینی ملال و
وای حاضران بزم نالہ و شیون فی الحقیقت آب گہر جب درج صدف مین جمتا ہی تو قدر و قیمت
اپنی بڑہاتا ہی اور اشک بصر ہر گاہ گوشۂ نظر سی گرتا ہی تو آبروی عزت اور بہای مغفرت
دلواتا ہی یہ شور پا بینکا قطرہ جب چشمۂ رقت سی بہتا ہی تو دریای رحمت اور عنایت رب کو
جوش مین لاتا ہی اگر ظاہر مین بیقدار ہی باطن مین دُر شہوار ہی یہ وہ گوہر ہی جس کا بازار حشر مین
خیر الوری جوہری اور حضرت داور مشتری ہی قربان امام حسین علیہ السلام جنکی ماتم سی یہ اکرام

بارہویں مجلس نکلسی روانگی سید الشہدا طرماح وشتر سوار کا راہ مین ملنا

عزادار و نکو ملتا ہی اور سر انجام دنیا و آخرت اونکی وسیلہ سی ہر غلام با وفا کا ہوتا ہی پس ایسی آقا کا
ذکر محنت و آلام سنو تو فریاد و خروش کرو اور یہ ایام کی تصویر مصیبت مین خاموش ہو نظم
لمولفہ ای صاحبان صدق و صفا فکر غم کرو + دامن سرشک چشم سی بر روکی نم کرو +
آمد ہی کربلا مین حسینی سپاہ کی + رخصت سی پیشوائی اہل حرم کرو + بیٹو الم سی لیکر زہرا کی واسطی
صحن عزا مین آہ و فغان کو علم کرو + آتا ہی دن بہار مصیبت کی جوش کا + شاخ نہال عیش کو اپنی قلم کرو
یہ عمر باد پا کا نہین اعتبار کچہہ + فاخر اساس زاد سفر کو بہم کرو +

مجلس وانکی از طرف منظم مالاتر فی شہر ہاو مناہلات و کرا تنہ سیر امام ابرار و نزول کربلا

مسافران وادی غربت و بینوائی و حالان بار محنت و ناشکیبائی مہمانان خوان اندوہ و بلا
و مشتاقان الوان نوائب کربلا طالبان معرکہ امتحان بلا و سرفرازان عرصہ قتل و قتال
کاروان مصائب تحفہ کو بیابان بینوای سامعہ مین یون پہنچاتی ہین کہ جب ظلمت شام
عنف کو چارو نطرف سی ہجوم کینہ اعدا نی گہیر لیا اور نوبادہ عز و شرف فی الابد مکہ سی عراق کا
عزم کیا اصحاب و اقربای صادق الولا ہم رکاب تہی اور اضطراب و اندیشہ مین الحکیم تحرم
بیتاب تہی زینب خاتون کو واہمہ بیابان برادر سی آشکارا تہی ام کلثوم کو ہر دم خیال آل رسول
بیقرار رکہتی سکینہ و رقیہ کو پردہ محمل مین دردہمی کا وسواس آتا ام لیلی و رباب کو زندگانی
علی اکبر و علی اصغر پر قلتہ یاس جا با دست روزگار قوت بازوی امام ابرار عباس دلاور کی
جوانی پر کہنی افسوس ملتا اور چرخ دوار طفیان اشرار کو دیکہہ کی عون و جعفر پر شورش سی ملتا
لیکن کہ باغبان قدر کو خاکین ملانا اور گلزار ہمیشہ بہار کا منتقد و افسوس کہ دہقان اجل کا
ایسی لشکر و سردار کا خنجر و تلوار سی کشار روز عاشورا یہی عقدہ ہر قدم پہ ہجوم حسرت و ہراس کا

٣٤٨

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں طرماح بن حکم کا آنا

سانسا ہوتا ہر دم سیاہ ہموم مشئوم کی شدتی اساس ہوت ہوش وحواس کہوتا امام مظلوم کی

یا ورمرفی پر کمر باندہی تہی سرانجام شہادت کی واسطی وہ ولاور سینہ سپر ٹرہتی تہی چاؤش قضا

اوس قافلہ تسلیم و رضا میں نعرہ هَلُمُّوا اِلٰی مَضَاجِعِكُمْ پکارتا اور سروش غیب قربانیان

کوی وفا کو مژدہ وَسَارِعُوا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ سناتا وَرُوِیَتْ اِلٰی طِرِمَّاحِ

بْنِ حَكَمٍ قَالَ لَقِيتُ حُسَيْنًا وَقَدْ امْتَرْتُ لِاَهْلِي مِيرَةً طرماح ابن حکم سے روایت ہی

اوسنی کہا میں جو اکبار عیال کی واسطی لیی جاتا تہا راہ میں امام حسین علیہ السلام سے ملاقات ہوئی

اونکی سواری شکوہ باری مکہ سی آتی دیکہی فَقُلْتُ اُذَكِّرُكَ فِي نَفْسِكَ وَلَا يَغُرَّنَّكَ

اَهْلُ الْكُوفَةِ آگی جاکی سلام اور تحیت بجالایا بطریق خیرخواہی اونسی عرض کیا قسم دیتا ہون

آپکو اہل کوفہ کی فریب میں نہ آنا اوس ملک میں عیال و اطفال کو لیکی ہرگز نجانا فَوَاللّٰهِ

لَئِنْ دَخَلْتَهَا لَتُقْتَلَنَّ واسطی ہرگاہ کہ وہان جاوگی تو ضرور شہادت پاوگی وَاِنِّي لَاَخَافُ

اَنْ لَا تَصِلَ اِلَيْهَا فَاِنْ كُنْتَ مُجْمِعًا عَلَى الْحَرْبِ مجہی اندیشہ ہی کہ اوس شہر میں نہ پہنچو گی

جو نہ لشکر جفا میں گہر کی شہید ہوگی فَانْزِلْ اَجَاءَ فَاِنَّهُ جَبَلٌ مَنِيعٌ وَاللّٰهِ مَا نَالَنَا

فِيهِ ذُلٌّ قَطُّ صلاح دولت ہی اگر اجا میں منزل کرو گی وہ کوہ بہت سخت جا ہی

ہی شر اعدا سی محفوظ رہوگی قسم خدا کی میری اتنی عمر گذری ہمنی کبہی وہان غلبہ دشمن کی خواری

نہین دیکہی وَعَشِيرَتِي يَرَوْنَ جَمِيعًا نَصْرَكَ فَهُمْ يَمْنَعُونَكَ مَا اَقَمْتَ میری قوم کے لوگ

اپکی خدمت اور حمایت میں رہینگی وہان حضرت جبتک توقف کرینگی اونکو اپنا یاور دیکہینگی

فَقَالَ اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْقَوْمِ مَوْعِدًا اَكْرَهُ اَنْ اُخْلِفَهُمْ فرمایا میری اور خلق کوفہ کی

درمیان وعدہ ہواہی اوس عہد سی جان بچاون ہرگز نہین گوارا ہی فَاِنْ يَدْفَعِ اللّٰهُ

عَنَّا فَقَدِيمًا مَا اَنْعَمَ عَلَيْنَا وَكَفَىٰ پس اگر خدانی اونکی شر کو دفع کیا تو اوسکا احسان

بارہویں مجلس یکہ سے روانگی سید الشہدا منزل خزیمہ پر مقام کرنا نوحہ جنات کا بیان مین جناب ام کلثوم

قدیم ہی جو ہمیشہ ہمیں شامل رہا اوس سے بچا یا وَاِنْ یَکُنْ مَالَابُدَّ مِنْهُ فَفَوْزٌ وَّشَهَادَةٌ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اور جسکا چارہ نہیں جو وہ امر واقع ہوا ہے ان شاء اللہ شہادت و رستگاری
پاوینگا ثُمَّ حَمَلْتُ الْمِيْرَةَ اِلٰى اَهْلِيْ وَاَوْصَيْتُهُمْ بِاُمُوْرِهِمْ وَخَرَجْتُ اُرِيْدُ الْحُسَيْنَ
فَلَقِيَنِيْ سَمَاعَةُ بْنُ زَيْدِ النَّبْهَانِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ بِقَتْلِهِ فَرَجَعْتُ وَفِي الْمَنَاقِبِ
وَلَمَّا نَزَلَ الْخُزَيْمِيَّةَ اَقَامَ بِهَا يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمَّا اَصْبَحَ اَقْبَلَتْ اِلَيْهِ اُخْتُهُ
زَيْنَبُ کتاب مناقب میں لکہا ہی جب منزل خزیمیہ مین اوتری وہ مالک کوثر و تسنیم
ایکروز و شب مقیم رہی دوسری دن صبح کو اونکی خواہر محترم زینب خاتون آئین عجب حیرت
بہائی کی پاس لائین فَقَالَتْ يَا اَخِيْ اَلَا اُخْبِرُكَ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ الْبَارِحَةَ کہا یا این
تمکو خبر دون جو راتکو میں سنا ہی فَقَالَ الْحُسَيْنُ وَمَا ذَاكَ سید الشہدا نی پوچہا بیان کرو
وہ کیا ہی فَقَالَتْ خَرَجْتُ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ لِقَضَاءِ حَاجَةٍ فَسَمِعْتُ هَاتِفًا
يَهْتِفُ وَهُوَ يَقُوْلُ عرض کی تہوڑی رات گذری مین خیمہ سی باہر نکلی ایک طرف رفع حاجت
سی ناگاہ آواز ہاتف سنی کہتا تہا اَلَا يَا عَيْنُ فَاحْتَفِلِيْ بِجُهْدٍ وَمَنْ يَبْكِيْ عَلَى الشُّهَدَاءِ
بَعْدِيْ ای چشم سعی کر آنسو بہانی مین کہ ایسا وقت ہوئیگا بعد مین اون شہدا کی حال پر کون
رویگا عَلٰى قَوْمٍ تَسُوْقُهُمُ الْمَنَايَا بِمِقْدَارٍ اِلٰى اِنْجَازِ وَعْدِيْ جنہیں موت لیجاتی ہی
وعدہ گاہ شہادت میں پہونچاتی ہی فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ يَا اُخْتَاهُ كُلُّ الَّذِيْ قُضِيَ فَهُوَ
كَائِنٌ فرمایا ای خواہر با جان برابر جو امر مقدر ہوا ہی لامحالہ وہ ظہور کرنیوالا ہی مروے
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الْمُشْمَعِلِّ الْاَسَدِيَّانِ قَالَا لَمَّا قَضَيْنَا
حَجَّنَا لَمْ تَكُنْ لَنَا هِمَّةٌ اِلَّا اللِّحَاقُ بِالْحُسَيْنِ فِي الطَّرِيْقِ لِنَنْظُرَ مَا يَكُوْنُ
مِنْ اَمْرِهِ عبد اللہ ابن سلیمان اور منذر ابن مشمعل سی روایت کی ہی جو دو نون نی کہا حج کی

بارہوین مجلس کہ سی روانگی سید الشہدا عبداللہ ومنذر اسدی کا خبر شہادت مسلم سے سرور الانا

اعمال سی جب ہم فارغ ہوی تو اور کچہہ قصد نہتا مگر یہ کہ راہ مین امام حسین علیہ السلام سی جا ملین اور اونکا حال کیا ہوتا ہی دیکہین فاقبلنا ترقل بنا ناقتانا مسرعین حتی لحقنا بزرود حضرت اگی بڑہ گئی تہی ہم نی سواری کو ہنکاتی چلی تاکہ مقام زرود مین اوس مقتول مقصود سی ملی فلما دنونا منہ اذا نحن برجل من الکوفۃ وقد عدل عن الطریق حین رای الحسین علیہ السلام جب خدمت اقدس مین ہمارا مرکب پہنچا ناگاہ ایک سوار کوفہ کی طرف سی پیدا ہوا شاہد ہین اور اونکی رفتار کا انبوہ دیکہا تو راہ چہوڑ کی دوسری جانب ہٹ گیا فوقف الحسین کانہ یریدہ ثم ترکہ ومضی امام حسین علیہ السلام وہان ٹہری گویا اوسکی منتظر ملاقات تہی ہر گاہ ملاحظہ کیا وہ دوسری سمت گیا تو اوسی ہاتہہ اوٹہا کی اپنا راستہ لیا ومضینا نحوہ فقال احدنا لصاحبہ اذہب بنا الی ہذا لنسالہ فان عندہ خبر الکوفۃ ہماری رفیق نی کہا اسکی پاس چلو پوچہی شاید اوسی خبر کوفہ معلوم ہو فمضینا حتی انتہینا الیہ فقلنا السلام علیک فقال وعلیکما السلام قلنا ممن الرجل قال اسدی ہم گئی تاکہ قریب پہنچی سلام کیا اوسنی بہی خوش ہو کی جواب دیا ہمنی پوچہا تو کون قوم کا ہی کہا بنی اسد میرا قبیلہ ہی قلنا لہ ونحن اسدیان فمن انت قال انا بکر بن فلان فانتسبنا لہ ثم قلنا لہ اخبرنا عن الناس وراءک ہمنی بہی اوسی اپنا پتا جتایا اور اوسکا نام ونسب دریافت کیا پہر ہم بولی کچہہ احوال بیان کرو جہان سی تم اب اتی ہو قال نعم لم اخرج من الکوفۃ حتی قتل مسلم بن عقیل وہانی بن عروۃ ورایتہما یجران بارجلہما فی السوق کہا مین کوفی باہر نہین نکلا جو مسلم بن عقیل اور ہانی ابن عروہ کو مار ڈالا دیکہا پہر اونکو پکڑی بازار وں مین پہراتی تہی لاشین جنا اور خوار یکو بڑا تی تہی فاقبلنا حتی لحقنا بالحسین فسایرناہ حتی نزل الثعلبیۃ

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عبداللہ و منذر کا خبر شہادت مسلم شتر سوار سی لانا

مومنینا یہ ماجرای حسرت افزا سنکی ہم محزون چلی شاہ شہدا کی لشکر مین ملی وہ سرور منزل ثعلبیہ مین

قریب شام اوتری فجئناہ حین نزل فسلمنا علیہ و رد علینا السلام جب ساری لوگ

ٹہکانی سی ہوی تو ہم سرور انام کی خدمتمین گئی آداب سلام ادا کیا اوس جناب نی جواب دیا

فقلنا لہ یرحمک اللہ ان عندنا خبرا ان شئت حدثناک بہ علانیۃ وان شئت

سرا عرض کی خدا تمپر اپنی رحمت بہیجی اور ہمیشہ منور و عنایت رکہی ہماری پاس ایک خبر ہی

ارشاد ہو مخفی کہین اور چاہو تو علانیہ عرض کرین فنظر الینا والی اصحابہ ثم قال

ما دون ہؤلاء سر حضرت نی ہماری طرف نظر فرما کی اپنی اصحاب کو دیکہا بولی ان سی

کوئی راز چہپا ہوا نہین رہا فقلنا لہ ارأیت الراکب الذی استقبلتہ

عشی امس فقال نعم قد اردت مسئلتہ یعنی کہا کل رات آپنی وہ سوار کوئی

دیکہا ارشاد کیا ہان مین چاہتا تہا کوئی خبر پوچہتا فقلنا قد واللہ استبرأنا لک

خبرہ وکفیناک مسئلتہ وہو امرؤ منا ذو رای وصدق وعقل یعنی عرض کی

ہمنی آپکی واسطی خبر مین پیروی کی احوال کو فی کی تفصیل پوچہی وہ شخص ہماری قبیلی آدمی ہی

مرد عاقل اور فہمیدہ و دانا ہی وانہ حدثنا انہ لم یخرج من الکوفۃ حتی قتل مسلم

وہانی ورآہما یجران فی السوق بارجلہما اوسنی یہ بات کہی ہین کوفی سی نکلا

تا دامی کہ مسلم اور ہانی کو مقتول دیکہا پیرونکو پکڑکی بازار مین پہرایا لاش کو ابہی تک نہین کاڑا

سر زمین کو بہیجوایا فقال انا للہ وانا الیہ راجعون رحمۃ اللہ علیہما یردد ذلک

مرارا یہ سنکی حضرت پر غم و الم طاری ہوا بکر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا فرمایا خدا رحمت کری

دونوکو اور جزای خیر دی اپنی اونکو فقلنا لہ ننشدک اللہ فی نفسک واہل بیتک

الا انصرفت من مکانک ہذا یعنی عرض کی یا ابن رسول اللہ خدا کی قسم دیتی ہین آپ

بارہوین مجالس مکہ سی روانگی سید الشہدا خبر شہادت ہانی ومسلم راہ مین پانا

یہان سی پھر چلئی اپنی جان اور اہلبیت کو معرض ہلاک مین مبتلا نہ کیجئی وَاَنَّہُ لَیْسَ لَکَ بِالْکُوفَۃِ
نَاصِرٌ وَلَا شِیْعَۃٌ بَلْ نَتَخَوَّفُ اَنْ یَکُوْنُوْا عَلَیْکَ کوفہ مین آپکا کوئی دوست اور یار
نہین رہا بلکہ یہ اندیشہ ہی کہ تمہاری قتل پر بلوا ہوگا فَنَظَرَ اِلٰی بَنِیْ عَقِیْلٍ فَقَالَ مَا تَرَوْنَ
فَقَدْ قُتِلَ مُسْلِمٌ وہ سرور نی جانب اولاد عقیل نظر کی خبر شہادت مسلم کی تعزیت کہی سا
جانکر ابین تسلی دی امور بازگشت مین مشورت پوچھی فَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا نَرْجِعُ حَتّٰی نُصِیْبَ
ثَارَنَا اَوْ نَذُوْقَ مَا ذَاقَ اَبُوْنَا سب نی کہا ہم اسطرفسی ہرگز نہین پھرتی جبتک خون مسلم کی
بازپرس نہین کرتی یا جو شربت مرگ اوس مظلوم والدنی پیا ہی ہملوبہی وہ شہادت کا مرتبہ گوارا ہی
فَاَقْبَلَ فَقَالَ لَا خَیْرَ فِی الْعَیْشِ بَعْدَ ہٰؤُلَاءِ حضرت متوجہ ہوی اصحاب سی بولی ایسے بعد
عزیز واقربا کی جینی کا مزا کب ہی فَعَلِمْنَا اَنَّہُ قَدْ عَزَمَ رَاْیُہٗ عَلَی الْمَسِیْرِ ہمنی جانا کہ رای جناب
سفر کوفہ پر مقرر ہی اور مراجعت کسی صورت سی نہین مد نظر ہی فَقَالَ لَہٗ اَصْحَابُہٗ اِنَّکَ
وَاللّٰہِ مَا اَنْتَ مِثْلُ مُسْلِمٍ وَلَوْ قَدِمْتَ الْکُوْفَۃَ لَکَانَ اَسْرَعَ النَّاسُ اِلَیْکَ فَسَکَتَ
اوسوقت بعض اصحاب اوس جناب کی بولی آپ مسلم سی نہین جو خلق کی رجوع نہوی اگر والد ہان
تشریف لیجاینگی تو سب لوگ دوڑکی اینگی حضرت خاموش رہی پھر کچھ متکلم نہوی ثُمَّ انْتَظَرَ
حَتّٰی اِذَا کَانَ السَّحَرُ فَقَالَ لِفِتْیَانِہٖ وَغِلْمَانِہٖ اَکْثِرُوْا مِنَ الْمَاءِ فَاسْتَقَوْا وَاَکْثَرُوْا
پس طلوع سحر کا انتظار کیا لڑکی بالو نکو بہت پانی ساتھ لینی کا فرمان دیا ثُمَّ ارْتَحَلُوْا فَسَارَ حَتَّی انْتَہٰی اِلٰی
زُبَالَۃَ فَاَتَاہُ خَبَرُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَقْطُرَ فَاسْتَعْبَرَ باکیا پھر وہان سی اگی چلی منزل زبالہ مین
اوتری اوس جا خبر شہادت عبد اللہ یقطر پہنچی اوکی سانحہ مین بہت رقت حضرت پر غالب ہوی
سیرشک حضرت بہائی نالہ وآہ لب پر آئی ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ لَنَا وَلِشِیْعَتِنَا مَنْزِلًا
کَرِیْمًا وَاجْمَعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَہُمْ فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بارہویں مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین پیش آنیکی اور مزاحم اصحاب کا آزمانا

مناجات کی الٰہی میری اور سب محبون کی واسطی دارِ عقبیٰ مین منزل نیک مہیا کرنا حضرت یہان تک ہم سکو فرین رحمت الٰہی جا کہنا فَاَخْرَجَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِلنَّاسِ کِتَابًا فَقَرَأَ عَلَیْہِمْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّہٗ قَدْ اَتَانَا خَبَرٌ فَظِیْعٌ قَتْلُ مُسْلِمِ بْنِ عَقِیْلٍ وَہَانِیِ بْنِ عُرْوَۃَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَقْطُرٍ وَقَدْ خَذَلَنَا شِیْعَتُنَا ایک نامہ لکہا ہوا نکالا اور حاضرین کو سنایا یعنی خبر موحش پہنچی ہی اہل کوفہ نی بیوفائی کی ہی مسلم و ہانی و عبد اللہ مارے گئی ہمارے شیعہ اور دوستون نی یاری سی ہاتہہ اوٹہائی فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمُ الْاِنْصِرَافَ فَلْیَنْصَرِفْ فِیْ غَیْرِ حَرَجٍ فَلَیْسَ عَلَیْہِ ذِمَامٌ جو شخص چاہی میری رفاقت چہوڑی اپنی گہر جائی مجہ سی شوق سی کوچ کری اندیشہ ملامت بیکار ہی فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْہُ وَاَخَذُوْا یَمِیْنًا وَشِمَالًا حَتّٰی بَقِیَ فِیْ اَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ جَاءُوْا مَعَہٗ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ جو لوگ طمع مال دنیا کی واسطی آئی تہی امید حصول دولت اور حکومت مین خدمت بجا لائی تہی وہ بیوفا اس کلام کو سنکی اوٹہی چارون طرف داہنی بائین اونکہہ بچا کی بہاگنی لگی یہان تک کہ وہی باقی رہی جو ملازمت حضرت مین مدینہ سی چلی تہی وَاِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِکَ لِاَنَّہٗ عَلِمَ اَنَّ الْاَعْرَابَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَہُمْ یَظُنُّوْنَ اَنَّہٗ یَاْتِیْ بَلَدًا قَدِ اسْتَقَامَتْ لَہٗ طَاعَۃُ اَہْلِہَا یہ امتحان اسواسطی کیا کہ خیال طالب منصب اکا یہہ تہا کہ یہہ مقدمہ ایسا بنا ہوا ہی کہ جسوقت حضرت اوس شہر مین جائینگی وہان کی لوگ اطاعت سی پیش آئینگی امام کی ترقی شوکت ہوگی ہمین رفاقت مین غنیمت ملیگی ثُمَّ سَارَ حَتّٰی مَرَّ بِبَطْنِ الْعَقَبَۃِ فَنَزَلَ عَلَیْہَا فَلَقِیَہٗ شَیْخٌ مِنْ بَنِیْ عِکْرِمَۃَ یُقَالُ لَہٗ عَمْرُو بْنُ لَوْذَانَ پس وہانسی آگی روانہ ہوی تاکہ منزل بطن عقبہ مین اوتری ناگاہ ایک مرد پیر قبیلہ بنی عکرمہ سی آیا کہ اوسکا نام عمرو ابن لوذان تہا قَالَ لَہٗ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ الْکُوْفَۃَ عرض کی اوس قافلہ سالار شہدا سی پوچہا کہ کہا

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں ہزار سواروں سے ملنا حر کا

قصد کیا ہے امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کوفہ کو ہمارا کاروان چلا ہے فقال له الشیخ
اَنشُدُكَ اللهَ لَمّا انصَرَفتَ فَوَاللهِ ما تَقدَمُ اِلّا عَلَى الاَسِنَّةِ وَحَدِّ السُّيُوفِ
وہ مرد عرب بولا قسم بخدا کہ ادہر جو قدم بڑہاتی ہو تو یکسر نوک نیزہ اور دم شمشیر پہ جاتی ہو
وہاں کی خاک راہ غبار انگیز مصیبت ہے پانی گلو گیر آرام وراحت ہے گل بوستان داغ جگر
عزیزان خار بیابان سنان جان ستان ہے سبزہ مرغزار نیشتر جگر ہوای بہار خزان عمر اولاد
پیغمبر اسد کی لئے اس عزم سے ہاتھ اوٹھاؤ جدہر سے آئی ہو ادہر کو پھر جاؤ کوفہ میں سر اشقیا
او سے شہر میں قتل آل پیغمبر کی غوغا ہے وَاِنَّ هٰؤُلاءِ الَّذِينَ بَعَثُوا اِلَيكَ لَو كانُوا كَفَوكَ
مَؤُونَةَ القِتالِ وَوَطَّؤُوا لَكَ الاَشياءَ فَقَدِمتَ اِلَيهِم كانَ ذٰلِكَ رَأياً
جنہوں نے آپکو پیام طلب کہا ہے عہد وپیمان نصرت فاسد کی ہاتھ بیچا ہے اگر دفع اعدا پر قادر ہو
اسباب فتح وظفر آمادہ دکہا دیں تو وہاں جانا مصلحت ہے والا کید و مکر ہے اونکی بلا کے غرق ہے
فَقالَ لَهُ يا عَبدَ اللهِ لَيسَ يَخفىٰ عَلَيَّ الرَّأيُ حضرت نے فرمایا جو تونے کہا ہے مجہپر وہ سب راز
کہلا ہے ثُمَّ قالَ وَاللهِ لا يَدَعُونِي حَتّىٰ يَستَخرِجُوا هٰذِهِ العَلَقَةَ مِن جَوفِي
قسم خدا کی قوم بنی امیہ ہرگز دست بردار نہونگی جبتک میرا دل اور جگر یہ خون پیٹ سے نکالینگی
جہان ہونگا جیتا نچہوڑینگی تن سے سر کاٹکی آرام کرینگی ثُمَّ سارَ مِن بَطنِ العَقَبَةِ حَتّىٰ
نَزَلَ شَرافَ فَلَمّا كانَ السَّحَرُ اَمَرَ فِتيانَهُ فَاستَقَوا مِنَ الماءِ وَاَكثَرُوا ثُمَّ سارَ
روانہ ہوے اور مقام شراف میں جا کے اوترے ہنگام وقت سحر جوانوں سے امر کیا پانی بہت
بہر لو اور اپنی ساتہہ لیے چلو وہ مسافر لٹ ہئا سوار یکران تسلیم ورضا آگے بڑہا کہ قریب دوپہر
ڈہلی کی دشت غربت میں راہ چلتی ہیں فَبَينَما هُوَ يَسِيرُ اِذ كَبَّرَ رَجُلٌ مِن اَصحابِهِ
جس ہنگام میں وہ کاروان رواں تہا ناگاہ ایک صحابی حضرت نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا فقال له

بارہویں مجلس یکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین ہزار سوارسی ملنا حر کا

علیہ السلام اللہ اکبر لم کبرت امام کبیر نی بہی تکبیر کہی پوچھا ای مرد کیا وجہ ہی کہ خدا کی قال رایت النخل قال جماعۃ ممن صحبہ واللہ ان ہذا المکان ما رأینا فیہ نخلۃ قط وہ بولا کہ یا مولا ظاہر نخلستان نظر آتا ہی رفقا نی جواب دیا یہان کبہی نام درخت خرما بہی نہین دیکہا فقال الحسین فما ترونہ قالوا واللہ نراہ اسنۃ الرماح واذان الخیل فقال وانا واللہ اری ذلک امام حسین علیہ السلام فرمایا پہر کیا ثابت ہوا ہی عرض کی نیزہ وگوش اسپان مخالف کا ہجوم آتا ہی امام مظلوم نی ارشاد کیا مین بہی وہی جانتا ہون جو تمنی بتایا ثم قال ما لنا ملجاء نلجاء الیہ ونجعلہ فی ظہورنا ونستقبل القوم بوجہ واحد حضرت نی کہا ایا کوئی جای پناہ قریب ہی کہ وہان ٹہرین اور اعدا کا مقابلہ ایک طرف سی کرین فقلنا لہ بلی ہذا ذو حسم الی جنبک فمل الیہ عن یسارک فان سبقت الیہ فہو کما ترید اصحاب نی عرض کی ہان ای آقا یہ بائین طرف کو پہاڑی بہت اونچا اوس جانب چلئی اگر جلدی ہم پہنچی تو حسب مراد پایا جیسا چاہا فاخذ الیہ ذات الیسار وملنا معہ فما کان باسرع من ان طلعت علینا ہوادی الخیل اوس جناب نی جانب یسار کو توجہ کی ہمنی اونکی ساتہہ باگ پہیری تہوڑی دیر نہ گذری تہی جو گردن اسپان مخالفون کی دکہائی دی نیزونکی انی مانند نیستان عراقی اور کثرت پرچم علم کی مثال پر ہای طیور نظر آئی فاستبقنا الی ذی حسم فسبقناہم الیہ ہم اونسی سبقت کر گئی اور جلدی اوس ٹیلی پر جا پہنچی وامر الحسین علیہ السلام بابنیۃ فضربت امام حسین علیہ السلام نی ایستادہ خیام فلک احتشام کا حکم دیا چانکہ ستی برق وباد ملازمون نی سراپردہ طیار کیا عماری اور بیوت الحرم کو آگی بڑہایا مخدرات طہارت کو عزت وحرمت سی اوتارا کہ تہا یا ہی کی دل اندیشہ ہجوم سپاہ مین لرزتی تہی نیزہ وتلوار مخالفین دیکہہ کی

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا حرکا آنا مولا کا پانی پلانا

کرتی تہی بچونکو غل اور شور کی ماری خوف و اضطراب فی گہیر اُٹھا تیں بلا نصیب کو ساماں
ہلاک وو ہر بری نظر آیا پردہ پر دیوڑی کی دریافت خبر کو لونڈیاں کہڑی تہیں حضرت کی
بی بی اور بہنیں دمبدم اونسی ماجرا پوچہتی تہیں زینب خاتون کو ہراس تہا یہ لشکر دشمن آیا ہے
دیکہیں مقابلہ میں جانِ برادر کا انجام کیا ہوتا ہی علی اصغر کی والدہ دمبدم گہوارہ فرزند پر
جاتی طفلِ شیرخوار کو بحسرت دیکہہ کی آنسو بہاتی نزدیک تہا کہ شور بیقراری میں آفت کہا
لاکن ماری غیرت کی جو نامحرم آواز سنی ٹہرجاتی وَجَاءَ الْقَوْمُ زُهَاءَ أَلْفِ فَارِسٍ مَعَ الْحُرِّ
بْنِ يَزِيدَ التَّمِيمِيِّ حَتَّى وَقَفَ هُوَ وَخَيْلُهُ مُقَابِلَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَرِّ
الظَّهِيرَةِ وہ سوار جب قریب آئی دیکہا ہزار جوان کا پرا ہی اور حر بن یزید تمیمی اوسکا سردار
آگی بڑہا آتا ہی روبرو شاہ دین وایمان کی لشکرِ کفر و ضلالت نی صف کہینچی لاکن دوپہر کی
شدت گرمی سی جان معرضِ تلف میں تہی فَقَالَ الْحُسَيْنُ لِفِتْيَانِهِ اسْقُوا الْقَوْمَ وَارْوُوهُمْ
مِنَ الْمَاءِ وَرَشِّفُوا الْخَيْلَ تَرْشِيفًا اوس منبع سخا و کرم نی پیاسکی طغیانی میں مردودوں کو
تباہ دیکہی تو فرزند ساقی کوثر نی اپنی خادموں سے کہا اس جماعت تازہ وارد کو پانی پلادو اور گہوڑوں کو
بہی خوب سیراب کرو فَفَعَلُوا وَأَقْبَلُوا يَمْلَئُونَ الْقِصَاعَ وَالطِّسَاسَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ
يُدْنُونَهَا مِنَ الْفَرَسِ فَإِذَا عَبَّ فِيهَا ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا عُزِلَتْ عَنْهُ
پس اصحابِ جناب نی حسب ارشاد لطف و عطا کہولا سبکو زلالِ رحمت دینا شروع کیا کہیری او
لگن بہر بہر کی رو برو گہوڑوں کی لیجاتی جب دو تین جا سانس میں ہر جانور پی لیتا تو آگی سی ہٹا
حَتَّى سَقَوْهَا عَنْ آخِرِهَا وہ دوست پرور دشمن نواز کو آپ ہی اہتمام رہا تاکہ سارے انسا
اور حیوان کو بلائی عطش سی چہڑا دیا وَكَانَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بَعَثَ الْحُصَيْنَ بْنَ
نُمَيْرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِلَ الْقَادِسِيَّةَ وَتَقَدَّمَ الْحُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ ابن زیاد نی حصین بن

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین حر کا آنا لشکر اربعہ لاہ مولا

سوار و پیادہ وافر دیکر بھیجا تھا اقامت منزل قادسیہ اور حر کو لشکر کا ہراول کرکی بڑھنی کو امر
بھیجا تھا فلم یزل الحر موافقا الحسین حتی حضرت صلوۃ الظہر و سی تک
حر خدمت امام حسین علیہ السلام مین نشان خیرخواہی عرض کرتا رہا تاکہ وقت صلوۃ ظہر کا
داخل ہوا فامر الحسین الحجاج بن مسروق ان یؤذن فلما حضرت الاقامۃ
خرج الحسین فی ازار و رداء و نعلین امام عصر نی حجاج ابن مکبر کو فرمایا اذان کہی
جب اقامت کا ہنگام ہوا تو مولا لنگ باندہی ردا کو اوڑہی نکلی فحمد اللہ واثنی علیہ
ثم قال ایہا الناس انی لم آتکم حتی اتتنی کتبکم وقدمت علی رسلکم
ان اقدم علینا فلیس لنا امام لعل اللہ ان یجمعنا وایاکم علی الہدی والحق
پہر بعد کی خطبہ پڑہا بعد حمد و ثنا کی یہ کہا ایگروہ خلایق مین تمہاری ملک مین نہین آیا
جبتک بیشمار نامہ و پیام کو تمنی بھیجا اور لکہا کہ جلدی کرو ہمین تشریف لاو ہمارا کوئی امام
نہین ہدایت فرماؤ امید ہی کہ تمہاری ساتھ خداحق ہمین کہائی اور مقام ارشاد دیکھائی ہم
لہذا فان کنتم علی ذلک فقد جئتکم فاعطونی ما اطمئن الیہ من عہودکم
ومواثیقکم وان لم تفعلوا وکنتم لمقدمی کارہین انصرفت عنکم
الی المکان الذی جئت منہ الیکم پس اگر تم اپنی عہد پر ثابت ہو تو ایمان اپنا
تازہ کرو اور ہرگاہ قول و قرار سی انحراف ہوا ہی آنا میرا تمہی ناگوار و خلاف جانا ہی
تو مین جہان سی آیا ہون اہل و عیال کو لیکی مراجعت کرتا ہون فسکتوا عنہ ولم یتکلموا
کلمۃ وہ سب خاموش رہی حضرت کی جواب مین کچہ نہ بولی فقال للمؤذن اقم فاقام
الصلوۃ امام نی مؤذن کو فرمایا اقامت کہی اور وہ زینت محراب و مصلی آگی بڑہی فصلی
الحسین علیہ السلام وصلی الحر خلفہ حضرت نماز پڑہی حر اور باقی دو لشکر نی

بارہوین مجلس بکہسی روانگی سید الشہدا راہ مین حر کا آنا مکرر ہمراہ مولا

امتداکی وانصرف الحر الی مکانہ الذی کان فیہ فدخل خیمۃ قد ضربت لہ
حر اپنی جگہہ پھر گیا اوسکی لیئی بہی خیمہ بپا کیا تہا فاجتمع الیہ خمسمائۃ من اصحابہ وعاد
الباقون الی صفہم الذی کانوا فیہ پانسو آدمی حر کی پاس فراہم ہوئی اور باقی
صف میدان مین کہڑی رہی ثم اخذ کل رجل منہم بعنان فرسہ وجلس فی
ظلہا ہر ایک سوار گرمی سی بیتاب ہو کی اوتر اکہوڑی کی سائی مین باگ پکڑی تہیا فی شاہ
شہدا کو بیٹہا فلما کان وقت العصر امر الحسین ان یتہیئوا للرحیل فعملوا
جب ہنگام عصر ہوا سید الشہدا نی واسطی کوچ کی حکم دیا خدام نی طیاری سفر مین اسباب لادا
ناقہ و محمل سواری حرم کو دروازہ خیمہ پہ کہڑا کیا ثم امر منادیہ فنادی بالعصر واقام فاستقدم الحسین
وقام فصلی بالقوم ثم سلم وانصرف الیہم بوجہہ پس قبلہ اسلام نی منادی کو فرمایا
نماز عصر کی لیئی اذان دی اقامت کہی امام کونین کی ساتہہ موالف اور مخالف نی اقتدا کی
جب سلام پہیرا تو اونکی جانب منہ کیا وحمد اللہ واثنی علیہ فقال خطبہ حمد و ثنائی خدا
پڑہا امام حجت کی واسطی یون کہا ایہا الناس فانکم ان تتقوا اللہ وتعرفوا الحق
لاہلہ یکن عنکم ارضی للہ ای گروہ خلایق خدا کی خوف سی پرہیزگاری کرو اہل
حق کو پہچانو کہ اسکو اللہ راضی ہووے ونحن اہلبیت محمد اولی بولایۃ ہذا الامر
علیکم من ہولاء المدعین ما لیس لہم والسایرین فیکم بالجور والعدوان
ہم اہلبیت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ برگزیدہ رب العالمین مخصوص طہارت و کرامت منصب
امامت کو اولی ہین اونسی جو دعوی خلافت کرتی ہین تم پر ظلم و بدعت مین آمادہ کی در پی
رہتی ہین فان ابیتم الا الکراہۃ لنا والجہل بحقنا پس اگر جہل و شرف
جان کی بہی انکار ہی ہماری حق پر جہل و نادانی سی اصرار ہی فکان رایکم الا عنی

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا حر بن یزید کا روکنا تا کربلا

مَا اَتَتْنِی بِہٖ کُتُبُکُمْ وَ قَدِمَتْ عَلَیَّ بِہٖ رُسُلُکُمْ اِنْصَرَفْتُ عَنْکُمْ اگر میرا آنا تم لوگون کو پسند

نہین جو اقرار لکہی تہی اوس پشیمان ہوا اوس عہد سی کہ قاصدونکی زبانی کہی تہی مین اپنی وطن کو پھر

جاتا ہون تمہاری بستی مین ہرگز نہین آتا ہون فَقَالَ الْحُرُّ اَنَا وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ مَا ھٰذِہٖ

الْکُتُبُ وَ الرُّسُلُ الَّتِیْ تَذْکُرُ حر نی عرض کی یا ابن رسول اللہ مین کاتب اون خطوط کا نہین ہون

فرماتی ہو اور بیخبر ہون نامہ برون سی جنکو بتاتی ہو فَقَالَ الْحُسَیْنُ لِبَعْضِ اَصْحَابِہٖ یَا

عُقْبَۃُ بْنُ سَمْعَانَ اَخْرِجِ الْخُرْجَیْنِ اللَّذَیْنِ فِیْھِمَا کُتُبُھُمْ اِلَیَّ حضرت نی عقبہ ابن

سمعان کو پکارا کہ وہ خرجین لاو جسمین مراسلات ہین کہو لکی انکو دکہاؤ فَنُشِرَتْ بَیْنَ

یَدَیْہِ پس نوشتہ ہای کوفیان سب نکال ہر ایک نامہ کاتب اوسکی سامنی ڈالی فَقَالَ لَہُ

الْحُرُّ لَسْنَا مِنْ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ کَتَبُوْا اِلَیْکَ وَ قَدْ اُمِرْنَا اَنَّا اِذَا لَقِیْنَاکَ اَنْ لَا

نُفَارِقَکَ حَتّٰی نُقْدِمَکَ الْکُوْفَۃَ عَلٰی عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ حر بولا حضور جن لوگون نی

آپکو نامی لکہی ہین اون لوگون مین سی نہین ہون ہمکو تو امر کیا ہی جب آپ سی ملاقات ہو تو

کہین جانی نہ دون عبید اللہ کی پاس کوفہ مین داخل کر دون رفاقت آپکی ایک لحظہ جدا نہ ہون فَقَالَ

الْحُسَیْنُ الْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ امام حسین علیہ السلام نی فرمایا اس خواری اور ذلت

سی موت کو بہتر جانتا ہون اور جبتک زندہ ہون ہرگز اطاعت ظالم نکرون ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ

قُوْمُوْا فَارْکَبُوْا و انتظر حَتّٰی رَکِبَتْ نِسَاؤُہٗ اپنی اصحاب کو حکم دیا او ٹہو سوار ہو او

خیمہ و اسباب اپنا بار کرو فوراً اسب ہمراہی اسپہ مرکب پہ چڑہی خود حضرت ودرحرم سرا مین منتظر

ٹہری تاکہ بیوقوع اور محمل اونٹون پر بندہی مخدرات عصمت و طہارت عماری مین بیٹہی فَقَالَ

اِنْصَرِفُوْا فَلَمَّا ذَھَبُوْا لِیَنْصَرِفُوْا حَالَ الْقَوْمُ بَیْنَھُمْ وَ بَیْنَ الْاِنْصِرَافِ وہ رکب

دوشنی بہای صدرآرای زین ہوی اقربا و انصار پہ مراجعت کی تقاضی کی جب وہ جانا چاہا

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا حر سی ملاقات راہ مین اور تکرار کا ہونا

دین پناہ مدینہ کی راہ پر چلے حر اور اوسکی ہمراہی مزاحمت کو آگی بڑہی فقال الحسین للحر ثکلتک امک
یا ابن یزید ما ترید سلطان کربلا نی حر کو پکار کیا کہ ماہی تیری ماں تجکو بیٹھی کیوں ہمین روکتا ہی
فقال له الحر اما لو غیرک من العرب یقولها لی وهو علی مثل ذلک الحال
التی انت علیها ما ترکت ذکر امه بالثکل کائنا من کان حر نی عرض کی یا مولا
اگر اور کوئی سردار عرب میری ماں کا نام لیتا جیسی کہ آپ بزرگ و رئیس زادی ہین تو مین بہی اوسکی
واسطی ویسا ہی جواب دیتا ولکن واللہ ما لی من ذکر امک من سبیل الا باحسن
ما نقدر علیه لاکن تمہاری مادر مطہر کا ذکر بی درود نہیں کرسکتا ہون مگر بقدر ممکن ہو سلام
اور تحیت اوپر بہیجون فقال له الحسین فما ترید قال ارید ان انطلق بک الی
الامیر عبید الله بن زیاد حضرت نی فرمایا پہر تمہی کیا چاہتا ہی کہ وہ کرون کہا منظور ہی
کہ عبید اسد کی پاس تک تمہاری ساتھ چلون فقال اذا واللہ لا اتبعک فقال اذا
واللہ لا ادعک وترادا القول ثلاث مرات اوس حجت قادر توانا نی کہا مین تیری اطاعت مین
نہ جاونگا حر نی جواب دیا مین بہی عنان اختیار آپکی مراجعت کو نہ چہوڑونگا تین مرتبہ یہ قول کی رد
بدل ہوئی دونو لشکر کی اس تکرار مین تلوار نکلنی کو تہی فلما کثر الکلام بینهما قال له
الحر انی لم اومر بقتالک انما امرت ان لا افارقک حتی اقدمک الکوفة
جب درمیان مین گفتگو بہت بڑہی حر نی خدمت مولا مین عرض کی مین آپکی جدال و قتال پر مامور
نہیں آیا ہون بلکہ مین اوس لئی تو بہیجا ہون کہ آپ کو کوفہ مین پہنچاؤن فاذا ابیت فخذ طریقا لا یدخلک
الکوفة ولا یردک الی المدینة یکون بینی وبینک نصفا حتی اکتب الی الامیر
فلعل الله ان یرزقنی العافیة من ان ابتلی بشیء من امرک ای فرزند خیر الوری اگر
قبول نہیں کرتی ہیں تو ایسی وہ راہ چلو جو نہ کوفہ کو جاتی اور نہ مدینی کو اور میان مین منصف ہی

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں حر سے تکرار کا ہونا آگے بڑہنا

اس عرصہ میں ابن زیاد کو لکہوں بلکہ راہ عافیت اور صلاح دیکہوں تمہاری مقابلہ میں کشت و خون سے
بچا رہوں مبادا مواخذہ خدا و رسول میں پکڑا جاؤں فَخُذْ هٰهُنَا فَتَيَاسَرْ عَنْ طَرِيقِ
الْعُذَيْبِ وَالْقَادِسِيَّةِ یہاں سے درمیان عذیب و قادسیہ کی راہ چلو شاید مسلک خیر و
سلامت آگے دیکہو وَسَارَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَارَ الْحُرُّ فِي أَصْحَابِهِ يُسَايِرُهُ
ناچار حضرت بضرورت بائیں جانب کو روانہ ہوئے سواران حر بہی اپنی سردار کی ہمراہ ایکطرف
چلی وَهُوَ يَقُولُ لَهُ يَا حُسَيْنُ إِنِّي أُذَكِّرُكَ اللهَ فِي نَفْسِكَ راہ میں حر شاہ مظلوم کی
پاس آیا آہستہ امام ہدیٰ سے کہا یا ابن رسول اللہ تمکو قسم دیتا ہوں اس گروہ سے اپنی جان بچانا
فَإِنِّي أَشْهَدُ لَئِنْ قَاتَلْتَ لَتُقْتَلَنَّ میں گواہی دیتا ہوں اگر لڑائی کروگے تو ضرور درجہ
شہادت سے فائز ہوگے فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ أَفَبِالْمَوْتِ تُخَوِّفُنِي وَهَلْ يَعْدُو بِكُمُ
الْخَطْبُ أَنْ تَقْتُلُونِي حضرت نے ارشاد کیا تو موت سے مجہے ڈراتا ہے میرے قتل کے سوا تمسے
کیا ہوسکتا ہے فَلَمَّا سَمِعَ الْحُرُّ تَنَحَّى عَنْهُ ہرگاہ یہ کلام حر نے سنا جانا کہ مرنے پہ کمر کو
باندہا ہے مایوس ہو کے اپنی لشکر کیطرف پہر گیا ہے ثُمَّ أَقْبَلَ الْحُسَيْنُ عَلَى أَصْحَابِهِ
وَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ يَعْرِفُ الطَّرِيقَ عَلَى غَيْرِ الْجَادَّةِ وہ سالک طریق نجات نے
اصحاب سے پوچہا تم میں سوای جادہ متعارف کی دوسری راہ کوئی جانتا ہے فَقَالَ لَهُ
الطِّرِمَّاحُ نَعَمْ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَنَا أُخْبِرُ الطَّرِيقَ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ سِرْ
بَيْنَ أَيْدِينَا طرماح ابن عدی نے عرض کی میں واقف ہوں اے فرزند مصطفیٰ سرورِ عرب نے
فرمایا پس ہماری آگی قدم بڑہا فَسَارَ الطِّرِمَّاحُ وَاتَّبَعَهُ الْحُسَيْنُ وَأَصْحَابُهُ وَجَعَلَ
الطِّرِمَّاحُ يَرْتَجِزُ طرماح پیشتر چلا اور یہ اشعار مانند رجز پڑہنی شروع کیے شاہ شہید اور سب
صحابہ اسکی پیچہے روان ہوے * يَا نَاقَتِي لَا تَذْعَرِي مِنْ زَجْرِي * وَامْضِي بِنَا قَبْلَ

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں بعد رفاقت حر نافع وغیرہ مردم کوفہ کا آنا

طُلوعِ الفجرِ الماجدُ المجدُ حبیبُ الصدرِ اتا ہ اللہ الخیرِ الی اخرِ خیرِ فتیانٍ وخیرِ سفرِ آلِ رسولِ اللہ آلِ الفخرِ السادۃِ البیضِ الوجوہِ الزُّہرِ الطاعنین بالرماحِ السمرِ الضاربین بالسیوفِ البترِ حتّی تحلّی بکریمِ الفخرِ عمرہ اللہ بقاءِ الدہرِ یا مالاتِ النفعِ معاً والضرِّ اید حسیناً سیدی بالنصرِ علی الطغاۃِ من بقایا الکفرِ فلمّا سمعَ الحُرُّ ذالک تنحّی عنہ وکان یسیرُ باصحابہ ناحیۃً والحسینُ فی ناحیۃٍ حتی جب وہ مضمون حسرت افزا سنا تو اثنائے فوج اور سواری حضرت سے کنارہ کیا شاہدین اور اونکی انصار واہلبیت علاحدہ جاتی تھی اضطراب اور بیقراری دل سے ہول کہاتی ہی کتاب ملاوۃ ہندی میں حوالہ مختلف اسناد کہا ہے اور خروج مکہ سے تا ورود کربلا احوال ہر منزل اور مقام کو لکہا ہے جب لشکر امام علیہ السلام بستان بنی عامر میں پہنچا تو فرزدق شاعر کو یوم ترویہ دیکہا پھر یحیی ابن سعید ابن عاص مزاحم سفر امام حق زبانی تکرار سے را زبانہ اوٹہایا او سے ہی ظفر نہایا بعد ازان عبداللہ ابن مطیع قرب وجوار حرم کی بلا استخفاف مصلحت کو منع عزم کوفہ سے اظہار کیا الکن جو روایت بازگشت امام کعبہ سے کہ اپنی انصار کی ناخوشی سے لاتی ہیں اور طلب رفاقت میں زاری عترت کو اوس سے پیوند لگاتی ہیں دو نو مضمون شاعری کی ردیف اور فارسی روضہ خوانوں کی تصنیف بنا شہرت افزائی واہانت دیتی تازہ حدیثات سے بہرا ہی اور حکایات خواب وخیال سے بہت چہرۂ مجالس کو رنگ دیا ہی خزف پارہ وجواہرات آبدار ملائی فرط غلو سے ملائی دانستہ وہ ہو کی کہا ہی و منہا قال ابو مخنف واذا باربعۃ نفرٍ قد اقبلوا علی رواحلہم من الکوفۃ یجنبون الشعرَ علی اکوا سہم قول ابو مخنف سے اکسیر العبادات میں ذکر کیا ناگاہ امام کی راہ میں جانب کوفہ سے چار مرد اکب سوار آئے رکاب کا بوسہ لیا اور اذا ہم نافع بن ہلال الجملی

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں حر سے ملنا مردم کوفہ کا آنا

وَعَمْرُو بْنُ خَالِدِ الصَّيْدَاوِيُّ وَسَعِيدٌ مَوْلَاهُ وَمُجَمِّعُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَذْحِجِيُّ

وہ بزرگوار نافع بن ہلال و عمرو بن خالد و سعید بن مولی و مجمع بن عبد اللہ بعزم نصرت قدم بہ قدم

سرور شہدا سے جب ملے تو رفاقت حضرت میں ساتھ رہے قَالَ وَأَقْبَلَ الْحُرُّ إِلَيْهِ وَقَالَ

لَهُ يَا حُسَيْنُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ أَقْبَلُوا إِلَيْكَ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَرُدَّهُمْ اور کہا لازم ہے

حر و لاور خدمت اقدس میں آیا کہا چاہتا ہوں یا حسین لوگ جو تمہاری مدد کو آئے ہیں دور کروں

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي أَمْنَعُ كَمَا أَمْنَعُ عَنْ نَفْسِي امام نے جواب دیا کہ میں انکی مفارقت

راضی کبھی نہ ہونگا جیسا کہ اپنی نفس کی ایذا کو نہ مانونگا أَلَيْسَ هُمْ أَعْوَانِي وَأَنْصَارِي

وَقَدْ كُنْتَ قَدْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا أَنَّكَ لَا تَتَعَرَّضُ فِي حَتّٰى يَأْتِيَكَ كِتَابُ ابْنِ زِيَادٍ

یہ لوگ میری یاری و ہوا داری میں گھر چھوڑ کر پردیس آئے ہیں اولاد وطن کو تیاگ دیا بلا انکی قدم جما

رہائی میں ایا تونے عہد نہیں کیا جو مجھ سے تعرض و مخاصمت نہ کرے جب تک نوشتہ ابن زیاد تیرے نام

نہ آئے مدارات کا دم بھرے فَإِنْ كُنْتَ عَلٰى مَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَإِلَّا نَاجَزْتُكَ فَكَفَّ

فَكَفَّ الْحُرُّ عَنْهُمْ جو تو اپنی قول و قرار پر کہ ہم میں ہوا ثابت ہے تو خاموش رہوں ورنہ جنگ

جدال کا حکم اپنی رفقا کو دوں حر یہ کلام سنکر چپ رہا اور مسافران کو نہ کچھ کہا فَقَالَ لَهُمُ

الْحُسَيْنُ أَخْبِرُونِي عَنِ النَّاسِ فَقَالُوا يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ أَمَّا الْأَشْرَافُ فَقَدْ

مُلِئَتْ غَرَائِرُهُمْ وَأَمَّا سَائِرُ النَّاسِ فَقُلُوبُهُمْ وَأَسْيَافُهُمْ عَلَيْكَ سید الشہدا

نے پوچھا خبر دو خلق کو فہ کی کہنے لگے چھوڑا جو اید یا ای فرزند رسول خدا اشراف تو پیٹ بھرے

باہم ہیں اور باقی سائر ناس کی دل تمہاری محبت سے تو ہم دست و شمشیر تیرے ظلم میں فَقَالَ

هَلْ لَكُمْ بِرَسُولِي قَيْسِ بْنِ مُسْهِرٍ عِلْمٌ فَقَالُوا أَخَذَهُ الْحُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ وَبَعَثَ

بِهِ إِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَقَتَلَهُ فرمایا میری نامہ بر قیس ابن مسہر کی تمکو خبر ہے کہا ہو عرض کی حصین ابن

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں چار اہل کوفہ کا امداد پر ملنا

ابن نمیر نے اوسکو پکڑ کی پاس ابن زیاد کی بہیجا اوسنے مار ڈالا فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ تَغَرْغَرَتْ عَيْنَاهُ بِالدُّمُوعِ ثُمَّ قَرَأَ مِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا حضرت نے یہ ماجرا سنکی بہت اندوہ وحزن کا صدمہ پایا چشم گہربار سے دریای سرشک بہایا سامان غم ورقت کثرت سے بڑہا قرآن کی اس آیت کو پڑہا فَاَقْبَلَ الطِّرِمَّاحُ اِلَى الْحُسَيْنِ وَاَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ وَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اوسوقت طرماح گہبرا کی آیا مہار ناقہ امام کو پکڑ کی زبان پر لایا لَوْ اَرَ مَعَكَ اِلَّا هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ تَرَاهُمْ لَكَفَوْا وَقَدْ رَأَيْتُ قَبْلَ خُرُوجِي مِنَ الْكُوفَةِ مِنَ النَّاسِ مَا لَمْ اَرَ اَمْثَالَهُمْ قَطُّ فِي جَمْعٍ اَكْثَرَ مِنْهُمْ اگر اس گروہ اعدا سے جو موجود ہیں لڑو کی تو شاید سرانجام ہو ظفر کا دل اقبال ہو کی کو فہ اجتماع سپاہ کا میں وہ انبوہ دیکہا ہی جو کبہی نہیں ہوا قبایل عرب کی فوج فراہم ہوتی ہی کثرت اسبا خونریزی کی ہوش کہوتی ہی فَسَاَلْتُ عَنْهُمْ فَقِيلَ اِنَّهُمْ جُمِعُوا لِيُعْرَضُوا وَيُبْعَثُوا اِلَى حَرْبِ الْحُسَيْنِ میں اوس ہجوم عام اور شور لیام تعجب سے پوچہا یہ کیا عزم اورکسکا رزم درپیش کیا تو کہا سارے تیاری پیادہ وسوار کی ہوی جو مقابلہ امام حسین کو جائیں اونکو روکیں آب ودانہ بند کریں سر کاٹ لائیں فَاِنْ قَدَرْتَ اَنْ لَا تَقْدَمَ اِلَيْهِمْ فَافْعَلْ پس اگر ہو سکی تو اودہر سے حذر کرو جانب تیغ وتبر میں قدم آگی نہ دہرو بہتر ہو کہ آپ اس تو اودہر سے حذر کرو جانب تیغ وتبر میں قدم آگی نہ دہرو تو تحفی کو ذرے باہر آپ میں نقد جان اپنی نثار کو لائی ہیں قَالَ وَسَارَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْحُرُّ بْنُ يَزِيدَ الرِّيَاحِيُّ مَعَهُ حَتّٰى انْتَهَوْا اِلَى عُذَيْبِ الْهِجَانَاتِ ثُمَّ مَضَى الْحُسَيْنُ حَتّٰى انْتَهَى اِلَى قَصْرِ بَنِي مُقَاتِلٍ پس امام حسین علیہ السلام اور حربن یزید باہم چلی راہ میں ہر طرح کی صدمات اوس ہادی طریق کو پہنچی ہر گام پر دونو لشکر آپس میں گرنا چہتی سپاہ حر ہمراہیان شاہ بحر و بر کو نگران رہتی تہا آخر میں روز کی وہ خضر سرچشمہ وفا ائب عذیب پر اوترے وہاں سے آگی قدم رکہا تو سشام

بارہویں مجلس یکہ سی روانگی سید الشہدا راہ میں عبد اللہ بن حر کا ملنا

بِمُقَابِلِ قَصْرِ بَنِی مُقَاتِلٍ فَمَرَّ وَاِذَا هُمْ بِفُسْطَاطٍ مَضْرُوْبٍ وَرُمْحٍ مَرْكُوْزٍ وَفَرَسٍ مَرْبُوْطٍ

ایکطرف دیکھا خیمہ برابر کہڑا اور نیزہ در پر گڑا ہی گہوڑا زین کسا ہوا باگ ڈوری لگا

فَقَالَ الْحُسَيْنُ لِمَنْ هٰذَا الْفُسْطَاطُ قِيْلَ لِرَجُلٍ يَقْطَعُ الطَّرِيْقَ وَيُخِيْفُ السَّبِيْلَ

فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُرِّ الْجُعْفِيُّ امام حسین علیہ السلام نی پوچھا یہ خیمہ و خرگاہ کسکا ہی بولی

جو جعفی راہ چلتا عبد اللہ بن حر نام اوسکا ہی فَاَرْسَلَ فِيْ طَلَبِهٖ فَدَعَاهُ اِلَيْهِ فَجَاءَهٗ

يَرْفُلُ فِيْ مُلَاءَةٍ حَادِقَةٍ حَتّٰى وَقَفَ بَيْنَ يَدَيِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ شاہ کربلا نی

طلب کو آدمی بہیجا وہ جامہ باریک پہنی آیا سامنی حضرت کی کہڑا ہوا فَصَاحَ فَقَالَ لَهٗ يَا

وَيْلَكَ اِرْجِعْ وَالْبِسْ غَيْرَ هٰذِهِ الثِّيَابِ وَالْبِسْ ثِيَابَ الصَّالِحِيْنَ سرور اولیا

خفا ہوی بولی وای او پر تیری پہر جا اس لباس کو اوتار صلاح اور تقوی والونکی پوشاک بدن پہ

فَرَجَعَ وَلَبِسَ غَيْرَهَا وَاَقْبَلَ حَتّٰى وَقَفَ بَيْنَ يَدَيِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ

يَا هٰذَا اِنَّكَ لَتَجْلِبُ عَلٰى نَفْسِكَ ذُنُوْبًا كَثِيْرَةً فَهَلْ لَكَ مِنْ تَوْبَةٍ تَمْحِيْ بِهَا

ذُنُوْبَكَ وہ کپڑی بدلکی سرور ناس کی پاس آیا حضرتنی فرمایا ای مرد اغوای نفس میں بہت گناہ

کا مرتکب رہا آیا توبہ اور تلافی کرسکتا ہی جو راضی ہو خدا فَقَالَ وَمَا هِيَ يَا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ

اللّٰهِ قَالَ تَنْصُرُ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَتُقَاتِلُ مَعَهٗ پوچھا وہ کیا عمل خیر ہی ای پسر دختر

پیغمبر

کہا ہماری نصرت و یاری ابن بنت نبی کی ہوا داری کر حمایت میں جا کی اعدای دین سی لڑنا

اور سبط رسول کا معین بلا میں رہنا قَالَ يَا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا خَرَجْتُ مِنَ الْكُوْفَةِ

اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ تَقْدَمَ اِلَيْهَا فَاَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ يُقَاتِلُكَ مَعَ ابْنِ زِيَادٍ بولا ای زادہ

خیر الورٰی میں اسی خوف کا مبتلا کوفہ سی نکلا کہ ابن زیاد کی طرف میں شمار نہون سو سی لڑنی والا لکن ہٰذا

فَرَسِيْ سَابِقًا مِنَ الْخَيْلِ مَا طَلَبْتُ بِهَا شَيْئًا اِلَّا لَحِقْتُهٗ وَمَا هَرَبْتُ اِلَّا نَجَوْتُ

بارہوین مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ مین عبید اللہ بن حر جعفی کا ملنا

وَهٰذَا سَيْفِي الْقَاطِعُ مَا ضَرَبْتُ بِهٖ شَيْئًا اِلَّا وَفَرَيْتُهٗ فَخُذْهُمَا وَاَعْفُ عَنِّيْ
مِنْ ذٰلِكَ مگر ای مولا یہ رہوار ہی کہ ساری مراکب دنیا کا پیشرو ہی جسکی پیچھی کیا اوسی پا لیا اور
جو بہاگا تو نجات حاصل جلو ہی دوسری تلوار کہ جسپر لگائی تو وہ چیز دو نظر آئی اونکو دیتا ہون عوض میرے
اور مجکو اس ہم سے معاف کرو فَاَعْرَضَ عَنْهُ الْحُسَيْنُ وَقَالَ اِذَا بَخِلْتَ عَلَيْنَا بِنَفْسِكَ
فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ مَالِكَ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ پس امام پہری نی اوسکی طرف سی منہ پہیرا
خفا ہو کی بولی جب تونی ساتہ نہ دیا ہمارا تو مال سی تیری حاجت کیا اوسکی ہرگز نہین پروا ہی
یہ آیت پڑہی اور شانِ بی نیازی بڑہی وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا فَاِنِّيْ
سَمِعْتُ جَدِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ سَمِعَ وَاعِيَتَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُجِبْهُ
كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْخَرَيْهِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حضرت نی کہا مجہی اپنی نانا سی کوش زد ہوا
فرماتی تہی جسنی استغاثہ ہم اہلبیت کا سنا مدد کو ساتہ نہ دیا ہی اوسکا خدا روز قیامت گلا باندہی گا
دوزخ کی آتش مین اوٹا لٹکا ئیگا وَفِي الْاَمْرِ شَادٍ قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ فَاِنْ لَمْ تَنْصُرْنَا فَاتَّقِ
اللّٰهَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يُقَاتِلُنَا مجاہب ارشاد ہین وارد ہی سوال فی امر کیا اگر تو ہماری نصرت
نہین کرتا تو ہماری قاتلونکی شرکت سی بچنا ظلم آل رسول کو اپنی حق مین زہر سمجہنا وَاللّٰهِ لَا يَسْمَعُ
وَاعِيَتَنَا اَحَدٌ ثُمَّ لَا يَنْصُرُنَا اِلَّا هَلَكَ قسم خدا کی جسنی فریاد و زاری سنی ہماری اور نہ کی
طرفداری اوسکی جان ایمان سی ہلاک ہوی ساری فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَلَا يَكُوْنُ اَبَدًا اِنْ شَآءَ
اللّٰهُ عرض کی ہرگاہ تمہاری نصرت سی نہین کی تو انشاء اللہ دشمنون سی بہی موافقت نہوگی
قَالَ اَبُوْ مِخْنَفٍ فَجَعَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُرِّ الْجُعْفِيُّ يَعَضُّ كَفَّهٗ نَدَمًا عَلٰى مَا فَاتَهٗ
لِاَجْلِ نُصْرَةِ الْحُسَيْنِ وَجَعَلَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى يَدٍ وَيُنْشِدُ وَيَقُوْلُ اَبُوْ مِخْنَفٍ
ناقل ہی بعد ازان عبید اللہ ہمیشہ تاسف مین ہاتہ ملتا بعدم یاری امام حسین علیہ السلام پشیمان

بارہویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا راہ میں عمرو بن قیس کا آنا

رہتا اور کہتا شعر فیا لک حسرۃ ما دمت حیا تردد بین صدری والتراقی
حسین جاء یطلب نصر مثلی علی اہل العداوۃ والشقاق ومنہا مسندا
عن عمرو بن قیس المشرقی قال دخلت علی الحسین انا وابن عم لی وھو فی
قصر بنی مقاتل فسلمنا علیہ اور بھی اپنی سند سے روایت کی ہے جو عمرو بن قیس مشرقی
سے حکایت کرتی ہے کہ میں اور برادر عمزاد امام حسین علیہ السلام کے پاس گئے جب وہ قصر بنی مقاتل کے
مقیم تھے آداب سے سلام کیا جناب نے لطف میں جواب دیا فقال لہ ابن عمی یا ابا عبد اللہ
ھذا الذی اری خضاب او شعرک فقال خضاب والشیب الینا بنی ھاشم
یعجل راوی کا بیان ہے میرے چچا زاد بھائی نے عرض کی یا ابا عبد اللہ کیا محاسن میں خضاب لگا
یا رنگ بالوں کا ہے جواب دیا سواد و خضاب ہے اور ہم بنی ہاشم کو بڑھاپا جلدی آتا ہے ثم اقبل علینا
فقال جئتما لنصرتی اوسکے بعد ہم سے پوچھا تم ہمارے پاس نصرت اور امداد کو آئے ہو یا کوئے
حاجت اور غرض کا پیام لائے ہو فقلت انی رجل کبیر السن کثیر العیال کثیر الدین
وفی یدی بضایع للناس ولا ادری ما یکون واکرہ ان اضیع امانتی
میں بولا یہ عاصی ایک مرد ضعیف کثیر العیال و قرضدار ہے بہت امانت مردم میرے پاس میری ہیں میں نہیں جانتا
ہونا کیا کروں تلف اونکا ناگوار ہے وقال لہ ابن عمی مثل ذلک جیسے انہار کیا ویسا ہی
میرے ابن عم نے کہا قال لنا فانطلقا فلا تسمعا لی داعیۃ ولا تریا لی سوادا فرمایا
پس جاؤ دور رہو سواد لشکر دشمن زیادہ نکرو ہماری آواز فریاد کو نہ سنو حالت بیکسی و آفت نہ دیکھو
فانہ من سمع داعیتنا اورای سوادنا فلم یجبنا ولم یغثنا کان حقا
علی اللہ عز وجل ان یکبہ علی منخریہ فی النار سو اسکی کہ جو شخص ہمارا استغاثہ سنیگا اور
یا ہمارا سیاہی ہجوم اہل عناد کو نصرت و امداد کو نہ آئیگا جانب داری سے منہ پھیریگا اسپر لازم ہے

بارہوین مجلس کسی روانگی سید الشہدا راہ مین زین پر دیکھنا خواب کا

اوسکی گردن سی بند ہوائی آتش سقر مین اولٹا لٹکائی اس بیان مین تصور کی جاہی رقت مین ہیچکنا روا ہی ہای ہای کیا کیا محنت و ناچاری مین مولا گرفتار تہی جس مسلمان سی خواہش رفاقت کرتے تہی اور انکار تہی افسوس ای عزادارانِ حسین اگر اوسدن تم سب ہوتی ضرور صدق نیت سی آقا کی نام پر جان و مال کہوتی وَلَمّا کانَ فی اٰخِرِ اللَّیلِ اَمَرَ فِتیانَہٗ بِالاِستِقاءِ مِنَ المآءِ ثُمَّ اَمَرَ بِالرَّحیلِ فَارتَحَلَ مِن قَصرِ بَنی مَقاتِل جب صبیت زدہ روزگار کو رات کا پچہلا پہر ہوا بہت پانی ساتہہ لیکی چلنی کو حکم دیا حرم محترم کا قافلہ ہمراہ بدرقہ بلا سوار ہوا حر بھی مع اپنی غول کی عقب نور خدا مانند سایہ دوڑا فَقالَ عُقبَۃُ بنُ سَمعانَ فَسِرنا مَعَہٗ ساعَۃً فَخَفَقَ عَلَیہِ السَّلامُ وَ هُوَ عَلٰی ظَهرِ فَرَسِہٖ خَفقَۃً عقبہ ابن سمعان کہتا ہی اونہین جناب کے رکاب مین ہمنی بہی گہوڑے کو مہمیز کگائی ناگاہ امام بیدار دل کو پشت زین ذوالجناح پر غنودگی آگی ثُمَّ انتَبَہَ وَ هُوَ یَقُولُ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُونَ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالَمینَ فَفَعَلَ ذٰلِکَ مَرَّتَینِ اَو ثَلاثاً تہوڑی دیر مین نیند سی چونکی تو بار بار کلمات حسرت اور شکر کہتی تہی فَاَقبَلَ اِلَیہِ ابنُہٗ عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ فَقالَ فَبِمَ حَمِدتَ اللّٰہَ وَاستَرجَعتَ علی اکبر اونکی فرزند نی پیشتر قدم بڑہایا والد سی پوچہا کیا باعث تہا جو آپنی کلمہ حمد اور استرجاع ادا کیا قالَ یا بُنَیَّ اِنّی خَفَقتُ خَفقَۃً فَعَنَّ لی فارِسٌ عَلٰی فَرَسٍ وَ هُوَ یَقُولُ القَومُ یَسیرُونَ وَالمَنایا تَسیرُ اِلَیهِم فرمایا ای فرزند اس گہڑی خواب مین میری آنکہ جہپک گئی خواب مین ایک سوار کی پرچھائین سامنی دیکہی کہتا تہا یہ لوگ تیزی سے جاتی ہی موت انکی طرف چلی آتی فَعَلِمتُ اَنَّها اَنفُسُنا نُعِیَت اِلَینا مین جانا کہ ہمارا نفس خبر مرگ دیتا ہی اور یہ واقعی شیئی سچا ہونی والا ہی فَقالَ لَہٗ یا اَبَتِ لا اَراکَ اللّٰہُ سُوءً اَلَسنا عَلَی الحَقِّ قالَ بَلٰی وَالَّذی اِلَیہِ مَرجِعُ العِبادِ اوس امام زادہ والا مقام نی یہ کلام سنا تو ای پدر خدا تمکو

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین ناصحہ ابن زیاد کے نام لا نا سوار کا

برادر نی دیکہا کیا ہم حق پر ہین یا نہین حضرت نی فرمایا ای فرزند حق ہماری طرف ہی اور

اعدا کو باطل مین شغف ہی قَالَ فَاِنَّنَا اِذًا لَا نُبَالِیْ اَنْ نَمُوْتَ مُحِقِّیْنَ علی اکبر نی کہا

پس ہمین کچہہ نہین پروا جو حق کی ساتہہ مرنا ہوگا ہمارا فَقَالَ لَهُ الْحُسَیْنُ جَزَاكَ اللّٰهُ

مِنْ وَلَدٍ خَیْرَ مَا جَزٰی وَلَدًا عَنْ وَالِدِہٖ سید الشہدا نی ارشاد کیا اللہ تجکو جزای خیر کو

باپکی دعا او نیک بختی سی رحمت بہیجی فَلَمَّا اَصْبَحَ نَزَلَ وَصَلّٰی بِہِمُ الْغَدَاۃَ جب فجر

طالع ہوئی امام نی اونکی ہمراہ دوست او دشمن نماز پڑہی ثُمَّ عَجَّلَ الرُّکُوْبَ وَاَخَذَ

یَتَیَاسَرُ بِاَصْحَابِہٖ یُرِیْدُ اَنْ یُفَرِّقَہُمْ فَیَاْتِیْہِ الْحُرُّ بْنُ یَزِیْدَ فَیَرُدُّہٗ وَ اَصْحَابَہٗ

فَجَعَلَ اِذَا رَدَّہُمْ نَحْوَ الْکُوْفَۃِ رَدًّا شَدِیْدًا امْتَنَعُوْا عَلَیْہِ فَارْتَفَعُوْا بس جلدی

امام ابرار سوار ہوئی راہ سی بائین طرف کو آگی بڑہی چاہتی تہی کہ اپنی اصحاب کو متفرق کرین

اور اوس محاصرۂ اعدا سی نکلین حر دوڑکی آتا جو حضرت اور صحابہ ہمراہی کو دیکہہ جاتا لشکر

کو جانب کوفہ لیجانا چاہتا تہا لاکن یہ لوگ مزاحمت شدید کرتی تہی غل اور شور کی ہنگامی بہم

ہوتی تہی فَلَمْ یَزَالُوْا یَتَیَاسَرُوْنَ کَذٰلِكَ ایسی ہی کرا مین تہوڑی دور چلتی داہنی بائین جاتی

اسیمین جہگڑا کرتی حَتّٰی انْتَہَوْا اِلٰی نِیْنَوٰی بِالْمَکَانِ الَّذِیْ نَزَلَ بِہِ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ

السَّلَامُ یہان تک کہ ارض نینوا مین داخل ہوئی امام حسین علیہ السلام اوس مقام پر اوترے

فَاِذَا رَاکِبٌ عَلٰی نَجِیْبٍ لَہٗ عَلَیْہِ السِّلَاحُ مُتَنَکِّبًا قَوْسًا مُقْبِلًا مِنَ الْکُوْفَۃِ

فَوَقَفُوْا جَمِیْعًا یَنْتَظِرُوْنَہٗ ناگاہ ایک سوار کوفہ سی آتا گہوڑی پہ دیکہائی دیا دونو لشکر

اوسکی انتظار مین توقف کیا فَلَمَّا انْتَہٰی اِلَیْہِمْ سَلَّمَ عَلَی الْحُرِّ وَاَصْحَابِہٖ وَلَمْ یُسَلِّمْ

عَلَی الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ جسگاہ وہ روسیاہ قریب آیا تو حر اور اوسکی سپاہ کو سلام کیا امام حسین

علیہ السلام و اونکی اصحاب پر التفات نہ کیا کو یا کفر مجسم تہا کہ اسلام سی بیزار تہا وَدَفَعَ اِلَی الْحُرِّ

بارہویں مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ میں منع ابن زیاد حر کے پاس آنا شب میں ٹھہرانا

کتابًا من عبید الله بن زیاد فاذا فیه اما بعد فجعجع بالحسین حین یبلغک
کتابی هذا و یقدم علیک رسولی حر کو نامہ ابن زیاد کا حوالہ کیا اوسنی کھولا پڑھا تو لکھا تھا
جس جا میرا ایلچی تجھی ملیگا حسین کو تنگ پکڑنا مہلت آرام ندینا ولا تنزله الا بالعراء
فی غیر حصن و علی غیر ماء وہاں اوتارنا جہاں دشت و صحرا کا دامن ریت بھرا ہو
سبزی اور پانی کا نام بھی کچھ نہ پیدا ہو وقد امرت رسولی ان یلزمک ولا یفارقک
حتی یأتینی بانفاذک امری والسلام میں اپنے قاصد کو سمجھایا ہی کہ تیری ساتھ رہی
تعمیل حکم پر تجھے سرگرم دیکھی تو اوسکی خبر کری فلما قرء الکتاب قال لهم الحر هذا کتاب
الامیر یأمرنی ان اجعجع بکم فی المکان الذی یأتینی کتابه حر نے یہ خط
سب پڑھا تو حر نے رفقای سید الشہدا سی پکار کے کہا امیر عبید الله کا حکم میرے نام آیا ہی کہ
وادی بی آب و گیاہ میں ٹھہرانی کو لکھا ہی وهذا رسوله وقد امره ان لا یفارقنی
حتی انفذ امره فیکم یہ اوسکا فرستادہ میری ساتھ رہیگا یا دیکھی کرینی تمہاری بابت
اوسکی حکم کو پورا کیا واخذهم الحر بالنزول فی ذلک المکان علی غیر ماء ولا فی
قریة حر نے فریاد کی یا حسین اور ہمراہیان شاہ مشرقین یہاں اترو اور اس جا سی آبادی
دور اور آبادی میں منزل کرو فقال له الحسین دعنا ننزل فی هذه القریة
او هذه یعنی نینوی والغاضریة او هذه یعنی شفیة ہر چند امام مظلوم نے
فرمایا ای حر کیا کرتا ہی وای او پر تیری کیوں اسقدر ہمیں تنگ کرتا ہی فراغت سے کنارے جا
تا ہم او دہر چلیں اور اس قریہ میں یعنی نینوا یا غاضریہ خواہ شفیہ میں رہیں قال لا والله
ما استطیع ذلک هذا رجل قد بعث الی عینا علی حر نے جواب دیا خلاف حکم
ابن زیاد ہرگز نہیں ہوسکتا ہی اسواسطے کہ یہ امیر کا ہمراہ ہنگ میرا ناظر حال کہڑا ہی فقال له

٣٧١

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا دشتِ نینوا مین اوتارنا حسین کا صحابہ سی اتمام حجت مولا

زُهَيْرُ بْنُ الْقَيْنِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَرٰى اَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ الَّذِيْ تَرَوْنَ اِلَّا اَشَدَّ
مِمَّا تَرَوْنَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ زہیر ابن قین بولی یابن رسول اللہ مینی جو یہ ابتدا دیکھی معلوم ہوا
کہ اسکی سختی میں بہت زیادہ ہوگی اِنَّ قِتَالَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ السَّاعَةَ اَهْوَنُ عَلَيْنَا مِنْ
قِتَالِ مَنْ يَاْتِيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَلَعَمْرِيْ لَيَاْتِيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مَا لَا قِبَلَ لَنَا
اگر اجازت دو تو ہمین آسان ہی انسی لڑنا بنسبت اوس لشکر فراوان کی جو بعد اِس آئیگا
فَقَالَ الْحُسَيْنُ مَا كُنْتُ لِاَبْدَاَهُمْ بِالْقِتَالِ اوس معدنِ رحم اور مروت نی فرمایا
یہ میری راست کہا لیکن مین ابتدا قتال کی انسی ہرگز نہ کرونگا فَقَامَ الْحُسَيْنُ خَطِيْبًا
فِيْ اَصْحَابِهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُ قَدْ نَزَلَ مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ تَرَوْنَ
پس جناب نی اپنی اصحاب کو جمع کیا خطبہ پڑہکی فرمایا نوبت ہماری یہانتک پہنچی جو تمنی دیکھا
فَاِنِّيْ لَا اَرَى الْمَوْتَ اِلَّا سَعَادَةً وَالْحَيَاةَ مَعَ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا بَرَمًا مین راہِ خدا
شہادت کو سعادت جانتا ہوں اور ظالمونکی ساتھہ زندگانی کو موجب محنت پاتا ہوں فَقَامَ
زُهَيْرُ بْنُ قَيْنٍ فَقَالَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا لَنَا بَاقِيَةً وَكُنَّا فِيْهَا مُخَلَّدِيْنَ لَاٰثَرْنَا
النُّهُوْضَ مَعَكَ عَلَى الْاِقَامَةِ فِيْهَا پس زہیر ابن قین نی عرض کی اگر دنیا ہمیشہ رہتی
اور ہماری زندگانی اوسمین وفا کرتی ہر آئینہ آپکی ساتھہ مرنیکو سعادت سمجہتی اور تمپر جان دینی کو
بہ اگر دان رہتی وَوَثَبَ هِلَالُ بْنُ نَافِعٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا كَرِهْنَا لِقَاءَ رَبِّنَا وَاَنَا
عَلٰى نِيَّاتِنَا وَبَصَائِرِنَا نُوَالِيْ مَنْ وَالَاكَ وَنُعَادِيْ مَنْ عَادَاكَ پہر ہلال ابن
نافع بولی اہین ناگوار نہین رحمت خدا کا وصال ہم دوست ہین تمہاری محبونکی اور دشمن ہین
تمہاری دشمنونکی وَقَامَ بُرَيْرُ بْنُ خُضَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ فَقَالَ وَاللّٰهِ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَقَدْ
مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا بِكَ اَنْ نُقَاتِلَ بَيْنَ يَدَيْكَ فَتُقَطَّعَ فِيْكَ اَعْضَاؤُنَا اور بریر ابن خضیر نی

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا و ورود زمین کربلا

کہڑی ہوگی کہا خدا نی احسان کیا ہمپر تمہاری رفاقت کا آرزو ہی کہ انکی روبرو جہاد کرون پہر اپنی
ٹکڑی ہوجای تمپر فدا ہون قال ثم ان الحسین رکب وسار کلما اراد المسیر یمنعونه
تارة و یسایرونه اخری راوی کہتا ہی اوسوقت امام حسین علیه السلام فی المحرم ورفقا
محترم سوار ہوئی اور آپ بہی تلاش منزل مقصود مین خانہ زین سی برآمد ہوی جب ارادہ فرماتی
قدم بڑہانی ہمراہیان حر مانع ہونیکو سامنی آتی تہوڑی دور سینہ زوری چلتی کبہی ہمرکی سمت
رکی رہتی حتی بلغ کربلا تاکہ دشت کربلا مین باہزار بحث وتکرار انکی گذر ہوئی وہ سرزمین
بی آب صحرای پر خطر تہی وفی المناقب فقال له زهیر فسر بنا حتی ننزل بکربلا
فانها علی شاطی الفرات فنکون هنالک وان قاتلونا قاتلناهم واستعنا
الله علیهم زہیر بن قین نی امام سی عرض کی ہمین لیچلو تا کربلا مین اوترین کہ وہ کنارہ شط
فرات ہی اگر وہان جنگ ہو تو لڑین اللہ سی مدد او نیز ظفر کی مانگین کہ پانی پینی کا سہارا دیگا
قال فدمعت عینا الحسین علیه السلام راوی کہتا ہی زہیر ابن قین کی یہ عرض سنکر
امام حسین علیه السلام نی رو دیا ثم قال اللهم انی اعوذ بک من الکرب
والبلاء پہر درگاہ الہی مین باچشم اشکبار دعا کی خداوندا کرب اور بلا سی مین پناہ مانگتا ہون
تیری ونزل الحسین فی موضعه ذلک وذلک الیوم یوم الخمیس وهو یوم
الثانی من المحرم سنة احدی وستین پس وہ مسافر منزل جنت نی وہین نزول
اجلال کیا وہ روز پنجشنبہ دوسری شہر محرم سال شصت و یکم ہجری تہا ونزل الحر حذاءه فی
الف فارس حر بہی ہزار سوارسی اوترا مقابل امام اپنا خیمہ برپا کیا قال فجمع الحسین
ولده واخوته واهل بیته ثم نظر الیهم فبکی ساعة ہرگاہ جا بجا لوگ اپنی ٹہکانی
مبتلای تشویش ہوی سراپچہ او خیام برپا ہوی خواتین محترم بیٹہین شاہ شہدا نی سب

بارھوین مجلس کہ سی روانگی سید الشہدا اور ورود زمین کربلا

اور عزیزوں اور بہائی اور فرزند بلاکی ایجا کہینی نظرِ حسرت سے دیر تک اونکی صورت دیکہہ کی روتی ہے
عباس بہادر کی شانہ کٹنی اور خاک و خون مین گرنی کا تصور تہا قاسم فرزند حسن علیہ السلام کے
لاش صد پاش کا پامال ہونا خیال مین گذرا علی اکبر کی سینے مین سنان فرق پر ضرب عمود کا صدمہ یاد آیا
علی اصغر کا گلوی خشک تیر سی ہدف ہونی و بیان کیا وہ مقتل مین جوانان بنی فاطمہ کی لاشون کا
اوپر تلی اٹہ دہام وہ اہلحرم نالان کا اپنی شہادت مین غارت ہونی پر کہرام ثُمَّ قَالَ اَهٰذِهٖ
کربلا فقالوا نعم یا ابن رسول اللہ پہر پوچہا یہ ارضِ کربلا ہی جسمین ہمارا انتظام اتفاق
پڑا ہی عرض کی ہان یا ابن رسول اللہ یہ وہی محل ہی جہان زراعت اور آبادی کا نام نشان تک
نہین فقال ہٰذا موضع کربٍ وبلاءٍ ھاھنا مناخ رکابنا فرمایا یہ جگہ کرب
او ربلا کی ہی اور غلبہ محنت و رنج و عنا کی ہی اسی زمین پر ہماری اونٹ بیٹہینگی ہماری جانکی
انواع مصیبت و خواری کی لشکر ہجوم لائینگی ومحط رحالنا ومقتل رجالنا ومسفک
دمائنا ساداتِ آلِ پیغمبر کی اوترنی کا مقام ہی عزیزونکی سر کٹنی نیزون پر پہرنی کا سرانجام ہے
جوان و پیر کی بدن پر تلوار و تیر و نیزہ پہنچینگی دہانِ زخم سی لہو کی پرنالی بہینگی پانی کی بندش پیاس کے
طغیانی ہوتی ہی ہم سبکو جفای اعدا سی یہان جان کہونی ہی اس خاک پر لاشین بیدفن پڑی رہینگی
مان بہنین چہوٹی بڑی کنبا ماتم کرینگی خاندانِ رسول کی بیحرمتی کا سامنا ہی دخترانِ بتول کو دست
اعدی مین اسیر جانا ہی خیمون مین غارت و تاراجی اسباب کا سامان ہوگا قیامت تک یہی خرابہ
اولادِ ابو تراب کا مکان ہوگا وا ویلا جب خبر محنت اثر شہزادیِ عصمت سرا مین گذری کہ یہ وہ زمین
کربلا ہی جہان عترتِ خیر الوری کی سواری اوتری ہی پیشتر سب نی زبانی رسولخدا و علی مرتضیٰ و حسن مجتبیٰ
علیہم السلام کی سنا تہا کہ حسین بیکس و مظلوم دشت کربلا مین پیاسا شہید ہوگا یہ نام حسرت انجام کی
سماعت سی جملہ عورات کا ہوش جاتا رہا تمام اہلبیت کو اپنی اپنی عزیزونکی موت کا سامان نظر آنی لگا

قافلہ سالار بانوانِ حرم زینب پر غم والم کو تشویش نی گھیرا ۔ ساری کنبہ کی جان کا اوسنی کھیا پہ وسواس بڑہا نظم مولفہ ہجوم غمسی نہین ہی کسیکی دلکو قرار ۔ سپہر شاکِ چشم سی کرتا ہی شورِ لہو بہار ۔ فلق مین سینہ و سرپیٹتی ہین اہل جہان ۔ وفورِ ماتم شہ سی ہوا ہی حال فگار ۔ جگر کی ٹکڑی ہوا چاک سینہ ہی ۔ فلک پہ نالہ و فریاد نی کیا ہی گذار ۔ کہلی ہین شام کی گیسو پٹا ہی دامنِ صبح ۔ یہ انقلاب سی برہم ہی آسمان کا مدار ۔ بغور دیکھو جو ناظم یہ محرم مین ۔ لرز رہا ہی مصیبت سی مصطفےٰ کا مزار ۔

مجلس نہم مین فضائل کربلا و زیارت شہدا عمر سعد کا باشکر آنا شمر کا نامہ ابن زیاد لانا

رباعی زوار دلکی دل کا مدعا ملتا ہی ۔ روضہ سی حسین کی خدا ملتا ہی ۔ کہلتا ہی جو قفل باب درگاہ حسین ۔ جبریل ہی خادمون مین آملتا ہی ۔ رباعی اب خواب سی چونک وقت بیداری ہی ۔ لی زادِ سفر کوچ کی طیاری ہی ۔ مرمرکی پہنچتی ہین مسافر وہان تک ۔ یہ قبر کی منزل بہت بہاری ہی ۔ رباعی لبریز غم شہ سی ہر ایک سینہ ہی ۔ ہر چشم پر آب بشکل آئینہ ہی ۔ ذاکر کا بیان کیون نہ پایا ہو بلند ۔ منبر ہی کہ بام عرش کا زینہ ہی ۔ رباعی پیری مین بدن کا حال ہوجاتا ہی ۔ ہر موی بدن وبال ہوجاتا ہی ۔ دنیا مین کمال کو ہی آخر مین زوال ۔ جب بدر ہوا ہلال ہوجاتا ہی ۔

تمہید بکا فضایلِ ارضِ کربلا و احادیث زیارت و مجاورت قبرِ سید الشہدا

زہی شرافتِ زمین جو اوسکی دشت و صحرا کا غبار غازہ رخسارِ ہفت آسمان ہی اور گرد دامان بیابان کحل الجواہر دیدہ حور و غلمان بلکہ غالیہ بخان ہی خاکِ وادی کربلا کا ہر ذرہ نظرِ عنایت خورشیدِ رسالت کی غیرتِ اختر و انجم درخشان ہی اور اوسمین روضہ سید الشہدا کا قطعہ فرید کرامت رب العزت کی چراغ شبستان کون و مکان ہی ازل سی اوسکی معمورہ فیضی مین ایوان بزم انبیا و اولیا

۳۶۵

تیرہویں مجلس فضائل کربلا اور ثواب زیارت و اقامت جوار سید الشہدا

بناہی اہل صدق و صفا معتقدین اور ابداً جائے خاص آل عبا میں محل نزول انوار خداہی ارباب
یقین کہتے ہیں وہ گنبد طلائی جسکا شمسہ پنجہ ید بیضا دکہاتا ہی اگر شکوہ عرش آکہوں تو بجا ہی اور آستانہ
ابواب بینائی پہ فرشتوں کا پرا جمار ہتا ہی ہرگاہ درِ خلد کا سجدہ گاہ لکہوں تو روا ہی ضریح تو ضریح حظیرہ
قدس کی شبیہ ہی اور صندوق میں گنجینہ عظمت و جبروت کبریا بہرا ہی اروق میں عرشی کروبین نشین
پردہ دار ہیں کفش کن میں ملائکہ مقربین پاسبان نزول ہیں خادمہ سعادت بنیاد واعلی فوج عذاب کے
حکم حصار عافیت مکرمت ہی اور شہر پنوال ایسا ہی محبان ابو تراب کی لیئی تختہ گلزار مغفرت ہی محلات کے
واقع مسکن عنا داری ارواح عنبر سرشت ہی کوچہ و بازار کی وضع صفا بخش خیابان بہشت ہی
نخلستان کی روش دلکشائی حدائق رضوان کو ملی ہی سبزہ زاران کی طرز سر سبزی نہال طوبی کہتی ہی
نہریں کوثر و تسنیم کی جدول آب وہ پانی ہوائی نسیم الہی کی ترویج خوشبو دکہاتی مرغان داؤد الحان ان
سدرۃ المنتہی کی ہم آشیان ہیں اور وحشیان خضر گذران غزالان بادیہ ملاء اعلی کی پروردہ دامان ہیں بجا
انکی دائم بسایہ فضل و کرم ذو الجلال ہیں اور مسافرین بنیاد آخرت میں عزو نشین جاہ اقبال ہیں انکا
ارض اقدس کی بسبقت خلقت میں کعبہ پہ دعوائے فضیلت درجات ہی اور عزت و حرمت میں بیت الحرام سے
بجائے فخر و مباہات ہی مروی عن ابی جعفر الباقر علیہ السلام انہ قال خلق اللہ تعالی
کربلا قبل ان یخلق الکعبۃ باربعۃ و عشرین الف عام ثم قدسہا و بارک
علیہا منتخب فخری میں حضرت ابی جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی جو کہا کہ حق تعالی
زمین کربلا کی چوبیس ہزار برس ایجاد کعبہ سے پہلی خلقت کی ہی پھر اسکو مقدس اور مبارک و افضل
کیا انواع بزرگی و جلالت قدسی سے پہنچایا فما زالت ارض کربلا مقدسۃ مبارکۃ
طاہرۃ قبل ان یخلق اللہ الخلق وقبل ان یکون اللہ الکون ہمیشہ وہ پاکیزہ و طاہر
و بزرگیدہ و مقدس ہی پیدا ہی سے ایسی شی کی بنیاد ہوئی تہی و لم یزل کذالک حتی جعل اللہ

نیز موبین مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا بہجوم لشکر تا روز عاشورا فضائل زمین غاضریہ لکھیں

کربلا افضل ارض فی الجنۃ اور آئندہ بھی قیامت تک اللہ تعالی کربلا کو ایسا ہی رکھیگا
تاکہ محشر میں اوسکو جنت الماوا میں داخل کریگا وافضل منزل ومسکن لیسکن اللہ فیہا
اولیائہ فی الجنۃ وھی اعلی وازھی مساکن الجنۃ اوسمیں انبیا و اولیا و اصفیا و برگزیدہ خاص بندوں کو
جادیگا اور اوس قطعہ پاک سرشت کو بہترین بقعہ بہشت بنائیگا وانہا اذا زلزل اللہ الارض و
سیرت کما ھی تربتہا نورانیۃ صافیۃ ہرگاہ جناب رب العزت زمین دنیا کو واسطے قیام
یوم نشور وجزا وسزا کی زلزلہ میں لائیگا تب یہ خاک پاک و تربت نورانی و صافیہ جیسی ہے اوٹھائی جائیگی
فجعلت اول روضۃ من ریاض الجنۃ وافضل مسکن فی الجنۃ لا یسکنہا الا
النبیون والمرسلون واولوا العزم من الرسل پس وہ خطہ مزکی ومطہر کو بہترین مکان
فردوس مقرر فرمائیگا اور اوسمیں نہیں رہنے دیگا مگر انبیا و مرسلین اور پیغمبران اولو العزم کو مقام دیگا
وانہا لتزھر بین ریاض الجنۃ کما یزھر الکوکب الدری لاھل الارض یغشی
نورھا ابصار اھل الجنۃ جمیعا وہ ارض مقدس درمیان خلد برین ایسی چمکے گی جیسے وہ
دیکھے کہ ویسی چمکتا دنیا میں کوکب زہرہ اور مشتری کی نیکی ہوگی اوس شعاع نور سے مردم دار النعیم کی
ابصار کو تاب نظارہ نہ ہوگی وھی تنادی انا الارض المقدسۃ الطیبۃ المبارکۃ التی
تضمنت جسد سید الشہداء وسید شباب اھل الجنۃ ابی عبد اللہ الحسین
علیہ السلام وہ تربت ذی رفعت اعلانیہ پکاریگی زمین مقدس وطیب ومبارک ہوں کہ اپنی
جسد مطہر سید الشہدا میں لیا ہوا ہے وہ مولا کہ سردار جوانان فردوس علاوہ نور الثقلین امام الکونین سبط
مصطفی ہے نام گرام اوسکا ابی عبد اللہ الحسین علیہ التحیۃ والثناء مروی انہ قال ابو جعفر
علیہ السلام الغاضریۃ ھی البقعۃ التی کلم اللہ فیہا موسی بن عمران وناجی
نوحا فیہا بحار الانوار میں یہ حدیث حضرت باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ زمین غاضریہ یعنی کربلا کو جہاں

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا فضائل میں غاضریہ و نینوا

ارض و سما نی وہ برکت دی ہی جو اوسمیں خطاب الہی موسی بن عمران سی ہوا × نوح نجی اللہ نی یہاں
پروردگار سی راز و نیاز کیا وَهِيَ أَكْرَمُ أَرْضِ اللهِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا اسْتَوْدَعَ اللهُ فِيهَا أَوْلِيَاءَهُ
وَأَنْبِيَاءَهُ یہ ہستی کہ وہ گرامی ترین بقعات جہان آفرین ہی اور اخبار صحیحہ سی محل ابتلای بلا ہای
اصفیا و مرسلین ہی اگر ایسا نہوتا تو خدا تعالی اوسمیں اپنی اولیا کو جا نہ دیتا اور فرزندان پیغمبروں کی جسد
مطہر کو اوسمیں نہ سونپتا فَزُورُوا قُبُورَنَا بِالْغَاضِرِيَّةِ معصوم ناطق صادق آل محمد نی فرمایا
پس لازم ہی آنا کو وہاں جاکی ہماری قبروں کی زیارت کرنا فَيَا لَكِ مِنْ تُرْبَةٍ زَاحَمَتْ فِي
الرُّتْبَةِ رَوْضَ الْجِنَانِ وَبَلَغَتِ الْغَايَةَ فِي الْفَضِيلَةِ وَالشَّانِ واہ واہ کیا اچھی
تربت ہی رتبہ بزرگی می کربلا نی جسنی شہرت و فضل پایا ہی کہ میں یادہ ریاض خلد سی مزاحمت کی
فَقَدْ جَعَلَهَا اللهُ سُبْحَانَهُ حَرَمًا آمِنًا لِلْأَنَامِ وَفِي تُرْبَتِهَا شِفَاءُ الْأَبْدَانِ
مِنَ الْأَمْرَاضِ وَالْأَسْقَامِ تحقیق کہ حق تعالی نی کربلا کو واسطی عباد کی حرم امن و امان گردانا
اور اوسکی خاک میں شفاء امراض اور علاج ہر بیماری مقدر کیا كُلُّ ذٰلِكَ تَعْظِيمًا لِمَنْ أَعَدَّهَا لَهُ يَوْمَ
دَحَاهَا وَعِوَضًا عَمَّا أُصِيبَ بِهِ مِنْ مَوَدَّةِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَشْقِيَائِهَا یہ سب کرامت
فقط بتعظیم اور جلالت سی ملی ہی جو روز ایجاد جب کہ زمین کی بنیاد پڑی عطا ہوئی ہی عوض میں مصیبت
کی جو اشقیای امت سی وہ ساکن تربت نی پائی اور پی در پی محنت راہ خدا میں صبر و رضا سی اوٹھائی
رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ يَا جَابِرُ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ
قَالَ قُلْتُ يَوْمٌ أَوْ بَعْضُ يَوْمٍ آخر کتاب بحار میں جابر جعفی سی اور اونی ابی عبد اللہ کی زبانی
روایت کی ہی کہ ایکروز صادق آل محمد نی مجھ سی یہ بات پوچھی ہی ای جابر تمہاری وطن سی روضہ امام حسین
علیہ السلام کا فاصلہ کتنا ہی عرض کی بقدر ایک منزل بلکہ اور بھی کچھ بعید تھوڑا ہی قَالَ فَتَأْتُونَهُ
قَالَ قُلْتُ نَعَمْ راوی کہتا ہی امام نی دریافت کیا آیا کبھی زیارت کرتا ہی میں بولا شرف یاب ہوا ہوں

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا فضائل زوّاران مولا

الیٰ یَوْمِ وَفَاتِہٖ آسمان سے آواز آیگی اون فرشتونکو میری بندے کی دروازے پر ہمیشہ مقیم رہو

تسبیح و تقدیس و تہلیل کرو عبادت کا ثواب روز وفات تک اس عبدِ صالح کی نامۂ عمل میں لکھو

فَاِذَا تُوُفِّیَ ذٰلِکَ الْعَبْدُ شَہِدُوْا غُسْلَہٗ وَکَفَنَہٗ وَصَلَّوْا عَلَیْہِ پس ہرگاہ وہ روز

وفات پاتا ہے تو ملائکہ مجاورین کا غول تجہیز و تکفین میں شریک ہوتا ہے اوسپر نماز پڑھکے دعا

مغفرت کرتے ہیں دفن ہونے تک مددگاری میں حاضر رہتے ہیں ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا وَکَّلْتَنَا

بِبَابِ عَبْدِکَ وَھُوَ تُوُفِّیَ فَاَیْنَ نَذْھَبُ بارگاہ الٰہی میں وہ ملائکہ کہتے ہیں جب اوسنے

تونے ہمیں دروازے پر اپنی بندہ کی تعینات کیا تھا وہ مرگیا اب ہم کہاں جائیں فَیَاْتِیْھِمُ النِّدَاءُ

یَا مَلٰئِکَتِیْ قِفُوْا بِقَبْرِ عَبْدِیْ فَسَبِّحُوْنِیْ وَقَدِّسُوْنِیْ وَھَلِّلُوْنِیْ وَاکْتُبُوْا ذٰلِکَ

فِیْ حَسَنَاتِہٖ اِلٰی یَوْمٍ یَاْتِیْنِیْ فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ آسمان سے اونکو جواب ملیگا فرشتوں

مقرب کو حکم ہوگا میری زوّارِ حسین کی دروازے پر مقیم ہو ذکر عبادت میں صرف اوقات کرو

جریدۂ عمل میں اسکی وہ ثواب لکھو تاکہ روز قیامت میرے پاس پھرکے آوے فَیَا طُوْبیٰ لِمَنْ

اَحَبَّھُمْ وَوَالَاھُمْ وَیَا خُسْرَانَ مَنْ اَبْغَضَھُمْ وَعَادَاھُمْ زہے سعادت اور خوشا نصیب

جو اونکی محبت اور دوستدار ہیں اور وائے بدبخت کہ خاندان رسول کی دشمن اور عدو ہیں

وَفِیْ خَبَرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَیْہِ وَھُوَ جَالِسٌ

مَعَ اَصْحَابِہٖ یَوْمَ عَاشُوْرَا جابر ابن عبد اللہ انصاری نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کیا

کہ میں خدمت حضرت میں جو روز عاشورہ گیا تو دیکھا کہ جناب اصحاب کی جلسے میں تشریف رکھتے ہیں

اور کمال غم واندوہ سے بھرے ہیں فَاَشَارَ اِلٰی بَعْضِھِمْ وَقَالَ ھٰؤُلَاءِ زُوَّارُ اللّٰہِ فِیْ

عَرْشِہٖ وَحَقٌّ عَلَی الْمَزُوْرِ اَنْ یُکْرِمَ الزَّائِرَ آگاہ ہو اس امر کی کہا جماعت حاضرین کی طرف

اشارہ فرماکے یہ لوگ زیارت کرنیوالی ہیں عرش علا پر خدا کی لائق ہے واجب ہے زیارت

۳۸۱

من ذلک ما رواہ الشیخ ابو جعفر بن بابویہ رحمہ اللہ قال حدثنا ابی و محمد بن موسیٰ بن المتوکل و محمد بن علی ماجیلویہ و احمد بن علی بن ابراہیم و الحسین بن ابراہیم بن ناتانہ و احمد بن زیاد الہمدانی قالوا حدثنا علی بن ابراہیم بن ہاشم عن ابیہ ابراہیم بن ہاشم عن محمد بن سعد بن عبد اللہ و عبد اللہ بن جعفر الحمیری جمیعاً عن ابی الحسین صالح بن ابی حماد و الحسن بن ظریف جمیعاً عن ...

تیرھویں مجلس کربلا میں داخلہ سید الشہدا فضائل زمین و زائرِ نینوا

ثواب بکیا واعتق الف رقبة وکمن وقف فی سبیل الله الف مرة مع نبی مرسل ہزار بندی آزاد کرنیکی حسنات سی زیادہ شاد ہو جاوے گا اور مثل اوسکی جو ہزار دفعہ ہمراہ نبی مرسل جہاد میں گیا ہو اجر پائیگا فاذا انت اقمت من عند قبر الحسین نادی منادٍ ولو سمعت مقالته لافنیت عمرک عند قبر الحسین علیه السلام جب تو زیارت قبر حسین علیہ السلام سی فارغ ہوکی اوٹہیگا ایک منادی پکارکی کہیگا اگر تو اوسکا بیان سنی تو پھر اپنی عمر جوار تربت سید الشہدا میں تمام کردی وهو یقول طوبی لک ایها العبد لقد غنمت وسلمت قد غفر الله لک ما سلف فاستانف العمل وہ کہی گا جنت و رضوان تیری واسطی ہی ای بندہ سعادت کردار خدا پرستی کہ آمرزش و مغفرت کی غنیمت پائی اور تو رستگار ہوا اسلی سب گناہ سابق تیری معاف ہوئی لازم ہی کہ اعمال نیک پھر سے بجا لائی قال فان مات من عامه او من لیلته او من یومه لم یقبض روحه الا الله تعالی راوی کہتا ہی امام نی فرمایا ہر گاہ وہ زوار اوس سال خواہ رات یا دن میں قضا کری تو پروردگار اوسکی قبض روح میں بدست رحمت سی آپ متوجہ ہوگا قال وتقوم معه الملائکة یسبحون ویصلون علیه حتی یوافی منزله تیسرا فائدہ یہ ہی کہ ملائکہ اوسکی ہمراہ تسبیح و تقدیس و تہلیل کرتی ہوئی ہمراہ چلیں گی یہاں تک کہ وہ زوار اپنی مکان میں پہنچے ملائکہ پھر ہجوم لاتی ہیں فتقول الملائکة ربنا عبدک وافی قبر ولیک وقد وافی منزله فاین نذهب ساری ملائکہ درگاہ الٰہی میں عرض کریں گی خداوندا تیرا بندہ زیارت قبر ولی کی تیری مشرف ہوا پھر کی صحت اور سلامت سی اپنی گھر آیا اب ہم ساتھ اسکی کہاں جائیں فیاتیهم النداء من قبل السماء یا ملائکتی قفوا بباب عبدی فسبحوا وقدسوا وهللوا واکتبوا ذلک فی حسنات

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا فضائل زوّاران مولا

الی یوم وفاتہ آسمان سے آواز آئیگی اون فرشتونکو میری بندہ کی دروازی پر ہمیشہ مقیم رہو تسبیح و تقدیس و تہلیل کرو عبادت کا ثواب روز وفات تک اس عبد صالح کی نامۂ عمل میں لکھو فاذا توفی ذلک العبد شہدوا غسلہ وکفنہ وصلوا علیہ پس ہر گاہ وہ روز وفات پاتا ہے تو ملائکہ مجاورین کا غول تجہیز و تکفین میں شریک ہوتا ہے اوسپر نماز پڑھکی دعا مغفرت کرتی ہیں جب دفن ہوتی تک مددگاری میں حاضر رہتی ہیں ثم یقولون ربنا وکلتنا بباب عبدک وھو توفی فاین نذھب بارگاہ الٰہی میں وہ ملائکہ کہتی ہیں جب تو نی ہمیں دروازی پر اپنی بندہ کی تعینات کیا تھا وہ مر گیا اب ہم کہاں جائیں فیاتیھم النداء یا ملائکتی قفوا بباب عبدی فسبحونی وقدسونی وھللونی واکتبوا ذلک فی حسناتہ الی یوم یاتینی فی یوم القیامۃ آسمان سے اونکو جواب ملیگا فرشتو میری حضرت کو حکم ہوگا میری زوّار حسین کی دروازی پر مقیم رہو کر عبادت میں صرف اوقات کرو جریدۂ عمل میں اوسکی وہ ثواب لکھو تاکہ روز قیامت میری پاس پھر کی آوے فیا طوبی لمن اجہم والامر وبالخسران من ابغضہم وعادا ہم بس یہی سعادت اور نصیب اونکی محب اور دوستداروں کا اور وای بدبخت کہ خاندان رسول کی دشمن اور عداوت کرونکا

وفی خبر عن جابر عن الصادق علیہ السلام قال دخلت علیہ وھو جالس مع اصحابہ یوم عاشورا جابر ابن عبد اللہ انصاری حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ میں خدمت حضرت میں جو روز عاشورا گیا تو دیکھا کہ اصحاب کی جلسے میں تشریف رکھتی ہیں اور کمال غم و اندوہ سے بھری ہیں فاشار الی بعضہم وقال ھؤلاء زوار اللہ فی عرشہ وحق علی المزور ان یکرم الزائر ناگاہ اوس امام نے بعض حاضرین کو اشارہ فرماکر یہ لوگ زیارت کرنیوالی ہیں عرش علا پر خدا تعالی کی لازم و واجب ہے جو زیارت

في يدي امي فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وعليها وما اخبرتك به امي ان في ذلك اللوح مكتوبا قال جابر اشهد بالله اني دخلت على امك فاطمة في حيوة رسول الله صلى الله عليه وآله اهنيها بولادة الحسين عليه السلام فرأيت في يدها لوحا اخضر ظننت انها من زمرد ورأيت فيه كتابا ابيض شبه نور الشمس فقلت لها بابي انت وامي يا بنت رسول الله ما هذا اللوح فقالت هذا اللوح اهداه الله الى رسوله صلى الله عليه وآله فيه اسم ابي واسم بعلي واسم ابني واسماء الاوصياء من ولدي فاعطانيه ابي ليسرني بذلك قال جابر فاعطتنيه امك فاطمة فقرأته وانتسخته فقال له ابي عليه السلام فهل لك يا جابر ان تعرضه علي قال نعم فمشى معه ابي عليه السلام حتى انتهى الى منزل جابر فاخرج الى ابي صحيفة من رق قال جابر فاشهد بالله اني رأيته هكذا في اللوح مكتوبا

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا فضائل زائران مولا

کیا جا ہی اپنی زوار کو معزز و محترم بنائی فقلنا له فکیف ذلك ہمنی پوچھا کیونکر ہوا جو شرف آپنی بتایا ای فرزند خیر الورا قال من زار الحسين عارفا بحقه کمن زار الله في عرشه ارشاد فرمایا کہ جو زیارت کری امام حسین علیہ السلام کی اور عارف ہو اونکی مرتبہ کراست آگاہی ایسا ہی کہ اوسنی ملاقات کی خدا سی اوپر عرش کی وقال من بات عند الحسين ليلة عاشورا لقي الله يوم القيامة ملطخا بدمه كانما قتل معه في عصره وکان کمن استشهد بين يديه جو مومن کہ بیداری اور عبادت مین ہی شب عاشورا حوالی قبر سید الشہدا مین روز قیامت اپنی خون مین آلودہ محشور ہوگا جیسا کہ اونکی رفاقت مین مارا گیا اور اونکی روبرو شہید ہوا ومن زار الحسين عليه السلام في يوم عاشوراء وظل عنده باكيا حزينا كان كمن حج الفي الف حجة والفي الف عمرة والفي الف غزوة جو روز جہانسوز عاشورا حوالی تربت مطہر مین بسر کری اور تمام دن صبح دم شام تک روتا رہی اوسکو اجر ایسا عطا ہوگا کہ وہ ہزار حج ووہ ہزار عمرہ ووہ ہزار جہاد کا ثواب ملی وثواب كل حجة وعمرة وغزوة كثواب من حج واعتمر وغزا مع رسول الله والائمة الراشدين مع اہر ایک اس حج وعمرہ وغزوہ کا اجر مانند اونکی متصور کری جو رفاقت مین سرور انبیا اور ائمہ ہدی کی ادا ہو کری ہی مروي عن الامام ابي عبد الله قال قال الحسين عليه السلام من زارني بعد موتي زرته يوم القيامة ولو لم يكن في النار لاخرجته حضرت ابی عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام نی بشارت دی ہی جو بعد شہادت کی میری زیارت کریگا مین بہی روز قیامت اوسکی ملاقات کو جاونگا پہر اگر ہی دوزخ مین پاونگا تو نکال کی روضہ خلد برین مین لیجاونگا روي ابن وهب قال دخلت يوم عاشوراء الى دار امامي جعفر الصادق عليه السلام ورأيته ساجدا في محرابه فجلست من ورائه حتى فرغ بحار الانوار مین ہی

۳۸۲

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله العزيز الحكيم لمحمد نبيه ونوره وسفيره وحجابه ودليله نزل به الروح الامين من عند رب العالمين عظم يا محمد اسمائي واشكر نعمائي ولا تجحد آلائي اني انا الله لا اله الا انا قاصم الجبارين ومديل المظلومين وديان الدين اني انا الله لا اله الا انا فمن رجا غير فضلي او خاف غير عدلي عذبته عذابا لا اعذب به احدا من العالمين فاياي فاعبد وعلي فتوكل اني لم ابعث نبيا فاكملت ايامه وانقضت مدته الا جعلت له وصيا واني فضلتك على الانبياء وفضلت وصيك على الاوصياء واكرمتك بشبليك وسبطيك حسن وحسين فجعلت حسنا معدن علمي بعد انقضاء مدة ابيه وجعلت حسينا خازن وحيي واكرمته بالشهادة وختمت له بالسعادة فهو افضل من استشهد وارفع الشهداء درجة جعلت كلمتي التامة معه وحجتي البالغة عنده بعترته اثيب واعاقب

بن اسحٰق الطالقانی قال حدثنا الحسن ابن اسمعیل قال حدثنا سعید بن محمد القطان قال حدثنا عبید الله بن موسیٰ الرّویانی عن عبد العظیم بن عبد الله الحسنی عن علی بن الحسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب قال حدثنی عبد الله بن محمد بن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ علیہم السلام ان محمد بن علی الباقر [illegible]

۳۸۵

تیرہویں مجلس کربلا میں نزول سید الشہداء روایت فضائل زائران مولا

اور کریم بالکل رحمت ہے قَالَ فَمَا فَاَلَ الاِمَامُ عَلَیْہِ السَّلاَمُ یَدْعُو لِاَھْلِ الْاِیْمَانِ
وَلِزُوَّارِ الْحُسَیْنِ وَھُوَ سَاجِدٌ فِیْ مِحْرَابِہٖ راوی کہتا ہے علی الاتصال امام علیہ السلام اہل ایمان کی
نام سے دعا مانگتے زواران امام حسین علیہ السلام کی لیے سجدہ میں فضل و کرم خدا چاہتے فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَہٗ
اَتَیْتُ اِلَیْہِ وَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَتَاَمَّلْتُ وَجْھَہٗ جبکہ محراب عبادت میں مناجات سے سر اٹھایا
میں پیشتر جاکی سلام کیا اونکی صورت کو دیکھا وَاِذَا ھُوَ کَاسِفُ اللَّوْنِ مُتَغَیِّرُ الْحَالِ ظَاھِرُ الْحُزْنِ
وَدُمُوْعُہٗ تَتَحَادَرُ عَلٰی خَدَّیْہِ کَاللُّؤْلُؤِ شدت رقت سے رنگ اڑا ہوا متغیر ہوا ہے ہجوم حزن و الم سے
رخساروں پر سلسلہ اشک مانند موتی کی ڈھلتا ہے فَقُلْتُ لَہٗ یَا سَیِّدِیْ مِمَّ بُکَاءُکَ لَا اَبْکٰی
اللّٰہُ لَکَ عَیْنًا وَمَا الَّذِیْ حَلَّ بِکَ میں عرض کی یا مولا خدا تمہاری آنکھ کو ہرگز نہ رولاوے
کیا سبب ہے کونسا دکھ پہنچا جس سے آنسو بہاتے فَقَالَ اَوَ فِیْ غَفْلَۃٍ عَنْ ھٰذَا الْیَوْمِ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّ جَدِّیَ الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْیَوْمِ فرمایا اے پسر وہب غافل ہے تو آج کے دن سے
نہیں جانتا کہ مثل اسی روز عاشورا کے امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا فَبَکَیْتُ لِبُکَاءِہٖ وَحَزِنْتُ
لِحُزْنِہٖ راوی کہتا ہے اونکی غم والم سے میرا دل دکھا حضرت کی ہمراہ میں بھی بہت رویا فَقُلْتُ لَہٗ یَا سَیِّدِیْ
فَمَا الَّذِیْ اَفْعَلُ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ پوچھا یا ابن رسول اللہ جب ایسا دن آوے تو آدمی کونسا عمل خیر
مناسب بجالاوے فَقَالَ یَا ابْنَ وَھْبٍ زُرِ الْحُسَیْنَ مِنْ بَعِیْدٍ اَقْصٰی وَقَرِیْبٍ اَدْنٰی
ارشاد ہوا اے ابن وہب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا جو ہو نزدیک یا بیرونی خواہ دور ہو وَجَدِّدِ
الْحُزْنَ عَلَیْہِ وَاَکْثِرِ الْبُکَاءَ وَالشَّکْوٰی لَہٗ مصیبت امام کو بہ یاد کر و غم تازہ کر اوسپر شکایت سے آنکھیں بہا
نالہ و شیون کو اوسپر پھیلا فَقُلْتُ لَہٗ یَا سَیِّدِیْ اِنَّ الدُّعَاءَ الَّذِیْ سَمِعْتُہٗ مِنْکَ وَ
اَنْتَ سَاجِدٌ کَانَ لِمَنْ لَا یَعْرِفُ اللّٰہَ تَعَالٰی لَظَنَنْتُ اَنَّ النَّارَ لَا تَطْعَمُ مِنْہُ
شَیْئًا میں عرض کی یا مولا یہ دعا جو سنی میں آپسے زواران حسین علیہ السلام کی واسطے سجدہ میں کی ہے اگر

ثم استشہدت الحسن والحسین من ولد الحسین قال عبد الله بن جعفر یا حسین تکملۃ اثنا عشر اماما تسعۃ بالمؤمنین من انفسہم ستدرکہ یا علی ثم ابنہ محمد بن علی الباقر الحسین اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم [illegible]

تیرہوین مجلس کربلا مین نزول سید الشہدا اور ابن سعد و شمر کا آنا ہنگامہ روز تاسوعا

كتب الله عز وجل بكل خطوة حجة بمناسكها ولا اعلمه الا قال وعمرة

فرمایا ای بشیر بدرستی کہ جو مومن روز عرفہ مرقد سید الشہدا کو جاتا ہی اور نہر فرات مین نہاکی تربت مولا کا
متوجہ ہوتا ہی ہر قدم جو راہ مین اوٹہاتا ہی عوض ایک گام کی مناسک حج اور ذوق مشاعر کا
اجر پاتا ہی راوی کہتا ہی مجہی یاد پڑتا نہین کہ عمرہ بہی کہا تہا یا نہین پس ای حاضران بزم عزا تمنی فضایل
کربلا کو سنا کہ سید الشہدا علیہ السلام کی زائر نی کیا رتبہ عالی پایا ہی جو ازل سی ابد تک موجودات
ارض و سما مین کسیکو نہین ملا ہی امام حسین علیہ السلام کی سبب یہ شرف زمین کی طرف میسر ہوا ہی جو مولا
کا ذکر ورد نی رولانی والا مانند ہوگا اوسکا پایہ بہی وصف سی بالا ہی اب تصور غم والم کرو نیکر
بکا وقت یہی ایام محرم کی ہر دم رہو نظم ملولفہ سو سنو نالہ و فریاد کا موسم آیا ابر غم
دل پہ ہر اک فرد بشر کی چہایا اندنون خانہ زہرا ہوا برباد و تباہ در و دیوار پہ ہی نقش مصیبت
چہایا حال پر ال پیمبر کی ہی واجب رونا چشم حسرت سی فلک نی تو لہو برسایا کربلا مین ستمگارو
بدعت کندری لاشین بی سر نی کئی روز نہ مدفن پایا سنکی ناظم کا سخن مردم دنیا بولی سلک
اندوہ مین سب در مضامین لایا

مجلس نہم ورود کربلا و آمدن عمر سعد پر جفا و کتابت ابن زیاد و رسیدن شمر بدنہاد

واصلان کنام فیض عظیم و نازلان منزل امید و بیم عاملان وفای عہد شہادت و حاملان لوای ہر
اطاعت جانبازان معرکہ تسلیم و رضا و سرفرازان درجہ کربت و بلا و واقفہ ابتلای امام امم
آخیار ایام کو ہجوم اندوہ والم سی یون بیان کرتی ہین کہ جب خبر ابن زیاد نی ہر طرف سی گہیر کی
شاہ شہید کو دشت کربلا مین اوتارا خیام اور مقام اہل حرم اب و آبادی سی دور میدان مین لنا کی ہوا
صحابہ و اقربای غریب الغربا نی جا بجا ڈیرہ کیا لشکر حر بہی ہزار سوار کی جمعیت سی مقابل ...

تیرہویں مجلس کربلا میں سید الشہدا کو حر کا لانا عمر سعد کا آنا ابن زیاد کو نامہ بھیجوانا

فلمّا کان من الغد قدم علیهم عمر بن سعد بن ابی وقّاص فی اربعة الف
فارس فنزل نینوی صبح روز چہارم محرم کو عمر سعد ابن ابی وقاص چار ہزار سپاہ خونخوار
کی ساتھ آیا اور قریہ نینوی کی محاذی میں اوس شوم نی ورود کا ہنگامہ مچایا فبعث الی الحسین
علیه السلام عروة بن قیس الاحمسی فقال ائته فسئله ما الذی جاء بک
وما ذا ترید عمر سعد نی عروۃ ابن قیس کو امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں جانی کو حکم دیا کہ حضرت سے
جا کی پوچھو یہاں تشریف لانیکا سبب کیا ہوا وکان عروة ممن کتب الی الحسین فا
ستحیی منه ان یأتیه عروہ اون اشخاص میں جنہوں نی نامہ طلب لکھا تھا پس اوسنی
شرم سی عذر کیا اور پیام لیکی نگیا فعرض ذلک علی الرؤساء الذین کاتبوه فکلهم
ابی ذلک لکان انهم کاتبوه جس کام کی سرانجام کو جتنی سرداروں سی کہا ہر ایک بیحیائی سی کہ
عرضی لکھی تھی قدم بڑھانی سی منہ چھپایا فدعا قرة بن قیس فبعثه فجاء فسلم علی الحسین
علیه السلام فابلغه رسالة ابن سعد ناچار عمر سعد نی قرہ بن قیس کو سفارت میں بھیجا اوسنی خدمت
امام علیہ السلام میں پیام ابن سعد عرض کیا فقال له الحسین علیه السلام کتب الیّ اهل
مصرکم هذا ان اقدم فاما اذا کرهتمونی فانا انصرف عنکم سید خیر الوری نی فرمایا
تمہاری شہر کی روسا نی خطوط بلانیکی لکھی تو آیا ہوں اب اگر تم پشیمان ہو اور وصال میرا ناگوار ہی پھر جاتا ہوں
فلمّا سمع عمر هذه المقالة قال ارجو ان یعافینی الله من حربه وقتاله
جب عمر سعد نی یہ جواب سنا تو کہا کہ خدا مجھی بچائی امید ہی کہ فرزند رسول کی لڑائی کا دن نہ آئے
وکتب الی عبید الله بن زیاد اما بعد فان الله قد اطفی النائرة وجمع
الکلمة واصلح امر الامة ابن زیاد کو لکھا اما بعد خدا نی آتش فساد بجھائی ہی صورت اتفاق
کی بہم پہنچی و صلاح امت دکھائی ہی هذا حسین قد اعطانی ان یرجع الی المکان الذی

تیرہویں مجلس کربلا میں سید الشہدا کا آنا ابن زیاد کو عمر سعد کا نامہ بھیجوانا

مِنْهُ اَتیٰ وَاَنْ یَسِیْرَ اِلیٰ ثَغْرٍ مِنَ الثُّغُوْرِ فَیَکُوْنَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَهُ
مَا لَهُمْ وَعَلَیْهِ مَا عَلَیْهِمْ امام حسین ابن علی نے مجھسے عہد کیا ہے جدہر سے آئے ہیں اُدہر جائینگے یا یہ
کہ کسی دور کسی گوشہ و کنارہ میں جا رہیں سارے ناس کی شامل نہ وہ کبھی بولیں نہ ہم اونسے غرض رکھیں
اَوْ اَنْ یَاْتِیَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَزِیْدَ فَیَضَعَ یَدَهُ فِیْ یَدِهِ فَیَرَیٰ فِیْمَا بَیْنَهُ وَبَیْنَهُ
فَیَرَیٰ رَایَهُ وَفِیْ ذٰلِكَ الرِّضَا وَلِلْاُمَّةِ صَلَاحٌ یا یہ کہ یزید سے ملاقات کریں باہم معاملہ کی
انفصال کریں اسمیں تیری مرضی کا منشا ہی ہوا ہوں اور بہتری طرفین کی صلح میں پاتا ہوں فَلَمَّا قَرَءَ
عُبَیْدُ اللهِ الْکِتَابَ قَالَ هٰذَا کِتَابُ نَاصِحٍ مُشْفِقٍ عَلیٰ قَوْمِهِ جبکہ ابن زیاد نے وہ
نامہ پڑھا بولا اپنی قوم کی ناصح خیرخواہ کا لکہا ہوا ہے فَقَامَ اِلَیْهِ شِمْرُ بْنُ ذِی الْجَوْشَنِ
فَقَالَ اَتَقْبَلُ هٰذَا مِنْهُ وَقَدْ نَزَلَ بِاَرْضِكَ وَاِلیٰ جَنْبِكَ وَاللهِ لَئِنْ
رَحَلَ مِنْ بِلَادِكَ وَلَمْ یَضَعْ یَدَهُ فِیْ یَدِكَ لَیَکُوْنَنَّ اَوْلیٰ بِالضَّعْفِ وَالْعَجْزِ
اوسوقت شمر شریر کہڑا ہوکر ابن زیاد سے بولا کیا حسین ابن علی تیری قلمرو میں آیا تو یہ قول حذر کا قبول
کریگا واللہ اگر اونہوں نے اس ملک سے کوچ کا قصد کیا اور امیر کی اطاعت پر اپنا ہاتھ نہ پہیلایا پھر تو
او پھر ہرگز دست اقتدار نہ پائیگا فَقَالَ ابْنُ زِیَادٍ نِعْمَ مَا رَاَیْتَ الرَّایُ رَاْیُكَ اُخْرُجْ
بِهٰذَا الْکِتَابِ اِلیٰ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ فَلْیَعْرِضْ عَلَی الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهِ النُّزُوْلَ عَلیٰ
حُکْمِیْ ابن زیاد بولا ہاں یہی مناسب ہے جو تونے کہا میرا نامہ لیکے عمر سعد کے پاس جا حسین ابن علی
اور اونکے اصحاب سے کہنا قبول کریں میری اطاعت و فرمان برداری پر رہنا فَاِنْ فَعَلُوْا فَلْیَبْعَثْ
بِهِمْ اِلَیَّ سِلْمًا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَلْیُقَاتِلْهُمْ اگر حکم مانا تو سلامت کو فہ میں بھیجیں اور دیگر حال انکار او
لڑنا اور مارنا فَاِنْ فَعَلَ فَاسْمَعْ لَهُ وَاَطِعْ وَاِنْ اَبیٰ اَنْ یُقَاتِلَهُمْ فَاَنْتَ اَمِیْرُ النَّاسِ
فَاضْرِبْ عُنُقَهُ وَابْعَثْ اِلَیَّ بِرَاْسِهِ ای شمر تجھے وہاں جاتی اور عمر کو اس حکم سے مطلع

تیرھویں مجلس کربلا میں سید الشہداؑ کا اور ابن سعد کا روز تاسوعا ہجوم لشکر لانا

عباس ابن علی علیہ السلام اور سب نے کہا ای پرخدا تجھی اور تیری امان کو لعنت کری خدا ہمکو ہلاکت سے بچاتا ہے

سبط پیغمبر کی قتل کا پیام لاتا ہے ثُمَّ نَادیٰ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ یَا خَیْلَ اللّٰهِ ارْکَبِیْ وَ بِالْجَنَّةِ اَبْشِرِیْ

فَرَکِبَ النَّاسُ ثُمَّ زَحَفَ نَحْوَهُمْ بَعْدَ الْعَصْرِ اوسوقت عمر سعد نی اپنی سپاہ گمراہ میں پکارا

بشارت اور خوشیمیں سوار ہوای لشکر مردود خدا پس وہ اشقیا بعد از نماز عصر قتال با خست عترت

خیر الوریٰ پر مہیا ہوئے جانب فوج امام حسین علیہ السلام آمادہ رزم و پیکار دوڑی وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِ

السَّلَامُ جَالِسٌ اَمَامَ بَیْتِهٖ مُحْتَبٍ بِسَیْفِهٖ اِذْ خَفَقَ بِرَاْسِهٖ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ امام حسین علیہ

السلام اپنی خیمی میں در پر تلوار سی تکیہ لگای بیٹھی تہی ناگاہ سر مبارک زانوی الم پر دہری سوگئی تہی

وَسَمِعَتْ اُخْتُهُ الصَّیْحَةَ فَدَنَتْ مِنْ اَخِیْهَا وَ قَالَتْ یَا اَخِیْ اَلَا تَسْمَعُ الْاَصْوَاتَ

قَدِ اقْتَرَبَتْ وہ نہیب گہوڑوں کی اور سواران مخالف کی غل زینب خاتون خواہر حضرت نی سنی

روتی ہوئی بیتابانہ دوان بالین برادر پر دوڑی پکاریں ای بہائی تمکو خبر نہیں جو ہنگامہ برپا ہی

اسوقت کیسا دشمنونکا ہجوم ہوا اور ہجوم ہوا ہی فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ السَّاعَةَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لِیْ اِنَّكَ تَرُوْحُ اِلَیْنَا سرور شہدا نی سنا اور کہا

فرمایا ای بہن ابہی میں سوگیا تہا رسول خدا کو خواب میں دیکہا مجہی کہتی تہی عنقریب تو ہمارے پاس آئیگا

فَلَطَمَتْ اُخْتُهٗ وَجْهَهَا وَ نَادَتْ بِالْوَیْلِ اس کلام حسرت انجام کی سماعت زینب نی

اپنا سر پیٹا اور واویلا اور نالہ و فریاد کا شور مچایا منہ نوچا چادر بابا شیر شاہ سب آنکہوں نسی بہایا فریاد وہ

جیا شور کیا فَقَالَ لَهَا الْحُسَیْنُ مَهْلًا لَا تُشْمِتِیْ الْقَوْمَ بِنَا لَیْسَ لَكِ الْوَیْلُ یَا اُخْتُ

اُسْکُتِیْ رَحِمَكِ اللّٰهُ مظلوم کربلا نی دلاسا میں سمجہایا کہ ای بہن عذاب و ذلّت ہی تمہیں علاوہ کیا ای

بی بی صبری اور جزع نکرو کہ دشمنوں کی یہ شماتت ہو ساکت رہو خدا تمہارا انپا رحم فرمای چاہیئی کہ قضا پرکلہ

شکیبائی میں فرق نآئی وَقَالَ لِلْعَبَّاسِ ارْکَبْ بِنَفْسِیْ اَنْتَ یَا اَخِیْ حَتّٰی تَلْقَاهُمْ

۳۹۲

تیرہویں مجلس کربلا میں نزول سید الشہدا شمر و عمر کا غوغا روز تاسوعا

وَتَقُولُ لَهُمْ مَا بَدَا لَكُمْ وَتَسْأَلُهُمْ عَمَّا جَاءَ بِهِمْ بس عباس کو بلا کی ارشاد کیا میری جان تیرے نثار ہو گھوڑے پر
چڑھو آگی بڑھکی قوم سے جاکر روکو اور پوچھو کیا امر تازہ ظہور میں آیا جو دوڑی آتی ہو فَأَتَاهُمُ الْعَبَّاسُ فِي نَحْوٍ
مِنْ عِشْرِينَ فَارِسًا فِيهِمْ زُهَيْرُ بْنُ قَيْنٍ وَحَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ فَقَالَ لَهُمُ الْعَبَّاسُ مَا بَدَا لَكُمْ
وَمَا تُرِيدُونَ عباس دلاور نے بیس سواروں سے اون جفا شعاروں کا مقابلہ کیا پھر اونسے شور و غوغا
مچانے کا باعث پوچھا قَالُوا جَاءَ أَمْرُ الْأَمِيرِ أَنْ نَعْرِضَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِهِ أَوْ نُنَاجِزَكُمْ
وہ اشقیا پکارے امیر ابن زیاد کا حکم آیا ہے تم سے بیعت لیں یزید کی ورنہ قتل کریں یہ تاکید شمر لایا ہے قَالَ
فَلَا تَعْجَلُوا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علمدار شہدا نے فرمایا ذرا ٹھہرو جلدی پر کمر نہ باندھو تاکہ
میں ابی عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت سے پھر آؤں جبتک آگے نہ بڑھو فَانْصَرَفَ الْعَبَّاسُ رَاجِعًا
يَرْكُضُ إِلَى الْحُسَيْنِ يُخْبِرُهُ وَوَقَفَ أَصْحَابُهُ يَعِظُونَ الْقَوْمَ وَيَكُفُّونَهُمْ عَنْ قِتَالِ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عباس تنہا گھوڑا دوڑاتے پھر کے امام حسین علیہ السلام کی پاس آئے اہل کوفہ و شام
کی بیہودہ کلام حضرت کو سنائی باقی اصحاب مقابل لشکر کھڑے رہے اون منافقوں کو قتال امام مظلوم سے روکتے
اے جماعت بیدین طالب دنیا ہو آخرت کو نہ بھولو اللہ تعالی سے ڈرو خدا اور رسول کا خوف کرو یہ وہ سید
جوانان جنان ہیں جنکا گہوارہ جبرئیل نے ہلایا ہے پیغمبر نے بارہا دوش پر چڑھایا حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ
حُسَيْنٍ فرمایا ہے تمنے ہزاروں نامے اور قاصد بھیجکے وطن سے دیار غربت میں بلایا ہے ذریت نبی عورات
اطفال اپنے لیکے مہمان آیا ہے وہ پانی جو سگ و خوک و کافر پیتے ہیں اوسکے اہل و عیال پر بند کیا ہے
ارادہ قتل معصوم کو تمنے یہ شور و غوغا مچایا ہے بی بیوں کے دل اندیشہ سے دھڑکتے ہیں ابھی خوف سے لرزتی
ہیں خیر البشر کو روز محشر کیا جواب دوگے علی مرتضی جیسے یہ قول سنکر کسی جیسے عذر خواہ ہوگے وہ بے شرم
سب کھڑے سنتے تھے کچھ جواب نہیں دیتے تھے فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ
أَنْ تُؤَخِّرَهُمْ إِلَى غُدْوَةٍ وَتَدْفَعَهُمْ عَنَّا الْعَشِيَّةَ لَعَلَّنَا نُصَلِّي لِرَبِّنَا اللَّيْلَةَ وَنَدْعُوهُ

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا حالات شب عاشورا

ونستغفره ۵ امام حسین علیہ السلام فی اقوال اعدا اسکی فرمایا ای برادر تم پھر جاؤ اگر ہو سکی تو اسدم سبکو
جنگ سی ٹال دو کل فجر پر ٹھراؤ تا ہم آجکی رات عبادت کی مہلت پائیں آخری نماز پڑھیں مناجات
استغفار کو بجالائیں فَمَضَى الْعَبَّاسُ اِلَى الْقَوْمِ وَرَجَعَ مِنْ عِنْدِهِمْ وَمَعَهُ رَسُوْلٌ مِنْ
قِبَلِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ يَقُوْلُ اِنَّا قَدْ اَجَّلْنَاكُمْ اِلٰى غَدٍ پس عباس علی پیام اسکی کہی اعداکو سمجھا
جب مان لیا تو حضرت کی خدمتمیں پھری ذکیل عمر بھی ساتھ آیا عرض کی ہمنی تمہاری خاطر سے رات بھرکی
مہلت دی تاکہ اس سے میں جامی پھر وابن زیاد کی رضا اور اطاعت کی فَجَمَعَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اَصْحَابَهٗ عِنْدَ قُرْبِ الْمَسَاءِ بعد ازان جو شکر پھرا تو امام تشنہ جگر نی سر شام دربار عام کیا جملہ
صحابہ و اقربا کو اخبار مصیبت کی واسطی اپنی خیمہ میں بلالیا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ لِاَسْمَعَ مَا يَقُوْلُ لَهُمْ وَاَنَا اِذْ ذَاكَ مَرِيْضٌ امام زین العابدین علیہ
السلام فرماتی ہیں کہ اوس شب اگرچہ میں بہت مریض اور مبتلای درد تپ تھا لیکن مشتاق ہو کی دیکھون کیا
ارشاد کرتی ہیں کہ تا پڑنا نزدیک جا بیٹھا فَسَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ اُثْنِيْ عَلَى اللّٰهِ اَحْسَنَ
الثَّنَاءِ وَاَحْمَدُهٗ عَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ سنا ہینی کہ حضرت نے کمال فصاحت و بلاغت خطبہ بحمد و
ثنا کو ادا کیا سو گذشتہ و نیز ایسا کوئی نہ تھا کہ بجا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَحْمَدُكَ عَلٰى اَنْ كَرَّمْتَنَا بِالنُّبُوَّةِ وَ
عَلَّمْتَنَا الْقُرْاٰنَ وَفَهَّمْتَنَا فِي الدِّيْنِ کہا اے خدا تیرا شکر بجالاتا ہون کہ ہمکو نبوت سے مکرم کردانا ہماری
زبان میں قرآن شریف کو تعلیم فرمایا دین میں اور شرع متین کا خزانہ ہمیں بنایا اسکی نفس و رحمت
ارض و سما میں پیدا کرایا اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَصْحَابًا اَوْفٰى وَلَا خَيْرًا مِنْ اَصْحَابِيْ وَلَا
اَهْلَ بَيْتٍ اَبَرَّ وَلَا اَوْصَلَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ پس از حمد و نعت فرمایا میں کسی اصحاب اپنی انصار سی وفادار
بہتر نہیں دیکھی اور نہ اقربا و اہلبیت اپنی زیادہ پاکیزہ و نیک اعزہ و قریب کسی کی دیکھی فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَيْرَ
الْجَزَاءِ اَلَا وَاِنِّيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكُمْ فَانْطَلِقُوْا جَمِيْعًا فِيْ حِلٍّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ حَرَجٌ مِنِّيْ وَلَا ذِمَامٌ

تیرہوین مجلس کربلامین ورود سید الشہدا حالات شب عاشورا

هٰذَا اللَّيْلُ قَدْ غَشِيَكُمْ فَاتَّخِذُوهُ جَمَلًا تم سبکو میری طرف سے خدا کی جزای خیر دے اور بہترین
عوض اپنی فضل و کرم کا شامل کرے اسدم مینی اپنی بیعت تمسے اوٹہالی بہت رغبت سے چلے جاؤ کی
سبکو اجازت دی میری جانب سے بی اندیشہ ملامت کرین ہو نکل جاؤ زن و فرزند و برادر کا ہاتھ پکڑو
سلامت کہین پہنچاؤ یہ اندہیری رات کا پردہ حجاب کی واسطے پڑا ہے اطراف دنیا مین جانی کا رستہ کہلا ہے
اہل کوفہ و شام فقط میری جان کی پیچھے سرگردان ہین جب مجھی پاینگی پھر کسی کی نہین خواہان ہین فقالوا
لَهُ اِخْوَتُهُ وَاَبْنَاؤُهُ وَبَنُو اَخِيهِ وَاَبْنَاءُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ لِمَ نَفْعَلُ ذٰلِكَ لِنَبْقٰى
بَعْدَكَ لَا اَرَانَا اللّٰهُ ذٰلِكَ اَبَدًا یہ کلام حسرت فرجام جو خدام عقیدت نظام نی سنی بہائی
اور بیٹی اور بہتیجے و اولاد جعفر طیار متفق ہوئے واللہ کہ ہرگز آپکی مفارقت گوارا نکرینگی کس امید سے ہم زندہ رہیں
ہم جیتے رہینگی ہماری جان قدم امام پر نثار ہوجائے اور مولا کی شہادت ہمین زندگی مین خدا نہ دکھائے فَبَدَأَهُمْ
بِهٰذَا الْقَوْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ فَاتَّبَعَهُ الْجَمَاعَةُ عَلَيْهِ وَتَكَلَّمُوا بِمِثْلِهِ وَنَحْوِهِ پہلے عباس
ابن علی نے کہا اے آقا ہرچند بلا و آفت آئے ہم منہہ نہ موڑینگی ویساہی سب اقربا چلائے کہ زندگی کہ
تمہاری رکاب سعادت چھوڑینگی فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا بَنِي عَقِيلٍ حَسْبُكُمْ مِنَ
الْقَتْلِ بِمُسْلِمٍ فَاذْهَبُوا اَنْتُمْ فَقَدْ اَذِنْتُ لَكُمْ بنی عقیل تمہین حضرت نے فرمایا کہ اولاد عقیل بس ہے تمکو قتل ہونا
مسلم نے میری راہ مین شہادت پائی مین خوشی سے رخصت دیتا ہون جاؤ یہان کی جفا و مصیبت زیادہ
نہ اوٹہاؤ قَالُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ نَقُولُ اِنَّا تَرَكْنَا شَيْخَنَا وَسَيِّدَنَا
وَبَنِي عُمُومَتِنَا خَيْرَ الْاَعْمَامِ وَلَمْ نَرْمِ مَعَهُمْ بِسَهْمٍ وَلَمْ نَطْعَنْ بِرُمْحٍ
وَلَمْ نَضْرِبْ دُونَهُمْ بِسَيْفٍ اون سعادتمندون نی جواب دیا سبحان اللہ ایسا ہرگز نہین
ہوسکتا لوگ ہمین کیا کہینگی دوست اور دشمن طعنہ دینگی جو ہم بیان کرینگی اپنی بزرگ اور سید بزرگی
چچا کو چھوڑ کی جان بچالائے اونکی روبرو اعدا پہ کوئی تیر و نیزہ و تلوار کی وار نہ لگائے وَلَا نَدْرِي

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا شب عاشور کو اتمام حجت صحابہ و اقربا

مَا صَنَعُوا بِهٖ سیدان بتر ویں یعنی سرداری بیوفائی کی معلوم نہیں اور پھر کون سی بلا و آفت گذری

ہمیشہ خلایق سی پھر بلاست ہینگی اوس عہنی سی محنت اٹہی ہینگی لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ وَلٰكِنْ

نَفْدِيكَ بِأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا وَأَهَالِينَا وَنُقَاتِلُ مَعَكَ حَتّٰى نَرِدَ مَوْرِدَكَ

واللہ کہ ہم آپ سی کبہی علاحدہ نہو نینگی جان و مال و اہل عیال کو سب فدا کرینگی آپکی دشمنوں سی لڑینگی

ہتہیار چلینگی جہان آپ جائینگی ہم قدم اوکی دہرینگی قَبَّحَ اللّٰهُ الْعَيْشَ بَعْدَكَ و بال و محال ہی

تمہاری بعد زندہ پہرنا خدا نہ دکہائی بدون حضرت دنیا میں رہنا وَقَامَ إِلَيْهِ مُسْلِمُ بْنُ عَوْسَجَةَ

فَقَالَ أَنَحْنُ نُخَلِّي عَنْكَ وَبِمَ نَعْتَذِرُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِي أَدَاءِ حَقِّكَ لَا وَاللّٰهِ

حَتّٰى أَطْعَنَ فِي صُدُورِهِمْ بِرُمْحِي وَأَضْرِبَهُمْ بِسَيْفِي مَا ثَبَتَ قَائِمُهُ بِيَدِي

پس اصحاب وفادار سی مسلم ابن عوسجہ کہڑی ہوکی بولی ایا ہم آپکو اس محنت میں تنہا چہوڑ دین کس عذر سی خدا کی حضور میں جائینگی اور ادای حق رفاقت میں جو سر نہ کٹا ئیں تو کیا بہانہ لائینگی واللہ کہ

نیزہ الفوج کی سینہ پر نیزہ چلائینگی جہان تک قابو پڑی گا تلوار لگائینگی یادای کہ بہالا ہلی قبضہ ہانہ میں

رہی اور تن میں قدم سر و پیر رو دم ہلی وَاللّٰهِ لَوْ عَلِمْتُ أَنِّي أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُحْرَقُ ثُمَّ

أُحْيٰى يُفْعَلُ بِي ذٰلِكَ سَبْعِينَ مَرَّةً مَا فَارَقْتُكَ حَتّٰى أَلْقٰى حِمَامِي دُونَكَ یعنی اگر

میں جانو کہ مارا جاونگا پہر جیونگا بعد ازان آگ میں جلائینگی پہر جیونگا ستر مرتبہ ایسا اتفاق پڑی

توبہی جدا نہونگا بلکہ تمہاری حمایت میں آگی بڑہکی لڑونگا مردہ گرونگا فَكَيْفَ ذٰلِكَ لَا أَفْعَلُ

وَإِنَّمَا هِيَ قَتْلَةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ هِيَ الْكَرَامَةُ الَّتِي لَا انْقِضَاءَ لَهَا أَبَدًا پہر کیونکر میں چہوڑدون

کہ ایک مرتبہ قتل ہونی سی زیادہ مرنا نہیں اوسکی بعد ہی کرامت ابدی اور نعیم خلد برین وَقَامَ زُهَيْرُ بْنُ

الْقَيْنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي قُتِلْتُ ثُمَّ نُشِرْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ هٰكَذَا أَلْفَ

مَرَّةٍ وَإِنَّ اللّٰهَ دَفَعَ بِذٰلِكَ الْقَتْلَ عَنْ نَفْسِكَ وَعَنْ أَنْفُسِ هٰؤُلَاءِ الْفِتْيَانِ مِنْ أَهْلِ

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا مقالات اصحاب بیقراری زینب خاتون شب عاشورا

بیتاب ناگاہ زہیر ابن قین اوٹھی مزید شوق میں یہ کہنے لگی ای فرزند رسول اگر جانوں کہ قتل ہوں اور جیوں پھر مارا جاؤں ٹکڑی ٹکڑی ہو کی زندگانی پاؤں میری اوپر ہزار دفعہ یہ صدمات گذرین دوستی عترت پیغمبر میں ہند ہند جدا کرین اسکی عوض میں خدا تمہیں بلای ہلاکت سے بچائی تمہاری اولاد اور سب اقربا کی موت ٹل جائی مخالف نہ رہیں اہلبیت بنی سلامت رہیں اس حالمین بہت شاد وہاں نقد جان دنیا کہی نام حیات اور تمہاری دنیا نہ لینا وَتَکَلَّمَ جَمَاعَةُ اَصْحَابِهٖ بِكَلَامٍ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي وَجْهٍ وَاحِدٍ باقی جملہ صحابہ نی بھی ایسا ہی کہا جیسا اون وفادار دن کا تھا اقرار تھا فَجَزَاهُمُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرًا وَانْصَرَفَ اِلٰى مَضْرِبِهٖ یہ باتیں سنکی امام حسین علیہ السلام نی تحسین و آفرین کی وہاں سی اوٹھکی خیمہ خاص میں تشریف رکھی قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِنِّي لَجَالِسٌ فِي تِلْكَ الْعَشِيَّةِ وَعِنْدِي عَمَّتِي زَيْنَبُ تُمَرِّضُنِي سید سجاد فرماتی ہین شب عاشور کو میں علیل و رنجور بیٹھا جاتا تھا رہا ایک طرف صدمہ بیماری اور سیر علاوہ اندیشہ فردا بتلا تھا پرستاری کو پھوپھی زینب میری بالین پر موجود تہیں بیقراری میں کبھی جا کی بہائی کو دیکھتیں اِذِ اعْتَزَلَ اَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي خِبَاءٍ لَهٗ وَعِنْدَهٗ فُلَانٌ مَوْلَى اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ وَهُوَ يُعَالِجُ سَيْفَهٗ وَيُصْلِحُهٗ وَاَبِي يَقُولُ اوس وقت پدر بزرگوار نی اپنی خیمہ خلوت میں قدم رکھا دروازی پر فلان غلام ابی ذر غفاری شمشیر آبدار جلا کر رہا تھا ناگاہ میں نی سنا حضرت انشا کرتی والدنی پڑھا يَا دَهْرُ اُفٍّ لَكَ مِنْ خَلِيلٍ كَمْ لَكَ بِالْاِشْرَاقِ وَالْاَصِيلِ مِنْ صَاحِبٍ اَوْ طَالِبٍ قَتِيلٍ وَالدَّهْرُ لَا يَقْنَعُ بِالْبَدِيلِ وَاِنَّمَا الْاَمْرُ اِلَى الْجَلِيلِ وَكُلُّ حَيٍّ سَالِكٌ سَبِيلِي مَا اَقْرَبَ الْوَعْدَ اِلَى الرَّحِيلِ وَاَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اوسکا مضمون حسرت مشحون یاس وانده وہ سی بھرا تھا دو تین مرتبہ فرمایا کہ مجھی خوب یاد ہوا حَتّٰى فَهِمْتُهَا وَعَرَفْتُ مَا اَرَادَ فَخَنَقَتْنِي الْعَبْرَةُ فَرَدَدْتُهَا وَلَزِمْتُ السُّكُوْتَ وَعَلِمْتُ اَنَّ الْبَلَاءَ قَدْ نَزَلَ

تیرہویں مجلس کربلا میں وردو سید الشہدا بیقراری زینب خاتون شب عاشورا

سمجھا کہ آفت و بلا قدر قضا سی آئی ہی اب یہ ورقی حان جنبی پہ ٹھہرائی ہی بی اختیار میری آنسو نکل پڑی زنان حرم کی خاطر سی کہ بیتاب نہوں پونچھہ ڈالی نالہ و رقت خاموش ہا مرگ پدر و اقربا کا دھیان بندھا وَاَمّا عَمَّتِی فَاِنَّہَا سَمِعَتْ مَا سَمِعْتُ وَہِیَ اِمْرَاۃٌ وَمِنْ شَانِ النِّسَاءِ الرِّقَّۃُ وَالْجَزَعُ لاکن پھوپھی زینب نے جو وہ بیان مصیبت ترجمان سنا وہ عورت ذات تہین اونکی شان رحم دلی سی رونا تہا فَلَمْ تَمْلِکْ نَفْسَہَا اَنْ وَثَبَتْ تَجُرُّ ثَوْبَہَا وَاَنَّہَا لَحَاسِرَۃٌ حَتّٰی انْتَہَتْ اِلَیْہِ رنج و الم کا صدمہ اوننی ضبط نہو سکا دل قابو سی جاتا رہا ننگے سر سینہ پیٹا گریبان پہاڑا سر کی بھائی کی پاس دوڑیں فَقَالَتْ وَاثُکْلَاہُ لَیْتَ الْمَوْتَ اَعْدَمَنِی الْحَیٰوۃَ الْیَوْمَ مَاتَتْ اُمِّی فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاءُ وَاَبِی عَلِیٌّ وَاَخِی الْحَسَنُ یَا خَلِیْفَۃَ الْمَاضِی وَثِمَالَ الْبَاقِی نالہ واویلا صیحہ وادریغا کیا شدت بکا میں پیٹکی ہندی سینہ کوٹ کی کہا افسوس بھائی تمہاری حال پر کاش کہ اسدم مجھی موت آتی واقعہ کربلا سی پہلی مرجاتی ہای ہای آجکا دن روز وفات اماں فاطمہ زہرا کی بدتر جانتی ہی یہ غم حسین حادثہ شہادت علی مرتضی اور حسن مجتبی کی بیشتر آتش افروز ہی ای جانشین اباو اجداد ای شبیہ بزرگان والا نژاد ای بقای نام اور نشان رسول ای پروردہ کنار بتول حیف میں زندہ رہی تمہین ہاتہہ سی کھوتی کو یہ سانحہ دیکھا بھائی بہنوں کی رونی کو فَنَظَرَ اِلَیْہَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ وَقَالَ لَہَا یَا اُخْتَاہُ لَا یُذْہِبَنَّ حِلْمَکِ الشَّیْطَانُ وَتَرَغْرَغَتْ عَیْنَاہُ بِالدُّمُوْعِ جب امام حسین علیہ السلام نی زینب کو بیتاب و پریشان پایا حسرت نظر کی دلاسی میں فرمایا ای بہن اتنا بیتاب نہو جان نہ کھپاؤ تمہاری صبر و تحمل کو شیطان نہ لیجائی اسقدر جزع اور فزع ہرگز نکرو ذرا دلکو مصیبت میں قائم رکھو لاکن اونکی قسمت نی حضرت کو رحم آیا دریای سرشک آنکھوں سی بہایا وَقَالَ لَوْ تُرِکَ الْقَطَا لَنَامَ حضرت نی کہا افسوس کبھی اپنی حال پر چھوڑتی تو آرام سی رہتا تیری مصیبت نہ گذرتی فَقَالَتْ یَا وَیْلَتَاہُ

۳۹۸

باقر یبقر العلم بقراً ثم معی الحجة ولا امام بعده
ومن بعده ابنه جعفر واسمه عند
اهل السماء الصادق فقلت له فکیف
کیف صار اسمه الصادق وکلکم الصادقون
فقال حدثنی ابی عن ابیه ان رسول الله
صلی الله علیه وآله قال اذا ولد ابنی جعفر
بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب

تیرہوین مجلس کربلا مین داخلہ سید الشہدا بنیقراری زینب خاتون شب عاشورا

اَتَغتَصِبُ نَفسَکَ اِغتِصاباً فَذٰلِکَ اَقرَحُ لِقَلبِی وَاَشَدُّ عَلٰی نَفسِی زینب خاتون بیشتر غمناک و محزون ہوئین فریاد و واویلا اور نالہ و اغرباہ کرنی لگین کہا ان باتون سی اور ہمارا دل پہٹ گیا کہ راہ چارہ بند ہوئیسی تمہاری جان کا بچاو نرہا لاعلاج تم نے خدا ایسی تنگ کی شہرت ناگوار ہوتی ہی ہو اس دشت غربت مین اہل و عیال کو بی وارث چہوڑتی ہو ثُمَّ لَطَمَت وَجہَهَا وَاَهوَت اِلٰی جَیبِهَا فَشَقَّتهُ وَخَرَّت مَغشِیّاً عَلَیهَا پہر شدت بکا سے اپنا منہہ نوچا طمانچی سے پیٹا و پاکہ گریبان صبر و طاقت پہاڑ ڈالا زمین پر پچہاڑین کہائین غش آگیا فَقَامَ الحُسَینُ اِلَیهَا فَصَبَّ المَاءَ عَلٰی وَجهِهَا امام حسین علیہ السلام کو شاہدہ حضرت خواہر نی بیقرار کیا دوڑکی خاک سے بہن کو اوٹہا لیا منہہ پر پانی چہڑکا دامن ہلایا کہ اونہین ہوش آیا وَقَالَ لَهَا یَا اُختَاهُ اِتَّقِی اللّٰهَ وَتَعَزَّی بِعَزَاءِ اللّٰهِ دست شفقت سر پر پہیرا چہاتی سی لگا کی دلاسا دیا فرمایا ای ہمشیر تقدیر الہی مین تہکا مصیبت سہو جو اوسکی مرضی ہو ہرگز خلاف نکرو وَاعلَمِی اَنَّ اَهلَ الاَرضِ یَمُوتُونَ وَاَهلَ السَّمَاءِ لَا یَبقَونَ وَاَنَّ کُلَّ شَیءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجهُ اللّٰهِ الَّذِی خَلَقَ الخَلقَ بِقُدرَتِهِ وَاِلَیهِ یَعُودُونَ ای خواہر یقین جانو کہ سب اہل زمین مرینگی اور سکان آسمان بہی باقی نرہینگی کل شیا کی واقعی ہلاک ہونا ہی سوای ذات احدیت جس نی کہ اپنی قدرت سے ایجاد کیا ہی اوسکی جانب سبکی بازگشت ہوگی سوای ایزد باری کسی چیز کو قیام نہین اَبِی خَیرٌ مِنِّی وَاُمِّی خَیرٌ مِنِّی وَاَخِی خَیرٌ مِنِّی وَلِی وَلَهُم وَلِکُلِّ مُسلِمٍ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهِ اُسوَةٌ فَعَزَّاهَا بِهٰذَا وَنَحوِهِ ای زینب ذرا غور کرو کہ والد بزرگوار یا در عالی قدر برادر والا تبار مجہسی جو بہتر تہی دنیا مین نرہی جناب رسول کو اہل اسلام کو دعوی پیروی وہ بہی گذر گئی پس حضرت سید الشہدا نی ایسی باتون مین خواہر کی تسلی کو بہلایا اجر صبر اور شکر الہی کا دیکر دکہلایا وَقَالَ یَا اُختَاهُ اِنِّی اَقسَمتُ عَلَیکِ فَاَبِرِّی قَسَمِی لَا تَشُقِّی عَلَیَّ جَیباً

عن عبد الله الصلت القمی عن عثمان بن عیسی عن سماعة بن مهران قال کنت انا و ابو بصیر و محمد بن عمران مولی ابی جعفر علیه السلام فی منزل بمکة فقال محمد بن عمران سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول نحن اثنا عشر محدثا فقال له ابو بصیر بالله لقد سمعت ذلک من ابی عبد الله علیه السلام

تیرہویں مجلس کربلائیں و اخلہ سید الشہدا اور بیقراری زینب خاتون شب عاشورا

وَلَا تَخْمِشِی عَلَیَّ وَجْہًا وَلَا تَدْعِی عَلَیَّ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ اِذَا اَنَا ھَلَکْتُ پھر اونکو

سمجھایا کہ ای بہن میری سوگند عمل مین لانا تمہین ہماری قسم دیتا ہوں جب مین شہید ہو جاؤں

یاد رہی زنہار گریبان پیراہن چاک نکرنا رخسارون پر طمانچی نہ مارنا منہ کو نہ نوچنا بال سر کی نہ کہولنا

نعرہ واویلا و نالہ جانکاہ سی نہ چلانا مگر رونی کو منع نہیں کرتا کہ ابتلای غم سی آنسو بہانا ثُمَّ جَآءَ بِہَا

فَاَجْلَسَہَا عِنْدِیْ وَخَرَجَ اِلیٰ اَصْحَابِہٖ سید سجاد فرماتی ہین کہ شاہ مظلوم نی یہ فقرات و صیت تو

سنایا زینب خاتون کو مزید توقیر مین سی اوٹھایا ہاتھ پکڑکی لای میری پاس بالین پر بٹھایا پھر آپ

صحابہ کی خیمہ مین قدم بڑھایا ای اہل عزا اہای آل عبا تصور اور غور کرو ذرا کہ جب سر اپردہ عصمت

اور طہارت مین یہ ماجرا گذرا بھائی بہن سی ان کلمات جانگداز کو البتہ سنا ہر ایک بی بی کی پیش چشم یا

روز عاشورا کا نقشہ کہنچا وارث کا مرنا اپنی فرزند و برادر کی موت کا انا یقین ہوا جو اتنی حرم کو تاب

ضبط و قرار جاتی رہی اونکی نالہ و زاری سی بچہ بچہ کو بہی نیند حرام ہوئی شدت اندوہ اور بکا سی

کہرام مچایا + شیون و فریاد سی شور محشر کو خواب عدم سی جگایا ام لیلی سینہ کوٹکی نام علی اکبر کی

ام کلثوم ہاتہہ سر پر مارتی و اخی عباس کی جان کہوتی مادر قاسم روتی فرزند کو حسرت زدہ اور نا

نگران تہی رباب علی اصغر شیر خوار کی جہولی پر تڑپتی اور نالان تہی سکینہ و رقیہ کا دل دہڑکتا و ذہن کا

اندیشہ و ہیان مین گذرتا لاکن ایسا جان ناظم اس حدیث کی بیان سی تہاری ساعت مین لایا زینب

خاتون کا رونا سر اپردہ عزت مین امام حسین علیہ السلام سی دیکھا گیا ہر گاہ بہن کو ذکر صحبت تنہا

توان پایا تو الفاظ تسلی اور دلاسا کی کہلایا واحسرتا بہی خواہر سید الشہدا نی ہر گاہ لاش برادر پر فرط

رقت سی غش کہایا تو کوئی مونس و پرستار پکہہ پہرانی والا پانی کا قطرہ پلانی کو باقی نتہا اوپر اعدا کی سقدر

بی تحاشا ستایا خصوص کین اور دلداری نا زیبا ستم گار یا قربان سر گذشت زینب خاتون کہ خبر ہلاکت بہائی کی

قتل مین ہوش ناچیز اوس جواد کا بدن بی سر خاک و خون مین غلطان دیکہا و صدمہ کہینکر سہا دیا بات تو

چودہویں مجلس فضائل رفقای سید الشہدا حالات شب و صبح روز عاشورا

مصیبت عزیزونکی ماری جاتی کی، دوسری آفت ناز پروردہ زہرا کی گلا کٹانی کی تیسری گھر بار کا لٹنا خیمونکا جلنا چوتھی نامحرمون مین بی چادر اور مجبر اسیر پھرنا پانچوین بھائی بیٹونکی سر لہو بھری نیزون چڑہی دیکھنی چھٹی لاشِ صد پاش عزیزونکو بیدفن میدان مین پڑا نظر کرنی فوج اعدا گھوڑی اوپر دوڑاتی پھرتی آلِ مصطفی کی بہو بیٹیان ہر گوشہ مین جاکی چھپتین بچی تڑپتی وہ آفتاب چہری بالون مین چھپائی ہوی نالان قیدیانِ ستمگار اونٹون پر چڑہائی ہوئی نظم ناملائم جو عرض کرون اگی نہین طاقتِ گفتار بیتاب ہوی نالہ و شیون عزادار ارکانِ جہان برہم و درہم نظر آتی شیون سی ہوا غلغلہ حشر نمودار ہی چار طرف نوحہ ماتم کی دہوم انسان تو کیا جن و ملک روتی ہین سرشار ہی شور سپاہ ہای حسینا کی صدا کا فریاد زمین جاتی افلاک پہ ہر بار ناظم سے مُنہ پہ وعا مانگ خدا سی پھر روضہ پر نور دکھائی مجھی غفار

چودہوین مجلس فضائل رفقای سید الشہدا حالات شب و صبح روز عاشورا

رباعی کیا کیا دنیا سی صاحب مال گئی دولت نہ ہوی ساتھ نہ اطفال گئی پہنچا کی لحد تک سب پھری سب لوگ ہمراہ اگر گئی تو اعمال گئی رباعی شہ کہتی تہی کل تیری اور سینہ ہی بیدینوں کو یہی بی سبب کینہ ہی دن نیست کئے اسی جا بہ وختم ہوی طاعتین گذار و شب آدینہ ہی رباعی ہر شہ کا زمانی مین اک اندازہ ہی بچہ اور تیر ستم تازہ ہی کس طرح کھلا رہی نہ سہ فار کا سینۂ قتل علی اصغر کا یہ خمیازہ ہی رباعی جب بیبیون سی وداع ہوتی تہی حسین تفرقہ سی سب کے ہوش کھوتی تہی حسین سبکو تسلی دیتی جاتی تہی لیکن زینب کیطرف دیکھ کی روتی تہی حسین تمہید بکا ذکر آیات کلام خدا احادیث فضائل شہدای کربلا رضوان اللہ علیہم الی یوم الجزا جاننا چاہئے کہ حق سبحانہ نی شہدای قبیلہ والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا جاتی ہین کہ سید جہان

چودہوین مجلس فضائل شہداء کربلا حالات روز و شب عاشورا

عذابٌ الیمٌ سی سارے بلا یا نہنگ آسا دریای جنگ مین جو الَّذِینَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ
کی غوطہ لگا یا کارخانہ نام و ننگ سی نقشہ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ
کا نغمہ پایا فتح باب شہادت مین اونکو صلہ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ سی نقد عیش
الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ کا ادنا انعام ہی اور درگاہ کرامت سی
اس خطاب أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ کی علاوہ سندی جاگیر لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ہی اونکی نام ہی طغرای آیات قران سمال تمنا فرمان فی جنتین
الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ لا ہی اُنسانی
اہلہ امام کی زبانی رسالہ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَأَحِبَّاءَهُ وَأَصْفِيَاءَ اللَّهِ وَأَوِدَّاءَهُ
انصار دین اللہ اونکی واسطی لکہا ہی اوسپر یہ ترقی ہی کہ معصوم نی کہا ای نقای الشہید بابی انتم
وامی یعنی ہماری ماں باپ تمپر ہون فدا ایسی قدر و منزلت کو زیادہ بڑہایا القاب طبتم وطابت
الارض التی فیہا دفنتم فیا لیتنی کنت معکم سی بی نیاز فرمایا وہ جری جنکی تلوار نی
تیس ہزار پیادہ اور سوار سی منہ نہین موڑا ایسی وہی مردان کارزار ہین جنہوں نی کوفہ اور شام کی
نامدار تیغ زنونکو مارکی چہوڑا وہ شیر بیشہ جرات جو فرزند اسد اللہ کی حمایت مین بڑہکی حملہ کرتی تہی
دلیر عرصۂ ہیبت کہ رفاقت مولا مین بہوکی اور پیاسی زخم کہا کے پر مرتی تہی وہ سرورگہ اونکی تیری پرچہونی کو
معراج قرب الہی باقی رہی ایسی تن پرور جو گہر بار لٹنی مین تخت و تاج شاہی کو پشت پا لگاتی تہی
بزم معرکہ رزم مین خاک و خونکو غازۂ رخسار تابناک جانتی تہی اور ہنگامہ جنگ مین تن کی
چاک چاک کو خلعت پوشی زرہبفت ہلاک باقی تہی شمع قامت پر اوای امامت کی سوختہ فامین
پروانہ جانباز نظر آتی گل صوت پر نہال رسالت کی عندلیب آسا ہزارون نیاز لاتی اوس جگہ کی
عبید و احرار کی ہر اول لشکر سی جنا مدار ہی کہ دونو جہان مین آزاد کیا اور مقتدای روزگار کی

چودہوین مجلس فضائل رفقای سید الشہدا اثنای شب و صبح روز عاشورا

مقدمۂ عسکر مین ہلال ماہ عزا ہی کہ چاند سا مکہڑا اوسکا خون شفق سی چمکتا میمنۂ اصحاب یمین مین
زہیر ابرار ہی پشت و پناہ اہل توحید اور میسرۂ انصار دین مین حبیب ذی وقار ہی دو دوستی شاہ
زمانی مین وحید رونق قلب سپاہ اور مین لعبت پیمبر کی فرزند لخت جگر علی اکبر سی دوبالا ہی نظم
نسق مین ساقۂ جنود مسعود اوس قائد جن و بشر کی وجود سی خیل انجم پر غیرت افزا ہی جلوۂ پنجۂ علم
نشان حیدر کرار عباس غازی کی ہاتہہ مین شکوہ عرش کبریا دکہلاتا ہی اور سواد صف جوانان
حسینی اور حجازی میدان وغا مین شعشعۂ نور خدا دور و نزدیک پہیلاتا ہی وہ فوج قلیل بہ
نوباوۂ خلیل کی نظر لطف و کرم رب جلیل تہی یہ مین دلیل راہ نجات کی قربان ہونیکو موجود جان بہ
روح جبرئیل و میکائیل تہی آسمان کو تمنا کہ زمین کربلا پر خاک ہو جاؤن جہ پہ کوکب ثابت قدم
جگہ ملین مہر و ماہ کو شوق تہی کہ گرانمایہ بلند اختر و نکو نظر بد نہ لگی ہم سپہر بلا ہو کی روبرو چلین روز
ازل اون سابرونکی فہرست کاتب قضا و قدر نی فرد حسنت پر لکہی تہی شاہ و سپاہ کی شوکت
جاہ عالم ذر مین انبیا و مرسلین کی آنکہہ سی پیشتر گذری تہی مرقی وعوتب ابن عباس علیٰ
ترک الحسین علیہ السلام فقال ان اصحاب الحسین لم ینقصوا رجلاً ولم یزیدوا
رجلاً نعرفهم باسمائهم من قبل شهودهم کتاب مناقب شہر آشوب مین روایت کی ہی
کہ کسی بار ندامت اور پشیمانی سی ابن عباس کو ملامت کی کہ کیون تمنی رفاقت امام حسین علیہ السلام
چہوڑ دی جو رتبہ فوز عظیم سی شہادت ملتی جواب دیا بدرستی کہ اصحاب سید ابرار رسول سی کوئی ہو تو
نہین ہو سکتا اور نہ اونمین ایک آدمی زیادہ ملایا جاتا شناختہ اور شمار کئی تہی وہ لوگ نام سی
اپنی آبا و اجداد کی اور لکہی ہوی لوح محفوظ مین قبل پیدایش و ایجاد کی مرقی وقال محمد بن
الحنفیة وان اصحابه عندنا لمكتوبون باسمائهم واسماء آبائهم ایسا ہی
محمد ابن حنفیہ نی فرمایا کہ سب انصار و رفقای امام ابرار کی نام اور آبا کی اسم ہماری ہان ہین لکہی

چودہویں مجلس حالات صبح عاشور افضائل اولاد عقیل و عباس رضی اللہ عنہما

جو دفتر و دایع ایمان میں بطور امانت خدا و رسول سے ملی ہیں لی عَنْ زِیَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی جَعْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ الْاَحْبَارِ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْ کِتَابِنَا شیخ صدوق نے امالی میں زیاد بن منذر سے نقل فرمائی ہی کہ سالم نے کہا کعب احبار ایک روز بیان کرتا تھا ہمنے یہ بات اپنی کتاب میں لکھی پائی ہی اَنَّ رَجُلًا مِنْ وُلْدِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ یُقْتَلُ وَلَا یَجِفُّ عَرَقُ دَوَابِّ اَصْحَابِہٖ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّةَ فرزندان محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے ایک جوان مظلوم اور بیکس مارا جائیگا کہ اوسکی ہمراہیوں کی مرکبوں کا پسینا نہیں سوکھنی پائیگا جب تک نزل جنت میں اوترینگا اور اہل بہشت کی حور اور غلماں کو مسرور و فرحت دیکھا فَمَرَّ بِنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ فَقُلْنَا ھٰذَا قَالَ لَا راوی کہتا ہی اس حال میں امام حسن علیہ السلام کا ہماری طرف سے گذر ہوا کعب سے پوچھا یہ ہیں وہ بزرگ بولا انکا پتا ہمیں نہیں ملتا فَمَرَّ بِنَا الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقُلْنَا ھُوَ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ تہوڑی دیر میں امام حسین علیہ السلام کو سامنی آتی دیکھا دریافت کیا جو تعریف کی تونی یہ وہی ہیں کہا ہاں قسم بخدا لی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَتُحِبُّ عَقِیْلًا قَالَ اِیْ امالی میں ابن عباس کی زبانی روایت کی ہی کہ ایک دن علی مرتضی نی رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ سے یہ بات پوچھی ہی ای رسول مقبول آپ تم عقیل میری بھائی کو دوست رکھتی ہو سبب فرما تو مجھکو خبر کیجئے قَالَ اِیْ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّہٗ حُبَّیْنِ حُبًّا لَہٗ وَحُبًّا لِحُبِّ اَبِیْ طَالِبٍ لَہٗ مخبر صادق نے ارشاد کیا ہاں واللہ ایسا ہی دو جہتسے اوسے بہت پیار آتا ہی ایک اوسکا ذاتی اخلاص محبوب ہے دوسری چچا ابیطالب کی خاطر سے وَاِنَّ وَلَدَہٗ لَمَقْتُوْلٌ فِیْ مَحَبَّةِ وَلَدِکَ فَتَدْمَعُ عَلَیْہِ عُیُوْنُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَتُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ یا علی اولاد عقیل تمہاری فرزند کی الفت و رفاقت میں ماری جائیگی اور اوسکی ذکر شہادت پر مومنین آنسو

چودہویں مجلس ذکر صبح عاشورا فضائل عباس علی و مراتب شہدا

بہاینگی ملائکہ مقربین اون لاشوں پر نماز پڑھینگی وفادار ادای حق طاعت پر اونکی درود بھیجینگے
ثم بکی رسول اللہ حتی جرت دموعہ علی صدرہ ثم قال الی اللہ اشکوا
ما تلقی عترتی من بعدی اس بیان حسرت ترجمان سی جناب رسولخدا بیتاب ہو کر روئی
یہانتک کہ انسو دیدہ حق بین کی جاری ہوئے فرمایا خالق سی جو اہلبیت کی شکایت کرونگا میری
جو اولاد کلفت اور برباد ہوگی وہ مصیبت ما لا کلام سی کہونگا مروی ہے عن الثمالی قال نظر علی بن
الحسین سید العابدین الی عبید اللہ ابن عباس بن علی بن ابیطالب علیہم
السلام فاستعبر ثمالی نے یہ حکایت پر درد اور محنت کی ایکروز علی ابن حسین علیہما السلام نے عبید اللہ
ابن عباس علی کی صورت دیکھی بی اختیار واقعہ کربلا یاد آیا آنکھوں میں اشک کا جوش ہوا ثم قال ما من
یوم اشد علی رسول اللہ من یوم احد قتل فیہ عمہ حمزۃ بن عبد المطلب
اسد اللہ و اسد الرسول پھر فرمایا رسول دوسرا پر کوئی دن سخت تر نہیں گذرا مانند غزوہ
احد کی کہ جسمیں اونکی چچا حمزہ ابن عبد المطلب شہید کیا اور اسد خدا و رسول مارا گیا وبعدہ یوم موتۃ
قتل فیہ ابن عمہ جعفر ابن ابیطالب اوسکی بعد روز محنت و غم ایام جنگ موتہ کا کہ ابن عم و
جعفر ابن ابیطالب اوس معرکہ میں شہید ہوگئے ثم قال ولا یوم کیوم الحسین اذ دلف الیہ
ثلاثون الف رجل یزعمون انہم من ہذہ الامۃ کل یتقرب الی اللہ عز وجل
بدمہ بعد ازان حضرت اور اندوہ زین العابدین نے بیان کیا کہ ہرگز نہیں دیکھا کوئی روز ماتم کی
اوری کی جانسوز و رقت افزا مثال عاشورا کے امام حسین علیہ السلام کو تیس ہزار اہل جفا نے گھیر لیا اور دعوی کہ
تھی امت میں مسلمان ہونیکا اور ہر ایک اونکے خون بہانے ہی بہانہ ڈھونڈتا تھا قرب خدا کا وھو
باللہ یذکرہم فلا یتعظون حتی قتلوہ بغیا و ظلما و عدوانا وہ حضرت اونکو اللہ کی
نصیحت کرتی ہر چند موعظہ اور نصیحت سناتی مگر لشکر اشقیا اپنی جہل سی باز نہ آیا کہ بہت ظلم اور فساد

چودھویں مجلس ذکر صبح عاشورا فضائل عباس علی و مراتب شہدا

طغیان سے فرزند پیمبر کو مارا ثم قال رحم اللہ العباس فلقد آثر و ابلیٰ و فدیٰ اخاہ
بنفسہ حتیٰ قطعت یداہ پھر کہا اللہ رحمت کرے عباس کو کہ اپنے اہل و عیال کو بلا میں بھائی
نثار کیا حمایت اور نصرت و وفا میں جان سے ہاتھ اوٹھایا کہ دونو شانے تیغ ستم سے کٹ گئے جسم اطہر زخم
بدن پر لگے تا کہ پیاسے سیدھم ہوئے فابدلہ اللہ عز و جل بہما جناحین یطیر بہما مع الملائکۃ
فی الجنۃ کما جعل لجعفر بن ابی طالب پس واہب العطایا نے عباس کے چچا کو دونوں ہاتھوں کے عوض
دو بال و پر جواہر عنایت کئے ہیں کہ فردوس بریں میں ہمراہ ملائکہ اونہیں پرواز کرتے پھرتے ہیں جیسے کہ
دو پر کہ دئیے ہیں جعفر ابن ابیطالب کو بدلے ہاتھوں کے و ان للعباس عند اللہ تبارک و تعالیٰ
منزلۃ یغبطہ بہا جمیع الشہداء یوم القیامۃ بدرستی کہ واسطے عباس علی کے حضور
پروردگار میں اور بہت مراتب ہیں اعلیٰ کہ روز حشر سارے شہدا کو مشاہدے سے اوس کے غبطہ ہوگا
عن ابن عمارۃ عن ابیہ عن ابی عبد اللہ قال قلت لہ اخبرنی عن اصحاب الحسین
علیہ السلام و اقدامہم علی الموت کتاب علل شرایع میں ابن عمارہ راوی اپنے باپ سے
روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے ابی عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے یہ بات پوچھی ہے خبر دو اصحاب
امام حسین علیہ السلام سے جو واقعہ کربلا میں گذرا اور ان کا مرنے کی واسطے بڑھنا کیونکر ہوا تھا فقال
انہم کشف لہم الغطاء حتیٰ رأوا منازلہم من الجنۃ فرمایا اون کی چشم سے
حجاب درمیان اوٹھ گئے ہیں تا کہ دیکھیں ہر ایک نے اپنی مقام جنت میں تو ہی فکان الرجل
منہم یتقدم الی القتل لیبادر الی حوراء یعانقہا و الی مکانہ من الجنۃ
یہی بیقرار کیا باعث ہوا کہ ایک دوسرے پر سبقت کرتا یا کہ جلدی جان تن سے نکلے
فردوس بریں میں حور سے گلے ملے اپنی جگہ سکان میں جاؤں گل نعیم خلد و قصر عالی میں
امالی عن الثمالی قال قال علی بن الحسین علیہما السلام کنت مع ابی

چودہویں مجلس کہ صبح عاشورا نمایش مراتب شہدا

فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي قُتِلَ فِي صَبِيحَتِهَا کتاب حِلَلُ الشَّرَائِعِ میں ثمالی سے روایت کی ہے کہ اونے کہا امام زین العابدین علیہ السلام سے یہ حدیث سماعت کی ہے حضرت نے فرمایا میں اپنے والد کے پاس تھا جس رات کی صبح کو جناب نے درجہ شہادت پایا فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ هٰذَا اللَّيْلُ فَاتَّخِذُوهُ جُنَّةً فَإِنَّ الْقَوْمَ إِنَّمَا يُرِيدُونَنِي وَلَوْ قَتَلُونِي لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ فِي حِلٍّ وَسَعَةٍ میں کانوں سے یہ کلام کو سنا کہ وہ حضرت اپنے یاران باوفا سے ارشاد کیا اس رات میں اندھیرا چھایا ہے کوئی کسی کو نہیں دیکھتا ہے ہر ایک دوسرے رفیق کا ہاتھ پکڑ لو جدھر جا ہو میرے لشکر سے نکل کے چلے جاؤ میں اپنی بیعت تمہاری گردن سے اوٹھالی خوشی اور رضا سے تمہارے رفاقت کی اجازت دی ہے اس سبب سے کہ یہ سب لوگ میرے خواہاں ہیں اور پے در پے اپنے یاد کی آتی فرمان ہیں جب مجھے قتل کرینگے پھر کسی کی تلاش میں نہ رہینگے فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا يَكُونُ هٰذَا أَبَدًا اون سعادتمندوں نے یکبارہ انکار کیا اور کہا قسم خدا کی ایسا ہرگز نہ ہو گا جو ہم آپکو تنہا چھوڑ دیں اور پھر دنیا میں جیتے پھریں فَقَالَ إِنَّكُمْ تُقْتَلُونَ غَدًا كُلُّكُمْ وَلَا يُفْلِتُ مِنْكُمْ حضرت نے کہا کہ تم سب کل ماری جاؤگے ایک آدمی بھی موت سے نجات نہ پاؤگے قالوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي شَرَّفَنَا بِالْقَتْلِ مَعَكَ ساری انصار و اقربانے جواب دیا کہ زہے نصیب ہمارے تمہاری ساتھ شہادت ملے تو یہ کرم ہے خدا کا فَقَالَ لَهُمْ ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ وَانْظُرُوا شاہ اولیا نے جب اونکا امتحان کر لیا تو فرمایا کہ اب ثابت قدم رہنا ذرا سر کو اونچا کرو ہر ایک اپنے مقام عالی کو دیکھو فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ إِلَىٰ مَوَاضِعِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ مِنَ الْجَنَّةِ پس وہ نیکبخت اور بزرگوار ہوئے ہر واحد اپنے درجہ رفیعہ جنت اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیے وَهُوَ يَقُولُ لَهُمْ هٰذَا مَنْزِلُكَ يَا فُلَانُ وہ ہادی سبل نجات نام لیکر ہر شخص کا اوسی بتاتے کہ یہ تیرا گھر ہے ای فلان خلد میں پاوے گا فَكَانَ الرَّجُلُ يَسْتَقْبِلُ الرِّمَاحَ وَالسُّيُوفَ بِصَدْرِهِ وَوَجْهِهِ لِيَصِلَ إِلَىٰ مَنْزِلَتِهِ مِنَ الْجَنَّةِ یہ باعث اونکے شوق شہادت کا ہوتا تھا ہر کوئی نیزہ اور تلوار کا زخم سینہ و سر پر کھاتا تھا کو بڑھتا تا کہ جلدی گردن کٹا کر بہشت بریں میں

چودھوین مجلس امام پر پانی بند کرنا عمر کا پشت خیمہ کنوان کھودنا اور مشکین بھرنا عباس کا

جائی حور ونکو گلی سی لگائی نعیم جاودان ہین جہین پائی فی الحقیقت محبت اور الفت اسی کہتی ہین اور
اہل مودّت جان و مال کو بیدریغ رکھتی ہین خوشا حال اوسکا جو راہ دوستی عترت رسالت مین ثابت قدم ہای
اور واسطی خوشی کی اظہار مسرت اور عزا مین نالہ و غم کری ایّام ماتم کو اہلبیت رسول کی رونی پیٹنی مین
گذرانی شام و صبح بساط اندوہ پر واسطی امام حسین علیہ السلام کی خاک چھانی و حسرتا کہ زاری اور بیقراری
کی ون آئی چاہیی سیم سوگواری کو ہر محب بجالائی نظم لمولفہ یاد آتی ہی جہان شہ کی مصیبت مجکو
آہ و فریاد سی ہوتی نہین فرصت مجکو دل تڑپتا ہی غم و درد سی بسمل کی مثال جب کیا ذکر حسین آگئی
رقت مجکو نام پر قاسم و عباس و علی اکبر کی فرط اندوہ مین ہی جوش کی حالت مجکو رہ مین ہر گاہ کوئی
خستہ مسافر دیکھا دہیان مین آئی وہین شاہ کی غربت مجکو دلمین آیا جو کہین پیاسی کا مولا کی خیال
پانی پینی سی نہین ہوتی ہی راحت مجکو بخت و اقبال کی تا ہید ہو ناظم پھر ہی کربلا کی جو میسّر ہو زیارت مجکو

مجلس مصائب روز عاشورا و لشکر آرائی حضرت و شہادت حر باوفا

صف آرایان سپاہ نالہ و ابتہال و طرفداران شاہ اندوہ و ملال دلاوران ثابت قدم واقعہ مصیبت
و مجاہدان سر فروش معرکہ رقت غازیان میدان زاری و ماتم و پیش تازان نشان سوگواری و الم در
امتحان نوحہ و بکا مین یون سینہ سپر ابتلای عزا ہوتی ہین کہ جب سپاہ فراوان راہ خدا کا لشکر یزید کی اور پہنچا
اور جنود مردود ابن زیاد کا چارون طرفسی ہجوم و غوغا ہوا تب امتحان نام آوران اصحاب نے جیسا
باوفا کا جائزہ لیا اور سوالیان صدق و صفا نے ایثار مال و جان کا اقرار ثابت کیا و در کتاب
ابن زیاد فی الاخر الیہ ان حل بین الحسین و اصحابہ و بین الماء فلا یذوقوا منہ
قطرۃ کما صنع بالتقی عثمان بن عفان عمر سعد کو اوس جلاد کا نامہ پہونچا کہ امام حسین علیہ السلام
اور اصحاب حضرت پر پانی بند کرنا ضرور اور ایک قطرہ پینی کو نہ دینا جیسا کہ پیاسا عثمان ابن عفان کو رکہا

چودہویں مجلس امام پر پانی بند کرنا عمر کا پشت خیمہ کنواں کھودنا عباس کا مشکیں بھر لانا

فبعث ابن سعد فی الوقت عمرو بن الحجاج فی خمسمائة فارس فنزلوا على الشريعة
وحالوا بين الحسين واصحابه (بين الماء ومنعوهم) ان يسقوا منه قطرة اوس نے بہیجا فی الفور عمرو بن حجاج کو
پانسو سوار دیکر بہیجا تاکہ نہر فرات کی گہاٹ میں سپاہ امام حسین علیہ السلام کو پانی بہرنے سے روکا اور یہ
قبل قتل الحسين عليه السلام بثلاثة ايام یہ بندش پانی کی جب ہوئی تین روز شہادت سے
پہلے امام حسین علیہ السلام کی ساتویں محرم تہی واشتد العطش بالحسين واصحابه راوی کہتا ہے کہ جس گاہ
امام حسین علیہ السلام اور اونکی صحابہ پر عطش کا غلبہ ہوا خیمۂ حرم محترم میں عورات واطفال کو پیاس نے
بیتاب کیا فاخذ الحسين فاساً فسار الى وراء خيمة النساء فخطا فی الارض تسع عشرة خطوة
نحو القبلة اوس وقت امام بحر وبر ایک کلنگ لیکی پشت سراپردہ اہلبیت کو آئے اور حضرت نے انیس قدم
گنکر جانب قبلہ کے بڑہائے ثم حفر هنالك فنبعت له عين من الماء العذب دست حق
پرست سے وہ کلنگ زمین پر مارا تہوڑا کہودا تہا جو فرزند ساقی کوثر کی اعجاز سے آب شیرین کا چشمہ نکلا
فشرب الحسين عليه السلام وشرب الناس باجمعهم وملؤا اسقيتهم
ثم غارت العين فلم ير لها اثر اوس تشنہ کام زلال شہادت اور تمام سپاہ و اہلبیت نے
وہ پانی پیا مشکیں بھر لیں دواب کو بھی سیراب کیا پھر وہ چشمہ ایسا غائب ہوا کہ آیندہ کبھی نشان اوس کا
نہ دیکھا وبلغ ذلك ابن زياد فارسل الى عمر بن سعد بلغني ان الحسين يحفر
الآبار ويصيب الماء فيشرب هو واصحابه یہ ماجرا پانی اور چشمہ کا جو گوش ابن زیاد میں
پہونچا بہت جوش عتاب اور خطاب سے عمر سعد کو پیام بہیجا میں سنا ہے کہ امام حسین کنواں کہود کے پانی
نکال کر آپ اور اونکے اصحاب پیتے ہیں فانظر اذا ورد عليك كتابي فامنعهم من
حفر الآبار ما استطعت وضيق عليهم ولا تدعهم يذوقوا الماء پس خبردار ہو جہانتک
ممکن ہو پانی چاہیے کہ تدارک محاصرہ اور تضیق اوقات پیش آئے جہانتک ہو سکے کنواں کہودنے

٣١٠

چودھویں مجلس امام پر پانی بند کرنا عمر کا نہر سے عباس کا مشکیں بھر لانا پشت پر کٹوان کھونا

منع کرنا اور ایسا تنگ پکڑنا کہ قطرہ پانی پینی نہ دینا وَافْعَلْ بِهِمْ كَمَا فَعَلُوا بِالزَّكِيِّ عُثْمَانَ

سکو پیاسا مارنا جیسا کہ عثمان زکی سے اعدائی نی فَضَيَّقَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَيْهِمْ غَايَةَ

التَّضْيِيقِ راوی کہتا ہی اسکی بعد عمر سعد نی بہت سخت گیری کی اور لشکر سرور میں ایک بوند

پانی کی پہنچنی نہ دی فَلَمَّا اشْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَيْنِ دَعَا بِأَخِيهِ الْعَبَّاسِ فَضَمَّ إِلَيْهِ

ثَلَاثِينَ فَارِسًا وَعِشْرِينَ رَاجِلًا وَبَعَثَ مَعَهُ عِشْرِينَ قِرْبَةً ہرگاہ امام اور سرور ناس پر

پیاس کا غلبہ ہوا برادر باجان برابر عباس دلاور کو بلایا فرمایا ای بھائی میں مشک اور کچھ سوار

اسپ شتر کی لیجاؤ سب تشنہ لب مرتی ہیں پانی لا کی پلاؤ فَأَقْبَلُوا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ حَتَّى دَنَوْا

مِنَ الْفُرَاتِ وہ غضنفر اپنی ہمراہی کی شب تاریک میں بڑہا تاکہ نہر فرات کی ساحل پہ وارد ہوا

فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَجَّاجِ مَنْ أَنْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ قَالَ هِلَالُ

بْنُ نَافِعٍ الْبَجَلِيُّ ابْنُ عَمٍّ لَكَ جِئْتُ أَشْرَبُ مِنْ هَذَا الْمَاءِ اندہیری میں گلان نہر کی

عمرو ابن حجاج نی پوچھا تم کون لوگ ہو ایک شخص ہلال بن نافع انصار امام حسین علیہ السلام سی

وہ بولا تیری چچا کا بیٹا میں آیا ہوں تہوڑا پانی پینی کو چاہتا ہوں فَقَالَ عَمْرٌو اشْرَبْ هَنِيئًا

فَقَالَ هِلَالٌ وَيْحَكَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَشْرَبَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَنْ مَعَهُ يَمُوتُونَ

عَطَشًا عمرو نی کہا تمہیں گوارا ہو پینا ہلال نی جواب دیا وای او پر تیری ای دشمن خدا مجھی پانی کی اجازت

دیتا ہی اور امام حسین فرزند علی مرتضی علیہما السلام کو مع رفقا پیاسا مارتا ہی فَقَالَ عَمْرٌو صَدَقْتَ

وَلَكِنْ أُمِرْنَا بِأَمْرٍ لَا بُدَّ أَنْ نَنْتَهِيَ إِلَيْهِ عمرو چلایا سچ کہتا ہی لیکن جو حکم دیا وہ ہمیں بجا لانا ہی

فَصَاحَ هِلَالٌ بِأَصْحَابِهِ فَدَخَلُوا الْفُرَاتَ وَصَاحَ عَمْرٌو بِالنَّاسِ وَاقْتَتَلُوا قِتَالًا

شَدِيدًا ہلال پکارا ہمراہیوں سی جلدی فرات میں دوڑ کی پانی بھر لینا عمرو نی لشکر شقی کو للکارا غرض آ

بڑہنی نہ دینا فَكَانَ قَوْمٌ يُقَاتِلُونَ وَقَوْمٌ يَمْلَئُونَ حَتَّى مَلَئُوهَا وَلَمْ يُقْتَلْ مِنْ أَصْحَابِ

چودھوین مجلس عمر کا امام پر پانی بند کرنا نہر سی عباس کا مشکین بھر لانا پشت خیمہ کنوان کھودنا

الحسین احدٌ پس عباس نہنگ دریای شجاعت آگی بڑھے تا اطم جنگ مین موج آب تیغ دکھائی ہی
تا کہ رفقا مشکین بھر کے نہر سی باہر نکلی آپس مین رد و بدل کی ہتھیار بہت چلے لاکن اس لڑائی مین کوئی
ملازمان امام سی مارا نہ گیا گوہر مراد شناوران بحر سعادت کے ہاتھ آیا ثم رجع القوم الی معسکرہم
فشرب الحسین و من کان معہ ولذالک سمی العباس السقا اپنی لشکرگاہ مین
صحیح و سالم جب غازیونکا ورود ہوا اوس پانی کو شاہ تشنہ لبان امام حسین علیہ السلام اور ساری
اندر باہر کی زن و مرد نی پیا اسیواسطی عباس علی کا نام سقہ کہا ہی کہ شب عاشورا کو پانی لا کی
اہل حرم کو سیراب کیا ہی ثم خرج الحسین الی اصحابہ فامرہم ان یقرب بعضہم بیوتہم
من بعض فیستقبلوا القوم من وجہ واحد پھر وہ سردار شہیدان حق نی اپنی اصحاب کو
قدم بڑھایا اور خیمہ اوکھاڑنی آپس مین ملا کی برپا کرنی کو امر کیا تا آمد و رفت عدو ایک جانب ہو کر
پیچھی اور داہنی بائین راہ باقی نرہی مبادا وہ اشقیا حرم سرا پر ہجوم لائین غارت اسباب و بیحرمتی
اہلبیت پیش آئین و رجع الی مکانہ فقام اللیل کلہ یصلی و یستغفر و یدعوہ
و یتضرع و قام اصحابہ کذالک یدعون و یصلون و یستغفرون پس امام عالیمقام
پھر کی اپنی خاص مکان اشرف مین گئی ساری رات سجادہ عبادت پر مصروف نماز اور استغفار و دعا تھا
کبھی قیام صلاۃ پر قدم بڑھاتی گاہی مناجات کو ہاتھ اوٹھاتی اوس پیشوای دین کی ایسی ہی اصحاب
یقین تہی کہ ہر دم مشغول طاعت رب العالمین ہوئی دو لیالی جمعہ دختران ہر ایک توالی غم اور آفت سے
کہ شہیدیم موالی اہلبیت نی وہ شکستہ حالی کی راتین کبھی نہ دیکھین ایک نوزدہم ماہ رمضان جسمین ام کلثوم بیدار ہی
رکوع و قیام پدر سی بیقرار تہین دوسری شب پرتعب عاشورا کہ زینب خاتون ملاحظہ نماز و قرأت
برادر سی یہ باتین کہاتین کہ ہای ہای یہ بدن نازپروردہ رسالت پناہی جو یاد الٰہی مین جان سی
[illegible] ہی کل زخمونکا فگار ہوگا اور یہ سر و گردن جو سینہ بتول پر پلا ہی نیزوں [illegible] مین خم ہوتا ہی

قال فخرّ أبو عمرو ساجداً وبكى ثم قال سل
قلت رأيت ابن أبي محمد عليه السلام فقال
أي والله ورقبته مثل ذا وأومى بيده
عنقه فقلت له قد بقيت واحدة فقال
هات قلت الاسم قال محرم عليكم أن تسألوا
عن ذلك ولا أقول هذا من عندي فليس لي
أن أحلل ولا أحرم ولكن عنه عليه السلام
فإن الأمر عند السلطان أن أبا محمد عليه
السلام مضى ولم يخلف ولداً وقسم ميراثه
وأخذه من لا حق له وصبر على ذلك وهو ذا
عياله يجولون وليس أحد يجسر أن يتعرف
إليهم أو ينيلهم شيئاً وإذا وقع الاسم وقع الطلب
فاتقوا الله وأمسكوا عن ذلك

چودہویں مجلس شکر آرائی سید الشہدا روز عاشورا

مَعَهُ اِثْنَانِ وَثَلَاثُوْنَ فَارِسًا وَاَرْبَعُوْنَ رَاجِلًا وَقَالَ السَّيِّدُ رُوِیَ عَنِ الْبَاقِرِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُمْ كَانُوْا خَمْسَةً وَاَرْبَعِيْنَ فَارِسًا وَمِائَةَ رَاجِلٍ حضور مسعود میں اوس
بزرگوار کی تیس اور دو سوار اور چالیس پیادونکا شمار ہوا۔ پھر دوسری روایت میں سید مرتضیٰ نے
امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ چالیس اور پانچ سوار اور سو پیادونکا پرا تھا جو عرصۂ امتحان میں دینی
ثابت قدم تھا فَجَعَلَ زُهَيْرَ بْنَ الْقَيْنِ فِيْ مَيْمَنَةِ اَصْحَابِهِ وَحَبِيْبَ بْنَ مُظَاهِرٍ فِيْ مَيْسَرَةِ
اَصْحَابِهِ اوس وقت بادشاہ جلیل اور فخر ذریۂ جلیل نے اپنی سپاہ قلیل کو موافق رویۂ جدال ترتیب دیا
اور تکمیل قواعد جنگ سے مقدمہ اور ساقۂ میدان قتال میں انتظام کیا۔ میمنہ اصحاب میمون کو زہیر ابن
قین کی دم سے زینت بخشی اور میسرۂ احباب باصواب میں حبیب ابن مظاہر کی قدم سے رونق دی
وَاَعْطٰى رَايَتَهُ اَخَاهُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ علم ہدایت پرچم اپنے بھائی عباس علی کو
عنایت فرمایا اور اس شان جاہ وحشم سے اونکا رتبہ حمزہ وجعفر کی شان سے دوبالا ہوا وَجَعَلُوا الْبُيُوْتَ
فِيْ ظُهُوْرِهِمْ وہ پیشوای دوجہان پیادہ وسوار کی صفیں باندھ کے کھڑی ہوئی اور خیام حرم محترم اپنی
پشت کی پیچھے کئی وَاَمَرَ بِحَطَبٍ وَقَصَبٍ كَانَ مِنْ وَرَاءِ الْبُيُوْتِ اَنْ يُتْرَكَ فِيْ خَنْدَقٍ
كَانَ قَدْ حُفِرَ هُنَالِكَ وَاَنْ يُحْرَقَ بِالنَّارِ مَخَافَةَ اَنْ يَاْتُوْهُمْ مِنْ وَرَائِهِمْ امام دین پناہ
ملاذ انس ودرگاہ کو امر کیا تا سراپردۂ عصمت کے تین طرف خندق کھودیں اور انبار ہیزم اور خس
سے اوسے بھر دیں اور آگ سے اوسکو سلگائیں جب اس سے ہیزم کی تیز آگ... قتال میں اشتعال پایا اور میدان رزم تا
طغیان سے گرم ہوا تو کہیں خندق میں جو کہا تھا آگ سے جلانی کو حکم دیا اس اندیشے میں یہ تدبیر کی جو
آسیب دشمن سے چین میں مبادا وہ اشقیا پشت سرخواہ پہلو سے حملہ کریں وَاَصْبَحَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ
فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقِيْلَ يَوْمُ السَّبْتِ فَعَبَّا اَصْحَابَهُ وَخَرَجَ فِيْمَنْ
مَعَهُ مِنَ النَّاسِ نَحْوَ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ عَلٰى مَيْمَنَتِهِ عَمْرَو بْنَ الْحَجَّاجِ وَعَلٰى مَيْسَرَتِهِ

چودھوین مجلس لشکر آرائی سید الشہدا و عمر سعد پر جفا

شمر ذی الجوشن او سدن جو روز جمعہ تہا اور قول ضعیف سے ہفتہ بہی کہا ہے عمر سعد نے دشت
نبرد مین سپاہ روسیاہ کا یون انتظام قرار دیا کہ غول میمنہ مین عمرو بن حجاج کو اور انبوہ میسرہ پر شمر
نابکار کو سردار کیا وعلی الخیل عروۃ بن قیس وعلی الرجالۃ شبث بن ربعی سواروں پر
عروہ ابن قیس کو افسر بنایا اور پیادوں کا شبث ابن ربعی کو ہندوست بنایا واعطی الرایۃ دریدا
مولاہ وکانوا نیفا علی اثنین وعشرین الفا وفی روایۃ عن الصادق علیہ
السلام ثلاثین الفا علم ضلالت شیم درید اپنی غلام کو سونپا اور اس طیاری لشکر سے قال آل
رسالتین پڑہا ایک روایت مین بیس اور دو ہزار اشرار کا مجمع لکہا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام کی
زبانی تیس ہزار کو ذکر کیا ہے اسقدر فوج کہ مانند سیل کے ہسار میدان مین موج زن ہوئی فقط ایک سبط
رسول اور زادہ بتول کی سمت سے جدا کرنے کی لیے وارد رن ہی تمام صحرا و بیابان سوار اور پیادہ سے
نظر آتا ہر شقی و دغل باز نے جوانان آل نبی کی تلوار اور نیزہ چمکاتا آواز دہل اور نقارہ سے دل اہلبیت
دہل جاتا شور و غوغا سنکے وہم سینے مین نہ سماتا خیمون مین پانی کی نایابی سے چہوٹی بڑون پر پیاس کا
ہر طرف خندق مین آگ جو بہڑکی تو گرمی نے ہوش پراگندہ کیا وہ بچونکا آفت سے گہبرانا دریافت گیا
عورتکا در پر ہجوم الا ثم دعی الحسین علیہ السلام براحلتہ فرکبہا ونادی باعلی
صوتہ یا اہل العراق وجلہم یسمعون جب دو لشکر مین مقابلہ نوبت کا ہوا اسلام د
ساستار رزم و پیکار مین کہا ایک دوش سید ثقلین حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی سواری کا ناقہ
صبا رفتار منگایا اور اسکی پشت پر جلوہ فرما کی شان سید سے کہ ایسی معرکہ کارزار مین بڑہا یا مثال آفتاب
نصف النہار درمیان میدان کہڑی ہو کی آواز بلند سے پکارا انصتوا غضنفری شوکت سے و بدبہ سکندری
ساری اون بدبختون کو للکارا کہا ای امت بیدین ذرا ٹہرو گوش ہوش سے میرا کلام سنو تا الغواء
آتش قہر خدا مین مجلو ثم حمد اللہ واثنی علیہ وصلی علی النبی فلم یسمع متکلم قط

۴۱۵

ذكر الاخبار الواردة عن آبائه عليهم السلام في ذلك سوى ما ذكرناه فيما تقدم من الكتاب حذفنا اسانيدها طلبا للاختصار من ارادها فليطلبها من كتاب اكمال الدين للشيخ ابي جعفر ابن بابويه قدس الله روحه فما جاء عن النبي صلى الله عليه وآله في ذلك ما رواه جابر بن عبد الله الانصاري

چودھویں مجلس شکر آرائی روز عاشورا و ادای خطبہ سید الشہدا

قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اَبْلَغَ فِي مَنْطِقٍ مِنْهُ بعد ازان اوس فرزند وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى جنبِ مصطفیٰ

بلاغت میں حمد و ثنای الٰہی کا خطبہ پڑھا اور خیر الورٰی نبی ہدیٰ کی نام پر تحفۂ سلام اور درود بھیجا کہ ایسا

قبل میں کسی گوینده نے ہرگز انشا نہیں کیا تھا اور نہ پھر کبھی ویسا اچھا حق آشنا سماعت میں آئیگا تب فرمایا

اَمَّا بَعْدُ فَانْسُبُوْنِي وَانْظُرُوْا مَنْ اَنَا ثُمَّ ارْجِعُوْا اَنْفُسَكُمْ وَعَاتِبُوْهَا فَانْظُرُوْا

هَلْ يَصْلُحُ لَكُمْ قَتْلِيْ وَانْتِهَاكُ حُرْمَتِيْ پھر فرمایا ای گروہ پر دغا کیا مجھی بھلا دیا اب میری حال و نسب میں

بتوجہ دیکھو میں کون ہوں اپنی گریبان میں منہ ڈالو ذرا انفس شقی کو ملامت کرو آیا جائز ہی کہ ظلم

ستم سی مجھی مارو اور میری حرم محترم و ذریت پیغمبر کو لوٹو جو اہلبیت مصطفیٰ و عترت رسول کو مستور

رکھو اَلَسْتُ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكُمْ وَابْنَ وَصِيِّهِ وَابْنِ عَمِّهِ وَاَوَّلِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُصَدِّقِيْنَ

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ آیا میں تمہاری نبی رحمت کی دختر کا خلف اور وصی و ابن عم سید البشر کا پسر نہیں

جو پہلی سب مومنین سی ایمان لایا حبیب خدا کو تصدیق کیا اوسکا دلبر نہیں ہوں اَوَلَيْسَ حَمْزَةُ سَيِّدُ

الشُّهَدَاءِ عَمِّيْ اَبِيْ اَوَلَيْسَ جَعْفَرُ الطَّيَّارُ فِي الْجَنَّةِ بِجَنَاحَيْنِ عَمِّيْ آیا تم نہیں جانتی کہ حمزہ سید الشہدا

میری والد کی چچا ہیں کیا نہیں پہچانتی کہ جعفر طیار بہشت میں پرواز کرنیوالی میری عم با وفا ہیں اَوَلَيْسَ

فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ اُمِّيْ اَوَلَيْسَ الْحَسَنُ الْمُجْتَبٰى اَخِيْ کیا فاطمہ زہرا سیدۃ النسا بنت محمد مصطفیٰ مادر گرامی

نہیں کیا حسن مجتبیٰ سبط شاہ انبیا میرا برادر بھائی نہیں اَوَلَمْ يَبْلُغْكُمْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيَّ

وَفِيْ اَخِيْ هٰذَانِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ کیا تمکو یہ شرف و کرامت کی خبر نہیں پہونچی

حدیث پیغمبری میری اور برادر نامور کی حق میں کہی کہ یہ دونو سردار جوانان اہل جنت میں اور سید

یاری برگزیدہ رب العزت ہیں فَاِنْ صَدَّقْتُمُوْنِيْ بِمَا اَقُوْلُ فَاِنَّهُ الْحَقُّ فَلِمَ تَتْرُكُوْنِيْ وَلَا تَعْرِفُوْنِيْ

پس اگر تمہی میرا قول باور آیا ہی تو کیوں مجھی بیچارہ بے یار و مددگار چھوڑا وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ فَاِنَّ فِيْكُمْ

مَنْ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ اَخْبَرَكُمْ اگر ان باتوں میں فرق جانتی ہو تو اونسی جو خبر دیں گی اُن کو

چودہوین مجلس حسب احتیاج سید الشہدا روز عاشورا

اِسْأَلُوا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ وَاَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ وَسَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
السَّاعِدِيَّ وَزَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ وَاَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يُخْبِرُوْكُمْ اَنَّهُمْ سَمِعُوْا هٰذِهِ
الْمَقَالَةَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِيْ وَلِاَخِيْ اَمَا فِيْ هٰذِهٖ حَاجِزٌ لَكُمْ عَنْ سَفْكِ دَمِيْ
پوچھو صحابہ نبوی سے جنہون نے یہ کلام خاتم المرسلین سے سنا ہے اور یہ سب ہماری مرتبہ توقیر وعزت کو
دیکھا ہے آیا ان فضایل اور بزرگی سے جو حاصل ہے مجھے مانع نہین کوئی بات ایسی نہین جو مزاحم تمکو ہو
فَقَالَ لَهُ شِمْرٌ هُوَ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ اِنْ كَانَ يَدْرِيْ مَا يَقُوْلُ شمر شریر بولا کہ امام
حسین علیہ السلام عبادت شک مین کرتے ہین اور ہم اونکا کلام نہین سمجھتے کیا کہتے ہین ثُمَّ قَالَ
لَهُمُ الْحُسَيْنُ فَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِنْ هٰذَا اَفَتَشُكُّوْنَ اَنِّيْ ابْنُ بِنْتِ نَبِيِّكُمْ بعد اوسکے
امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ایہا الناس اگر اس مین شک رکھتے ہو آیا اپنی بنت رسول کا بیٹا
مجھے نہین پہچانتے ہو فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ابْنُ بِنْتِ نَبِيٍّ غَيْرِيْ فِيْكُمْ وَلَا فِيْ
غَيْرِكُمْ واللہ کہ مشرق سے مغرب تک درمیان تمہاری سوای میری کوئی فرزند دختر پیغمبر نہین ہے
اور ساری جہان مین اگر تلاش کرو سبط مصطفٰی نہ دوسرا پاؤ گے وَيْحَكُمْ اَتَطْلُبُوْنِّيْ بِقَتِيْلٍ مِنْكُمْ
قَتَلْتُهُ اَوْ مَالٍ لَكُمْ اسْتَهْلَكْتُهُ اَوْ بِقِصَاصٍ مِنْ جِرَاحَةٍ پھر کہا وای تمپر کیا گروہ
کا مین نے تمہارا کوئی عزیز مارا ہے جو اوسکا خون بہا لینے کو میرے قتل پر مستعد ہوئے ہو یا کسی کا مال
تصرف مین لیا ہے یا کسیکا بدن میری ہاتھ سے مجروح ہوا ہے جو اوس قصاص کو اپنی سے چاہتے
ورنہ بے سبب آل نبی پر کیون دست جفا اٹھاتے ہو فَاَخَذُوْا لَا يُكَلِّمُوْنَهُ پس وہ سپاہ شمر
خاموش ہو رہے جواب امام مین کچھ نہ بولے فَنَادٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا شَبَثَ بْنَ رِبْعِيٍّ
يَا حَجَّارَ بْنَ اَبْجَرَ يَا قَيْسَ بْنَ الْاَشْعَثِ يَا يَزِيْدَ بْنَ الْحَارِثِ اَلَمْ تَكْتُبُوْا اِلَيَّ اَنْ قَدْ اَيْنَعَتِ
الثِّمَارُ وَاخْضَرَّتِ الْجَنَابُ وَاِنَّمَا تَقْدَمُ عَلٰى جُنْدٍ لَكَ مُجَنَّدَةٍ اوس وقت حجت کردگاری

چودہویں مجلس احتجاج سید الشہدا نزول نصرت کا روز عاشورا

کوفہ کا نام لیکر پکارا یا شبث و یا حجار و یا قیس و یا یزید تمنی مجھی نہیں لکھا تھا کہ درخت میوہ کے لائے ہیں
اور سبزہ بیابان و صحرا لہرائے ہیں لشکر آپکی لئی مہیا ہوئی ہیں جلد آؤ کہ ہم تمہاری انتظار نصرت میں
دیکھ رہی ہیں فَقَالَ لَہُ قَیْسُ بْنُ الْاَشْعَثِ مَا نَدْرِیْ مَا تَقُوْلُ وَلٰکِنْ اَنْزِلْ عَلٰی حُکْمِ
مِنْ بَنِیْ عَمِّکَ فَاِنَّہُمْ لَنْ یُّرِیْدُوْا بِکَ اِلَّا مَا تُحِبُّ قیس بی حمیت بولا میں ان باتوں کو
نہیں جانتا تمکو مناسب ہی اپنی ابن عم امیر کوفہ و شام کی طاعت کرنا کہ اونسی جو چاہو گی وہ بجا
برائی اور مکروہ طبع کی ابدانہ اوٹھاوی گی فَقَالَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا وَاللّٰہِ لَا اُعْطِیْکُمْ
بِیَدِیْ اِعْطَاءَ الذَّلِیْلِ وَلَا اُقِرُّ لَکُمْ اِقْرَارَ الْعَبِیْدِ اوس خلیفۂ الٰہی نی ارشاد کیا بخدا ہرگز
تمہاری ہاتھ میں اپنی جان کو نہیں سونپتا مردان رذیل سی ذلت گوارا نہیں کرتا مثال غلاموں کی اقرار
بندگی نہیں لاتا ثُمَّ نَادٰی یَا عِبَادَ اللّٰہِ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ وَاَعُوْذُ
بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مِنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ثُمَّ اِنَّہُ اَنَاخَ رَاحِلَتَہُ بعد ازاں
حافظ قرآن ناطق نی یہ آیت تلاوت کی اور عنان ناقہ سواری اپنی رفقائی حق کی طرف پھیری
ثُمَّ اِنَّ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَعَا بِفَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْمُرْتَجِزِ فَرَکِبَہُ وَعَبَّا اَصْحَابَہُ
پھر امام حسین علیہ السلام نی مرتجز نام گھوڑا نانا رسول خدا کا منگایا پشت پر سوار ہوکی اپنی لشکر
سعادت اثر میں قدم بڑھایا وَرُوِیَ عَنْ مَوْلَانَا الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہُ قَالَ سَمِعْتُ
اَبِیْ اَنْ یَقُوْلُ لَمَّا الْتَقَی الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَقَامَتِ الْحَرْبُ
حضرت مولانا صادق علیہ السلام سی یہ حکایت نی ہی جب کربلا میں دونو لشکر کا سامنا ہوا عمر سعد نی
امام حسین علیہ السلام سی لڑائی کا سامان کیا اُنْزِلَ النَّصْرُ حَتّٰی رَفْرَفَ عَلٰی رَاْسِ الْحُسَیْنِ
عَلَیْہِ السَّلَامُ ثُمَّ خُیِّرَ بَیْنَ النَّصْرِ عَلٰی اَعْدَائِہٖ وَبَیْنَ لِقَاءِ اللّٰہِ تعالی رب العزت کی
طرف سی نصرت و ظفر نازل ہوئی اور خلیفہ شاہ نجف کی سر پر مانند طائران کرتی رہی عرض کی

فان اللہ عز وجل یخفی ولادتہ
ویغیب شخصہ لئلا یکون
لاحد فی عنقہ بیعۃ اذا خرج
ذاک التاسع من ولد اخی الحسین
ابن سیدۃ الاماء یطیل اللہ
عمرہ فی غیبتہ ثم یظہرہ بقدرتہ
فی صورۃ شاب دون اربعین
سنۃ ذلک لیعلم ان اللہ علی
کل شیء قدیر ومنہا ما رواہ

چودہویں مجلس روز عاشورا حدیث سید الشہدا میں حر کا اشتہاد پانا

یا مولا ہرگاہ فتح و فیروزی اعدا پر چاہو تو ہو جاوے اگر تمکو اشتیاق لقای پروردگار غالب ہے تو اسباب
شہادت آوے فلما رای الحر بن یزید ان القوم قد صمموا علی قتال الحسین علیہ السلام
اوسوقت حر ابن یزید نے جو دیکھا کہ اہل کوفہ قتل امام حسین علیہ السلام پر چڑھائی کرتے ہیں اور مستعد انی
ہرچند موعظہ کیا وہ اشقیا شرارت سے باز نہیں آتے ہیں قال لعمر بن سعد ای عمر امقاتل
الحسین علیہ السلام انت قال ای واللہ قتالا ایسرہ ان تسقط فیہ الرؤس و
تطیح فیہ الایدی پس حر قریب عمر ابن سعد گیا پوچھا ای عمر آیا تو امام حسین علیہ السلام سے لڑیگا او
شقی نے جواب دیا کہ ہاں بہت بڑا قتال کرونگا جو میدان میں سر لوٹتے پھرینگے اور ہاتھ تن سے کٹ کے پڑینگے
قال افما لکم فیما عرضہ علیکم رضا حر نے کہا جو یہ سید مظلوم غریب فرماتے ہیں اوسکا عذر
تمہین قبول نہیں ہوتا ہے قال اما لو کان الامر الی لفعلت ولکن امیرک قد ابی عمر سعد
اگر میرے اختیار مین فیصلہ ہوتا تو ہر آئینہ مین منظور کرتا لاکن تیرا امیر کسی طرح نہیں مانتا فاقبل الحر
ومعہ رجل من قومہ یقال لہ قرۃ بن قیس فقال لہ یا قرۃ ہل سقیت فرسک
الیوم قال لا حر وہان سے مایوس ہو کے اپنی مقام پر آیا اوسکی ہمراہ ایک ہمقوم قرۃ ابن قیس کر اوسے
پوچھا آجکے دن تونے اپنی گھوڑے کو پانی دیا ہے قرہ بولا کہ ابھی نہین پلایا ہے قال قرۃ فظننت واللہ
انہ یرید ان یتنحی فلا یشہد القتال قرہ نے بیان کیا مجھے صاف گمان ہوا کہ چاہتا ہا
یہاں سے کنارہ کرے تا معرکہ قتال مین حاضر نہ ہو ولو انہ اطلعنی علی الذی یرید لخرجت
معہ الی الحسین اگر وہ مجھے خبر دیتا جو مطلب ارادہ کیا تھا ہر آئینہ مین بھی امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین
ساتھ جاتا فاخذ یدنو من الحسین قلیلا قلیلا حر آہستہ آہستہ بڑھنے لگا اور امام
لشکر مین چلا فاخذہ مثل الافکل وہی الرعدۃ فقال لہ رجل ما ہذا الذی اری
منک لاکن یا ابن حر کا لرزہ تھا کپکپی معلوم دیتی ہے یہ کیا حال ہے تیرا فقال الحر انی

٣١٩

چودہویں مجلس روز عاشورا حر کا روبرو سید الشہدا عذرخواہ آنا

واللہ اخیر نفسی بین الجنۃ والنار فواللہ ما اختار علی الجنۃ شیئا ولو قطعت
واحرقت بولا میں بیان بہشت اور دوزخ کی اپنی جان کو حیران پاتا ہوں واللہ کہ جنت پر کوئی چیز
اختیار نکروں اگر ٹکڑی ہوکی جلایا جاؤں ثم ضرب فرسہ فلحق بالحسین علیہ السلام
فقال لہ جعلت فداک یا ابن رسول اللہ انا صاحبک الذی حبستک عن
الرجوع وجعجعت بک فی ہذا المکان پس گھوڑے کو اپنے تازیانہ مارا دوڑا کی قدم امام حسین
علیہ السلام کی نزدیک پہنچا بہت ادب سے تسلیم کو سر جھکایا زبان عذر و ندامت سے کہا اے فرزند رسول خدا
تم پر جان و دل میرا ہو فدا میں وہ بندۂ شرمندہ آیا ہوں جسنے تمہیں گھیر کی پھرنی ندیا یہاں لاکی
دشت بلا میں فی الارض عدا میں گرفتار محنت کیا وما ظننت ان القوم یردون علیک
ما عرضتہ علیہم ولا یبلغون منک ہذہ المنزلۃ میرے گمان میں ہرگز یہ نتہا کہ اہل کوفہ
یوں تمہی گھیر جائینگی کربلا و گرنہ اونکی پاس تک کبھو نہ لاتا اور کاہیکو ایسا صدمہ تلف جان و مال کا حضرکو
ملتا واللہ لو علمت ان القوم ینتہون بک الی ما اری ما ارتکبت منک الذی
ارتکبت وانی تائب الی اللہ تعالیٰ مما صنعت فتری لی من ذلک توبۃ واللہ اگر میں
جانتا کہ اس قوم سے آل پیغمبر کو یہ دکھ ہوگا جو حال ابتلا دیکھتا ہوں پیش آیا کبھی آنکھ پھر جانی سے نہ روکتا
اونکی خجالت سے جو ہوا ہوں پشیمان کیا اب خدا کی درگاہ میں توبہ کار ہوں آیا میرا گناہ بخشا جائیگا کہ بہت پشیمان سا
ہوں فقال لہ الحسین علیہ السلام نعم یتوب اللہ علیک فانزل امام حسین علیہ السلام کی
دریای عفو و کرم نی جوش مارا حر کو راہ عداوت سے پھرتی دوستی کا دم بھرتی دیکھا تو فرمایا نعم جب توبہ کی تو
خدا قبول کریگا جو توبہ کی پس شاہ غریب نوازنی ارشاد کیا اے مہمان تازہ وارد گھوڑے سے اترو سایہ
لطف میں آل نبی کی تھوڑی سی آسائش کر قال فانا لک فارسا خیر منی راجلا اقاتلہم علی فرسی
ساعۃ والی النزول ما یصیر آخر امری یہ حرف عرض کی میں سوار بہتر ہوں پیدل سی حالت میں

چودہویں مجلس روز عاشورا سید الشہدا پر ہجوم اعدا و شہادت حر باوفا

تمہاری واسطی لڑونگا آخر کار نوبت آیگی جو پشت زین سی نیچے گر کی مرونگا وَنَادىٰ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ

يَا ذُرَيْدُ اُدْنِ رَايَتَكَ فَاَدْنَاهَا ثُمَّ وَضَعَ سَهْمًا فِي كَبِدِ قَوْسِهٖ ثُمَّ رَمٰى وَقَالَ

اِشْهَدُوْا اَنِّيْ اَوَّلُ مَنْ رَمَى النَّاسَ اوسوقت عمر سعد نے اپنی غلام کو پکارا کہ ذرا علم حاکم

شام میری برابر کہڑا کر جب وہ شقی بیرق کفر تیرہ و بے لایا عمر نحس چلہ کمان میں تیر جوڑ کی بولا تم سب

اعوان الشیاطین گواہ رہنا کہ امام حسین پر پہلی حربہ کیا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَرَمَى اَصْحَابُهٗ

كُلُّهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا اَصَابَهٗ مِنْ سِهَامِهِمْ محمد بن ابی

طالب سے منقول ہی کہ اوس خونخوار کی پیروی اور طاعت میں ہر ایک نی تیر مارا سپاہ امام حسین علیہ السلام پر

مانند باران بہار تیروں کا مینہ برسایا کوئی اصحاب اور اقربا میں حضرت کے باقی نر ہا جو خدنگ جفا

خطا کار و نکی زخمی نہوا قِيْلَ فَلَمَّا رَمَوْهُمْ هٰذِهِ الرَّمْيَةَ قُتِلَ اَصْحَابُ الْحُسَيْنِ وَقُتِلَ فِيْ

هٰذِهِ الْحَمْلَةِ خَمْسُوْنَ رَجُلًا ہر گاہ اس کثرت سے جنود روسیاہ کی سہام یکبارہ برس رہے تھے

قلیل امام جلیل میں پچاس غازی شہید ہو کی زمین پر گر ی اس حملہ نی انصار امام ابرار کو اور بہی کم کر دیا

خیمہ حرم محترم میں بہت طاہر پیکان شمیان تہا وَقَالَ اِنَّ الْحُرَّ اَتَى الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كُنْتُ اَوَّلَ خَارِجٍ عَلَيْكَ فَاْذَنْ لِيْ لِاَكُوْنَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ

بَيْنَ يَدَيْكَ راوی کہتا ہی حر نی پاس جا کی رکاب امام حسین علیہ السلام کو بوسہ دیا عرض کی ای

سبط خیر المرسلین اول آپکی مقابلہ کو آیا تہا اب مجہی اجازت دو کہ اول جا کی مارا جاؤں تا آورد

شہید و نمیں پہلی رہی اور تلوار کی پہل کہاؤں فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ فَاصْنَعْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ مَا

بَدَا لَكَ فَاسْتَقْدَمَ اَمَامَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مظلوم کربلا نی فرمایا جو ارادہ ہی کر

اوسی بجا لا خدا تجہی رحمت کری خالص حر میدان کو بڑہا وَجَعَلَ يُنْشِدُ وَيَقُوْلُ اِنِّيْ اَنَا الْحُرُّ

وَمَاْوَى الضَّيْفِ اَضْرِبُ فِيْ اَعْنَاقِكُمْ بِالسَّيْفِ نزدیک تہم رہا جا کی رجز پڑہا کہ میں

چودہوین مجلس روز عاشورا شہادت باوفا

حر دلاور جری ہون ناتجار روانہ ہوا تونکا اپنی تلوار سی تمہاری گردن مارونگا عن خیر من حل

بِاَرْضِ الْخَیْفِ اَضْرِبُکُمْ وَلَا اَرٰی مِنْ حَیْفٍ اوسکی حمایت مین جو زمین خیف پر وارد ہوئے

مارونگا اور بسبب تیغ تم جفاکارونکو قتل کرونگا قَالَ الْحُصَیْنُ بْنُ نُمَیْرٍ یَا یَزِیْدُ هٰذَا الْحُرُّ الَّذِیْ

کُنْتَ تَمَنَّاهُ قَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ اِلَیْهِ فَمَا لَبِثَ الْحُرُّ اَنْ قَتَلَهٗ حصین ابن نمیر نے یزید

بد گہر کہا کے بہ لا دہ دیکھ حر کو میدان مین آیا جسکی نبرد کا تجھی ارمان تھا کہا مین اوسکی سامنی جاتا

تماشا کر یا کیا مارتا ہون پس حر کی مقابلہ کو آیا ابھی سعید نا ہونی پایا کہ حر نی اوسکو فی النار کیا

وَقَتَلَ اَرْبَعِیْنَ فَارِسًا وَرَاجِلًا فَلَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی عُرْقِبَ فَرَسُهٗ وَبَقِیَ رَاجِلًا

وَهُوَ یَقُوْلُ حر فی جوش تہور و شجاعت مین چالیس پیادہ و سوار کو مارا بعد پیرانہ پے درپے حملہ کرتا رہا

تاکہ ایک نامرد نی پیچھی آکی رہوار پے کیا حر پیادہ ہوکی مانند شیر اور پلنگ داد جنگ دیتا اور افتخار مین

اظہار نام و ننگ سی دوسرا رجز پڑہتا اِنِّیْ اَنَا الْحُرُّ وَنَجْلُ الْحُرِّ اَشْجَعُ مِنْ ذِیْ لِبَدٍ هِزَبْرٍ وَلَسْتُ

بِالْجَبَانِ عِنْدَ الْکَرِّ لٰکِنِّیْ الْوَقَّافُ عِنْدَ الْفَرِّ ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی قُتِلَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

عَلَیْهِ وہ جرار چند مدای بن سی حرب و ضرب مین مصروف رہا تاکہ وفور جراحات نیزہ اور تلوار سی

شہید ہوکی زمین پر گرا فَاحْتَمَلَهٗ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَتّٰی وَضَعُوْهُ بَیْنَ یَدَیِ

الْحُسَیْنِ وَبِهٖ رَمَقٌ اصحاب امام حسین علیہ السلام نی دوڑکی اوٹھا یا لاشہ حر کو لاکی سامنی حضرت کی

خاک مقتل پر لٹایا ابھی اوس دلاور کی بدن مین رمق جان باقی تھی آنکھین کھولکی نگاہ یاس اور حسرت مین

عرض کی ای مولا آیا میری جانبازی ہی راضی ہوئی ہیں تحیت و درود نازل خدا کی ہو فَجَعَلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ

السَّلَامُ یَمْسَحُ وَجْهَهٗ وَیَقُوْلُ اَنْتَ الْحُرُّ کَمَا سَمَّتْکَ اُمُّکَ وَاَنْتَ الْحُرُّ فِی الدُّنْیَا

وَاَنْتَ الْحُرُّ فِی الْاٰخِرَةِ امام عرش مقام کہو بیٹھی زمین پر اور تری دست مبارک سی خاک و خون

حر کا پونچھ کی بولی تھا تیری مادر نی نام رکھا تو حر یعنی آزاد ہی دنیا و آخرت مین چہرہ کو کہکر

مجلس ہیدہمویں فضائل انصار با وفا جبال پادران سید الشہدا

شادی و مرثاہ من اصحاب الحسین علیہ السلام وقیل بل مرثاہ علی بن الحسین علیہما السلام ماتم حزین فرط اندوہ اور قلق سی اصحاب امام حسین علیہ السلام فی مرثیہ پڑہا اور دوسری روایت مین ہی کہ سید سجاد نی چند شعر نوحہ وقت کو انشا کیا + نظم مولفہ

حرکی غمسی کیا اصحاب نے ماتم برپا + دشت مین نالہ و فریاد کا پہیلا چرچا + نوحہ گرجن و ملک اکی عزا مین بیٹہی ہر طرف حسرت و اندوہ سی تہا حشر بپا + مومنو غور کرو رتبۂ انصار حسین احمد و حیدر و زہرا نی کہا صلّ علی آل یاسین پہ جو دل سی فدا ہوتا ہی اوسکی قرآن مین کرتا ہی خدا مدح و ثنا . قدم شاہ جہسنی اوتارا ناظر + بند اندوہ سے دارین مین آزاد ہوا

مجلس ہیدہویں ملکی سیر العبادت کی عبارت سے شقویار سید الشہدا کی فضیلت و شہادت

رباعی یارب خلاق مہر و ماہی توہی + بخشندہ تاج و تخت شاہی توہی + بی منت و بی سوال بی استحقاق + دیتا ہی جو سبکو یا الہی توہی + رباعی تپلی کی طرح نظر سی مستور ہی تو آنکہین جسی ہین و ہ نور ہی تو + قربت شہ رگ سی اور اوسپر یہ بُعد + اللہ اللہ کسقدر دور ہی تو + رباعی گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہی + بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہی + ہر رنگ مین جلوہ ہی تیری قدرت کا + جس پہول کو سونگہتا ہون بو تیری ہی + رباعی ممکن نہین عبد سی عبادت تیری + جود و کرم و سخا ہی عادت تیری + صحرا صحرا ہین گرچہ عصیان میری + دریا دریا اگر ہی رحمت تیری + تمہید بکا فضایل انصار سید الشہدا و مراتب احبا و اولیای خدا و باعث جوش دلہا سبحان اللہ معاونان و اقربای مظلوم کربلا کی قامت پہ جامۂ مہر و وفا رسا تہا کہ یاران خاتم انبیا و تابعان شاہ اولیا نی ایسا حق خدمت ہرگز ادا نہین کیا وہ غنیمت اموال کی امید حصول پہ جہاد کو جاتی تہا مین حکومت بلاد کی قدم نصرت اورامداد اوٹہاتی ہمیشہ نام خداسی ہمراہ رسول و آلہ کی

پندرہویں مجلس فضائل رفقای سید الشہدا

لڑتی غلام و کنیز نباتی جو زن و فرزند خوش جمال کنارکی پکڑتی روز جنگ پانی موجود کہانی پیسی
کہاتی جب کبھی عزاو سہرتہ میں مرتی درجہ شہادت پاتی بغیر جنازون پر نماز پڑھکی عزت دفناتی
عیال و اطفال کو اونکی پرسا دیتی نان و نفقہ پہنچاتی سائر صحابہ مدح و ثنا کی ادعیہ مغفرت اور قرآن
سناتی برسم فاتحہ سوم و چہلم کو عزا و سوگ میں بجالاتی شعر میان ماہ من تا ماہ گردون تفاوت
از زمین تا آسمان ست لاکن سلطان بی سپاہ کی ہمیرون پر مین نثار ہمراہیان مولا کی ہمت پر
جن و انس کو اقرار کہ ہر ایک غازی نی معرکہ عاشورا مین جان وجہان سی ہاتھ اوٹھایا دنیا و ما فیہا
چھوڑی داعیہ حمایت پر امام کی قدم بڑھایا دفع اذیت مین حرم نبی کی ہر دم جنگ سی بڑا یہی ترسیہ
رفاقت مین آقا کی مرنی پر طیار تہی بھوک پیاس مین خم کہانی سی اونکی منہہ نہ پھرتی چاک و خون مین
لوٹنی کو ایک دوسری پر سبقت کرتی کتاب اکسیر العبادت مین ملا دربندی فرماتی ہین تائید قول پر
اسناد حدیث و روایات لاتی ہین فی روایۃ الجملۃ اِنَّ حَوارِیَ سَیِّدِ الشُّہَداءِ وَاَنْصارَہُ
اَحاطِہِم اَولِیاءِ اللّٰہِ الَّذِینَ قالَ رَسُولُ اللّٰہِ فِی شَأنِہِم مدرستی کہ حواری اور انصار سید الشہدا
بڑی اولیای خدا ہین کہ اونکی شان مین رسو لخدا مدح سرا ہین اِنَّ اَولِیاءَ اللّٰہِ سَکَتُوا فَکانَ
سُکُوتُہُم ذِکْراً وَ نَظَرُوا فَکانَ نَظَرُہُم عِبْرَۃً تحقیق کہ اولیاء اللہ ہر گاہ ساکت رہتی ہین
تو اونکی خموشی مین ثواب ذکر ملتا ہی اور جب امور یا وجب مین نظر کرتی ہین ہر مشاہدہ سی حال
عبرت کہلتا ہی وَ نَطَقُوا فَکانَ نُطْقُہُم حِکْمَۃً وَ مَشَوا فَکانَ مَشْیُہُم بَیْنَ النّاسِ بَرَکَۃً
جو وہ بولتی ہین ہر کلام سی اونکی حکمت نکلتی ہی اگر راہ چلتی ہین تو اس سی درمیان خلایق برکت ہوتی ہی
لَوْلَا الْاٰجالُ الَّتِی قَدْ کُتِبَ عَلَیْہِم لَمْ یَقَرُّوا اَرْواحُہُم فِی اَجْسادِہِم خَوْفاً مِنَ الْعَذابِ
وَ شَوْقاً اِلَی الثَّوابِ الحدیث اگر نہو تین وہ اجلین جو بدو فطرت سی اونپر مقدر کی گئین ہر آینہ
ارواحین اونکی اجساد مین خوف عذاب اور شوق ثواب سی قرار نہ لیتین اَیْضاً اِنَّ الصَّدُوقَ

پندرہویں مجلس فضائل خاصان خدا مرتبہ شہدا

فقد روی مرفوعًا الی النبیؐ قال اتدرون ما غمی فی ای شیٔ تفکری والی
اشتاق قال اصحابہ لا یا رسول اللہ ما علمنا بہذہ اخبرنا بغمک وتفکرک
وتشوقک شیخ صدوق نے مرفوع روایت کی ہے اس قول کی رسول علیہ السلام سے نسبت دیکے
فرمایا حاضرین کو تم جانتے ہو مجھے کیا غم اور فکر و شوق کسکا ہے عرض کی ہمیں نہیں معلوم ارشاد کرو
جو غم و فکر و شوق آپکا ہے ثم تنفس فقال ہاہ شوقًا الی اخوانی من بعدی فقال ابوذر
یا رسول اللہ السنا اخوانک پھر حضرت آہ سرد بھر کے بولے بس تمنا ہے اپنے اخوانکی جو آنیوالے
ہیں بعد میرے ابوذر نے کہا اے خیر الوریٰ کیا ہم نہیں ہیں اُنکے برادران ایمان سے جو وہ لوگ پیارے ہیں
آپکو ساری جہان سے فقال لا وانتم اصحابی واخوانی یجیئون من بعدی
شانہم شان الانبیاء قوم یفرون من الآباء والامہات ومن الاخوۃ والا
خوات ومن القرابات کلہم ابتغاء مرضات اللہ جوابدیا تم بھائی نہیں اصحاب ہو اخوان
پیچھے آئینگے اُنکی شان مانند انبیاء کے ہوگی ایسے اشخاص وہ ہیں جو ماں باپ اور بھائی بہن قرابتی سے
رضائے خدا میں کنارہ کیا حب الٰہی میں اپنے یگانہ سبکی الفت کو چھوڑ دیا یترکون المال للّٰہ و
یذلون انفسہم بالتواضع للّٰہ لا یرغبون فی الشہوات وفضول الدنیا دولت
پروردگار کی مال و دولت سے ہاتھ اُٹھائینگے جان و نفوس کو ذلت تواضع میں جھکائینگے شہوات سے
رغبت فضول دنیا نہ کرینگے قناعت ونہ کا بار و لینگے یجتمعون فی بیت من بیوت اللہ
کانہم غرباء تراہم محزونین لخوف النار وحب الجنۃ مسجد میں گھر خدا کی صورت غربا
واہم آئینگے دیکھنا خوف نار دوزخ اور حب جنت کا غم کھائینگے فمن یعلم قدرہم عند اللہ
لیس بینہم قرابۃ ولا مال یعطون بہا بعضہم لبعض من الابن علی الوالد
والوالد علی الولد کون جانے اُنکی قدر و منزلت جو نزدیک رب العزت کے ہے انمیں رشتہ قرابت نہیں

پندرہوین مجلس فضائل خاصان خدا مثل شہدا

خالق سی وصلت ہی کچہہ مقدور نہوگا ایک دوسریکو دین باہم شفقت اور مہربانی ایسی کہ پدر فرزندکی

چاہت پر فایق ہین ہاہ شوقًا الیہم ویفرعون انفسہم من کدّ الدنیا ونعیمہا

بنجاۃِ انفسہم من عذاب الابد ودخول الجنّۃ لمرضات اللہ واہ کیا محاو شتیاق ہے

اونکا جذبہ ملاقات سے زیادہ بڑہا اونکی دلونکو تلاش نعمت اور پیدایش لذت دنیاسی فراغت ہے رضا کی

مولا کا دہیان فکر نجات جہنم اور تمنای بہشت کرتے ہے واعلم یا ابا ذرٍّ انّ للواحد منہم

اجر سبعون بدریًّا واحدٌ منہم اکرم علی اللہ من کلّ شییٍٔ خلق اللہ علی وجہ

الارض ای ابا ذر جان تو کہ اونمین ہر ایک شخص کا مرتبہ اجر جہاد مین ستر غازیان بدر کی برابر ہے

اور ہر واحد کا درجہ عزت پیش پروردگار ساری خلقت دنیاسی عزیز تر ہی قلوبہم وعملہم للہ

اونکی دل نور معرفت اللہ سی روشن ہین اور عمل واسطی بی نیاز کی حسن ہین لو مرض احدہم

فضلَ عبادت الف سنۃٍ صیام نہارہا وقیام لیلہا لو انّ احدًا منہم اذا

مات فکانّما مات من فی الدنیا من فضلہ علی اللہ اگر ایک روز ان مین سی کوئی

بیمار ہو تو شرف عبادت ہزار سال کا پائی جودن کو روزہ رکہی شبکو بیداری مین قیام نماز بجالاے

ہرگاہ ایک شخص اوس گروہ کا قضا سی فوت ہو جائی تو قرب و منزلت الہی کی سبب گویا سب

خلق دنیا فی مردہ ہوئی لو انّ احدہم یوذیہ قملۃٌ فی ثیابہ فلہ عند اللہ اجر

اربعین عمرۃً واربعین حجّۃً واربعین غزوۃً وعتق اربعین نسمۃً من ولد

اسماعیل اگر کسی ایک آدمی کو اونمین سی کپڑونکی جون ستائی تو خدا اسی چالیس عمرہ وحجہ وغزوہ

ازادی اولاد اسماعیل کا اجر پائی ویدخل واحدٌ منہم اثنا عشر الفًا فی شفاعتہ

اونکا مرتبہ قرب ذو الجلال مین ایسا ہوگا کہ ہر واحد کی شفاعت سے بارہ ہزار گناہگار آمرزیدہ و بہشت کا

حقدار ہوجائینگی لو انّ احدًا منہم اشتہی شہوۃً من شہوۃ الدنیا فصبر ولا یطلبہا

پندرہوین مجلس فضائل خاصان حضرت امام قتیل شہدا

کان لہ من الاجر بذکر اھلہ ثم یغتم و یتنفس کتب اللہ بکل نفس الفی الفی حسنۃ و محی عنہ الف الف سیئۃ و رفع لہ الف الف درجۃ اگر کسی کو اوس جماعت سے خواہش ہو کسی اسباب دنیا کی لاکن نہ ملنی پر صبر کری او طلب چہوڑ دی ایسی ہی ہیبندہ شایستہ کی یہی اجر و ثواب ہے کہ اہل و عیال خواہشمند ہون اور جو میسر نہ آئی تو غم کہائی اور آہ بہر دی پس لکہا جاتی نامۂ عمل مین واسطی اوسکی عوض ہر سانس اور ایک ایک دم کی دو ہزار ہزار حسنہ اور محو ہو ہزار ہزار سیئہ اور بلند کرین ہزار ہزار درجۂ رضا و تقرب حق تعالی کو لو ان احدا منھم یصبر مع اصحابہ لایطعمھم و یصبر فی مثل جوعھم و فی مثل غمھم کان لہ من الاجر کاجر سبعین ممن غزا معی غزوۃ تبوک ایک اون مین سی جو اپنی یارونکی صحبت نہ چہوڑی محنت پر صبر کری مثل رفقا بہوک اور پیاس کا درد سہی غم کہاتا اور الم اوٹہاتا ہی اوسکا اجر مانند ستر غازی کی ہی جو میری نصرت کو تبوک مین کفار سی لڑی شہادت پاکی مزار سعادت و رحمت مین گری الی ان قال ثم قال المقصر منھم افضل عند اللہ من الف مجتھد من غیرھم تاکہ راوی نی ذکر کیا کہ نبی الوری نی کہا مقصر اونمین سی افضل ہی پیش خدا ہزار مجتہد سی اونکی سوا یا ابا ذر نومھم عبادۃ و فرحھم تسبیح و نومھم صدقۃ و انفاسھم جھاد و ینظر اللہ الیھم فی کل یوم ثلاث مرات ای اباذر ہنسی اور جوش طبعی اونکی عبادت ہے سرور خاطر تسبیح اور طاعت ہے سونا اور غنود کی یاد معبود مین برابر صدقات ہے اور سانس لینا گہڑی گہڑی جہاد کی مثل حسنات ہے دن رات مین تین مرتبہ نظر لطف سی اونکو رب رحیم دیکہتا ہی اوقات مغفرت مین نزول رحمت سے دامن بہر دیتا ہی یا اباذر انی الیھم لمشتاق ثم غمض عینیہ و بکی شوقا فرمایا ای اباذر مین اونکا بہت مشتاق ہون ازردہ جان دردِ فراق ہون پس آنکہون مین قت اور حسرت کی جوش سی محبت اور ذوق کی غلبہ سی آنسو بہائی ثم قال اللھم احفظھم وانصرھم علی من خالف

گیارہویں مجلس فضائل خاصان خدا مراتب شہدا

عَلَیْہِمْ وَلَا تَخْذُلْہُمْ وَاَوْقِفْنِیْ بِہِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ
عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ پھر حضرت نے کہا بار الہا انکا حافظ رہنا روز ہجوم محنت اعدا پر نصرت
حمایت کرنا جفا کاروں کی ہاتھ سے پامال نہو نی دینا بلا او ر تکلیف میں تو اپنی کرم سے خبر لینا قیامت میں
سبکو مجھ سے ملانا میری چشم نور دیدار سے روشن فرمانا پس یہ آیت تلاوت کی مرتبۂ شہدا سے بشارت دی
اَیْضًا رُوِیَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ وَصْفِ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ قَالَ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ لَوْ اَنَّ اَحَدًا مِنْہُمْ وَضَعَ جَبِیْنَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَقُوْلُ اٰہٍ فَبَکٰی
مَلَائِکَۃُ السَّمَاءِ السَّبْعِ لَرَحِمَہُمْ عَلَیْہِ دوسری حدیث میں ابو ذر نے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے
مومنین کی صفت کہی ہے اگر ایک محب الہی اپنی پیشانی تضرع و زاری میں زمین پر جھکائے بلا اور ستم
مخالفین سے آہ کا نعرہ زبان پر لائے ہفت آسمان کی ملائکہ رونی سے چلاتی ہیں رحم اور شفقت میں بھر آ
ہوجاتی ہیں فَقَالَ اللّٰہُ یَا مَلَائِکَتِیْ لِمَ تَبْکُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اِلٰہَنَا وَسَیِّدَنَا فَکَیْفَ
لَا نَبْکِیْ وَوَلِیُّکَ عَلَی الْاَرْضِ وَیَقُوْلُ فِیْ وَجَعِہٖ اٰہٍ اوسوقت اللہ تعالی خطاب بارگاہ
ای ملائکہ میری کیوں روتی ہو کہینگی یا رب اور مالک ہماری کسطرح آنسو نہ بہائیں کہ دوست تیرا خاک
پر جبہہ اپنی دھری آہ کرتا ہی سماعت بآہ مومن کی ہمیں چین نہیں رہتا ہی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ یَا مَلَائِکَتِیْ
اَشْہَدُوْا اَنْتُمْ اِنِّیْ رَاضٍ عَنْ عَبْدِیْ بِالَّذِیْ یَصْبِرُ بِالشِّدَّۃِ وَلَا اَطْلُبُ الرَّاحَۃَ
پس فرماتا ہی تبارک و تعالی ای ملائکہ میری تم گواہ رہنا کہ میں اپنی بندی کی اس فعل سے بہت راضی ہوا
جو وہ شدت محنت میں صبر کرتا ہی راحت کو نہیں مانگتا فَیَقُوْلُ الْمَلَائِکَۃُ یَا اِلٰہَنَا وَسَیِّدَنَا لَا تَضُرُّہُ
الشِّدَّۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ وَوَلِیُّکَ بَعْدَ اَنْ تَقُوْلَ ہٰذَا الْقَوْلَ ملائکہ عرض کرینگی ای خدا ہما ری
آقا جب تو نی حق عبد میں ایسا ارشاد کیا تو پھر درد و بلا و زحمت اس بندی کو نقصان و ضرر کچھ
بھی ہرگز نہ دیگا فَیَقُوْلُ یَا مَلَائِکَتِیْ اِنَّ وَلِیِّیْ عِنْدِیْ کَمَثَلِ نَبِیٍّ مِنْ اَنْبِیَائِیْ

پندرہویں مجلس فضائل شہداے کربلا جسکو اکسیر العبادت کہا

ولو دعانی واستشفع فی خلقی شفعت فی اکثر من سبعین الفا حضرت باری تعالی

جواب دیگا ای فرشتگان ملاء اعلی بدرستی کہ یہ دوست میرا رتبہ میں ہی شامل انبیا اگر دعا مانگی سفارش

خلقت کی قبول کرون اور ستر ہزار سی زیادہ اوسی بخشدون اشار الیہ رسول اللہ علیہ

وآلہ السلام بقولہ ان للہ شرابا لاولیائہ اذا شربوا سکروا واذا سکروا

طربوا واذا طربوا طلبوا وجدوا الحدیث اور یہی سر در کاینات نے صفات مومنین پر

اشارہ کیا ہی حدیث مین اپنی صحابہ کو فرمایا ہی ایزد منضور کی شراب طہور دا سطی اولیای مذکور کی

جب مین مخمور ہوں نشہ مین آگی طرب اور ذوق سی چور ہون ہر گاہ نشاط بیخودی کا وفور ہوا سکو

طلب کرین تا جلوہ ظہور ہو جو ڈہونڈہین وہین پاین دولت وصال مین سب گذر جاین

ایضا فاعلم انک قد عرفت ان شہداء کربلا وحواری سید الشہداء لم

یسبقہم سابق ولا یلحق بہم لاحق من السعادۃ العظمی ومکارم الاخلاق

الحسنی ارباب صدق وصفا جانیں اصحاب صمد وفاحق مانین کہ شہداے کربلا حواری سید الشہداء نے

سعادت عظمی اور مکارم حسنی مین وہ درجہ پایا کہ سابق اور لاحق مین کوئی برگزیدہ اونکی رتبہ کو نہین

پہنچا وقد عرفت انہم بلغوا درجۃ العصمۃ لیلۃ عاشورا وانہم کانوا من

اعاظم اہل المشاہدۃ والمکاشفۃ تحقیق کہ جانا تمنی وہ جو لوگ شب عاشورا تھا

عصمت پر فایز ہوی اور اعلی تصفیہ نظر مین اہل مکاشفہ سی گذری اسرار الہی کو آشکار دیکہا

حجاب مکنون کا راز اونپر کہلا وقد عرفت سر قول رسول اللہ فی شانہم انہم

لا یجدون الم مس الحدید بلہ رسو خدا کی ارشاد سی پتہ پہنچا ہی کہ اونکی شان مین بادہ

الفت سی ایسا سرمست کیا ہی جو زخم تیغ وخنجر فولادی دکہہ اور الم نہین پاتی نقد جان اور مایہ گرانی

پر ذخیرہ شرف وکرامت حصول لیا ہی وھکذا سر آخر الامام النوق الطاہرات البتات

٤٢٩

عبداللہ بن احمد الموصلی عن الصقر بن ابی دلف قال لما حمل المتوکل سیدنا ابا الحسن علیہ السلام جئت اسأل عن خبرہ قال فنظر الی حاجب المتوکل فامر ان ادخل الیہ فادخلت الیہ فقال یا صقر ما شانک فقلت خیر ایہا الاستاذ فقال اقعد

پندرہویں مجلس فضائل شہدای کربلا جنکو اکسیر العبادت سے لکھا

الہاشمیات بحروجہن من الخیام وقد خرجن مشبعات ایاہم فایلات یا حملۃ التنزیل ویا اہل الغیرۃ والحمیۃ حاموا عن حریم رسول اللہ وحریم امامکم اور ایسا ہی بہیہ ہی قول ہین امام کی جو روز عاشورا عورات طاہرات اور بنات ہاشمیہ کہ آمد کیا انصار واصحاب کے روبرو خیمونسی باہر نکل آئی کا صف مجاہدین ہین کہڑے ہوکی غل مچانی کا وہ بیبیان فاطمہ زہرا کی بڑہا وادیتی آبین ای حاملان تنزیل وغیرت وحمیت والو حملہ کرو یہ کہتی چلا تین اہلبیت رسول اللہ کی طرف وا بیبین اکی حلوچا بیت امام وعترت آقا کی واسطی اعدا سی لڑو ایضا وقد کان الائمۃ المعصومون یبکون علیہم ویامرون الشعراء بانشاد القصائد فی شانہم لیقرء وہا فی مجالس ذکر مصائب ال الرسول کیا درجہ عظیم ہی اونکا جو اپنا اظہار حال زار سبکی روتی تہی شعرا کو انشای مرثیہ اور قصاید شان ہین اونکی حکم دیتی تہی تاکہ مجالس عزا ہین اولادنبی کی پڑہین جان نثاران سید الشہدا کی صفات اونکا حق ہین پڑہین

ہذہ الطریقۃ باقیۃ الی الان عند معشر العرب من اہل البلاد والقری والبدویین فان رثاتہم وشعراتہم یقرءون فی مجالس ذکر المصائب القصائد المتضمنۃ لاوصاف الشہداء وشجاعتہم وصبرہم عند الشدائد یہی طریقہ آج تک درمیان اہل بلاد وقریہ واعراب بدو جاری رہا ہی کہ مرثیہ خوان شعرانی بزم مصیبت ہین اونکی قصاید کو اوصاف شہدا سی پڑہا ہی جو شدت بلا ہین صبر کیا اوسکا چرچا اسمین پہیلاتی ہین ذکر مناقب اور بحث مجاہدین کو روتی پیٹتی سناتی ہین وبذلہم مہجہم دون الامام وعدہم القتل بین یدیہ احلی من العسل والذ من اعتناق الحور العین الی غیر ذلک روبروی امام جو یاری اور نصرت ہین زندگی سی ہاتہ اوٹہا یا اور وہ مزہ شہد سی میٹہا معانقہ حور العین پر فوق پایا مرقی ہین وہ داد شجاعت دی کہ قیامت تک نام زندہ رہا

پندرہویں مجلس فضائل شہدای کربلا جنکو اکسیر العبادت سے لکھا

دین کی سپر حمایت ایسی سینہ پر لی جو تیغ نصرت سے پر اقعود و قیام کا بندھا مروی فی کتاب المقتل
للمحدث الحاذق ابن عصفور البحرانی قد قتل من الاعداء والکفار خمسۃ
وعشرین الفا ھؤلاء غیر المجروحین بید العباس کتاب مقتل میں ابن عصفور بحرانی
جو بڑی محدث تھی لکھا ہی کہ اعدا سے پچیس ہزار کفار کو سوای مجروحین کی عباس غازی نی مارا ہی
وقد قتل سائر المستشھدین بین یدی الامام من العترۃ الھاشمیۃ خمسۃ
وعشرین الفا سائر شہدا و عترت رسولخدا بنی ہاشم سے جو امام کی طرفدار تھی لڑی اونکی مقتول
کئی ہوی بھی پچیس ہزار نابکار تھی وقد قتل الامام ثلاثۃ مائۃ الف وثلاثین الفا
تحقیق کہ امام حسین علیہ السلام جب ذوالفقار نکالکی متوجہ رزم و پیکار ہوی ضرب دست حضرت سی تین
لاکھہ اور تیس ہزار اشرار دار البوار گئی وکان عدد جمیع عسکر ابن زیاد اربع مائۃ الف
وستین الفا اور سب لشکر ابن زیاد کا جو تخمین کیا ہی تو چار لاکھہ اور ساٹھہ ہزار پیادہ و سوار
لکھا ہی فلم یبق منھم بعد انقضاء المعرکۃ الا ثمانون الفا پس جو آخر لڑائی میں جو اشقیا باقی رہی
وہ شمار میں اسّی ہزار باقی تھی ونقل عن ذلک الکتاب ان بعض اوغاد الطغام لما اتا
فی مجلس یزید ان الحسین جاء فی نفر من اصحابہ وعترتہ اور اوسی کتاب میں نقل کیا
کہ بعض دنی و احمق نی مجلس یزید میں کہا ہی کہ امام حسین علیہ السلام جب کربلا میں آئی تھوڑی لوگ
صحابہ و اقربا کی اپنی ساتھہ لای فھجمنا علیھم وکان یلوذ بعضھم بالبعض فلم یمض
ساعۃ الا افنیناھم عن آخرھم پس ہماری لشکر نی اونپر ہجوم اور غلبہ کیا اونہوں نی خوف سر گوہی
ایک دوسرے کی پناہ میں سہارا لیا ای ابہر تھوڑی دیر نہ گذرنی پائی جو سب ماری گئی صفائی اوسکا
فتح ہمارا نظر آئی قالت الصدیقۃ الصغری زینب سلام اللہ علیھا ثکلتک الثواکل
ایھا الکذاب ان سیف اخی الحسین علیہ السلام یترک فی الکوفۃ بیتا

پندرہویں مجلس فضائل شہدای کربلا جسکو کتاب اکسیر العبادات سے لکھا

الا وفیہ بالی و باکیۃ و نائح و نائحۃ صدیقہ صغری زینب خاتون علیہا السلام
جواب دیا ای کذاب تجھی رونی پیٹنی والی نازل ہو قہر خدا میری بھائی حسین علیہ السلام کی تلوار نی ایسا
لہو بہایا جو میدان رزم کو تمہاری لاشوں سی بھر دیا اور شہر کوفہ میں کوئی محلہ اور گھر باقی نہیں جہاں
کہ حسین ماتم اقربا سی رونا اور نوحہ کا شور نہیں مچا ۲۵ ایضا عن بصائر الدرجات عن عبد
اللہ بن سنان قال سألت ابا عبد اللہ عن الحوض فقال حوض ما بین بصری الی
صنعاء اتحب ان تراہ قلت نعم جعلت فداک بصائر الدرجات میں عبد اللہ ابن سنان سے
روایت کی ہے اونہی کہا میں نے ابا عبد اللہ ثانی سے کیفیت حوض کی پوچھی ہے فرمایا کہ مابین بصری تا صنعا ہے
تو چاہتا ہے کہ اوسے دیکھے عرض کی ہاں میں اپنے دل و جان سے تیرے فدا ہوں مجھے آرزو ہے کہ اوسکی
دنیا میں زیارت کروں فاخذ بیدی فاخرجنی الی ظہر المدینۃ حضرت نے اوسکی میرا ہاتھ
پکڑا پشت شہر مدینہ جا کے قدم والا ثم ضرب برجلہ فنظرت الی نہر یجری لا یدرک
حافتاہ الا الموضع الذی انا فیہ قائم فانہ شبیہ بالجزیرۃ وہاں پای عرش فرسا
زمین پر مارا ناگاہ ایک چشمہ خاک سے شق ہو کے بہتا پانی نہر کا نظر آیا اوسکا پایان اور کنارہ معلوم نہوتا الا جہاں
ہم کھڑی تھی ما نند ساحل دکہائی دیتا فانی کنت انا و ہو وقوفا فنظرت الی نہر یجری جانبہ
ہذا ماء ابیض و من جانبہ ہذا لبن ابیض من الثلج و فی وسطہ خمر احسن
من الیاقوت میں ہمراہ جناب کھڑا حیران اور نگران رہا کیا تماشا قدرت کا دیکھا ایک طرف
پانی صاف بہتا کہ سفید و سرد چمکتا جاتا دوسری جانب مانند برف دودہ جاری تھا اور درمیان
بادہ سرخ برنگ یاقوت موج مارتا فما رایت احسن من تلک الخمر بین اللبن و الماء
جو کبھی دنیا میں بہتر اوس خمر سی نہیں پائی آب و شیر کی وسط میں حیرت افزا مجکو نظر آئی فقلت لہ
جعلت فداک من این یخرج ہذا او مجراہ میں بولا تیرے فدا ہوں اسکا منبع اور جای آمد

پندرہویں مجلس فضائل زقاوصباحی سید الشہداء و ذکر حوض مابین صنعا

کہاں ہی ان نہر کا پانی کدہر سی آتا اور انتہا کون مکان ہی فقال هٰذِهِ الْعُيُونُ الَّتِي ذَكَرَهَا
اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ اَنَّهَا فِي الْجَنَّةِ عَيْنٌ مِنْ مَاءٍ وَعَيْنٌ مِنْ لَبَنٍ وَعَيْنٌ مِنْ خَمْرٍ تَجْرِي
فِي هٰذَا النَّهَرِ فرمایا یہ وہی چشمہ سار کرامت کا ہی جنکا اللہ نی اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی کہ بہشت مین
پانی اور دودہ اور شہد اُنکی ایک جو ہی اور محبان ساقی کوثر کو دور محشر مین پینا اسکا نہ گھنٹا ہی وَرَاَيْتُ
حَافَّتَهُ عَلَيْهِ شَجَرٌ فِيهِ جَوَارٍ مُعَلَّقَاتٌ بِرُؤُسِهِنَّ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُنَّ اور
اوسکنارے مین درختوں کی قطارین سبز و خرم دیکہیں خوبصورت حورین جو کبھی وہم و گمان مین نہ آئین دیکہیں جو
جو اتنی خوبی نظر پڑین وَبِاَيْدِيهِنَّ اٰنِيَةٌ مَا رَاَيْتُ اٰنِيَةً اَحْسَنَ مِنْهَا لَيْسَتْ مِنْ اٰنِيَةِ الدُّنْيَا
اونکی ہاتہ مین ساغر و پیمانہ وہ تحفہ اونسی پائی کہ ویسی برتن دنیا و مافیہا کی وہم و خیال مین کبھی آئی فدنا
عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ اِحْدٰيهُنَّ فَاَوْمٰى اِلَيْهَا بِيَدِهِ لِلتَّسْقِيَةِ فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا وَقَدْ مَالَتْ
لِتَغْرِفَ مِنَ النَّهَرِ فَمَالَ الشَّجَرُ مَعَهَا پس اوس جناب نی قدم اونکی پڑہا یا ہاتہ و ایک جاکی ایک حور کو
ہاتہ سی اشارہ فرمایا کہ مجہی بہی جام خوشگوار کہ لبالب زلال رحمت کا قدح مجکو پلاو دیکہا مینی وہ خادمہ نہر کی طرف
جہکی شاخ درخت بہی اوسکی ساتہ جہکی فَاغْتَرَفَتْ ثُمَّ نَاوَلَتْهُ ثُمَّ شَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَاَوْمٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَيْهَا فَمَالَتِ الشَّجَرَةُ مَعَهَا وہ پری ایک پیمانہ بہر کی حاضر کیا حضرت نی
پی لیا اکثر را اوسی پہیر دیا پہر ابا عبد اللہ علیہ السلام نی اشارہ فرمایا وہ جاریہ پری تو درخت بہی ساتہ گیا ایام
فَاغْتَرَفَتْ ثُمَّ نَاوَلَتْهُ فَنَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ فَمَا رَاَيْتُ شَرَابًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْهُ وَلَا اَلَذَّ
مِنْهُ وَكَانَتْ رَائِحَتُهُ رَائِحَةَ الْمِسْكِ جب دوسرا ساغر لبریز اوسنی کہ دیا اور حضرت نی مجہی
بہی لیکی مجہی مرحمت فرمایا گرد اوہر گاہ میری ہاتہ میں وہ جام ذوق آیا اور پیشکش ناچیز لذیذ و گوارا پایا
جو ویسی شراب ہرگز نہ دیکہی نہ سنی جذبہ شوق سی کیفیت تمام اوس مشروب کی آخر پایا فَنَظَرْتُ فِي الْكَاسِ
فَاِذَا فِيهِ ثَلَاثَةُ اَلْوَانٍ مِنَ الشَّرَابِ ناگاہ عجائب ضمیر ہیں پیالہ مین ہر قسم کی انوار پری کہ ایک پانی

عن علي بن محمد عن احمد بن محمد بن عبد الله قال خرج عن ابي محمد عليه السلام حين قتل الزبيري هذا جزاء من اجترى على الله في اوليائه زعم انه يقتلني وليس لي عقب فكيف رأى قدرة الله فيه قال وولد له ولد وسماه م ح م د سنة ست وخمسين ومائتين

وعنه عن الحسين بن محمد الاشعري ... قال قلت لابي محمد عليه السلام جلالتك تمنعني عن مسئلتك فتأذن لي ان اسئلك فقال سل فقلت يا سيدي هل لك ولد قال نعم قلت فان حدث امر فاين اسئل عنه قال بالمدينة

علي بن محمد عن جعفر بن محمد الكوفي عن جعفر بن محمد المكفوف عن عمرو الاهوازي قال اراني ابو محمد ابنه عليهما السلام وقال هذا صاحبكم [illegible]

[illegible]

پندرہویں مجلس فضائل رفقائے اصحابِ سید الشہدا و ذکرِ جائے ارواحِ مومنین و اعدا

اور شیرِ سفید اور شرابِ گلگون کی شوخی جدا جدا لہراتی تہی فقلت له جعلت فداك ما رأيت كاليوم قط ولا ادری ان الامر هكذا مشاہدہ رنگِ اعجاز سی خدمتِ والا مین عرض کی ہے والا گہر نمبر مین فدا واقعی کبھی ایسا معاملہ ہوا اور نہ ہوا فقال لي اقل ما اعد الله تعالى لشيعتنا ان المؤمن اذا توفى صارت روحه الى هذا النهر ورعت في رياضه وشربت من شرابه جواب پایا ای عبد اللہ یہ تہوڑا حصہ ہی نعماتِ راحت کا ہمارے دوستونکو جو خدا نی اونکی واسطے وعدہ کیا اور آمادہ رکہا بدرستی کہ مومن اور محبِ اہل نبی جب مرجاتا ہی اوسکی روح کا اس نہر پر مسکن ہوتا سبزہ اور درختانِ خرم کو دیکہتا میوہ کہاتا پہرتا ہی حورانِ جمیلہ سی آنکہہ لڑاتا شرابِ عشرت اسکا اسکی عیش کرتا ہی وان عدونا اذا توفى صارت روحه الى وادي برهوت فاخلدت في عذابه واطعمت من زقومه واسقيت من حميمه الحديث اور دشمن ہمارا ہرگاہ بیدم ہوتا جان کو وادی برہوت مین مقامِ عذاب ملتا ہی ہمیشہ ایذا و نکال مین زقوم کہاتا ہی اور پیپ کہ دریم پیتا بابِ عقاب اوٹہاتا ہی الحدیث روى ايضا عن مالك الجهني قال قال ابو جعفر عليه السلام يا مالك انتم شيعتنا الا ترى انك تفرط في امرنا اور یہی باب مذکورین مرقوم ہے جو مالکِ جہنی کہتا ہی کہ مجہی حضرتِ امام محمد باقر علیہ السلام نے جو ارشاد کیا یون یاد پڑتا ہی تم گروہِ شیعہ کو کیا نظر نہین آتی ہی کہ ہماری امر مین زیادتی اور افراط ہوجاتی ہی انه لا تقدر على صفة الله وكما لا تقدر على صفة الله لا تقدر على صفتنا وكما لا تقدر على صفة المؤمن بدرستی کہ قدرت و طاقتِ فہم نہین بشر کی جو ادراک کی صفت اور شانِ داور کی اور جیسی قاصر ہی احاطۂ فکر شمارِ عظمتِ ربِ انام کی مانند اوسکی عاجز ہی قوتِ اوہام اور اسکی مراتبِ امام کی پس جب نہین یافت کرسکتا آدمی زاد ہماری مقام کو بیان مین نہین آتا درجہ و شرف جو ملا ہی مومنین عظام کو ان المؤمن ليلتقي المؤمن فيصافحه فلا يزال الله ينظر اليهما والذنوب تتحات عن وجوههما كما تتحات

ابو جعفر عليه السلام ... عن سعد بن عبد الله ... البغدادي قال ... بن جعفر بن وهب البغدادي ... سمعت ابا محمد الحسن بن علي عليه السلام يقول كان لي ... انا لم تعطي في الخلف بعدي ... ان الهدي بالائمة ... صلى الله عليه واله الورى

[illegible]

پندرہویں مجلس فضائل سید الشہدا اور مثالب اعدای ائمہ ہدی

وَمَرقَ الشَّجرِ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا تحقیق کہ ایک مومن جب دوسرے سے ملتا ہاتھ ملا کر مصافحہ کرتا ہے
الله تعالی چشم رحمت اور لطف سے اونکی طرف نگران رہتا ہے اوسوقت گناہ دونوں کی زبر و گرجاتی
جیسے خزان میں پتے درختوں کی جھڑتی نظر آتی ہیں تاکہ وہ جدا ہوکی اپنی راہ پر قدم بڑہائیں پس کیونکر وصف
ہوسکے ایسے خواص الٰہی کا ہر چند کہے جائیں وَمِنْهَا مَا وَرَدَ فِی رِوَایَةِ اَبِی الْحَجَّاجِ قَالَ
قَالَ لِی اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا اَبَا الْحَجَّاجِ اِنَّ اللهَ خَلَقَ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ مِنْ
طِیْنَةِ عِلِّیِّیْنَ وَخَلَقَ قُلُوْبَهُمْ مِنْ طِیْنَةٍ فَوْقَ ذٰلِكَ روایت ابی الحجاج میں آیا ہے
کہ حضرت ابو جعفر نے فرمایا ہے اے ابی الحجاج الله تعالی نے محمد و آل محمد علیہم السلام کو طینت علیین سے خلق
کیا اور اونکی قلوب کا ایجاد فوق مرتبہ اعلی سے ہوا وَخَلَقَ شِیْعَتَنَا مِنْ طِیْنَةٍ دُوْنَ عِلِّیِّیْنَ
وَخَلَقَ قُلُوْبَهُمْ مِنْ طِیْنَةِ عِلِّیِّیْنَ فَقُلُوْبُ شِیْعَتِنَا مِنْ اَبْدَانِ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ
اللهِ عَلَیْهِمْ خدا نے پیدا کردا ہمارے شیعہ اور موالی کو طینت تحت علیین سے اور بنایا اونکی ارواح کو
خاص قالب طیبین اور طاہرین سے کہ پس قلوب محبان اولاد علی ولی کی اجزای بدن سے ہیں عترت
نبی کی ثُمَّ اِنَّ اللهَ خَلَقَ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنْ طِیْنِ سِجِّیْنٍ وَخَلَقَ قُلُوْبَهُمْ اَخْبَثَ مِنْ
ذٰلِكَ پھر موجود کیا ابدان کو دشمنان ذریت رسول کی خاک بوسیدہ سجین سے اور شاہد و ظہور ہوا دلونکا
اونکی بدتر اور نجس گل زمین سے وَخَلَقَ شِیْعَتَهُمْ مِنْ طِیْنٍ دُوْنَ سِجِّیْنٍ وَخَلَقَ قُلُوْبَهُمْ
مِنْ طِیْنِ سِجِّیْنٍ قُلُوْبُهُمْ مِنْ اَبْدَانِ اُولٰئِكَ آفرینش ہوئی ہمارے اعدا کی دوستوں اور
تابعین کی اسفل سجین سے اور اونکی دلوں کو خلق فرمایا کالائی خبیث سے کی سجین سے پس دل منافقین اجزای بدن
معاندین کی ہے اور سرشت پیدایش میں مردود ہیں نسل خیر المرسلین کی وَکُلُّ قَلْبٍ یَحِنُّ اِلٰی بَدَنِهٖ
الحدیث لہذا ہر ایک دل جو کہ ہے کسی جسم و جان سے خلقت کا مجبول اعنب و مائل ہو تا ہے
اپنی مادہ نور و ظلمت کا یہی باعث ہے کہ ہر چند مخالفان میں فضائل و مناقب اہلبیت طاہرین پائی

الباب الثالث

پندرہوین مجلس فضائل رفقا و حبای سید الشہدا و باعث حزن و بکا

اوسپر اعتقاد قبول نہین لاتی عترت یاسین کا تولا و اعدای ظالمین سی تبرا فضول و شعار مجانین

تباتی ہین وَاِنَّ قُلُوْبَ الشِّیْعَۃِ تُنَادِیْ وَتَحْزَنُ فِیْ غَایَۃِ الْحُزْنِ اِذَا ذُکِرَ عِنْدَہٗ

مَصَائِبُ اٰلِ الرَّسُوْلِ اور ہنگام شیعہ کا سماعت کرامت او شفقت سی فرط شادی مین پہولا

نہین سماتا ہی جگر اما بتیہ کا روایت مظلومی او مصیبت فرزندان رسالت سے محزون و غمناک ہو کر

فریاد مچاتا ہی جہان زبان پر نام آیا کسی ذریہ خیر الانام کا فورًا جاتا رہا قرار و آرام موالی خاص و

عام کا فَیَنْبَعِثُ عَنْ ذٰلِکَ طَوْفَانُ الْحُزْنِ وَالتَّوَجُّعِ عَلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ فِیْ جَوْفِ

الْاِنْسَانِ پس جوش مارتا ہی اون قلب پر محبونکی بخار غم اور الم سوز حسرتکا اور شورش کرتا ہی دریا

سرشک آنکھون سی ایام محرم مین قت کا تو بدا س مقام کی پایا ہی کلام امام حسین علیہ السلام جو فرمایا ہی

اَنَا قَتِیْلُ الْعَبْرَۃِ لَا یَذْکُرُنِیْ مُؤْمِنٌ اِلَّا بَکٰی وَ اسْتَعْبَرَ یعنی مین ہون کشتہ گریہ و

سوز و اندوہ و بیقراری بہانہ ماتم و سوگواری اسواسطی کہ جب مرد مومن و زن مومنہ کی روبرو میرا ذکر ہوا

فورًا نالہ و آہ کا علم سینہ عزاداروں سی اوٹہا آنسو چشمہ چشم سی مانند پرنالہ بہنی لگا خور و خواب کا مزہ جسم و

دوستون کی جاتا رہا جب خاندان اہلبیت کا سامان لٹا ہر گہر مین کچہو عورتین زیور اتار رشتہ بناؤ کا

توڑا ہر گاہ جامہ شہدا غارت اعدا سی نہ بچا لباس رنگین پہن اور سی کو چھوڑا حرم کی مو پریشانی سی بال

بکھیری سر مین خاک بہی خواتین کی عریانی مین پردہ نا گریبان چاک ہی غذای لذیذ نہین کہاتین کہ اطفال

امام بہوکی رہی تہی آب سرد نہین پیتین کہ سوکہی گلی آل نبی کی خنجر سی کٹی تہی بچون کا بہی شیون اور زاری

مار ہی جوان و پیر کو فرط قلق سی زندگی دشوار ہی ہای ہای وہ مصائب اہلبیت کس زبان سی بیان کرون

او نقشہ عجائب روزگار کیونکہ صفحہ امکان پہ کہینچون وہ دہوپ کی شدت سے خیمونکا مثل تنور گرم ہونا

وہ پیاس کی طغیانی سی بہی بچونکا بسور کر رونا زینب و ام کلثوم کی بیقراری بیبیون کی فریاد و زاری

چارطرف خیمہ گاہ کی خندق ہی شعلہ آتش بلند دہوین کی ہجوم سی اندر سراپردہ کی ہر خاتون کا دم بند

فانتسخنا هذا التوقيع وخرجنا من عنده فلما كان اليوم السادس عدنا اليه وهو يجود بنفسه فقيل له من وصيك من بعدك فقال لله امر هو بالغه وقضى فهذا آخر كلام سمع منه

ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم قال خروج السفياني والصيحة فهو كذاب مفتر المشاهدة الا فمن ادعى المشاهدة قبل الا من بعد طول الامد وقسوة القلوب وامتلاء الارض جورا وسياتي شيعتي من يدعي فلا ظهور الا بعد اذن الله تعالى ذكره وذلك

پندرہویں مجلس شہادت بریر ابن خضیر ہمدانی

اسلام و کفر باہم روبرو ہوا جب شاہباز دست آموز سید الشہدا کا واسطے شکار اوج سعادت کی بازو کھولا شمع لوائے دین کا ہر ایک ہما پایہ پروانۂ جانباز بنا اور گل بوستان خیر المرسلین سے عندلیب آسا نغمہ نیاز ادا کیا آقا کی حمایت میں شمشیر غلام کی جوہر وفا اور جلادت نیام ہمت سے نمودار ظفر فداے فرزند رسالت پر اپنی یگانہ کی شاہین خدنگ پر واز کو طیارۂ فردوست میں اوس فوج خدا کا خال خط لکہا ہوا ہر چہرے پر نور کا صاد بید بیضا سے کہچا تہا تن میں جوانان حسینی کی طنطنۂ شجاعت کا جوش بدن میں صلاح و تقوی سے مغفرت اور کرامت کی سلاح پوش بدن میں قضا و قدر کی ہر سپاہ گری کہا نعرہ مارتے سوار و پیادہ صف امام کی مقابلہ اعدا میں ہتہیار چلانے کو پکارتے نوبت جدال پر نقارۂ حربی اور نائے زندگی کی دہوم ہر پادشت نبرد اور قتال میں مرد و مرکب کی تکاپوسے ہجوم قیامت بازار موت میں خریدار نام و ننگ سودائے اجل کی ہاتہ میں ہر طرف سر و تن کا رنگ جدائی ہر کو ہراول سپاہ حق میں آزادی کو نہیں منظور تسلیم و جنیب کو میمنہ و میسرہ میں جذبۂ عشق حسین علیہ السلام کا دہوپ تیغ سے گردن کٹوانی کو وہب کلبی نے اپنا گلا بڑہایا سپر سینہ زخم کہانے کو زہیر بن قین سامنے لایا نیزے کی سنان پر اپنی سر فراز کو قیس مجنون بہترا تیر کی نشان پر دندمہ جان سعید اور ابن قرظہ کا بعد تہا غابس و شوذب میں ہر چار کہ جیسا کہ ہم حبشی ہیں آل نبی کو مرنے نہ دینگے ایک دو سر کو سنانی کا کہ حضرت علی سے شیر باغ فردوس میں ہم پہنچینگے نمروا او و کان کل من اراد الخروج ودع الحسین و قال السلام علیک یابن رسول اللہ فیجیبہ و علیک السلام

و نحن خلفک بحار میں لکہا ہے کہ راویان اخبار نے کہا ہے اوس وقت جو جوان امام عازم جدال ہوا پاس آکے دست ورکاب مولا کو بوسہ دیا و وداع میں تحیت و سلام ادا کیا حضرت بہی حضرت اوسکی دیکہی جواب سلام سنا کی ارشاد فرماتے تہی تو آگی چل ہم عنقریب آتی ہیں اپنا کا ثان سورۂ احزاب پڑہتی تہی و یقر وصلوات اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ و منہم من ینتظر و ما بدلوا

پندرھویں مجلس شہادت بریر ابن خضیر ہمدانی

تبّت یداً وہ کلام اسد ناطق تنزیل بالا وشانِ امتحان میں پڑہتی زبانِ وحی ترجمان سے اس آیت کو
پڑہتی ثُمَّ بَرَزَ بُرَیرُ بْنُ خُضَیْرِ الهَمْدانی بَعْدَ الحُرِّ وکانَ مِنْ عِبادِ اللهِ الصّالحین
فَبَرَزَ وهُوَ یَقُولُ پس بریر ابن خضیر ہمدانی برے سے نکلا بعد از حرّ دلاور اور تہا وہ اسی جماعت
وہ بندگانِ صالح اور برگزیدہ خدا سے تہا مضمونِ رجز کو فی البدیہہ کہا أنا بُرَیْرٌ وأبی خُضَیْرٌ
لَیْثٌ یَرُوعُ الأسَدُ عِنْدَ الزَّئِیرِ یَعْرِفُ فِینا الخَیْرَ أهْلُ الخَیْرِ أضْرِبُكُمْ وَلا أرَى مِنْ ضَیْرٍ
كَذاكَ فِعْلُ الخَیْرِ مِنْ بُرَیْرٍ وَحَمَلَ عَلَى القَوْمِ وَهُوَ یَقُولُ مانند شیر گرسنہ حملہ کر کے اور سپاہ شام
کوفہ سے یوں کہتا اِقْتَرِبُوا مِنّی یا قَتَلَةَ المُؤْمِنِینَ اِقْتَرِبُوا مِنّی یا قَتَلَةَ أوْلادِ البَدْرِیّینَ
اِقْتَرِبُوا مِنّی یا قَتَلَةَ أوْلادِ رَسُولِ رَبِّ العالَمِینَ وَذُرِّیَّتِهِ الباقِینَ ای کشندگانِ
مومنین مقابلہ کو سربازی میں کی قدم بڑہاؤ ای قاتلانِ اولادِ مجاہدینِ بدر میری تلوار کی سامنی آؤ
ای دشمنانِ عترتِ رسولِ خدا ضربتِ دست مولا خیر الوریٰ او کہاؤ ای مخالفانِ ذریۂ طاہرہ کی
والی روبرو ہو غلامِ امام آؤ وکانَ بُرَیْرٌ أقْرَأ أهْلِ زَمانِهِ فَلَمْ یَزَلْ یُقاتِلُ حَتّى قَتَلَ
ثَلاثِینَ رَجُلاً بریر اپنی زمانے میں بہت زاہد بے بدل اور بڑا قاری ضرب المثل تہا اپنی دین
اور حمایتِ اہلبیتِ طاہرین میں ایسا لڑا کہ تیس آدمی کو مارا فَبَرَزَ إلَیْهِ رَجُلٌ یُقالُ لَهُ یَزِیدُ بْنُ
مَعْقِلٍ فَقالَ لِبُرَیْرٍ أشْهَدُ أنَّكَ مِنَ المُضِلِّینَ فَقالَ لَهُ بُرَیْرٌ هَلُمَّ فَلْنَدْعُ اللهَ
أنْ یَلْعَنَ الكاذِبَ مِنّا وأنْ یَقْتُلَ المُحِقُّ مِنّا المُبْطِلَ پس مقابلہ کو ایک نامرد بری کے سے
نکلا اوسکا نام یزید ابن معقل مشہور تہا بریر سے بولا کہ ای فرزندِ خضیر میں گواہی دیتا ہوں کہ تو فرقہ
گمراہوں سے ہے اوس غازی نے جواب دیا امتحان کو قدم آگے بڑہا آ تا کہ جو جھوٹا ہو لعنت ہو خدا کی
مانگیں میدانِ آوردگاہ میں مباہلہ کریں جو حق پر ہو باطل کو مار ڈالے دکھا دیں فَتَضارَبا فَضَرَبَ
یَزِیدُ لِبُرَیْرٍ ضَرْبَةً خَفِیفَةً لَمْ تَعْمَلْ شَیْئاً وَضَرَبَهُ بُرَیْرٌ ضَرْبَةً قَدَّتِ المِغْفَرَ وَوَصَلَتْ

پندرہوین مجلس شہادت وہب بن عبداللہ بن حباب کلبی

الیٰ دِماغِہٖ فَسَقَطَ قَتِیلاً پس دونوں کی بڑہی یزید نے ضربت لگائی کچہہ نہ کاٹا بریر نے تلوار
چلائی کہ خود اور سر کاٹ کی دماغ پر اوتر آئی دوزخ کو روح شقی پہنچائی مرا ہوا تھا گر اخسر الدنیا والآخرۃ
رہا قَالَ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ زِیَادٍ فَقَتَلَ بُرَیْراً وَکَانَ یَقُوْلُ لِقَاتِلِہٖ بَحِیْرُ
بْنُ اَوْسِ الضَّبِّیُّ پس دوسرا منافق ابن زیاد کا یار نکلا بریر کو شہید کیا بعض نے اوسکا نام بحیر بن
اوس لیا ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِہٖ وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَبَابِ الْکَلْبِیُّ وَقَدْ کَانَتْ
مَعَہٗ اُمُّہٗ یَوْمَئِذٍ بعد ازان وہب ابن عبداللہ نے طیاری یاری کی اور اوسکی ماں بہی ساتہ
آئی تہی فَقَالَتْ قُمْ یَا بُنَیَّ فَانْصُرِ ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَ اَفْعَلُ یَا اُمَّاہُ وَلَا
اُقَصِّرُ فَبَرَزَ وہ زن جوانمرد بولی ای بیٹا اوٹہہ فرزند بنت رسول خدا کی نصرت کو جا جواب دیا مری
میرا دل آمادہ ہوا یوں نہیں کرونگا اور تقصیر نہ رہونگا ثُمَّ حَمَلَ فَلَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی قَتَلَ
مِنْهُمْ جَمَاعَۃً فَرَجَعَ اِلٰی اُمِّہٖ وَامْرَأَتِہٖ فَوَقَفَ عَلَیْهِمَا پس حملہ کیا اور وہ شیر مرد برابر دست
تیغ دلاوری سے جماعت کو مارا پہر کی ماں اور جورو کی پاس آیا کہڑا ہو کی ذرا دم لیا یا دسعادت بین
اوسکی کہا یا فَقَالَ یَا اُمَّاہُ اَرَضِیْتِ فَقَالَتْ مَا رَضِیْتُ اَوْ تُقْتَلَ بَیْنَ یَدَیِ
الْحُسَیْنِ پس کہا ای مادر تو میری جانبازی سے راضی ہوئی بولی ابہی نہیں جبتک امام حسین علیہ
السلام کی روبرو مارا نہ جاوی تبہی خوشی نہ ہوگی فَقَالَتْ اِمْرَأَتُہٗ بِاللّٰہِ لَا تَفْجَعْنِیْ فِیْ نَفْسِکَ
فَقَالَتْ اُمُّہٗ یَا بُنَیَّ لَا تَقْبَلْ قَوْلَهَا وَارْجِعْ زوجہ نے شوہر سے کہا مرا کیو واسطے خدا کی مجہکو
بیوہ نہ بنا و اپنی غمسی رولاو ماں پکاری ای فرزند اوسکی بات پر عمل نکرو میدان مین جہاد کرو
سعد و فَقَاتِلْ بَیْنَ یَدَیِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَیَکُوْنَ غَدًا فِی الْقِیَامَۃِ شَفِیْعاً لَکَ بَیْنَ
یَدَیِ اللّٰہِ روبرو فرزند رسول لڑ نین تلاش حمایت کر تا کہ روز قیامت خدا کی سامنی تیرا شفیع
تیری ہوں جنت مین پہنچا فَرَجَعَ قَائِلاً اِنِّیْ زَعِیْمُکِ یَا اُمَّ وَهْبٍ بِالطَّعْنِ فِیْهِمْ تَارَۃً

پندرہویں مجلس انصار مولا سی شہادت وہب بن عبداللہ کلبی

والضرب ولست بالخوار عند النکب حسبی الٰہی علیم حسبی فلم یزل یقاتل
حتی قتل تسعة عشر فارسًا واثنی عشر راجلًا ثم قطعت یداہ پس میدان رزم
اوس شیر نے اعدا پر حملہ کیا تیغ و نیزہ دلیری کا کارزار انجام دیا اشقیا کی انیس سوار اور بارہ پیدل
جان سے مارے تا کہ زخم بیشمار تن پر لگے ہاتھ دونو قلم ہوئے واخذت امہ عمودًا واقبلت
نحوہ وہی تقول فداک ابی وامی قاتل دون الطیبین حرم رسول اللہ بیان کو تیغ کا
بدن صد چاک ہو رہا تھا جو نظر پڑا خون دل نے جوش مارا صبر و قرار جاتا رہا چوب خیمہ لیکے مدد کو دوڑی
اے اکو مارا وہب بولی میری ماں باپ تجھ پر فدا ہوں لڑائی میں کوتاہی نکرنا طرفداری میں حرم رسول خدا کی
جان سے گذرنا فاقبل کی یردھا الی النساء فاخذت بجانب ثوبہ وقالت لن
اعود او اموت معک وہ غازی فرط غیرت سے آگے بڑہا کہ والدہ کو عورتوں میں پہونچادے مخدرہ
شیر کی پسری آستین جامہ یا دامن پکڑ لی ہاتھ پھیلائی پس وہ نیک سیرت بولی نہیں پھرونگی تیری
حمایت پر جان اپنی دونگی فقال الحسین علیہ السلام جزیتم من اہل بیت خیرًا ارجعی
الی النساء رحمک اللہ فانصرفت جب امام حسین علیہ السلام نے اوس عورت کی جانفشانی ملاحظہ فرمائی
بولی خدا تمکو رحمت کرے اور ہم اہلبیت کی طرف سے جزای خیر دے جو رحمت اوسے بہائی اب پردہ بیبیوں محترم کی طرف جا
ناچار پھری وہ ... وجعل یقاتل حتی قتل رضوان اللہ علیہ وہب اوس جہان سے
... درجہ شہادت سے فائز ہوا قال فذهبت امراتہ تمسح الدم عن وجهه
فبصر بها شمر فامر غلامًا له فضربها بعمود کان معه فشدخها وقتلها شوہر کی
لاش جو خاک و خون میں پڑی دیکھی ... زوجہ وہب دوڑکی اوسپر گر پڑی لہو خاوند کا اپنے منہ پر
ملتی تھی بین جگر خراش سے روتی آہ بھرتی تھی شمر کو جو وہ ماجرا نظر آیا غلام کو قتل عابدہ کا امر کیا اوس
شقی نے زن مومنہ کے سر پر عمود آہن مارا جو فورًا ... قتل ہوئی اور دم نکلا وهی اول امراة

پندرہویں مجلس انصار شاہ کربلا سے شہادت وہب بن عبداللہ کلبی

قُتِلَتْ فِی عَسْکَرِ الْحُسَیْنِ پہلی جو عورت لشکر امام حسین علیہ السلام سے کام آئی زوجہ وہب بن عبداللہ کلبی نے شہادت پائی وَرَاَیْتُ حَدِیْثاً اِنَّ وَهْبَ هٰذَا کَانَ نَصْرَانِیّاً فَاَسْلَمَ هُوَ وَاُمُّهٗ عَلٰی یَدَیِ الْحُسَیْنِ فَقَتَلَ فِی الْمُبَارَزَةِ اَرْبَعَةً وَعِشْرِیْنَ رَاجِلاً وَاثْنَیْ عَشَرَ فَارِساً ثُمَّ اُخِذَ اَسِیْراً فَاُتِیَ بِهٖ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ مولف ناقل ہیں یہی ایک حدیث میں کہ یہاں جو وہب نصرانی کربلا میں آیا تھا مع اپنی والدہ امام حسین علیہ السلام کی روبرو اسلام لایا مجاہدہ میں جو بیس پیادہ اور بارہ سوار کو جہنم پہنچایا وفور جراحات میں لشکر کی گھیر اقیدی بنایا اسیر بلا کو طعنہ و شماتت سناتی ہوئی جسم خون چکان سے عمر سعد کی قریب لائی قَالَ مَا اَشَدَّ صَوْلَتَكَ ثُمَّ اَمَرَ فَضُرِبَتْ عُنُقُهٗ وَرُمِیَ بِرَاْسِهٖ اِلٰی عَسْکَرِ الْحُسَیْنِ وہ بولا تیری صولت و ہمت کا انجام کیا ہوا پس ملاعین نے اس جفاکار سے کہا وہب مظلوم کا سر کاٹ لیا اور حضور سید الشہداء میں پھینک دیا فَاَخَذَتْ اُمُّهُ الرَّاْسَ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَمَتْ بِالرَّاْسِ اِلٰی عَسْکَرِ ابْنِ سَعْدٍ فَاَصَابَتْ بِهٖ رَجُلاً فَقَتَلَتْهُ مادر نے سر کو اوٹھا یا چھاتی سے لگایا بوسہ دیکے سپاہ عمر سعد کو زور سے مارا کہ ایک شخص کی سینہ پر لگا جو وہ نابکار بیدم ہوا ثُمَّ شَدَّتْ بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْ رَجُلَیْنِ پس فرط اندوہ سے چوب خیمہ کو اوٹھا قوم ستمگر سے لڑکی دو آدمیوں کو قتل کیا فَقَالَ لَهَا الْحُسَیْنُ اِرْجِعِیْ یَا اُمَّ وَهْبٍ اَنْتِ وَابْنُكِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ الْجِهَادَ مَرْفُوْعٌ عَنِ النِّسَاءِ امام علیہ السلام نے اوسکو فرمایا اے مادر وہب مراجعت کر بہشت میں تو اور فرزند تیرا رسول خدا کی ساتھ ہیں رو زحیر؟ جہاد سے خدا نے عورت کو معاف کیا فَرَجَعَتْ وَهِیَ تَقُوْلُ اِلٰهِیْ لَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ فَقَالَ لَهَا الْحُسَیْنُ لَا یَقْطَعُ رَجَاءَكِ یَا اُمَّ وَهْبٍ ناچار وہ شیر دل پھر کی آئی عرض کی الٰہی جو میں تجھ سے ہمدم مگر جو آس لگائی حضرت نے اوسی تسلی دی اے ام وہب تیری امید ہرگز قطع نہو گی ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهٖ عَمْرُو بْنُ خَالِدِ الْاَزْدِیُّ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بعد ازاں عمرو ابن خالد ازدی سوا سے حضرت ہو کی میدان میں گیا مردانہ لڑا رہا

فيها ثقاة وحجة قال وحدثنا ابو جعفر محمد
بن علي الاسود ان ابا جعفر العمري حفر
لنفسه قبراً وسوّاه بالساج فسألته عن
ذلك فقال للناس اسباب ثم سألته عن
ذلك فقال قد امرت ان اجمع امري فمات
بعد ذلك بشهرين قال وحدثنا ابو جعفر محمد بن
علي الاسود قال سألني علي بن الحسين بن
موسى بن بابويه ان اسأل ابا القاسم الروحي
ان يسأل مولانا صاحب الزمان عليه السلام
ان يدعو الله له ان يرزقه ولداً ذكراً قال فسألته
فانهى ذلك ثم اخبرني بعد ذلك بثلثة ايام انه
قد دعا لعلي بن الحسين وانه سيولد له ولد
مبارك ينفع الله به وبعده اولاد قال ابو جعفر
محمد بن علي الاسود وسألته في امر نفسي ان يدعو لي
ان يرزقني ولداً ذكراً فلم يجبني اليه وقال ليس الى
هذا سبيل قال فولد لعلي بن الحسين تلك السنة
ابنه محمد بن علي وبعده اولاد ولم يولد لي

پندرہویں مجلس انصار مولا سے شہادت کا پانا اور عمرو بن حجاج کا ملامت اہل کوفہ کو سنانا

رحمت خدا او سپر کہ درجہ شہادت ملا ثُمَّ تَقَدَّمَ ابْنُهُ خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ
حَتّٰى قُتِلَ اونکے بیٹے عمرو کا خالد پر بیٹا دین کی نکالے سعی اور تلاش جہاد میں اکثر بڑھا یہاں تک
جو بیدم ہو کی زمین پر گرا ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهٖ سَعْدُ بْنُ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيُّ ثُمَّ حَمَلَ وَقَاتَلَ
قِتَالًا شَدِيدًا ثُمَّ قُتِلَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ پھر سعد بن حنظلہ تمیمی نے قدم حمایت و نصرت کا
اوٹھایا بزد و کشت اعدا سے میدان وغا میں شور مچایا آخرکو جور ظالمون سے مارا گیا رضوان و رحمت الٰہیہ
جا کی ملا وَخَرَجَ مِنْ بَعْدِهٖ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَذْحِجِيُّ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتّٰى قَتَلَهٗ
مُسْلِمُ الضَّبَابِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ پس عمیر ابن عبد اللہ مذحجی دوڑا منافقوں سے خوب لڑا مسلم
ضبابی و عبد اللہ بجلی نے ملکر شہید کیا اور تیغ و خنجر جفا حلق پر پھیرا ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهٖ مُسْلِمُ بْنُ
عَوْسَجَةَ ثُمَّ قَاتَلَ قِتَالًا شَدِيدًا ناگاہ بیتاب ہو کی مسلم بن عوسجہ نے اجازت حرب پائی غاز
آوردگاہ میں جا کی قتل سوار اور پیادہ سے دہوم مچائی فَصَاحَ عَمْرُو بْنُ الْحَجَّاجِ بِالنَّاسِ يَا حَمْقٰى
أَتَدْرُوْنَ مَنْ تُبَارِزُوْنَ وَمَنْ تُقَاتِلُوْنَ تُقَاتِلُوْنَ فُرْسَانَ أَهْلِ الْمِصْرِ وَ
أَهْلَ الْبَصَائِرِ وَقَوْمًا مُسْتَمِيْتِيْنَ اوس وقت عمرو ابن حجاج اپنے گروہ ضلالت کو پکارا وای احمقو
تمہاری ای ستم شعار تم نہیں جانتے کس جماعت سے مقابلہ ہی جاتا یہ شہسوار عرصہ ہیجا گزیدہ و چیدہ
ہر شہر و دیار ہیں سب مرنے پر طیار یاری سید ابرار سول ہیں زندگی سے بیزار ہیں لَا يَبْرُزُ إِلَيْهِمْ مِنْكُمْ
أَحَدٌ إِلَّا قَتَلُوْهُ عَلٰى قِلَّتِهِمْ وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَرْمُوْهُمْ إِلَّا بِالْحِجَارَةِ لَقَتَلْتُمُوْهُمْ تمہارا جو کوئی قدم
جرات اونکے سامنے بڑھاتا ہی باوجود قلت عدد اور شدت بلاے عطش مارا جاتا ہی مناسب ہے دور کھڑے
ہتھیار نہ چلاؤ الا پتھر اور تیر پھینکو تاکہ سبکو قتل کرو فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ صَدَقْتَ أَلرَّأْيُ
مَا رَأَيْتَ فَأَرْسِلْ فِي النَّاسِ مَنْ يَعْزِمُ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يُبَارِزَهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ عمر سعد کا
پہ بھی میری رای ہی جو تونے کہا لڑنیوالونکو منع کرنا کہ عرصہ نبرد میں ہرگز قدم نہ رکھنا وَقَالَ لَوْ خَرَجْتُمْ

قال مصنف هذا الكتاب كان ابو جعفر محمد بن علي الاسود
كثيراً ما يقول لي اذا رآني اختلف الى مجلس
شيخنا محمد بن الحسن بن احمد بن الوليد رحمه الله
وارغب في كتب العلم وحفظه ليس بعجب
ان يكون لك هذه الرغبة في العلم وانت
ولدت بدعاء الامام عليه السلام
صالح بن شعيب الطالقاني عن احمد بن ابراهيم
بن مخلد قال حضرت بغداد عند المشايخ رحمهم الله فقال
الشيخ علي بن محمد السمري قدس سره ابتداء منه
رحم الله علي بن الحسين بن موسى بن بابويه
القمي قال فكتب المشايخ تاريخ ذلك اليوم
فورد الخبر انه توفي في ذلك اليوم

۴۴۳

الفصل الثالث في ذكر بعض التوقيعات
الواردة منه عليه السلام

پندرھویں مجلس چہارم مولا کا شہادت پانا عمرو بن حجاج کا حملہ اور مسلم بن عوسجہ کا جان سے جانا

اِلَیہِم وَحدَانًا لَاَتَوا عَلَیکُم مُبَارِزَةً بولا ہرگاہ تم اکیلے اونپر جاوگی تو دلیرانہ وہ حملہ و تیغ

شکست کہاوگی وَدَنَا عَمرُو بنُ الحَجَّاجِ مِن اَصحَابِ الحُسَینِ فَقَالَ یَا اَھلَ الکُوفَةِ

اِلزَمُوا طَاعَتَکُم وَجَمَاعَتَکُم وَلَا تَرتَابُوا فِی قَتلِ مَن مَرَقَ مِنَ الدِّینِ وَخَالَفَ

الاِمَامَ اوسوقت عمرو بن حجاج اصحاب امام کی قریب آیا پکارا کہ ای مردم کوفہ طاعت ابن حجاج

رہنا سرکشی اور گمراہی اونکی قتل سی نکرنا جو دین بنی امیہ سی نکلی اور پھری ہیں مخالف یزید ہوکی

اوسکو امام نہیں سمجھی ہیں فَقَالَ الحُسَینُ یَا ابنَ الحَجَّاجِ اَعَلَیَّ تُحَرِّضُ النَّاسَ اَنَحنُ مَرَقنَا

مِنَ الدِّینِ وَاَنتُم ثَبَتُّم عَلَیهِ وَاللهِ لَتَعلَمُنَّ اَیُّنَا المَارِقُ مِنَ الدِّینِ وَمَن ھُوَ

اَولٰی بِصَلیِ النَّارِ امام حسین علیہ السلام نی پکار کی فرمایا ای پسر حجاج مجہپر خلق کو دلیر کرتا ہی لڑائی کو

بلاتا ہمیں بیدین اور اپنی گمراہوں کو شریعت والا ٹہراتا ہی خدا دانا ہی کہ اسلام سی کون پھرا ہی سزاوار

دوزخ بنا ہی ثُمَّ حَمَلَ عَمرُو بنُ الحَجَّاجِ فِی مَیمَنَتِہٖ مِن نَحوِ الفُرَاتِ فَاضطَرَبُوا سَاعَةً

فَصُرِعَ مُسلِمُ بنُ عَوسَجَةَ الاَسَدِیُّ وَانصَرَفَ عَمرٌو وَاَصحَابُہٗ وَانقَطَعَتِ الغَبَرَةُ

فَاِذَا مُسلِمٌ صَرِیعٌ پس عمرو نی غول ہمراہی لیکی دہاوا کیا میمنہ سپاہ امام جماعت مسلم پر ساعت

ہنگامہ مچایا اوس دار و گیر اثنا میں ابن عوسجہ کا بدن پرزی ہوا اکثر تیغ و زخم سی اتنا لہو بہا کہ تیور کی

کہاکر وہ غازی گرا جب عمرو کا پرا بہی ہٹا غبار صحرا منقرض ہوا مسلم کو دریای خون میں غلطاں دیکہا

کہ دم توڑتی کو ہاتہ پیر مارتا تہا وَقَالَ مُحَمَّدُ بنُ اَبِی طَالِبٍ فَسَقَطَ اِلَی الاَرضِ وَبِہٖ رَمَقٌ

فَمَشٰی اِلَیہِ الحُسَینُ وَمَعَہٗ حَبِیبُ بنُ مُظَاھِرٍ اپنی سند محمد ابن ابیطالب نی کہا کہ امام

حسین علیہ السلام کو قرار نہ ہا اوس کی بالین پر قدم رنجہ کیا حبیب ابن مظاہر بہی ساتہ آیا تہا اور ہی باتی

مسلم نہ ہنوز ہوش میں تھی کچہ سانس باقی تہی جو بینی میں جان انکی چار طرف دیکہا فَقَالَ لَہُ

الحُسَینُ رَحِمَکَ اللهُ یَا مُسلِمُ فَمِنہُم مَن قَضٰی نَحبَہٗ وَمِنہُم مَن یَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبدِیلًا

پندرہویں مجلس لشکر اعدا کا حملہ کرنا مسلم بن عوسجہ کا خاک پر گرنا اور مرنا

یارِ وفادار کو پکار کے فرمایا، کلامِ خدا کی اس آیت کو سنایا، بولے خدا اچھی رحمت کرے جو مصیبت و بلا میں ہمارا ساتھ دیا، راہِ حمایت اور تولا میں جان کو قربان کیا، ثُمَّ دَنیٰ حَبِیْبٌ فَقَالَ یَعِزُّ وَاللّٰہِ عَلَیَّ مَصْرَعُکَ یَا مُسْلِمُ اِبْشِرْ بِالْجَنَّۃِ حبیب ابنِ مظاہر نے نزدیک جا کے کہا آقا میرے گو اس گھڑی میں خوشحال رہنا قسم خدا کی مجھکو دشوار ہے تیرا خاک و خون میں پڑا ہونا، اے مسلم داخلہ بہشت معانقۂ حور و آرامِ قصور میں جاوید رہو فَقَالَ لَہٗ قَوْلًا ضَعِیْفًا بَشَّرَکَ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ آوازِ ضعیف سے جواب دیا بشارت ہو تمکو خیر و سعادت کی امتیاز و عزت پاؤ میری دعا تمہارے لیے ہے فَقَالَ لَہٗ حَبِیْبٌ لَوْلَا اَعْلَمُ اَنِّیْ فِی الْاَثَرِ لَاَحْبَبْتُ اَنْ تُوْصِیَ اِلَیَّ بِکُلِّ مَا اَھَمَّکَ حبیب ابنِ مظاہر بولے اگر میں جانتا کہ دنیا میں جیتا رہونگا، ہر آینہ تمہارے پیچھے راہِ قضا میں نہ چلونگا تو کہتا کہ تمنا ہے جو چاہو اپنی وصیت کرو بجا لاونگا، الا میں بھی کوئی دم کا مہمان اسی قدم تیرے پاس عازمِ جنان ہونگا فَقَالَ مُسْلِمٌ اِنِّیْ اُوْصِیْکَ بِھٰذَا وَ اَشَارَ اِلَی الْحُسَیْنِ فَقَاتِلْ دُوْنَہٗ حَتّٰی تَمُوْتَ فَقَالَ حَبِیْبٌ لَاُنْعِمَنَّکَ عَیْنًا ثُمَّ مَاتَ مسلم نے جواب دیا تمکو وصیت کرتا ہوں انکی، اور جانب امام حسین علیہ السلام اشارہ کیا، رفاقت کسی حالت میں جدا ہونا حمایت پر انکی لڑنا نصرت میں جان کھونا، حبیب نے کہا یہ امر آنکھوں سے منظور کیا، بعد ازاں مسلم نے دنیا سے جادۂ فردوس لیا مر گیا قَالَ وَصَاحَتْ جَارِیَۃٌ لَہٗ یَا سَیِّدَاہُ یَا ابْنَ عَوْسَجَتَاہُ راوی ناقل ہے مسلم کی جاریہ حرم اہلبیت میں حاضر تھی اس حادثہ میں روتی سر و سینہ پیٹ کے ماتم کرتی رہی ہائے ہائے میری آقا کو بھوکا پیاسا مارا ہے، وائے ابنِ عوسجہ زاہدِ قاری کا سر تن سے اتارا ہے ثُمَّ حَمَلَ شِمْرُ بْنُ ذِی الْجَوْشَنِ فِی الْمَیْسَرَۃِ فَثَبَتُوْا لَہٗ وَ طَاعَنُوْہُ وَ حَمَلَ عَلَی الْحُسَیْنِ وَ اَصْحَابِہٖ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ وَ قَاتَلَھُمْ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ قِتَالًا شَدِیْدًا بعد ازاں شمر ابن ذی الجوشن اعدا کی سپاہ ہمراہ لے میسرہ پر حملہ کیا جماعت حق شناس نے ثبات قدم سے وہ بہادری کی کہ شاد باد

پندرہوین مجلس بروز عاشورا لشکر سید الشہدا پر حملہ اعدا

کوفی اور شامی اصحاب امام پر ہجوم لائی غازیان زبردست نی جان لڑا کی بہت منافق خاک پر
گرائی زد و کشت سی میدان نبرد مین ہنگامۂ قیامت پھیلا جب بہری کفار کا نرغہ ہوا مجاہدون نی
اونکو روکا وَأَخَذَتْ خَيْلُهُمْ تَحْمِلُ وَاِنَّمَا هُمْ اِثْنَانِ وَثَلَاثُوْنَ فَارِسًا فَلَا تَحْمِلُ
عَلٰى جَانِبٍ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلَّا كَشَفُوْهُمْ لشکریان ستم چار جانب ایکبارہ ٹوٹ پڑی
لاکن جب پاؤن اعدا منہہ پہ چڑہی اور لڑی ہر چند امام کی انصار بتیس گہوڑی سوار تہی حملہ مردانہ
تیغ زنونکو بہگاتی رہی فَدَعَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ بِالْحُصَيْنِ ابْنِ نُمَيْرٍ فِيْ خَمْسِمِائَةٍ مِنَ الرُّمَاةِ
فَاقْتَتَلُوْا حَتّٰى دَنَوْا مِنَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ فَرَشَقُوْهُمْ بِالنَّبْلِ جب اس پایہ کی
رفیقان سرور کی تیغ سے گہبرایا حصین ابن نمیر کو مع پانسو تیرانداز کی اپنی قرین بلایا وہ خطا کار لشکر
کبھی نچاتی پیشتر بڑہی امام حسین علیہ السلام اور ... مسعود کی قریب ہوی قوس جفا کی ایسی تیرونکا
مینہہ برسایا سینہ اور بازوی انصار شاہ دین کو ہدف بنایا فَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ عَقَرُوْا خُيُوْلَهُمْ
حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ اسیر ہی ہر گاہ اون ستمگرونکو غلبہ و ظفر نہ ملا تو گہوڑونکو رفقای ابن سعد کی
پی کیا لاکن ہر ایک غازی نی رزم و پیکار سی دہوم مچائی یہانتک جو دوپہر ڈہلی کو آئی وَاشْتَدَّ
الْقِتَالُ وَلَمْ يَقْدِرُوْا اَنْ يَاْتُوْهُمْ اِلَّا مِنْ جَانِبٍ وَاحِدٍ لِاجْتِمَاعِ اَبْنِيَتِهِمْ وَ
تَقَارُبِ بَعْضِهَا مِنْ بَعْضٍ پہر کہ نبرد کا ایسا فوق جنگ ستم اور سام گذرا کہ منافقون کو
میسر نہوا سوای ایک طرفسی راستہ لڑائی کا اتصال خیام اور بندش عبور کی باعث تاخت و تاز مین تنگی تہا
حرم نبوی لوٹ مار سی کفار کی بچی رہی فَاَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ الرِّجَالَ لِيُقَوِّضُوْهَا
عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَشَمَائِلِهِمْ لِيُحِيْطُوْا بِهِمْ پس عمر سعد نی اپنی پیادونکو دوڑایا بلا زمان خلاف شعار
سنت کی صف توڑکر بنایا کہ داہنی بائین سی اونکو گہیر لین سپٹ کی تیغ بیچ ابری گہوڑونکی پشت پہ جا بیٹھین
وَاَخَذَ الثَّلَاثَةُ وَالْاَرْبَعَةُ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ يَتَخَلَّلُوْنَ فَيَشُدُّوْنَ عَلَى الرَّجُلِ

بابيه عليه السلام فمن ذلك ما رواه
صفوان بن يحيى عن محمد بن حكيم عن
ميمون البان عن ابي عبد الله عليه
السلام قال خمس قبل قيام القائم اليماني
والسفياني والمنادي ينادي من السماء
وخسف البيداء وقتل النفس الزكية
ومنه ما رواه علي بن عاصم عن عطاء بن
السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمر
قال قال رسول الله صلعم لا تقوم الساعة
حتى يخرج المهدي من ولدي ولا يخرج
المهدي حتى يخرج ستون كذابا كلهم يقول
انا نبي ومما روى الفضل بن شاذان عن
ابي حمزة قال قلت لابي جعفر عليه السلام
خروج السفياني من المحتوم قال نعم والنداء
من المحتوم وطلوع الشمس من مغربها محتوم
واختلاف بني العباس في الدولة محتوم وقتل
النفس الزكية محتوم وخروج القائم من آل محمد
محتوم ... ينادي مناد من السماء
اول النهار الا ان الحق مع علي وشيعته
ثم ينادي ابليس في اخر النهار الا ان الحق
مع عثمان وشيعته فعند ذلك يرتاب المبطلون
وروى الحسن بن علي الوشاء عن احمد بن عائذ
عن ابي خديجة عن ابي عبد الله عليه السلام
قال لا يخرج القائم حتى يخرج قبله اثنا عشر من بني هاشم كلهم
يدعو الى نفسه وروى صالح بن عقبة
عن عبد الله بن محمد الجعفي عن جابر قال
قال ابو جعفر عليه السلام توقعوا [illegible]
بني العباس فان [illegible]
... ولهب ...
الساباطي عن ابي الحسن عليه السلام قال
عن محمد بن مسلم قال سمعت
ابا ... والعلاء بن رزين
فانه وروى الحسن بن محبوب عن ابي

پندرہویں مجلس روز عاشورا سید الشہداء سے درخواست ابو ثمامہ صیداوی نماز کی

يعرض و ينهب فيرمونه عن قريب فيصرعونه فيقتلونه تین تین چار چار ہو اور
امام ابرار کو محاصرہ میں لاتے اور پھر ہجوم اور انبوہ سے دوڑتے آتے بتفرقہ ڈالکے تنہا کو مارتے غارت
اور لوٹ کرتے جاتے نزدیک سے تیر لگاتے جب گر پڑتے تو چھری پھیرتے فقال ابن سعد احرقوا
ها بالنار فاضرموا فيها ابن سعد بولا خیمونکو جلا دو کہ فیصل ہو لڑائی بس خندق سے آگ اوٹھا کے
سراپردہ میں لگائی فقال الحسين عليه السلام دعوهم يحرقوها فانهم اذا فعلوا ذلك
لم يجوزوا اليكم فكان كما قال حضرت نے فرمایا چھوڑ دو آتش افروزی کریں کہ پھر تم تک دوڑ کے
راہ سے آمد و شد نکر سکیں ہرگاہ ناریونکی شعلہ خانی قنات اور سراپردہ میں سر اوٹھایا تو جیسا ارشاد
ہوا تھا وہی ظہور میں آیا فلم يزل يقتل من اصحاب الحسين الواحد والاثنين فيبين
ذلك لقلتهم و يقتل من اصحاب عمر العشرة فلا يبين فيهم ذلك لكثرتهم
یونہیں سر و تن کی جدائی کا ہنگامہ برپا رہا اور ملازمان امام حسین علیہ السلام سے جو ایک آدمی مارا جاتا
صف میں رخنہ پڑتا قلت انبوہ سے مقام خالی نظر آتا لیکن عمر سعد کی خیل ضلالت سے اگر دس ہلاک ہوتے
تو بھی کثرت ازدحام سے معلوم نہ ہوتا فلما رای ذلك ابو ثمامة الصيداوي قال
للحسين يا ابا عبد الله نفسي لنفسك الفداء هؤلاء اقتربوا منك
جو ابو ثمامہ صیداوی نے حسرت و یاس سے یہ دیکھا امام حسین علیہ السلام سے عرض کی یا ابا عبد اللہ
میری جان آپکی قدم پر فدا ہو یہ جفا شعار مولا کی ہلاکت کو آمادہ ہوئے ہیں تیر و نیزہ و تلوار مارتے
نزدیک حضرت پہنچے ہیں لا والله لا تقتل حتى اقتل دونك قسم خدا کی ہیں ہرگز قتل
نہو گا جبتک تمہارے سامنے اعدا کو بہت نہ مارونگا واحب ان القى الله ربي وقد
صليت هذه الصلوة معك آرزو ہے کہ اپنی خدا سے ملاقات کروں درآنحالیکہ یہ
نماز آپکی ساتھ پڑھ لوں فرفع الحسين راسه الى السماء وقال ذكرت الصلوة

پندرہوین مجلس روز عاشورا درخواست صحابہ سی اوای نماز سید الشہدا

جَعَلَکَ اللّٰہُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ نَعَمْ ھٰذَا اَوَّلُ وَقْتِہَا پس امام عرش مقام نی سر جانب آسمان کی

اونچا کیا زوال آفتاب کو دیکھا تو کہا صلوٰۃ کا ذکر یاد مین لایا خدا تجھی نمازیون سی شمار فرمای یہ اول

وقت ہی ظہر کا ثُمَّ قَالَ سَلُوْھُمْ اَنْ یَکُفُّوْا عَنَّا حَتّٰی نُصَلِّیَ فَقَالَ الْحُصَیْنُ ابْنُ نُمَیْرٍ اِنَّہَا

لَا تُقْبَلُ اوس محبت پروردگار نی ارشاد کیا اچھا مہلت انکو چاہیے تا کہ برای خدا اتنی دیر جنگ سی

باز رہین کہ ہم فرض الٰہی کو ادا کرلین ہر گاہ توقف کو چاہا حصین ابن نمیر بی پیر بولا جب یزید کو اپنا

امام بنایا تو عمل عبادت تمہارا ہرگز قبول نہوگا فَقَالَ الْحَبِیْبُ بْنُ مَظَاھِرٍ لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوۃُ

زَعَمْتَ مِنْ اِبْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَتُقْبَلُ مِنْکَ یَا خَمَّارُ یَا حِمَارُ حبیب ابن مظاہر نی کہا

سبحان اللہ زمانہ اولٹا کہ فرزند رسول خدا کی نماز جائز نہ ٹھہری اور تجھ ستمگار فاسق شراب خوار کی صلوٰۃ

مقبول ہی فَحَمَلَ عَلَیْہِ الْحُصَیْنُ بْنُ نُمَیْرٍ وَحَمَلَ عَلَیْہِ حَبِیْبٌ فَضَرَبَ وَجْہَ فَرَسِہٖ

بِالسَّیْفِ فَشَبَّ بِہِ الْفَرَسُ وَوَقَعَ عَنْہُ الْحُصَیْنُ فَاسْتَوْحَشَتْہُ اَصْحَابُہٗ فَا

سْتَنْقَذُوْہُ پس حصین غضب آلودہ بڑھا اور حبیب نی بھی اوسپر حملہ کیا تلوار کا وار گھوڑی کی سنہ پر مارا

وہ چمکا تو حصین زمین پر گرا ہمراہیان مردود کا ہجوم ہوا شقی کو پنجۂ موت سے بچا لیا فَقَالَ الْحُسَیْنُ

لِزُھَیْرِ بْنِ قَیْنٍ وَسَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ تَقَدَّمَا اَمَامِیْ اُصَلِّی الظُّھْرَ اوس وقت

امام حسین علیہ السلام نی زہیر ابن قین اور سعید ابن عبد اللہ کو بلایا آگی آئین فرمایا میری روبرو کھڑی ہو

تا صلوٰۃ ظہر ہم بجا لائین فَتَقَدَّمَا اَمَامَہٗ فِیْ نَحْوٍ مِّنْ نِصْفِ اَصْحَابِہٖ حَتّٰی صَلّٰی بِہِمْ صَلٰوۃَ

الْخَوْفِ پس دونو جانباز مقابل حضرت حائل ہوی نصف صحابہ لڑتی رہی اور آدھی امام کی پیچھی

مقتدی رہی صلوٰۃ خوف کو صدق نیت سی پڑھتی رہی وَرُوِیَ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ

الْحَنَفِیَّ تَقَدَّمَ اَمَامَ الْحُسَیْنِ فَاسْتُھْدِفَ لَھُمْ یَرْمُوْنَہٗ بِالنَّبْلِ کُلَّمَا اَخَذَ

الْحُسَیْنُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا قَامَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَمَا زَالَ یُرْمٰی بِہٖ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی الْاَرْضِ

پندرہویں مجلس روز عاشورا جہاد و شہادت سید الشہدا نماز ظہر کو پڑھنا عمرو بن قرظہ انصاری کا لڑنا

روایت کی سعید ابن عبداللہ روبروی امام علیہ السلام کھڑا رہا جو تیر لشکر مخالف سے شاہ تشنہ کام
آتا دوڑ کی اپنی چھاتی پر اور داہنی بائیں سی روکتا یہاں تک ہدف پیکان جفا بنا کہ آخر کو غش
کہا کی زمین پر گر پڑا وهو يقول اللهم العنهم لعن عاد وثمود اللهم ابلغ نبيك
عني السلام وابلغه ما لقيت من الم الجراح فاني اردت بذلك نصرة ذرية
نبيك ثم مات دم آخر یہ نفرین کی الٰہی اس قوم کو مثل عاد و ثمود لعنت کرنا اپنی پیغمبر کو میرا
سلام کہنا اور جو الم جراحت حمایت میں ذریت طاہرہ کی سہا اوسکی خیر البشر کو خبر دینا پس اتنا کہہ
کر آخر کو تڑپ کر مرگیا فوجد به ثلاثة عشر سهما سوى ما به من ضرب السيوف
وطعن الرماح علاوہ زخم شمشیر و نیزہ کی جسد بدن میں لگی تہی اوس قربانی وفا کی تیرہ جو بہ تیر دوسا
ہوئی وقال ابن نما وقيل صلى الحسين واصحابه فرادى بالايماء قول ابن نما میں روایت
لکہی ہی امام اور صحابہ کرام نی فرادی اشارہ سی نماز ادا کی ہی ثم قالوا ثم خرج عبد الرحمان
بن عبد الله اليزني ثم حمل فقاتل حتى قتل پہر عبد الرحمان ابن عبد اللہ یزنی کو ... لڑا
شاقی ہوکر مارا گیا شہید ہوا وقال السيد فخرج عمرو بن قرظة الانصاري فاستاذن
الحسين فاذن له فقاتل قتال المشتاقين الى الجزاء وبالغ في خدمة سلطان
السماء حتى قتل جمعا كثيرا من حزب ابن زياد بعد ازاں عمرو بن قرظہ انصاری نے جا کر
حضرت سے اذن وغا مانگا رخصت لی تو مانند مشتاقان طالب جزا یعنی بادشاہ کی خدمت جانفشانی
شوق سے بجا لا بڑی جوانمردی کی ... گروہ کثیر کو ابن زیاد کی بیدم کیا وجمع بين سداد و
جهاد وكان لا ياتي الى الحسين سهم الا اتقاه بيده ولا سيف الا تلقاه بمهجته
فلم يكن يصل الى الحسين سوء حتى اثخن بالجراح ... اور جان بازی کا حق ادا کیا جو تیر
آتا دوڑ کی ہاتھ سی روکتا ہر تلوار کا وار سینہ و سر پر لیتا ... سپر بلا ... کوئی صدمہ

عن ابی بصیر عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان قدام القائم لسنة مذاة یفسد التمر فی النخل فلا تشکوا فی ذلک

سیف بن عمیرة عن بکر بن محمد عن ابی عبد الله علیه السلام قال خروج الثلثة السفیانی و الخراسانی و الیمانی فی سنة واحدة فی شهر واحد فی یوم واحد

پندرہویں مجلس بیان جون ابی ذر غفاری فدای سید الشہداء

زخم عدو کا امام پر نہ آنی دیا، فدا ہونیکو اپنی جان پر کھیلا تا کہ وفور جراحات سے چور ہو گیا فَلَمَّا الْتَفَتَ اِلَی الْحُسَیْنِ وَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَوْفَیْتُ قَالَ نَعَمْ اَنْتَ اَمَامِیْ فِی الْجَنَّةِ فَاقْرَأْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنِّی السَّلَامَ وَاَعْلِمْهُ اَنِّیْ فِی الْاَثَرِ جب امام حسین علیہ السلام نی اوسکا حال زار دیکھا تو حضرت سے پکار کی کہا ای فرزند رسول خدا مین راہ وفا مین تمہاری ثابت رہا، فرمایا تو نی حق خدمت پورا کیا، اور جنت مین میرا ہمشیرہ ہوگا، پس نانا خیر الوری کو سلام پہنچا، اور خبر دینا کہ مین بھی پیچھی آتا ہون غم نہ کہانا فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِ پھر وہ جانباز مقابلہ کر رہا تہا مقاتلہ کیا، درجہ شہادت سے فائز ہوا وَقَالَ السَّیِّدُ ثُمَّ تَقَدَّمَ جَوْنٌ مَوْلٰی اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ وَکَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ الْحُسَیْنُ اَنْتَ فِیْ اِذْنٍ مِّنِّیْ فَاِنَّمَا تَبِعْتَنَا طَلَبًا لِلْعَافِیَةِ فَلَا تَبْتَلِ بِطَرِیْقِنَا سید نی اپنی روایت مین بیان کیا کہ بعد ازان مشہور عالم ابی ذر غفاری آیا، طالب رخصت مولا کی سامنی کہڑا ہا، وہ حبشی سیاہ فام کہ بہ منظر تھا، حضرت نی فرمایا تجہی اجازت آزادی ہی تو نی رفاقت ہماری واسطی چین و آرام کی اختیار کی تہی پس اب ہم دردکی لیئی مبتلای زحمت نہو، بندہ او سلامت چلا جا، کسیطرف کو فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَا فِی الرَّخَاءِ اَلْحَسُ قِصَاعَکُمْ وَفِی الشِّدَّةِ اَخْذُلُکُمْ بولا یا ابن رسول اللہ مین ایام رفاہ مین تمہارا نمکخوار ہو، کہاتا رہا، محنت و مصیبت کی دن منہ چہپاؤن یہ نہین ہو وَاللّٰهِ اِنَّ رِیْحِیْ لَنَتِنٌ وَاِنَّ حَسَبِیْ لَلَئِیْمٌ وَلَوْنِیْ لَاَسْوَدُ فَتَنَفَّسْ عَلَیَّ بِالْجَنَّةِ قسم خدا کی میرا پسینا بدبو اور نسب و کمینہ و رنگ سیاہ ہی آسیرا ارزو ہی جنت اور معانقہ حور و جوار پیغمبر کی چاہ ہی فَتَطِیْبُ رِیْحِیْ وَیَشْرُفُ حَسَبِیْ وَیَبْیَضُّ وَجْهِیْ تا کہ رو سفید اور نورانی اور نام و نمود عز و شرف مین لاثانی ہو جاؤن قدم والا پر سر دکی خوشبوی مشک و عنبر عرق پیشانی مین پاؤن لَا وَاللّٰهِ لَا اُفَارِقُکُمْ حَتّٰی یَخْتَلِطَ هٰذَا الدَّمُ الْاَسْوَدُ مَعَ دِمَائِکُمْ اسے جانتا ہی یہ ہرگز نہوگا کہ جون راہ منافقت

پندرہویں مجلس مجاہدہ عمرو بن خالد ناصر سید الشہدا

چلی جبتک میرا کالا ہوا کی خون طاہر و طیب نہ لی ثُمَّ بَرَزَ لِلْقِتَالِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ پس
دلیرانہ میدان میں جا کی معرکہ آرای قتال ہوا خوب لڑا تاکہ بسبب زخم کہا کی خاک پر گرا دنیا سی انتقال
کیا فَوَقَفَ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهَهُ وَطَيِّبْ رِيْحَهُ وَاحْشُرْهُ مَعَ
الْاَبْرَارِ وَعَرِّفْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ امام حسین علیہ السلام بالین غلام پر تشریف
لائی دعا کو ہاتھ اوٹھا کی یہ کلمات مناجات فرمائی الٰہی اسکا چہرہ ضیا بار اور بو باس خوشگوار کرنا
حشر کو ساتھ ابرار اور زمرہ احمد مختار کی رکھنا مروی ہی عَنِ الْبَاقِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اِنَّ
النَّاسَ كَانُوْا يَحْضُرُوْنَ الْمَعْرَكَةَ وَيَدْفُنُوْنَ الْقَتْلٰى فَوَجَدُوْا جَوْنًا بَعْدَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ
يَفُوْحُ مِنْهُ رَائِحَةُ الْمِسْكِ حضرت امام محمد باقر اور علی ابن الحسین علیہم السلام سی روایت کی ہی
کہ جو لوگ واسطی دفن شہدا کی مقتل میں آئی تہی لاش جون کی سبب فی دیکہی ہی کہ بعد مدت دس روز کی
جو بوی خوش عطر جسد غلام سی آتی تہی کہ دماغ روحانیوں کو بسا تی اور چادر مغفرت و رضوان اوسپر
اوڑہا تی تہی ثُمَّ بَرَزَ عَمْرُو بْنُ خَالِدِ الصَّيْدَاوِيُّ فَقَالَ لِلْحُسَيْنِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
قَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْحَقَ بِاَصْحَابِيْ وَكَرِهْتُ اَنْ اَتَخَلَّفَ وَاَرَاكَ وَحِيْدًا
مِنْ اَهْلِكَ قَتِيْلًا بعد ازاں عمرو بن خالد صیداوی امام حسین علیہ السلام کی پاس آیا اور بولا یا ابا عبد اللہ
مینی ارادہ کیا ہی اپنی رفقا سی ملنی کا لاکن تمہیں تنہا چہوڑ جانی کا الم حسرت زیادہ رکہتا ہوں سب یار و
مددگار قتل ہوی نرغہ اعدا کا آپ پر دیکہتا ہوں فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ تَقَدَّمْ فَاِنَّا لَاحِقُوْنَ بِكَ
عَنْ سَاعَةٍ فَتَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ سید الشہدا نی فرمایا آگی بڑہ جا کہ ہم بہی عنقریب تجہسی ملتی ہیں
پس وہ سعادتمند عرصہ نبرد کو قدم زن ہوا یہانتک لڑا کہ آخر کو مارا گیا وَجَاءَ حَنْظَلَةُ ابْنُ سَعْدٍ
الشَّامِيُّ فَوَقَفَ بَيْنَ يَدَيِ الْحُسَيْنِ يَقِيْهِ السِّهَامَ وَالرِّمَاحَ وَالسُّيُوْفَ بِوَجْهِهِ
وَنَحْرِهِ پس حنظلہ ابن سعد شامی حمایت پر امام کی روبرو کہڑا ہوا مولا کی سامنی جو تیر و نیزہ و تلوار آتی رو

پندرہویں مجلس روز عاشورا شہادت انصار مظلوم کربلا

ایسا ہی ہوگا تیری خاطر شاد رہی ثم استقدم فقاتل قتال الاسد بل آکلوا علیہ فقتلوہ
رضوان اللہ علیہ پس وہ غازی رجز خوان صف اعدا پر حملہ ور ہوا خوب لڑا چاروں طرف سے لشکر کی گھیر لیا
زخم بحساب سے زمین پر گرا آخر کو مارا گیا رضوان اور مغفرت کو پہنچا ۔ فتقدم سوید بن عمرو بن
ابی مطاع وکان شریفا کثیر الصلوۃ فقاتل قتال الاسد الباسل وبالغ فی الصبر
علی الخطب النازل بعد ازاں سوید ابن عمرو جو بڑا شریف اور شب زندہ دار اور نماز گذار تھا میدان
رزم کو سرگرم قتال شل شیر دلیر آمادہ مرگ ہوا نزول بلا پر صابر و شاکر ہوا حمایت دین میں خوب ہاتھ بڑھائے
جرات سے شور قتال مچایا میمنہ و میسرہ اعدا کو خاک میں ملایا حتی سقط بین القتلی وقد اثخن بالجراح فلم
یزل کذالک ولیس بہ حراک حتی سمعہم یقولون قتل الحسین سبب کثرت جراحات کے جو ہو گیا
تو فوق نہیں تھی زمین پر گرا لاشوں میں ملا پڑا تھا قوت حرکت نہیں ناگاہ شور سنا کہ امام حسین علیہ السلام
شہید ہوئی اہلبیت سید انام دست بدعا سی لوٹی گئی فتحامل واخرج سکینا من خفہ وجعل یقاتل
حتی قتل ساعت ہوش مصیبت کی تاب و توان نہ رہی مقتل سے اٹھا اور بیتاب چلا اپنی موزے سے چھری نکالی
دشمنوں کی مانند جان سنبھالی شدت سے دور کی بیقرار لڑا ایک مرا ہوا خاک و خون میں ملا پڑا فخرج یحیی بن
سلیم المازنی ثم حمل فقاتل حتی قتل پھر یحیی ابن سلیم مازنی صف سے نکلا حملہ کیا لڑتا رہا آخر مارا گیا ثم
خرج من بعدہ قرۃ بن قرۃ الغفاری قال ثم حمل فقاتل حتی قتل پھر قرہ ابن قرہ غفاری
پرسی اگلی ٹرا خوب لڑا کثرت جراحت اور غلبہ اعدا سے مارا گیا وخرج من بعدہ مالک بن انس المالکی
ثم حمل فقاتل حتی قتل بعد ازاں مالک ابن انس قدم سپاہی نبرد ہوا اور پر حملہ کیا لڑتا رہا آخر کو مارا گیا
ثم خرج من بعدہ عمرو بن مطاع الجعفی ثم حمل فقاتل حتی قتل پھر عمرو بن مطاع جعفی نے کو حملہ
اعدا کا سامنا کیا تیغ خارا سے سیدھ ہوا ثم خرج الحجاج بن مسروق وھو مؤذن الحسین ثم حمل
فقاتل حتی قتل اور کبھی حجاج ابن مسروق جو موذن امام علیہ السلام تھا میدان میں آ مردانہ لڑا و قوم جھپٹا گرا

۴۵۳

سترھویں مجلس جانبازی زہیر بن قین وسعید بن عبداللہ انصار سید الشہدا

فدای سولا سر اپنا کیا ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَعْدِہٖ زُهَيْرُ بْنُ قَيْنٍ وَهُوَ يَرْتَجِزُ وَيَقُولُ پس بایزو فادار

امام حسین علیہ السلام زہیر ابن قین کہ آیا ہوا رجز پڑھتا ہوا چمکاتی تلوار نکالی یون رجز کو پڑھتا تھا اَنَا زُهَيْرٌ وَاَنَا ابْنُ

الْقَيْنِ اَذُودُكُمْ بِالسَّيْفِ عَنْ حُسَيْنٍ اِنَّ حُسَيْنًا اَحَدُ السِّبْطَيْنِ مِنْ عِتْرَةِ الْبَرِّ التَّقِيِّ الزَّيْنِ

ذَاكَ رَسُولُ اللّٰهِ غَيْرُ الْمَيْنِ اَضْرِبُكُمْ وَلَا اَرٰى مِنْ شَيْنٍ فَقَاتَلَ حَتّٰى قَتَلَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ

رَجُلًا پھر ایسا رزم و پیکار کیا ایک سو بیس پیادہ و سوار کو مارکر گرا دیا آخر کو لشکر مخالف ٹوٹ پڑا گرد

زہم سی قابو زہیر کا جاتا رہا فَشَدَّ عَلَيْهِ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّعْبِيُّ وَمُهَاجِرُ بْنُ اَوْسٍ التَّمِيْمِيُّ

فَقَتَلَاهُ اوس حال میں دو شقی نی گھیرا وہ دلاور بھی مرتبہ شہادت کو پہنچا فَقَالَ الْحُسَيْنُ حِيْنَ صُرِعَ

زُهَيْرٌ لَا يُبْعِدُكَ اللّٰهُ يَا زُهَيْرُ وَلَعَنَ قَاتِلَكَ لَعْنَ الَّذِيْنَ مُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ

اوسکو امام حسین علیہ السلام نی جب لہو مین غلطان دیکھا حسرت و اندوہ سی نالان و گریان کہا ای زہیر خدا

تجھی مرلیسی ہم المبیت کے جدا نکہی اور تیری قاتلون کو لعنت کری شکل اونکی جو بندر و خوک ہوی ثُمَّ خَرَجَ مِنْ

بَعْدِہٖ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِيُّ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتّٰى قُتِلَ پھر سعید ابن عبد اللہ حنفی جالک

مقابل خوب لڑتا رہا تاکہ قربانی راہ وفا ہوا ثُمَّ بَرَزَ حَبِيْبُ بْنُ مُظَاهِرِ الْاَسَدِيُّ ثُمَّ حَمَلَ

رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَطَعَنَهٗ بعد ازان حبیب ابن مظاہر عرصہ نبرد کو بڑھا ایک شقی نی بنی تمیم سی بالکا

ہولا مارا فَذَهَبَ لِيَقُوْمَ فَضَرَبَهُ الْحُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَلٰى رَاْسِهٖ بِالسَّيْفِ فَوَقَعَ وَنَزَلَ

التَّمِيْمِيُّ فَاحْتَزَّ رَاْسَهٗ اوسکی صدمہ سی حبیب کو تیورا آگر پڑا پھر ہاتھ پیر سنبھالکی اوٹھنا چاہا

ناگاہ حصین ابن نمیر نی تیزی کی تلوار فرق پر لگائی کہ سرنگون ہوی طاقت ضبط اور قرار نہ پائی کافر تمیمی گیا

اوسکی دوڑا جدا حق کا سر کاٹا جو تہلکہ پڑا فَهُدَّ مَقْتَلَهُ الْحُسَيْنَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ اللّٰهِ

اَحْتَسِبُ نَفْسِيْ وَحُمَاةَ اَصْحَابِيْ قتل حبیب لشکر امام حسین علیہ السلام درہم و برہم ہوا حضرت فی

حسرت و اندوہ مین پکار کی کہا خدا ہی بدی کا دور کرنیوالا اونکی حوالی ہی میری جان ناتوان اور سب یاور

پندرہویں مجلس وقائع حبیب بن مظاہر ناصر سید الشہداء و شبیب شاکری کا ماجرا

انصار کا وہی ہی نگہبان وقیل بل قتله رجل یقال له بدیل بن صریم دوسری روایت
آیا ہی کہ حبیب کو بدیل نی شہید کیا ہی واخذ راسه فعلقه فی عنق فرسه فلما دخل
مكة راه ابن حبیب وهو غلام غیر مراهق فوثب الیه فقتله واخذ راسه سر کو گھوڑے کی
گردن میں لٹکایا جب شہر مکہ میں داخل ہوا فرزند حبیب نے جو غیر بالغ لڑکا تھا باپ کا سر لٹکا ہوا دیکھا
قاتل پدر کو مارکے سر چھین لیا ثم برز من بعده هلال بن نافع البجلی فلم یزل یرمیهم
حتی فنیت سهامه ثم ضرب یده الی سیفه فاستله وقتل ثلاثة عشر رجلا
بعد ازان ہلال ابن نافع بجلی افق میدان سے برآمد ہوا تیر خطا کار دشمنان پر قضا کرنی لگا تا آنکہ ترکش میں ایک بھی
باقی نہ رہا پس ہوا رستہ میان جلادت نکالی اعدا میں قتل کی دھوم ڈالی پیادہ اور سوار میں تلچل پڑی تیرہ شقی کی
روح جہنم کو بھیجی فکسروا عضدیه واخذوا اسیرا فقام الیه شمر فضرب عنقه اعدا کا
ہجوم ہوا دونو شانوں کو توڑا پھر تاب قیام نہ ہی وفور جراحت سے حالت غیر تھی ستمگاروں نے گھیر کے اسیر کیا
روبروی ابن سعد پہنچایا شمر شریر تیغ لیکر اٹھا دست جور و ستم سے غازی کا سر کاٹا وفی المناقب
ثم خرج جنادة بن الحرث الانصاری وقال ثم خرج من بعده عمرو بن جنادة
روایت مناقب بن شہر آشوب کی آیا ہی پھر جنادہ ابن حرث اور عمرو ابن جنادہ نے درجہ شہادت پایا ہی
قال ثم خرج عبد الرحمن بن عروة ثم قاتل حتی قتل پھر عبد الرحمن ابن عروہ شمشیر
بکف لڑ بڑا خوب لڑا وہی آخر کو مارا گیا وجاء عابس بن شبیب الشاکری ومعه شوذب مولی
شاکر فقال یا شوذب ما فی نفسك ان تصنع قال ما اصنع اقاتل حتی اقتل اوس کا
جان بازی او معرکہ آرائی میں وقت امتحان دیکھا تو عابس ابن شبیب شاکری جوش ہمت میں پھر
میدان کو بڑھا اوس کے ساتھ غلام بھی شوذب نام جب حیات سے آزاد تھا آقا نے پوچھا کیا تو نے ارادہ کیا ٹھہرا
رکھا بولا تمہاری رکاب میں رہونگا اور اعدا سے حمایت پر لڑونگا یہاں تک جو مارا جاؤں مولا کے کام آؤں

فی ذکر صفة القائم و حلیته علیه السلام

پندرہویں مجلس مصائب سید الشہدا میں عابس و شوذب کا جہاد کو جانا

برم وفا میں سروکی قدم بڑھاؤں اور سدھم آرام پاؤں قَالَ ذَالِکَ الظَّنُّ بِکَ فَتَقَدَّمَ بَیْنَ یَدَیْ
اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ حَتّٰی یَحْتَسِبَکَ کَمَا اَحْتَسِبُ غَیْرَکَ فَاِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ
نَطْلُبَ فِیْہِ الْاَجْرَ بِکُلِّ مَا نَقْدِرُ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ لَا عَمَلَ بَعْدَ الْیَوْمِ وَاِنَّمَا ھُوَ الْحِسَابُ
عابس نے کہا یہی منظنہ تھا تجہسے میرا پس غریب کربلا کی روبرو سپر بلا ہو جا تاکہ جو پاسداری کی تیری
پورا کہا جیسا کہ امر واقع شہرا عدا غیروں سے ظہور میں آیا بیشک یہ روز یاری اور طاعت سلطان
مولا کی ہمارا جواد ہمیں کوشش او سعی سے طلب کریں اجر حقیقی جہاں تک ہوسکی طرفداری اولاد
خیر الوریٰ کہ بعد از یں پھر نہیں عمل کی مہلت کا فَتَقَدَّمَ فَسَلَّمَ عَلَی الْحُسَیْنِ وَقَالَ یَا اَبَا
عَبْدِ اللّٰہِ مَا اَمْسٰی عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ قَرِیْبٌ وَّلَا بَعِیْدٌ اَعَزَّ عَلَیَّ وَلَا اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْکَ
وَلَوْ قَدَرْتُ عَلٰی اَنْ اَدْفَعَ عَنْکَ الضَّیْمَ اَوِ الْقَتْلَ بِشَیْءٍ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَدَمِیْ
لَفَعَلْتُ پس وہ وفادار جاں نثار امام حسین علیہ السلام کی حضور میں آیا آداب تحیت اور سلام دور سے
بجالایا مولا کی تنہائی اور بیکسی کا غم کہایا اشک خون چشم حسرت سے بہایا عرض کی یا اباعبداللہ بخدا قسم
کوئی نزدیک میری قریب اور بعید کا تمسی عزیز نہیں ہی اور کوئی غیر آپ سے زیادہ مجھی محبوب و مرغوب
مد نظر نہیں ہی اگر آپکی ستم و جور سے ہاری جانی کو میں قادر دفع ہوسکتا اور سوای اپنی لہو بہانی جان نثار
کرنی کی دوسری صورت پاتا ہرگز دریغ نہ کرتا لاکن کیا کہوں بہت جی جلتا ہی بغیر مرنیکی اور کچھ
نہیں بن پڑتا ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنِّیْ عَلٰی ھُدَاکَ وَھُدٰی
اَبِیْکَ یا مولا اباعبداللہ نازل ہو تم پر درود و رحمت خدا میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں تمہاری
ہدایت پر چلتا رہا اور شاہ ولایت والد آقا کی پیروی میں آخرت کو چلا ثُمَّ مَضٰی بِالسَّیْفِ
نَحْوَھُمْ بعد پابوسی اشکبار و بیقرار سرور کو وداع کیا تلوار علم کی صف لشکر کفار پر حملہ کیا +
قَالَ رَبِیْعُ بْنُ تَمِیْمٍ فَلَمَّا رَاَیْتُہٗ مُقْبِلًا عَرَفْتُہٗ وَقَدْ کُنْتُ شَاھَدْتُہٗ فِی الْمَغَازِیْ

ذو الفقار لأحد إلا ما روي من قيام ولده عليه السلام إن شاء الله تعالى ذلك والله أعلم

إلى الرواية على القطع والثبات وأكثر الروايات أنه لا تقبل إلا أن تمضي عليه السلام من الدنيا إلا بقبل يوم القيامة بأن يعين بعدها يكون فيها القيامة وجلا منه خروج الأموات وقيام الساعة

والله أعلم الباب الخامس في ذكر مسائل يسأل عنها أهل الخلاف في غيبة صاحب الزمان وحل الشبهات فيها بواضح الدليل ولائح البرهان وهي تشتمل على مسائل المسألة الأولى

پندرہویں مجلس روز عاشورا جہاد عابس وشوذب بنصرت سید الشہدا

وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ فَقُلْتُ اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا اَسَدُ الْاَسْوَدِ هٰذَا ابْنُ شَبِيبٍ لَا يَخْرُجَنَّ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ربیع بن تمیم حاضر معرکہ کہتا ہی جب میں نی عابس کو متوجہ میدان دیکہا پہچانا ہی کہ اوسکو بہت واقعہ غزوات میں لڑتا پایا تہا بہ شجاعت شعار بہادر جرار ہی ہی عرصہ ہیجا اپنی سپاہ سی بولا ایہا الناس کوئی اسکی مقابل نجائی اور شیر ابن شبیب سی جان بچائی خدا کی خذ بناءی الا رجل الا رجل فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ اَرْضِخُوْهُ بِالْحِجَارَةِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وہ صفدر غازی اور فدیہ شاہ حجازی میدان مین کہڑا مبارزت طلب کرتا سواران ترکی وتازی کو للکارتا کہ ہی کوئی مرد سپاہی جو ہنر کی نیزہ بازی مین ہمسی لڑتا جب کسی بزدل نی قدم جرأت آگی نہ رکہا عمر ابن سعد نی چلا کی اپنی سنگ اندازون سی کہا اس شیر کو چار طرف سی گہیر لو اور دست جفا سی پتھر برساؤ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ اَلْقٰى دِرْعَهٗ وَمِغْفَرَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى النَّاسِ فَوَاللّٰهِ رَاَيْتُهٗ يَطْرُدُ اَكْثَرَ مِنْ مِّائَتَيْنِ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ اِنَّهُمْ تَعَطَّفُوْا عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ فَقُتِلَ ہرگاہ یہ ماجرا اون شاہ کربلا نی دیکہا اپنی دل سی شوق شہادت مین بیتاب ہو کی زرہ اور خود اور چار آئینہ جان بچانی کا اوتار کر پہینک دیا اور جوانوں کی سرو تن پہ بار نکو ایکبار کار زار مین مضطر اور بیخبر کر کی زمین پر پہینکا غول سوار و پیادونکی حملہ کیا قسم خدا کی زیادہ دو سو آدمی کو مار ہٹایا چاہا کہ ہر ایک سوار کی پہرا چہ صفائی کر جاتا وہ ناپکار پہر کمین سی چارون جانب ہجوم لاتی اور تیر و نیزہ و پتہر کی وار لگاتی آخر کو وہ جرات کی گر کی دلاور کو مار لیا فَرَاَيْتُ رَاْسَهٗ فِيْ اَيْدِيْ رِجَالٍ ذَوِيْ عِدَّةٍ هٰذَا يَقُوْلُ اَنَا قَتَلْتُهٗ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ كَذٰلِكَ راوی کہتا ہی کہ میں نی اوسکا سر چند مردونکی ہاتہ مین دیکہا کہ آپسمین قتل عابس پر جہگڑا ہوتا تہا ثُمَّ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْغِفَارِيَّانِ فَقَالَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَحْبَبْنَا اَنْ نُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَنَدْفَعَ عَنْكَ اونکی بہی خدمت سلطان کربلا مین عبد اللہ اور عبد الرحمان غفاری آئی اداب امام ادا کرکی یہ عرض اب ہم کی

پندرہوین مجلس جہاد انصار و غلام ترکی سید الشہدا

ہم چاہتی ہین اپکی دفع بلا کو قربان ہون اور معرکہ شہادت مین جان دیکی زندہ جاوداں ہون فقال مرحبا بکما ادنوا منی فدنوا منہ وہما یبکیان فقال یا ابنی اخی ما یبکیکما فواللہ انی ارجو ان تکونا بعد ساعۃ قریری العین حضرت نے فرمایا رحمت خدا خوشا حال تمہارا میری پاس آو ہلکی جاو سر کٹاو جب نزدیک ائی قدم والا پر سر جھکائی نظارہ کیا آنسو بہاتی تھی نالہ و آہ کرتی جاتی تھی امام علیہ السلام بولی ای فرزندان برادر کیون اشکبار ہو تمکو مجھی امید ہی کہ بعد از ایک ساعت با دل مسرور اور دیدہ پر نور جو ہون سی ہمکنار ہو فقالا جعلنا اللہ فداک واللہ ما علی انفسنا نبکی ولکن نبکی علیک نراک قد احیط بک ولا نقدر علی ان ننفعک جواب دیا اپنی ہمکو تمہاری اوپر فدا کری کہ تنہا ہی ساری اپنی جان اور ترک جہان کی واسطی نہین قتل ہوتی بلکہ اپکی تنہائی پر حسرت و ندامت کا غلبہ ہی کہ تمہین اعدا نی گھیرا ہمسی کچھ نہین ہو سکتا ہی فقال جزاکما اللہ یا ابنی اخی بوجدکما من ذلک ومواساتکما ایای بانفسکما احسن جزاء المتقین اوس حضرت پروردگار نی کہا خدای نیک دی تمکو خدا یہ نہین پاتا ہون الفت اور دوستی کو تمسی ای فرزندان برادر عنقریب پاس حمایت اور جان نثاری مین منزلت متقین سی ہوگی بہرہ ور ثم استقبلاہ وقالا السلام علیک یا ابن رسول اللہ فقال وعلیکما السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقاتلا حتی قتلا وداع آخر کو سرور کی پاس ائی عرض کی یا ابا عبد اللہ تمپر سلام و تحیت الہی پہونچی حضرت نی جواب سلام دیا بمزید رقت اور اندوہ سی رخصت کیا دونو غازی مانند شیر حملہ آور ہوی قوم بیدین سی خوب لڑی رتبہ شہادت کو پہونچی ثم خرج غلام ترکی کان للحسین وکان قاریا للقرآن فجعل یقاتل ثم سقط صریعا بعد ازان مولای بندہ و آزاد کا غلام ترکی علیہ الرحمہ نکلا قاری قران عابد و زاہد پروردہ احسان شاہ شہیدان تھا حمایت اور پاسداری مین آقا کی اعدا خوب لڑا جلد زخم کاری اور ہجوم پیادہ و سوار سی خاک و خون مین گرا فجاء الحسین فبکی ووضع

پندرہویں مجلس جہاد یزید بن زیاد و خاتمہ انصار سید الشہدا

عینیہ فرأی الحسین فتبسم ثم صار الی ربہ دم توڑتا ہچکیاں لیتا سکرات موت میں آنکھیں پہیر دیتا ناگاہ فرط محبت سے امام بالین غلام پر آئی حالت زار دیکھی تو سینہ شکیب لالہ داغ ہوگیا گھوڑی سی اوتری اپنی رخسار کو اوسکی چہری پر ملا غبار صورت کی صفائی کو دست شفقت سے پیار بند شانی آنکھیں کہولیں دیکھا مولا کو پیار کرتی روتی پایا تو ہنس دیا جان کو رونمائی پر قدم سرور کی دارا حضور خدا میں باغ فردوس اور قصر علی کو سدہارا قال ثم رماھم یزید بن زیاد بن الشعثا ثمانیۃ اسھم ما اخطأ منھا بخمسۃ اسھم امام جلیل کی صحبت قلیل سی یزید ابن زیاد نے طغیان اہل عناد پر کمان کھینچی چہ تیر اعدا کو ماری کہ پانچ نی خطا نہ کی چاتی چہیدی وکان کلما رمی قال الحسین اللھم سدد رمیتہ واجعل ثوابہ الجنۃ فحملوا علیہ وقتلوہ جو خدنگ تیر پرواز قدر انداز کا چھوٹ جاتا امام علیہ السلام دعا مانگتے ہدف اجابت دکہاتا کہ خدایا اسکی تیر کا تودہ دل منافق کی ٹہہا اور ثواب میں تیر کاٹنی والی کو منزل خلد میں ہمارا لاحق بنا پس اعدا کا اوس دلاور پر ہجوم ہوا قتل کی قافلہ شہدا سی جا ملا ثم قال محمد بن ابیطالب وغیرہ وکان یاتی الحسین الرجل بعد الرجل فیقول السلام علیک یابن رسول اللہ پس راویان محمد ابن ابیطالب وغیرہ نی کہا کہ باری باری ہر ایک صحابی آتا السلام علیک یا ابا عبد اللہ کہتا سبط مصطفی سی رخصت مانگتا فیجیبہ الحسین ویقول وعلیک السلام ونحن خلفک ثم یقرأ امام غریب جواب سلام دیتی اس آیت کو تلاوت فرماکی ٹھنڈی سانس لیتی فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر حتی قتلوا عن اخرھم رضوان اللہ علیھم ولم یبق مع الحسین الا اھل بیتہ تاکہ انصار و یاوروں سی ایک دوسرے کی رخصت ہوتا میدان کو جاتا راہ جنت پر جان کہوتا یہاں تک جو کوئی فدائی باقی نہ رہا سوای مردان اہلبیت اور اقربای شاہ شہدا وھکذا یکون المؤمن یؤثر دینہ علی دنیاہ وموتہ علی حیاتہ فی سبیل اللہ ینصر الحق و

سولہوین مجلس فضائل بکا و قتال اقربای سید الشہدا

اَنْ قُتِلَ قَالَ سُبْحَانَہُ وَتَعَالیٰ نہین ہوتین اپنی دین کو دنیا پر غالب رکھنی مومنکو سیاست ملین راہ خدا یاری حق پر گوارا کرتی جب ماری جاتی ہین رب انام سی خطاب عظمی پاتی ہین وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ سیدان قتال ہین جو لوگ دار انتقال سی گذرتی ہین جاودان جیتی کہاتی پیتی رہتی ہین وَلَمَّا وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰی شُهَدَاءِ اُحُدٍ وَفِيْهِمْ حَمْزَةُ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَاِنَّهُمْ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوْدَاجُهُمْ تَشْخَبُ دَمًا فَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ روایت کی ہی ہرگاہ رسول اللہ شہدای اُحد کی مقتل مین پہنچی کہ حمزہ سید الشہدا وہان پڑی تہی کہڑی ہو کی بولی مین گواہی دیتا ہون اس قوم پر کہ خاک اور خون مین غلطان ہین روز قیامت کو درجات عالیہ انکی لا بیان ہین جب محشور ہونگی حلق سی لہو بہتا نظر آئیگا سرخی خون مین خوشبوی مشک سی دماغ معطر ہو جائیگا + نظم لمولفہ بیان کیا کرون آکی حدیث رنج و ملال + کہ دلکو تاب نہین ہی زبان ناطقہ لال + سرشک خون سی دامن بہری ہین مردم کی + فغان و آہ نی برہم کیا جہان کا حال + صف عزا ہین فرشتونکو ہوش عرشی نہین + ہوا ہی طارم اعلی مین جبرئیل نڈہال + یہ شور ماتم عظمی جو عرش سی گذرا + غلط نہین ہی تلاطم ہو بارگاہ جلال + عجب کلام ہی ناظم کا دردسی موزون

پسند خلق و خدا و رسول و سحر حلال

سترہوین مجلس فضائل بکا و خوف خدا لیکنی و عاشورا جہاد اقربای سید الشہدا

رباعی تیر غم شاہ دلکو برما جائی + ایسا رو کہ ابر شرما جائی + مرجا تو گیا مرد ہی کیون تر غم حسین ہنڈی آہین بھرو تو گرما جائی + رباعی تعمیر نکر خراب ہونیکی لئی + غافل کیا قبر کم ہی سونیکی لئی + ہی عمر خدا چشم پوشی نہری + آنکہین تجہی حق دی ہین رونیکی لئی + رباعی بیہوش سکینہ تہی

سیلہوین مجلس فضائل بکای عاشورا خدمت اہل عزا حدیث موسیٰ جہاد اقربای سید الشہدا

عطش کی ماری اور زرد غم شاہ سی تہی رخساری + حیرت ہے نہ کیون خشک ہوا شمر کا ہاتھ شبیر کی بیٹی کو طمانچی ماری و اعجبی جب کٹ گیا سجدی مین سر پاک حسین تب ٹوٹ پڑی لشکری پوشاک حسین فریاد ہی امت نے کفن کی بدلی پامال کیا پیکر صد چاک حسین تمہید بکا فضائل بانی عزا و ذاکر مراثی شہدا ثواب بانی اور کہانا دینی کا اہل اسلام کا ایمان تام ہے ملک علام اور خیر الانام اور اوصیای کرام ہے اور صدق دوستی کو زیارت محبوب اور ذکر مطلوب ضروری خاص و عام ہے لاکن جب کہ ملاقات کے اسباب حجاب درمیان سی مفقود ہون تو باتین ذات و صفات مدعا بہا کی ہر مقام و ایام مین چاہیی موجود ہون یہ فعل بدون اجتماع اشخاص او استماع بیان قاری نہین آتا ہی بنا بران انعقاد مجالس او رشاد مراثی کا قاعدہ نہرل مقصود بنا تا ہی کہ بدون یادآوری او تمہید فضیلت او مصیبت تباید مدت سے یہ مین غفلت ہو جاتی + حرکت بیقراری اور لوتید محبت مین مساحت او منافرت شدید صورت دکہاتی شواہد عقل ہی جانو کہ اصل بکا کیا ہی قواعد نقل مین بہچانو کہ دریای سر شک کس چشمہ سی بہتا ہی اول مشاہدہ عجائبات او مرغوبات مین میلان طبعی و الہ و شیدا کر دیتا ہی دوسری سماعت حروف و حکایات و اقعات عجیب کا تصور فریفتہ بنا اوس اضطراب مین خون دل کا جوش کہانا بجا شوق او شعف یا حزن او ملال کا غلیان مین آنا ہو کی جانا کا سہ فرق مین کر انا و ہان سی استحالہ پاکی پانی کا رنگ لانا راہ چشم او دماغ سی تقاطر فرمانا او فرط اندوہ مین نالہ او شیون کا سر او ٹہانا صیحہ و فریاد کا طاقت صبر و تحمل سی گرانا جزع فزع کا غلبہ مبتالی مین قریب ہلاک پہنچانا متصرف غم و الم سی کشور وجود کا درہم و برہم ہو جانا ان امور کو تجربہ سی بداہت کا مرتبہ حاصل ہی او منکر اس مقدمہ کا نادان او جاہل ہی جو اس زمانہ مین انبیا او اولیا کا دیدار دشوار تا نظارہ طلعت عشق کی قوت بی چین کرے الابعاد وصف العیش اونکی جمال خصال کا انوار نقشہ خیال او آئینہ افکار مین دکہنا درکار کہ دل کو بیخودی سی مورد

الجواب عنہ فقد اجاب اصحابنا عن ھذا السوال باجوبۃ احدھا ان الامام لیس فی ... وان غاب عنہم کغیبتہ
التکلیف الذی امامۃ لطف فیہ
فیجب ان یکون ظاہراً لہم و یجب ان یسقط

منشر ہوبین مجلس فضائل یکا خدمت اہل عزا وجہاد اقربای سید الشہدا

سلسلۂ ولا و دوستی بدون اس حلقہ کی محکم نہین ہوتا اور سوای طریق مذکور کی راہِ الفت کا پتا نہین
ملتا بلا دو امصار مین بازار ہو دوزبان کہلاہی عالِ ابرارنی اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ کشت کاہ
کہا ہی بلکہ یہہ بہی و لال چاہیئی کہ متاعِ نفع و ضرر کو بتائی اور خریدار کو نقدِ رغبت سے دوکانِ سوداگر تک
پہنچائی لہٰذا جو مجالسِ جمعیتِ احباب کی مقرر کری بانی رسم حسنات ہی اور جو بختِ جگر اور خونابِ بصر
اصحاب کو صلای دعوت دی وہ مستحق دعواتِ خیرات ہی جو نظم و نثر مین فقراتِ معرفت کہی یا جہراً
تعیینِ ائمۂ ہدیٰ ہو جو حدیث و روایات کو مراتبِ اہلبیت سی پڑہی ممدوحِ آلِ عبا ہو اوس تقریر سی
جو روی یا رولائی خواہ شبیہ اہلِ عزا ہوی بمرتبۂ خلت و ولا کہلائی جو حسرت زدہ یَا لَیْتَنِیْ
كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا نہ ایس بیتی کہی درجۂ شہدا و جنت و طوبیٰ پائی جو ارباب
ذکر کو حرمت و عزت سی بلائی اونکی ساتہہ کچہہ سلوکِ نقد و جنس مین پیش آئی خواہ زان و درم و خُشکار کو
طعام کہلائی یا جامِ لطف سی پانی اور شربت پلائی اگر مقدور نہو تو جہاڑو دی مطبخ مین آگ سلگائی
دستِ صدق و صفا سی فرش بچہائی و اصلی حفاظت کی اونکا جوتا اوٹہائی کوئی طرح کی خدمت
آرام و آسایش کی بجا لائی گوشِ ہوش مین سنو کیا نعمت اور دولت پائی خاطر جمع رہو سلطان
ہفت کشور سی زیادہ ہو جائی مجالس کرنیوالا اور حاضرینِ بزمِ عزا کا رتبہ خیرِ مَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا
الیٰ آخرہ جمّی پناہ سی ماثور ہی اور ارشاد زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ الْحُسَیْنِ وایضاً یَا فُضَیْلُ
اَتَجْلِسُوْنَ وَتُحَدِّثُوْنَ الْحَدِیْثَ ابی عبد اللہ سی دونو کا مذکور ہی منشی نثر اور مرثیہ کی شعراء دونو
ذاکرِ فضائل اور مصائبِ مولا کا حصہ آیہ خوابِ [illegible] دعبل مین کہہ او نقل ابی عمارہ و ابی ہارون و جعفر دونو
اجر و ثوابِ خدا و ناصر و معین و یاور کا خطاب سنو ہمایع عباراتِ حدیث و روایات جو اس بزم تک آیا
اور حاضرینِ محفل و رہنہ بندۂ عبرات کو صادقِ آلِ پیغمبر نی یون فرمایا ہی کہ رسولِ خدا و علیِ مرتضیٰ و فاطمۂ زہرا
حسنین علیہم السلام سی وصلت کرتا ہی ہم اہلبیت کی حق معرفت اور دوستی و محبت مین پورا کامل

ستر ہوین مجلس حدیث الہام الٰہی حضرت موسیٰ کو اطلاع عاشورا

رہتا ہی خدامِ تعزیت سر کی وصف مین حکایت زن نزانیہ بجا رہین دیدہ سنکر دیکھی اب انعام قاری
اور ناظم واقعات کو بیان کرون جو اونکو نقد و جنس اسے عوض مین کیا ملی خوانندہ ونکا ڑا درجہ ہی
کہ اپنی کلام سی معجزہ داو دلاتی ہین دلِ سخت غافلین کو حرفِ جانگداز اور صوتِ حسن سی نرم بناتی ہین
اگرچہ پیشہ ور کشورِ علم اور مقامِ انشا و املا و ارشاد مین جان نہ کھوتی ہر آینہ ابواب یادآوری سیرت
عترتِ طاہرہ کی مسدود ہوتی یہ منصب شرف تمکین پہلی روح الامین اور بعض ملائکہ مقربین کو حاصل تھا
جو آدم سے لیکی خاتم المرسلین تک ہر نبی سی قصہ شہادتِ امام حسین علیہ السلام کا قائل تھا اوسکی بعد
مخبرِ صادق سیدِ کائنات و ائمہ ہداۃ و صحابہ حضرات نی اس مضمون کو ادا فرمایا ارواحِ گذشتہ و اشباحِ آیندہ
حضرت و اندوہ مین سر تا سر خون سی رولایا و قد ذکر جمع من العلماء حدیثاً فی ہذا الباب
قال موسیٰ فی مناجاتہ لم فضّلت یا ربّ امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ علی سائر الامم
ہماری علما نی اس باب مین حدیث صحیح بیان کی ہی کہ ایک روز مناجات مین موسیٰ نی خدا سی یہ بات کہی
بارالٰہا امتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کو سائر امم پر کس وجہ سی فضیلت دی کہ بنی اسرائیل اور کسی قوم کو
وہ شرافت نہین پہنچی قال اللہ تعالیٰ فضّلتہم بعشر خصال قال وما تلک الخصال التی
یعملونہا حتّی آمر بنی اسرائیل یعملونہا جناب داور نی ارشاد کیا دس صفت سی اونکا مرتبہ بڑھا
کلیمِ الٰہی نی کہا وہ بتا کہ اپنی قوم کو امر کرون اوسکا قال اللہ الصلوۃ والزکوۃ والصوم
والحج والجہاد والجمعۃ والقرآن والعلم والعاشورا قال موسیٰ یا ربّ وما العاشورا
حق تعالیٰ نی فرمایا کہ اس عشرہ مبشرہ پر اونکا عمل ہوتا ہی جمیع سعدین خصلت حسنہ روز عاشورا ہی
موسیٰ نی پوچھا الٰہی اوسکی حقیقت کیا ہی جسکی خبر مین نام باسعادت لیا ہی قال البکاء والتباکی
علی سبط محمد والمرثیۃ والعزاء علی مصیبۃ ولد المصطفیٰ یا ابن عمران ما من عبد
ای موسیٰ واسطی فرزند محمد مصطفیٰ کی نالہ و بکا اور شدتِ اندوہ مین [illegible] حصہ بنانا [illegible]

سے اہو ہیں مجالس فضائل بکا وعزا حضرت موسیٰ کو الہامِ خدا سے اطلاع روز عاشورا

اوسکی عزا و مصیبت پر مرثیہ جانسوز پڑہنا یا موسیٰ مامِن عبدٍ مِن عبیدی فی ذٰلِکَ
الزّمانِ بکیٰ او تباکیٰ و تعزّیٰ علیٰ ولدِ المصطفیٰ الّا وکانت لہ الجنّۃ ثابتًا ای
صاحبِ درگاہِ کبریا کلیم بی ہمتا کوئی بندہ میری عبادسے نہوگا جو اوس ایام حیات میں اوپر عزای
سبطِ خیر الوریٰ سیرشک بہائی خواہ وضع گریہ اور بکا دکہائی الا بہشت میں ضرور جائیگا وما
رجلٌ انفق مالہ فی محبّۃ ابن بنتِ المصطفیٰ طعامًا وغیر ذٰلک درہمًا او دینارًا
الّا وبارکت لہ فی دار الدّنیا الدّرہم بسبعین درہمًا جو آدمی محبت میں فرزند
بنت مصطفیٰ کی اپنی مال سے طعام دیگا یا زر قلیل اور کثیر سامانِ تعزیہ اور سوگ میں صرف کریگا اوسکو
دنیا میں برکت کے عوض ہر ایک درہم کی ستر دونگا اور نقد رضا و خوشنودی میں جو دینار کا دیگا ہی
بدلہ بخشونگا وکان معافا فی الجنّۃ وغفرت لہ ذنوبہ بامری وعزّتی وجلالی
ما من رجلٍ او امرأۃٍ سال دمع عینیہ فی یوم عاشورا وغیرہ قطرۃ واحدۃ
الّا وکتبت لہ اجر مائۃ شہیدٍ الحدیث اوس شخص کو آمرزیدہ اور سرور جنت میں رکھونگا
حشر میں سب خطا کی مواخذہ سے برات آزادی لکہونگا مجہی سوگند اپنی عزت وجلال کی جس عورت
مرد کی آنکہہ سے روزِ عاشورا وغیرہ قطرہ اشک بہا آئی اوسکی نامۂ عمل میں قلم رحمت سے اجر سو شہید کا رقم
کیا جائی مروی فی الوسائل عن ابی الحسن الرّضا قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ
علیہ وآلہ ظہر فی بنی اسرائیل قحطٌ شدیدٌ سنین متواترۃً کتاب وسائل میں
شہادتین لکہا ہی کہ حضرت امام رضا نی قول رسو لخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نقل کیا ہی کہ ایک فرقہ قوم بنی
اسرائیل میں قحط شدید ہوا جو دو سال متواتر غلہ کی پیدائش میں فتور پڑا وکان عند امرأۃ
لقمۃ من خبزٍ فوضعتہا فی فمہا لتاکلہا فنادی السّائل یا امۃ اللّٰہ الجوع اوس قوم میں
ایک عجوزہ کی پاس فقط لقمہ نان خشک باقی تہا جو شدت اشتہا میں کہانیکو اپنی منہ میں رکہا ناگاہ

عن المتنازع الاعتراض بہ لا عین احدہما ان لا نسلم ان ذٰلک خارق للعادۃ لان تطاول لا تأثیر لہ فی العلوم والقدر ومن قوۃ الاخبار یذکر نوح وانّہ لبث فی قومہ الف سنۃ الا خمسین عامًا وقد صنفت الکتب فی اخبار المعمرین من العرب والعجم وقد تظاہرت الاخبار بان اطول بنی آدم عمرًا الخضر واجمعت الشیعۃ و اصحاب الحدیث بل الامۃ باسرہا

سولہوین مجلس فضائل بکا و صدقات راہ خدا عوض پانی پلانیکا

بچارا بہوک سی مراخدا کی واسطی اتنی پارسا ٹکرا کہلا فَقَالَتِ الْمَرْاَۃُ اَتَصَدَّقُ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الزَّمَانِ فَاَخْرَجَتْهَا مِنْ فِیْهَا وَدَفَعَتْهَا اِلَی السَّائِلِ بیزال فی اپنی دلسی کہا ایسی وقت عسرت و تمین فرو ہی خیرات کا یہی وست توفیق نی نوالہ دہان سی نکالکی سائل کو دیا وَکَانَ لَهَا وَلَدٌ صَغِیْرٌ یَحْطِبُ فِی الصَّحْرَاءِ فَجَاءَ الذِّئْبُ فَحَمَلَهٗ فَوَقَعَتِ الصَّیْحَةُ فَعَدَتِ الْاُمُّ فِیْ اَثَرِ الذِّئْبِ عورتکا ایک فرزند بہی چہوٹا تہا جو صحرا سی لکڑیان چنکی لایا کرتا ناگاہ بہیڑیا او سکو جمین سی دوڑا منہ مین کمر کو پکڑ لیا او ٹھاکی سمت بیابان بہاگا بچہ زور سی مانکو چلایا والدہ سنکی پیچہی چلی شور مچایا فَبَعَثَ اللّٰهُ جَبْرَئِیْلَ فَاَخْرَجَ الْغُلَامَ مِنْ فَمِ الذِّئْبِ فَدَفَعَهٗ اِلٰی اُمِّهٖ ثُمَّ قَالَ لَهَا جَبْرَئِیْلُ یَا اَمَةَ اللّٰهِ اَرَضِیْتِ لُقْمَةً بِلُقْمَةٍ رب جلیل نی جبرئیل کو وہان بہیجا کہ طفل کو دہانِ گرگ سی چہڑا لیا جیتا اور سلامت ماکی حوالی کیا پہر اوسکو پکار کی حالِ وحی نی فرمایا راضی اور خوش ہوئی تو ای کنیز خدا جو ایک لقمہ دیا ویسا ہی لقمہ ستمرد پایا رُوِیَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَوَّلُ مَا یُبْدَءُ بِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ صَدَقَةُ الْمَاءِ امیرالمؤمنین علی علیہ السلام کی چشمۂ دہان سی زلال ارشاد بہا ہی کہ روز قیامت جو اتبدا کرین سا تہہ اوس عمل خیر کی صدقہ پانیکا ہی وَعَنِ الصَّادِقِ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اِبْرَادُ کَبِدٍ حَرَّاءَ اور جعفر صادق علیہ السلام نی کہا ہی بہترین خیرات جگر کی عطش کا بجہانا ہی وَعَنْهُ مَنْ سَقَی الْمَاءَ فِیْ مَوْضِعٍ یُوْجَدُ فِیْهِ الْمَاءُ کَانَ کَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً پہر اوسی حضرت نی ارشاد کیا جسنی برادر مومن کو پانی ایسی جا دیا کہ جہان وہ میسر آتا بہت سا ثواب اوسی پایا بردہ آزاد کرنیکا وَمَنْ سَقَی الْمَاءَ فِیْ مَوْضِعٍ لَا یُوْجَدُ فِیْهِ الْمَاءُ کَانَ کَمَنْ اَحْیَا نَفْسًا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا اور جو سیراب کری پیاسی کو ایسی مقام پر کہ وہان قحط آب شیرین کا او سنی کا تشنہ دیکو جان بخشی بلکہ باعث احیا ہوا خلق تمام کا وَعَنِ الْبَاقِرِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اُدْخِلُ بِهِ الْجَنَّةَ ثَابَ بِالْیَمِیْنِ

سولہویں مجلس فضائل کا ثواب واجر پانی پلانیکا

شہادت میں آیا جو زبان وحی ترجمان پر حضرت باقر علیہ السلام کی جاری ہوا کہ رسول خدا کی پاس ایک
اعرابی حاجت اپنی لایا شفیع دریای ہدایت اور کرامت کے بولا ای سید انبیا ایسی عمل مجھی تعلیم کرو کہ اوسکی
سبب میں پاون جنت اور تسنیم کو فَقَالَ اَطْعِمِ الطَّعَامَ وَاَفْشِ السَّلَامَ قَالَ فَقَالَ لَا اُطِیْقُ
ذٰلِکَ ہادی طریق نجات نے بتایا کھانا دیا کر اور سب سے پہلی سلام کیا کر بولا یہ مجھسی نہیں ہو سکتا کہ
مقدور کچھ نہیں رکھتا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ فَهَلْ لَکَ اِبِلٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظُرْ
بَعِیْرًا فَاسْقِ عَلَیْہِ اَهْلَ بَیْتٍ لَا یَشْرَبُوْنَ الْمَاءَ اِلَّا غِبًّا حضرت نے پوچھا آیا شتر ہی تیرا
بولا ہاں موجود ہی ای سوال کیا کہ اوسی پر کشش بنا پکھال پانی کی لادی پھر اگھر میں اون لوگوں کی
پہنچا جو نہیں پاتی ہوں پانی مگر کبھی تھوڑا سا فَلَعَلَّہٗ لَا یَنْفُقُ بَعِیْرُکَ وَلَا یَنْخَرِقُ سِقَاؤُکَ حَتّٰی
تَجِبَ لَکَ الْجَنَّةُ امید ہی کہ اونٹ تیرا صرف نہ ہونی پائیگا نہ پکھال اور مشک پر صدمہ دریدگی
نہ آئیگا کہ تو بہشت کا مستحق ہو جائیگا اور کناری دریای رحمت کی پیاس بجھائیگا وعنہ علیہ و
آلِہِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اِبْرَادَ الْکَبِدِ الْحَرَّاءِ وَمَنْ سَقٰی کَبِدًا حَرَّاءَ مِنْ بَہِیْمَةٍ
اَوْ غَیْرِہَا اَظَلَّہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اور بھی اوس جناب نے ارشاد کیا ہے کہ دوست
رکھتا ہی خدا جو کوئی سوز عطش کو پیاسی کی جگر سے بجھائے اور التہاب کبد کو تشنہ لب کی ٹھنڈا کر دکھائی
جاندار چرندہ اور پرندہ حیوان ہو خواہ غیر انسان کوئی انسان ہو پروردگار سقہ بہشتی کو اپنی چھانو میں ٹھہرائیگا
روز محشر کہ سوای اوسکی رحمت کا سایہ نظر نہ آویگا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَآلِہٖ فَقَالَ مَا عَمَلٌ اِنْ عَمِلْتُ بِہٖ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ ابن عباس نے چشم دید روایت کی
ایک شخص نے نبی الوری سے آکے یہ بات کہی کونسا عمل خیر ہی جو میں کروں اوسکی سبب سے بہشت میں داخل ہوں
فَقَالَ اشْتَرِ سِقَاءً جَدِیْدًا ثُمَّ اسْقِ فِیْہَا حَتّٰی تَخْرِقَہَا فرمایا کہ مشک نئی اچھی مول خرید کے
اوس میں پانی بھر کے پلاتا پھرتا ہو جائے مندرس اور ٹکڑے فَاِنَّکَ لَا تَخْرِقُہَا حَتّٰی تَبْلُغَ بِہَا عَمَلَ

سولہویں مجلس فضائل بکا اجر و ثواب خدمت سادات کا

عَلَی الْجَنَّۃِ بہشتی کہ نہ آنکھوں نی کبھی دیکھا اور نہ کانوں نی سنا ہوگا کہ پہنچ جاوینگی اوس سی خلد بریں میں جاکی شاد ہونگا

وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ مَنْ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا مِنْ جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ ثِمَارِ

الْجَنَّۃِ علی ابن الحسین علیہما السلام نی فرمایا جو بھوکی مومن کو طعام سی سیر کری منعم حقیقی فواکہ طوبیٰ

اور فردوس اعلیٰ سی اوسکا پیٹ بھری وَمَنْ سَقٰی مُؤْمِنًا مِنْ ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِیْقِ

الْمَخْتُوْمِ اور ہرگاہ کوئی برادر مومن کو پیاس میں پانی پلائیگا اوسکو خدا جام کوثر اور سلسبیل اور شراب مختوم

عنایت فرمائی وَمَنْ کَسَا مُؤْمِنًا کَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ الثِّیَابِ الْخُضْرِ الحدیث اور جو اربابِ توفیق

کسی مجیب عریان کو لباس پہنائیگا اوسکی جامہ خانہ کرم پوشاک سبز خلد سی اوسکی بر دوش میں زینت

بڑہائی وَقَالَ الصَّادِقُ دَاوُوْا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَۃِ وَادْفَعُوا الْبَلَاءَ بِالدُّعَاءِ وَاسْتَنْزِلُوا

الرِّزْقَ بِالصَّدَقَۃِ وَهِیَ تَقَعُ فِیْ یَدِ الرَّبِّ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِیْ یَدِ السَّائِلِ حضرت صادق

علیہ السلام نی راہ ہدایت اور احسان بتا دی کہ شفا مانگو صدقات سی اپنی بیمار اور مرضا کی دفع کرو بلا

سوالِ میت و عا سی اور نزول رزق میں طالب رہو خیرات فقرا سی تحقیق کہ عطیہ راہ خدا اول دست

رب میں جاتا ہی پھر کف محتاج پر قرار پاتا ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ صَنَعَ یَدًا اِلٰی اَحَدٍ مِنْ

اَهْلِیْ کَافَیْتُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مخبر صادق رسول کریم نی خطاب فرمایا کہ جسنی میری اولاد

کسی کو ہاتھ بلا بادرو نقد یا سمین اوسکی حاجات کو روا کرونگا اور جو سلوک چاہیئی بادل میں

لاونگا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنِّیْ شَافِعٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِاَرْبَعِ اَصْنَافٍ وَلَوْ جَاءُوْا بِذُنُوْبِ

اَهْلِ الدُّنْیَا سرور کائنات نی خطاب کیا ایہا الناس روز قیامت میں شافع ہونگا ان چار

خلائق کا اگرچہ وہ آئیں ساتھ گناہ تمام اہل دنیا رَجُلٌ نَصَرَ ذُرِّیَّتِیْ وَرَجُلٌ بَذَلَ مَالَهٗ

لِذُرِّیَّتِیْ جو میری اولاد کی امداد و نصرت کری یا ہو وابستہ مال اپنا اونکو دیتا ہی وَرَجُلٌ

اَحَبَّ ذُرِّیَّتِیْ بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَرَجُلٌ سَعٰی فِیْ حَوَائِجِ ذُرِّیَّتِیْ اِذَا طُلِبُوْا

سولہویں مجلس فضائلِ بکا تمہید عـــزا

وشکر دنیا وہ شخص جو عترتِ طاہرہ کو دوست رکھے دل و زبان سے حرمت اور محبت میں ہمیشہ اپنی ایسی
ایمان اور عرفان سے نہج حاجات میں سیری نسل اور فرزندوں کی قدم سعی برہانی جیب پامالِ حوادث اور
وحشت زدہ ہوں وکہ سے چھڑائے بیان نالہ و فغان سبحان اللہ دستِ بیرحم اور مروت نے
کسے تہدیر وصیتِ رسالت پناہ کو بھلایا اور برعکس وصیت اہلبیت کو حرمِ مصطفیٰ خانۂ خدا میں خاطر خواہ
ستایا بھرا اور مرانہی سے ایذا و تکلیف دینے کو باہر کیا دشتِ غربت میں آوارہ اور بیچارہ کر دیا سید
سردارِ اولادِ خیرالوریٰ کو بیعتِ فاسق پر بلایا اعانت کی بدلے ابرِ عداوت سے بارانِ جور و جفا برسایا
آبِ دریا جو سگ و خوک پیتے تھے بچوں کی منہ سے چھڑایا غذا کی عوض لختِ جگر نوالۂ غم اور غصہ کھلایا محبت
راہِ محبت میں حالِ نزار پر کچھ ترس نہ آیا ان کی پریشانی اور حیرانی میں دستِ دشمن سے نہ بچایا
ہر ایک نوجوانِ آلِ رسول اور بتول کا بدن زخمِ تیغ سے چھلنی بنایا خنجرِ کینہ سے گردن اور سر کاٹ کے
نیزۂ ستم پر چڑھایا شورِ تکبیر مچایا کسی وقتِ ذبح سبطِ احمد کو قطرہ پانی کا نہ پلایا لباس پہننے کی جا
پوشاکِ خون آلود کو اتارا دھوپ میں خاک پر لٹایا لاشۂ عریان پر سید الشہدا کی پرانا کپڑا پھٹا ہوا بھی
نہ اوڑھایا اجسامِ پارہ پارہ پر مقتل میں توسنِ جفا دوڑایا پامالی کو دوڑایا قبر کہاں سندس کافور کیسا
جان و تن کو مٹی میں ملایا اسبابِ حرمت اور سامانِ امامت لوٹا خیموں کو آتشِ قہر سے جلایا
عوراتِ سادات کو زیور و معجر لیکے اسیر و دربدر پھرایا تسلی اور پرسی کی مقام پر پھالیکی ڈانڈا اور تازیانہ
فرق اور جسم پہ کھایا امداد اور نصرتِ زر و مال کی جا خوانینِ غارت زدہ کو بے پردہ شماتت سے اوٹھایا
بٹھایا اولادِ رسولِ مختار کا درجہ کفارِ دیلم و زنگبار سے بدتر جماعتِ اسلام نے پہنچایا کسی مسلمان نے
عترتِ احمد پر مطابق حکم تمہا نے نہیں ثواب میں اعانت کی واسطے ہرگز قدم نہ رکھا اطفالِ صغیر کو تشنہ
اور گرسنہ کو بچانا مقالِ حرمت کو مانندِ رعایتِ حیوان بھی نہ مانا ای اہلِ عزا تمہارا مجمع اسی لیے ہوا
کہ ذریتِ نبی کی غمخواری کرو اپنی کاروبارِ دنیا کو چھوڑا کر اول تعزیتِ فرزندِ فاطمہ کی رسمِ سوگواری

وكان النبي قد اعلمنا بان القايم من ولده يجب اتباعه وقبول احكامه فينا وان خالف بعض ما يقال من احكام المتقدمة غير عاملين بالنسخ والنسخ لا يدخل فيما يصطحبه الدليل وهذا واضح من هذا اما ارسلنا ان نبين من مسايل الغيبة وجواباتها واستقصاء الكلام في مسائل الامامة والغيبة يخرج عن الغرض المقصود في هذا الكتاب ومن تامل كتابنا هذا ونظر فيه بعين الانصاف ونضح الاشتباه من الفصول والابواب وصل الى الحق والصواب ونحن نحمد الله سبحانه على ما من ذلك ونسأله سبحانه وتعالى ان يجعل ما املينا خالصا لوجهه ووصلا الى ثوابه ويقينا [illegible] ويقينا دعا من اوجل في تعمايه وعاض الايمة الثمنية من نهج عبادة واستعاذ العمر المنية

٤٦٩

[illegible] وخمسمائة والله الحمد والمنة والصلوة على محمد والسادة البررة وحسبنا الله ونعم الوكيل [illegible]

سولھوین مجلس روز عاشورا جہاد اقربای سید الشہدا

ادا ہو ظاہر انقدر بضاعت کو دریغ نہین کہتی کہ سب اونکی کام آئی طاعت وعزت این امام ع شہدا
کہتی جان اور عیال لٹا دیتی کہ نام ہو جای حسرت دورمین اونکی خدمت سے نالہ و فریاد مچاتی ہو
یادِ محنت اور مصیبت مین اوپر سرِ شک خون بہاتی ہو بھوکی پیاسی پھرتی ہو کہ وقت مجلس ہاتھ سے
نہ جاتا رہی دوست اور آشنا کو امر کرتی ہو کہ حسین مظلوم پر شیون کا چرچا رہی ماتم سی چہاتی سوجی
پھرہی گریبان پر نظر ہی رقت مین ہر آنکھہ اوبلی لاکن جوش دلسی حال ابتر ہی گھرمین فرزندکو عمدہ
زاری اور شور و شین ہی یا عورت و مرد کا آرام جہوٹا اشکباری ہی چین کیا نظم المؤلفہ حسرت سے
یا رو دلکو مری اس مقام پر گذرا جو ظلم بعد نبی کی امام پر جس تن کو مصطفی نی کیا جان عزیز
نہ ہر انثار ہوتی تہی اوسکی حرام تیغ و تبر سی ٹکڑی ہو بیکر وہ نور کا محضر بلا کا ختم ہوا جسکی نام پر و کریم
حسین و حسن کیون نہو لٹ چہایا الم کا صدمہ جو دار السلام پر ناظر راحدیث وروایت کا خوشہ چین
تحسین و آفرین ہی اوسکی کلام پر

مجلس شہادت عباس علی امام حسین علیہما السلام کی تنہائی و تنہائی حضرت عم خیر الانام و حمزہ

معاونانِ اخوانِ رقت و زاری و مجاہدانِ معرکہ تعزیت و سوگواری نامورانِ ماتم سرای اندوہ
بکا و ناصرانِ اہلبیت مبتلای کرب و بلا علمدارانِ سپاہِ شیون وانبہال و دمکسارانِ قبیلہ حزن
ملال و دشتِ محنت اور مصیبت مین ساتھہ ذکر نوحہ و فریاد کی خاک حسرت پر یون ملیان ہی
کہ جب روز عاشورا لشکر جرار جناب سید الشہدا کی سامنی آیا اور سب رفقا و اقربا کا قافلہ دریا
نہنگ آسا نہایا ہر ایک غازی حمایت سلطان دین پر جان کو بیدریغ دیا شوق شہادت پر
پیاس مین آب تیغ اور خنجر کو برغبت پیا شاہ کربلا کی اصحاب مین کوئی مونس و ہمدم نرہا تو کیسی
اکی قدم پر ہا پا صدمہ تنہائی دیا مین جو یا ور اور مددگار نہ تہا تو سوز جگر کی سر او ٹھایا بدکن

نقل خاتمہ از کاتب کتاب منقول عنہ
قد اتفق الفراغ من تسوید هذا الكتاب المسمى باعلام الورى ويكنى باعلام الهدى بخط ابد اقل الخليقة بل لاشئ في الحقيقة تراب اقدام المؤمنين والصالحين المحتاج الى ربه الغني مير محمد صادق غفر الله له في التاريخ شهر [illegible] ختم بالخير والاقبال في شهور [illegible] [illegible] وماتة بعد الالف من الهجرة النبوية
المشتهر السيد المذنب الضعيف [illegible]
محمد فاضل [illegible]
حاجی الحرمین الشریفین [illegible]
منقول کرده است [illegible]
الى اخره من نسخة الاصل [illegible]

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین
والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین وآله الطاهرین

من نسخ المرحوم المغفور الفاضل الکامل مولانا محمد امیر الجرجانی رحمة الله

سولہویں مجلس روز عاشورا حال اقربای سید الشہدا

زخم کاری کی نڈھال اور چور ہوا دشمن کی ناوک تیر اور سنان نیزہ نی سینہ کو غربال مثل خانۂ زنبور کیا اوس وقت ساری اہلبیت خیمہ کی در پر سراسیمہ و مضطر کھڑی تہی اور حضرت ناچار اعدا سی جہاد کو آمادہ ہو رہی تہی دنیا کا دستور دیکھا ہی آشنا و بیگانہ سی یون سنا ہی جب گہر کی باہر مرد و زنین قصہ و فساد ہوتا ہی تو محاسد این اندیشہ و اضطراب سی انکی جان کہوتا ہی اس نظر سی کہ دیکھین ہماری فرزند و برادر کیا صدمہ گذری لڑائی مین کسکی بدن کو ضرب اعدا کا زخم فگار کرتی ہی ہر ایک بی بی اور بادر و خواہر وسواس اور ہراس مین بہرتی ہی آنی جانی والون سی صورت واقعہ پوچہتی تہی کوئی دعا مانگتی پریشان در پڑتی ہی کوئی نذر و نیاز سی سلامتی کی خیر مناتی ہی سخت حیران ہین ماجرای کربلا کیا کہون قربان تحمل اور صبر خواتین معظمات بلا گردان دل اور حوصلہ بنات فاطمیات اپنی آنکہون کی سامنی عزیز و نکا لہو بہنا مارا جانا نظر فرماتین وارثو نکا جسم تلوار اور تیر و نیزہ سی ٹکڑی ہوتا پاتین کہ سب لڑکی اور نوجوان خاک مقتل مین اوپر تلی پڑی ہین مانند حیوان قربانی روبرو گلی کٹی قبر مین نہین گڑی ہین ایک طرف گرسنگی اور تشنہ کامی سی رقت اطفال کا خیال ایکجانب غلبہ مصیبت اسیری کی تصور مین بہنا و بال بیٹی کا ماتم ہی تمام نہین ہوتا کہ بہائی کا غم حسرت سی جان کہوتا کبہی سید سجاد بیمار کی پرستاری کرتین گاہی فکر اور تشویش سی مظلوم کربلا کی محو زاری پہرتین خیمہ کی اندر کوئی محرم نہین جو فردا اندوہ مین تسلی دی ایک عزیز پاس کہڑا نہین جو مرنی جینی کی خبر لی لاعلاج سراپردہ کی چوب تہا کر اٹہتین پہ بیٹہ کی پریشان آنسو بہاتا و لما
قُتِلَ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَهْلُ بَیْتِهِ وَهُمْ وُلْدُ عَلِیٍّ وَوُلْدُ جَعْفَرٍ وَوُلْدُ عَقِیْلٍ وَوُلْدُ الْحَسَنِ وَوُلْدُهٗ اِجْتَمَعُوْا یُوَدِّعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَعَزَمُوْا عَلَی الْحَرْبِ راوی کہتا ہی ہرگاہ ساری پیادہ اور سوار لشکر امام حسین علیہ السلام کی ماری گئی اور سوای جوانان اقربا و اولاد علی و جعفر و عقیل و حسنین علیہم السلام کی باقی نرہی وہ بزرگوار شوق شہادت پر طیار ہوئی

سولہوین مجلس روز عاشورا جہاد اقربای سید الشہدا

پروانہ وار شمعِ لوای دین پر نثار ہونیکو بال و پر کہولی امام کی نصرت مین زندگانی سی بیزار مرنی پر مستعد
ایک دوسرے سی وداع ہوئی کو صفِ فراق مین دادِ رقت دی کوئی فرطِ ملال سی گردن مین
بہائی کی ہاتہہ ڈالتا سوزِ جگر سی زبانِ حال مین فقرات دردِ جدائی سناتا کیون برادر اب ہم تم
مصیبت کے ماری قیامت کو ملینگی سید الشہدا کی جلو مین سب کٹی ہوئی جنت کو چلینگی اگر مین جانتا
کہ تم دنیا مین زندہ رہوگی تو وصیت کرتا واسطی خدا بہائی کی ماں بہن کا ہاتہہ تمہاری کفِ حمایت مین
رہتا کوئی بہتیجی کا سر چہاتی سی لگاتا کوئی بہانجی کو پیار مین تسلی فرماتا حسینی کہا میدانِ وغا مین
فدیہ شبیر ہم لٹینگی دوسرا جولا نصرتِ فرزندِ زہرا مین جان دینی کو میری قدم بڑہینگی فاوّل من
برز من اہل بیتہ عبد اللہ بن مسلم بن عقیل بن ابی طالب وامہ رقیة
بنت علی بن ابی طالب فقتلہ عمر بن صبیح پہلی سب عبد اللہ ابن مسلم ابن عقیل نی بیعت
امام حسین علیہ السلام سی بعد ادای تحیت رخصت مانگی والدہ کا اوس دلاور کی رقیہ بنت علی مرتضیٰ
نام تہا دستِ نبرد مین عمر ابن صبیح کی دستِ جور سی شہادت تک پہنچا و محمد بن مسلم بن عقیل
امہ ام ولد قتلہ ابو جرہم الازدی ولقیط بن ایاس الجہنی پہر محمد ابن مسلم ابن عقیل نی قدم
جرأت نکالا ان کی ام ولد تہی ابو جرہم ازدی اور لقیط ابن ایاس نی مار ڈالا ثم خرج من بعدہ
جعفر بن عقیل وامہ ام الثغر بنت عامر العامری فقتل خمسة عشر فارسًا
قتلہ عروة الله بن عبد الله الخثعمی بعد ازان جعفر ابن عقیل نی جنگ کی والدہ کو ام الثغر بنت عامر
کہتی تہی شورِ دلیری مچا دیا جب پری سی باہر نکلی الٹا کہ پندرہ سوار مار دیا و نوبت شہادت
چور ہو گئی گری عروہ اسد ابن عبد اللہ نی میدان مین گہیر لیا زخم منکری مظلوم کو شہید کیا ثم خرج من
بعدہ اخوہ عبد الرحمن بن عقیل فقتل سبعة عشر فارسًا ثم قتلہ عثمان بن
خالد الجہنی پس اونکی بہائی عبد الرحمان ابن عقیل نی میدان کارزار مین شفقت کی سترہ سوار

سولہویں مجلس روز عاشورا جہاد اقربای سید الشہدا

پہنچا یا عثمان ابن خالد کی ہاتہہ سی راہ جنت لی وَقَالَ اَبُو الْفَرَجِ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَقِيلِ

بْنِ اَبِيطَالِبٍ اُمُّهُ اُمُّ وَلَدٍ قَتَلَهُ عُثْمَانُ بْنُ خَالِدِ بْنِ اَشْيَمَ الْجُهَنِيُّ وَبِشْرُ بْنُ حُوطٍ

الْقَابِضِيُّ ابو الفرج نی کہا عبد اللہ ابن عقیل کی والدہ اُمّ ولد تہیں جنکی قتل پہ عثمان ابن خالد اور بشر ابن

حوط کی تلوارین چلین وَعَبْدُ اللّٰہِ الْاَكْبَرُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ اَبِيطَالِبٍ اُمُّهُ اُمُّ وَلَدٍ قَتَلَهُ

فِيمَا ذَكَرَ الْمَدَائِنِيُّ عُثْمَانُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ وَرَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ اور ایسا ہی بروایت

مداینی سی پایا ہی جو عبد اللہ اکبر کی بیان ہلاکت مین لایا ہی وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي سَعِيدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ

اَبِيطَالِبٍ الْاَحْوَلِ وَاُمُّهُ اُمُّ وَلَدٍ قَتَلَهُ لَقِيطُ بْنُ يَاسِرِ الْجُهَنِيُّ بعد ازان مرکب ہمت کا

سبار زطلب ہوی محمد ابن ابی سعید ابن عقیل جو احول اور اُمّ ولد کی خلف تہی اعدا سی لقیط ابن یاسر

مقابل ہوا اوس مظلوم کو فرازہستی سی ہبدم گرایا وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ اَنَّهُ قُتِلَ مَعَهُ

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ اپنی سند سی محمد ابن علی ابن حمزہ نی ذکر کیا کہ اونکی ساتھ جعفر ابن محمد

ابن عقیل بہی شہید ہوا وَاِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَقِيلِ بْنِ اَبِيطَالِبٍ وَاُمُّهُ اُمُّ وَلَدٍ قُتِلَ يَوْمَئِذٍ

اور علی ابن عقیل بہی کہ بطن اُمّ ولد سی تہی اوس دن معرکہ جہاد مین جان سی گذری ثُمَّ قَالُوا مَنْ بَعْدَهُ

وَخَرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيطَالِبٍ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قَتَلَ عَشَرَةَ اَنْفُسٍ

ثُمَّ قَتَلَهُ عَامِرُ بْنُ نَهْشَلِ التَّمِيمِيُّ روایت ثقات نی خبر وحشت اثر دی کہ آخر کو محمد ابن عبد اللہ

ابن جعفر طیار نی شفقت کی ہاتہوں سی عوض درود و سلام مین رخصت پائی معرکہ نبرد مین دس نامرد کی

جان بہالی اونتیغ سی نکالی ناگاہ عامر ابن نہشل تمیمی نی ایسا وار کیا کہ اوس مظلوم کو زین سی گرایا

خلد برین پہنچایا ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَعْدِهِ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قَتَلَ

مِنَ الْقَوْمِ ثَلَاثَةَ فَوَارِسَ وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَاجِلًا ثُمَّ قَتَلَهُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَطَّةَ

الطَّائِيُّ وَقَالَ اَبُو الْفَرَجِ بَعْدَ ذِكْرِ قَتْلِ مُحَمَّدٍ وَعَوْنٍ وَعُبَيْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرِ الطَّيَّارِ

سولہوین مجلس روز عاشورا جہاد عبد اللہ و ابو بکر ابنای حسن و ابو بکر بن علی علیہما السلام

پھر اونکی بھی عون ابن عبد اللہ ابن جعفر صف شجاعت سی آگی بڑہی تین سوار اور سترہ پیدل غازی

ہاتھہ سی مارے پڑے عبد اللہ ابن قطبہ شقی حملہ آور ہوا حیدر کرار کا نواسہ اوسکی حربہ سی شاد ہوا تذکرہ

محمد و عون کی شرح مین ابو الفرج لکہتا ہی اور نام عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن جعفر طیار کو زیادہ کہتا ہی

ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَعْدِہٖ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ اَوَّلًا

وَھُوَ الْاَصَحُّ اَنَّہٗ بَرَزَ بَعْدَ الْقَاسِمِ فَقَتَلَ اَرْبَعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ قَتَلَہٗ ھَانِیْ

بْنُ ثُبَیْتٍ الْحَضْرَمِیُّ فَاسْوَدَّ وَجْہُہٗ اوسوقت شاہِ کم سپاہ کی پریسی عبد اللہ ابن امام حسن علیہ

السلام باہر نکلی چچاسی اداب تحیت کہی عباس اور علی اکبر کی اجازت لیتی جانب میدان چلی جو خیال

انکا پہلی زبان پر آیا ہی ہر آیینہ قرین صدق اور اعتبار پایا ہی کہ وہ بعد قاسم اپنی برادر کی لڑی جین چوٹ

ناچار پیادہ اور سوارسی تیغ کہی ہین اونکو ہانی ابن ثبیت ظالم نی مارڈالا کہ اس انتقام پہ غضب خدا

مردود کا منہہ ہوا کالا ثُمَّ قَالَ وَاَبُوْ بَکْرِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَاُمُّہٗ اُمُّ وَلَدٍ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ

بْنَ عُقْبَۃَ الْغَنَوِیُّ قَتَلَہٗ پس ابو بکر ابن امام حسن علیہ السلام کہ فرزند ام ولد تہی صف شکستہ ہی ہا

طرف آوردگاہ بڑہی عم بزرگوار کی نصرت مین جان ہی کام آئی جنکو عبد اللہ ابن عقبہ نی زخم سنگ لگائی

اعضا خاک مین ملائی قَالُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَتْ اِخْوَۃُ الْحُسَیْنِ عَازِمِیْنَ عَلٰی اَنْ یَّمُوْتُوْا دُوْنَہٗ

فَاَوَّلُ مَنْ خَرَجَ مِنْہُمْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاسْمُہٗ عُبَیْدُ اللّٰہِ وَاُمُّہٗ لَیْلٰی

بِنْتُ مَسْعُوْدِ بْنِ خَالِدٍ رِبْعِیِّ التَّمِیْمِیِّ فَلَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی قَتَلَہٗ زَحْرُ بْنُ بَدْرٍ

النَّخَعِیُّ وَقِیْلَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُقْبَۃَ الْغَنَوِیُّ راوی کہتی ہین کہ جب اقربای باوفای

خاک وخون مین دم دیا برادران سرور نی قدم حمایت سی اونکی روبرو بڑہایا عزم کیا پہلی جو دلاور

سینہ سپر بلا گروان سبطِ پیغمبر چلا وہ ابو بکر عبید اللہ نام ابن علی علیہ السلام زادۂ لیلی بنت مسعود

تہا رزمگاہ کو دمِ شمشیر سی لالہ زار بنا یا مردو مرکب اعدا کی صفوں کا ربا ریختن تن و سر کیا پامال

سولہویں مجلس روز عاشورا جہاد عمر و محمد الاصغر و عثمان و جعفر ابنای علی علیہ السلام

آخر کو عمر ابن بدر کی حربہ جان ستان لگا یا بعض نے کہا کہ عبداللہ ابن عقبہ کی ضرب ستم سے صدمہ ہلاک اوٹھایا ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهِ أَخُوهُ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ حَمَلَ عَلَى زَجْرٍ قَاتِلِ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقَوْمَ وَجَعَلَ يَضْرِبُ بِسَيْفِهِ ضَرْبًا مُنْكَرًا فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتَّى قُتِلَ پھر اونکی بھائی عمر ابن علی علیہ السلام جہاد کو برآمد ہوئی قاتل برادر کو مارکی حملات جرات میں پیشتر بڑھی ناگاہ لشکر کا غول اوپر ٹوٹ پڑا شاہزادہ مرنی پر آمادہ دلیرانہ لڑا تا وایسی چار و نظرف صفائی کی آخر کو تلاش نام و ننگ میں راہ جان فدائی کی ثُمَّ قَالَ وَمُحَمَّدٌ الْأَصْغَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ إِنَّ رَجُلًا مِنْ تَمِيمٍ مِنْ بَنِي أَبَانِ بْنِ دَارِمٍ قَتَلَهُ راوی کہتا ہی کہ محمد اصغر ابن حیدر صفدر دشت وغا میں جلوہ نما ہوئی جو ام ولد سے وہ عالی نسب پیدا ہوئی داد شجاعت کی ہنر دلاوری دکھایا آیا ایک نامرد نے قبیلہ تمیم بنی ابان ابن دارم کی جام ہلاک پیا قَالَ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ لِأَخِيهِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ تَقَدَّمْ بَيْنَ يَدَيَّ حَتَّى أَرَاكَ وَأَحْتَسِبَكَ فَإِنَّهُ لَا وَلَدَ لَكَ فَتَقَدَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَشَدَّ هَانِئُ بْنُ ثُبَيْتٍ فَقَتَلَهُ ای احباب ارباب نوحہ وزاری آپ نے جناب عباس کی وفاداری ہرگاہ سارے عزیز و اقربا کو مقتول نظر فرمایا اور شاہ بیکس کو طغیان اعدا سے ملول پایا سگی بھائی اپنی ان باپ کے عبداللہ کو نزدیک بلایا حکم پدر کو ابن زہرا پر جان قربان کریں یاد دلایا کہا ای برادر تمہاری کوئی اولاد نہیں جس کی الفت میں پھنس گئی ہو میرے روبرو آج میدان غزا میں دلیرانہ بڑھو جاکی حمایت امام پر اعدا سے لڑو میں بھی چاہتا ہوں اور میں تمہارا بدن خاک و خون میں طپاں دیکھوں امر علمدار سے غضنفر حیدر اسد اللہ کی بچے مانند شیر حملہ کیا لشکر ستمگر نے چاروں طرف سے تیر و تیغ میں گھیر لیا یکہ و تنہا پر انبوہ جفا ٹوٹ پڑا نہنگ دریای بلا کو ابن ثبیت نے جان سے مارا قَالَ قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَا

عن محمد بن الحسن عن سهل بن زیاد عن محمد بن عیسی عن فضال بن ایوب عن الحسین بن ابی العلاء عن ابی عبد الله قال سمعته یقول ان عمر بن عبد العزیز کتب الی ابن حزم ان یرسل الیه بصدقة علی و عمر و عثمان وان ابن حزم بعث الی زید بن الحسن و کان اکبرهم فساله الصدقة فقال زید ان الوالی کان بعد علی الحسن و بعد الحسن الحسین و بعد الحسین علی بن الحسین و بعد علی بن الحسین محمد بن علی فابعث الیه فبعث ابن حزم الی ابی علیه السلام فارسلنی ابی بالکتاب فدفعته الی ابن حزم

دینار ولا درهم ولکن کان علوا علما وعنه فاذ هب به الی بیتک و قال انا انه لم یکن فیه ثم نظر الی محمد بن علی فقال خذ هذا الصندوق وهو یجود بنفسه وهم مجتمعون عنده عن جده قال نظر علی بن الحسین الی ولده بن عیسی عن ابیه عبد الله عن ابیه علیه

سولہویں مجلس عباس بن علی علیہ السلام کا ہمراہ امام فرات پر جانا معرکہ قتال میں جدا ہو کے شہادت پانا

علیہ السلام درجۂ شہادت کو پہنچے تو عمر میں اکیس برس کی نوجوان پر ارمان تھے
واہ عباس کی مانند سبط رسول اللہ کا فدائی اور شیدا کون ہوگی جو زن و فرزند اور مال و متاع تو ہیں درکنار
بالکہ دل اپنی سپر زہر اکری درد فراق سی کیسی یگانۂ آفاق کو پڑھا تھی محبت امام حسین علیہ السلام سی اپنی محبت میں
راحت دیکھی دنیا میں بہت عاشق صادق رضای محبوب سے مرتی آئی ہیں لاکن جو صدمات کہ اوس
برگزیدہ خالق نی اوٹھائی تصور میں تاب نہیں لائی ہیں غازی کی جنگ تن میں دم اور ہاتھ میں
علم ہا قدم مولا سی مثال سایہ جدا نہوا صد ہا زخم پی در پی حمایت پر کرسنگی میں کہائی دریای خون میں
پیاسی با لب خشک اور چشم تر نہائی جان دیکی بھر بھی سیر شکب حسرت بہائی کہ ہائی دل و جگر پر ہو گی
اب کون اہل اسی بچائی قَالَ الْمُفِيدُ وَالسَّيِّدُ وَابْنُ نَمَا وَاشْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَيْنِ
فَرَكِبَ الْمُسَنَّاةَ يُرِيدُ الْفُرَاتَ وَالْعَبَّاسُ أَخُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ شیخ مفید اور سید اور ابن
نما نی اپنی سند سی لکہا ہی کہ جس گاہ پیاس نی امام حسین علیہ السلام پر غلبہ کیا ہی وہ گہوڑا کہ بیکہ جو بانسد
سیل بردار تہا او سپر چڑہی جانب دریای فرات شور عطش بجہانیکو چلی عباس دلاور علم نصرت لیے
آگی آگی ہی و سمند و تیغ سی راہ کشادہ کرتی رہی فَاعْتَرَضَتْهُ خَيْلُ ابْنِ سَعْدٍ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ بَنِي
دَارِمٍ فَقَالَ وَيْلَكُمْ حُولُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْفُرَاتِ وَلَا تُمَكِّنُوهُ مِنَ الْمَاءِ لشکر عمر سعد نی
مزاحمت کو صف باندہی سوار و پیادہ کی ہجوم سی مہلت عبور کسی طرف نرہی اونمیں ایک شقی نی
بنی دارم سی نعرہ مارا ہیروان یزید اور بنی امیہ کو پکارا دای او پر تمہاری امام حسین علیہ السلام کو شمشیر
سنان سی روک لو دریای فرات اور اونکی درمیان حایل کہڑی ہو پانی سی لب تر نکرنی دو بلکہ آب دم
خنجر اور سیف پلاتی رہو فَقَالَ الْحُسَيْنُ اللّٰهُمَّ أَظْمِئْهُ فَغَضِبَ الدَّارِمِيُّ وَرَمَاهُ
بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي حَنَكِهِ الشَّرِيفِ امام حسین علیہ السلام نی قہر و جلال میں کہا الہی اس ہر جم کو
پیاس کی سزا او اپنی دنیا وہ شقی سنکی جلا غیظ و طیش میں آیا اپنا تیر حضرت کی حنک شریف پر مارا

سوالہویں مجلس ہمراہ امام ناس جناب عباس کا جانا کثرت جراحات سے شہادت پانا

فانتزع السہم و بسط یدہ تحت حنکہ حتی امتلأت راحتاہ من الدم ثم
رمٰی بہ جب تیر کو حلقوم سے باہر نکالا خون نکلا پرنالہ بہنے لگا مظلوم کربلا نے دونوں کف دست میں لہو بھر کے جانب
آسمان رنگ جفای است کو پھینکا قال اللّٰہم انی اشکو الیک ما یفعل بابن بنت
نبیک عرض کی خداوندا تیری پاس شکایت ظلم اعدا کرتا ہوں جو اس قوم نے فرزند دختر پیغمبر سے
برا کیا بھتا ہوں پس تیغ کر کہ ستیز و آویزیں دو شیر نے حملہ کیا شعلہ تیغ سردار اور علمدار نے ارواح
عدوئے جہنم بہرہ بادو نوشجاع صف شکن کی ضرب سے زمین پر لاشوں کا انبار ہوا یہاں تک سرتن سے
کٹے دریای خون میں حباب وار بہے کہ طوفان اجل نمودار دیکھا ثم اقتطعوا العباس عنہ و
احاطوا بہ من کل جانب حتی قتلوہ وہ اشقیا دور و نزدیک سے تیر مارتے بھالے لگاتے گرز
تلوار و نکی وار کرتی ایکبارہ ٹوٹ پڑے جو خدنگ جانستان آتا عباس اپنی سینہ کو ہدف بناتے جو
برچھی کا پہل جانب امام جھکتا اوسکو دوڑ کی تناے حمایت میں آپ کہاتے حملات اعدا میں بہتوں کی پارہ سے
بدن پر زخمی ہوا جہاں تک ممکن تھا داہنی اور بائیں پہل بہر کی شاہ کو بچایا۔ آواز تکبیر سے عباس کی
امام کو حالت یاس میں تقویت آتی بصورت سرور ناس کو جب حملہ آور ہوتے دیکھتے جرأت بڑھ جاتی
ناگاہ جماعت بیحیائی ہجوم کیا اور درمیان سے برادروں کی سلسلہ رفاقت کاٹ دیا ماہ بنی ہاشم کو ہالۂ
نرغۂ جور و جفا میں گہیرا بیحد زخم لگائی کہ دونوں شانے کٹے سر عمود آہن سے دو پارہ ہوا گہوڑے سے جب زمین پر
گرے تو اور بہی گہاو کے منہ پہٹے دم نکلنے میں حق وفا سے نہ پھرے تا سب اعضا پامال لشکر خاک میں ملے
وکان المتولی لقتلہ زید بن ورقاء الحنفی وحکیم بن طفیل السنبسی بعد ان
اثخن بالجراح فلم یستطع حراکا اسقدر وفور جراحت سے چور ہوے جو طاقت کلام اور حرکت
اندام سے بے قابو ہوے اونکے قتل میں زید ابن ورقا اور حکیم ابن طفیل نے قدم بڑہایا قرار لی دین اسلام کی
اسد اکبر بیکار افبکی الحسین لقتلہ بکاء شدیدا اخ اکسے بہائی کو بدن صد پارہ برادر نے کہا ی

سولہویں مجلس جناب عباس کا ہمراہ امام جانا شہادت پانا اور واقعہ حمزہ عم رسول خدا

اپنی پشت و پناہ سے غربت اور بیچارگی میں نہ چہرا تحقیق کہ فرزند عزیز نور نظر ہے اور برادر قوت بازو اور زور کمر ہے لہذا امام دامی کہ عباس بن علی علیہ السلام زندہ اور سلامت رہیں امام حسین علیہ السلام کی اعضانی تمام محنت ہلاک اقربا میں بھی نشان حیدر کرار کی ہیبت سے قوم اعدا کو اپنی غلبہ کا بھروسا نتھا اہلبیت کو اسیر فتح میں جانتی ہی سبط بتول پر نظمہ جا تا محبوب دیکھیے مثل باور کرو جب صدمہ آنکھہ پڑتا ہی ہر آدمی بی اختیار ہاتھہ اوٹھا کی روتا ہے علی اکبر کی حیات اور بقا کا باعث وجود علمدار تھا ہر گاہ وہ دنیا سی ناکام گذرے تو خانۂ آل احمد مختار سوا ایک لاکھ عباس پر امام حسین علیہ السلام بقرار کبھی روتی بشدت زاری میں ہای برادر قوت کمر شانی پر آفت کی فدا کی جان کھوتی مروی کما انہزم اصحاب رسول اللہ فی غزوۃ احد وا قبلوا یصعدون علی الجبال روایت کی ہی جب غزوۂ احد میں صحابہ رسول نی شکست کھائی پہاڑوں پر چڑھی وہاں سے دست امان جان ہائی وکانت ہند قد اعطت وحشیا عہدا لئن قتلت محمدا او علیا او حمزۃ لاعطینک کذا وکذا وکان وحشی عبد الجبیر بن مطعم حبشیا ہندزوجہ ابو سفیان نی وحشی غلام عبد الجبیر ابن مطعم کو جو حبشی تھا بلا یا کہا اگر تو نی محمد یا علی یا حمزہ علیہم السلام میں ایک بھی درجۂ شہادت کو پہنچایا تو آتنا زر و مال دونگی دل کو تیری خوشحال کرونگی فقال وحشی اما محمد فلا اقدر علیہ واما علی فرایتہ حذرا کثیر الالتفات فلا مطمع فیہ وحشی جواب دیا اما محمد او نکی مارنی پر قدرت نہیں پاتا اور علی کو میں بہت ہوشیار دیکھا او نسی بھی قطع امید ہی کہ ہاتھہ نہیں پڑتا فکمن لحمزۃ قال فرایتہ یہذ الناس ہذا فمر بی فوطاء علی حرف نہر فسقط پس واسطے قتل حمزہ کی داؤ کیا وحشی کہتا ہی اونکو دیکھا دشمن کو نا چیز خیال میں نہیں لاتی تہی ناگاہ میری طرف سی گذرے پاؤں رفتار میں ادنہی ایک نشیب خشک نہر میں گرپڑا حربتی فہززتہا و رمیتہ فوقعت فی خاضرتہ وخرجت من ما نتہ فسقط یعنی اپنا حربہ اوٹھا کی تولا اور اونکی طرف پھینکا کہ پہلوی شریف میں جا کی لگا اور پشت مبارک سی باہر نکلا

منها فقال حملت صفحه ۲۶۲ سطر ۱۲ ع ۸

نحب من نحب ایضا سطر ۲۰ ع اخلفت

من انقطعت لحبه صفحه ۲۶۲ سطر ۱۶ ع ۸

وبکیتنا من ایضا سطر ۳ ع ۸ هشام من هشام

بل صفحه ۲۶۳ سطر ۷ ع بعلم من بعلم من ایضا

سطر ۴ ع ۸ یا هشام لا من یا هشام ایضا

سولهویں مجالس شهادت اقربای سید الشهداء روحی فداه حضرت امیر حمزه رضی الله عنه یاری شاه اولیا

حمزه نیور کی خاک چمکی بیجان او سپر طپان ہوئی فَاَتَیْتُهُ فَشَقَقْتُ بَطْنَهُ فَاَخَذْتُ کَبِدَهُ

وَجِئْتُ بِهٖ اِلٰی هِنْدٍ فَقُلْتُ هٰذَا کَبِدُ حَمْزَةَ بن جلدسی جانب مقتول دوڑا پیٹ چیر کے

کلیجہ نکالا ہند کو پیش کی دیا اور کہا جو وعدہ کیا تھا پورا کر دیا یہ جگر ہی حمزہ عم خیر الوریٰ کا فَاَخَذَتْهَا فَاَکَلَتْهَا

فَجَعَلَهَا اللّٰهُ فِیْ فِیْهَا مِثْلَ الْعَظْمِ فَلَفَظَتْهَا وَرَمَتْ بِهَا ہندنی بادل پرغا دیکی اوٹھایا

نحس ہند نے ڈالکی چبایا خدا نے مثل استخوان سخت بنایا وہ گوشت نرم اور جا ہر کو دور پھینکا قَالَ

فَجَاءَتْ فَقَطَعَتْ مَذَاکِیْرَهٗ وَقَطَعَتْ اُذُنَیْهِ وَقَطَعَتْ یَدَهٗ وَرِجْلَهٗ اوس

خونخوار نے بالین کشتہ مظلوم پر قدم بڑہایا عضو تناسل اور کان اور ہاتھ اور پیر کاٹ کے ہار بنایا گلے میں ڈالکے

بہت خوش ہوئی یہ زینت کفر یزید کی دادی نے ایجاد کی وَلَمْ یَبْقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَبُوْ دُجَانَةَ

سِمَاکُ بْنُ حَرْثٍ وَعَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ راوی کہتا ہے نبی برحق کے پاس کوئی صحابی باقی نہ رہا سوا

سماک ابو دجانہ ابن حرث اور علی مرتضیٰ علیہ التحیۃ والثنا فَکُلَّمَا حَمَلَتْ طَائِفَةٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

اِسْتَقْبَلَهُمْ عَلِیٌّ فَدَفَعَهُمْ عَنْهُ حَتّٰی انْقَطَعَ سَیْفُهٗ فَدَفَعَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَیْفَهٗ

ذَا الْفَقَارِ لشکر کفار سے جو پیاسا قتل احمد مختار کو آتا حیدر کرار دور کی ادس مارتے کہ جہنم کو جاتا یہان تک تلوار

لڑی کہ تلوار ٹوٹ گئی سید انبیا نے شمشیر خاص ذوالفقار عنایت کی وَانْحَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰی نَاحِیَةِ

اُحُدٍ فَوَقَفَ وَکَانَ الْقِتَالُ مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ اوس وقت پیغمبر خدا جانب گوشہ احد متوجہ ہوئے

وہان جاکی توکل باتیعالی اور حمایت شاہ اولیا میں ٹھہرے لڑائی حق و باطل کی ایک راہ سے خاطر خواہ ہوئی

تا کہ نسیم فتح وظفر پرچم علم پر دست ید اللہی چلی فَلَمْ یَزَلْ عَلِیٌّ یُقَاتِلُهُمْ حَتّٰی اَصَابَ فِیْ وَجْهِهٖ

وَرَاْسِهٖ وَیَدَیْهِ وَبَطْنِهٖ وَرِجْلَیْهِ سَبْعُوْنَ جِرَاحَةً علی ابن ابیطالب علیہ السلام

متصل ایسی گرم نصرت و یاری تھی کہ منہ اور سر اور ہاتھ اور شکم اور پیر میں ستر زخم کاری لگی قَالَ

فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ اِنَّ هٰذَا لَهِیَ الْمُوَاسَاةُ یَا مُحَمَّدُ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ

سطر ۳ ع ۸ فلیکلم من فلیکلم ایضا سطر ۱۶

ع تیقص من تیقص صفحه ۲۶۵ سطر ۲۰ القهوم

من الاف ایضا سطر ۱۶ ع الفهیم من الصبر فی قال لے

ایضا سطر ۱۶ ع الصبر فی من الصبر فی بکتھا ما متی

صفحه ۲۶۶ سطر ۲۲ ع بکتھا من بکتھا من ایضا

سطر ۷ ع واما اثره من وما اثره ایضا سطر

سطر ۱۱ ع ومغفرته من ومغفرته ایضا سطر ۱۵ ع المیت

ع الفلیه من للفلیه ایضا سطر ۱۷ ع جاءت من جاءت

من المیت ایضا سطر ۲۰ ع وجاءت فی کتاب

ایضا سطر ۲۹ ع وفی من وجاءت السنه

ایضا سطر ۳۰ ع سمعت من سمعت السلم

ایضا سطر ۲۳ ع دانیا یا یہ من دانیا یہ

ایضا بقا یا قصیده و عبادت صفحه ۲۶۸

من علی افضل الصلوات یقینی ویعزی

الطاهرین الاولی بهم من المصطفی

وعنصر الی اخوها وقلت بعد ذلک

ایا را کبا نحو المدینة حسرة

بها کل سیب اذا ما بدا

فقل لولی الله وابن المهذب

وابن امینه اتوب الی الرحمان

من الامر الذی کنت

جاهدا کل معرب

خولة دانیا معاندة

ولکن دونها من وصی بیننا

یماثاله بالکذب

لا یره سنین کفعل الخائف الترقب

بل ینقسم اموال العقبة کانما

بین الصحیح المنصب

سولہوین مجلس شہادت اقربای سید الشہدا سانحہ غزوہ احد اور تشبیہ حال عباس وحمزہ رضی اللہ عنہما

وَاَنَا مِنْہُمَا اسمین تائید کی مدح و ثنا پر جبرئیل امین آئی اور بولی یا رسول اللہ حق دوستی اور طاعت یہی ہی جو ولی خدا نی ظفر کی کو فرمایا کیون نہو وہ میرا ہی اور مین اوسکا جبرئیل نی عرض کی مجہی دونوسی دعوا ہی توسل کا اِخْوَانِیْ

تَاَمَّلُوْا فِیْمَا تَضَمَّنَتْہُ اٰثَارُ ہٰذِہِ الْقَضِیَّۃِ فَاِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَمَا وَاسَا بِنَفْسِہِ الشَّرِیْفَۃِ اَخَاہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَذَا وَاسَا وَلَدُہُ الْعَبَّاسُ اَخَاہُ سَیِّدَ الشُّہَدَا

ملا و رنہاری کہتی ہین ای برادران ایمانی ساعی رہو نالہ و رقت ہین فکر و تصور کرو اس قضیہ اندوہ و حسرت مین کہ امیر المومنین علی نی جیسا اپنی جان کو رسو لخدا پر وارا دیسا ہی اونکی فرزند عباس نی بہائی سید الشہداء کی تن و فرزند و حیات کو عزیز نہ جانا اِلَّا بَیْنَ الْقَضِیَّتَیْنِ فَرْقًا وَذٰلِکَ اَنَّ جِرَاحَاتِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدِ انْدَمَلَتْ وَبَرِئَتْ وَاَمَّا جِرَاحَاتُ الْعَبَّاسِ فَلَمْ تَنْدَمِلْ وَلَمْ تَبْرَأْ

الا دونو سانحون مین تفاوت بڑا ہی بنظر انصاف سی دیکہو حیدر کا جراحات بدن علی مرتضی علیہ السلام کی اگرچہ فراوان تہی مگر سبکو بخیہ اور مرہم لگا کر اچہی ہو گئی عباس کی زخم بیشمار کو اندمال اور علاج کیسا سر دو کی پاپون ہی اعدا نی روندا خاک و خون مین سارا جسم پڑا رہا تمازت آفتاب مین کچہ سایہ بہی نہ ملا

ثُمَّ اَنَّ ثَبَاتَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ صَارَ سَبَبًا لِانْہِزَامِ جُنُوْدِ الْکُفَّارِ وَحُصُوْلِ الظَّفَرِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ ثَبَاتَ وَلَدِہِ الْعَبَّاسِ صَارَ سَبَبًا لِانْقِطَاعِ یَدَیْہِ وَتَقْطِیْعِ اَعْضَائِہِ وَتَجْنَا بَاتِیَا الْمُؤْمِنِیْنَ پہر شاہ مردان کا قیام اور ثبات جدال مین سبب انہزام کفار اور ظفر احمد مختار ہوا لاکن پاپداری اور حملات عباس موجب قطع بازو اور ٹکڑی ہونی بدن فگار کا ٹہرا تسکین مومنین کو سرمایہ اندوہ رہا اہل زمین و آسمان کی چشم حسرت سی دریا بہا ثُمَّ اَنَّ حَمْزَۃَ سَیِّدَ الشُّہَدَاءِ وَاِنْ قُطِعَتْ مَذَاکِیْرُہُ وَاُذُنَیْہِ وَیَدُہُ وَرِجْلُہُ ہِنْدَۃٌ اِلَّا اَنَّ رَأْسَ الشَّرِیْفِ لَمْ یُقْطَعْ وَلَمْ یُشْہَرْ عَلٰی رُؤُسِ الرِّمَاحِ وَلَمْ یُدَرْ بِہٖ عَلٰی اَقْطَارِ الْاَرْضِ ہرچند حمزہ کی اعضای بدن ہندہ نی کاٹی لاکن سر تن سی جدا نہین ہوا نیزی پر چڑہا کی نہو کہرا پیش آفتاب مین در بدر نہین پہرایا

ستر‌ہویں مجلس فضائلِ بکا شہادت قاسم بن امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

وہ بہانکی ہر ایک شمع کا پروانہ ہی+ تمہید بکا فضائلِ رقت بر مصائب سید الشہدا
یہ ایام رقت و زاری ہیں دوستوں کی اور ہنگام نالہ و بیقراری مومنوں کی+ خوشا حالِ عزاداران
سلطانِ شہیدان جو مجالسِ ماتم آلِ عبا کو آہ و فغان سے رونق دیتے ہیں مرحبا دیدۂ محبان [illegible]
کہ مصائبِ مظلوم کربلا میں گریان رہتی ہیں اس غمسے رونا شادی دو جہان ہی محزون ہونا تذکرۂ
اہلِ حرم پر باعثِ داخلۂ جنان ہی زاری و بکا درگاہِ خدا میں اوسکی خوفِ جزا یا شوقِ لقا سے مرغوب ہی
اور مصائبِ اولیاء اللہ کا یاد کرنا رونا شرطِ عرفان محبوب ہی مگر نہیں کہتی کہ جسنی دوست کے غلام خادم کو
رنج و راحت میں راضی کیا مالکِ مولانی خوش ہو کی اضعافِ احسان سی ہر طرح کا عوض دیا امام حسین
علیہ السلام ہی جو پروردگار کو تعلقِ رحمت ہی اوسکی ذریعہ سی چشم گریان و دل بریان موردِ عنایت ہے
یہی وجہ خاص نظر میں آتی ہی کہ رونیکی صورت بنانی باعثِ مغفرت ہو جاتی ہی لکھی اور مچھر کی پریے
مساوی اگر آنسو نکلی تھا ہو تسے عدد ریگِ بیابان کی آمرزش ملی لی عن علی بن الحسن بن فضال
عن ابیہ قال قال الرضا من تذکر مصابنا و بکی لما ارتکب منا کان فی
درجتنا یوم القیامۃ کتابِ امالی سی بحار الانوار میں نقل کی+ علی بن حسن بن فضال نی اپنی باپ کی
زبانی سی کہا امام رضا علیہ السلام نی فرمایا جو مومن تذکرہ کری ہماری مصائب کا وہ آزار کہ اعدا نے
پہنچایا اور صدمہ و یاس روزِ قیامت کو اہلبیت کی درجات میں ساکن رہیگا ومن ذکر بمصابنا
فبکی و ابکی لم تبک عینہ یوم تبکی العیون اور جو بیان ہو ہماری مصیبت اور بکا
اوسپر گریان ہی یا دوسرونکو رولائی بر ملا ہرگز نہ ہونگی آنکھیں اوسکی اوسدن جسدن ہر چشم سی جاری ہوگا
آنسو بکا ار ومن جلس مجلسا یحیی فیہ امرنا لم یمت قلبہ یوم تموت القلوب
اور جو ایسی مجلس میں بیٹھی جہان ہمارا چرچا کیا جای جسدن خوفِ الٰہی میں قلوب مری ہونگی اوسکا
دل غمسی مرجھای جاما عن محمد بن ابراہیم عن الربیع بن المنذر عن ابیہ عن الحسین

ستر ہویں مجلس فضائل اہل بکا شہادت قاسم بن امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

بن علیؑ قال ما من عبد قطرت عیناه فینا قطرة او دمعت عیناه فینا

دمعة الا بوّأه الله بها فی الجنة حقبا محول ابن ابراہیم نے ربیع بن منذر او سنے اپنے باپ سے

روایت کی کہ سید الشہدا حسین بن علی علیہما السلام سے یہ عبارت سنی فرمایا جس بندۂ خدا کی آنکھ سے

ہماری لئے قطرۂ اشک بہے یا آنسو کہا کہ اسکی چشم ہم اہلبیت پر جاری رہے اوسکو اللہ آمرزیدہ محشور کرے

جنت میں قدم سرور رہے قال احمد بن یحیی الاودی فرایت الحسین بن علیؑ فی المنام

فقلت حدثنی محول بن ابراہیم عن الربیع بن المنذر عن ابیہ عنک انک

قلت احمد بن یحیی اودی ناقل ہے ایک شب امام حسین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا عرض کی یا مولا

محول ابن ابراہیم نے ربیع او سنے اپنے باپ کی زبانی آپکا ارشاد بیان کیا ما من عبد قطرت عیناه

الی اخر الحدیث قال نعم قلت سقط الاسناد بینی و بینک حضرت نے اقرار کیا یہ قول

ہمارا ہے اب بلا شکر خدا جو درمیان میں شبہ تھا مل عن ابی عمارة المنشد قال ما ذکر

الحسین بن علیؑ عند ابی عبد اللہ فی یوم قط فرای ابو عبد اللہ متبسما فی ذلک

الیوم الی اللیل ابی عمارۂ منشد سے روایت کی ہے جو اوسنے بدام یہ حالت دیکھی ہے جعفر صادقؑ کے

روبرو نام امام حسین علیہ السلام کبھی نہیں آیا مگر یہ کہ اوسدن شب تک پھر کسی نے تبسم حضرت کو نہیں پایا

وکان ابو عبد اللہ یقول الحسین عبرة کل مومن ہمیشہ ابو عبد اللہ اس بات کے قائل ہے

کہ سید الشہدا باعث رقت دل ہر مومن کا ہے کی فس عن ابن محبوب عن العلاء عن محمد عن

ابی جعفر قال کان علی بن الحسین یقول ایما مومن دمعت عیناه لقتل

الحسین بن علیؑ دمعة حتی تسیل علی خده ابن محبوب او علاء محمد ابن ابی جعفر سے

حکایت کی کہ علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے تھے مع رقت کی جس مومن کی آنکھ سے شہادت امام

حسین میں آنسو نکلے اور اونکی مصیبت سے وہ ہر شکستہ خاطر رخسارون پر بہے بوأه الله بها فی الجنة

ستر ہوین مجلس فضائل بکا شہادت قاسم بن حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

عَمُرٍ فَابْكُوْا اَحَقًّا بَا اسد دروازہ بہشت رو نیوالی پر کھولدی کہ نعیم خلد بین آرام سی مقام کری وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ دَمْعًا حَتّٰى تَسِيْلَ عَلٰى خَدِّهٖ لِاَذًى مَسَّنَا مِنْ عَدُوِّنَا فِي الدُّنْيَا بَوَّءَهُ اللّٰهُ مُبَوَّءَ صِدْقٍ فِي الْجَنَّةِ جو مرد با ایمان کی ہمارے سبب چشم بآہر آئین تا کہ چہری پر سیلان پائین بسبب اوس ایذا کی جو اعدا سی دنیا مین ہمکو ملی کشادہ کری خدا جنت مین اوسکی جا و منزل صدق و صفا کی وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَسَّهٗ اَذًى فِيْنَا فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ حَتّٰى تَسِيْلَ دَمْعُهٗ عَلٰى خَدِّهٖ مِنْ مَضَاضَةِ مَا اُوْذِيَ فِيْنَا اور جس مومن کو ہماری لیئی ایذا پہنچی اوسکی آنکھون سی اشک نکلی روی حسرت پر بہی بسبب زحمت و سختی کہ ستایا گیا ہو ہماری واسطی صَرَفَ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ الْاَذٰى وَاٰمَنَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَخَطِهٖ وَالنَّارِ اوسکی طرف سے اللہ ہر بدی کو دور کریگا چین و آرام کی قرین روز حشر آتش غضب سے امان دیگا کش عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوْفِيِّيْنَ کتاب رجال کشی مین زید شحام سی روایت کی اوسنی کہا ہم چند آدمی اہل کوفہ خدمت ابی عبد اللہ مین حاضر تہی جو دیکہا فَدَخَلَ جَعْفَرُ بْنُ عَفَّانَ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَرَّبَهٗ وَاَدْنَاهُ جعفر ابن عفان حضرت کی پاس آیا جناب نی اوسی قریب اپنی بلایا عزت سے بٹہایا ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ قَالَ لَبَّيْكَ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ پہر فرمایا ای ابا جعفر اوسنی جواب دیا لبیک خدا مجہی فدا کری تمہارا بَلَغَنِيْ اِنَّكَ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فِي الْحُسَيْنِ وَتُجِيْدُ فَقَالَ نَعَمْ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ حضرت نی پوچہا یعنی یون سنا ہی کہ تو امام حسین علیہ السلام کی حال مین شعر کہتا ہی ردیف بلاغت و قافیہ فصاحت لاتا ہی اچہا مضمون فکر صائب سے نظم کرتا ہی اوسنی جواب دیا نعم ہند مشن ابیات مین طبع موزون کہتا خدا کری تمہاری اوپر قربان ہوجاون قَالَ قُلْ قَالَ فَاَنْشَدْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَبَكٰى وَمَنْ حَوْلَهٗ حَتّٰى صَارَتِ الدُّمُوْعُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَلِحْيَتِهٖ ارشاد کیا جو کہا ہی اوسکی کہا سنا

ستر ہویں مجلس فضائل اہل بکا و حزن شہادت قاسم ابن الحسن علیہ السلام

تھی اور حاضرین کو اسوقت رولاتا وہ ناقل ہے پس میں نے اپنا کلام پڑھا وہ جناب جو پاس بیٹھے
سنکر روئے پھر اشک بہا اسقدر کہ چہرہ منور تر ہوا محاسن کو بھی بھگویا ثُمَّ قَالَ یَا جَعْفَرُ وَاللّٰہِ
لَقَدْ شَهِدَتْ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ الْمُقَرَّبُوْنَ هٰهُنَا يَسْمَعُوْنَ قَوْلَكَ فِي الْحُسَيْنِ
وَلَقَدْ بَكَوْا كَمَا بَكَيْنَا وَاَكْثَرُ پھر خطاب کیا اے جعفر واللہ کہ ملائکہ مقربین خدا یہاں آئے
تھے ہیں تیرا مرثیہ غم امام حسینؑ میں سنا مثل ہمارے بلکہ زیادہ روئے ہیں وَلَقَدْ اَوْجَبَ
اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ يَا جَعْفَرُ فِيْ سَاعَتِهِ الْجَنَّةَ بِاَسْرِهَا وَغَفَرَ اللّٰهُ لَكَ بیدرستی کہ
پروردگار نے رحمت سے لازم کر دانا اے جعفر اس گھڑی تیرے لئے بہشت میں جانا سب گناہ تیرے
بخشدیا ہے صاحب مغفرت و رتبہ عالی کیا ہے فَقَالَ يَا جَعْفَرُ اَلَا اَزِيْدُكَ قَالَ نَعَمْ يَا سَيِّدِيْ
پھر کہا کیا نہ میں زیادہ بیان کروں تجھے عرض کی ہاں اے سید میں مسکون قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ
قَالَ فِي الْحُسَيْنِ شِعْرًا فَبَكٰى وَاَبْكٰى بِهِ اِلَّا اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ وَغَفَرَ لَهُ فرمایا
حضور امام حسین علیہ السلام کیواسطے شعر کہا ہے اور پھر آپ رویا اور دوسروں کو رلایا ہے لازم کیا گیا ہے
جنت سوا گناہ سے آمرزیدہ کیا جاتا ہے لِابْنِ مَسْرُوْرٍ عَنْ اِبْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
بْنِ اَبِيْ مَحْمُوْدٍ قَالَ قَالَ الرِّضَا اِنَّ الْمُحَرَّمَ شَهْرٌ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُحَرِّمُوْنَ
فِيْهِ الْقِتَالَ ابن مسرور نے عامر سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے ابراہیم بن ابی محمود سے روایت کی
جو امام رضا علیہ السلام نے ایک روز یہ عبارت حال فرمائی کہ شہر محرم وہ بابرکت مہینا تھا
کہ اہل جاہلیت اوس میں حرام جانتے تھے لڑنا فَاسْتُحِلَّتْ فِيْهِ دِمَاؤُنَا وَهُتِكَتْ فِيْهِ حُرُمَتُنَا
وَسُبِيَ فِيْهِ ذَرَارِيْنَا وَنِسَاؤُنَا ایسے مہینے میں ہماری ستم کشی حلال جانا ہمارا لہو بہایا
ذلت و خواری پہنچانا اولاد و عورات کو اسیر کرنا قید و بند میں ہمارا ڈالنا اون کو کنا وَاُضْرِمَتِ
النِّيْرَانُ فِيْ مَضَارِبِنَا وَانْتُهِبَ مَا فِيْهَا مِنْ ثِقْلِنَا وَلَمْ تُرْعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ حُرْمَةٌ فِيْ اَمْرِنَا

ہماری خیمون مین نا ریون نی جلانیکو آگ لگا ئی جو جو لباس و زیور و سامان کی پائی لوٹ لی رعایت حرمت نبی عترت طاہرہ مین نہ کی ایذا و تکلیف ہماری تئین بحد بیان دی اِنَّ یَوْمَ الْحُسَیْنِ اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ دُمُوْعَنَا وَاَذَلَّ عَزِیْزَنَا بِاَرْضِ کَرْبٍ وَبَلَاءٍ وَاَوْرَثَنَا الْکَرْبَ وَالْبَلَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْاِنْقِضَاءِ تحقیق کہ روز شہادت امام حسین علیہ السلام کی ایسا رولایا کہ پلکو مین جراحت اوس مصیبت کی یاد مین اتنی سرشک بہائی جو رخسارون پر اثر کلفت ہی عزیزونکو ارض کربلا مین ذلیل کیا روز حشر تک بلا و کرب و اندوہ کا ورثہ دیا فَعَلٰی مِثْلِ الْحُسَیْنِ فَلْیَبْکِ الْبَاکُوْنَ فَاِنَّ الْبُکَاءَ عَلَیْهِ یَحُطُّ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ پس چاہیی کہ ارباب رقت مثل روز شہادت پر امام حسین کی زاری کرین ایسا ہی کہ اوپر بکا بڑی گناہون کی پاک کرتا ہی جیسی کہ والد وہی گلیین ثُمَّ قَالَ کَانَ اَبِیْ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ الْمُحَرَّمِ لَا یُرٰی ضَاحِکًا وَکَانَتِ الْکَاٰبَةُ تَغْلِبُ عَلَیْهِ حَتّٰی یَمْضِیَ مِنْهُ عَشَرَةُ اَیَّامٍ پھر امام رضا علیہ السلام نی کہا میری والد کو جب ماہ محرم آتا تو کوئی ہنستا نہین دیکھتا حزن و الم اوپر غلبہ کرتا یہان تک جو عشرہ گذر جاتا فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْعَاشِرِ کَانَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ یَوْمَ مُصِیْبَتِهٖ وَحُزْنِهٖ وَبُکَائِهٖ وَیَقُوْلُ هُوَ الْیَوْمُ الَّذِیْ قُتِلَ فِیْهِ الْحُسَیْنُ پس جب یوم عاشورا ظاہر ہوتا وہ دن مصیبت و غم و رقت سی اونکی ہوش کھوتا فرماتی ایسی ہی روز جاں سوز مین سید الشہدا یعنی قتل امام حسین اقربا سمیت مانند جن و انس ہوئی ہین لی ما جیلویہ عَنْ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الرَّیَّانِ بْنِ شَبِیْبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الرِّضَا فِیْ اَوَّلِ یَوْمٍ مِنَ الْمُحَرَّمِ کتاب امالی مین ما جیلویہ اور علی اور اوسنی اپنی باپ سی روایت کی ریان ابن شبیب نی کہا مجہی پہلی تاریخ محرم کو امام رضا علیہ السلام کی زیارت ملی فَقَالَ لِیْ یَا ابْنَ شَبِیْبٍ اَصَائِمٌ اَنْتَ قُلْتُ لَا حضرت نی پوچھا آیا آج کی دن صائم ہوا یعنی آج کا روزہ رکھا ہی میں نی کہا نہین قَالَ اِنَّ هٰذَا الْیَوْمَ هُوَ الْیَوْمُ الَّذِیْ

بسم الله الرحمن الرحیم

مشتمل بر فضائل [illegible]

الحمد لله الواحد الاحد الفرد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد تعالی عن الصاحبة والولد وتقدست عن العدد والعدد وتقدست عن شبهه [illegible] وارتفعت عن مناسبت الاشیاء صفته واعجزت اوهام الفکر [illegible] عظمته واخذت الناس هیبته [illegible] وصحت آیاته الاله و[illegible] کل شیء [illegible] من [illegible] من اعلامه وذلک الانبیاء وشهد [illegible] وابطل الباطل بها آیاته وصلی الله علی عبده [illegible] من [illegible] نبیه المصطفی حبیب [illegible] وافضل الاولین والآخرین [illegible] الناصب [illegible] الطاهرین والائمة المعصومین من کل [illegible] ونحن المقصرین علی [illegible] والآئمة الذین [illegible] الموعود یوم [illegible] بامامتهم ولا [illegible] الصراط [illegible] هم العروة الوثقی [illegible] ومن [illegible] ومن [illegible] کباب حطة وکسفینة نوح من رکبها نجا ومن تخلف عنها غرق وهم خاصة الرسول صلی الله علیه وآله [illegible] الذین قرن الله [illegible] فی [illegible]

الاسلام وائمة الانام [illegible] وسلام [illegible] فی کل [illegible] الا کل [illegible] علیهم افضل الصلوة و السلام [illegible] واستمر [illegible] وتوشحت [illegible] وبعد فان [illegible]

سترھوین مجلس فضائل اربعین آل امر شہادت قاسم بن حسن علیہ السلام

دعا فیہ زکریا ربہ عز وجل فرمایا شل اوس روز کی ہی اجکا دن جو زکریا نی خدا سے
دعا مانگی ہنگام کبرسن فقال رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک
سمیع الدعاء فاستجاب اللہ لہ وامر الملائکۃ فنادت زکریا وھو قائم
یصلی فی المحراب ان اللہ یبشرک بیحیی کہا خدایا مجہی عطا کر اپنی فضل و کرم سی پاکیزہ اولاد
بتحقیق کہ تو سامع دعا ہی پس اللہ نی اجابت کی اور ملائکہ کو امر فرمایا پکارو زکریا کو اور وہ جانماز
ہی کہ بسبب تیرا ہید کہیں یحیی کی بشارت دیتا ہی فمن صام ھذا الیوم ثم دعی اللہ
عز وجل استجاب اللہ لہ کما استجاب لزکریا جو شخص اجکی دن روزہ رکہی اور دعا مانگی
خدا اپنی لطف و عطا سی اوسکی حاجت کو بر لائی جیسی زکریا کی تمنا قبول ہوئی ثم قال یا ابن شبیب
ان المحرم ھو الشھر الذی کان اھل الجاھلیۃ فیما مضی یحرمون فیہ الظلم
والقتال لحرمتہ ای پسر شبیب یہ مہینا محرم کا وہ تہا کہ ایام گذشتہ مین اہل جاہلیت بہی
اوسکو حرام جانتی ہتی اس مہینی کی حرمت سی کسیکو نہیں مارتی اور نہ ستاتی ہتی فما عرفت ھذہ
الامۃ حرمۃ شھرھا ولا حرمۃ نبیھا افسوس کہ اس امت جفاکار نی توقیر ماہ محرم کی
نہ جانی اور نہ عترت پیغمبر کی عزت اور حرمت پہچانی لقد قتلوا فی ھذا الشھر ذریتہ
وسبوا نسائہ وانتھبوا ثقلہ فلا غفر اللہ لھم ذلک ابدا حیف کہ ان لوگون نی
قتل کیا اولاد رسول خدا کو اسیر بنایا اہلبیت کی عورتون کو تمام اسباب حرم مصطفی کو لوٹا
خیمہ گاہ امام حسین علیہ السلام کو جلایا خدا ہرگز اون جفاکارونکو نہ بخشی ہمیشہ عذاب سقر مین مبتلا
رکہی یا ابن شبیب ان کنت باکیا لشیء فابک للحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ای پسر
شبیب اگر تو کسی غم سی محزون اور گریان ہوتا تو مصیبت امام حسین ابن علی علیہما السلام کی یاد کر کی
نالہ و فغان سی رونا فانہ ذبح کما یذبح الکبش وقتل معہ من اہل بیتہ ثمانیا

سترہوین مجلس فضائل ارباب حزن و الام شہادت قاسم ابن الحسن علیہ السلام

عشرۃ رجالا ما لھم فی الارض من نظیر ولا شبیہ تحقیق کہ اوس جناب کو مانند
کو سفند قربانی ہو کا پیاسا ذبح کیا ہی اور ساتہ اوکی اٹھارہ بنی فاطمہ کو جان سی مارا ہی کہ زمین
اوکی مثل اور مانند کوئی نتہا گوشت اور پوست رسو خدا کی بدن سی ملا تھا ولقد بکت
السماوات السبع والارضون لقتلہ بدرستی کہ سید الشہدا کی ماتم پر ایسا ابر الم چھایا
کہ ساتون آسمان و زمین نی بہرشک گلگون دیدہ حسرت سی بہایا ولقد نزل الی الارض
من الملائکۃ اربعۃ الاف لنصرہ فوجدوہ قد قتل تحقیق کہ آسمان سی چار ہزار
فرشتہ مشغول نصرت کو زمین پر آیا جب کربلا مین پہنچا تو ابی عبد اللہ کو شہید پایا فھم عند
قبرہ شعث غبر الی ان یقوم القائم فیکونون من انصارہ وشعارھم
یا لثارات الحسین پس وہ ملائکہ اطراف قبر شریف مین گریان و پریشان خاک بسر مجاور رہینگی
تا صاحب الامر ظہور کرین اوکی ملازم اور ناصرین رہین شعار ملائکہ خونخواہی امام حسین علیہ السلام ہوگی
ماتم شبانہ روز عزای امام سی کام ہی یا ابن شبیب ولقد حدثنی ابی عن جدہ انہ
قال لما قتل جدی الحسین علیہ السلام امطرت السماء دما وترابا احمر یا ابن شبیب
مجھی ابا و اجداد نی خبر دی ہی حدیث معتبر بیان کی ہی کہ جب سانحہ شہادت امام حسین علیہ السلام
گذرا فلک سی خاک سرخ اور خون تازہ کا مینہ برسا یا ابن شبیب ان بکیت علی الحسین حتی
تصیر دموعک علی خدیک غفر اللہ لک کل ذنب اذنبتہ صغیرا کان
او کبیرا اگر تو مصیبت حسین مظلوم کی بکا کری اسقدر کہ آنسو رخسارون پہ جاری ہو تو حق تعالی
تیری سب گناہ صغیرہ و کبیرہ در گذر کیا چاہت ہون خواہ تہوڑی یا بکل بخشیگا یا ابن شبیب
ان سرک ان تلقی اللہ ولا علیک ذنب فزر الحسین علیہ السلام یا ابن شبیب اگر تو خوش ہوا
چاہی خدا کی ملاقات سی اور کسی گناہ کا مواخذہ نہو تو ہا کر امام حسین کی زیارت کو

سترہوین مجلس فضائل اہل بکا بشہادت ابن امام حسن علیہ التحیۃ والثنا

ترbت کو یَا ابْنَ شَبِیبٍ اِنْ شَاءَ اَنْ تَسْکُنَ الْغُرَفَ الْمَبْنِیَّةَ فِی الْجَنَّةِ مَعَ النَّبِیِّ فَالْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اگر چاہی تو بیچ درجات عالیہ بہشت کے رہنا ہمراہ رسول خدا تو ہمیشہ اونکی قاتلون پر نفرین کرنا یَا ابْنَ شَبِیبٍ اِنْ سَرَّکَ اَنْ یَکُوْنَ لَکَ مِنَ الثَّوَابِ مِثْلَ مَا لِمَنِ اسْتُشْهِدَ مَعَ الْحُسَیْنِ فَقُلْ مَتٰی ذَکَرْتَہٗ ہرگاہ تو مسرور ہوا چاہی اور یہہ ثواب ملی تجکو مانند ثواب شہداکی جو روز عاشورا ہمراہ مظلوم کربلا جان سی قربان ہوئی تو جب اونکی مصیبت کو یاد کری لازم ہی کہ ان کلمات کو زبان سی کہی یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنی کاش کہ دشت بلا مین اونکی ساتھہ ہوتا تو جان فدا کرتا فوز و سعادت عظمی پاتا یَا ابْنَ شَبِیبٍ اِنْ سَرَّکَ اَنْ تَکُوْنَ مَعَنَا فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجِنَانِ فَاحْزَنْ لِحُزْنِنَا وَافْرَحْ لِفَرَحِنَا وَعَلَیْکَ بِوِلَایَتِنَا ای پسر شبیب اگر تو ارادہ کری کہ خوش ہوی تیرا جنت مین مجاورت سی ہمراہ آل مصطفی کی پس ہماری غم کی دنون مین نالہ اور خروش کرنا اور ایام شادی مین فرحناک اور خندان رہنا مین تجہی ولایت اور دوستی اہلبیت سی تاکید فرماتا ہون کہ راہ رضای خدا و رسول بتاتا ہون فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا اَحَبَّ حَجَرًا یَحْشُرُہُ اللّٰہُ مَعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تحقیق کہ اگر کوئی دنیا مین پتھر کو پرستش کریگا اوسکی الفت دلمین اپنی رکہی گا روز قیامت پتھر کی ہمراہ پکارا جای گا از فاقت سنگ مین خدا محشور فرمائی گا مومنین تمہی معنا مین حدیث کو ارشاد امام ہدی کو دریافت کیا پس لازم ہی اونکی ایام حزن اور مصیبت پر دست رونا عشرہ محرم مین نالہ و فغان پر مصروف ہونا کہ رسول خدا علی مرتضی فاطمہ زہرا حسن مجتبی علیہم السلام و سادات ملائکہ و ارواح انبیا مرحبا کہین وہ حضرات تمہاری واسطی جان و مال نثار ہین آئی دیکھو کیسی صدمات محنت اور بلا اوٹھائی بفظلم فضیحہ اہل ماتم کی بی الفت مین نبی کا یہ حال جیسی ان باپ کا ہوتا ہی پسر پر افضال صرف کرتا ہی عزای شہ بیکس مین جو مال اوسکو فرماتی مین زہرا وہی پیا

ورود الصحف العالیۃ والوصول منہا
ولما عاق الدہر ہذا الداعی المخلص عن
الی رواق العز والجلال ولا کمال بتلک
البہجۃ والجمال عوائق الزمان وعوادی
الاحوال اراد ان یخدمہا بکتاب یتضمن
اسامی الائمۃ والسادۃ الولاۃ واولی
الامر واہل الذکر واہل بیت الوحی الذین
اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا
ویشتمل علی تواریخ موالیدہم واعمارہم
وطرف من اخبارہم ومحاسن آثارہم
والنصوص علیہم بالامامۃ

سترہویں مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

کمال درروزِ محشر میں ثواب اسکا عیاں ہوئیگا + آج جو روئیگا کل خندہ زباں ہوئیگا +

مجلس شہادت قاسم ابن الحسن علیہ صلوات من رب المومن

متألمہ گانِ عروسِ حزن و ملال و غمزدگانِ چہرۂ افسوس و ابتہال نقل ریزانِ سپہرِ شاکے
بیقرار ہو دیدہ ہے بند اِن حجلہ عزا و سوگواری بہ نادیانِ صلائی محنت و غم و سرود سرایانِ نوای
درد و الم روایتِ صداقت اساس کو مجالسِ سامعہ حسرت و یاس میں سازِ نوائے شور
استعارات بکا ظہور میں یوں مذکور کرتی ہیں کہ جب مشتی قضائی روز عاشورا رخمہ البلائے اولا
اہلِ وفا کو لکھا اور سبب آلِ مرتضی کو پیامِ وصلیت کرب و بلا سے نا فرو کیا و نقارہ سینہ نا شکیبا
نوبتِ ماتم کا غلغلہ او کہا دیجاتہ نہ ہر اپ گلپر کسی خسرانِ اشجار عمر کی بندیں وار بند ہاہر ایک اولاد
مصطفی سے ارغوانی جامہ ہلاک بصد رنگ شادی پہنا اور ساحتِ قتلگاہ میں ذبح عظیم سے ہنگامہ
عید قربان کا دکہائی دیا شیون کی برات کا آرائش مصیبت سے اہلبیت کی گہر میں ورود ہوا عروس
حرم فی حجلہ رقت کا جوش برہزنِ حواس اور بہوش کیا آہ کی آتشبازی کا شرارہ زمین سے
آسمان تک مناسب چرخ کو پہنچا اور متاعِ نثارِ جانفشانی سے کفِ دست اور دامنِ صحرا بھرا صفحہ کربلا کا
نقشہ رشکِ چمن جنت الما وابنا اور جوان و پیر عترتِ رسول کا قبیلہ بسترِ فنا میں ایک جا بٹھا
ساداتِ ہاشمی نے شربتِ ناکامی زندگانی کا جامِ خوشگوار پیا اور گل ریحانِ زخم تیغ و خنجر کو طرہ دستار
اور گلے کا ہار کیا عطرِ خون اور غالیہ خاک دستِ تسلیم و رضا سے بدوش میں لگایا بیڑہ پیکان
تیر کا اور تنبول ایسے نشانِ رخصت روح میں دہانِ جراحت سے کہا یا چار طرف داغ حسرت کی چراغ
روشن کیے افسوس اِنا مہندی کی گانا انجمن ہو رہروانِ شہر میں سامانِ دعوت ہوک
پیاس کی دہوم ہو غم و درد میں مداراتِ زن و مرد پیش ہیشیں اور ہراس کا ہجوم اور دم حسن

الركن الرابع في امامة الاثنى عشر
والامام الثاني عشر وكل ركن منها
يتضمن ابوابا وفصولا تبين بها فيها
من مكنون العلم وتحرير الكلام مفصلا
ومجملا فان من اول الامور واولى
عند الجمهور وان يبين جلايل العقائد
على اجل معتقد بها وبعوض فوائد

سترہویں مجلس شہادت بن الحسن علیہ السلام

خطیبِ عشق محفلِ سعادت میں ندا دیتا اور بانوی سوت کی ہمسر کو قدم خواستگاری بڑہانی کی
تکلیف کی مروی فی کتاب البحار عن ثقاۃ الاخیار خرج قاسم بن الحسن علیہ
السلام وہو طفل صغیر لم یبلغ الحلم ناگاہ قاسم ابن الحسن علیہ السلام خلعت یاری کو
عم گرامی کی زیب تن استخباری کا سہرا ہمسلک در عدن تا بدامن آیا تکمیلِ فراق کی ہمراہ بہ عزم مجمع
حضور ہوا مسند زین پر شہانہ جلوہ دکہایا خطبہ رقت سی طلب عروس شہادت میں پہلا پا
دنیا کا ہین میں نقد جان کا منظور کیا ہر چند وہ لڑکا معرکہ کرب وبلا میں دولہا بنا ابہی عقد بلوغ
نہیں پہنچا تہا وصیت پدر بزرگوار کی تعویذ کو بازو کی آرزو سی کہولا عقدہ دل تنگی سی عقدہ کہولا
سوت پر نہایت حال میں بولا ای عم نامدار آل عبا کی غمخوار آج بزم امتحان میں ساری اقربا ملتی ہی
مقصود ہ اجل کی شادی مرگ ہوتی ہیں جامہ ہستی اوتار کی جیسی بیاہ کی ناتی سہرا ریزہ ہائی پر
سوتی ہیں ای بابا کی یتیم پرور آپ میری سر پر بجای والد نامدار ہیں چاہتا ہوں کہ اب اس گھڑی
گروہ اہل میں تحفہ آتی قتال سی میں بہی ہمکنار کریں آرائش حجلہ شہید ونکی رات میں نوشاہ بنا
خلعت رضا دیکی فرش عزت پر حجلہ شادی میں بٹہائی بیٹا تو ہمیشہ میرے کو جلسہ اقربا میں بڑہائی
قاسم جان بازی میں میری ماں باپ کی ارمان نکلیں وصلت عروس شہادت سی قاسم کو
بہی شادمان دیکہیں فلما نظر الحسین علیہ السلام الیہ قد برز اعتنقہ ہر گاہ اما
بیسپاہ اور گرفتار زغم اشک وآہ سی وہ نامدار ملاقی ہوا حضرت کو فرط قلق اور جوش محبت
یارای ضبط وقرار باقی نہ رہا دیکہا کہ شاہ مردانگی ہوتی فی سوار ونکی پری سی کہوڑا اسکا اڑی طلب
حضرت کی ہاتہ میں بہالا کمر میں تلوار لگائی کہڑا ہی حضرت نے بی اختیار دست شفقت بہا کر
اوسکو اپنی سینی سی لگا لیا فرط محبت سی سو کہا سنہہ دیکہہ کی پیشانی کو بوسہ دیا آستین سی
گرد وغبار چہرہ نورانی کا پونچہا کلمات دلداری فرما کی صورت پر اور زاری پر اپنا دامان بجز بیان کہا

الجواهر على اكمل منتقد بها والمعالم
من الذي العالي اعلى الله ان يغاف
على هذه والكرية المبينة ودليل على هذه
العقيلة النبيلة جاه القبول لينا الله
الخالص بذلك غاية المرام ونهاية السؤل
فانها مبيت على احسن ما يحبب الى قلوب العارفين
واكرم شيئات صيت على الارشاد
سبحانه الموفق للسداد والمهادي الى الرشاد
تبارك والمراد الركن الاول في ذكر
صلى الله عليه وآله ونسبه ومولده
واز واجه واعمامه واخواله ومعرفة
بعض غزواته واحواله ويشتمل على خمسة
ابواب الباب الاول في ذكر نسبه
ومولده وذكر اسمائه ومدة حياته
ووقت وفاته يشتمل على ثلاثة فصول
الفصل الاول في ذكر مولده ونسبه
الى آدم عليه السلام وذكر اسمائه ومدة
حياته ووقت وفاته ولد رسول الله
صلى الله عليه وآله يوم الجمعة عند طلوع
الشمس السابع عشر من شهر ربيع الاول
عام الفيل وفي رواية العامة ولد

يوم الاثنين ثم اختلفوا من قائل
يقول البرقيان طلعا من شهر ربيع
الاول ومن قائل يقول لعشر ليال
خلون منه وذلك لاربع وثلاثين
سنة وثمانية اشهر مضين من
ملك كسرى انوشيروان بن قباد

قال لما ولد ابراهیم بن النبی صلعم من ماریة اتاه جبرئیل ع فقال السلام علیک یا ابا ابراهیم کنیته ابو القاسم وروی انس بن مالک
بن مالک عمرو بن هند ملک العرب و
الصالح ولثمان سنین وثمانیة اشهر
ولدت فی زمان الملک
وهو الذی عنه رسول الله صلی الله علیه
وهو قاتل قزوک والزنادقة ومبیدهم

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم ابن الحسن علیہ السلام

وَجَعَلَا یَبْکِیَانِ حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْهِمَا شدتِ غم والم سی چچا اور بہتیجی دونو صدمۂ مہجوریین
ایسا روئی کہ خانہ زین مین علیہ رقت اور اندیشۂ فرقت سی غش ہوگئی ثُمَّ اسْتَأْذَنَ
الْحُسَیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الْمُبَارَزَةِ جب حالتِ زاری مین افاقہ ہوا فرزند حسن
مجتبی علیہ السلام فی جان قربان کرنیکا فرمان مانگا راوی کہتا ہی اوسوقت امام حسین علیہ
السلام لاشہای یار و اقربا پہ مصروفِ نالہ و فغان ہوتی تہی فراقِ برادر اور فرزند جوان مین مثال
پیرِ کنعان روتی تہی ایک طرف از دحامِ اندوہ و آلام سی غلبۂ تشنہ دہانی ایک جانب تمام
لشکرِ مخالف کی غریبِ مظلوم پہ طغیانی خیمہ گاہ مین العطشِ اطفال سی کہرام تہا ہر طرف اعزای
اقربا مین فریاد سی کام تہا حضرت کو استماع سی زاریِ اہلِ حرم کی بیقراری وفای وعدۂ شہادت مین
سر و تن سی بیزاری اس وقت مین جو قاسم کو دیکہا کہ سو جان سی مرنی پہ طیاری کرتا ہی بہوک
پیاس مین لذتِ زندگی سی سیر زخم کہانیکو جاتا ہی نظرِ حسرت سی اوسکی چہری پہ نگاہ کی دلِ پُر درد
واذا سما کہکی آہِ سرد بہری تابِ ضبط نہ ہی کہ گرمی ہوا سی وہ گلِ رخسار مرجہای تہی سوزِ عطش سی
آنکہین حلقی پڑی دہن خشک ہونٹہ پپڑائی تہی فَاَبَی الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ یَأْذَنَ
لَهُ موافقِ سندِ واثق غریبِ کربلا اپنی بہائی امام حسنِ مجتبی کی عاشق تہی اور اونکی اولاد کی فریفتہ
اور شیفتہ صادق تہی سید الشہدا کو صدمۂ فراقِ قاسم ناگوار تہا مرنی کی رضا سی اوس روحِ
انکار کیا اسواسطی کہ وہ نوجوانِ شمع قامت خانۂ چشمِ آرزو کا اوجیالا تہا آغوشِ محبت مین بہت
نازون سی بارہ برس پالا تہا نہالِ باغِ نوجوانی برادرِ بزرگوار کی نشانی الحق کسی کی دلکو یہ صدمۂ
جانکاہ کیونکر گوارا ہوتی کہ ایسا چاند سا منہہ خاک اور خون مین ڈوبا دیکہی جس نازک بدن پہ گلکا
بیٹہنا دشوار و ناگوار ہو اوسپر تیر پڑین نیزی کی انی سی فگار ہو جس گلی پہ نشانِ گریبان دیکہی سی
مان باپکا دم گہٹی اوسکی رگہای گلو سی خون بہی خنجرِ بیداد کی رگڑون سی کٹی وہ اپنی ہوہو بہی اور

ونسبه محمد بن عبد الله بن عبد المطلب واسمه شیبة الحمد بن هاشم واسمه عمرو بن عبد مناف واسمه المغیرة بن قصی واسمه زید بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب بن فهر بن مالک بن النضر وهو قریش بن کنانة بن خزیمة بن مدرکة بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان مروی عنه علیه وآله السلام قال اذا بلغ نسبی عدنان فامسکوا وروی عن ام سلمة زوج النبی فالنسب سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله یقول

۴۹۲

سترہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

ام کلثوم کا پیارا لاڈ ضعیف کی چھتی کا سہارا عباس اور عون و جعفر کا نور نظر علی اکبر دلاور کا مونس و یاور ایسی راہ بیکر کو کیونکر مرنی کا حکم فرمائین کس دل سی تیر فراق یادگار برادر کا جگر پر کہاتین

فَلَمْ يَزَلِ الْغُلَامُ يُقَبِّلُ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ حَتّٰى اَذِنَ لَهٗ قاسم نی التماس تمام سی

دست و رکاب امام انام کو بوسہ دیا اور گریہ و فغان مین دمبدم واسطہ نام جد و پدر سی وہی سوال کیا پھر دن پر شاہدین کی منت سے سر کو جھکایا چھوٹی ہاتھ جوڑ کی بجاحت سے زبان حال مین یہ سنایا عمو جان امید وار ہون مجھی اجازت سرباز دو معرکہ قربانگاہ مین منصب اعزاز سی زندہ جاوید کرو کہ زیادہ غم دوری احباب سہنا دشوار ہی ساعت شیون اہلبیت سی جینا ساعت بھر ناگوار ہی سکینہ و رقیّہ کی بیتابی سی دم نکلتا ہی عبد اللہ و علی اصغر کی تشنہ لبی پر کلیجا جلتا ہی ناچار اس گفتگو سی قاسم امام ابرار کو چارہ نرہا پھر چھاتی سی لگا کی پارہ دل او رجگر کو مرنیکی واسطی رخصت کیا بعضی ناقلان مصیبت سی ہمنی سنا ہی کہ بیان حسب حال مین ایسا کہا ہی وہ مسافر ملک بقا وداع کرنی کو حرم محترم کی دروازہ خیمہ پر آیا با دل ناشاد اور پھوپھی زینب و امّ کلثوم کو آواز جانگداز سی پکارا تم سبکا خدا نگہبان کہ مین اسدم قتلگاہ کو روانہ ہوتا ہون مبتلای درد فراق کو بخشو کہ دیدار آخر دکہانی کو آیا ہون واویلا یہ صدای غم افزا سنکی ساری خواتین اندوہگین دوڑین گرد و پیش اسپ شاہزادہ مانند بنات النعش کی جمع ہوئین ایک طرف کہڑی زار و نزار مان روتی تھی ایکجانب بلائین لیکی پھوپھی قربان ہوتی تھی سراپردہ امام مظلوم مین الوداع کی دہوم ہوئی عورات بی نصیب نی شکایت ظلم سپاہ مشئوم کی کہ ہا قاسم بھی مرنی کو جاتا ہی چچا کی حمایت مین خنجر قاتل سی گلا کٹاتا ہی آج ہماری وارثون مین کوئی باقی نہ بچیگا فلک خانہ فاطمہ زہرا کو تباہ اور برباد کریگا اسوقت عجب طرح کا شور فریاد و فغان برپا ہوا ہر ایک نی دامن اور آستین کو فرزند حسن علیہ السلام کی رقت مین پکڑ لیا کوئی کہتی تھی ہائی کشتہ زہر جفا کی نشانی کوئی چلاتی تھی افسوس یہ خزان بہار نوجوانی ای اہل عزا دنیا کا دستور دیکھا ہی جو مسافر ہی

سترہویں مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

اپنی گہر سی باہر جاتا ہی عزیز و اقربا کی ہمراہ کہانا کہاتا پانی پیتا رخصت ہوتا ہی ساکنان وطن کی
نان کی قسم سی توشہ راہ ساتہہ کرتی ہین تہوڑی دور پہنچا کی گلی لگا کی شاد ماں پہرتی ہین وای مصیبت
خاندان رسالت کی ہای محنت و طغیانی دشت غربت مین جفای امت کی اہلبیت کو اوسکی
وداع قاسم مین کچہہ میسر ہوا نہ چار سامان حسرت اور افغان سی زاد سفر مہیا کیا فخرج و دموعہ
تسیل علی خدیہ خلاصہ کلام الغرض ناکام مین ماتم کا کہرام رہا قاسم نی عنان توسن بڑہکی
عزم میدان خون آشام کیا بار بار منہہ پہرا کی خیمہ گاہ اور چچا کی حالت تباہ دیکہتا جاتا تہا بحسرت
غم مجبوری مین آنکہون سی اشک گلگون بہاتا تہا کبہی ماں کی بیکسی اور حسرت پر آہ بہرتا کبہی
بہائی کی یتیمی کو یاد کرتا جوری اور تنہائی پر امام حسین علیہ السلام کی سجتی فراق عباس و علی اکبر
شور و شین اہل حرم و چین شان سرور کی دیکہتا آشکوہ اور دبدبہ حیدری سی مقابل سپاہ
چہوٹی سن مین بہالا ہلاکی شہی فن شمشیر زنی جتنا آکہڑا ہوا وھو یقول زبان فصاحت ترجمان
رجز کی یہ اشعار انشا فرمائی باوجودی آفی دہان جوہر بلاغت تیغ زبان سی اعدا کو دکہائی
ان تنکرونی فانا ابن الحسن سبط النبی المصطفیٰ و المؤتمن یعنی ای اہل کوفہ و شام
اگر تم ہماری شرف کو نہین مانتی ہو اور عزت و اکرام خدا داد سی اہل حرم کی انکار کرتی ہو پس یقین جانو
اور بہی پہچانو کہ فرزند حسن مجتبیٰ امام ہدیٰ سبط مصطفیٰ ہون حسب اور نسب مین نواسہ پیمبر کا
دل و جان سی ہوا ہون ہذا حسین کالاسیر المرتہن بین اناس لا سقوا صوب
المزن یہ حسین ابن علی مرتضیٰ ہی جو اہی کہ مانند مرتہن لشکر اعدا مین پہنسا ہی امت پر جفا ہی
اوسی کنار دریا پیاسا رکہا آٹہہ پہر گذری کہ چشمہ مروت سی ایک قطرہ پانی کا نہین دیا و کان
وجہہ کفلقۃ القمر راوی کہتا ہی قاسم کا آفتاب جمال ہر گاہ افق میدان سی لشکر
شترہ طیسان شام کی طالع ہوا چہرہ رشک ماہ دسکا شال ماہ شب چاردہ کی چمکتا تہا سر دار

سترہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

تندرست مین کانٹا چبہتا ہی خراش درد کی سبب آرام اور قرار قابو سی جاتا رہتا ہی مجھی بہت
حیرت ہے یہہ روایت سرمایۂ حسرت ہے کہ اوس طفل غریب پر ہجوم آفت مین کیا گذری ہوگی چہوٹے
سن و سال مین حالت صبر و توان کیونکر باقی رہی ہوگی اول غلبۂ تشنگی و دوم صدمۂ گرسنگی
تیسری غم و غصۂ ہجران عزیزان چوتہی اندیشۂ رقت عمہ و خواہران ایکطرف ماکی فراق مین
رونا ایک جانب چچا کی اشتیاق پر جان کہونا کبہی منہہ پہر کی خیمونکو پاس مین دیکہنا گاہی
بیتابی سی گوش بر آواز نالۂ حرم رہنا کثرت زخم سی بدن صدپارہ ہر بن مو سی جاری لہو کا
فوارہ ایک جی کی ہزار ناہنجار خواہان تہی ایک سر پر بیشمار خنجر بران تہی تیغ کی گہاو پر تیر سہلیو
حال پر سی کو آتا تیر کی جراحت کو نیچہ گرز گران دباتا درد جگر کی خبر کو ناوک تیر پر بیٹہہ جاتی
بیکسی اور تنہائی مین بہلانی کو دلکی بہالی آتی سوار کو غلبۂ نقاہت مین طاقت قرار نا بود تہی
رہوار کی تاب و وہی قوت رفتار مفقود ہوئی چند صف مین تیور آنی لگی شدت بیحالی سے اسپ
جہوم جہوم کی رہنی پائین جہکی قال حمید بن مسلم کنت فی عسکر ابن سعد
فکنت انظر الی ہذا الغلام حمید ابن مسلم سی منقول ہی کہ اوسنی کہا لشکر عمر سعد مین کہڑا تہا
قاسم کو میدان مین وارد ہوتی دیکہا کس دبدبہ اور شان سی اکیلا لڑتی دلاور ونکو مارا جو جو میدان
ہجا مین نامی تہا علیہ قمیص و ازار و نعلان فانقطع شسع احدہما بائین جسم انور مین کرتا پاجامہ دو نعلین سی جلوہ نما ہوا لاکن تسمہ ایک پاپوش کا اوسدم ٹوٹا تہا
ما انسی انہ کان الیسری مجہی خوب یاد ہی نہین بہولا کہ وہ بائین پانوکا جوتا تہا
فقال عمر بن سعد الازدی واللہ لاشدن علیہ میری پہلو سی عمر ابن سعد ازدی
بولا قسم خدا کی مین اوس سردار لڑکی کو حملہ کرونگا فقلت سبحان اللہ وما ترید بذالک
یعنی اوس بیرحم کو بہت ملامت کی اور نصیحت سی کہی سبحان اللہ قاسم مظلوم سی تو کیا چاہتا ہے

من العین واختلف اهل بیته واصحابه
فی موضع دفنه فقال امیر المؤمنین
علیه السلام ان الله تعالی لم یقبض روح نبیه
نبیا صد الا فی اطهر البقاع فینبغی ان یدفن فی
هنالک فاخذوا بقوله ودفن فی حجرته
التی قبض فیها صلی الله علیه وآله الالباب
الثانی فی ذکر آیاته الباهرات ومعجزاته

سترہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

اوس معصوم کی مارنی کو کیون جاتا ہی وَاللّٰہِ لَوْ ضَرَبَنِیْ مَا بَسَطْتُ اِلَیْہِ یَدِیْ بخدا وہ
لڑکا ہرگاہ مجھی تلوار لگاوی زخم کہاؤن تو بھی مین اوسکی طرف دفع کو ہاتھ نہ اوٹھاؤن آلَمْ
یَکْفِیْکَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ تَرَاھُمْ قَدِ اسْتَوْحَشُوْہُ آیا کافی نہین تجہی یہ کہ اوسکو انہون نی چاروطرف سے
گہیرا ہی چارسمت سی جراحات مین تلوار و تیر و نیزہ کی گہرایا ہی بدنِ ناتوان سی لہو بہتا ہے
ضعفِ عطش مین غش کرتا ہی قَالَ وَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ اوسنی کہا خدا کی سوگند مین جاتا ہون
ابن حسن کو خاک پر گراتا ہون فَشَدَّ عَلَیْہِ پس اوس شقی نی گہوڑا اٹہایا کمین گاہ سی دوڑ کے
حملہ کیا فَمَا وَلّٰی حَتّٰی ضَرَبَ رَاْسَہٗ بِالسَّیْفِ کچہ عرصہ نہ گذرنی پایا تہا کہ سر قاسم پہ
تلوار کا وار لگایا فرقِ فرقدسای شاہزادہ پیشانی تک دو ٹکڑی ہوا خون مانند پرنالی کی بہنی لگا
فَوَقَعَ الْغُلَامُ لِوَجْہِہٖ وَنَادٰی یَا عَمَّاہُ اَدْرِکْنِیْ اوس صدمہ زخم کاری سی زین چہوٹ
گیا وہ غازی منہ کی بل خاک مین گرا ضعیف آوازسی سید الشہدا کو بلایا چچا آکر یہ کلام حسرت
انجام سنایا ای مولا میری پاس امداد کو جلدی آو مین تمہر فدا ہوا دم واپسین دیدار دکھا دیجیے
صدای نالۂ قاسم کان مین سرور دین کی پہنچی طاقتِ ضبط اور قرار دلکو باقی نہ رہی قَالَ فَجَاءَ
الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَالصَّقْرِ الْمُنْقَضِّ امام حسین علیہ السلام مثالِ بازِ تیز پرواز خشمگین
بہری دوڑی جب کہ بالین پر حسین گران خونبہا کی وارد ہوئی چار طرف دشمنون کا نرغا اور انبوہ
پایا ازدحام سوار و پیادہ کا امام زادی کو گہیری نظر آیا فَقَاتَلَ الصُّفُوْفَ وَشَدَّ شِدَّۃَ
اللَّیْثِ الْحَرِبِ شمشیر آتش بار سی اعدا کی صفونکو توڑ دیا اوس لشکر روباہ پر مانند شیر غضبناک
حملہ کیا تلوار کی ہر وار مین سیکڑون سر پر غرور کٹی تا کہ لشکر شورہ پشت کی پانو بہی پیچہی ہٹی میدان
جہان قاسم پڑی تہی جا کی نزدیک سی دیکہا برادر زادی کا قاتل ذبح کرنیکی ارادی مین کہڑا تہا
فَضَرَبَ عُمَرَ قَاتِلَہٗ بِالسَّیْفِ شاہ بحر و بر نی قاتل حضرت قاسم پر باخترکو تیغ دو پیکر

الخارقة للعادات وهذه الآیات فمنها ما
ما ظهر قبل مبعثه والاخر ما ظهر بعد
فاما ما ظهر قبل البعثة والمبعث ان
فمن ذلک ما استفاض فی الحدیث ان
آمنة رسول الله صلی الله علیه وآله قیل لما وضعته
رأت نورا اضاءت له قصور الشام
انها انتبهت حین جاءت برسول الله
قیل لها انک قد حملت بسید هذه
الامة فاذا وقع علی الارض فقولی اعیذه بالواحد
من شر کل حاسد
۳۹۷
محمدا فان اسمه فی التوراة
احمد یحمده اهل السماء والارض واسمه
فی القرآن محمد قالت فسمیته بذلک
وروی ابو امامة قال قیل یا رسول الله
ما کان بدو امرک قال دعوة ابی ابراهیم
وبشری عیسی علیه السلام ورأت امی
انه خرج منها نور اضاءت له قصور الشام
ومن ذلک ما رواه الاستاذ ابو سعید
عبد الملک بن ابی عثمان الواعظ الزاهد
الخرکوشی باسناده عن مخزوم بن هانی
المخزومی عن ابیه وقد اتت علیه مائة
وخمسون سنة فقال لما کانت اللیلة
التی ولد فیها رسول الله صلی الله علیه
وآله ارتجس ایوان کسری وسقطت منه
اربعة عشر شرفة وخمدت نیران
فارس ولم تخمد قبل ذلک بالف
عام وغاضت بحیرة ساوة ورأى الموبذان

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

لگائی ضربتِ عمرو آنتر گسل کی صفائی ابنِ فاتح خیبر نی دکھائی فَاتَّقَاهُ بِيَدِهٖ فَاَطَنَّهَا مِنَ
الْمِرْفَقِ اوسنی اپنی دستِ جفا اوٹھا کی دم شمشیر پہ سپر کی بدکار کی دونو ہاتھ کہنی سی قلم ہوی فَصَاحَ
ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْهُ عمر سعد ازدی استغاثہ مین چلایا اپنی لشکر کو حمایت مین مدد کی واسطی بلایا کہ اوس
شقی کی طرفداری کو آئین امام حسین علیہ السلام کی قہر سی چھڑائین وَحَمَلَتْ خَيْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ
لِيَسْتَنْقِذُوْهُ وَاعْتَرَضَ الْحُسَيْنُ پیادہ اور سوار اشرار کوفہ چار جانب سی ٹوٹ پڑی کہ امام
ذوالفقار سی عمر کو بچا لین وہ ملعون تو جان نہ برون سی لا سکا جنگِ معاویہ کا ہنگامہ برپا ہوا
حضرت ناچار اونکی مقابلی سی جہاد کرنی لگی ہجوم عام مین گرد و پیش سر مرزی وہ بہاگ گئی فَاسْتَقْبَلَتْهُ
بِصُدُوْرِهَا وَجَرَحَتْهُ بِحَوَافِرِهَا وَوَطِئَتْهُ حَتّٰى مَاتَ الْغُلَامُ واحسیناہ وا
قاسم جوان میدان دار وگیر مین بیہوش پڑی تہی آمد و رفتِ سپاہ ظلم سی پامال ہو رہی تہی
گہوڑوں کی ٹاپون نی سر و سینہ روند ڈالا کوئی عضو اوس زخمی بدن کا نہ تہا جو پامال نہوا آہ ہائی
جسم صد پاش پر صدمات گذر رہی کہ حالتِ جان کنی اور سکراتِ موت مین پہنچنی لگی قَالَ فَانْجَلَتِ
الْغَبَرَةُ فَاِذَا بِالْحُسَيْنِ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِ الْغُلَامِ وَهُوَ يَفْحَصُ بِرِجْلَيْهِ راوی کہتا ہی
ہنگامہ سپاہ روسیاہ کا غول ہٹا گرد و غبارِ صحرا کا اندہیرا فرو ہوا مین کیا دیکھتا ہون کہ شبیر کہڑا بقرارِ عزیز ہی
یہ ماجرا دیکھا اعضای جسم قاسم ٹکڑی ٹکڑی جا بجا پہ سامنی پڑی ہین امام حسین علیہ السلام
اوسکی سرہانی باچشم گریان کہڑی ہین حضرت دامن خاک و خون مین لتہڑا ہوا پوشاک بہی
رنگین لعل منہ سی بہتی ہوئی آنکہ مین نور فرق سا باپ کا ہوجاتی چہری پہ مردنی چہائی مرگ کا گردن کا
ڈہلا ہوا وہ صغیر زمین پر ایڑیان رگڑتا ہی غش مین ہچکیان لیکی دم توڑتا ہی فَقَالَ وَيَقُوْلُ
الْحُسَيْنُ يَعِزُّ وَاللّٰهِ عَلٰى عَمِّكَ اَنْ تَدْعُوَهُ فَلَا يُجِيْبُكَ اَوْ يُجِيْبُكَ فَلَا يُعِيْنُكَ
اَوْ يُعِيْنُكَ فَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ امام حسین علیہ السلام نی عجب حال پر اختلال سی کہا اوسکی

سترہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

چاہیے اس حادثۂ بلا مین صبر کرو کہ آئینۂ بیچ خواری اور ہلاکت مین مبتلا ہوئے اے حاضران بزم ماتم اے
سامعان حدیث درد و الم خدا کسی خاندان محترم کو روز مصیبت نہ دکہائے اور عزیزونکی خبر موت
عالم غربت مین نہ سنائے مادر شکستہ بال کی روبرو جنازہ فرزند کا نہ لائے ہین اور بہائی کو بہن سی
جدائی سی نہ رولائے فکر و تصور کی چاہیے محل نالہ اور فغان و بکا ہی قاسم کی مادر بی نصیب کو جسدم
یہ ماجرا پہنچا کہ بیٹا ناشاد نامراد ہوکا پیاسا مارا گیا اوسکا بدن ضرب تیغ و نیزہ و تیر سی ٹکڑی ہوا
لاشہ خاک و خون مین بہرا دروازہ پر خیمہ کی دہرا ہی نہ جنازہ کی نہلانی اور کفن کی تدبیر ہی
نہ نماز میت اور دفن کی تقریب ہی بیتابی سی پچہاڑین کہاتی تہی سر و سینہ پیٹ کی روتی چلاتی تہی
دل پر درد سی آہ سرد بہرتی زبان حال سی یہ بیان کرتی تہی ہای میری ساری عمر کی دولت اور
کمائی افسوس قسمت جی کی امید خاک مین ملائی مجہی آرزو تہی کہ اوسکی شادی کرونگی دولہن کو شب
عیش مین فرزند کی پہلوسی ملی دیکہونگی مجہہ بیوہ کا خانۂ ویران بہوسی آباد ہوگا نام حسن مجتبی علیہ السلام
شمع شادی سی روشن رہیگا آخر عمر مین عصای پیری میرا نوجوان بیٹا ہی جب مرونگی یہ رونق تابوت
زینت جنازہ ہی حیف اور دریغ کہ دست دہر نی حجلہ گاہ کی جا قتلگاہ سجی عوض عروس تیغ کی بستر مین
تو شانہ مرگ ہم بستر دیکہی خلعت دامادی کی بدلی کفن بہی نہ ملا شربت اور نقل کی نام آب تیغ اور
خنجر گلی ہی اور ترانہ سرود کی مقام پر نالہ و نوحہ ہوتا ہی شور مبارکباد کی مقابلہ مین سارا عالم رو تا ہی
داویلا دشت کربلا مین دفن میت کی صورت نہین ظلم اعدا سی عزاداشیون کی مہلت نہین اے زنان
بنی ہاشم اس مصیبت مین میری امداد کرو مرگ قاسم نوجوان کا مجہی پہساد کیا کرون کہ مرتی وقت
نازونکی پالی کو پانی کا قطرہ نہین بہم پہنچا کس سی کہون زخم تیغ اور نعل سمند سی ایسا بدن ٹکڑی ہوا
کوئی عضو ثابت نہ رہا کہاں ہین حسن مجتبی علیہ السلام کہ اپنی لال کا یہ حال دیکہین خاک و خون بہری جسم کو
حسرت اور ملال مین چہاتی سی لگالین اوسوقت تمام اہلبیت ضعیفہ پر ارمان کی ساتہہ روتی تہی

اٹھارہویں مجلس بکاء خلیل سے قربانی اسماعیل کی فدا و شہادت عباس بن علی علیہ السلام روز عاشورا

اَوْ ذَبْحُ وَلَدِكَ بِيَدِكَ فِي طَاعَتِي ایزد معبود نے ارشاد کیا آیا ذبح ہونا اوسکی سخت جگر کا اعدا کی ہاتھ سے
تمہاری دلکو بہت جلاتا ہے یا سر کاٹنا اپنی بیٹے کا ہماری طاعت میں تمکو دکھ پہنچاتا ہے قَالَ يَا رَبِّ بَلْ ذَبْحُهُ عَلَى اَيْدِي اَعْدَائِهِ
اَوْجَعُ لِقَلْبِي بانی کعبہ حرم نے کہا اے خداوند محترم اوسکا گلا کٹنا تیرے حبیب کے فرزند کا دست اعدای غدار سے بہت
ناگوار ہے اور تحمل اس غم جانسوز میں بادہ دشوار ہے قَالَ يَا اِبْرَاهِيمُ فَاِنَّ طَائِفَةً تَزْعُمُ اَنَّهَا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
ایزد کریم نے فرمایا کہ اے خلیل میری جانو تم کہ ایک طائفہ آخر زمانے میں پیدا ہوگا اور اپنی گمان میں محمد کی امت سے ہونیکا
دعوا کریگا سَتَقْتُلُ الْحُسَيْنَ اِبْنَهُ مِنْ بَعْدِهِ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ ظلم اور عدوان سے بعد وفات
رسول ہول جانیکی تبہ ثقلین کو قتل کرینگے حبیب میری حسین فرزند سید کونین کو جیسے قصاب گوسفند کو ذبح کرتے ہیں
اور خوش و خرم بیخوف رہتے ہیں وَيَسْتَوْجِبُوْنَ بِذٰلِكَ سَخَطِي باوجود اس گناہ کی مستحق ناراضی اور میرے قہر و غضب کے
سزاوار ہیں فَجَزِعَ اِبْرَاهِيْمُ لِذٰلِكَ وَتَوَجَّعَ قَلْبُهُ وَاَقْبَلَ يَبْكِي پس حضرت ابراہیم ان باتوں کو سنکے اندوہناک
ہوئے اور آنکھوں سے اشک حسرت جاری تھے اونکا دل بہت کڑھا غم و الم کا ہجوم ہوا فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا
اِبْرَاهِيْمُ قَدْ فَدَيْتُ جَزَعَكَ عَلَى اِبْنِكَ اِسْمَاعِيْلَ اوس وقت خداوند علیم نے وحی بھیجی کہ اے ابراہیم
یہ تمہاری قلق ذبح اسماعیل کی بدل ہوتی لَوْ ذَبَحْتَهُ بِيَدِكَ بِجَزَعِكَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَقَتْلِهِ اگر اپنی ہاتھ سے
تم اپنے ہاتھ سے کاٹتے قلق مرگ فرزند میں درد ناک اور بیچین رہتے تو یہ ثواب رونے میں شہادت امام حسین کے دیا
جو ملا ہے قربانی اسماعیل کی برابر اجر اسکا عطا ہوا ہے وَاَوْجَبْتُ لَكَ اَرْفَعَ دَرَجَاتِ اَهْلِ الثَّوَابِ عَلَى
الْمَصَائِبِ بلکہ اوس مرتبہ سے زیادہ ہمنے یہ درجہ عظیم کیا ہے اور اپنی رحمت سے بڑا مقام حسنہ تمکو دیا ہے اے ابراہیم
عوض میں ان آنسوؤں کی جو تمہاری آنکھوں سے بہے اور ان نالوں کی بدلے جو سینہ سے نکلے اور محبت سے اوٹھے واجب کر دیا
دینے کو بہت بلند درجے ثواب کے اور مستحق کیا ہمنے تمکو ساتھ مرتبوں اہل مصائب کے وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ اس مضمون کو حق تعالیٰ نے کلام مجید میں فرمایا ہے قصہ مذکوری
رسول اللہ نے اونکو واقف کیا ہے کہ یعنی فدیہ بھیجا ابراہیم کو یعنی قربانی اسمعیل پر ذبح عظیم کو بدرستی کہ

اٹھارویں مجلس فضائل سید الشہداء و جناب عباس بن علی علیہ السلام روز عاشورا

اوسکا رونا مصیبت امام حسین پر ہمکو زیادہ تر مقبول ہوا ہی اور سپر کی گردن کاٹنی سی راہ خدا میں جو
درجہ ملتا اوس سی بہ پڑہا ہی پس ای سامعان حدیث کیا قدر و منزلت کو اس شیون و شین کی جانو ہم
عزا میں ذکر مصیبت امام حسین علیہ السلام پر خاموش ہو جو ستم اور جفا امت بیوفا نی کربلا میں کئی ہیں یاد کرو
سرگذشت برادر اور فرزند سید الشہدا کو چاہیی گوش ہوشمین سنو نالہ و فریاد میں مصروف رہو اس غم و
الم سی رو رو کی جان دو مثل عن ابی یعفور عن ابی عبد الله قال بینا رسول الله في
منزل فاطمة والحسين في حجره اذ بكى وخر ساجدا الخ باب کامل الزیارت میں ابی یعفور نی
جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی ایک دن خیر الورا جناب منزل بتول عذرا کو زینت جلوس دیا
امام حسین علیہ السلام کو آغوش نازمین لیا بہت روکی سجدہ بی نیاز کیا ثم قال يا فاطمة يا بنت
محمد ان العلي الأعلى تراءى لي في بيتك هذا ساعتي هذه في أحسن صورة وأهيأ
هيئة پھر کہا یا بنت محمد اسد ہم علی اعلی یعنی ظہور علم با صفات کمال اللہ نی مجکو تمہاری گھر میں جلوہ دکہایا
حسن صورت اور ہیات میں اوسکی رحمت و جبروت کو پایا وقال لي يا محمد أتحب الحسين فقلت
نعم قرة عيني وريحانتي وثمرة فؤادي وجلدة ما بين عيني اوسنی پوچھا ای محمد
امام حسین کو پیار کرتی ہو جو سینہ سی لگتا ہی یعنی عرض کی نعم وہ میرا نور دیدہ گل مراد میوہ دل حاجت
چشم کہلاتا ہی فقال لي يا محمد ووضع يده على رأس الحسين بورك من مولود
عليه بركاتي وصلواتي ورحمتي ورضواني پس خطاب کیا مجھی کہ یا محمد اور دست
کرم اپنا سر حسین پر رکہا اوس پر برکت و صلواۃ و رحمت و رضوان میری ہی یہ کہا ولعنتي
وسخطي وعذابي وخزيي ونكالي على من قتله وناصبه وناواه ونازعه اور غضب
لعنت و عذاب و خذلان و نکال خداوندی اوسکو شامل ہی جو اوسکا عدو اور ناصب حرب و دغا
ہی وقاتل ہی أما انه سيد الشهداء من الأولين والآخرين في الدنيا والآخرة

اٹھارہویں مجلس لباس حسنین علیہما السلام کا مختلف رنگ کا

وَسَیِّدُ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَاَبُوْہُ اَفْضَلُ مِنْہُ وَخَیْرٌ یقین جانو

کہ وہ سید الشہدای اولین وآخرین ہیں اور بہترین جوانان بہشت بریں ہیں حسین کی والدا ونسی ہیں اور

افضل ہیں جو یہ شرف کی دنیا وآخرت ہیں مشتمل ہیں فَاَقْرِئْہُ السَّلَامَ وَبَشِّرْہُ بِاَنَّہٗ رَایَۃُ الْھُدٰی

وَمَنَارُ اَوْلِیَائِیْ وَحَفِیْظِیْ وَشَہِیْدِیْ عَلٰی خَلْقِیْ پس اوسکو میرا سلام و پیام انعام خاص کہو

بتحقیق کہ وہ علم ہدایت محل نور اولیا حافظ و شاہد خلق دنیا ہیں یہ بشارت دو، وَخَازِنُ عِلْمِیْ وَحُجَّتِیْ

عَلٰی اَھْلِ السَّمٰوَاتِ وَاَھْلِ الْاَرْضِیْنَ وَالثَّقَلَیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وہ میری علم کا پوشیدہ مخزن کا حجت

انس میں خازن ہیں اوپر اہل آسمان و زمین کی حجت ظاہر و باطن ہیں بیان اِنَّ الْعَلِیَّ الْاَعْلٰی اَیْ

رَسُوْلَہٗ جِبْرَئِیْلُ اَوْیَکُوْنُ التَّرَائِیْ کِنَایَۃً عَنْ غَایَۃِ الظُّہُوْرِ الْعِلْمِیِّ وَحُسْنِ الصُّوْرَۃِ کِنَایَۃً

عَنْ ظُہُوْرِ صِفَاتِ جَمَالِہٖ تَعَالٰی وَوَضْعُ الْیَدِ کِنَایَۃٌ عَنْ اِفَاضَۃِ الرَّحْمَۃِ وَرُوِیَ

عَنْ بَعْضِ الثِّقَاتِ الْاَخْیَارِ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ دَخَلَا یَوْمَ عِیْدٍ اِلٰی حُجْرَۃِ جَدِّہِمَا

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مضامین دلنگزار جامہ بیان بلند آستین لباس فضیلت کو

طرازنا لیف سے بعضی ثقات اخیار کی لاتی ہے خلعت روایت کو تم تراجم سے بوقلمون کا لون دکھاتی ہے یعنی

کہ ایک دفعہ حسنین علیہما السلام کو اعوش نانا میں جد بزرگوار کی عید آیا اور شاہزادوں کی لیے لباس تبدیلیا

نہیں تھا فَقَالَا یَاجَدَّاہُ اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْعِیْدِ وَقَدْ تَزَیَّنَ اَوْلَادُ الْعَرَبِ بِاَلْوَانِ

اللِّبَاسِ وَلَبِسُوْا جَدِیْدَ الثِّیَابِ نانا سے عرض کی آج روز عید کو آپ سے یہ بات کہنی ہے

اولاد عرب نے ہر طرح کی نئی پوشاک پہنی ہے وَلَیْسَ لَنَا ثَوْبٌ جَدِیْدٌ وَقَدْ تَوَجَّہْنَا لِذٰلِکَ

اِلَیْکَ ہماری بدن پر ثیاب نو کا نام نہ ہوا دیکھیے لوا سوا سطے آپکی پاس آئی ہیں کہ بنا دو، فَتَاَمَّلَ النَّبِیُّ

حَالَہُمَا وَبَکٰی وَلَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ فِی الْبَیْتِ ثِیَابٌ تَلِیْقُ بِہِمَا وَلَا رَاٰی اَنْ یَمْنَعَہُمَا

فَیَکْسِرَ خَاطِرَہُمَا طرازندہ شعار احسان اس حال میں حیران تھے گھر میں کوئی خرقہ نہ تھا جو پہنا تے

الحسن البیہقی فی کتاب دلائل النبوۃ من طریقین ومن ذلک حدیث بحیرا قال ابن اسحق ان ابا طالب خرج فی رکب الی الشام تاجرا فلما تہیأ للرحیل واجمع السیر صب لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فاخذ بزمام ناقتہ وقال یا عم الی من تکلنی لا اب لی ولا ام فرق لہ ابو طالب رضی اللہ عنہ فقال واللہ لاخرجن بہ معی ولا یفارقنی ولا افارقہ ابدا فخرج وھو معہ فلما نزل الرکب بصری من ارض الشام وبہا راھب یقال لہ بحیرا فی صومعۃ لہ وکان اعلم اھل النصرانیۃ ولم یزل فی تلک الصومعۃ منذ قط راھب وکانوا کثیرا ما یمرون بہ قبل ذلک فلا یکلمہم ولا یعرض لہم فلما نزلوا ذلک العام قریبا من صومعتہ صنع لہم طعاما کثیرا وذلک انہ رای رسول اللہ وھو فی صومعتہ فی الرکب حین اقبلوا وغمامۃ بیضاء تظلہ من بین القوم ثم اقبلوا حتی نزلوا فی ظل شجرۃ قریبا منہ فنظر الی الغمامۃ حین اظلت الشجرۃ وتہصرت اغصان الشجرۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حتی استظل تحتہا فلما رای ذلک بحیرا نزل من صومعتہ وقد امر بذلک الطعام فصنع ثم ارسل الیہم فقال انی صنعت لکم طعاما یا معشر قریش وانی احب ان تحضروا کلکم صغیرکم وکبیرکم وعبدکم وحرکم فقال لہ رجل منہم یا بحیرا ان لک الیوم لشانا ما کنت تصنع ہذا بنا وقد کنا نمر بک کثیرا فما شانک الیوم فقال لہ بحیرا صدقت قد کان ما تقول ولکنکم ضیف وقد احببت ان اکرمکم واصنع لکم طعاما فتاکلون منہ کلکم فاجتمعوا الیہ وتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من بین القوم لحداثۃ سنہ فی رحال القوم تحت الشجرۃ فلما رای بحیرا القوم لم یجد الصفۃ التی

٥٠٥

اٹھارہویں مجلس حلہ حسنین علیہما السلام کا مختلف رنگ ہونا اشہادت عباس علی علیہ السلام

اور نہ مناسب جانا منع کریں کہ خاطر اونکی پریشان رہی فکذا بہٗ وقال الہی اجبر قلبہما وقلب امہما ناچار درگاہ خدا مین دعا کی ای قادر توانا قلوب حسنین اور اونکی والدہ کو مسرور فرما فنزل جبرئیل ومعہ حلتان بیضا وان من حلل الجنۃ فسر النبی پس خدمت رسول مین جبرئیل امین آئے دو جوڑے سفید حلۂ جنت کی اپنی ساتھ لائی محبوب الہی دیکھ وہ جناب خوشنود ہوئے وقال لہما یا سیدی شباب اہل الجنۃ ہذا اتوا بکما خاطہا خیاط القدرۃ علی قدر طولکما دونوں نواسوں کو بلایا کہا ای سردارانِ جوانانِ جنت لو اپنی خلعت کہ درزی قدرت کی تمہاری اپنی سیتی ہین بقدرِ طولِ قامت فلما رایا الخلع بیضا قالا یا جداہ کیف ہذا وجمیع صبیان العرب لابسون الوان الثیاب جب انہای زہرانی جامۂ ابیض دیکھی بولی یا جداہ ہم کیونکر اس لباس کو پہنین کہ سارے اطفالِ عرب تو رنگین کپڑوں میں بناؤ کرین فاطرق النبی ساعۃ متفکرا فی امرہما فقال جبرئیل یا محمد طب نفسا وقر عینا اس کلام پیغمبر ساعت بھر فکر مین رہی کہ اولاد عزیز جان جبرئیل نی عرض کی یا نبی اللہ دل خوش آنکھین روشن رکھو یہ آسان ہی ان صابغ صبغۃ اللہ عزوجل یقضی لہما ہذا الامر ویفرح قلوبہما بای لون شاء تحقیق کہ خالق بیا سفید یہ مراد اونکی پوری کریگا جیسا چاہین وہی لون ظاہر کر دیگا فاتوا یا محمد بالطست والابریق فاحضرا یا محمد کہو کہ طشت و آفتابہ لائین پس وہ حاضر کیا کہ دعا پائین فقال جبرئیل یا رسول اللہ انا اصب الماء علی ہذہ الخلع وانت تفرکہما بیدک فتصبغ لہما بای لون شاء جبرئیل بولی ای رسول خدا کپڑوں کو لگن مین رکھی مین پانی ڈالون آپ ملیں جو رنگ اونہین مطلوب ہو اوسی تجویز کی دیکھ لو فوضع النبی حلۃ الحسن فی الطست فاخذ جبرئیل یصب الماء پس خیر الوریٰ نی جامۂ حسن مجتبیٰ طشت مین رکھا

فلما كانوا آخر من رسول الله صلى الله عليه وآله في ذلك
السفر الذي كان فيه مع عمه ابي طالب
اشياء فارادوه فردهم عنه بحيرا
وذكرهم الله وما يجدون في الكتاب من
ذكره وصفته وانهم ان اجمعوا لما ارادوه
لم يخلصوا اليه حتى عرفوا ما قال لهم

وصدقوه بما قال فتركوه وانصرفوا عنه

ذلك يقول ابو طالب شعرا في قصيدة الدالية

اٹھارہویں مجلس جامہ حسنین علیہما السلام کا مختلف رنگ ہونا شہادت عباس بن علی علیہ السلام

جبرئیل نے اوسپر آب کرامت ڈالا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّبِيُّ عَلَى الْحَسَنِ وَقَالَ لَهُ يَا قُرَّةَ عَيْنِي بِاَيِّ لَوْنٍ
تُرِيدُ حُلَّتَكَ پھر حبیب انس امام حسن سے پوچھا اے نور دیدہ کس لون کا چاہتے ہو حلہ اپنا فَقَالَ
اُرِيدُهَا خَضْرَاءَ فَفَرَكَهَا النَّبِيُّ بِيَدِهِ فِي ذٰلِكَ الْمَاءِ فَاَخَذَتْ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ لَوْنًا
اَخْضَرَ فَائِقًا كَالزَّبَرْجَدِ الْاَخْضَرِ جو ابدیا میرا جامہ سبز کا حضرت نے اپنے ہاتھ سے پانی میں ملا
جب نچوڑا تو قدرت صانع سے زمرد پر فایق ہر انکلا فَاَخْرَجَهَا النَّبِيُّ وَاَعْطَاهَا الْحَسَنَ فَلَبِسَهَا
نبی اللہ نے وہ جوڑا اسکو کہا یا امام حسن کو شاد و خرم دیا اور پہنایا ثُمَّ وَضَعَ حُلَّةَ الْحُسَيْنِ فِي الطَّسْتِ
وَاَخَذَ جَبْرَئِيلُ يَصُبُّ الْمَاءَ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ اِلَى نَحْوِ الْحُسَيْنِ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْعُمْرِ
خَمْسُ سِنِينَ بعد ازاں کپڑے امام حسین کی طشت میں رکھے جبرئیل آب رحمت ڈالتے رہے سید انبیا
متوجہ ابن مرتضی ہوئے اوسوقت ناتی میں وہ حضرت پانچ برس کے تہے وَقَالَ لَهُ يَا قُرَّةَ عَيْنِي اَيَّ لَوْنٍ
تُرِيدُ حُلَّتَكَ فرمایا زہرا کے لال کیا رنگ چاہتے ہو کہ اوسکو اپنی رغبت سے پہنو فَقَالَ الْحُسَيْنُ
يَا جَدَّاهُ اُرِيدُهَا حَمْرَاءَ عرض کی سرخی مجھے لہرا تا ہے ازل سے یہی مجھکو بہاتا ہے فَفَرَكَهَا
النَّبِيُّ بِيَدِهِ فِي ذٰلِكَ الْمَاءِ فَصَارَتْ حَمْرَاءَ كَالْيَاقُوتِ الْاَحْمَرِ رسالتمآب نے
ہاتھ سے پانی ملا بقدرت خدا وہ یاقوت سا لال ہوا فَلَبِسَهَا الْحُسَيْنُ فَسُرَّ النَّبِيُّ بِذٰلِكَ
شہانا جوڑا جب امام حسین علیہ السلام نے پہنا اس نبا و پر دل پیغمبر شاد و خرم رہا وَتَوَجَّهَ الْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ اِلَى اُمِّهِمَا فَرِحَيْنِ مَسْرُورَيْنِ اوسوقت حسنین جامہ رنگین سے خوش و چلے
مادر مہربان کی خدمت میں جا پہنچے فَبَكَى جَبْرَئِيلُ لَمَّا شَاهَدَ تِلْكَ الْحَالَ شاہد اس حال کے
جبرئیل بہت روئے حاضرین وقت کی رقت وا تہال نے ہوش کھوئے فَقَالَ النَّبِيُّ يَا اَخِي جَبْرَئِيلُ
فِي مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِي فَرِحَ فِيهِ وَلَدَايَ تَبْكِي وَتَحْزَنُ فَبِاللّٰهِ عَلَيْكَ اِلَّا
مَا اَخْبَرْتَنِي خاتم انبیا نے ارشاد کیا اے برادر جبرئیل آج کے دن جو میرے فرزندوں کو آئین سرور ہوا

وان العرب مع تطاول الازمان
ظهر عليه بين وادعى انه انتصر الله
قد تحدى العرب بهذا القرآن الذي
وادعاه الرسالة من الله اليناوانه
املها قد علم ظهوره على نبينا عليه السلام
القرآن ان كل عاقل سمع الاخبار

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

ادس سی راضی ہو خدا اور رسول ثقلین ٭ جا بکہ خلد مین ہی شہ کی عزاداروں کی سبز بونہ پہ بیٹھین سبگی

ثناخوانِ حسین دل سی ہی ذاکرِ سردارِ شہیدان ناظمؔ ٭ شغل ہاتم مین کیا کرتا ہی دن رات یہ بین ٭ ہای

احمد کی نواسی کو پیاسا مارا ٭ جسکی الفت مین سدا رہتی تہی زہرا بی چین ٭ شرط انصاف نہین اہل عزا

خاموشی ٭ اشک انکھون سی بہانا ہی یہان فرض العین

مجلس شہادت فرزند حیدر کرار برادر سبط مختار عباس علمدار لشکر سید الابرار علیہ السلام

علمداران سپاہ نالہ وآہ و غمگساران شاہ دین پناہ ٭ جانبازان فراتِ اشک روان ٭ وسینہ سوزان

نائرہ حسرت واخران لب تشنگان زلال صدق وصفا ٭ و دست شستہ گان دریای مہر ووفا

روایت شہادت مین سقای بہشتی کی ساحل شط یا بیان پر یون طلیان ہوی ہین کہ جب روز عاشورا

میدان بلا مین اصحاب شاہ کربلا جان سی کام آئی اور سب اقربا ابنای عقیل اور مسلم جناب قاسم تک

دریای خون مین نہائی ٭ لاشین جوانان اولاد رسول کی زمین مقتل مین اوپر تلی پڑی تہین ٭ سراسیمہ

بیبیان ناشاد بتول کی عزیز وںکا لہو سنہ پہ ملی درخیمہ پر کہڑی تہین ٭ ایک طرف پیاس کی شدت سی علی اصغر

گہوارہ مین غش کرتا ٭ ایک جانب سکینہ خاتون کو المحرم کہیری زبان پر نالۂ العطش کذرتا ٭ کوئی بفرقتِ ہمدلا

حال زبون پر اپنی برادر کی نالان پہرتی ٭ کوئی حضرون فرزند آلودہ خون کو دیکہہ کی دم سرد بہرتی ٭

بیٹی کی واسطی مان چارون طرف تڑپتی ٭ بی بی کی صدمات کو دیکہہ کر لونڈی کی چہاتی پہٹتی ٭ ہر سمت

یہ نوحہ کا شور او ٹہا دوای وای اس دشت آفت مین ہم عاجز و ناچار ہین ٭ ہر گوشہ سی غلغلۂ ماتم ہوا

کہ آقا و سردارِ عالم نرغۂ اعدا مین گرفتار ہین ٭ اوسوقت محنت سرای اہلبیت عصمت مین سوای نسا

پر ملال اور اطفال کوئی یار و مددگار امام تہا سپاہ بیکسی اور غربت فی دور سلطان کربلا مین حجم

علم کیا قَالَ اِنَّ الْعَبَّاسَ لَمَّا رَاٰی وَحْدَتَهٗ اَتَا اَخَاهُ وَقَالَ راوی کہتا ہی جناب عباس نی

فوجه الاول ان المطلوب في المعانی ... الفصاحة والافصح یقاربه فی کلامه وفصاحته
من هو دون طبقته فاذا لم یاتوا ... فقد انقضت العادة وایضا فان الافصح انما
یمتنع مساواته ومجاراته فی جمیع کلامه او اکثره ولیس یمتنع مجاراته ومساواته فی البعض

اٹھارہویں مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

جب بھائی کی تنہائی دیکھی اپنی زندگی ناگوار ہوئی بخت کی بیداری سمجھی دلِ علمدار کو تابِ صبر و قرا
رِ فرطِ الم سے باقی نہ رہی بقدمِ وفاداری کوٹ ہاکی برادرِ بزرگوار سے عرض کی یَا اَخِی هَلْ مِنْ رُخْصَةٍ
ای سرورِ کشورِ توکل اب شہر پایہ صبر و تحمل زیادہ مجھی تحمل نہیں کہ جیتا رہوں اور جور و جفا آپ پر ہوا کرے
دیکھا کروں رخصتِ میدانِ کارزار کی کہ منزلِ شہادت کو جاوں اپنی جان کو تمہاری رفاقت میں قربان
کروں فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَاءً شَدِیْدًا اس کلام کو سنکی امام حسین علیہ السلام پر جذبۂ رقت نے غلبہ کیا
یہان تک تصور میں فراقِ عباس کی آنسوؤں نے محاسنِ شریف کو بھگو دیا ہرگاہ برادرِ وفادار کو مثلِ تمام
دایۂ حیات پایا دریای محبت نے کنار جوش مارا فی الحقیقت بھائی کی دوری میں دل کا چین جاتا ہے
قوتِ بازو کو اپنی ہاتھ سے کون گنواتا ہے ثُمَّ قَالَ یَا اَخِی اَنْتَ صَاحِبُ لِوَائِیْ وَاِذَا مَضَیْتَ
تَفَرَّقَ عَسْکَرِیْ ارشاد کیا کہ ای برادر تم میری لشکر کی علمدار ہو باعثِ تسلی اور پشت و پناہ پیادہ و سوار ہو
اگر تمہاری قامتِ دلجوی بالا کا سایہ نظر نہ آئیگا تو لشکر بی رونق اور پریشان ہو جائیگا میری فوج
میں تفرقہ و زینت ہی اور اعلام کو پرچمِ علم کی دیکھنی سی تقویت ہی فَقَالَ الْعَبَّاسُ قَدْ ضَاقَ
صَدْرِیْ وَسَئِمْتُ مِنَ الْحَیَاتِ عباس نے کہا ای سیدِ عالی وقار میرا دل زندگانی
ناپائدار سے سیر ہوا ہی مشاہدۂ ضیقِ روزگار سے آپ کی تنگی کرتا ہی زیادہ اس فرقۂ غدار کی ستم
کہانتک دیکھوں بھائی بھتیجوں کی دردِ فراق سے قصد ہوں وَاُرِیْدُ اَنْ اَطْلُبَ ثَارِیْ
مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمُنَافِقِیْنَ چاہتا ہوں انتقامِ خونِ اقربا لوں اور منافقوں کو سزا دوں
دوں امیدوار ہوں کہ مجھی اجازتِ میدانِ وغا ملی اور سعادتِ شہادت آج کی دن حاصل
ہو فَقَالَ الْحُسَیْنُ فَاطْلُبْ لِهٰؤُلَاءِ الْاَطْفَالِ قَلِیْلًا مِنَ الْمَاءِ حضرت نے سن کر
ارشاد کیا اگر یہی ارادہ مقرر ہوا ہے تو ان اطفالِ خردسال کی واسطی تھوڑا پانی بہم پہونچا دو
انکی تشنگی میں امداد کرو جہاں تک ہو سکی عیال کی پیاس بجھاو فَذَهَبَ الْعَبَّاسُ وَوَعَظَهُمْ

منه ممن هو دون طبقته ولهذا اتفق ... ساوت الطبقة المتقدمة ... الطبقة المتقدمة منهم النازلين من الشعراء وربما زادوا علیهم فی البیت والابیات

٥١٠

اٹھارہویں مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

وحذرھم فلم ینفعھم جس وقت حضرت عباس کو یہ خدمت ملی عنان مرکب جانب لشکر مخالف حرکت دی راوی

کہتا ہی فرزند اسد اللہ شجاع صاحب شمشیر تھی بیشۂ دلیری اور سپہگری مین شیر تھی رعنائی

قامت سبب جب اسپ دورکابہ پر سوار ہو اکرتی تو پای فلک فرسا زمین پر پہنچتی آل عمران مین سبا تھے

خلق حسن کی وہ عالی نسب بلا انتہا اور خوبی جمال اور کمال سی ماہ بنی ہاشم لقب ملا تھا جناب

عباس میدان مین جلوہ گر ہوی عمر ابن سعد کو خطاب فرمایا کہ بولی تو جانتا ہی کہ امام حسین فرزند

رسول الثقلین ہین اور نرغۂ ظلم وجفا مین مبتلای شور وشین ہین ساری اصحاب واقربا آن

جناب کی تو نی قتل کی اب وہ مظلوم تنہا گرفتار آفت اور بلا باقی رہگئی چند طفل صغیر اور عورتین

حرم پیغمبر بیکس ہین کہ شدت تشنگی مین قریب ہلاکت پہنچی ہین اگر تہوڑا پانی عترت رسول خدا کو دو

تو ان کی زندگی رہی جینی کا سہارا ہو جب کلام حسرت انجام عباس کو سپاہ عمر سعد نی سنا بعضی

اور بیکسی فرزند رسالت پر بعضی اشقیا نی رو دیا شمر ذی الجوشن میدان مین آگی بڑہا پکار کی عباس

دلاور سی کہا اگر بالفرض تمام روی زمین پانی کی سیل گہیرلی اور ہماری تصرف مین ہو تو ایک قطرہ

تمہین نہین دینگی کہ نہ لی فرجع الی اخیہ فاخبرہ اس جواب سخت سی جناب عباس مثال شیر غضبناک

جنجلائی مقابلہ اعداسی امام حسین علیہ السلام کی پاس پہر آئی عمر سعد اور شمر کا ماجرا بیان کیا اپنی

ناچاری اور اولادہی کی غمخواری مین غرق تھی کہ سنا فسمع الاطفال ینادون العطش العطش

حالت مین عباس غازی خیمہ گاہ کی طرف دیکہا اطفال کی آواز العطش کو اپنی کان سی سنا

تو یہ حال پیاسوں کی معلوم ہوا کہ اہل حرم کو پانی میسر نہ آنی پر سکینہ خاتون چلاتی ہی عمو جان پانی کی فکر کیجی

جان جاتی ہی فاطمہ کبری شور مچاتی تہی کہ ای چچا تشنگی سی ہماری دم پر آبنی ہی امام محمد باقر اور عبد اللہ ابن حسن

کی خیمہ مین قالب بیجان کی صورت گری تہی حضرت بیتی اور ابن عباس ایک طرف پڑی تہی کوئی لب و دہن

علی اصغر فی شیر مرتا ہی سینی کہا دیتی وہ صغیر ٹہنڈی سانس بہراتی زینب خاتون کی

٥١١

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

صدا تسلی اطفال مین ہوش رہا تھے ام کلثوم سایر عورات حرم کو شکر خدا پر امر فرماتی تہا اب

اور اُم لیلیٰ زوجات امام حسین علیہ السلام شرم کی ماری آہستہ روتی تہین علمدار کی بی بی اور

مادر قاسم خاک پر پچہاڑین کہاتین غش ہوتی تہین کنیزان حضرت کا شیون مونہ حشر تہا ہمراہ پردہ عصمت مین

بیان مصیبت قمر بنی ہاشم عباس کو مشاہدہ سی اوس حالت کی تاب صبر نرہی قرین حسرت و یاس

جانبازی پر کمر باندھی فَرَکِبَ فَرَسَهُ وَاَخَذَ رُمْحَهُ وَالْقِرْبَةَ وَقَصَدَ نَحْوَ الْفُرَاتِ

اوسدم غازی نے تنگ مرکب کو چست کہینچا عزم جہاد پر پانو رکاب مین رکہا جب شرق زین سے

وہ ماہ بنی ہاشم طالع ہوا فرزند ید اللہ نی اپنی ہاتہ مین نیزہ کو اوٹھایا دروازہ خیمہ پر جا کی

ایک مشک طلب فرمائی کوئی غمزدہ سوکہی مشک اوٹھا کی پاس لائی عباس نی خم ہو کی گود

بغل مین رکہا قدم بڑہائی امام حسین علیہ السلام کی طرف رخ کیا الحاح و زاری سی اجازت رزم

پیکار مانگی حضرت نے علمدار کو واسطی پانی لانیکی رخصت دی اوس غازی نی شادی مرگ ہو کر خیمہ

علقمہ کی سمت گہوڑا نکالا چند بار منہ پہر کی حسرت و یاس مین برادر بیکس کو غریب و تنہا دیکہا

ولکو سینہ ہالا دای حاضران مجمع بجا نظر غور مین انصاف کی جا ہی اوس مصیبت کا ماجرا سرمایہ قیامت

اور ہوش ربا ہی اوسوقت جناب امام حسین علیہ السلام کا فراق برادر جان برابر مین کیا حال ہوگا

اور حرم محترم کو جانی سی اپنی غمخوار کی کسقدر ملال بڑہا ہوگا شیخ حسین واعظ کی بیان سی یہی سنا ہی

کہ اوس عالم نی اپنی زبان سی کہا ہی جبکہ عباس علی علیہ السلام نی عزم میدان رزم کیا پانی لانیکی

واسطی جان بہی پر مشک و علم لیا خواہران آنحضرت نزدیک پر غم سی وداع کرنیکو در خیمہ پر آئی اور

در فراق سی پکارکی یہ کلمات جانگداز سنائی یَا زَیْنَبُ یَا اُمَّ کُلْثُوْم یَا رُقَیَّةُ یَا فَاطِمَةُ

یَا سَکِیْنَةُ تم سب کا خدا نگہبان ہماری دلکو نظارہ مظلومی برادر اور شیون اطفال سی نہین تاب

توان ہم مشک لیکی نہر پر جاتی ہین تمہاری لئی بحر سی مین غوطہ لگاتی ہین اگر شکر کی آبرو کی

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

طغیانی سی جان بچی گئی اور تیر و نیزہ مخالف سی مشک سلامت رہیگی پھر کی منہہ وکھا ئینگی پانی لاکی تمکو پلائینگی وگرنہ خون کی ندی مین نہا ئینگی تلوار کی گہاٹ گرداب فنا مین ڈوب جائینگی اوسوقت سب عورات نوحخوان حال پریشان مین دروازی پر آئین چارطرف سی عباس کو گہیر کی بجواس چلاتین تمہ روضہ جنت کو جاتی ہو امام حسین علیہ السلام تنہا رہینگی مصیبت کلا کٹاتی ہم ترغہ اعدا مین کیا کرینگی زینب نے کہا ای بھائی میری زندگی کا سہارا تمہاری تہی تمہ علم کی دیکہنی سی تہا ام کلثوم نی رو دیا کہ ای برادر اب بہوک پیاس مین دشمن سی بچانی والا کوئی نرہا سکینہ نی سر کو قدم مرکب پر جہکایا اور سو کہا منہہ اپنا چچا کو دکہایا فاطمہ و رقیہ نی پیاس کی شکایت کی جہولی مین علی اصغر کی تڑپنی اور غش ہونیکی خبر دی زوجہ مسلم نی حسرت و یاس مین رنڈاپی کا سامان جہتا یا عبداللہ فرزند خرد سال کو جدائی پدر مین یاد ای صبر نرہا کنیزان اہلبیت نی خاک ماتم کو سر پر اڑایا سبھی فاطمہ زہرا کی دہائی سی غل مچایا خیام اہلحرم کثرت نالہ و بکا مین برہم ہوی کسیکو اندر باہر ہوش باقی نرہی ادہر تو بہنین اور بھتیجیان بتابی سی جان کہوتی تہین ادہر عباس کی آنکہون سی ٹرا ٹر آنسو ونکی روان ہوتی تہین غرض کہ اوس غمخوار نی سبکو تسلی اور تسکین دی گلی سی لگا کی رخصت فراق اور مجبوری حاصل کی پہر نہنگ دریای شجاعت نی یکہ و تنہا نہر کی جانب عزم کیا پامال پل کو ہر بلندی اور پستی پر قدم رکہا ہوا راہ مین ہر بار جب سوکہی مشک دیکہتی تہی اور صدمہ اہلبیت کو یاد کرکی آہ کا دم بہرتی عجیب حال اوس جری کی بیان تہی بیم و امید مین مدد خدا کی خواہان تہی الہی تہوڑا پانی اس وقت مجہی ملتا تا اوسکی پلانی سی علی اصغر اور سکینہ کی پیاس بجہتی راوی کہتا ہر گاہ عباس علی علیہ السلام عرصہ نبرد کو پہنچی رجز کی اشعار اکر کی پڑہی أَنَا الْعَبَّاسُ ابْنُ عَلِيٍّ حَقًّا أَعْرِفْكُمْ إِذَا لَمْ تَعْرِفُونِي مین عباس فرزند علی ابن ابی طالب حق ہون جو تم نہین پہچانتی تو مین بتا دون أُحَامِي عَنْ خِيَارِ النَّاسِ طُرًّا وَأُكْمُ مُنْصَبًا فِي الْخَافِقَيْنِ حمایت کرتا

من الت قال بلى فاذا اقبل من الذئب لبنی ان یکذب فکان ابوبکر اذا اسئل
معك قال هاد یهدینی و منها حدیث الغار و انه علیه و آله السلام لما اوی الی الغار
بقرب مکة یعنون الغار و یاوی الیه فخرج القوم سبع

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

حسین علیہ السلام کی کہ وہ بہترین خلایق ہی اور دو جہان مین عزیز و مکرم سب پر فایق ہے
فَاَحَاطَ بِہٖ اَرْبَعَۃُ اٰلَافٍ مِمَّنْ کَانُوْا مُوَکَّلِیْنَ بِالْفُرَاتِ اوسوقت چار ہزار نابکار نہر
فرات کی پانی پر نگہبان تہی تا لشکر امام ابرار کو ایک قطرہ اوسمین سی نہ ملی جب اون اشقیای عمداً
شہ کو دریا کی طرف آتی دیکہا پیادہ اور سوار سب نی دوڑکی رستہ روکا وَرَمَوْہُ بِالنِّبَالِ
سقای حرم پر تیرونکی بوچہار کی سامنی برچہیون کی انی اور تلوارونکی دہار کی فَکَشَفَہُمْ وَقَتَلَ
مِنْہُمْ عَلٰی مَا رُوِیَ ثَمَانِیْنَ رَجُلًا حَتّٰی دَخَلَ الْمَاءَ اوس غازی شمشیر حجازی نی نیام
سی نکالی بہر حمایت شاہ دین ہاتہہ مین سنبہالی حملہ شیرانہ اور حربہ دلیرانہ سی اونکی جماعت کو برہم
جب حضرت عباس نام آور علی مرد مرکب پر اہل ستم نی ستمگری کی سوار خاک پر گرتی پیادی لوٹتی بہاگتی
پہرتی ہسرہ کر بہاگتی دریا تو خوف سی تہراتی تہی روایت معتبر ہی کہ باوجود قصد نکرنی جدال کی
اتنی نامردونکو جہنم کا راہ دکہایا ساری صفین توڑکر جنگ صفین کا مقدمہ دکہادیا فرزند حضرت
دلدل سوار کی رزم و پیکار مین دست و بازو ی عدو بیکار تہی دلبند صاحب ذو الفقار
چار ہزار کی انبوہ پریشان اور اونکی ہوش و حواس خمسہ بہی فرار ہوی فوج ستم سوچ کی عاجز و مضطر ہو
کہات سی کنارہ کیا میدان وفا چہوڑکی کمینگاہ دغا مین قدم رکہا ہر گاہ نہر کی ساحل سی پاسبان
کینہ جو دور ہٹی عباس علی علیہ السلام مرکب کو چہوڑکی پانی مین اوترہی فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَشْرَبَ
غُرْفَۃً مِنَ الْمَاءِ ذَکَرَ عَطَشَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَہْلَ بَیْتِہٖ وَرَمَی الْمَاءَ اوسوقت
علمدار پر ایسی آفت کا ہجوم ہوا کہ دنیا آنکہون مین تہ و بالا تہی گرمی کی شدت زیادہ اور خود بدن جلاتی
پیاس کی غلبہ مین عباس اور کہوڑی کو تپتی تہی دو پہر کی دہوپ دل اور جگر جال لڑائی کی
محنت مین اعضای جسم نڈھال سوکہی زبان تالو سی لگی ہوئی کثرت زخم اور کشاکش تعب مین جان
بنی تہی سوار کی آنکھون مین فرط قلق سی اندہیرا چہایا ہوا کا دم سینی مین اوکہڑا سینی مین غبار

واقبل حتی اسلم وانبی لعقبه شئ نا
لا ینافیه الا یام یتجرعون ربعل العرب
والعجم یقولون انا نبی متکلم الذئب
ومنها کلام الذئب ساع وهواندان
شاة مسمومة اهدتها الا امراة من
الیهود بخیبر وکانت سألت ای شئ
احب الی رسول الله صلی الله علیه وآله
من الشاة فقیل لها الذراع فسمت الذراع
فدعا اصحابه الیه فوضع یده ثم قال ارفعوا
فانها تخبرنی انها مسمومة ولو کان ذلک

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

اوسس بیتابی مین عباس کا جی اب روان کو دیکھہ کی لہرایا خضر چشمۂ وفا نی اپنی کف دریا نوال کو پانی سی بھرا غلبہ تشنگی مین چلو کو منہہ کی برابر لائی لاکن یاد عطش مین امام حسین علیہ السلام اور اہلبیت کے زمین پر پھینکا آنسو بہائی بالب خشک او چشم تر اپنی دل سی کہا ای عباس اگر پانی پیا تو کیا عہد رفاقت پر عمل کیا الحرم پیاس مین بیتاب ہون اور تو پانی سی سیراب ہو جائی اطفال سوز تشنگی سی کباب ہون اور تو اپنی جگر کا التہاب بجھائی فَمَلَاَ الْقِرْبَةَ وَحَمَلَهَا عَلٰی کَتِفِہِ الْاَیْمَنِ وَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْخَیْمَةِ پس جلدیسی مشک بہاکو کی پانی سی بھری منہہ باندہ کی دہنی شانی دہری سقای بہشتی دریا سی پیاسا نکلا ہیم اور سیدہ مین خیمۂ اہل بیت کی جانب چلا فَقَطَعُوْا عَلَیْهِ الطَّرِیْقَ وَاَحَاطُوْا بِهٖ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ اس عرصہ مین بہاگی ہوئی سپاہ پھر منہہ پر چڑہی سوار اور پیادون کی عباس دلاور پر فوج بڑہی تلوار اور تیر اور نیزہ کی وار شیار چلی صمصام مین سطر مین اوپر تلی بہیار گی فَقَاتَلَهُمْ قربان دلاوری جناب عباس کی فدای بہادری اور علمداری اس کی ایک آفت کا مبتلا بہوکا پیاسا ہزارون تیر و نیزہ و تلوار کی وار سی مشک بچانی یا دشمن کی پیادہ اور سوار کی بھالا یا تیغ لگائی نشان جعفر طیار علم اسلام کو سنبہالی یا گہوڑی کو محاصرۂ اعدا سی ہہی یا مین نکالی اوسس حالتمین خلف اسد الله شجاعت دیتی ایسا لرتی تہی کہ فقال حیرت مین انگشت بہی فلک پر تحسین کرتی تہی لاکن ایک تن تنہا ہجوم دشمن بہی کی ہو جاتی اور پنجۂ قضا سی کہ شیر حملہ آور سی کیا بن آئی جتنی حربی تہا الفوکی سامنی ہی آتی مشک کو سینہ اور بغل کی نیچی چہپا ساری زخم اپنی بدن صد پاش پر کہاتی بیقراری مین خیمہ کی جانب قدم بڑہاتی یہان تک جو کثرت جراحت سے اعضا لگڑی ہوی خون کی بہنی سی گہوڑی اور سوار کی ہاتہہ پانو قابو مین نرہی ہر چند شتابی اور سعی کرتی اوسس گرداب بلا کی سی باہر نہو سکتی حتی ضربہ نوفل الازرق علی یدیه الیمنی فقطعها سبک کرنی راہ کاٹ کی چارون طرف سی گہیرا منکامۂ بلا مین نوفل ازرق کی تلوار کا وار دہنی شانی پر

الی رجال من اصحابہ ثم قال لہ انزل فانزوہ فی الرکی فنزل فنزوہ فیہ ففار الماء وطما الی اعلی الرکی فاتوی القوم للقعام والطعن وہم ثلثون الفا وہم جال من المنافقین مصور الابدان فابوا العقول ومنہا ان ظبیۃ کلمتہ حین وقعت فی شبکۃ

اٹھارہویں مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

چلا فرزند ید اللہ کا بازو کٹ کی خاک پر گرا لہو کا پرنالہ دہانِ زخم سی بہنی لگا فَحَمَلَ الْقِرْبَۃَ عَلٰی کَتِفِہِ الْاَیْسَرِ اوس شیر بیشۂ جرات نی جلد ہی دلیر کیا امر ظاہر کیا جلادت سی مشک کو بائیں کاندہے پر لیا ایک ہاتھ سی بوجہ اوٹھای لڑتی جاتی تہی گرد پیش سی اعدا کو مارتی بہگاتی تہی فَضَرَبَہٗ نَوْفَلُ فَقَطَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی مِنَ الزَّنْدِ ناگاہ کمین سی بڑہ کی پہر نوفل نی دوسرا وار لگایا کہ جفا کی زور بازو سی بایاں ہاتھ قلم ہوا فَحَمَلَ الْقِرْبَۃَ بِاَسْنَانِہٖ جب دست چپ بہی مع تیغ زمین پر گرا دفع دشمن کا اسباب جاتا رہا دولاور نی مشک کو روکا تسمہ دانتوں مین پکڑا پای مبارک سی بقدر امکان ظالمونکو دور کیا زبانِ حال مین کہو رہیکو فرماتی راہِ وفا مین شتابی سی جا مجہہ خستہ عاجز اور اس مشک کو خیمہ تک پہنچا ہوا الیانِ ائمہ ہدی رقت کا ماجرا ہی ساری عمر نالہ و فریاد کو کفایت کرتا ہی صد حیف جگر بند ولادِ کرار علی مرتضی اور سید الشہدا علیہما السلام نازوں سی پالی فلک بی رحم اور لشکر ستم او سپر صدمہ محنت اور بلا ہزاروں ڈالی ضلعی تعب اور شقت مین قوت نی جواب دیا زخموں کی وفور مین بدن سی اسقدر لہو بہا کہ ضعف غالب ہوا ہر بالوں کی نوک سی پہلو اور سینہ چہد ا ہر جفا سی تیروں کا مینہ کشت حیات پر برسا فَجَاءَ سَہْمٌ فَاَصَابَ الْقِرْبَۃَ وَاُہْرِیْقَ مَاءُ ھَا ناگاہ ایک خدنگ بلا مشک پر لگا اور سارا پانی بہکی خاک مین ملا اوسوقت جناب عباس فرط اندوہ سی بیقرار تہی وہ غیور اپنی زیست سی بیزار طالب موت ہوئی دونو ہاتہہ تہی کہ دشمن کو مارین یا دور کرین پانو قابو مین نہی تا کہو رہیکو پڑہائین یارو کین دست خالی سراپردہ مین حرم کی جانا شاق و ناگوار چہدی مشک سکینہ کو دینا باعث ننگ عار نا چار مرکب پر بی طاقتی سی جہومتی تہی اپنی مصیبت مین زار و قطار آنسو بہاتی نالاں ہوتی تہی ثُمَّ جَاءَہٗ سَہْمٌ اٰخَرُ فَاَصَابَ صَدْرَہٗ ایک مرتبہ دوسرا تیر جفا انکی سینۂ مبارک پر لگا اور کلیجا توڑ کی پشتِ اطہر سی نکلا کاسہ انکلا فَانْقَلَبَ عَنْ فَرَسِہٖ وَصَاحَ اِلٰی اَخِیْہِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَدْرِکْنِیْ جس کی ہاتہہ ہنوں کیا ان آئی تیر کو بدن سی کہینچکر باہر لائی سینہ

قالت یا رسول اللہ ان لی طفلا جیاعا الی ابن وانی قد وقعت فی ہذہ الشبکۃ فخلنی حتی ارضعہ فقال صلی اللہ علیہ وآلہ کیف اخلیک وصاحب الشبکۃ غائب قالت فانی ارجع فلاہا وجلس حتی جاء صاحبہا فشفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی الظبیۃ وجاء صاحبہا ومن ذلک ان القوم من ذلک الوضع مسجدا ومنہا ان قوما شکوا الیہ ملوحۃ مائہم وانہم فی جہد من الظماء وبعد المناہل وان لا فرق لہم علی شربہ ولا مہرہم فی جماعۃ من اصحابہ بئرہم فتفل فیہا فانفجرت باعذب الماء فہی تتوارثہا

٥١٦

عاد الماء العذب الفرات وہی الی الیوم اہلہا وبہا وکان مسیلمۃ بہم وانہم الصادقون ومنہا ان قوما سالوہ ان یتفل فی مائہم فتفل ذلک فلما بلغ ذلک مسیلمۃ سالہ اہل الیمامۃ فتفل فیہا فصارت ملحا اجاجا کبول الحمار وہی الی الآن ومنہا ان جاریۃ جاءت بصبی لہا فمسح علی رأسہ صلوات اللہ علیہ وآلہ فی تتبعہ فاستوی شعرہ ومن ذلک ان الصبی فاتت مسیلمۃ وبلغ ذلک اہل الیمامۃ فصلع رأسہ ولم یبق شعر امرأۃ ان عبد القیس انہ یشکو الیہ ان ابنا لہا قد جلد ان یصلح فی اصول فقالت الیوم ہلک واذا کان یسوما ففعل ذلک وحی لہ النسل ظاہر الی الیوم

١٥ الیوم بحالہا معروفۃ المکان ومنہا ان امرأۃ اتت بصبی لہا تدعو لہ بالبرکۃ بان یمسہ ویدعو لہ

و منها حديث الاستسقاء وان اهل المدينة مطروا حتى اشفقوا من خرابها دورها وانهدام بنيانها فقال صلى الله عليه وآله اللهم حوالينا ولا علينا فانجاب السحاب عن المدينة فاطاف حولها مستديرا كالاكليل والشمس طالعة في المدينة والمطر يهطل على ما حولها يرى ذلك ظاهرا مؤمنهم وكافرهم فضحك رسول الله صلى الله عليه وآله حتى بدت نواجذه وقال لله در ابي طالب رضي الله عنه لو كان حيا لقرت عيناه من ينشدنا قوله فقام امير المؤمنين عليه السلام فقال يا رسول الله كانك اردت قوله وابيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة للارامل يلوذ به الهلاك من آل هاشم فهم عنده في نعمة وفواضل

اٹھارہویں مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

مجروح ہیں سانس رکی بیتابی ہیں ترپکی آہ سرد بھری اوس صدمی ہیں عباس علمدار صدر زین سے زمین پر گری آواز دردناک سی امام حسین علیہ السلام کو پکار کی بولی یا اخی میری خبر لو اپنی فدائی کو آکی سنبھالو گویا زبانِ حال سی یہ کہا کہ اب جینی کا بھروسا نہ ہا ای گل کی مدد کا جلدی آجاؤ آخری دیدار جان نثار کو دکہاو ہمارا دم توٹتا ہی جی میں ملاحظہ فرماو ہنگامِ مرگ آہ از دلِ وا دیکھنا جلتی رہیت پہ ہم ہیں اور پا شکستہ پڑی ہین دشمن دین ہماری گردن کاٹنی کو کمر بستہ کہڑی ہین کوئی دم میں ہم مرتی ہین سامان موت کی نظر میں گذرتی ہین زیست کی قسمتی سی نراسی ہین تمہاری شہرت وصال کی بہت پیاسی ہین کہوڑی پرسی گرتی ہین زخمہای کاری پہٹ گئی رخسار روشنا خاک و خون میں آٹ گئی جب آواز دل گداز علمدار کی شاہِ حجازی نی سنی طایرِ صبر وطاقت نی آشیانِ بدن سی پرواز کی فلما اتاه ورآه صريعا فبكى بكاء شديدا بیتاب ہوکی سرورِ شہیدانِ امت کی طرف چلی لشکرِ مخالفت کو بہگا کی برادر پہنچی عباس کو عجب حال سی دریای خون میں تیرتا دیکہا کوئی عضو جسمِ مطہر کا زخمِ تیغ سی ثابت نہ تہا شاہِ کربلائی بہائی کی اوپر نالہ و فغان کیا بی اختیار ہوکی رو دیا شدتِ غم سی یارای صبر نہ رہا حسرت ویاس میں چند بار پکارا ثم قالوا لما قتل العباس قال الحسين الآن انكسر ظهري وقلت حيلتي راوی کہتا ہی جب عباس قتل ہوی تو امام حسین علیہ السلام بیتاب ہوکی بولی اس وقت علمدار کی الم سی میری کمر ٹوٹ گئی ہی چارگی ہی امیدِ زندگی باقی نہ رہی ہمیانِ سید الشہدا فریاد و زاری کی جاہی تصویر کی آئینہ میں نقش رقت نمایاں عباس کی ہاتہ نہ تہی جو خاک و خون آنکہون سی پونچہین خود شوق میں امام حسین علیہ السلام کی صورت دیکہین اولٹی سانس دم واپسین لیتی تہی بہائی کی رونمائی کو جان دیتی تہی جو نگاہ دیدۂ حق بین رخسار برادر پر نظر آیا ارمان بھری سینہ میں دم گہبرایا حسرت نی آنکہی پاشنہ پا کو ترستی رگڑتی رہی موت کا پسینا جبین سی روان ہوا چند بار ہچکیان لیں دم نکلا اور کہڑی نہ...

و منها انه صلى الله عليه وآله ...

انه قال انشق القمر ... قد صح عن عبد الله بن مسعود ... وقد نطق به القرآن في ...

اٹھارہویں مجلس شہادت و سبب جدائی مدفن عباس بن علی علیہ السلام

رنڈاپے کا خیال تھا نہ فرزندوں کی یتیمی کا ملال تھا بدن کی پاش پاش ہونے کا ہرگز غم نہ کیا جان سے
جا چکا مجیب الم تھا امام حسین علیہ السلام کی بیکسی اور تنہائی کو روتی تھی سکینہ اور علی اصغر کی پیاس پہ
زندگی سے ہاتھ دھو چکی تھی دیدار نور چشم نہ ہو اگر گرہ آرزو دل میں بہت ہی ٹھنڈی سانس لی کہ
روح نے بدن سے مفارقت کی شیخ حسن واعظ نے اپنے پدر بزرگوار ملا عبد الشکور کی زبانی یہ جا
باتیں کہی ہیں کہ علمائے لاش جناب عباس کی علاحدہ دفن ہونے میں چار وجہیں لکھی ہیں اول
جلالت قدر اور شان علو اُن کا مقتضا یہ تھا کہ علاحدہ فرش شریف بنایا جائے تا زوار دن کو
آستانہ بوسی میں ثواب پیدا ہو ثانی آپ جسقدر مضبوطی جانب خیمہ گاہ دوڑے ہو کے زمین پر گری تھی دشمن
ہجوم ہوا سر کٹا ایسا عمل میں پڑی رہی تاکہ آسانی اوہی جگہ شہید وفا کو دفن کیا ثالث
ہو یہ کہیں وہیں روضہ ہوا افسر اپنا ہی دوسری مزید جمعیت اور تعزیہ بھائی کو حیثیت کی اپنی
فرمودہ شفاعت اور مروت خبر دی کہ میری لاش سے پاش ہیں پڑی رہی ہر نہار دروازہ خیمہ پر
اہل حرم کی نہ پہنچے پانی کی واسطے سکینہ سے شرمندہ ہوں خالی ہاتھ نہیں جاتا پایا کہ دشمنہ دکھا
تیسری سبط مصطفی نے چاہا کہ جسم عباس کو اٹھا کر لیجائیں کشتہ راہ خدا کو ناموس کبریا کی پیش نظر
لائیں سوار و پیادہ اعدا نے چاروں طرف ہجوم کیا افسوس جنازہ کو ظلم و جفا کی طغیانی میں لا نہ سکا
امام حسین علیہ السلام چاہا دوسری طرف سے دو ہجوم بار ہے برادر پر محاصرہ بیداد سے تھا سکی چہرے پر
سقائے آل پیغمبر ایسا پارہ پارہ ہوا تھا کہ سرور نے ہرچند چاہا کہ اوٹھا نہ سکا دونوں ہاتھ شانوں
سے کٹے ہوئے سر و سینہ عمود اور تلوار و تیر سے پھٹی تھی سارا بدن مثال ورق گل از ہم جدا ہر کہ نسیم پر نظر کا
زلال خون میں بھر گیا ناچار ہو کے رکھی ماتم برادر بزرگوار میں مرثیہ کی اشعار انشا کئے ہیں
لَهْفِي عَلَى الْعَبَّاسِ لَمَّا أَنْ دَنَى نَحْوَ الْفُرَاتِ بِقَلْبِهِ الْحَرَّانِ یعنی افسوس ہے جان پر
کہ وہ کنار دریائے فرات کی نزدیک پہنچا اور دل کو آتش ہزار ہزار حزن والم کی سوز محبت و درد

اونیسویں مجلس خبار الٰہی انبیا کو واقعہ سید الشہدا سی اور مقاتلہ علی اکبر علیہ الرحمۃ اعداسی

عیش دنیا ہوئی راحت قبر کی رضوان سکان

اونیسویں مجلس واقعہ کربلا دینی انبیا کو وصول خبر اور بیان مقاتلہ علی اکبر صلوٰۃ اللہ علیہما

رباعی ہر وصف میں ہمشکل نبی یکتا ہی + باغ گلشن فردوس ہی قد طوبیٰ ہی + ہی بدر دجیٰ چہرا
نو عارض اخضر + خورشید فلک پیش جبین ذرہ ہی رباعی جنگاہ میں اکبر جوان آتی ہیں + بجری کو
زمین و آسمان آتی ہیں + غل ہی صف دشمن میں دلیر وہشیار + پیغمبر آخر الزمان آتی ہیں + رباعی
ہر شب غم شبیر میں روتی ہی بتول + ہر روز ستم آنسو ون ہی دہوتی ہی بتول + ایام محرم کی جب
آتی ہیں قریب + بس اور بھی بیقرار ہوتی ہی بتول رباعی ایدل تو رہا عیش کا جو یا تو گیا + اور بستر مخمواب پہ
سے یا تو گیا + کچھ فکر کر عقبیٰ کی غم شاہ میں رو + غفلت سے اگر عمر کو کھو یا تو گیا + تمہید بخبار
الٰہی انبیا کو واقعہ سید الشہدا سی او بیان اوسکا زبان جبرئیل و رسول خدا
خیر الاوصیا سی سا نحہ غم سید الشہدا ابدو اجداد سی تا روز عاشورا وحی الہام ربانی وا و کار ملائکہ سی
ہر نبی اور وصی کو پہنچا یہ وسیلۂ ترقی جزا سبب آمرزش خطا باعث رضای کبریا ساری عالم کو معلوم ہوا
لہذا تعزیہ داری میں رسم بکا بجا لائی ایکدوسری کو اس ماتم کا پرسا دیتی آئی قال وہی ہو سلام
اِنَّ اٰدَمَ لَمَّا هَبَطَ اِلَی الْاَرْضِ لَمْ يَرَ حَوَّا بجامیں طریق مرسل ہی یہ روایت کی ہی جب حضرت آدم
علیہ السلام جنت سی زمین پر نازل ہوئی تو اپنی زوجہ حوا کو قرب وجوار میں نہ دیکھا فَصَارَ يَطُوْفُ الْاَرْضَ
فِیْ طَلَبِهَا فَمَرَّ بِكَرْبَلَاء اطراف دنیا اونکی تلاش میں پھرتی تا آنکہ سیاحت کرتی کربلا سی گذری
فَاغْتَمَّ وَضَاقَ صَدْرُهٗ مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ وہ غم اور ملال بی سبب پاتی میں غم رنج کا ہوا حتی
فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ قُتِلَ فِيْهِ الْحُسَيْنُ حَتّٰی سَالَ الدَّمُ مِنْ رِجْلِهٖ جس جا امام حسین علیہ
السلام شہید ہوی وہان پہنچی ٹہو کر لگی خاک پر گری پیر سی لہو بہا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ وَقَالَ

اکیسویں مجلس واقعہ کربلا سی آدم و نوح کو وصول خبر اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمہ

اِلٰھِی ھَلْ حَدَثَ مِنِّی ذَنْبٌ اٰخَرُ فَعَاقَبْتَنِی بِہٖ سر کو جانب آسمان اوٹھایا کہا خدایا

اور کوئی گناہ مجھسی ہوا کہ جسکی پاداش مین عقاب کیا فَاِنِّی طِفْتُ جَمِیْعَ الْاَرْضِ وَمَا اَصَابَنِی

سُوْءٌ مِثْلُ مَا اَصَابَنِی فِی ھٰذِہِ الْاَرْضِ بتحقیق کہ مین ساری زمانی مین پھرا کہین ایسا دکھ

نہین اوٹھایا جو صدمہ یہان پایا فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ یَا اٰدَمُ مَا حَدَثَ مِنْکَ ذَنْبٌ وَلٰکِنْ

یُقْتَلُ فِی ھٰذِہِ الْاَرْضِ وَلَدُکَ الْحُسَیْنُ ظُلْمًا فَسَالَ دَمُکَ مُوَافَقَۃً لِاَمْرِہٖ اَسَدِیْ

وحی بھیجی ای آدم کوئی ترکِ اولی تمسی نہین ہوا مگر اس مقام پر تمہارا فرزند حسین ظلم وستم سی مارا جائیگا

لہذا موافقت مین اوسکی خون کی تمہارا بھی لہو بہا فَقَالَ اٰدَمُ یَا رَبِّ اَیَکُوْنُ الْحُسَیْنُ نَبِیًّا

قَالَ لَا وَلٰکِنَّہٗ سِبْطُ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ آدم نی پوچھا خداوندا کیا حسین نبی ہی تیرا پروردگار نی کہا

محمد رسول امین کا بیٹا فَقَالَ وَمَنِ الْقَاتِلُ لَہٗ قَالَ قَاتِلُہٗ یَزِیْدُ لَعِیْنُ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ سوال کیا اوسکا قاتل کون ہی بیشک وہ قاتل یزید ہی جو زمین و آسمان مین لعین ہی

فَقَالَ اٰدَمُ فَاَیُّ شَیْءٍ اَصْنَعُ یَا جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِلْعَنْہُ یَا اٰدَمُ ہرگاہ جبرئیل آئی اونسی دریافت

کیا ای برادر مین کیا کرون بولی نفرین کہو اوس دشمن حق کو جیسا بتادون فَلَعَنَہٗ اَرْبَعَ

مَرَّاتٍ وَمَشٰی خُطُوَاتٍ اِلٰی جَبَلِ عَرَفَاتٍ فَوَجَدَ ھُنَاکَ حَوَّا پس چار مرتبہ لعن کی چند قدم

بڑھی جبل عرفات پر حوا سی ملی وَرُوِیَ اَنَّ نُوْحًا لَمَّا رَکِبَ فِی السَّفِیْنَۃِ طَافَتْ بِہٖ جَمِیْعَ

الدُّنْیَا اور ذکر کیا جب نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوی تمام دنیا مین سیر کرتی پھری فَلَمَّا مَرَّتْ

بِکَرْبَلَا اَخَذَتْہُ الْاَرْضُ وَخَافَ نُوْحٌ الْغَرَقَ ہرگاہ کربلا سی گذری بیداشیشہ کا پیچ

کا اندیشہ غرق پیدا ہوا فَدَعَا رَبَّہٗ وَقَالَ اِلٰھِی طُفْتُ جَمِیْعَ الدُّنْیَا وَمَا اَصَابَنِیْ

فَزَعٌ مِثْلُ مَا اَصَابَنِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْاَرْضِ دعا کی بارالہا ساری جہان مین پھرا کہین ایسا خوف

نہ پایا جو اس ارض بلا مین ملا فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ یَا نُوْحُ فِیْ ھٰذَا الْمَوْضِعِ یُقْتَلُ الْحُسَیْنُ

او میسوین مجلس واقعہ کربلا سی ابراہیم کو وصول خبر اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

سبط محمد خاتم الانبیاء وابن خاتم الاوصیاء اوسوقت جبرئیل آئی کہا یا نوح یہان قتل ہوگا

سبط محمد مصطفیٰ ابن خاتم اوصیا فقال ومن القاتل لہ یا جبرئیل پوچھا ای امین وحی حضرت

کون اوسکو ماریگا قال قاتلہ لعین اہل سبع سماوات وسبع ارضین جواب دیا قاتل

اوسکا لعین ہی اہل ہفت آسمان و زمین کا فلعنہ نوح اربع مرات فسارت السفینۃ

حتی بلغت الجودی واستقرت علیہ نوح نی چار بار ستمگار کو لعنت کی فورا کشتی چل نکلی

تا کوہ جودی پہنچی وہان آرام سی ٹھری وروی ان ابراہیم علیہ السلام مر فی ارض

کربلا وہو راکب فرسا روایت کی ہی حضرت ابراہیم گھوڑی پر سوار عزم سفر سی چلی ناگاہ

اثنای راہ مین صحرای کربلا سی گذری فعثرت بہ وسقط ابراہیم وشج راسہ وسال

دمہ مرکب نی ٹھوکر لی جناب خلیل گری چوٹ لگی سر مبارک پھٹا لہو اوسمین سی بہا فاخذ فی الا

ستغفار وقال الہی ای شیء حدث منی توبہ اور انابت کرنا شروع کیا کہا خدایا مین کیا

خطا کا مرتکب ہوا فنزل الیہ جبرئیل وقال یا ابراہیم ما حدث منک ذنب

جبرئیل امین آسمان سی آئی پیام دیا ای رسول جلیل تمنی کوئی گناہ نہین کیا ولکن ہنا یقتل

سبط خاتم الانبیاء وابن خاتم الاوصیاء اس جا سبط خاتم انبیا مارا جائیگا یہان پسر

سید اوصیا شہادت پائیگا فسال دمک لدمہ اوسکی دکھ سی تمکو بھی حصہ ملا ہی جو آپکا لہو

مونفت مین بہا ہی قال یا جبرئیل ومن یکون قاتلہ قال لعین اہل السموات

والارضین پوچھا ای برادر کون ہی قاتل اوسکا جواب دیا لعنت زدہ ہفت زمین و آسمانون کا

والقلم جری علی اللوح بلعنہ بغیر اذن ربہ فاوحی اللہ تعالیٰ الی القلم انک

استحققت الثنا بہذا اللعن خامۂ قدرت لوح پر بے اذن الہی لعین ظالم سی جاری ہوا خدا نے

وحی بھیجی ای قلم اس بات سی تو مستوجب ثنای باری ہوا فرفع ابراہیم یدیہ ولعن یزید

ورد دیشرب ومن شرب لم یظما ابدا
ولیردن علی اقوام اعرفہم ویعرفوننی ثم
یحال بینی وبینہم قال ابوحازم فسمع النعمان
ابن عیاش وانا احدث الناس بہذا
فقال اہکذا سمعت سہلا یقول قلت
نعم قال فانا اشہد علی ابی سعید الخدری
انہ یزید فیہ فاقول انہم امتی فیقال انک
لاتدری ما عملوا بعدک فاقول سحقا سحقا
لمن بدل بعدی ذکر البخاری فی الصحیح قولہ
صلی اللہ علیہ والہ

اونیسویں مجلس واقعۂ کربلا سے اسماعیل کو وصول خبر اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

لعنا کثیرا و امن قوسه بلسانٍ فصیح شیخ الانبیا نے ہاتھ اوٹھایا یزید پر بہت لعنت کی
اسپر حضرت نے بہی آمین کہی سے اور فصاحت دی فقال ابراهیم لفرسه ای شیء عرفت
حتی تؤمن علی دعائی معمار کعبہ خلت نے پوچھا گہوڑے سے کیا مصلحت دیکہی جو تو نے میری دعا پہ
آمین کہی فقال یا ابراهیم انا افتخر بركوبك علي فلما عثرت وسقطت عن
ظهري عظمت خجلتي وكان سبب ذلك من يزيد کہوڑے نے جواب دیا ای مولا تمہارے
سواری سے میں افتخار کرتا تہا جب آپ پشت زین سے گرے چوٹ لگی تو میں بہت شرمندہ ہوا باعث
اس قلق کا یزید کو پایا لہذا صرف نفرین زبان پر لایا و روی ان اسماعیل كانت اغنامه
ترعى بشط الفرات فاخبره الراعي انها لا تشرب الماء من هذه المشرعة منذ
كذا يوما اور یہی نقل ہے کہ سنہ دان حضرت اسماعیل کنار شط فرات پر چرتی تہی گذریہ نے اونکو خبر دی
اتنے روز گذرے کہ اس گہاٹ سے یہ دنبی پانی نہیں پیتی فسأل ربه عن سبب ذلك فنزل
جبرئيل وقال يا اسماعيل سل غنمك فانها تجيبك عن سبب ذلك ذبیح اللہ
حیرت میں اسکا سبب خدا سے پوچھا جبرئیل آئے کہا سوال کرو اونسے جس سبب تشنگی ہو بیوگا فقال لها
لما تشربين من هذا الماء دریافت کیا تم کس وجہ سے پانی نہیں پیتی ہو اور کئی دن سے پیاسی
رہتی ہو فقالت بلسانٍ فصيح قد بلغنا ان ولدك الحسين سبط محمد يقتل
هنا عطشانا زبان فصیح میں جواب دیا ہمیں معلوم ہوا یہاں تمہارا فرزند سبط محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
تشنہ لب قتل کیا جائیگا فنحن لا نشرب من هذه المشرعة حزنا عليه پیاسا کہی ہو
اوسکی حزین اور غمگین پہرتی ہیں اس جاوہ میں کہ آب سے منہ نہیں کرتی ہیں فسألها من قاتله
فقالت يقتله لعين اهل السموات والارضين والخلائق اجمعين سوال فرمایا
کہ قاتل سید الشہدا کون ہوگا بولی مارنے والا انکا ہے ساری آسمان و زمین خلق کا اون کی نسبت اللہ

اُنیسویں مجلس واقعہ کربلا سی موسیٰ اور سلیمان کو وصول خبر اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ اوسوقت اسماعیل علیہ السلام نی رقت کی اور قاتلِ امام حسین علیہ السلام پر لعنت کی وَرُوِيَ اَنَّ مُوْسٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ سَائِرًا وَمَعَهُ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَلَمَّا جَاءَ اِلٰى اَرْضِ كَرْبَلَا وریہی روایت کی ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام ایکدن جیہ جاتی ہی اور یوشع بن نون اونکی ساتھہ چلی تا وارد کربلا ہوی اِنْخَرَقَ نَعْلُهُ وَانْقَطَعَ شِرَاكُهُ وَدَخَلَ الْحَسَكُ فِيْ رِجْلَيْهِ وَسَالَ دَمُهُ جوتا پھٹا تسمہ ٹوٹا کوکہرو اندر گیا پیرون مین جب خارجہا تو لہو بہا فَقَالَ اِلٰهِيْ اَيُّ شَيْءٍ حَدَثَ مِنِّيْ مناجات کی الہی مینی کون ساکام کیا جسکی بدلی میری دلکو درد الام دیا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِنَّ هُنَا يُقْتَلُ الْحُسَيْنُ وَهُنَا يُسْفَكُ دَمُهُ فَسَالَ دَمُكَ مُوَافَقَةً لِدَمِهِ اسد نی وحی بہیجی یہان قتل ہونگی حسین اور جاری ہوگا خون انکا اسلیی شراکت مصیبت مین تمہارا لہو بہی بہا فَقَالَ يَا رَبِّ وَمَنْ يَكُوْنُ الْحُسَيْنُ فَقِيْلَ لَهُ هُوَ سِبْطُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى کلیم خدانی پوچہا حسین وہ کون حسین ہین جواب دیا نواسی محمد مصطفیٰ اور بیٹی علی مرتضیٰ کی سید کونین ہین فَقَالَ وَمَنْ يَكُوْنُ قَاتِلُهُ فَقِيْلَ هُوَ لَعِيْنُ السَّمَكِ فِي الْبِحَارِ وَالْوُحُوْشِ فِي الْقِفَارِ وَالطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ موسیٰ نی کہا ای میری اللہ بیان ہی اونکی مارنیوالی کا فرمایا وہ لعنت زدہ ہی ماہیان دریا وحشیان صحرا و طایران ہوا کا فَرَفَعَ مُوْسٰى يَدَهُ وَلَعَنَ يَزِيْدَ وَدَعَا عَلَيْهِ وَاَمَّنَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ عَلٰى دُعَائِهِ وَمَضٰى لِشَانِهٖ صاحب حق نی لعن یزید و دعای عذاب کو دست اٹہائی اور بہائی یوشع بن نون آمین کہتی رہی پہر اپنی راہ پر قدم بڑہائی وَرُوِيَ اَنَّ سُلَيْمَانَ كَانَ يَجْلِسُ عَلٰى بِسَاطِهٖ وَيَسِيْرُ فِي الْهَوَاءِ نقل ہی کہ حضرت سلیمان اپنی بساط پر جلوس فرماتی سیر دنیا کو ہوا مین ہر جاتی فَمَرَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ سَائِرٌ فِيْ اَرْضِ كَرْبَلَا ایکدن اثنای سیر مین زمین کربلا پاکا پہنچی فَاَدَارَتِ الرِّيْحُ بِسَاطَهُ ثَلَاثَ دَوْرَاتٍ خَشْيَةَ السُّقُوْطِ بس وہان ہوا نے

اونیسویں مجلس واقعہ کربلا سے عیسیٰ کو حصول خبر اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

ہوا نے حکم کیا تو بساط زمین پر آ گیا اور ہوا رک گئی فسکنت الریح ونزل البساط فی ارض کربلا تا کہ باد مخالف ٹھہری اور بساط دشت کربلا میں اتری فقال سلیمان للریح لم سکنتی فقالت ان ھنا یقتل الحسین حضرت سلیمان ہوا سے بولی یہاں تو کیوں ٹھہر رہی جواب دیا اس جا امام حسین علیہ السلام شہید ہوں گے تس پر نبی خبر کی فقال ومن یکون الحسین فقالت ھو سبط محمد المختار وابن علی الکرار پوچھا حسین کون ہے برگزیدہ ثقلین ہیں ہوا نے کہا محمد مختار کی نواسی حیدر کرار کی بیٹی نور عالمین ہیں فقال ومن قاتلہ قال لعین اہل السموات والارض یزید سوال کیا نام اس کے مرشد زادے کی قاتل کا ہوا بولی خلق زمین و آسمان لعین یزید پر چہار فرفع سلیمان یدیہ ولعنہ ودعی علیہ وامن علی دعائہ الانس والجن فھبت الریح وسار البساط ہاتھ اٹھا کے سلیمان مشغول نفرین ہوئے سارے انس و جن دعا پر انکی آمین پکاری پس ہوا نے بال و پر ہلایا اور انکی بساط کو اوپر اٹھایا فروی ان عیسیٰ کان سائحاً فی البراری ومعہ الحواریون فمروا بکربلا نقل ہے حضرت عیسیٰ دشت بیابان کی سیر کرتے حواریوں بھی ساتھ پھرتے تھے ناگہاں کربلا میں پہنچے فرأوا اسداً کاسراً قد اخذ الطریق فتقدم عیسیٰ الی الاسد فقال لہ لم جلست فی ھذا الطریق ایک شیر درندہ دیکھا کہ طریق آمد و شد روکے بیٹھا تھا جناب مسیح نے جانب اسد قدم بڑھایا اور فرمایا کیوں اس راہ میں مقام کیا لوگوں کا آنا جانا بند کر دیا تو نے راہ سے ہٹ جا آگے جائیں قال الاسد بلسان فصیح انی لم ادع لکم الطریق حتی تلعنوا یزید قاتل الحسین فصیح زبان سے شیر بولا بہت خدا کی یزید قاتل امام حسین کو جب تک لعنت نہ کرو گے راہ نہ دوں گا فقال عیسیٰ ومن یکون الحسین قال ھو سبط محمد النبی الامی وابن علی الولی پوچھا عیسیٰ نے یہ کس کا نام گرامی ہے کہا وہ سبط محمد نبی امی فرزند علی ولی علیہم السلام قال ومن قاتلہ

والہ کالبقاۃ من اقتص بین یدیہ یوم القیامۃ ... وصلیتم اذ کان ... یا بقیۃ واخذت ... من آمد الہ وتسلا ... انہا تقتل اہل الحق ... ومن ذلک

روی عن ایوب بن بشیر قال خرج رسول الله صلی الله علیہ والہ فی سفر من اسفاره فلما مر بحرۃ زہرۃ وقف فاسترجع فساء ذلک من معہ وظنوا ان ذلک من امر سفرہم فقال عمر بن الخطاب یا رسول الله ما الذی رأیت فقال علیہ السلام اما ان ذلک لیس من سفرکم قالوا فما ہو یا رسول الله قال یقتل بہذہ الحرۃ خیار امتی بعد اصحابی قال انس بن مالک قتل یوم الحرۃ سبعمائۃ رجل من حملۃ القرآن فیہم ثلاثۃ من اصحاب النبی صلی الله علیہ والہ وکان الحسن یقول لما کان یوم الحرۃ قتل ...

٥٢٥

رسول الله صلی الله علیہ والہ وہیا ابناء معقل بن عبد الله بن الاسود وکانت وقعۃ الحرۃ یوم الاربعاء لثلاث بقین من ذی الحجۃ سنۃ ثلث وستین ومن ذلک قولہ فی ابن عباس لن یموت حتی یذہب بصره ویؤتی علماً وقد عاده من مرض کان بہ لیس علیک من مرضک باس ولکن کیف بک اذا عمرت بعدی فعمیت قال اذاً اصبر واحتسب قال اذاً تدخل الجنۃ بغیر حساب ومن ذلک قولہ فی الولید ... رواه الاوزاعی عن الزہری عن سعید بن المسیب قال ولد لاخی ام سلمۃ غلام فسموه الولید فقال النبی صلی الله علیہ والہ تسمون باسماء فراعنتکم لا تخرج امتی ...

اوغیسویں مجلس ع واقعہ کربلا پر ملائکہ کا تعزیت کو آنا خدمت پیغمبر میں اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

قَالَ قَائِلُہ لَعِیْنُ الْوُحُوْشِ وَالذِّئَابِ وَالسِّبَاعِ اَجْمَعَ خُصُوْصًا اَیَّامَ عَاشُوْرَا

روح اللہ نی سوال کیا اوس شقی کا پتا بتا اسد بولا ساری جانوروں اور درندونکا لعنت کردہ

خصوص ظالم روز عاشورا فَرَفَعَ عِیْسٰی یَدَیْہِ وَلَعَنَ یَزِیْدَ وَدَعٰی عَلَیْہِ وَاَمَّنَ الْحَوَارِیُّوْنَ

عَلٰی دُعَائِہٖ حضرت عیسیٰ نی دعای عقاب و نفرین یزید کو ہاتھ اوٹہائی اور سب حواریون شریک

آمین ہوی امر نجات بجالای فَتَنَحَّی الْاَسَدُ عَنْ طَرِیْقِہِمْ وَمَضَوْا لِشَاْنِہِمْ پس ہزبر بیشہ کربلا

راستہ اونکا چھوڑ دیا اور حضرت مسیح مع ہمراہی جو ہمراہ رفقا کوچ کیا قَالَ وَقَالَ اَصْحَابُ

الْحَدِیْثِ فَلَمَّا اَتَتْ عَلَی الْحُسَیْنِ سَنَۃٌ کَامِلَۃٌ ھَبَطَ عَلَی النَّبِیِّ اِثْنَا عَشَرَ مَلَکًا

عَلٰی صُوَرٍ مُخْتَلِفَۃٍ اَحَدُہُمْ عَلٰی صُوْرَۃِ بَنِیْ اٰدَمَ مجلد بحار الانوار میں علمای اخبار سی روایت

کی ہی جب عمر امام حسین علیہ السلام پوری ایک برس کو پہنچی ہی بارہ فرشتی رسول خدا پر نازل ہوی

ایک بصورت آدمی اور باقی اشکال مختلفہ سی تہی یُعَزُّوْنَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ سَیَنْزِلُ بِوَلَدِکَ

الْحُسَیْنِ بْنِ فَاطِمَۃَ مَا نَزَلَ بِہَابِیْلَ مِنْ قَابِیْلَ رسم تعزیت اور ماتم پرسی کو پیغمبر سی اداکرتی

اور باچشم تر و دل مضطر سید بشر سی کہنی لگی تحقیق کہ تمہاری پسر ابن فاطمہ زہرا پر بلای ہابیل نازل ہوگی

جو ظلم و جفا سی اونکی بہائی قابیل نی ایذا دی تہی وَسَیُعْطٰی مِثْلَ اَجْرِ ہَابِیْلَ وَیُحْمَلُ عَلٰی قَاتِلِہٖ

مِثْلُ وِزْرِ قَابِیْلَ عطا ہوگا مانند اجر ہابیل ثواب و شرف اونکو اور قاتل سی اونکی مثال عذاب

قابیل بلکہ مضاعف سمجہو وَلَمْ یَبْقَ مَلَکٌ اِلَّا نَزَلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یُعَزُّوْنَہٗ

وَالنَّبِیُّ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اخْذُلْ خَاذِلَہٗ وَاقْتُلْ قَاتِلَہٗ وَلَا تُمَتِّعْہُ بِمَا طَلَبَہٗ کوئی ملک

ہفت آسمان پر باقی نہین رہا مگر یہ کہ خدمت نبی مین آیا اور جزای عزا اوسنی کہا خیر الوری فرماتی

تہی جو اونکو ستائی تو اوسی پامال کرنا قاتل جفا جو کو مارنا مراد پوری نہونی دینا اَیْضًا عَنْ اَشْعَثَ

بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِیْ سُحَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ

۵۴۶

اونیسوین مجلس واقعہ کربلا سی پیغمبر کا خبر دینا اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

عثمان اوسنی اپنی باپ سی کہ بانی انس بن سحیم روایت کی ہی کہا مینی حضرت رسالت سی سنا جو یہہ حدیث ارشاد کی ہی اِنَّ اِبْنِیْ هٰذَا یُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ یہ بیٹا میرا حسین بیچ عراق مین بلا بابجائی گا بستم وجور سی اعدا کی شہادت پاوی گا فَمَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَنْصُرْہٗ فَحَضَرَ اَنَسٌ مَعَ الْحُسَیْنِ کَرْبَلَا وَقُتِلَ مَعَہٗ پس فرمایا ای گروہ صحابہ جو اوسی مصیبت کا مبتلا دیکھی لازم ہی نصرت و یاری پر قدم حمایت آگی رکھی اس امر کا تابع انس حاضر معرکہ عاشورا ہوا کربلا مین ہمراہ امام حسین علیہ السلام مارا گیا وَرُوِیَ مِثْلُ هٰذَا عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَحْیٰی قَالَ دَخَلْنَا مَعَ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلٰی صِفِّیْنَ اور مثل اس روایت کی زینب بنت جحش و عبداللہ بن یحیی نی کہا کہ ہمنی علی علیہ السلام کی رفاقت مین صفین کا قصد کیا فَلَمَّا حَاذَی نِیْنَوٰی نَادَا صَبْرًا یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ جبکہ حضرت قریب نینوی وارد ہوی پکاری صبر کرنا ای ابا عبد اللہ جو تم پر گذری فَقَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَیْنَاہُ تَفِیْضَانِ پھر کہی فرمایا کہ ایک روز مین رسول خدا کی پاس گیا چشم انور سی اونکی آنسو ونکو بہتا دیکھا فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِعَیْنَیْکَ تَفِیْضَانِ اَغْضَبَکَ اَحَدٌ مینی عرض کی میری ماں باپ تم پر فدا ہون یا نبی الوری کیا سبب ہی آنکھوں سی آپکی سرشک بہتی ہین کسی نی غصہ دلایا قَالَ لَا بَلْ کَانَ عِنْدِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِشَاطِیِٔ الْفُرَاتِ جواب دیا یہ نہین ہوا بلکہ جبرئیل میری قرین ای حسین شاطی الفرات پر شہید ہوگا ایسی خبر لائی وَقَالَ هَلْ لَکَ اَنْ اُشِمَّکَ مِنْ تُرْبَتِہٖ قُلْتُ نَعَمْ بولی چاہتی ہو کہ تمہین سونگھاؤن اوس تربت کو مینی کہا بہت شائق ہون ضرور لادو فَمَدَّ یَدَہٗ فَاَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَاَعْطَانِیْهَا فَلَمْ اَمْلِکْ عَیْنَیَّ اَنْ فَاضَتَا وَاسْمُ الْاَرْضِ کَرْبَلَا پس جبرئیل نی ہاتھ پھیلا ایک مشت خاک اوٹھا کی لائی مینی جب وہ مٹی دیکھی اور سونگھی دلکو تاب نرہی دونو چشم سی ندی

الفاتحۃ فی ما ادسیات ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر ... ولا ینقص ... آیات کثیرۃ فقینا ذالک فاذا ... الروایات فی هذا الفن ... هذا الکتاب وفیہ ... ینبغی لذالک ... واوردناه منها کفایۃ لذوی الالباب

الباب الثانی فی ذکر مختصر من احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من لدن مبعثہ الی وقت هجرتہ الی المدینۃ ثم الی ان اقبل القتال وبعض ما ظهر من الآیات والمعجزات فی اثناء هذه الاحوال ثمانیۃ فصول الفصل الاول فی ذکر مبدا مبعثہ ذکر علی بن ابراهیم ... رواة اصحابنا کما ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ لما اتی لہ سبع وثلثون سنۃ کان یری فی نومہ کان اتیا اتاه فیقول یا رسول اللہ ... ذالک فاما طال علیہ الامر وکان بین ... فقال لہ من انت فقال انا جبرئیل ... استخدک رسولا فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ خدیجۃ بذالک وکانت خدیجۃ قد انتهی الیها خبر الیهودی ... ما حدثت بہ امنۃ امہ فقالت یا محمد انی لارجوان تکون کذالک وکان رسول اللہ ... یکتم ذالک فنزل علیہ جبرئیل وانزل علیہ ماء من السماء فقال یا محمد قم توضا للصلوۃ فعلمہ جبرئیل علیہ السلام الوضوء علی الوجہ والیدین من المرفقین ومسح الراس والرجلین الی الکعبین وعلمہ الرکوع والسجود فلما تم لہ اربعون سنۃ امره بالصلوۃ وعلمہ حدودها ولم ینزل علیہ اوقاتها فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یصلی رکعتین رکعتین فی کل وقت وکان علی بن ابی طالب علیہ السلام یالفہ

۵۲۷

انیسویں مجلس میں واقعہ کربلا سے پیغمبر کا خبر دینا اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

عبرت کی ہے یہ منصب شہادت روز ازل سے امام حسین علیہ السلام کو ملا ہے اور مصلحت اس ابتلاء
صبر آل عبا میں ثقلین کا فائدہ ہے بلا ہے فی البحار فلما اتت علیہ سنتان خرج
النبی الی سفر فوقف فی بعض الطریق واسترجع ودمعت عیناہ بحار
الانوار میں سانحہ غم لکھا ہے جب امام حسین علیہ السلام کا سن دو برس کو پہنچا ہے پیغمبر خدا سفر میں گئے
ایکجا راہ پر کھڑے ہوئے آیہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی آنکھوں کی رقت دل سے زاری بڑھی
فسئل عن ذلک فقال ھذا جبرئیل یخبرنی عن ارض بشط الفرات یقال لھا
کربلا یقتل فیھا ولدی الحسین صحابہ نے سبب اشکباری پوچھا تو فرمایا جبرئیل سے میں خبر
دینے کو ابھی آیا ہے کنارے شط فرات کی زمین سے جسکا نام کربلا ہے اوس جا فرزند میرا حسین مارا جائیگا
وہ دار بلا ہے وکانی انظر الیہ والی مصرعہ ومدفنہ بہا گویا میں دیکھتا ہوں اوسکے
مصیبت جہان گھوڑے سے گرے گا مقتل میں بے غسل و کفن لاشہ پڑا ہے اور ماند خیر تا بہ
قبر میں رکھا گیا وکانی انظر الی السبایا علی اقتاب المطایا میری دھیان میں گذرتا ہے
عورات اہلبیت اسیر ہیں سوار جہاز شتر ہر دیار میں مثال کفار کی تشہیر ہیں وقد اھدی
راس ولدی الحسین الی یزید لعنہ بتحقیق کہ میرے پسر حسین کا سر پیش یزید لیجائینگے ظلم وجفائے
یزید الضال حد وسال میں انتہا پہنچائینگے فواللہ ما ینظر احد الی راس الحسین ویفرح
الا خالف اللہ بین قلبہ ولسانہ وعذبہ اللہ عذابا الیما قسم خدا کی نہیں ہوئیگا
کوئی شخص خوش ہو کر حسین کا سر مگر یہ کہ نفاق پڑیگا دل و زبان میں اوسکی اور اللہ سزا دیگا
بعذاب سخت ثم رجع النبی من سفرہ مغموما مھموما کئیبا حزینا فصعد
المنبر واصعد معہ الحسن والحسین وخطب ووعظ الناس بعد ازان سفر سے
مہموم ومغموم زار و نالان پھرے منبر پر حسنین کو ہمراہ لیکے چڑھے خطبہ پڑھا موعظہ کیا لاکن حزن و

٥٢٨

اونتیسویں مجلس خبار نبی و واقعہ کربلاسی اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

الم ذی دلکو جن لینی ندیا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِ الْحَسَنِ وَيَدَهُ
الْيُسْرَى عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ وَقَالَ بعد ازادای حمد و ثنا ہاتھ فرق پر امام حسن کی رکھا اور دوسرا
جب نازک امام حسین پر دھر کی کہا اَللّٰهُمَّ اِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَهٰذَانِ اَطَائِبُ
عِتْرَتِيْ وَخِيَارُ اُرُوْمَتِيْ وَاَفْضَلُ ذُرِّيَّتِيْ وَمَنْ اُخَلِّفُهُمَا فِيْ اُمَّتِيْ خداوندا بدرستی کہ
محمد بندہ و رسول تیرا عرض کرتا ہی بادل محزون یہ دونو میری عترت سی پاکیزہ خویش و فرزندان
گزیدہ اولاد کی افضل وحید جنکو امت میں سونپتا ہون وَقَدْ اَخْبَرَنِيْ جِبْرَئِيْلُ اَنَّ وَلَدِيْ هٰذَا
مَقْتُوْلٌ بِالسَّمِّ وَالْاٰخَرُ شَهِيْدٌ مُضَرَّجٌ بِالدَّمِ مجکو خبردی جبرئیل نی کہ یہ بیٹا میرا زہر سی مارا جائیگا
اور دوسرا مارا جائیگا شہید ہو کر لہو میں اپنی نہائیگا اَللّٰهُمَّ فَبَارِكْ لَهُ فِيْ قَتْلِهِ وَاجْعَلْهُ مِنْ
سَادَاتِ الشُّهَدَاءِ الٰہی اوسکی مصیبت قتل میں برکت کو بڑہا اور مزید رحمت سی سادات شہدا کا
رتبہ روزی فرما اَللّٰهُمَّ وَلَا تُبَارِكْ فِيْ قَاتِلِهِ وَخَاذِلِهِ وَاَصْلِهٖ حَرَّ نَارِكَ وَاحْشُرْهُ
فِيْ اَسْفَلِ دَرْكِ الْجَحِيْمِ یارب اوسکی قاتل وخاذل کو مراد سی محروم کرنا آتش سوزان میں جلانا
اور حشر کو اسفل درکات جہنم کا مجاور بنانا قَالَ فَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيْلِ راوی کہتا ہے
کلام حضرت کی سماعت سی حاضرین کا شور بکا بلند ہوا چارطرف مسجد ہنگامہ نالہ و فریاد و آہ وزاری
برپا ہوا فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ اَيُّهَا النَّاسُ اَتَبْكُوْنَهٗ وَلَا تَنْصُرُوْنَهٗ پیغمبر نے کہا ایہا الناس میری
ساسنی آج تم وہ حال سنکی روتی ہو کل جب روز مصیبت آئیگا تم کوئی اوسکی نصرت ویاری کو لی

عَنْ جَرْدَاءَ بِنْتِ سَمِيْنٍ عَنْ زَوْجِهَا هَرْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
صِفِّيْنَ کتاب امالی میں جرداء بنت سمین سی روایت کی فَلَمَّا انْصَرَفْنَا نَزَلَ بِكَرْبَلَا فَصَلّٰى
بِهَا الْغَدَاةَ ہنگام بازگشت زمین کربلا پر منزل کی وہان سردار اولیا نی صبح رفقا کا نماز صبح پڑہی
ثُمَّ رَفَعَ اِلَيْهِ مِنْ تُرْبَتِهَا فَشَمَّهَا ثُمَّ قَالَ وَاهًا لَكِ اَيَّتُهَا التُّرْبَةُ لَيُحْشَرَنَّ مِنْكِ

اونیسویں مجلس گذار امیر المومنین کربلا میں اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

اَقْوامٌ یَدْخُلُونَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ پس ہاتھ بڑھا کی زمین سی خاک اوٹھائی سونگھا اور کہا واہ واہ
خوشا مرتبہ ایسی تربت روح افزا کا تجھ میں سی ایک قوم روز حشر اوٹھینگی اور بی حساب جنت میں جاوینگی
فَرَجَعَ هَرْثَمَۃُ اِلیٰ زَوْجَتِہٖ وَکَانَتْ شِیْعَۃً لِعَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُکِ
عَنْ وَلِیِّکِ اَبِی الْحَسَنِ نَزَلَ کَرْبَلَا فَصَلّٰی ہرثمہ فی اپنی گہر جورو کی پاس مراجعت کی وہ بی
دوستدار علی علیہ السلام تہی کہا تیری مولا کی خبر دوں جو سنی سنی کربلا میں جب ابوالحسن اوتری
وہاں نماز پڑہی ثُمَّ رَفَعَ اِلَیْہِ مِنْ تُرْبَتِہَا فَقَالَ وَاهًا لَکِ اَیَّتُہَا التُّرْبَۃُ لَیُحْشَرَنَّ
مِنْکِ اَقْوَامٌ یَدْخُلُونَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ تہوڑی مٹی ہاتھ میں اوٹھائی کہا واہ واہ ای
طینت خوشبو قیامت میں تجھ سی بہت لوگ برانگیختہ ہونگی فرشتہ خوبی پر مثل اہل سنت جاینگی
بغیر حساب وعدہ عذاب کچھ نپائیں قَالَتْ اَیُّہَا الرَّجُلُ فَاِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَمْ یَقُلْ
اِلَّا حَقًّا عورت بولی ای مرد امیر المومنین کوئی حرف بیہودہ نہ کہتی تہی مگر ہمیشہ کلام حق و صدق فرماتی
فَلَمَّا قَدِمَ الْحُسَیْنُ قَالَ هَرْثَمَۃُ کُنْتُ فِی الْبَعْثِ الَّذِیْنَ بَعَثَہُمْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ
زن و شوہر کی باتوں پر مدت گذری تا کہ امام حسین علیہ السلام کی سواری نینوا میں اوتری ہرثمہ
ناقل ہی کہ میں بہی لشکر کی ساتھہ آیا جسکو ابن زیاد نی بہیجا تہا فَلَمَّا رَاَیْتُ الْمَنْزِلَ
وَالشَّجَرَ ذَکَرْتُ الْحَدِیْثَ فَجَلَسْتُ عَلٰی بَعِیْرِیْ ثُمَّ صِرْتُ اِلَی الْحُسَیْنِ جب وہ منزل
شجر کو دیکہا حدیث گذشتہ یاد آئی اونٹ پر بیٹہا اور میں سوار ہوا و سوا اس و اندیشہ تہا امام حسین
علیہ السلام کی طرف چلا فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ اَبِیْہِ فِیْ ذٰلِکَ الْمَنْزِلِ
الَّذِیْ نَزَلَ بِہِ الْحُسَیْنُ خدمت اقدس میں پہنچا سلام کیا اور جو اونکی والد نی فرمایا تہا سنایا
جس جا فرودگاہ امام حسین علیہ السلام تہی وہی ہیں اور خاک سونگہنی کی شرح تمام کہی فَقَالَ مَعَنَا
اَنْتَ اَمْ عَلَیْنَا فَقُلْتُ لَا مَعَکَ وَلَا عَلَیْکَ خَلَّفْتُ صِبْیَۃً اَخَافُ عَلَیْہِمْ عُبَیْدَ اللّٰہِ

اونیسویں مجلس روایت خوشۂ انگور و آرام حسنین علیہما السلام بہ ضمن شہادت علی اکبرؑ

بن زیاد پوچھا تو ہمارا ساتھ دیگا یا آلِ نبی سے حمایت اعدا پر لڑیگا انہوں نے عرض کی جو عبید اللہ سے ہو ان کی طرف سے میرا قبیلہ ہے اور میں یہاں
صبیہ خردسال چھوڑ کی ادہر آیا ہوں فقال فامض حیث لا ترى لنا مقتلا ولا تسمع
لنا صوتا ارشاد کیا پس جلدی چلا جا تاکہ ہمارا نالۂ استغاثہ و فریاد کو نہ سنے قتل ہونا خون میں لوٹنا
سر کا نیزی پر پھرنا نہ دیکھے فو الذی نفس حسین بیده لا یسمع الیوم واعیتنا احد
فلا یعیننا الا اکبه الله لوجهه فی جهنم سبحان اللہ کیا ہی جانِ حسین سے محتاج ہمارا
انعان و داد کو سنکی مدد نکرے گا اللہ اوسی اوٹا کے دوزخ میں ڈالیگا اے اہل عزا سید الشہدا کا
درگاہِ خدا میں بڑا مرتبہ اور درجہ فضیلت ہے خاتم انبیا کو بھی اوس مولا سے انتہا کی الفت اور محبت
کسی بشر کو یہ پایہ قرب و منزلت کا حضورِ الٰہی میں نہیں ملا امام حسین علیہ السلام کی تھوڑی اذیت
رسالت پناہی کو چین نہ لینے دیتا تھا ایک دم اگر اوس روشنی چشم کو نظروں سے اوجہل دیکھتے تو گویا
اپنی آنکھوں میں دنیا کو تاریک سمجھتے ذرا سی تکلیف ہرگاہ اوس پارۂ جگر کی دلکو پہنچتی تو فاطمہ زہرا کی
خاطر شریف میں ہرگز تسکین نہ ہوتی پروردگار کی امام حسین علیہ السلام پر ہر دم ہر طرح کی عنایت
رسولِ مختار اپنی فرطِ محبت سے نور عین کی ہزار مرتبہ ثنا کہتے وہ جانِ جہان علی مرتضیٰ علیہ السلام کے
حیات کا آرام و قرار تھا فاطمہ زہرا کو اوسکی خوشی کا خیال لیل و نہار تھا روی عن سلمان
الفارسی قال اهدی الی النبی قطف من العنب فی غیر اوانه فکان یاکل منه
سلمانِ فارسی کی زبانی روایت ہے اور شرافت و جلالت قدر پر امام حسین علیہ السلام کی دلالت
کہ ایک روز پیغمبر کی حضور میں کوئی شخص آیا غیرِ فصل میں ایک خوشہ انگور کا ہدیہ لایا فقال لی
یا سلمان ائتنی بولدی الحسن والحسین لیاکلا معی من هذا العنب رسولِ خدا نے
طلب میں اپنی میوۂ دل و جان کی بھی ارشاد فرمایا کہ اے سلمان میرے دونو فرزند حسن اور حسین کو
بلا لا تا اس انگور سے کچھ نوش کریں اپنے نانا کے ساتھ کھائیں اور خوش ہوئیں قال سلمان

اونیسویں مجلس روایت خوشہ انگور و ارام حسنین علیہما السلام باغمین شہادت علی اکبر علیہ آخر

الفارسیّ فذہبتُ اطرقُ علیہما منزلَ امہما فلم ارہما فاتیتُ منزلَ اختہما امّ کلثوم فلم ارہما سلمان بیان کرتی ہین کہ اونکی والدہ فاطمہ کی حجرہ مین دونو شاہزادونکو مین تلاش کیا نپایا پھر اونکی ہمشیرہ ام کلثوم کی مکان مین جاکی ڈہونڈہا وہان بہی پتانہ ملا فجئتُ فخبرتُ النبیّ مین ووڑکی خدمت جناب رسالت مین آیا اور باصد امید ویاس ماجرا سنایا فاضطرب ووثب قائما ویقول وا ولداہ وا قرۃ عیناہ من یرشدنی علیہما فلہ علی اللہ الجنّۃ سماعت اس خبر کی پیغمبر کو بہت حزن اور اضطراب ہوا خیر البشر نی بیتابانہ کہڑی ہوکی آہ کا نعرہ مارا گویا فرماتی تہی ای فرزند دلبند جانی ثمر شجر زندگانی نور دیدۂ رسول ثمرۂ سینۂ بتول میری نظرون سی کہان نہان تم ہو تمہاری دوریمین جیکو کیونکر صبر و توان ہو اوس وقت آپکو یارای ضبط باقی نرہا زبان وحی ترجمان سی جمیع اصحاب مین کہا جو کوئی مجہی حسنین کا پتا اور مقام بتا دیگا اوسکو خدا سی جنت خلد مین مکان ملیگا فنزل جبرئیل من السماء وقال یا محمّد علی من ہذا الانزعاج ناگاہ آسمان سی جبرئیل نازل ہوئی پاس جاکی اونہنی کہا یا محمّد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا یہ بیقراری اور نالہ وزاری کسواسطی کرتی ہو کونسا صدمہ پہنچا کہ یون آہ سرد بہرتی ہو فقال علی ولدیّ الحسن والحسین فانی خائفٌ علیہما من کید الیہود فرمایا ای برادر میری لئکو حسنین کی فراق نی بیچین کیا ہی اونکی جان پر کید جماعت یہود کا مجہی خوف ہوا ہی ایسا نہو کہ قوم میری پیاری فرزندونکو ستائین اور حسنین کو صدمہ ایذا و محنت پہنچائین فقال جبرئیل یا محمّد بل خِف علیہما من کید المنافقین فانّ کیدہم اشدّ من کید الیہود جبرئیل نی عرض کی کہ ای حبیب جلیل تم اس اندیشی پر خاطر جمع رکہو بنا فریب و مکر یہی اپنی امت کی منافقین کی دُرتی رہو کہ وہ بہت آزار یہود سی زیادہ ہی اور اونکی ہاتہ سے راہ ایذای اہلبیت کشادہ ہی و اعلم یا محمّد انّ ابنیک الحسن والحسین نائمان فی حدیقۃ ابی الدحداح مین خبر دیتا ہون

اونیسوین مجلس روایت خوشنودی انکو روسے بیلہ حسنینؑ سی فرشتہ کا عفو قصور شہادت علی اکبرؑ

اونسی کہو کہ میری واسطی دعای مغفرت مانگین عطای رحمت اور عفو گناہ کی حق سی شفاعت کرین عَسَی اَنْ یَرْحَمَنِیْ وَیُعِیْدُنِیْ مَلَکًا کَمَا کُنْتُ اَوَّلًا اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ شاید کہ اللہ میری اوپر کرم و رحم فرمائی جیسا اول تھا صورت ملک بنائی مقام قدس کو پہنچائی وہ قادر و مالک توانا سب اشیا کا پیدا کرنیوالا ہی قَالَ فَجَاءَ النَّبِیُّ یُقَبِّلُہُمَا حَتَّی اسْتَیْقَظَا رسول دوسرانی جگر کی فرزندونکو سلامت باکرامت پایا آگی جاکی دونوکو پیار کیا گلی سی لگایا ہر ایک کی جبین و رخسار کی بوسی لیئی یہانتک کہ خواب راحت سی بیدار ہوی فَجَلَسَا عَلٰی رُکْبَتَیِ النَّبِیِّ بعض اصحاب نی حضرت کی پاس شکر و سپاس مین حلقہ باندہا رسول مقبول نی شادمان وہان اجلاس فرمایا امام حسن کو اوٹہا کی دہنی زانو پر بٹہایا اور امام حسین کو بائین طرف آغوش ناز مین لیا فَقَالَ لَہُمَا النَّبِیُّ اُنْظُرَا یَا وَلَدَایَ ہٰذَا مَلَکٌ مِنْ مَلَائِکَۃِ اللہِ الْکَرُوْبِیْنَ قَدْ غَفَلَ عَنْ ذِکْرِ رَبِّہٖ طَرْفَۃَ عَیْنٍ فَجَعَلَہُ اللہُ ہٰکَذَا انواسونکو مزید محبت سی بہت پیار کیا دونو شافع روز جزا یون کہا ای فرزندان دلبند اپنی خادم مسکین کو دیکہو سرگذشت اس فرشتہ امیدوار کرم کی سنو یہ ملائکہ کروبین مین تہا لحظہ بہر عبادت سی غافل ہا قہر جبار نی ایسا کیا جو تمنی اسطرح دیکہا وَاَنَا مُسْتَشْفِعٌ اِلَی اللہِ تَعَالٰی بِکُمَا فَاشْفَعَا لَہٗ مین درگاہ خدا مین تمہاری نام پر اوسکی شفاعت کرتا ہون جدی کی عوض امید بخشایش رکہتا ہون تم بہی پروردگار سی درخواست رحمت کرو تاکہ مراد ملک عفو تقصیر مین پوری ہو فَوَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَاَسْبَغَا الْوُضُوْءَ وَصَلَّیَا رَکْعَتَیْنِ وَقَالَا حسنین علیہما السلام نی وضو کر کی دو رکعت نماز پڑہی قبلہ کی طرف منہ کر کی ہاتھ اوٹہائی دعا مانگی اَللّٰہُمَّ بِحَقِّ جَدِّنَا الْجَلِیْلِ الْحَبِیْبِ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَبِاَبِیْنَا عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی وَبِاُمِّنَا فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ اِلَّا مَا رَدَدْتَہٗ اِلٰی حَالَتِہِ الْاُوْلٰی خداوندا واسطی ہماری نانا سرور کا بابا علی مرتضی والدہ فاطمہ زہرا کی اس فرشتہ عاصی کو ملکوت اول مین پہیر دی یہ ملک مقام

عن عکرمۃ قال جاء الولید بن المغیرۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فقال اقرا علی فقرا علیہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون فقال واللہ ان لہ لحلاوۃ وان علیہ لطلاوۃ وان اعلاہ لمثمر وان اسفلہ لمغدق

انیسویں مجلس روایت خوشۂ انگور و سیب بحسنینؑ سی فرشتہ کا عفو قصور شہادت علی اکبرؑ

قرب و منزلت سابق کو پہنچی تیری فضل و کرم سی ہماری خدمت کا عوض ملی قَالَ فَمَا اسْتَتَمَّ دُعَاؤُهُمَا وَاِذَا بِجِبْرَئِيْلَ قَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِيْ رَهْطٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَبَشَّرَ ذٰلِكَ الْمَلَكَ بِرِضَى اللّٰهِ عَنْهُ وَبِرَدِّهٖ اِلٰى سِيْرَتِهِ الْاُوْلٰى راوی کہتا ہی دعا حسنین کی ابھی تمام نہوئی پائی کہ سواری جبرئیل کی ہمراہ فوج ملایکہ دہوم سی آئی فرشتہ سعادت سرشتہ کو عطای مرتبۂ اول کا مژدہ پہنچایا صورت اور سیرت نورانی سی اوس ملک کی پھر اوٹہایا ثُمَّ اَنَّهُمْ تَعَرَّجُوْا بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ وَهُمْ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى ساری ملایکہ رحمت اوسی ہمراہ لیکی آسمان پر گئی و سبحہ تسبیح او تہلیل خدا مین شاکر ہوی وہ ملک قرب محمود پایا امید وارکا مدعا بر آیا ثُمَّ رَجَعَ جَبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ وَهُوَ مُتَبَسِّمٌ وَقَالَ بعد تہوڑی دیر کی جبرئیل نی بازگشت فرمائی مسکراتی ہوی خدمت پیغمبر مین عرض کی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ذٰلِكَ الْمَلَكَ يَفْتَخِرُ عَلٰى مَلَائِكَةِ السَّبْعِ السَّمَاوَاتِ وَيَقُوْلُ ایرسول خدا وہ فرشتہ سب ملایکہ ہفت آسمان پر فخر کرتا ہی اور بجمیع شرف مباہات سی زبان تقدیس مین کہتا ہی اَللّٰهُمَّ مَنْ مِثْلِيْ وَاَنَا فِيْ شَفَاعَةِ السَّيِّدَيْنِ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ خداوندا میرا مثل و نظیر عزت و حرمت مین کون ہو سکتا ہی کہ محبوب و مقبول سبط مصطفی حسن اور حسین علیہما السلام کی شفاعت سی مرتبہ ملاہی مین ای صاحبان رسم اور حاضران بزم عزا جای غور و انصاف ہی اور ای واقفان رموز نالہ و بکا مقام فکر و حیرت ہی کہ امام حسین علیہ السلام کی مفارقت ایک دم بہی رسول الثقلین کو ناگوار تہی اور اندیشہ و خلل رحمت مین بیقرار تہی باغ اور بوستان مین جا کی استراحت کرنا موجب وسوسہ ہوتا تہا کہ گنبد میں آرام و چین پیغمبر کا باقی نہ تہا حیران ہون اگر روز عاشورا معرکہ کربلا مین وہ ماجرا دیکہتی تو کیا کرتی ہرگاہ جور و جفای امت اشرار سید الشہدا ملاحظہ فرماتی تو کیونکر جیتی رہتی جسد مطہر وہ نازپرورده خیر الوری ہجوم ظلم اعدا مین ناچار تہا بیکسی اور غریبی مین رنج اور الم اوٹہاتا

ابن العاص ما انا في اعناقهم دماء ولا نطالبهم بذحول دم قال فما تريدون منا قال عمرو خالفونا في ديننا و دين ابائنا وسبوا الهتنا وافسدوا شبابنا و فرقوا جماعتنا فدعهم ليجتمع امرنا فقال جعفر ايها الملك خالفناهم لنبي بعثه الله فينا امرنا بخلع الانداد وترك الاستقسام بالازلام وامرنا بالصلوة والزكوة وحرم الظلم والجور وسفك الدماء بغير حلها والزنا والربا والميتة والدم وامر بالعدل و الاحسان وايتاء ذي القربى ونهى عن الفحشاء و المنكر والبغي يعظكم فقال النجاشي بهذا بعث الله

في اعناقنا دماء يطالبونا بها قال لا ام النا عليهم ديون قال عمرو
لا ولي اموال كرام قال سلهم الهم علينا ديون قال الهم
ايها الملك سلهم الهي عبيد لهم قال عمرو
جعفران هولاء يسالوني ان اردكم اليهم فقال
فبعث النجاشي الى جعفر فاحضره فقال يا

اکیسوین مجلس تمہید بکا و رقت شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

اتمام حجت کرتی تھی ایک قوم مین برگزیدہ درگاہ الٰہ ہون وطن سی آوارہ غربت مین بیچارہ اور تباہ ہون پیغمبر برحق کا فرزند پروردگار کی ودیعت ہون علی مرتضیٰ کا دلبند فاطمہ زہرا کی امانت ہون تمہی خانہ خدا سی مہمان بلایا نصرت اور امداد کا قول بھی ایا اب دعوت کی عوض دانہ پانی بند کر دیا قتل کیواسطی تیغ و خنجر ہاتھ مین لیا صد حیف کہ اوس لشکر بیحیا کو مطلق اثر نتھا ہر طرف خونریزی اولاد نبی کا پرا باندھا نا چار مظلوم کربلا نی بھوک پیاس کی صدمات جان ناتوان پر سہی مرگ نوجوانان اہلبیت سی نالان اور گریان رہی ہای ہای وہ کربلا کی میدان مین امام حسین علیہ السلام کا وہ کھڑا ہونا واے وای وہ تین دن پیاسی انصار کار و برو جاکی جان کھونا بدن اقربا پر ہزارون تلوار کی وار چلنا سینہ اور پہلو مین بیشمار بھالون کی انی کا پار گذرنا ہر عزیز کی جسم کو پارہ پارہ خاک اور خون مین دیکھنا پر الٰہی کا دہان ہر زخم سی پیارون کی پینا لاشین برادر اور فرزند خواہر زادہ کی زمین پر پامال کھوڑی اعدا کی اونپر چار طرف گرم جولان دشمنان دین کی طغیان جفا حد سی زیادہ چارہ تسکین اور دفع مصیبت کا انسداد اہل حرم کا دمبدم ہر شہید کی خبر موت پر رقت سی جوش نالہ العطش کا خیمہ مین شیون اور خروش ہماری مولا کبھی میدان کو رن کی نظر کرتی شہادت کا سامنا ہوتا ہر گاہ پیچہا پھر کی حورات غریب الوطن کو ملاحظہ فرماتی اونکا صدمہ جانکنی فزا ہوتا غضبِ بلا مین زاری اہلبیت کا شور جگر خراش تھا ہنگامہ دُور نا چاری پر اپنی دل پاش پاش تھا جس پر نازنین کی تاک شاخ ریحان سی کس رانی کری اوسپر تیر دشمنا سینہ پر تیغ جو سمروپا سمان قدرت کی خدمت مین فرشتہ گردی وسیلہ رضای ربانی تھی اوسکا دہان خشک بوند پانی کو ترسے افسوس امت کی ہدایت پر پیغمبر نے اپنی زندگی مین راحت نپائی اور دنیا سی گذرتی وقت اپنی حرمت اولاد کی نسبت سفارش بہت فرمائی باوجود تاکید محبت فرزند دلبند رسول اللہ کی کیا جور ستم سی پامال کیا اور قرب درگاہ خدا کا اونکی حق مین کسی طور پر یاد نرکھا فقط ملولیت جس نبی زادہ کی

٥٣٦

فاخذہ عمرو بن العاص وکان الذی ... فقال انہا

فعل بہ عمان حیث القاہ فی البحر ... ودخلنا بلادہ وآمن

فادخل الطیب علی النجاشی فقال ... الملک ان من حرمۃ الملک

والکرامہ ایانا اذا دخلنا بلادہ ... فیہ ان لا نغشہ

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

خالق اسقدر کرتا ہو پیارہ جسکی اوپرتہی ہمیرد سبدم دلسی نثار ہو روحِ زہرا یا این حیدر شافع ہر دوسرا
سرورِ گلگون قبا وہ پنجتن کا یادگار شمر نی سو کہا گلا کاٹا ہی اوسس معصوم کا دشتِ کین مین لیگیا
کشتۂ شہِ مظلوم کا ای محبو اس عزاخانی مین جب آو ہم سینہ پیٹو خاک ڈالو سر کی اوپر دسبدم یاد کر
ناظمِ محزون کی تقریر کو ہی ثواب اسمین نہ بہولو ماتمِ شبیر کو

مجلس شہادت شاہِ تشنہ جگر شبیہ بیمثالِ پیغمبر جنابِ علی اکبر رضی اللہ عنہ

مصورانِ جمالِ اندوہ و ملال و نقاشانِ چہرۂ نالہ و ابتہال خامہ گرانِ ورقِ خیالِ محنت و بلا
و شبیہ کشانِ صفحۂ حالِ کربلا کار پردازانِ صورتِ رقت و زاری و پردہ سازانِ جلسۂ مصیبت و
بیقراری آب و رنگِ بیان اور قلمِ آہ و فغان سی خال و خطِ رخسارۂ اخوان یون بناتی ہین کہ جب
مانی اور بہزادِ قدر و قضا نی قامتِ سرو بالا کو طرحِ شہادت سی کہینچا اور مرقعِ اجسامِ زمرۂ آلِ عبا کو
سراپا خاک و خون سی بہرا عن سعد بن ثابت قال فلما لم یبق مع الحسین علیہ السلام
سوی اہل بیتہ سعد ابن ثابت نی کہا کہ جب خانہ اخوان مین سب طفل و جوان و پیر کا نقشہ
مداد تیغ سی کہنچا اور کارخانۂ گلگون قبا مین کوئی شاہ حسین لاثانی جادہ نمائی کی آئینۂ وفا مین نہ رہا
نیرنگِ اوستادِ اجل سی جو عزیز امام حسین علیہ السلام کی پاس باقی تہی ہر ایک نی چاہا کہ میرا حلیہ صورت کا
دوسرون سی پہلی بنی برز علی ابن الحسین الیہم و یکنی ابو الحسن وامہ لیلی بنت ابی
مرۃ بن عروۃ بن مسعود الثقفی اوسوقت ایک امام زادہ بیمثال تختۂ جلال سی نکلا کہ جسکی
عکسِ عارض سی وادی ایمن مین ید بیضا کو نور ملا نام گرام علی ابن الحسین عرف علی اکبر اور ابو الحسن
تہی مادرِ مطہر اونکی لیلی بنت ابی مرۃ ثقفی بانوی ذی قدر تہی وہو یومئذ ابن ثمانی عشرۃ سنۃ
اوسوقت عمر شریف بہی اٹہارہ برس گذری تہی جو دامنِ محبت و ناز مین مان باپ کی پلی تہی

معی قد ارسل حرمتک ... الیہ من طیبک فوض علیہ طیبا
فغضب النجاشی لذلک غضبا شدیدا ... فقتلہ
وقال لا یجوز قتلہ ... ثم قال السحرہ
فاخذوہ ونفخوا فی احلیلہ بالزیبق ... وکان بعد ذلک
مع الوحش ... فی موضع مورد الماء مع الوحش
وکان یعد ... الی ان مات

کرامۃ ثم ازال ... صلی اللہ علیہ والہ قد حاذن قریشا وقد
وقع بینہم صلح فقدم جعفر ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وقد فتح
خیبر وولد لجعفر من اسماء بنت عمیس ... عبد اللہ بن جعفر وولد النجاشی
محمد او سقتہ اسماء من لبنہا وقال ابو طالب
یحض النجاشی علی نصر النبی ... وفیہم ملک الحبش ان محمدا وزیر لموسی و
المسیح ابن مریم ... وکل بامر اللہ یہدی ویعصم

فلا تجعلوا للہ ندا واسلموا فان طریق الحق لیس بمظلم
قال لقد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ عمرو بن امیۃ الضمری
الحافظ باسنادہ عن محمد بن اسحاق ... روی ابو عبد اللہ

ان النجاشی فی شان جعفر بن ابی طالب رض واصحابه وکتب معه کتابا بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی النجاشی الاصحم ملک الحبشة سلام علیک فانی احمد الیک الله الملک القدوس المومن المهیمن واشهد ان عیسی ابن مریم روح الله وکلمته القاها الی مریم البتول الطیبة الحصینة فحملت بعیسی فخلقه من روحه ونفخه کما خلق ادم بیده ونفخه وانی ادعوک الی الله وحده لا شریک له والموالات علی طاعته وان تتبعنی وتؤمن بالذی جاءنی فانی رسول الله وقد بعثت الیکم ابن عمی جعفرا ومعه نفر من المسلمین فاذا جاءک فاقرهم ودع التجبر فانی ادعوک وجنودک الی الله وقد بلغت ونصحت فاقبلوا نصیحتی والسلام علی من اتبع الهدی

اونیسویں مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمتہ

وَكَانَ مِنْ اَصْبَحِ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنِهِمْ خُلْقًا وہ شاہزادہ صباحت رعنائی میں بے نظیر تھا وجاہت صورت اور سیرت زیبائی سے ماہ منیر تھا شعشعہ طلعت سے جہان حسن معمور صفت خلق میں ہمشکل خیر الوریٰ مشہور خوش خصال سعید نام نیکو روش بزرگی سیرت شیرین کلام اوسنے جو علی اکبر نے ہر گاہ پدر بزرگوار کی غریبی اور بیکسی دیکھی دل کی طاقت صبر و قرار جاتی رہی فَاسْتَاذَنَ اَبَاهُ فِي الْقِتَالِ منت و زاری میں سر جھکا کی رکاب والد نامدار پکڑی میدان رزمگاہ جانے کی رخصت حضرت سے مانگی + اے اہل عزا جای رقت ہے حالت تصور میں تصدیق حسرت ہے فرزند کی ہلاکت دیکھنا باپکا دل کسطرح سے رضا ہو تلوار اور برچھی کا پھل کہا نیکا دنا پرورکی واسطی کہونا جگر چھیدا ہوا است کی رفاہ میں پسر کا سر کٹنا پدر کا سامنے دیکھنا یہ امام حسین علیہ السلام کی ذات سے سرانجام ہوا دستور دنیا کہ اگر بیٹا سفر کو جاتا ہے والدین سے اجازت مانگتا ہے اوسکو درد فراق میں تحمل نہیں رہتا ہے دریا سے سرشک جدائی نور دیدہ چشم محبت سے بہتا ہے باوجود امید ملاقات اور سامان حفظ آفات اوسکو سمجھاتی ہیں ہر چند علامات ظاہر میں سفر سے فایدہ ہو تا ہے دوری نہیں لاتی ہیں قربان حوصلہ صبر امام حسین علیہ السلام کہ آنکھوں کی روبرو اسباب مرگ علی اکبر نظر آتا تھا اٹھارہ برس کا پالا ہوا لہو کی ندی میں ڈوبنی کو قدم بڑھاتا تھا فَاَذِنَ لَهٗ شاہ شہید نے معرکہ امتحان میں قربانی فرزند کا صدمہ اوٹھایا مانند حضرت خلیل کار تسلیم و رضا کو رکھ جان پر پہیرا علی اکبر پدر مضطر سے وداعی وداع کی گلی ملکر روتی ہوی سر کٹانی کو طرف رزمگاہ چلی ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ نَظَرَ اٰيِسٍ مِنْهُ وَاَرْخَى الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ عَيْنَيْهِ فَبَكٰى امام حسین علیہ السلام اوس وقت زندگی سے ناامید نظر حسرت سے جانب لخت جگر دیکھتی تہی دل اوڑا جوش محبت سے آنسو نکلی داڑھی مبارک تر ہوی وَرَفَعَ سَبَّابَتَهٗ نَحْوَ السَّمَاءِ فرط قلق نے اور بیتابی صبر و تحمل کو بیتاب کر دیا انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اوٹھا کی اشارہ کیا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ عرض کی خداوندا

ودعاهم رسول الله صلى الله عليه وآله الى الاسلام فامنوا فرجعوا الى النجاشي وفي

حديث جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال للنجاشي

الفصل الخامس في ذكر ما لقي رسول الله صلى الله عليه وآله من اذى المشركين و

انیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

گواہ رہنا کہ تو دیکھتا ہی اس قوم کی جفا کا صدمہ جو ہمپر گذرتا ہی فقد برز الیہم غلام اشبہ
الناس خلقا وخلقا ومنطقا برسولک اہل کوفہ کا جور بیحد سہتا ہی ناچار ان سی
لڑنی کو جاتا ہی ایسا جوان رعنا کہ ساری دنیا مین تیری نبی کا شبیہ بنا ہی صورت اور سیرت رفتار
اور گفتار خلق اور خُلق مین مثال خیر الوری ہی کنا اذا اشتقنا الی نبیک نظرنا الی
وجہہ ہم تیری پیغمبر کی مشتاق زیارت ہوتی تہی علی اکبر کی چہرہ نورانی اور جمال شہرہ آفاق کو
دیکھتی تہی اللہم امنعہم برکات الارض وفرقہم تفریقا خداوندا برکات زمین کو
اس گروہ کی درمیان سی اوٹھالی اور آپسمین انکی جماعت پر شقاوت کو متفرق بنا دی فانہم
دعونا لینصرونا ثم عدوا علینا ویقاتلونا تا بجائیکہ اس طایفہ جفا کار نی
ہماری بلانی کو قاصد اور نامی بہیجی طلب ہدایت مین پی در پی نصرت و یاری کی وعدی کئی
اپنا وطن چہوڑ کی جو اس ملک مین ہم آئی تو سب دشمن ہو گئی قتل کرنی کو ہماری ہجوم لائی اور
جہانداری سی ہاتہہ اوٹہایا دانہ پانی بند کیا سادات کا لہو بہایا ثم صاح الحسین بعمر بن
سعد مالک قطع اللہ رحمک ولا بارک لک فی امرک پہر حضرت نی آواز بلندی سی ابن سعد کو
پکارا حجت خدائی اوسی مشرک سی ارشاد کیا ای عمر تُرا بی شرم اور منکر خدا ہی تو مجہہ غریب سی کیا
چاہتا ہی پروردگار تیری نسل کو قطع کری اور مقصد و مراد مین تجہی برکت نہ دی وسلط علیک
من یذبحک بعدی علی فراشک تیری اوپر اوسکا غلبہ ہو جو انتقام خون سی ہماری ذبح کری
تجہی رخت خواب مین گردن ماری کما قطعت رحمی ولم تحفظ قرابتی من رسول اللہ
جیسا تونی میری عزیزوں کا پاس ملاحظہ نہ کیا اور قرابت کو میری ساتہہ رسول خدا کی بہلا دیا
قصص الانبیا مین لکہا ہی کہ فرزندان یعقوب کا جب ارادہ ہوا ہی کہ یوسف کو باپ کی
دامن الفت مین سی جہڑائین اپنی برادر کو آغوش محبت سی پدر کی دور کرین آپسمین مشورہ کرکر

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

زبانِ عجز و نیاز سے خدمتِ یعقوبؑ مین کہا اندنون صحرای کنعان مین لالہ و ریحان پہولی ہین
سبزہ و آبِ روان کی عجب لطف ہو رہی ہین ہم چاہتی ہین سیر و تماشی کو ایک دن جائین اگر
یوسفؑ کو بہی رخصت دو تو ساتہہ لیجائین حضرت اسرائیل کو طاقتِ فراقِ ایک ساعت تہی
نظارۂ مرغزار و گلگشت کی ہرگز اجازت ندی اخوانِ یوسفؑ نی پدرِ بزرگوار سی مبالغہ و اہتمام کیا
یہانتک کہ دل اونکا تہوڑی دیر کی جدائی مین راضی ہوا یوسفؑ ہمراہِ برادران خورد و نوش کا
سامان لیکی عزت مین سوار ہوئی گہر سی شادمان طرف سیرگاہ اور لالہ زار چلی جناب یعقوبؑ نی
فرطِ محبت سی رفاقت خلف مین بہت راہ طی کی شجرۃ الوداع تک جاکی پسر کو رخصتِ سفر دی
ہنگامِ مشایعت ہر قدم پہ بیقرار ہوتی تہی دردِ فراق سی گلی لگاکی زار و قطار گہڑی روتی تہی اہلِ
جای فکر و تصور ہی اور بنظرِ غور مقامِ تحیر ہی حضرت یعقوبؑ پیغمبر جنہا علمِ نبوت سی جانتی تہی کہ یوسفؑ
زندہ رہینگی اس وقت جاتی ہین تہوڑی مدت مین خوشی اور عزت سی ملینگی ظاہر ہین کوئی اندیشہ
انکا نتہا اندک صدمۂ مفارقت اتنا ناگوار ہوا فریاد و فغان ہی سرگذشت امام حسین علیہ السلام
اور وداع علی اکبر سی زندگی وبالِ جان ہی اوس مصیبت کی ساعت خبر سی کیا حال ہوگا پدر کا
جدائی پسر سی کسقدر ملال ہوا پسر کو تنہائی پہ رسی دہ بہوک پیاس مین تلوار و تیر و نیزہ کہائی کو
جاتا انکو چارون طرف پسر کا سامانِ موت نظر آتا ۔ فقلد من علی نحو القوم راوی کہتا ہی علی اکبر
میدانِ رزمگاہ کو روانہ ہوئی مانندِ آفتابِ نصف النہار عرصۂ نبرد مین جلوہ افزا ہی وَهُوَ
يَرْتَجِزُ وَيَقُولُ اس عبارت کو رجز مین انشا فرمایا اپنا کلام عجب انکی اعدا کو سنایا ۔ أَنَا
عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ نَحْنُ وَبَيْتِ اللّٰهِ أَوْلَى بِالنَّبِيِّ مین علی اکبر ہون فرزند حسین بن
علی علیہما السلام جو مقرب بی نیاز ہین بخدای کعبہ قرابت پیغمبر سی ہم سرفراز ہین وَاللّٰهِ لَا يَحْكُمُ
فِينَا ابْنُ الدَّعِيِّ أَطْعَنُكُمْ بِالرُّمْحِ حَتَّى يَنْثَنِي قسم احد کی ہمپر اولادِ زنا حکومت نہین کرسکتا

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

مین قتل کر ونکا تمکو جنگ دوبارہ ہو جانی سی پہلا فقاتل قتالاً شدیداً وقتل جمعاً
کثیراً سطوت اور دبدبۂ دلاوری سی شور مچا دیا ہیبت تیغ حیدری سی بہادرونکا دم بند کیا
فلم یزل یقاتل حتی ضج الناس من کثرۃ من قتل منہم یکہ و تنہا غازی نی پی در پی ان
کافرون پر حملہ کئی بہت پیادہ اور سوار میمنہ اور میسرہ کی جان سی ہاری کثرت قتال سی وہ شور
پر جان تنگ آیا ہر سمت میدان مین شور الامان اور مرحبا بلند ہوا فروی انہ قتل
علی عطشہ مائۃ وعشرین رجلاً روایت مین وارد ہی کہ باوجود کثرت سپاہ اور ضعف
غلبۂ پیاس کی عرصۂ نبرد کو گلرنگ بنایا اوس شیر بیشۂ وحدت اور نہنگ بحر جلادت نی
ایکسو بیس نابکار کو نار مین پہنچایا ثم رجع الی ابیہ وقد غارت عیناہ فی ام راسہ
وتقلصت شفتاہ کوشش حرب مین علی اکبر شدت تشنگی سی بیتاب ہوی باپ کی
خدمت مین میدان جنگ سی باصد شتاب پہری حرارت جگر سی آنکہین حلقون مین دہنسی
ہوئین گرد و غبار مین عنبرین لٹین اٹی ہوئین پیاس سی لبہای خشک پڑائی ہوی گرمی آفتاب کی شدت سی
رخسارے سنولائی ہوی وقد اصابتہ جراحات کثیرۃ فرق سی پیرون تک زخم کاری لگی تہی
گریبان کہلا عمامہ کی پیچ کہلی تہی جسم کی بہتی ہوی سر تا پا لال ہو رہی جراحات سی تن خستہ چہلنی تہا
صدہا تیر سینہ اور بازو مین دوسا تہی ہر ایک کی اعضا بہی نیزہ و تیغ سی کٹا تہی مظلوم کربلا نی
جب پیاری فرزند کو اس حال تباہ مین دیکہا اپنی جوشش ہائی چشم سی دریای سرشک بہا لبون پر
ہجوم نالہ و آہ دنیا نظرون مین سیاہ جذب الفت سی دلمین صدمہ بڑہا جان کو یارای قرار نرہا اندوہ مین
نرہا جس شخص نی اگر پسر کی درد و الم کو دیکہا ہوگا وہ جانتا ہی ماجرا کیا گذرا کہ کو دکہا پالا ہرگاہ کسی کو دریا
نظر آتی تو البتہ او سپر یہ کیسا کہلا ہی کیسا ہوتا ہی دست شوق پہیلا کی پاس بلایا زینت آغوش کر کی
سینہ سی لگایا فقال یا ابۃ العطش قد قتلنی وثقل الحدید قد اجہدنی فعلی ابن

اونیسویں مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمتہ

فرزندِ ساقیِ کوثر نے کہا ای پدر مجھی غلبۂ پیاس نے قرینِ ہلاکت کیا + لوہیکی ہتیار کا بوجھ تنِ مجروح پر
بہاری ہی گرمی کی شدت سی جان کو دشواری ہی + فَہَلْ اِلٰی شَرْبَۃٍ مِنَ الْمَاءِ مِنْ سَبِیْلٍ اَتَقَوّٰی
بِہَا عَلَی الْاَعْدَاءِ اگر مجھی ایک جامِ آب کہیں سی میسر آتا تو اوسکی پینی سی تسکینِ عطش اور قوت جہاد
اعدا پاتا + فَبَکَی الْحُسَیْنُ وَقَالَ وَاغَوْثَاہُ امام حسین علیہ السلام فی حبّ فرزندِ دلبند کا یہ کلام
جگر خراش سنا حسرت و یاس میں حالِ پرملال پر علی اکبر کی رو دیا + ناچار ہوکی فرمایا + وای غریبی
اور بیدردگاری ہای تیری بیکسی اور حسینی کی دشواری + یَا بُنَیَّ یَعِزُّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ
طَالِبٍ وَعَلَیَّ اَنْ تَدْعُوْھُمْ فَلَا یُجِیْبُوْکَ وَتَسْتَغِیْثُ بِہِمْ فَلَا یُغِیْثُوْکَ ای جانِ پدر
بہت ناگوار ہی مجھی + اور محمد و علی پر کہ تو اونسی استغاثہ کری اور بزرگوں سی تیری مراد پوری نہو سکی
سبکا پیارا ہوکا او پیاسا رہتا ہی یَا بُنَیَّ ھَاتِ لِسَانَکَ فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ فَمَصَّہٗ ای بیٹا
اپنی زبان منہہ میں دی شاید اوسکی سوزِ عطش کچھ کم ہوی پس فرزندِ نازپروردۂ مستمند کو نزدیک بلا یا
گلی سی لگایا اوسکی لسان کو اپنی دہان میں لیکی چوسا چاروں طرف پہرایا بعضِ ناقل کی بیان میں منا
حال سناہی کہ اوسوقت علی اکبر نی آہ کا نعرہ مارا بیتاب ہوکی افسوس کیا ہی باپ سی کہا ای آقا
شدتِ تشنگی اور گرمی کا صدمہ تمپر سوا ہی کہ دہان آپکا اور لبِ مبارک مجہ سی زیادہ سوکہا ہی پس
دیرتک پدر اور پسر حسرت سی روتی رہی نالش امر تسکین میں جان کہوتی تہی وَدَفَعَ اِلَیْہِ
خَاتَمَہٗ وَقَالَ اَمْسِکْہُ فِیْ فِیْکَ ناچار سلیمانِ کربلا نی نالان اور گریان انگشتری اپنی اوتاری
اور شبیہِ خاتمِ انبیا علی اکبر کی منہہ میں دی کہا جانِ بابا اسکو چوسو بلکہ سوزِ عطش کو تہوڑی تخفیف ہو
وَارْجِعْ اِلٰی قِتَالِ عَدُوِّکَ فَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنَّکَ لَا تُمْسِیْ حَتّٰی یَسْقِیَکَ جَدُّکَ بِکَاْسِہِ
الْاَوْفٰی جہادِ اعدا کو پھر جا دمِ تیغ سی جدولِ خون بہا والیسہی خدا سی یہ رات نہیں دیکھو گی
کہ تم جاکی نانا سوکی ہاتہہ سی جامِ آبِ سرد پیوگی شَرْبَۃً لَا تَظْمَاُ بَعْدَھَا اَبَدًا وہ گوارا

اونیسویں مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

پانی کہ پھر کبھی پیاسی نہو گی، ابدًا لذت شیرینی اوسکی نہ بھولگی فَرَجَعَ اِلَی الْقِتَالِ فَلَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی قَتَلَ تَمَامَ الْمِأَتَیْنِ علی اکبر نے دوبارہ پدر مظلوم کی ہاتہوں کو بوسہ دیکر دل اور نالان صحنہ کارزار کو پہونچی ساری لشکر سے دلیرانہ لڑتی رہی تاکہ اسّی نامرد بقیہ دوسو بہی مارے چار طرف سے میمنہ او میسرہ کو برہم کیا سوار اور پیدل کی صف کو دم نہ لینی دیا، وَجَعَلَ یَکُرُّ کَرَّۃً بَعْدَ کَرَّۃٍ مَیْسَرَہ اسد اسد فوج گمراہ پہ حملہ پی درپی کرتی تہی مثال شیر گرسنہ انبوہ روباہ سے لڑتی تہی ہر سمت کی مخالف نزدیک و دور سی وار لگاتی جسم فگار کو علی اکبر کی چور نک بناتی، حَتّٰی رُمِیَ بِسَہْمٍ فَوَقَعَ فِی حَلْقِہٖ فَخَرَقَہٗ اوس حالت میں ایک تیر جفا آیا گردن پر لگا کہ صدمہ پیکان حلق ٹکڑی ہوا گوشت پہٹ گیا وَاَقْبَلَ یَتَقَلَّبُ فِیْ دَمِہٖ وہ شاہزادہ پچہاڑ کہا کی خانہ زین سی زمین پر گرا مانند مرغ نیم بسمل اپنی بدن کی لہو اور خاک میں لوٹتا رہا، ثُمَّ نَادٰی یَا اَبَتَاہُ ھٰذَا جَدِّیْ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ آواز جانگداز سی پکار کی کہا ای بابا راہ خدا میں ہمارا تو کام تمام ہوا نانا رسول خدا بالین پر اپنی تشریف رکہتی ہیں تمکو پیام شوق اور سلام و تحیت کہتی ہیں وَیَقُوْلُ عَجِّلْ بِالْقُدُوْمِ عَلَیْنَا فرماتی ہیں ہماری طرف جلدی قدم بڑہاؤ اسگہڑی انتظار میں کہڑا ہوں پاس آجاؤ وَشَہَقَ شَہْقَۃً فَارَقَ الدُّنْیَا فَمَاتَ پس علی اکبر نی ٹہنڈی سانس بہری اور مرتی دم آخری وقت میں ہچکی لی خاک و خون میں ہاتہ پانو پہیلا دیئی دنیا سی پر حسرت وارمان گذر گئی وَفِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی ثُمَّ ضَرَبَہٗ مُنْقِذُ بْنُ مُرَّۃَ الْعَبْدِیُّ عَلٰی مَفْرَقِ رَاْسِہٖ ضَرْبَۃً صَرَعَتْہُ اور دوسری روایت میں آیا ہی کہ بدن علی اکبر ہر گاہ وفور جراحات سے چور ہوا ہی ناگاہ منقذ ابن مرہ عبدی نی تلوار سر تاجدار پر لگائی کہ اوسکی ضرب سی غش آیا قریب زمین پر شاہزادی نی گردن جہکائی وَضَرَبَہُ النَّاسُ بِاَسْیَافِہِمْ چار سمت کی راہیں گہیر لیں سپاہ نے تلواریں شکرنی ماریں بدن نازنین کی ٹکڑی ہوئی زخموں سی لہو کی پرنالی بہی ثُمَّ اعْتَنَقَ فَرَسَہٗ

الا بالليل ... ويقول ... ولده ذلك ... اخيه ... يحرسونه بالليل والنهار واما بنو المطلب ... وكان من دخل من العرب مكة لا يجسرون ان يبيعوا من بني هاشم شيئا ومن باع منهم شيئا انتهبوا ماله وكان ابو جهل والعاص بن وائل والنضر بن الحارث بن كلدة وعقبة بن ابي معيط يخرجون الى الطرقات التي تدخل مكة فمن رأوه معه ميرة نهوه ان يبيع من بني هاشم شيئا ويحذرونه ان باع شيئا ان ينهبوا ماله وكانت خديجة رضي الله عنها لها مال كثير فانفقته على رسول الله صلى الله عليه وآله في الشعب ولم يدخل في حلف الصحيفة مطعم بن عدي بن نوفل بن عبد مناف وقال هذا ظلم وختموا الصحيفة باربعين خاتما ختمها كل رجل من رؤساء قريش بخاتمه وعلقوها في الكعبة وتابعهم ابو لهب على ذلك وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يخرج في كل موسم فيدور على قبائل العرب فيقول لهم تمنعون لي جانبي حتى اتلو عليكم كتاب ربي وثوابي عليكم الجنة وابو لهب في اثره فيقول لا تقبلوا منه فانه ابن اخي وهو كذاب ساحر فلم يزل هذه حاله فبقوا في الشعب اربع سنين لا يأمنون الا من موسم الى موسم ولا يشترون ولا يبايعون الا في الموسم وكان يقوم بمكة موسمان في كل سنة موسم العمرة في رجب وموسم الحج في ذي الحجة وكان اذا اجتمع اهل الموسم يخرج بنو هاشم من الشعب فيشترون ويبيعون ثم لا يجسر احد منهم ان يخرج الى الموسم الثاني فاصابهم الجهد وبعثت قريش الى ابي طالب ادفع الينا محمدا نقتله ونملكك علينا فقال ابو طالب قصيدته الطويلة اللامية يقول فيها شعر الا ما لقيت القوم لا ...

۵۴۳

یَری عمہ و لما نظی عن دونہ ونقاتل ونبلہ
حتی نصرع دونہ ونذہل عن ابنائنا والحلائل
لعمری لقد کلفت وجدا باحمد واحببتہ
حب الحبیب المواصل وجدت بنفسی دونہ
وحمیتہ ودارت عنہ بالذری والکلاکل
فلا زال للدنیا جمالا لاہلہا وشینا لمن
عاداہ وزین المحافل حلیما رشیدا حازما
غیر طائش یوالی الہ الخلق لیس بماحل
وایدہ رب العباد بنصرہ واظہر دینا حقہ غیر باطل
فلما سمعوا ہذہ القصیدۃ ایئسوا وکان ابو
العاص بن الربیع وہو ختن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ
ہم ہہ ہ
ثم قال
یقدم بالعیر باللیل علیہا البر
وتمر الی باب الشعب فیہا کلہ بنوہاشم
فیاخذہا فیحمل الشعب ...

وقد قطعوا کل العری والوسائل
فہم الم یتعالوا
ان ابننا لا مکذب لدینا ولا یعنی
بقول الاباطل
وابیض یستسقی الغمام بوجہہ
ثمال الیتامی عصمۃ للارامل
یطوف بہ الہلاک من ال ہاشم فہم
عندہ فی نعمۃ وفواضل کذبتم وبیت اللہ

اوصیوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

فَاحْتَمَلَہُ الْفَرَسُ اِلٰی عَسْکَرِ الْاَعْدَاءِ علی اکبر نی باتھو نکو رہوار کی گلی مین حمایل کیا گھوڑا سپاہ
دشمن کیطرف لیکی سوار کو بھاگا اسید نجات پر ہر جانب وہ حیوان جاتا تھا کسی صورت راہِ مفر
اور بچاو نہین پاتا تھا وَقَطَعُوْا بِسُیُوْفِہِمْ اِرْبًا اِرْبًا واویلا اوس جسم صد پاش پر ہر ایک
سوار اور پیادہ وار لگاتا تھا یہان تک کہ جسدِ مطہر کو پارہ پارہ کرڈالا فَلَمَّا بَلَغَتِ الرُّوْحُ
التَّرَاقِیَ قَالَ رَافِعًا صَوْتَہُ جبکہ وہ پیکرِ ناز پرورا نہنداور اوس گل از ہم جدا ہوا بہنی سی لہو کی
زمین پر پارای قرار نہ ہا قریب موت جانِ ناتوان حلقوم تک پہنچی فریادرس شہدا کو پکار کے
علی اکبر نی ندا دی یَا اَبَتَاہُ ھٰذَا جَدِّیْ رَسُوْلُ اللہِ قَدْ سَقَانِیْ بِکَاْسِہِ الْاَوْفٰی شَرْبَۃً
لَا اَظْمَاُ بَعْدَھَا اَبَدًا بابا ای پدر مین جان ودل شہید ہوا سر تمہا کی راہِ خدا مین قربانی ہی پہان جلدی
آکی میری خبر لو نانا جان حضرت زندگی رخصت سی دیکھو نانا رسول خدا بالین پر ابھی آئی ہین ایک جام
آب خوشگوار ہاتھ مین لائی ہین مجھی ایسا سرد پانی پلایا کہ پھر کبھی پیاسا نہونگا وَھُوَ یَقُوْلُ اَلْعَجَلَ
اَلْعَجَلَ فَاِنَّ لَکَ کَاْسًا تَشْرَبُہُ حَتّٰی تَشْرَبَہَا السَّاعَۃَ پیمبر فرماتی ہین جلدی جلدی
آپ آئی تمہاری واسطی کٹورا بھر کر رکھا ہی کہ پیاس بجہائی فَصَاحَ الْحُسَیْنُ وَقَالَ قَتَلَ اللہُ
قَوْمًا قَتَلُوْکَ جبکہ امام حسین علیہ السلام نی صدای غم افزای علی اکبر سنی دل پر دردی آہِ سرد
کھینچی جگر مین الم کی برچھی لگی فرمایا اللہ قتل کری اونکو جن ظالمون نی ستم سی مارا تجھکو مَا اَجْرَاَہُمْ
عَلَی الرَّحْمٰنِ وَعَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی انْتِہَاکِ حُرْمَۃِ الرَّسُوْلِ یا علی بہت ناگوار اور دشوار
گذری تیری مصیبت اوپر خدا و محمد مصطفیٰ کی افسوس ہی اوپر ہتک حرمت رسول کی اور بربادی پر
عترت رسول کی یَا بُنَیَّ عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا ای فرزند بعد تیری مرجانی کی مین زندگی
نہین چاہتا ہون اور سب دنیا کو تلخ وبی مزہ جانتا ہون فَلَمَّا رَاٰہُ الْحُسَیْنُ حَمَلَ عَلَی
الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی فَرَّقَہُمْ عَنْہُ پس امام مظلوم بیتاب ہوکی میدانِ کارزار کو دوڑی بشالِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ ... ابو طالب ... مجتمعون فیہ
فقام ابو طالب فی ... قریش ... فقالوا ... الاسلام ...
... الی ابا طالب ... طالب ... علیہم ... منہم

فقاموا اليه وعظموه وقالوا يا ابا طالب
قد علمنا انك اردت مواصلتنا والرجوع الينا قال
الى جماعتنا وان تسلم ابن اخيك الينا
والله ما جئت لهذا ولكن ابن اخي اخبرني
ولم يكذبني ان الله قد اخبره انه بعث على
صحيفتكم القاطعة دابة الارض فلحست جميع
ما فيها وتركت اسم الله فابعثوا الى صحيفتكم
فان كان حقا فاتقوا الله وارجعوا عما انتم عليه
من الظلم والقطيعة للرحم وان كان باطلا

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

شیرِ غضبناک لشکرِ کین پر حملہ آور ہوی ضربِ تیغ سی مار کی سوار و پیادہ کو عرصۂ نبرد سی ہٹا یا پھر جا
یعقوبِ کربلانی ڈہونڈکی اپنی یوسف کو چاہِ بلامین پایا اوس جوانِ رعنا کا سید الشہدانی عجب
حالِ تباہ دیکھا کسی باپ نی دنیا مین ایسا پُر اندوہ منظر کا ملاحظہ نہین کیا ہوگا باپ کا پیارا سینہ آیا تکا
ستارا زمینِ نشیب مین بیکس و تنہا پڑاہی گہوڑا بالین پر اپنی سوار کی نالہ کرتا اشکبار کہڑاہی بدنِ انور
تلوار اور نیزہ جفا سی سراپا کٹا ہی مثالِ گوسفندِ قربانی خاک پر لہو بہتا ہی جان دینی کو زمین پر تڑپتا
رگڑتی ہین سکراتِ موت مین ہچکیان لیکی سسکتی ہین چہرہ دگرگون ہوا ہی سارا چہرہ خون مین چہپا ہی
آنکہین بند سینہ کہلاہی برچہی کا پہل سینی کی پار نکلا ہی ثم قال یعز علی ابیک ان تستغیث
فلا یغیثک امام حسین روتی ہوی اوتری سر ہانی فرزند کی زمین پر بیٹہی سر اوٹہا کی رخسار
پونچہا چہاتی سی لگا کی ارشاد کیا تیری پدرِ پُر حسرت کو اندوہ گری کہ تو مدد کو بلائی اور وہ فریاد کو نہ پہنچی
اگر اجابت بہی کری تو کچہہ نفع نہ دی سکی یا بُنَیَّ کیف رأیت مصرعک ایجانِ پدر بتا اس جانکاہ
گہڑ ی کہو اپنی مقتل کو کس طرح دیکہا فقال خیر مقتل و خیر مصرع عرض کی راحت کو پہنچا
سعادتِ شہادت کی خاک پر گرنی اور گردن کٹنی مین اچہا پایا ھذا جدی رسول اللہ قد
سقانی وھو یقول عجل الینا یا حبیبی یا علی فقد کنا مشتاقا الیک میری نانا
رسولِ خدا ہی ہین کہڑی ہین سیر و پانی پلا کی یہ کہتی ہین کہ یا علی جلدی میری پاس آؤ تمہاری مشتاق
ہوان کلی سی لگ جاؤ اوس مظلوم نی یہ تقریر تمام کی قدم پر اپنی پدرِ بزرگوار کی جان دی سیّد الشہدا
تنہا مشکل سی لاش بیٹی کی اوٹہا یا وہ بدنِ خاک و خون بہرا ہوا لاش کو دیکہہ لیا گہوڑی پر ڈالی جا
اہلبیت لائی زمین پر لٹاکی بسرشک حسرت بہائی واقبل بفتیانہ وقال احملوا اخاکم فحملوہ
من مصرعہ فجاؤا بہ حتی وضعوہ عند الفسطاط الذی کانوا یقاتلون امامہ
روایت ثانی مین ذکر آیا ہی کہ سید الشہدانی والانِ اہلبیت کو فرمایا تہا اپنی بہائی کو لیجاو

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ السلام اور بیقراری زینب خاتون کے لاشہ پر

پس ہاتھون پر لیا وہ جنازہ دروازۂ خیمہ تک کی روبرو لڑتی تہی وہان رکھہ دیا قَالَ حُمَیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی امْرَاَۃٍ خَرَجَتْ مُسْرِعَۃً کَاَنَّہَا الشَّمْسُ الطَّالِعَۃُ حمید ابن مسلم کہتا ہی کہ یہ ماجرا میری نگاہ مین پہر رہا ہی اوسی وقت خیام امام حسین علیہ السلام مین شور ماتم برپا ہوا شدت غم و الم سی اہل حرم کو ہوش نہ رہا دروازۂ بیت الشرف کا پردہ اوٹہا عرصہ نگاہ مین انبوہ اندوہ بیٹہا ایک بی بی مثال آفتاب بیچ سراپردہ عصمت سی باہر آئی سر برہنہ بیٹے کی لاش علی اکبر پر دوڑی چہاتی سی لگائی تُنَادِیْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَھُوَ یَقُوْلُ یَا حَبِیْبَاہُ وَیَا ثَمَرَۃَ فُؤَادَاہُ یَا نُوْرَ عَیْنَاہُ زمین مین پچہاڑین کہاتی کرتی تہی درد جگر سی فریاد و زاری کرتی تہی اور سر دہر تی روتی کہتی کہ تاب نظارہ نہین ہی واویلاہ وا حسرتا ای نور دیدہ ای ثمر دل رسیدہ ای میری جان کی پیاری بانکی راج دلاری ہای یہ تیری نوجوانی افسوس یہ تشنہ دہانی شبیہ رسول الثقلین خاک مین ملی ابن حسین کی صورت مٹی سی چہپی فَسَئَلْتُ عَنْہَا فَقِیْلَ ھِیَ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ راوی کہتا ہی کہ اوس بی بی کی فرط محبت سی تعجب ہوا ہمراہیون سی اپنی اوسکی نام و نسب کو پوچہا کسینی کہا زینب دختر علی ابن ابی طالب ہی جو عزای علی اکبر مین درد و الم سی مضطر ہی وَجَاءَتْ وَانْکَبَّتْ عَلَیْہِ وہ غمزدہ پہر اور آگی بڑہی برادر زادی کی لاش پر گر پڑی خاک و خون بہری منہ سی منہ ملتی تہی سینہ سی اوسکی چہاتی دلتی فریاد و زاری مین تحاشی تہی پردی کی فکر نہ ہی اسقدر رنج و شور و شین تہی فَجَاءَ الْحُسَیْنُ فَاَخَذَ بِیَدِہَا فَرَدَّہَا اِلَی الْفُسْطَاطِ اس مصیبت میں امام حسین علیہ السلام کی اونکی تسلی کی خاتون محزون کی پاس تسکین کو تشریف لائی بہن کو ہاتہہ پکڑ کی اوٹہایا تسلی دی خیمہ مین پہر پہونچا کی بٹہایا بعضی روایت مین زبان حال سی سنا ہی علمای روضہ خوان نی یہی بیان کیا ہی ام لیلی مادر علی اکبر نی جب لاش پسر خون مین تر دیکہی شدت نالہ و افغان سی بیتاب ہوکی زمین پر گری عورات اہلبیت نی اوسکی گرد حلقہ ماتم باندہا جوش رقت سی گریبان صبر و طاقت کو پارہ کیا کوئی کہتی تہی

بیسویں مجلس نقل حبیب ابن مظاہر و صحابہ با وفا و ذرہ ناچیز اولاد محمد سے وداع سید الشہدا

ہای یہ مثالِ پیمبر دنیا سی مٹی کوئی روتی تھی وای اٹھارہ برس کی کمائی دشتِ غربت مین لٹی حسرت عروسی کی شادی بھی نہ دیکھی افسوس چاند سی تصویر بیجان اور لہو مین غلطان رہی جیتی جلا کی سنایا فاطمہ کبرا مدینہ مین انتظار کرتی ہوگی وہ بیمار وزات وعدہ دیدار مین مرتی ہوگی زینب خاتون عزا دلبر مین روتی تھی سکینہ محزون برادر کی مصیبت پر جان کھوتی تھی ام کلثوم نی فرطِ اندوہ مین شور نوحہ مچایا اہل حرم کو نالہ و خروش مین ہوش نرہا نظم ماؤ لفہ ماتم سی علی اکبر مقتولِ جفا کی کہرام ہوا خیمہ مین شاہ شہدا کی + روتی تھی کھڑی حضرتِ شبیر سے کو + اور بانوی محزون گری لاش پہ جا کی + اوس دشتِ بلا خیز مین فریاد جمی تھی + نالون نی کیا حشر بپا عرش ہلا کی + ناظم یہ عیان ہی کہ مصیبت کی بیان سے دل سینی مین صد چاک ہوی اہلِ عزا کی + اب قطع کر د طولِ سخن حرف دعا پر یارب ہین خوشحال محب آلِ عبا کی

بیسویں مجلس حبیب ابن مظاہر و صحابہ با وفا و ذرہ اور وداع سید الشہدا میں

مرباعی ہی اوسکی دواجہ مرض آدم ہی + جو زخم ہی اوسکی واسطی مرہم ہی + جز اسکی نہین کوئی گنا ہو کا علاج + رونا مرحسین لیکی جب تک دم ہی + رباعی یہ کی قبر میں جو میوی ہی + دنیا کی روشنی ہی ہان دوری ماتم مین حسین کی ہزار اور وکو + یہ نالہ سحر شمع کا نوری ہی + رباعی آنسو نیچ مومن کی لئی غازہ ہی + شیعون کی بحد خلد کا دروازہ ہی + داغ غم شاہ سی ہی تربت خوشبو + یہ پھول خزان مین ہی تر و تازہ ہی + رباعی ناموسِ رسول حق کی والی نرہی + سرپر زینب کی شاہِ عالی نرہی + رومال کو روکی موتیون سی بھر لو تا حشر کی روز ہاتھ خالی نرہی + تمہیدِ بکا و نقل صحابہ با وفا اور وداعِ سید الشہدا علیہ التحیۃ و الثنا اتباعِ خیر الانام کو لازم ہی کہ ایامِ مصیبت اہلبیت کرام کو آلام و اندوہ مین بسر کرین اور محبانِ شافعِ روزِ قیام پر واجب ہی کہ حکایتِ آغاز و انجامِ شاہ تشنہ کام کو سنکر نالہ و آہ کریں اس رسالہ مین فضل خدا سی مرتبہ مجلت ورلا جتنا بڑا تمہاری مولا کو عوضِ مصیبت و ابتلا ہاتھ آیا ہی

من اي ارض انت قال من اهل نينوى
قال له رسول الله صلى الله عليه وآله
من اهل نينوى معه عنب فلما جاءه عداس
الیه غلاماً لهما یدعی عداس وهو نصرانی
عداوتهما لله ولرسوله فلما راياه بعثا
وشيبة فلما راهما كره مكانهما لما يعلم من

بیسویں مجلس شہیدوں کا حرم کبریا سے رخصت اور وداع سید الشہدا

ایسا رحم دنیا و آخرت میں کسی صفی اور وصی نے نہیں پایا ہے کیونکہ جو محنت و بلا معرکہ کربلا میں سید
الشہدا پر گذری ہے ابتدای خلقت آدم سے کسی مخلوقِ اعلیٰ و ادنیٰ نے نہیں کھی + ابن زیاد و یزید نے
خصومتِ دیرینہ و کینۂ سینہ سے جو سلوک عترتِ پیغمبر کے ساتھ کیا ہے اوسکی ایک شمہ کی بیان میں عرصۂ
حشر بھی تھوڑا ہے + نانا کا روضہ ماں کی تربت بھائی کی لحد کو ناچار چھوڑنا + بیماری بیٹی فاطمہ بیمار سے درد
جدائی میں اشکبار منہ موڑنا + گرمی کی فصل میں عیال و اطفال کو ہمراہ لیکر دشت و صحرا کا پھرنا + مدینہ
مکہ وہاں سے عراق تک خوف زدہ پھرنا + ٹھہرنا + زمین دور از آب و آبادی پر خیموں کا برپا ہونا + چند
و شب بچوں کا دہشت سے شور و غل کی گھبرانا + لشکرِ دشمن کا قصدِ ہلاکت سے کربلا میں نرغہ کرنا + عورات
حرم کا بھوکا پیاسا آہ سرد بھرنا + زینب و ام کلثوم کا امام حسین علیہ السلام کو بیکس و ناچار دیکھنا
گوشوں میں منہ ڈھانپ کی بیقرار و گریاں بیٹھنا + سید سجاد کا شدتِ بیماری میں غش ہونا +
اور سراسیمہ اوٹھنا + سکینہ و رقیہ کا خاکپر مچلنا اور غم سے گھٹنا + شبِ شہادت میں ہر ایک انصار کا
باہم ملنا + خدا کی عبادت میں رسول کی محبت سے امام کی مدد کو نکلنا + صبح عاشورا قاسم و عباس و علی اکبر کا
دروازۂ خیمہ پر آنا + آوازِ جانگداز سے پکار کی ماں بہن پھوپھی کو وداع میں گلے لگانا + انہوں کی سامنے
شیرِ شیر دوستان سے جوانان بنی ہاشم کا خاک و خون میں لوٹنا + اہل حرم کی روبرو جسم صد چاک فرزند
برادر کا قتلگاہ میں دم توڑنا + بیبیوں کا ہر لاشہ صد پاش سے ملکے رونا + اوس مصیبت میں مادرِ جوان کا
چھاتی پیٹنا + جان کھونا + قاسم کا ناشاد و نامراد رن میں کلا کٹنا + زوجہ امام حسن علیہ السلام کا پسر کا
صفِ ماتم بچھانا + عباس کی شانوں کا تیغ اعدا سے کٹنا + سرِ اقدس کا گرزِ جفا سے پھٹنا + سقائی حرم کا
پیاسا لقمۂ تیر گرنا + امام حسین علیہ السلام کا مرگِ برادر میں کمر پکڑے پھرنا + اٹھارہ برس کی علی اکبر کی
اور جانسے پیاری بہن سنان ظالم و دغا کھانی + علی اصغر کا پیاس میں غش ہونا + حلق کا اوس بچے کی تیر
سے ڈوبنا + ایسی حاضرین مجلس پر + کون سنگدل ہوگا جو ماجرای کربلا کو سنیگا اور یکسی سید الشہدا

فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله
من مدينة الرجل الصالح يونس بن متى
فقال له عداس وما يدريك من يونس
بن متى فقال له رسول الله وكان
لا يحقر احدا ان يبلغه رسالة ربه انا
رسول الله والله تعالى اخبرني خبر يونس
بن متى فلما اخبره بما اوحى الله اليه
من شان يونس بن متى خر عداس ساجدا
لرسول الله صلى الله عليه وآله
وجعل يقبل قدميه
فلما بصر عتبة وشيبة ما يصنع غلامهما

ان یخضر واجادی فیکون ذلک سنة
فوجه الی رسول الله صلی الله علیه واله
فاخبره وکان رسول الله صلی الله علیه
واله فی الشعب ثم اختفیا مع زید فقال
له انت سهل بن عمرو فقالا ان یجیر
حتی اطوف بالبیت واسعی

بیسوین مجلس ذکر حبیب بن مظاہر وصحابہ بیوفا اور حسرم سی وداع سید الشہدا

نوحہ و بکا نکر یگا آگ مین پڑی وہ جی کہ حسین علیہ السلام کی سوزِ غم سی جلی خاک مین ملی ایسی آنکھہ جسکا نہو
اونکی ماتم پہ نہ نکلی پانی مین ڈوبی جو سیراب تشنگی مولا کو بھولی ہوا مین برباد ہوی بستی جسمین سامان
عزای امام کا نہ ہیلی نظر لمولفہ ای مومنو اب نالہ و فغان یاد کرو تم آقا کی مصیبت کو ذرا یاد کرو تم
احمد کا نواسہ اسد اللہ کا پیارا بیجرم و خطا دشت مین ہی گیا مارا کٹہنا سرِ شبیر کا اور شدت و ہاں
خنجر کی روانی سی دیا شمر نی پانی نہ رانی جسی نازسی پالا ہو وہ بیکس آلودہ بخون ریت پہ عریان ہی مسیر
اللہ تو خاطر کری ہر آن مین اوسکی پامال کرین اشش کو میدان مین اوسکی مروی اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ کَانَ یَوْمًا مَعَ جَمَاعَةٍ مَارًّا فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ وَاِذَا هُمْ بِصِبْیَانٍ یَلْعَبُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ
الطَّرِیْقِ کتاب مین بحار کی لکہا ہی ایک دن رسو لخدا نی رفقای صحابہ کی ساتھہ راہ سی گذر فرمایا
ناگاہ جمیع اطفال کو اوس طریق مین کہیلتا پایا فَجَلَسَ النَّبِیُّ عِنْدَ صَبِیٍّ مِنْهُمْ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ
مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَیُلَاطِفُهٗ حضرت اونمین ایک خردسال کی پاس بیٹہی مہربانی سی دو میان
دو چشم کی بوسی لی ثُمَّ اَقْعَدَهٗ عَلٰی حِجْرِهٖ وَکَانَ یُکْثِرُ تَقْبِیْلَهٗ پہر اوسی اوٹہا کی اپنی گود مین لیا
بہت منہ چوما اور پیار کیا فَسُئِلَ عَنْ عِلَّةِ ذٰلِکَ رفقا کو اس فعل پر تعجب ہوا باعث کو خیر البریٰ
پوچہا فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اِنِّیْ رَاَیْتُ هٰذَا الصَّبِیَّ یَوْمًا یَلْعَبُ مَعَ الْحُسَیْنِ
مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی نی جواب دیا ایک دن یہی لڑکا حسین کی ساتھہ کہیل رہا تہا وَرَاَیْتُهٗ یَرْفَعُ التُّرَابَ
مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْهِ وَیَمْسَحُ بِهٖ وَجْهَهٗ وَعَیْنَیْهِ دیکہا مینی کہ خاک زیر قدم حسین اوٹہاتا
نہ بدالفت سی منہہ پر ملتا آنکہو مین لگاتا ہی فَاَنَا اُحِبُّهٗ لِحُبِّهٖ لِوَلَدِیَ الْحُسَیْنِ مین اسلئی
اسی دوست رکہتا ہون کہ حسین کا محب اور مخلص پاتا ہون وَلَقَدْ اَخْبَرَنِیْ جَبْرَئِیْلُ اَنَّهٗ یَکُوْنُ
مِنْ اَنْصَارِهٖ فِیْ وَقْعَةِ کَرْبَلَا جبرئیل ایک دفعہ مجہسی کہا یہ لڑکا واقعہ کربلا مین روز عاشور
سید الشہدا کا ناصر و معین رہیگا سید پر اوپر اپنی جان فدا کریگا وَمِنْ جُمْلَةِ الْکُوْا شِفِ اللّٰہ

بیسوین مجلس ذکر حبیب بن مظاہر وصحابہ بیوفا اور حرم سی وداع سید الشہدا

عَلیٰ ذٰلِکَ کَوْنَ مَدْفَنِہٖ فِیْ مَوْضِعٍ مُسْتَقِلٍّ عِنْدَ بَابِ الْاِذْنِ فَاِنَّہٗ یَزُوْرُہُ الزَّائِرُ مَرَّۃً جَدِیْدَۃً فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قرائن بیان سے علما کی ظاہر ہوا کہ وہ صحبی حبیب بن مظاہر تھا اس جملہ پر دلیل کاشف مکنون ہی کہ وہ فدیہ شبیر در بقعہ ملایک مطاف پر جدا مدفون ہی باب اذن پر جو زائر آتی جاتی ہین اوس قبر کو اول نذر سلام پہنچاتی ہین مِنْ اِکْسِیْرِ الْعِبَادَاتِ اِنَّ حَبِیْبَ بْنَ مَظَاہِرٍ بَعْدَ الْعِتْرَۃِ النَّبَوِیَّۃِ ہُوَ اَفْضَلُ الْاَصْحَابِ وَالْاَنْصَارِ فَمِمَّا یُعْطِیْ فَضْلَہٗ وَشَرَفَہٗ مُضَافًا اِلیٰ مَا سَبَقَ ہُوَ مَا رُوِیَ کتاب اکسیر العبادات مین مولفہ ملا آقا دربندی کی مرقوم پایا ہی کہ خدا نی حبیب کو مرتبہ فضل وشرف بعد عترت نبویہ ساری صحابہ وانصار سی زیادہ عطا کیا جیسا کہ روایت مین آیا ہی اِنَّ حَبِیْبَ ابْنَ مَظَاہِرٍ کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ وَاقِفًا فِیْ سُوْقِ الْکُوْفَۃِ عِنْدَ عَطَّارٍ یَشْتَرِیْ صِبْغًا لِکَرِیْمَتِہٖ ایکدن حبیب ابن مظاہر دوکان عطار پر بازار کوفہ مین کہڑی تہی وسمہ خضاب محاسن کی لئی خرید رہی تہی فَمَرَّ عَلَیْہِ مُسْلِمُ بْنُ عَوْسَجَۃَ فَالْتَفَتَ حَبِیْبٌ اِلَیْہِ وَقَالَ یَا اَخِیْ یَا مُسْلِمُ اِنِّیْ اَرَی اَہْلَ الْکُوْفَۃِ یَجْمَعُوْنَ الْخَیْلَ وَالْاَسْلِحَۃَ پس اوکی طرف سی مسلم بن عوسجہ گذری حبیب نے پوچھا ای برادر انہون اہل کوفہ لشکر اور اسلحہ فراہم کرتی ہین کیا سبب ہے فَبَکیٰ مُسْلِمٌ فَقَالَ یَا حَبِیْبُ اِنَّ اَہْلَ الْکُوْفَۃِ صَمَّمُوْا عَلیٰ قِتَالِ ابْنِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم مسلم رونی لگی اور کہا ای حبیب مردم کوفہ فرزند بنت رسول خدا کی مارنی پر عازم ہین فَبَکیٰ حَبِیْبٌ وَرَمَی الصِّبْغَ مِنْ یَدَیْہِ وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا تُصْبَغُ ہٰذِہٖ اِلَّا مِنْ دَمِ مَنْحَرِیْ دُوْنَ الْحُسَیْنِ اس کلام سی حبیب نے رقت کی وسمہ ہاتہ سی پہینکدیا بولی واللہ اس ریش کو اب خضاب کرونگا الا اپنی گلی کی لہو سی اور امام حسین علیہ السلام کی روبرو حمایت پر لڑونگا وَلَمَّا اَقْبَلَ الْحُسَیْنُ فِیْ مَسِیْرِہٖ اِلَی الْکُوْفَۃِ اِلیٰ اَرْضٍ وَخَیَّمَ فِیْ وَادٍ مِنْہَا فَعَلِمَ بِقَتْلِ ابْنِ عَمِّہٖ مُسْلِمِ بْنِ عَقِیْلٍ وَاَنَّ اَہْلَ الْکُوْفَۃِ غَدَرُوْا واجب امام حسین علیہ السلام ایک منزل قریب کوفہ وارد

۵۵۰

تحیۃ اہل الجنۃ السلام علیکم فقال له
اسعد ان عہدك بہذا الغریب الی ما
تدعو یا محمد قال الی شہادۃ ان لا الہ الا الله وانی رسول الله وادعوکم الی ان لا تشرکوا
به شیئا وبالوالدین احسانا ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاهم
ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن
ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق ذلکم وصاکم به لعلکم تعقلون ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی هی احسن حتی یبلغ اشده واوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا نکلف نفسا الا وسعها واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی وبعهد الله اوفوا ذلکم وصاکم به لعلکم تذکرون فلما سمع اسعد هذا قال له اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله یا رسول الله بابی انت وامی انا من اهل یثرب من الخزرج وبیننا وبین اخوتنا من الاوس حبال مقطوعة

بیسوین مجلس ذکر حبیب بن مظاہر وصحابہ باوفا اور حرم سے وداع الشہدا

ہوی دشت بلا مین حسین بر پا کیی قتل برادر عم زاد مسلم بن عقیل اور مکر و فریب اہل کوفہ کی خبر پائی وکان

قَدْ عَقَدَ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ رَایَۃً ثُمَّ اَمَرَ جَمْعًا بِاَنْ یَحْمِلَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ رَایَۃً مِنْهَا

حضرت نی بارہ نشان حسب ترتیب دیکی صحابہ کو بلایا فرمایا ہر ایک اس علم کو ہاتھہ مین اوٹھالو

مگر ایک نشان رہنی دو فَاَتَوْا اِلَیْهِ اَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا لَهٗ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ دَعْنَا

نَرْتَحِلْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ اوسوقت سب ہمراہی جمع ہوی اونہی عرض کی یا ابن رسول اللہ

اجازت دو کہ یہان کی زمین پرآفت سی کہین اور چلین فَقَالَ لَهُمْ صَبْرًا حَتّٰی یَاْتِیَ اِلَیْنَا

مَنْ یَحْمِلُ هٰذِهِ الرَّایَۃَ الْاُخْرٰی جواب یا صبر کرو تاکہ اس رایت باقی کا حامل ہماری پاس

آجاوی فَقَالَ لَهٗ بَعْضُهُمْ سَیِّدِیْ تَفَضَّلْ عَلَیَّ بِحَمْلِهَا فَجَزَاهُ الْحُسَیْنُ خَیْرًا وَ قَالَ

یَاْتِیْ اِلَیْهَا صَاحِبُهَا بعض انصار نی چاہا کہ یہ پرچم فضل و کرم اوٹھانی کی لیی ہمکو عطا ہو امام حسین

علیہ السلام نی جزای خیر کی دعا دی اور کہا قریب ہی اسکا حق دار ہی آپکا علم باقیماندہ کو پائیگا+

ثُمَّ کَتَبَ کِتَابًا نُسْخَتُهٗ کَذَا مِنَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اِلَی الرَّجُلِ الْفَقِیْهِ

حَبِیْبِ بْنِ مَظَاهِرٍ اَمَّا بَعْدُ یَا حَبِیْبُ فَاَنْتَ تَعْلَمُ قَرَابَتَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

وَاَنْتَ اَعْرَفُ بِنَا مِنْ غَیْرِكَ پہر نامہ لکہا جسکا مضمون یہ تہا خط ہی حسین ابن علی ابن ابی طالب

کیطرفسی مرد فقیہ حبیب ابن مظاہر کی نام اما بعد تو جانتا ہی قرابت ہماری ساتہہ رسولخدا کی اور

حقیقت کا غیرون سی زیادہ شناسا ہی+ وَاَنْتَ ذُوْ شِیْمَۃٍ وَغَیْرَۃٍ فَلَا تَبْخَلْ عَلَیْنَا

بِنَفْسِكَ یُجَازِیْكَ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور تو صاحب غیرت و کرم و حمیت ہی

پس ہرگز اپنی جان کو ہماری نصرت و یاری مین دریغ نکرنا کہ تا روز قیامت جد بزرگوار بہی

جزای خیر دین ثُمَّ اَرْسَلَهٗ اِلٰی حَبِیْبٍ قَالَ وَکَانَ حَبِیْبٌ جَالِسًا مَعَ زَوْجَتِهٖ وَ

بَیْنَ اَیْدِیْهِمَا طَعَامٌ یَاْکُلَانِ اوسی فرمان کو بدست قاصد حبیب کے پاس بہیجا راوی ناقل ہی

551

لنا امرنا فیك والله یا رسول الله لقد کنا نسمع من الیهود خبرك ویبشروننا بمخرجك ویخبروننا بصفتك وارجوا ان یکون دارنا دار هجرتك عندنا فقد اعلمنا الیهود ذلك فالحمد لله الذی ساقنی الیك والله ما جئت الا لنطلب الحلف علی قومنا وقد اتانا الله بافضل مما اتیت له ثم اقبل علی ذکوان فقال له اسعد هذا رسول الله الذی کانت الیهود تبشرنا به وتخبرنا بصفته فهلم فاسلم فاسلم ذکوان ثم قالا یا رسول الله ابعث معنا رجلا یعلمنا القرآن ویدعو الناس الی امرك فقال رسول الله صلی الله علیه وآله لمصعب بن عمیر وکان فتی حدثا مترفا بین ابویه یکرمانه ویفضلانه علی

بیسویں مجلس فی ذکر حبیب بن مظاہر کربلا میں آنا اور المحرم سی و داع سید الشہدا

ابن مظاہر ہمراہ زوجہ تناول طعام کی مشغول تھی اِذْ غَصَّتْ زَوْجَتُہٗ فِی الطَّعَامِ فَقَالَتْ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ یَا حَبِیْبُ اَلسَّاعَۃَ یَرِدُ عَلَیْنَا کِتَابٌ ناگاہ بی بی کی حلق میں نوالہ اٹکا بولی اللہ اکبر
اسدم کہیں سی نامہ و پیام آئیگا + فَبَیْنَا ھُمْ فِی الْکَلَامِ وَاِذَا بِطَارِقٍ یَطْرُقُ الْبَابَ
یہ باتیں کرتی تھی کہ یکایک دروازہ پر کسینی دستک دی + فَخَرَجَ اِلَیْہِ حَبِیْبٌ فَقَالَ
مَنِ الطَّارِقُ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ الْحُسَیْنِ اِلَیْکَ حبیب گھر سی باہر نکلا پوچھا دستک
دہندہ کون کرتا ہی جواب دیا میں امام حسین علیہ السلام کا بھیجا ہوا تمہاری پاس آیا ہوں +
فَقَالَ حَبِیْبٌ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَقَدْ صَدَقَتِ الْحُرَّۃُ بِمَقَالِہَا حبیب نی کہا جل جلالہ سچ ہوا
قول حرہ یعنی زن کا ثُمَّ نَاوَلَہُ الْکِتَابَ فَفَضَّہٗ وَقَرَاَہٗ وَکَانَ حَبِیْبٌ یُرِیْدُ اَنْ
یَکْتُمَ اَمْرَہٗ عَلٰی عَشِیْرَتِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ لِئَلَّا یَعْلَمَ بِہٖ اَحَدٌ خَوْفًا مِنِ ابْنِ زِیَادٍ قاصد نی
نامہ دیا حبیب نی لیکر کہولا اور پڑہا چاہا کہ یہ امر پوشیدہ رہی کسی قوم و قبیلہ و بنی اعمام پر کہلی
اسواسطی کہ ابن زیاد سی خوف کرتا تھا + فَبَیْنَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذَا اَقْبَلُوْا بَنُوْ عَمِّہٖ اِلَیْہِ فَسَلَّمُوْا
عَلَیْہِ فَرَدَّ عَلَیْہِمُ السَّلَامَ یہ اس فکر میں تھا کہ دفعۃً چچا کی بیٹی آئی سلام کیا حبیب نی جواب دیا
وَقَالُوْا لَہٗ یَا حَبِیْبُ سَمِعْنَا اَنَّکَ تُرِیْدُ الْخُرُوْجَ لِنُصْرَۃِ الْحُسَیْنِ وَاِنَّا لَا نُخَلِّیْکَ
یَا اَنَا وَالدُّخُوْلَ بَیْنَ السَّلَاطِیْنِ اون سب نی کہا ای برادر سنا ہی کہ ارادہ رکہتی ہو امام
علیہ السلام کی امداد کی واسطی جاتی ہو لہذا تمکو چہوڑینگی نہیں امور سلاطین میں دخل دینی کیا واسطہ
فَاَخْفٰی ذٰلِکَ عَلَیْہِمْ فَرَجَعُوْا عَنْہُ حبیب نی اونسی راز چھپایا وہ جواب موافق مرضی پاکی چلی گئی
وَسَمِعَتْ زَوْجَتُہٗ فَقَالَتْ لَہٗ یَا حَبِیْبُ کَاَنَّکَ کَارِہٌ لِلْخُرُوْجِ لِنُصْرَۃِ الْحُسَیْنِ
فَاَرَادَ اَنْ لَا یُخْبِرَھَا فَقَالَ لَہَا نَعَمْ اوسکی جورو نی یہ ماجرا سنا پوچھا ای حبیب گویا تم جانا
چھپاتی ہو امام حسین علیہ السلام کی پاس جانی سی اوسنی چاہا بی بی کو خبر نہو مصلحتًا کہا کہ ہاں ہی

کثیر بن عبد الله المدینة ومعهما مصعب بن عمیر

والہ فی الشعب حتی تغیر لونہ واصابہ الجہد

بیسویں مجلس تذکرۂ حبیب بن مظاہر وصحابہ بیوفا اور حرم سی وداع السیّد الشہید

ارادہ ہی فبکت وقالت اذا ألیق لَأَ سلك هٰذِهِ الْمِقْنَعَةُ اَنَسِيْتَ كَلَامَ جَدِّهِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ حَقِّهِ وَاَخِيْهِ وَلَدَاىَ هٰذَانِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُمَا

اِمَامَانِ اِنْ قَامَا وَاِنْ قَعَدَا وہ مومنہ اس کلام سی رونی لگی طعنہ دیا تیری سر کی لائق

یہ مقنعہ ہی آیا فراموش کیا تونی قول اونکی جد کا جو حسینؑ کی حق مین فرمایا ہی کہ سادات جوانان

جنان ہین اور امام راہ نما ہین امر امامت پر قیام کرین یا گوشہ نشین رہین وَهٰذَا رَسُوْلُهُ اَتٰى

اِلَيْكَ وَيَسْتَعِيْنُ بِكَ وَاَنْتَ لَمْ تُجِبْهُ یہ فرستادہ اونکا تیری پاس آیا اور مدد کوبلاتا

تو انکار کرتا بہانہ لاتا ہی فَلَمَّا عَرَفَ مِنْهَا حَقِيْقَةَ الْاَمْرِ قَالَ لَهَا اِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكِ مِنْ

بَعْدِيْ حبیبؔ نی جب حقیقت امر کو پہچانا سمجھایا ای بی بی مجھی یہ اندیشہ ہی کہ جب مین مارا جاؤ

تو خاک اوڑاتی پھری فَقَالَتْ دَعْنِيْ اٰكُلِ التُّرَابَ وَلَا تَتْرُكْ نُصْرَةَ الْحُسَيْنِ فَجَزَاهَا

خَيْرًا عورت بولی رہنی دی مجھی تا مٹی مین ملون لاکن تو نصرت امام حسین علیہ السّلام کو ترک کر

شوہر نی جورو کو خطاب کیا جزای خیر ہو اسہ سی تجکو ثُمَّ قَالَتْ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةٌ فَقَالَ وَمَا هِيَ

قَالَتْ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبُ اِذَا اَقْبَلْتَ عَلَيْهِ فَقَبِّلْ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ نِيَابَةً

عَنِّيْ وَاَقْرِاْهُ مِنِّي السَّلَامَ پھر خاوند سی زوجہ نی کہا مین ایک حاجت رکھتی ہون پوچھا وہ

کیا ہی درخواست کی جب خدمت اقدس مین پہنچنا میری طرف سی سلام کرنا دست و پای امام

بوسہ لینا فَقَالَ لَهَا حُبًّا وَكَرَامَةً حبیبؔ نی اقرار کیا کہ آنکھون سی یہ خدمت بجا لاونگا ثُمَّ اَقْبَلَ

عَلٰى جَوَادِهٖ وَشَدَّ شَدًّا وَثِيْقًا وَقَالَ لِعَبْدِهٖ خُذْهُ وَامْضِ بِهٖ وَلَا يَعْلَمُ بِكَ اَحَدٌ

وَانْتَظِرْنِيْ فِي الْمَكَانِ الْفُلَانِيْ پس حبیبؔ اپنی گھوڑی کی پاس ائی ساز و زین سی کسنی لگی غلام کو کہا

زنہار کوئی خبر نہو فلانی مقام پر اسی لیجا کی میرا انتظار کرنا فَاَخَذَهُ الْعَبْدُ وَمَضٰى بِهٖ وَبَقِيَ

يَنْتَظِرُ قُدُوْمَ سَيِّدِهٖ غلام رہوار کو لیکی جہان حبیبؔ نی بتایا تہا گیا وہان اوسکی آنیکا منتظر ا

اكمنا بذلك وهو الذي كانت اليهود تخبرنا

به فما بقي دار من دور بني عمرو بن عوف

في ذلك اليوم الا وفيها مسلم او مسلمة

فوصل مصعب بن عمير اليه وقال له اظهر

[illegible] وادع الناس علانية وشاع الاسلام

بیسویں مجلس تذکرہ حبیب بن مظاہر و صحابہ با وفا و جدہم سی وداع سید الشہدا

ثم ان حبیبا ودع زوجته وخرج مختفیا کانه ماض الی ضیعة له

خوفا من اهل الکوفة بعد ازان ابن الخانہ کو ابن مظاہر نی وداع کیا خوف اہل کوفہ سی مخفی یون

چلا گویا اپنی ملک مین جاتا ہی فاستبطأ الغلام واقبل علی الجواد وکان قدامه

علف یاکل منه جب غلام اسپ سواری لیکی جای موعود پر پہنچا روبرو جو گھانس لگی تہی

مرکب اوسی کہاتا رہا فجعل الغلام یخاطبه ویقول له یا جواد ان لم یات صاحبك

لاعلون ظهرك وامضی بك الی نصرة الحسین وہ غلام گھوڑی سی مخاطب ہوکر

بولا ای صبا قدم اگر تیرا مالک نہ ایگا تو مین سوار ہوکی یاری امام حسین علیہ السلام کو جاون گا

فلما سمع الجواد خطاب الغلام له جعل یبکی ودموعه تجری علی خدیه ومنع

عن الاکل جب مرکب نی خطاب غلام سنا رونی لگا آنسو منہہ پر بہی چرنا چہوڑا فبینما هو

کذلك فاذا بحبیب قد اقبل فسمع خطابه وصفق باحدی یدیه علی الاخری

اس حال مین ناگاہ حبیب آیا غلام کی باتین سنکی ہاتہہ پر ہاتہہ مارا وقال بابی انت وامی

یا ابن رسول الله العبید یتمنون نصرتك فکیف الاحرار پکارا یا اباعبداللہ

میری مان باپ تمپر فدا غلام ہونکو تمنا ہی تمہاری رفاقت وامداد کی پھر کیونکر ہم آزاد ہونگی آرزو نہو

ثم قال لعبده انت حر لوجه الله فبکی الغلام وقال یا سیدی والله لا ترکتك

حتی امضی معك وانصر الحسین ابن بنت رسول الله واقتل بین یدیه

پھر اپنی عبد سی کہا تو آزاد ہی راہ خدا مین چلا جا وہ رویا اور بولا ای آقا ہرگز تمسی جدا ہونگا ساتہہ ہو نگا

نصرت ابن بنت رسول کرونگا اوسکی روبرو مارا جاونگا جزاه خیرا فسار حبیب خادم کو جزای خیر کی

دعا دی اور دشت کربلا کی راہ لی فبینما الحسین واصحابه فی الکلام واذا هم بغبرة

ثائرة فالتفت الامام وقال لهم ان صاحب هذه الرایة قد اقبل راوی کہتا ہی

بیسوین مجلس تذکرہ حبیب بن مظاہر اور امام کا بہتر اصحاب ہی وہ روز کربلا اور جرم شہادت الشہدا

کہ ہنوز جناب امام حسین علیہ السلام اور حبیب ابن مظاہر ہین صحابہ مشغول کلام تھی کہ ناگاہ جانب
صحرا غبار اوٹھا حضرت نی متوجہ ہوکر دیکھا اور کہا لو وہ صاحب اس رایت کا آپہنچا فلما
صار حبیب قریبا من الامام المظلوم جل عن جوادہ وجعل یقبل الارض بین
یدیہ و ھو یبکی جب حبیب امام علیہ السلام کی قریب ہوا سواری سی اوترا زمین ادب کو
حضور ہو امین چوما اور خوب رویا فسلم علی الامام واصحابہ فردوا بہت عقیدت سی
حضرت اور صحابہ کرام پر سلام کیا سب نے خوش ہوکی جواب اکرام دیا اور مرحبا کہا فسمعت
زینب بنت امیر المومنین فقالت من ہذہ الرجل الذی قد اقبل خیر
نصیری خاص کی جو بنت امیر المومنین زینب نی سنی پوچھا کون مرد عجب آیا ہی فقیل لہا
حبیب بن مظاہر فقالت اقرؤہ منی السلام عرض کی کسینی کہ حبیب ابن مظاہر ما حضر ہوا
فرمایا میرا سلام اوسکو کہنا اور دعا دینا فلما بلغوا سلامہا لطم علی وجہہ وحثی
التراب علی راسہ وقال انا من اکون حتی تسلم علی بنت امیر المومنین
جب سلام و پیام بنت خیر الانام کا حبیب نے سنا اپنی منہ پر طمانچی ماری خاک سرمین ڈالی اور بولا
مین کون ہون جو دختر امیر المومنین سلام ارشاد کری من بحار الانوار وقال المسعودی
فی کتاب مروج الذہب فعدل الحسین الی کربلا وھو فی مقدار الف فارس
من اہل بیتہ واصحابہ ونحو مائۃ راجل جلد عاشر بحار مین لکہا ہی کہ مسعودی نی کتاب
مروج الذہب مین کہا ہی امام حسین علیہ السلام وارد کربلا ہوی ساتہہ اونکی ہزار سوار اہلبیت اصحاب
او سو پیادی تہی فلم یزل یقاتل حتی قتل وتولی قتلہ من اہل الکوفۃ خاصۃ لم یحضرہم
شامی صبح عاشورا سی وہ بزرگوار لڑتی رہی عصر تک سب درجہ شہادت کو پہنچی قاتل اونکی خاص
اہل کوفہ تہی مردم شام اسمین شریک نہین ہوی بعض روات نی ذکر کیا ہی رفقا و انصار کثرت

بیسویں مجلس تذکرہ صحابہ باوفا و حرم سے وداع سید الشہدا

ہمراہ آئی جب ناساعدت روزگار دیکھی نہان و آشکار بھاگی جی چرائی مِنْ كِتَابِ نُورِ الْعُيُونِ

عَنْ سُكَيْنَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ اِنَّهَا قَالَتْ كَانَتْ لَيْلَةٌ مُقْمِرَةٌ كُنْتُ جَالِسَةً

فِي الْفُسْطَاطِ اکسیر العبادت مین نور العیون سے زبانی سکینہ خاتون یہ روایت کی فرماتی ہین

چاندنی رات دسوین محرم کو مین اندرون خیمہ بیٹھی تھی فَاِذَا سَمِعْتُ صَوْتَ الْبُكَاءِ مِنْ

خَلْفِ الْفُسْطَاطِ فَسَكَتُّ خَوْفًا مِنْ اِطِّلَاعِ الْاَخَوَاتِ وَسَائِرِ النِّسْوَةِ ناگاہ پشت

سراپردہ سے آواز بکا و زاری سنی مین خوف اطلاع سے بہنون اور عورات کی چپ رہی فَخَرَجْتُ

وَقَلْبِي لَا يَشْهَدُ بِالْخَيْرِ وَكُنْتُ اَمْشِي وَاَضْرِبُ قَدَمِي عَلَى ذَيْلِي وَاَسْقُطُ وَاَقُوْمُ

پس مین باہر نکلی دل بھر آگاہی دیتا تھا کہ خیر و سلامتی نہین ہماری رنج کی پاؤن دامن سے الجھتا

گر پڑتی پھر اوٹھکی چلتی تھی فَرَاَيْتُ جَالِسًا وَاَصْحَابَهُ حَوْلَهُ اپنی والد کو دیکھا بیٹھی ہین اور انکی

اونکو اطراف سے گھیری ہین فَسَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ لَهُمْ اَنْتُمْ جِئْتُمْ مَعِي لِعِلْمِكُمْ

بِاَنِّي اَذْهَبُ اِلَى جَمَاعَةٍ يَا بِعُوْنِي قَلْبًا وَلِسَانًا پس اپنی پدر کو یہ کہتی سنا کہ اونسی فرمایا

تم ساتھ میری آئی اور سمجھا کہ مین جاتا ہون اونھین جس گروہ نے زبان اور نہ دل سی بیعت کی ہی

وَالْاٰنَ يَجِدُوْنَهُمْ قَدْ اِسْتَحْوَذَ لَهُمْ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَنَسُوا اللّٰهَ اور اب نہی اونکو پایا

کہ ابلیس نے اغوا کیا ہے یاد سے خدا کو بھلا دیا وَالْاٰنَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَقْصَدٌ سِوَى قَتْلِي وَقَتْلِ مَنْ

يُجَاهِدُ بَيْنَ يَدَيَّ وَسَبْيِ حَرِيْمِي بَعْدَ سَلْبِهِمْ الان اونکا مدعا سیری قتل کی سوا نہین

اور جو نصرت و یاری پر اگی ٹریہی اوسی بھی جینا چھوڑین حریم حرمت مستورات عترت کو لوٹین

در بدر لیجانی کو بی پردہ و اسیر کرین وَاَخَافُ اَنْ لَا تَعْلَمُوْا ذٰلِكَ اَوْ تَعْلَمُوْا وَلَا تَتَفَرَّقُوْا

لِلْحَيَاءِ مِنْهُمْ وَيَحْرُمُ الْمَكْرُ وَالْخَدِيْعَةُ عِنْدَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ مجکو اندیشہ ہی کہ ان باتون کو

تم جانتی ہو یا معلوم ہو لیکن بحالا شرم سی جانی کا نام نہ لیتی ہو ہم اہلبیت مین خدعہ و مکر حرام ہے

واخذ شبابنا وفرق جماعتنا وقتلت فیه
انا وهو ان ندس الیه رجلا یقتله فان
طلبت بنو هاشم بدمه اعطیناهم عشر
دیات فقال ابلیس هذا رأی خبیث
کان بنی هاشم لا یرضون ان یمشی قاتل
صاحبهم علی الارض

بیسویں مجلس غم کر صحابہ بیوفا و حرم سی رخصت سید الشہدا

صاف و پاک ہمارا کلام ہی فَکُلُّ مَنْ یَکْرَہُ نُصْرَتَنَا فَلْیَذْهَبْ فِی هٰذِهِ اللَّیْلَةِ السَّاتِرَةِ
پس جو شخص ہماری رفاقت سی کراہت رکھتا ہو اپنی راہ چلا جائی کہ یہ اندھیری رات پردہ پوش ہی
وَمَنْ نَصَرَنَا بِنَفْسِهٖ فَیَکُونُ مَعَنَا فِی الدَّرَجَاتِ الْعَالِیَةِ مِنَ الْجِنَانِ اور جو اپنی
نصرت میں جان دیگا درجات عالیہ بہشت میں ہمارے پاس رہیگا فَقَدْ اَخْبَرَنِی جَدِّی
اَنَّ وَلَدِی الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِطَفِّ کَرْبَلَا غَرِیْبًا وَحِیْدًا عَطْشَانًا فَمَنْ نَصَرَهٗ
فَقَدْ نَصَرَنِی وَنَصَرَ وَلَدَهُ الْقَائِمَ وَمَنْ نَصَرَنَا بِلِسَانِهٖ فَاِنَّهٗ فِی حِزْبِنَا فِی الْقِیَامَةِ
تحقیق کہ جد بزرگوار نی فرمایا میرا فرزند حسین دشت کربلا میں غریب و بیکس پیاسا مارا جائیگا جو اوسکی
مدد کریگا قائم آل محمد کا اور میرا ناصر کہلائیگا اور جو کوئی یاوری کی ہماری زبان سی وہ شمار ہوگا روز
محشر ہماری زمرہ میں اس دہان سی قَالَتْ سَکِیْنَةُ وَاللّٰهِ مَا اَتَمَّ کَلَامَهُ اِلَّا وَتَفَرَّقَ
الْقَوْمُ مِنْ نَحْوِ عَشَرَةٍ وَعِشْرِیْنَ فَلَمْ یَبْقَ مَعَهٗ اِلَّا مَا یَنْقُصُ عَنِ الثَّمَانِیْنَ وَتَزِیْدُ
عَنِ السَّبْعِیْنَ سکینہ خاتون کہتی ہیں بخدا قسم یہ کلام امام کا تمام نہونی پایا کہ وہ بیوفا اوس کی جا
دس دس اور بیس بیس اپنی راہ میں بھاگ نکلی ایس لازم حضرت باقی نہیں تھی گروہ اسّی سی کم اور ستر سی
کچھ زیادہ تھی فَنَظَرْتُ اِلٰی اَبِی فَوَجَدْتُهٗ قَدْ نَکَسَ رَأْسَهٗ فِی حُزْنٍ وَکَرْبٍ اوس وقت
والد بزرگوار کو دیکھا کہ حزن و الم سی اپنی گردن جھکائی اور صورت اقدس پر اوداسی چھائی فَلَمَّا
رَأَیْتُ ذٰلِکَ خَنَقَتْنِی الْعَبْرَةُ فَرَدَدْتُهَا وَلَزِمْتُ السُّکُوْتَ وَتَوَجَّهْتُ اِلَی
السَّمَاءِ جب یہ حال مجھکو نظر پڑا دریای سرشک آنکھوں سی اوبلا مینی رقت کو تھام لیا اور بجانب
آسمان سر اوٹھایا وَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ خَذَلُوْنَا فَاخْذُلْهُمْ وَلَا تُجِبْ دُعَاءَهُمْ وَلَا
تَجْعَلْ فِی الْاَرْضِ مَسْکَنًا وَسَلِّطْ عَلَیْهِمُ الْفَقْرَ وَلَا تُنِلْهُمْ شَفَاعَةَ جَدِّیْ
عرض کی الہی اس گروہ نی ہمیں بلاو مصیبت میں چھوڑا تو ان سبکو پامال حوادث کرنا دعا کا...

فی حربکم فقال اخر الرأی ان تاخذه
فتحبسه فی بیت وتثبته فیه وتلقی الیه
فقال ابلیس ان بنی هاشم
من بطون قریش رجل شریف
ولا یستطیع بنو هاشم ان یطلبوا بدمه
الدیة فاعطوهم ثلث دیات
الشیخ النجدی فاختاروا

بیسویں مجلس ذکر صحابۂ بیوفا اور اہل حرم سے وداع سید الشہدا

روی زینبؑ پر جاے آرام نہ تھا فقر وفاقہ میں تبلا جد والا تبار کی شفاعت سے محروم رہنا فجئت الی
الفسطاط وتنھمل دموعی فنظرت عمتی ام کلثوم الیّ فقالت مالک یعد ان
خیمہ کی اندر میں آئی آنسو بہاتی رہی ناگاہ پھوپی ام کلثوم نے دیکھا پوچھا تم کو کیا ہوا فقصصت القصۃ
لھا فلما سمعت ذلک مِنّی اونسی یہ قصہ سا کہا حب ماجرای غم والم سنا فنادت واجداہ
واعلیاہ واحسناہ واحسیناہ واقلۃ ناصراہ بی اختیار نالہ وفریاد میں جد وپدر وبرادر کو
پکارین اور بولیں ہای کوئی بھائی کا ناصر ویاور نہیں ولا اذھری کیف لنا المخلص من ایدی
الاعادی ولیت الاعادی یرضون ان یقتلونا بدلا عن اخی نہیں معلوم دشمنوں کی
ہاتھ سے ہماری نجات کیونکر ہوگی کاش اعدا راضی ہوں کہ عوض برادر مظلوم ہم سبکو مارڈالیں فاجتمعت
النساء من بکائھا فبکین اونکی رقت وزاری سے عورات حرم آکیجا فراہم ہوئیں اور بیتاب
رونی لگیں وسمع ابی بکاءھن فخرج من الفسطاط باکیا فدخل علی فسطاطھن
فقال ماھذا البکاء پس وہ شور وبکا جب والد نے سنا گریان خیمۂ حرم سرا میں آکے پوچھا کون سا
دکھ پہنچا کہ رونا شروع کیا فتقربت عمتی وقالت یا اخی ردنا الی حرم جدنا عزیزا ات
پاس جاکے بولیں ای برادر ہمکو مدینہ میں جد بزرگوار کے پھر لیجاو فقال کیف لی ذلک مع کثرۃ
الاعادی فرمایا اس ہجوم اعدا میں کیونکر نجات ملی جو یہ دولت میرا جانا ہوگی فقالت اجل ذکرھم
محل جدک وابیک وجدتک واخیک حضرت زینب نے عرض کی بیان کروانسے مقام
بزرگان والاگہر کا شرف ومنقبت اپنی جد وجدہ وپدر وبرادر کی فقال ذکرتھم فلم یذکروا
ووعظتھم فلم یتعظوا ولم یسمعوا قولی فرمایا میں نے بہت ذکر فضیلت کیا لاکن جہالت میں
ایک حرف نہیں سنا ہر چند نصیحت کی مگر انکو تاثیر نہ ہوئی مطلق میری بات نہیں مانی اور فرزند
رسول وبتول کی منزلت نہ پہچانی ولیس لھم رای سوی قتلی سب کا مدعا ومطلب ہوا

بیسوین مجلس ذکر صحابیہ بیوفا ذرہ ناجیہ اور حرم سی وداع سید الشہدا

سیری قتل کی اونہین کسی صورت سے زندگانی کا بچاو اور مہلت کا طور نہین وَلَا بُدَّ اَنْ تَرَوْنِیْ
عَلَی الثَّرٰی جَدَبًا لًا ناچار مجکو لہو مین غلطان تم سب دیکہوگی خاک پر بی سر لاشہ پارہ پارہ نظر
کروگی وَلٰکِنْ اُوْصِیْکُمْ بِالصَّبْرِ وَالتَّقْوٰی وَذٰلِکَ اَخْبَرَ بِہٖ جَدُّکُمْ وَلَا خُلْفَ لِوَعْدِہٖ
مگر مین تمکو سفارش کرتا ہون صبر و تقوی و پرہیزگاری سی کہ اس واقعہ کی خبر دی ہی نانا نے
اور اونکی وعدہ مین خلف نہوگا حکم باری سی وَاَسْتَلَکُمْ عَلٰی مَنْ لَوْ هَتَکْتُنَّ السِّتْرَ لَمْ یَسْتُرْہٗ
اَحَدٌ اور مین تمسی کہتا ہون کہ جب بی پردہ ہو جاو تو زنہار گریبان چاک نکرنا زیور لٹی بیامہ جنہے
اسیر ہو تو فرط الم سی مقنعہ سر پر گزند او تارنا اہل سیر نی صدق سی خبر دی ہی کہ مدینہ طیبہ مین ذرہ
ناجیہ ایک عورت گذری ہی پیشہ اوسکا یہ تہا کہ جب کوئی شخص وہان مرجاتا اوسکی گہر مین یگانہ
اور بیگانہ کا آنا جانا ہوتا ذرہ مجمع عورات مین کہڑی ہو کر اپنی صوت مثل ہزار اوسکی بناتی صفات
حسب اور نسب میت کو عبارت غم افزا مین سناتی اشعار جانسوز تضمین کرتی تحسین عرب مین نظیر
مرثیہ پڑہتی وارثونکو خوب رولاتی سلسلہ ماتم کو سینہ کوٹ کی بڑہاتی روز سوم جب اقربا میت
ختم سی فاتحہ کی فراغت کر لیتی نقد و جنس موافق مقدور کی اوسکو دیتی عمر بہر یہی وجہ معاش تہی
اور دن رات اس آمدنی کی تلاش تہی ذرہ کہتی ہی کہ مین ایک شب عالم رویا مین سیدۃ النسا
فاطمہ زہرا علیہا السلام کو بہیئت سوگوار اشکبار خاک پر بیٹہی دیکہا بال پریشان بحال سینہ زن دلگیر
مجکو نظر آئین ادب سی آگی جاکی مین سلام کیا اونحضرت نے بالوسہ نی جواب دیکی مجہسی پوچہا کہ ای ذرہ
اپنی مدت عمر مین تو نی کوئی میت ایسی بہی دیکہی ہی کہ جسکی قاصد او رنامی بہتونکی جہان بلایا ہو
نرغہ اعدا مین گہیر کی کہانا پانی بند کیا ہو اوسکی روبرو بہائی اور بیٹی کو مثل گوسفند قربانی کی مارا ہو
اور ایک تن تنہا پر ہزارہا شمشیر و تیر و نیزہ و تازیانہ برسایا ہو مرتی وقت پیاس مین پانی تڑپتا ہو
اور بدنکی زخمونکو قاتل نی زانو سی دبایا ہو قفا سی گردن کاٹی ہو محاسن لہو مین بہگو دی ہو

هذا المكان اما ان تكونوا صعدوا للسماء او دخلوا الارض وبعث الله العنكبوت
فنسجت على باب الغار وقد ذكرنا فيما [illegible] من الملائكة على [illegible]
قبل قال وجاء فارس من الملائكة [illegible] على باب الغار وهو يقول
[illegible] فوقف على باب الغار [illegible] لهم اطلبوه في هذه الشعاب فليس
ههنا فاقبلوا يطلبون في الشعاب وبقي رسول الله ص في الغار ثلاثة ايام ثم اذن الله
لرسوله [illegible] بالهجرة وقال اخرج من مكة يا محمد فليس لك
بها ناصر بعد ابي طالب وقال [illegible] رسول الله
صلى الله عليه وآله من الغار واقبل راع لبعض
قريش [illegible] فقال له يا ابن ادريقط [illegible]
وقال له يا ابن ادريقط [illegible] على ربي [illegible]
اذا والله احرسك واخطئك [illegible] فقال والله
لا يدبك [illegible] يا محمد قال [illegible]
[illegible] صلى الله عليه وآله [illegible]

٥٥٩

وقد كان اسلم وقتل له اسمنا [illegible]
فجاء ابن ادريقط [illegible]
بذلك فبعث علي عليه السلام [illegible]
رسول الله ص من الغار [illegible]
على طريق [illegible] الجبال فلم [illegible]
ذكرنا [illegible] حديث ام معبد [illegible]
ظهر حديث ام معبد [illegible] حديث سراقة بن مالك
بن جعشم المدلجي وانه ساخ قوائم فرسه
[illegible] قال الارض [illegible]
سراقة فلما كان من الغد [illegible] قريش
فقالوا [illegible] يا محمد فقال قد [illegible]
انه قد خرج عنكم وقد نقضت [illegible]
الناصبة لهم ولم [illegible]

فقد كان ما هنا وقد كانت الانصار بلغهم خروج رسول الله صلى الله عليه وآله اليهم وكانوا يتوقعون قدومه وكان يخرج الرجال والنساء والصبيان اذا اصبحوا الى الطريقة فاذا اشتد الحر رجعوا وروي عن ابن شهاب الزهري قال كان بين ليلة العقبة وبين مهاجر رسول الله صلى الله عليه وآله ثلاثة اشهر وكانت بيعة الانصار رسول الله صلى الله عليه وآله ليلة العقبة في ذي الحجة وقدم رسول الله صلى الله عليه وآله المدينة في شهر ربيع الاول لاثنتي عشرة ليلة خلت منه يوم الاثنين وكانت الانصار قد خرجوا يتوكفون اخبار رسول الله صلى الله عليه وآله [illegible]

بیسوین مجلس نقل فرزہ ناجیہ اور حرم سے وداع سید الشہدا

سر کو نیزی پر چڑھایا ہو+ لاش کو سم ستورنی روندا ہو+ اہلبیت کو قتلگاہ اقربا مین لاکی رونی نہ دیا ہو+ او
اونکو تازیانی مار کر شتو نسی چھڑایا ہو+ تن بی سر پر سینی نوحہ و شیون نکیا ہو+ سکینہ کے وارثون کو
رقت مین پرسا نہ دیا ہو+ عوض مین تعزیت کی رانڈ ونکو اذیت دی ہو+ بدلی رنڈسالی کی سر کی
چادر بھی چھین لی+ جسم صد پارہ بیدفن وکفن عریان آفتاب مین رہا ہو+ گرم ریت کو ہوائی اوڑا کر زخمونکی
چاک مین بھرا ہو+ ذرہ نقل کرتی ہی کہ مینی کہا اے خاتون قیامت+ اے بضعۂ حضرت رسالت ایسا
ماجرا تو کسی پر نہین گذرا یہ سانحہ کبھی نہ دیکھا اور نہ سنا بتول عذرا نی فرمایا+ کہ یہ معاملہ میری فرزند
دلبند سے ہوا ہی+ بابا کی امت نے امام حسین پر یہ ظلم کیا ہی مین تو فرزند کی شہادت سے ماتمدار ہون
اوسکی مصیبت مین اشکبار ہون+ پسر کی سرگذشت سے بیچین رہونگی+ داور محشر تک شیون و شین
کرونگی+ تو بھی اوس کشتۂ راہ خدا کی مصیبت مین رویا کر اور ہر عزا خانہ مین واقعۂ کربلائی سید الشہدا کو
یاد کیا کر+ ذرہ کہتی ہی کہ ہول اور دہشت سے مین جاگی اپنی آنکھونکو سرشک رقت سے دہو کر نوحہ کرنی
لگی+ نظم للمولفہ ای مومنو اس نقل مین ہی تمکو اشارا+ تقصیر نہو رونی رولانی مین گوارا+ الفت کے
نشانی ہی عزائی شہ دین مین+ پیٹو سر و سینہ کو گریبان ہو پارہ+ دن رات رہو نالہ و فریاد مین سرگرم
تا حشر مین ہو رحمت داور کا سہارا+ عالم تہ و بالا ہی جگر ہوتا ہی پانی+ شبیر کی ماتم مین نہین ضبط کا یارا
ناظم غم سرور مین کیا کرتا ہی نوحہ+ افسوس کہ اعدا نی اوسی پیاس مین مارا

روایت در [illegible] سید الشہدا عاشور [illegible]

واقعہ نویسان حکایات درد و الم و صدق نگاران روایات مصیبت و ماتم ہجوران اہلبیت حزن و
ملال و مایوسان سراپردۂ اندوہ و ابتہال بیقراران خانوادۂ سوگواری و اشکباران صف شیون و
زاری قصۂ پرغصۂ رخصت امام انام کو ساتھ اہل حرم کی قلم اندوہ رقم سے یون رقم کرتی ہین کہ

٥٦٠

[illegible]

شبابك الوداع ووجب الشكر علينا ما
رضي الله ما ع قال وكان سلمان الفارسي
رضي الله عنه عبد لبعض اليهود وكان
خرج من بلاده من فارس يطلب الدين
الحنيف الذي كان اهل الكتب يعرفه
فوقع الى رهبان النصارى بالشام
فسأله عن ذلك وصحبه فقال اطلبه
بمكة فثم مخرجه واطلبه بيثرب فثم مهاجره
فقصد يثرب فاخذه بعض الاعراب
فسبوه واشتراه رجل من اليهود وكان
يعمل في نخله وكان في ذلك اليوم على النخلة
يصرمها فدخل على صاحبه رجل من اليهود
فقال يا ابا فلان اشعرت ان هؤلاء المسلمة
قد قدم عليهم نبيهم فقال سلمان
ما الذي تقول قال له صاحبه
ما لك والسؤال عن هذا اقبل على عملك قال فنزل
واخذ طبقا فصير اليه من ذلك الرطب
فاتى به رسول الله صلى الله عليه وآله فقال ما هذا قال صدقة
علينا بلغنا انكم قوم غرباء قدمتم هذه
البلاد فاحببت ان تاكلوا من صدقاتنا
فقال رسول الله صلى الله عليه وآله سموا
وكلوا فقال سلمان في نفسه وعقد
باصبعه هذه واحدة يقولها بالفارسية
ثم اتاه بطبق آخر فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله ما هذا فقال له سلمان
رايتك لا تاكل الصدقة فهذه هدية
اهديتها اليك فقال عليه وآله السلام
سموا وكلوا واكل فعقد سلمان بيده
اثنين وقال هذه اثنتان يقولها بالفارسية
ثم دار خلفه فالقى رسول الله صلى الله
عليه وآله الازار عن كتفه فنظر سلمان
الى خاتم النبوة والشامة فاقبل يقبلها
فقال له رسول الله صلى الله عليه
وآله من انت قال انا رجل من اهل
فارس قد خرجت من بلادي

٥٦١

بیسوین مجلس جو محرم سے روز عاشور سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

عاشورا صبح سے ظہر تک لشکرِ امام حسین علیہ السلام سے بتعداد سو پیادے چالیس و پانچ سوار درجۂ شہادت سے فائز ہوئے منجملہ اونکے سات غلام اٹھارہ جوان و طفل اولادِ فاطمہ بنت اسد اور باقی انیس صحابی خاک و خون مین آلودہ منزل جنت کو پہنچے جب یارانِ فرزندِ احمد مختار مین کوئی باقی نہ بچا عزیزانِ دلبندِ حیدرِ کرار کا خاتمہ ہوا سوائے بیکسی کوئی مولا کے پاس تنہا بغیر از غریبی شاہِ کربلا کے نزدیک کوئی نہ ہا لشکر کی نام درد و غم اور محنت و مصیبت صف باندھے موجود تھے یار و یاور کی جا زخم تیر و نیزہ و تیغ پہلو مین موجود تھے علمِ آہ فلک تک رسا ہوا چترِ نالے نے سر پر سایہ کیا سلطانِ دین کی اپنی تنہائی اور کربت مین رفتہ رفتہ منصبِ شہادت کیطرف سے جانِ دینی کی طیار کر ناگاہ ای عزیزو ہر جاندار کی حیات کو سیرابی باعث تقویت ہے ای اہلِ بکا جان لو پیاس کی شدت کئی جہت سے موجب ہلاکتِ خلقت ہے اول پانی کی ملنی مین عادت معتادسے زیادہ دیر ہونا دوم شدتِ گرمی اور گرد و غبار مین آنا جانا سوم آفتابِ تموز مین بی حجاب و سایہ کھڑا رہنا چہارم کثرتِ غم و الم سے ناچار ہو کر غصہ کہانا پنجم جنگ و جدل مین بدن کا کٹنا اور ہٹنا ان زخم سے خون کا گرنا اور بہنا ایسی حالات پر شدتِ تشنگی جان لیتی ہے اور بشر کو ایک صدمہ ہے تاب زندگی نہین رہتی ہے لاکن ہزار جانِ محبان جو سلسلۂ رقت مین سوگوار ہون شاہِ تشنہ جگر کی پیاس پر نثار ہون کہ ان سب وجہون مین خشکی کام وہ ہان کی آٹھ پہر گذری اور وہ فرزندِ ساقیِ کوثر اور پسرِ صابرِ و شاکر بہوکہ شبانہ روز کی پانی نہ پائے سے وہ سوکہی زبان تالو مین لگی تھی اوسوقت لعلِ لب حسن کی نیلی سرخی خون جمی تہی زخمِ تیغ و سِنان کی سنہہ تن پر چلی تہی سر و سینہ پر صدہا سنگ و تیر چھا چلی تہی چار طرف سے بدن کا لہو بہتا تہا گہوڑا بہی کثرتِ جراحت سے لرزتا تہا عمامہ سر کی پیچ کہل کی لٹکتی تہی کپڑے سب خاک و خون سے اٹی تہی قبا اور ردا کی تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے تہی ناپیدا مان اشک کی لڑیان چہرہ پر نور پر نمایان مروی ہے اِلْتَفَتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْخَيْمَةِ وَنَادَى روایت کی ہے

بیسویں مجلس واسطے زین العابدین کی وصیت کرنا اور حرم محترم سے وداع سید الشہدا

کہ غریب کربلا نے اس حالت میں معرکہ نبرد سے ذوالجناح کو آہستہ آہستہ پھیر کر خیمہ کی دروازے پر آواز جانگداز سے
پکار کے کہا یَا سَکِینَۃُ یَا فَاطِمَۃُ یَا زَیْنَبُ یَا اُمَّ کُلْثُومٍ عَلَیْکُنَّ مِنِّی السَّلَامُ یعنی اے سکینہ اے فاطمہ
میری دختران عم پرور اے زینب اے ام کلثوم خواہران مضطر اور بعض روایت میں یہی فرمایا یہ کلام فرقت افزا
سنایا هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِی وَبَیْنَکُمْ میرا سلام آخر تمکو پہنچے اس فراق کی وقت میں خدا تمکو صبر دے میں جاتا
اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں اور نرغہ میں لشکر اعدا کی جاتا ہوں سب عورات کو نام لیکے دروازہ حرم
سرا پر بلایا اور وصیت کی طور پر ہر ایک بی بی کو سمجھایا جیسے بنات نعش گرد قطب جمع ہوتی ہیں ویسے خواہران
خواہران امام حسین علیہ السلام نے حلقہ باندھا جس طرح پروانے شمع پر ہجوم کرتے ہیں حضرت کو چار طرف سے
عورات نے گھیر لیا سکینہ و رقیہ دامن پر خون پدر کو پکڑے تھیں فاطمہ و صفیہ گھوڑے کی سموں سے
لپٹی تھیں زینب و ام کلثوم دونوں سمت سے ذوالجناح کی لگام کو تھامے تھیں ام لیلیٰ و رباب حسرت
سے کاہیں پکڑی تھیں امام ابرار اوس انبوہ اشکبار میں کھڑے روتے تھے ہر ایک خاتون کی صورت پریشان کو
حسرت سے نگران ہوتے تھے اوس وقت پدر یتیمان شوہر بیوہ زنان شاہ غریبان کو بیمار کربلا کی محبت
جوش میں آئی زینب خاتون خواہر محزون سے سید سجاد کی خبر پوچھی عرض کی مولا زین العابدین کو آج دو دم
غش آتا ہے جب ہوش ہوتا ہے تمہارا نام لے کر آنسو بہاتا ہے رات سے مرض اسہال کی طغیانی سے ہے
نہ دوا ہے نہ غذا ہے کوئی دم کا مہمان ہو رہا ہے اِنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ الْمَسْعُودِیُّ قَدْ رَوٰی فِی
کِتَابِ اِثْبَاتِ الْوَصِیَّۃِ فِیْ حَدِیْثٍ اِنَّ الْحُسَیْنَ فِیْ وَقْتِ قِتَالِہٖ بِکَرْبَلَا اَحْضَرَ
عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ کتاب اثبات الوصیت میں علی بن حسین مسعودی اس حدیث کا ذکر لایا ہے تحقیق کہ امام
حسین علیہ السلام نے وقت جہاد اپنی فرزند سید سجاد کو بلایا وَکَانَ عَلِیْلًا فَاَوْصٰی اِلَیْہِ بِالْاِسْمِ
الْاَعْظَمِ وَمَوَارِیْثِ الْاَنْبِیَاءِ اوس دن علی بن الحسین علیہ السلام بہت بیمار تھے درد جگر سے بیتاب
صدمات مصیبت میں گرفتار تھے حضرت نے انہیں وصیت کی اسم اعظم بتایا سب تبرکات انبیا

بیسویں مجلس و سالی سید الساجدین کی وصیت کرنا اور حرم محترم سے وداع سید الشہدا

میراث اجداد و اوصیا سپرد فرمایا و عرفہ أَنَّهُ قَدْ دَفَعَ الْعُلُومَ وَالصُّحُفَ وَالْمَصَاحِفَ وَالسِّلَاحَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَأَمَرَهَا أَنْ تَدْفَعَ جَمِيعَ ذٰلِكَ إِلَيْهِ اور یہ بتایا کہ وقت خروج مدینہ ساری علوم کی ماخذ و مصحف و اسلحہ بزرگان ام سلمہ کو سونپی ہیں اور امر کیا ہی کہ بعد مراجعت شام وہ ودیعت مذکور تمکو دین قَالَ وَرُوِيَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ذٰلِكَ دَعَا ابْنَتَهُ الْكُبْرَى فَاطِمَةَ فَدَفَعَ إِلَيْهَا كِتَابًا مَلْفُوفًا بعض حال جنرنی یون کہا ہی کہ روز ثانی ہین ایسا قول ملاہی کہ روز عاشورا سید الشہدا علیہ السلام نی اپنی بڑی بیٹی فاطمہ کبریٰ کو طلب کیا اور وصیت نامہ ملفوف بخط مبارک لکھا اوسکو دیا وَأَمَرَهَا أَنْ تُسَلِّمَهُ إِلَى أَخِيهَا عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ارشاد فرمایا اوس دختر نیک اختر کو جب غش سی چونکی علی بن الحسین تو یہ دینا اپنی برادر کو فَسُئِلَ الْعَالِمُ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ فِي الْكِتَابِ فَقَالَ فِيهِ وَاللّٰهِ جَمِيعُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وُلْدُ آدَمَ إِلَى فَنَاءِ الدُّنْيَا وَقِيَامِ السَّاعَةِ الْحَدِيثَ پس ایک عالم ربانی سے پوچھا اوس کتابت میں کیا تحریر ہوا تھا جواب دیا بخدا جو اہل جہان کو درکار ہی علم و عمل دنیا و عقبیٰ تا آخر فنا دہر و روز جزا سبکا حکم اوسمین تسطیر تھا فَادَتْهُ سَكِينَةُ يَا أَبَةِ اسْتَسْلَمْتَ لِلْمَوْتِ حدیث معتبرہ میں یہ بات پائی کہ اوسوقت سکینہ خاتون روکی چلائی ای پدر اسکہری وہ عمر اور الم فراق دیا ہی کہ گویا تمنی اپنی جان کو سپرد موت کیا ہی ہمیں لگی تم ایسا روتی ہو کہ ہماری ہوش مارد خروش سی کھوتی ہو فَقَالَ كَيْفَ لَا يَسْتَسْلِمُ مَنْ لَا نَاصِرَ لَهُ وَلَا مُعِينَ مظلوم کربلائی فرمایا ای جان بابا کیونکر مرنی تیار نہو وہ غریب جسکا کوئی یار و مددگار نرہا ہو فَقَالَتْ يَا أَبَةِ رُدَّنَا إِلَى حَرَمِ جَدِّنَا حضرت کی دختر نی کہا ای آقا ہرگاہ تمہارا حال ایسا ہی محنت و بلا میں ہی تو ہمکو وطن پہیر لیچلو اور جد بزرگوار کی روضہ پر پہنچا دو فَقَالَ هَيْهَاتَ لَوْ تُرِكَ الْقَطَا لَنَامَ جناب مظلوم کربلائی ارشاد کیا ہیہات اگر ظالم ہمسی دست بردار ہوتی کیسی جا و مکان میں آرام

بیسویں مجلس حرمِ محترم میں وداعِ سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

تو مین کہیون تمکو اس ملک مین لاتا اور آپکو ورطۂ ہلاکت مین پہنساتا فتصارخن النساء غمگین
سکینہ خاتون اور امامِ محزون سی تمام بی بیان فریاد و زاری کرنی لگین شدتِ غم سی خاک پر گر کی سر و
پیٹین ء زبانِ حال سی ہر ایک مضطر کا یہ بیان تھا اندر باہر خیمہ کی شورِ نالہ و فغان بلند ہوا فاطمہ
رقیہ چلاتی تہین کہ بابا ہمکو دشتِ غربت مین چھوڑا سکینہ و رباب روتی تہین کہ ای مولا ابتلای
مصیبت مین ہمسی منہ موڑا مادرِ قاسم سر پٹکتی تہی کہ مجھ بیوہ کا اب کوئی آسرا نہ رہا ام کلثوم کہتی تہی
تمہاری سہاری سی عباس کی غم و ہجر مین ضبط کیا جناب زینب عرض کرتی تہین بہائی جان تم روضۂ
جنت کو سدہارتی ہو ہمکو اس بہوکی پیاسی قافلہ کی ساتہ چھوڑی جاتی ہو سید سجاد کی بیماری مین
دوا غذا کہان سی مہیا کرونگی ننہی لڑکو تمکو بیقراری مین تمہاری فراق کی کسطرح تسلی دونگی یا حسین
اس صحرای خونخوار اور لشکرِ نابکار مین اپنی سب گہر کو تمنی مجہی سونپا یہ تو فرماو مجہی کسکی سپرد کیا عورتین
عاجزہ و ناتوان ہون ایکدلِ ضعیف پر ہزار غمِ جان ستان کا بار کسطرح اوٹھاون یہ ظالم دشمن خدا و
رسول جب تمکو مارینگی تو خیمہ پر لشکرِ کوفہ و شام ہمارا سامان و اسباب لوٹین تو کسکی پاس فریاد کرونگی
عداوت سی شمر و خولی اگر ہمکو اسیر کرین تو کسی پکارون ہر گاہ سوار و پیادہ چادر و مقنعہ اوتارلین
تو مین کیا کرون ء بہائی بہتیجونکی لاشین جلتی ریتی پر بیدفن و کفن پڑی ہین ء مان بہنین دروازۂ خیمہ سی اونکی
دیکہنی کو اشکبار کہڑی ہین خاک و خون سی ان کشتونکو کیونکر اوٹھاون ء جنازونکو کسکی تدبیر سی قبر مین اوتارون
جب ظلم و جفا سی اہل شام و کوفہ تمکو شہید کرین ء اور واسطی غارتِ عوراتِ بی پناہ کی یہان آئین اوس وقت
نامحرمون سی کہان جاکر چہپون لٹتی ہی تاب و برقع کی کاہیکا پردہ کرون ای بہائی دیکہو شدت
گرسنگی سی بچی مری جاتی ہین پیاس کی ماری سوکہی زبان دکہاتی ہین اب ہمکو آب و طعام کون دیگا
بیکسی مین ہماری خبر کون لیگا ہرگاہ سکینہ تمہاری یاد مین روکر جان کہوئی تو کیا کرونگی سید سجاد بہی
یتیمی اور اپنی سر دہری تو کیا کہون ہای اس بن مین امان فاطمہ زہرا کی کمائی لٹتی ہی افسوس ناکام

٥٦٣

بیسویں مجلس المحرم سی وداع سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

بہن کربلا میں بھائی سی چھٹتی ہے اے حاضرانِ بزمِ عزا محبانِ شاہِ کربلا شیخ حسین واعظ سی میں اس کا بیان کیا
سنا ہی کہ چند بار مجلس میں شیعان سی پڑھا ہی او سردم سید الشہدا نی با دیدۂ خونبار خطاب کیا اور زبانِ
حال سی زینب کو جواب دیا ای بہن شہادت پر میری لازم ہی تمکو صبر کرنا جس طور سی غمِ فرقت میں
بزرگوں کی دلکو سمجھایا اوسی طرح ثابت رہنا زینب خاتون نی آہِ سرد بھری حضرت سی یوں عرض کی
ای یادگارِ آلِ عبا ای بقیۂ نسلِ مصطفیٰ جب نانا رسولِ خدا نی دنیا سی کوچ فرمایا میں دیدارِ پدر و مادر
برادرین جی بھلایا جس دن امان فاطمۂ زہرا کا انتقال ہوا باپ بھائیوں کی سایہ کو غنیمت جانا جب
والد بزرگوار نی درجۂ شہادت پایا میں دو برادر کی سلامتی میں آسرا لگایا ہر گاہ امام حسن کی ماتم
فلک نی رولایا سب کی بعد تمہاری ساتھ جی کو چین آیا آج تم بھی جدا ہوتی ہو تو کہ جیا میں جا
جان کھوتی ہوں میں دنیا میں کیونکر زندہ رہوں غمِ تنہائی میں کس امید سی بسر کروں فسکنہا الحسین
علیہ السلام سرورِ شہدا نی اسکو فریاد و زاری میں تسکین دی اور دلاسا تسلی و دلداری کی نصیحت کی
ای اہلِ حرم میں وصیت کرتا ہوں کہ زنہار میری لاش پہ سر کی بال نہ کھولنا سینہ پر طمانچی مار کر رخسارہ کو
نہ نوچنا کلماتِ شکوہ آمیز جزع اور فزع سی گویا نہ ہونا سوای صبر و شکیبائی کی خدا سی کچھ نہ کہنا لاکن تمہیں
رونی سی منع نہیں کرتا ہوں میں کو راہِ سلوک یہ ثواب مولا کی رضا میں بتاتا ہوں تم سب دردمندوں کی
درجۂ جنت سناتا ہوں جو تکلیف شمرِ کوفہ و شام میں گذری کی اونکو سمجھاتا ہوں یہ سب است بیوفا کر
بہت جفا کری تم واسطی خدا کی اوسکو سہو ہر گاہ صد آوستی دشنام دیں جواب میں نہ کرو ساکت رہو
پس حضرت نی ایک غمزدہ کو سینۂ زخمی سی لگایا اور انسو پونچھ کر اپنی زبانِ شکر وحی ترجمان سی سمجھایا
جب نوبت سکینہ خاتون کی پہنچی تو چہاتی شدتِ رقت سی امڈی اور دخترِ عزیز کو اوٹھا کر گود میں لیا
اور ہاتھ سر پہ پھیر کی پیشانی کو بوسہ دیا یہ اشعار انشا فرمای نظم عربی سَیَطُولُ بَعْدِی یَا
سَکِینَۃُ فَاعْلَمِی مِنْکِ الْبُکَاءُ اِذِ الْحِمَامُ دَہَانِیَہ ای سکینہ آرامِ زندگانی نزدیک ہے

بیسوین مجلس المحرم میں وداع سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء

جو بیرا وقت شہادت سامنی آئی اور سر اُتاری جانی کی بعد یہ مصیبت مدت تک بہی ترلائی لا تُحْرِقِی
قَلْبِی بِدَمْعِکِ حَسْرَۃً * مَا دَامَ مِنِّی الرُّوحُ فِی جُثْمَانِیَہ جبتک میری بدن مین روح
باقی ہی اےجان بابسوز حسرت مین اپنی آنسو بہاکی دلکو نہ جلا فَاِذَا قُتِلْتُ فَاَنْتِ اَوْلٰی بِالَّذِی
تَاْتِینَہٗ یَا خَیْرَ النِّسْوَانِیَہ پس جسگہڑی مین شہید کیا جاؤن تو ای بہترین زنان تو سزاوار ہی
کر اجبائی ماتم وغم پدر مین بپاکری * ان باتونکو سنکر سب اہلحرم رونی لگی * اور باپ بیٹی کی ایسے جان کہوتی
رہی سید الشہدانی بہن کو پاس بلایا * زینب خاتون سی فرمایا * میری سکینہ سی خبردار خبا نلت رہنا * اسکو
مصیبت فراق مین بہت پیار کرنا * زنہار اسپر کوئی غصہ نہو بلند آواز سی کبہی نہ گہرکو جینا یہ دختر بیدر
دربدر ہو جائیگی ایذا و محنت سفر اسیری مین اوٹہائیگی یتیم بچونکا دل نازک ہوتا ہی اندک صدمہ سی
لوٹ جاتا ہی زینب خاتون نی کہا ای برادر آرزو یہی تمہاری گلی سی جو تا ر سو تخدا (؟) اکا بوسہ گاہ ہی اپنا منہہ
ملون * اور ہاتہہ گردن مین ڈالکر اسوقت تسلی پاؤن * امام حسین علیہ السلام نی سر جہکا دیا * بہن کو چہاتی سی
لگالیا * صدای الوداع الوداع اور ندای الفراق الفراق بلند ہوئی * خیمہ گاہ مین کسیکو تاب نظارہ باقی نہی

کتاب عین البکاء مین مسطور پایا ہی ناگاہ اوس انبوہ مین امام حسین علیہ السلام نی شہربانو کو نظر فرمایا ہی کہ
سب اہلحرم کی شرم و حیا سی علاحدہ کہڑی ہین * ہمدم روز ہجران شوہر سی ڈری ہین * چوب سرا پردہ کی لپٹی
ہوئی آہستہ آہستہ روتی ہین * او حسرت و یاس مین حضرت کی جانب دیکہتی ہین * مظلوم کربلا کو
اونکی حال پر نہایت رحم آیا * شہربانو نی آواز دردناک سی یہ کلام سنایا * ای مددگار غریبان ای غمخوار
بیکسان * ای مونس ہمدم ای انیس دل پر الم ای مایہ آرام جان * ای قافلہ سالار شہیدان مہربانی قدیم سی
میری طرف دیکہو * اس کنیز لونڈی کی بہی درد کو پوچہو * حضرت نی اونکی زاری پر رو دیا * خاتون
آفت رسیدہ کو پاس اپنی بلالیا * فرمایا ای خاتون بیقرار ای دختر شہریار میری قریب آؤ دلکا مطلب کہو
او مسافر منزل شہادت کی فراہم راہ ہو بانوی اشکبار نی عرض کی ای سردار اہلبیت رسو مخدا (؟) من

فقال رسول الله صلى الله ... الاثنين فاشتراه
بعشرة دنانير وكان فيه ما مستنفق
فامر به رسول الله صلى الله عليه وآله
فسيل وامر باللبن فضرب فبناه رسول
الله صلى الله عليه والرحمن في الارض
ثم بالحيات فنقلت من الحق وكان المسلمون

بیسوین مجلس الحرم سی وداع سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

عزت اور مرتبہ بی بی کا شوہر کی زندگی تک رہتا ہی جب رانڈ ہو جاتی ہی تو کوئی نہین پوچھتا ہے
میرا شرفِ آبرو فاطمہ کی اولاد مین آپکی دم سی تھا اور رونڈیکی سوہاگ و راج کا تاج و تخت تمہاری
قدم سی بنا تھا ہرگاہ آپ جنت کو چلی اور جد و پدر سی جا ملی مین غریب وبی وارث باقی رہونگی
زن بیوہ ہو کر کسطرح جیونگی زینب و ام کلثوم پیغمبر کی نواسیان آپکی بہنین بین لشکر کوفہ و شام
باوجودِ عداوت اونکی حرمت کرینگی ظلم و تعدی سی اذیت دینگی لاکن مجھی پردیسی دور از وطن
عجمی جان کر ہرگاہ ذلیل و خوار بنائین تو مین کیا کہون اگر قید مین لیجا کر کوفہ و شام مین بیچ ڈالین تو
یہ صدمہ کیونکر سہون فرزند میرا سید سجاد خود بیمار غش مین گرفتار ہی اس مصیبت مین سوای اللہ اور
آپکی میرا کون مددگار ہی تب او کیا وصیت فرماتی ہو اور کسکی سپرد کیے جاتی ہو حضرت نی اوس بی بی سی
کہا اے شہر بانو غم نکہا میری اہلبیت کی ساتھ تمہارا سفر ہوگا سامانِ دربدری اور اسیری خدا تمکو نہ دیگا
خاطر جمع رکہو بیقراری اور نالہ و فریاد نکرو جب میرا سر تن سی اوتار جائیگا ذوالجناح خیمہ کی دروازہ پر جائیگا
اوسکا توکل اللہ مین اوسپر سوار ہونا جہان خدا کی تقدیر کی ہی وہان جانا شیخ نی یہہ بھی پڑھا ہی کہ راوی
کہتا ہی ہرگاہ سب اہلحرم باری باری گلی لگی اور ہر ایک سی حضرت رخصت ہو چکی فضہ کنیز
جنابِ فاطمہ زہرا نی پکارا یا حسین یا نور عین مینی تمکو گود مین پالا ہی زانو پر جھولا جھلایا ہی آرزو تھی کہ
ضعیفی مین تمہاری سایہ تلی رہونگی جب اس گھر مین مرونگی میرا جنازہ تم اوٹھاؤگی کفن دیکر نماز پڑھ
تلقین سناؤگی ہای مین پر حسرت جیتی رہی اور تمہاری یہ مصیبت دیکھی حضرت نے اوسکو تسلی دی اپنا
اور سر کو سینہ سی لگایا باقی کنیز و نکو دلداری دی سب اہلبیت سے رخصت حاصل کی گھوڑی کی رکاب
عنان کو ہلایا خیمہ سی آگی چلنی کا ارادہ فرمایا حاضرانِ مجلس عزا دنیا مین تمنی دیکھا ہی جو کوئی مسافر
گہر سی نکلتا ہی وداع کر کی سوار ہوا عزم رکہتا ہی اہلخانہ کا مجمع دروازی پر آتا ہی کوئی روتا کوئی
دعا لکھتا ہی نامہ و پیام بھیجنی کی تاکید کرتی ہین سوغات لانی کی فرمایش رکہتی ہین دامن

علیہ وآلہ انتظر امر اللہ ثم خطبها عمر فقال مثل ذلک فقیل لعلی لم لا تخطب فاطمة فقال واللہ ما عندی شیء فقیل له ان رسول اللہ لا یسألک شیئا فجاء الی رسول اللہ فاستحیی فرجع ثم جاء فی الیوم الثانی فاستحیی فرجع ثم جاء فی الیوم الثالث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یا علی الک حاجة قال بلی یا رسول اللہ فقال لعلک جئت خاطبا قال نعم یا رسول اللہ قال رسول اللہ هل عندک شیء یا علی فقال ما عندی یا رسول اللہ الا درعی فزوجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

عند ذلک خطبها ابوبکر فقال رسول اللہ صلی اللہ جئت بی منازلہ کانت فاطمة علیها السلام قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یا رسول اللہ رضیت وسلمت للہ ولرسولہ ابو ابہام و ثوابہ باب علی علیہ السلام فقال ما انا امرت بذلک ولکن اللہ امر به

بیسویں مجلس المحرم سے وداع سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

آستین کو مسافر کی پکڑتی ہیں جلد بازگشت کیواسطے ہوش کھوتی ہیں رکاب بجام مرکب سے لپٹتی ہیں مسافر کی
ساتھ بیتاب ہو کر چلتی ہیں ہر چند یقین جانتی ہیں کہ سلامت پھر یگا کوئی صد گرسنگی تشنگی ور ہلاک کا نہ دیکھی گا
ہای ہای ہیں فدای لہای المحرم امام حسین علیہ السلام اگر اونکی حالت زار آئینہ تصور میں دیکھو تو اوس وقت کی
بیقراری اہلبیت تمکو معلوم ہو وہ ماجرا عمر بھر کی رونیکو کفایت کرتا ہے اور اوس مصیبت کی غم سے دل میں
بھرتا ہے اپنی سردار کی فراق سے عورتوں کو پردے میں تسکین کیونکر رہی ہوگی جبکہ اضطراب اور ناچاری میں اونکی
جان پر کیا بنی ہوگی سید الشہدا دو روز کی بھوک پیاس میں زخم کھانی کو قدم بڑھاتی تھی ضعف سے سما
اور کثرت جراحت سے پای رکاب اور مرکب لڑکھڑاتی تھی ایک سو کہا گلا حسین علیہ السلام کا اور ہزار ہا
خنجر آبدار ایک سینہ بھر اعضسے اور بارہ ہزار تیر خطا کار ایک پہلو ٹوٹا الم سے اور اٹھارہ ہزار نیزہ خونخوار
ایک جسم فگار اور تین ہزار تلوار ایکہ و تنہا امام حسین علیہ السلام مرنیکو جاتی ہی ناامیدی میں صبر کو عمل فرماتی ہی
بیوہ زنان المحرم کہوڑی کی لجام و رکاب کو نہیں چھوڑتی تہیں خدا و رسول کی دہائی دیتی کبھی سر امام کی
روتی تہیں خیمہ میں سامان حشر برپا تھا زمین سے فلک تک ماتم ہو رہا تھا ایکسو بیبیاں کہڑی تہیں
ایکجا بیبیان پیٹ رہی تہیں ایکجانب بہنوں کا حلقہ گہیر تہا ایکطرف اعزا کی عورتوں کا نعرہ بال کہیری تھا
لونڈیوں کا غول سامنی بند ہاتھ تھا ہچکیوں کا شور نوحہ سب سے سوا تھا سلطان کربلا نے ساری بلانصیبوں کو
قسم دیکر سوار ہو میں چھوڑا سوار ہوکر ان سنہ کو میدان شہادت کی طرف موڑا دروازۂ خیمہ سے اہلبیت نگران تہی
بہبی برادر کی آہ و نالہ زینب و ام کلثوم روان تہی ثابت صبر جگر بیٹیں ہیں اور امام حسین علیہ السلام کو
سر کٹانی کی واسطے جاتی دیکہتیں نہ ممکن کہ پردے سے باہر نکلیں اور مولا کی ساتھ میدان بلا میں خدا جانے کر
نظم مولفہ ناظم پرجوش ذکر مصیبت کو دی طول شدت سے آہ و نالہ کی بجتی ہی غل طرز بیان ہی یہ عجب
سوز و دروی کہتی ہیں حبا بجد اعلیٰ سے رسول آنکھوں میں اشک لب پہ فغان دل میں ہی قلق روز طلب
وقت دعا ساعت قبول ہے یارب بحق روح رسول ہر ایک حاضر مجلس کی ہو حصول

۵۶۸

فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ... فاطمة ... یا رسول اللہ ما مهرها ... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ... من حاجتی ... فقال یا رسول اللہ انا ومالی للہ ولرسولہ فقال یا رسول اللہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ... فاطمة علیها السلام ...

اکیسوین مجلس فضائل بکا و جہاد سید الشہدا علیہ التحیۃ و الثنا

جو ہوی قبول ز زبان پہ تاصف حقیقی رہی ثنا ئی حسین ، ارباب حزن و ابتہال کو تازہ براعت استہلال سناؤن ، اور اصحاب اندوہ و ملال کو نئی تمہید مقال سی رولاؤن کہ قطرۂ اشکاب با معرفت بہتر ہی لطمۂ تب غفلت سی اور نم دیدۂ اہل محبت ثانی تسنیم و کوثر ہی مجرای بابحث و عمان رحمت سی جستجو این اسی دریا کی ما بعین ابصار نی پانی بھرا گنہگار پہ اسی بحر صفا کی قلزم یقین کو موج مارتی دیکھا چشمۂ مضمون کی روانی زبان قلم پر گویا روح القدس کی تائید ہی منبع شیرین بیانی ہین مِدَادُ الْعُلَمَاءِ اَفْضَلُ مِنْ دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ کی آب و تاب ساتی ہی طریق عبد و معبود کی شناخت اور تحقیق ملت ہین ہر ذی شعور نی ادراک عقل سی جانا کہ صاحب حیات کو قواعد معاش و معاد جو فساد سی بچائین ضرور ہین اور او نکو من اللہ مانا اسواسطی کہ اپنی طرف سی ہر گروہ و قوم اگر قانون بنائین تو وہ سب طاعت و معصیت مین ہمسری سی ممکن ہی خلاف کر جائین لہذا پرداخت دین کو دنیا مین پہلا طبقہ ہی خدا کا بنایا سلسلۂ انبیا و اوصیا و اولیا جو روز الست سی برزخ ہین درمیان خالق و مخلوق ارض و سما او نکی بعد صنف خلفا و علما کہ حامل مَا اَنْزَلَ اللہُ و مفسرین امر و نہی باری کی اسمین افضل ہین واعظین و مدرسین کتاب و سنت ہر قسم فضلا کی لاکن زمرۂ سلاطین سی گاہی پیغمبر و بادشاہ ایک ہی ہوتا جیسی ابو البشر آدم علیہ السلام اور کبھی نبی تابع ملک رہتا مثل ارمیا و یونس و دانیال و زکریا و یحیی علیہم السلام اور کبھی قت رسول کا فرمان بردار ہی کسری و قیصر و خاقان مانند حضرت سلیمان و نبینا صلواۃ اللہ حجت یزدان و مالک فرقان بنا بران قاعدہ و سیاہی گذرا بعینہ معا الامام زمان کی اور متعلق رہی تکلیف مردم درمیان توفیق قبول و عمل حیران اما نجات دارین کو چشم بصیرت نی اولوالامر کی پیروی مین منحصر دیکھا اور خروج تحت حکم سی وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً یَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا کی فہیم و صورت نی فعل مقصر سمجھا اقدام اس وادی کو ہنگام شہود و مقتدای حقیقی متابعت ضروری اور طاعت کے سبیل تکمیل مین مو الدت حاضر و غائب اہم امور ہیں ہم تم جو دوستی کا دعوی نسبت اپنی پیشواؤن کی مقصود

صلی اللہ علیہ و آلہ اول غزوۃ غزاہا فی صفر علی رأس اثنا عشر شہرا من مقدمہ المدینۃ حتی بلغ الابواء یرید قریشا و بنی ضمرۃ ... فلم یلق کیدا فاقام بالمدینۃ بقیۃ صفر و صدرا من شہر ربیع الاول و بعث فی مقامہ ذلک عبیدۃ بن الحارث فی ستین ... و کان من المہاجرین لیس فیہم احد من الانصار و کان اول لواء عقدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ فالتقی ہو و المشرکون علی ماء یقال لہ احیاء و کانت بینہم الرمیۃ و علی المشرکین ابو سفیان بن حرب ثم غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ فی ربیع الآخر یرید قریشا حتی بلغ بواط و لم یلق کیدا ثم غزا علیہ و آلہ السلام غزوۃ العشیرۃ یرید قریشا حتی نزل العشیرۃ من بطن ینبع فاقام بہا بقیۃ جمادی الاولی و لیالی من جمادی الآخرۃ و وادع فیہا بنی مدلج و حلفاءہم من بنی ضمرۃ ... و فیہا فی غزوۃ العشیرۃ قال لہ ... یا ابا الیقظان ... ھل لک ... علیہ السلام ... یا ابا تراب لما علیہ من التراب ... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ... الا احدثکما باشقی الناس رجلین قلنا بلی یا رسول اللہ قال احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ و الذی یضربک یا علی علی ہذہ و وضع یدہ علی ... حتی یبل منہا ہذہ ... [illegible]

اکیسوین مجلس فضائل بکا و شعرا و بانی عزاء جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

کہتی ہین اوسکی سند پر گواہ صادق شادی کی خوشی غم کا الم موجود کہتی ہین لاکن ولای اہلبیت و ذکر عترت
چار سبب درکار ہین کہ بدون اونکی آغاز و انجام اسلام و ایمان و استحسان بیکار ہین اول ذکر اثنا عشر
دوسری ساعِ حق بنیاد تیسری مکانِ جمعیت چوتھی خلوص عقیدت لہذا ہر واحد کا حدیث و روایت مین
رتبہ مقام اور اجر بالاکلام آیا ہی سب سے پہلی بڑا درجہ شعراء و مادحین نظم و نثر اور اونکی قاریونکا احترام
فرمایا ہی بشارت آئمہ انام فی اپنا معین و ناصر و یاور و محسن بتایا آمد و رفت مین تعظیم و تکریم تحسین و آفرین سی
پہلوی اعزاز مین بٹہایا سید اسمٰعیل حمیری ابی ہارون مکفوف عبداللہ بن غالب فضیل بن عبد ابی عمارہ و دعبل
خزاعی جو خدمت حضرات مین آئی اور اپنی منظومات نتیجۂ فکر و طبع زاد پڑہکی سنائی نقد و جنس و ملبوس خاص کی
آلِ رسول سی انعام پائی اور اونکی ساتہہ جود و کرم سی جائزہ و صلہ دی کی جزای عقبیٰ کی وعدی ٹہرائی
ویسا ہی ہر معتقدی کو لازم ہی پیروی مین ہادیانِ طاہرہ کی عمل مین لانا ذاکری و شنوای ذکر اہلبیت کی
پاکیزہ گہر مین تو قیر سی بٹہانا ترقی اعتقاد پر امداد پہنچانی تاکہ یہ چہرہ چار روزہ حشر تک زیادہ ہوجائی بانی
خیر کو ہر بندۂ خدا شناس باشناسائی موید اسکی ملا درّ بند کی کتاب اکسیر العبادت مین لاتی ہین قول ہی ولایم
علیہم السلام کو سناتی ہین فاعلم ان الاحسان الی قراء المراثی و منشدی الاشعار والذاکرین
لوقایات مصائب آل محمد بای نحو کان ذلک الاحسان من بذل الاموال و
اہداء الاشیاء النفیسۃ الیہم الی وجہ الصلۃ بدرستی کہ نسبت مرثیہ خوان و اشعار کہنی
والونکی احسان کرنا ذاکرین روایات مصائب آل رسول کی رعایت جسطرحسی ہو لازم جاننا بذل
اموال و اہدا اشیاء نفیسہ جو ممکن ہو بطور نذر و صلۂ رحمت و جائزہ فکر اونکو دو واکرامہم و تبجیلہم
والتواضع لہم و مدحہم والثناء علیہم وحبہم باللسان والقلب اکرام و بزرگ داشت
اونکی تواضع کرنا تعریف کلام و ثنای صحبت مین دل و زبان سی دوست رکہنا الی غیر ذالک
من الامور الباعثۃ علی ترویج قلوبہم المراثی والداعیۃ الی کثرۃ رغبتہم

اکیسوین مجلس فضائل شعرا و مرثیہ خوان و اہل نالہ و فغان اور تنہا جہاد سید الشہدا

فِيهَا وَ شِدَّةِ سَعْيِهِمْ فِي تَحْسِينِ الْقِرَائَةِ اور علاوہ اسکی جو باتین کہ رواج قرائت مراثی مین باعث قدر افزائی ہون اور شدت رغبت و شوق ہی اوبھار لاتین کہ اچھا پڑھنی پر ساعی ہوں وَ تَتَبُّعِ الْأَخْبَارِ وَ الْآثَارِ لِتَبَيُّنِ الْأَمْرِ مِنَ الْأُمُورِ الَّتِي يُحِبُّهَا اللهُ وَ يُحِبُّهَا رَسُولُهُ وَ أَوْصِيَائُهُ الْمَعْصُومُونَ تا وہ اخبار و احادیث و روایات صحیحہ کو ڈھونڈہین و فضائل مصیبت کو اپنی زبان بیان مین جلوہ دین چہ سبب امور ایسی مقبول درگاہ احدیت ہین کہ خدا و رسول دوست رکھتی ہین اور اوصیا معصومین محبت و الفت کا نتیجہ دین پیار کرین لاکن یہ کام ہی بالسلسلہ بند اسکی اتمام پر ضرور ہی متفق ہونا چند اشخاص کا پہلی بانی عزا جو ذاکر کو حاطر داری سی بلائی دوسری قاری شعر و انشا کہ خوب پڑہکی سناوی تیسری سامع واقعات جو روی خواہ صورت بکا بنائی چوتہی خادم کہ فرش بچھائی کہانا کہلاوی پانی پلاوی اوسوقت دیکہو فضائل عمل کو ثواب کیا ملتا ہی اور علاوہ اسکی رتبہ اونکا کسقدر بڑہتا ہی فِي خَبَرِ عَلْقَمَةَ عَنِ الْبَاقِرِ فِي حَدِيثِ زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ يَوْمَ عَاشُورَا مِنْ قَرِيبٍ أَوْ مِنْ بَعِيدٍ قَالَ بروایت علقمہ حضرت باقر علیہ السلام سی حدیث زیارت سید الشہدا مین آیا ہی جو زائر پاس تربت کی روز عاشورا پڑہی یا اسلام دور ہی کرے فرمایا ہی ثُمَّ لِيَنْدُبِ الْحُسَيْنَ وَ يَبْكِيهِ وَ يَأْمُرُ مَنْ فِي دَارِهِ مِمَّنْ لَا يَتَّقِيهِ بِالْبُكَاءِ عَلَيْهِ وَ يُقِيمُ فِي دَارِهِ الْمُصِيبَةَ بِإِظْهَارِ الْجَزَعِ عَلَيْهِ پھر امام حسین علیہ السلام پر نوحہ گر ہو کی بیتابانہ روتا رہی اور جو گھر کی لوگون سی رونی کا پرہیز نہ رکھتا ہو اونکو رقت و زاری کی واسطی کہی تا سامان عزا و مصیبت کو پیدا کرین خامس آل عبا کی حال مین جزع و فزع سی آنسو بہائین وَ لْيُعَزِّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِمُصَابِهِمْ بِالْحُسَيْنِ ایک دوسری کو ماتم پرسا دین یا حضرت امام حسین علیہ السلام پر سوگوار باہم اشکبار ہین وَ أَنَا ضَامِنٌ لَهُمْ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَلَى اللهِ تَعَالَى جَمِيعَ ذَلِكَ يَعْنِي ثَوَابَ أَلْفَيْ حِجَّةٍ وَ أَلْفَيْ عُمْرَةٍ وَ أَلْفَيْ غَزْوَةٍ میں ضامن ہون

وكان لواء رسول الله صلى الله عليه وآله ابيض مع مصعب بن عمير والراية مع علي عليه السلام وامدهم الله بخمسة آلاف من الملائكة ... المسلمين في اعين المؤمنين ... الكفار ...

اکیسویں مجلس فضائل بکا و عـــزاے جناب سید الشہدا

اگر یہ آداب ماتم سب عمل میں لائیں بہت حسنات یعنی ثواب دو ہزار حج اور دو ہزار عُمرہ اور دو ہزار غزوہ پائیں قُلتُ اَنتَ الضَّامِنُ لَهُم ذٰلِكَ وَالزَّعِيمُ قَالَ اَنَا الضَّامِنُ وَالزَّعِيمُ لِمَن فَعَلَ ذٰلِكَ راوی ناقل ہے یعنی عرض کی اس اجر ملنے پر آپ کفیل ہوتے ہیں جواب دیا ہیں ذمہ دار ہوں اوسکے خدا کا رو لائیں اور جو روتے ہیں قُلتُ وَكَيفَ يُعَزِّي بَعضُنَا بَعضًا قَالَ تَقُولُ علقمہ مظہر ہے یعنی پوچھا کیونکر تعزیت ادا کریں فرمایا کہے تو یہ قول حزن وملال کو با چشم تر عَظَّمَ اللهُ اُجُورَنَا وَاُجُورَكُم بِمُصَابِنَا بِالحُسَينِ وَجَعَلَنَا وَاِيَّاكُم مِنَ الطَّالِبِينَ بِثَارِهِ مَعَ وَلِيِّهِ الاِمَامِ المَهدِيِّ مِن اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيهِمُ السَّلَامُ اگر دوسرا بھی ان کلمات کو باہم تو اجر و ثواب مضاعف عطا ہو وَاِنِ استَطَعتَ اَن لَا تَنتَشِرَ يَومَكَ فِي حَاجَةٍ فَافعَل فَاِنَّهُ يَومٌ نَحِسٌ لَا تُقضٰى فِيهِ حَاجَةُ مُؤمِنٍ اور ہر گاہ ممکن ہو سکے تو اس دن کو طلب حاجت میں صرف نکرنا کہ مراد مومن نہیں ملتی بڑا نحس اور برا جانتا ہے نا وَاِن قُضِيَت لَم يُبَارَك لَهُ فِيهَا وَلَا يَرٰى فِيهَا رُشدًا کبھی مبارک نہ ہوگا اگر کوئی مطلب بھی نکلا خیر و خوبی نہ دیکھیگا ہرگز سود کا زہرا و بکا وَلَا يَدَّخِرَنَّ اَحَدُكُم لِمَنزِلِهِ فِيهِ شَيئًا فَمَن اِدَّخَرَ فِي ذٰلِكَ اليَومِ شَيئًا لَم يُبَارَك لَهُ فِيمَا اِدَّخَرَ وَلَم يُبَارَك لَهُ فِي اَهلِهِ نہ فراہم کرنا اور نہ خریدکی وہ ہرگز اوس روز کوئی چیز مصارف سے گھر کی بس جسنے ایسا کیا اچھا نہ ہوگا اوسی اور نہ وہ اہل عیال گھر کی فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ كَتَبَ اللهُ لَهُم ثَوَابَ اَلفِ حَجَّةٍ وَاَلفِ عُمرَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ جب یوں کرے بجا لائیں تو اسد لکھے حسنات اوکے نام یعنی ساتھ پیغمبر خدا کی جو کئے ہوں ہزار حج و ہزار عُمرہ ومزید اللہ وَكَانَ لَهُ كَثَوَابِ كُلِّ نَبِيٍّ وَرَسُولٍ وَصِدِّيقٍ وَشَهِيدٍ مَاتَ اَو قُتِلَ مُنذُ خَلَقَ اللهُ الدُّنيَا اِلٰى تَقُومَ السَّاعَةُ اور اجر ملیں گی اوسکو مانند ثواب ہر نبی و رسول و صدیق و شہید راہِ خدا کا فوت ہوا ہو یا قتل کیا گیا ہو ابتدائی دنیا سے تا روز جزا ق فی خبر مسمع عن الصادق

...عليه السلام ... والله لا نحاصمنا في الله ...

اکیسوین مجلس فضیلت اہل بکا و رو و حوض اور کوثر کی ثنا و جہاد و الشہدا

فی حدیثٍ قال افما تذکرُ ما صنع بہ یعنی للحسین قلت بلی اخبر مشتمع مین حضرت صادق سے مذکور ہی کہ ایک دن جناب نی پوچھا آیا چرچا کرتا ہی تو اوس واقعہ کا جو مشہور ہی یعنی امام حسین علیہ السلام کا سانحہ شہادت مینی عرض کی بہت زبان پر لاتا ہون وہ مصیبت قال اتجزع قلت ای واللہ واستعبرُ لذالک حتی یری اہلی اثر ذالک علیّ فرمایا رقت وزاری ہی آیا شور مچاتا ہی مینی کہا اسقدر بجذا روتا ہون کہ اثر حزن و ملال اہل و عیال کو معلوم ہوتا ہی فامتنع من الطعام حتی یستبین ذالک فی وجہی شدت غم سی غذا نہین کہاتی ہی بہوک پیاس سی چہرہ پر ماتم کی اوداسی چہاتی ہی فقال رحم اللہ دمعتک اما انک من الذین یعدون من اہل الجزع لنا والذین یفرحون لفرحنا ویحزنون لحزننا بولی تیری شکر پر اللہ رحمت بہیجی اور توفیق نیک زیادہ عطا کری یہ جان لی کہ تو شمار ہوگا اونمین جو لوگ ہمارا ساتہہ دیتی ہین سرور مین خوشحال او رحزن سی پر ملال رہتی ہین اما انک ستری عند موتک حضور ابائی لک ووصیتہم ملک الموت بک وما یلقونک بہ من البشارۃ ما تقر بہ عینک قبل الموت واقف ہو کہ اپنی وقت مرگ مین دیکہی گا میری آبای طاہرین کو جو بالین تیری آئین گی ملک الموت کو پاسداری و رعایت سفارش فرمائین گی انواعِ رحمت و مہربانی کی بشارت پہنچائین کہ اوسکی وصول مین دل ٹہنڈا روشن آنکہین ہوجائین وان ملک الموت ارق علیک واشد رحمۃ لک من الام الشفیقۃ علی ولدہا بہ رستی کہ قابض ارواح تیری اوپر سب سی زیادہ مصروف عنایت رہیگا جیسی پسر کو مان پیار کری اوس نسبت سی شفقت کریگا ثم استعبر واستعبرت معہ الی ان قال وما بکی احد رحمۃ لنا ولما لقینا الا رحمہ اللہ قبل ان تخرج الدمعۃ من عینیہ بعدازان حضرت صادق علیہ السلام گریان ہوی اور مین انکا رو پا کہ آنسو منہہ پر بہی پہر فرمایا ہماری دکہہ اور غم کی لیی کوئی نہین روتا ہی

اکیسوین مجلس فضیلت اہل بکا و ورود حوض اور کوثر کی ثنا و جہاد الشہدا

الایہ کہ جو آنسو نکلتی ہی آنکھونکی مستحق رحمت ہو رہتا ہی فَاِذَا سَالَ دُمُوعُہ عَلٰی خَدِّہٖ فَلَو اَنَّ قَطرَۃً مِن دُمُوعِہٖ سَقَطَت فِی جَہَنَّمَ لَاَطفَأَت حَرَّہَا حَتّٰی لَا یُوجَدُ لَہَا حَرٌّ پس جب یہ اشک اوسکی رخسارون پر جاری ہو جاتے ہین اگر ایک قطرہ اوسکا آتش دوزخ مین ڈالین سوزنار کو ایسا بجہا دی کہ پھر گرمی کو نہ پائین وَاِنَّ المُوجَعَ قَلبُہ لَنَا لَیَفرَحُ یَومَ یَرَانَا عِندَ مَوتِہٖ فَرحَۃً لَا تَزَالُ تِلکَ الفَرحَۃُ فِی قَلبِہٖ حَتّٰی یَرِدَ عَلَینَا الحَوضَ تحقیق کہ ہماری واسطے جو دل پر غم اوٹھائیگا مرتی وقت ہمکو بالین پر دیکھنی سی خوش ہو جائیگا اوس فرحت کو مدام اپنا ہمدم پائیگا یہان تک جو ہماری حوض کوثر کی پاس خرم و خندان آئیگا وَاِنَّ الکَوثَرَ لَیَفرَحُ بِمُحِبِّنَا اِذَا وَرَدَ عَلَیہِ حَتّٰی اَنَّہ لَیُذِیقُہ مِن ضُرُوبِ الطَّعَامِ مَا لَا یَشتَہِی اَن یَصدُرَ عَنہُ جب ہمارا محب لب کوثر جائیگا وہ خوشی و سرور مین لہرائیگا کہ دوست اہلبیت جام سازگار منہ سی لگائیگا ہر طعام و شراب مرغوب کا مزہ اوسمین اوٹھائیگا یا رب مشتمع مَن شَرِبَ مِنہُ شَربَۃً لَم یَظمَأ بَعدَہَا اَبَدًا وَہُوَ فِی بَردِ الکَافُورِ وَرِیحِ المِسکِ وَطَعمِ الزَّنجَبِیلِ اَحلٰی مِنَ العَسَلِ وَاَلیَنُ مِنَ الزُّبدِ وَاَصفٰی مِنَ الدَّمعِ وَاَذکٰی مِنَ العَنبَرِ یعنی جسنی آب کوثر کا ایک جرعہ پیا کبھی نہوگا ہوکا اور پیاسا وہ پانی سردی مین مثل کافور و خوشبو مانند مشک مزہ دار جیسی زنجبیل شہد سی بڑہکی شیرین مکہن سی نرم تر اشک چشم سی صاف و لطیف عنبر سی زیادہ معطر یَخرُجُ مِن تَسنِیمٍ وَیَمُرُّ بِاَنہَارِ الجِنَانِ تَجرِی عَلٰی رَضرَاضِ الدُّرِّ وَالیَاقُوتِ اوسکا پانی چشمہ تسنیم سی نکلتا ہی نہرون مین جنت کی باتما در و یاقوت پر لوٹتا چلتا ہی فِیہِ مِنَ القِدحَانِ اَکثَرُ مِن عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ پیالی کہین عمدہ اوسکی بالای کنار گنتی مین عدد نجوم سی کہین بیشمار یُوجَدُ رِیحُہ مِن مَسِیرَۃِ اَلفِ عَامٍ ہزار برس کی راہ سی اوسکی خوشبو آتی ہی مشام جان کو روایح خلد مین بساتی ہی قدحانہ

اکیسوین مجلس فضائل حوض کوثر و تشبیہ ذبح امام حسن و شبر

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَلْوَانِ الْجَوْهَرِ وہ قدح چاندی اور سونی کی ہین اقسام جواہر
قدرت صانع سی جڑی ہین یَفُوحُ فِی وَجْهِ الشَّارِبِ مِنْهُ كُلُّ فَائِحَةٍ حَتّٰی يَقُولُ الشَّارِبُ
مِنْهُ لَيْتَنِی تُرِكْتُ هٰهُنَا لَا اَبْغِی بِهٰذَا بَدَلًا وَلَا عَنْهُ تَحْوِيلًا پینی والی کو ہر طرح کی
بو باسین اتنی جانفزا ہین کہ دل سی کہی یہی کاش کہ یہان رہنی دین اور دوسری جگہ نہ بدلین
پس ای مدہوشانِ پیمانۂ ولاء و جرعہ نوشانِ خمخانۂ صدق و صفا جو شائق اور مست بزمِ الست کا
جو بادہ پیالۂ چشم کو می رقت سی چھلکائی اور مرحبا ایسی شاہد پرست صدر نشست کا کہ وارثوی بیخودی
حزن و غم کو لبالب جڑھائی جو بہ کشش خوناب جگر ساغر کوثر کا خواہان ہو بینای ابتہال سی قلقل نوحہ
نالہ بلند کری اور نمک چشِ شورہای بصر جو گزک سی طالب نبات جنان ہو کباب دل و جان کو آتش
ملال پر گرم و سوزان دہری بہم کیف و ور غزاین دست افشانی ماتم سی کوتاہی کو نہ غفلت جانو
اور نشۂ زندگانی دنیا کو واسطی بیکانی سرخوش بکا کی غنیمت جانو اگر جام ساقی حوض کو پیا چاہو
تو زلالِ اشک بہاؤ اور قدح سیم و زر کی ہر گاہ تمہو کہو تو حال شیون و فغان لاؤ ایسی تشنہ دہن کی
پیاس پر شیشۂ صبر سنگ جزع و فزع سی توڑ و کہ خنجر کی دہار سی سیراب کیا گیا اوس خستہ تن کی عطش
درد و قدر کو نہ چھوڑو کہ جسی سنانِ اجل نی سرشار کرنی کو دم تیغ کا آب دیا گلا کٹنی کی وہ صورت کہ
چشم روزگار نی مثل اوسکی نہ دیکھی لاشہ بی سر کی تڑپنی ہین ایسی مصیبت کہ سمع لیل و نہار نی کبھی نہ سنی
اِنَّ كَانَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِی رِوَايَةِ رَيَّانِ بْنِ شَبِيبٍ فِی تَشْبِيهِ ذَبْحِهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِذَبْحِ الْكَبْشِ اُمُورًا اُخَرَ عِنْدَ الْقَصَّابِينَ الذَّابِحِينَ مَأْخُوذَةٌ مِنَ الشَّرْعِ
جیسا کہ حدیث امام رضا صلواۃ اللہ علیہ بہ روایت ریان بن شبیب تشبیہ ذبح کا ذکر آیا ہی سر جدا ہوتی
ہین قربانی گوسفند کی مانند مظلوم کربلا کا ماجرا فرمایا ہی لاکن حیوان کشی ہین قصابوں کی صنفی
دستور مقرر کیی ہین کہ وہ مطابق احکام شریعت سی ماخوذ ہوتی ہین وَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهٖ بِالشَّرْعِ

اکیسوین مجلس تشبیہ ذبح سی شہید بکا اور جہاد سید الشہدا

وَعَدَمِ اِدَامَتِهَا لَهُ اَیْ لِلْمَذْبُوحِ مِنَ الْکَبْشِ وَغَیْرِہٖ اون امور ضروری سی اول یہ
کہ چھری تیز و بُرّان ہو اور اوسکو دنبا وغیرہ مذبوح نہ دیکھی جو ہراسان ہو وَسُرْعَةِ الْقَطْعِ وَعَدَمِ
تَحْرِیْکِہٖ وَلَا جَرِّہٖ مِنْ مَکَانٍ اِلٰی اٰخَرَ ھا ہتہ کا جھٹکا نہ دینا [illegible] کا جلدی پہیرا ایک
مقام سی کاٹ لینا پھر دوسری جا گلی کو نہ ریتنا وَسَوْقِہٖ اِلَی الْمَذْبَحِ بِرِفْقٍ وَاَنْ یُّضْجَعَ
لِلسِّکِّیْنِ بِرِفْقٍ وَیُجِدُّ فِی الْاِسْرَاعِ لِیَکُوْنَ اَوْحٰی وَاَسْہَلَ بکری ہی کو مسلخ میں پیار سی
ہنکائی چھری حلقوم پر سرعت سی پھرائی اور گوشت و پوست کو صدمہ کشش نہ پہنچائی وقت
ذبح سی اوسکی صرف میں لائی تا سہولت سے جانور ذبح یا قربانی ہو جائی وَعَرْضِ الْمَاءِ عَلَیْہِ
قَبْلَ الذَّبْحِ لاکن پہلی اوسکو دانہ کہلائی پانی پلائی حیوان بی زبان کی بہوک پیاس مٹائی
اب تصور کرو سامعین بزم عزا کہ سید الشہدا پر مقتل کربلا میں کیا گذرا رفقا و برادر و فرزند
باری باری روبرو ماری جاتی تہی تڑپکی خاک پر جان دیتی میں خون میں نہاتی تہی بہوک ایسی کہ کئی وقت
غم کیا غذا نہ لی پیاس اوسقدر کہ تالو سی خشک زبان لگی ہوی علاوہ وفور جراحت سی تمام بدن
چور ایسا زخمی جب زین سی گری اوسکی صدمی کا کیا ذکر ایک ذبیح کی خولی و سنان و شمر لعین
قاتل ہر ایک اپنی حربی سی کرتا تہا کہ ایک زیادہ ایذا دینی کو شاہ کی حلقوم پر خنجر پہیرا پس قفا کی
بارہ ضرب جفا میں گردن کاٹی لہو بہایا خاک و خون آلودہ سر کو نیزہ جفا پر بلند کیا پیکر پاش پاش
عریان و بی وارث دہوپ میں ڈال دیا قاعدہ ہی جو مقتول ہو اوسکی لاش اوٹہاتی اور دفناتی ہین اگر
مجرم شرعی و گنہگار مارا جائی تو بہی غسل و کفن سی محروم نہین کرتی قبر میں چہپاتی ہین وای وای
اوسکی عوض جسم شریف پر گہوڑی دوڑائی گوشت و پوست کی ہم دست نعل مرکب سی پڑیاں اوڑائی
اس واقعہ کربلا سی زبان بیان ذاکر کی لال ہی اندوہ و رقت گلو گیر سینہ صبر و توان پائمال ہی
کاش ہم تم غلامان مولا وہان حاضر ہوتی بجانب کربلا کی قدمون پر حمایت و نصرت میں جان دیتی

العراق ... نزلت الى الشام
ان رسول الله صلى الله عليه وآله ...

والنصارى اولياء الى قوله
الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود
اي وناس من بني النضير
نزلت في عبد الله بن
من الذل ... المدينة

اکیسویں مجلس واقعہ کربلا سے آگاہی فاطمہ زہرا و جہاد سید الشہدا

تا فوز شہادت کو پاتے وارین میں یا وران اہلبیت کہلاتے ۔ تمہید ثانی ای اہل شور و نوا خوشا حال تمہارا
کہ رتبہ دوستی آل عبا کا پایا ہے اور دنیا میں پیروی عترت رسول خدا سے وسیلہ آمرزش عقبیٰ کا ہاتھ آیا ہے
محبت کی نشانی ہے اپنے مولا کی محنت پر دل سے رونا علامت ادائے حق غلامی ہے آقا کی مصیبت میں
جان کھونا جو دوستدار شبیر کا ماتم برپا کرتے ہیں یاور فاطمہ زہرا ہیں ۔ جو مشغول تعزیہ غریب کربلا میں مصروف رہتے ہیں
ناصر علی مرتضیٰ ہیں ۔ نوحہ و نالہ کرو اوس مظلوم بیکس کی مجلس عزا میں جسکی لاش پر کوئی رونے والا نتہا
شیون سے خاموش نہ ہو مسافر نینوا کی محفل بپا میں کہ اوسکا جنازہ بے دفن و کفن پڑا رہا سینہ و سر پیٹو
اوس جسم ناز پرور کے واسطے جسکی پشت اور پہلو کو نعل سمند جفا سے روند ڈالا سلسلہ رقت میں بیٹھو
شہید بیسر کی خاطر جسکی عیال کو لوٹ کی پردیسی باہر نکالا اور اسیر کیا حسین علیہ السلام کی تشنہ لبی پر
چشمہ چشم سے اشک دمبدم بہاؤ شاہ دین کی بھوک اور صبر پر حسرت سے غم کھاؤ دیا دین طوق و زنجیر زین العابدین کی
شور و غل مچاؤ واسطے [illegible] عترت یاسین کی سر پر خاک اوڑاؤ ای مومنو یہ عہد ہو ذکر شہادت امام
حسین علیہ السلام کا ہماری اور تمہاری نام ازل سے لکھا ہے اوس خدمت کی شرافت کو حضرت سیدۃ النساء نے
اپنے عہد میں قبول کیا اسی کہا ہے رُوِیَ فِی الْمُنْتَخَبِ الطُّرَیْحِیِّ لَمَّا اَخْبَرَ النَّبِیُّ اِبْنَتَهُ
فَاطِمَةَ بِقَتْلِ وَلَدِهَا الْحُسَیْنِ وَمَا یَجْرِیْ عَلَیْهِ مِنَ الْمِحَنِ بَکَتْ کتاب منتخب طریحی میں سے منقول ہے
حسن سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فاطمہ زہرا کو شہادت امام حسین علیہ السلام
اور جو مصائب اوپر گذرینگے خبر دی ہے بَکَتْ فَاطِمَةُ بُکَاءً شَدِیْدًا تو سیدۃ النساء بہت بیقرار
نالاں ہوئیں اور زار زار کے روئیں وَقَالَتْ یَا اَبَتِ مَتٰی یَکُوْنُ ذٰلِکَ تو قبول [illegible] کہا
کہ ای بابا یہ سانحہ جانگزا کب گذریگا اور میری نظر میں تمنا ہے یہ حادثہ کس وقت آئیگا فَقَالَ فِیْ زَمَانٍ
خَالٍ مِّنِّیْ وَمِنْکِ وَمِنْ عَلِیٍّ وَمِنْ حَسَنٍ رسول خدا نے ارشاد کیا وہ وقت کہ جب تم لوگ اوس
زمانے میں نہوگے اور میں اور علی او حسن کوئی باقی نہو ۔ وَاشْتَدَّ بُکَاءُهَا پس کہ فاطمہ کی رقت زیادہ

من آذیا و هم و ضج فی المسلمین الصائح فلک لعنه الله
فانهن معاً و صاح ابلیس لعنه الله یا معاشر
محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم ان الله
اخرجهم یا ایها الناس انی رسول الله الغزاة فیسبقن
قد و عدنی النصر قال این علی بن ابی طالب و رهبت
الصوت و لا یدرون ما یاتی

اکیسوین مجلس واقعہ کربلا سی آگاہی فاطمہ زہرا و جہاد سید الشہدا

زیادہ ہوئی اور دلکو تابِ صبر و شکیبائی نرہی وَ قَالَتْ یَا اَبَتِ فَمَنْ یَبْکِیْ عَلَیْہِ وَمَنْ
یَلْتَزِمُ بِاِقَامَۃِ الْعَزَاءِ لَہٗ کہا ای پدرِ بزرگوار پس میری فرزند کی مصیبت پر کون روئیگا اور جب ایک
عزیز باقی نرہا تو اوسکی تعزیت مین کون مصروف ہوویگا فَقَالَ النَّبِیُّ یَا فَاطِمَۃُ اِنَّ نِسَاءَ
اُمَّتِیْ یَبْکِیْنَ عَلٰی نِسَاءِ اَہْلِبَیْتِیْ وَرِجَالُھُمْ یَبْکُوْنَ عَلٰی رِجَالِ اَہْلِبَیْتِیْ فرمایا
سید دوسرانی ای فاطمہ بیقراری مت کرو خاطر جمع رکھو ہرگاہ تمہارا پیارا بیٹا حسین درجۂ شہادت
اور ایسے عزاداروں کا رسم ایجاد گروہِ سعادت پژوہ مین میری امت مرحومہ مین ایسی لوگ
پیدا ہوونگی کہ اونکی عورات مصائبِ بانوانِ اہلبیت اور مرد نوائبِ رجال پر دن رات
مناسب مقام ہی کہ مخبرِ صادق اگر فرماتی اپنی بضعۂ طاہرہ کو زبانِ حال مین سمجھاتی وہ اشخاص
مثل ما دربِ مردہ نوحہ و بکا کرینگی لباس ماتم پہنی اندوہناک گریبان چاک کرینگی اپنا مال عزاداری
لئی باسیدِ ثواب صرف مین لاوینگی شریک مجالسِ غم کو سردپانی پلاوینگی اچھی کھانی پکا کی کھلا
ایام محرم اور صفر کو روتی پیٹتی حالِ سوگواری مین سرگذشتِ محنت کو پڑہینگی وَ یُجَدِّدُوْنَ
الْعَزَاءَ جِیْلًا بَعْدَ جِیْلٍ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ ہمیشہ ایک قوم کی بعد دوسری اس رسم نالہ و آہ کو
ہر سال تازہ کرتی رہینگی نظر حسب دوستی ہماری اس طریقۂ اتصال کو نبھاوینگی یہ سلسلہ محشر تک
چلا جاوےگا اسبابِ مزاحمت سی ہرگز انقطاع نہ پاویگا فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ فَتَشْفَعِیْنَ
اَنْتِ لِلنِّسَاءِ وَاَنَا اَشْفَعُ لِلرِّجَالِ جب روزِ قیامت ای تم عورات کی شفاعت کرنا اپنی
واسطی مردونکی امر شفاعت جاری ہوویگا وَکُلُّ مَنْ بَکٰی مِنْھُمْ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ اَخَذْنَا
بِیَدِہٖ وَاَدْخَلْنَاہُ الْجَنَّۃَ پس دنیا مین جو رویا ہوگا مصائبِ حسین پر اوسکا ہاتھ ہم اور تم پکڑینگی
اپنی ہمراہ بہشتِ عنبر سرشت مین بیحساب داخل کرینگی یَا فَاطِمَۃُ کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
اِلَّا عَیْنٌ بَکَتْ عَلٰی مُصَابِ الْحُسَیْنِ ای فاطمہ یوم جزا ساری آنکہونکی انسو بہا ہی ہونگی

اکیسوین مجلس واقعۂ کربلا سے آگاہی بتول عذرا و جناب سید الشہدا

مگر وہ چشم کہ جسنی مظلومی حسین پر اشک بہائی ہوگی وَ کُلُّ مَنْ بَکیٰ مِنْهُمْ عَلیٰ مَصَائِبِ الْحُسَیْنِ فَاِنَّهَا ضَاحِکَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ بِنَعِیْمِ الْجَنَّةِ جس دیدۂ غمدیدہ کی سرشکِ حسرت بہی ہون اوپر مصائبِ امام حسین کی وہ مسرور و خندان ہوگی پانی سی نعمات جنت اور جاین کی اس حدیث حسن کو سنکی لازم ہی کہ موالیانِ علی علیہ السلام غم و الم حسین پر شیون و بکا سی جہرہ تر این اور دوستان جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو چاہیی ماتم و سوگِ فرزند این ہوا داری فاطمۂ زہرا سی قصور نکرین

نظم لمولفہ ای حاضرانِ باخرد و صاحبانِ ہوش ✲ ترکِ ادب ہی بزمِ عزا مین جو ہو خموش ✲ ماتم شاہ دین کی شیون وہ چاہیی تا عرش ✲ جای غلغلہ آہ کا خروش ✲ طوفانِ نوح اشک سی اپنی اُٹھائیں ✲ ہو مستعین نوحہ مین روزِ جزا کا جوش ✲ جب حالِ کربلای بہلی بیان ہو ✲ غمناک و اشکبار کرو دل سی گوش ✲ اشعارِ ناظم ایسی ہوی سوز و درد کی ✲ تحسین و مرحبا کا صلہ دیتا ہی سروش

استغاثۂ سید الشہدا و امداد بیمار کربلا و شہادت علی اصغر جگر بند امام تشنہ جگر

مُعاونانِ مجالسِ مصیبت و غم و موالیانِ طفلِ بیر شک اندوہ ماتم شہیدانِ تیرآہ و نالہ جانفرسا و فازیانِ معرکۂ امتحانِ کرب و بلا ✲ بخونِ طپیدگانِ عرصۂ حسرت و ملال ✲ و پردہ دریدگانِ خیمہ زاری ابتہال ✲ سانحۂ درد و محنت نو بادہ حضرت رسالت کو زبانِ رقت سی یون روایت کرتی ہین کہ جب روزِ عاشورا لشکرِ خدا صدق و صفای راہِ وفا مین کام آیا ✲ اور سب زمرۂ انصار و اقربای سید الشہدا منزلِ آخر بانگاہ مین مقام پایا ✲ تو بیکسی مین شاہِ کربلا یکہ و تنہا باقی رہی ✲ اور ہجومِ حسرت و یاس مین سپاہِ ابتلا سی ملاقی ہوی ✲ وقت زوالِ آفتاب ہر گاہ قریب آیا ✲ تو غریبِ دشتِ بلا پر سحابِ ظلم و جور چھایا ✲ ثُمَّ الْتَفَتَ الْحُسَیْنُ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَلَمْ یَرَ اَحَدًا مِنَ الرِّجَالِ ✲ اوسدم امام حسین علیہ السلام نی اپنی داہنی طرف کو رخ کیا سوای زخمہای کاری کی کوئی ہمدم دکہائی نہ دیا وَ الْتَفَتَ

۸۰

اکیسویں مجلس خروج سید سجاد و اولاد و والدہ پر اور شہادت علی اصغر و جہاد امام تشنہ جگر

عن زیادة فلم نر احدا پھر جانب بیمار سنہ پھیرا وہاں بھی بغیر از افغان اہل حرم ایک بیٹی اور
بھائی کا بیانہ ملا عرصہ دو پہر میں نیرنگی زمانہ کی اسقدر صدمات پے در پے ہیں کہ اٹھائی کہ شدت غم سے
محاسن شریف کے بال سفید ہوگئے اپنی ناچاری اور گرفتاری پر آہ وزاری کی بال شہادت سے
لقای پروردگار پر طیاری کی واقعی اوسس پدر کی آنکھوں میں کیونکر نہ اندھیرا چھائی جسکا نور نظر
مانند علی اکبر شبیہ پیغمبر مارا جائی کیوں نہ قد برادر عبرت سرو و صنوبر کی کمر خم ہو جسکی پشت و پناہ
مثال عباس علمدار کی ہاتھ قلم اور پنجہ ستم سے بیدم ہو کس طرح وہ خستہ تن رقت قلب سے آشفتہ و
پریشان ہو کی اشک نہ بہائی جسکا بھتیجا گیسوؤں والا قاسم ناشاد کف حیات میں لہو کی مہندی
لگائی اندیشۂ اسیری و عریانی میں بیٹی اور بہن کی اساس توکل کو برقرار رکھنا دشوار تھا فکر عار
ناموس اور قید فرزند بیمار میں پابند سلسلۂ تحمل ہونا کار سید ابرار تھا قربان حوصلۂ صبر و شکیبائی
امام حسین علیہ السلام جان فدای مظلومی و بینوائی سلطان مشرقین صبح سے نصف النہار تک ہجوم
شامیان صحابہ وفادار کا بدن صد پارہ میدان سے دروازۂ خیمہ پر جمع کرنا اٹھارہ برادر و عزیز و بیکس
لاشوں کو خاک و خون میں مثل گوسفند قربانی بالای ہم دیکھنا اور الم سہنا میدان میں اکیلا جسم خونچکان
گھری لشکر کی چار طرف سے کمان ستم کی تیر جان ستان کھینچی اور سوار چڑھتی فخرج علی بن الحسین
زین العابدین وکان مریضا لا یقدر ان یقل سیفہ لا خلا گرفتاری سید الشہدا
آسمان و زمین کو بیقراری تھی ہر گوشۂ زمین عصمت سرا میں ایک خاتون مشغول زاری تھی و صدای
نالہ و فغان سکی علی بن حسین زین العابدین علیہما السلام دیدہ پر آب ہوئی ہر چند مرض میں بحال میں
بہت بیحال اور ضعف بیتاب تھی بھوک پیاس کی کثرت سے ہاتھ پاؤں کانپتی تھی بیماری کی سبب سے
سر پھرتا تھا آنکھوں میں تاریکی آتی تھی نقاہت میں کھڑا نہیں ہوا جاتا تھا ناتوانی سے قبضہ تلوار کا چھٹا پڑتا تھا
نہ ہونی سے دوا کی رنگ زرد چہری پر اوداسی چھائی ہوئی دل میں سو طرح کی درد اس حال میں بیماری کی

اکیسویں مجلس نصیحت سیدسجاد و امداد والد پدر و شہادت علی اصغر و جہاد امام تشنہ جگر

مدد کو خیمی سی باہر نکلی آہستہ قدم بڑہاتی ہوی گرتی پڑتی سیدان کو چلی وَاُمُّ کُلْثُوْمٍ تُنَادِیْ خَلْفَهٗ

یَا بُنَیَّ اِرْجِعْ اہلحرم نی جو یہ سانحہ دیکہا شور و اعلیا و علیاه و اغوثاه بر پا کیا اُمّ کلثوم جلدی سی

اونکی پیچھی دوڑین بسر اسیمہ اور مضطر ہوکی بولین ای فرزند دلبند خیمہ مین پہر چلو پست رنجوری کی

سایہ مین بیٹہہ رہو تمہاری بدن مین استیلای بیماری سی طاقت کہان ہی جوان منافقون سی جہاد کی

لیی ارادہ میدان ہی فَقَالَ یَا عَمَّتَاهُ ذَرِیْنِیْ اُقَاتِلُ بَیْنَ یَدَیْ اِبْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

جواب دیا ای پہوپہی مزاحمت نکرو مجہی واسطی لڑنی کی جانی دو کیا ہی فرزند پیغمبر خدا مین مارا

جاوُن اور سختی زندگانی دنیا زیادہ نہ اوٹہاوُن فَقَالَ الْحُسَیْنُ یَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ خُذِیْهِ

لِئَلَّا تَبْقَی الْاَرْضُ خَالِیَةً مِّنْ نَسْلِ اٰلِ مُحَمَّدٍ امام مظلوم نی پکار کی فرمایا حضرت پیغمبر مین

اب کوئی باقی نہ رہا سب نی گلا کٹا یا ای بہن ام کلثوم اس مریض ناتوان کو روک لو دشت نبرد مین

جانی نہ دو مبادا رن مین تیغ کین سی مارا جائی زمین اولاد خیر المرسلین سی خالی رہ جائی جو ہمسرامام

ناکام کو سبہاکی سر اپردہ مین لی گئین سر بالین حلقہ ماتم باندہ کی شکل پروانہ شمع فرار ہوئین وَلَمَّا فُجِعَ

الْحُسَیْنُ بِاَهْلِ بَیْتِهٖ وَ وُلْدِهٖ وَلَمْ یَبْقَ مَعَهٗ غَیْرُ النِّسَاءِ وَالذَّرَارِیْ راوی کہتا ہی

ہرگاہ مصیبت فراق خویش و تبار و اندوہ قلق اہلبیت اطہار نی امام ابرار کو زندگی سی بیزار کیا اور سوا

عورات اہلحرم و کنیزان محترم کوئی یار و آشنا زندہ و کہائی نہ دیا نَادٰی هَلْ مِنْ ذَابٍّ یَذُبُّ

عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ سرور یثرب و حجاز نی واسطی اتمام حجت کی آواز جانگداز سی یہ حرف سنا

آیا کوئی حمایت کرنی والا ہی جو حرم رسول خدا کو دشمن کی ہاتہ سی بچائی هَلْ مِنْ مُوَحِّدٍ یَخَافُ اللّٰہَ

فِیْنَا آیا ایک خدا پرست ہی جو قدم ہمت بڑہائی اللہ سی ڈر کی ہماری طرف کو آئی هَلْ مِنْ مُغِیْثٍ

یَرْجُوا اللّٰہَ فِیْ اِغَاثَتِنَا آیا فریاد رسی والا ہی کہ امید رحمت الٰہی مین ترس کہائی ہماری نصرت و

امداد پر بارادہ حاجت اوٹہائی قَالَ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ النِّسَاءِ بِالْعَوِیْلِ یہ سنکر اہلبیت

اکیسوین مجلس خروج سید سجاد و امداد و الدہ اور شہادت علی اصغر وجہاد امام جن بشر

بالاخیر مین کوئی دلسوز نظر نہ پڑا شیون و نالۂ عورات کا غلغلہ سہرا وقات سہی اوٹھا کسی نی کہا دوہائی رسولخدا کی ہمارا وارث بیکس اور تنہا رہا ہی کسی نی آہ کا نعرہ مارا کہان ہین علی مرتضی اور فاطمۂ زہرا کہ اوسکا نازونکا پالا دشمنون مین گہرا ہی فَتَقَدَّمَ اِلٰی بَابِ الْخَیْمَةِ حضرت ہہی روتی ہوی دروازۂ خیمہ پر آئی اور سبکو تسکین مین کلمات صبر و شکیبائی فرمائی فَقَالَ نَاوِلُوْنِیْ عَلِیًّا اِبْنِیَ الطِّفْلَ حَتّٰی اُوَدِّعَهٗ صد ہزار افسوس کہا ای اہلحرم عرصۂ شہادت قریب رہا ہے میری چھوٹی شیر زند علی اصغر کو لاؤ کہ اسکو دیکھ لون وداع کرون اور آخری دیدار سی اوسکی بہرہ مند ہون فَنَاوَلُوْهُ الصَّبِیَّ یہ سنکی زینب خاتون جہولی کی قریب حضرت و بابس مین آئین قنداقہ اوس طفل صغیر کا اوٹھا کی بہلاتی ہوی حضرت کی پاس لائین پیاس کی سبب سی دودہ خشک ہونی کی تشنگی نی بہوک سی علی اصغر کی بدحال صورت دکھائی وَ قَالَ الْمُفِیْدُ دَعَا اِبْنَهٗ عَبْدَاللّٰهِ الرَّضِیْعَ قَالُوْا فَجَعَلَ یُقَبِّلُهٗ شیخ مفید نی اپنی روایت مین یون کہا کہ اوس گوہر صدف امامت کا نام عبداللہ تہا اوسکو حضرت نی خیمہ سی منگا یا ہاتہہ پہیلا کی اپنی گود مین لیا گلی سی لگا کی پیار کرتی تہی لب و دہان پر اپنا منہہ ملتی تہی دیدۂ حیرت سی عجب حال دیکہا کہ دل و جان کو یارای ضبط نرہا پہول سا رخ بی آبی سی کہلایا ہی دودہ کی نہ ہونیسی حلق سوکہا چہرہ سونلایا ہی ضعف کی ماری رویا نہین جاتا ہی طفل بی زبان تکلیف سی آنکہین پہراتا ہی وَ هُوَ یَقُوْلُ وَیْلٌ لِهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ اِذَا کَانَ جَدُّکَ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی خَصْمَهُمْ سید الشہدا نی اوسکی حالت پر بہت ترس کہایا زبان شامت اور ملامت اعدا کو فرمایا وای اوپر اس قوم ظالم کی جو تیری نانا سید المرسلین رسولخدا اونسی دشمن ہون اونکی اور نفرین کرین وَالصَّبِیُّ فِیْ حِجْرِهٖ اِذْ رَمَاهُ حَرْمَلَةُ بْنُ کَاهِلِ الْاَسَدِیُّ بِسَهْمٍ فَذَبَحَهٗ فِیْ حِجْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وہ بچہ باپ کی آغوش مین ہنستا کبہی دردوتا کبہی آنکہون سی محبت اور الفت کی اشاری کرتا ہوتا ناگاہ سپاہ مخالف سی حرملہ بن کاہل

اکیسویں مجلس جس میں شرح سید سجاد اندا و والد پدر شہادت علی اصغر و جہاد امام تشنہ جگر

یہ ماجرا دیکھا پیکان آبدار کی تیر کو چلہ کمان سی جوڑا گلوی شیر خوار پہ مارا کہ امام حسین کی آغوش میں وہ معصوم ذبح ہوا زخم کی صدمہ میں منہہ سی خوناب جگر اوگلا تڑپ کی ذرا سی جان کا آنکھوں کی راہ دم نکلا جب تیر کو حلق طفل سی باہر کھینچا لہو کا پرنالہ بہنی لگا فَتَلَقَّى الْحُسَيْنُ دَمَهُ حَتَّى امْتَلَأَتْ كَفُّهُ ثُمَّ رَمَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ امام مظلوم جب ہاتھ کی برابر ہاتھ لاتی جب خون سی بھر جاتا تو آسمان کی طرف اچھالتی ثُمَّ قَالَ هَوَّنَ عَلَيَّ مَا نَزَلَ بِي أَنَّهُ بِعَيْنِ اللّٰهِ پھر فرمایا مجھ پہ جو صدمہ گذرا سب آسان ہی تحقیق کہ یہ بلا و مصیبت کو اللہ نگران ہی قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَسْقُطْ مِنْ ذٰلِكَ الدَّمِ قَطْرَةٌ إِلَى الْأَرْضِ حضرت باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اوسمیں سی ایک بوند زمین کو نہیں پہونچی قَالَ فَجَعَلَ الْحُسَيْنُ يَأْخُذُ الدَّمَ مِنْ نَحْرِ لَبَّتِهِ راوی نی کہا پس گلگون کفن کربلا لہو حلقوم فرزند کا اپنی روی مبارک پہ ملتی اور ریش خونخواہی محاسن مقدسہ پہ خضاب کرتی وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا يَكُونُ أَهْوَنَ عَلَيْكَ مِنْ فَصِيلِ عرض کرتی الٰہی یہ بیٹا میرا فرزند تیری نزدیک ناقہ صالح سی کم نہو گا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ حَبَسْتَ عَنَّا النَّصْرَ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا پھر مناجات کی خدایا اگر آج کی دن ہماری نصرت کو مصلحت نہیں جانا تو اسکا عوض خیر عقبیٰ اور وسیلہ نجات دوستان فرما وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى فَإِذَا بِسَهْمٍ قَدْ أَقْبَلَ حَتَّى وَقَعَ فِي لَبَّةِ الصَّبِيِّ فَقَتَلَهُ اور دوسری روایت میں ذکر ہوا ہی کہ سپاہ گمراہی ایسا خدنگ قضا آیا کہ بچہ کی نازنین گردن پر لگا فوراً مانند مرغ نیم بسمل تڑپا اور تسلیم کی مرگیا فَنَزَلَ عَنْ فَرَسِهِ وَحَفَرَ لِلصَّبِيِّ بِجَفْنِ سَيْفِهِ وَرَمَّلَهُ بِدَمِهِ وَدَفَنَهُ واویلا واحسرتا اس لئی کہ اگر علی اصغر کا لاشہ مقتل میں پڑا رہیگا ماں اوسکی رباب مخدرہ دیکھیگی چھاتیں پہاڑی کی سکینہ خاتون بہن او سپر جان ہی کی مرجائیگی زینب اور ام کلثوم فرط الم سی روئنگی عورات الحرم کو زندگی وبال ہو گی پہر آمادہ دفن کی نا چار امام

اکیسوین مجلس جہاد سید الشہدا و مقتل ہونے مین سی کرنا

ابرار گھوڑی سی اوتری اسکبارہ وہ جنازہ لیے آگی بڑہی گوشہ مقتل مین نوک تلوار سی چھوٹی قبر کھودی جسم علی اصغر مین خاک کربلا بجای کفن اور کافور ملی اوس پیکر مطہر کو زمین پر لٹاکی مٹی برابر کی آبدیدہ پھر کاگل داغ حسرت کی چادر ڈالی ثُمَّ وَثَبَ قَائِمًا وَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَبْيَاتَ لِلْحُسَيْنِ مِنْ اِنْشَادِهٖ وَلَيْسَ لِاَحَدٍ مِثْلُهَا پس مزار علی اصغر سی باچشم تر اوٹھی اوس عالم تنہائی مین کوئی رکاب تھامنی والا نتھا مانند غربا اپنی گھوڑی پر چڑہی ایک جلد کتاب مصیبت مین مرقوم ہی جسکو ملا خطائی پہلی بحر البکا سی نظم و نثر لکہا ہی ذو الجناح چند قدم خیمہ سی بڑہکی رکا جسقدر کہ حضرت نی مہمیز کیا ہرگز نہ چلا گمان ہوا بھوک پیاس کی شدت سی طاقت رفتار جاتی رہی جراحت تیر و نیزہ و شمشیر کی بسیار اذیت سہی اوس برق رفتار بادپا کو جو ٹہرا پایا شہسوار معرکہ وحدت نی فرمایا ای وفادار نانا کی یادگار آج میرا سفر منزل شہادت قریب ہی یہان تیری توقف کی کیا تقریب ہی مرکب نی سر اوٹھایا زبان حال سی مطلب دل سنایا ای سلیمان بساط بلا ای سلطان کشور کربلا اسقدر آپ مجہپر سوار ہوکر خلد برین کو راہی ہوتی ہین مضطر و ناچار مقتل مین سوتی ہین میری جانبازی کی جہاد اعدا مین دیکھی میدان ترکتازی پر جولانی نگاہ سی ملاحظہ کی نزدیک ہی کہ آپکی اور میری دوری ہوجای پہر قیامت کبری تک دولت حضوری میسر نہ آی جب حشر مین روز بازخواست آیگا آپکی سوار کو مرکب پری نژاد مانند براق خدا بہجوائیگا مین عرصہ محشر مین تمہاری ران و رکاب کا امیدوار ہون اس تمنا مین قدمون تلی سرور کی نک وہ پڑا بیار ہون شاہ مظلوم نی جواب دیا ای حیوان بی زبان مینی قبول کیا اس وعدہ پر تو خاطر جمع رہنا یعنی روز عاشورا تھوڑی اور سہنا دشت ستم تمام مین بھی حسین تیری پشت پر چڑہی گا ہر گز وقت فردوس تک اسی زین کو خالی نچھوڑیگا تیری تنگی کو سیلی پر سبقت کی تیار دیکھا کاوہ مین راہ خدمت لی راوی کہتا ہی یہ اشعار گہر بار کلام معجز نظام امام حسین علیہ السلام سی ہین کہ مثل اون کی کسی افصح اور ابلغ عرب سے ہرگز نہیں ہوسکی ہین فَاِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا

اکیسویں مجلس جہاد سید الشہدا و مقتل میں یہی گزنا

نَفْسُہ نَفِیْسَۃٌ فَاِنَّ ثَوَابَ اللّٰہِ اَعْلٰی وَاَنْبَلُ یعنی ہرچند دنیا و زینت و سامان اوسکا
نفیس و اچھا ہو بے بقا ہی لاکن اوس سی اجر و ثواب خدا بہت برتر و اعلا ہی وَاِنْ یَکُنِ الْاَبْدَانُ
لِلْمَوْتِ اُنْشِئَتْ فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّیْفِ فِی اللّٰہِ اَفْضَلُ اگرچہ بدنہای انسان
واسطی خاک میں جانی کی ہیں اور ہر ایک صید اجل ہونیوالا ہی مگر آدمی کا مارا جانا جہاد راہ الٰہی میں
بہتر اور افضل پایا ہی وَاِنْ یَکُنِ الْاَرْزَاقُ قِسْمًا مُقَدَّرًا فَقِلَّۃُ سَعْیِ الْمَرْءِ فِی الْکَسْبِ
اَجْمَلُ اگرچہ رزق و روزی مقدر میں تقسیم ہوا ہی لاکن تھوڑا ساعی ہونا آدمی کا تحصیل معاش میں
اچھا ہی وَاِنْ تَکُنِ الْاَمْوَالُ لِلتَّرْکِ جَمْعُہَا فَمَا بَالُ مَتْرُوْکٍ بِہِ الْمَرْءُ یَبْخَلُ
جبکہ فراہمی مال کی چھوڑ جانا ہی پس کیوں عطا میں بخل کری جو دانا ہی ثُمَّ اَنَّہٗ دَعَا النَّاسَ
اِلَی الْبِرَازِ بعد ازان وسط معرکہ میں ذوالجناح کو ہمعنان سمند نگاہ جولان دیا پھر نیزہ جانستان
سپاہ سیاہ سی مبارز طلب کیا فَلَمْ یَزَلْ یَقْتُلُ کُلَّ مَنْ دَنَا مِنْہُ مِنْ عُیُوْنِ الرِّجَالِ
حَتّٰی قَتَلَ مِنْہُمْ مَقْتَلَۃً عَظِیْمَۃً جو پیل تن دیو سیرت طنطنۂ دلیری سی مقابل آتا ضرب
فرزند پیامبر سی درکات اسافل کو جاتا جو عدو ستمگر سی صاحب تیغ و سپر کی رو برو ہوتا
مرد و مرکب خاک ہلاک پر گرتا سیدہا سقر کو پہنچتا یہان تک جو ہر سپہ ستمگار میں شتہ گنا انبار لگا یا
اور نجیہ اجل کو اوسکی قبض روح سی تہکا یا ثُمَّ حَمَلَ عَلَی الْمَیْمَنَۃِ وَقَالَ اَلْمَوْتُ اَوْلٰی مِنْ رُکُوْبِ
الْعَارِ اتنا کثرت قتال میں اونکی سر و سینہ کو توڑا کہ نامردون نی میدان جنگ میں انا
چھوڑا اوس وقت شیر بیشۂ وغا نی دم نہ لیا پھر میمنۂ سپاہ مخالف پر حملہ کیا اون بزدلان دغا
پیشہ سی کہا پکار کی مرنا بہتر ہی اوس سی کہ ننگ عار کی ثُمَّ عَلَی الْمَیْسَرَۃِ وَقَالَ الْعَارُ اَوْلٰی مِنْ دُخُوْلِ
النَّارِ پھر جانب میسرہ کیطرف گہوڑا دوڑایا اور واسطی عبرت کی فرمایا کہ سہنا عار کا اولی
داخل ہونی نار کی وَہُوَ یَقُوْلُ شِعْر اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ اٰلَیْتُ اَنْ لَّا اَنْثَنِیْ

ایکسو پچاس جہاد سید الشہدا و قتل ابن سعد سی کرنا

طاقتِ شیرِ زہرا دکھاتی ہزار بلا کی مبتلا قوتِ یداللّٰہی کا جذبہ ہویدا فرماتی اسی طرح سی رزم و قتال ان
تنِ مسموم کی سے ہزار ہاری تا کہ منافقون سی ایکہزار نوسو پچاس کا فرماری اسکی علاوہ زخمیون کا تو تخمینہ
نہین یا جو کسقدر سہر مجروح کا نجس ہوبہا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لِقَوْمِهِ الْوَيْلُ لَكُمْ اَتَدْرُونَ
لِمَنْ تُقَاتِلُونَ هٰذَا ابْنُ الْاَنْزَعِ الْبَطِينِ جب یہ ماجرا عمرِ سعد نی دیکھا نجس ملازمون سی اپنی
کہا ہوای تیرای ظالمون جانتی ہو کہ آج کس شخص سی لڑتی ہو یہ فرزند امیر المومنین وارثِ انزع البطین
نہنگِ دریای تہور پلنگِ بیشۂ جرات ہے یہ یگانہ ہی هٰذَا ابْنُ قَتَّالِ الْعَرَبِ یہ قاتلِ شجاعانِ
عرب کا پسر ہی جسنی پیادہ عمرو ابن عبدود و مرحب کو مارا اونکا دلیر ہی ہر فرد کا اسکی حرب سے عہدہ برا ہونا محال
ایک ایک پیل تن و شیر صولت جو آنکھ ملائے کیا مجال فَاحْمِلُوا عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
چار طرف سی نرغہ و ہجوم کرو ساری پیادہ و سوار ملکی ٹوٹ پڑو گھیر لو وَكَانَتِ الرُّمَاةُ اَرْبَعَةَ آلَافٍ
فَرَمَوْهُ بِالسِّهَامِ وہ ظالم یہ سنکی جو پریشان تھی فراہم ہوئی اونمین چار ہزار تیر انداز تھی سب نی قدم ہای
و دوش سی کمانین اوتار کی سوفار دشمنون چلون سی ملایا نشانِ سینہ پر مانند قطرۂ باران تیرون کا
فَحَالُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَحْلِهِ پس درمیانِ سید الشہدا و خیمۂ حرم محترم وہ اشقیا حائل ہوئی اونکا
سرا پردہ کی راستی گھیرلی کو بندکی فَصَاحَ بِهِمْ وَيْلَكُمْ يَا شِيعَةَ آلِ اَبِي سُفْيَانَ اِنْ لَمْ
يَكُنْ لَكُمْ دِينٌ وَكُنْتُمْ لَا تَخَافُونَ الْمَعَادَ فَكُونُوا اَحْرَارًا فِي دُنْيَاكُمْ پس بلند آواز مین
حضرت نی اون کافرون سی فرمایا وای او پر تمہاری کہ شیطان کا فریب دلونمین سمایا ہی لشکرِ عمر
ایمان ای پیروانِ آلِ ابوسفیان اگر تمنی احکامِ شریعت اور متابعت خیر المرسلین کو چھوڑ دیا ہی خوفِ
قیامت فراموش کیا تو پاسِ حمیت دنیا ہی نہین کہ وَارْجِعُوا اِلٰى اَحْسَابِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ اَعْرَابًا
یعنی طریقۂ اسلاف پر کرو ہرگاہ تم قوم عرب ہو تو رسوم اجداد کو نہ چھوڑو فَنَادَاهُ شِمْرٌ فَقَالَ
مَا تَقُولُ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ یہ سنکی شمر بد گہر پاس سی پکار اٹھا کہتی ہو ای فرزندِ فاطمۂ زہرا قَالَ اَقُولُ

اکیسوین مجلس مقتل مین سید الشہدا کا غلطان ہونا اور طفل کا جان کھونا شہر بانو کا رونا

اوس ماجرای سید الشہدا کو دیکھتی تو کیا کہتی ہے بھائی آل عبا فرزند زہرا کو خاک و خون مین لوٹتی زینب

بھائی کربلا مین پاتی تو کیا کرتی اب دوستونکا وقت آہ و زاری ہی جسمین زمر کیا ہنگام نالہ و بیقراری

غریب دشت بلا مہمان ارض نینوا شہید ہوتی ہین ہم سب غلام و کنیز ماتم و غم آقا مین روتی ہین

امام حسن علیہ السلام کا جگر بھائی کی ماری جاتی ہی کٹتا ہی علی مرتضی علیہ السلام کا فرق ہوتیغ

الم ہی فرزند کی پھٹتا ہی فاطمہ زہرا کی رگ دلپر خنجر عدو رد جفا چلتا ہی کلیجا رسول خدا کا سوزش

حسین کی جلتا ہی عباس دلاور نہر ہی جو علم کی سایہ مین برادر کو بٹھاتین علی اکبر گذر گئی جو پدر کو

اوٹھا کی خیمہ مین لیجاتین قاسم نہین جو سینہ سپر چچا کی پاس قدم بڑھاتین عون و محمد نہین کہ ماموں کی

روبرو جان فدا کرنیکو آتین حبیب ابن مظاہر و اصحاب نہین کہ حضرت کو بچاتین تیر و سنان روکین

مسلم ابن عوسجہ و احباب زندہ نہین جو زخم کھاتین تلوار دشمنونکی منہ پر لین اگر ٹھیک سر گذشت کہون

تو ہمیشہ خون جگر بہون اوس نڈھال بدن پر جفاکار دشمنونکا تلوار چلانا حسبی حال کی پہلو مین برچھی اور

نیزہ کا ہولہ لگانا ثُمَّ قَالُوا وَخَرَجَ غُلَامٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْنِيَةِ وَفِي أُذُنَيْهِ دُرَّتَانِ

هُوَ مَذْعُورٌ راوی نے کہا بیان ہی اوس وقت ایک لڑکا خیمہ حرم سراسی باہر نکلا کہ اپنی کانون

دو بندی پہنی ڈرتا ہوا جانب سرور چلا فَجَعَلَ يَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَقُرْطَاهُ يَتَذَبْذَبَانِ

بحسرت دیاس مائین داہنی دیکھتا سید امام کو تلاش کرتا پھرتا فَحَمَلَ عَلَيْهِ هَانِي بْنُ ثُبَيْتٍ فَقَتَلَهُ

پس ہانی بن ثبیت نی اوس پر حملہ کیا طفل مظلوم کو راہ مقتلگاہ مین مار لیا فَصَارَتْ شَهْرَبَانُو

تَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا تَتَكَلَّمُ كَالْمَدْهُوشَةِ دیہ سرا پردہ ہی شہر بانو کہڑی اوس بچہ کی حالت

نگران تہین فریاد سی خاموش اور مدہوش اندر دیتی کو پایا بیہوش و حیران نہین قال حمید

بن مسلم وخرجت زينب بنت علي من الفسطاط وفي أذنيها

یعنی اذنیہا حمید بن مسلم کہتا ہی کہ سرا اہلبیت کا پردہ سی آہ او کہ ابا مدد کا انچہ سراپا کو

بائیسوین مجلس میوۂ جنت حسنین علیہما السلام کی لیی آنا جہاد سید الشہدا مین عبد اللہ بن حسن کا مارا جانا

تنظُرُ الَیہِ زینب نی اشکبار ناچار عمر غدّار سی التجا کی بزبانِ عجز و زاری سی یہ بات کہی اسی شقی
غربت اور بیکسی مین ہمارا کوئی مددگار نہین رہا کہ اوسکا دامن پکڑین بیتاب روبرو جاکی اپنی مصیبت بین
حاجت جاہین فریاد کرین ای ابنِ سعد تو کہڑا دیکہتا ہی اور میرا بہائی ابی عبد اللہ مارا جاتا ہی فدموعُ
عُمَرُ تَسیلُ عَلیٰ خدَّیہِ وَلحیتِہِ وَ هُوَ یَصرِفُ وَجہَہُ عنہا یہ کلماتِ استغاثہ زینب
سنکی ہوش و حواس عمر بجا نہ ہی اشکِ حسرت رخسارون اور داڑہی پر اوسکی بہی شرم سی رخ کو
پہرالیا خوبی اور شمر کو اشارہ جفا کیا فظلم لمؤلفہ مجلس مین تہلکہ ہوا ناظم زبان کو تھام
رقت سی بیقرار ہین اہلِ عزا تمام پہنچا یہ شور آہ و فغان آسمان تک کرتی ہین جبرئیل کہڑی ماتم
امام دلپر لگا جو تیرِ الم جن و انس کی دامنین ہر بشر کی اشکِ لالہ فام احوالِ شاہ دین مین
عجب سوز و دردہی برہم ہی اس بیان سی عالم کا انتظام مانگو دعا خدا سی ایا ربِ ذوالکرم
برلای اپنی فضل سی حاجاتِ خاص و عام

تیئسوین مجلس حسنین علیہما السلام کو اسطی اور حالِ جنت کا آنا جہاد سید الشہدا مین عبد اللہ علیہ بن حسن السلام کا مارا جانا

ر باعی زینب نی کہا بہائی سی مین چہوٹ گئی پردیس مین قسمت ہی ہم لوٹ گئی فرزندو نکی کیا
نہ غم تہا مجکو پر بہائی کی مرنی سی کمر ٹوٹ گئی ر باعی عابدنی کہا کہ سر اوتاری جاتین فردوس کو مصطفی کی
پیاری جاتین افسوس کہ جیتی رہین ہم دنیا مین اٹہارہ بنی فاطمہ ماری جاتین ر باعی کہانی
کربلا مین کیا ظلم کیا سادات کا بیگناہ سر کاٹ لیا ماری گئی آہ بہوکی پیاسی شمشیر زینب تو
اکی پرسا دیا ر باعی ای میرو فاطمہ کا پیارا شبیر کل جای گا بہوکا پیاسا مارا شبیر ہو جائیگی تفرقہ بہنا
سن لو آج او ہی جہان تمہارا شبیر تہیدیکانِ روایت مدینہ انکو و انارا و دانا
انارو بہی سیب و جامہ عبد کا باغبانِ باغِ اخبار و تازہ کارانِ حدیقۂ آثار

بائیسویں مجلس میں میوۂ جنت حسنین علیہما السلام کی واسطے آنا اور سید الشہدا میں عبداللہ بن حسن کا مارا جانا

بیان میں نوبر حدیث جسکی لائق واسطے ذائقہ محبان دین پرور کی دست صدق وصفا سے پہنچاتی ہیں
تا نہال اعتقاد خیابانِ ایمان میں آبیاری سماعت سے تراوت بے اندازہ پائے اور ثمر محبت شجر معرفت کا
پختہ رنگ ہو ہوے اخلاص میں خوش مزہ ہو جائے ایک ایک غمخوار زمین دل میں تخم وسائل حضرت کی
پیوند محبت سے لگا اور ہر بار فضائل کا پہل شاخ زبان پر شاداب عذوبت ہوتا رہے عن الثعلبی
بالاسناد عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال مرض النبی فاتاہ جبرئیل بطبق
فیہ رمان و عنب فاکل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ منہ فسبح ثعلبی نے
اپنی مسند میں میوۂ صداقت سے ڈالی لگا دی کہ جعفر بن محمد علیہما السلام حضرت کے زبان والد سے
روایت کی ایک بار سید ابرار بیمار تھے جبرئیل عیادت کو آئی طبق نشو ونما میں انار وانگور رہے لائے
حضرت نے اوسمیں سے قدری نوش فرمایا جو باقی رہا اوسنے زبانِ شکر و ثنا میں شیرینی تسبیح وتہلیل کو
پہ پایا ثم دخل علیہ الحسن والحسین فتناولا منہ فسبح الرمان والعنب
پس دانہ تناول حسنین خوشہ چین بستانِ رسول مقبول کی ایسی تحفۂ جنت سب سمول کہائی اور خوش ہوئی انار
انگور کی کلمات سرور تسبیح وتقدیس کی بیکام ودہان چاشنی تہلیل سے گویا رہی ثم دخل
علی فتناول منہ فسبح ایضاً پھر اصل امامت علی علیہ السلام نے قدم رنجہ فرمایا اور کچھ
اوس میں سے تناول کیے تب بھی ذکر تسبیح ویسا ہی سنا ثم دخل رجل من اصحابہ فاکل فلم
یسبح بعد ازاں حضرت کا ایک صحابی آیا اوسنے بھی کچھ پایا اور کہایا میوہ ساکت رہا کلمۂ تہلیل وسپاس
نہ کہا فقال جبرئیل انما یاکل ہذا نبی او وصی او ولد نبی پس جبرئیل بولی
اسکی لائق خورش نہیں ہے مگر نبی یا وصی یا فرزند رسول جہان امین ہو ایضاً عن الحسن
البصری عن ام سلمۃ ان الحسن والحسین دخلا علی رسول اللہ وبین یدیہ
جبرئیل حسن بصری نے ام سلمہ سے منقول ہے ایک دن حسنین پیغمبر کی پاس پہنچے اور خدمت سید

بائیسویں مجلس میوہ جنت حسنین علیہما السلام کی لئے آنا جناب سید الشہداء ابن عبد اللہ بن حسن کا مارا جانا

کوئیں ہیں جبرئیل بیٹھے تھے فجعلا یدوران حوله یشبهانه بدحیة الکلبی انا ہی نہ

اوسنی لپٹتے کہ روح الامین کو دحیہ کلبی سمجھے جبرئیل نے پوچھا صاحبزادو کیا چاہتے ہیں جواب دیا

دحیہ کلبی جب آتا کچھ ہدیہ لاتا ویسا ہی تمکو جانتے ہیں فجعل جبرئیل یومی بیدہ

کالمتناول شیئا فاذا فی یدہ تفاحة و سفرجلة و رمانة فناولهما

یہ سنکر مثل دحیہ کے جیسے کوئی چیز اوٹھاتا ہی ہاتھ بڑھایا ناگاہ کفدست میں ایک سیب وبہی

انار لائے اونہیں دیکر بہلایا و تهللت وجوههما و سعیا الی جدہما فاخذ منهما

فشمها فرزندان زہرا خوشی میں بشاش ہوئے اور با چہرہ نور پاش نانا کی پاس گئے پیغمبر نے

وہ ثمر جان پرور لیکر سونگھے پھر عطا کر کی شادمانی سے باغ باغ تھے ثم قال صیرا الی امکما بما

معکما وبدؤکما بابیکما اعجب کر یا بعد از ان فرمایا ای میری درخت حیات کی برگ وبار

قریں والدہ جاؤ یہ تحفہ جنت جو پایا ہے لیجاؤ تاخرم و بالیدہ ہو اور پدر کو بھی دکھاؤ و فصارا کما

امرہما فلم یاکلوا حتی صار النبی الیهم فاکلوا جمیعا حسب امر یا حسنین علیہما السلام نے

ہرگز نکہا یا جبتک وہ ان سید انبیا آئے رسولخدا کی ساتھ سب نے تناول فرمایا میوہ جنت کا مزہ خوش

سیب و انار میں اوٹھایا فلم یزل کلما اکل منه عاد الی ما کان حتی قبض رسول

اللہ پس اوسکو مدام صرف خورش میں لاتے پھر ویسا ہی مسلم و برقرار پاتے یہانتک جو خیر الوریٰ

رحلت کی نزغم والم نے چاشنی ماتم سے لذت رفت دی قال الحسین فلم یلحقه التغییر

و النقصان ایام فاطمة بنت رسول اللہ حتی توفیت فلما توفیت فقدنا

الرمانة امام حسین علیہ السلام نے کہا زندگی فاطمہ بنت رسول علیہا السلام تک اون میں

تغیر و نقصان نہ دیکھا ہرگاہ والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا ہماری قریب سے انار جاتا رہا و بقیت

تفاحة و السفرجلة ایام ابی فلما استشهد امیر المومنین فقدنا السفرجلة

بائیسویں مجلس میوہ جنت حسنین علیہما السلام کی لیکن نا جناب سید الشہدا ابن عبد اللہ بن حسن کا مارا جانا +

سیب اور بہی ہمارے پاس نانا کی حیات میں بدر بزرگوار کی موجود رہے سیب بہی کو مفقود پایا جب وہ حضرت
فائز شہادت ہوئے وَ بَقِیَت تُفَّاحَۃٌ عَلیٰ ھَیئَتِھَا لِلحَسَنِ حَتّٰی مَاتَ فِی سَمِّہٖ سیب اپنی صورت
تازہ و تر و اصلی امام حسن علیہ السلام کی باقی رہا تا کہ بہ پیمانہ زہر دغا سے اونکا بھی واقعہ وفات گذرا
وَ بَقِیَتِ التُّفَّاحَۃُ اِلَی الوَقتِ الَّذِی حُوصِرتُ عَنِ المَاءِ فَکُنتُ اَشُمُّھَا اِذَا
عَطَشتُ فَیُسَکِّنُ لَھَبَ عَطَشِی مظلوم کربلا ناقل ہیں وہ سیب میرے پاس آسیب
خزاں سے بچا تھا یہاں تک جو میں روزِ عاشورا پانی سے روکا گیا جس وقت پیاس کا غلبہ پاتا
اوسے سونگھتا سوزِ عطش میں فرق ہو جاتا + فَلَمَّا اشتَدَّ عَلَیَّ العَطَشُ عَضَضتُھَا وَ اَیقَنتُ
بِالفَنَاءِ ہرگاہ شدتِ تشنگی سے جان پر بنی سیب کو دانتوں سے چبایا ہلاکت کا یقین کیا امید
زیست جاتی رہی قَالَ عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ سَمِعتُہٗ یَقُولُ ذٰلِکَ قَبلَ قَتلِہٖ بِسَاعَۃٍ سید سجاد
ارشاد کرتے ہیں یہ روایت میں نے سنی والد ماجد سے کہ ایک ساعت قبل اپنی شہادت کی فرماتے تھے
فَلَمَّا قَضٰی نَحبَہٗ وَجَدَ رِیحَھَا فِی مَصرَعِہٖ فَالتُمِسَت فَلَم یُرَ لَھَا اَثَرٌ فَبَقِیَ رِیحُھَا
بَعدَ الحُسَینِ جب اونکی روحِ مطہر نے بدن سے مفارقت کی تو خوشبوی سیب مقتلِ شریف سے
مشام کو ملی لاکن جو ڈھونڈا تو وہاں کچھ نہ دیکھا مگر بعد امام حسین علیہ السلام وہ رایحہ معطر آتا رہا وَ لَقَد
زُرتُ قَبرَہٗ فَوَجَدتُ رِیحَھَا یَفُوحُ مِن قَبرِہٖ تحقیق کہ میں نے زیارت کو تربتِ مقدس کی گیا
تب قبر منور سے اوس جناب کی نکہتِ معنبر پایا فَمَن اَرَادَ ذٰلِکَ مِن شِیعَتِنَا الزَّائِرِینَ
لِلقَبرِ فَلیَلتَمِس ذٰلِکَ فِی اَوقَاتِ السَّحَرِ فَاِنَّہٗ یَجِدُہٗ اِذَا کَانَ مُخلِصًا پس جو ہمارا شیعہ
روضۂ اقدس کی زایرین میں سے اوس بو کو چاہے اوقاتِ سحر میں نزدیک ضریح جائے پا لیگا اگر مخلص ہوگا
عجب نہیں کہ وہ سونگھے قب کتاب المعالم اِنَّ مَلَکًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلیٰ صِفَۃِ الطَّیرِ
فَقَعَدَ عَلیٰ یَدِ النَّبِیِّ فَسَلَّمَ عَلَیہِ بِالنُّبُوَّۃِ کتاب معالم سے مناقب میں ذکر کیا

باپنیسویں مجلس فضائل حسنین علیہما السلام اور جہاد سید الشہدا

ایک فرشتہ پرندہ کی صورت آسمان سے اوترا خدمت رسولخدا میں آیا اونکی ہاتھ پر بیٹھا
اور نبوت کا سلام بجالایا وَعَلٰی یَدِ عَلِیٍّ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ بِالْوَصِیَّۃِ وَعَلٰی یَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
فَسَلَّمَ عَلَیْہِمَا بِالْخِلَافَۃِ پھر دست علی علیہ السلام کو نشیمن بنایا اور آداب وصیت بجا کر کے
سنایا۔ پس حسنین کی پاس باری باری ویسا ہی تحیات خلافت و امامت کو ادا کیا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صلعم لِمَ لَمْ تَقْعُدْ عَلٰی یَدِ فُلَانٍ فَقَالَ اِنَّا لَا اَقْعُدُ فِیْ اَرْضٍ عُصِیَ عَلَیْہَا اللّٰہُ
فَکَیْفَ اَقْعُدُ عَلٰی یَدٍ عَصَتِ اللّٰہَ اَوْ بَعْضُہٗ علاوہ اون بزرگوار و نکی ایک صحابی حاضر تہی
اونکی قرین وہ طایر نگیا۔ سید البشر نے پوچھا کیوں تو فلانی ہاتھ پر نہ بیٹھا۔ جواب دیا میں جلوس
نہیں کرتا جس زمین میں گناہ خدا کا صدمہ گذرتا۔ پس کیونکر صاحب تمکین ہوتا ایسی جا کہ جو اسکا
چالیس برس نافرمان رہا۔ رُوِیَ اَنَّ الْجَنَّۃَ قَالَتْ یَا رَبِّ اَسْکَنْتَنِی الضُّعَفَاءَ وَ
الْمَسَاکِیْنَ بحار میں یہ روایت کی کہ خدا سے جنت نے شکایت کی الٰہی تیری حکم سے مجہہ میں جو
ساکن ہیں وہ سب ضعفا و فقرا و مساکین ہیں۔ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلَا تَرْضَیْنَ اَنِّیْ
زَیَّنْتُ اَرْکَانَکِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَمَاسَتْ کَمَا تَمِیْسُ الْعَرُوْسُ فَرِحًا
فرمایا اس بات سے تجہی نہیں ہی رضا کہ تیام حسنین سے تیری ارکان کو جلوہ دیا یہ سنکی جنت نے کیا
ناز جیسے روز شادی دولہن کا ہو انداز۔ وَمِنْ کِتَابِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ
قَالَ سَاَلَتِ الْفِرْدَوْسُ رَبَّہَا فَقَالَتْ اَیْ رَبِّ زَیِّنِّیْ فَاِنَّ اَصْحَابِیْ وَاَہْلِیْ
اَتْقِیَاءُ اَبْرَارٌ کتاب فردوس میں بی بی عائشہ سے منقول آیا ہی کہ رسولخدا نے فرمایا بستان خلد نے
سوال کیا ہی بار الٰہا مجہی زینت دے کہ میری مجاور ہیں ابرار و اتقیا فَاَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْہَا
اَلَمْ اُزَیِّنْکِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ پس اللہ تعالٰی نے اوسکو بشارت بہیجی کی کیا تجہی سے زینت حسین و
حسین سے نہیں آرایش دی۔ اہل مجلس عزا کو معلوم ہو کہ مرتبہ بزرگی و مناقب سید الشہدا علیہ السلام

اٹھائیسویں مجلس حسنین کی لئی جامۂ عید کا آنا اور جہاد سید الشہدا

درگاہِ خدا میں جو بیان سے دو بالا ہے اور محبتِ رسولِ مجتبیٰ پیاری نواسوں کی ساتھ درجۂ امکان سے باہر تھا
اکثر اوقات جنابِ رسالت مآب مجمعِ اصحاب کو خطاب کرتے فضایلِ دوستی اور قدر و منزلتِ حسنین میں
ایسا فرماتے رہتے ان دونو فرزندوں کی چاہت اور الفت میں آرام و چین جاتا ہے اور انکو بغیر دیکھے حسن و
حسین کی ایک لحظہ بھی قرار نہیں آتا ہے جب فاطمۂ زہرا کی بیٹوں نے کوئی تمنا کی فوراً خدای تعالی اور محمد
مصطفی نے اونکو عطا کی جسوقت نورِ چشم مرتضی خامس آل عبا نے خواہش کو اپنی بیان کیا خالقِ ارض و سما نے
اوس چیز کا غیب سے سامان پیدا کر دیا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْمُفِيدِ النَّيْسَابُورِيِّ فِي أَمَالِيهِ
قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرِيَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَأَدْرَكَهُمَا الْعِيدُ شیخ مفید نی
کتاب امالی میں بشارت دی ہے اور معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے مدینۂ طیبہ میں
ایک دفعہ عید آئی کہ اونکی دھوم دھام ہے اور حسنین کی بدن پر مناسب آرایش لباس نہ تھی فَقَالَا
لِأُمِّهِمَا قَدْ تَزَيَّنَ صِبْيَانُ الْمَدِينَةِ إِلَّا نَحْنُ اپنی مادرِ مہربان فاطمۂ زہرا سے عرض کی بطور عادت
سن و سال یہ بات کہی اے والدہ ماجدہ سارے اطفالِ شہر جامہ رنگین و عمدہ پہنی فرحان و خندان ہیں
مگر ہم دونو فرزند تمہاری دیکھیے عریان ہیں فَقَالَتْ لَا تَحْزَنَا سَتُكْسَيَانِ جو تم تمہاری بدن کی جامہ
نہیں پہنا دیتی ہوا اور ہر گز با لباسِ پارہ پہلی کرتوں سے دیکھی اوس حالت سے ہم کیونکر باہر جائینگے
ہمجولی لڑکے ہمکو اپنا سنگی کیا دیکھائینگی فَقَالَتْ إِنَّ ثِيَابَكُمَا عِنْدَ الْخَيَّاطِ فَإِذَا أَتَانَا زَيَّنْتُكُمَا
فاطمۂ زہرا کی اپنی ناداری پر آنسو آنکھوں میں بھر آئی واسطے تسکین حسنین کی یہ کلمات فرمائی اے نور دیدہ
اے سرورِ دلِ محنت کشیدہ تمہاری کپڑی درزی کی پاس ہیں جامہ خانۂ توکل کی پوشی ہوئی وہ لباس
جب وہاں سے درخت ہو کر آئینگی تو ہم وہ پوشاکِ زیبا تمکو پہنائینگی صدیقۂ کبری نی اس کلام سے خاطر حسنین کو
تسلی دی اور وفای وعدہ غیب میں کریم خدا پر نظر کی لاکن جتنا دن گذرتا تھا فاطمۂ زہرا کو زیادہ
ہوتا تھا زبانِ حال سے صبر ایسے عبادت کو سناتیں بے نیاز کی درگاہ میں یہ دعا مانگتیں نظم فصیح

من خیبر عقد لواء ثم قال من یقوم الیہ فیأخذہ بحقہ و ھو یرید ان یبعث بہ الیہ
الی حایط فدک فقام الزبیر فقال انا فقال لہ امط عنہ ثم قام الیہ
سعد فقال لہ امط عنہ ثم قال یا علی قم الیہ فخذہ فاخذہ فبعث الی فدک
فصالحھم علی ان یحقن دماءھم فکانت

بائیسویں مجلس حسنین علیہما السلام کی لئے جامۂ عید کا آنا ور جواب الشہداء

کہاں سے عید کی جوڑی میں لاؤں میری پیاری ہیں ننگی کیا پہناؤں سب ہونگی بچے آرائش کرینگے
نئے جاموں سے زیبائش کرینگے نہ انکی پاس پیراہن نہ جامہ نہ پاؤں نعل نہ سر پر عمامہ کہیں ایسی نہ
انسی یہ بھائی کہ ہیں درزی کی گھر جوڑی تمہاری مجھی ہو گی خجالت عید کی روز نہ پاؤنگی جو کپڑی دل فروز
خداوندا ترحم کی نظر کر میری پیاروں کو جامے زیب بر کر عزیزو ہے مقامِ خون فشانی کہ زہرا حسرت کی
جانی فغان کرتی تھی روزِ عید کی رات کہ میری لاڈلی عریان ہیں ہیہات اگر وہ دیکھتی سکتا تن شاہ
کٹی تیغِ جفا سے گردنِ شاہ تو کیسی پیٹتی اور خاک اڑاتی پچھاڑیں مضطرب ہو ہو کی کھاتی جہان
شاہ کو اعدا نی لوٹا کہ کہنہ پیرہن تن پر نہ چھوڑا پڑا تھا دھوپ میں زہرا کا جایا پچھونا تھا نہ تکیہ تھا
نہ سایا محمد کا نواسہ نورِ دیدہ رہا تھا خاک و خون میں سر بریدہ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْعِيدِ
اَعَادَا الْقَوْلَ عَلٰی اُمِّهِمَا راوی کہتا ہے جب عید کی رات آئی حسنین نے مادر مہربان کو وہی بات سنائی
فَبَكَتْ وَ رَحِمَتْهُمَا فَقَالَتْ لَهُمَا مَا قَالَتْ فِي الْاَوَّلِ وَ دَعَا عَلَيْهِمَا فاطمۂ زہرا رونے لگیں
انکی حال پر اختلال پر ترس کھایا اور مقالِ وعدہ لباس کو اعادہ فرمایا یا چشم کہا ای نورِ دیدہ
خاطر جمع رکھو اور طلب میں جاموں کی پریشان دل نہو اگر درزی کپڑے لاتا ہے خدا تمکو خوشنود کرتا ہے
تو انشاء اللہ عید کی جوڑی تمہیں پہناؤنگی دونوں کو حسب دلخواہ دولہ کی صورت بناؤنگی حسنین علیہما السلام
پھر بکار کی فاطمہ نی دلداری بہت استوار دی یہ سنکر شہزادوں کو اعتبار آیا بستر خواب میں آرام
قرار پایا فَلَمَّا اَخَذَ الظَّلَامُ قَرَعَ الْبَابَ قَارِعٌ جناب فاطمۂ زہرا جاگتی مشوش ہوتی تھیں
اس فکر و خیال میں روتی ہوش کھوتی تھیں جب آدھی رات اندھیری گذری تو یکایک دروازہ
کسی نی کھٹکھٹایا دی فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَنْ هٰذَا قَالَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ اَنَا الْخَيَّاطُ جِئْتُ
بِالثِّيَابِ فاطمہ زہرا نی پوچھا کون ہے بولا آواز آئی کہ ای دختر رسول خدا در دولت سرا کھولو
اور ڈیوڑھی میں تشریف لاکر دیکھو مقام اندیشہ نہیں دیکھی رکھو میں درزی راہ دور سے آیا ہوں

ھایط فدک رسول اللہ من وجب
فقال جبرئیل فقال ان اللہ یا حبیب
یا محمد ان تؤتی ذا القربی حقہ قال فاعطھا
من قرابتی و ما حقہا قال فاطمة و لرسولہ
حایطھا حایط فدک و ما للہ و لرسولہ
فیہا فما دعی الیہ فاطمة علیہا السلام
کتب لہا کتابا جاءت بہ بعد موت ابیہا
الی ابی بکر و قال ھذا کتاب رسول اللہ
لی و لابنی قال و لما افتتح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و الہ خیبر اتاہ البشیر
۵۹۹
بفتح خیبر ام بقدوم جعفر و عن
سفیان الثوری عن ابی الزبیر عن جابر
قال لما قدم جعفر بن ابی طالب من
ارض الحبشة تلقاہ رسول اللہ صلعم
علیہ و الہ فلما نظر جعفر الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و الہ حجل یعنی مشی علی
رجل واحد اعظاما لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ و الہ فقبل رسول اللہ
بین عینیہ
جعفر علیہ السلام ان رسول اللہ لما
استقبل جعفر التزمہ ثم
عینیہ قال و کان
علیہ و الہ بعث
الی النجاشی عظیم الحبشة
الی الاسلام فاسلم و کان
عمرو ان یقدم بجعفر و اصحابہ

بائیسویں مجلس و اسلی حسنین علیہما السلام کی آنا جامۂ عید کا اور جہاد سید الشہدا

تمہاری فرزندوں کی پوشاک بھی لایا ہوں فَفَتَحَتِ الْبَابَ فَاِذَا رَجُلٌ وَمَعَهُ مِنْ
لِبَاسِ الْعِيْدِ فاطمہ زہرا نے جب دروازہ کھولا قدرت خدا کا تماشا دیکھا ایک آدمی آدہے
کھڑا ہی ساتھ اوسکی لباس عید کا جوڑا ہی قَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللّٰهِ لَمْ اَرَ رَجُلًا اَهْيَبَ سِيْمَةً
مِنْهُ بتول عذرا فرماتی ہیں وہ شخص بہت ہیبت دار نظر آیا کہ ایسا بشر کبھی میں نہیں پایا
فَنَاوَلَهَا مِنْدِيْلًا مَشْدُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ اوس مرد صاحب تمکین وشیرین گفتار نے
مجھی ایک بقچہ بندھوا دیا اور جدھر سے آیا تھا جلدی اپنی راہ چلا گیا فَدَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَفَتَحَتِ
الْمِنْدِيْلَ فَاِذَا فِيْهِ قَمِيْصَانِ وَدُرَّاعَتَانِ وَسَرَاوِيْلَانِ وَرِدَاءَانِ وَعِمَامَتَانِ
وَخُفَّانِ اَسْوَدَانِ مُعَقَّبَانِ بِحُمْرَةٍ سَيِّدَةُ النِّسَاء فکر و حیرت میں گئیں رومال بستہ کو گھر
میں تشریف فرما ہوئیں جب بقچہ کھولا تو ملاحظہ کیا اوسمیں عمدہ نفیس دو کرتی دو قبائیں
دو پاجامے دو عبائیں دو عمامے دو جوڑی سیاہ موزی جنکی پاشنی پر سرخ چمڑا لگا تھا اون پوشاک
پاکیزہ تحفہ کو ملاحظہ کر کی تقیۂ طاہرہ بہت خوشی میں آئیں اور سجدہ شکر و سپاس خدا کو بجا لائیں
فَاَيْقَظَتْهُمَا وَاَلْبَسَتْهُمَا صبح روز عید حسنین کو خواب راحت سے جگایا و اعلیٰ تبدیل لباس کی کیا
صورت حسنین کا حسن بڑھایا سب نورانی کپڑے پہنا کر عمامے سروں پر باندھے آنکھوں میں سرمہ لگایا عنبرین
زلفوں میں شانہ کیا خوشبو سے بسایا دونوں شاہزادوں کو مثل نوشاہ بنایا تب جی کو جناب زہرا کی چین
اور سرور خاطر خواہ آیا بلائیں لیتی تھیں گلے لگاتی تھیں وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُمَا مُزَيَّنَانِ
فَحَمَلَهُمَا وَقَبَّلَهُمَا یکایک حضرت رسولخدا کی گھر میں بتول عذرا کی قدم رکھا حسنین کو
خلعت فاخرہ سے سراپا مزین دیکھا اپنی آغوش میں زینت بخشا دوش کو اوٹھا لیا پیشانی خورشید
تابان حسن اور حسین پہ بوسہ دیا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتِ الْخَيَّاطَ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِي
اَنْفَذَ لَنَا مِنَ الثِّيَابِ پھر بضعہ طاہرہ سے پوچھا کہ تمنے درزی کو ملاحظہ کیا فاطمہ زہرا بولیں

بائیسویں مجلس تمہید بکا پڑا ناجامہ بہنکی جہاد کو جانا سید الشہدا کا

دیکھا اور جو بقیہ لباس کا آپنی بہیجا تہا وہ لیا قَالَ یَا بُنَیَّةُ مَا هُوَ خَیَّاطٌ اِنَّمَا هُوَ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّةِ پیغمبرِ خدا نی کہا ای دخترِ نیک اختر وہ خیاط نہیں آیا تہا رضوان خازن جنت حلّہ (خوشنودی نام فرشتہ) فردوس تمہاری فرزندونکی واسطی لایا تہا قَالَتْ فَاطِمَةُ فَمَنْ اَخْبَرَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُّ الْاَئِمَّةِ النُّجَبَا فاطمہ نی پوچہا کہ پہر آپ سی اوسکی انی کا حال کسنی کہا قَالَ مَا عَرَجَ حَتّٰی جَاءَنِیْ وَاَخْبَرَنِیْ بِذٰلِکَ مخبرِ صادق نی جواب دیا ای بتولِ عذرا اوس ملک نی اپنی مقام کو قدم نہیں دہرا یا جبتک مجہی سارا ماجرا نہیں سنایا نظم فصیح فاطمہ تو نی جو روکر کی دعا حق تعالی نی کیسی حلّی عطا اہ نی تیری کیا ایسا اثر آیا درزی بنکی رضوان تیری گہر ای محبانِ اہلبیت مصطفی ای سامعان حدیثِ صدق و صفا سنی تمنی حکایت فضیلت امام حسن و حسین علیہما السلام کی معلوم ہوئی تمکو چاہت اور محبت خدای عالمین اور رسول الثقلین کی یا تو امام حسین اکدن جنت کی حلّی پہنی خوشحال تہی یا عاشور کی روز اپنی لہو مین لال تہی جسکی ولادت کی شب خدا در جنت کہولی آتش دوزخ بند کری اوسکی گہر کو لشکرِ شام و کوفہ اگ لگا کر لوٹی اور پیغمبر نہ دوری خانۂ زہرا مین امام حسین کی واسطی جبرئیل جہولا ہلاتی اوسکی لاش کو خولی و شمر کرم خاک مین لٹاتی جسکی بدن کو خدا قطرات بارش سی بستان مین بچاتی اوسکی جسم پر اسپ پر جنا تیر و نکا منہ برساتی جس نازپرور کو ملکِ داور سایہ مین آپنی پر کی تہا آفتاب سی محفوظ رکہی وہ شہزادہ ضرب شمشیر سی مجروح کربلا کی دہوپ مین پڑی جسکی رنج و الال کی غیب سی ہرن کا بچہ آئی اوسکی شیر خوار پر بوند پانی کی واسطی حرملہ تیر لگائی جب حسین کی سلامتی میں رسولِ کریم اپنی پسر ابراہیم کو فدا کرین اوسکی سر کہی گلی پر اہلِ اسلام چہری ہرین جس پکڑ یا زنین کو پیغمبر اپنی دوش پر عید گاہ لیجایا کرتی تہی دشمن اوسی پشت زین سی زمین پر گرا کر پاؤن سی گہوڑونکی روندی پہرتی تہی جس فرق کو خیر البشر چہاتی سی لگائی رہتی تہی کربلا و کوفہ مین اوسکو نیزہ بلند پر کہتی تہی جس امام حسین کو رسول دوسرا زبان اپنی چوساتی تہی اہلِ کینہ بہوک پیاس مین کہانی پانی کو ترساتی تہی

بائیسویں مجلس پھٹا جامہ پہنکی سید الشہدا کا جا و چھپانا

جس پیاری فرزند کا حاتم انبیا رونا آنسو نکلنا نہین دیکھہ سکتی تھی ضرب تیغ و نیزی سی اوس کی پر نالی بدن سی بہتی تھی جس امام حسین کی زلفین سلجہانی مین ناکو ئی بال نہ ٹوٹی فاطمہ زہرا سینہ شبک بہائی اوسکی گردن کاٹ کی خون آلود گیسو کو سنان ابن انس نیزی مین لٹکائی جس فرزند کی حلق مین گریبان پیرہن سی اگر نشان پڑی تو فاطمہ زہرا سر پٹکی سانس گلی مین اٹکی اوسکا گلوی نازنین خنجر بران سی کٹی گردن کی رگون سی خون ٹپکی فوارہ چہٹی کہیں پرانی چادر بہی جنازہ پر نہ کوئی پہٹی تو شک ہی اگر جد بی سر کی تلی نہ بچہائی ہوا خاک بیابان اڑا کی لاتی تہی آوس یاہ انور کو دامان غبار مین چھپاتی تہی تلوار و نیزی کی زخمون مین ریت سماتی تہی فریاد و زاری الحرم لاش کی گرد قربان جاتی تہی امام زین العابدین سی تدبیر دفن و کفن نہ ہو سکتی تہی سکینہ خاتون باپ کی بدن صد پاش کو حسرت سی تکتی او بلکتی تہی زینب و ام کلثوم و اصیاہ و اخاہ کہکر چلاتین ہتین تمام عورات اوس حالت کو دور سی دیکہکی گہبراتین تہین نظم ضمیر ای اہل عزا گریہ و زاری کی یہ جا ہی اوس سبط پیمبر پہ عجب ظلم ہوا ہی پانی خلف ساقی کوثر نی نہ پایا دہ خشک گلا دشت مین خنجر سی کٹا یا نیزی پہ رکہا شاہ کا سر جور و جفا سی تہی گیسو نکی بال پراگندہ ہوا سی بی جرم اوسی قتل کیا اہل ستم نی است کی بڑی جد تہی شاہ امم سی

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون … فرحیم … صلوا ما بال …

یکتا زان میدان رقت و زاری و جانبازان عرصہ تعزیت و سوگواری بگونسازان معرکہ بلا و پتیمران خیمہ حزن و بکا نو حہ گران دشت مصیبت و ملال و فریاد زنان وادی بیان حال کہیت خانہ صداقت جولان کو صحیفہ اخبار شہادت امام حسین علیہ السلام پر یون ورق مین کہ جب روز عاشورا میدان کربلا مین جفای اعدا سی یار و مدد گار سید الشہدا خاک و خون مین غلطان رہی اور اتمام حجت خاص رای عام

فلاهم فقالوا ما معنا احد ثم استقبلا
ظعانا فلاه فقال رایت امراة سوداء
الخدرت من الحق فادرکاها فاخذمنها
علی علیه السلام الکتاب ورده الی رسول ص
قال بذر عاحاطبا فقال له اقطن ما صنعت
قال اما و الله انی لمومن بالله و رسوله
ما شککت ولکن رجلا لیس لی بمکة عشیرة
ولی بها اهل فاردت ان اتخذ عندهم یدا
یحفظونی فیهم فقال عمر بن الخطاب دعنی
یا رسول الله اضرب عنقه فو الله لقد
نافق فقال علیه السلام انه من اهل بدر و
لعل الله اطلع علیهم فغفر لهم اخرجوه من
المسجد فجعل الناس یدفعون فی ظهره و
هو یلتفت الی رسول الله ص لیرق علیه
فامر علیه و اله السلام برده و قال قد
عفوت عن جرمک فاستغفر ربک ولا تعد
لمثل ما جنیت فانزل الله سبحانه یا ایها
الذین امنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء
صافی ص ٦٠٣

بائیسوین مجلس پرانا جامہ پہننا سید الشہدا کا جہاد پر جانا

مجھی اسد م وتیا فاتی بثیابات ناچار دو جوڑی کپڑونکی رو برو مظلوم کربلا حاضر کئی سلطان شہدا نے
ملاحظہ فرما کی پھیر دیئی فقال لا ذالک لباس من ضربت علیہ بالذلة کہا جسکو زندگانی دنیا
ذلت و خواری آگی آوی اوسکی پوشش ہین یہ ہمین مناسب ہی کہ پہنی جاوی فاخذ ثوبا خلقا
فخرقه و جعله تحت ثیابه پس حضرت نی ایک پیراہن مندرس لیا اور اوسکو ہاتھ سی چاک کیا
اور ینچی جامہ ہای تن اطہر کو اوتار اپہنا کہ کوئی سب کپڑونکی تلی پہنین سنوارا ثم استدعی الحسین
علیہ السلام بسراویل من حبرة ففرزها و لبسها پھر ایک پا جامہ پارچہ حبرہ کا حضرت نی
طلب فرمایا اوسی بہی چند جا سکایا پہاڑ کر زیر پوشاک چھپایا و انما فزرها لئلا یسلبها
غریب کربلا نی سامان شہادت کیا اور اسواسطی پیراہن و زیر جامہ کو ٹکڑے کاٹ دیا کہ ناقص و بی قدر ہو کر
قاتل بدن سی نہ اوتارین لاش محمد پاش کو برہنہ دہوپ مین نہ ڈالین فلما قتل سلبها
ابجر بن کعب و ترکه مجردا آہ واسیتاہ کہ حضرت نی یہ ساری تدبیرین کین تاکہ جسم اقدس
عریان نہو ایسی ناکارہ چیزین ہتھین الا سیاہ پرکین نی شدت ظلم سی حیا چھوڑ دی اور عایت
حرمت اولاد پیغمبر ملحوظ خاطر نہ کی بعد شہادت فرزند شاہ ولایت جامہ ہای پارہ کو بہی ابجر بن کعب نی
اوتار لیا لاش مکرم امام حسین علیہ السلام کو پاش پاش خاک مین برہنہ ڈالدیا راوی کہتا ہی سید الشہدا نی
جامہ کہنہ کو بجای کفن پوشاک عمدہ کی نیچی پہین کیا زرہ اور جوشن کو اوسپر زیب بدن فرمالیا
بہن اور بیٹی سی رخصت ہو کی دروازہ خیمہ سی باہر تشریف لائی مثال عزا بایہ و تنہا سوار ہو کی
میدان رزم کو عزم شہادت و تمنای لقای خدا مین چلی رخصت الحرم پر عجب ماتم و شیون کا شور مچا
صدای الفراق اور نوحہ الوداع لا مکان تک پہنچا شاہ بی سپاہ مانند مہر و ماہ اکیلی قتلگاہ کو روانہ
ہوئی اہلبیت روتی پیٹتی سراپردہ کی در پر بیتابانہ رہی ناظم فصیح کوئی یہ کہتی ہی ہی ابیات
آتی ہی سواری خلد کو سبط نبی کی جاتی ہی کہ سینہ پامال کیا اور بلند کی فریاد کہ کربلا مین ہوا فاطمہ کا

و فی المحاسن ... عن ابی عبد الله علیه السلام قال لما التقی
ابان ... علیه السلام قال لما
عن ابی عبد الله ... و هو بالشام ...
الی ابی سفیان ... اقبل حتی دخل
مکة ... قریش ... فقال یا ... اعظم
علی رسول الله ص فقال یا ... ناولنی
قومک ... بین قریش ... فقال ... علی
قال اغد ... یا ابا سفیان قال یا ابا
علیه فخرج فلقی ابا بکر فقال یا ابا بکر
لیس بین قریش قال و یحک و احد ... ثم
لقی عمر فقال له ... علی رسول الله ص ثم
خرج فدخل علی ام حبیبة فذهب
لیجلس علی الفراش فاخذت الفراش فطوته فقال یا بنیة ارغبت بهذا الفراش عنی
قالت نعم هذا فراش رسول الله ص ما کنت لتجلس علیه و انت رجس مشرک ثم خرج
فدخل علی فاطمة علیها السلام
کربلا

بائیسویں مجلس شاہ کربلا کا نہر پر جانا اور کثرت جراحت سے صدمہ پانا

گہر بربادہ کہا یہ بانو نے عالم تباہ ہوتا ہے جہاز آل نبی کو فلک ڈبوتا ہے دوہائی فاطمہ زہرا کی بانو

شتی ہے بسپر تو مرچکی وارث سے اپنی چھٹتی ہے قال ابن شہر آشوب روی ابو مخنف

عن الجلودی ان الحسین حمل علی الاعور السلمی وعمرو بن الحجاج الزبیدی

ابن شہر آشوب نے جلودی سے روایت کی کہ اوس سمے امام حسین علیہ السلام نے پیاس کی شدت میں نہر علقمہ کی

راہ لی۔ اعور سلمی اور عمرو بن حجاج زبیدی جہاں مقرر تھے اونپر ابن اسد اللہ حملہ آور ہوے وکانا

فی اربعة آلاف رجل علی الشریعة وہ دونو ناہنجار چار ہزار نامردوں سے پانی کی

روکی تھی حضرت کی آمد اوسطرف دیکھتے ہی نیزے اور تیر لگاتی آگے بڑھے خلف امیر المومنین جنہوں

دین نے ضرب حسام سے پیادہ و سوار کی صفوں کو درہم و برہم کیا حملۂ اول میں دست حق پرست نے

اعدا کو شکست دیکر پست و بلند میدان کشتوں سے بھر دیا دریای خون ساحل حرب و پیکار میں

بار بار روانی پر غضب میں حباب وار کاسۂ سر اہل شر گرا کیا برش ذوالفقار ابدار نے جان ناحقوں کو

سیل فنا میں ڈبویا گرداب اجل کی پھنسی میں قسمت کی آبرو نے ہمیں کنارہ کیا و اقحم الفرس

علی الفرات راوی کہتا ہے صاف فرزند سید مناف نے جب گھاٹ صاف ہوا دلبند ساقی

کوثر نے گھوڑا پانی میں ڈالا فلما اولغ الفرس براسه لیشرب جب ہم مرادت سے پانی کی

ذوالجناح کو سینہ تک ٹھنڈا معلوم دیا شدت عطش میں منہہ بڑھا کر پینے کا ارادہ کیا قال علیه

السلام انت عطشان وانا عطشان واللہ لا ذقت الماء حتی تشرب

تشنہ کام نے فرمایا اے اسپ خوش خرام ہر چند میں بہت پیاسا ہوں منہہ سوکھا ہے اور تو بھی

تاب و توکی بی آب و دانہ خشک لب رہا ہے بخدا قسم یاد ہے کہ تو سیراب نہو گا میں اپنی

ترکرونگا فلما سمع الفرس کلام الحسین شال راسه ولم یشرب کانه

فهم الکلام اوس حیوان بے زبان نے جب کلام حضرت کو سنا منہہ کو سطح آب سے اونچا کر لیا

بائیسویں مجلس نہر پر سید الشہدا کا جانا تشنہ کام پھر کی آنا

پاس خاطر سے علیہ عطش میں ایک قطرہ بھی نہ پیا گو یا سمجھ کی سخن وفا کو مولا کا ساتھ دیا

فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْرَبْ فَانَا اَشْرَبُ پس امام حسین علیہ السلام نے

فرمایا کہ اے اسپ صبا رفتار جد بزرگوار کی یادگار مروت سے کہتا ہوں تو پانی پی لے کہ

میں بھی نوش کرتا ہوں فَمَدَّ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَهُ فَغَرَفَ مِنَ الْمَاءِ

سید الشہدا نے دست حق پرست نہر میں بڑھایا بکف دریا نوال میں ایک چلو پانی اوٹھایا

پینے کا ارادہ کیا ہنوز لب مبارک تک نہیں پہنچا تھا فَقَالَ فَارِسٌ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ

تَتَلَذَّذُ بِشُرْبِ الْمَاءِ وَقَدْ هُتِكَتْ حُرْمَتُكَ ناگاہ ایک سوار آگے بڑھا اوس

ستمگار نے شکر یا ایکار سے پکار کے کہا یا حسین آپ پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور حرم محترم

تمہارے لوٹے جاتے روتے ہیں فَنَفَضَ الْمَاءَ مِنْ يَدِهِ شاہ تشنہ کام نے فرط حمیت

پانی اپنے کف سے پھینک ڈالا جلدی میں گھوڑے کو نہر سے میدان کی طرف نکالا وَحَمَلَ عَلَى الْقَوْمِ

فَكَشَفَهُمْ مثل شیر غضبناک لشکر دشمن پر حملہ کیا ضرب حیدری سے صف پیادہ و سوار کو

خاک میں ملا دیا راہ و گذر سے اعدائے روسیاہ بھگائے بہت شتاب مسافت دور کو طے کر

نزدیک خیمہ گاہ آئے فَاِذَا الْخَيْمَةُ سَالِمَةٌ ہرگاہ اپنے سراپردۂ عصمت کو پہنچے بیت الشرف

الحرم بقرار و سالم دیکھ جانا کہ وہ کلام از راہ فریب کی تھا اور اب پانی پینا حوض کوثر پر

رہا فَقَالَ اَلْوَاقِعُ ثُمَّ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُكَنَّى اَبَا الْحُتُوفِ الْجُعْفِيُّ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ

فِي جَبْهَتِهِ اور دوسری روایت میں آیا ہے حاضران معرکہ بلا نے کہا ہے کہ ابو الحتوف

جعفی نے تیر مارا وہ پیشانی نورانی کے اندر گڑا فَنَزَعَهُ مِنْ جَبْهَتِهِ فَسَالَتِ الدِّمَاءُ

عَلَى وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ جب اوس تیر ستم کو جبین مبین سے بقوت نکالا خون کا پرنالہ چہرۂ

ریش مطہر پر بہنے لگا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰى مَا اَنَا فِيهِ مِنْ عِبَادِكَ هٰؤُلَاءِ الْعُصَاةِ

باتیسوین مجلس جہاد اعدا مین کثرت جراحت سی شاہ کربلا کا چور ہونا

فی مقتلہ تحقیق ذکر کیا ہی کہ یہ ساری جراحات نی سر و صورت گلی اور سینہ و بازو مین جا پائی اسواسطی کہ جنگ مین اوس امام نی اعدا کی طرف پیٹ نہین پہرائی کسینی اعتراض کیا کہ یہ بیان باور نہین آتا وسعت سینہ مین اسقدر گنجایش کہان کہ اتنی زخم واقع لگین وہان مجیب حضرت بہت رو یا اور اوسکی جواب نی ہوش کہو یا وہ مصیبت کا کوہ کہا وہ نیزہ پڑتا تھا اور بہالی کا روزنہ ہدف تیر بنا تھا اوپر تلی جراحات کا وفور تھا سر و سینہ درہم تیغ و تبر سی چور تھا قالوا فوقف یستریح ساعۃ وقد ضعف عن القتال راوی کہتا ہی کہ حملہ ہای پی درپی و زیادتی زخم سی دم لبون پر پہنچا اور بہت خون بہنی حال متغیر ہوا گوشہ میدان مین عنان روک لی گھوڑا ٹہر گیا گردن و سر مجروح جہکا کی سینہ بیکسی پر تکیہ دیا تا کہ لحظہ بہر استراحت اور توقف کرین ضعف مین سنبہل کی پہر لڑین حسینہ تیرہ اوسوقت دہوپ کی تمازت گرمی کی شدت سی کسی جاندار کو تاب استقامت نہی پیاس اور بہوک سی راکب و مرکب مین طاقت حرکت نہین رہی فبینا ہو واقف اذ اتاہ حجر فوقع فی جبہتہ الشریف ناگاہ سپاہ گمراہ سنگدل سی ایک پتہر اوسکی پیشانی نورانی کو لگا خون جبین رخسارون پر جاری ہوا فاخذ الثوب لیمسح الدم عن وجہہ شاہ گلگون قبانی دامن جامہ اوٹہایا چہرہ کا لہو پونچہنی کو ہاتہ بڑہایا فاتاہ سہم محدد مسموم لہ ثلث شعب فوقع السہم فی صدرہ آہ آہ کہ ایک مرتبہ چلہ کمان خطا کار سی تیر سہ شعبہ زہر کا بہا سینہ عصمت گنجینہ پر بیٹہا استخوان توڑ کی دو خدنگ قضا دو سار ہوا وفی بعض الروایات علی قلبہ اور بعض روایات مین ذکر کیا ہی کہ اوس جگر گوشہ زہرا کی قلب پر لگا ہی ادل حقایق منزل کو چہید ا پشت حال باز شجاعت سی پار نکلا فقال الحسین غریب کربلا نی مقام صبر و رضا مین اعجاز دکہایا اور خدا کو یاد کرکی زبان حق ترجمان

بائیسویں مجلس حباد سید الشہدا میں گھوڑ لیسی کرنا اور عبداللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

فرمایا بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ وَرَفَعَ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ سر مبارک آسمان کی
طرف اوٹھایا الہی بندہ نواز کو یہ کلام جانگداز سنایا فَقَالَ اِلٰهِيْ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقْتُلُوْنَ
رَجُلًا لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اِبْنُ نَبِيٍّ غَيْرُهٗ خداوندا تو دانا و بینا اور جانتا ہی کہ یہ جفا قتل
کرتی ہیں بر ملا ایسی مظلوم بی یار و آشنا کو جو اوسکی سوا بیٹا تیری حبیب کا زمین پر نہیں دوسرا
ثُمَّ اَخَذَ السَّهْمَ فَاَخْرَجَهٗ مِنْ قَفَاهُ فَانْبَعَثَ الدَّمُ كَالْمِيْزَابِ بعد ازان تیر سہ پہلو کو
رو برو سی نکالنا چاہا اسقدر پیوست گوشت میں تھا کہ ہرگز نہ کھنچا ناچار اوسکو پشت کیطرف سے
بزور کشیدہ کیا زخم سے خون مثل پرنالہ کی اوبلا فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْجُرْحِ فَلَمَّا امْتَلَاَتْ
رَمٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ دست حق پرست کو برابر وہاں جراحت کی رکھا جب لہو سی بھر گیا آسمان کی
طرف پھینکا راوی کہتا ہی کہ اوسمیں سی ایک قطرہ نہیں پھرا اگر زمین پر گرتا تو روز حشر تک غلہ کبھی
پیدا نہوتا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ ثَانِيًا فَلَمَّا امْتَلَاَتْ لَطَخَ بِهَا رَأْسَهٗ وَلِحْيَتَهٗ دوبارہ بھر
وہ خون کف دریا نوال میں بھرا منہہ پر اور محاسن شریف میں ملا وَقَالَ هٰكَذَا اَكُوْنُ حَتّٰى
اَلْقٰى جَدِّيْ رَسُوْلَ اللهِ وَاَنَا مَخْضُوْبٌ بِدَمِيْ وَاَقُوْلُ قَتَلَنِيْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ
کسی نی پوچھا یہ کیا کرتی ہو یا مولا فرمایا ریش سفید میں خضاب خون الود یونہیں رہونگا تاکہ نانا رسول خدا سی
ملاقات ہوا اونسی کہونگا فلان ظالم نی مجھی مارا فلان شقی کا زخم لگا عرض کرونگا فَلَمَّا ضَعُفَ
نَادٰى ثُمَّ مَا وُقُوْفُكُمْ وَمَا تَنْتَظِرُوْنَ بِالرَّجُلِ قَدْ اَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحُ وَالسِّهَامُ اوسکی
خون کی بہت بہنی سی بدن حضرت میں نقاہت نی غلبہ کیا باگ ہلانا اور ہتیار پکڑنا شدت ضعف سی
دشوار معلوم دیا شمر شریر یہ حال دیکھہ کی اپنی لشکر میں چلایا اور ہر شقی کو دلی گرانی ستون دین کی
پاس بلایا کہا ای نامردو لڑائی میں کیا بلا ہی کھڑی تماشا دیکھتی ہو جو موقع وقت ملا ہی ایک آدمی
جو زخموں سی چور ناتوانی میں بیکار اور مجبور کھڑا ہی اوسکا مارنا نہ دشوار اور مشکل ٹوٹ پڑی اجماع کلمہ

بائیسویں مجلس بہادر سید الشہدا میں بیچ بیان پیکر نا عبداللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

ثَکِلَتْکُمْ اُمَّہَاتُکُمْ تمہاری ماں کو عزا و ماتم و وچار ہو ہر طرفسی پیدل اور سوار گہیر لئی ضرب شمشیر و
نیزہ و پتہر سی حملہ کرکی گہوڑسی سےنچی جلدی گرادو فَحَمَلُوْا عَلَیْہِ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ یکبارہ وہ نابکار
ہر سمت سی اوس امام ابرار پر ٹوٹ پڑی اور صدہا تیر و نیزہ و تلوار کی وار کیی فَرَمَاہُ حُصَیْنُ
بْنُ نُمَیْرٍ فِیْ فِیْہِ حصین بن نمیر بی پیرنی منہہ پر تیر مارا وَ اَبُوْ اَیُّوْبَ بِسَہْمٍ فِیْ حَلْقِہٖ اور ابو
ایوب غنوی نی حلق تشنہ کو نشانِ ناوکِ ستم کیا وَضَرَبَہٗ زُرْعَۃُ بْنُ شَرِیْکٍ زرعہ بن
شریک شمر کی ضربت تلوار لگائی وَکَانَ قَدْ طَعَنَہٗ سِنَانُ ابْنُ اَنَسٍ فِیْ صَدْرِہٖ سِنٰنؔ
سنان ابن انس کی انی سینہ میں دراز ہوئی وَطَعَنَہٗ صَالِحُ بْنُ وَہْبٍ عَلٰی خَاصِرَتِہٖ فَوَقَعَ اِلَی
الْاَرْضِ عَلٰی خَدِّہِ الْاَیْمَنِ صالح ابن وہب کافر نی برچھی کا ہوا پہلوی مبارک میں ایسا
لگایا کہ اوسکی صدمہ نی شاہ سوار دوش رسول کو وہی کروٹ سیدہی رخسار کی بل زمین پر گرایا
اوسوقت عرش و کرسی کو زلزلہ ہوا صحرای کربلا سی شور قیامت اوٹھا زمین اور آسمان میں غبار
تیرہ و تار چہایا وحش و طیر نی ماتم و نوحہ کا غل مچایا و اصیبتا کہ دم تیغ سی تمام اعضا کٹ گئی تہی
کرنی کی صدمہ سی زخم بدن ساری پہٹ گئی تہی ثُمَّ اسْتَوٰی جَالِسًا وَنَزَعَ السَّہْمَ مِنْ حَلْقِہٖ
وہ امام مظلوم زمین پر گری پہر سنبہلی رو بقبلہ ہو کی خاک و خون میں آلودہ بیٹہی و ستہای سی
تیر کو پکڑ احلق مبارک سی بزور کہینچا دیر تک غش میں آنکہیں بند رہیں ہر دہان زخم سی دہاریں لہو کی
بہتی تہیں بہجوم کرب و بلا میں جب قدری ہوش آیا تو آواز ضعیف کلمہ العطش بزبان سی نکلا قَالَ
الْمُفِیْدُ فَاَنْشَؤُا ھُنَیْئَۃً ثُمَّ عَادُوْا اِلَیْہِ وَاَحَاطُوْا بِہٖ شیخ مفید نی روایت کی ہی کہ وہ ظالم
پراگندہ ہو گئی پہر سب ایکی اور عزم قتل سید الشہدا پر قدم آگی بڑہائی فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحَسَنِ
عَلِیٍّ وَّہُوَ غُلَامٌ لَّمْ یُرَاہِقْ مِنْ عِنْدِ النِّسَاۗءِ اوسوقت عبداللہ ابن امام حسن علیہ السلام درواز
خیمہ پر کہڑا تہا وہ لڑکا آفتاب سیما ابہی حد بلوغ کو نہیں پہنچا تہا عم نامدار کی مصیبت دیکہنی ہی بیتاب گیا

بانیہ بین مجلس جا وسید الشہدا بین ن بینی بین پر گرنا عبد اللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

اوسکی دلکو کسی طرح چین اور قرار نہ آیا اوس تلاطم محشر مین ڈیوڈہی کا پردہ اوٹھا یا میدان مین
چچا کی پاس جانیکا قصد فرمایا فَاشْتَدَّ حَتّٰی وَقَفَ اِلٰی جَنْبِ الْحُسَیْنِ عورات مبتلای
آفات نی ہر چند چاہا بہلانا ہرگز نہ روکا اور کسیکا کہنا نہ مانا اپنی زندگی سی ہاتہہ اوٹھایا امام حسین
علیہ السلام کی پہلو مین کہڑی ہونیکو قدم بڑہایا فَلَحِقَتْہُ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ لِتَحْبِسَہُ
زینب خاتون دختر علی مرتضیٰ نی جب اوس آرام جان کو مقتل مین جاتی دیکہا دل سی یارای
ضبط و قرار نی فرار کیا بہ صد اضطراب اور پریشان خیمہ سی باہر نکلین عبد اللہ کی پیچہی لگی پاون روتی ہوئین
اوسکا دامن پیراہن پکڑا پیار سی آغوش مین اوٹھا لیا چاہا کہ الحرم کی پاس پہر لیجائین ماں بہنون
دلاسا دیکی بٹہائین فَقَالَ لَہَا الْحُسَیْنُ اِحْبِسِیْہِ یَا اُخْتِیْ امام حسین علیہ السلام نی بنگاہ رقت
سپاہ مین عبد اللہ کو اپنی جانب آتی دیکہا آواز دردناک سی پکار کی کہا ای بہن اس دلبر کو جلدی روکو
میری پاس آنی نہ دو کہ وہ سنگدل کو ہماری خرد و بزرگ پر نظر رحم نہین مبادا کہ اس طفل معصوم کو
بہی مار ڈالین کمینہ فَاَبٰی وَامْتَنَعَ اِمْتِنَاعًا شَدِیْدًا زینب خاتون نی پاس حیا کی
ہر چند منع کیا اوس مشتاق رتبہ شہادت نی ہرگز نہ سنا وَقَالَ لَا وَاللّٰہِ لَا اُفَارِقُ
عَمِّیْ عبد اللہ پہوپہی کی گود مین مچلا کہتا تہا قسم خدا کی اپنی عم کی پاس جاونگا اونکو نہ چہوڑونگا
رفاقت مین رہونگا انپر جان قربان کرونگا زینب خاتون کی ہاتہہ سی اپنا دست و دامن چہڑا کی
جہپٹا اور امام حسین علیہ السلام کی پہلو سی مثل عاشق جانباز لپٹا فَاَھْوٰی اَبْجَرُ بْنُ کَعْبٍ
وَقِیْلَ حَرْمَلَۃُ اِلَی الْحُسَیْنِ بِالسَّیْفِ اوسوقت ابجر ابن کعب خواہ
حرملہ بن کاہل تلوار کہینچی حضرت پر حملہ آور ہوا اور صد پاش مین وار کرنی کا ارادہ کیا
فَقَالَ لَہُ الْغُلَامُ وَیْلَکَ یَا ابْنَ الْخَبِیْثَۃِ اَتَقْتُلُ عَمِّیْ عبد اللہ نی اوسکو للکار کی فرمایا
ای زادہ زنا و ای او پلید کس ارادہ مین قدم بڑہایا چاہتا ہی میری چچا کو شمشیر لگانی

بائیسویں مجلس جہادمین سید الشہدا کا زین سی زمین پر گرنا عبد اللہ بن حسن علیہ السلام کا مارا جانا

اور شہید کرکی نام پیچین سنانی پس ہاتھ پہیلاکی دوڑا شاہ بیکس کی روبرو سینہ سپر کہڑا ہوا
فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ فَاتَّقَاهُ الْغُلَامُ بِيَدِهِ فَأَطَنَّهَا إِلَى الْجِلْدِ وہ شقی یہ بات سنکی
غصہ مین آیا ننگی تلوار مارنیکو سیدہ اوٹہایا جب تیغ ستم نازنین ہاتہون پر لگی اسطرح زخمی ہوا
کہ فقط جلد بازو کی باقی رہی فَإِذَا مُعَلَّقَةٌ فَنَادَى الْغُلَامُ يَا عَمَّاهُ اوس طفل صغیر کی
دونو دست حق پرست کٹی خون کی فوارے رگ دلی سی چہٹی استغاثہ مین چچا کو پکارا حسین
دیکہو کہ اس کافر نی مجہی مارا فَأَخَذَهُ الْحُسَيْنُ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ جناب سید الشہدا نی ہائی فرزند
نعرہ جگر پرور دسی کہا گود مین اوٹہا کی سینہ مجروح پر خون سی لگا لیا وَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي اصْبِرْ
عَلَى مَا نَزَلَ بِكَ وَاحْتَسِبْ فِي ذَٰلِكَ الْخَيْرَ فرمایا ای فرزند برادر صبر کرو اور جو بلا نازل
ہوی اوسمین امید خیر و برکت رکہو فَإِنَّ اللهَ يُلْحِقُكَ بِآبَائِكَ الصَّالِحِينَ خدا تجکو اجداد
طاہرہ سی ملا دیگا درجات عالیہ جنت مین ہمراہ شہدا بہا دیگا فَرَمَاهُ حَرْمَلَةُ بْنُ كَاهِلٍ
بِسَهْمٍ فَذَبَحَهُ وَهُوَ فِي حِجْرِ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ حضرت اوس بچہ حسرت زدہ کو پیار کرتی تہی
سر پر ہاتہ پہیر کی تسلی فرماتی ہی ناگاہ حرملہ شقی کی تیر جفا حلق عبد اللہ پر مارا آغوش امام حسین علیہ
السلام مین ذبح کرڈالا اوہر گاہ الحرم کی دروازہ خیمہ سی یہ ماجرا دیکہا شیون اور بکا مین شور قیامت برپا کیا
فَظَلَّمَ فَضِيحَ ایک دہوم مصیبت کی اوٹہی وحشت بلا مین اور شور ہوا چار طرف ارض و سما مین
آتی تہی صدا نوحہ و زاری کی ہوا سی ہی ہی شہ مظلوم محمد کی نواسی کیسی یہ زمین گرم ہی کیا دہوپ
کہڑی ہی اور لاش تری خاک پہ عریان پڑی ہی

تئیسویں مجلس فضائل مومنین حسین علیہ السلام اور جہاد مین سید الشہدا کا زین سی زمین پر گرنا

دوامی مجلس ماتم شہ والا کی ہی تحصیل ثواب جنتی کی ہی ایکی بین جانب پیشوائی کی ہی

فقال فبعث غالب بن عبد الله الى بني مدلج فقالوا لسنا عليك ولسنا معك فقال الناس اغزهم يا رسول الله فقال ان لهم سيدا اديبا اريبا ورب غازٍ من بني مدلج شهيد في سبيل الله

وبعث عمرو بن امية الضمري الى بني الديل فدعاهم الى الله ورسوله فابوا فقال الناس اغزهم يا رسول الله فقال انكم الآن سيدهم قد اسلم فيقول لهم اسلموا

وبعث عبد الله بن سهيل بن عمرو الى بني محارب بن فهر فاسلموا

وبعث رسول الله صلى الله عليه وآله خالد بن الوليد الى بني جذيمة من بني المغيرة في الجاهلية ... السلاح فقال لهم خالد ... فاخذ السلاح ... فقتلهم ... فقال النبي صلى الله عليه وآله ... اللهم اني ابرأ اليك مما صنع خالد

يدعون الى الله عز وجل ولم يامرهم بقتال صلى الله عليه وآله السرايا فيما حول مكة ... وبعث رسول الله ... الطريق فقتلوا فضالة ... ثلاثة نفر خالوا من اسفل مكة ... من شهر رمضان واستشهد من المسلمين ... مكة قال وكان فتح مكة لثلاث عشرة خلت

۶۱۲

تیئیسویں مجالس فرض مودت آلِ عبا و شہادت مظلوم کربلا

آمد آمد جنابِ زہرا کی ہی + و باعی احکامِ الٰہی کا شناسا تھا حسین + اور احمدِ مرسل کا نواسا تھا

حسین + پانی ہی دمِ ذبح نہ پینی پایا + افسوس کہ دو روز کا پیاسا تھا حسین + رباعی ہی تفتۂ کربلا

کر و شیون و شین + روتی ہی یہان روحِ رسولِ ثقلین + جیسی ہی شبنک یہ ضریح پر نور + غربال تھا

تیرون سی یونہین جسمِ حسین رباعی کیا بزم ضیا بار ہی سبحان اللہ کیا مجمعِ حضار ہی سبحان اللہ

یہان جسکو ملی بار حرام او سپہ ہونار + یہ نور کا دربار ہی سبحان اللہ تمہید بکا مودت سبحان کا

اہل دنیا پر فرض ہونا اور حسنین سی محبت رسو لہذا خوشا حال اوس مسلمان کا

جو زندگانی دنیا مین دوستی اور اطاعتِ رسول دوسرا پہ مرتا ہی مرحبا وہ مومن کہ جو دل و جان سی

ذریتِ خیر الوریٰ کو واسطی حصلہ رحمت کی پیار کرتا ہی حدیث مین وارد ہی کہ تفضیل اہل البیت اور

عترت کی صحابہ نی پوچھا تو پیغمبر نی ارشاد فرمایا علی و فاطمہ و حسنین علیہم التحیۃ والثنا یہ میری نور عین

انکی الفت بیشہ میری محبت اور خدای عالمین ہی سب خلق جہان پر یہ عشق فرض عین ہی فی البحار

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى بحار الانوار مین انس ابن مالک سی روایت

اُس صدق و صفا کی کہ جب نازل ہوی یہ آیت ارشاد قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا

الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى یعنی کہو ای محمد اپنی امت سی کہ نہین چاہتا ہون مین تمسی کوئی اجرت سوائی

دنیا شفاعتِ عقبیٰ کی مگر دوستی اور محبت اپنی عزیز و اقربا کی قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُكَ

الَّتِيْ اَوْجَبْتَ عَلَيْنَا مَوَدَّتَهُمْ سید المرسلین سی صحابہ نی عرض کی کہ ای رسولِ خدا وہ قرابت تمہاری

کون ہین اونکی نام بتائیے اور جنکی الفت اللہ نی ہمپر واجب گردانی ہی اونکو بتائیے فَقَالَ عَلِيٌّ

وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا فرمایا علی و فاطمہ ہمتا ی ثقلین اور دونو بیٹی اونکی نور عین ہین مگر انکی محبت نشاں

ہم تو لا امتحان مین حال و قال کی ایک علامت آشکار و نہانی کہی ہی اس صفت کی معرفت اور

شناخت کیواسطی نشانی رکھی ہی یعنی محبت الٰہی کی شادی مین خوشی اور غم سی رونا دلیل صدق محبت

علیا علیه السلام فقال اخرج الیهم فانظر ... فاعطاه سفطا فیه ذهب فقعل

فوامر بهم فاعطاهم ... ما امر ... تمر کانت عن ... حیان

وذلک ان هولاء ... جعفر بن محمد ... صبغوان ... اذا ... فقال لعضا

فذکر لک رسول الله ... عنده مائة ... فسأله ذلک فقال ... قال

یا محمد قال لا ... فاعطاه ... خرج رسول الله صلی الله

علیه وآله فی الغنین ... ثم الی ... الرسول ... رسول الله ... فاعطاه ...

من قال لا ... الرسول الله ... ذلک علی رسول ...

سبحانه ... ما عن عبد الله ... بن عبد الله

مالک بن عوف النضری ... رسول الله

فقال ... العرب ... ان هذا ...

هو ان ... القتال ...

۶۱۳

ما یقولوا ... یا رسول الله

قال الصادق علیه السلام ...

هو از من ... ذریته ...

قال ... الجبال ...

الحسین ... بکاء الصغیر ...

لا یاتی عن ... الناس ...

ذریة ... قال فاین مالک ... ذو ... مالک

له فاتاه ... فقال یا مالک ... جیئت

ما بعده من الایام ما لی اسمع ... ذلک

البعیر ... الحسین ... بکاء الصغیر

و قضاء الشاة قال اردت ان

اجعل خلف کل رجل ماله

تنبیہ بیچ محبت حسنین علیہم السلام کی ساتھ محبت رسول علیہم السلام وجہاد و سید الشہدا

اور اونکی فاضل طینت سی خلق ہونیکی اوسس باسعادت کو بشارت ہی جو آدمی دلمین پنجتن کو افضل شی

جانتا ہی اور الفت کی راہ و رسم اون سی رکھتا ہی وہ خدا کا بندہ محبوب ہی اور ملایکہ مین فی شرف مخصوص ہی

عن عمران بن الحصین قال قال رسول اللّٰه لی یا عمران بن حصین ان

لکل شیٔ موقعًا من القلب وما وقع موقع ھذین الغلامین من قلبی

شیٔ قط ۔ کتاب کامل الزیارت مین عمران ابن حصین سی نقل کی ہی اوسنی کہا ایکدن خیر المرسلین سی

یہ بات سنی ہی فرمایا ای عمران ہر چیز کا ٹھکانا دلمین مخفیہ قدر سی معلوم دیتا ہی لاکن یہ دونو لڑکی

یعنی انس و محبت حسنین کا میری دل مین جہان مین کبھی اندازہ نہین ہو سکتا ہی فقلت کل ھذا

یا رسول اللّٰه مین عرض کی یہ بہت بڑی بات ہی ای رسول خدا جو ایسا مرتبہ الفت کا ہی بیان

قال یا عمران وما خفی علیک اکثر ان اللّٰه امرنی بحبھما ارشاد کیا ای عمران جو

تجھ سی کہا ہی اوسمین سی زیادہ چھپا ہی وہ وجہ کہ انکی دوستی کا مجھی بتایا خدا نی تاکید سی

چاہت کا امر فرمایا ۔ امل عن سعید بن راشد عن یعلی العامری انہ خرج من

عند رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وآلہ الی طعام دعی الیہ اوسی کتاب مین سعید

ابن راشد سی حکایت کی ہی اور یعلی عامری یہ خبر دی ہی کہ ایکروز رسول خدا کی پاس حاضر تھا

جو حضرت کی ہمراہ باہر آیا اونکو دعوت طعام کیواسطی کسینی بلایا یہ بھی خدمت باسعادت مین

قدم بہ ہوا فاذا ھو بحسین یلعب مع الصبیان ناگاہ راہ مین امام حسین علیہ السلام کو دیکھا

کہ اطفال ہم عمر کی ساتھ مصروف بازی ہی اوسجا فاستقبل النبی امام القوم

ثم بسط یدیہ بادشاہ سرور کائنات کی نظر جب اوپر پڑی تو فرط شوق سی آپ دوری بڑہی

سب صحابہ ہمرکاب کی پیشتر چلی دست طلب پھیلائی کہ زینت آغوش ہاتھہ لگی فطفر الصبی ہھنا مرۃ

ھھنا مرۃ وجعل رسول اللّٰه یضاحکہ وہ شاہزادہ کبھی ادہر کو تشریف لیجاتا

تیئیسوین مجلس فرط محبت رسول حسنین علیہم السلام سی اور جہاد الشہدا

اور گاہی دوسری طرف پرچھائین دکہاتا بشیر و نذیر اوسکی دوڑنی پر ہنستی اور آپ بہی آتا
ین سبقت کرتی حَتّٰى اَخَذَهٗ فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْنِهٖ وَالْاُخْرٰى تَحْتَ
قَفَاهُ وَوَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ وَقَبَّلَهٗ تا یہ کہ قدم بڑہا کی اپنی نواسی کو پکڑ پایا ایک ہاتہ
ٹہڈہی کی نیچی دوسرا گدی کی نیچی رکہا دہن مبارک اوسکی منہہ سی ملایا خوب پیار کیا رخسار کا
بوسہ لیا ثُمَّ قَالَ حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَا مِنْ حُسَيْنٍ پہر فرمایا کہ حسین
میرا ہی اور مین اوسکا ہون قول ثانی مین کہا کہ مین حسین کا اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ
سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ خدا دوست رکہی اوسکو جو محبت و پیار کری حسین کو وہ سبط ہی میری
اسباط سی اور محبوب ثقلین کو شاہی سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
يَقُوْلُ فِي الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ اَحَبَّهُمَا
کتاب ارشاد مین سلمان فارسی کی زبان سی روایت کی ہی اوسنی کہا کہ رسول سے حسنین کی نسبت
کرہت سنی ہی خدایا مین ان دونون سی محبت رکہتا ہون تو بہی پیار کرنا اور جو انکا دوست ہو
اوسکو بہی عزیز رکہنا وَقَالَ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اَحْبَبْتُهٗ وَمَنْ اَحْبَبْتُهٗ اَحَبَّ
اللّٰهُ وَمَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ پہر کہا سید دوسرا نی جو حسن و حسین کو چاہتا ہی
مین اوسی پیار کرتا اور جسکو مین پیار کرتا ہون خدا بہی الفت رکہتا ہی اور جسکو خدا دوست
رکہتا ہی اوسپر عذاب نہین کرتا جنت و نعیم دیتا ہی فِي الْمُسْنَدِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ذَاتَ يَوْمٍ يُصَلِّيْ فَاِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى
ظَهْرِهٖ کتاب مسند مین ابی ہریرہ سی روایت ہی کہ اوسنی کہا ایک روز مینی دیکہا کہ حضرت
مسجد مین سرگرم اشتغال نماز تہی جب سجدی مین نبی سر فرازہہکی ناگاہ حسن اور حسین عالی قدر
طفلی سی جیٹھی پیار کی ماری نانا کی پشت پر سوار ہو بیٹھی فَاِذَا اَرَادُوْا اَنْ يَمْنَعُوْهُمَا

۶۱۵

اَشَارَ اِلَیْهِمْ اَنْ دَعُوْهُمَا حضرت نے چاہا کہ اس حرکت سے حسنین کو منع کریں تاکہ مُہرِ نبوت سے
نیچے اوتریں صحابہ کا ارادہ پیغمبر نے پایا اشارت سے اونکو سمجھایا کہ ان دونوں کو اپنی حال پر چھوڑ دو
میری جان و دل کی یہی خواہش ہے اصلا مزاحمت نکرو فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ وَضَعَهُمَا
فِیْ حِجْرِهٖ ہرگاہ برگزیدۂ کونین نے نماز کو تمام کیا تھا تب ہر دو کی حسنین کو آہستہ اوتار کی گود میں
لیا وَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ هٰذَیْنِ پھر جماعتِ حضار مسجد سے فرمایا ایہا الناس
جو مجھے دوست رکھے چاہیے کہ ان دونو فرزندونکو پیار کرے دوسری روایت میں لیث بن
سعد کی زبانی فقط امام حسین علیہ السلام کا ذکر آیا ہے سید خافقین کی پشت پر سوار ہو بیٹھنا کہا
اور اتنا حال پڑھا پایا ہے کہ جب پیغمبر سجدے میں جاتے تو ابن حیدر دوڑ کی سوار ہوتے اور پیروں کو
ایڑ لگاتے جل جلال فرماتے سو محمد اعبارت ذکر پڑھاتے اور لطف و مدارا سے اونکی برای اتمام نماز کھڑے ہو جاتے
فِی الْبِحَارِ عَنْ اَبِیْ سَعَادَاتٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ مِنْ بَیْتِ عَائِشَةَ فَمَرَّ عَلٰی بَابِ دَارِ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ بحار الانوار میں مسطور ہے اور ابی سعادات سے یہ نقل مذکور ہے کہ ایک روز خاتم انبیا
گھر بی بی عائشہ کی برآمد ہوئے اور دروازہ سے فاطمہ زہرا کی گذرے فَسَمِعَ الْحُسَیْنَ یَبْکِیْ امام حسین
علیہ السلام کی آوازِ نالہ و بکا جو سنی تو سید البشر کی دل میں طاقت ضبط نرہی ہر چند وہ رونا شاہد کا
بمقتضای سن و سال تھا اوس پر بھی خاطرِ مصطفیٰ علیہ وآلہ السلام کو اندوہ و ملال ہوا فَقَالَ لَهَا
یَا فَاطِمَةُ سَکِّتِیْهِ اَلَمْ تَعْلَمِیْ اَنَّ بُکَاءَهٗ یُؤْذِیْنِیْ بضعۂ طاہرہ کو پکار کی فرمایا اے فاطمہ
جلدی حسین کو بہلا کی خاموش کرو سنو اگر تم نہیں جانتی ہو کہ اوسکا رونا مجھے زحمت دیتا ہے دلکو
آرام و چین نہیں رہتا ہے قب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَخْطُبُ
عَلٰی مِنْبَرٍ کتاب مناقب ابن شہر آشوب میں عبد اللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ ہرگز
میں رسولخدا کو مسجد میں سر منبر پر خطبہ ارشاد کرتے دیکھا اِذْ اَقْبَلَ الْحُسَیْنُ مِنْ عِنْدِ اُمِّهٖ

تیئیسویں مجلس زبان حال سی مناجات سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا اور جہاد اعدا

رزمی کا گرچہ تا وہ دشت و صحرائے جہاں خیمہ میں علمہای سیاہ مثل گھٹا چھائی ہوئی، دست جوانوں میں
حربہ ہای خون ریز واسطی قتل سادات کی سان پر چڑھائی ہوئی عمر سعد کی سر پر چتر زر کا سایہ غرور
خولی اور شمر بد گہر سرمایہ تجمل سی مسرور اہل کین کی اسپ و شتر تک پانی سی سیراب و فرحناک
امام دین کی بچی شیر خوار بھی شدت تشنگی سی ہلاک عمر سعد کی لشکر میں ادنی و اعلی خلعت زر پاکی
خوش و خرم گھر میں سید الشہدا کی ہر بی بی کو اسیر و در بدر ہونی کا رنج و الم شیخ حسن واعظ سی یکرر
سنا ہی اوس بزرگ ترک نی اپنی محفل میں پڑہا ہی کہ قریب ظہر امام عصر حسب حال آلِ پاک کا خیال فرما
دلکوف رط قلق اور ملال میں یوں سمجہاتی یہ دشمن جان لہو کی پیاسی ہر گاہ مجہی مار کی فراغت پا
تو کینہ و عداوت سی سب شہدا کی بدن پر گہوڑی دوڑائنگی ماں بہن کی سامنی ان کشتوں کی سر کاٹ
بیدفن و کفن چہوڑ جائنگی اسباب لوٹنگی آتش خیموں میں لگا ئنگی اہلبیت بی وارث کو
بی پردہ میں پردہ سی باہر لائنگی در در کوہرِ اطفال حسین کی روتی پیٹتی کا ئنگی سید سجاد کو بیماری
طوق و زنجیر پہنا ئینگی جسم کو عورات بیوہ آفت زدہ کی ضرب تازیانہ سی دکہا ئینگی مقتل میں
لاشوں سی روتا ہوا اسیر چہر ائینگی اونٹوں پر ذلیل و خوار سوار کر کی بازار کوفہ و شام میں پہرا ئینگی
افسوس بیچاری زینب خاتون پر اوس دکھ میں کیا حالت گذری گی اسیر سکینہ لاڈلی
دختر فقیہ کہ ہمیشہ ایک جیسی بچی کی اس تصور کی تصدیق میں دیر تک عالم سکوت رہتا اور ام کلثوم رقیہ
فاطمہ کی اندیشہ پر آنکہوں سی اشک خونیں بہتا ہو کبھی زبان سی بیان تر و تازہ پر سنا جاتا
زینت الانسان ہوتی تحمل بار مصیبت میں سبحان شکر و حمد سی فرشتوں کی ہوش کہوتی الہی
تو نی عہد طفلی میں آغوش نبی کو سیر احمد ناز کیا خلعت جنت سواری دوش رسالت
عید کو انتیاز و یا دایام رضاعت کی پرورش میں ابر ابن جبیر لعاب دہان پلا یا ہر زمانہ
وہی بنی آسمان سی آکی دوات جہولا ہلایا آہو کا بچہ مسجد میں دشت غربت سی جی بہلانی لا

تیئیسویں مجلس مناجات وجہاد سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

مقامِ اجابت میں بال و پرِ فطرس کو میری دعا سے ہیرا بھائی حسن کی حسنِ سلوک میں دانہ گھر کو پر
جبرئیل نے دو کیا تیری کرم سے فاقوں میں میوہ و مائدہ بہشت کہا کی زلالِ سلسبیل رحمت پیا قلمِ قضا نے
لوحِ ایجاد پر اول ہمارا نام لکھا عرش و کرسی کو نورِ شمس و قمر سے محمد و علی جو میری جد و پدر ہیں روشن کیا
تو نے شرفِ حسب میں وارثِ خلیل وہم رتبہ ذبیح اللہ اسماعیل فرمایا بزرگی اور فخرِ نسب میں فرزندِ رسول
و دلبندِ بتول زادہ حیدر بنایا ہماری گھر کی جعفرِ طیار نے بالِ شہادت سے خلدِ بریں میں پرہای پرواز پائے اسنا
در پر ملائکہ مقرب کھڑی رہی پاسِ ادب سے پکار کی آتے ناموں اور خالہ زینت دہِ جنت الماوا ہیں
سید الشہدا والدِ بزرگوار کی چچا ہیں نانی اور ماں سیدہ جہان فخرِ آسیہ و مریم کنیزیں اہلبیت کی حور و
غلمان ہیں سی کرم آج بھی دربارِ امتحان میں منصبِ شہادت سے سرخ رو کرنا اور معراجِ نیزہ پر بھی سرِ بریدہ کو
موردِ لطف و عطا رکھنا جو دریا دل بھائی کو تشنہ دہانی میں جدولِ تیغ کا پانی ملا ہے تیغ عنایت سے
پر باعثِ آبروی اہلِ ولایت تو جو فرزند پارہ جگر کی نخلِ جوانی میں برچھی کا پھل لگا اوسکا ثمرہ بارآور
درختِ شفاعت ہو ہماری اس مصیبت کو اجرِ آخرت کا وسیلہ اور واسطے مومنین کی ذریعۂ جنت فرما
اور اہلِ شقاوت کو جو ہم سے عداوت کرتی ہیں بکرد حیلہ در کایت عذاب میں خواری اور ذلت پہنچا
فصاحت النساء فسکتہن الحسین علیہ السلام حضرت کی زاری کلام ناچاری سے
غلغلہ ہوا ہر طرف میں دوست و دشمن کو حوصلہ تحمل نہ رہا ناگاہ شیون اہلِ حرم کا شور خیمۂ محترم سے اوٹھا
تا بجنابِ زینب گوش امام حسین علیہ السلام تک پہنچا پاچہرہ پرخون گھوڑی کو بڑھا کی دروازۂ عصمت پر
آئے اور ہزار حسرت و یاس میں اہلبیت کو بلا کی کلماتِ صبر و تسلی فرمائے زینب خاتون کو دیکھا
شدتِ رقت و آہ و نالہ سے آنکھوں میں حلقی پڑی ہیں کثرتِ غم سے بال بکھری چہرہ سرخ ہو کر نیلی خاک آلود
کپڑی میں ہاتھ بڑھا کی اونکو چھاتی سینے سی لگایا خواہرِ شکستہ بال سی زبانِ حال میں فرمایا تم سے دلاور
یتیم پرورِ اہلِ اطہار ہوا رانڈوں کی قافلہ سالار وارث ہو پرستار ہو زین العابدین پر بیماری میں جو درد و آزار

تینتیسوین مجلس جہاد مین سید الشہدا کا حملہ کرنا اور شہادت لباس کا لٹنا

گذری مصروفِ تیمار داری رہنا، رباب و اُمِ لیلیٰ کی غربت و حسرت کا ہر حال مین پاس اور لحاظ رکھنا ہجوم الم و اندوہ مین اُمِ کلثوم اور عوراتِ حرم کو دلداری دینا، چہوٹی نادان بچونکو زاری اور بیقراری مین بہلا لینا، سکینہ و فاطمہ کو بیری صدمۂ فراق مین سمجہانا، اگر کوئی اونکو ستائی تو مدارات و حسنِ سلوک سی بچانا، خلافِ شرع نوحہ و شیون سی اسیری مین لب بشکوہ نہ ہلانا، دعای مغفرتِ امت اور عہدۂ شفاعت کو نہ بہلانا، جب مجکو یاد کرو رونی مین مضایقہ نہین اشکِ حسرت بہانا، قید سی چہوٹ کر وطن مین ہرگاہ روضۂ احمد پہ جانا تو نانا رسولِ خدا و والدہ فاطمہ زہرا و بہائی حسنِ مجتبیٰ کی تربتون کو میرا سلام کہنا، زن و مردِ اہلِ یثرب کو ماجرای کربلا سنا کی صاحبِ عزا رہنا، لو اب ہم دشتِ قتال کو قدم بڑہاتی ہین، اہلبیت اور ساری گہر کو تمہین اور تمکو خدا کی حوالی کیی جاتی ہین، بعد ازین عرصۂ قیامت مین دیدار میسر آئیگا، مرنی پہ قبر بہی اگر ملی تو اوسمین تمہارا دہیان دلکو تڑپائیگا، اوسدم نالۂ الفراق اور نوحۂ الوداع سی آفاق زیر و زبر ہوا، خیمہ گاہِ حضرت مین غلغلۂ بکا سی شیون و فریاد مانندِ شورِ محشر ہوا، وہ خواتینِ معظمات کا اشکباری و بیتابی پہ ازدحام، وہ عوراتِ صحابہ و کنیزانِ باحیات مین سوگواری سی کہرام، ایک طرف ننہی بچی خاک پہ لوٹتی، ایک جانب بہن اور بیٹیان کلیجہ پکڑی نالان، سبکا چہرہ اندیشۂ ہجران سی اوداس اور زرد، چہوٹی بڑون کی دلون مین وسواس کا ورود، پردۂ حرم سرا سی آگی کبہی راندین کہڑی ہین، دامن و آستین مولا کو بیبیان پکڑی ہین، ثمّ

قالوا ثمّ تأمّر الحسین علیہ السلام و رکب فرسہ و حمل علیہ السلام علی القوم و تقدّم الی القتال، پہر مظلومِ کربلا اوٹہی توکل خدا پہ کرکی سمند و تا چہوڑا، کمیت شبدیزی پہ سوار عنانِ عزم کو طرفِ میدانِ جہاد موڑا، تیغ دو پیکر سی امامِ تشنہ جگر نی لشکرِ مخالف پہ حملۂ حیدری کیا، اور دشمنانِ ستمگر کی مقابلہ مین مقاتلۂ صفدری دکہایا، جوہرِ تیغ کی باگ اوٹہائی پیشانی زہرگی سی صفونکی صفائی پائی، وہ ہی ہولی، پہر مشیتِ نبرد مین صولتِ حیدری

تیتیسویں مجلس جناب سید الشہدا کا رجز پڑھنا کثرت جراحات سے زمین پر گرنا

بڑھے اور ہیبت و دلیری و سطوت ناموری میں یہ رجز کے اشعار پڑھے نظم کَفَرَ الْقَوْمُ وَ قِدْمًا

رَغِبُوا عَنْ ثَوَابِ اللّٰهِ رَبِّ الثَّقَلَیْنِ یعنی خدای دو عالم کی قسم اس قوم کافر نے مدام اقرار

دین وایمان سے انکار کیا اور ثواب اللہ کی طرف کو ارادہ رغبت نہیں کیا قَتَلُوا الْقَوْمُ عَلِیًّا

وَابْنَهُ حَسَنَ الْخَیْرِ کَرِیْمَ الْاَبَوَیْنِ اس گروہ بی پروا نی امیر المومنین علی کو مارا پھر اونکے

فرزند حسن عالی نسب کا قتل کیا گوارا حَنَقًا مِنْهُمْ وَ قَالُوا اَجْمِعُوا وَاحْشُرُوا النَّاسَ اِلَی حَرْبِ

الْحُسَیْنِ یعنی اشقیائی اونے خشم سے کہا کہ جمع ہو لوگو لوگو گھیرا کے واسطے حرب حسین کے چلو کم ہیں فیا

اللہ فی سفلت دمی لعبید اللہ نسل الکافرین ابن زیاد وہ ہمارے نہیں عزیز میری خون

بہانی میں اور عبید اللہ خلعت کا فرون کی خوشی منانی میں لَا لِشَیْءٍ کَانَ مِنِّیْ قَبْلَ ذَا غَیْرَ

فَخْرِیْ بِضِیَاءِ النَّیِّرَیْنِ مشتری سے بھی اوکی پاس کوئی گناہ میرا ثابت نہیں تھا سوای اسکی جو مجھی

فخر ہی اپنی ماں باپ پر بِعَلِیِّ الْخَیْرِ مِنْ بَعْدِ النَّبِیِّ وَالنَّبِیِّ الْقُرَشِیِّ الْوَالِدَیْنِ ساتھ علی کی

جو بعد پیغمبر افضل بشر ہیں اور نبی قرشی پدر و مادر کے نسب میں سب سے برتر ہیں خِیَرَةُ اللّٰهِ مِنَ

الْخَلْقِ اَبِیْ ثُمَّ اُمِّیْ فَاَنَا ابْنُ الْخَیْرَتَیْنِ میرا والد ساری خلق زمانی سے بہتر ہے پھر ماں فاطمہ

زہرا سیدہ زنان خاتون محشر بھی ہیں دو نو نیک اور اچھوں کا پسر ہوں جہاں میں وہ نبیرہ

رسول یادگار حیدر صفدر ہوں فَاَبِیْ شَمْسٌ وَاُمِّیْ قَمَرٌ فَاَنَا الْکَوْکَبُ وَابْنُ الْقَمَرَیْنِ

پس باپ میرا مثل شمس ضحی اور والدہ مانند بدر دجی ہیں مبارک دونوں اور میں سپہر کمال

نیرین باصفا کا روشن ستارہ مجد و علا ہوں فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَاذَا صَنَعَتْ اُمَّةُ

السُّوْءِ مَعًا بِالْعِتْرَتَیْنِ جو کچھ سلوک زشت کیا راہ خدا میں وہ سب گذر جاے گا

ای امت زبون کار جفا شعار اسکا بدلا قیامت میں پیش آئیگا راوی کہتا ہے رجز پڑھنے کی وہ

صدا جبکہ آواز امام حسین علیہ السلام گوش زینب خاتون میں پہنچی اہل حرم سے کہا سنو میرا بھائی

قال ایہا الناس ... یقولون یا رسول اللہ اقسم علینا فیئنا ... فانتزع عنہ رداءہ ... لو کان عندی عدد شجر تہامۃ ... لقسمتہ علیکم ثم ما الفیتمونی بخیلا ... ثم قام الی جنب بعیر واخذ من سنامہ ...

الناس واللہ ما لی من فیئکم ہذہ الوبرۃ الا الخمس والخمس مردود علیکم فادوا الخیاط والمخیط فان الغلول یکون علی اہلہ یوم القیامۃ عارا ونارا وشنارا ... فجاء رجل من الانصار بکبۃ من خیوط شعر فقال یا رسول اللہ اخذت ہذہ لاخیط بردعۃ بعیر لی دبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اما حقی منہا فلک فقال الرجل اما اذا بلغ الامر ہذا فلا حاجۃ لی بہا فرمی بہا ... وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الی المدینۃ ...

فی ذی القعدۃ ... ۶۲۲ ...

استخلف عتاب بن اسید ... معاذ بن جبل ... یفقہ الناس فی الدین ... فحج بالناس فی تلک السنۃ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ... ما بین ذی الحجۃ الی رجب ... کتب الی ... عثمان ... فی الجہاد والغزو ... عتاب بن اسید ...

تیئیسویں مجلس جہاد میں سید الشہدا کا رجز پڑہنا کثرت جراحات سی زمین پر گرنا

فصاحت جو ہر بلاغت دکہاتا ہی اور بزرگو نکا نام و نسب ارشاد فرماتا ہی شوق سماعت سارے عورتین بیت پروی میں فراہم آئین ہر شعر حسرت مضمون سی رولیے رقت و بکا بجر شیون مین پہچانین ہائین ثُمَّ وَقَفَ قُبَالَةَ الْقَوْمِ وَسَيْفُهُ مُصْلَتٌ فِي يَدِهِ پس شاہ کربلا مثل شکوہ عرش کبریا بمقابل فوج ستم آرا تنہا کہڑی تہی + اور سیف ہم نیام قدر و قضا غلاف سے نکالی ہاتہہ میں قبضہ پکڑی تہی اٰيِسًا مِنَ الْحَيٰوةِ عَازِمًا عَلَى الْمَوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ زندگانی دنیا سی فراق عزیز و اقربا میں مایوس اور بیزار واسطی لقای پروردگار کی مرنی پر طیار وقت شہادت کی انتظار میں بال و پر عزم کہولی اور بار جمعوبات دل و جگر کی میزان صبر میں تولی قدم توکل میدان جہاد پر جانبازی کو بڑہا اور مقام شرف و مباہات میں دو سرا رجز پڑہا فقطم انَا ابْنُ عَلِيِّ الطُّهْرِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ كَفَانِيْ بِهٰذَا مَفْخَرًا حِيْنَ اَفْخَرُ اولاد ہاشمی علی طیب طاہر کا میں بیٹا ہوں + کفایت کرتا ہی مجہی یہ مباہات جس گہڑی فخر کروں + وَجَدِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اَكْرَمُ مَنْ مَضٰى وَنَحْنُ سِرَاجُ اللهِ فِي الْاَرْضِ تَزْهَرُ نانا میرے رسول خدا سید انبیا افضل و اکرم سب سے سوا ہیں + اور ہم زمین پر ہدایت کی چراغ رب علا ہیں وَفَاطِمُ اُمِّيْ مِنْ سُلَالَةِ اَحْمَدٍ وَعَمِّيْ يُدْعٰى ذَا الْجَنَاحَيْنِ جَعْفَرٌ فاطمہ جو میری ماں سلالۂ مصطفی سی او جعفر طیار چچا ہیں + جنکو ہاتہوں کی عوض دو پرو بال زمرد عطا کی کبریا ہیں + وَنَحْنُ وُلَاةُ الْحَوْضِ نَسْقِيْ مُحِبَّنَا بِكَاسِ رَسُوْلِ اللهِ مَا لَيْسَ يُنْكَرُ ہم ہیں مالک حوض کوثر جو کاسہ ہای رسول اللہ میں پانی بہرینگی روز قیامت میں اپنی دوستونکو سیراب کرینگی یہ مرتبہ بزرگی و رفعت ہمارا ہی جسکا انکار کوئی نہیں کر سکتا ہی وَشِيْعَتُنَا فِي النَّاسِ اَكْرَمُ شِيْعَةٍ وَمُبْغِضُنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْسَرُ خدا نی سب مخلوقات پر ہماری شیعوں کو عزت و شرف دیا ہی اور جو دشمن ہیں انکو یوم محشر میں حسرت و ندامت سی خوار کیا ہی + عَلَيْنَا وَفِيْنَا اُنْزِلَ الْوَحْيُ

تنبیہ مجالس کثرت جراحات میں ہیں برگز یا بعد شہادت لباس کا لٹنا

وَالْهُدٰی وَنَحْنُ سِرَاجُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یُزْھَرُ ہماری جد پر اور ہم اہلبیت میں ختم ہوئی یا بدل ہوئی اور ہمارے گھر سے خلق کو ہدایت و نجات حاصل ہے ہم روی زمین پر درخشندہ چراغ نور و ضیاء

خالق کی طرف سے باعث بقای ارض و سما ہیں فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ زَارَنَا بَعْدَ مَوْتِنَا بِجَنَّاتِ عَدْنٍ صَفْوُھَا لَا یُکَدِّرُ پس انعام جنت عدن و طوبی اوسکو ملیگا جو عبد صالح بعد موت ہماری زیارت کریگا وہ بہشت کہ جسکی صفا میں کدورت نہیں مقام ہے دارو نکا ہوگا اسمیں تفاوت

نہیں ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی اَصَابَتْهُ جِرَاحَاتٌ عَظِیْمَةٌ پس بار بار وہ ابن حیدر کرار اعدا پر حملہ کرتے تھے یار و مددگار یکہ و تنہا ساری لشکر نابکار سے لڑتے یہانتک جو تلوار و نیزہ و تیر ستمگروں سے چور ہوئے بدن میں کاری زخموں کی نہ کہلی دل پر بھی روزن ناسور ہوئے جسد اطہر پر

اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ جِرَاحَةً وَرُوِیَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ جِرَاحَةً بکسی و غربت کثرت جراحات بہتر و جو تکو پہنچی اور دوسری راوی نی کہا تین سو ساٹھ سے نوبت گذری

قَالَ وَجَعَلَ الْحُسَیْنُ یَطْلُبُ الْمَاءَ وَشِمْرٌ لَعَنَهُ اللّٰہُ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَا تَرِدُهٗ اَوْ تَرِدَ النَّارَ بیان کیا اس حال میں امام حسین علیہ السلام اتمام حجت کو پانی مانگتے تھے شمر ملعون جواب دیتا تھا سوا اسکے حلق تر کرنے کو قطرہ آب نپاؤ گے ثُمَّ اَنَّ شِمْرَ بْنَ ذِی الْجَوْشَنِ حَمَلَ فَسَطَا الْحُسَیْنَ

فَطَعَنَهٗ بِالرُّمْحِ اوسوقت شمر ستمگر نے حریم محترم پر دوڑا اور سراپردہ عصمت میں اپنا بھالا مارا ثُمَّ قَالَ عَلَیَّ بِالنَّارِ اُحْرِقُهٗ عَلٰی مَنْ فِیْهِ پھر چلایا جلدی آگ لاؤ کہ سوز سینہ کو دونی کرون خانہ اہلبیت اور جو اسمیں ہیں سبکو جلا دون وای حسرت ہای مصیبت ای اہل عزا رقت یہ آواز جانگداز کی ساعت سے حال عورات کیا ہوا ہوگا اور نعرہ سے سراپا آفت بیکل کو خاتون عمزدہ کی کتنا ملال ہوا ہوگا ایک طرف عزیزو نکا ماتم پرماتم دوسری جو کہ پیاس اور بیکسی کا غم وارث کی ماری جانی کا خیال سردار کی غربی اور ناچاری پر ابتہال اسمیں یہ اندیشہ آتش افروزی

تیئیسوین مجلس شہادت مظلوم کربلا اور مرکب کا اپنی سوار کو حمایت کرنا

شاہِ مظلوم نشانہ ہوا صد منتشر پیکان سے وہ گوشوارۂ عرش بریں زمین پر گرا وَجَلَسَ فِی حِذَا
فَانْتَزَعَ السَّهْمَ مِنْ نَحْرِہٖ تیر کی پیاری خاک و خون مین لوٹ کی سیدہی بیٹہی وکو
سنبہالا اور ناتوان ہاتہون سے دشواری مین گلی کا خدنگ نکالا وَقَرَنَ کَفَّیْهِ جَمِیْعًا
وَکُلَّمَا امْتَلَأَتَا مِنَ الدَّمِ خَضَبَ بِهِمَا رَأْسَهُ وَلِحْیَتَهُ دونو دست حق
پیلاکی برابر زخم لاتی جب لہو بہر جاتا تو سر و ریش مطہر کو ملتی مانند خضاب لگاتی وَهُوَ
یَقُوْلُ هٰکَذَا اَلْقَى اللّٰهَ مُخَضَّبًا بِدَمِیْ مَغْصُوْبًا عَلٰی حَقِّیْ یہ فرماتی کہ اسی طرح
سُرخ رو گلگون بدن رہونگا جبتک خدا سی ملاقات کرونگا در آن حالی کہ اپنی حق سی محروم
ہونہین رو برو ہی داور لہو مین تر ہوا ونگا وَقَالَ ابْنُ شَهْرَاشُوْبَ رَوٰی اَبُوْ مِخْنَفٍ
عَنِ الْجَلُوْدِیِّ اَنَّهُ کَانَ صُرِعَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ابن شہر آشوب نے ابو مخنف
اور اوسنی جلودی سی روایت کی جسدم امام حسین علیہ السلام کو زین سی زمین پر گرایا و بدید
شہادت کی ہجوم اعدا مین بدن شریف تیر و نیزہ و تیغ کا نشان تہا اور وہ مظلوم غریب خاک و
خون مین غلطان تہا جَعَلَ فَرَسُهُ یُحَامِیْ عَنْهُ وَیَثِبُ عَلَی الْفَارِسِ فَیَخْبِطُهُ
عَنْ سَرْجِهٖ وَیَدُوْسُهُ اوس وقت گہوڑا کہ جسکی بیمن جرکو نی نصرت اور مدد کرنیوالا نہین رکہا تہی
دیا دو فا دار گہوڑا اوس کہا کی حمایت آقا مین چار طرف پہرتا رہا جو سوار نابکار نزدیک شاہ شہید
آکی بڑہتا وہ پیٹ کی زین سی گرا دیتا اور پامال کرتا حَتّٰی قَتَلَ الْفَرَسُ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا
ایسا حیوان بی زبان کہ پیاس کی ماری بی تاب و توان اور بدن سارا زخم تیر و نیزہ و شمشیر
و پیکان سی اوس چالیس آدمی کو اعدای دین سی قتل کیا جبتک اعضا مین طاقت رہی گہوڑی
سوا کی پاس آنی نہ دیا قَالَ فَتَصَیَّحَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ثُمَّ قَالَ لَحَا جَابِرٍ عَنْ یَمِیْنِهٖ
اَنْزِلْ وَیْحَكَ اِلَی الْحُسَیْنِ وَاَرِحْهُ راوی کہتا ہی اوسوقت عمر بن سعد غضب

تیئسویں مجلس شہادت مظلوم کربلا کا خاک پر لوٹنا غلبۂ عطش میں بیتاب ہونا

آیا بولا ایک سوار نابکار سے جو پاس کھڑا تھا جا کی قتل سے حسین کو راحت و آرام دے وای
اوپر تیری اپنی تلوار سے کام لی فَبَدَرَ اِلَیْهِ خَوْلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ الْاَصْبَحِیُّ لِیَحْتَزَّ رَاْسَهٗ
فَاُرْعِدَ پس ارادہ کیا کہ سر انور ... آکر خولی ابن یزید اصبحی آگے بڑھا ہر گاہ آنحضرت سے آنکھ ملی
رُعْبِ حضرت سے بدن میں رعشہ ہوا اور کی پھر اَفَنَزَلَ اِلَیْهِ سِنَانُ بْنُ اَنَسِ النَّخَعِیُّ فَضَرَبَهٗ
بِالسَّیْفِ فِیْ حَلْقِهِ الشَّرِیْفِ پھر جوش کین سے اوس مظلوم کی قتل پر سنان ابن انس
نخعی اوترا تھا کی تلوار کا وار سو کھی حلق شریف مارا وَهُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَحْتَزُّ رَاْسَكَ
وَاَعْلَمُ اَنَّكَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَیْرُ النَّاسِ اَبًا وَّاُمًّا یہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی تمہارا
سر کاٹونگا اور تم فرزند رسول خدا و پدر و مادر سے اشرف خلق ہو یہ جانتا ہونگا ثُمَّ اَحْتَزَّ
رَاْسَهُ الْمُقَدَّسَ پس کافر نے خنجر کین لیا اور سر پر نور جدا کیا + وَقِیْلَ بَلْ جَاءَ اِلَیْهِ
شِمْرٌ وَّسِنَانُ بْنُ اَنَسِ النَّخَعِیُّ وَالْحُسَیْنُ بِاٰخِرِ رَمَقٍ یَلُوْكُ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ وَ
یَطْلُبُ الْمَاءَ دوسرا قول یہ ہے کہ شمر ذی الجوشن و سنان ابن انس قریب حضرت کے پاس آئے جب امام علیہ السلام
کثرت جراحات و عطش کی باعث اکلی سی حال اور دم واپسین تھی غلبۂ عطش سے زبان مبارک چباتی
اور نحیف آواز میں پانی کا جرعہ طلب فرماتی فَرَفَسَهٗ شِمْرٌ لَعَنَهُ اللّٰهُ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ یَا ابْنَ اَبِیْ
تُرَابٍ اَلَسْتَ تَزْعَمُ اَنَّ اَبَاكَ عَلٰی حَوْضِ النَّبِیِّ یَسْقِیْ مَنْ اَحَبَّهٗ شمر شقی نے پاؤں مارا
اور پھر سے پی اوس کی طعن و تشنیع میں یہ بات کہی اے فرزند ابی تراب آیا تمکو یقین نہ تھا کہ تمہارا والد
حوض نبی پر پانی میں ساقی دوستان ہے فَاصْبِرْ حَتّٰی تَاْخُذَ الْمَاءَ مِنْ یَدِهٖ پس صبر کرو تشنگی میں
تا کہ ہاتھ سے اوس کی جام آب سرد پیو ثُمَّ قَالَ لِسِنَانٍ اِحْتَزَّ رَاْسَهٗ فَقَالَ سِنَانٌ وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ
پھر اوس شقی نے سنان سے کہا کہ تو جدا کر اس مظلوم کی قفا سے گلا تا کہ زحمت و تکلیف سے سر ہو جدا
سنان بولا یہ ستم و جور مجھ سے ہرگز نہ ہوگا فَیَكُوْنُ جَدُّهٗ مُحَمَّدٌ خَصْمِیْ اوس کی جد محمد مختار کو بہی میرا خصم ہونا ہے

تیئیسویں مجلس ذکر شہادت مظلوم کربلا

روز قیامت حسرت وندامت سے دوزخ میں سکونت ہو فغضب شمرٌ وجلس علی صدر الحسینِ وقبض علی لحیتہ وھمّ بقتلہ اس جواب سے شمر کو غیظ آیا آگی بڑھا سینۂ صاحب امام حسین علیہ السلام پرچڑھا ریش بخون خضاب کو ہاتھ میں پکڑا رحم وحیا کو دل سے ارادہ قتل پر چھوڑا فضحک الحسینُ فقال اتقتلنی ولا تعلم من انا حسین علیہ السلام اوسکی خباثت پر ہنسے فرمایا ای ملعون تو مجھی قتل کریگا اور نہیں جانتا میں کون ہون فقال اعرفک حق المعرفۃ امّک فاطمۃ الزھراء وابوک علی المرتضی وجدّک محمّد المصطفی وخصمک العلیّ الاعلی شمر کافر نی کینہ وعداوت کا جواب دیا کہ میں تمکو پہچانتا ہون حق معرفت کا تمہاری ماں فاطمہ زہرا باپ علی مرتضی ہیں نانا محمد مصطفی اور دشمن خون اللہ تعالی ہیں اقتلک ولا ابالی فضربہ بالسیف اثنتی عشرۃ ضربۃ ثمّ جزّ راسہ خدا ورسول سے ہرگز (ابرِ بیان و ورو گردان) نہ ڈرونگا اور تمکو ضرور شہید کرونگا پس اوس نجدنی بارہ تلوار کی لگائی سر اقدس کاٹا گویا کہ نبی وعلی کی لہو بہائی وروی ہلال بن نافع قال انّی لواقف مع اصحاب عمر بن سعد اذ صرخ صارخ ابشر ایّھا الامیر ہلال ابن نافع سے روایت کی ہی کہ اوسنی کہا میں لشکر مخالفین میں ہمراہیان عمر سعد کی پاس کھڑا تھا ناگاہ ایک روسیاہ اہل سیاہ کا چلایا بشارت ہو تجکو ای امیر کہ مژدہ فتح کا آیا فھذا شمر قد قتل الحسین یہ دیکھ کہ شمر نی دین وایمان ہار دیا اور امام حسین کو پیاسا قتل کیا قال فخرجت بین الصفّین فوقفت علیہ وانّہ لیجود بنفسہ راوی کہتا ہی یہ سنکی میں بہت گھبرایا دریافت ماجرا کو دونوں صفوں میں قدم بڑھایا دیکھا کہ وہ مظلوم غریب قریب ہلاکت ہو رہا ہی زمین مقتل پر جان دیتی کو خاک وخون میں لوٹتا فواللہ ما رایت قطّ قتیلاً مضمّخاً بدمہ احسن منہ ولا انور وجھاً قسم خدا کی میں نے کوئی کشتہ بخون آغشتہ کبھی ایسا نہیں دیکھا اور نہ ایا زخمی صد پارہ دیکھا حسین سی خوبتر اور اچھا دیکھا

تینتیسویں مجلس در کرشمات مظلوم کربلا سر کاٹنے سی جدا کرنا

حال زار میں بھی خوشنما تھا اور سراپا نور حق برستا تھا وَلَقَدْ شَغَلَنِیْ نُوْرُ وَجْهِهٖ وَجَمَالُ هَیْبَتِهٖ عَنِ الْفِكْرَةِ فِیْ قَتْلِهٖ تحقیق کہ اونکی روشنی چہرہ نے مجکو حیران کیا اور جمال و ہیبت و سانحہ کی عبرت نے محو کر دیا اس امر کی تلاش و فکر سے کہ کس شقی نے مارا ہمیں دشمنوں میں کون تھا جسنے تن پر سے سر اوتارا فَاسْتَسْقٰی فِیْ ذٰلِكَ الْحَالَةِ مَاءً اوسوقت بار بار وہ تشنہ لب مانگتا تھا پیاس کی شدت سے پانی مانگتا تھا فَسَمِعْتُ رَجُلًا یَقُوْلُ لَا تَذُوْقُ الْمَاءَ حَتّٰی تَرِدَ الْحَامِیَةَ فَتَشْرَبَ مِنْ حَمِیْمِهَا پس میں نے سنا ایک آدمی کہتا تھا پانی ہرگز نہ ملیگا (آتش افروختہ یعنی دوزخ) تا کہ حامیہ پر وارد ہو کی حمیم پیو وانکا فَسَمِعَهٗ یَقُوْلُ اَنَا اَرِدُ الْحَامِیَةَ فَاَشْرَبُ مِنْ حَمِیْمِهَا بَلْ اَرِدُ عَلٰی جَدِّیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَسْكُنُ مَعَهٗ فِیْ دَارِهٖ فِیْ مَقْعَدِ (جگہ بدن اہل دوزخ و آب گرم) صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ اس کلام ناہنجار کی جواب میں مجکو سماعت ہوا + سید الشہدا نی فرمایا میں حامیہ پر وارد ہو کی حمیم ہو نگا ای سنگ خدا بلکہ نانا سرور انبیا کی پاس جاونگا اونکی قصر خاص مقام اعلی میں جوار ملک مقتدر کی رہونگا + وَاَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَاَشْكُوْ اِلَیْهِ مَا رَكِبْتُمْ مِنِّیْ وَفَعَلْتُمْ بِیْ وہ آب مصفا بی کدورت نہر ایں و تسنیم کا نوش کروں اور تمہاری جور و جفا کا شکوہ اور جو سلوک بد کیا و ایذا کا صدمہ دیا سب کہوں + قَالَ فَغَضِبُوْا بِاَجْمَعِهِمْ حَتّٰی كَاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَجْعَلْ فِیْ قَلْبِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ مِنَ الرَّحْمَةِ شَیْئًا راوی کہتا ہی اس کلام سے وہ اشقیا سب طیش و غضب میں ہوئی + حربی کمانی چاروں طرف کی موذی بڑہی گویا رحم و مروت اونکی دلوں میں خدانی پیدا نہیں کی فَاجْتَزُّوْا رَاْسَهٗ وَاِنَّهٗ لَیُكَلِّمُهُمْ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ قِلَّةِ رَحْمَتِهِمْ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اُجَامِعُكُمْ عَلٰی اَمْرٍ اَبَدًا پس اون کافروں نے بلوں میں سر انور جدا کیا اور وہ جناب باتیں تمام بھی کی فرما رہی تھی کہ خنجر پھیر دیا قَالَ ثُمَّ اَقْبَلُوْا عَلٰی سَلْبِ الْحُسَیْنِ راوی کہتا ہی تب وہ

تیئیسویں مجلس شہادت مظلوم کربلا اور جامہ اور اسلحہ کا غارت کرنا

خون آشام کوفہ امام انام کو شہید کر چکے تو دفعتاً وہ ظالم لئیم اسلحہ و جامہ حضرت کی لوٹنے کو
دوڑے فَأَخَذَ قَمِيصَهُ إِسْحَاقُ بْنُ حُوَيَّةَ الْحَضْرَمِيُّ فَلَبِسَهُ فَصَارَ أَبْرَصَ اسحاق
بن حیوۃ نے تن اطہر سے کرتا اوتار لیا جب اوس پیراہن کو پہنا تو مرض برص میں مبتلا ہوا
وَرُوِيَ أَنَّهُ وُجِدَ فِي قَمِيصِهِ مِائَةٌ وَبِضْعَ عَشَرَةَ مَا بَيْنَ رَمْيَةٍ وَطَعْنَةٍ
وضربۃ نقل کیا ہی اوسکو پیراہن جناب میں جو نظر آئی تو کچھ اوپر ایکسو دس نشان تیر و نیزہ و تلوار کے پائے
وَأَخَذَ سَرَاوِيلَهُ أَبْجَرُ بْنُ كَعْبٍ فَرُوِيَ أَنَّهُ صَارَ زَمِنًا مُقْعَدًا مِنْ رِجْلَيْهِ
ابجر ابن کعب ستمگر نے پاجامہ غارت کیا اور کہتا ہی وہ لنگڑا ہو کے زمین پر پاؤں کھینچتا چلتا تھا
وَأَخَذَ عِمَامَتَهُ أَخْنَسُ بْنُ مَرْثَدِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَقِيلَ جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ
الْأَوْدِيُّ فَاعْتَمَّ بِهَا فَصَارَ مَعْتُوهًا وَفِي رِوَايَةٍ فَصَارَ مَجْذُومًا اخنس ابن مرثد یا
جابر بن یزید نے عمامہ اوتارا جب سر پر باندھا تو غضب خدا سے دیوانہ یا مجذوم ہو گیا وَأَخَذَ
دِرْعَهُ مَالِكُ بْنُ بَشِيرٍ الْكِنْدِيُّ فَصَارَ مَعْتُوهًا مالک ابن بشیر نے جسم پاک سے
زرہ کو اوتارا جو وقت پہنا قہر الہی سے زمین گیر اور دیوانہ بنا وَأَخَذَ نَعْلَيْهِ الْأَسْوَدُ بْنُ
خَالِدٍ اسود ابن خالد نے بی ستم کو ہاتھ سے نہ دیا نعلین کو پای مبارک سے چھین لیا وَأَخَذَ
خَاتَمَهُ بَجْدَلُ بْنُ سُلَيْمٍ الْكَلْبِيُّ فَقَطَعَ إِصْبَعَهُ مَعَ الْخَاتَمِ بجدل ابن سلیم کلبی نے انگشت
مطہر سے انگشتری کھینچی وہ لہو میں بھر گئی تھی اور تنگ ہو رہی تھی جب نہ اوتر سکی تو کافر نے انگلی
مع انگشتر قطع کر لی وَأَخَذَ قَطِيفَةً لَهُ كَانَتْ مِنْ خَزٍّ قَيْسُ بْنُ الْأَشْعَثِ بالاپوش
سرور جو اوڑھی تھی خز کا اوسے قیس ابن اشعث نے اور جبہ پر ہاتھ ڈالا وَأَخَذَ سَيْفَهُ جُمَيْعُ
بْنُ الْخَلْقِ الْأَوْدِيُّ وَهٰذَا السَّيْفُ الْمَنْهُوبُ لَيْسَ بِذِي الْفِقَارِ جمیع ابن خلق نے تیغ
کمر شاہ دین سے تا اور ہو لی اور اس شمشیر کو لکھا ہی کہ ذو الفقار نہ تھی اہل عزا دنیا کا دستور

تیئیسویں مجلس ذکر شہادت مظلوم کربلا و آمد مصیبت سے الحرم کا خبر پانا

دیکہا ہی جب گہر سے کوئی مسافر باہر جاتا ہی اوسکی ساری اہلبیت مشتاق خبر مضطر ہوتی ہین
راہ انتظار سے وسواس ہین حواس کہوتی ہین کوئی آشفتہ و شیدا دعا مانگتا ہی خدایا جان کی سلامتی
مین جلدی سے دیدار دکہانا کوئی دروازہ پر آنی جانی والی سے پوچہتا ہی اگر مژدہ خبر و عافیت لایا ہو
تو ہمکو سنانا جبتک نامہ اور پیام نہ آئی آرام نہین لیتی بیچین رہتی ہین درد فراق و صدمہ اشتیاق
مین دن رات شور و شیون کرتی ہین ہای ہای الحرم کی بیتابی کا حال کیا کہون جو ہر طرف سے آتا
پہر پاتا سوچ سمجہکر رونا کیونکر بیان کرون ایک بی بی سر اپنا چوب خیمہ سے ٹکراتی دوسری خاتون آہ و نالہ
جگر سے کرتی بیتابی شوق سماعت مین خبر وارث کی روتی تہین تو سب کی گریان شور لشکر و ہجوم گرد و غبار مین
سے بیتابانہ دلہا تو آندہ ہوتی تہین اوس وقت دل زینب خاتون مین صبر و قرار نہ تہا ناچار ایک خادمہ دریا
سرگذشت کیواسطی باہر بہیجا قال وجاءت جارية من ناحية خيم الحسين راوی کہتا ہی وہ کنیز جیسا
امام حسین علیہ السلام سے میدان مین آئی اور تلاش حال مین شاہ دین کی نظر حسرت دوڑائی فقالت لها رجل
يا أمة الله ان سيدك قد قتل حاضرین مین سے ایک شخص بولا کیا سیر ہو رہی ہی تیرا
قتل ہوا تیرا مولا وہ دیکہ جسم حسین خاک پر پڑا ہی سر انور سے خون چکان بالای سنان ہی قالت الجارية
فاسرعت الى سيدتي وانا صارخة وہ جاریہ کہتی ہی کہ یہ واقعہ سنکی میری حواس بجا نہ رہی فرط
اضطرار مین منہ پر طمانچی مارتی آنسو بہاتی دوڑتی ہوئی خواتین اندوہگین کی پاس آئی مین جگر خراش
کرتی ہوئی چلائی ہای ہای سرور اہلبیت حسین علیہ السلام جور و جفا سے مارے گئی وای وای ہم
پردیس مین عاجز و بیکس رہ گئی فقمن في وجهي وصحن وہ بیبیان مضطر و حیران دروازہ پر
کہڑی تہین ہچکیان گریان و نالان آئی ہوئی جب دیکہا تو شیون کرنی لگین اپنی مصیبت اور امام کی
شہادت پر شور و شیون مچایا فریاد و زاری سے اہل آسمان و زمین کا چین ستایا بیتابی زینب خاتون کی
وہ درجہ تہا کہ نام برادر پر چہاڑین کہاتین اور خواہران مجزون دختران امام ہمایون بیہوش ہو کر گرتی تہین

علی هيئة لم يقدم بها احد من العرب
قال ابو بكر بابي انت وامي يا رسول الله
اهل بيت حللت التي اهداها الك قيصر
فاوليك فيها قال ثم اتوا رسول الله
عليه فلم يرد عليهم السلام
يتبعون عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف
وكانا معرفة لهم فوجدوه في مجلس من المهاجرين
فقالوا ان نبيكم كتب الينا كتابا فاقبلنا
مجيبين له فاتيناه فسلمنا عليه فلم يرد سلامنا
فما ترى فقال الحسن في هذا القوم
فانتهى يا ابا الحسن
فرد سلامهم ثم قال والذي بعثني بالحق
لقد اتوني المرة الاولى وان ابليس لمعهم
ثم سالوه ودار بينهم وقالوا
ما تقول في السيد المسيح
قال هو عبد الله ورسوله قالوا
هو كذا وكذا فقال صلى الله عليه واله بل
من صدر سورة ال عمران نحو من بضع
اية يتبع بعضها بعضا وفيما انزل الله ان
مثل عيسى عند الله كمثل ادم خلقه

دينار عن الحسن البصري قال ابان جاء الحسن بن

قال کنت مع علی بن ابی طالب علیہ السلام فی خیلہ فجفانی علی بعض الجفاء فوجدت لذلک فی نفسی شیئا فلما قدمت المدینة اشتکیتہ عند من لقیتہ فاقبلت یوما ورسول اللہ ص جالس فی المسجد فنظر الی حتی جلست الیہ فقال یا عمرو بن شاس لقد اذیتنی فقلت انا للہ وانا الیہ راجعون اعوذ باللہ والاسلام ان اوذی رسول اللہ فقال من اذی علیا فقد اذانی

چوبیسوین مجلس مطلب جنت آل عبا کی لئی آنا بیع صبیان اہل عزا تفصیل شہدا کربلا و ذوالجناح کا و ترجمہ پر بکا

چوبیسوین مجلس تمہید بکا و قتل صبیہ اہل عزا و حدیث خیمہ مقتل پسر ذوالجناح کا انا

رباعی شبیر کی غم مین جسکو رقت ہوگی + حاصل اوسی بعد مرگ راحت ہوگی + جینی کا بہروسا نہین دنیا مین فصیح + جب مرگئی پہر کمال حسرت ہوگی + رباعی و زنان سبہی عزادار ہین مصروف فریاد و غم و زاری ہین + ہر بزم مین ماتم کی بتول آتی ہین + سرگرم ہو زہرا کی مددگاری ہین + رباعی عابد غم شبیر مین ہر دم روئی + فرزند نبی کا کرکی ماتم روئی + لیکن وہ تڑپ ہاتہہ باندہی دیکہا + روئی بابا کو پر بہت کم روئی + رباعی کیا پیاس مین تہی محو عبادت شبیر + سینہ پر عدو تہا اور گلی پر شمشیر + نکلا نہ لہو خشک تہا حلق حسین + جاری تہی مگر خون کی بدلی سی شیر +

تمہید بکا ای حاضران محفل عزا و ای مستمعان حدیث بکا خوشا حال تمہارا کہ محبت و ولاء امام سید الشہدا کو یہ پاکرتی ہو اور اولاد رسول خدا کی واسطی بزم غم و مصیبت مین آراستی کرتی ہو اور عترت طاہرہ علی مرتضی علیہ السلام کی مددگاری بتول عذرا کی ہوا داری و زینت نبی مین جاری حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا ہی نظم میرا سرا علی اس غم مین جسکی روئیکی خو ہوویگی + انہا کہ عاقبت نکو ہوویگی + اشکونکا جواب زہ پہ ہوویگا روان + محشر مین اسی سی آبرو ہوویگی + اقول

وَجَدْتُ فِی بَعْضِ مُؤَلِّفَاتِ اَصْحَابِنَا اَنَّہٗ رُوِیَ مُرْسَلًا عَنْ جَمَاعَۃٍ مِنَ الصَّحَابَۃِ

مؤلف بحار الانوار ناقل ہین کہ بعض کتب اصحاب مین اپنی پایا ہی اور سند متصل مین ہماری علما کی جماعت سی ہر ایک اس روایت کو لایا ہی قَالُوْا دَخَلَ النَّبِیُّ دَارَ فَاطِمَۃَ فَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ اِنَّ اَبَاکِ الْیَوْمَ ضَیْفُکِ سب نی کہا کہ ایکدن رسول دوسرا گہر مین بتول عذرا کی جاکر فرمایا ای فاطمہ آج منظور ہی کہ مہمان ہون والد کو تمہاری فَقَالَتْ یَا اَبَتِ اِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ یُطَالِبَانِّیْ بِشَیْءٍ مِنَ الزَّادِ فَلَمْ اَجِدْ لَہُمَا شَیْئًا یَقْتَاتَانِ بِہٖ فاطمہ زہرا نی

چوبیسویں مجلس میوہ جنت آل عبا کی لئی آنا نقل صحبہ اہل عزا و ضمیمہ پرزہ و انجاح کا شوربچانا

جو ابدیا ای پدر بزرگوار ابھی گرسنگی سی حسنین طالب طعام تھی مجھی کچھ میسر نہ آیا جو اونکو دیتی کہ اپنا
قوت کرتی ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ دَخَلَ وَجَلَسَ مَعَ عَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَفَاطِمَةَ اور پہر
رسول خدا حجرہ میں سیدہ نسا کی داخل ہوئی اور ہمراہ علی وحسنین و فاطمہ علیہم السلام کی آبیٹہی
وَفَاطِمَةُ مُتَحَیِّرَةٌ مَا تَدْرِی کَیْفَ تَصْنَعُ بِضِیَافَتِهِ طاہرہ حیران ہوئیں کیا کریں اور اون
حضرات کو خورش کی لئی کہاں سی لائیں ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ نَظَرَ اِلَی السَّمَاءِ سَاعَةً پس نبی کریم جانب
آسمان تہوڑی دیر نگران رہی اور سوای ترتیب ... دل و زبان سی کلام اسپنہ کہی وَاِذَا
بِجِبْرَئِیلَ قَدْ نَزَلَ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی یَقْرَئُکَ السَّلَامَ وَیَخُصُّکَ
بِالتَّحِیَّةِ وَالْاِکْرَامِ وَیَقُولُ لَکَ قُلْ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَیَّ
شَیْءٍ یَشْتَهُونَ مِنْ فَوَاکِهِ الْجَنَّةِ ناگاہ جبرئیل نازل ہوئی بولی یا محمد حقتعالی تمہیں سلام
بہیجتا ہی اور تحیت و اکرام سی پیام تحیت دیتا ہی کہ علی و فاطمہ و حسنین سی کہو کس چیز میوہ
بہشت سی رغبت رکہتی ہو فَقَالَ النَّبِیُّ یَا عَلِیُّ وَیَا فَاطِمَةُ وَیَا حَسَنُ وَیَا حُسَیْنُ
اِنَّ رَبَّ الْعِزَّةِ عَلِمَ اَنَّکُمْ جِیَاعٌ فَاَیَّ شَیْءٍ تَشْتَهُونَ مِنْ فَوَاکِهِ الْجَنَّةِ
پیغمبر خدا نی فرمایا کہ ای علی و فاطمہ و حسن و حسین داور علیم نی جانا کہ تم بہوکی ہو اپس میوی و
والاثمار کو اثمار بہشت سی جسکی خواہش ہو بیان کرو فَاَمْسَکُوا عَنِ الْکَلَامِ وَلَمْ یَرُدُّوا جَوَابًا
حَیَاءً مِنَ النَّبِیِّ پس وہ سارے بزرگوار لحاظ نبی الوری کا ری چپ رہی جواب میں شرط
ادب سی لاو نعم کی حرف طلب کچھ نہ کہی فَقَالَ الْحُسَیْنُ عَنْ اِذْنِکَ یَا اَبَاهُ اَمِیرَ
الْمُؤْمِنِینَ وَعَنْ اِذْنِکِ یَا اُمَّاهُ سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِینَ وَعَنْ اِذْنِکَ یَا
اَخَاهُ الْحَسَنَ الزَّکِیَّ اَخْتَارُ لَکُمْ شَیْئًا مِنْ فَوَاکِهِ الْجَنَّةِ امام حسین علیہ السلام نی عرض کی
تمہاری اجازت سی ای پدر امیر المومنین اور مادر سیدہ نساء عالمین اور برادر حسن کی امرہو

چوبیسویں مجلس میوہ جنت آلِ عبا کی لئے اور قتل بنت صاحبزادوں والجناح کا درخیمہ پر شور مچانا

تو میں تجویز کروں میوہ خلد جو پسند ہو سب کی قَالُوا جَمِيعًا يَا حُسَيْنُ مَا شِئْتَ فَقَدْ

رَضِينَا بِمَا تَخْتَارُهُ لَنَا سب نے کہا یا حسین جو تم چاہو ہمارے لیے وہی ہمیں پسند و گوارا گئی

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْ لِجَبْرَئِيلَ أَنَا نَشْتَهِي رُطَبًا جَنِيًّا سید الشہدا بولے اے رسول

داور کہو جبرئیل سے کہ ہمیں مرغوب ہے رطب تازہ وتر فَقَالَ النَّبِيُّ قَدْ عَلِمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

پیغمبر نے فرمایا علم الٰہی میں یہی گذرا کہ تم کرو گے اسی میوہ کی تمنا ثُمَّ قَالَ يَا فَاطِمَةُ قُومِي

وَادْخُلِي الْبَيْتَ وَاحْضُرِي إِلَيْنَا مَا فِيهِ اوسوقت نبی الوریٰ نے ارشاد کیا اے فاطمہ

حجرے میں جاکے دیکھو جو وہاں عطائے رب علا رکھی ہو لاکے ہمیں دو فَدَخَلَتْ فَرَأَتْ

فِيهِ طَبَقًا مِنَ الْبَلُّورِ مُغَطًّى بِمِنْدِيلٍ مِنَ السُّنْدُسِ الْأَخْضَرِ وَفِيهِ رُطَبٌ

جَنِيٌّ فِي غَيْرِ أَوَانِهِ پس بتول عذرا نے بیت الشرف میں داخل ہو کے ملاحظہ کیا طبق بلور

جنت پر خوان پوش سبز سندس ڈھکا رطب تر و تازہ بے ہنگام رکھا لاکے دیا فَقَالَ النَّبِيُّ

يَا فَاطِمَةُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ

بِغَيْرِ حِسَابٍ كَمَا قَالَتْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ سیدہ نسا وہ خوان عطائے رب علا

اوٹھالائیں اشرف انبیا نے پوچھا اے فاطمہ یہ کہاں سے تم کو ملا عرض کی خدا تعالیٰ نے

بھیجا بتحقیق کہ وہ زیادہ رزق دیتا جسکو چاہتا ہے جیساکہ مریم بنت عمران نے کہا تھا

کہا ہے فَقَامَ النَّبِيُّ وَتَنَاوَلَ وَقَدَّمَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

پھر سرور کائنات نے اوسکی تناول کو قدم بڑھایا علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام کو بسم اللہ

کہکے پاس بلایا ثُمَّ أَخَذَ رُطَبَةً وَاحِدَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ هَنِيئًا

مَرِيئًا يَا حُسَيْنُ پس اول بار ایک رطب دست مبارک میں اوٹھایا اور امام حسین علیہ

السلام کو پہلے کھلایا یعنی خوش جان و گوارا ہو تمکو اے نور عین فرمایا شہر شرف ثقلین میں

چودہویں مجلس آل عبا کی لیئی رطب جنت کا آنا فردوس سے حضرت صاحب عزا تفصیل شہدا کربلا در ضمیمہ یزید و الجناح کا لانا

اوس فرزند کا بڑھایا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً فَوَضَعَهَا فِی فَمِ الحَسَنِ وَقَالَ هَنِیْئًا مَرِیْئًا
یَا حَسَنُ پھر دوسرا دانہ خرما لیا امام حسن علیہ السلام کی منہ میں رکھا اور ویساہی جیسا
کلمہ تہنیت کہا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً ثَالِثَةً فَوَضَعَهَا فِی فَمِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَقَالَ
لَهَا هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکِ یَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ بعد ازان تیسرا رطب چنا فاطمہ زہرا کی دہان
اقدس میں دیا اور دلنشین بہی اوسی طرحسی ساز گار ہونیکا فقرہ ارشاد کیا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً
رَابِعَةً فَوَضَعَهَا فِی فَمِ عَلِیٍّ وَقَالَ هَنِیْئًا مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّ اخر کو چوتہا رطب بہشتوں کی
علی مرتضی علیہ السلام کی چشمہ نوش میں پہنچایا اور خوشگوار ہو جاوی تمکو یا امیر المومنین فقرہ ویسا
سنایا ثُمَّ نَاوَلَ عَلِیًّا رُطَبَةً اُخْرٰی ثُمَّ رُطَبَةً اُخْرٰی وَالنَّبِیُّ یَقُوْلُ لَهٗ هَنِیْئًا
مَرِیْئًا لَکَ یَا عَلِیُّ پہر یکے بعد دیگرے ایک ایک رطب علی کو اوسمیں سی دیا اور سہ بارہ یہی وہ ترجمان پروردگار
ہر مرتبہ ویساہی ہنیئا مریئا کہا کر اوس بذل تفقد پر سب کو عجب رہا ثُمَّ وَثَبَ النَّبِیُّ قَائِمًا
ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ اَکَلُوْا جَمِیْعًا مِنْ ذٰلِکَ الرُّطَبِ پس ازان رسولخدا جلدی سی کہڑی ہوئی
پھر بیٹھی اور سب نی کہ وہ رطب نوش کئی فَلَمَّا اکْتَفَوْا وَشَبِعُوْا ارْتَفَعَتِ الْمَائِدَةُ
اِلَی السَّمَاءِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی جب تناول فواکہ میں سیر ہوی وہ طبق اوٹھا اذن خدا سے
آسمان کی طرف جا کی غایب ہوا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ یَا اَبَتِ لَقَدْ رَاَیْتُ الْیَوْمَ مِنْکَ
عَجَبًا بتول عذرا نی پوچہا ای پدر والاقدر آج آپکا کہڑا ہونا اور بیٹہنا جو دیکہا تو اوس سے مجکو
تعجب رہا فَقَالَ یَا فَاطِمَةُ اَمَّا الرُّطَبَةُ الْاُوْلَی الَّتِیْ وَضَعْتُهَا فِیْ فَمِ الْحُسَیْنِ
وَقُلْتُ لَهٗ هَنِیْئًا یَا حُسَیْنُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ مِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ یَقُوْلَانِ
هَنِیْئًا لَکَ یَا حُسَیْنُ فَقُلْتُ اَیْضًا مُوَافِقًا لَهُمَا فِی الْقَوْلِ مخبر صادق بولی ای
خاتون قیامت پہلی مرتبہ کا رطب جو منہ میں حسین کی رکھا اور ہنیئا کہا سنا غیب سے کسیکا

چہلیسویں مجلس رطب جنت کا آنا و حال شہدائے کربلا و ذوالجناح کا در خیمہ پر جانا

اسرافیل نے بھی نوش جان ہو بپکارا پھر میں بھی اونکی موافقت میں وہ کلمہ ادا کیا ثُمَّ اَخَذْتُ الثَّانِيَةَ فَوَضَعْتُهَا فِي فَمِ الْحَسَنِ فَسَمِعْتُ جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ يَقُولَانِ هَنِيئًا لَكَ يَا حَسَنُ فَقُلْتُ اَنَا مُوَافِقًا لَهُمَا فِي الْقَوْلِ پھر دوسری دفعہ جو حسن کی دہن میں رطب دیا جبرئیل و میکائیل کا قول سنا کہ خوشگوار ہو کہا میں بھی اونکی ساتھ دعا کو ملا لیا ثُمَّ اَخَذْتُ الثَّالِثَةَ فَوَضَعْتُهَا فِي فَمِكِ يَا فَاطِمَةُ فَسَمِعْتُ الْحُورَ الْعِينَ مَسْرُورِينَ مُشْرِفِينَ عَلَيْنَا مِنَ الْجِنَانِ وَهُنَّ يَقُلْنَ هَنِيئًا لَكِ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لَهُنَّ بِالْقَوْلِ تیسری دفعہ ای بتول عذرا وانیٔ حزما جو تمکو کھلایا ساری حور العین فردوس نے خوشی میں بہشت سے سر نکالا اور کہا گوارا ہو تمکو یا فاطمہ کا شور مچایا میں نے بھی رفاقت میں وہی کلمہ فرمایا فَلَمَّا اَخَذْتُ الرَّابِعَةَ فَوَضَعْتُهَا فِي فَمِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ النِّدَاءَ مِنَ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جب چوتھا رطب ہاتھ میں لیا اور علی مرتضی کی دہن میں دیا غیب سے ندای حق سبحانہ تعالی کو سنا جو ارشاد کیا ہنیئا مریئا ہو ای ولی خدا پس میں بھی اوس آواز کی مطابق مصروف دعا رہا ثُمَّ نَاوَلْتُ عَلِيًّا رُطَبَةً اُخْرَى وَاَنَا اَسْمَعُ صَوْتَ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ ثُمَّ قُمْتُ اِجْلَالًا لِرَبِّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهُ پس دوسرا رطب کا دانہ اوٹھایا اور علی مرتضی کو کھلایا پھر اوسی طرح اونکی دہان میں پہنچایا پھر بار سنا رہا آواز باری تعالی کی جو ارشاد کرتا تھا ہنیئا مریئا لک یا علی اوسمیں تعظیم کو کھڑا ہوا واسطے عظمت اور جلال کبریا فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا مُحَمَّدُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوْ نَاوَلْتَ عَلِيًّا مِنْ هَذِهِ السَّاعَةِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رُطَبَةً رُطَبَةً لَقُلْتُ لَهُ هَنِيئًا مَرِيئًا بِغَيْرِ انْقِطَاعٍ

چوبیسویں مجلس میں عزادار کا دختر کو بیع کرنا تفصیل شہدا ذوالجناح کا در خیمہ پر آنا

بلا کی بہت پیار کیا اور سارا ماجرا دریا چگر کا اوس سی کہا لڑکی نی جواب دیا کہ ای پدر بزرگوار میری جان نثار امام حسین علیہ السلام ہی اور اونکی راہ محبت مین کنیز ہونا فخر دارین اور نیک انجام ہی بخوشی و رضا مجھی بازار مین لی چلو اور واسطی صرف ماتم داری کی فروخت کرو زن مومنہ نی بیٹی کو نہلا کی پوشاک نفیس پہنائی بالو کو سنوار کی چادر اوڑھائی پھر وہ عزادار اوسکو ہمراہ لی کی بازار بردہ فروشوں مین گیا اور صفت کنیز و غلامونکی بیچ مین کھڑا کیا ناگاہ ایک سوداگر واسطی خریداری کی نزدیک پہنچا اور تعداد قیمت سی کنیز کی پوچھا عزادار نی کہا مول اسکا سو اشرفی ہی اسقدر لونگا اگر کچھ کم ہوگی تو اس جاریہ کی بیع میں راضی نہونگا سوداگر نی جواب دیا اول صورت کو اوسکی دیکھون بشرط پسند یہی زر مطلوب تجھی دونگا مرد وفا شعار غیرت ناموس کی سبب متأمل رہا بادیدۂ اشکبار سوچکی ناچار کہا کہ مین تو کنیز دریافت کر دون اگر وہ منہ دکھانی پر آمادہ ہو تو ابہی جواب کہو پھر اپنی گوشۂ جگر کی بیٹی سی اظہار کیا ای نور چشم یہ خریدار مشتاق ہی دیدار جمال کا اب مین تیری مرضی کیا ہے دختر نی خوشی برضا یہ کہا بہت اچہا ہی اکیا میری صورت زینب و ام کلثوم و فاطمہ و سکینہ سی محترم ہی دختران بتول عذرا و سید الشہدا سی زیادہ عزیز و مکرم ہی کہ اونکو بازار شام کوفہ مین سربرہنہ پھرنا محرم نی دیکھا ہی تو خدا نی واسطی نجات است اور حصول فقد شفاعت کی گوارا رکہا یہ قسمی میری اپنے منہ دکھا دو اپنی مطلب سی دامان امید بھر لو باپ نی سوداگر کو رخصت دی کہ اوسنی نقاب اوٹھا کی صورت دختر دیکھی آفتاب کو حجاب برقع مین پایا اور لال ہو کر اوسنی ہزار جان سی خریدار بنا یا مبلغ سو اشرفی ہمیان ہمت سی نکالین اور فوراً عزادار کی ہاتھ مین حوالی کین کنیز کو ہمراہ لیکی اپنی گھر چلا متاع خوبی کی سودا سی بہت مسرور تھا اوسوقت دختر نیک اختر نی عرض کی پشت اور عاجزی مین ہاتھونکو جوڑ کی کھڑی ہوئی اکہ ہم گر

چوبیسویں مجلس معا ملۂ بنت صاحب عزا و تفصیل ماتم شہادت و ذوالجناح کا دروازہ پر آنا

تمنّی خصت ملی تو آرزو بھی دل پوری کرو ن آقای قدیم سی دو کلمہ تہنیت اور عذر تقصیر

خدمت کہتی چلوں چنانچہ نیک بخت نی جب سوداگر سی اجازت پائی تو باپ کی نزدیک

روتی آئی بولی ای پدر میری ماں کو غم فراق سی بہت تسلی فرمانا ہرگاہ صدمہ ہجر میں محزون یاد

کری تو سمجھانا حال فاطمہ صغرا صبیّہ مرضیّہ امام حسین علیہ السلام کو خاطر میں لائی اور مصیبت

سید الشہدا پر صبر شکیب حسرت بجالائی جسوقت تعزیہ خانی میں شمع و چراغ جلائی تو میری عہد طفلی

جو یہ خدمت میں کرتی تھی وسمی نہ بھلائی ہمسایہ کی لڑکیونکو جو میری ہمجولی ہیں سلام کہنا

ماں سی ہمیشہ بہ رفق و مدارا مہربان رہنا یہ ہر غریب کی آنکھوں سی آنسو بہتے نا چار بیٹی اور باپ روکی

جدا ہوئی سوداگر اوس عفیفۂ زہرہ و مشتری کو جب اپنی گھر لیگیا بیت الشرف بنایا اور تحفہ

پاکیزہ میں پہلا پلاکی بعزت و حرمت سلایا شبکو عالم رؤیا میں یہ خواب دیکھاکہ ناگاہ سارا

مکان نورسی مثل مطلع خورشید بنا جناب پیغمبر وہاں تشریف لائی ہیں اور بہت سی ملایکہ ہمراہ ہیں اونکی

ہیں سوداگر نی آگی بڑھکی با آداب تمام سلام کیا رسالت مآب سی قدم رنجہ کرنی کا باعث پوچھا

ارشاد فرمایا بیٹی کی دیکھنی کو آیا ہوں اور اوسکی تسکین خاطر کی بجہت لایا ہوں عرض کی ای مولا

آپکی بیٹی والا گہر یہاں کہاں ہیں وہ تو مزار جنت البقیع یا روضہ انور میں پنہاں ہیں رسولخدا نی

جواب دیا راست کہتا ہی واقعی وہ ماجرا تو ایسا ہی گذرا ہی لاکن وہ کنیز جو تو نی میری فرزند کی

دختر خریدی ہی وہ بھی برابر فرزند عزیز کی پیاری ہی ای شخص اپنی سوداگری کو لیلی اور تمام حسرت

عمخوار نور عین کو اوسکی گھر پہنچادی سوداگر دہشت سی اس واقعہ کی بیدار ہوا سوداگری کو بھی

سرہانی رکھا دیکھا روتی ہوئی فی جا کر دختر کو خواب راحت سی جگایا اور ہاتھ پکڑکی محبت ساتھ

اوٹھایا بڑی عزت سی ہمراہ لیکی پالکی دروازہ پر پہنچایا آواز در زنانہ سی یا بنت صاحب عزا کو پکارکی کہا

صاحب خانہ اپنی فرزند کو لیجاؤ اوسکی جدائی اور دوری میں غم نہ کہاؤ مرد عزادار نی رو رو کی

چوبیسویں مجلس خیمہ گاہ میں اندھیرا ہونا آسمان سے آواز منادی کا آنا

روزگار نی نگاہ اپنی ہلاک پر دوڑائی چہر جہاں ندار نی غاشیہ خونبار شفق دوش پر اوڑھا اور صرصر لیل و نہار کو کاوہ حسرت میں قرار و ہوش نہ رہا قَالَ السَّیِّدُ فَلَمَّا قُتِلَ اِرْتَفَعَتْ فِی السَّمَاءِ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ غَبَرَۃٌ شَدِیْدَۃٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَۃٌ فِیْهَا رِیْحٌ حَمْرَاءُ لَا تُرٰی فِیْهَا عَیْنٌ وَلَا اَثَرٌ بحار الانوار میں روایت سید سے ذکر فرمایا ہے کہ جس گاہ امام حسین علیہ السلام نی درجہ شہادت پایا ہی سر جہرا اقدس کو نوک نیزہ پر چڑھا یا بدن کو بیدفن و کفن خاک و خون میں لٹا یا اوسوقت کالا غبار اطراف سے آسمان پر چھایا اور اوسمیں ہوای سرخ انتشار و انواع رنگ سے آندہی کا تلاطم نظر آیا اوس شدت سے آیات قہر کا غلبہ ہوا کہ دنیا کو تیرہ و تار کیا کچھ دکھلائی نہیں دیتا تھا حَتّٰی ظَنَّ الْقَوْمُ اَنَّ الْعَذَابَ قَدْ جَاءَهُمْ فَلَبِثُوْا کَذٰلِکَ سَاعَۃً ثُمَّ انْجَلَتْ عَنْهُمْ یہاں تک جو قوم ظالم نی جانا ہے زندگانی مشکل ہی کہ مکافات خون ناحق میں غضب نازل ہی اور ہمین آفات کا ہجوم ہے بعد ساعت وہ طوفان بلا موقوف ہوا قَالَ فَتَزَلْزَلَتِ الْاَرْضُ بِاَقْطَارِهَا وَتَلَاطَمَتِ الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِهَا وَصَارَتْ مَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَبِیْطًا دوسرا راوی کہتا ہے کہ زمین میں چار طرف سے زلزلہ آیا دریا میں موج کی گرداب تلاطم سے حلقہ ماتم باندھا نہر فرات کا پانی خون جگر کہا کی ہمرنگ تازہ لہو ہوا اور وادی نینوا میں غبار الم سے عالم ظلمات رہا وَهَبَّتْ رِیْحٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَۃٌ فَاَظْلَمَ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ یعنی طوفان بلا میں کالی آندہی کو ہوا لائی مغرب اور مشرق میں اندھیری شب کی مانند ظلمت چھائی وَهَرَبَتِ الطُّیُوْرُ مِنْ اَوْکَارِهَا جانوروں نی اپنی آشیانی چھوڑ دیئے بیتاب ہوکی سر بصحرا چلائی آہ و نالی کئی وَوَقَفَتِ الطَّائِرُ فِی الْجَوِّ مُسَبِّحَۃً بِذِکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک مرغ زمین و آسمان میں پکارتا تھا کلمۂ توحید کو زبان پر لاتا تھا

چوبیسوین مجلس تعداد شہدای عترت خیر الوری اور ذوالجناح کا در خیمہ پر آنا

پہنچاتھا وَ عَلَتِ الْبَوارِقُ وَاَخَذَتِ الْقَوْمَ الصَّوَاعِقُ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ سیاہ

بادل مین برق قہر الہی چمکی اور بجلی قوم ظالم کی سر پر گرگئی وَ قَطَرَتِ السَّمَاءُ ثَلَاثَ قَطَرَاتٍ

دَمًا عَبِيطًا آسمان سی تین قطری تازہ لہو کی گری بانواع صورت مین آثار غضب جبار ظاہر

ہوی وَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ سورج کو داغ مصیبت کا گہن لگا شہادت سی آفتاب سپہر دین کی

فلک نی نیلا جامہ عزا پہنا وَنَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ قُتِلَ وَاللّٰهِ الْاِمَامُ اَخُو الْاِمَامِ

اِبْنُ الْاِمَامِ اوسوقت آسمان سی ایک منادی نی پکارا قسم خدا کی امام اور بہائی امام کا

بیٹا امام کا اسوقت مارا گیا وَرَوٰى صَاحِبُ الْمَنَاقِبِ قُتِلَ بِاتِّفَاقِ الرِّوَايَاتِ يَوْمَ

عَاشِرِ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَخَمْسُوْنَ سَنَةً وَسِتَّةَ

اَشْهُرٍ حکایت کی ہی صاحب کتاب نی باتفاق روایات کہ شہید ہوی امام حسین علیہ السلام

دہم ماہ محرم کو سنہ ساٹہہ اور ایک ہجری مین کہ اوس روز تک سن شریف پچاس اور چار برس اور

چہہ مہینی کا تہا ہی مگر دن مین اختلاف کیا روز جمعہ اور شنبہ یکشنبہ دوشنبہ مین بعض کہتی ہین ہوا

وَكَانَ عِدَّةُ مَنْ قُتِلَ مَعَ الْحُسَيْنِ مِنْ اَهْلِبَيْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ نَفْسًا اور عدد

شہدای اہلبیت جو ہمراہ امام حسین علیہ السلام کربلا مین مارے گئی ہین سترہ اور بعض روایات سے

اٹھارہ ثابت ہی ہین وَقَالَ اَبُو الْفَرَجِ جَمِيْعُ مَنْ قُتِلَ يَوْمَ الطَّفِّ مِنْ وُلْدِ اَبِيْ طَالِبٍ

سِوٰى مَنْ يُخْتَلَفُ فِيْ اَمْرِهٖ اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا ابو الفرج نی کہا روز عاشورا جو

بزرگان اولاد ابیطالب نی شہادت پائی سوای اونکی جنکا امر اختلاف مین ہی بائیس ہاشمی

سادات پر نوبت آئی وَقَالَ ابْنُ شَهْرَاشُوْبَ وَصَاحِبُ الْمَنَاقِبِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ

اِتَّفَقُوْا فِيْ عَدَدِ الْمَقْتُوْلِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَالْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى

اَنَّهُمْ كَانُوْا سَبْعَةً وَعِشْرِيْنَ ابن شہر آشوب وغیرہ علمای اخبار کی مقتولین مین تفاوت

والعمرو وكان في الجيش عامة المهاجرين
اسامة واستعنت بهم على من بابنك
بايع الناس ابابكر قيل له لو جمعت جيش
بتولية يزيد بن ابي سفين قال ولما
للنبم وبعثوا اليهم ابن ابي سفين فاحضروه
على نواحي اليمن والشام وجههم من
فاحضروهم وعقد لهم الرايات

فقال اسامة لابي بكر ما تقول في نفسك انت قال قد ترى ما صنع الناس فان رأيت ان تأذن لي ولعمر قال فقد اذنت لكما وخرج اسامة بجيشه حتى اذا انتهى الى الشام عزله واستعمل مكانه يزيد بن ابي سفين فما كان بين خروج اسامة ورجوعه الى المدينة الا نحو من اربعين يوما فلما قدم المدينة قام على باب المسجد ثم صاح يا معشر المسلمين عجباً لرجل استعملني عليه رسول الله صلى الله عليه وآله

چھبیسویں مجلس تعداد شہدای اقربای خیر الوری اور فرو الحلاج کا دخیمہ پر آنا

کلام ہیں لاکن بیشتر کی نزدیک ستائیس عزیز و قریب امام علیہ السلام ہیں سَبْعَةٌ مِنْ بَنِي
عَقِيْلٍ مُسْلِمٌ الْمَقْتُوْلُ بِالْكُوْفَةِ وَجَعْفَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنَا عَقِيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
مُسْلِمٍ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي سَعِيْدِ بْنِ عَقِيْلٍ وَزَادَ ابْنُ
شَهْرَاشُوْبَ عَوْنًا وَمُحَمَّدًا ابْنَيْ عَقِيْلٍ اولاد عقیل میں سات بزرگوار تھی وَثَلٰثَةٌ
مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَعَوْنٌ الْاَكْبَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اور فرزندان جعفر بن ابی طالب سی تین نامدار تھی وَمِنْ وُلْدِ
عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ تِسْعَةٌ اَلْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْعَبَّاسُ وَيُقَالُ وَابْنُهُ
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَعُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ ابْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيٍّ
وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْاَصْغَرُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَصْغَرُ وَقَالَ ابْنُ شَهْرَاشُوْبَ وَقُتِلَ
مُحَمَّدُ الْاَصْغَرُ بْنُ عَلِيٍّ لِمَرْضِيَّةٍ وَاَبُوْبَكْرٍ شَكٌّ فِيْ قَتْلِهِ ذریت طاہرہ علی بن ابی طالب
علیہ السلام سی نو برگزیدہ روزگار تھی کہ ان میں ابوبکر کی نام پر شبہہ کیا ہمراہ نہیں انکی با شک
انصار تھی وَاَرْبَعَةٌ مِنْ بَنِي الْحَسَنِ اَبُوْبَكْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَالْقَاسِمُ وَقِيْلَ بِشْرٌ
قِيْلَ عَمْرٌو وَكَانَ صَغِيْرًا ابنای امام حسن بن علی علیہما السلام سی چار سعادت کردار تھی
کہ بشر اور بعض نی عمرو کو صغیر کہا پھر بھی ایک اسم کی غلطی میں ناقل آثار تھی وَسِتَّةٌ مِنْ بَنِي
الْحُسَيْنِ مَعَ اخْتِلَافٍ فِيْهِ عَلِيٌّ الْاَكْبَرُ وَاِبْرَاهِيْمُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ وَحَمْزَةُ
وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَعُمَرُ وَزَيْدٌ وَذُبِحَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ حِجْرِهِ اختلاف رُوات سی چھ
خلف امام حسین علیہ السلام شہید کی سر وا تھی اور علی الرحیم شہرت مقتولین میں وہ زندہ
اخیار تھی وَلَمْ يَذْكُرْ صَاحِبُ الْمَنَاقِبِ الْاَعْلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ وَاَسْقَطَ الْبَاقِيَ اور
مؤلف کتاب مناقب نی جو اخبار مستند کا حوالہ دیا ہے سوای علی او سطکہ علی اکبر مشہور ہیں اور عبد اللہ

چوبیسوین مجلس تعداد شہدای اہلبیت اور پہلی حملہ تیر باران میں مقتولین نصاب سید الشہدا

رضیع کسی کو ذکر نہین کیا مِنْ كِتَابِ بُسْتَانِ الظُّرُوفِ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ قُتِلَ

مَعَ الْحُسَيْنِ سِتَّةَ عَشَرَ مِنْ اَهْلِبَيْتِهِ کتاب بستان الظروف مین حسن بصری سی

روایت کی ہی کہ اوسنی کہا اپنی اعتبار سی شہید ہوی امام حسین علیہ السلام کی رفاقت مین

سولہ بزرگوار اہلبیت اطہار سی مَا كَانَ لَهُمْ عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ شَبِيهٌ كُلُّهُمْ اُرْكِضَ

فِي بَطْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْاَسَدِ اُمِّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ کہ اونکی مثل و مانند دنیا مین کوئی

نہین ہو سکتا ہی اور نسب انکا بطن فاطمہ بنت اسد والدۂ حضرت شیر خدا کو پہنچتا ہی امام

حسین علیہ السلام اور عباس و عبد اللہ و جعفر و عثمان و ابو بکر فرزندان علی مرتضی علیہ السلام

اور علی اکبر و عبد اللہ ابنای امام حسین علیہ السلام اور قاسم و ابو بکر و عبد اللہ اخلاف امام حسن

علیہ السلام اور عون و جعفر و عبد الرحمان بنی عقیل کی اور عبید اللہ و عبد اللہ پسران مسلم بن

عقیل رضوان اللہ علیہم و برکاتہ وَقَالَ ابْنُ شَهْرَآشُوبَ الْمَقْتُولُونَ مِنْ اَصْحَابِ

الْحُسَيْنِ فِي الْحَمْلَةِ الْاُولٰى بحار الانوار مین ذکر کیا کہ ابن شہر آشوب نی کہا روز عاشورا

جب جدال و قتال کا ہنگامہ گرم ہوا اور دونون فوجون کا مقابلہ ہوا دن چار قدر انداز

لشکر ابن سعد کا اصحاب امام حسین علیہ السلام پر باران تیر برسایا اوس حملہ مین یاوران

ہمراہیان حضرت سی اتنی بزرگوار کشتہ و خون ہوا نُعَيْمُ بْنُ عَجْلَانَ وَعِمْرَانُ بْنُ

كَعْبِ بْنِ حَارِثٍ الْاَشْجَعِيُّ وَحَنْظَلَةُ بْنُ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ وَقَاسِطُ بْنُ زُهَيْرٍ

وَكِنَانَةُ بْنُ عَتِيقٍ وَعَمْرُو بْنُ مَشِيعَةَ وَضَرْغَامَةُ بْنُ مَالِكٍ وَعَامِرُ بْنُ

مُسْلِمٍ وَسَيْفُ بْنُ مَالِكٍ الْنُمَيْرِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِيُّ وَمُجَمِّعٌ الْعَائِذِيُّ

وَحُبَابُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَمْرٌو الْجُنْدَعِيُّ وَالْحَلَاسُ بْنُ عَمْرٍو الرَّاسِبِيُّ وَسَوَّارُ

بْنُ اَبِي عُمَيْرٍ الْفَهْمِيُّ وَعَمَّارُ بْنُ اَبِي سَلَامَةَ الدَّالَانِيُّ وَالنُّعْمَانُ بْنُ عَمْرٍو الرَّاسِبِيُّ

چھبیسویں مجلس ذوالجناح کا مقتل میں جانا اور وہاں سے در خیمہ پر آنا

وَزَاهِرُ بْنُ عَمْرٍو وَمَوْلَى ابْنِ الْحَمِقِ وَجَبَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَسْعُودُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَعَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ عُرْوَةَ الْغِفَارِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيُّ وَعَمَّارُ بْنُ حَسَّانَ وَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَيْرٍ وَمُسْلِمُ بْنُ كَثِيرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ سَلِيمٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ
ابْنَا زَيْدٍ الْبَصْرِيِّ وَعَشَرَةٌ مِنْ مَوَالِي الْحُسَيْنِ وَاثْنَانِ مِنْ مَوَالِي أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ اس ہنگامۂ عظمیٰ میں اٹھائیس یاران شاہِ شہیداں اور دس غلامِ امام دو دو غلام
امیر المومنین کام آئے اقربا و انصار بہا سے کمتر کوئی بچا جسنے زخم بینا یا اجل نہیں پائی تھی
اور دستِ جفا نے داغ سوت اوسپر لگائے اور باقی نام نامی رفقای سید الشہدا کے
زیارت نا حیہ سے ظاہر ہوں گے ثُمَّ قَالَ وَأَقْبَلَ فَرَسُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحَمْحِمُ وَ
يَصْهِلُ وَيَتَخَطَّى الْقَتْلَى وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ پس دونوں راوی بیان کرتی ہیں اس قدر محشر
قتلی کا غلغلہ اور سانحہ تھا کہ اس شور بکا و نالہ کا وقوعہ نہ تھا تو اسپ سواری امام حسین
علیہ السلام سے اپنی آقائے مظلوم کو خاک میں ملتا ان لہو میں غلطاں تکھا فرط رنج و محبت
وہ حیوان بی زبان عزیمی اور بیکسی سید الشہدا پر گریاں ہوا چاروں طرف مقتل کی میدان میں نہایت
جگر خراش کرتا ہوا وہ میں حسین کی سواری کے شمل پاہی بی آب شہیدان لاش لاش میں اپنی آقا کی
بدن ہر ایک شہید کو سونگھتا چونکہ حوالی تن پر سر اور پیکر سبب کثرت جراحت کی قابل
شناخت نہ تھا حیران پھرتا فَنَظَرَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فَصَاحَ بِالرِّجَالِ خُذُوهُ
وَأْتُونِي بِهِ عمر سعد نے جب یہ حالت اوس گھوڑے کی دیکھی اپنی لشکر کے پیادوں کو ندا دی
اس اسپ وفادار کو دوڑ کے پکڑ و مجھے لا دو اور جائزۂ انعام لو وَكَانَ مِنْ جِيَادِ
الْخَيْلِ لِرَسُولِ اللّٰهِ منقول ہی کہ وہ فرس مرتجز نام خواہ ذوالجناح ناصہ سواری جناب
پیغمبر سے باقی رہا تھا اور اوس نجیب صبار فتار کو نواسی کی سواری میں حضرت نے دیا تھا

چوبیسویں مجلس ذوالجناح کا مقتل میں جانا اور وہان سی در خیمہ پر آنا

قَالَ فَتَرَاكَضَتِ الفُرسَانُ عَلَيهِ راوی کہتا ہی سواران شقی چار طرف سی اوسپر ہجوم لائی شور و غوغا مین اوسکی باندہنی کو رسی اور ہاتہہ دوڑائی فَجَعَلَ يَرفِسُ بِرِجلَيهِ وَ يَكدُمُ بِفَمِهِ وہ تازی چالاک اکثر اشقیا کو دانت سی پکڑ کی قتل کرتا اور ہاتہہ پانوسی غصہ مین ٹاپ اور لات زور سی مارتا حَتّٰی قَتَلَ جَمَاعَةً مِنَ النَّاسِ وَنَكَسَ فُرسَانًا مِن خُيُولِهِم ایک جماعت کو انتقام خون امام حسین علیہ السلام مین تہہ تیغ کیا اور بہت سی سوار و نکو زین سی خاک ہلاک پر اولٹ دیا فَلَم يَقدِرُوا عَلَيهِ تا کہ وہ لوگ عاجز اور حیران ہوی کوئی تدبیر سی قابو مین نہ لاسکی فَصَاحَ عُمَرُ بنُ سَعدٍ وَيلَكُم تَبَاعَدُوا عَنهُ لِنَنظُرَ مَا يَصنَعُ جب عمر سعد نی یہ ماجرا دیکہا طنز دیکی اپنی فوج سی کہا وای اوپر تمہاری ای نامردو ایک گہوڑا تمہاری قابو مین نہیں آتا ہی غیرت تم نہیں آتی وہ مار کی قتل کرتا ہی تمہارا حوصلہ نہیں پڑتا کہ اوسکو پکڑو اور اسپی پہوکی پیاسی زخمی ایک پکو گہیر کی باندہ لو اب تم سب کنارہ کرو دیکہیں اوسکا تماشا کہ ہین دو دیہ بی زبان کیا کرتا ہی اور کہان جاتی کا ارادہ رکہتا فَلَمَّا اَمِنَ الطَّلَبَ جَعَلَ يَتَخَطَّى القَتلٰى وَيَطلُبُ الحُسَينَ عَلَيهِ السَّلَامُ حَتّٰی اِذَا وَصَلَ اِلَيهِ پس تمام گمراہان کوفہ نی راستہ سی منہہ موڑا اوسکی جانی کو میدان خالی چہوڑا جب ذوالجناح نی خوف گرفتاری سی اطمینان پایا دوڑ کی مقتل شہدا مین قدم بڑہایا لاش امام مظلوم کی تلاش مین ہر ایک پیکر بیسر کی پاس گہتا ہر طرف کشتون کو حسرت مین دیکہتا پہرتا تا کہ بعد غور اور جستجو جسد شاہ شہدا نظر آیا اونکی سرہانی بیٹہا تا کہ مین زانو دوہرایا فَجَعَلَ يَشُمُّهُ وَيُقَبِّلُهُ بِفَمِهِ وَيُمَرِّغُ نَاصِيَتَهُ عَلَيهِ ہر پاس لاش کی پہونچا سونگتا بوسی لیتا کف پا اور کہی گردن کی رگون سی آقا کی منہ ملتا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَصهَلُ وَيَبكِي بُكَاءَ الثَّكلٰى اور یون ہی خاک سر پر اوڑاتا مثل مادر پسر مردہ ہنہنا نی سی روتا چلاتا

چھبیسویں مجلس ذوالجناح کا مقتل میں جانا اور وہاں سے در خیمہ پر شور مچانا

زمین مقتل میں لوٹنا نعرہ مارکے پھاڑیں کھانا حتی اعجب کل من کان حاضرا یعنی ایک

ماتم مولا میں اپنا برا حال کیا کہ سب ناظرین حاضرین کو اوسکی بیتابی نے متعجب کر دیا و خضب

ناصیتہ فی دم الحسین پس اپنی پیشانی اور کاکل و یال کو خون میں امام حسین علیہ السلام کی

رنگین بنایا اور واے غم و الم آقا کو صوت عزا ہانی کی لئے منہہ پر لگایا ثم اقبل یرکض نحو

الخیمۃ النساء و ھو یصھل و یضرب براسہ الارض عند الخیمۃ حتی مات

پھر یا میں مارتا شور مچاتا خیمۂ اہلحرم کیطرف چلا اپنی زبان میں سانحہ محنت و مصیبت سے جو ابنی

تلاہر گام پر بیقرار ہوکر بو لتا اندام کی ضعف سے ٹھوکریں کہاتا در وازۂ حرم سرا پر ٹھہرا ہوکی نا

شیون میں پکارا ماتم و غم آقا میں سر کو زمین پر دے مارا بیتابی میں فرط اضطراب سے یہانتک

برا حال کیا آخر کو بیدم ہو کر زمین پر گرا تڑپا اور مرگیا و منہ عفی اللہ عنہ قال فسمعت

زینب صھیلہ فاقبلت علی سکینۃ دوسری روایت بیان الاحزان پر مطابق

مؤلف کی تحریر میں یوں وارد ہے کہ جب زینب خاتون کو اسپ برادر کی آواز پہنچی سکینہ دختر

امام حسین علیہ السلام سے اشارت کی و قالت ھذا فرس اخی قد اقبل لعلہ معہ شیئا

من الماء کہا ای یادگار برادر میرے بھائی کی سواری کا مرکب در وازۂ خیمہ پر آیا ہے گمان ہے

کہ تیرا پدر مہربان اپنی ساتھ تھوڑا پانی لایا ہے فخرجت سکینۃ من باب الخیمۃ سکینہ

خاتون نے جو یہ باتیں سنیں چادر اوڑھکر در حرم سے باہر نکلیں فلما نظرت فاذا ھی عاریۃ

من راکبھا و السرج خال منہ جب صبیۂ شاہ شہیدان کو پدر کا اسپ خونچکان نظر آیا

اور یال و پیشانی ذوالجناح میں رنگ ہلاک پایا پیٹ کو اوسکی سوار و زین سے خالی پایا

اور زین ہو سے بھرا جاکا پہلو میں جھکا ہوا تھا فھتکت عند ذلک خمارھا و نادت

وا قتیلاہ وا ابتاہ وا ابی الحسین بی اختیار سکینہ نی مقنعہ سر سے اوتار کے پھینک دیا آواز بلند

چوبیسویں مجلس ذوالجناح کا درخیام پر آنا ام کلثوم کا شور مچانا

اور دلِ پریشان سی رکی ناکہ کیا بخدا سوگند سیر اپدرِ عالی قدر شہادت کو پہنچا بھیجی تیں سن
اعدا کی ہاتھ سی دلِ غمی ملا فَسَمِعَتْ زَیْنَبُ قَوْلَهَا فَصَرَخَتْ وَبَکَتْ عَلیٰ خَبابِ
زینب نی جو بھائی کی خبرِ ہلاکت پائی بیتابی میں رو کر بہت غل مچائی ہائی اخاہ واحسیناہ وا
وامظلوماہ کہتیں اور مثلِ زنِ فرزند مردہ دہاڑ او دہاڑ ماتم کرتیں افغان وزاری میں ایسا حال
تباہ بنایا کہ نزدیک تھا جسم شریف سی دم نکل جاتا قَالَ فَخَرَجْنَ النِّسَاءُ وَلَطَمْنَ الْخُدُوْدَ
وَشَقَقْنَ الْجُیُوْبَ راوی کہتا ہی صدای نوحہ و بیقراری زینب خاتون اور سکینہ محزون سی
تمام عوراتِ دختون در دارۂ سراپردہ کی باہر نکلیں ہجوم غم و الم سی گریبان چاک آنسو بہاکی منہ
پیٹیں دیکھو دیکھا زین پشت پہ سی اولٹا ہی کثرتِ زخم سی بجام اور ساز اوسکا ٹوٹا ہی صدہا تیر
اور جراحتِ شمشیر بدن پر لگی ہیں جا بجا نیزی کی انی سی اعضا چھدی ہیں خون ہی گردن
سینہ کی لہو بہتا ہی شرحِ مصیبت اس حال کی کہتا ہی فَوَضَعَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ یَدَهَا
عَلیٰ اُمِّ رَاْسِهَا وَنَادَتْ بِاَعْلیٰ صَوْتِهَا وَامُحَمَّدَاهُ وَاعَلِیَّاهُ وَاحَسَنَاهُ ام کلثوم نی
اپنی ہاتھ پھیلا کی ذوالجناح کی گردن میں ڈالی پیار سی سر و پیشانی کی بوسہ لیتی تیر اعضا کا
لہو کو زین اور یال سی اوٹھا کی منہ پر ملا مدینہ اور نجف کی طرف متوجہ ہو کر جد و پدر سی کہا
ای نانا رسول خدا ای بابا علی مرتضیٰ کہاں ہو میری بھائی حسن مجتبیٰ کہ ہم پر اسقدر ظلم اور جفا
ہوا ہی اہلِ کوفہ نی حسین کو ہزار ستم سی شہید کیا ہی یَا جَدَّاهُ هٰذَا الْحُسَیْنُ بِالْعَرَاءِ
صَرِیْعٌ بِکَرْبَلَا مَحْزُوْزُ الرَّاْسِ مِنَ الْقَفَا مَسْلُوْبُ الْعِمَامَةِ وَالرِّدَاءِ ای جد بزرگوار
ای رسول تمہاری استغاثہ ہمارا ہی حسین پیارا نواسہ تمہارا جسی اپنی دوش پر سوار کر کی
پھراتی تھی جبرئیل امین اوسکی گہوارہ کو ہمیشہ ہلاتی تھی رضوان خازنِ جنت جامۂ جنت لا کی
پہناتی ملائکہ طعامِ بہشت بارہا جسکو کھلاتی اوسکا لاشہ پارہ پارہ ریگ گرم کربلا میں گرا ہی

نسبة اعمامه هم بنو عبد المطلب الحرث والزبير وابو طالب وحمزة والغيداق وضرار والمقوم وابولهب واسمه عبد العزى والعباس ولم يعقب منهم الا اربعة الحرث وابو طالب والعباس وابولهب واما الحرث وهو اكبر ولد عبد المطلب وبه كان يكنى وشهد معه

چوبیسویں مجلس ذوالجناح کا خیمۂ حرم پر آنا عورات کا شور مچانا

جسدِ پر خون بے غسل و کفن صحرا میں پڑا ہے اوسکے سر کو قفا سے جدا کیا ہے رکھا ہے گردن میں جو پہنا ہے
عمامہ اور لباس کو لوٹ لیا ہے راسِ حسین کو نیزۂ بلند پر دہرا ہے ثم غشی علیہا یہ بین کرتی وہ
مظلومہ شدتِ قلق سے بیہوش ہوگئی غم برادر میں ضعف ماتم سے گر پڑی بہن کی بندی سکینہ خاتون
دوڑ کی ذوالجناح کی پیروں سے لپٹی با دلِ بیقرار و چشمِ اشکبار زبانِ حال سے بولی اے گھوڑے
میری پدرِ غریب کو سوار کر کے خیمے سے تو لیگیا یہ باتیں صد چاک پیاسا کہاں چھوڑ آیا کسی نے
ذبح کی ساعت اوسکی دہنِ خشک میں قطرہ پانی کا بھی پلایا کوئی پاس نہ تھا اوسکی بالین لاش کے
گریان بھی ہوا دم آخر میں رومال آنکھوں پر کس نے باندھا میرے بیکس باپ کو روبقبلہ کسنے کیا کس نے قرآن
سنی پڑھا خون سے رنگا ہوگی گرتی وقت ناگہ میں بابا نے کچھ فرمایا تھا جب تو اون سے جدا
ہوا کیا سنتے ہو تھا دوا و یلا و وا مصیبتا آہ کر کے طرف فاطمہ و رقیہ کھڑی روتی ہیں ایک جا
زینب و ام کلثوم فریادِ قلق سے بیہوش ہوتیں تھا کہ مصیبت سر پر ڈالتیں کثرت بیتابی سے پچھاڑیں
کہاتی ہیں سب چھوٹی بڑی اطراف ذوالجناح میں حلقہ باندھے ماتم کرتی تہیں ہر ایک جدا جدا
سرگذشتِ شاہِ کربلا پوچھتی تہی گھوڑے کی آنکھوں سے دریای سرشک رواں تھا سر جھکائے ڈالے
شرمندگی سے الحمحم کی نالان تھا سید سجاد جو بیماری سے بحال ہی نہ دوا و غذا ہی سے ہر دم
شدتِ مرض اور غلبۂ عطش سے غش میں مبتلا تھے جب خیمے میں سانحہ امام حسین علیہ السلام کا
اندھیرا چھایا بیکس اور شہید کی سنائی دی وہ بے زبان آیا الحمحم نے اوسکی سرہانے حلقۂ وقت
باندھا شہادتِ پدر کا پرسا دینے کی صلاح دانستہ چاہا زین العابدین کو یہ ماجرا اسکی ہاتھ پاؤں
رعشہ ہوا نزدیک تھا کہ اوس مریض کا شدتِ غم سے دم نکل جاتا مجیبان سید الشہدا و ستم رسیدہ آل نبی
اور تم بھی شاید دیکھا ہے مسافر کی وطن میں جو قاصد سنانی لیکے آتا ہے اور اوسکی خبر موت
عورت و مرد ونکو پہنچاتا ہے نامہ بر غمگین و حزین دروازے پے کھڑا رہتا ہے اہل خانہ کی سب جمع پر

پچیسویں مجلس شعرا کا انعام پانا اہلبیت کا لوٹا جانا

بڑونکا ڈیوڑھی میں ہجوم ہوتا ہی ہر ایک خرد و بزرگ جدا جدا پرسش حال کرتی ہیں وہ
سرگذشت سنکی الفت کا دم بھرتی ہیں اگرچہ معلوم ہی کہ میت کی مرض میں دوا و علاج
ہوا ہی زخم بدن کو بخیہ و مرہم شفا کا لگا ہی مرنی کی وقت بہوکا پیاسا نہیں رہا ہی سکرات
موت میں شربت گوارا پلایا وصیت کو سنا ہی جنازیکو غسل و کفن دیکی تابوت میں لٹایا
نماز پڑہکی باہتمام عزت دفن کیا ہی قبر اوسکی بنی چادر مزار پڑی ہی خویش و بیگانہ ماتم پرسی کی
واسطی آئی ہیں فاتحہ کی بعد عزیزونکو کلمات صبر اور تسلی سنائی ہیں ہای حسرت و افسوس کہ
امام حسین علیہ السلام کی گہر میں یہ رسم کچھ ادا نہوی تا لکہ کیا بیان کروں جو کیفیت جور و جفا
گذری راوی کہتا ہی ساتہ اولاد رسول خدا کی دوست اور دشمن سب روتی تہی بلکہ غیر ہی او
بیکسی عورات بیوہ کو دیکہہ کی وحش و طیر محزون ہوتی تہی نظم لمولفہ زیادہ شرح مصیبت کی
اب نہیں طاقت زبان میں ہی عرش کو پہنچا ہی پایہ رقت + ہجوم رنج و قلق سی تڑپ رہا ہی جگر
صدای نالہ و فریاد میں ہو محشر + وہ کسکا سینہ ہی جسمیں الم کا جوش نہیں + بساط نوحہ پہ اہل
ہوش نہیں + زبان حال میں ناظم نی وہ کلام کیا + کہ شور و شین سی سب ذاکرین ماتم کیا
خدا سی اب یہ دعا ہی کہ بحق آل رسول + مراد و مطلب ارباب تعزیت ہو حصول

چھبیسویں مجلس شعرا کو انعام پانا اعدا کا تاراج خیمہ کی قصد سے بڑھنا

وہ بای ای چشم عیش اشک ترنگ تباہ باد + ایکدانہ ہی لاکہہ دُر سی قیمت میں زیادہ یا خوف
خدا میں صرف کر یہ دولت + یا جسکی حسین بن علی آتی یاد + وہ بای کہتی تہی بعینہ شاد عالی
دکہلاتی ہی یہ خستہ حالی زینب + کل تک تو میں تہی بہائیوں والی مشہور + اب کہتی ہیں بن بہائیوں والی
زینب وہ بای خستہ نی کہا کون ہی لٹنی والا + باقی رہا کوئی بگڑنی والا + ای ظالمو ان لوگو

پچیسویں مجلس شعرا کا صلہ پانا اہل حرم کا لوٹا جانا

یاقتل کرو اب کوئی نہیں ہاتھ پکڑنے والا اب یاعی جسدم نزدیک وقت رحلت ہوگا + بیا
سیاہی مقامِ حسرت ہوگا + کوئی عمل خیر جو ہوگا نسی + آخر کو وہی رفیق تربت ہوگا + تمہید کا
خوشا حال اوس حسّانِ خوش فکر کا جو طبعِ موزونِ ولایت سے مدحِ رسولخدا ابن صلی اللہ علیہ وآلہ
شعر کہتا اور پڑھتا ہے مرحبا اوس محتشمِ مقبل کو جو ذکرِ شہادت پر امام حسین علیہ السلام کی روتا ہوا
رولاتا ہے مجالس میں مصیبتِ اہلبیت کی آنا اور بیٹھنا موجبِ رضای خدا ہے حدیث وارد آیا ہے کو
اونکی تعزیت میں ثنا اور نالہ کرنا باعثِ مغفرتِ عقبیٰ ہے بزمِ شادی اور محفلِ غم میں آلِ خیر الوری کے
مسرور ومحزون ہونا محبت کی نشانی ہے علمِ تولا و جریدۂ تبرا کو دستِ اعتقاد میں برپا کرنا
داخلِ جنت کی سندِ جاودانی ہے جو کلیمِ طورِ سخندانی زبانِ رقت کو واقعۂ کربلا میں کھولے ناطقِ
آیاتِ رحمت اوسکا ثنا خوان ہو جو عیسیٰ دم مسیحِ خوش بیانی دمِ مضمون کو صرفِ مرثیہ آلِ عبا کرے
ناظمِ مطلع ومقطعِ نبوت اوسکی صفت میں رطب اللسان ہو قصیدۂ تعریفِ نبی میں بیتِ جنت الماوا
صلۂ تحسین ہے قطعۂ نعتِ علی میں مصرعِ طوبیٰ جائزۂ حیات آفرین ہے وفی کتاب انیس
المجالس اِنَّ الفرزدق اتی الحسینَ لمّا اخرجہ مروان من المدینۃ فاعطاہ
اربعمأۃ دینار کتاب انیس المجالس میں سند سے لکھا ہے جب فرزدق شاعر کو مدینہ سے مروان نے
حکمِ اخراج کیا ہے امام حسین علیہ السلام کی پاس آیا جناب نے ممدوح چارسو دینار کا عطا فرمایا
فقیل لہ انّہ شاعرٌ فاسقٌ منتہرٌ فقال انّ خیرَ مالکَ ما وقیتَ بہ عرضکَ
وقد اثاب رسولُ اللہ کعبَ بن زہیرٍ وقال فی عباس بن مرداسٍ اقطعوا
لسانہ عنّی تنگ قافیہ لوگوں نے کہا اے ردیفِ بحرِ جود وسخا وہ مرد شاعر وفاسق اور نا سزا
تھا جسکو آپنے بالمقطع نظمِ ہمت سے موزونِ اکرام کیا امام نے فی البدیہہ سندِ آسانیدہ گذرانی جو ابیات
شافی اور مطلعِ نورانی بہترین زر و مال وہ دولت ہے کہ جاے اور ہر شخص دحفظ عرض

پچیسویں مجلس انعام پانا شعرا کا اور تاریخ ہونا عترت سول خدا علیہ السلام کا

بدرستی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کعب ابن زہیر کو جانکی بعد پیرایا پائہ قرارگاہ دی جزای نیک سی کامیاب گردانا اور عباس ابن مرداس کی حق میں فرمایا زبان قطع کرو یعنی بار احسان او وصلہ فراوانی سی دامان بھر دو کہ خاموش ہو وقب و قِیلَ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیَّ عَلَّمَ وَلَدَ الْحُسَیْنِ الْحَمْدَ فَلَمَّا قَرَأَهَا عَلٰی اَبِیْهِ اَعْطَاهُ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَاَلْفَ حُلَّةٍ وَحَشَا فَاهُ دُرًّا نقل ہی کہ عبد الرحمن سلمی نی فرزند امام حسین علیہ السلام کو سورہ حمد پڑھایا جبکہ وہ لڑکی روبرو حاضر ہوا سبق سنایا تو ہزار دینار و ہزار جامہ قیمتی سی معلم کو سرفراز فرمایا در و گوہر سی منہ بھر دیا وست وو ہان نی مزہ کرامت پایا فَقِیْلَ لَهٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ وَاَیْنَ یَقَعُ هٰذَا مِنْ عَطَائِهٖ یَعْنِیْ تَعْلِیْمَهٗ وَاَنْشَدَ الْحُسَیْنُ خیر اندیش اصحاب نی عرض کی آپنی اتالیق کو بڑی بخشش کی ارشاد ہوا عطا سی اوسکی کیا نسبت ہی یعنی حق تعلیم جو میری اولاد سی کیا ہی صفت ہی پھر ناظم رباعیات شاعری کہا چند بیت کو کہ مفاخر نی اپنی تضمین میں لکھا اِذَا جَادَتِ الدُّنْیَا عَلَیْکَ فَجُدْ بِهَا عَلَی النَّاسِ طُرًّا قَبْلَ اَنْ تَتَفَلَّتَ فَلَا الْجُوْدُ یُفْنِیْهَا اِذَا هِیَ اَقْبَلَتْ وَلَا الْبُخْلُ یُبْقِیْهَا اِذَا مَا تَوَلَّتْ جبکہ دنیا تیری اوپر عنایت کرنے کی تُو اوسکی بھی یہی لازم ہی کہ خلق خدا سی سیا ہی پیش آئی پہلی اس سی کہ وہ تیری ہاتھ سی جاتی رہی کیونکہ جو دو بخشش سی کچھ کمی نہیں ہوتی جبکہ اوسکا اقبال ہی اور بخل سی بچتا نہیں اوسکا مال جبکہ وقت زوال ہی بدرستی کہ جو دو بخشش تمام ہو جاتی ہر گاہ کہ بہم پہنچی اور نہ بخل بتاتا ہی جس وقت کہ وہ صفت بلی یعنی دنیا دونوں کو بقا پر فنا لازم دیکھی کہ بری کنی وبدی مختار نہیں ہی وَکَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ شَرُّ خِصَالِ الْمُلُوْکِ الْجُبْنُ مِنَ الْاَعْدَاءِ وَالْقَسْوَةُ عَلَی الضُّعَفَاءِ وَالْبُخْلُ عَلَی الْاَعْطَاءِ اور حضرت فرماتی کہ بدترین خصال تاجوری اعداسی ڈرنا ضعفا پر بی رحم رہنا عطا میں بخل کرنا مروی وَقَدْ اَتٰی اَعْرَابِیٌّ الْمَدِیْنَةَ فَسَئَلَ عَنْ اَکْرَمِ النَّاسِ بِهَا فَدَلَّ عَلَی الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ مروی ہی ایک اعرابی مدینہ میں ایا خلق شہر سی اکرم ناس کا جویا ہوا لوگوں نی امام حسین علیہ السلام کو

الباب السادس فی ذکر السیدة فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وآله وتاریخ مولدها ومبلغ عمرها ووفاتها ونبذ من مناقبها وخصائصها وهو ثلاثة فصول الفصل الاول فی ذکر مولدها واسمائها والقابها علیها السلام الاظهر فی روایات اصحابنا انها ولدت سنة خمس من المبعث بمکة فی العشرین من جمادی الآخرة وان النبی صلی الله علیه وآله

چھبیسویں مجلس روایات جود و سخای سید الشہدا تا ابی عترت آل عبا

بتایا اوس نام سبط خیر الانام جود عام سی فایق جتایا فدخل المسجد فوجده مصلیا

فوقف بازائه وانشاء پس وہ تلاش کرتا مسجد میں پہنچا پہنچ لیے محراب مصلا کو قیام

نماز میں دیکھا عقب رکن میں جا کی کہڑا رہا ابیات مدح وسوال کو اپنی طبع حزین سی پڑہا لم یخب

الآن من رجاك ومن حرك من دون بابك الحلقة انت جواد وانت معتمد

ابوك قد كان قاتل الفسقة لولا الذي كان من اوائلكم كانت علينا

الجحيم منطبقة ترجمہ تیری امید واری سی اب کوئی نا امید محروم نہو گا کہ جس نی دوسری کی

دروازہ توقع پر زنجیر کو ہلایا تو جواد ومحل اعتماد ہی حاجت روائی میں تیرا باپ کہ قاتل فاسقین

مرتد دین دار شاہ ہی باپ تیرا اگر نہ ہوتا تمہاری اول سلسلہ و پیشوا کی ہدایت خلق کو نہوتی

تو جہنم کی طبقات میں ہم سبکی بود و باش رہتی قال فسلم الحسين وقال يا قنبر هل بقي

من مال الحجاز شيء راوی نی کہا کلام اعرابی سنکی امام حسین علیہ السلام نی اوسپر سلام کیا

اور قنبر سی پوچھا کہ مال حجاز میں سی کچھ بچا قال نعم اربعة آلاف دينار فقال هاتها

فقد جاء من هو احق بها منا عرض کی چار ہزار دینار کا موجود ذخیرہ ہی فرمایا دو اوسکا جو آیا

ہمسی زیادہ حق رکہتا ہی ثم نزع بردتيه ولف الدنانير فيها واخرج يده من شق

الباب حياء من الاعرابي وانشاء پس اپنا بالاپوش اوتار کی زر اوسمیں باندہا شرم سی

شگاف در کی راہ دیا اور شعر معذرت کہا خذها فاني اليك معتذر واعلم باني عليك

ذو شفقة مروی ہی عمرو بن دینار قال دخل الحسين عليه السلام على اسامة

بن زيد وهو مريض وهو يقول وا غماه کتاب مناقب میں لکہا ہی کہ عمرو بن دینار نی کہا ہی

ایکروز امام حسین علیہ السلام اسامہ بن زید کی عیادت کو گئی وہ بیمار پڑا تھا کہ واے غم وا اوسکی ہمراہ تہی

ہوش ہی فقال له الحسين وما غاظك يا اخي قال ديني وهو ستون الف درهم امام نی

الفصل الثانی فی ذکر الدلالۃ علی عصمتہا و بعض الآیات المشیرۃ عن مکانہا من الله تعالی و منزلتہا و نبذ من فضلہا و علو شانہا من الدلالۃ علی فضلہا و علی عصمتہا علیہا السلام او کل الدلالۃ علی ... قولہ سبحانہ انما یرید الله لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا و وجہ الدلالۃ ان الامۃ اتفقت ان المراد باہل البیت فی الآیۃ ... [illegible]

پچیسوین مجلس روایات جود و سخای سید الشہدا تاراج ہونا عترت آل عبا کا

پوچھا ای برادر کونسا غم تیرا ہی عرض کی قرض کہ ساٹھ ہزار درہم دینا ہی فقال الحسین ہو علیّ
قال انی اخشی ان اموت سرور جود و سخا نی فرمایا وہ دین تیرا یعنی اپنی طرف لیا اوسی کہا
ڈرتا ہون کہ مرگ سر پر آجائی اور طالب مردم ادا ہونی پائی فقال الحسین لن تموت حتی
اقضیہا عنک قال فقضاہا قبل موتہ شاہ مروت و عطا نی ارشاد کیا تو ہرگز
نہین مریگا جبتک خدا تیرا اس قرض سی پاک نہ کریگا راوی کا بیان ہی کہ پیشتر موت سی بری کی
حضرت وہ اسپ کرم نی وہ مبلغ حوالی کئی سبحان اللہ کیا دریا دل اور معدن فیض و احسان تہی کہ مانند
ابر نیسان دوست و دشمن کی مزرعہ تمنا پر یکسان تہی کشور امید پر جسکی ہو آنکا دنیا و آخرت مین
آستعمہ بہوہ سی مالا مال کیا فی بعض مؤلفات المتاخرین انہ قال حکی دعبل الخزاعی کتاب
بحار الانوار مین لکہا ہی کہ بعض مؤلفات علمای متاخرین مین لکہا ہی کہ دعبل شاعر خزاعی نی حکایت کی انی دخلت
علی سیدی و مولائی علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مثل ہذہ الایام فرایتہ
کہا شاید اس ایام عشرہ محرم کی ایکدن تہا جو اپنی مولا علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی خدمت مین گیا تو دیکہا
جالساً جلسۃ الحزین الکئیب واصحابہ من حولہ کذلک تہی با ادب سلام کیا حضرت نی
جواب دیا نظر کی اونکو حزن و غمناک بیٹہی اور جو صحابہ گرد و پیش فراہم تہی وہ بہی سب بیٹہی ہوی تہی
فلما رانی مقبلاً قال لی مرحباً بک یا دعبل مرحباً بناصرنا و محبنا
قدم ادب بڑہایا مزید شفقت و کرامت سی فرمایا مرحبا تجہی ای دعبل شایستہ رحمت خدا کی لیکن
دوست اور مدح سرای مرحبا بناصرنا بیدہ ولسانہ خوشا حال تیرا کہ ہمارا یاور و انصار
اور دوست و زبان سی اہلبیت کا مددگار ہی ثم انہ وسع لی فی مجلسہ واجلسنی الی جانبہ
پہر بہت توقیر و عزت کی واسطی اپنی پاس جاخالی کی اور پہلو مین اپنی تشریف جلوس کی ثم قال لی
یا دعبل احب ان تنشدنی شعراً فان ہذہ الایام ایام حزن کانت علینا اہل البیت

ان المراد باہل البیت فی الآیۃ ... [illegible] رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وورد ت الروایۃ من طریق العامۃ انہا خاصۃ فی علی و فاطمۃ والحسن والحسین علیہم السلام ... [illegible] علیہ وآلہ السلام ... ان ہولاء اہل بیتی ... ثم قال اللہم ... تطہیرا فقالت ام سلمۃ ... [illegible] الرجس ... و طہرہم ... [illegible] فقال لہا انک علی خیر ... [illegible] الفعل عند ہذا والاول باطل لان ذلک لا یختص بہ اہل البیت بل ہو عام فی جمیع المکلفین ولا مدح فی الارادۃ المجردۃ واجمعت الامۃ علی ان الآیۃ فیہا تفضیل لاہل البیت وابانۃ لہم عن سواہم فثبت الوجہ الثانی و فی ثبوتہ ما یقتضی عصمۃ من عنی بالآیۃ و ان شیئا من القبائح لا یجوز ان یقع منہم علی ان غیر من سمیناہ لا شک انہ غیر مقطوع علی عصمتہ فالآیۃ ... [illegible]

موجبۃ للعصمۃ فثبت انہا فیمن ذکرناہم لبطلان تعلقہا بغیرہم ... [illegible] علی عصمتہا علیہا السلام قولہ ... [illegible] فاطمۃ بضعۃ منی ... [illegible] ما یوذیہا ... و قولہ من اذی فاطمۃ فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله عز وجل ... [illegible]

ان اللہ یغضب لغضب فاطمۃ و یرضی لرضاہا و لو کانت ممن یقارف الذنوب لم یکن من یوذیہا موذیا لہ علی کل حال بل یکون من فعل المستحق من ذمہا و اقامۃ الحد ان کان الفعل یقتضیہ سارا لہ علیہ السلام و ما روی فی الایات الدالۃ علی عظم شانہا من اللہ عز وجل ما رواہ الحاکم

چھبیسویں مجلس انعام پانا شاعر کا اور تاراج ہونا عترت رسول خدا علیہ السلام کا

ارشاد کیا اے دعبل چاہتا ہوں کہ کچھ اشعار میرے روبرو تو پڑھے کہ یہ دن ہمارے حزن و الم کے ہیں
سامان قت پڑھے وَاَیَّامُ سُرُوْرٍ کَانَتْ عَلٰی اَعْدَائِنَا خُصُوْصًا بَنِیْ اُمَیَّۃَ اور خوشی کے روز
دشمنوں ہیں بخصوص بنی امیہ کے یاوروں ہیں یا دعبل مَنْ بَکٰی وَاَبْکٰی عَلٰی مُصَابِنَا وَلَوْ
وَاحِدًا کَانَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ اے دعبل جو ہمارے مصائب پر روتا خواہ ایک شخص کو رلاتا ہے اوسکا اجر و ثواب
خدا کے نزدیک بہت بڑا ہے یا دعبل مَنْ ذَرَفَتْ عَیْنَاہُ عَلٰی مُصَابِنَا وَبَکٰی لِمَا اَصَابَنَا مِنْ اَعْدَائِنَا
حَشَرَہُ اللّٰہُ مَعَنَا فِیْ زُمْرَتِنَا اے دعبل جس مومن کی آنکھوں سے اشک حسرت جاری ہو واسطے ہماری مصیبت کے
یا دوسرے کو رلائے اوسکا حشر و نشر ہمارے اہلبیت کی زمرے میں اور ساتھ ائمہ ہدی کے ہوگا جو سرور
ہو جائے یا دعبل مَنْ بَکٰی عَلٰی مُصَابِ جَدِّیَ الْحُسَیْنِ غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ اَلْبَتَّۃَ اے دعبل جو کوئی
امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر روئے گا اوسکے سب گناہ اوسکو خواہ مخواہ خدا بخشیگا ثُمَّ اِنَّہٗ نَہَضَ
وَضَرَبَ سِتْرًا بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَرَمِہٖ وَاَجْلَسَ اَہْلَ بَیْتِہٖ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ لِیَبْکُوْنَ عَلٰی مُصَابِ جَدِّہِمُ
الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ پس وہ حضرت اوٹھکے تشریف لیگئے محلسرا میں اور ہم انتظار کرتے رہے مولا
درمیان ہماری اور اپنی اہلبیت کی پردہ ڈالا اسکو پشت حجاب بٹھایا کہ وہ جمع ہو کے اپنی جد بزرگوار
امام حسین علیہ السلام کی مصائب کو سنیں اونکی شہادت اور محنت پر روئیں ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ وَقَالَ
لِیْ یَا دِعْبِلُ اِرْثِ الْحُسَیْنَ پھر میری طرف متوجہ ہوکے فرمایا اے دعبل امام حسین علیہ السلام کا مرثیہ
شروع کر پڑھنا فَاَنْتَ نَاصِرُنَا وَمَادِحُنَا مَا دُمْتَ حَیًّا فَلَا تُقَصِّرْ عَنْ نُصْرَتِنَا
مَا اسْتَطَعْتَ تو ہمارا ناصر اور مداح و یاور ہے اور سخنوری کی ذریعہ سے ہمیشہ مضمون کا اسناد کر
جبتک دنیا میں جیتا ہے تقصیر اس میں نکرنا جہاں تک ہو سکے ہمیں کوشش میں رہنا قَالَ
فَاسْتَعْبَرْتُ وَسَالَتْ عَبْرَتِیْ وَاَنْشَاْتُ اَقُوْلُ دعبل نے کہا ساعت سے اس تقریر کے
مینے رو دیا آنسو جاری ہوئے اپنا کلام پڑھنا شروع کیا اَفَاطِمُ لَوْ خِلْتِ الْحُسَیْنَ مُجَدَّلًا

فاطمۃ علیہا السلام نائمۃ ... فاخبرت رسول اللہ ص بذلک فقال ان اللہ علم ضعف امتہ فاوحی الی ... عن عائشۃ قالت ما رایت ... رسول اللہ ... من علی ولا امراۃ احب الی رسول اللہ من فاطمۃ ... علی علیہ السلام ... عن امیر المومنین ... قالت سالت رسول اللہ ... سیدۃ نساء العالمین ... مریم بنت عمران و آسیۃ ... خدیجۃ بنت خویلد و فاطمۃ بنت محمد ... عن ابن عباس قال ... یقول انا الشجرۃ و فاطمۃ ... والحسن والحسین ثمرہا ... فی الجنۃ ... عن عائشۃ انہا ... رسول اللہ ... قام لہا من مجلسہ

پچیسویں مجلس تاراج ہونا عترتِ آلِ عبا کا

مصائب اہلِ حرمِ سید الشہدا اور تاراج خیامِ عصمت و عترتِ رسولِ خدا و اقربائی دلدادۂ بیابانِ کربلا

غارت زدگانِ صحرای اندوہ و ملال و آفت دیدگانِ بلوای زاری و ابتہال بیکسانِ وادی خونبارِ نوحہ و بکا و غریبانِ دشتِ فتنہ زارِ کرب و بلا پردہ نشینانِ سرائچۂ محنت و الم دریدہ گریبانِ صفِ شیون و ماتم بانوانِ رواياتِ حسرت ترجمان کو جو فکر کرتی ہیں تو نشانِ ہی میدانِ بیابان میں یوں سرگشتہ و نالان نظر کرتی آتی ہیں کہ جب ساری عترت و اہلبیت کی شہادت پائی اور نوبت تاراج دخترانِ رسالت کی آئی مصائب امام زین العابدین علیہ السلام پر سانحہ حد سے زیادہ جانکاہ ہی اور شرح اس غم کی محلِ نالہ و آہ ہی جہان میں عورتوں کا دل ضعیف نسبت مردوں کی بہت ناتوان ہوتا ہی تھوڑی صدمہ درد و مصیبت سے ان پر جاں بر ہو جاتا ہی شاعر کہتا ہی بیت افسانۂ کرب کس نتواند شنید تش یارب بہ اہلبیت چہ آمد و دید غش وہ اذیت جو اہلِ حرم پر بعدِ امامِ اُمم کی گذری محنت کدۂ عالم میں کسی اولادِ آدم نے نہ دیکھی اوچ ای اہلِ عزا حادثہ کی اندازہ خواتینِ عصمت سرا کو ذرا غور کرو اور ایک شمہ اوس ماجرا کا گوش ہوش سے سنو شب عاشور اس اندیشۂ طغیانی اعدا سے صحابہ و اقربائی شاہِ کربلا نے اپنی خیموں کو آپس ملا کی بہ پاس کیا تھا اور تین طرف سی خندق کھود کی اوسمیں انبار ہیزم اور خاشاک بھر دیا تھا جب لڑائی شروع ہوئی اور اہلِ کین سے چھاپی کی نوبت آئی تو کھائی میں آگ لگا کی ایک جانب سے راہِ آمد و رفت بنائی تا پشت و پہلوئی خیمہ گاہ کی سوار و پیادہ مخالف حرمِ سرورِ دین پر دست درازی نکریں مقابلِ دروازۂ سراپردہ کی اقربا و انصار صفِ قتال باندھی کھڑی رہیں باری باری میدان میں جاکر مرتبۂ شہادت پاتے جاتا اوسکا مقامِ قیام عترتِ کرام کو خالی نظر آتا اس ہنگامِ آفت میں حرمِ ستم رسیدہ کا رشتۂ امید ٹوٹا تو سر رشتۂ صبر حضرت کا قوائے حوصلہ و دیدۂ غمدیدہ سے چھوٹا اتفاق سے

فاطمة ان لا تغسلها الا هو ... فغسلها الا هو علي وصلى عليها ... والحسن والحسين وعمار والمقداد ... وعقيل والزبير وابو ذر وسلمان وبريدة ونفر من بني هاشم في جوف الليل ودفنها امير المؤمنين عليه السلام سرا بوصية منها في ذلك ... موضع قبرها فقال بعضهم انها دفنت بالبقيع وقال بعضهم انها دفنت في بيتها فلما زادت بنو امية في المسجد صارت في المسجد وقال بعضهم انها دفنت فيما بين القبر والمنبر وقال هذا الشيخ ... [illegible]

الركن الثاني من الكتاب في ذكر الامام المرتضى والوصي الافضل امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام وتاريخ مولده ومدة عمره ودلائل امامته وطرف من مناقبه ويشتمل على ستة ابواب الباب الاول في ذكر مولده وتاريخ عمره ومبلغ سنه ومدة خلافته ووفاته وهو ثلاثة فصول الفصل الاول في ذكر ميلاده عليه السلام ولد عليه السلام بمكة في البيت الحرام يوم الجمعة الثالث عشر من شهر الله الاصم رجب بعد عام الفيل بثلاثين سنة ولم يولد قط في بيت الله تعالى مولود سواه لا قبله ولا بعده وهذه فضيلة خصه الله بها اجلالا لمحله ومنزلته واعلاء لمرتبته وامه فاطمة [illegible]

بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف و
كانت من رسول الله صلى الله عليه وآله
بمنزلة الام وربته في حجرها وكانت
من سابقات المؤمنات الى الايمان وهاجرت
معه الى المدينة وكفنها النبي صلى الله
عليه وآله عند موتها بقميصه ليدرأ به
عنها هوام القبر وتوسدت في قبرها لتأمن
بذلك من ضغطة القبر ولقنها الاقرار
بولاية ابنها كما اشتهرت به الرواية وكان
امير المؤمنين عليه السلام هاشميا من هاشميين
واول من ولده هاشم مرتين
في ذكر اسمائه والقابه عليه السلام
في كتب الله المنزلة
رضي الله عنهم في كتبهم وكنيته ابو الحسن
وقد كني ايضا بابي الحسنين وابي السبطين
وابي الريحانتين وكناه رسول الله صلى الله
عليه وآله ابا تراب لما رآه ساجدا معفرا
وجهه في التراب

٦٦٠

پچیسویں مجلس تاراج ہونا زیور و اسباب عترت آل عبا

ہر ایک شہید کی لاش صد پاش ڈیوڑھی پر آتی مثل گوسفندانِ قربانی خاک و خون میں رکھی جاتی، یہانتک جو سب احباب و عزیز دنکا جنازہ فراہم ہوتی دیکھا اوس صبح سی تا دو پہر ساری اہلبیت کو غم و الم سی روتی گذرا علاوہ اسکی تمام رات عاشورا کی واہمہ سی کشت و خونِ اقربا میں جاگتی کٹی اور دن بھر بھوک پیاس کی شدت میں تڑپتی بسر ہوئی ہر وقت فراقِ نوجوانِ رعنا میں شیون و بکا کرنا ہر ساعت مرگِ کشتہ تازہ پر حسرت و افسوس میں مبتلای عزا رہنا کسی کا بھائی پارہ پارہ سامنے پڑا ہوا کسی کا فرزند ذبح کیا مثلِ قربانی روبرو رکھا ہوا، روتی روتی آنکھیں اونکی قطرۂ خون بن گئیں سینہ پیٹتی پیٹتی ہاتھ اور سر و صورت نیلگون کثرت سی اندوہ و ملال کی دلمیں تابِ صبر و قرار نہ رہی شدت سی بی ابی کی زبان کو قوت گفتار نہیں کسی نی فرطِ قلق سی پیشانی زمین پر ماری کوئی تشنگی سی بی آہ و زاری میں اسقدر پچھاڑیں کھائیں کہ رنگ فق ہی اطفالِ خرد سال طلب میں پانی کہانی پانی کی جگر چاک حال خواتین جلال اونکی بہلانی سی قرینِ ہلاک وہ آتش خندق اور دہوپ میں جیمہ نکا ما نند تنور جلنا وہ تمازتِ آفتاب سی التہاب گرمی میں جان کا بچنا کوئی سر آسیمہ و مضطر گوشۂ زمین پر بیٹھی کی روتی کوئی پراگندہ خاطر درِ حرمسرا پہ ناظرِ میدانِ ہولناک ہوتی کوئی تشویش بی پردگی سی چھپتی پھرتی کوئی تصورِ ہجومِ نامحرم سی وا حسین وا حسین کا نالہ کرتی کوئی زینب خاتون سی کہتی کہ ای بی بی اہلِ کوفہ نی سب مردونکو قتل کیا ہی ہمیں بھی مار ینگی کوئی دم بدم کہتی پھرتی کہ اب بی وارث پاکی نامحرم خیمہ میں آینگی پیشقعہ و چادر لوٹ کی اسیر لیجاینگی شہر بشہر گلی کوچونکی در بدر شہرون میں پھرائینگی ابنِ زیاد کی دربارِ عام میں ہم کیا منہہ دکھائینگی یزید کی روبرو کہڑی ہونگی ذلت و خواری سی کیونکر نجات پائینگی ہوشمین حاضرین دنیا میں نہ کبھی سنا ہوگا اور شاید ایسا واقعہ کہیں دیکھا ہو کہ جسکی گہر میں دو ڈانی کا چرچا پہنچا او ر تاخت و تاراج کا دشمنوں کی غلغلہ پہیلا وہانکی عورت و مرد کسقدر گھبراتی ہیں نہ تہا کہ عزت اور ناموس میں جان و مال کو چہپاتی ہیں پس اونکی

لما قال سلوا على علي بامرة المؤمنين
ولم يجتمع في اصحابنا
لغيره من الائمة عليهم السلام
انفسهم بهذا التلقيب
صلى الله عليه وآله سيد المسلمين
الاتقياء وقائد الغر المحجلين
الاوصياء وسيد العرب
وامثال هذه كثيرة وهو خليفة
في ذريته ووصيه
على ابنته الزهراء البتول فاطمة
سيدة نساء العالمين
الثالث في ذكر ولادته

پچیسوین مجلس تاراجی سامانِ حرم سید الشہدا و خیام کا جلانا

جاتی ہین عوراتِ امام حسین علیہ السلام کو دستِ جور و جفا سے ستاتی ہین کوئی مردِ خدا حمایت
اونکی نہین کرتا ہی سارا لشکر ذرّیتِ پیغمبر کو غارت کرنے سے اذیت دیتا ہی اَخَذَتْ سَیْفًا
وَاَقْبَلَتْ نَحْوَ الْفُسْطَاطِ فرطِ حمیت سے ایک تلوار ہاتھہ مین اوٹھائی اور خیمونکے سامنے سینہ
سپر کھڑی ہوئی وَقَالَتْ یَا اٰلَ بَکْرِ بْنِ وَائِلٍ اَتُسْلَبُ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا
حُکْمَ اِلَّا لِلّٰهِ یَا ثَارَاتِ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہا اے اولادِ بکر بن وائل کیسا حکم سوائے خدا کے نہین
اور کیا دوسرے حاکم ظالم کی ہرگز پروا نہین خیرخواہی عترتِ رسول مین کوشش کرو مردانہ وار
طرفداریِ آلِ اطہار سے منہ نہ موڑو فَاَخَذَهَا زَوْجُهَا وَرَدَّهَا اِلٰی رَحْلِهٖ اوسکا شوہر بہت
مزاحمت کو آیا ہاتھہ پکڑ کے اپنی فرودگاہ مین لیگیا قَالَ ثُمَّ اُخْرِجَ النِّسَاءُ مِنَ الْخَیْمَةِ وَ
اُشْعِلُوْا فِیْهَا النَّارَ حد الامکان اون مخدراتِ ستارہ نے جورِ عدوان کو سہا شدتِ مصیبت مین
پردے کے اندر قدم ثابت رہا جبر و اکراہ مین اون بیکسون کو سراپردے سے نکالا کوئی وجہ
ذلت و خواری کا اونکے حق مین اوٹھا نہ رکھا ناریون نے سوزِ کینہ سے خندق کی آگ لگا نہین
لگائی جب التہابِ عداوت سے اطراف مین جلنے کی نوبت آئی خیمہ گاہ مین کسی کو تاب
توقف نہ رہی شرارہ آتش سے سبکی جان پر بنی خَرَجْنَ بَنَاتُ الرَّسُوْلِ وَحَرَمُهٗ حَوَاسِرَ اسیر
مُسَلَّبَاتٍ حَافِیَاتٍ بَاکِیَاتٍ ناچار حرم احمد مختار کا غول مضطر و پریشان باہر نکلا اونکو
واسطے قیامت کی مصیبت واقعہ ہولِ محشر تھا اونکو کسی کی خبر نہین کہ ہرگز کیا بی بی کی اونکو
اطلاع نہ تھی کیا گذری بانوانِ عزت کی یہ صورت کہ ننگے سر اور پاؤن اطفال اونکا ہاتھہ پکڑی
شمرِ نامحرم سے رخسار کی پردے کو بال بکھرے ہوئے [illegible] حسرت جاری ابتلائی ذلت تازہ
قدم وحشت سے بھاری [illegible] سَبَایَا فِیْ اَسْرِ الذِّلَّةِ [illegible]
وَالْاَحِبَّاءِ محنت و خواری کا سامنا فرقت مین [illegible]

بیالیسوین مجلس تاراج عترت سید الشہداء روایت فاطمہ صغرا

حکایت کرنیوالا کہان سی بلائین کوئی صحرائی پرخار و نشیب و فراز کو بھاگتی کوئی ٹہیر کر زمین پر
ٹہوکر کہاتی ہے کوئی وارث نہین جو اوس حالت مین پناہ دی کوئی دلسوز نہین کہ راندوں کی غمخوار ہو
کہری دشمنون سی التجا کرتی تہین مانند قیدیان روم و فرنگ اسیر کبیت پھرتی تہین اپنی اقربا کو
زاری مین یاد کرتین فراق مین دوست و مددگارونکی نوحہ پڑہتین وہ ظالم اشقی اونکو ورانی
تہی بعضی بی رحم تازیانہ ستم پڑہاتی تہی کیون ای محبان امام حسین علیہ السلام اگر تم اوس شور و شین کو
دیکھتی تو کیا کرتی ہرگاہ وہ ساتحہ غم تمہاری روبرو گذرتا تو اوسکی بجا فی بات کیا کہنی حق
فاطمۃ الصغریٰ انہا قالت کنت واقفۃ بباب الخیمۃ وانا انظر الی ابی واصحابہ
مجزرین کالاضاحی علی الرمال دوسری روایت مین فاطمہ صغرا سی حکایت کی
کہ مین دروازہ خیمہ پہ کہری دیکھتی جو اعدائی اذیت دی ہی لاشہ ہای پدر و برادر و اصحاب
سر اونکی کٹی ہین مانند گوسفندان قربانی ریت پہ دہوپ مین پڑی ہین والخیول علی
اجسادہم تجول سواران ظالم کی سمند اونپر دوڑتی ہین استخوان سینہ و پہلو اونکی توڑتی
ہین وانا افکر فیما یقع علینا بعد ابی من بنی امیۃ ایقتلوننا او یاسروننا
مین فکر کرتی تہی اوس مصیبت مین کہ ہمکو بھی اسیر کرینگی یا قتل کرینگی جیسی اقربا کو مارا یا قید مین رکہ
لینگی فاذا برجل علی ظہر جوادہ یسوق النساء بکعب رمحہ وہن یلذن
بعضہن ببعض ناگاہ ایک سوار نابکار سامنی نمودار ہوا نیزہ اوس خونخوار کی ہاتہ مین تہا
ساتہ دیوانہ اپنا گہوڑا دوڑاتا پہرتا بہالی کی نوک پشت عورات مخدرات پر مارتا وہ بیچاریان طلب
امداد مین چلاتی تہین خوف و دہشت مین ایک دوسری کی پیچہی چہپ جاتین وقد اخذ
ما علیہن من اخمرۃ واسورۃ وہ کافر بی رحم اونکا دست بند اور طوق اور دوپٹہ چہین لیتا
جو کچہ کہ پاس ہوتا از قسم زیور و پوشاک باقی نہ چہوڑتا وہن یصحن واجداہ وا ابتاہ

ما اشتهرت به الروایة من حدیث الطائر ... ومنها قوله السلام علی مع الحق والحق مع علی یدور حیث ما دار ومنها قوله ... خلقت انا وعلی من شجرة واحدة والناس من اشجار شتی

بچیسویں مجلس تاراج و قید عترت سید الشہداء علیہ التحیۃ والثنا

ومقنعی وقرطی کانوں کی بندوں کو زبردستی سے کھینچا ایسا جھٹکا مارا کہ دونوں کانوں کو زخمی
کیا سر سے دوپٹہ اور مقنعہ اتار لیا قدم آگے بڑھایا جیسے ویسا ہی چھوڑ دیا والدماء تسیل
علی خدی گوش مجروح سے لہو شانوں پر بہتا تھا درد کی ماری دم سینہ میں نہیں ٹھہرتا تھا
ورأسی تصهرت الشمس میرا سر دھوپ میں کھلا رہا شرم کی باعث قرار و آرام نہ تھا
وولی راجعا الی الخیم وہ مردود خیمہ کی جانب پھر گیا اور تاخت و تاراج میں
حرم کی مصروف ہوا وانا مغشی علی الارض میں غش ہو کے زمین پر گری دیر تک
بیہوش خاک میں پڑی رہی فاذا انا بعمتی عندی تبکی جب ہوش مجھے
افاقہ آیا اپنی پھوپھی زینب کو سرہانے بیٹھی پایا پیاسی میری حال زار پہ روتی ہیں وہ
ہر ایک مصیبت کو یاد کر کے جان کھوتی ہیں وهی تقول قومی یا بنتی نمضی ما
اعلم ما جری علی البنات واخیك العلیل وہ کہتی تھیں اے جان عمہ اٹھو خیموں کی
طرف چلیں لڑکی بالوں کی سرگذشت تعب دیکھیں تیرے بھائی بیمار پر کیا گزری عورات بیوہ کی
آفت کیسی رہی سراپردۂ اہل حرم کتنا جلا ہے کونسا اسباب لوٹ سے بچا ہے فقمت قلت
یا عمتاه هل من خرقة استر بها رأسی عن اعین الناظرین میں آواز پھوپھی کی
پہچان لی سر کو سنبھالا کے اٹھ بیٹھی آنکھوں کو اشک و غبار سے پاک و صاف کیا زبان عجز و
ناچاری میں اونسے کہا اے وارث ذریت رسول اے پیشوائے بنات بتول تمہارے پاس
کسی قسم کا کپڑا ہو تو مجھے دو سر پر ڈالوں نامحرموں کی آنکھوں سے منہ کو چھپاؤں فقالت
یا بنتاه وعمتك مثلك زینب خاتون حسرت سے بولیں اے دختر برادر میں بھی
تمہاری طرح بے مقنعہ و چادر ہوں سر کے بال کھلے نقاب صورت کٹی ہوں فرأیت
رأسها مکشوفا ومتنها قد اسود من الضرب فاطمہ نقل کرتی ہیں جب میں نے

یا فاطمة انی زوجتك اقدمهم سلما واکثرهم علما

انا مدینة العلم وعلی بابها

لی کل باب الف باب و منها انه علیه و آله السلام جعل محبته علماً علی الایمان و بغضه علماً علی النفاق بقوله فیا علی یحبک المؤمن ولا یبغضک الا منافق و منها انه علیه و آله السلام جعل ولایته علماً علی طیب المولد

پچیسویں مجلس تاراج رختیہ حرم سید الشہداء علیہ التحیۃ والثنا

پھوپھی کو نظر کیا تو دیکھا نہ روبند نہ چادر خاک میں پڑی ہی اور سسکیاں بھرتی کی پشت مبارک نیلی ہی ہیبتی روکی اونسے پوچھا یہ نشان سیاہ آپکے بدن میں کیا ہی فرمایا ضرب تازیانہ اعداسے پھری شانی اور پیٹ میں زخم ہوا ہی اس کلام کو سنکے مجھے رقت آئی وہ حال دیکھ کے بہت گھبرائی زینب نے میرا ہاتھ پکڑکے اوٹھایا فرط بیقراری میں دلاسا دیا بہلایا فما رجعنا الی الخیمۃ الا وھی قد نھب ما فیھا ہم دونو حزین و نالان خیمہ کی طرف روانہ ہوئی مثال بید لرزتی تڑپتی سراپردہ کی دیکھا طنابیں وسیت اہل کین سے کٹی ہیں آتش ظلم و جفا سے قناتیں جل رہی ہیں جو کچھ اسباب تھا وہ سب غارت ہوا فرش و لباس میں کوئی چیز کا پتا نہیں رہا واخی علی مکبوب علی وجہہ لا یطیق الجلوس من کثرۃ الجوع والاسقام بھائی علی بن الحسین کو دیکھا ضعف کی مار خاک پر اوندھی پڑی ہیں بھوک اور پیاس کی شدت میں بیٹھ نہیں سکتی ہیں ایک طرف علیہ بیمار یہی زار دوسری تھی بی زندگی دشوار فجعلنا نبکی علیہ ویبکی علینا ہم روتی ہوئی بیتاب اونکی پاس آئی اوس رنجوری دیکھ کے ہمیں آنسو بہائی قال حمید بن مسلم فانتھینا الی علی بن الحسین وھو منبسط علی الفراش وھو شدید المرض حمید بن مسلم کہتا ہی کہ میں گیا اوسوقت علی بن الحسین کی بالین پر دوڑ کی پہنچی وہ غریب سینہ کی خاک میں پڑی تھی تاب کلام نہیں شدت عطش سے غش میں سر کہیں پاؤں کہیں ومع شمر جماعۃ من الرجال فقالوا لہ الا تقتل ھذا العلیل ناگاہ شمر بھی وہاں آیا اوسکی پیادوں کی غول نے قدم بڑھایا اون اشقیا نے عداوت میں ذی الجوشن سے کہا اس بیمار کو ہم شہید کریں تو ہم خوش ہونگا فقلت سبحان اللہ اتقتل الصبیان انما ھذا صبی وانہ لما بہ میں نی کہا کیا یہ بیرحمی ہی خدا سے ڈرو پیمبر کی حرمت کرو سبحان اللہ ایسی علیل ناتوان کو قتل کرتی ہو جو اپنی حال میں مبتلا ہی جو شدت مرض سے بیہوش پڑا ہی فلم ازل ادفعھم عنہ الحدیث یہ ماجرا دیکھا سب عورتیں

الا ابوابہ فی المسجد الا بابہ و منہا انہ علیہ و آلہ السلام سد

فقال لہم ضیعوک واستعملتہم ولا اخذت ثم التعصب الی غیرہ

امتی بمعرفۃ الائمۃ علیہم

علیہ و آلہ السلام یدخل الجنۃ بقولہ روی انس بن مالک عنہ

روی ابو رافع قال خطب النبی صلی الله علیه واله فقال ایها الناس ان الله امر موسی بن عمران ان یبنی مسجداً طاهراً لا یسکنه الا هو وهرون وابنا هرون شبر وشبیر وان الله امرنی ان ابنی مسجدا لا یسکنه الا انا وعلی والحسن والحسین ع سدوا هذه الابواب الا باب علی فخرج حمزة یبکی قال یا رسول الله اخرجت عمک واسکنت ابن عمک فقال ما انا اخرجتک واسکنته ولکن الله اسکنه

پچیسوین مجلس تاراج و قید حضرت سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

دوڑ کی اوسی کچھ لیا اور گریہ وزاری بلند کی خدا و رسول کی دہائی دی عجیب کہا ہی ہیبت
سمجھایا تاکہ اون بچون کی پانی بھایا یتیم کو بچایا وَجَاءَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فَصَاحَتِ
النِّسَاءُ فِي وَجْهِهِ وَبَكَيْنَ اوسوقت عمر سعد بجانب خیمہ گاہ تماشی کو آیا گھوڑی پر
سوار بخدا بیحمیت وہان کھڑا ہوا ساری خواتین حرم روتی ہوئی اوسکی روبرو اپنی اپنی مصیبت
بیان کرکی چلائین یا ابن سعد ہمارا وارث ایک علیل ناتوان باقی رہا ہی اوسکو بھی تیغ
بیداد کی شمر مارا چاہتا ہی تو منع کر کہ اوس مریض بیکس پر ہاتھ نہ اوٹھائی مخدرات عصمت کی زیادہ
فریادین فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ لَا يَدْخُلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ بُيُوتَ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءِ
ذرا اہلبیت سی عمر سعد کی بدن مین رعشہ ہوا بیکسون کی گریہ اور ناچاری دیکھتا
اپنی لشکر کو منع کیا خبردار تمہاری کوئی سپاہی بیبیون کی خیمون مین نجائی اور
اونکو ایذا اور تکلیف نہ پہونچائی وَلَا تَعَرَّضُوا لِهٰذَا الْغُلَامِ الْمَرِيضِ اور جوان بیمار کو
ایسکو [illegible] نہ پہونچاؤ وَوَكَّلَهَا بِالْفُسْطَاطِ وَبُيُوتِ النِّسَاءِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
جَمَاعَةً مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ یعنی چند اپنی اہل [illegible] کو محافظت عیال سید الشہدا و اطفال سجاد و علی بن الحسین
[illegible] اور [illegible] ہمراہ تھی بعض اطراف مین ٹھیرا دیا وَقَالَ احْفَظُوهُمْ لِئَلَّا
يَخْرُجَ مِنْهُمْ أَحَدٌ وَلَا يُسَاءُ إِلَيْهِمْ اور کہا انکی خوب حفاظت کرو کوئی بھاگ نجائی
اور کوئی انکی حمایت کو پاس نہ آئی وہ ظالم اولاد پیغمبر کو مثل اسیران ترک و روم سمجھا اور حتی
الامکان وہ ذلت وخواری کو اوٹھا نہین رکھا فظلم ہو لعنہ اللہ اب مختصر احوال [illegible]
درد و محنت کو سنو ہین تاب بکا باقی زیادہ اہل رقت کو ہوئی ماتم ہی بہم بیہوش سب ارکان
عالم کی بگڑ گیا ہی صدمہ سی آہ کی شور قیامت کو بڑھا دو جوش نالہ حلقہ ابواب شیون کی
[illegible] حسرت کی جلد کی صبر و طاقت کو غم شبیر مین رونا کلید مغفرت [illegible]

چھبیسوین مجلس آشوب روز جزا نقل خواب طالب علم و روایت فضہ شیر کو مقتل مین لانا

اجل بالین پہ آئی ہی غنیمت سمجھو فرصت کو + خدا سی یہ دعا مانگو رہی خوشدل محب شہ کا
پڑہی جو نوحہ سرور نہ بھی وہ مصیبت کو +

۲۶ چھبیسوین مجلس بیان آشوب روز جزا و خواب طالبعلم کا اور پانا طالب الشہدا سید و فضہ کا شیر کو کربلا

رباعی اس رونیکا محشر مین صلہ پاؤگی + واللہ کہ فردوس مین تم جاؤگی + یہ ماتم فرزند نبی کا یارو + اس غم مین نہ روؤگی تو پچھتاؤگی + رباعی مقبول خدا شیعو تمکا رونا ہوگا + کیا قبر مین آرام سی سونا ہوگا + حوران بہشت آنکھین بچھا دینگی + چشم بد دور یہ بچھونا ہوگا + رباعی پیدا ہوی دنیا مین اسی غم کی لئی + رونا ہی بجا ہی چشم پر نم کی لئی + ہمکو دو دولتین خدا نی بخشین آنکھین رونی کو ہاتھ ماتم کی لئی + رباعی الفت ہی جو ابن ساقی کوثر سی + دریا کو بہاؤ چشم تر سی + یون رو و در نجف امامت کی لئی + مردم کو یقین ہو صاف موتی برسی + تمہید عزا و روایت سید علی حسینی و خواب طالب علم منکر فضائل بکا +

سید الشہدا ای دوستان احمد مختار + ای موالیان حیدر کرار + ہر موسم کی ایک جدا بہار ہی + ہر ایام مین مناسب وقت کی حرکت خوشگوار ہی + طفلی مین مشغول بازی او خندہ بیہودہ پھرنا + جوانی مین کارہای رستمانہ قوت کی صرف ہمت سی کرنا + آخر عمر مین فکر کار قبر او تہیہ آخرت پر مصروف ہونا + گناہون سی پشیمان حسنات مین جان کھونا + گذر منزل ہستی درپیش ہی + اور دست اجل مین مقراض جدائی بیگانہ و خویش ہی + زاد عقبی ترک معصیت اوسمین نفس امارہ کا صبر دشوار ہی + دوسری باعث جزا عبادت ہی اوسکو صفائی نیت اور اپنی تئین شیطان خلوص ریا ورکا رہبر حالی یہ دونون مین مساعدت توفیق بہت اشکال ہی + اور مواخذہ قیامت سی دل و جان کو وحشت کمال + وہ تنگی لحد کا اندھیرا

۴۴۹

چھبیسویں مجلس آشوب روز جزا اور نقل خواب طالب علم و رویت فرشتہ کا شیر کو متمثل ہونا

تنہائی کی وحشت اور منکر نکیر کی سوال و جواب سی شدت، وہ عالم برزخ کی طولِ مدت
رہنا، ہیبت بھری آوازِ صور میں خاکِ لحد سی اوٹھنا، گرمی شورِ محشر میں بی یار و مددگار جانا
عقبات صراط اور آفاتِ میزان سی سلامت جان بچانا، کراماً کاتبین کی تحریر میں ہستی و بیکاری
ہر عضوِ بدن کی صدہا خطا پر گواہی شرمساری، حساب و کتاب داورِ جبار میں نجات کا ملنا
حقوقِ عباد اور داروگیرِ امرِ قہار سی پاک و صاف نکلنا، نہ بادِ دوزخ اور تشنگی سوزندہ جگر
خدا کی پناہ، ہول میں پچاس ہزار برس کی جو وہ روز ہوگا دل و جان تباہ، سر پر حرارتِ آفتاب
ایک نیزی کی فاصلہ سی آنکی، پانوں تلی زمین مثلِ گداختہ چاہی پگھل جاتی کی فزع اکبر عرصات
بقدر مدت صدہا سال و نفسی نفسی کہنا، امید میں سناسائی دنیا کی شافع کو تلاش کرتی پھرنا
یعنی اس راہ ہولناک میں ہماری سر پر کیا گذرتی ہی اور سفرِ پرخطر میں تہیدست بیسامان
تقدیر کیا کرتی ہی، ہر دانا اس معاملۂ عاقبت کا بینا ہی کہ ہمیشہ دارِ فنا میں نہیں جینا،
اَیُّہَا الْغَافِلُ السَّکْرَانُ اِنَّمَا تَتَفَطَّنُ بِمَوْتِ الْاَحِبَّۃِ وَالْاَقْرَانِ ای نفسِ سرشار
غفلت سی مست کیوں جاگتا نہیں کہ خبرِ موت دوست و عزیز پائی اور وہ سب گذر گئی
اب تیری مرنیکی باری آئی، یار و فرصت غنیمت جان، عمر کو بیوفا اور بیمروت پہچان، تو سالہا
گذشتہ میں کیا کیا جوانانِ رنگین تہی یہاں مجلس نشین، اب ان کی بستر پر حسرت و ارمان کفن سی
منہہ ڈہانکی ہیں تہِ زمین، کہیں بکھری اور کہیں اونکی مصاحب و یار ہیں، یادگاری اہل و عیال
اور بد ترین اعمال جلیس و غمخوار ہیں، تَخَیَّرْ خَلِیْطًا مِنْ فِعَالِکَ اِنَّمَا قَرِیْنُ الْفَتٰی فِی الْقَبْرِ
مَا کَانَ یَفْعَلُ ای مردِ ہوشیار باتوفیق اختیار کر اپنی عملِ خیر کا رفیق ہم طریق بدرستی
کہ انیس تنہائی تیرہ و تار وہی ہوگا اور مجسم ہوکی تیری ساتھ ابدا رہیگا، فَاِنْ کُنْتَ مَشْغُوْلًا
بِشَیْءٍ فَلَا تَکُنْ بِغَیْرِ الَّذِیْ یَرْضٰی بِہِ اللّٰہُ تَشْتَغِلُ اگر کسی چیز کی شوق میں مشغول ہو

چهبیسوین مجلس آشوب روز جزا نقل خواب طالب علم روایت فضه کا شیر کو لانا

تو وہ پیشہ کرو جسمین باور رضای خدا و رسول کو باری اوسی کام پر مصروف رہو جو آخر ایام مین
کام آتا ہی ایسا ذخیرہ سمیٹ لو کہ ہلاکت سی بچاتا ہی یہ نقد آمرزش جو مین بتاؤن چشم
رغبت سی پہ کہلو جنس مغفرت کا نام سناؤن دست محبت مین رکہلو حکی عن السید
عَلِيّ الحُسَيْنِيّ قَالَ كُنْتُ مُجَاوِرًا فِي مَشْهَدِ مَوْلَايَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ
التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ کتاب عاشر بحار الانوار مین سید علی حسینی سی
حکایت کی ہی کہ راوی نی کہا مین ایک مدت سی ہمراہ مومنین مشهد مقدس امام رضا علیه السلام کا
مجاور تہا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَاشُورَا ابْتَدَأَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يَقْرَأُ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَوَرَدَتْ رِوَايَةٌ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جبکہ روز عاشور آیا ہماری مجلس مین
ایک شخص کہڑا ہوا حال شہادت امام حسین علیه السلام کو پڑہنا شروع کیا اس نقل قول حضرت
باقر علیه السلام کا نام لیا أَنَّهُ قَالَ مَنْ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فِي مُصَابِ الْحُسَيْنِ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ
الْبَعُوضَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ کہ اوس جناب نی فرمایا
جو روئی آلام سی اور اشک چشم مین رخسارون پر غم حسین علیه السلام سی اگرچہ مچہر کی پر برابر
کمتر وادنا ہون اوسکی گناہونکو خدا بخشیگا ہرچند معاصی مثل کف دریا کی انتہا ہون وَكَانَ
فِي الْمَجْلِسِ مَعَنَا رَجُلٌ جَاهِلٌ مُرَكَّبٌ يَدَّعِي الْعِلْمَ وَلَا يَعْرِفُهُ فَقَالَ لَيْسَ هٰذَا
بِصَحِيحٍ وَالْعَقْلُ لَا يَعْتَقِدُهُ ہماری محفل مین ایک طالب العلم تہا لیکن جہل مرکب مین مبتلا تہا
وہ مرد بہت پڑہا لیکن کچہہ خاک نہ سمجہا تہا بولا کہ یہ حدیث صحیح معلوم نہین ہوتی اور عقل اسکی مسلمات کو
قبول نہین کرتی وَكَثُرَ الْبَحْثُ بَيْنَنَا وَافْتَرَقْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ وَهُوَ مُصِرٌّ عَلَى
الْعِنَادِ فِي تَكْذِيبِ الْحَدِيثِ ہماری اوسکی درمیان بہت بحث ہوئی ہر ایک اپنی کہی پر بحال
رہا اگرچہ وہ انکار مین حدیث کی ویسا ہی بر سر اصرار باقی رہا فَنَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ تِلْكَ

چہبیسویں مجلس اشوب روز جزا خواب طالب علم و روایت فضہ کا سشیر کو لانا

اللَّیلَةِ فَرَاٰی فِی مَنَامِهٖ کَاَنَّ الْقِیَامَةَ قَائِمَةٌ وَحُشِرَ النَّاسُ فِی صَعِیدٍ صَفْصَفٍ
لَا تَرٰی فِیهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا وہ سرورات کو سو رہا شب کی وقت عالم رویا میں خواب
دیکہا قیامت برپا ہوئی انبوہ خلایق کو میدان وسیع میں گہیرا ہی کہ جسکی ابتدا و انتہا معلوم
نہیں کہاں تک برابر پہیلا ہی وَقَدْ نُصِبَ الْمِیزَانُ فَامْتَدَّ الصِّرَاطُ وَوُضِعَ
الْحِسَابُ وَنُشِرَتِ الْکُتُبُ وَاُسْعِرَتِ النِّیرَانُ وَزُخْرِفَتِ الْجِنَانُ
میزان برپا صراط کو بالای دوزخ کہینچا ہی حساب کیا جاتا نامۂ اعمال کہلتا ہی آتش جہنم کو بہڑکایا
بہشت کی آرایش بیان سی سوا ہی وَاشْتَدَّ الْحَرُّ عَلَیْهِ وَاِذَا هُوَ قَدْ عَطِشَ عَطَشًا
شَدِیدًا وَبَقِیَ یَطْلُبُ الْمَاءَ فَلَا یَجِدُهٗ اوسوقت طالب علم شدت سی گرمی کی
گہبرایا پیاس کی غلبہ سی بیتاب ہو گیا چار طرف پانی کا جویا ہوا کہیں اوسکا نشان اوسکو
نہ پایا نظر پڑا فَالْتَفَتَ یَمِینًا وَشِمَالًا فَاِذَا بِحَوْضٍ عَظِیمِ الطُّولِ وَالْعَرْضِ
یمین و شمال حسرت سی تکتا تہا ناگاہ ایکطرف بڑا حوض دیکہائی دیا کہ اوسکا عرض و طول
نہ اوسکو معلوم ہوگا ہجوم ملایکہ اور ازدحام خلایق بیشمار ہو رہا تہا قَالَ فَقُلْتُ فِی نَفْسِی
هٰذَا هُوَ الْکَوْثَرُ وَاِذَا فِیهِ مَاءٌ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ الْعَذْبِ
راوی کہتا ہی میری دل میں تصور ہوا کہ یہ چشمہ نہر کوثر سامنی آیا ہی جو اسمیں صاف پانی
مثل بحر شراب دیدہ لہراتا ہی دیکہا مانند برف کی ٹہنڈا از قبیل شہد شیرین و گوارا وَاِذَا
عِنْدَ الْحَوْضِ رَجُلَانِ وَامْرَاَةٌ اَنْوَارُهُمْ تُشْرِقُ عَلَی الْخَلَایِقِ وَهُمْ مَعَ ذٰلِکَ
لُبْسُهُمُ السَّوَادُ وَهُمْ بَاکُونَ مَحْزُونُونَ ناگاہ اوس حوض کی کنارے مجمع ملایک
نظر آیا اوسمیں دو مرد ایک عورت کو پایا کہ انوار انکی چہروں سی خلایق میں منتشر ہو رہی تہی
ہوتی تہی اور وہ پوشاک سیاہ پہنی غمناک روتی تہی فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ فَقِیلَ لِی هٰذَا

چھبیسویں مجلس طالب علم واقعہ وزیر اعظم بابلی بدن شہادت کا شکر لانا

محمد المصطفی و هذا الامام علی المرتضی و هذه الطاهرة فاطمة الزهراء یعنی یہ جو
یہ بزرگ کون ہیں ایک نے کہا یہ جلوۂ محمد مصطفی ہیں اور دوسرے امام علی مرتضی اور وہ خاتون
طاہرہ فاطمہ زہرا ہیں فقلت مالی اراهم لابسین السواد وهم باکون محزونون
یعنی کہا یہ جناب کالی پوشاک کیوں پہنے ہیں اور محزون و گریاں کس واسطے کھڑے ہیں فقیل لی
الیس هذا یوم عاشورا یوم مقتل الحسین فهم محزونون لاجل ذلک
مجکو جواب دیا کہ تو نہیں جانتا ہے کہ آج شہادت امام حسین علیہ السلام کا دن روز عاشورا ہے
جو اسکے سبب مبتلای غم و الم ہیں اور کالی کپڑے پہنے مصروف ماتم ہیں فدنوت
الی سیدة النساء فاطمة الزهراء میں اس حرف کو سنکے نزدیک گیا فاطمہ زہرا کے پاس
جاکے کھڑا ہوا و قلت یا بنت رسول الله انی عطشان کہا اے دختر رسول خدا میں پیاسا ہوں
تھوڑا پانی دو کہ پیکے تسکین عطش پاؤں فنظرت شزرا و قالت لی انت الذی
تنکر فضل البکاء علی مصائب ولدی و مهجة قلبی و قرة عینی الحسین
الشهید المقتول ظلما و عدوانا آپ نے خشمگیں ہوکر میری طرف
تیز نظر سے دیکھا اور کہا تو وہ نہیں ہے جو میری فرزند کی مصیبت میں رونے کا انکار
کرتا ہے کہ وہ میرا پارۂ جگر نور بصر حسین شہید قتل کیا ہوا ظلم و جفای اعدا ہے لعن الله قاتلیه
و ظالمیه و مانعیه من شرب الماء لعنت کرے خدا قاتلوں اور اسکے ظالموں
اور ظالموں کو پانی پینے سے مزاحم ہوئے ہوں والوں کو قال الرجل فانتبهت من نومی فزعا
مرعوبا و استغفرت الله کثیرا و ندمت علی ما کان منی راوی کہتا ہے کہ میں
گھبرایا ہوا ہراساں خواب سے چونکا بہت توبہ اور استغفار کی اپنی اعتقاد سے نادم ہوا و اتیت
الی اصحابی الذین کنت معهم و خبرتهم برؤیای و تبت الی الله عز و جل

چبیسویں مجلس عزم پامالی بدن شہدا شبیر کو مقتل میں فضہ کا لانا

دوڑتا گیا اوس محفل میں بحث جہان کی تہی باکمال روسیاہی اونکو اس رویا کی خبر سنائی خدا سے امرزش خطا چاہی پس ای حاضران بزم بجا ہے با جبرائیل سنا کہ رونا واسطے رفع تشنگی روز جزا کی کسقدر مفید کہا ہی اسی چشمہ سے منبع رحمت ملا دریای فیض و مغفرت بہا ہے ایک قطرہ اشک شور محشر نہ خار قہر الہی سے پار لگاتا ہی آہ کا شرارہ نایرہ سقر کو نالہ کرنے والوں پہ بجہاتا ہی نظم
جناب فاطمہ کرتی ہیں اسطرح ارشاد جو میری لعل کو روتی ہیں حق رکہی او نہیں شاد کرو نگی حشر کے دن میں ہر ایک کی امداد اوسی نہ بہولونگی جس جس کو ہی حسین کی یاد حسین انکو ہی پیارا
یہ مجکو پیاری ہیں زہرہ آفتاب ہی میرا تو یہ ستارے ہیں

شہدا اھل کربلا کا پامالی شہداء سے مقتل میں فضہ کا لانا اسیری کا جانب کوفہ لیجانا

شہیدان پامال خیل غم و ذبیحان لگدکوب توسن الم بہ تیر بران تیغ ستیزان آہ و زاری و جان تپان و نالہ و بیقراری ناقہ سواران محمل اندوہ و ملال و سر شیبان جنازہ رفت وابتہال اجساد مضاکستہ فغان پہ جولانی کمیت سیاہ بیان کی خبر سراپردہ گوش سامعین میں یون دیتی ہیں کہ جب اعدائی سر شاہ کربلا خنجر جفا سے کاٹکی نیزی پر چڑہا لیا او خیمہ ناموس خیر الوری کو آتش عناد سے جلا یا اوسپر قدم جفا بڑہا پامال و اسباب کو دست نیہاسی لوٹا سر زینب وام کلثوم پر چادر و مقنعہ بہی نہ چہوڑا لشکر شہادت اثر میں نقارہ شادیانہ کی بجی ابن سعد کو سرداران شرہ فتح کی دے سپاہ کوفہ و شام میں اہلبیت امام اسیر ہوگئی سید سجاد طوق و زنجیر میں بندہی پا سبانونکی دستگیر ہوی اہل کین نعمت او عیش میں مسند تمکین پہ جلوہ گزین حرم شاہ دین وحشت اور ذلت سے خاک نشین بہ رو دوش اعدا خلعت و زرہ سے گرانبار ضرب تازیانہ سے بدن عریان بانوان دوگا اطفال دشمن خندہ و بازی میں محو حسرت یتیمان تشنہ دہن گریہ و زاری میں سوز و شہادت

ذلك الجمع في مثل تلك الحال ويجيب
على المنبر المعمول من الرحال ليعلمونه فمن حضر قوم
الناس من مدينة ما لا يعلمونه فانهم يعلمون
وكذلك ولاء العتق
ان ولاء العتق لبني العم قبل النبي بعلمه
وبعدها فيبطل ذلك ايضاً ما جاء في
الرواية من مقالة عمر بن الخطاب له
عليه السلام بخ بخ يا علي اصبحت مولاي وفيها

چھبیسوین مجلس مصائب عترت سید الشہدا عزم پامالی پر قصہ کا شمر کو متقبل مین لانا

چہرۂ مشرکین جوشِ شادی کی حمار سی آسودہ، رخسارۂ خواتین فرطِ رقت سی ... بلا مین غبار
آلودہ، عوراتِ لشکرِ کوفہ زیور و لباسِ فاخرہ مین سج دہج بنائی، دختران علی عمران شرم کی مارے
شانون مین منہ چھپائی، سایۂ فلک بی مدار مین آلِ اطہار کی رہنی کو پھٹا خیمہ ملا، دامن یا ہموار
شہزادیونکا دیرہ بپا ہوا، زبانی شیخ کی سنا ہی کہ دلائل الشہادت قاضی عسکر مین لکھا ہی
اوس وقت زینب خاتون کو یارای صبر نہ رہا، زبانِ حال سی رو کی کہا کیا علاج کرون کہ سید
سجاد بہت بیمار ہین شدتِ مرض مین ایک ساعت بیٹھنا اوسپر دشوار ہی ای خواہر کلثوم
کوئی قسم کا بستر یا کپڑا تلاش کرو، اوسی بچھا کی مبتلای آزار کو سلادو، ہای ہای محنت ایام
کچھ میسر تھا، توشک اور گدہ اور لحاف کہین نپایا، ناچار ایک چادر بوسیدہ پرانی کو دہرہ ہو
(کہنہ و پرانا و پارہ)
اوسکو لاکی گوشۂ زمین پر بچھا دیا، بالین کی واسطی خاک جمع کرکی تکیہ بنایا، دونون بیمار کی بازو
پکڑ لئی اور آگی بڑہایا، اوس فرشِ لایق فقرا پر شاہزادی کو لٹایا، چارون طرف چھوٹی بڑی بیبیان
ہوئی، حلقۂ ماتم باندہ کی اپنی بیکسی اور غریبی پر خوب روئی، دن بھر کی تکلیف و ابتلای آفات کا
تذکرہ شروع کیا، اندہیری رات کی ہیبت اور اندیشۂ فردا مین چین نہ لیا، ہر چند ہزارون
طرح کی درد تہی، پھر بہی جورِ مخالف کی وسوسی تہی، تشویشِ جانِ امام زین العابدین سی
بیخواب ہو، واہمہ مین دربارِ ابن زیاد کی ابتلای اضطراب، زبانِ حال مین باہم یہ کلام تھا
لاشہ ہای شہدا کو خاک و خون سی کون اوٹھای گا، وارثِ خانہ ونکو ہماری خانہ بردہ کی
کون دفنای گا، وای وای سر بی جسم سی کاٹ لئی ہین، ہای ہای کپڑی اوتار کی بدن یہان
چھوڑ دیئی ہین، کسکی پاس جائین کہ اس دشتِ بلا مین امداد کو آئی، کہان فریاد کرین جو غریبانِ عترت
محمد کو جفا سی بچائی، جس شہرِ کوفہ مین علی مرتضیٰ کی عہدِ خلافت کو ہم سامانِ سلطنت سی تہی
شالِ شہزادونکی حکومت اور عزت مین چھوٹی سی بڑی ہوئی، جہان نبی زادی کہتی تہی وہان

ومولى كل مؤمن ومؤمنة وبيان ان يتبعه و
ما كان ...، وبيان ... الامة واحدهم فيهم
... تناسب ... الامام وعلمنا انه
... جميع ... ومعنى ذلك
... اذا ... من معنى ...
... ان ... ان يبين
... القسم ... الصفة فهي
ولم يبق ... من كان بهذه الصفة
... الا من ... واما ...
... الامام ... الكتاب ... فصل
... في ...
من موسى الا انه لا نبي بعدي فانه يدل
على النص من وجهين احدهما ان هذا
القول يقتضي حصول جميع منازل هارون
من موسى لامير المؤمنين من النبي
عليهما السلام الا ما خصه الاستثناء
في الخبر من النبوة وما جرى مجرى ما
وهو المعروف من الاخوة في النسب وقد علمنا
ان منازل هارون من موسى عليهما السلام
الشركة في النبوة واخوة النسب والتقدم
عنده في الفضل والمحبة والاختصاص
على جميع قومه والخلافة في حال غيبته
على امته وانه لو بقي بعدهم لخلفه فيهم
واذا اخرج الاستثناء منزلة النبوة
وخص العرف منزلة الاخوة للاب
كان ما عداهما على العموم ... من الشرع
لم يجد ... النطق ... ثبت
ما عدا هاتين المنزلتين من المنازل

چھبیسویں مجلس عزم پامالی بدن شہدا خصوصاً کاشہ کو مقتل میں لانا

اس حالِ تباہ سے تھکی سر و پا دو شتر برہنہ پر سوار لیجا تینگی بہائی بیٹی کی سر ہمراہ کوچہ بازار میں
در بدر پھرائینگی ایکدن وہ تھا کہ سرداروں کی بہو بیٹیاں باجازت ہماری گہر میں آتیں کنیزوں کی
مانند خم ہوکی باادب ہمکو سلام اور مجرا کرتیں آج ہم مثل لونڈیوں کی بلکہ اونسی بدتر ہوگئی بجہن بزرگوں کی
سبب حرمت اور فخر تھا وہ سب مرگئی عوراتِ محلہ جو یوں دیکہینگی تو کیا کہیں کی اطفال
یتیم کو روتا بیٹہا پھٹی کپڑوں سی پائینگی تو کیا چرچا کرینگی کا ہیکو ہم بحیثیت والا قدم جینگی
شاید حقارت اور ذلت میں لقب اسیری بولینگی کاش کہ جیسا عزیز و اقربا کو مارڈالا ہمکو
بہی مار ڈالتی کہ اس محنت و اذیت و خواری سی پی ورپی کی چہرائی بہرہ نادی عمر بن
سعدٍ فی اصحابہ من ینتدب للحسین فیوطیٔ بالخیل ظہرہ اوسوقت
عمر سعد نی ستم تازہ کیا اپنی لشکر میں یہ حکم دیا کون ہی جو بدنِ مطہر امام حسین علیہ السلام کو
پامال کری اور اصحاب سید الشہداء پر سوار اسپ پہری فانتدب منہم عشرۃ
وہم اسحاق بن حیوۃ الذی سلب الحسین قمیصہ واخنس بن مرثد
وحکیم بن الطفیل السنبسی وعمر بن صبیح الصیداوی ورجاء بن منقذ
العبدی وسالم بن خیثمۃ الجعفی وصالح بن وہب الجعفی وواحظ
بن ناعم وہانی بن ثبیت الحضرمی واسید بن مالک یہ اشقیای سیاہ روسیا
دس ناپاک گہوڑوں پر سوار ہوکر ستم ناک ارادہ کیا سو پامال کیا اوس امام بےکس کو فداسو
الحسین بحوافر خیولہم حتی رضّوا ظہرہ وصدرہ جسم مقدس امام حسین علیہ
السلام پر گہوڑے دوڑائے اور لاشہای سادات پر بہت ستم کیا دو ہزاری اپنی شدت کی
سینہ سرورِ دین کو بہت چور کیا بنل سمِ توسن سی بدنہای عترتِ رسول کو خاک میں ملا دیا
شعر عربی فدا لک یا حسین و عترتی وانت عفیر بالتراب جدیل

مسائل فالذات من شانه اذا قيل بنوت
او حال ان يوجب ثبوت ما لم يثبت
في ذلك الوقت وفي تلك الحالة الثانية لا يثبت
ان قول القائل هذا ابن ابنا اسعادي بالواو لا يثبت لان
في الدار يدل على ان هذا ابتداء مما يكون
في الدار يتعلق الاستثناء بذلك في
الاسئلة والجوابات في هذا الباب

چهبیسوین مجلس فضه کا متصل ہونا شیر کو لانا خولی کا سر امام کو لیجانا

یا حسین مظلوم تیرے جان اور اہل و عیال میرے نثار ہوں کہ آپکا جسم شریف گرم ریت پر لہو مین
غلطان الودہ خاک اور غبار ہو وَجِسْمُكَ عُرْيَانٌ طَرِيحٌ عَلَى الثَّرَى عَلَيْكَ خُيُولُ
الظَّالِمِينَ تَجُولُ تمہارا بدن دشت کین مین پڑا رہا اور ظالمون نے اپنی گھوڑوں کی لاش پر پھرا کی
روندا اقول المُعتَمَدُ عِنْدِي مَا سَيَأتِي فِي رِوَايَةِ الكَافِي اَنَّهُ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُم
ذٰلِكَ ملا محمد باقر نے کتاب بحار الانوار مین لکہا ہی بموجب روایت کلینی کی یہ ثابت ہوتا
کہ پہلی اس حرکت شنیع کا اون اشقیا نے ارادہ کیا تھا لیکن یہ عزم فاسد بسبب بعض موانع کی ظہور مین
نہ آیا میری نزدیک معتبر یہی وہ حدیث کافی کا مضمون سند قوی ہی مَرْوِيٌّ فِي الكَافِي
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ اِدْرِيْسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَوْدِيِّ
قَالَ لَمَّا قُتِلَ الحُسَيْنُ اَرَادَ القَوْمُ اَنْ يُوطِئُوا الخَيْلَ عَلَى ظَهْرِ الحُسَيْنِ وَ
اَصْحَابِهِ کتاب کافی مین ملا یعقوب کلینی نے ذکر کیا کہ جب مولای غریبا امام حسین علیہ السلام کو
درجہ شہادت پہنچا لشکر شقاوت اثر نے میدان خالی پایا اعضای مطہر و اصحاب پر گھوڑے دوڑانا
چاہا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الخَبَرُ اَهْلَبَيْتِ الحُسَيْنِ عَظُمَ عَلَيْهِم ذٰلِكَ زبانی راوی یا
یہ خبر وحشت اثر اون کو اہلبیت نے سنا زینب خاتون اور سب حرم حضرت کو مصیبت تازہ
بہت قلق گذرا فَقَالَتْ فِضَّةُ لِزَيْنَبَ يَا سَيِّدَتِي اَنَّ سَفِينَةً صُفِقَتْ كَسِيْرٌ
فِي البَحْرِ فَخَرَجَ بِهِ اِلَى جَزِيرَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَسَدٍ حضرت و یاس مین روتی تہین
بیہوش و حواس ناچاری مین مضطرب ہوتی تہین اس حال پر ملال کو دیکہہ کی ملال حوا
فضہ خادمہ نی ہمراہ باشیمہ یکتا کہا ای خاتون محشر کی تمہاری بابا نہ خدا کو یاد کرو تمہارے جد
رکھو مینی سنا ہی ایک سفر مین حضرت سفینہ کشتی پر سوار تہی راہ مین طوفان کی سبب وہ کشتی ٹوٹ گئی تہی
وہان شیر صحرائی کو ناگہان دیکہا جان کی خوف سی کمال صدمہ اوس آن ہوا فقال

واما يختص الشيعة بنقله من الفاظ الصريح على امير المؤمنين صلوات الله عليهم
على الائمة من ابنائه صلوات الله عليهم ... والمعجزات الخارقة للعادة والمؤيدة
للامامة الدالة على مكانة من الله ...

معجزات النبی لا نطول به فكان جميع ذلك على ما قال وما كان من هذا الفن منقولا عن امير المؤمنين عليه السلام فهو اكثر من ان يحصى ولا يمكن انكاره اذا ظهر للخلق اشتهاره فلا يخفى على الخاص و العام ما حفظ عنه عليه السلام من الملاحم والحوادث في خطبه و كلامه وحديثه بالكائنات قبل كونه فمنه قوله قبل قتاله الفرق الثلثة بعد بيعته أمرت بقتال الناكثين والقاسطين والمارقين [illegible]

و امثال ذالك وقد مر ذكرها في بيان

وهم من بعد غلبهم سيغلبون في بضع سنين

الروم الم غلبت الروم في ادنى الارض

يولّون الدبر وقوله في غلبة فارس

بدر قبل الوقعة سيهزم الجمع و

ومنصورين لا يخافون وقوله في يوم

چهبیسوین مجلس فضہ کا مقتل مین شیر کو لانا خولی کا اپنی گھر سر امام کو لیجانا

يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهَمْهَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى وَقَفَ عَلَى

الطَّرِيْقِ حضرت فضہ نی دل قوی کرکی اوس وحشی کو پکارا یعنی اور عاجزی مین یون حیوان سی کہا

ای ابو الحارث مین کنیز آزاد کی ہوئی پیغمبر کی حادثہ مین مبتلا ہون لللہ مجھی راہ بتادی کہ اپنی

مقصد کو پہونچ جاؤن شیر نی نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سنا تو ہمہمہ کرکی اشارہ کیا ہت گہیرا

بکمال مہربانی اوسکی ہمراہ گیا طریق مدعا پر پہنچا کی ایک طرف ہوا وَالْاَسَدُ رَابِضٌ فِي

نَاحِيَةٍ فَدَعَتْنِي اَمْضِي اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ غَدًا یعنی اس وادی کی

قریب ایک شیر بیٹھی سنا ہی گاہ گاہ بنی آدم کو دکہائی دیتا ہی اگر تم اجازت دو تو جاکی

مدد کو بلاؤن اس ارادہ فاسد سی جو اعدا کل ظلم کرینگی خبر پہنچاؤن فَاَجَازَتْهَا زَيْنَبُ

فَمَضَتْ اِلَيْهِ زینب خاتون نی آہ سرد بہر کی فرمایا جب کوئی آدمی ہماری کام نہین آیا

تو وحشی کی پاس خبر دینی کو جلدی جا پیام وسلام کہکی ماجرای مصیبت سنا ای فضہ خدا تجہی

جزای خیر دی یہ سخت مشکل آسان اور سہل کری جو دم سی یہ شہید لشکر یزید سی ہی جان ہوئی

قالب مین نہین ہی ہی فضہ سب کو فی اور شامی سی پنہان بیشہ کی طرف دوڑتی گئی ہنگام

شیر نی اپنی جان سی سیر اوسکی نزدیک کہڑی ہوئی فَقَالَتْ يَا اَبَا الْحَارِثِ فَرَفَعَ رَاسَهُ

دیکہا کہ وہ جانور خونخوار پیلا ہوا زمین پر لیٹا ہی چارسمت نظر حیرت اور شدت سی دیکہتا

ہی ہرگاہ اپنی بالین پر قدم کی آہٹ پائی غصہ مین اوٹہنی کی انگڑائی لی فضہ نی کہا

ای ابو الحارث مین کنیز رسول خدا شاہ سہ فاطمہ زہرا ہون شیر نی اوس نام کو سنکی گردن

جہکائی یعنی کیا تیری تعظیم و خدمت ادا کرون ثُمَّ قَالَتْ اَتَدْرِيْ مَا اَرَادَ بَنُوْ اُمَيَّةَ

اَنْ يَصْنَعُوْا غَدًا بِجَسَدِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُوْطِئُوْا

الْخَيْلَ فضہ بولی ای ابو الحارث تجکو شیر خدا علی مرتضی کی بیٹی رسول کی نواسی زینب

چبیسوین مجلس مقتل شریف کو فضہ کا لانا خولی کا اپنی گھر سرِ امام کو لیجانا

سلام کہا ہی اپنی حمایت اور مدد کو اس وادی پر وحشت مین بلایا ہی راست پر جناب امام
حسین پیغمبر کی فرزند کو بی جرم و گناہ بھوکا پیاسا مارا ہی اوسکی چھوٹی بڑی بہائی اور بیٹونکا
سر تن سی اوتارا ہی اہلبیت اطہار کا لباس و زیور لوٹ لیا ہی دختران فاطمہ زہرا کو مثل
مردم دیلم یا زنگبار اسیر کیا ہی وہ سپر ہی یہ ظالم دست بردار نہین ہوتی ہین ہر دم جفا
تازہ کرنی سی ہوش اور قرار کہو تی ہین اب اونکا ارادہ ہی کہ لاشہای شہدا پر اسپ
دوانی کرین جسدِ نازنینِ سبطِ خیر المرسلین گھوڑونکی سم سی روندین اس گھڑی اندوہ الم
زیادہ ہوا ہی اور مجھی تیری پاس بہیجا ہی کہ شتاب کچھہ تدارک اسکا کرنا اون اشقیا کو
حرکت ناسزا سی پہیرنا ظلم نبی کی ال پہ گذرا ہی جو حد سی زیادہ ستمکر دونی نجیا فاطمہ کا گہر
برباد یہنین ہا ہی کوئی محرم زنانِ دلفگار بغیر سید سجاد نیم جان بیمار یتیم بی زمین پر پہڑی
کہاتی ہین و کہا کی کوڑا اونہین اشقیا ڈراتی ہین قالت فمشی حتی اقبل الی العقلہ
فضہ روایت کرتی ہی کہ یہ قصہ سنکر شیر کی انکہون سی اشک ہوی جاری پنجہ سی اپنی
خاک اوٹھا کی سر پر ڈالی ہمہمہ کرتا فضہ سی لرزتا ہم کہا یا اشاری سی کہا تو اگی چل مین ہی آیا
پہر گھبرا کی فضہ کی ہمراہ چلا دم بدم دمبدم کرتا گرم تکا پو ہوا وہ ضعیفہ بہی گریان اور نالان گئی
جبکہ سرِ دوراہ پہنچی ایک راستہ مقتل کو دوسرا خیمہ گاہ کو پہرتا تہا فضہ سرا پردہ حرم کو گئی
شیر قتلگاہ سید شہدا مین گیا و وضع یدیہ علی جسد الحسین واقبلت الخیل
فلما نظروا الیہ قال لہم عمر بن سعد فتنۃ لا تنثروہا وانصرفوا
وا ویلا ہر گاہ درمیانِ قربانگاہ آلِ مصطفیٰ گئی گذرا لاش ہر شہید کو حسد امام مظلوم کی تلاش مین
سونگہتا پہرتا بعد سی جو بدنِ خونچکانِ امام حسین علیہ السلام کو خاک مین پایا سر و کہا فرقِ مقدس
سی باحالِ تباہ جسم پارہ پارہ مظلومِ کربلا کی پاس بیٹھا بہت حسرت اور غم سی گلی لگایا

امو ت او یفتح اللہ علی فقال لہ ما اسمک قال اویس القرنی قال انت
اویس القرنی قال نعم قال اللہ اکبر اخبرنی حبیبی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ انی ادرکت رجلا من امتہ یقال لہ اویس القرنی یکون من حزب اللہ
ورسولہ یموت علی الشہادۃ یدخل فی شفاعتہ مثل ربیعۃ ومضر قال
ابن عباس فتری عنہ ومنہ اخبار
بالمخرج وقولہ ان فیہم لرجلا مودن
الیدلہ ثدی کثدی المرأۃ ہو شقی الخلق
والخلیقۃ فانہم اقرب الخلق الی اللہ وسیلۃ
ولم یکن المخرج معروفا فی القوم فلما
قتال الخوارج جعل یطلبہ فی القتلی و یقول
واللہ ما کذبت ولا کذبت وبعض
اصحابہ علی طلبہ لما اجابت العیقرۃ ولا
یرفع راسہ الی السماء تارۃ ویطلبہ اخری
علیہا شعرات اذا مدت امتدت ۷۶۹
کعقیمہ مہا واذا ترکت رجعت کعقیمہ
فلما وجدہ کبر ثم قال ان فی ہذا العبرۃ
لمن استبصر ومنہ قولہ فی الخوارج
مخاطبا لاصحابہ واللہ لا یفلت منہم
عشرۃ ولا یہلک منکم عشرۃ ومنہ ما رواہ
جندب بن عبد اللہ الازدی قال شہدت
مع علی علیہ السلام الجمل والصفین
لا اشک فی قتال من قاتلہ حتی نزلت
النہروان و دخلنی شک فقلت قرائنا
وخیارنا نقتلہم ان ہذا لامر عظیم
فخرجت غدوۃ امشی ومعی اداوۃ
ماء حتی برزت من الصفوف فرکزت
رمحی ووضعت ترسی علیہ
واستترت من الشمس فانی لجالس
اذ ورد علی امیر المومنین علیہ السلام

چہبیسوین مجلس مقتل مین قصہ کا شیبر کو لانا خولی کا سر امام کو اپنی گہر لیجانا

شل ہین فرزند مردہ چلا یا انکہون سی سیر شک خونین بہاتا تہا بینائی مین فرق اندوہ کی بہاری تہا تہا زبانی روضہ خوانان بشیتر سنا ہی کہ ذاکرین معتبر نی پڑہا ہی قصہ نی جا کی زینب خاتون کو سرگذشت شیبر سی خبر دی سب اہلحرم کی نظر اوسہر مصروف ہوی یکایک سکینہ خاتون رونی لگین پہوپہی کی پاس نالان سر پٹکتی دوڑین کہا عمہ جان میدان کی طرف دیکہو مصیبت تازہ کی خبر لو اور کچہہ تدبیر کرو شیر ہماری عزیزون کی لاش کہانی کو جاتا ہی پیری دلکو اور بہی اضطراب وصدمہ ستاتا ہی اوس مظلومہ نی تسلی کی فرمایا طفل نادان کو یہ کبہی بہلا ای لاڈلی بیٹی بہائی کی ہم بیکسون کی امداد کو یہ شیر آیا ہی آدمیون نی مروت چہوڑی اسنی رحم کہایا ہی جسوقت ابن سعد کی ہمراہی ارادہ فاسد سی مقتل مین آئی شیر کو دیکہہ کی خوف سی تہرائی کہ وہ حیوان دو دانہ تہہ تن بی سر امام حسین علیہ السلام پر وہی بیٹہا ہی مانند نگہبان ہر سمت منہہ اوٹہا کی غرارہا ہی ہر چند گہوڑون کو تہمیز کر کی بڑہاتی شیر کی خوف سی اگی قدم نجاتی عمر سعد نی پوچہا یہ کیا ماجرا ہی سب نی کہا شیر جنازہ حسین کی پہلو مین کہڑا ہی کسیکی جرات نہین پڑتی جو مقتل مین گذر کری سید الشہدا کی لاش کی نزدیک قدم دہری اس خبر کو سنکی ابن سعد بولا چپ رہو یہ فتنہ ہی ہرگز ظاہر نکرو اپنی لشکر مین پہر چلو وقال صاحب المناقب وابن نما ذکر ابو مخنف ان عمر بن سعد لما دفع الراس الی خولی بن یزید الاصبحی لیحمله الی ابن زیاد صاحب کتاب مناقب وابن نما نی کہا ابو مخنف یحیی ابن لوط نی اس روایت کو ذکر کیا جب سر امام حسین علیہ السلام کو شمر و سنان ابن انس نی تن سی اوتار لیا وہ فرق تہر افسر خونچکان بشارت ظفر ہین لاکی عمر سعد کو دیا سر دار نابکار نی خولی بن یزید اصبحی سی بولا یہ راس امام انام جلدی ابن زیاد کی پاس لیجا اوراوسکو مژدہ فتح وظفر سنا خبر قتل فرزند رسول وخاتمہ آل عبا جلد پہنچا اقبل بہ

فقال يا اخا الازد دامعك طهور قلت نعم فناولنيه الاداوة فمضى حتى اذا ...

صلى الله عليه وآله وودع سالما فرجع الى
ميثم واكتنى بابي سالم فقال له امير
المؤمنين ذات يوم انك تؤخذ بعدي
فتصلب وتطعن بحربة فاذا كان اليوم
الثالث ابتدر منخراك وفمك دما
فتخضب لحيتك فانتظر ذلك الخضاب
وتصلب على باب دار عمرو بن حريث
انت افصرهم خشبة واقربهم من المطهرة
وامض حتى اريك النخلة التي تصلب على جذعها
فاراه اياها وكان ميثم ياتيها فيصلي عندها ويقول
بوركت من نخلة لك خلقت ولي غذيت
ولم يزل يتعاهدها حتى قطعت وكان
يلقى عمرو بن حريث فيقول له اني مجاورك
فاحسن جواري وهو لا يعلم ما يريد وحج
في السنة التي قتل فيها فدخل على ام سلمة
فقالت من انت قال انا ميثم قالت والله
لربما سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله
يوصي بك عليا في جوف الليل فسالها
عن الحسين ع فقالت هو في حائط له
قال اخبريه اني قد احببت السلام
عليه ونحن ملتقون عند رب العالمين
ان شاء الله ثم دعت بطيب فطيبت
لحيته وقالت له اما انها ستخضب بدم
فقدم الكوفة فاخذه عبيد الله بن
زياد فقال له ما اخبرك صاحبك
اني فاعل بك قال اخبرني انك تصلبني
عاشر عشرة انا اقصرهم خشبة واقربهم
الى المطهرة قال لنخالفنه قال كيف
تخالفه فوالله ما اخبرني الا عن النبي
صلى الله عليه وآله عن جبرئيل عن
الله وكيف تخالف هؤلاء ولقد
عرفت الموضع الذي اصلب عليه
اين هو من الكوفة وانا اول خلق
الله الجم في الاسلام فحبسه
وحبس معه المختار بن ابي عبيدة فقال
ميثم للمختار انك تفلت وتخرج

چہبیسویں مجلس خولی کا سرِ امام کو اپنی گہر لیجانا مرغان سفید کا نوحہ کرنا

رات چمکتا رہا ہی، جہان سرِ امام حسین علیہ السلام رکہا تھا وہان سی مانند عمود طرف آسمان جاتا ہی وَرَاَیْتُ طُیُوْرًا بَیْضَاءَ تُرَفْرِفُ حَوْلَهَا وَحَوْلَ الرَّأْسِ مرغان سفید کو نظر کی اطرافِ سرِ اقدس مین پر مارتی پہرتی، اور مثالِ ماہی بی آب گرد اوڑتی اور تڑپتی گویا وہ نوحہ واشہیدا و نالہ وا قتیلا کرتی اور بی زبانی مین شور و اضطراب مچاتی رہتی، اونکا حسبِ حال یہ مقال تہا، اور بیقراری مین ابتہال تہا نوحہ ای سبطِ نبی آپکی غربت پہ فدا جان، اور آلِ مُحِبّان + اس گہر مین ہوی فرقِ پر از خون سی مہمان واحسرت و دردا + پالا تہا جسی نازون سی دہ ذات علی نی احمد کی وصی نی، اور فاطمہ ہوتی تہین ہر اک بات پہ قربان، واحسرت و دردا + یہ تازہ جفا ہی کہ اوسی خولی نی لا کر آزردہ و مضطر + تو قیرِ سنانی کو کیا رکہین پنہان، واحسرت و دردا + آرام کو جسکی نہی تک انکہین بہاتی، اور جہولا ہلاتی فریاد ہی وہ جسم رہا خاک پہ غلطان واحسرت و دردا + جس شہ کی ہون جبرئیل و سرافیل سی خادم میکال ملازم + اوسکی سرِ پر نور کو دین نیزی پہ جولان + واحسرت و دردا + خالق کی دہائی ہی پیمبر کا نواسا، مارا گیا پیاسا + اُمّت نی کیا خانۂ شبیر کو ویران + واحسرت و دردا + ماتم پہ کرو اہلِ عزا سینہ کو صد چاک، چہری پہ ملو خاک + اس غم سی ہوا زیر و زبر عالم امکان واحسرت و دردا + ہین سوگ نشین جن و بشر تا صفِ محشر آشفتہ و ششدر + خونبار فرشتی ہوی افلاک ہین نالان واحسرت و دردا + ہر بیت پہ ناظم رہا اندوہ سی دکھون افسردہ محزون + اشکون کی فزونی سی ہوا نوح کا طوفان + واحسرت و دردا + وَاَقَامَ بَقِیَّةَ یَوْمِهٖ وَالْیَوْمَ الثَّانِیْ اِلٰی زَوَالِ الشَّمْسِ راوی کہتا ہی کہ عمر سعد باقی روز عاشورا اور دوسری دن زوالِ آفتاب تک دشتِ کربلا مین رہا + ہر طرح کی ظلم اور جفا کینہ و عداوت سی الحرم پر تمام کرتا کیا فَجَمَعَ قَتْلَاهُ فَصَلّٰی عَلَیْهِمْ وَدَفَنَهُمْ اپنی شہا

چہبیسوین مجلس خیمہ سے بعد تاراج لیجانا حرم کا اور سر سید الشہدا ہمراہ خولی بہجوانا

شخص کو جمع کر کے اونپر نماز پڑہی اور سبکی دفن و قبر بنانی مین سعی بسیار کی، وَتَرَكَ الْحُسَيْنَ
وَأَصْحَابَهُ مَنْبُوذِينَ بِالْعَرَاءِ جسم سید الشہدا حسین مظلوم علیہ التحیۃ والثنا اور صحابِ
انام کو راہ وگذرِ صحرا مین چہوڑ دیا، مزار بنانی پر اجسادِ خاک و خون آلودہ کی شہزادگان
خیر الانام سے منہ موڑا، ثُمَّ رَحَلَ بِمَنْ تَخَلَّفَ مِنْ عِيَالِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
ابن سعد نے بازار و بہیر سپاہ کو حکم دیا، دار العدوان بہر جانے کی طیاری کرو، سوار و
پیادے انکو مامور کیا بعزم کوفہ اپنا پرتل بار برداری کا لادو، دشت کی چار سمت سے خیمہ اوکہڑنی
لگی لشکرِ ستم و جفا مین کوچ کی نقارے بجی قبائل عرب مین جو نزدیک ساتہی خونخوار دوڑائی
واسطی سواری آلِ محمد علیہم السلام کی چند قطار شتر منگائے اگرچہ شب یازدہم و
روزِ دوم عاشورہ تفصیل عبارت عربی مین کتاب مقتل کی مسطور نہین الا البتہ فارسی
اور اردو یا اپنا معتبر ذاکرو نہین جو مشہور تہا مین وہ مذکور کرتے ہیں دستورِ سواری محملاتِ شہریاری کا
یون پایا ہے اور دختران امرای درباری کا تزک عجم و عرب مین ایسا ہوتا آیا ہے کہ تختہ
روان کو پشتِ مرکب مین باندہتے ہین پردۂ محمل و بانات زرد و زرا و سہرے لگاتے ہین
یا کجاوہ پوشش کی ساتہہ شتر و خچر پر ثل عماری لادتے ہین ہنگام سفر دروازۂ حرم سرا پہ
لاتے ہین ہر مرد بیگانہ کو مدِ نظر سے ہٹاتے ہین خواجہ کو جو متبع اور جا و ہی روبند
ہوان پڑ جاتے ہین پس ہم اسکی محمل اور ہودج مین رکہاتے ہین کوزۂ آب اور دسترخوان
طعام بہی اوسمین لگاتے ہین اگلی پیچہے ملازمانِ قدیم اور مردانِ محرم اہتمام کو جاتے ہین ساتہ
آیاتِ مناجات لحن سے پڑہتی ہین راہ بہر ستاتے ہین بیشتر یون راتوں کو قطع مراحل کرتے ہین
ہر بیگانہ کو آنے سے قریبِ سواری کی روکتے ہین تا کہ عزت اور توقیر بزرگی برجا رہے لیکن ادنی
بانوانِ محترم کو آشفتہ حال نکرتے ایسا ہی قاعدہ واسطے علیا جناب زینب خاتون بنت علی کی

حطب فقال فی خطبته سلونی قبل ان تفقدونی فوالله لا تسألونی عن فئة تقتل مائة الا انبأتکم بناعقها و ... الی یوم القیمة فقام الیه رجل فقال اخبرنی کم راسی ولحیتی من طاقة شعر فقال علیه السلام لقد حدثنی خلیلی رسول الله ... ما اشتهرت به الروایة انه علیه السلام

جب سوئے مجالس کربلا سے تہیہ روانگی عترت رسول خدا علیہ السلام

مقرر تھا ام کلثوم دختر علی مرتضی علیہ السلام اور شاہزادیاں اور رباب و ام لیلی محلات سلطان
کربلا کے واسطے کچھ زیادہ سامان میسر تھا کہ عباس دلاور پردہ داری کرتے علی اکبر جلو مرکب
سواری پکڑے رہتے قاسم و عون و محمد اہتمام بزرگ داشت میں پھرتے امام حسین علیہ السلام بدست خود
انکی ہر ایک سیدہ عالم کا ہاتھ تھامتے ہودج و عماری پر رفعت میں بہو... بٹھاتے فوج عفت و
طہارت کی بڑی ساتھ جاتی نقیبان شوکت و حشمت ہر قدم و محنت کو وارد و درباس شانی
اسی صورت سے ہر منزل میں چڑھنے اوترنے کا انتظام یاد کرنے کہا ورود مقام کربلا تک
یہی رویہ عزت و اکرام بارہا نگر واحسرتا و واحسرتاہ کہ یوم روانگی ہجرت کوفہ کیا اسباب
تباہی ہمراہی میں چلا اور کیا تزک ذلت اور خواری اونکے ساتھ مہیا ہوا کہ مومنین سنکے آہ و نالہ
کرینگے بدر... تدبیر و حسرت میں بیتاب رہینگے اے اہل حرم اسیر بنکے جاتے گریباں ہیں ہر
پہاڑ نارواہی دوم ستم جد و صنف سے سوا ہے فاطمہ زہرا کا کنبہ اسیری میں چلا ہے حسینی قافلہ
لوٹا ہوا کربلا سے کوفہ کو راہ پیما ہے مسافران ملک عدم میں بھی شور و نوحہ واحمدا برپا ہے
اس بیان میں مصیبت کی زبان تحریر و تقریر کو شکستہ ہو رہا ہے یقین ہے کہ قصر جنت میں
رہ رہ کر اسی اسیرہ ماتم سرا ہے اوسوقت عمر نحس نے طبل رحیل بجانے کا امر کیا تحمل کمر و دی اور
پیادہ و شہزادے میں سوار ہو کے اہلبیت کو بقیہ عیال امام حسین علیہ السلام سے ہمراہ لیا وحمل
نسائہ صلوات اللہ علیہ علی احلاس اقتاب بغیر وطاء ولا غطاء
تھا کہ حرم سید الشہدا کو بڑا و چھوٹی پروں کو اونٹوں پر بٹھا دیا تھا بانوں نے جاکے بانوں
مقتل میں غل اور شور مچایا ناموس کبریا کو کبر کی خاک سے اٹھایا ساربانوں نے ناقے لاکے
پاس بٹھائے ہر ایک خاتون پر جبر و اکراہ نام لیکے چلائے ناز پروردہ ہائے خاندان رسالت کو
برہنہ پالان شتر پر چڑھایا اطفال خردسال کو اونکی گود میں رودیت ہونا بتایا اونہا

و هذا الخبر مستفیض فی اهل الکوفة و من ذلک اهل العلم
ما کان من اهل الکوفة ... ما رواه اسمعیل بن زیاد قال ان علیا علیه السلام قال للبراء بن عازب یا
براء یقتل ابنی الحسین علیه السلام
انت حی لا تنصره فلما قتل الحسین علیه السلام کان البراء یقول صدق الله
علی بن ابی طالب قتل الحسین علیه السلام

چھبیسویں مجلس خیمہ گاہ سے روانگی عترت سید الشہدا علیہ السلام

عماری محمل و عماری اوس چوبی پالان سے کرتی تھیں اپنی صدمات اندوہ میں شتر نالہ و شیون
نالہ کرتی تھیں کہ وہ کان صغیر عورات کی آغوش میں چلاتی تھی کہ وہ فرزند بی پسر تنگی تلوارین
اور تازیانی اوٹھا کی دھمکاتی تھی سید سجاد کی ہاتھوں میں ہتکڑی گردن میں طوق آہن
ڈالا ایک مرکب پر سوار کر کی نیچی شکم رہوار کی پاؤں ناتوان زنجیر سے باندھا مَکشُوفَاتُ
الوُجُوہِ بَیْنَ الاَعْدَاءِ وَهُنَّ وَدَائِعُ خَیْرِ الاَنْبِیَاءِ پریشانی اور بربادی سے بی
اور لونڈی میں امتیاز نہ تھا طغیانی ستم سے کوئی درد خواری تنہا عترت آل رسول کو نہ ملا بی
سی نقاب و چادر کی شاہزادیوں کا سنہہ کہلا بسر تنگی بال بکہری رخساروں پر اقربا کا خون ملا
اس صورت تباہ سے اونہیں سپاہ ظلام ازدحام عام میں لائی رابنوہ کوفہ و شام کو دیتے
خیر الانبیا اور حرمت اصفیا دکہاتی وَسَاقُوهُنَّ کَمَا یُسَاقُ سَبْیُ التُّرْکِ وَ الرُّوْمِ
فِیْ اَسْرِ الْمَصَائِبِ وَ الْهُمُوْمِ ساربانوں نی محن ہری کی مقام شور و فغان و ازدحام میں جا
پہنچا دختران فاطمہ و اولاد علی علیہما السلام کی بندی گریبان و نالان محنت میں گرفتار تھی
سواران لشکر چار طرف سے گہیری سنوران ترکی و تازی پہ چڑہی ساسلہ اسیر کیا مین قیدی کی
آل نبی کو مانند محبوسین ترک و روم کی تہی وہ حسرت میں سوگوار بیکسی و غربت سے ناچار
سر جھکائی جاتی تہیں ہر قدم پہ دکھ اور آفت میں شکر باری کو بجا لاتی تہیں وَ اللّٰہِ دَرُّ الْقَائِلِ
شِعْرًا خدا رحمت کری قائل شعر کو جو حسب حال کہا اس نظم الم کو یُصَلَّیْ عَلَی الْمَبْعُوْثِ
مِنْ آلِ هَاشِمٍ وَیُغْزٰی بَنُوْهُ اِنَّ ذَا لَعَجَبُ یعنی جس پیغمبر برگزیدہ آل ہاشم پر ہمیشہ
مدام درود و سلام بہیجا اوسکی اولاد کو مصیبت و عزا میں مبتلا کیا اسیر تعجب کا مقام ہی
بچارہ راوی نی زبان حال سے بیان کیا ہی کہ یہ مضمون مناسب وقت لائق انشا ہی
اوس دم زینب خاتون نی بنظر حسرت جانب قتلگاہ دیکہا اپنا سر بیٹی کی لاشہ امام پر

قال قرب قائمک ماء فقال
فقال له امیر المؤمنین علیه السلام بالاطلاع الیهم فنادی
وسار قلیلا فلاح لهم دیر فنادی
المؤمنین علیه السلام

فظهرت له صخرة عظيمة تلمع فقالوا یا امیر
الارض فی هذا المکان فکشفوا بالمساحی
الی مکان یقرب من الدیر فقال اکشفوا
السلام عنق بغلته نحو القبلة واشار بهم
وما بالقرب منه شیء من الماء فلوی علیه
فهیهات بینکم وبین الماء فسحان

سنتائیسوین مجلس تعزیت آل عبا و ذکر بکای زہرا در وحرم مقتل ہین اور وداع لاش قربا

علیہ السلام سی مدعای دل کہا اای برادر خدا حافظ ہم سفر کوفہ و شام کو جاتی ہین + قید زنجیر
بلا مین بی پردہ ذلت کی صدمات اوٹھاتی ہین + اگر دشمنون کی ہاتھ مہلت پاتی تو اکی
لاش سی وداع آخر کو ضرور آتی + فاطمہ و سکینہ کو بھی ہمراہ لاتی + اپنا دردِ فراق رو کی سناتی
اب نا چار ہون مجھی بخشدو جو قصور ہوا ہو معاف کرو + اای برادر قیامت مین دیدار میسر ہوگا
مرتی دم تک تمہارا ذکرِ مصائب دل سی نہ بھولیگا شعر اَخِی وَدِّع یَتَامَا فَقَدْ
اَضْحَوا وَقَدْ اَضْحَوا یَاسَرِ الاَدْعِیاءِ + ای برادر جان کاش کہ مقتل سی اوٹھکی
ہماری نزدیک آو + اپنی فرزندانِ یتیم کو وداع کی واسطی گلی لگاو + کہ یہ چہوٹی بچی اسیری مین
ذلیل و خوار ہوتی ہین + اعدا کی ہاتھ سی ایذا و رنج مین گرفتار ہوتی ہین + اوسکی بیانِ رقت ترجمان
سی دوست و دشمن کی آنکھون سی سیرِ شک بہی + ایسی ہی مبتلای مصیبت اور مہرا ہمت بلا
وہ مظلوم اگی بڑہی نظم لمولفہ ناظم خموش اب نہین تاب خروش ہی + ہر بزم عزا مین نالہ
افغان کا جوش ہی + دلکی وفورِ غم سی ہوا سینہ چاک چاک + باقی نہین حواس کسیکو نہ ہوش ہی
ہر حسین شیون و زاری مین جن و انس + سر پیٹتی ہین کالی ردا زیبِ دوش ہی + عرش علا مین
نوحہ ماتم کی دہوم ہی + سادات کی الم سی فلک سبز پوش ہی + آفت کا یہ بیان سیا شورہ
شیون ہی + رقت ہین مرحبا کو سنا تا سر دوش ہی

سنتائیسوین مجلس تعزیت بیانِ غم کربلا و اہلِ حرم مقتل مین گذرنا شہدا کا بدن سے کٹنا اسیری کا

دریا می پیری سی بدن زار ہوا زاری کر + دنیا سی نہیں آیس اتو بیزاری کر + کہتی ہین بال جو آئی
موی سفید + ہی صبح اجل کو تجکی تیاری کر + دریا می مردم کا یہان رونی کو آنا دیکھو +
اور پاک کنہ سی ہوکی جانا دیکھو + امید کو دیر دہ ہی بخشش منظور + اشکو کی بہانی کا بہانا دیکھو

المومنین ههنا صخرة لا یعمل فیها المساحی
فقال علیه السلام ان هذه الصخرة علی الماء
فاجتهدوا فی قلبها فاجتمع القوم ورموا
تحریکها فلم یجدوا الی ذلک سبیلاً و
استصعبت علیهم فلوی علیه السلام رجله
عن سرجه حتی صار علی الارض وحسر عن
ذراعیه ووضع اصابعه تحت جانب
الصخرة فحرکها ثم قلعها بیده ودحی بها
اذرعاً کثیرة فلما زالت عن مکانها ظهر
لهم بیاض الماء فتبادروا الیه فشربوا منه
فکان اعذب ماء وابرده واصفاه فقال
لهم تزودوا وارتووا ففعلوا ذلک ثم جاء الی
الصخرة فتناولها بیده ووضعها
۶۸۴
حیث کانت وامر ان یعفی اثرها بالتراب
والراهب ینظر من فوق دیره فلما علم
ما جری نادی یا معشر الناس انزلونی
فانزلوه فوقف بین یدی امیر المومنین
فقال له یا هذا انت نبی مرسل قال لا قال
فملک مقرب قال لا قال فمن انت قال انا وصی
رسول الله محمد بن عبد الله خاتم النبیین
قال ابسط یدک اسلم لله علی یدیک فبسط
علیه السلام یده وقال له اشهد الشهادتین
فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا رسول الله واشهد انک وصی
رسول الله واحق الناس بالامر من
بعده فقال یا امیر المومنین ان
هذا الدیر بنی علی طلب قالع
هذه الصخرة ومخرج الماء من تحتها
وقد مضی عالم قبلی لم یدرکوا
ذلک وقد رزقنیه الله
دیا

ستائیسوین مجلس تعزیت آلِ عبا و ذکر بکای زہرا قتل مین ابالحرم کا آنا اور وداع لاش قربا

رباعی کس طرح نہو جان فدای احمد ہی سرمۂ چشم خاکِ پای احمد آیات تسلی ثبوت اسکا نادر واجب ہی ہر ایک پر ولائی احمد رباعی پیری مین یہ تن کا حال ہوجاتا ہی دہرتو بدن وبال ہوجاتا ہی آخر ہی کمال کو ہی ایکروز زوال جب بدر ہوا ہلال ہوجاتا ہی

حدیث فضایل بکا و تمہید عزا و تعزیت رسولخدا و علی و فاطمہ و حسین علیہم السلام عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ شِیْعَتَنَا لَقَدْ شَارَکُوْنِی الْمُصِیْبَۃِ بِطُوْلِ الْحُزْنِ وَالْحَسْرَۃِ عَلٰی مَصَائِبِ الْحُسَیْنِ

کتابِ منتخب فخر مین صادقِ آلِ محمد ابی عبد اللہ یانی علیہم السلام سی روایت کی ہی فرمایا خدا رحمت کری ہماری شیعون کو جو ہم اہلبیت کا مانند عزیز و دوست کی ساتہ دیتی ہین یا جزع لین مصیبت کو امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر مدام اوٹھالیتی ہین صاحبانِ ماتم ہم دستور عام دیکہا ہی اور قاعدہ سلوک اصنافِ بنی آدم نی سیکہا ہی کہ جس خاندانِ محترم سی کوئی بزرگ مرتا اوسکا چہوٹا بہائی بیٹا خواہ داماد و جانشین و صاحبِ ماتم رہتا ہی جو شخص دور و نزدیک اوس گہر سی راہ و رسم رکہتا ہی دعای فاتحہ پڑہتا تعزیت کی فقرات کہتا ہی اگر کسی سردار قبیلہ کا فرزند گذر جاتا ہی اوسکی حضور مین ہر متوسل آ کا کلمات عذرخواہی سناکی پرسا دیتا ہی تین دن تک قرآن کی تلاوت مین رہتی ہین ہر روز مخلصانِ محب طعام و خورش حاضر اوسکی گہر بہیجتی ہین سوئم کو چادر گل شامیانہ عزت شمع حسرت مزار پر چڑہاتی ہین نذر ہدیۂ تربت رنگارنگ کہانا بانٹتی ہین دسوان بیسوان دہوم سی ذکر خیر مین ہوتا ہی چہلم کو مجالس رقت و زاری مین شور واویلا ہوش کہوتا ہی صد حیف کہ ہماری مولا سید الشہدا کی واسطی کچہ ممکن نہوا افسوس کہ معبود کا امام اسطریق دنیا سی محروم رہا لاش بیدفن و کفن تین دن صحرا مین پڑی رہی آقا کی فرزند سید سجاد کو اوس مصیبت مین کہینی ماتم پرسی نکی جنازہ آپ اوٹہایا

كالجين المذهب، قال اقلبوها انكم
ان تقلبوا تردوا ولا تردون ان لم تقلب
فاعصوصبوا في قلبها فتمنعت منهم
مع صعبة لم تركب حتى اذا اعيتهم
اهوى لها كفا متى ترد المغالب تقلب
فكأنها كرة بكف حزور عبل الذراع
دحى بها في ملعب، قال اشربوا من تحتها
منسلسلا عذبا يزيد على الالذ الاعذب
حتى اذا شربوا جميعا ردها ومضى

ستائیسویں مجلس تعزیتِ آلِ عبا و ذکر بکای زہرا و مقتل میں الحرم کا لانا اور وداع لاش اقربا پر سو بچانا

بدلی کہوڑی اوسپر دوڑائی ہ اولادِ مجروہ کو تسلی اور دلداری کی عوض تازیانہ جفا سی بن کہانی
قرآن و فاتحہ کی جا قصیدی مذمت کی پڑہی طعام و آتش کی مقام پر حرم سرور میں خونِ جگر
تحتِ دلِ ٹوٹی اہلبیت میں صفِ ماتم بچہانی کی لئی فرشِ بوریا تک نچہوڑا ہ ردّا سالا بہنانی کی
نام چادر و مقنعہ بہی سر پر سی لوٹا ہ شالِ عزا کی بدلی شکرِ نا مقیّد فی زین العابدین بیمار کو
طوق و زنجیر پہنائی ہ اطفالِ یتیم کو رفوی گریبان کی جا آستین پکڑکی دامنِ مقتل میں بریدہ گردن
پدر و کہانی غمِ سرور میں حرم کی رونی پر شادی کرتی ہی ہ اسیری اور در بدری ناموسِ
پیغمبر کی نقارہ فتح بجتی ہی ہ بہت حسرت ہی کہ وہان ہم غلامون سی کوئی حاضر نتہا کہ جان و
مال کو ادای حقِ دوستی میں فدا کرتا ہ مرد و عورت ہمارا بچہ تک بہی اگر عاشورا میں ہوتا ہ
تو حضور و خدمتِ جان نثاری کو خاطر خواہ بجا لاتا ہ اب لازم ہی کہ قانونِ مودّت کو حاضر و
غایب دہیان میں رکہہ ہ اونکی جد بزرگوار پدر و مادر سوگوار برادر غمخوار سی رسمِ تعزیت ادا کرو
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِیْ
مُصِيْبَةِ وَلَدِكَ وَسِبْطِكَ الْمَذْبُوْحِ مِنَ الْقَفَا دردو سلام نازل ہو اوپر تمہاری
یا رسول اللہ خدا نیک فرمائی اپکی واسطی عزا کو مصیبت میں فرزند اور سبط ارجمند کی جو بچہ
سیا او سکو پشت گردن سی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنَ
اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِیْ مُصِيْبَةِ ابْنِكَ وَسُرُوْرِ قَلْبِكَ الْمَطْرُوْحِ بِاَرْضِ
كَرْبَلَا سلام اور تحیت پہنچی تمکو ای ولی اللہ امیر المؤمنین خدا بخیر کری تمہاری اور و لبند کی
مصیبت اور محنت کو جگر اکیا ہی کہوڑی سی زمینِ کربلا میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ
النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ الْعَزَاءَ فِیْ مُصِيْبَةِ نُوْرِ عَيْنَيْكِ
وَقَتِيْلِكِ الَّذِیْ جُثَّتُهُ غَرِيْقٌ بِالدِّمَاءِ سلام و رحمت اوپر تمہاری سیدہ نسا

ستائیسویں مجلس بکا ی سیدالنسا و المحرم کا میں اتنا اور الشاکر سے بین سیجا نا

جزای خیر دی اور اجر یاتم آقا کرامت کری، وہ شاہ کربلا جو روز جمعہ خواہ دوشنبہ کو شہید ہوا

مَوْلَانَا وَمَوْلَى الْكَوْنَيْنِ سِبْطُ رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ مِنْ اَعْلَامِ الْوَرٰى يَرْفَعُهُ عَنِ الرِّضَا عَنْ اٰبَائِهِ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَيَغْضِبُ لِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَيَرْضٰى لِرِضَاهَا

کتاب اعلام الورٰی میں روایت ہی امام رضا کی لکھا ہی کہ جناب سید انام حضرت رسالت

پناہ نی کہا ہی فاطمہ زہرا کی ملول و ناراض ہونی سی خدا غضب کرتا ہی اور خوشنودی پر مشغول

عذرا کی مسرور ہوتا ہی اسلیئی کہ وہ پارۂ دل و جزو بدن رسول ہی اوسکی صلت و

مطابعت اسکو مقبول ہی فی عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ سَرَّهَا فَقَدْ سَرَّنِي

وَمَنْ سَاءَهَا فَقَدْ سَاءَنِي فَاطِمَةُ اَعَزُّ النَّاسِ اِلَيَّ سعد بن ابی وقاص نی بیان کیا

کہ پیغمبر خدا فرماتی تہی جو میں سنا خاتون محشر میری گوشت و پوست کا ٹکڑا ہی جسنی اوسی

مسرور پہنچایا بعینہ مجہی مسرور دیا اور اوسکا ستانی والا ضرور میرا موذی اور ازار دینی والا

پس تصور کرو کہ واقعہ سید الشہدا سی خاتون محشر کس درجہ اندوہ و قلق ہوگا اور جو اس ماتم کو

برپا کری وہ خوشنودی زہرا سی کیسا نور و لطف و احسان ہوگا مل عَنْ اَبِي بَصِيرٍ

قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ وَاُحَدِّثُهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُهُ فَقَالَ لَهُ مَرْحَبًا

وَضَمَّهُ وَقَبَّلَهُ کتاب کامل الزیارت میں ابی بصیر سی روایت کی اوسنی کہا مجہی ایکدن

صحبت ابی عبد اللہ کی شرافت لی پاس بیٹہا باتیں کرتا تہا کہ اونکا بیٹا داخل ہوا دیکہ کی

اوسی حضرت نی فرمایا مرحبا کہی اور بوسی لیئی گلی سی لگایا وَقَالَ حَقَّرَ اللّٰهُ مَنْ حَقَّرَكُمْ

وَانْتَقَمَ مِمَّنْ وَتَرَكُمْ وَخَذَلَ اللّٰهُ مَنْ خَذَلَكُمْ یعنی ذلیل اور خوار کری اللہ

وتحصن منه باسماء الله الحسنات من الخلائق
عليها وانفذ معه مائة رجل من الحرس (?) واشتملوا
الناس وقال لهم كونوا معه امیر المؤمنین عم الى الوادی
امن فتوجه امیر المؤمنين الى المائة الذين
فلما قرب شفير الوادي

691

ستائیسوین مجلس بکای سیدۃ نسا روالمحرم کا قتل بین لانا ولشکر حسین کو لیجانا

جسنی تمکو حقیر کر دانا اور تمہین مظلوم و پامال کیا اوس سی انتقام لی داور توانا و لعن اللہ

مَنْ قَتَلَكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَنَاصِرًا جنہون نی تمہاری خرد و بزرگ

قتل کی ایزد باری اونکو لعنت کری اور پروردگار تم سبکا حافظ و ناصر و نگہبان رہی

فَقَدْ طَالَ بُكَاءُ النِّسَاءِ وَبُكَاءُ الْاَنْبِيَاءِ وَالصِّدِّيقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَمَلَا

ئِكَةِ السَّمَاءِ تحقیق کہ سانحہ عاشورا پر عورات کو ہماری بہت زمانہ گذرا رقت و بکا مین اور

ارواح انبیا و صدیقین و شہدا کا رونا و زاری ملایکہ مصیبت کربلا مین تم پر گی وَقَالَ يَا

اَبَا بَصِيْرٍ اِذَا نَظَرْتُ اِلٰى وُلْدِ الْحُسَيْنِ اَتَانِيْ مَا لَا اَمْلِكُهُ بِمَا اُوْتِيَ اِلٰى اَبِيْهِمْ وَاِلَيْهِمْ

بعد ازان حضرت خود بھی گریان ہوی اور بولی ای ابی بصیر جسوقت کسی فرزند امام حسین علیہ السلام کو

دیکھتا ہون بیتاب ہو جاتا اور جو اونکی والد و اقربا پر آفات و بلا کا سامنا رہا یاد کرتا ہون

يَا اَبَا بَصِيْرٍ اِنَّ فَاطِمَةَ لَتَبْكِيْهِ وَتَشْهَقُ فَتَزْفِرُ جَهَنَّمُ زَفْرَةً ای ابی بصیر اس

غم و الم سی فاطمہ زہرا بہت روتی ہین جہنم بھی جوش بیقراری مین خروش کرتا ہی جو بتول

عذرا نالان ہوتی ہین لَوْلَا اَنَّ الْخَزَنَةَ يَسْمَعُوْنَ بُكَاءَهَا وَقَدِ اسْتَعَدُّوْا لِذٰلِكَ

مَخَافَةَ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا عُنُقٌ اَوْ يَشْرُدَ دُخَانُهَا فَيُحْرِقَ اَهْلَ الْاَرْضِ اگر ملایکہ موکلین

دوزخ مادام بکای زہرا خوف و اندیشہ سی نہ بچا مین اور بخار و شرارہ بیتابی اوسکا بار

اٹھی تو ہر اینہ اہل زمین سب جل جائین فَيَكْبَحُوْنَهَا مَا دَامَتْ بَاكِيَةً وَيَزْجُرُوْنَهَا

وَيُوْثِقُوْنَ مِنْ اَبْوَابِهَا مَخَافَةً عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَلَا تَسْكُنُ حَتّٰى يَسْكُنَ

صَوْتُ فَاطِمَةَ پس جبتک وہ روتی ہین محافظ بارہ سقر کی آگ تھامی رہتی بخوف اہل ارض کی

لئی اوسی روکتی اور دروازی بند کئی رکھتی وہ زفیر و شورش سی آرام نہین لیتا تا وقتی کہ آواز

بتول عذرا کا نالہ موقوف نہین ہوتا وَاِنَّ الْبِحَارَ تَكَادُ اَنْ تَنْفَتِقَ فَيَدْخُلُ بَعْضُهَا

ستائیسویں مجلس آتشِ گریہ سے شیاد نسا الحرم کا قتل ہیں لانا پھر لشکر حسین کو لیجا

عَلٰی بَعْضٍ وَمَا مِنْهَا قَطْرَةٌ اِلَّا بِهَا مَلَکٌ مُوَکَّلٌ دریاؤں کو جو ہر قطرے پر فرشتہ
موکل ہے قریب پہنچا ہے از ہم شگافتہ ہو جائیں اور ہر ایک دوسرے کی تلاطم سے ہم کو
بہائیں فَاِذَا سَمِعَ الْمُوَکَّلُ صَوْتَهَا اَطْفَاَهَا بِاَجْنِحَتِهٖ وَحَبَسَ بَعْضَهَا
عَلٰی بَعْضٍ مَخَافَةً عَلَی الدُّنْیَا وَمَنْ فِیْهَا وَمَنْ عَلَی الْاَرْضِ جب موکلین جو ان کی
صدا کو سنتے ہیں اپنے پروں سے امواج کو روکے رہتے ہیں اس اندیشے سے کہ جوش و غبار
طغیان طوفان نہ لائے بلکہ شورش سے مال و جان کو نہ بہائے فَلَا تَزَالُ الْمَلَائِکَةُ
مُشْفِقِیْنَ یَبْکُوْنَ لِبُکَائِهَا وَیَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَیَتَضَرَّعُوْنَ اِلَیْهِ ہمیشہ ملائکہ ان
آفات ارضی و سماوی سے ڈرتے ہیں درگاہ خدا میں تضرع و زاری سے دعا مانگتے اور ان کی رونے پر
چشم تر کرتے ہیں وَیَتَضَرَّعُ اَهْلُ الْعَرْشِ وَمَنْ حَوْلَهٗ وَتَرْتَفِعُ اَصْوَاتٌ مِنَ الْمَلٰئِکَةِ
بِالتَّقْدِیْسِ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ مَخَافَةً عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ صَوْتًا مِنْ اَصْوَاتِهِمْ
یَصِلُ اِلَی الْاَرْضِ لَصَعِقَ اَهْلُ الْاَرْضِ وَتَقَلَّعَتِ الْجِبَالُ وَزُلْزِلَتِ الْاَرْضُ
بِاَهْلِهَا حاملانِ عرش اور جو اس کے اطراف میں قدسی رہتے ہیں ذکرِ تقدیس و تہلیل پر بالا فغان
بلند کرتے ہیں اگر ان کی بانگ سے ایک زمین تک پہنچے تو عالم پر صاعقہ موت گرے پہاڑ پراگندہ ہوں
زلزلے سے خلق زندہ نہ بچے قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ عَظِیْمٌ قَالَ غَیْرُهٗ
اَعْظَمُ مِنْهُ مَا لَمْ تَسْمَعْهُ راوی کہتا ہے میں عرض کی میں فدا ہوں یہ امر بڑا ہے فرمایا اس
واقعہ سے عظیم تر تو ہرگز نہ ہوا نہ سنا ہے ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا بَصِیْرٍ اَمَا تُحِبُّ اَنْ تَکُوْنَ
فِیْمَنْ یُسْعِدُ فَاطِمَةَ فَبَکَیْتُ حِیْنَ قَالَهَا فَمَا قَدَرْتُ عَلَی الْمَنْطِقِ وَمَا
قَدَرْتُ عَلٰی کَلَامِیْ مِنَ الْبُکَاءِ پھر مجھ کو خطاب کیا اے ابا بصیر آیا نہیں چاہتا ہے تو
کہ شامل ہو خدمت گزاروں و یاوروں سے فاطمہ کی جو بہاتی ہیں آنسو سینے کی میں شدت

ستائیسویں مجلس خون کا بیت المقدس میں جوش مارنا المحرم کا فتنگاہ میں لیجانا

کہ پھر کلام پر قادر نہ رہا رفت کا تار بندھا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَدْعُو وَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَمَا انْتَفَعْتُ بِطَعَامٍ وَمَا جَاءَ فِى النَّوْمُ حضرت اوٹھی اور مصلّیٰ میں توجہ کی مصروفِ عبادت رہی اور دعا مانگی میں اسی حالِ ملال میں خدمتِ جناب سے باہر آیا وفورِ غم کی باعث نیند نہ آئی اور طعام بھی نہ کھایا مل عَنْ اَبِى نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ اَنَّهٗ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْنَا اَهْلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَنَوَاحِيْهَا عَشِيَّةَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِىٍّ کتاب کامل الزیارت میں ابی نضرہ سی روایت ہی کہ ایک باشندۂ بیتُ المُقدّس نے یہ عبارت کہی بخدا قسم ہم اہلِ بیتُ المقدّس اور نواح کو معلوم ہوئی تھی وہ رات جسمیں حسین بن علی علیہما السلام کو شہادت ملی قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ مَا رَفَعْنَا حَجَرًا وَلَا مَدَرًا وَلَا صَخْرًا اِلَّا رَاَيْنَا تَحْتَهَا دَمًا يَغْلِىْ میں پوچھا تو کیونکر جانا بولا کوئی پتھر اور کلوخ و سنگریزہ نہیں اوٹھایا مگر اوسکے تلے خون کو جوش مارتی دیکھا وَاحْمَرَّتِ الْحِيْطَانُ كَالْعَلَقِ وَمُطِرْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ دَمًا عَبِيْطًا دیوار و نکا یہ تھا کہ جیسے لہو جما اور تین روز تک خونِ تازہ کا وہاں مینہ برسا وَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَلَاثًا ثُمَّ تَجَلَّتْ عَنْهَا وَاشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَانَا بِقَتْلِهٖ تین دن تک سورج گہنایا ظلمت ماتم سی اندھیرا چھایا رہا بعد ازاں کہلا رات کو ستارے درہم و برہم آپسمیں ٹکرائی اوسکی صبح سی شہادت کا چرچا پھیلا فَلَمْ يَاْتِ عَلَيْنَا كَثِيْرُ شَيْءٍ حَتّٰى نُعِىَ اِلَيْنَا الْحُسَيْنُ پس بہت ایام نہیں گذرنی پائی کہ لوگ قتل امام حسین علیہ السلام کی خبر لائی مل عَنِ الْحَرْثِ الْاَعْوَرِ قَالَ قَالَ عَلِىٌّ بِاَبِىْ وَاُمِّىْ الْحُسَيْنُ الْمَقْتُوْلُ بِظَهْرِ الْكُوْفَةِ اوسی کتاب میں زبانی حارث اعور کی لکھا کہ راوی نے کہا فرمایا علی علیہ السلام مان باپ میری حسین پر ہون فدا کہ پشتِ کوفہ صحرا میں شہید ہوگا اور اوسکا صدمہ آسمان و زمین

ستائیسویں مجلس پیشوائی تمہید کا المحرم کا مقتل میں لیجانا

وامنها کیم پھا والله کانی انظر الی الوحش مادّة اعناقها علی قبره ومن انواع الوحش یبکونه ویرثونه لیلًا حتی الصباح فاذا کان کان فایاکم والجفا

واللہ گویا نظر کرتا ہون جانور صحرائی سی ہرنی کو اپنی گردن قبر پر ادس رکھیں کی وہ ہی روتی ہی اور انواع وحوش ہی وہان فراہم اتی رات بھر اشک بہاتی شیون کی مرثیہ پڑھتی ہی دہو صبح ہوتی ہو یونہیں عزا و ماتم غریب الغربا کو برپا کہتی ہشالی زین فرزند رہ وہ آہ و نالہ ہی لیکن سہتی و حسین کہتی بس حذر ہیں رہو کہ اوسپر جفا و جو نکر دای موالیان و محبان حب اندوہ فاق سی حیوان کا یہ حال ہوا ای زمرہ جاخران ہیان کب روا ہی کہ اس تذکری پر جوش فغان وانتہال ہو + پیشوائی ہلال ماہ محرم حبیب اشکار ہوا + ہجوم غم سی محبون کا دل دوگار ہوا سبیت خلف مصطفیٰ کی ون آئی + جہان شورش ماتم سی بیقرار ہوا + کیا ہی خانہ آل رسول کو برباد وہ انقلاب زمانی میں آشکار ہوا + بدن پہ شاہ کی تیروں کا سنہ جو برسا یا + خدنگ غم جگر یقین کی پار ہوا + قلی الدوام سی دوش پر چڑھا ہی رسول + غضب ہی سینہ پہ اوسکی شقی سوار ہوا + بہا یا حق نگو عترت نبی کا دریغ + فلک یہ ماتم عظمیٰ سی اشکبار ہوا + لہو نہ خاک پہ غلطان رہی تن بی سر + بیخ فلک پہ اس اندوہ کا غبار ہوا + جفا سی قبلہ ایمان کی اہلبیت لٹی + خدا کا گھر اسی ماتم میں سوگوار ہوا + زمین پہ اونٹون سی المحرم گری بیتاب + جو مقتل شہ کربلا کیطرف گذار ہوا + پکاری زینب دل خستہ یا علی فریاد + جفای شمر سی کنبہ تمہارا خوار ہوا + شمر ستمگر سی دیدہ ناظر سی تر ہوا کاغذ + شگاف سینۂ خامہ ستم شکار ہوا

اہلبیت کو خیمہ سی نکال کی مقتلین لیجانا شہدا کا لاشہ دکہانا اہلبیت کو حرم کا قیدی دکہانا

اسیران سیاہ نالہ و آہ + دختران راہ نورد قربانگاہ + زایران مقتل شہیدان بلا و ماتمیان

ذلک علی اشتهار ما بین نقلة الاخبار واعتمادًا علی ان نقلها من کتب معکوفة بالصحة عند نقاد الاخبار

فی العین فضل ولکن ناظر العین حرفین فی الالف طویلا

ستائیسوین مجلس اہلحرم کا قتلگاہ مین لیجانا بدنِ شہداسی سر کٹنا

فراق عزیز و اقربا۔ افتادگانِ ناقہ حسرت و ملال و غمزدگانِ عرصۂ فت و ابتہال کاروانِ اشکِ روان کی اوترنی کو محملِ چشمِ احزان سی متعز کر اندوہ و فغان مین یون بیان کرتی ہین کہ روزِ عاشورا جو انبوہِ ظلامِ کفر و نورِ اسلام کا مقابلہ ہوا یعنی امام حسین علیہ السلام کی قلیل ملازم و اقربانی روبرو تیس ہزار اہلِ کوفہ و شام کی پیرا باندھا باری باری ہر ایک سعادت سیما مولا کی سامنی آ آ رخصتِ جہاد پاتا میدان وفا مین قدم بڑہاتا صدہا منافق کو مارکی شہید ہو جاتا خلاصہ دوپہر تک کچہہ صحابی زندہ باقی بچی تہی اور سادات بنی فاطمہ بہی دریا جانبازی مین شناور ہوتی تہی وقت عصر کو خاتمہ سب کا بالخیر ہوا سر تہر افسر شاہدین بدن سی جدا نوکِ نیزی پر چڑہا اعدائی عصمت سرا کا سامان و اسباب اور دواب لوٹ لیا بانوان حرم کی سر پر قسیم چادر اور دوپٹہ سی سنہ چہپانی کو نچہوڑا لی عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ عَنْ اُمِّہٖ فَاطِمَۃَ بِنْتِ الْحُسَیْنِ قَالَتْ دَخَلَتِ الْعَامَّۃُ عَلَیْنَا الْفُسْطَاطَ یعنی عبداللہ ابن حسین نی روایت کی ہی کہ اوس جناب نی اپنی والدہ فاطمہ بنت امام علیہ السلام کی زبانی کہی ہی کہ میری پدر بزرگوار و اقربا و انصار کی حب درجہ شہادت پایا تو اعدای اشکار لوٹ مار کو خیمہ کی اندر قدم بڑہایا وَاَنَا جَارِیَۃٌ صَغِیْرَۃٌ وَفِیْ رِجْلِیْ خَلْخَالَانِ مِنْ ذَہَبٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ یَفُضُّ الْخَلْخَالَیْنِ مِنْ رِجْلِیْ وَہُوَ یَبْکِیْ مین صغیر سن و سال لڑکی اور پیرون پازیب طلا پہنی تہی ایک ادمی میری خلخال اوتارتا اور اوسکی انکہون سی اشکون کی لڑی بہتی تہی فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْکَ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ فَقَالَ کَیْفَ لَا اَبْکِیْ وَاَنَا اَسْلُبُ ابْنَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنی پوچہا اے دشمن خدا کیون روتا ہی بولا کس طرح رقت نکرون کہ دختر زادہ پیغمبر کو لوٹتا ہون فَقُلْتُ لَا تَسْلُبْنِیْ قَالَ اَخَافُ اَنْ یَجِیْئَ غَیْرِیْ فَیَاْخُذَہٗ فاطمہ کہتی ہین مینی اوسکو سمجہایا کہ ترس کہا کی نلی میرا کہنا

ابی طالب فاخذ بیدہ وقال ھذا اخی
وبین الانصار والمہاجرین فبدا بعلی ان
طویل ان رسول اللہ اخی بین اصحابہ
الاکذاب وعن ابی ھریرۃ فی حدیث
انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یقولہا بعدی
انت اخی فکان علی اذا اعجبہ الشیء قال
وضرب بیدہ الی علی فقال انا اخوک و

ستائیسوین مجلس المحرم کا مقتل مین لیجانا سید الشہدا کا سر تن سی کاٹنا

چلا جاتا جو ابد یا ڈرتا ہون اگر چہوڑ دون تو اکی دو سر الیجائیگا قَالَتْ وَانْتَهَبُوا مَا فِي
الْأَبْنِيَةِ حَتَّى كَانُوا يَنْزَعُونَ الْمَلَاحِفَ عَنْ ظُهُورِنَا فاطمہ ناقل ہین اسکی بعد
ہجوم اعدا خیمہ پر ہوا جو سامان و اسباب اہلبیت کا سب تاراج کیا پہر عورات پردہ نشین کی
غارت مین قدم بڑہایا حتی کانونکی بندی اور ہاتہ گلی کا زیور و سر کا کچھ نرہنی پایا
حمید بن مسلم روایت کرتا ہی خواتین حرم کبریا جنکا سایہ بہی نامحرم کو نظر نآیا تھا انکی گہر کو چلایا
پردہ عزت و حرمت اوٹہایا چار طرفسی انبوہ کوفہ فی لوٹ مار کا شور مچایا پس وہ ظلم کی ماری
عورات بیچاری خیمہ مین جب ٹہر نہ سکین یکباری آگ بہی نہی بچہ نکو چہاتی سی لگائی باہر نکلین
سب زیور اور لباس اور برقع اونکا لٹا ہوا ننگی پانو بال منہہ پہ بکہری سر کہلا ہوا بحالت زار ہین
تباہ و پریشان ہٹتی جاتی تہین اسیر ذلت اور خواری ہر قدم پر ٹہوکرین کہاتی تہین سرداران
کوفہ نی تجویز کیا کہ خیمہ و اسباب امام حسین علیہ السلام جو بچا ہی برسم غنیمت اوٹہا لو اور اہلبیت
پیغمبر کو بہی قید کرکی اپنی لشکر مین لیچلو پہر اپردہ شاہ مظلوم سی تا مقام فرودگاہ سپاہ شوم پاو
فرسخ کا فاصلہ ساعت مین آیا اون سب قریبت رسول کو پیادہ یا خواہ اونٹون پر سوار کرکی
بڑہایا وَقُلْنَ بِحَقِّ اللّٰهِ إِلَّا مَا مَرَرْتُمْ بِنَا عَلَى مَصْرَعِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اوسوقت ساری انبوہ حسرت زدہ نی کہا ای قوم بی رحم برحم خدا انکی واسطی ہمکو ادہر سی لیچلو
جس راہ مین مقتل امام حسین علیہ السلام اور ہماری اقربا کی لاشونکا مجمع ہو تا کہ اپنی وارثونکی جنازسی
وداع کرلین حسرت و یاس مین غم اور ماتم کا پرسا باہم دین اونکو رقت و افغان مین گلی سی
لگائین صورت پریشان اور بدن عریان کو دیکہائین سرگذشت درد جگر اور جفای اطفال نوحہ گر
سنائین دفن و کفن کی تمنا شدنی نا چاری سی خاک مین ملائین ساربانون نی مہار کو شتر کی
اوس طرف کہینچا بانوان حرم کا غول جب قتلگاہ مین پہنچا ہر بی بی کو جسد برادر و فرزند دور سی

فی خیبر اخا انت اخی فی الدنیا والآخرۃ
فکان رسول اللہ وعلی علیہما السلام اخوین
ومنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ تفل
فی عینیہ یوم خیبر ودعا لہ بان لا یصیبہ
حر ولا قر فکان علیہ السلام بعد ذلک لا
یجد حرا ولا قرا وکان یبرز فی الشتاء ولا یصرع
فھی ھذہ الخصلۃ شرفا وفضلا وروی
عن عبد الرحمن بن ابی لیلی ان الناس قالوا
قد انکرنا من امیر المومنین علیہ السلام انہ
یخرج فی البرد فی الثوبین الخفیفین وفی
الصیف فی الثوب ...

۷۹۶

[illegible]
فی ذلک ... علی علیہ السلام بالیل فسالتہ ... ان الناس
عن ذلک فقال یا امیر المومنین ... فقال ... قالوا کذا
قال ... رسول اللہ
... یوم خیبر ... وقد ...
بعث الی ... فقال ... القوم ...
انہزم ھو واصحابہ ثم ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ
بالناس فقال رسول اللہ ... الآیۃ
الا والذی نفسی بیدہ ... اللہ
... اللہ ورسولہ ... اللہ علی یدیہ
... ویحبہ اللہ
... بعث ... وقال اللہم اکفہ اذی الحر والبرد
فما وجدت حرا ولا بردا ... فنفث فی عینیہ
وھو ... فما اشتکیتہما بعد ... الآیۃ
فانہما التی ... فقتل ...

ستائیسوین مجلس المحرم کا قتلگاہ مین گذرنا اپنی لاش اقربا سی ملکی بین کرنا

نظر پڑا خون کی جوشِ محبت سی سبکا دل اُمڈا بیقرار ہو کی ساری مبتلای مصیبت کر پڑین ہاتھ
پہیلا کی با دیدہ گریان ملنی کو دوڑین پاسبانوں کی روکنی سی وہ زار و نالان ہرگز نہ ٹھہرین
اپنی اپنی بہائی اور بیٹی کی سرہانی جا کی بیٹھین مادرِ وہب نی بیٹی اور بہو کی پیکر خونین کو
سینی سی لگایا زوجۂ زہیر بن قین نی کشتہ شوہر کو حال زار اپنا کہا مادرِ قاسم نوجوان
بیٹی کی لاشِ صد پاش پر گری دستِ تاسف سی چھاتی اور منہ کو پیٹتی ام لیلی نی علی اکبر کی
بالین پر پچھاڑین کھائین ہای ہای فرزند آرامِ جان کہکی تنِ صد پارہ کی بلائین لین کوئی پکارتی
تہی افسوس ای سروِ روان تیری شادی کا باغِ دل مین گلِ ارمان رہا کوئی بیان کرتی
ای ناکامِ جہان حیف مین زندہ ہون تمہارا جنازہ خون مین غلطان دیکہا نوحہ و بکا کا
وہ شور مچا کہ زمین کربلا کو زلزلہ آیا سب سی زیادہ گنجِ شہیدان مین دو لتین زینب خاتون کی
لٹی تہین مین پسر نو برادر چہ بیتیجون کی لاشین زخمِ تیغ سی شل ورقِ گل شگفتہ نظر پڑین
بیچاری درد و الم کی ماری کسکو روتی کونسی عزیز کی فراق مین جان کہوتی اسیرون مین
قافلہ سالار بنتِ زہرا زینب خاتون اونکا سر کہلا ہوا شہیدونکی سردار امام حسین علیہ السلام
اونکا سر تن سی کٹا ہوا بہن لاش کو بھائی کی تلاش کرتی تہی ایک سو چالیس کشتون مین
ڈہونڈہتی پہرتی تہی ہر آدمی کی علامتِ شناخت ناظرین کو سر سی ہوتی ہی وہ تن پرنہا
ہر کی استقدر ٹکڑی ہوئی تہی کوئی عضو ثابت نہ رہا تہا دشتِ وحشت مین ہر سو نظر بھی
دوڑائی تاکہ ایک لاش رو بقبلہ خاک مین پڑی پائی مشک و عنبر کی بو سی زیادہ جسم کا
زخمونکی چاک سی لہو بہتا ہی قرینہ سی جانا کہ یہ وہ پیکر ہی جسکو زہرا نی نازون مین پالا ہی
جبرئیل نی بنجر و مباہات جہولا ہلایا ہی پیغمبر نی اپنا لعاب زبان شیرہ جان طفلی مین
پلایا ہی حلۂ جنت پہنا کی مہر نبوت پر چڑہایا ہی علی مرتضی کا نور عینین ہی حسن مجتبی کی دل

انك اول من يرد علي الحوض خليفتي و اول من يكسى معي وانك اول من يدخل الجنة من امتي وان شيعتك على منابر من نور مبيضة وجوههم حولي اشفع لهم ويكونون في الجنة جيراني وان حربك حربي وان سلمك سلمي وان سرك سري وان علانيتك علانيتي وان سريرة صدرك كسريرة صدري وان ولدك ولدي وانك تنجز عداتي وان الحق معك وان الحق على لسانك وفي قلبك وبين عينيك وان الايمان خالط لحمك ودمك ... عنه وانك غدا على الحوض خليفتي وانك في الآخرة غدا اقرب الناس مني وانك تؤدي ديني وتبرئ ذمتي وتقاتل على سنتي وانك مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي وانك حسبك ان تكون مني وانا منك ترثني وارثك

٦٩٨

ستائیسوین مجلس اہلبیت کا قتلگاہ مین گذرنا زینب خاتون کا بالین اوپر گرنا

روح کا چین ہی بیتابی سی واحسینا کہکی دوڑی اوسکی برابر باشتیاقِ ہم آغوشی زمین پر گری جاہا
کہ اوس میت کو گلی سی لگاوں بھائی کی گردن اور سینی کو بوسہ دون دیکھا تیرونکی کثرت سی
چھاتی غربال ہی حلقوم بریدہ کی رگون سی خون روان ہی جابجا اوسکی لہو سی نہالی بھری ہین
ہاتھ پاؤن تلوار و تیرسی کٹی پڑی ہین آنکھون سی آنسو بہاکی بہت سر پیٹا دستِ الفت پر پیکانِ
تیرونکو جسم سی کہینچا جب بنات حرم نی زینب کو اوس لاش کی پاس روتی دیکھا سبکی سب وہین
جمع ہوکی حلقۂ ماتم اور نوحہ باندہا جیسی پروانی سوزِ عشق مین شمع پر گرتی ہین یا بلبل کی پر گلِ قبا
آتشِ گل سی جلتی ہین ایکجانب زینب کی ام کلثوم و رقیہ و عاتکہ خواہرانِ امام نی اندوحام کیا
ایکطرف رباب و ام لیلیٰ زوجاتِ حضرت نی نیبرون کی ساتھ کہرام مچایا سردار کی غم سی
عورات صحابہ کا ہجوم عام ہوا شیون و زاری مین ہین حالانکہ کی جینا حرام تھا قال فواللہ
لا انسی زینب بنت علی وہی تندب الحسین وتنادی بصوت حزین
وقلب کئیب راوی کہتا ہی قسم خدا کی مجہی ہرگز نہین بہولیگا رونا اور نوحہ کرنا زینب خاتون
دخترِ علی مرتضیٰ کا آوازِ حزین و دلِ غمگین سی چلاتی اور مدینہ کی سمت نانا سی گویا کہ یہ عبارت
سناتی یا محمداہ صلی علیک ملیک السماء ہذا حسین مرملا بالدماء ای محمد
مصطفیٰ تمپر ملائکہ آسمانون نی سلام بہیجا ہی حسین پیارا نواسہ تمہارا کہوڑی سی زمین پر گرا ہی
جنازہ اوسکا اٹہانی نہین گراہی بیکس اور غریب خون مین آلودہ پڑا ہی مقطع الاعضاء و
بناتک سبایا اوسکی بدن کو تیغ و تبر سی کاٹا ہی تمہاری بہو اور بیٹی کو اسیر مین پکڑا ہی
کثرتِ جراحات سی جسدِ پرنور چاک چاک ہی جنازی کی نیچی میدانِ کربلا کی بسترِ خاک ہی الی اللہ
المشتکی والی محمد المصطفیٰ اس ظلم و جفا کا اللہ سی شکوہ کرونگی بیداد امت کا گلہ
محمد مصطفیٰ سی کہونگی والی علی المرتضیٰ والی حمزۃ سید الشہداء یا علی مرتضیٰ کہو یا جد

قال وحدثنی موسی ابن طریف عن عبایة بن ربعی قال سمعت علیا علیه السلام یقول والذی فلق الحبة وبرئ النسمة انی لقسیم النار اقول هذا لی وهذا لک

ستائیسویں مجلس اہلبیت کا مقتل میں گذرنا زینب خاتون کا لاشون پر گرنا

سناؤں کی حمزہ سید الشہدا کو اپنا حالِ زار دکہاؤں گی یا محمداہ هٰذا حسینٌ بالعراءِ تسفی

علیه الصباءُ ای جد بزرگوار یہ حسین بابِ بی سر دشت میں پڑا ہی باد صبا نی گرم ریت کو صحرا کی

اوسکی زخموں میں بہرا ہی یا حزناہُ یا کرباہُ الیوم مات جدی رسول اللہ ہائی ای

اس حزن اور اندوہ و محنت سی آجکا روز ہمپر ویسا ہی جو نانا کی موت میں روئی تہی مصیبت

وفی بعض الروایات هٰذا حسینٌ مجزوز الراس من القفا مسلوب العمامة

والرداء اور دوسری روایت میں آیا ہی کہ یون بین بآنگ کیا ہی کہ ای سید کونین یہ تمہارا

حسین ہی جسکا سر قفا سی کٹا ہی اوسکا پیراہن و قبا و عمامہ اوتار لیا ہی قاتل فی زانو کی

استخوان سینہ کو توڑا ہی بدن مجروح کو دہوپ میں برہنہ چہوڑا ہی بابی من عسکرہ فی یوم

الاثنین نہبا بابی من فسطاطه مقطع العرا میری ماں باپ فدا ہوں اوسپر کہ جسکا

لشکر دوشنبہ کو مارا و تباہ کیا ہی اوسکی خیمہ کو لنا میں کاٹکی دشت و صحرا میں گرایا ہی بابی

من لاغائب فیرتجی ولا جریح فیداوی ماں باپ میری اوس غائب پر نثار جسکی

پہرانی کی امید نہیں اور ایسا زخمی ہی کہ اوسکی جراحات کو تخییہ اور مرہم نہیں بابی المهموم حتی

قضی بابی العطشان حتی مضی قربان اوس مظلوم کی جو غم کہاتا رہا تاکہ شہید ہوا اوس جوان

کربلا کہ نہر فرات پر پیاسا مار گیا بابی من شیبته تقطر بالدماء بابی من جده

رسول اله السماء بلاگردان اوس جسم شریف کی جسکی محاسن سی خون بہتا ہی تصدق اوس

نواسی کی جسکا نانا رسول خدا ہی برابر لائق برادر اپنی سر گذشت مصیبت سناتی ہی جدا ن

ضرب تازیانی سی دکہاتا تہا بہائی کو دکہاتی ہی نظم فصیح پکاری رو رو کی زینب کر

کہی جبرئیل حسین خاک پہ عریاں پڑا ہی ہوکی قتیل سنان کی نوک پہ سر ہی زمین پر تن ہی غسل ہی

نہ کفن ہی نہ قبر و دفن ہی یا اہوار ثبت پیمبر ای ناصب حیدر تم درجہ شہادت سی فائز ہوی

ستائیسوین مجلس اہلبیت کا مقتل مین گذرنا اپنی لاش اقربا سی ماتم مین کرنا وصف بابو سکینہ

مادر و برادر سی جنت مین جا ملی ہیں یہان دشمنونکی زغہ مین آفت کا سامنا ہی ہردم نگہبانی

زنانِ بیوہ اور طفلانِ یتیم کا غم کہا نا ہی بہوک پیاس مین جو بچی بیتابی کرتی ہین تسلی دیتی ہون

ظلم و ستم اعدا سی جسقدر عورتین سہتی ہین منت سی تمام لیتی ہون قَالَ فَابْكَتْ وَاللهِ كُلَّ

عَدُوٍّ وَّصَدِيقٍ راوی کہتا ہی بخدا سوگند ساعت سی اس بیان جانکاہ کی مقتل مین ہزارون

آدمی کا ہجوم ہوا دوست اور دشمن کی نالہ وآہ کا شور اوٹھا آنکھون سی دریای سرشک بہا

اوس ہنگامۂ محشر مین سید سجاد کی نظر جسد بی سر پدر بزرگوار پر جسدم پڑی با وجود ہونی بیمار و

ناتوان اور صدمات ہجر سی نیم جان آہِ سرد بہری نزدیک تہا کہ بیقراری سی موت آجائی اہلبیت کی

سر پر قضا دوسری مصیبت لائی ناگاہ عورات ہاشمی کی غول سی سکینہ خاتون آگی بڑہی

ہنگامہ رفتہ مین زینب محزون کی برابر کہڑی ہوئی بسبب خردسالی اور پریشانی تشنہ دہانی

لکہڑی ہو نسی بدنکی اور کثنی سر و گردنکی باپ کی لاش نہ پہچانی پہوپہی پوچہا یہ کسکا تن صد پاش

ہی سرسی جو تم ایسا روتی ہو اور سب اہلحرم کی ساتہ اوسپر نثار ہوتی ہو فرمایا جو تمہین سینہ پر

سلاتا تہا رونی مین بہلاتا دلاسا دیتا تہا میوہ اور نعمات لا کی کہلاتا تہا جامہ رنگین و زیور

گرانبہا پہناتا تہا ہر دم دامنِ حمایت کی پردی مین رکہتا پیار و محبت سی دن رات پرورش

کرتا ای اہلِ عزا دنیا مین تمنی دیکہا ہی اور گہر مین اقربا کی سنا ہی دختر نسبت پسر کی شیر مردان

جان سی پیاری ہوتی ہی ماں باپکی دوش و کنار مین جاگتی اور سوتی ہی قَالَ أَبُو الْفَرَجِ

عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ وَأُمُّهُ الرَّبَابُ بِنْتُ امْرِءِ الْقَيْسِ وَسَكِينَةُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

ابْنَتُهُ مِنَ الرَّبَابِ وَاسْمُ سَكِينَةَ آمِنَةُ ابو الفرج نی کہا کہ عبد اللہ ابن حسین علیہ السلام

سکینہ کی والدہ رباب تہین جو وہ بانوی مکرم ساتہہ ان بیٹی بیٹا کی منظور لطف و محبت جناب تہین

وَهِيَ الَّتِي يَقُولُ فِيهَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ وہ ایسی محبوب گذرین جنکی الفت سب سی

قضى فانقضى على لسان النبي الامی صلی الله علیه وآله انه قال لا یبغضک مومن

ولا یحبک منافق ومنها ما قاله فیه یوم الحدیبیة لما کتب علیه السلام کتاب

الصلح بین رسول الله صلی الله علیه وآله واهل مکة فکتب علیه السلام بسم الله الرحمن الرحیم فقال سهیل بن عمرو

ستائیسوین مجلس المحرم کا منقل مین گذرنا لاش اقربا سی ملنا سکینہ کا پدر کو لپٹنا

دو بالا ہی اور امام حسین علیہ السلام نی درجہ مدح مین انکی فرمایا ہی شعر لَعَمْرُکَ اِنَّنِی لَاُحِبُّ

دَارًا ۔ تَکُوْنُ بِهَا سَکِیْنَةُ وَالرَّبَابُ ۔ اُحِبُّهُمَا وَاَبْذُلُ جُلَّ مَالِیْ ۔ وَلَیْسَ

لِعَاتِبٍ عِنْدِیْ عِتَابُ مجھی قسم ہی اپنی جان عزیز کی دوست رکھتا ہون اوس گھر کو جسمین

رباب و سکینہ رہتی ہون ۔ دونو کی چاہت اور مودت مین مال و دولت فراوان دون اور

ملامت کرنیوالی سی کچھ اندیشۂ عتاب نہین پاتا ہون بنابران امام حسین علیہ السلام بھی سکینہ کو

جو بطن رباب مادر علی اصغر سی پیدا ہوئی چاہتی تہی اور اوسکی محبت جمیع اولاد سی زیادہ دل مین

رکہتی تہی سکینہ کو تکیہ کلام ہر دم نام حسین تہا اہلبیت کو وہ صغیرہ کی آرام سی تسلی اور چین بخشا

جب اوسنی باپ کا اسم مبارک سنا دوڑ کی واحسین کا نعرہ مارا قرآن سکینہ اِعْتَنَقَتْ

جَسَدَ الْحُسَیْنِ ہاتھ پہیلا کی چاہا بعادت قدیم گلی مین ڈالی وہان گردن کٹی پائی بی خبر بابا

چہاتی سی لپٹ کی ہای بابا کہکی چلائی زبان حال مین زبان دو ریسی شکایت کی روح پدر سی روروکی

شرح مصیبت کہی ای آقا تمہاری بعد لشکر جفا نی ہمکو بی رحمی سی لوٹا خیمونکو جلا دیا فقط

پہاڑ سیپر توڑا بی مقنعہ و چادر پردیسی باہر نکالا ظلم و جفا سی ذلت و خوار کی محنت مین ڈالا

پہوپہی زینب و ام کلثوم اور اماں کو تازیانون سی بہت مارا بہائی سید سجاد کو بیماری سی غش تہی

قتل کا ارادہ کیا میری اور بہن فاطمہ صغرا کی بندی زور سی کہینچی ہم دونو کی زیور چہین کی کان چہدی

کئی ہمکو سر و پا برہنہ اسیر لیجاتی ہین جو اپنی غمسی روتی ہین تو مار کی دھمکاتی ہین غریبون کی

فریاد و زاری کوئی نہین سنتا اولاد رسول کو محنت بیقراری مین پرسا کوئی نہین دیتا کاش کہ

پیشتر مین مرجاتی تمہارا بدن بی سر جدا پاتی اس بین الحرم نی ایسا شیون کیا کہ حاضران لشکر

ابن سعد مین بہی ملقلہ رقت برپا ہوا نزدیک تہا کہ وہ ستمگر اپنی ظلم و جفا سی باز آئین اور شورش

بلوائی عام مین یزید کی طاعت سی پہرجائین خبرداروں نی یہ واقعہ عمر کو سنایا وہ مردود اشقیہ

الفصل الثاني في ذكر مقاماته في الجهاد مع النبي صلى الله عليه وآله ومواقفه ومشاهده على سبيل الجملة والاختصار

ستائیسویں مجلس ابن الحجرم کا مقتل میں گذرنا لاش اقربا سے ملنا جنازۂ پدر پر سکینہ کا لپٹنا

دلفیان فوج سے دل میں گھبرایا قاتل اولاد مصطفیٰ شمر دشمن خدا سے کہا مقتل میں جا کے ابن الحجرم کو نعش اقربا سے
جدا فَاجْتَمَعَ عِدَّةٌ مِنَ الْاَعْرَابِ حَتّٰى جَرُّوْهَا عَنْهُ وہ شقی اپنے ہمراہ بہت سنگدل
لیکے آیا اور ہر ایک خاتون کو ضرب جور و جفا میں سرکایا مگر سکینہ جسم سے اپنے پدر کی لپٹی روتی تھی
ہر چند ہاتھ پکڑ کے اوٹھاتی وہ نہیں جدا ہوتی تھی قہر و غضب سے اوس مظلومہ کو طمانچہ مارا سکینہ نے
بیتاب ہوکے وارثوں کو پکارا دستور ہے کہ اگر غیر آدمی کسی کے بچہ کو ستاتا ہے تو وہ اپنے باپ بھائی
چچا کو حمایت میں بلاتا ہے چلا کے بولی عباس عمو مہربان مجھے بچاؤ دوڑو بھائی علی اکبر اور قاسم بجائی کو
دوڑو افسوس کہ عباس تو شانے کٹے خاک و خون میں اٹے دور پڑے تھے علی اکبر و قاسم کی اعضا مثل
ورق گل کے الگ الگ جدا جدا ہو رہے تھے ہای ہای جب کوئی مددگار نظر نہ آیا تو سید سجاد کو بامداد بیمار کو بلایا
وہ بھی زنجیر و طوق میں بندھے قید و بند میں غدا عدا میں گھرے تھے لاعلاج آواز دردناک سے زینب کو پکارا
پھوپھی خبر لو کہ سکینہ مرتی ہے تمہاری بنت زہرا بیقرار ہوکے نزدیک تر آئیں کشاکش طفل ناداں ظالم
کے ہاتھ سے دیکھ کے چلائیں اے فدا کس قدر جور و جفا کرتا ہے خدا کے غضب سے نہیں ڈرتا ہے ہر گاہ دختر
یتیم اپنے پدر کے جنازہ پر سر سے درد جگر کہتی ہے تو کیوں مہلت نہیں دیتا ہے اس غریب مضطر کی نوحہ
کرنے سے کیا ضرر ہے جو اسکو مارتا ہے بلکہ قرآن میں لونڈی پڑھا نہیں فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ آیا ہے
خدا کا کلام مجید سنا نہیں کہ ذَوِي الْقُرْبٰى کی واسطے پیغمبر سے فرمایا ہے آیا یہ نہیں یاد ہے وہ حسین یتیم
کیا یہ در ماندہ شورہ شین اقربا سے رسول کریم کی نہیں ہے ہر چند زینب خاتون نے سفارش کی
اوس بے مروت نے ایک نہ سنی جبر و اکراہ میں ہاتھ پکڑ کے کھینچا سکینہ نے رو کے خدا کا واسطہ دیا اے ظالم
دم بھر اور ٹھہر جا بولا اب کیا مدعا ہے تیرا اوس پر حسرت واربان نے کہا ایک چھوٹا بھائی میرا تیر
کلا چھید ا سلوکی میں لہو بھرا خاک میں بھائی پڑا ہے اوسکی لاش کو جا کے پیار کر لوں کہ جان سے بڑھ
الفت کرتی ہوں راوی کہتا ہے وہ سنگدل نے ہرگز التجا نہ مانی اور شل قصاب جو گوسفند قربانی کو

ستائیسوین مجالس اہلبیت کا مقتل مین گذرنا لاشہای اقربا پر شیون کرنا

لیجاتی طناب جفا کہینچی وہ باپکی عاشق بار بار منہ پہیر کی دیکہتی جاتی لاش پدر سی روتی ہوئی اپنی
ناچاری کو زبانِ حال مین سناتی نظم فصیح خدا کی واسطی بابا سی ست چہڑاو مجہی خدا کی واسطی
مقتل مین چہوڑ جاو مجہی کٹتی گلی کی بلائین مین لیکی روونگی پدر کی سینہ سی شکولپٹ کی سوونگی
نہ دونگو دہوپ مین چہوڑ رونگی لاشہ شبیر کرونگی سایہ مجاور ہونگی مین دلگیر مصیبان حسین علیہ السلام
سب بانوانِ حرم جو اوس روز مقتل مین آئی ہرایک شہید کی بالین پر شیون کرکی اشک
بہائی مان نی فرزند کو چہاتی سی لگاکی جان کہودی بہن ماتم مین بہائی کی سینہ پیٹ کی روتی
مگر ایک لاشِ بیکس اور غریب دور پڑی رہی کہ اوسکی پہ ہی کو خوف اعدا سی کوئی بی نہ جاسکی
رسم ملک عرب مین جنازہ پی نوحہ وگریہ خوار ہوتا ہی اگر بی وارث وطن مین خواہ دشت غربت
مین بہی آدمی مرتا ہی اوسکو خدا کی واسطی پر عورت ومردِ اسلام ہی کوئی تو روتا ہی وہ وہ لاش
بیکسِ مظلوم عباس علی سقای حرم ہی وہ قتیب سہ پاشِ برادر باوفای امام امم ہی ہرین جاہون بہا
اوسکی غمسی تم مومنین ماتم کرو اور عزای کشتۂ وادی ستم پر اشکبار ہو روح علی مرتضی کو پرساد و جانا
روز جزا سی مرجا کیون کہ وہ بحر مروت پانی کی وعدی مین دریا سی پیاسا نکلا اولاد امام حسین
علیہ السلام پر جان کو قربان کرگیا پارہ پارہ جلتی ریت مین اکیلا پڑا تہا ایک بانہہ کٹا ہی
دوسرا کہین سر عمود کی ضرب سی پہٹا تہا سینہ پر علاوہ صد ہا زخم تیغ و خنجر کی ایک تیر
لگا تہا آنکہون مین لہو جیسا شکِ سکینہ کی ساتہہ پامال سم ستور ہوا تہا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ
بَعَثَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ذَالِكَ الْيَوْمِ وَهُوَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ مَعَ خَوْلِي
بْنِ يَزِيدَ الْاَصْبَحِي وَحُمَيْدِ بْنِ مُسْلِمِ الْاَزْدِي اِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ
بعدازان عمر بن سعد نی عبید اللہ بن زیاد کو فتح نامہ لکہا اوسی روز کہ وہ یوم عاشورا ہنگام عصر تہا
اور سر امام حسین علیہ السلام خولی بن یزید کو دیا حمید بن مسلم کی ہمراہ کوفہ مین روانہ کیا

ستائیسوین مجلس المحرم کا تفصیل مین نا سر شہدا بدن سی کاٹا جانا اسیرونکو آب و طعام کہلانا

وَاُدِیرَ بِرُؤُوسِ الْبَاقِیْنَ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَ اَهْلِبَیْتِہٖ فَقُطِعَتْ پس اپنی ناپکارون سے
عمر نی کہا صحابہ و اقربای سید الشہدا کی سر بدن سی کاٹو اور اون سبکو سیری روبرو لاکی
حاضر کر دیہ او مصیبت تازہ تہی اہلبیت دل ملول کو اسکا غم بی اندازہ ہوا عترت رسول کو
اگر صبر کرین تو شدت بلا ین ہو نہین سکتا ہر گاہ فریاد و زاری مچاتین تو کوئی پرسان اونکی
نہین سنتا کیون ای اہل عزا تصور کی جاہی علی اکبر و قاسم کا جب سر تن سی جدا کیا ہوگا تو
اونکی مادر عاجزہ نی خنجر غم کی تلی اپنا گلا رکہا ہوگا ہر گاہ عون و محمد کو ذبح کرتی ہونگی تو زینب کے
جگر پہ پیا آری ستم کی چلتی ہونگی جسم عباس مظلوم کی گردن کاٹی ہوگی ام کلثوم نی کیا خاک
مصیبت سر پہ ڈالی ہوگی وَسَرَّحَ بِہَا مَعَ شِمْرِ بْنِ ذِی الْجَوْشَنِ وَقَیْسِ بْنِ الْاَشْعَثِ
وَعَمْرِو بْنِ الْحَجَّاجِ اِلَی الْکُوْفَۃِ پہر عمر نی تہوڑی فوج کو اہلبیت مصطفی اور سرہای شہدا کی ساتہ
سپاہ او شمر سی کہا کہ ہمراہ قیس بن اشعث و عمرو بن حجاج ابن زیاد کی پاس کوفہ مین لیجا مگر از روی
وقایع اخبار شاہی اور قرینہ حال کو عبارت فارسی مین دیکہا ہی کہ اوس وقت حرم محمد کو
باقی روز یا شام عاشورا عمر سعد نی اپنی لشکر ستمگر مین اوتارا جو انبوہ عفت مکان مین سات
بہنین و بیبیان و صبیہ چند کنیز سوا اور باقی زوجات اقربا و صحابہ قریب چالیس عورتین
تہین اونکی تو قف کو خیام حضرت سی ایک ٹوٹا ڈیرہ دیا صدر نشینان عرش برین مثال
قیدیان زنگبار خاک نشین مین پہ بیٹہین اندہیری مین داغ ماتم کا چراغ جلاکی بچونکو دامان
تسلی مین بہلاکی سینہ و سر کوٹتی تہین عمر نی بقدر سد رمق غلہ مریان اور کوزہ آب قوت لاہوت
بہیجا اوسکی ملازمان خونخوار نی لاکی مقابل اہل حرم رکہا جب تقسیم کرنی لگا ہر خاتون کو نذر دیکہا یا
دریغ و درد کہ بہونی اناج پہ اونکا فاقہ نوٹی جو ہمیشہ مائدہ جنت کہاتی ہون صد حیف اٹہی پہر مین
مانند فقراکی وہ غذا آل رسول کو جو بادشاہونکی افسر کہلاتی ہون اسپر کوئی ظرف تہا

ستائیسوین مجلس اہلبیت کا لشکر اعدا مین یازدہم محرم قید رہنا سکینہ کا بیتابی کرنا

کہ اوسمین رکہین چاسہ نرہا تہا تا دامن مین لین نا چار دونو ہاتہ ملاکی ہر ایک نی حصہ لیا اگر انکار قبول سی کیا تو وہ ظالم خفا ہوکی مارنی کو دوڑا زینب نی بہائی کی بہوک پیاس یاد کرکی روبروزمین پر رکہہ دیا اور یون ہین سب بیچاریون نی جو اپنی جان سی سیر نہین کچہہ منہ مین نہ ڈالا واقعی ہرگاہ جای امامِ انام اور تمامِ اقربا کو خالی دیکہین کیونکر دانہ غذا کہا مین جب علی اکبر اور علی اصغر کی تشنہ دہانی زبان پر ہوکسطرح پانی منہ سی لگائین سکینہ جامِ آب لیکی اوٹہین ماں نی پوچہا بی بی کہاں چلین جواب دیا کہ یہ پانی چہوٹی بہائی کو اول پلاونگی پہلی اوسکی پیاس کو دوچار سی بجہاونگی جہی اوسکا تڑپنا پانی کی واسطی یاد ہی وہ بی زبان کی اشارہ کی خدا سی فریادی ہی اس کلام سی شور نوحہ برپا ہوا کہرام رقت سی غلغلۂ محشر نی سر اوٹہایا خلاصہ ہزار تقریر اور تدبیر سی اطفال کو سمجہایا کچہہ کہلا پلاکی گود مین سلایا طبرسیؒ عَن طاوس الیمانی قَالَ اِنَّ الحُسَینَ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی المَکَانِ المُظلِمِ یَهتَدِی اِلَیهِ النَّاسُ بِبَیَاضِ جَبِینِهٖ وَنَحرِهٖ مومنین ہر روایت کو سنو اور متوجہ نالہ وزاری ہو طبرسی نی طاوس یمانی سی نقل کی ہی امام حسین علیہ السلام کی خصوصیات سی یہ کرامت لکہی ہی کہ جس تاریک گہر مین وہ جناب تشریف رکہتی روشنائی گردن نورانی اور درخشانی اشعۂ پیشانی سی لوگ معلوم کرتی کہ خورشید سپہر رسالت اور ماہ برج امامت اس مکان مین فروزان ہی وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ کَانَ کَثِیرًا مَا یُقَبِّلُ الحُسَینَ فِی نَحرِهٖ وَجَبِینِهٖ اسواسطی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ گلو وجبین امام حسین علیہ السلام کی بوسی لیتی تہی اور بیشتر دوچار سی منہ رگڑتی تہی سرور شہدا کی خادم اس ہستی کی شناسا تہی اور اطفال بہی اوس علامت کی سبب آشنا تہی چونکہ وہ قیامِ حرم کا ضرب تیغ وتبر سی جدا تہا وہاں سی کپڑی مین تہوڑا تہوڑا سوراخ کہلا تہا جب یازدہم محرم قریب آدہی رات کی

ستائیسوین مجلس اہلبیت کا شب یازدہم محرم لشکر عمر مین قید رہنا سکینہ کا پدر کو یاد کرنا

گذری مہتاب کی شعاع روزن کی راہ سی زمین پر چمکی ناگاہ سکینہ خاتون جو ماکی دامان مین سوتی تہی باپکی اشتیاقِ دیدار مین خواب پریشان سی چونکی کثرت بکا وزاری سی آنکہین غبار صدمہ بیخوابی اور بہوک پیاس کی ضعف سی نظر تیرہ وتار خوف ودہشت مین گہبرائی ہوئی گرد یتیمی چہرہ پر چہائی ہوئی اندہیری مین بچارا کو سنسان ہی گہبرا کی بہول گئی مقام کہان ہی حیرت سی چارطرف خیمہ مین جو دیکہا تو ایکجانب ذرا سا نور مہتاب زمین پر معلوم ہوا انکی سمجہا پدر بزرگوار سفر سی پہر کی ائی ہین اوس گوشی مین سب سی جدا بار الم اوٹھائی بیٹھی ہین فرط بیتابی سی اوٹہہ کی دوڑی ہاتہہ پہیلا کی جو کچہہ نپایا زمین پر گری حیران ہوکی بولی ای بابا مین تمہاری نزدیک آئی تم علاحدہ ہوگئی اور مینی مراد نپائی پہر دوسری طرف وہ چمک دیکہی تو جلدی اودہر کو روتی ہوئی گئی جب وہان بہی ہاتہہ نہ پدر کا نہ ملا تو زبان بیقراری سی یہ گلا شکوہ کیا بابا جان کس قصور سی تم خفا ہو جو مجہسی آشنا نکرتی اور جدا ہو زینب خاتون نی کلام سکینہ کو سنا بحیرت واضطراب پوچہا بی بی کیا ہی کہ ایدہر اودہر پہرتی ہو اس تاریکی مین کسکی تلاش کرتی ہو عرض کی میری بابا جان یہان تشریف لائی لاکن معلوم نہین کیون مجہسی شیر ما ہین جب اونکی نزدیک جاتی ہون وہان خالی جا پاتی ہون زینب نی اوسکی بیان سی ناله دفغان کیا اوس معصومہ کو آغوش محبت مین اوٹہا لیا تسلی دیکی بہلایا پیار مین بوسہ لیکی سمجہایا سکینہ اس روشنی پر تکو دہوکا ہی اوسین باپکی گردن اور پیشانی کا قیاس کیا ہی یہ چاندنی کا اوجیالا ہی باپ سی گلہ تمہارا بیجا ہی جسکی مشتاق ہو وہ گلا تو کٹ گیا جبین کو تیر جفا کا نشانہ بنایا حسین بہائی ماری گئی ہم بیکس اور دکہیاری رہی اوسدم سب اہل حرم نی پہر نوحہ ماتم کا حلقہ باندہا صدای گریہ اور بکا سی زمین واسمان کو زلزلہ ہوا فظلم لمولفہ بس ہی عزیزو رونیکو یہ غم کا ماجرا اب کیا کہون مصائب اولادِ مصطفیٰ گہر ہوگیا تباہ رسالت پناہ کا

يقول لما انهزم الناس يوم احد عن رسول الله ص لحقني من الجزع عليه ما لم املك نفسي وكنت امامه اضرب بسيفي بين يديه فرجعت اطلبه فلم ار ... فقلت ما كان رسول الله ص ليفر وما رايته في القتلى فاظنه رفع من بيننا فكسرت جفن سيفي وقلت في نفسي لاقاتلن به عنه حتى اقتل وحملت على القوم فافرجوا فاذا انا برسول الله صلى الله عليه وآله وقد وقع على الارض مغشيا عليه فقمت على راسه فنظر الي فقال ما صنع الناس يا علي فقلت كفروا يا رسول الله وولوا الدبر واسلموك فنظر ...

اٹھائیسوین مجلس تحیت وسلام شہدا و مرثیہ جسد امام عزا و نوحہ مرغان کربلا

ماتم سرا ہی روضۂ محبوب کبریا + ارواحِ انبیا ہین بپا شور و شین ہی + صفہای قدسیون پہ ہجوم الم ہوا
رقت سی انقلاب ہی ساری جہان کو + فرطِ قلق مین دیدۂ گردون سی خون بہا + ناظم نئی
طرزِ تازہ جو لکھا ہی حسبِ حال + حاصل حدیث کا ہی یہ مضمون جانگزا

اٹھائیسوین مجلس تحیت وسلام شہدا و مرثیہ جسد امام عزا و نوحہ مرغان کربلا مین ہی جسکی شفا

دہائی ای اہلِ عزا کی دن آپہنچی + غم کی راتین بکا کی دن آپہنچی + زہرا کی انہین نوحون مین ستی اوجڑ
آبادی کربلا کی دن آپہنچی + دہائی ای مومنو اسکو گہر سمجہو تم + اور آبروی دین ترسمجہو تم + دوا
یہان حشر مین لو وہ مہنگا کیا خوب تجارت اگر سمجہو تم + دہائی فردوس مین آج مصطفیٰ
ہین + کوثر پہ علی مرتضیٰ روتی ہین + دیتی ہی دعائین اوسنہین روحِ زہرا + شبیر کو جو اہلِ عزا
روتی ہین + دہائی جس بزم مین شور آہ و فریاد نہو + ماتم سی کبھی روحِ نبی شاد نہو + افسوس
کہ آقا تو تمہین یاد کرین + اور تمکو حسین ابن علی یاد نہو + تمہید بکا فضائلِ اہلِ عزا و
ثمرۂ آیۂ ہُدیٰ و نفرین احدا و گریہ از خوفِ خدا پیشوائی اولفہ
جو دل کہ یادِ واقعۂ کربلا کری + دریای اشک چشمون سی اوسکی بہا کری + ہووی شریک غم حسین کا
ہلال + شرح حدیثِ نوحہ و افغان سنا کری + گرمی ہی شور و شین کی نکلی جو آہ سرد + اسکا
صبر و تحمل فنا کری + جب بزم مین بانی لب تشنہ کا کوئی لازم ہی شہ کی پیاس پہ جانا کرنا
آفت زدہ شہید جو دیکہی وطن سی دور + غربت پہ اوس امام کی رنج و بکا کری + لاشہ اکبر جوان کا
نظر پڑی + اکبر کا نام لیکی قلق سی بکا کری + بھائی کی مرگ مین جو کسیکو رہی نہ تاب + عباس کی
الم سی وہ ماتم بپا کری + گردشِ روزگار عزیز دل کا داغ دی + ذکرِ عزای قاسمِ ناکام کیا کری
پائی قرین سوت کہین طفلِ شیرخوار + بیشون برای اصغر شیرین ادا کری + گویا ہوا گلا نظر

اٹھائیسوین مجلس تحیت وسلام شہدا و مرثیہ خدام عزا و نوحہ مرغان کربلا

ائی تیغ سی سیر بٹی سینہ کوٹکی شور و نوا کری تاراج البیت نبی کی خیال ہین بربادِ خانمان کو
ابل و لاکری جلنی کا جب خیامِ حرم کی بیان سنو سوزِ جگر سی نالونکا شعلہ بڑہا کری ناظم
کی یہ دعا ہی خدا سی کہ تا بحشر جو چاہم حسین کا دایم کیا کری السَّلَامُ عَلَى الْمَظْلُومِيْنَ
مِنَ الشُّيُوْخِ وَالسَّادَاتِ السَّلَامُ عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ بِالْاَوْطَانِ وَالْبُيُوْتَاتِ
درود و سلام خدا نازل ہو اوپر شیوخ و ساداتِ بنی ہاشم کی اور تحیت و ثنا پہنچی اونپر جو گہراو
وطن سی جبرِ اعدا مین نکلی السَّلَامُ عَلَى اَنْضَاءِ النَّوَائِبِ وَالْكُرُبَاتِ السَّلَامُ
عَلَى اَخْيَارِ اَصْحَابِ الْحَسَرَاتِ سلام اوپر انضایِ محنت اور درد و کشونکی سلام اوپر بہترین
اصحابِ حسرت و اندوہ کبیر ونکی اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَامِلِ الْمَصَائِبِ وَالْبَلِيَّاتِ
السَّلَامُ عَلَى فُسْطَاطِ الْمَضْرُوْبِ فِي الْفَلَوَاتِ سلام اونپر جو بارِ مصیبت و بلا
اوٹھاتی رہی سلام اون خیمون پر کہ بیابان مین کہڑی کئی تہی السَّلَامُ عَلَى غُرَبَاءِ
الْغَاضِرِيَّاتِ السَّلَامُ عَلَى مَمْنُوْعِيْنَ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ سلام اوپر مسافرانِ دشتِ
کربلا و غاضریات کی سلام اونپر جنکو منع کیا پینی سی اب فرات کی السَّلَامُ عَلَى حُوَلِهِ
وَالرِّجَالَةِ الْعَلَوِيَّاتِ السَّلَامُ عَلَى نِسَاءِ وَالْبَنَاتِ الْفَاطِمِيَّاتِ سلام اوپر
سوار و پیادہ فرزندانِ علی جنکی روحین طالبِ شہادت رہین سلام اوپر اون بہو بیٹیونکی
جو منسوبانِ فاطمہ سی آفت مین گہرین السَّلَامُ عَلَى عُيُوْنِ الْبَاكِيَاتِ السَّلَامُ عَلَى
اَفْوَاهِ الْيَابِسَاتِ سلام اوپر چشمہای اشکبار کی جو فرطِ محنت و رقت مین سوجی تہین
سلام اوپر لبہای خشک اور پیاسی دہانون کی جو زبانین تالوسی لگی تہین السَّلَامُ عَلَى جِسْمِ
الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَاءِ السَّلَامُ عَلَى ذَبِيْحِ الْكَرْبِ وَالْبَلَاءِ سلام اوپر ایسی جسمی کی جو زمین
گرا خون مین اوٹا تڑپتا رہا سلام اوپر اوسکی جو زانوی قاتل سی دبا ہبت رکہون مین خنجر کی

اٹھائیسویں مجلس تحیت و سلام شہدا و ثواب ست اہل عزا کربلا میں طاہر کا آنا مدینہ کو جانا

ذبح ہوا اَلسَّلَامُ عَلٰی قَتِیْلِ الْعَطْشَانِ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَلِیْبِ الْعُرْیَانِ سلام اوپر اوسکی
جو وقتِ آخر بہی زبان چاہتا پیاس میں دم توڑا سلام اوپر اوسکی کہ سجدی میں سر کٹا جامہ لوٹا
بدن دہوپ میں عریان چہوڑا اَلسَّلَامُ عَلٰی اَوْدَاجِ الْمَقْطُوْعَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صُدُوْرِ
الْمَکْسُوْرَاتِ سلام اوپر اون شہدا کی جنکی رگہای گردن تیغ جفا سی کٹیں سلام اوپر اونکی جو جسم
ستور سی سینہ مجروح کی سلیان ٹوٹیں اَلسَّلَامُ عَلٰی اَجْسَادِ الْمَنْبُوْذِیْنَ فِی الْبَرِیَّاتِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی رُءُوْسٍ فَوْقَ الرِّمَاحِ الْمُشْتَہَرَاتِ سلام اوپر اون اجسادِ مقتول کی جو
بی گور و کفن راہِ بیابان میں پڑی تہی سلام اون سرورون پر جنکی رؤس نیزی پر چڑہی در بدر پہری
اَلسَّلَامُ عَلٰی قُلُوْبِ الْمَفْجُوْعَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَلَاءِ النَّادِبَاتِ سلام اوپر اون مستورات
کی جنکی دل بارِ غم اور جور ستم نی دکہائی سلام اوپر جنہوں نی مرگ برادر و فرزندین نوحہ و فغان
شور مچائی اَلسَّلَامُ عَلٰی وُجُوْہِ الْمُکْشَفَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شُعُوْرِ النَّاشِرَاتِ سلام اوپر
بانوانِ غارت زدہ کی جو بی چادر و نقاب کشادہ رو پردیسی نکلیں سلام اوپر اون مخدرات کی جو
اپنی وارثوں کی مقتل میں روتی بال پریشان ماتم سی کریں اَلسَّلَامُ عَلٰی حَرِیْزَاتِ الْمَسْبِیَّاتِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی ظُہُوْرِ الْمَضْرُوْبَاتِ سلام اون خواتین عترتِ عصمت پر جو دستِ اعدا
اسیر ہوئیں سلام اوپر جنکی پشت و کمر ضربِ تازیانوں سی درہم گشتیں کیسی زبان سی اونکا حال
بیان ہو جب حدیثِ اندوہ سی دل پامالِ نالہ و فغان ہو افسوس ہی اشرفِ روزگار تہی وہی
مبتلائی درد و آزار تہی صد حیف جو مقرّبِ کردگار ہوی دنیا میں بہت ذلیل و خوار کیے گئے
اونکی غلاموں کا مرتبہ کیا ہی دیکہو خدا نی کس درجہ شرف دیا ہی مومنین کو دارین میں انہی امراء
عالیہ کی بشارت ہی اور جوشِ محبت سی محبت موالین رقت کی اشارت ہی مناقب اونکی فضائل کی
سماعت سی صفتِ معرفت بڑہتی ہی اوس حال میں جو روایت مصیبت کان میں پڑتی صبر کی

اٹھائیسویں مجلس بحث جبرئیل و اسرافیل و ثواب خدام عزا و طائر کا مقتل میں آنا مدینہ جانا

تاب نہیں ہتی ہی مروی فی المنتخب افتخر اسرافیل علی جبرئیل فقال انا
من حملة العرش و صاحب الصور و النفخة و انا اقرب الملائکة الی حضرة
ذی الجلال کتاب منتخب فخری میں روایت کی ہی جو ایک روز اسرافیل نی جبرئیل امین پر
اپنی تئیں مفاخرت دی ہی میں زمرہ حاملان عرش باری اور صاحب صور و نفخہ قیامت
مقربان ذو الجلال میں ملائکہ نزدیکتر سی اعلی مقام ہون فقال جبرئیل انا خیر منک
قال لم قال انا امین الله علی وحیه و صاحب الکسوف و الخسوف و
الزلازل و الرسائل جبرئیل نی جواب تعلّی و بزرگی سنا کر اپنی درجہ کو سی زیادہ پایا
پوچھا کیونکر بولی کہا حقیقت دیکھو تو میں حامل وحی الہی رہتا ہون بارگاہ کبریائی آمد و رفت
میں انبیا کرتا ہون چاند اور سورج کی گہن پر اختیار ہی بھونچال کو قبضہ میں رکھتا ہون فاختصما
الی الله تعالی فاوحی الیهما ان اسکتا فوعزتی و جلالی لقد خلقت من هو
خیر منکما پس مرافعہ کیا دونوں نی خداتعالی الله نی فرمایا اپنی مقام پر ساکت رہو اور تمسی بہتر
جکو پیدا کیا وہ نہیں پہچان لو انظرا الی ساق العرش فنظرا و اذا علی ساق العرش
لا اله الا الله محمد رسول الله علی و فاطمة و الحسن و الحسین خیر خلق الله
لا خطہ کرو ساق عرش اعلی پر جب وہاں دیکھا تو لکھا ہوا تھا کہ آپ نی زینت نور لا اله الا الله محمد
رسول الله خیر الوری ہی اور علی و فاطمہ و حسن و حسین کا مرتبہ سب خلق سی سوا ہی فقال جبرئیل
بحقهم علیک الا ما جعلتنی خادما لهم جبرئیل نی عرض کی ای رب قدیم الاحسان اپنی
جاہ و جلال کی قسم تجکو کہ مجھی اپنی برگزیدوں کا خادم کردان فقال الله لک ذلک فافتخر
جبرئیل بذلک حضرت داورنی اوسکو نوید اور بشارت دی کہ یہ کرامت واسطی تیری عطا کی
پس ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام اسپر فخر کرتی اور خدمت پنجتن سی ایام شرف گذرتی مروی

فانک ثم وحلفت انہ لا شیٔ معہا وبکت

فقال الزبیر یا ابا الحسن ما ادری معہا

کتابا فقال امیر المومنین اللہ ان معہا کتابا و یاخذہ منہا

وتقول انت لا کتاب معہا ثم اخبرنی

السیف فلما امّا واللہ لئن لم

اٹھائیسویں مجلس ثواب درود پیغمبر و محبت حیدر صفدر و سیرابی تشنہ جگر

اَنَّہُ اَخرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّسعَنِی مِن عُلَمَاءِ العَامَّۃِ وَ اَئِمَّۃِ اَحَادِیثِہِم عَن اَبِی

عَلقَمَۃَ مَولٰی بَنِی ہَاشِمٍ اب مومنین کو لازم ہی اونکی نام پر تحیت و سلام بھیجیں جو بزرگوار ہیں

لازم ہونا فرشتہ مقرب احترام بھیجیں ثواب عظیم اوس درود سی پائیں ہولاکی مقام کریم سی

وہ بھی بہرہ مند ہو جائیں نسخہ اکسیر شہادت میں ملا دربندی نی فرمایا ہی عبد الرزاق رسعنی علمائی

عامہ مقتدای محدثین سی اونکی لکھا ہی کہ ابی علقمہ مولای بنی ہاشم یون روایت کرتا ہی قَالَ

صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ الصُّبحَ ثُمَّ التَفَتَ اِلَینَا فَقَالَ مَعَاشِرَ اَصحَابِی رَاَیتُ البَارِحَۃَ

عَمِّی حَمزَۃَ ابنَ عَبدِ المُطَّلِبِ وَاَخِی جَعفَرَ بنَ اَبِی طَالِبٍ ایک روز ہماری پیغمبر نی

صبح کی نماز پڑہی بعد فراغت گردن پھیرا کی یہ بات ارشاد کی ای گروہ صحابہ رات کو میں نی خواب

دیکھا ہی اومیں چچا حمزہ ابن عبد المطلب اور بھائی جعفر ابن ابی طالب کو پایا ہی وَ بَینَ اَیدِیہِمَا

طَبَقٌ مِن نَبقٍ فَاَکَلَا سَاعَۃً ثُمَّ تَحَوَّلَ النَّبقُ عِنَبًا فَاَکَلَا سَاعَۃً ثُمَّ تَحَوَّلَ العِنَبُ

رُطَبًا فَاَکَلَا سَاعَۃً جو اونکی روبرو ایک طبق بیروں سی بھرا رکھا تھا تھوڑی دیر اوسکو کھایا

پھر وہ بیر تبدیل ہوکر انگور ہو گیا تھوڑی دیر تک اونکو تناول کیا بعد ازان وہ انگور کی

رطب یعنی خرمای تازہ بن گئی اوسی بھی ساعت بھر نوش کرتی رہی فَدَنَوتُ مِنہُمَا وَقُلتُ بِاَبِی

اَنتُمَا اَیُّ الاَعمَالِ وَجَدتُّمَا اَفضَلَ قَالَا فَدَینَاکَ بِالآبَاءِ وَالاُمَّہَاتِ

وَجَدنَا اَفضَلَ الاَعمَالِ الصَّلٰوۃَ عَلَیکَ وَسَقیَ المَاءِ وَحُبَّ عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ

پس میں اونکی قریب گیا اور پوچھا میری ماں باپ تم پر فدا کس عمل خیر کو بہتر پایا

ہم نی کونسا کام مقبول ہوا جواب دیا تمہاری نثار ہو جائیں ہماری سب جدا یا ہم نی بہتر پایا

پیش اللہ دیکہا ہم نی صلوۃ و درود کا بھیجنا پانی پیاسی کو پلانا علی ابن ابی طالب سی الفت رکھنا

یہیں امر کو موجب وصول شرف پہچانا اِعلَم اَنَّ اَکثَرَ المُحِبِّینَ وَالمَوَالِینَ وَاِن کَانُوا

اٹھائیں مجلس ثواب خدام عزا و درود نام سید الشہدا طاہر کا متصل ہیں آنا مدینہ کو جانا

غَيْرَ مُتَمَكِّنِينَ مِنْ صَرْفِ الْاَمْوَالِ فِي مَجَالِسِ الْعَزَاءِ اِلَّا اَنَّهُمْ مُتَمَكِّنُونَ مِنَ الْاُمُورِ
السَّهْلَةِ مِثْلَ سَقْيِ الْمَاءِ وَاسْتِوَاءِ نِعَالِ الْحَاضِرِينَ وَصَفِّهَا حسرت و اندوہ میں
کہتا ہوں رقت و زاری میں رہتا ہوں کہ بیشتر محب اور موالی بضاعت نہیں رکھتی کہ وہ مجلس
عزا میں کچھ نقد و جنس لا کی صرف کرتی مگر یہ کہ آسان کام کریں پانی پلائیں یا جوتا اوٹھا کی سیدھا
رکھیں ثُمَّ يَزِيدُ الدَّرَجَاتُ وَالْفَضِيلَةُ زِيَادَةً تَامَّةً كَامِلَةً اِذَا كَانَ الْخَادِمُ
حِينَ خِدْمَتِهِ وَالسَّاقِي حِينَ سَقْيِ الْمَاءِ عَلَى حَالَةِ الْخُشُوعِ وَذِكْرِ سَيِّدِ
الشُّهَدَاءِ بِاَيِّ نَحْوٍ كَانَ پھر درجہ فضیلت کو پانا او ر یہ نہیں زیادہ تر کامل او رپورا ہو تا
جبکہ ہر طرح کی خدمت بجالائی فرش بچھائی پانی پلائی اوسمیں مولا کو نہ بھولائی نام آقا پر آنسو
بہائی وَالْاَفْضَلُ الْاَكْمَلُ اَنْ تَذْكُرَهُ كَمَا عَلَّمَنَا الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَنْ تَقُولَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُكَرِّرُهَا ثَلَاثًا بہتر و اچھا طریقہ ہی وہ کہ حضرت
صادق ہماری تعلیم کو فرماتی رہی جب ذکر شاہ دیں ہو تین مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ
تکرار کہی وَيَتَاَكَّدُ ذٰلِكَ فِي شَاْنِ شُرْبِ الْمَاءِ سَوَاءٌ كَانَ فِي مَجَالِسِ الْعَزَاءِ اَوْ فِي
غَيْرِهِ وَذٰلِكَ كَمَا فِي رِوَايَةِ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ اسمیں تاکید ہی اوپر اوسکی جو پانی نوش کری
مجالس عزا ہو یا غیر ازان جب پیاس لگی درود شاہ تشنہ کام کی نام پر پڑہی جیسا کہ امر کیا
روایت بن داود رقی کی ایضا فَمَنْ تَاَمَّلَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ عَلِمَ اَنَّ الْحَدِيثَ
الدَّائِرَ فِي الْاَلْسِنَةِ فَلَهُ اَصْلٌ وَمُسْتَنَدٌ بِمَعْنىٰ اَنَّهُ مَذْكُورٌ فِي كِتَابٍ
مِنْ كُتُبِ الْعُلَمَاءِ وَاِنْ لَمْ اَظْفَرْ بِهِ فِي كِتَابٍ جو فکر و غور سی نگران ہو جائیگا
اس حدیث میں کہ دایر ہی زبان ثقات پر اوسکی اصل و سند کا پتا ہر چند میں وہ کتاب علما کی
نہیں پائی ہی تمہیں یہ عبارت مذکور تحریر فرمائی ہی وَذٰلِكَ اَنَّهُ يُحْكىٰ اَنَّ الصَّادِقَ

۷۱۲

اٹھائیسویں مجلس باقی ہنی میں بادسید الشہدا کرنا طاہر کا مقبرا سے مدینہ کو جانا

كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَمْسَيَا وَاَدَّيَا الْفَرَائِضَ ثُمَّ اَكَلَا الطَّعَامَ نَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ یوں حکایت کی حضرت صادق علیہ السلام پاس ایکدن انکی صحابے کوئی شخص مہمان رہا جب رات ہوئی بعد ادای فرائض طعام باہم کہاکی وہ سویا وَاشْتَغَلَ الْاِمَامُ بِالْعِبَادَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالتَّضَرُّعِ وَالْبُكَاءِ وَالْاِبْتِهَالِ اِلَى اللّٰهِ اِلٰى اَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ رات بھر امام کو عبادت میں نماز و تضرع وزاری گذری درگاہ خدا میں عجز و نیاز کرتی رہی تا کہ فجر طالع ہوئی فَلَمْ يَنَمِ الْاِمَامُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ اَصْلًا چشم حق بین ہمسر ورکوئی لحظہ نہیں جہپکی تمام وہ شب جاگتی و یاد الٰہی میں کٹی فَلَمَّا اَصْبَحَا قَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ اَيِسْتُ مِنَ النَّجَاةِ وَلَا اَرْجُوْهَا اَبَدًا صبح کو وہ آدمی بولا قسم بخدا میں تو نجات سے مایوس ہوا کچھ بھروسا آمرزش کا اب نرہا قَالَ الْاِمَامُ فَلِمَ ذَاكَ قَالَ اِذَا كَانَ حَالُكَ كَذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ الْعِبَادَةِ وَتَبْعِيْدِ لَذِيْذِ الْكَرٰى عَنْ عَيْنَيْكَ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبُكَاءِ بُكَاءَ الثَّكْلٰى حضرت نی پوچھا کیا باعث عرض کی جرگاہ آپکا یہ حال دیکہا کہ محو عبادت میں خوف خدا سے رات بھر خواب و آرام نہ کیا روتی رہی جیسی ان فرزند مردہ ہوئی مصروف نالہ و بکا مَعَ اَنَّكَ مَعْصُوْمٌ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْعِصْمَةِ وَلَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ الْاَفْلَاكَ وَمَا فِيْهَا وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ اِلَّا لِاَجْلِكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَكَيْفَ اَرْجُو النَّجَاةَ مَعَ مَا اَنَا عَلَيْهِ باوجودیکہ آپ معصوم بدرجہ اعلٰی طہارت سے ہو خدا نی افلاک و ما فیہا اور ساری دنیا و آخرت کو تمہاری واسطے پیدا کیا جس حال سے میں ہوں مجھی نجات کو ن دیکا، فَقَالَ الْاِمَامُ اِنَّكَ عَمِلْتَ الْبَارِحَةَ عَمَلًا يُسَاوِيْ فَضْلُهٗ فَضْلَ مَا اشْتَغَلْتُ بِهٖ مِنَ الْعِبَادَةِ وَالْبُكَاءِ اِلَى الْفَجْرِ امام علیہ السلام نی فرمایا تو نی رات کو وہ عمل خیر کیا جو میری عبادت و رقت کی ساوی فضل و شرف میں ہوا

فذکر جماعۃ الی النبی علیہ وآلہ السلام

واسئلوا الفصل الثالث فی ذکر سبب

قال امیر المومنین علیہ السلام روی جماعۃ

اٹھائیسویں مجلس ثواب لعن یزید کا نینوی سے طائر کا مدینہ جانا

فَقَالَ الرَّجُلُ مَاذَا فَعَلْتُ البَارِحَةَ قَالَ اِنَّكَ لَمَّا نِمْتَ غَلَبَ عَلَيْكَ

العَطَشُ فِي اَثْنَاءِ النَّوْمِ فَقُمْتَ وَاَخَذْتَ الكُوزَ وَشَرِبْتَ المَاءَ اوس مردنے

پوچھا میں رات کو کیا فعل کیا جو اتنا ثواب عوض میں ملا ارشاد ہوا تو جب سو رہا پیاس کے

غلبہ سے اوٹھا کوزہ پانی کا لیا اوسمیں سے پیا فَذَكَرْتَ الحُسَيْنَ وَصَلَّيْتَ عَلَيْهِ

وَلَعَنْتَ قَاتِلَهُ ثُمَّ رَجَعْتَ اِلَى مَضْجَعِكَ وَنِمْتَ هذا پس امام حسین علیہ السلام کا

نام زبان پر لایا محبت سے درود و سلام اونپر بھیجا اونکی قاتل اور اعدا کو نفرین کیا پھر خوابگاہ کیطرف جا کے

سو رہا قول مذکور سے معصوم کی معلوم ہوتا ہے کہ جو مودت اور ولای ائمہ ہدی کو اوکریا ہے

اونکی ذکر کو سوتی اور جاگتی نہیں بھولتا ہے جسدم خیال این حال برگزیدگان باری آتا ہے

بی اختیار غم و ملال و زاریکا ہجوم ہو جاتا ہے نام عظام کرام پر درود و سلام بھیجتا ہے اور دشمنونکو

نفرین سے یاد کرتا ہے رتبہ ثواب و رحمت الہی کا مستحق رہتا ہے دوست کی طرفداری مسلزم ہے

غیر اور عدو سے بیزاری کو دل اور زبان کا امتحان ہے موافق و مخالف کی ہے پہچان ہے فاعلم

اَنَّ المُسْتَفَادَ مِنَ الاَخْبَارِ الاَمْرُ بِلَعْنِ مَنْ يُؤْذِي اَحَدَ الاَنْبِيَاءِ بِلَعْنَةِ مِئَاتٍ

اَنَّ رَاسَ القَاتِلِينَ سندی اخبار سے پایا کہ خدا نے بہ ایسا چند بار امر فرمایا یعنی انبیا کو بعد

اطلاع واقعہ شہادت واسطے لعن قاتل کی حکم دیا اول قابیل دوسری قدار پی کنندہ ناقہ صالح تیسری

ذابح یحیی چوتھی ابن ملجم مرادی پانچویں یزید کشندہ خامس آل عبا بدرستی کہ عذاب شدید اہل

نار کا سر منشا یزید ہی اور چار ملعون ابن زیاد و عمر ابن سعد و شمر کا نام پلید ہے ایضا

رَوَى الصَّدُوقُ فِي العُيُونِ مُسْنَدًا عَنِ الرِّضَا عَنْ اٰبَائِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِمُ

السَّلَامُ قَالَ اِنَّ مُوسٰى سَاَلَ رَبَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ اَخِي هَارُونَ مَاتَ فَاغْفِرْ

لَهُ صدوق نے عیون اخبار میں سند سے لکھا کہ امام رضا نے اپنی آبا و رسول خدا علیہم السلام سے نقل کیا

اٹھائیسویں مجلس ؏ کہ عذاب یزید او رنقام منفر کا نینوی سی مدینہ کو جانا ٹا ذکر کا

کہ حضرت موسیٰ پرورد گار سی طالب ہوئے خداوندا میری بھائی ہارون گذرگئی رحمت و غفران سی
رہنما کرم اپنا اوپر نازل کرنا فَاَوحَی اللّٰہُ اِلَیہِ یَا مُوسٰی لَو سَاَلتَنِی فِی الاَوَّلِینَ
وَالآخِرِینَ لَاَجَبتُکَ مَا خَلَا قَاتِلَ الحُسَینِ بنِ عَلِیٍّ فَاِنِّی اَنتَقِمُ لَہٗ مِن قَاتِلِہٖ
خدائی اوپر اتارا وحی بھیجی ای کلیم اور مصاحب میری اگر تو واسطی نجات اوّلین و آخرین کی سوال
کری بخشدون مگر الا قاتل حسین بن علی علیہما السلام اوسکا انتقام منظور ہی عذاب الیم سی لون وفیہا
بروایۃ البحار وفیہا اَنَّ مُوسٰی لَمَّا نَاجٰی رَبَّہٗ قَالَ یَا رَبَّ العَالَمِینَ اَسئَلُکَ
وَاَنتَ العَالِمُ قَبلَ نُطقِی بِہٖ بحار الانوار مین ذکر کیا کہ ایکروز موسیٰ نی بعد مناجات اللہ سے
کہا ای خداوند علیم مین سوال کرتا ہون اور اوسکی قبل تجہی واقف اور دانا جانتا ہون فَقَالَ
نَعَم یَا مُوسٰی مَا تَسئَلُنِی اَعطَیتُکَ وَمَا تُرِیدُ بَلَّغتُکَ قَالَ یَا رَبِّ اِنَّ فُلَانًا عَبدَکَ
الاِسرَائِیلِیَّ اَذنَبَ ذَنبًا وَیَسئَلُکَ العَفوَ فرمایا ہان ای موسیٰ جو مانگو وہ پاؤگی جسکو
چاہو اوسکی عطا سی بہرہ مند ہوجاؤگی عرض کی پروردگارا فلان بندۂ اسرائیلی نی تیرا گناہ
کیا ہی مجہی درگاہ رحمت مین وسیلۂ آمرزش لایا مغفرت کا چاہا ہی قَالَ یَا مُوسٰی اَغفِرُ
عَمَّنِ استَغفَرَنِی اِلَّا قَاتِلَ الحُسَینِ ارشاد ہوا موسیٰ ای ندیم کبریا جو ستغفار کری
سوای قاتل حسین کہ ہرگز نپائی نجات کوئی بِالاَسَانِیدِ الثَّلَاثَۃِ عَنِ الرِّضَا عَن
آبَائِہٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ اِنَّ قَاتِلَ الحُسَینِ بنِ عَلِیٍّ فِی تَابُوتٍ مِن نَارٍ عَلَیہِ
نِصفُ عَذَابِ اَہلِ الدُّنیَا عیون اخبار مین امام رضا اور آبای کرام نی اونکی رسول خدا
روایت کی ہی کہا کہ تابوت آتش مین قاتل امام حسین ابن علی کو نصف عذاب اہل دنیا کی
اذیت دی ہی وَقَد شُدَّ یَدَاہُ وَرِجلَاہُ بِسَلَاسِلَ مِن نَارٍ مُنَکَّسٌ فِی النَّارِ
حَتّٰی یَقَعَ فِی قَعرِ جَہَنَّمَ ہاتھ پاؤں اوسکی زنجیر نار سی محکم بندھی اور الٹا لٹکایا جاتا آگ مین دوزخ کی

اٹھاسویں مجلس ذکر یزید کی فتنہ وشر کا تذکرہ سے مدینہ کو جانا طائر کا نوحہ کرنا

تا قعر کو بھیج ولہ ریح یتعوذ اہل النار الی ربہم من شدۃ نتنہ وہو فیہا
خالدٌ ذائق العذاب الالیم مع جمیع من شایع علی قتلہ اوسمین اسہاکی
بدبو ہی کہ اہل جہنم تنگ آتی ہین شدت عفونت سے رائحہ کثیف کی پناہ خدا مانگتی ہین وہ ہمیشہ
دردناک مین ہمیشہ مبتلا رہیگا اور جو اس ظلم پر شہادت امام کی مطیع یزید ہوئے اوسپر بھی ویساہی
صدمہ گذریگا کلما نضجت جلودہم بدل اللہ عز وجل علیہم الجلود حتی یذوقوا
العذاب الالیم لا یفتر عنہم ساعۃ ویسقون من حمیم جہنم فالویل
لہم من عذاب اللہ النار سوز آتش سے جو گوشت اور پوست جلجاتاہی قادر توانا فورًا
بدل اوسکا بناتاہی کہ سختی عذاب کو سہین اور محنت و زحمت سے کوئی دم دور نہین جاتی غذا
طعام زقوم سوزانکا بہل کہانیکو واسطی رفع عطش کی پیپ اور لہو سٹرا ہوا اونکی دوای اور پراون
اشقیاکی جو ایسا عمل شنیع بجالائے قہر خدا سے دارین مین کبہی آرام نہ لیگا ایضا فلا باس فی ان
نذکر ہنا جملۃ مما ذکرہ بعض ائمۃ اہل الحدیث من العامۃ فقال اقول
کان یزید فاسقا شریرا سکیرا جائرا مسرفا فی المعاصی نہین پروا ایان
اس جا ذکر بعض محدثین عامہ کی قول کا جو کہا یزید فاسق بڑا شریر وحی خوار وقمار باز تہا
اور جور کرنیوالا بیباک معاصی مین رہا و افحش ما وقع منہ قتل الحسین علیہ السلام
ثم وقعۃ الحرۃ ساری قبائح سے زیادہ امر قبیح امام حسین علیہ السلام کا اوسکی بعد معاملہ
حرۂ مدینہ کی ہتک احترام کا وہی ان اہل المدینۃ خلعوا بیعتہ وخرجوا علیہ
وامّروا علی قریش عبد اللہ بن مطیع العدوی وعلی الانصار عبد اللہ بن
حنظلۃ غسیل الملائکۃ کہاہی کہ اہل مدینہ نی فتنہ کربلا سنا انکار بیعت سے یزید پر خروج
کیا مہاجرین قریش مین عبد اللہ بن مطیع کو امیر بنالیا اور انصار پر عبد اللہ ابن حنظلہ غسیل ملائکہ کو

اٹھائیسویں مجلس مذمت یزید و اہلبیت کی اعداء طاہر کا مقتل سی مدینہ کو جانا

عہدہ حکومت دیا وَاَخرَجَ عامِلَ یَزیدَ عُثمانُ مُحَمَّدُ ابنُ اَبی سُفیانَ مِنَ المَدینَة

عامل یزید جو عثمان محمد ابن ابی سفیان تھا شہر مدینہ سی باہر نکالا اَخرَجَ الواقِدیُّ عَن

عَبدِاللّٰہِ بنِ الغَسیلِ قالَ وَاللّٰہِ ماخَرَجنا عَلیٰ یَزیدَ حَتّیٰ خِفنا اَن نُرمیٰ بِالحِجارَةِ

مِنَ السَّماءِ واقدی نی عبداللہ ابن غسیل ملائکہ سی روایت کی بخدا ہمکو دہشت رہی آسمان

تہ برسنی کی اِنَّ رَجُلاً یَنکِحُ اُمَّهاتِ الاَولادِ وَالبَناتِ وَالاَخَواتِ وَیَشرَبُ الخَمرَ

وَیَدَعُ الصَّلٰوةَ پتھر برسنی کہ وہ مرد بیدین والدہ صاحب اولاد زن پدری تزویج کو جائز کہتا

اور خواہران و بنات کی ساتھ صحبت ہونیکا حکم کرتا شراب بہت پیتا نماز کو اکثر نہیں پڑہتا

وَکانَت تِلکَ الواقِعَةُ فی اَواخِرِ ذِی الحِجَّةِ سَنَةَ ثَلاثٍ وَسِتّینَ مِنَ الهِجرَةِ

تاخت و تاراج مدینہ و خرابی مسجد نبی آخر شہر ذیحجہ سال ساٹھہ اور تین ۶۳ ہجرت مین ہوئی تھا

قَولُهُ تَعالیٰ فی سُورَةِ الاَحزابِ اِنَّ الَّذینَ یُؤذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ

اللّٰهُ فِی الدُّنیا وَالاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُم عَذاباً مُهیناً دلیل قول تبارک و تعالی سی کہ سورہ

احزاب مین ارشاد آیا ہی جو ایذا دین خدا و رسول کو اونپر دنیا و آخرت مین اللہ کی لعنت ہی

اور عذاب دردناک ہی اونکی لئی شدت او کیست ہی پس انصاف اور غور کرو جنہی رسول مقبول کی

ہتک حرمت اور غضب حق اولاد پر وکہہ پہنچایا گلا کاٹا گہر جلایا مال ان لوٹا پروردگار کو

ستایا وہ لوگ مستحق نفرین کیون نہین مومنین کو کین اس گروہ سی کب ہی تسکین علاوہ اسکی

دیکہو اور حدیث نبوی سنو وَمِنها قالَ النَّبیُّ یا عَلیُّ حَربُکَ حَربی وَسِلمُکَ سِلمی

وَلَحمُکَ لَحمی وَدَمُکَ دَمی وَمَن حارَبَکَ فَقَد حارَبَنی وَحارَبَ اللّٰهَ

فرمایا خیرالوریٰ نبی سید اوصیا علی مرتضی کو یا علی تمہاری جنگ اور صلح بعینہ میری لڑائی اور

ملاپ ہی گوشت اور خون میرا تمہارا واحد مانند گو ہرخوش آب ہی جو تمسی حرب کری اوسنی

من الشیعة لم یتبعه ... من امر

بما جری و ... ان ... من

السلام فقال ...

۱۷

وعادوا الینا فقالوا انتم احفروا ... لم

یجد و اشیئا الباب التاسع فی ذکر

اولاد امیر المؤمنین علیه السلام

واسمائهم وهم سبعة وعشرون ولدا

ذکورا و اناثا الحسن والحسین علیهما

السلام و زینب الکبریٰ و زینب الصغریٰ

المکنّاة بام کلثوم امهم فاطمة البتول سیدة

نساء العالمین بنت سید المرسلین

صلوات الله علیه و علیها و محمد

المکنّیٰ بابی القاسم امه خولة بنت جعفر

بن الحنفیة والعباس وجعفر وعثمان

وعبدالله الشهداء مع اخیهم الحسین

علیه السلام کربلا رضی الله عنهم

امهم ام البنین بنت حزام بن خالد

وکان العباس یکنیٰ ابا قربة

لحمله الماء لاخیه الحسین علیه السلام

ویقال السقا وقتل وله اولاد

اٹھائیسویں مجلس میں خواب ام الفضل بشارت ولادت سید الشہدا طاہر کا منقبل سے مدینہ جانا

مجسے مخاصمت کی اور جسنے میرا مقابلہ کیا اسنے مجسے منازعت کی وَمِنْهَا عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ لَحْمُهٗ لَحْمِيْ وَدَمُهٗ دَمِيْ دوسری حدیث مخبر صادق نے فرمائی اور یہ بات مجمع علیہ صحابہ میں سنائی ہی وجہ اتحاد یہ کہ حسین میرا ہی اور میں اوسکا کہ گوشت اور خون بدن ابن زہرا کا میری لعاب دہن سے پیدا ہوا وَمِنْهَا عَنِ النَّبِيِّ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّيْ مَنْ اَغْضَبَهَا فَقَدْ اَغْضَبَنِيْ وَمَنْ اٰذَاهَا فَقَدْ اٰذَانِيْ کہا یہ بھی سید البشر نے جو منتہو انہ اسکا ذکر کیا ہے یہ کہ فاطمہ زہرا میری پارۂ جگر قطعۂ جسم اطہر ہی جسنے اوسی غضب او غصے میں او تھایا وہ بھی غیظ و طیش میں لایا اور جو اوسی دکھہ درد پہنچائی اوسنے مجھی ستایا وَمِنْهَا اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں زوجہ عباس بنت حارث ام الفضل سے روایت کی ہے جو ایک روز نبی کی خدمت میں پیغمبر خدا سے روتی ہوئی یوں حکایت کی رات کو میں نے خواب پریشان دیکھا ہی پوچھا بیان کرو کیا نظر آیا ہی قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ عرض کی وہ بہت نشانہ صدمات ہے ارشاد فرمایا بتاؤ کونسی بات ہی کہا دیکھا ہی گویا ایک قطعہ گوشت کا آپکی بدن سے جدا ہوا وہ پیغمبر میری گود میں آکی رکھا گیا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ مخبر صادق بولی خبر کری خدا کہ انشاء اللہ فاطمہ کا فرزند پیدا ہوگا وہ مولود مسعود تمہاری آغوش میں آئیگا تمکا محبت میں پرورش پائیگا فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پس وضع حمل بتول ظہور میں آیا جیسا کہ رسول خدا نے بتایا تھا میں اوس گوہر بے بہا کو صدف بغل میں لیا مزید ارشاد سے لعل لب کے

بنت علی علیہ السلام فکانت عند مسلم بن عقیل فولدت له عبد الله وعلیا ومحمدا ابنی مسلم واما زینب الصغری فکانت عند محمد بن عقیل فولدت له عبد الله وفیه العقب من ولد عقیل وام هانی فکانت عند عبد الله الاکبر بن عقیل

اٹھائیسویں مجلس پیغمبرؐ کا شہادت فرزند سے خبر دینا خوف الٰہی میں رونا طائر کا مدینہ جانا

بوسہ دیا فَدَخَلْتُ یَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ کَانَتْ مِنِّیْ اِلْتِفَاتَۃٌ فَاِذَا عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ تُھْرِیْقَانِ بِالدُّمُوْعِ اتفاقًا ایک روز پیغمبرؐ کی پاس میرا جانا ہوا گود میں امام حسینؑ کو لئے تھی اونکی دامن پر بٹھا دیا اثر خواب کہا وہ میری طرف التفات و مہربانی سے پیش آئی ناگاہ دیکھا میں نے کہ آنکھوں میں سرشک حسرت بھر لائی قَالَتْ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَالَکَ اُمّ الفضل ناقل ہیں گھبرا کی میں نے پوچھا ای حضرت کیا باعث سبب کیا ہی رونی کا میری ماں باپ ہوں آپکی اوپر فدا قَالَ اَتَانِیْ جَبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اِنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ اِبْنِیْ ھٰذَا فَقُلْتُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ جواب دیا ابھی جبرئیل درگاہ رب جلیل سے ای خبر وحشت اثر قتل حسینؑ کی لائی کہ میری اشقیای امت مارینگی اس فرزند دلبند کو میں بولی یہی سبط ہو فرمایا ہاں اسی مقدر کو وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ تُرْبَتِہٖ اوسکی مقتل سے مٹی اوٹھا لائی ہیں وہ خاک سرخ مجھی دکھائی آنسو بہائی ہیں سند آیت و حدیث پر جو نظر کری او سپہر یہ عقدہ علانیہ منکشف ہو رہی کہ نبیؐ وعلیؑ علیہما السلام دونو ایک او رمتحد ہیں طاعت اور عداوت و جنگ وصلح پر اونکی ثواب و عذاب خدا کی مواعید ہیں ایذای فاطمہ بتول دختر رسولؐ ہی انکو مقتول کرنا حسنین کا ہلاکت سید ثقلین ہی انکو حب و بغض علیؑ محک امتحان ہی ناجی و ناری کی اور جن و انس کو ذریعہ رضا و خوشی باری کی اَیُّہَا النَّاسُ خوف الٰہی ان درات رہنما تا سکرات موت اور ہول قبر و ابتلای عرصات سی بچانا رقت خشیت رب العزۃ عبادت سی اور عبد کو دہشت اوسکی غضب سی موجب مغفرت ہی وَمِنْھَا قَالَ اللّٰہُ فِی الْکِتَابِ الْکَرِیْمِ فِیْ بَابِ اِدَامَۃِ الْبُکَاءِ تَرٰی اَعْیُنَھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اٰمَنَّا الاٰیہ قرآن میں رونیوالوں کا وصف ایا خدا نی آیت مذکور میں رسولؐ پر نازل فرمایا ہی وَرَوَی الصَّدُوْقُ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ

وعبد الرحمن واما میمونۃ بنت علی فکانت عند عبد الله الاکبر بن عقیل فولدت له عقیلا واما نفیسۃ فکانت عند عبد الله الاکبر بن عقیل فولدت له ام عقیل واما زینب الصغری فکانت عند عبد الرحمن بن عقیل فولدت له ... واما امامۃ بنت علی علیہ السلام فکانت عند الصلت بن عبد الله بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب فولدت له

نفیسۃ ۶۱۹

فهذا ما انتهى الينا من اخبار اولاده وبالله التوفيق وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم الركن الثالث من الكتاب في ذكر الائمة من ابناء امير المؤمنين صلوات الله عليه من الحسن بن علي الزكي وتاريخ مولدهم ودلائل امامتهم ومبلغ اعمارهم ومدة خلافتهم ... في ذكر الحسن بن علي بن ابي طالب الامام الثاني والسبط الاول سيد شباب اهل الجنة ويتضمن خمسة فصول الفصل الاول في ذكر مولده ومبلغ عمره ومدة خلافته ووقت وفاته وموضع قبره عليه السلام ولد بالمدينة ليلة النصف من شهر رمضان سنة ثلث من الهجرة وقيل سنة اثنتين من الهجرة وكنيته

اٹھواں مجلس زہد و ورع و خوف الٰہی کا تذکرہ اور طائر کا مدینہ کو جانا

اِبْنِ عُمَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی مُوْسٰی شیخ صدوق نے اپنی سند میں ابن عمیر سے زبانی ایک صحابی روایت کی جو حضرت صادق نے فرمایا کہ ایکروز موسیٰ کو وحی ربانی ہوئی بشارت کی اِنَّ عِبَادِیْ لَمْ یَتَقَرَّبُوْا اِلَیَّ بِشَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ اے موسیٰ بندے نہیں پاتے رتبہ قرب میرا کسی قول فعل و عمل میں تین خصلت سے زیادہ قَالَ یَا رَبِّ وَمَا هُنَّ قَالَ یَا مُوْسٰی اَلزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا وَالْوَرَعُ عَنْ مَعَاصِیْ وَالْبُکَاءُ مِنْ خَشْیَتِیْ کلیم نے ہمسائی پوچھا وہ کیا ہے ارشاد فرمایا اے صاحب کبریا اول زہد زینت دنیا سے یا دوسری پرہیزگاری تیسری عنہا ہے جلاد منع کیا ہو تیسری رقت خوف خدا وہ خلوتیں ہو خواہ آشکارا قَالَ مُوْسٰی یَا رَبِّ مَا لِمَنْ صَنَعَ ذَا فَاَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ یَا مُوْسٰی ندیم رب کریم نے سوال کیا الٰہی جو عامل ہو انکا اوسی اجر کیا دیگا فرمایا یہ شرف ملیگا اَمَّا الزَّاهِدُوْنَ فِی الدُّنْیَا فَفِی الْجَنَّةِ وَاَمَّا الْبَاکُوْنَ مِنْ خَشْیَتِیْ فَفِی الرَّفِیْعِ الْاَعْلٰی لَا یُشَارِکُهُمْ فِیْہِ اَحَدٌ جواب آیا خالق کام و زبان کا پس زاہد اس دنیا جنت میں رہینگے رونیوالے میرے دہشت سے اعلیٰ مقام خلد میں چین کرینگے جو اوسکا رتبہ کسی کو نصیب نہوگا وَاَمَّا الْوَرِعُوْنَ عَنْ مَعَاصِیْ فَاِنِّیْ اُفَتِّشُ النَّاسَ وَلَا اُفَتِّشُهُمْ اہل ورع کو قیامت میں یہ اجر دونگا کہ خلق سے حساب اور جستجوے خیر و شر کرونگا لاکن تارک معاصی کو نظر لطف و رحمت سے دیکھونگا بے سوال نعمات جاوید بخشونگا مروی

بِاِسْنَادِہٖ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الصَّادِقِ قَالَ کَانَ فِیْمَا نَاجَی اللّٰہُ بِہٖ مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ اَنْ قَالَ یَا ابْنَ عِمْرَانَ اپنی سند میں ابن عمر سے روایت کی جو حضرت صادق سے یہ خبر دی ہے جب خدا و موسیٰ میں راز و نیاز ہوتا تھا پروردگار نے کہا یا ابن عمران تو نے سنا کَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّہٗ یُحِبُّنِیْ فَاِذَا جَنَّهُ اللَّیْلُ نَامَ عَنِّیْ اَلَیْسَ کُلُّ مُحِبٍّ یُحِبُّ

ثم سقته السم وتبقی علیه السلام مریضاً اربعین یوماً وتوفی وتولی اخوه الحسین علیه السلام غسله وتکفینه ودفنه عند جدته فاطمة بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف بالبقیع

الفصل الثانی فی ذکر الدلالة علی امامته وانه المنصوص علیه بالامامة

اٹھائیسویں مجلس بکای خوف خدا وطاری کا قتا گاہ سی سینہ کو جانا

خلوت میں بیٹھکر وہ وعا کو ہی جو میری محبت کا داعیہ کرتا ہے رات کو مجھسی غافل ہوکی سو رہنا گر سمول نہیں کہ عاشق محبوب سی وقت خلوت سرگرم وصال ہوتا ہی اور اختلاط میں اپنی دوست کی دم بھر نہیں سوتا ہی هَا اَنَا يَا بْنَ عِمْرَانَ مُطَّلِعٌ عَلَى اَحِبَّائِي اِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ حَوَّلْتُ اَبْصَارَهُمْ فِي قُلُوبِهِمْ وَمَثَّلْتُ عُقُوبَتِي بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ يُخَاطِبُونِّي عَنِ الْمُشَاهَدَةِ وَيُكَلِّمُونِّي عَنِ الْحُضُورِ یہ جانو ای فرزند عمران تا دون کہ میں اپنی چاہنی والونکو خوب پہچانتا ہون جب اندھیری رات اونپر آتی ہی عجب کیفیت سی گذر جاتی ہی اونکی چشم بصیرت کو متوجہ دل کرتا ہون اپنی عذاب وثواب کو روبرو رکہتا ہون جلوہ حضور میں وہ مجھسی مخاطب ہوتی ہیں کلام مشاہدہ سی محو لذت رہتی بھر نہیں سوتی ہیں يَا بْنَ عِمْرَانَ هَبْ لِي مِنْ قَلْبِكَ الْخُشُوعَ وَمِنْ بَدَنِكَ الْخُضُوعَ وَمِنْ عَيْنَيْكَ الدُّمُوعَ وَادْعُنِي فِي ظُلَمِ اللَّيْلِ فَاِنَّكَ تَجِدُنِي قَرِيبًا مُجِيبًا ای کلیم مخاطب کبریا میری واسطی اپنی قلب کو نرم بنا اور بدن کو تواضع سی بہت جھکا اشک چشم کو رقت میں بہا تاریکی شب میں مجھی یاد کر بلا کہ حاضر وقریب ومجیب پائیگا ایضاً وَفِي خَبَرٍ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَمَّا كَلَّمَ اللهُ مُوسٰى قَالَ اِلٰهِي مَا جَزَاءُ مَنْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَتِكَ اور یہی امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایکدن وقت مناجات موسی نی یہ بات خدا سی پوچھی ہی ای کریم کیا جزا ہی اوسکی جو تیری واسطی روتا ہی علیہ عشق محبت میں جان کہوتا ہی قَالَ يَا مُوسٰى اَقِي وَجْهَهُ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَاٰمِنُهُ يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ جواب دیا اوسکی بدن کو گرمی آتش دوزخ سی چہڑاونگا روز محشر مصیبت حساب وکتاب سی بچاونگا وَرُوِيَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ اَنَّ الْبَيْتَ الْمَبْنِيَّ مِنَ الطِّينِ اِذَا انْهَدَمَ اَمْكَنَ اِصْلَاحُهُ بِقُرْبٍ مِنَ الْمَاءِ فَكَذٰلِكَ الْاِنْسَانُ الْمَخْلُوقُ اَصْلُهُ مِنَ الطِّينِ اِذَا فَسَدَ

ثانیها ان یستدل بتواتر الشیعة و نقلها خلفاً عن سلف ان امیر المؤمنین علیاً علیه السلام نص علی ابنه الحسن علیه السلام بحضرة شیعته و استخلفه علیهم ... فی کتب الکلام

علیهم السلام والائمة فی اوصیائهم علی ما جرت به عادة الانبیاء توجب الاستخلاف للوصی الیه اهل بیته والوصیة من الامام علیه السلام الیه خاصة من بین ولده و الناس و وصیة امیر المؤمنین علیه

وهو من اجلاء رواة الشيعة وثقاتها عن علي

فمن ذلك ما رواه محمد بن يعقوب الكليني

ان يستدل بالاخبار الواردة فيما ذكرناه

اجماع آل محمد عليهم السلام حجة ورابعها

الى امامته وتنبيه على فرض طاعته و

اتفق فيها واحد بعينه على استخلافه واشار

كالمتيقن الوصية علم عند آل محمد كافة اذا

اٹھائیسوین مجلس ذکر بکای خوف خدا و طائر کا مقتل سی مدینہ کو جانا

اَمْرُہٗ بِارْتِکَابِ الْمَعْصِیَةِ اَمْکَنَهٗ تَدَارُکُهٗ بِارْسَالِ الْعَبَرَاتِ عَلَی الْحَسَرَاتِ اور یہی ابی عبد اللہ نی فرمایا کہ مٹی کا مکان ہرگاہ منہدم ہو جای تو مرمت مین اوسکی پانی ملانا البتہ درستی پائی ویسا ہی انسان کی خلقت اصل مین خاک ہی جو ارتکاب گناہ سی خرابی آئے لازم ہی تدارک مین اشکِ ندامت روی حسرت پر بہائی قَدْ رُوِیَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ فِی الْبُکَاءِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ اِنَّ الْقَطْرَ مِنْهُ تُطْفِئُ اَمْثَالَ الْاَوْدِیَةِ مِنَ النَّارِ بعض اخبار مین وارد ہوا کہ بکای خوفِ خدا کا ایک قطرہ شعلۂ آتش جہنم کو بجھاتا ہی اگرچہ بڑی بقدر وسعت صحرا کیوں نہیں ہیںا ہی وَمِنْهَا اِنَّ دُخُوْلَكَ فِی الدُّنْیَا مَعَ الْبُکَاءِ وَالْبُکَاءُ فِیْ وَقْتِ دُخُوْلِكَ الدُّنْیَا مِنْكَ وَالْبُکَاءُ فِیْ وَقْتِ الْخُرُوْجِ مِنْهَا عَلَیْكَ زبان ثقہ پر آیا کہ حضرت صادق نی فرمایا ہر آدمی کا ظہور جہان مین بکا کی ساتھ ہوا جو وقت پیدایش کی رونا شکم مادر سی نکلا ایسا ہی ہنگام خروج دنیا تجھ پر شیون رہی گا یَا مُذْاَبْنَ آدَمَ لَمَّا دَخَلْتَ الدُّنْیَا کُنْتَ تَبْکِیْ وَاَقْرِبَائُكَ لِسُرُوْرِهِمْ بِكَ یَضْحَکُوْنَ ای مسعود جب تو عالم ہو مین آیا اوس وقت جہت دنیا سی روتا تہا اور تیری ولادت سی اقربا کو رہا ہنسی اور خوشی مین سرور نشاط کا چرچا فَاجْتَهِدْ فِی الطَّاعَةِ حَتّٰی اِذَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْیَا فَضَحِکْتَ لِمَا تَرٰی مِنْ ثَوَابِ طَاعَتِكَ اِذَا اَقْرِبَائُكَ لِاَجْلِكَ یَبْکُوْنَ پس کوشش کر طاعت خدا مین کہ جو دنیا سی چلی تو خوش رہی ثواب و اجر عبادت کو دیکھی اوس حال مین کہ سب عزیز تیری موت سی رقت ہو وَمِنْهَا قَدْ وَصَفَ اللّٰهُ تَعَالٰی وُجُوْهَ الْمُطِیْعِیْنَ لِفَضْلِهِ حَیْثُ قَالَ جیسا کہ اللہ نی روی نیکوکار طاعت گذار کا وصف کیا ساتھ ہنسی اور بشاشت کی مژدہ دیا اور کہا وُجُوْهٌ یَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ضَاحِکَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ یعنی بعض خاص خلق کی روز حشر نعمت پروردگار سی خندان ہونگی عطای کردگار پر فرحان و مسرور جنت کو روان

بن ابراهیم عن ابیه عن حماد بن عیسی عن ابراهیم بن عمر الیمانی عن سلیمان بن قیس الهلالی قال شهدت امیر المؤمنین علیه السلام حین اوصی الی ابنه الحسن ع واشهد علی وصیته الحسین ع ومحمدا وجمیع ولده ورؤساء شیعته واهل بیته ثم دفع الیه الکتاب والسلاح وقال یا بنی امرنی رسول الله صلی الله علیه وآله ان اوصی الیك وادفع الیك کتبی وسلاحی کما اوصی الی ودفع الی کتبه وسلاحه وامرنی ان آمرك اذا حضرك الموت ان تدفعهما الی

اٹھائیسویں مجالس بکا ی خوف خدا و یتیم کا رونا اور ہلانا یتیم کو اور جو یا مقتل سی طائر کا مدینہ جانا

ہونگی ایضاً وقد نقل البعض انّی رایتُ فی بعض الکتب انّ رجلاً یؤتی بہ یوم القیامۃ فلا یوجد فی دیوانہ کثیر خیر فیؤمر بہ الی النار بعض علما نے ذکر کیا ہی یعنی کسی کتاب میں دیکھا ہی روز قیامت ایک آدمی کو عرصۂ حساب میں لاینگی جو نامۂ عمل میں اوسکی خیر و خوبی نہین پائینگی جانب دوزخ لیجائینگی فینادی شعرۃ من اشعار عینیہ فیقول ای ربّ اشہد علی صاحبی انک ذکرت یوماً بین یدیہ فبکی من خشیتک فبلّنی ایک رویان اوسکی مژۂ چشم کا یعنی پلک سی چلائیگا اے خدا مین شاہد ہون اپنی مالک پر کہ ایک دن اوسکی روبرو تو مذکور ہوا خوف سے تیری تھرکی رو یا یہان تک جو مجھکو خوب بہگویا فیقول اللّٰہ تعالی صدقت الشعرۃ ثمّ یأمر الی الجنۃ پروردگار تصدیق کریگا راست کہا اس نے حکم دیگا وفی خبر عن الصادق علیہ السلام اذا بکی الیتیم اہتزّ لہ العرش فیقول اللّٰہ تبارک وتعالی من ہذا الذی ابکی عبدی الذی سلبتہ ابویہ فی صغرہ حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی جب کوئی یتیم طفل نے آواز بلند سی رقت کی ہی اللہ فرماتا ہی کسنی اوس بچہ کو رولایا جسکی ماں باپ کو صغرسن میں دنیا سی میں نے اوٹھایا فوعزّتی وجلالی وارتفاعی فی مکانی لا یسکتہ عبد مؤمن الّا وجبت لہ الجنۃ الحدیث قسم ہی مجھی اپنی عزت و جلال و ارتفاع رحمت کی جو مؤمن بندہ اوسکی خاموش کریگا بی پدر کو اوسکو البتہ واجب ہو سکونت جنت کی وفی خبر آخر عن الصادق علیہ السلام قال احبّ الاعمال الی اللّٰہ زیارۃ قبر الحسین وافضل الاعمال عند اللّٰہ ادخال السرور علی قلب المؤمن واقرب ما یکون العبد الی اللّٰہ وہو ساجد باکیاً دوسری جا ابو عبد اللہ نے فرمایا عمل خیر محبوب خدا کی وہ زیارت قبر سید الشہدا علیہ التحیۃ والثناء

علے امامتہ بما ظہر اللہ علے یدہ من العلم المعجز ما تقدم القول فیہ و سادسہا ان یستدل الرجس اھل البیت و یطہرکم تطہیرا علے بعصمتہا فی قولہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم سید اشباب اھل الجنۃ وشہادۃ القران

اٹھائیسویں مجلس بکای اہل عزا ثانی کلمہ طیبہ مستوجب خلد وطوبی و مقتل سعی طائر کا مدینہ جانا

اور بہترین امور طاعت دل مومن کا خوش کرنا ہی موجب قرب الہی بندیکا سجدی مین رونا ہہتا ہی

فَاعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْجَعَلَ اَلْبُکَاءَ عَلَی الْحُسَیْنِ قَرِیْنَۃَ کَلِمَۃِ التَّوْحِیْدِ وَنَظِیْرَتَہَا حَیْثُ قَالَ فِیْ شَاْنِ الْبُکَاءِ عَلَی الْحُسَیْنِ مَنْ بَکَا عَلَی الْحُسَیْنِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ کَمَا قَالَ فِیْ شَاْنِ کَلِمَۃِ التَّوْحِیْدِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ

پس جان تو کہ رسو لخدا نی بکای امام حسین علیہ السلام کو نظیر و ہمتای کلمہ توحید گردانا ہے رونی والو کی صفت و شان مین مخبر صادق نی یون فرمایا جو رقت کری مصیبت سید الشہدا مین واجب ہی اوسپر داخلہ جنت جیسا کہا جو پڑہی کلمہ طیبہ کو لا الٰہ الا اللہ لی اوسی بہشت کی نعمت و راحت

هٰذَا فِی الْحَقِیْقَۃِ کَاشِفٌ عَنْ اَنَّ کُلَّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بَلْ کُلُّ مَنْ قَالَ ذٰلِکَ مِنَ الْبَاکِیْنَ عَلَی الْحُسَیْنِ وَالْعَارِفِیْنَ بِحَقِّہٖ

یہ اشارہ صریحہ اس بات کی کہولتا ہی ہرگوینده لا الہ الا اللہ کا مستوجب خلد برین نہیں ہوتا ہی بلکہ عزادار و آشنا امام حسین علیہ السلام کا حصہ ہی جو اونکی رتبہ امامت کی قایل حب آبا و اجداد پر مایل ہین فردوس برین انکا ہی شہر ہی

وَلِهٰذَا قَالَ الرِّضَا مَنْ قَالَ کَلِمَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِشَرْطِہَا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَسَمِعْتُ مِنْ بَعْضٍ یَقُوْلُ الْاِمَامُ وَاَنَا مِنْ شُرُوْطِہَا

یہی سبب ہی کہ امام رضا علیہ السلام نی فرمایا جو کلمہ طیبہ پڑہی شرط کا اوسکی اقرار کری البتہ وارث نعیم بہشت کا ہوتا ہی اور سنا مینی بعض علما سی کہ حضرت نی ارشاد کیا ہی اپنا نام مبارک اعتقاد امامت پر بتا دیا ہے

ثُمَّ اِنَّہٗ غَیْرُ خَفِیٍّ عَلٰی اَحَدٍ اَنَّ الْبُکَاءَ وَذَرْفَۃَ الْعَیْنِ بِالدُّمُوْعِ اِنَّمَا ہُوَ بِانْقِبَاضِ الْقَلْبِ وَحُزْنِہٖ وَحُرْقَۃِ الْفُؤَادِ وَلَوْعَتِہٖ وَهٰذَا اَیْضًا بِحَسَبِ الْاَسْبَابِ وَالْمُقْتَضِیَاتِ فَمَا فِیْہِ الْقُلُوْبُ مُخْتَلِفَۃٌ

یہ امر کسی پر مخفی نہین کہ رونا اور اشکون کا چشم سی جاری ہونا دل کی فشار اندوہ اور سوز دروں سی پیدا ہوتا ہی اور پردہ دماغ مین جا کی انقلاب

الشیخ ابو جعفر بن بابویہ رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن احمد الدقاق قال حدثنا محمد بن یعقوب قال حدثنا علی بن محمد عن ابی علی محمد بن اسمعیل بن موسی بن جعفر عن احمد بن القاسم العجلی عن احمد بن یحیی المعروف ببرد عن محمد بن خداہی عن عبد اللہ بن ہشام عن عبد الکریم بن عمرو الخثعمی عن حبابۃ الوالبیۃ قالت رایت امیر المومنین علیہ السلام فی شرطۃ الخمیس ثم سالت الحدیث الی ان قالت فلم ازل اقفو اثرہ حتی قعد فی رحبۃ المسجد فقلت لہ یا امیر المومنین ما دلالۃ الامامۃ رحمک اللہ قالت فقال ائتنی بتلک الحصاۃ واشار بیدہ الی حصاۃ فاتیتہ بہا فطبع لی فیہا بخاتمہ ثم قال لی یا حبابۃ اذا ادعی مدع الامامۃ فقدر ان یطبع کما رایت فاعلمی انہ امام مفترض الطاعۃ والامام

۲۲۴

وثلث عشرة سنة في ايامه تركها وسلما
مشغولا بالعبادة فيتبسم من الدنيا لها
و في الى بالتسابيح فعادتي شابة
قالت فقلت يا سيدي كم مضى من الدنيا
فكم بقي فقال اما ما مضى فنعم واما ما بقي
قال قالت قال لي هاتي ما معك ف

اٹھائیسوین مجلس تمہید بکا مین سید الشہدا مجمع کرب و بلا

پاتا راہ دیدہ غمدیدہ سی پانی بنا کرتا ہی رقت کی سامان قلوب خلایق مین جدا جدا ہین کیفیات
ہیجان مادۂ حزن کی ہر وقت علاحدہ شور افزا ہین فَاِنَّ جَمْعًا لَا يَحْصُلُ لَهُمْ رِقَّةُ الْقَلْبِ
اِلَّا بِتَذَكُّرِ الْعَطَشِ وَجَمْعًا لَا يَحْصُلُ لَهُمْ ذٰلِكَ اِلَّا بِتَذَكُّرِ قَتْلِ الطِّفْلِ الرَّضِيْعِ
پس بعض ولمین ذکر عطش اور پیاسکی بیان شدت سی رقت آتی اور کسی کو حدیث شہادت سی
طفل شیرخوار کی حالت غیر ہوجاتی وَهٰكَذَا مِنَ الْاَسْبَابِ وَالتَّذَكُّرَاتِ غَايِرِ
الْمُصِيْبَاتِ مَعَ اَنَّ قُلُوْبَ جُمُوْعٍ لَيْسَ لَهَا مِنَ الرِّقَّةِ الْاَجْزَاءُ يَسِيْرٌ وَاَفْئِدَةٌ جَمَاعَةٍ
كَاَنَّهَا الْحِجَارَةُ وَالصُّخُوْرُ بَلْ اَشَدُّ قَسْوَةً ایسی ہی امور اندوہ وزاری دنیا مین شمار ہوتی
اکثر طبایع مین گریہ وشیون کی بہت تہوڑی آثار ہین بعض جماعت کی جگر سخت پتہر سی زیادہ قساوت
رکہتی ہین جو کیسا ہی حال زہرہ شگاف سنین آنسو جاری نہین کرتی ہین فَهٰذِهِ الْكَيْفِيَّاتُ
الْمَذْكُوْرَةُ فِيْ شَهَادَتِ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ وَتَذَكُّرُهَا مِمَّا يُجْرِي الدُّمُوْعَ مِنَ الْعُيُوْنِ
وَيَذْهَبُ الْقُلُوْبَ فَلَا يَبْقٰى قَلْبٌ اِلَّا اَنَّهُ يَتَرَحَّمُ وَيَرِقُّ پس ملاحظہ ان مقدمات کا
شہادتین امام حسین علیہ السلام کی جمع ہوا ہی اور تذکرہ مصیبت مین حضرت کی منبع اشک چشمہ
آہ کہرام نوحہ وشیون کا بھرا ہی کوئی شہر نہین باقی کہ اوس پر ترس نہ کہائی جزع وفزع مین آئی
اور دل ودیدہ سی فغان ونالہ وآب حسرت کا پرنالہ جاری نہ ہوجائی عجب مجمع کرب وبلا اور غم
اندوہ وبکا حال زار خامس آل عبا ہی کہ ہر کتاب شور ونوا کا شیرازہ اور سب مصایب دنیا کا
صدمہ نام سید الشہدا مین بند ہا ہی جھوٹی وطن مین غریب دربدر مہجوری مین اعدا کی ہجوم شرور
یادداشت جد کی مزار ورنج وایذا اہان پاکی تربت قبر برادر سی جدا جور وجفای دشمن پر صابر
حق سی اپنی مایوس اور قاصر مظلوم خانمان تباہ شاہ بی لشکر وسپاہ مبتلای کرب وبلا دفن
دریای فرات پر گرسنہ تشنہ دہن بفراق احباب مین اشکبار قتل اصحاب سی خاطر فگار بہائی کی

عطيته الصلاة فقطع لي فيها ثم اتيت
ابا جعفر عليه السلام فقطع لي فيها ثم
ابا عبد الله عليه السلام فقطع لي فيها ثم
اتيت ابا الحسن موسى بن جعفر عليه السلام
فقطع لي فيها ثم اتيت الرضا عليه السلام
فقطع لي فيها وعاشت بعد ذلك
[illegible] اشهر على ما ذكر [illegible] عبد الله بن
قال وحدثنا محمد بن محمد بن عصام قال حدثنا
محمد بن يعقوب الكليني قال حدثنا [illegible]
علي بن محمد قال حدثني [illegible]
عن موسى بن جعفر [illegible]
٦٢٥
دعا لها علي بن الحسين عليه السلام
عليها شبابها واشار اليها باصبعه
لوقتها [illegible]
سنة [illegible]
الفصل الثالث في ذكر طرف
من فضايله ومناقبه عليه السلام
روي عن جابر بن عبد الله قال لما
ولدت فاطمة عليها السلام الحسن عليه
السلام قالت لعلي عليه السلام سمه فقال ما كنت
لاسبق باسمه رسول الله صلى الله عليه
واله فجاء رسول الله صلى الله عليه واله [illegible]
باسمه ربي عز وجل فاوحى الله جل
جلاله الى جبرئيل قد ولد لمحمد ابن
فاهبط فهنئه وقل له
ان عليا منك بمنزلة هارون
من موسى فسمه باسم ابن هارون
فهبط جبرئيل فهناه من الله
جل جلاله ثم قال ان الله [illegible]

اٹھائیسویں مجلس شہید ہونا ابن سید الشہداء کا جمع کرنا بلا و طائر کا مقتل سے مدینہ جانا

غمِ شہادت سے کمر شکستہ مرگِ فرزندِ جوان میں جگر خستہ بھتیجی کی موت سے دیدہ پر آب طفل
شیرخوار کی لاش پہ سینہ کباب وفورِ جراحت سے تن بدن سارا چور حضورِ تنہائی میں آفتِ
ستم کی محصور ایک جان کی ہزار خواہان سو کہیں خنجر کو سیکڑوں خنجر بُران جسم نیزہ و تیر و شمشیر سے
صد پاش چشم حسرت و اندوہ کو شہادت کی تلاش غارتِ حرم پہ اعادی قرینِ یاس
تاراجِ زوجہ و خواہر سے رہین ہراس پسرِ بیمار کی فکر اسیری میں سلسلہ بندِ رضا دخترِ صغیر کی
یتیمی سے دستِ نگیں قدرِ قضا لہو بہتے پہ دہانِ زخم سے بیتاب و تُوان رپایس میں مناجات و شکر سے
عذب البیان سر کٹا نوکِ سنان پر چڑھا در بدر پھرا جسد جلتی زمین پر دھوپ میں عریان رہا لاشہ
صد چاک بہے سُمِ ستوروں سے پامال گور و کفن کہاں جو قیدی ہوں عیال گھر بار کی پھر کون سے رہی توقیر
جب سارا کنبہ تنگی اونٹوں پر ہو تشہیر خواتین مقتولات کا وہ حال کہ دشمن سے نہ دیکھا نہ سنا جائی
نفل کا اتہام جب فلک اور ملک نے سر شک خون برسائی رسول کی مستورات بے چادر
نقاب کھلی سر پھرتیں بتول کی بنات رفع تظلم پہ اعداسے التجا کرتیں زور و شور سے اطفال خرد سال کی
زاری فرطِ اندوہ و ملال پہ بیوہ زنوں کی بیقراری زنجیر و طوق میں بیمار ناتوان بند ہا ہو دکھانے
بیٹے کا سہارا سوای خدا کی تنہا دن کی دھوپ میں منزل محنت کا چلنا راتکی اونہیں جاڑی سے سکوا
لڑکی چلنا بیبیان نامحرموں کی سامنے ذلیل و خوار وارثوں کی سر کٹی لہو بھری دیکھنی ہی ناچار
نشست کو زمین پر بچھا پرانا بستر نہیں خواب و خور کو سامانِ سفر کچھ میسر نہیں نظم لمولفہ
جلا یا سوزِ حسرت نے جنھوں کی دل و جان کو سر و سینہ بہت پیٹو بھرو اشکوں سے دامان کو
رہو سر گرم شیون میں مصیبت پہ شہیدوں کی کرو ماتم میں شدت سے بپا پھر آہ و افغان کو غم
سلطانِ دین میں قطع ہو وے جامہ ستی بڑھاؤ دامنِ محشر سے بھی چاکِ گریبان کو عزای آلِ احمد میں
جگر و دل سے لہو برسے بہمان بسبب نہو کیونکہ الم ہی جان وانسان کو پریشان طبع ناظم ہے

کتاب شرف النبی علیه السلام مرفوعا الی جابر وعن جابر ایضا قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله من سره ان ینظر الی سید شباب اهل الجنة فلینظر الی الحسن بن علی

عن عبد الله بن بریدة عن ابن عباس قال انطلقت مع رسول الله صلی الله علیه وآله فنادی علی باب فاطمة ثلاثا فلم یجبه احد فمال الی الحایط فقعد فیه وقعدت الی جانبه فبینما هو کذلک اذ خرج الحسن بن علی علیهما السلام قد غسل وجهه وعلقت علیه سبحة قال فبسط النبی صلی الله علیه وآله یده ومدهما ثم ضم الحسن الی صدره وقبله وقال ان ابنی هذا سید ولعل الله یصلح به بین فئتین من المسلمین

ابوسعید محمد بن عبد الملک الواعظ ... باسناده ... الحسن فسماه الحسن ... قال فیه ... یا علی ان قتیبة باسم ابنی هرون قال وما کان اسمه قال شبر

ورواه ابراهیم بن علی الرافعی عن ابیه عن جدته زینب بنت ابی رافع قالت رایت فاطمة اتت بابنیها الحسن والحسین الی رسول الله صلی الله علیه وآله فی شکواه الذی توفی فیه فقالت یا رسول الله هذان ابناک فورثهما شیئا فقال اما الحسن فان له هیبتی وسؤددی واما الحسین فان له جرأتی وجودی ...

محمد بن اسحاق قال ما بلغ احد من الشرف بعد رسول الله صلی الله علیه وآله ما بلغ الحسن بن علی کان یبسط له علی باب داره فاذا خرج وجلس انقطع الطریق ... فما مر احد من خلق الله اجلالا له ... ولقد رایته فی طریق مکة ... فما من خلق الله احد الا نزل ومشی

وانت سمعت من ابی وقاص فانزل و
الی جنبه وروی عن انس بن مالک
قال لم یکن احد اشبه برسول الله صلی الله علیه
علیه واله من الحسن بن علی علیهما السلام الحسن
وقال امیر المومنین علیه السلام الحسن
اشبه برسول الله صلی الله علیه
واله مابین الصدر الی الراس والحسین
علیه السلام اسفل من ذلک واشباه هذه
الاخبار کثیرة وفیما اوردناه کفایة

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل میں آنا مدینہ کو جانا دختر یہودی کا شفا پانا

بندہی کب صبر کا مضمون سکیا ہر شعر میں سوز وں زمین مبیت احزانکو

مجلس ۲۸ طائر از مقتل شہدا در طپیدن و رسیدن در مدینہ و شفا یافتن دختر یہودی

طایران بلند آشیان مبیت الاحزان و قمریان سرو چراغان نالہ و افغان و طوطیان خوش الحان گلشن
و بلبلان ہزار نغمہ چمن بکا و طاؤسان داغدار سوز ماتم و کبوتران سبز منقار ہوای غم الحرم بوستان
بیان میں آواز شیون والم سی یوں روتی ہیں دم ہوتی ہیں کہ جب باغبان قدر و قضا نی
دام گرفتاری کو مرغان اُولی اجنحہ شاخسار نبوت کی لئی بچھایا اور دہقان کرب و بلا نے
قفس محنت میں عندلیبان عالی خوشنما گلزار امامت کو بی آب و دانہ بٹھایا زاغ کمان کی
چنگل جور و جفا شاہین رسالت پر کہلی عقاب تیر اوج ستم سی ہمای تقدس وطہارت پر بال
پرتولی چلی پنجہ تیغ نی قبض ارواح میں دست درازی کی اور منقار سنان نی ہر قدم پر آنکہ
سرفرازی وی بط ابدان شہیدان دریای خون و بحر موت میں حباب آسا شنا ور کبھی ہوا
کبک جان ہمسفیران ملاء اعلی واپس حیات سی مرغزار جنان کو خرامان گذری باز سدرہ پرواز
عرصہ میں شکستہ باز و صید اہل کین ہوا سمندر آتش بلا و مکین سنگ حوادث کی صدمہ سی
خاک نشین رہا شپرہ طبعان کوفہ و شام کو صبح امید سی شب ظلمانی نظر آئی اور چغد مزاجان
بنی امیہ کو خرابی خانہ اللہ و رسول سی ویرانی عالم نشاط میں لائی یعنی شمر نی سر امام ہمام کو کاٹ لیا
غارت ولوٹ سی اہل حرم کو ماتم دیا اہلبیت کو قید و اسیر میں نظر بند رکھا بھوک اور پیاس میں
فرد ذلت و خواری سب نی نگر چکھایا ناقہ سواران عترت نبی کا محمل سفر بند ہا لشکر ابن سعد
کربلا سی راہی کوفہ ہوا ادا اشین اولاد سید المرسلین کی بی دفن و کفن خاک و خون میں پڑی رہیں
زمان و زمین میں دیدہ ماہ و ماہی فلک اور ملک سی آنسوؤں کی ندیاں بہیں انقلاب روزگار

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل میں آنا اور مدینہ جانا دختر یہودی کا شفا پانا

جن و انس بیتاب خواب و خور میں وحش و طیر کو اضطراب مَروِیٌ عَن طَرِیقِ اَهلِ البَیتِ
اَنَّهُ لَمَّا اسْتُشْهِدَ الْحُسَیْنُ بَقِیَ فِی کَرْبَلَاءَ صَرِیعًا وَدَمُهُ عَلَی الْاَرْضِ مَسْفُوحًا
طریقِ اہلبیت سے یہ روایتِ صدق درایت کی کہ جب امام حسین علیہ السلام کو روزِ عاشورا
اعدا سے دولتِ شہادت ملی تن بے سر دشتِ کربلا میں مع لاشہای اقربا پڑا تھا لہو بدن کا
خاک پر جا بجا جما تھا وَاِذَا بِطَائِرٍ اَبْیَضَ قَدْ اَتَی وَتَمَسَّحَ بِدَمِهِ وَجَاءَ وَالدَّمُ
یَقْطُرُ مِنْهُ ناگاہ سفید ایک جانور پرندہ مقتل میں آیا کشتۂ امام کی صدقے ہوا چشموں سے آب
حسرت بہایا اُڑ کی خونِ سیدِ الشہدا میں لوٹا پروں کو بھگویا لہو گرتا ہوا بال اپنے بال سے اوڑا
جہاں اور طیور کا مجمع تھا جا بیٹھا فَرَاَی طُیُورًا تَحْتَ الظِّلَالِ عَلَی الْغُصُونِ
وَالْاَشْجَارِ وَکُلٌّ مِنْهُمْ یَذْکُرُ الْحَبَّ وَالْعَلَفَ وَالْمَاءَ اور پرندوں کو دیکھا
جو سایہ میں شاخ درختوں پر بیٹھے چہچہ زن تھے دانہ اور پانی اور سبزہ صحرا کی ذکر سے باہم
سخن تھی فَقَالَ لَهُمْ ذٰلِکَ الطَّیْرُ الْمُتَلَطِّخُ بِالدَّمِ یَا وَیْلَکُمْ اَتَشْتَغِلُوْنَ
بِالْمَلَاهِیْ وَذِکْرِ الدُّنْیَا وَالْمَنَاهِیْ مرغ خون آلود اون سے روکی بولا وای اوپر تمہاری
ذکرِ عیش اور چین کرتے ہو دنیا کا وَالْحُسَیْنُ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَا فِیْ هٰذَا الْحَرِّ مُلْقًی
عَلَی الرَّمْضَاءِ ظَامٍ مَذْبُوْحٌ وَدَمُهُ مَسْفُوْحٌ کچھ خبر نہیں کہ حسین سبطِ خیر المرسلین
علیہما السلام کربلا کی زمین پر پڑا ہے گرم ریت پر بدن جلتا پیاسا ذبح کیا ہوا لہو ابھی تک
رگوں سے بہتا ہے یا غافلین اَفِیْقُوْا وَانْظُرُوْا وَاحُزْنِیْ لِمَا جَرَی الْحُسَیْنُ الطُّهْرُ فِی
الزَّمَنِ مَطْرُوْحٌ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَا وَالرِّیْحُ سَافِیَةٌ عَلَیْهِ وَالرَّاْسُ مَشْهُوْرٌ
عَلَی الْقَنَا طَعَنُوْا عَلَیْهِ مُلَاعِیْنَ بِلَا سَبَبٍ مَا یَخْتَشُوْنَ مِنَ الرَّحْمٰنِ ذِی الْمِنَنِ
اَطْفَالُهُ ذُبِحُوْا ظُلْمًا وَمَا رَحِمُوْا وَاُسِرُوْا عِتْرَةَ الْمُخْتَارِ وَالْحَزَنِ دو جانور

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل میں آنا مدینہ کو جانا دختر بیمار بیوہ کا شفا پانا

بیٹھا زبان حال میں یہ اشعار پڑھتا اور دمبدم اوسکا نالہ و فغان و نوحہ کا شور بڑھتا فَعَادَتِ
الطُّیُورُ کُلٌّ مِنْهُمْ قَاصِدًا کَرْبَلَا اس مین جگر خراش کو سنکی ساری جانور بیتاب ہوے
باچشم تر و دل مضطر جانب کربلا اوڑکے پہنچی فَرَاَوْ سَیِّدَنَا الْحُسَیْنَ مُلْقًی فِی الْاَرْضِ
جُثَّةً بِلَا رَأْسٍ وَلَا غُسْلٍ وَلَا کَفَنٍ سوا اس غریب سید الشہدا حسین علیہ السلام کو خاک
مقتل مین پڑا دیکھا لاش بیسر کو نہ غسل و کفن ہی نہ دفن کیا قَدْ سَفَتْ عَلَیْهِ السَّوَافِی
وَبَدَنُهُ مَرْضُوضٌ قَدْ هَشَمَتْهُ الْخَیْلُ بِحَوَافِرِهَا جسم صد پاش پر سوار و نکی مرکب
دوڑی ہین استخوان سینہ و پہلو سم رہوار نی توڑی ہین ہواے جنوب و شمال اوسپر چلتی ہی
غبار صحرا لاکی ہر زخم کا منہ بھرتی ہی وَزُوَّارُهُ وُحُوشُ الْقِفَارِ وَنُدَبَتُهُ جِنُّ السُّهُولِ
وَالْاَوْعَارِ قَدْ اَضَاءَ التُّرَابُ مِنْ اَنْوَارِهِ وَاَزْهَرَ الْجَوُّ مِنْ اَزْهَارِهِ سواے بیکسی
بالین پر کوئی پرستار دیا و رہین تو بیابان کی جانوران وحشی زیارت کو آتی ہین وشت غربت کی
ہلاکت پر ایک نوحہ گر نہین ہی تو زن و مرد جنات واد کی نالہ و فغان کرتی جاتی ہین اوسپیکر
غیر مستور کا نور خاک جنگل مین چمکتا ہی زمین و زمان کو وادی طور سی زیادہ روشن کرتا ہے
فَلَمَّا رَاَتْهُ الطُّیُورُ تَصَایَحْنَ وَاَعْلَنَّ بِالْبُکَاءِ وَالثُّبُورِ وَتَوَاقَعْنَ عَلٰی دَمِهٖ
یَتَمَرَّغْنَ فِیْهِ یہ ماجراے غم افزا ہرگاہ پرندونکو نظر آیا بیتاب ہوکے سب نے آہ و فریاد کا
شور مچایا اشک حسرت دیدۂ رقت سی بہایا واویلا و واویلا سی ہنگامۂ محشر کو خواب عدم
جگایا دوڑکی سب اوس مقتول پر گری خون مین کشتۂ مظلوم کی خوب لوٹتی رہی وَطَارَ
کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اِلٰی نَاحِیَةٍ یُعْلِمُ اَهْلَهَا عَنْ قَتْلِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ پس ہر ایک جانور
شہر و بلاد و اطراف مین اوڑگیا خلق سی وہاں کی شہادت امام حسین علیہ السلام کا ماجرا کہا
فَمِنَ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ اِنَّ طَیْرًا مِنْ هٰذِهِ الطُّیُورِ قَصَدَ مَدِیْنَةَ الرَّسُوْلِ

وكان جليل القدر كثير البركات
وله شعر ... سنة وخرج من الدنيا
ولم يدع الامامة ولا ادعاها له مدع
من الشيعة ولا غيرهم واما الحسن بن الحسن فكان
جليلا فاضلا وكان يلي صدقات امير
المؤمنين عليه السلام ... على عبد الملك
... مع الحجاج فقال له عبد
الملك ... رحب به واحسن مسائلته
... يا ابا محمد ... الشيب
لقد اسرع اليك الشيب ... يحيى بن ام الحكم ... وما يمنعه يا امير
عنده فقال يحيى وما يمنعه يا امير المؤمنين
شيبه اماني اهل العراق يفد عليه الركب
يمنونه الخلافة فاقبل عليه الحسن فقال
بئس والله الرفد رفدت ... عبد الملك
... الشيب فاقبل عليه الحجاج فقال
... ما قدمت له فقال ان الحجاج
... في صدقات ...
... ووصله الحسن واكرمه
فلما خرج من عنده
لقيه يحيى بن ام الحكم فعاتبه الحسن على
سوء محضره فقال له يحيى ايها عنك
فوالله لا يزال يهابك ولولا هيبتك ما
قضى لك حاجة وما الوتك رفدا وذكر
انه خطب الى الحسين احدى ابنتيه فقال
له الحسين عليه السلام يا بني اختر احبهما
اليك فاستحيى الحسن فقال له الحسين
عليه السلام فاني قد اخترت لك ابنتي
فاطمة فهي اكثرهما شبها بامي فاطمة بنت
رسول الله صلى الله عليه وآله وقبض
الحسن بن الحسن وله خمس وثلاثون
سنة واوصى الى اخيه من امه
ابراهيم بن محمد بن طلحة وكان عبد الله
بن الحسن قد قتل مع الحسين عليه
السلام ابنا سكينة ... الشهيد
ههنا الباب الثاني في ذكر ...

الفصل الاول في ذكر تاريخ مولده ومبلغ سنه وولده ... وهو خمسة فصول ... ابی عبد الله الحسین بن علی بن ابی طالب سيد شباب اهل الجنة عليهم السلام

بالمدينة يوم الثلثاء وقيل يوم الخميس ... خلون من شعبان وقيل الخميس خلون ... منه سنة اربع من الهجرة ...

اٹھائیسویں مجلس طائر کا منقل میں آنا مدینہ کو جانا دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

وَجَاءَ يَرِفُّ وَالدَّمُ يَتَقَاطَرُ مِنْ اَجْنِحَتِهِ اتفاقاً ایک مرغ اوسمیں سی مدینہ رسول کو
خروشان و نالان چلا وارد ہوا تو پروں سی لہو گرتا اور وہ ہوا میں پھڑ پھڑا پر مارتا وَدَارَ حَوْلَ
قَبْرِ سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللهِ يُعْلِنُ بِالنِّدَاءِ اَلَا قَدْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بِكَرْبَلَاءَ اَلَا قَدْ
ذُبِحَ الْحُسَيْنُ بِكَرْبَلَاءَ روضۂ پیغمبر پر جب وہ نوحہ گر پہنچا دور گنبد اوڑتا پھرتا با آنگ بلند یہ سے
کہتا ہائے افسوس کہ امام حسین علیہ السلام کو دشت کربلا میں با خویش و اقربا با صد حسرت و
دریغ کہ بھوک پیاس میں اوس مظلوم کا سر خنجر جفا سی اوتارا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا
رَأْسُ الْحُسَيْنِ عَلٰى قَنَاةٍ مُجَدَّلًا وَالْجِسْمُ مِنْهُ بِالتُّرَابِ مُرَمَّلًا وَاَوْلَادُهُ وَبَنَاتُهُ
وَنِسَاءُهُ يُشَهَّرْنَ مَا بَيْنَ الْقَبَائِلِ وَالْمَلَاءِ تَنْدُبُ سَكِيْنَةُ اِلٰى اَبِيْ وَوَاحَدَاهُ
مَنْ ذَا يُحَامِيْ وَلِيْ مُتَكَفِّلًا يَا وَالِدِيْ اَوْحَدْتَنِيْ وَاَخَيَّبْتَنِيْ دُوْنَ
الْاَنَامِ اَرَاكَ عَنِّيْ تَرَحَّلًا وَزَيْنَبُ تُنَادِيْ يَا اَخِيْ ضَيَّعْتَنِيْ وَالدَّائِرِنْ
اَنْوَارُ وَجْهِكَ قَدْ خَلَا اس میں جگر خراش سی روتا سامعین وحش و طیر و انس و جن کی
ہوش کہوتا فَاجْتَمَعَتِ الطُّيُوْرُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ وَيَنُوْحُوْنَ اس کلام
جانوران شہر اوسکی اطراف میں فراہم ہوئے اور رو رو کی اپنی زبان میں شور نالہ و فریاد کرتی تھی
فَلَمَّا نَظَرَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الطُّيُوْرِ ذٰلِكَ النَّوْحَ وَشَاهَدُوا الدَّمَ يَتَقَاطَرُ
مِنَ الطَّائِرِ لَمْ يَعْلَمُوْا مَا الْخَبَرُ حَتّٰى اِنْقَضَتْ مُدَّةٌ مِنَ الزَّمَانِ ہر گاہ اہل مدینہ کو
یہ ہنگامہ طیور کا نظر پڑا خلاصہ آہ و شیون اونکا بیہ سنا لہو گرتا پر و بال سی دیکھا تعجب کیا
لیکن نہ جانا کون سا حادثہ گذرا تا کہ ایک مدت کا زمانہ بسر ہوا وَجَاءَ خَبَرُ مَقْتَلِ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِمُوْا اَنَّ ذٰلِكَ الطَّيْرَ كَانَ يُخْبِرُ رَسُوْلَ اللهِ بِقَتْلِ
الْحُسَيْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ الْبَتُوْلِ وَقُرَّةِ عَيْنِ الرَّسُوْلِ نامہ شہادت امام حسین علیہ السلام کی حضور کا

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل میں آنا مدینہ کو جانا دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

آیا اوس وقت جانا کہ وہ جانور پہلی سی خیر البشر کی ایسی خبر لایا کہ فرزند نانہ پر وہ بتول مارا گیا سخت دل و نور دیدہ رسول کی تن پر سنان زنہا ۔ مروی و قد نقل انہ فی ذلک الیوم الذی جاء فیہ الطیر الی المدینۃ کان فی المدینۃ رجل یہودی وله بنت عمیاء زمناء طرشاء مشلولۃ والجذام قد احاط ببدنہا بحار میں اس حکایت کو مؤلف لایا ہی اوس دن جو طایر مذکور مدینہ میں آیا ہی ایک یہودی وہاں مدت سی رہتا تھا جسکی بیٹی اندھی لنجی لنگڑی بہری اور جذام سی بدن سارا بھوٹا تھا فجاء ذلک الطائر والدم یتقاطر منہ و وقع علی شجرۃ یبکی طول لیلتہ وکان الیہودی قد اخرج ابنتہ تلک المریضۃ الی خارج المدینۃ الی بستان وترکہا فی البستان الذی جاء الطیر و وقع فیہ یہودی کا بوستان شہر کی باہر تھا اوسمیں اپنی دختر مریضہ کو متعین رکھا وہ جانور اندھیری رات میں آیا اوس باغ میں شاخ ایک درخت پر بیٹھا روتا رہا پر وبال سی لہو ٹپکتا جاتا فمن القضاء والقدر ان تلک اللیلۃ عرض للیہودی عارض فدخل المدینۃ لقضاء حاجتہ فلم یقدر ان یخرج تلک اللیلۃ الی البستان التی فیہا ابنتہ المعلولۃ قدر و قضا سی یہودی اوس شب اپنی کام کو شہر میں گیا ایسا مبتلا رہا جو پھر کی جہاں دختر مریضہ تھی جا نسکا والبنت لما نظرت اباہا لم یاتہا تلک اللیلۃ لم یاتہا نوم لوحدتہا لان اباہا کان یحدثہا ویسلیہا حتی تنام جب یہودی کی بیٹی نے دیکھا باپ رات کو نہیں آئی گا اوسنی بیقراری میں خواب و آرام نکیا چین اور سکون چھوڑ دیا ہر دم انتظار میں پرستار کی تڑپتی گذرا کیونکہ پدر اوسکو بہلاتا اپنے ہمراہ ادہر کی باتیں کرتا ہاتھ پیر دبانا تسلی دیکر سلاتا فسمعت عند السحر بکاء الطائر و ... فبقیت

اٹھائیسویں مجلس طائر کا مقتل سی مدینہ جانا و دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

تتقلب علی وجہ الارض الی ان صادت تحت الشجرۃ التی علیہا الطیر ہر گاہ
اسکا پہلا پھر شدت اضطراب میں ہوا پھاو نوحہ مرغ کا شور سنکی اوسہی جی اوڑار زمین پر لوٹتی
اوس اواز کی طرف کو بڑہی تا کہ جس درخت پر جانور بیٹھا تھا پنہچی اوسکی جا پڑی فصادت
کلما حن ذلک الطیر تجاوبہ من قلب محزون جزاری اور فریاد اوسکی سنتی اپنی دل
حزین سی جواب اسکا کرتی فبینما ہی کذلک اذ وقع قطرۃ من الدم فوقعت علی عینہا
ففتحت ناگاہ ایک قطرہ لہو کا بال طایر سی چشم دختر پر ٹپکا قدرت خدا و برکت مولا سی وہ
نابینا روشن اور بینا ہوگیا ثم قطرت اخری علی عینہا الاخری فبرئت پہر دوسری
آنکھہ میں گری وہ بہی تارسی کہل گئی ثم قطرت علی یدیہا فعوفیت علی رجلیہا فافاقت
وعادت کلما قطرت قطرۃ من الدم تلطخ بہ جسدہا فعوفیت من جمیع
مرضہا من برکات دم الحسین پس اوسہی نسخہ بقا و شفا تہون پہ اکی بہار دو نو دست
مریضہ کو اچہا کیا و ییاہی پیرون چو دم مسیحا کا رنگ اثر پہنچا علت فرسنہ کو دور اور جان کو سرو
گردانا اور پہی جب قطرہ نزول کرتا وہ علیلہ بدن میں اپنی صحت دیتا تاکہ سب رنجوری لاعلاج
دور ہوئی برکت خون امام حسین علیہ السلام سی تندرست بنگئی فلما اصبحت اقبل ابوہا
الی البستان فرای بنتا تدور ولم یعلم انہا ابنتہ فسألہا انہ کان لی فی
البستان ابنۃ علیلۃ لم تقدر ان تتحرک صبح کو باپ دختر بیمار کا باغبان آیا
ایک لڑکی مانند سرو ناز کہ خیابان نگاہ میں خرامان پایا زیبائی حسن وجمال سی نہ پہچانا کہ وہ
اوسکی مبتلای آفت اور بلا ہی پوچھا ای حورلقا ہماری بیٹی اپاہج کہ حرکت نہ کرسکتی تہی کیا ہوئی
دیکہا ای فقالت ابنتہ واللہ انا ابنتک فلما سمع کلامہا وقع مغشیا
علیہ فلما افاق قام علی قدمیہ فمضت بہ الی ذلک الطیر بنت یہودی قسم کہا کی

اٹھائیسویں مجلس طائر کا دشت کربلا سی مدینہ جانا دختر بیمار یہودی کا شفا پانا

بولی ہیں تمہاری مریضۂ قرین موت ہوں وہی اس کلام کی سماعت سی بالکل غش آیا ہر گاہ پھر ہوش و حواس کو اپنی پایا قدم شوق سی بیتاب دوڑا چھاتی سی لگا کی ماجرا دریافت کیا وہ قصہ سنکی ہمراہ دختر چلا تا کہ مرغ قبلہ نما کی پاس جا پہنچا فَرَآهُ وَاكِرًا عَلَى الشَّجَرَةِ يَئِنُّ مِنْ قَلْبٍ حَزِينٍ مُحْتَرِقٍ مِمَّا رَأَى مِمَّا فَعَلَ بِالْحُسَيْنِ شاخ درخت پر اوسکو دیکھا بیٹھا نوحہ کرتا تھا دل حزین سی شور نالہ کا دم بھرتا وہ حال سو لاجرا اوسنی مشاہدہ کیا تھا اوسکا جی جلا قرار نہ تھا واقعۂ امام حسین علیہ السلام کا مرثیہ پڑھتا تھا فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِالَّذِي خَلَقَكَ أَيُّهَا الطَّيْرُ أَنْ تُكَلِّمَنِي بِقُدْرَةِ اللهِ تَعَالَى فَنَطَقَ الطَّيْرُ مُسْتَعْبِرًا یہودی بولا ای طایر سوگند ہی تجکو اوسکی جسنی پیدا کیا کہ مجھی ہم سخن ہو کی اپنی سرگذشت بتا کون ہی کہاں سی آیا پس وہ جانور چالاکی رو با نطق و بیان ہی ہوش کہو یا ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ وَاكِرًا عَلَى بَعْضِ الْأَشْجَارِ مَعَ جُمْلَةِ الطُّيُورِ عِنْدَ الظَّهِيرَةِ وَإِذَا بِطَيْرٍ سَاقِطٍ عَلَيْنَا وَهُوَ يَقُولُ تھا صحرا میں روز عاشورا وقت زوال تھا میں شاخ درخت پر بیٹھا اپنی یاران پرندسی گرم مقال تھا ناگاہ ایک جانور باحال تباہ وہاں آیا پریشان اور نالاں روتا ہوا بولا أَيُّهَا الطُّيُورُ تَأْكُلُونَ وَتَتَنَعَّمُونَ وَالْحُسَيْنُ فِي أَرْضِ كَرْبَلَا فِي هٰذَا الْحَرِّ عَلَى الرَّمْضَاءِ طَرِيحًا ظَامِيًا ای طایران غفلت پیشہ تم کہاتی پیتی چہچہاتی ہو اپنی مقام پر عیش و آرام سی خوشی مناتی ہو اوس میں رسول الثقلین کا نواسہ بھوکا پیاسا کربلا میں مارا گیا ہی زمین گرم پر جنازہ پڑا خاک و خون میں اٹا دیکھا ہی وَالنَّحْرُ دَامٍ وَرَأْسُهُ مَقْطُوعٌ عَلَى الرُّمْحِ مَرْفُوعٌ وَنِسَاؤُهُ سَبَايَا حُفَاةً عُرَاةً اوسکی حلق کی رگہای بریدہ سی لہو بہتا ہی سر کٹا نیزہ اعدا پر چڑھا پھرتا ہی اور اہل حرم کو اسیر کیا عریاں اونٹوں پر بٹھایا ہی بی چادر و مقنعہ شہر شہر و دیار میں قیدی بنایا ہی فَلَمَّا سَمِعْنَ بِذٰلِكَ تَطَايَرْنَ إِلَى كَرْبَلَا فَرَأَيْنَاهُ فِي ذٰلِكَ الْوَادِي طَرِيحًا الْغُسْلُ مِنْ دَمِهِ

اٹھائیسوین مجلس طایر کا قتلگاہ سی مدینہ جانا دختر یہود کا شفا پانا اور ایمان لانا

وَالكَفَنُ الرَّمْلُ السَّافِي عَلَيْهِ یہ خبر وحشت اثر سنکی سب جانور بادلِ مضطر او رہی تاکہ دشت کربلا مین مقتلِ سلیمان بلا کی جا پڑی تن بے سر صد پاش پایا کہ خون مین اپنی نہایا تھا ہوائی ریت اور غبار صحرا سی کفن پہنایا بیکسی اور غریبی نی شور مچایا تھا فَوَقَعْنَا كُلُّنَا عَلَيْهِ نَنُوحُ وَنَمْرُغُ بِدَمِهِ الشَّرِيفِ ہم ساری طایر بیتاب ہو کی اوس لاش پر گری خون مین لوٹی اپنی پروبال بہگوکی نالہ و زاری کرتی رہی وَكَانَ كُلٌّ مِنَّا طَارَ إِلَى نَاحِيَةٍ فَوَقَعْتُ أَنَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ ہر ایک ہماری ابنای جنس کا ملک دور و نزدیک مین روتا گیا مین یہان اکی عمر الوری کی ماتم فرزند کا پرسا دیا فَلَمَّا سَمِعَ الْيَهُودِيُّ ذٰلِكَ تَعَجَّبَ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَكُنِ الْحُسَيْنُ فِي أَقْدَرِ رَفِيعٍ عِنْدَ اللّٰهِ مَا كَانَ دَمُهُ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ جب یہودی نی سب کلام حسرت انجام اوس طایر کا سنا تعجب سی دلمین کہا اپنا اعتقاد بند ہا اگر حسین ہیچ خدای کو مین مرتبہ و قدر عظیم نپاتا ہرگز اوسکا خون ہر مرض کو اثرِ شفا و دمِ مسیحا نہ دکہاتا ثُمَّ أَسْلَمَ الْيَهُودِيُّ وَأَسْلَمَتِ الْبِنْتُ وَأَسْلَمَ خَمْسُ مِائَةٍ مِنْ قَوْمِهِ پس وہ یہودی اور اوسکی بیٹی دونو اسلام لائی اور اس معجزہ کی دیکہنی سی پانچ سو اوسکی برادر نو سائی دایرہ ایمان مین ائی تنبیہ سبحان اللہ کیا مصلحت اور جای حیرت و رقت ہی بنتِ یہودی جو باپ کی تسلی اور دلداری کی عادی تہی اوسکی پہلو مین راحت و آرام پاتی کلام سی شاد کام ہو جاتی جب فراق نی پدر کی صدمۂ بیخوابی و اضطراب دیا درد جگر دونا ہوا انہو نی سی مونس و غمخوار کی دل تڑپا کیا ایک قطرۂ خونِ امام حسین علیہ السلام سی چین عمر دوبارہ ملی آغوش اجل سی چہڑایا جامۂ صحت وحسن صورت پہنایا دولتِ دین و ایمان سی ملا یا لاکن دختر سید الشہدا کو خرابۂ شام کی بیقراریمین سر پر خون امام حسین علیہ السلام سی جینا محال ہوا فرط شوق اور جذبۂ الفت نی ایسا گہیرا کہ مرض ہجر سی انتقال کیا ہای ہای اہلبیت کا مصیبت پہ مصیبت کو سہنا وہ قید کا صدمہ اوسمین سکینہ کا مرنا کوئی وارث اور سر پرست نہ ہونا فکر گور و کفن بہت ہی

ان رسول الله صلى الله عليه وآله ... عندنا ذات ليلة فغاب عنا طويلاً ثم
جاءنا وهو اشعث اغبر ويده مضمومة
فقلت له يا رسول الله ما لي اراك شعثاً
مغتماً فقال اسري بي في هذه الليلة
من العراق يقال له كربلا فاريت فيه

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سرورکائنات اور حال ساربان بد ذات

ترچہا اُذر ومال کو جنازہ مین صرف کرین نہ اپنا وطن اور چار عزیز و آشنا جو شریک رہین دیواون
سرگراتی ناچار توکل خدا مین رہجاتی نظم لمولفہ قصہ کوتاہ کرون لوگونکی گہبرانی سے
اشکِ خون چشم سی بہنی لگی غم کہانی سی مرغ بسمل تو مری دل سی مقابل کب ہو برق شرمندہ ہی
بیتابی کی دکہلانی سی جوشِ ماتم سی ہوا چاک جگر سینہ فگار تن بدن جلتا ہی اندوہ کی بہرکانی سے
آہ و فریاد نی برہم کیئی ساتون افلاک نالہ کرتی ہین ملک عرش کی تہرانی سی چشمِ امید جو ناظم کو
ہدا اسدسی تہی نقدِ تحسین ملی اوسکو غزاخانی

۲۹ اونتیسوین مجلس برسات کی تمہید و بکا و روایات غزوات خاتم انبیا حال ساربان بسید الشہدا

مرباعی نیسان کو جل دیدۂ تر سی پایا دامن کو بہرا ہوا گہرسی پایا یہ لطف اوٹہایا کسی نیا دنی
جو حظ غمِ شاہ بحر و بر سی پایا مرباعی کاٹا ہوا جسم اکا چمن ہی رنگین زہرا و نرات نفرہ کی
یعنی مزہ
رنگین کیونکر نہ رہین سوگ نشین تعزیہ داد شبیر کی لاش بی کفن ہی رنگین در باعی حاصل
وہین روئیکا مزہ ہووی گا چین ہی یہان چین سی وہان سووی گا غفلت مین نہ بیٹھ
ورنہ روزِ محشر اس اپنی نہ روئی پہ بہت رووی گا رباعی زہرا جو بصد آہ و فغان پیٹتی
ہین سر ہاتہون سی حوران جنان پیٹتی ہین کیا غم ہی جو نوحہ مین زہرا کی لبی منہ دستِ
قدرہ سی تپلیان پیٹتی ہین تمہید بکا موسمِ برسات عجب ہنگام ہی قدمِ فیروزی کی آگ
خس و خاشاکِ زمینِ پژمردہ کو قوت نامیہ مین ہرا بہرا بنا فیضِ اباری سی خشک لبانِ بیابان
سیراب ہوتی ہین ریزشِ دامانِ سحاب سی دریای ترخار جشمی اور سوتی ہین کیا سفید و سیاہ
بادل کادل ادپر تلی اوٹہتا ہی کوہ پر شاہواری بہتر جہوم جہوم کر منہ برستا ہی جہیل و تالاب آشنا
نیسان سی چار طرف چہلک رہی مور و کویل و پپیہی مرغانِ خوش نوا بسبب خوشی چہک رہی ہی

۴۳۵

من كتاب دلائل النبوة ...

قال حدثنا عبد الله بن جعفر حدثنا يعقوب بن سفيان حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن معمر قال اول ما عرف الزهري تكلم في مجلس الوليد بن عبد الملك فقال الوليد ايكم يعلم ما فعلت احجار بيت المقدس يوم قتل الحسين بن علي فقال الزهري بلغني انه لم يقلب حجر الا وجد تحته دم عبيط

انتیسویں مجلس روایات غزوات سرور کائنات اور حال ساربان بذات

سبزۂ صحرا و مرغزار بستر مخمل کی مثال لہراتا ہی کشتِ امید ہر شجر و خار گلزار بحال ہو جاتا ہی کام و دہانِ اطفالِ غنچہ و نباتِ نبات شادابی سی لبریز تشویشِ خزان و بی برگی سی حنظل و منیا انکو سینہ ٔ و آویزاں فصل کا سماچشم تماشا کو انس و جان کی بہلا معلوم دیتا ہی زور شور میں نزولِ رحمت باری کا ہونا قحط غلا کو اوٹھا لیتا ہی لاکن اسوقت جو پانی کا پڑنا دیکہا مجکو یاد آیا واقعۂ عاشورا دل سیلِ اندوہ میں ڈوبا اور سدن کا تلاطم ابر بلا دہیان سی گذرا جسطرح کالی گہٹا گہر کی ہماری سامنی ہی اومنڈ کی آتی ویسی ہی پیادہ و سوار اعدا کی صف پر صف جانب مولا ہجوم لاتی جیسی جوش و خروش سی بارانِ بہاری قطرہ افشان و ویساہی تیر و نکی بوچہار تہی اور جسم آلِ رسول شاہِ شہیدان جسطرح غرشِ رعد پر شعلۂ برق چمکا صاعقہ ہی گرتا میدان لرزتا ویسی ہی کمانیں کڑکتیں سنانیں چمکتیں تلواریں لپکتیں رن دہلتا جیسا ندی نالوں میں بیابان کی مکدر پانی بہتا ویساہی خونِ اولادِ نبی و علی تہا خاک پر گذرتا جس طور کا تختۂ صحرا و صفحۂ دشت میں سبزہ نظر آتا ہی لہراتا ویساہی جابجا تو نہالانِ بتول کا لال لال لہو جما تہا جس رنگ پر اثر آب و ہوا سے شاخ و بن درختوں میں پہول کہلی پاتی ہو یہ نہیں قد موزونِ فرزندانِ مرتضی میں گل زخم شگفتہ کر دہ جس عنوان کوئل اور سور فرطِ نشاط سی بن شور مچاتی عندلیب چہچاتی ویساہی بال و پر شکستہ قمریانِ حرم بی آبی و تشنہ دہانی سی چلاتی بار بار غش کہاتی کوئی نالہ کرتی ہای پرورودہ دامان پسر جوان گیا مارا کوئی آہِ سرد بہرتی کہ حیف بہر اصغر پیاسا جان سی گذرا کسی کا شیون و افغان تہا افسوس بہائی کی مصیبت سی کہینی سر و سینہ پیٹا دریغ و درد شاہِ بیکس کی غربت سی حرم ای سوالیانِ شاہِ کربلا تہوڑی دیر جو ایک جہالا پانی کا پڑتا ہی بہیگ جانی کی ڈرسی گہر پہنچا تہا نہیں ہو سکتا ہی بعد یک ساعت آرام سی مراجعت کرو کی اہل و عیال کو با فراغت دیکہو کی خورد و کلاں کامران رہو کی بستر خواب ناز پر تکیۂ آسایش دو گی لاکن جانِ جہان فدای امام حسین علیہ السلام کی

فی ہذا الخبر کثیر من ان یحیی وما روی فی السبطین صلوات اللہ علیہما ما رواہ عتبۃ بن غزوان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ یصلی فجاء الحسن والحسین علیہما السلام فرکبا ظہرہ فانصرف فوضعہما فی حجرہ وجعل یقبل ہذا مرۃ وہذا [illegible]

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سرور کائنات وحال ساربان بدذات

ہای ہای جور وجفای اہلِ کوفہ وشام سی ہماری مولا کو طغیانی اعدا و خدنگ باری تمامِ ابتلا مین سہر
تنہا خیمہ تک جا سکین سنگ اندازی مخالفین وحربۂ نیزہ وتیغ سی دشوار ہوا کہ اہلبیت کو دو تین
دم بھر استراحت کرین تمہاری زن وفرزند پردۂ ناموس مین بخوف وہراس وہین رہو کہ نہین
طعام آمادہ پیاس پر پانی موجود مزین بازیور ولباس ہین افسوس کہ امت بیمروت سے نہ
اسیرانِ کفار ہی اونکی قدر ومنزلت نہ کی ذرّیت وعترت رسالت کو ہر طرح کی ذلت واذیت
قید وبند مین دی قَالَ وَاَخَذَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْمَنْ اَخَذَ صَفِیَّۃَ بِنْتَ حُیَیِّ بْنِ
اَخْطَبَ فَدَعَا بِلَالًا فَدَفَعَہَا اِلَیْہِ وَقَالَ لَہٗ لَا تَضَعْہَا اِلَّا فِیْ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
حَتّٰی یَرٰی فِیْہَا رَاْیَہٗ راوی کہتا ہی جب حیدر صفدر نے فتحِ قلعہ خیبر کی بجان و مال ہو چکے
واسطی پیغمبر کی صفیہ بنت حیی بن اخطب بہ غنیمت لی بلال کو بلا کی وہ خاتون سونپی اور کہا اپنی
ساتھ اس کو خدمت رسول مین پہنچا یہ امانت کو سوای اونکی نہ دینا اس دختر کی حق مین کیا حکم
نبی ہی وہ کہیں فَاَخْرَجَہَا بِلَالٌ وَمَرَّ بِہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی الْقَتْلٰی وَقَدْ کَادَتْ تَذْہَبُ
رُوْحُہَا بلال اوس راہ سی عفیفہ پر بلال کو لیکے چلا جدہر لاشین پدر وبرادر واقربای صفیہ پڑے
تھین گذرا جب اجساد مقتولین پر نگاہ اوسکی پڑی بی اختیار دوڑ کی جنازون سی لپٹی ایسا روئی
اور درد جگر سی بیتاب چلائی کہ نزدیک تھا قالب سی روح کی ہو جائی جدائی بہزار تسلی ودلداری
بین کشتہ ہای عزیزون سی چھڑایا بعزت وحسرت بڑہا کی حضورِ سید انبیا پہنچا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ لِبِلَالٍ اُنْزِعَتْ مِنْکَ الرَّحْمَۃُ یَا بِلَالُ یہ ماجرا سنکی سرورِ عالم نے بلال کو ملامت کی
ای غلام تیری دل سی گویا رحم ومروت جاتی رہی اس حال پر تصور کی جا ہی یہ واقعہ مشابہ السیّد
الشہدا ہی صفیہ ہر گاہ اقربا کی جنازون پر آئی نوحہ وزاری مین مرنی کی صورت بنائی پیاسی اور بھوکی
لباس وزیور سی لٹی تھی نہ واسطی تشہیر کوچہ وبازار کی ضرب تازیانون سی دکھی تہی وکانت

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible] فقال نعم انی احبہما [illegible] وروی سلمان الفارسی [illegible] قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول الحسن والحسین ابنای من احبہما احبنی ومن احبنی احبہ اللہ ومن احبہ اللہ ادخلہ الجنۃ ومن ابغضہما ابغضنی ومن ابغضنی ابغضہ اللہ ومن ابغضہ اللہ ادخلہ النار علی وجہہ [illegible] عن ابی [illegible] الحسن والحسین [illegible]

[illegible] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یخطبنا فجاء الحسن والحسین علیہما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من المنبر فحملہما ووضعہما بین یدیہ ثم قال صدق اللہ ورسولہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ نظرت الی ہذین الصبیین یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتہما [illegible] السید الحمیری [illegible]

[illegible]

بجلالة رتبته وعلو منزلته عند الله
كثيرة وما ذكرناه كاف في هذا الباب
الفصل الرابع في ذكر جملة مختصرة من
انتہا سخن و یہ چوتھی فصل ذکر مختصر مین خروج
سید الشہدا علیہ السلام کی جو صفحہ ۲۱۶ سی حاشیہ پر
مطبوع ہو چکی ہی اور سائر ائمہ اطہار کا حال
اوسکی ساتھ ترتیب سی لکھا اختتام کتاب تمام ہو گئی
والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ
محمد و آلہ الطاہرین
فی ۱۸ ذی قعدہ ۱۲۹۰

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سید کائنات وحال ساربان بدذات

غَزْوَةُ مُؤْتَةَ فِي جُمَادَى مِنْ سَنَةِ ثَمَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ جَعْفَرًا وَزَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَابْنَ رَوَاحَةَ نَعَاهُمْ قَبْلَ اَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ
وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ غزوہ روم قدیم جو ہرقل پادشاہ دو لاکھ عرب وعجم کا جامع تھا آٹھوین
سال ہجری مین تین ہزار غازیون سی قریۂ مؤتہ حوالی بلقا جو شراف کہتی واقع ہوا بہت مجاہد
اسلام جان سی کام آئی اور پیش از وصول خبر پیغمبر نی صحابہ سی حالات واقعہ فرمائی کہ جعفر ابن
ابی طالب وزید بن حارثہ وابن رواحہ نی صدمات ہلاکت پائی یہ کہکی چشم حق بین سی اشک
حسرت بہائی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ قَالَ اَبَانُ وَحَدَّثَنِي الْفُضَيْلُ بْنُ يَسَارٍ
عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اُصِيبَ جَعْفَرٌ يَوْمَئِذٍ وَبِهٖ خَمْسُوْنَ جِرَاحَةً
خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ مِنْهَا فِي وَجْهِهٖ بخاری نی ابی شیخ ابان بن تغلب واوسنی فضیل بن یسار
وحضرت ابی جعفر علیہ السلام سی روایت کی فرمایا پچاس زخم کاری لگی تہی جب کہ جعفر علیہ الرحمۃ کو
شہادت ملی پچیس جراحات سی چہرہ پر زخم باقی الم تیر و نیزہ و تلوار ساری بدن کو پہنچا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ جَعْفَرٍ اَنَا اَحْفَظُ حِيْنَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰى اُمِّيْ فَنَعٰى لَهَا اَبِيْ فَاَنْظُرُ اِلَيْهِ
وَهُوَ يَمْسَحُ عَلٰى رَاْسِيْ وَرَاْسِ اَخِيْ وَعَيْنَاهُ تُهْرِقَانِ الدُّمُوْعَ حَتّٰى تَقْطُرَ عَلٰى
لِحْيَتِهٖ عبد اللہ ناقل ہین مجھی خوب یاد ہی جسوقت ایام یتیمی آئی رسول خدا والدہ کو پرسا دینی پر
بزرگوار کا ہماری گھر تشریف لائی وہ میری سر پر دست شفقت پہراتی اور بہائی کو بہت پیار
کرتی جاتی اس حال مین دیدۂ انور کی آنسو ٹپکتی قطرات اشک محاسن مبارک پہ بہتی ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّ جَعْفَرًا قَدْ قَدِمَ اِلَيْكَ اِلٰى اَحْسَنِ الثَّوَابِ فَاخْلُفْهُ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ بِاَحْسَنِ مَا
خَلَفْتَ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ پس ہماری واسطی دعا مانگنی پہ کہا الٰہی بدرستی
کہ جعفر تیری پاس بڑی کار ثواب سی پہنچا پس تو اوسکی عیال واولاد کا بہترین وجہ مین نگہبان ہو جا

۲۳۸

رہا

مختارنامه
بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام
علی خیر خلقه محمد المصطفی صلی الله علیه
و آله اجمعین ... محمد احمد النجفی حسینی
روایت میکند از زیاد بن قدامه
که مختار بن ابی عبیده بن مسعود الثقفی
رحمة الله علیه چون در شکم مادر بود
مادرش گفت که از هوا آواز می شنیدم
هاتفی میگفت ای ... دوستدار اهل بیت
زیان باشد که این دوستدار آل محمد از جهان
... دشمنان آل محمد ... و نام مادر
... مختار ... دیدم
نديدم كه مختار با كودكان بازی كرده باشد
الا كشتی گرفتی و بر اسب سوار شدی
میكند كه مختار را دیدم
و شناوری میكرد و میگفت
آموختم و این را نیز میخواهم
دران روز متولد شد كه حضرت محمد
مصطفی صلی الله علیه و آله ...
كه حضرت امیر المومنین علی علیه السلام
... حضرت امام حسن علیه السلام را
روزی در خانه عم مختار
گفت در آن حوالی بالای بام بودم
چون حضرت امام حسن را دیدم از بام
من نیز با ایشان
و در صحبت حضرت ... بودم تا آنکه

اونتیسوین مجلس ۲۹ روایات غزوات سید کائنات و جفای یاران بد ذات

رہنا جیسا کہ محافظ ہو کسی بندہ خاص کی ذریت کا اور چاہی اچھا رکھنا ثُمَّ قَالَ يَا أَسْمَاءُ
أَلَا أُبَشِّرُكِ قَالَتْ بَلَى بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ بعد ازان فرمایا ای اسماء
چاہتی ہو کہ بشارت عظمیٰ دوں عرض کی ہان یا نبی اللہ تم پر ماں باپ سی فدا ہوں قَالَ إِنَّ اللهَ
جَعَلَ لِجَعْفَرٍ جَنَاحَيْنِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ فَاعْلِمِ النَّاسَ ذٰلِكَ بولی تحقیق
کہ پروردگار نی جعفر کو دو بال عطا کئی ہیں کہ اون پروں سی بہشت میں ہمراہ ملائکہ اڑتی پھرتی
ہیں والد نی کہا مژدہ اس بات کا اگر خلق کو بخشو تو ہی بجا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ فَأَخَذَ بِيَدِي
يَمْسَحُ بِيَدِهِ رَأْسِي حَتّٰى رَقَا إِلَى الْمِنْبَرِ وَأَجْلَسَنِي أَمَامَهُ عَلَى الدَّرَجَةِ السُّفْلٰى
وَالْحُزْنُ يُعْرَفُ عَلَيْهِ پس خیر الوریٰ اوٹھی میرا ہاتھ پکڑ کی سید ہی چلی بار بار کمال پیار سی دست
رحمت فرق پر جسہ یتیم کی پھیراتی سر منبر پر پہنچ کی آپ اونچی جگہ بیٹھی اور مجھی اپنی پائیہ ثانی میں بٹھایا جو حضور کی درجی پر تھی
چہری سی حزن و اندوہ ظاہر و فور غم کی سبب متغیر تھی فَقَالَ إِنَّ الْمَرْءَ كَثِيرٌ بِأَخِيهِ وَابْنِ
عَمِّهِ أَلَا إِنَّ جَعْفَرًا قَدِ اسْتُشْهِدَ وَجَعَلَ لَهُ جَنَاحَيْنِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ فرمایا اوٹھی
آدمی کی بھائی و فرزندان عم و عزیز بہت کہلاتی ہیں لاکن برادر وفا پرور مثل جعفر کہاں سی آتی ہیں
تحقیق کہ وہ غزوہ موتہ میں شہید ہو گئی اور خالق نی دو پر کٹی ہاتھوں کی عوض اونکو دئی تا کہ فردوس
میں پرواز کریں اور جہاں چاہیں سیر کریں ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَدَخَلَ
بَيْتَهُ وَأَدْخَلَنِي مَعَهُ وَأَمَرَ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ لِأَهْلِي وَأَرْسَلَ إِلَى أَخِي فَتَغَدَّيْنَا
عِنْدَهُ غِذَاءً طَيِّبًا مُبَارَكًا پھر منبر سی اوتر کی دولتسرا میں رونق افزا ہوئی اور مجھی بھی بشفقت
مہربانی میں اپنی ہمراہ لیگئی خدام سی کہانا پکانی کی واسطی امر کیا رنگین طعام جب طیار ہوا ماں اور بھائی
کی لئی ہماری گہر میں بہیجا مجھی دستر خوان پر مبارک و اچھا خاصہ کہلا یا لطف و عنایت سی
کامیاب فرمایا وَأَقَمْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي بَيْتِهِ تَدُورُ مَعَهُ كَمَا صَارَ فِي بَيْتِ

اونتیسویں مجلس روایات غزوات سید کائنات اور حال ساربان بدذات

إحدی نسائه ثُمَّ رجعنا إلی بیتنا تین شبانہ روز میں بیت الشرف پیغمبر میں انکی

پاس رہا جس حجرہ ازواج کو جاتی ہمراہ ساتھ پھرتا بعد ازاں رخصت ہو کی اپنی گھر آیا بوجہ

دلداری فرمائی کہ غم بی پدری کو بھلایا فأتانا رسولُ اللهِ وأنا أساومُهم شاةً أضحی

فقال اللّٰهمّ بارک لَهُ فی صفقته پھر میری مکان میں رسول خدا نی قدم رنجہ کیا اور میں

بھائی کا دنبا چرا رہا تھا ملاحظہ سی ہماری خوش ہوی اور کہا خدایا اسی ہر کار میں برکت و نفع

دیا قال عبدُ اللهِ فما بعتُ شیئًا ولا اشتریتُ شیئًا الّا بورک لی فیه

عبداللہ نی خبر دی کہ اوس دن سی جو چیز بیچی خریدی اوسمیں فایدی کی ساتھ برکت دیکھی قال

الصادق علیه السّلام قال رسولُ الله لفاطمة إذهبی فابکی علی ابن عمّک

ولا تدعی بثکلٍ وما قلتِ فقد صدقتِ ابو عبداللہ جعفر نی بیان کیا کہ پیغمبر نی

فاطمہ زہرا کو ارشاد ہوا دو اسطی عزاداری کی خانہ ابن عم یعنی جعفر میں جاو اور وہ کی رسم غم و ماتم کو بجا لاؤ

ثکل و اثکلاہ و اویلا نکہنا اور جو بین کرو گی وہ صدق و سچ ہین بجا لاتی رہنا قال وانصرف

رسولُ اللهِ إلی المدینة حین دفن القتلی راوی کہتا ہی جب واقعہ احد واقع

مدینہ میں گذرا حمزہ عم نبی کو درجہ شہادت پہنچا جو مقتولین مسلمین تہی مدفون ہوی سرور

کائنات رسول خدا علیه الصلوة والسلام شہر میں پھری فمرّ بدور بنی الأشهل وبنی ظفر

فسمع بکاء النوائح علی قتلاهنّ فترقرقت عینا رسولِ الله بالدموع و

بکی محلہ انصار میں گھروں سی بنی اشہل و بنی ظفر کی عبور فرمایا وہاں شیون و نالہ عورات کہ

اپنی عزیزوں پر روتی تہین گوش مبارک میں آیا بی اختیار دیدہ حق بین سی آنسو بہی تہیں کہا کی فور

غم سی بھر وہیں بکا ہی ثمّ قال لکن حمزة لا بواکی له الیوم تاسف کی مقام پر کہا

ہیہات کہ ہمارا چچا حمزہ اس دنیا میں غریب الوطن تھا اوسکی زن و فرزند و خواہر و دختر سی کوئی نہیں ہا

اونسٹھویں مجلس روایات غزوات سید کائنات اور جفای ساربان بدذات

جو رسم عزا و رقت کو برپا کرتا فَلَمَّا سَمِعَهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ قَالُوا لَا
تَبْكِيَنَّ امْرَأَةٌ حَمِيمَهَا حَتَّى تَأتِيَ فَاطِمَةَ فَتُسْعِدَهَا ہرگاہ یہ کلام خیر الانام سعد بن معاذ
و اسید بن حضیر نی سنا تو اپنی سب زنانِ غمزدہ نوحہ گری کہا خبردار کوئی عورت اپنی وارثکی
ماتم سی نہ روئی مگر یہ کہ خانۂ زہرا مین جاکی فاطمہ علیہا السلام کو حمزہ کا پرسا دی نالان ہوئی
پس جمیع نسوان بیت الشرف بتول مین فراہم آئین لوازم سوگ و اندوہ و اشکباری بجا لائین
فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ الْوَاعِيَةَ عَلَى حَمْزَةَ وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ
ارْجِعْنَ رَحِمَكُنَّ اللّٰهُ فَقَدْ اَسَيْتُنَّ بِاَنْفُسِكُنَّ جسوقت مصیبت حمزہ مین فریاد و فغان
زنان خانۂ زہرا سی خیر الوری نی سنا خوش ہوکی فرمایا اب اپنی گھر پھر جاو آرام کرو رحمت بھیجی
تمپر خدا بتحقیق کہ غم کہایا تمنی اپنی جان سی اور کرم کیا ہنگامۂ عزا نالۂ سوزان سی صد افسوس کہ ہم
عزاداری و بنای نوحہ و زاری جو تمنی سنی جور و جفای اعدا سی ہماری مولا کی لئی ادا ہو سید الشہدا
امام حسین علیہ السلام کو رونی والا کوئی نتہا گھر بار لٹا اہلبیت قید مین کسی کو نہ ماتم کا سوگ
رہتا پرسا دینا درکنار جنازہ بی گور پڑا تہا آنی جانی والی فاتحہ خوان کہان ہم تو سسکی
لاش کو روتی ہیں ای محبانِ اٰلِ عبا روح شہید کربلا کی نذر چاہتی ہو مین سورہ قرآن پڑہو
اوس کشتۂ غریب کی اوپر تم عورت اور مرد نالہ و فغان کرو تا علاقۂ الفت دکہاؤ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ
بْنُ اِسْحَاقَ اَنَّ طَيِّئَ بْنَ حَاتِمٍ فَرَّ وَاَنَّ خَيْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
قَدْ اَخَذَتْ اُخْتَهُ فَقَدِمُوْا بِهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ محمد بن اسحاق نی ذکر کیا غزوہ طائ مین
جو لشکر اسلام چارون طرف پہیلا عدی بن حاتم طائی خوف سی جانب شام مفرور ہوا سپاہ
رسول اللہ نی خانمانِ حاتم و اوس قبیلہ پر تاخت و تاراج کی اسیری مین خواہر عدی
بنت حاتم پکڑی روبروی پیغمبر لا کی حاضر کی وَاَنَّهُ مَنَّ عَلَيْهَا وَكَسَاهَا وَاَعْطَاهَا

اونتیسویں مجلس روایات غزوات سید کائنات اور جفای ساربان بد ذات

نَفَقَةً فَخَرَجَتْ مَعَ رَكْبٍ حَتّٰى قَدِمَتِ الشَّامَ وَاَشَارَتْ عَلٰى اَخِيْهَا بِالْقُدُوْمِ

سرور کائنات نے اوس عورت کو رہائی بخشی اور لباس عمدہ بنا بر پوشش عطا کی سواری و زاد راہ

بھی علاوہ دی وہ مرکب عزت و شرف پر خوش و خرم چلی تاکہ بلاد شام کو قرین براد پہنچی

بھائی سے جب مسرور و شاد مان ملی تو اوسے شرفیابی خدمت رسول پر فہمایش کی فَقَدِمَ

وَاَسْلَمَ وَاَكْرَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَجْلَسَهٗ عَلٰى وِسَادَةٍ رَمٰى بِهَا اِلَيْهِ بِيَدِهٖ

وہ سعادت مند حضور نبی میں آیا رغبت سے اسلام لایا خیر الوریٰ نے بہت اکرام فرمایا اپنے

دست مبارک سے مسند احترام کو بچھایا اور سپر نورہ تفقد پاس بٹھایا وَقَالَ وَقَدْ كَانَ فِيْمَا

سُبِيَ اُخْتُهٗ بِنْتُ حَلِيْمَةَ فَلَمَّا قَامَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ قَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اُخْتُكَ

شَيْمَاءُ بِنْتُ حَلِيْمَةَ راوی نے کہا جب غزوہ طایف میں غنیمت اور بندی کفار کی اہل اسلام

نے پائی اونمیں کوئی رسالت پناہ کی یعنی رضائی خواہر بھی پکڑی آئی وہ خاتون بالین پر

(انا کی بیٹی ہمشیر)

پہنچیں با حال زبون بولیں یا محمد میں شیما بہن تمہاری بنت حلیمہ ہوں قَالَ فَنَزَعَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بُرْدَهٗ فَبَسَطَهَا فَاَجْلَسَهَا عَلَيْهِ حضرت نے بالاپوش اپنا

بُرد یمانی اوتار کی زمین پر بچھایا اوس بی بی کو عزت و حرمت سے بالای ردای مبارک بٹھایا

ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهَا يَسْاَلُهَا وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْضُنُهٗ اِذْ كَانَتْ اُمُّهَا تُرْضِعُهٗ پھر فرط

شفقت میں نبی رحمت ووڑکی اوسکو لپٹی صحبت گذران پوچھی یہ بی بی وہ تھی کہ جب حلیمہ خاتون

حضرت کو دودھ پلاتی شیما بہلاتی اور پیار سے کہلاتی وَاَدْرَكَتْ وَفْدُ هَوَازِنَ رَسُوْلَ

اللّٰهِ بِالْجِعِرَّانَةِ وَقَدْ اَسْلَمُوْا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَنَا اَصْلٌ وَعَشِيْرَةٌ فَقَدْ

اَصَابَنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَخْفَ عَلَيْكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ جب رسول اللہ

مقام جعرانہ پر متوقف تھے قبیلہ ہوازن کی لوگ خدمت میں پہنچے اسلام لائے اور عرض کی ای پیغمبر خدا

اونتیسوین مجلس روایات غزوات سید کائنات وجفای ساربان بد ذات

ہم شرفا اور صاحبِ قوم ہین عرب کی ہمپر بلا و مصیبت پڑی جو تمسی پوشیدہ نہین رہی پس
ہماری اوپر احسان کرو اپنا پروردگار تمکو عوض دیگا وَاِنَّمَا فِی الْحَظَائِرِ خَالَاتِکَ وَبَنَاتُ
خَالَاتِکَ وَحَوَاضِنُکَ وَبَنَاتُ حَوَاضِنِکَ اللَّاتِی اَرْضَعْنَکَ وَلَسْنَا
نَسْئَلُکَ مَالًا اِنَّمَا نَسْئَلُکَہُنَّ ان احاطون مین تمہاری خالا اور انّا دوا اور اونکی بیٹیان
جنہون نی آپکو دُود پلایا کھلایا رہتی ہین مال ومنال کی ہم سایل نہین وہی طلب کرتی ہین
وَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَسَّمَ مِنْہُنَّ مَا شَاءَ اللّٰہُ تحقیق کہ وہ سب اسباب واسیرونکو
رسالتمآب نی تقسیم کیا تھا زمرہ غازیون پر جیسا کہ اللہ نی حکم دیا تھا فَلَمَّا کَانَ کَلَّمَتْہُ
اُخْتُہٗ قَالَ اَمَّا نَصِیْبِیْ وَنَصِیْبُ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَھُوَ لَکِ وَاَمَّا مَا کَانَ
لِلْمُسْلِمِیْنَ فَاسْتَشْفِعِیْ لِیْ عَلَیْہِمْ پس ہرگاہ اس امر مین ہمشیرہ نی سفارش کی تب پایا
جو میرا اولادِ عبد المطلب کا حصہ ہی وہ تو لیجا باقی جسقدر سایر مسلمین کو ملا ہی میری نام
اونسی مانگ پہیر دینگی یقین ہوتا ہی فَلَمَّا صَلُّوا الظُّہْرَ قَامَتْ فَتَکَلَّمَتْ وَتَکَلَّمُوْا
فَوَھَبَ لَھَا النَّاسُ اَجْمَعُوْنَ جب نماز ظہر سب پڑہ چکی صف مصلی پر بیٹھی شیما نی کہڑی ہوکی
اپنی لئی اسوال پہیر مانگی ساری مجاہدون نی غنیمت سنتر و کی اور نامِ رسولِ خدا کی حرمت وتوقیر
بڑہادی تنبیہ سبحان اللہ جنکو پاس خدا ورسول تھا وہ اوس نام پر جان و مال فدا کرتی اور
گمراہ کوفہ ہرچند اللہ و پیمبر کی واسطی سنتی آخر جور وجفا سی نہ گذرتی روزِ عاشورا فرزندانِ نبی کی
پیاسی ماری گئی لاشونکو نہ دفنایا سر کٹی بدن صد چاک دہوپ مین پڑی رہی اونپر گہوڑے دوڑا
عوراتِ بیوہ و اطفالِ یتیم کی تاراج مین وہ ستم کیا کہ ایسی ذلت وخواری کا صدمہ ہرگز کسی کو
نہین دیا دخترانِ زہرا کا مصیبت مین دشمنون سی التجا کرنا اور بچون کا ایسی اسیری مین بنا
پشتِ ناقہ سواری سی گرنا زین العابدین کی طوق وزنجیر پر سلسلہ رفت کا تذکرہ ہوتا

پسران مسلم بیچون و واشنا مانده بودند امام حسین را از کشتن مسلم خبر نبود مسلم بن عقیل در کوفه بودند و حضرت کوفه بزندان فرستاد و محمد و ابراهیم پسران یقین شد که مختار عرب آمده است اورا ایشان در نزد او نقل کردند پسر زیادرا چون در پیش او بردند از ایشان تفحص احوال نمود

او تتمیه مجلس روایات غزوات سید کائنات او جفای ساربان بد ذات

پیغمبر کا مانندِ گنہگار ردکی بازارِ کوفہ و شام سے روتی جانا کیونکہ ای حاضرانِ مجلس عزا تم اگر
وہان موجود ہوتی تو خدمت سے پیش آتی اپنی مولا حسین علیہ السلام کی زن و فرزند کو اوس
آفت مین دیکھتی تو کسطرح سے بچاتی اب اونکی ذکرِ محنت و فکرِ اذیت پر شیون کرو تا روحِ مختن
راضی رہی و اسطی اوس کشتہ بیجا و زار کی ساعی ہو کہ جسکی لیئی سر شکِ خونینِ افلاک و اراضی
بہی ملواعقہ بزمِ عزا مین نالہ و فریاد چاہیئے زہرا کی اشک و آہ سے امداد چاہیئے اس غمسی
مصطفیٰ و علی کی حضور مین بحالِ فگار و خاطرِ ناشاد چاہیئے شبیر کا الم جو عبادت خدا کی ہی
و زاری اوسمین نوحہ سے آوراد چاہیئے آئی ہو گر بنای مصیبت کی واسطی بیتُ الحزن کو
روفی کی بنیاد چاہیئے ناظم سفر ہی پیش نظر و لکو سوئی کہا جانا ہی راہ دور بہت زاد چاہیئے

کربلا کے لشکر ابن سعد کو خیم کا لوٹنا ساربان کا قتل کا مین بندوں کی لیئی شہ رحیها ناع

حالِ لیدگانِ خاک و خونِ ملال و طپیدگانِ دشت و ہامونِ اِبتہال بستم دیدہ طغیانِ از
در قت رو نید مہ دیدہ پنجہ بیقراری و مصیبت شہیدان بی غسل و کفن و خستہ یانِ سہر گرانده
صحنِ دستِ اندازی ساربانِ غمسی اعضای جثہ مانم کا قلم ہونا یا مالی سینہ رقم پر سرگذشت
قصہ الم سے رونا یون کہتی ہین کہ جب قافلہ بلا کش اشکبار مسافرانِ غریب الدیار منزل کا
وادی کربلا مین زاد و راحلہ جان سے گذرا بمنزلِ شہادت پر ہر ایک سر نشین محفی ابتلا ؟
مرکبِ حیاتِ مستعار سے اوترا محمل بدن اوسدم بار گردن سے خالی ہوئی اور توسن سبک خرامِ تن
فانی ہو کی کمندِ اجل سے بندہی سوار و پیادہ فی خیمہ فنا فی اللہ مین جا پائی انمامین خیر الناس کو
خستگی آمد و شد سے راحت آئی جنسِ خاکساری راتبہ بخشِ قدر و قضا کی سبکی نام پوری تولی اور
بسترِ قتلگاہ مین جوان و پیر نی زخم کہائی خون جگر پینی کو کر کہولی ایک ماندہ و کوفتہ راہ پہادتی

ایشان شنیدند حال بر سر کشیدند و پدر ایشان کسی بنود چون خبر کشتن مادر در کوفه بودن مصلحت نیست اگر آن نادری میبودند پس ابراهیم محمد را گفت که او در چون شب شد برخاستند و از شهر دشمن خدا و رسول خبر بشنود ما را بقتل حسین از ایشان خبر یافت اکنون بیرون آمد بیرون رفتند و بدست عسس گرفتار شدند ودودی بکوفه نهاد و فریاد میکرد و این هنگام ... و لحوالای ایشان را نیز بکشتند حضرت امام ...

چون خبر آمدن امام حسین ... انحضرت بکربلا بر ...

رفت ... امام معصوم ... ایشان ... باقی

اونتیسوین مجلس حال ساربانِ بد افعال

بالشِ نیزی پہ سرِ امتیاز رکھا تاکہ ہم بغل اور پہلو سوت مین خرِ خوابِ ناز جِکھا اجسامِ گلگون کو
چادرِ حریرِ صبا وشمال روکشِ آرام تہی سامانِ ترکِ وطن و فرزند و زن وجان و تن سی فکرِ
فرداے غیبتِ قیام کی دوسری دن الحرم قطارِ بیسر شک وجنازہ نالہ کی رفیقِ مقام پا تراب سی
چلی داغ حسرت کی بوجہ ساتھ بندھی الوداع پڑھتی سفرِ آفات پر نکلی زینب وام کلثوم بیدہ
زہرا کی عماری نشین بی کجاوہ شتر پر چڑھین سکینہ و فاطمہ درای کاروان کی مانند نالہ زنان و ای
محنت کو بڑھین مروی عن سعید بن المسیب قال لما استشہد سیدی
ومولای الحسین علیہ السلام وحج الناس من قابل دخلت علی علی بن الحسین
فقلت لہ یا مولای قد قرب الحج فما ذا تامرنی کتاب عاشر بحار مین سعید بن مسیب سے
روایت کی جب میری مولا امام حسین علیہ السلام کو شہادت ملی خلق ذی استطاعت نی ثواب حج
لیا مین اپنی مقتدا علی بن الحسین علیہ السلام کی پاس گیا بعد استلام عرض کی ای رکن کعبہ صفا
اور پس از تلبیہ کہا ای مسجود ملکہ و مناطِ طوفِ حرمِ الٰہی کی وارث شرفِ بیت و مقامِ ابراہیم کی
باعثِ قربانی ذبح عظیم کی خلف مروہ و تقبیلِ حجر کی موصوف ایامِ تشریق افاحرام نزدیک آئی
اس غلام کو اب کیا فرماتی ہو جو بجا لائی فقال امض علی نیتک وحج وہ حجت خدا بولی اپنی
نیت پر جا ارکان وقوف و منٰی کو بجا لا فحججت فبینما اطوف بالکعبۃ واذا انا برجل
مقطوع الیدین ووجہہ کقطع اللیل المظلم وھو متعلق باستار الکعبۃ
وھو یقول پس مینی قصد کیا اور پہنچا سعی مین پھرتا تھا ناگاہ ایک مرد ہاتھ کٹا چہرہ مانند
شبِ تار کالا پردہ کعبہ سی لپٹا دیکھا یون کہتا اللھم رب ھذا البیت الحرام اغفرلی
وما احسبک ان تفعل ولو تشفع فی سکان سمواتک وارضک وجمیع ما
خلقت لعظم جرمی ای خدا و مالکِ حرم کبریا مجھی بخش اگرچہ نہین کرے گا

اونتیسوین مجلس حال ساربان بد افعال

اگرچہ خلق آسمان و زمین شفیع ہون النجاسی ہر گز مغفرت نپاؤن بزرگی جرم و خطاسی قَالَ سَعِيْدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ فَشُغِلْتُ وَشَغَلَ النَّاسُ عَنِ الطَّوَافِ حَتّٰى حَفَّ بِهِ النَّاسُ وَاجْتَمَعْنَا
عَلَيْهِ سعید بن مسیب ناقل ہی کہ مین اوسکی باتون سی مبہوت ہوا خلق نی ہجوم کیا اطراف رو سیاہ کو
گھیرا فَقُلْنَا يَا وَيْلَكَ لَوْ كُنْتَ اِبْلِيْسَ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تَيْاَسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ
فَمَنْ اَنْتَ وَمَا ذَنْبُكَ سبنی کہا وای اوپر تیری اگر شیطان ہوتا تو بھی نہ چاہیے رحمت خدا سے
محروم ہی پس اپنا نام بتا اور جو عصیان ہو فَبَكٰى وَقَالَ اَنَا كُنْتُ جَمَّالًا لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ
الْحُسَيْنِ لَمَّا اَخْرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْعِرَاقِ وہ رو کر بولا مین ساربان تھا ابی عبد اللہ کا
جبکہ مدینہ سی حضرت نی سفر عراق کیا وَكُنْتُ اَرَاهُ اِذَا اَرَادَ الْوُضُوْءَ لِلصَّلٰوةِ يَضَعُ
سَرَاوِيْلَهُ عِنْدِيْ فَاَرٰى تِكَّتَهُ تُغْشِي الْاَبْصَارَ بِحُسْنِ اِشْرَاقِهَا مین دیکھتا
کہ ہر گاہ وہ امام واسطے وضو نماز کی اوترتی اپنا پاجامہ بدلکی میری حوالی کرتی اوسمین ازار بند
بیش قیمت پاتا کہ چمک سی آنکھین اوجیالا پاتا وَكُنْتُ اَتَمَنَّاهَا تَكُوْنُ لِيْ اِلٰى اَنْ صِرْنَا
بِكَرْبَلَا وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ وَهِيَ مَعَهُ مین بہت آرزو مند تھا کہ بند کو مجھی ملتا یہان
تک جو کربلا پہنچی اور حسین علیہ السلام شہید ہوئی وہ اونکی پاس تھا فَدَفَنْتُ نَفْسِيْ فِيْ
مَكَانٍ مِنَ الْاَرْضِ فَلَمَّا جَنَّ اللَّيْلُ خَرَجْتُ مِنْ مَكَانِيْ شور و شر لشکر عمر سی مین چھپ رہا
جب رات اندھیری چھائی کمین گاہ سی نکلا فَرَاَيْتُ مِنْ تِلْكَ الْمَعْرَكَةِ نُوْرًا لَا ظُلْمَةً وَ
نَهَارًا لَا لَيْلًا وَالْقَتْلٰى مُطَرَّحِيْنَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اوس معرکہ مین رات کو دیکھا نور نہ شب
روز روشن ہر طرف چمکتا ہی سر لاشین لہو مین تر اپنا سر نہین رکھتی ہین اور جوان و پیر و طفل کی
صورتین بین پر جابجا پڑی ہین فَذَكَرْتُ لِخَيْبَتِيْ وَشَقَائِي التِّكَّةَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ
لَاَطْلُبَنَّ الْحُسَيْنَ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ التِّكَّةُ فِيْ سَرَاوِيْلِهٖ فَاٰخُذُهَا اور سوقت کہ

وگفت لعنت خدا بران کس باد که امام حسین را در کربلا به تشنگی بکشت چون ... من این سخن شنیدم گفتم لعنت ... گفت ای امیر فرزاده ملعون ... میگفتم و بعد از آن ... انا و شنیدم ...

اونتیسوین مجلس حال ساربان بد افعال

شقاوت نے جذبہ پایا جو پہولا ہوا ہہر ازاربند یاد آیا دل میں کہا قسم خدا کی حسین شہید کو ڈہونڈہونگا

شاید اونکی پاجامہ میں رشتہ اسید پاؤں تو اوسی لونگا وَلَمْ اَزَلْ اَنْظُرُ فِیْ وُجُوْهِ الْقَتْلٰی حَتّٰی

اَتَیْتُ اِلَی الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اس تلاش میں قتلگاہ آل پیغمبر میں کیا بہت پہرا تہا آخر

کو اوپر نظر کیا جو پیکر امام حسین علیہ السلام پہی نظر سی گذرا فَوَجَدْتُهٗ مَکْبُوْبًا عَلٰی وَجْهِهٖ

وَهُوَ جُثَّةٌ بِلَا رَاْسٍ وَنُوْرُهٗ مُشْرِقٌ مُرَمَّلٌ بِدِمَائِهٖ وَالرِّیَاحُ سَافِیَةٌ عَلَیْهِ

پہر اونکو اس حال میں دیکہا کہ اوندہا جنازہ صد پاش پڑا سرکٹا نور چمکتا ہی تمام جسم نیزہ و تیغ سی مجروح

خاک و خون میں اٹا جو اوس پر ہوا کا جہونکا چلتا مانند مشک و عنبر مہکتا ہی فَقُلْتُ هٰذَا

وَاللّٰهِ الْحُسَیْنُ فَنَظَرْتُ اِلٰی سَرَاوِیْلِهٖ کَمَا کُنْتُ اَرَاهَا واسے حسین ہین بی شبہ

میں دل میں اپنی کہا اور نظر کی تو سراویل وہی ہین پایا جسی دیکہا تہا فَدَنَوْتُ مِنْهُ وَضَرَبْتُ

بِیَدِیْ اِلَی التِّکَّةِ فَاِذَا هُوَ قَدْ عَقَدَهَا عُقَدًا کَثِیْرَۃً میں قریب جا کی ازاربند

ہاتہ ڈالا حضرت کی احتیاط سی بہت گرہ لگا ہوا مضبوط پایا فَلَمْ اَزَلْ اُحِلُّهَا حَتّٰی

حَلَلْتُ عُقْدَۃً مِنْهَا فَمَدَّ یَدَهُ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ عَلَی التِّکَّةِ میری سعی طلب نی

ایک ایک بند کہولنا شروع کیا تا کہ عقدہ آخر جب رہا تو اوسپر امام نی اپنا سیدہا دست

پہیلا فَلَمْ اَقْدِرْ عَلٰی اَخْذِ یَدِهٖ عَنْهَا وَلَا اَصِلُ اِلَیْهَا فَدَعَتْنِی النَّفْسُ الْمَلْعُوْنَةُ

اِلٰی اَنْ اَطْلُبَ شَیْئًا اَقْطَعُ بِهٖ یَدَهٗ بہر چند میں زور مارا کہ اوس ہاتہ پیمبر کی

فرزند پر اللہ کا اوسے مطلوب لی مگر نہو سکا نفس یا ملعون اس بات کا خواہاں ہوا تا کوئی چیز ڈہونڈ

لاؤں اور پہنچا جو سی قطع کر ڈالوں فَوَجَدْتُ قِطْعَةَ سَیْفٍ مَطْرُوْحٍ فَاَخَذْتُهَا

وَاَتَّکَیْتُ عَلٰی یَدِهٖ وَلَمْ اَزَلْ اَحُزُّهَا حَتّٰی فَصَلْتُهَا عَنْ زَنْدِهٖ ساربان تلاش میں

تلاش کی ناگاہ ٹوٹی تلوار بہی ملی اوسکو بار بار دست حق پرست پر ... پایا کہ

در آمد پسر زیاد ... بدید گفت ... از پسر ... کرد شمن ماست ... پسر زیاد ... و حاجب را ... بانگ بر وی ... عبید اللہ شوم ... در کار دو ... عذر ... بر وی ...

جو بوسہ گاہ روح القدس نی صدمہ قطع پایا ثُمَّ نَحَّيْتُهَا عَنِ التِّكَّةِ وَمَدَدْتُ يَدِي
اِلَى التِّكَّةِ لِاُحِلَّهَا اوسوقت جا ہا شتہ امید کہینچون ہاتہ بڑہایا کہ اوسی کہولون خواہ
پاجامہ اوتارلون فَمَدَّ يَدَهُ الْيُسْرٰى فَقَبَضَ عَلَيْهَا فَلَمْ اَقْدِرْ عَلٰى اَخْذِهَا
مظلوم وارث شرم و حیائی کرامت سی قبضہ پایان محکم رکہا مینی بہت اپنی طاقت کو صرف
کیا الا کسی طرح جدا نہ کرسکا فَاَخَذْتُ قِطْعَةَ السَّيْفِ وَلَمْ اَزَلْ اَجُرُّهَا حَتّٰى فَصَلْتُهَا
عَنِ التِّكَّةِ وَمَدَدْتُ يَدِي اِلَى التِّكَّةِ لِاٰخُذَهَا پہر اوسی پہل سی تیغ کی ستو از ضرب
لگائی تا کہ وہ ٹکڑی ہوی دوسری بہی کلائی کہف جور وستم کو اپنی پہیلایا پاشاید مدعا بہا
لی اسپر ارادہ دوڑایا فَاِذَا الْاَرْضُ تَرْجُفُ وَالسَّمَاءُ تَهْتَزُّ وَاِذَا بِغَلَبَةٍ عَظِيْمَةٍ
وَبُكَاءٍ وَنِدَاءٍ طور سی اس بیداد کی چار شور نالہ و فریاد مانند عرصہ نشور بلند ہوا زمین کو
زلزلہ آیا اسمان کانپا جوش رقت وزاری ہوا مین وہ چندبڑہا نہ دیکہ تہا تختہ خاک او
جائی ابر قہر الہی پانیکی آگ برسائی انہو کہیرد کہائی دیا اور مجکو اندیشہ نی گہیر لیا وَقَائِلٌ
يَقُوْلُ وَاِبْنَاهُ وَامَقْتُوْلَاهُ وَاذَبِيْحَاهُ وَاغَرِيْبَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ اوس ہنگام
قیامت مین آواز دردناک غم پرورانی کہ جیسی میت پر فرزند نوجوان کی مادر نوحہ کر چلاتی
وای پسر کشتہ کرب و بلا ہای ذبیح خنجر جور و جفا ای غریب مجروح تیغ دشمنین ای سیر
ناز و کی پالی حسین يَا بُنَيَّ قَتَلُوْكَ وَمَا عَرَفُوْكَ وَمِنْ شُرْبِ الْمَاءِ مَنَعُوْكَ
ای بیٹا تجکو ظلم سی مارا لہو بہایا پر سبط نبی نہ پہچانا حق حرمت کو بہلایا مرتی دم تک پیاسا ان
پانی سی ترسایا ایسی نازنین بدن پر تیر و تلوار برسایا فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ صَعِقْتُ
وَرَمَيْتُ نَفْسِيْ بَيْنَ الْقَتْلٰى وہ شتربان کہتا ہی جب مینی دیکہا یہ ماجرا غیب سی سنا
مین اور نوحہ پانکاہ اس باختہ ڈر کی تہرایا اپنی تئین درمیان مقتولین چہپایا فَاِذَا بِثَلَاثَةِ

اونتیسوین مجلس حال ساربان بدخصال اورجسم اور سر خامس آل عبا

نَعْی وَاِعْوَاۃٍ وَعَوِلِهِمْ خَلَائِقُ وَقُوفٌ وَقَدِ امْتَلَاَتِ الْاَرْضُ بِصَوْتِ النَّاسِ
وَاَجْنِحَۃِ الْمَلَائِکَۃِ ناگاہ بالین سید الشہدا پہ تین مرد اور ایک عورت تشریف لائی
اور نظر کی تو بیشمار خلایق اونکی اطراف مین فراہم آئی ساری زمین دشت وصحرا نوراني صورتی
بھری پائی پروازِ ملایکہ فی ارضِ نینوا رشکِ سما وغیرت وادی اَیمَن بنائی وَاِذَا بِوَاحِدٍ
مِنْهُمْ يَقُوْلُ يَا ابْنَاهُ يَا حُسَيْنُ فِدَاؤُكَ جَدُّكَ وَاَبُوكَ وَاُمُّكَ وَاَخُوكَ
اونمین ایک بزرگوار دلِ بیقرار سی بولی ای فرزندمہ لقا یا حسین تیری نانا اور بابا مادر
برادر اس بیکس ستمزدہ کی فدا وَاِذَا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ جَلَسَ وَرَاْسُهُ عَلٰى بَدَنِهِ
وَهُوَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَا اَبَتَاهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَا
اُمَّاهُ يَا فَاطِمَۃَ الزَّهْرَاءِ وَيَا اَخَاهُ الْمَقْتُوْلُ بِالسَّمِّ عَلَيْكُمْ مِنِّي السَّلَامُ یکایک
امام حسین علیہ السلام اوٹھکی بیٹھی اور سر بدن سی ملا تو اوازِ حزین سی کہنی لگی لبیک یا جداہ محمد
لبیک ای پدر امیر المومنین شاہ اولیا ای والدہ فاطمہ زہرا یا اخا کشتہ زہر جفا سیر اسلام
تمپر پہنچی اور اجرِ قدم فرسائی الله دی ثُمَّ اِنَّهُ بَكٰى وَقَالَ يَا جَدَّاهُ قَتَلُوْا وَاللّٰهِ رِجَالَنَا
يَا جَدَّاهُ سَلَبُوْا وَاللّٰهِ نِسَائَنَا پس روکی اوس مظلوم نی چاہا ماجرا سنانا بزبان حال یہ
خطاب کیا ای نانا اہلِ کوفہ نی مہمان بلاکی لب دریا پیاسا مارا ہماری ساری انصار واقربا کا
سر تن سی اوتارا خیمہ ناموس جلایا سامانِ حرم لوٹا عورات کا زیور وچادر تک لیا پردۂ رخسار بیبی عصمت لقا
يَا جَدَّاهُ ذَبَحُوْا وَاللّٰهِ اَطْفَالَنَا يَا جَدَّاهُ يَعِزُّ وَاللّٰهِ عَلَيْكَ اَنْ تَرٰى حَالَنَا
وَمَا فَعَلَ الْكُفَّارُ بِنَا یا جداہ برادر وفرزند حسین جفی نہ وفی حق اطفال شیرخوار بھی نوبت
کیا یقین ہی تمپر دشوار ہوگا اس میری حال پہ نظر کرنا اور جو کفار نی درجہ خواری وزاری تک پہنچایا
سامنی کرنا وَاِذَا هُمْ جَلَسُوْا يَبْكُوْنَ حَوْلَهُ عَلٰى مَا اَصَابَهُ پس وہ ساری بزرگوار لاش

امام حسین علیہ السلام کی اطراف مین سوگوار بیٹھی اور مصیبت شہادت مین رونیکی شور و فغان
صیف حضار سی اوٹھی وَفَاطِمَةُ تَقُولُ يَا آبَاهُ يَا رَسُولَ اللهِ اَمَا تَرىٰ مَا فَعَلَتْ
اُمَّتُكَ بِوَلَدِي فاطمہ نی عرض کی ای بابا دیکھتی ہو جو سی کینہ سینہ کا بدلا لیا امت
عاصی نی کیا سلوک میری فرزند کی ساتھہ کیا اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اٰخُذَ مِنْ دَمِ شَيْبِهٖ
وَاَخْضِبَ بِهٖ نَاصِيَتِي وَاَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا مُخْتَضِبَةٌ بِدَمِ وَلَدِيَ
الْحُسَيْنِ مجھی اجازت دو تا اونکی محاسن کا خون لون پیشانی و رخسار پر اپنی ملون کرون روز
قیامت حسین کی لہو مین مختضب خدا سی ملاقات کرون فَقَالَ لَنَا خُذِي وَنَاخُذُ
يَا فَاطِمَةُ پیغمبر نی فرمایا اچھا یہ رنگ منہ پر لگا ؤ ہم بھی ایسا کرتی ہین ہاتھہ بڑہا دو فَرَاَيْتُهُمْ
يَاخُذُونَ مِنْ دَمِ شَيْبِهٖ وَتَمْسَحُ بِهٖ فَاطِمَةُ نَاصِيَتَهَا وَالنَّبِيُّ وَعَلِيٌّ وَ
الْحَسَنُ يَمْسَحُونَ بِهٖ نُحُورَهُمْ وَصُدُورَهُمْ وَاَيْدِيَهُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ پس دیکھا
مینی کہ فاطمہ و نبی و علی و حسن علیہم السلام گردن و محاسن مقتول سی لہو لیتی اور اپنی گلی و سینہ
دست مین کہنی تک ملتی وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ فُدِيتُكَ يَا حُسَيْنُ
يَعِزُّ وَاللهِ عَلَيَّ اَنْ اَرَاكَ مَقْطُوعَ الرَّاْسِ مُرَمَّلَ الْجَبِينَيْنِ دَامِيَ النَّحْرِ
مُكَبُوبًا عَلَى قَفَاكَ میری سماعت مین آیا جب رسول مقبول نی فرمایا قربان تیری ای
حسین کیونکہ یہ غم سہون بہت ناگوار ہی مجھہ کر اس حال سی تجکو دیکھون سر کٹا چہرہ خاک و
خون مین اٹا ہی لہو گلی سی بہتا زمین پر گو ندا بدن پڑا ہی قَدْ كَسَاكَ الذَّارِي وَاَنْتَ
طَرِيحٌ مَقْتُولُ الْكَفَّيْنِ تحقیق کہ تن عریان کو ریت سی پنہان کری ہوای جنوب و شمال
اور تو مقتول اور دست بریدہ نظر آتی پا جال يَا بُنَيَّ مَنْ قَطَعَ يَدَكَ الْيُمْنٰى وَثَنّٰى
بِالْيُسْرٰى فَقَالَ يَا جَدَّاهُ كَانَ مَعِي جَمَّالٌ مِنَ الْمَدِينَةِ وَكَانَ يَرَانِي اِذَا وَضَعْتُ

اونتیسوین مجلس حال ساربان و جسم و سر شاہ شہیدان

سَرَاوِیْلِی لِلْوُضُوْءِ فَیَتَمَنّٰی اَنْ تَکُوْنَ تِکَّتِیْ لَہٗ یعنی اپنا ای فرزند علاوہ ساری ظلم

جفا کی یہ دہنا اور ساربان ہاتہہ تیرا کسنی جدا کیا جوا بد یا میری ساتہ جمّال مدینہ سی آیا تھا

درمیان راہ جب مین وضو کو پاجامہ اوتارتا اوسکا ازار بند قیمتی جو وہ شوم دیکہتا تو آرزومند

وصول رہتا پس تمام قصہ پر غصہ اپنا امام نی بیان کیا اور اشون مین جب رہنی کو میری

جلوہ عیان دیا فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِیُّ کَلَامَ الْحُسَیْنِ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا جب رسول خدا نی

کلام حسین علیہ السلام سنا ایسا روئی کہ ریش مقدس کو سر شک سی بہگو یا وَ اَتٰی اِلٰی

بَیْنَ الْقَتْلٰی اِلٰی اَنْ وَقَفَ نَحْوِیْ فَقَالَ مَالِیْ وَ مَا لَکَ یَا جَمَّالُ تَقْطَعُ یَدَیْنِ

طَالَ مَا قَبَّلَہُمَا جَبْرَئِیْلُ وَ مَلٰٓئِکَۃُ اللّٰہِ اَجْمَعُوْنَ وَ تَبَارَکَتْ بِہَا اَہْلُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِیْنَ کشتون مین سر ہانی میری آکی ٹہیر کہڑی ہوی اور بولی کیا تہی عداوت مجہکو

جو ایسی متبرک ہاتہ قلم کئی جنکو جبرئیل و ملایکہ مقرب بدنت سی چومتی اور اہل ہفت آسمان و زمین

شرف جان کی بوسی لیتی اَمَا کَفَاکَ مَا صَنَعَ بِہٖ الْمَلَاعِیْنُ مِنَ الذُّلِّ وَالْہَوَانِ وَ

نِسَاءِہٖ مِنْ بَعْدِ الْخُدُوْرِ وَ اَنْسَدِلُ السُّتُوْرِ ایا کافی نہین تیری نزدیک جو ستم کا ہوا

اور سلوک ایذا و جبر کہ اعدای لعین نی کیا ذلت و خواری مین آزار دیا جان سی مارا سامان لوٹا

لیا لاش صد پارہ پی سر کو سم ستوروں سی روندا حرم پردہ نشینان احترام کو خیمہ کی باہر نکالا سَوَّدَ اللّٰہُ

وَجْہَکَ یَا جَمَّالُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَقَطَعَ اللّٰہُ یَدَیْکَ وَ رِجْلَیْکَ وَجَعَلَکَ

فِیْ حِزْبِ مَنْ سَفَکَ دِمَاءَنَا ای جمّال دنیا و آخرت مین ذوالجلال تجہی روسیاہ کری

ہاتہ پیر سی لولا اور لنگڑا بنائی اور شمار فرمائی گروہ ظالمون سی ہماری پس یہ دعای خیر الوریٰ

نہین تمام ہوی کہ دیکہی علامات اجابت دست و پا اپنی دیکہی ای حاضران جلسہ عزا اور ای مستمعان

واقعہ کربلا اذن دو فرزند صالحین یہ فدای بیکسی و مظلومی امام حسین جسم شریف بنانہ پر درکاوہ حال

بیرون آمدم از من التماس دوات و کاغذ و قلم کردہ اکہ میتوانی اینہا را بتو میدہم تا بوی رسانی کہ ثواب دارد زندانبان گفت این بس کار عظیم ست فاما بر سر و چشم این حاجت ترا دہم

اونتیسوین مجلس حال ساربان و جسم و سر شاہ شہیدان

گذرا جو کسی نی ہرگز نہین دیکہا اور نہ سنا تہین سو سا ٹہہ زخم ہی شمشیر و نیزہ و تیر کی ٹکڑی ہوا
نعل سے پای ستور کی روندا گیا بیدفن و کفن خاک و خون مین پڑا رہا مثل کشتۂ غریب الدیار
دہکی دہوپ آگ کی اوس کا صدمہ سہا عریانی بدن کو جامہ ہای صد چاک دست قاتلون سی کیے
او سپہر ظلم و بیداد ساربان مین ہاتہہ کٹی عزادار ماتم کہان جو میت کی وارث قید و اسیری مین
پکڑ جائین قرآن و فاتحہ خوان کی صوت مرغان ہوا اوس پر آئین جانوران صحرا نوحہ مین چلائین
شامیانہ مزار کی جا غبار دشت نی سایبان شور و غلغلہ چہایا شمع تربت کی عوض بیکسی نی بالین پر
طلوع آہ و نالہ کو جلایا سر کی مصیبت وہ کہ از فرق تا گردن ورق گل سی زیادہ پاشان صدہا
تلوار کی وار تیر کی گہاو نیزون کی زخم تیرون کی نشان پیشانی قدر اندازون کی تختۂ مشق ستم ہو کی
قامت کشش بار جفا سی مانند کمان خم آنکہون مین غبار دہر کی برادر و فرزند سی حلقی پڑی پلکین
ساحل دریای رفت پر جیسی بیگانہ غریق کہڑی تپلیان غم سی ہی غم کی سیاہ پوش نگاہ مین کل
آقربا سی خون کا جوش نیشتر پیکان سی رگ شقیقہ کا منہ کہلا ہوا رنگ متلون میزان سپہر مین شفق
شہادت سی نور الا ہوا رخساری و اعذار فرقت عیال دماغ شمیم سوز جگر سی خواہر و دختر کی نالہ ہا
لب و دہان پیاس کی شدت پر گہو و کام و زبان تلخی دشنام اعدا سی زہر آلود آبداری دندان کی
سو کہی سان جانی مین تمام قوت گفتار شکر پروردگار کی ترجمان الہام چاہ ذقن یوسف اندوہ کا
بیت الحزن چہرہ سراپای غربت کا دیباچۂ محن اوس پر جلوہ حسن جین گوش فریاد و صراخ اہل بیت سی
اٹی ہوی گردن کی بندین القفا خنجر شمر سی کٹی ہوی محاسن حلقوم کی لہو سی رنگین اوس پر خون
اکبر و اصغر کا خضاب گل عنبرین کو عریانی سر ام لیلی و رباب سی پیچ و تاب بال بال اپنے
صاحب کی حال سی پریشان کمال جلال اوس شبرہ کا ثنا خوان بوسہ گاہ رسول بارہ ضربہ
تیغ سی فگار حلق تشنہ کی رگ وہی ہی العطش کی پکار اس صورت سی نیزہ خولی کی دوش پر سوار

اونتیسوین مجلس حال ساربان بی ایمان

کربلاسی کیا محلاتِ کوفہ و قریون مین در بدر پھرا خو نیارہ کبھی گرمی ہنگامہ جفاسی خاکستر تنور کا مہمان رہا گاہی صندوقِ مُقفّل مین دیرِ نصرانی کی واقعہ سرگذشت کہا آفتاب کی مانند تنور مین سرگردان تلاوتِ قرآن سی کوچہ و بازار مین آیاتِ بلاکا ترجمان لگنِ زرین روبروی ابن زیاد چوبِ جفاسی خستہ سنگِ عجوزہ شامی سی تارک مہر افسر شکستہ اس نقل و تحویل مین بزمِ یزید کی نُقلِ محفلِ شراب سوز کینہ اعداسی جان و دل کباب اور نمک پاشِ جگرِ شیخ و شاب ایک مدت تک درِ قصرِ یزید پر مانند گنہگارو نکی لٹکا یا پٹارہی مین بند کرکی خزینۂ بنی اُمیّہ کا ذخیرہ بنایا دفن زیرِ خاک مین شہرِ دمشق و مصر کو ذکر کیا ہی اور مدینہ و نجف مین بھی اختلافِ اخبار دیا ہی بعد از مدتِ بعید تن سی ملحق ہونا کربلا مین بعض نی لکہا اس تباہی سرورِ دین کو اہلِ کین کی ظلم و ستم نی روا رکہا کیون ای موالیانِ آلِ عبا مصیبت سید الشہدا اگرچہ بہت ساسنی گذرتی تو جان و دل کو کب تسکین پڑتی اور طاقتِ صبر کہان رہتی ہو شیار

یَا شِیعَۃَ الْمَوْلیٰ اَبِی الْحَسَنِ عَلَی الْحُسَیْنِ غَرِیْبِ الدَّارِ وَالْوَطَنِ زاری و نوحہ کرو ای شیعۂ مولا ابی الحسن کی اوپر ذکرِ بلا و محنت حسین غریب خانمان و وطن کی وابکوا

عَلَیْہِ طَرِیحًا بِالطُّفُوْفِ عَلَی الرَّمْضَا مُخَضَّبُ الْاَوْدَاجِ وَالذَّقَنِ

یاد مین اس آفت کی جو بیابان مین گرم ریت پر وہ بی سر پڑی تہی رو لوہ اور اونکی رگہای گردن جفاسی کٹی ہوئی محاسن لہو مین بہری تہی نالان رہو وابکوا علی صَدْرٍ بِالطَّعْنِ تَرْضُضُہٗ خُیُوْلُ اَہْلِ الْخَنَا وَالظُّلْمِ وَالْاِحَنِ واد نوحہ و فغان دو بیان سینۂ امام کہ قتلگاہ مین پامال ہو اگہوڑی دوڑاتی پہرتی تہی اوسپر اہلِ ظلم و جفا وابکوا علیٰ رَاْسِہٖ بِالرُّمْحِ مُشْتَہِرًا اَتَاْ یَزِیْدَ اللَّعِیْنَ الْفَاجِرَ الْلُّکَنِ شور و بکا کرو سرِ اوس امام کی جو نیزۂ بلند کی نوک پر دہر اکربلاسی کوفہ اور ہر شہر و قریہ مین پہرا کی یزید فاسق کو بہیجا

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ و روایت دفن شہدا

وَ اَبْکُوْ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ بَیْنَ بَنِی الْلِّئَامِ یُشْہَرْنَ فِی الْاَمْصَارِ وَالْمُدُنِ

رقت سی اشکبار ہو دختران بتول کی واسطی کہ اسیر تہین اور خواتین آل رسول جو کشاکش ستم سی ہر بلد مین تشہیر ہوئین اونکی چہری آفتاب سی سونلائی گرد و غبار بیابان مین اٹی ہوئی نا دا ئی ین کپڑی بدلی نہین وہ بہی میلی اور پہٹی ہوئی پشت و پہلو ضرب تازیانہ و چوب نیزہ سی فگار چادر و مقنع جو سر پر نہین تو بال منہہ کی اطراف بکہرائی اشکبار لونڈی اور بی بی کی صورت پریشان یکسان تہی خواب و خور اگرچہ حرام جانتی اونکی بہی مہلت کہان تہی بچون کی زاری بیقراری پر اولادوالی ترس کہاتی روٹی اور خرما صدقات مین لاتی دوری دیتی اور دل کہاتی

نظم لمولفہ آگی ہوئی ہی لال قلم کی زبان حال صفحہ پہ ساری دہر کی پہیلا غم و ملال روتی ہین جن وانس حسین شہید ہوگیا سردار دوسرا کی الم سی ہین پایمال قصر جنان مین سوگ فخر کائنات ارواح انبیا کا ہوا دکہہ مین جی نڈہال پہنچا یہ شور نالہ زمین سی فراز عرش باقی اد کہہ نہین سکتا جو ہی خیال ناظم یہی ہی دولت عقبیٰ جو ساتہ جائی دُرہای اشک و غم عزا تہا

تیسوین مجلس تمہید بکا و زیارت ناحیہ حال دفن شہدای کربلا

رباعی وارد سجاد رنمین جب آن ہوا دفن شہ بیکفن کا سامان ہوا اعضا تہی جدا جدا بالا یا سیپارہ جو کہلگئی تو قرآن ہوا رباعی عابد کہتی تہی ودم اوکہڑتی دیکہا نقشہ سب زیست کا بگڑتی دیکہا ان کانون سی بابا کو سنا قتل ہوئی ان آنکہون سی لاشہ رن مین گڑتی دیکہا رباعی جو مرگئی فی الفور وہ سب دفن ہوئی لاالہ حسین تشنہ لب دفن ہوئی عاشور سی چہلم کا تفاوت دیکہو کب قتل ہوئی حسین کب دفن ہوئی رباعی مرقد بہی شہیدونکی بنا نہ گئی کچہ اوکی بہی فاتحہ کو آئی نہ گئی چالیسوین تک پڑی رہی بہتی پر وہ پہول سوم کو بہی

تیسوین مجلس تمہید بکا و زیارت ناحیہ و حال دفن شہدا

اوٹھائی گئی + خلقت حضرت آدم علیہ السلام سی یہی دستور عالم چلا آیا ہی کہ جو انسان
بیدم ہوا یا مار گیا اوسی یگانہ خواہ غیر نی دفنا یا ہی بہیئت مسافر غریب جہان خلق دہری
فوراً اطراف مین اپنی اوٹھا کی بیان قبر یا دخمہ رکہی یہ نیا قاعدہ جو اہل کوفہ سی نکلا دنیا مین
کبھی سنا نہین اور اس درجہ بیرحمی و جفا کا ظہور بالقوہ صاحب حیا نہین قربان مظلوم بی
خانمان جسکی جنازہ نی ارض ماریہ مین کئی روز و شب گور نہین پائی ہنا ہش قدر و قضا نی
محبو کی دلون مین جای قرار و تربت بنائی زخم لاش پر عوض بخیہ و مرہم ریت صحرا کی اُڑی تہی
خاک و خون سی نعل سمندی روندی گردن بہی کٹی تہی آہ آہ نقشہ فلگاہ کا قلم زبان سی صفحہ نگاہ
پر کہینچون اور مرقع صورت ہر جوان و پیر مثال کا آب و رنگ بیان سی سراپا بنا دون اگر دیدہ
اضحی کو موضع قربانی نظر پڑا ہی تو جانو کہ وہ نمونہ میدان کربلا ہی ہر گاہ شمع کی ضیا مین دیکہا
گذرا ہی پروانی کیونکر بیجان فرش زمین ہوتی ہین وہ نشانہ کشتگان آل عبا ہی آئینہ
تصور مین وہ منظر اولاد رسول دیکہو بچشم بصیرت اوس واقعہ فرزند بتول پر متوجہ رہو
درمیان مین پیر پیغمبر کا پیکر ہر طرح کی زخم سی چاک چاک پڑا ہی اطراف مین بہتیجی بہانجی برادر
اور شہیدان اصحاب و غلامو نکا پڑا ہی کسی کی لاش صد پاش سی ہاتہ کٹا کہین گرا بدن مین تیر
پیوست ہین کسی کی اعضای جسم تلوار و نیزی سی از ہم جدا کہوڑی کی نگونساری مین استخوان
سینہ و پہلو شکست ہین متفرق تن بی سر اڑتی رہتی خاک پر پہلوان ہر ایک مانند ذبح کیی
گوسفند و شتر کی بیجان قطرہ قطرہ لہو خون سی بہتا ہی رگ و پی گردن کا سینہ کہ سلسلہ
خوناب جگر نکلکر اوسپر جمتا ہی کاش کہ ہم اور تم اوس روز موجود ہوتی رفاقت مولا مین
جان کہوتی یا لیتنا کی روتی شعر ما اتوا نبیت اصحاب العباء و مرتی بسبط
خیر الانبیاء مجمع عزا مین واصل روتی آل عبا کی اسباب رقت لاو اور مرثیہ سبط

اُنیسویں مجلس زیارتِ ناحیہ و روایت دفن شہدا

خیر الانبیا کی سماعت پر گوشِ رغبت بڑھاؤ بِنَفْسِی جِسْمٌ مَطْرُوحٌ جَرِیحٌ اَلْاٰنَ بِکُو
اَلْمُرَمَّلِ بِالدِّمَاءِ میری جان اوس جسمِ مجروح کی فدا جو دشت میں پڑا رہا اشک بہاؤ
ای حاضرین ذکرِ مولا پر کہ آلودہ خاک و خون نہین گڑا تھا وَلْنَذْکُرْ هٰهُنَا زِیَارَةً اَوْرَدَهَا
السَّیِّدُ فِی کِتَابِ الْاِقْبَالِ یَشْتَمِلُ عَلٰی اَسْمَاءِ الشُّهَدَاءِ وَبَعْضِ اَحْوَالِهِمْ
وَاَسْمَاءِ قَاتِلِیهِمْ آخوند مجلسی (یعنی ملا محمد باقر) مانی مین نقل کرتا ہون زیارت کو جسی لکھا ہی سید نے
کتابِ اقبال مین شامل اوس پر اسمای شہدا و بعض ماجرا و نام قاتلین آل قَالَ رُوِّینَا
بِاِسْنَادِنَا اِلٰی جَدِّی اَبِی جَعْفَرٍ الطُّوسِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَیَّاشٍ عَنِ
الشَّیْخِ الصَّالِحِ اَبِی مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ بْنِ النُّعْمَانِ الْبَغْدَادِیِّ قَالَ خَرَجَ
مِنَ النَّاحِیَةِ سَنَةَ اِثْنَتَیْنِ وَخَمْسِیْنَ وَمِائَتَیْنِ عَلٰی یَدِ الشَّیْخِ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ
الْاِصْفَهَانِیِّ حِیْنَ وَفَاةِ اَبِی وَکُنْتُ حَدِیْثَ السِّنِّ وَکَتَبْتُ اَسْتَاذِنُ
فِیْ زِیَارَةِ مَوْلَایَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ وَزِیَارَةِ الشُّهَدَاءِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ کہا
روایت کی اسناد مین جد بزرگوار شیخ ابو جعفر طوسی نی عن عن ابی منصور بن عبد المنعم بن
نعمان بغدادی سی کہ ذکر کیا اونسی یہ زیارت سال دو سو باون (۲۵۲) مین ناحیہ صاحب الامر
علیہ السلام سی نکلی بدست شیخ محمد غالب اصفہانی کی جو مین اوس اوقات مین چھوٹا لڑکا تھا (بروایتی یتیم)
پس مینی واسطی خطاب مولا ابی عبد اللہ علیہ السلام و سایر شہدای کربلا رضوان اللہ علیہم کے
لکہا فَخَرَجَ اِلَیَّ مِنْهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا اَرَدْتَ زِیَارَةَ الشُّهَدَاءِ
فَقِفْ عِنْدَ رِجْلَیِ الْحُسَیْنِ وَهُوَ قَبْرُ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ
بِوَجْهِكَ فَاِنَّ هُنَاكَ حَوْمَةَ الشُّهَدَاءِ وَاَوْمِ وَاَشِرْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ
وَقُلْ اسطرح پایا الفاظ عبارت کو جو بعینہ نقل کیا ہی کتابت کو جب چاہی پڑہی تو زیارت

تیسویں مجلس زیارت ناحیہ شہدا و دفن مقتولان کربلا

شہدا پائین پای مبارک رو بقبلہ کھڑا ہو کہ وہ قبر علی بن الحسین ہی اور اشارہ کر ہاتھ سی جو وہاں مدفن شہدا ہی اور پہلی سب سی علی اکبر کو سلام دی اقول راقم اخبار ماتم عرض کرتا ہی کہ اس روایت کو بنظر غور جو دیکھا تو صحت و اعتبار میں شبہ عظیم پایا اول یہ کہ سال دو سو ساٹھ ۲۶۰ ہجری میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا واقعہ شہادت گذرا جو امر غیبت و تعین سفارت و برآمد توقیعات میں ابھی کچھ تھا دوسری کلام امام جامع تحقیق مقام و حامل غیب و الہام با تفاوت و شک چاہیی چونکہ اس زیارت میں ذکر قاتل ہر مقتول ہی پس ضرور تھا کہ جو نام مذکور ہو وہ واقعی و یقینی ہو نہ کہ مذبذب درمیان اثبات و نفی ماثور ہو لیکن یہ ہوا خواہ وہ ہوا جیسا کہ عبارت میں قاتل عبداللہ بن مسلم بن عقیل کو پہلی عامر بن صعصعہ پھر لفظ قیل سی اسد بن مالک یا اسید بن مالک ذکر کیا یہ شان ارشاد وحی ترجمان و بیان خلیفۃ الرحمان سی بعید ہی تیسری جو قاتلوں کی اسم اور حالات شہدا سیر و تواریخ میں پائی گئی وہی بیان بھی دکھائی دیا اب ہمکو ضرور پڑا بنانا اور کہنا کہ لفظ قیل و شبہ عامر و اسد سہو کسی ناقل روایت کی وہاں نکلا وہ بنا رہا اور تاریخ برآمد توقیع میں کاتب اول ایک سیکڑا خواہ کم و زیاد ہوا پھر کسیکو دیکھا ان او سہو نہ آیا ویسا ہی باقی مراتب کا حال گذرا لاکن چونکہ مضامین گریہ خیز ہیں و اصلی ساعت رقت کی ضبط قلم ترجمہ انگیز میں رفع مظنہ کی واسطی نسخہ سرکار سلطان العلما مولوی سید محمد صاحب طاب ثراہ و کتب خانہ سید العلما مولوی میر نصاحب نور اللہ مضجعہ اور و خانہ جناب حجۃ الحق صاحب محمد کاظم علیخان بہادر دام اقبالہ اور مجلد چھاپہ تبریز اور بھی کتاب اکسیر العبادات ملا آقا دربندی سکو دیکھا لاکن بعینہ ہر جا یوں ہیں ہی تفاوت پایا و اللہ اعلم نہ یادست مختصر ذکو دا ام شہدای اہلبیت و صحابہ کرام امام علیہ السلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ قَتِيلٍ مِنْ نَسْلِ خَيْرِ سَلِيلٍ مِنْ سُلَالَةِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ سلام ہو تمپر ای شہید اول

دست او بکار می آید معلم گفت که
مختار بن زین شیعه ست و پشت و
پناه مومنان ست اگر او را از زندان
بیرون آورند از قاتلان حضرت امام
حسین یکی را زنده نگذارد بقال گفت
تو این سخن از کجا میگوئی که او چنین کار

تیسوین مجلس زیارت مجمعہ شہدا اور روایت دفن مقتولان کربلا

نسل سی بہترین اولاد و فرزندان ابراہیم خلیل کی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى أَبِيكَ
إِذْ قَالَ فِيكَ قَتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا قَتَلُوكَ درود خدا ہو اونپر اور تمپر اور تمہاری پدر بزرگوار
جسوقت کہ اوس جناب نی تمہین شہید پایا فرمایا کہ اسد قتل کری اون ظالمونکو جنہون نی
تجہی ما حق مارا یا بُنَيَّ مَا أَجْرَأَهُمْ عَلَى الرَّحْمٰنِ وَعَلَى انْتِهَاكِ حُرْمَةِ الرَّسُولِ عَلَى
الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَا ای فرزند بڑی جرات کی تیری قتل کرنی سی خدای عزوجل پر
اور ہتک حرمت رسول مقبول پر بعد تیری خاک ہی دنیا و زندگانی دار فنا پر کَأَنِّي بِكَ
بَيْنَ يَدَيْهِ مَاثِلًا وَلِلْكَافِرِينَ قَائِلًا گویا مین حاضر اور تمہین دیکہتا ہون
کہ تم اپنی والد کی سامنی کافرون سی جہاد کرتی اور کہتی ہو أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ
نَحْنُ وَبَيْتِ اللّٰهِ أَوْلٰى بِالنَّبِيِّ کہ مین ہون علی بیٹا حسین ابن علی کا قسم ہی خانہ کعبہ کی
کہ ہم سزاوار تر اور قرابت مین نزدیکتر ہین پیغمبر خدا سی أَطْعَنُكُمْ بِالرُّمْحِ حَتّٰى يَنْثَنِيَ
أَضْرِبُكُمْ بِالسَّيْفِ أَحْمِي عَنْ أَبِي مین تمہین زخمی کرونگا اپنی نیزہ سی جبتک پہلا
میرا دوہرا ہوجائی اور قتل کرونگا تلوار سی درحالیکہ حمایت کرتا اور دشمنونکو بہگاتا ہون
اپنی پدر بزرگوار سی ضَرْبَ غُلَامٍ هَاشِمِيٍّ عَلَوِيٍّ عَرَبِيٍّ وَاللّٰهِ لَا يَحْكُمُ فِينَا ابْنُ
الدَّعِيِّ مرد اسیرا مانند ضرب جوان ہاشمی عربی ہی اور بخدا سوگند کہ ہماری اوپر حکم نکریگا
پسر زنا کا اپنی باد اور بی نسبی ہی حَتّٰى قَضَيْتَ نَحْبَكَ وَلَقِيتَ رَبَّكَ أَشْهَدُ
أَنَّكَ أَوْلٰى بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَنَّكَ ابْنُ رَسُولِهِ وَحُجَّتِهِ وَدِينِهِ وَابْنُ
حُجَّتِهِ وَأَمِينِهِ ایسا ہی تم کہتی تہی اور جہاد کرتی تہی یہانتک جو شہادت تمنی
پائی اپنی پروردگار سی ملاقات کی مین گواہی دیتا ہون بدرستی کہ تم سزاوار تر ہو نزدیکی
خدای تعالی اور اوسکی رسول سی تم فرزند خیر الوری ہو اوسکی امین و جانشین کی ہی

تیسوین مجلس زیارت مفجعہ شہدا اور روایت دفن مقتولان کربلا

ہو حکم اللہ علی قاتلِک مُرّۃ بن منقذ بن النعمان العبدی لعنہ اللہ وَاَخزاہُ وَمَن شَرِکَہٗ فی قتلِک وکانوا علیک ظہیرًا اَصلاہُم اللہُ جَہنّم وَساءت مَصِیرًا اللہ حکم کری تمہاری قاتل منقذ ابن مرّہ ابن نعمان عبدی پر اور لعنت ہو اوسپر و خوار کری اللہ اوسکو اور جن لوگون نی شرکت کی اوس مردود کی تمہاری مارنی مین اور جس گروہ نی اوسکی نصرت و یاری کی تمہاری شہادت مین اون سبکو جہنم مین پہنچائی کہ بری جای بازگشت ہی وَجَعَلنَا اللہُ مِن مُلاقیک وَ مُرافِقیک وَمُرافِقی جَدِّک وَاَبِیک وَعَمِّک وَاَخِیک وَاُمِّک المظلومۃ گردانی مجھی تمہاری ملاقات کرنیوالون مین اور تمہاری رفاقت پانی والون مین سی اور جد کرام رسول خدا و علی مرتضی اور والدہ ماجدہ حسین مظلوم و عم بزرگوار حسن مسموم اور برادر والاتبار سید سجاد و مادر ناشاد صلوات اللہ علیہم کی رفیقون سی وَاَبرَاُ اِلَی اللہِ مِن قاتِلِیک وَاَسئَلُ اللہَ مُرافَقَتَک فی دارِ الخلود وَاَبرَاُ اِلَی اللہِ مِن اَعدائِک اُولِی الجُحود بیزار ہوتا ہون خدا کی طرف تمہاری اون دشمنون سی کہ جنہون نی تمہاری حق کا انکار کیا اور مانگتا ہون ملازمت تمہاری بہشت خلد مین اور دوری اعدا کی دنیا و آخرت مین وَالسَّلامُ عَلَیکَ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ ہمیشہ تمپر سلام اور رحمت و برکات خدا نازل ہو اَلسَّلامُ عَلی عَبدِ اللہِ بنِ الحُسَینِ الطِّفلِ الرَّضِیعِ المَرمِیِّ الصَّرِیعِ المُتَشَحِّطِ دَمًا المُصَعَّدِ دَمُہٗ فِی السَّماء سلام خدا ہو عبد اللہ فرزند امام حسین علیہ السلام پر وہ بچہ دودھ پیتا تیر کہای کی گرا خون مین لوٹتا ہوا کہ آسمان پر گیا ہو اوس جگر گوشہ سید الشہدا کا اَلمَذبُوحِ بِالسَّہمِ فِی حِجرِ اَبِیہِ وہ ذبح کیا گیا خدنگ جفا سی اپنی باپکی آغوش مین لعن اللہ حرملۃ

تیسویں مجلس زیارت منجمه شهدا و روایت دفن مقتولان کربلا

بن کاهل الاسدی و ذویه خدا لعنت کری حرملہ ابن کاہل اسدی اور اوسکی
ہمراہیونکو السلام علی عبد الله بن امیر المومنین مبتلی البلاء والمنادی
بالولاء فی عرصة کربلاء المضروب مقبلا و مدبرا سلام ہو عبد الله
پسر امیر المومنین علیہ السلام پر جو امتحان کیے گئے بلا سے اور ندا کرنیوالی اپنی برادر گرامی قدر
امام حسین علیہ السلام کی دوستی سے معرکہ کربلا مین کہ مجروح کیا اونہین اعدا نی سینہ اور
پشت پر لعن الله قاتله هانی بن ثبیت الحضرمی خدا لعنت کری اونکی
قاتل ثبیت حضرمی کو السلام علی ابی الفضل العباس بن امیر المومنین المواسی
اخاه بنفسه الاخذ لغده من امسه الفادی له الواقی سلام خدا
عباس بن علی علیہ السلام پر جنکی کنیت ابو الفضل ہے وہ یاری کرنیوالی اپنی برادر بزرگ
امام حسین علیہ السلام کی جان و تن سے اخذ کرنیوالی ثواب دنیا واسطی روز محشر کی فدا کرنیوالی
اپنی جان کو بھائی کی لیے الساعی الیه بمائه المقطوعة یداه تلاش او سعی کرنیوالے
پانی لانی مین نہر فرات سے اپنی برادر نامدار کی خاطر تا اطفال مبتلای عطش کو پلائین وہ مظلوم
جنکی دونو ہاتھ تیغ ستم سے کاٹی گئی لعن الله قاتلیه یزید بن الرقاد الجهنی وحکیم بن
الطفیل الطائی خدا لعنت کری اوس جناب کی دونو قاتل پر جو یزید بن رقاد اور حکیم
ابن طفیل ہی السلام علی جعفر بن امیر المومنین الصابر بنفسه محتسبا
والنائی عن الاوطان مغتربا المستسلم للقتال المستقدم الی النزال المکثور
بالرجال سلام ہو جعفر ابن امیر المومنین علیہ السلام پر وہ صبر کرنیوالی امیدوار ثواب رب
العالمین غریب الوطن کرد و ن رکھنی والی جہاد اور قتال کی لیے سینہ پیش کرنیوالی لڑائی مین کثرت
عدو سے مغلوب ہوی افراط زخم سے چور ہوی لعن الله قاتله هانی بن ثبیت الحضرمی

تیسویں مجلس زیارت ناحیہ شہدا و دفن مقتولان کربلا

خدا لعنت کرے ہانی ابن ثبیت حضرمی اونکی قاتل کو اَلسَّلَامُ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ اَمِیْرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ سَمِیِّ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ لَعَنَ اللّٰهُ رَامِیَهٗ بِالسَّهْمِ خَوْلِیَّ بْنَ
یَزِیْدَ الْاَصْبَحِیَّ الْاَیَادِیَّ وَالْاَبَانِیَّ الدَّارِمِیَّ سلام ہو عثمان پسر امیر المومنین
علیہ السلام پر جو ہمنام ہین عثمان ابن مظعون کی وہ بزرگ کہ جلیل ترین اصحاب جناب رسالتمآب تھی خدا لعنت کرے اونکی قاتل اور تیر مارنی والی خولی ابن یزید اصبحی ایادی اور ابانی دارمی
کو اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَتِیْلِ الْاَیَادِیِّ الدَّارِمِیِّ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَ
ضَاعَفَ عَلَیْهِ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ وَعَلٰی اَهْلِ
بَیْتِكَ الصَّابِرِیْنَ سلام ہو محمد فرزند امیر المومنین پر خدا لعنت کرے اونکی قاتل ایادی دارمی کو
اور اوسپر زیادہ عذاب دردناک الٰہی اور درود و سلام ہو تمپر ای محمد اور تمہاری اہلبیت پر
جو صبر کرنیوالی ہین بلا و مصیبت پر اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ الزَّکِیِّ
الْوَلِیِّ الْمَرْمِیِّ بِالسَّهْمِ الرَّدِیِّ سلام خدا ہو ابی بکر پسر امام حسن علیہ السلام پر کہ پاک اور
دوست خدا شہید تیر جفا ہین لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُقْبَةَ الْغَنَوِیَّ
خدا لعنت کرے اونکی قاتل عبد اللہ ابن عقبہ غنوی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ
بْنِ عَلِیِّ الزَّکِیِّ لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ وَرَامِیَهٗ حَرْمَلَةَ بْنَ کَاهِلِ الْاَسَدِیَّ
سلام ہو عبد اللہ خلف امام حسن علیہ السلام پر کہ پاکیزہ اور طاہر اور محبوب الٰہی تھی لعنت ہو
اونکی قاتل حرملہ ابن کاہل اسدی تیر مارنی والی پر اَلسَّلَامُ عَلَی الْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ
الْمَضْرُوْبِ عَلٰی هَامَتِهِ الْمَسْلُوْبِ لَامَتُهٗ سلام خدا ہو قاسم فرزند امام حسن ابن
علی علیہما السلام پر جنکی جراحت بدن سی علاوہ سر پر زخم کاری لگا جامہ پارہ ہی اوتار
لیا جبکہ نَادَی الْحُسَیْنَ عَمَّهٗ فَجَلٰی عَلَیْهِ عَمُّهٗ کَالصَّقْرِ وَهُوَ یَفْحَصُ بِرِجْلَیْهِ

التراب جب اوسکی عم بزرگوار نی آواز قاسم سنی تو مانند عقاب وہ حضرت بالین پر آئی اوسوقت وہ معصوم غش مین پاون زمین پر رگڑتا تھا والحسین یقول بعدا لقوم قتلوک و من خصمھم یوم القیمۃ جدک و ابوک حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتی تھی خدا دور کری اپنی رحمت سی اوس قوم کو جنہون نی تجھی قتل کیا اور عذاب میں اونہین جنکی تیری جد و پدر دشمن ہون ثم قال عز و اللہ علی عمک ان تدعوہ فلا یجیبک او ان یجیبک و انت قتیل جدیلک فلا ینفعک بعد اسکی فرمایا واللہ بہت شاق اور ناگوار ہی تیری چچا پر کہ تجھی اس حال تباہ سی دیکھی اور تو اوسی طلب کری اور وہ تیری فریاد کو نہ پہنچی اور اگر اجابت بھی کری تو کچھہ اعانت نہو سکی خاک و خون مین پڑا دیکھی اور کچھ سود تجھی نفع نہ دی سکی ھذا والله یوم کثر واترہ و قل ناصرہ قسم خدا کی آجکا وہ دن ہی کہ زیادہ ہوی دشمن اور کینہ ور اور کم ہوی انصار و یاور جعلنی اللہ معکما یوم جمعکما و بوانی مبوأکما اللہ مجھی تمہاری ساتھ کری ملاقات کی دن یعنی روز قیامت اور جہیا فرمای میری لئی جو تمہاری واسطی آمادہ کیا ہی منازل بہشت اور نعمات سی ولعن اللہ قاتلک عمر بن سعد بن عروۃ بن نفیل الازدی و اصلاہ جحیما و اعد لہ عذابا الیما لعنت کری پروردگار تیری قاتل عمر ابن سعد ابن عروہ ازدی کو اور پہنچائی جہنم مین اور دی اوسی عذاب دردناک السلام علی عون بن عبد اللہ بن جعفر الطیار فی الجنان حلیف الایمان و منازل الاقران الناصح للرحمان التالی للمثانی و القرآن سلام ہو عون پسر عبد اللہ جعفر پر کہ طیران کرتی ہین جنت مین صاحب ایمان کامل اور مبارز اپنی ہمسر او شجاعون سی نصیحت کرنیوالی خشنودی خدا اور رحمان کی لیئی تلاوت کرنیوالی سورہ حمد اور قرآن کی لعن اللہ قاتلہ

تیسویں مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و دفن مقتولان کربلا

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قُطْبَةَ النَّبْهَانِیِّ لعنت ہو اونکی قاتل عبد اللہ ابن قطبۂ نبہانی پر اَلسَّلَامُ

عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ الشَّاهِدِ مَكَانَ اَبِیْهِ وَالتَّالِیْ لِاَخِیْهِ

وَوَاقِیْهِ بِبَدَنِهٖ سلام ہو محمد ابن عبد اللہ ابن جعفر طیار پر کہ اپنی باپکی عوض میدان

کربلا مین حاضر ہوی تہی اور اپنی بہائی کی تابع ہمراہ رہی کہ بعد اونکی معرکہ جہاد مین آی

اور نگہبانی برادر کی اعداسی کرتی تہی لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ عَامِرَ بْنَ نَهْشَلٍ التَّمِیْمِیَّ

عامر ابن نہشل تمیمی اونکی قاتل پر اَلسَّلَامُ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ عَقِیْلٍ لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ

وَرَامِیَهٗ بِشْرَ بْنَ حُوْطِ الْهَمْدَانِیَّ سلام ہو جعفر ابن عقیل پر اور لعنت کری خدا

بشر ابن حوط ہمدانی اونکی قاتل اور تیر مارنی والی کو اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَقِیْلٍ

لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ وَرَامِیَهٗ عُمَرَ بْنَ خَالِدِ بْنِ اَسَدٍ الْجُهَنِیَّ سلام ہو عبد الرحمان بن

عقیل پر خدا لعنت کری اونکی قاتل اور تیر لگانی والی عمر بن خالد ابن اسد جہنی کو اَلسَّلَامُ

عَلَی الْقَتِیْلِ بْنِ الْقَتِیْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِیْلٍ لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ عَامِرَ بْنَ

صَعْصَعَةَ وَقِیْلَ اَسَدَ بْنَ مَالِكٍ سلام ہو اوپر شہید ابن شہید عبد اللہ فرزند مسلم ابن

عقیل کی لعنت خدا اونکی قاتل عامر ابن صعصعہ پر اور بعضون نی کہا ہی قاتل اونکا اسد بن

مالک تہا اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِیْلٍ لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ وَرَامِیَهٗ

عَمْرَو بْنَ صُبَیْحٍ الصَّیْدَاوِیَّ سلام ہو ابی عبید اللہ پسر مسلم ابن عقیل پر خدا لعنت کری

اونکی قاتل اور تیر مارنی والی عمرو ابن صبیح صیداوی کو اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ

عَقِیْلٍ لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ لَقِیْطَ بْنَ نَاشِرٍ الْجُهَنِیَّ سلام ہو محمد ابن ابی سعید ابن عقیل پر خدا

لعنت کری اونکی قاتل لقیط ابن ناشر جہنی کو اَلسَّلَامُ عَلٰی سُلَیْمَانَ مَوْلَی الْحُسَیْنِ بْنِ

اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ سُلَیْمَانَ بْنَ عَوْفٍ الْحَضْرَمِیَّ سلام ہو سلیمان

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و دفن مقتولان کربلا

غلام امام حسین ابن امیر المومنین علیہما السلام پر اور لعنت خدا کی اونکی قاتل سلیمان ابن عوف حضرمی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی قَارِبٍ مَوْلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُنْجِحٍ مَوْلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ سلام قارب اور منجح غلامان امام حسین علیہ السلام پر اَلسَّلَامُ عَلٰی مُسْلِمِ بْنِ عَوْسَجَۃَ الْاَسَدِیِّ الْقَائِلِ لِلْحُسَیْنِ وَقَدْ اَذِنَ لَہٗ فِی الْاِنْصِرَافِ سلام ہو مسلم ابن عوسجہ اسدی پر جنہی امام حسین علیہ السلام سے یہ بات کہی جب حضرت نی اونکو پھر جانی کی رخصت دی اَنَحْنُ نُخَلِّیْ عَنْکَ وَبِمَ نَعْتَذِرُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَدَاءِ حَقِّکَ آیا ہم اپکی نصرت و یاری سی ہاتہ اوٹھالین اور ایسا کرین تو پھر تمہاری حق کی ادا کرنی مین اپنی پروردگار کی سامنی کیا عذر کہین لَا وَاللّٰہِ حَتّٰی اَکْسِرَ فِیْ صُدُوْرِہِمْ رُمْحِیْ ھٰذَا وَاَضْرِبَہُمْ بِسَیْفِیْ مَا ثَبَتَ قَائِمَۃٌ فِیْ یَدِیْ قسم خدا کی ہم آپسی ہرگز جدا نہونگی جبتک اپنی نیزی دشمنونکی سینون مین مارکی توڑ نہ دین اور مادامی کہ قبضہ تلوار کا ہماری ہاتہ مین ہی وَلَا اُفَارِقُکَ وَلَوْ لَمْ یَکُنْ مَعِیْ سِلَاحٌ اُقَاتِلُہُمْ بِہٖ لَقَذَفْتُہُمْ بِالْحِجَارَۃِ وَلَمْ اُفَارِقْکَ حَتّٰی اَمُوْتَ مَعَکَ کبھی آپسی جدا نہونگی اعدا کو مارینگی اگر ہتیار بھی ہماری پاس نہونگی تو پتھرون سی اونسی لڑینگی ہم اپکی خدمت سی کہین نہین جاتی اور نصرت و رفاقت سی ہاتہ نہین اوٹھاتی جبتک تمہاری ساتھ ماری جاین اور سعادت شہادت اپکی ہمراہ پاین وَکُنْتَ اَوَّلَ مَنْ شَرٰی نَفْسَہٗ وَاَوَّلَ شَہِیْدٍ مِنْ شُہَدَاءِ اللّٰہِ وَقَضٰی نَحْبَہٗ فَفُزْتَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ جو شخص کہ پہلی اپنی جان کو بیچی اور شہدای راہ خدا سی اول مرنی چلا ہوین ہون پس قسم ہی خدا کی ای مسلم ابن عوسجہ تمنی رستگاری پائی شَکَرَ اللّٰہُ لَکَ اِسْتِقْدَامَکَ وَمُوَاسَاتَکَ اِمَامَکَ اِذْ مَشٰی اِلَیْکَ وَاَنْتَ صَرِیْعٌ خدا تمہین نیک جزا دی تمہاری پیش قدمی

مجلس سوم در بیان احوال مختار بعد از ملاقات

از خلاصی وی از قید ... بسم الله الرحمن الرحیم

عبد الله عمر ... روایت ... از مختار

تیسوین مجلس زیارت ناحیۂ نام شہدا و حال دفن مقتولان کربلا

گرنی پر اور اپنی امام کی نصرت و یاری مین ساعی ہوی جسوقت گئی حضرت تمہاری بالین پر اور تم

میدان قتال کی زمین پر پڑی ہوئی تہی فَقَالَ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ یَا مُسْلِمُ بْنَ عَوْسَجَةَ وَقَرَأَ

فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ یَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا حضرت نی فرمایا

خدا رحمت کری تمکو ای مسلم ابن عوسجہ اور اس آیت کو تلاوت کیا یعنی بعضون نے اپنی منتہکو پایا اور بعض ان مین انتظار کرتی

اور اپنی دین کو بدل نکیا اور ایمان پر ثابت قدم رہی لَعَنَ اللّٰهُ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْ قَتْلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ الضَّبَابِیْ

وَعَبْدَ اللّٰهِ الْخَشْكَارَةَ الْبَجَلِیَّ وَمُسْلِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الضَّبَابِیَّ اور خدا لعنت کری ان

لوگون پر جو تمہاری قتل کرنی مین شریک ہوی عبد اللہ ضبابی اور عبد اللہ خشکارہ بجلی اور

مسلم بن عبد اللہ ضبابی اَلسَّلَامُ عَلٰی سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِیِّ الْقَائِلِ لِلْحُسَیْنِ

عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَدْ اَذِنَ لَهٗ فِی الْاِنْصِرَافِ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّیْكَ حَتّٰی یَعْلَمَ اللّٰهُ

اِنَّا قَدْ حَفِظْنَا غَیْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فرشتے سلام ہو سعد ابن

عبد اللہ حنفی پر کہ اونہی کہا امام حسین علیہ السلام سی جسوقت کہ اونہون نی پھر جانی کی اجازت

رخصت دیکہ قسم خدا کی ہم آپکی نصرت و یاری سی دست بردار نہونگی ہر گز آپکا ساتھ نچھوڑینگی تاحق

تعالی جانی کہ ہمنی رعایت حرمت پیغمبر خدا غیبت مین تمہاری اپنی پوری کی اور وہ خدا ہوا

اور اونکی اولاد پر وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُحْرَقُ ثُمَّ اُذْرٰی وَیُفْعَلُ

بِیْ ذٰلِكَ سَبْعِیْنَ مَرَّةً واللہ اگر مین مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن اور خاکستر میری ہوا مین

اوڑائین ستر مرتبہ ایسا ماجرا گذری خواہ اور بیشتر سا مین مَا فَارَقْتُكَ حَتّٰی اَلْقٰی حِمَامِیْ

دُوْنَكَ وَكَیْفَ اَفْعَلُ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا هِیَ مَوْتَةٌ اَوْ قَتْلَةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ بَعْدَهٗ

هِیَ الْكَرَامَةُ الَّتِیْ لَا انْقِضَاءَ لَهَا اَبَدًا تو بہی ہرگز آپسی جدا ہونگا جبتک جان اپنی آپ پر

فدا کرون اور کیونکر مفارقت کی راہ لون جو ایک مرتبہ سی زیادہ مرنا خواہ ماری جانا نہین ہی

665

تیسویں مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و حال فن مقتولان کربلا

اور بعد اسکی سعادت ابدی آخرت ہی کہ جسکی انتہا نہین فَقَدْ لَقِيتَ حِمَامَكَ وَوَفَيْتَ

اِمَامَكَ وَلَقِيتَ مِنَ اللّٰهِ الْكَرَامَةَ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ پس تحقیق کہ ای سعد پایا تنی

اپنی مرگ مقدر کو اور نصرت کی اپنی امام کی اور ملاقات کی ہی پروردگار کی ثواب

اور نوازشن سی بہشت مین حَشَرَنَا اللّٰهُ مَعَكُمْ فِي الْمُسْتَشْهِدِينَ وَرَزَقَنَا اللّٰهُ

مُرَافَقَتَكُمْ فِي أَعْلَا عِلِّيِّينَ خدا ہمکو محشور کری زمرۂ شہدا مین اور تمہاری رفاقت نصیب ہو

مدارج اعلای جنت مین اَلسَّلَامُ عَلٰی بِشْرِ بْنِ عُمَرَ الْحَضْرَمِيِّ شَكَرَ اللّٰهُ لَكَ قَوْلَكَ

لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ أَذِنَ لَكَ فِي الْاِنْصِرَافِ أَكَلَتْنِي إِذَنِ السِّبَاعُ

حَيًّا إِنْ فَارَقْتُكَ وَأَسْأَلُ عَنْكَ الرُّكْبَانَ وَأَخْذُلُكَ مَعَ قِلَّةِ الْأَعْوَانِ لَا

يَكُونُ هٰذَا أَبَدًا سلام ہو بشر بن عمر حضرمی پر جزای نیک دی تمہین حق تعالی اور شکر گزاری

تمہاری قول کو جسوقت امام حسین علیہ السلام نی تمہین پھر جانیکی رخصت دی پس کہا تُنی

کہ مجھی درندی پھاڑ ڈالین اگر مین جدا ہون اور قافلون سی تمہاری شہادت کا احوال پوچھون

باوجود قلت اعوان و انصار کی تمہین چھوڑ دون یہ ہرگز ہوگا قیامت تک تمہاری خدمت سی

ہاتھ نہ اوٹھاؤنگا اَلسَّلَامُ عَلٰی يَزِيدَ بْنِ حُصَيْنٍ الْهَمْدَانِيِّ الْمَشْرِقِيِّ الْقَارِي الْمُجَدَّلِ

بِالْمَشْرَفِيِّ سلام ہو اوپر یزید بن حصین ہمدانی قاری قرآن شریف کی قتل کرنیوالی شمشیر

دین کی تیغ مشرفی سی اَلسَّلَامُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ سلام عمر بن کعب انصاری پر

اَلسَّلَامُ عَلٰی نُعَيْمِ بْنِ الْعَجْلَانِ الْأَنْصَارِيِّ سلام ہو نعیم ابن عجلان انصاری پر اَلسَّلَامُ

عَلٰی زُهَيْرِ بْنِ الْقَيْنِ الْبَجَلِيِّ الْقَائِلِ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ أَذِنَ لَهُ فِي

الْاِنْصِرَافِ لَا وَاللّٰهِ لَا يَكُونُ ذٰلِكَ أَبَدًا سلام ہو زہیر بن قین بجلی پر کہ اونھون نی

حضرت امام حسین علیہ السلام سی عرض کی جسوقت اونکو پھر جانی کی اجازت دی قسم بخدا

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا وحال مقتولان کربلا

ہرگز نہوگا اَتْرُكُ ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَسِيْرًا فِيْ يَدِ الْاَعْدَاءِ وَاَنْجُوْ اَنَا لَا اَرَانِيَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ کہ فرزند رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو اعدای دین کی ہاتھہ مین گرفتار چھوڑدون اپنی جان بچا کی چلا جاؤن وہ دن خدا مجھی نہ دکھلائی کہ تسی امام اور پیشوا کی رفاقت ترک مین کرون اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمْرِو بْنِ قُرْظَةَ الْاَنْصَارِيِّ سلام ہو عمرو ابن قرظہ انصاری پر اَلسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِ بْنِ مُظَاهِرِ الْاَسَدِيِّ سلام حبیب ابن مظاہر اسدی پر اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُرِّ بْنِ يَزِيْدَ الرِّيَاحِيِّ سلام حر بن یزید ریاحی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ الْكَلْبِيِّ سلام عبد اللہ ابن عمیر کلبی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى نَافِعِ بْنِ هِلَالِ بْنِ نَافِعٍ الْبَجَلِيِّ الْمُرَادِيِّ سلام نافع ابن ہلال بجلی مرادی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ كَاهِلِ الْاَسَدِيِّ سلام انس بن کاہل اسدی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى قَيْسِ بْنِ مُسْهِرٍ الصَّيْدَاوِيِّ سلام قیس ابن مسہر صیداوی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ عُرْوَةَ بْنِ حَرَّاقٍ الْغِفَارِيَّيْنِ سلام عبد اللہ وعبد الرحمان فرزندان عروہ ابن حراق غفاری پر اَلسَّلَامُ عَلٰى جَوْنِ بْنِ حَوِيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ سلام جون آزاد کردہ ابی ذر غفاری پر اَلسَّلَامُ عَلٰى شَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّهْشَلِيِّ سلام شبیب ابن عبد اللہ نہشلی پر اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ زَيْدٍ السَّعْدِيِّ سلام حجاج ابن زید سعدی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى قَاسِطٍ وَكَرْشٍ ابْنَيْ ظُهَيْرٍ التَّغْلِبِيَّيْنِ سلام قاسط اور کرش فرزندان ظہیر تغلبی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى كِنَانَةَ بْنِ عَتِيْقٍ سلام کنانہ ابن عتیق پر اَلسَّلَامُ عَلٰى ضِرْغَامَةَ بْنِ مَالِكٍ سلام ضرغامہ ابن مالک پر اَلسَّلَامُ عَلٰى حَوِيِّ بْنِ مَالِكٍ الضُّبَعِيِّ سلام حوی ابن مالک ضبعی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمْرِو بْنِ ضُبَيْعَةَ الضُّبَعِيِّ سلام عمرو ابن ضبیعہ ضبعی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثُبَيْتٍ الْقَيْسِيِّ سلام زید بن ثبیت قیسی پر اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ

تیسویں مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا وحال وفن مقتولان کربلا

یَزِیدَ بْنِ ثُبَیْتٍ الْقَیْسِیِّ سلام عبد اللہ وعبید اللہ فرزندان یزید ابن ثبیت قیسی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَامِرِ بْنِ مُسْلِمٍ سلام عامر بن مسلم پر اَلسَّلَامُ عَلٰی قَعْنَبِ بْنِ عَمْرٍو النَّمَرِیِّ سلام قعنب بن نمری پر اَلسَّلَامُ عَلٰی سَالِمٍ مَوْلٰی عَامِرِ بْنِ مُسْلِمٍ سلام سالم آزاد کردہ عامر ابن مسلم پر اَلسَّلَامُ عَلٰی سَیْفِ بْنِ مَالِکٍ سلام سیف ابن مالک پر اَلسَّلَامُ عَلٰی زُهَیْرِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِیِّ سلام زہیر بن بشر خثعمی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی زَیْدِ بْنِ مَعْقِلٍ الْجُعْفِیِّ سلام یزید ابن معقل جعفی پر اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَجَّاجِ بْنِ مَسْرُوقٍ الْجُعْفِیِّ سلام حجاج ابن مسروق جعفی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی مَسْعُودِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَابْنِهٖ سلام مسعود بن حجاج اور اوسکے فرزند پر اَلسَّلَامُ عَلٰی مُجَمِّعِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَائِذِیِّ سلام مجمع ابن عبد اللہ عائذی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَمَّارِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ شُرَیْحٍ الطَّائِیِّ سلام عمار بن حسان بن شریح طائی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی حَیَّانَ بْنِ الْحَارِثِ السَّلْمَانِیِّ الْاَزْدِیِّ سلام حیان ابن حارث سلمانی ازدی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی جُنْدَبِ بْنِ حُجْرٍ الْخَوْلَانِیِّ سلام جندب ابن حجر خولانی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الصَّیْدَاوِیِّ سلام عمر ابن خالد صیداوی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی سَعِیدٍ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الصَّیْدَاوِیِّ سلام سعید غلام آزاد کردہ عمر بن خالد صیداوی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی یَزِیدَ بْنِ زِیَادِ بْنِ الْمُظَاهِرِ الْکِنْدِیِّ سلام یزید بن زیاد ابن مظاہر کندی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی زَاهِدٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِیِّ سلام اوپر زاہد آزاد کردہ عمرو ابن حمق خزاعی کی اَلسَّلَامُ عَلٰی جَبَلَةَ بْنِ عَلِیٍّ الشَّیْبَانِیِّ سلام اوپر جبلہ ابن علی شیبانی کی اَلسَّلَامُ عَلٰی سَالِمٍ مَوْلٰی بَنِی الْمَدِینَةِ الْکَلْبِیِّ سلام اوپر سالم آزاد کردہ بنی مدینہ کلبی کی اَلسَّلَامُ عَلٰی اَسْلَمَ بْنِ کَثِیرٍ الْاَزْدِیِّ الْاَعْرَجِ سلام اوپر اسلم ابن کثیر ازدی اعرج کی اَلسَّلَامُ عَلٰی زُهَیْرِ بْنِ سُلَیْمٍ الْاَزْدِیِّ سلام اوپر زہیر ابن سلیم ازدی کی اَلسَّلَامُ عَلٰی قَاسِمِ بْنِ حَبِیبٍ الْاَزْدِیِّ

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و حال دفن مقتولان کربلا

سلام اوپر قاسم ابن حبیب ازدی کی اَلسَّلَامُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ جُنْدَبِ الْحَضْرَمِیِّ سلام ابن
جندب حضرمی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ ثُمَامَةَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّائِدِیِّ سلام ابی ثمامہ
عمر ابن عبداللہ صائدی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی حَنْظَلَةَ بْنِ اَسْعَدَ الشِّبَامِیِّ سلام حنظلہ ابن اسعد
شبامی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْکَدِرِ الْاَرْحَبِیِّ سلام عبدالرحمان
ابن عبداللہ ابن کدر ارحبی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ سَلَامَةَ الْهَمْدَانِیِّ سلام عمار ابن ابی
سلامہ ہمدانی پر اَلسَّلَامُ عَلٰی عَابِسِ بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ الشَّاکِرِیِّ سلام عابس ابن ابی شبیب
شاکری پر اَلسَّلَامُ عَلٰی شَوْذَبٍ مَوْلٰی شَاکِرٍ سلام شوذب آزاد کردہ شاکر پر اَلسَّلَامُ عَلٰی
شَبِیْبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سَرِیْعٍ سلام شبیب ابن الحارث ابن سریع پر اَلسَّلَامُ عَلٰی مَالِکِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرِیْعٍ سلام مالک ابن عبداللہ ابن سریع پر اَلسَّلَامُ عَلَی الْجَرِیْحِ الْمَاسُوْرِ
سَوَّارِ بْنِ اَبِیْ حُمَیْرٍ الْفَهْمِیِّ الْهَمْدَانِیِّ سلام ہو زخمی قیدی سوار ابن ابی حمیر فہمی ہمدانی پر
اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرَتَّثِ مَعَهٗ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُنْدَعِیِّ سلام ہو عمرو ابن عبداللہ جندعی
اور سوار ابن ابی حمیر کی ساتھ تلگا ہی اوٹھایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا خَیْرَ اَنْصَارٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ بَوَّاَکُمُ اللّٰهُ مُبَوَّاَ الْاَبْرَارِ سلام ہو تمہاری بہترین انصار
سلام ہو تم پر عوض اوس چیز کی جو صبر کیا تمنی اور شکیبائی کہی جمیع مکروہات پر پس نیک ہی تمہارا
سر انجام آخر کا مبارک ہی تمہاری لیی خدای عزوجل مقام اور محل نیکو کاروں کی بہشت برین میں
اَشْهَدُ لَقَدْ کَشَفَ اللّٰهُ لَکُمُ الْغِطَاءَ وَمَهَّدَ لَکُمُ الْوِطَاءَ وَاَجْزَلَ لَکُمُ الْعَطَاءَ وَ
کُنْتُمْ عَنِ الْحَقِّ غَیْرَ بِطَاءٍ وَاَنْتُمْ لَنَا فُرَطَاءُ وَنَحْنُ لَکُمْ خُلَطَاءُ فِیْ دَارِ الْبَقَاءِ وَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ میں گواہی دیتا ہوں تحقیق کہ اوٹھا دیا پردہ
تمہاری روبرو سی پروردگا اور بچھائی تمہاری واسطی فرش ہای نیک اور بڑھایا تمہاری بخشش

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و مدفین مقتولان کربلا

نیاث بہتر کو اور تم جسپت اور چالاک تہی حق تعالی کی طاعت اور فرمان برداری مین اور تم
ہماری واسطی اجر و ثواب کا ذخیرہ ہو کہ ہمنی آگی بہیجا ہی اور ہم تمسی باہم ملین گی اور مختلط ہو نگی
دارِ بقا مین سلام ہو تمپر سلامتی دایم کا اور دوری مکروہات دنیا و آخرت سی اور تمپر ہو رحمت
خدا کی اور نازل ہون برکتین عَنِ المُفِیدِ مَا یُعطی اَنَّ الحَفِیرَةَ الَّتی فیہا اَھلُ البَیتِ
سَیِّدِ الشُّھَدَاءِ مِن اَولادِہٖ وَاِخوَتِہٖ وَاَولادِ اَخِیہِ الحَسَنِ وَبَنِی عُمُومَتِہٖ
غَیرُ الحَفِیرَةِ الَّتی فیہا اَجسَادُ الاَصحَابِ اکثیر عبادات مین قول شیخ مفید سی کہ ہوا ہے
تحقیق کہ جس جا اولاد امام حسین و ابنای حسن علیہما السلام و اونکی بنی عم اور برادر و عزیز دفن کیے
گئے پاہی وہ مقبرہ گنج شہدا و مقبرہ بہا ہے کی سوا دوسرا پایا ہی وَذَالِکَ اَنَّہُ لَمّا ذَکَرَ اَسَامِیَ
مَن قُتِلَ مِن بَنِی ھَاشِمٍ قَالَ وَھُم کُلُّھُم مَدفُونُونَ مِمّا یَلِی رِجلَیِ الحُسَینِ فِی مَشھَدِہٖ
حَفَرَ لَھُم حَفِیرَةً وَاُلقُوا جَمِیعًا فِیہَا وَسَوّٰی عَلَیھِمُ التُّرَابَ یہ امر ایسا ہی کہ جب ہو چکے
بیان کیے نام قتیلان بنی ہاشم کی تو کہا وہ سب پائنتی امام حسین علیہ السلام کی اپنی مقام قتلگاہ مین
گڑے ہین ایک بہت وسیع گڑھا کہودا لاشون کو باہم لٹایا خاک اوپر ڈال کی برابر کردیا اِلّا
العَبّاسَ ابنَ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ فَاِنَّہُ دُفِنَ فِی مَوضِعِ مَقتَلِہٖ عَلَی المُسَنَّاةِ بِطَرِیقِ
الغَاضِرِیَّةِ وَقَبرُہُ ظَاھِرٌ سوای عباس ابن امیر المومنین علیہ السلام کہ اونکو موضع شہادت پر
کنار آبجاوہ غاضریہ کی دفن راہ مین جو مزار شریف ظاہر بنا ہے کہا وَلَیسَ لِقُبُورِ اِخوَتِہٖ وَاَھلِہِ
الَّذِینَ سَمَّینَاھُم اَثَرٌ وَاِنَّمَا یَزُورُھُمُ الزَّائِرُ مِن عِندِ قَبرِ الحُسَینِ وَیُومِی اِلَی الاَرضِ
الَّتی نَحوَ رِجلَیہِ بِالسَّلَامِ قبرین برادران و عزیزان سید الشہدا جنکی اسم ذکر ہوی اشکار نہین
اسی واسطی زیارت پڑہنی والی تربت امام حسین علیہ السلام کی قریب سی طرف پای اقدس کی
سلام کا اشارہ کرتی ہین وَحَلَّ ابنُ الحُسَینِ فِی جُملَتِھِم وَیُقَالُ اِنَّہُ اَقرَبُھُم دَفنًا اِلَی الحُسَینِ

تیسوین مجلس زیارت ناحیہ اسمای شہدا و حال دفن مقتولان کربلا

شامل اون سکی علی بن حسین علیہ السلام کو پایا ہی اور بعض نی نزدیک تر اور ون سی امام کی پاس دفنایا

وَاَمَّا اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا مَعَہٗ فَاِنَّھُمْ دُفِنُوْا حَوْلَہٗ وَلَسْنَا نُحَصِّلُ لَھُمْ

اَجْدَاثًا عَلَی التَّحْقِیْقِ وَالتَّفْصِیْلِ اما اصحاب جناب کہ جو ساتھ مارے گئے تحقیق سب اونکے

اطراف مین گڑی ہین تفصیل و تعیین سی جای تحدید انصار کو ہم ثابت نہین کر سکتی اِلَّا اَنَّا لَا نَشُکُّ

اَنَّ الْحَائِرَ مُحِیْطٌ بِھِمْ مگر یہ شبہ اراضی مقدسہ حائر محیط مدفن شہدا ہی اور اوسمین قبیلہ بنی نضر

بنی اسد اوسکی ہم قوم نی جدا پنہان کیا ہی عَنْ شُعَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُزَاعِیِّ اَنَّہٗ قَالَ

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ طَفِّ کَرْبَلَا وَجَدُوْا فِیْ ظَھْرِہٖ اَثَرًا اٰثَارَ الْاَوْزَانِ

شعیب ابن عبد الرحمان خزاعی سی حکایت کی ہی کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئی تو اونکی پشت

مبارک مین سیاہی دیکھی ہی فَسُئِلَ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ ذٰلِکَ مَا ھٰذَا

الْاَثَرُ الَّذِیْ نَرَاہُ فِیْ ظَھْرِ اَبِیْکَ امام زین العابدین علیہ السلام سی پوچھا یا ابن رسول اللہ کیا

نشان ہی جو اونکی والد بزرگوار کی پیٹھ پر مانند پای شتر کہنہ سا عیان ہی تَکَلَّمْ وَبَلَّغْ وَقَالَ

ھٰذَا اَثَرُ مِمَّا کَانَ یَحْمِلُ قُوْتًا عَلٰی ظَھْرِہٖ اِلٰی مَنَازِلِ الْفُقَرَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْیَتَامٰی

وَالْمَسَاکِیْنِ اس بات کو سنکی حضرت پر دیر تک رقت رہی اور دلپر درد سی حسرت مین فریاد آہ

کی جواب دیا یہ علامت ہی جو اپنی اوپر نفقہ اور طعام کا بوجھ لادکی اوٹھایا کرتی ایک ایک فقیر

بیوہ و یتیم و مسافر کی مکان مین لیجاکی دیتی رہتی فَاِنَّہٗ کَانَ یَنْقُلُ لَھُمْ طَعَامًا فِیْ جِرَابٍ

وَیَنْقُلُہٗ اِلٰی دُوْرِھِمْ طُوْلَ لَیْلَۃٍ ہمیشہ عادت تہی کہ انبان مین کہانی کی جنس بہرتی اندہیری

رات کو خانہ بخانہ لوگون کی واسطی لئی پہرتی وَکَانَتْ نَفَقَتُہٗ سِرًّا لِاَجْلِ اَنَّ الصَّدَقَۃَ

السِّرَّ تُطْفِیْ غَضَبَ الرَّبِّ یہ خوراک عطای پوشیدہ تہی جو پہنچاتی اور اوسکی علاوہ ضلالت

بہت انعام فرماتی تہی یہ سمجہ کہ صدقہ پنہان آتش قہر الہی کو بجہاتا ہی اور خوشنودی رضای خدا کو

سلیمان بن صرد خزاعی

مناسب آنست که تیغ بکشیم

سلیمان گفت خود را کشتن کار خردمندان نیست

اکنون بیایید تا هر کس ... خود را بکشیم. بلکه

پس بر زیاد بخواهیم و ایشان را بقتل آوریم

خروج کنیم سلیمان گفت چنین باشد ای

برادران اکنون ما را جهد می باید کرد تا حق را

و عمر سعد و شمر ذی الجوشن و سنان ابن انس

و امثال ایشان که ...

و عبید الله زیاد را بدست آوریم

تیسویں مجلس امام کو دوسری امام کا دفن کرنا اور حال شہدای کربلا

پڑھا ہی مروی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ سَہْلٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا قَالَ کُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا
عَلَیْہِ السَّلَامُ فَدَخَلَ عَلَیْہِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ حَمْزَۃَ وَ ابْنُ السَّرَّاجِ وَ ابْنُ الْمُکَارِیْ
اسماعیل ابن سہل سی بعض اصحاب نی روایت کی اوسنی کہا مین ایکدن امام رضا علیہ السلام کی پاس
تہا جو ابی حمزہ و ابن سراج و ابن مکاری حاضر ہوئی اداب سلام و تحیت بجالای اور بیٹھی فَقَالَ
عَلِیٌّ بَعْدَ کَلَامٍ جَرٰی بَیْنَہُمْ وَ بَیْنَہٗ فِیْ اِمَامَتِہٖ اِنَّا رُوِّیْنَا عَنْ اٰبَائِکَ عَلَیْہِمُ
السَّلَامُ اَنَّ الْاِمَامَ لَا یَلِیْ اَمْرَہٗ اِلَّا اِمَامٌ مِثْلُہٗ ہرگاہ بہت کلام رد و قدح گذری درمیان
حضرت اور علی کی حق امامت مین تو اوسنی کہا ہم روایت کرتی ہین تمہاری آبای کرام علیہم السلام
سی تحقیق کہ امر تجہیز و تکفین امام نہین سرانجام ہوتا مگر ہاتہ سی دوسری امام مثل و مانند کی فَقَالَ لَہٗ
اَبُو الْحَسَنِ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ کَانَ اِمَامًا اَوْ غَیْرَ اِمَامٍ قَالَ کَانَ اِمَامًا
ابو الحسن علیہ السلام اوس سی بولی حسین بن علی علیہما السلام کی خبر دی مجہی کہ آیا وہ امام تہی
جواب دیا برحق خلیفۃ اللہ و رسول کی قایم مقام تہی قَالَ فَمَنْ وَلِیَ اَمْرَہٗ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ
سوال کی پوچہا اونکا دفن کسکی اہتمام سی ہوا کہا علی بن الحسین علیہما السلام نی اوکیا قَالَ وَ اَیْنَ
کَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَحْبُوْسًا فِیْ یَدِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ خَرَجَ
وَ ہُمْ کَانُوْا لَا یَعْلَمُوْنَ حَتّٰی وَلِیَ اَمْرَ اَبِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ حضرت نی فرمایا کہ علی بن الحسین
کہان تہی وہ تو عبید اللہ بن زیاد کی قید سی درمیان زندان تہی علی نی بتایا کہ وہ بند اسیری سی یون
نکلی آئی جو کسی کو معلوم نہوا والد کا امر بجالائی اور پہر گئی فَقَالَ لَہٗ اَبُو الْحَسَنِ اِنَّ ہٰذَا اَمْکَنَ عَلِیَّ
بْنَ الْحُسَیْنِ اَنْ یَاْتِیَ کَرْبَلَا فَیَلِیَ اَمْرَ اَبِیْہِ فَہُوَ یُمَکِّنُ صَاحِبَ الْاَمْرِ اَنْ یَاْتِیَ بَغْدَادَ
وَ یَلِیَ اَمْرَ اَبِیْہِ ابو الحسن علیہ السلام نی ارشاد کیا جیسا ممکن ہی کہ زین العابدین کو تشریف کربلا
تشریف لائی لاشہ پدر اور شہدا ہی تجہیز و دفن ہی ہو نہین ہو سکتا ہی کہ امام زمان مدینہ

۴۴۲

تیسوین مجلس روایت بنی اسد مین شبیر کا آنا اور دفن سائر شہدا

بغداد پہنچی اپنی والد کو دفن کر کی وطن مین پھری یہ اشارہ امام رضا علیہ السلام کا مدینہ سی اپنی اپنی جو امام موسی کاظم علیہ السلام کی واقعہ مین تجہیز سی دی خبر + مقام زاری و رقت ہی حیثیت عترت حضرت رسالت کہ جور و جفای اعدا مین سیاہ اونکی متفرق ہوی مزار و تربت بعض مدینہ مین اور کوئی زمین بغداد و خاک خراسان پر دفین کچہہ صحرای نجف کی جا پائی دوسرونکو سرزمین کربلا کا مقبرہ ملا ایک تنہا اکیلا بوذر شہادت و بیان محنت و بلا مین سراپا مظلوم بیکسی و غریبی کی باعث جنازی رونق تجہیز و سامان عزا سی محروم ہوا اونکی نام لیتی پر الزام و سزای قید و قتل ملا کرتی ہو الات دوستی سی قوم و قبیلہ کی ہلاکت ہو رہتی + نظم ملولفہ ای دریغا آل احمد منور دریغ و بلا + زہر سی مارا کسی کو تیغ سی کاٹا گلا + جسکی جھولی کو ہلاتا تھا سدا روح الامین + اوسکا لاشہ خون سی آلودہ مقتل مین رہا + گہر جلایا قہر سی اور خانمان لوٹا تمام + زیور و معجر اوتارا وارث تطہیر کا + حسرت افزا ہی بہت ہو داستان اہلبیت + شرح مین اسکی زبان حال کو سکتہ ہوا + ہی غضب اولاد زہرا کو ستایا دہر نی + ناظم اس اندوہ عالم تہ و بالا کیا +

مجلس حال دفن شہیدان کربلا و آمدن بنی اسد در قتلگاہ و دفن جثث

تابوت کشان قربانیان ذو الجلال و جنازہ بدوشان اندوہ و ملال لحد سازان یاس و حسرت و خاک سپاران پیرشکیب رفتہ + نوحہ خوانان عزای غریبان + مجمر سوزان بزم نالہ و فغان وادی لاشہای روایت کو مدفن سامعہ مین یون سپرد کرتی ہین کہ جب مشیت کو فی مین امت پر جفا فرزندان و موالیان رسول خدا کو شہید کیا اور سینہ اہل زمین و آسمان کو ماتم اولاد علی مرتضی علیہ السلام کا داغ دیا ابن سعد بیحیا نی اپنی لشکر کی ساری مردونکو اطراف و جوانب سی اوٹھایا عزت و حرمت سی اونپر نماز پڑہکی قبرون مین گڑوایا جو روجفا دی امام حسین علیہ السلام کی بدن صد پاش کو بے سید دفن کیا

یا وصی ابن الوصی السلام علیک

یا طاہر ابن طاہر السلام علیک

یا شہید ابن شہید السلام علیک

یا ابن رسول اللہ السلام علیک

السلام علیک یا مقتول ابن مقتول
السلام علیک یا مظلوم ابن مظلوم
السلام علیک یا سید ابن سید
التقی السلام علیک یا عالم ابن العالم السلام علیک یا تقی ابن

و بعد از آن رو بزمین نهاده و نالیده و بعد از

تیسویں مجلس روایت بنی اسد میں شیر کا آنا اور دفن سائر شہدا

تمازتِ آفتاب میں سیدِ ثقلین کی پیار و بکوشستہ تن چھوڑا وہ پیکرِ مطہر جو مہدِ آغوشِ فاطمہ زہرا میں پرورش
پایا بکنارہ دشتِ کربلا میں خاک و خون سے آلودہ پڑا رہا جو سرِ انور کہ زینتِ دوشِ خیر الوریٰ ہوتا تھا
پیاسا خنجرِ اعدا شمر سے کٹا نوکِ نیزہ خولی پر چڑھا جس حُلّہ پوشِ کرامت کو مدام جامۂ جنت سے رب
العالمین خلعت دیتا دامنِ صحرا میں گھوڑوں کی سم سے روندا لباسِ کہنہ سے بھی عریان ہوا وَقَالَ
حُکِیَ عَنْ رَجُلٍ اَسَدِیٍّ قَالَ کُنْتُ زَارِعًا عَلٰی نَہْرِ الْعَلْقَمِیِّ بَعْدَ اِرْتِحَالِ عَسْکَرِ
بَنِیْ اُمَیَّۃَ کتاب بحار میں ایک مرد بنی اسد کی زبانی یہ حکایت کو ذکر کیا ہے کہتا ہے کہ بعد
چلی جانے سپاہِ عمر سعد کی اطرافِ نہرِ علقمہ میں زراعت کرتا تھا فَرَاَیْتُ عَجَائِبَ لَا اَقْدِرُ اَحْکِیْ
اِلَّا بَعْضَهَا مِنْهَا اَنِّیْ اِذَا هَبَّتِ الرِّیَاحُ تَمُرُّ عَلَیَّ نَفَحَاتٌ کَنَفَحَاتِ الْمِسْکِ وَ
الْعَنْبَرِ میدانِ مقتلگاہ میں جو لاشیں بیدفن پڑی رہیں اونسے ایسی عجائب کرامات دیکھیں کہ
بیان اونکا ہرگز نہیں ہوسکتا مگر اونمیں سے بعض باتوں کا جب اودھر سے ہوا جنوب و شمال چلتی تھی
تو بو خوشبوی مشک و عنبر معلوم ہوتی رہتی وَاِذَا سَکَنَتْ اَرٰی نُجُوْمًا تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ
اِلَی الْاَرْضِ وَیَرْقٰی مِنَ الْاَرْضِ اِلَی السَّمَاءِ مِثْلُهَا اور جو ہوا بند ہوتی آفتاب غروب
کرتا تو آسمان سے بہت ستاروں کو زمین پر اوترتے دیکھتا پھر ویساہی نور کا شعلہ فلک پر جاتے پاتا
کہ اونکو نکلتا ایسے جیسا چندا تا وَاَنَا مُنْفَرِدٌ مَعَ عِیَالِیْ وَلَا اَرٰی اَحَدًا اَسْئَلُہٗ عَنْ ذٰلِکَ
اوس دشت میں اکیلا میں اور میرا قبیلہ دوسرا کوئی نتھا جو اوس آدمی سے حقیقت ماجرا کی پوچھتا
وَعِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ یُقْبِلُ اَسَدٌ مِنَ الْقِبْلَۃِ فَاُوَلِّیْ عَنْهُ اِلٰی مَنْزِلِیْ ہنگام شام
قبلہ کی جانب سے شیر مہیب آتی ہوئی دیکھتا میں بازگشت کرتا اوسکی روبرو سے پوشیدہ اپنی گھر چلا
فَاِذَا اَصْبَحَ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبْتُ مِنْ مَنْزِلِیْ اَرَاهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ ذَاهِبًا
پھر کو جب دھوپ نکلتی تو میں پھر گیا شیر کو قبلہ کیطرف مراجعت کرتی پایا فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ اِنَّ

تیسوین مجلس روایت مرزا اہل بنی اسدا اور دفن شہدا

هٰؤُلَاءِ خَوَارِجُ قَدْ خَرَجُوا عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِمْ وَأَرٰى مِنْهُمْ مَا لَمْ

أَرَاهُ سَائِرَ الْقَتْلٰى میرے دل مین اس بات کا خیال گذرا یہ قوم نے عبیداللہ ابن زیاد پر خروج

کیا اوسکے لشکر نے آکے سبکو مار ڈالا سامان لوٹا اہلبیت کو اسیر بین پکڑا مگر تعجب ہی انکی لاشون

وہ غریب ماجرا مشاہدہ ہوتا ہے جو ہرگز دنیا مین کسی مقتول کا نہین سنا ہے فَوَاللّٰهِ هٰذِهِ

اللَّيْلَةَ لَا بُدَّ مِنَ الْمُسَاهَرَةِ لِأُبْصِرَ هٰذَا الْأَسَدَ يَأْكُلُ مِنْ هٰذِهِ الْجُثَثِ أَمْ لَا

قسم خدا کی آج رات بھر بیداری کرونگا تا دریافت ہو یہ شیر ان کشتوں کا بدن نوچتا ہے یا نہین کھاتا

فَلَمَّا صَارَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِذَا بِهِ قَدْ أَقْبَلَ فَخَفِيتُهُ وَإِذَا هُوَ هَائِلُ الْمَنْظَرِ

فَارْتَعَدْتُ مِنْهُ وَخِفْتُ بِأَنْ إِنْ كَانَ مُرَادُهُ لُحُومَ بَنِي آدَمَ فَهُوَ يَقْصِدُنِي

جب سورج ڈوبا وہ شیر ناگاہ بن سے نکلا بہت ڈرانی صورت اور مہیب تھا خوف سے اگرچہ مین

چھپ رہا مگر سارا جسم لرزنے لگا اور یہی اندیشہ جان سے دہشت نے گھیرا جو وہ گوشت آدمی کا

طالب ہے ضرور میری او پر حملہ کریگا وَأَنَا أُحَاكِي فِي نَفْسِي بِهٰذَا فَتَمَثَّلْتُهُ وَهُوَ يَتَخَطَّى الْقَتْلٰى

حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى جَسَدٍ كَأَنَّهُ الشَّمْسُ إِذَا طَلَعَتْ فَبَرَكَ عَلَيْهِ مین اپنے دل مین

یہ تصور کرتا تھا اسنے کہ مارا شیر کو دیکھا قتلگاہ مین چلا گیا سب لاشون سے گذر کے ایک پیکر

بے سر کے برابر پہنچا کہ وہ جسد نورانی مہر تابندہ سے زیادہ چمکتا تھا پس اوسپر گر پڑا مثال عشق کے

لِمَا فَقُلْتُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَإِذَا بِهِ يُمَرِّغُ وَجْهَهُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُهَمْهِمُ وَيُدَمْدِمُ

میری دھیان مین وسوسہ آیا کہ اوس لاش سے گوشت کھاتا ہوگا ناگاہ شیر کو عجب حال

مین پایا وہ جسم مطہر سے اپنا منہ ملتا مانند نوحہ گر کے چلاتا بیقراری مین چنگھارین کھاتا

آنکھون سے آنسو بہاتا پنجہ سے خاک سر پر اوڑاتا فَقُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ مَا هٰذِهِ إِلَّا أُعْجُوبَةٌ

مین کہا اللہ اکبر کیا عجیب ماجرا ہے جو اسد م نظر سے گذرا ہے فَجَعَلْتُ أَحْرُسُهُ حَتّٰى اعْتَكَرَ

تیسوین مجلس روایت بنی اسد مین شبیر کا آنا اور دفن سائر شہدا

الظَّلَامُ وَاِذَا بِشُمُوعٍ مُعَلَّقَةٍ مَلَأَتِ الْاَرْضَ پس ہین بجہانی کو ٹھہرا رہا تاکہ وحشت بین
اندھیرا خوب چھایا ناگاہ بحساب شمع اور چراغ کو روشن پایا کہ ہوا مین کوئی لٹکی پھرتا تھا
وَاِذَا بِبُكَاءٍ وَنَحِيبٍ وَلَطْمٍ مُفْجِعٍ فَقَصَدْتُ تِلْكَ الْاَصْوَاتِ فَاِذَا هِيَ تَحْتَ
الْاَرْضِ یکبارہ بہت دردناک شور وغل رونی اور پیٹنی کا اوٹھا مین اوس آواز نالہ و فریاد کی
طرف دوڑا کسی کو ظاہر مین نہ دیکھا بلکہ زمین کی اندر سی نوحہ ہوتا تھا فَفَهِمْتُ مِنْ نَاعٍ
فِيهِمْ يَقُولُ وَاحُسَيْنَاهُ وَااِمَامَاهُ فَاقْشَعَرَّ جِلْدِي اوس ہنگامہ شور وشین مین
ماتم کرنیوالیکا بیان سنا کہ واحسینا واماما وہ حسین کا مرثیہ پڑہتا مجھی اس حال پر خوف ہوا لرزہ
چڑہا رقت کا جوش آیا فَقَرُبْتُ مِنَ الْبَاكِي وَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهٖ مَنْ
تَكُونُ پس رونی والوں کی قریب گیا خدا و رسول کی قسم سی پوچھا تم کون ہو جو ایسا غم کہاتی ہو
اور کسکی واسطی کہرام رقت کا مچاتی ہو فَقَالَ اِنَّا نِسَاءٌ مِنَ الْجِنِّ فَقُلْتُ وَمَا شَأْنُكُنَّ جواب دیا
ہم عورات جنات مین ہین کہا پہر تمکو کیا ایسی صدمات ہین فَقُلْنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ هٰذَا
عَزَاؤُنَا عَلَى الْحُسَيْنِ الذَّبِيحِ الْعَطْشَانِ وہ بولین کہ ہم لوگ ہر روز و شب عزا مین نوحہ کرتی
ہین حسین شہید علیہ السلام اور پیاسی قتل ہوئی کی واسطی روتی رہتی ہین فَقُلْتُ هٰذَا الْحُسَيْنُ
الَّذِي يَجْلِسُ عِنْدَهُ الْاَسَدُ قُلْنَ نَعَمْ یعنی دریافت کیا وہ حسین جسکی لاش پر شیر بیٹھا
چلاتا ہی جواب دیا ہان وہی بیکس غریب جو خدا و رسول کا پیارا ہی اور دیکھا کہ جوانان الٰہی [illegible]
گوسفندان قربانی ذبح کئی تہی اور اونکی اعضا کٹی ہوئی جا بجا متفرق رکہی تہی کوئی مونس و یاور
نہ تہا جسد پارہ پارہ سید الشہدا و صحابہ ہمراہی مولا کو اوٹھاتا اور مجاہدان معرکہ وفا کو مانند غربا
پردہ نجدین چھپاتا وہ سب کشتگان رہ حق اپنی لہو سی نہائی تہی اجسام پاش پاش تہی غبار
صحرا سی کفن پائی تہی کافور ریگ گرم بیابان سی ملا اور صندوق و عماری چوب تیر و نیزہ ہوا

تیسویں مجلس حال دفن شہدای کربلا

فرار اونکا سینۂ پر الم محبان بنا اور شامیانہ اونپر بال و پر مرغان کا بندھا ہر گاہ اہلبیت سید کونین
پناہ سپاہ گمراہ کی ہاتھ سی لٹی اور اسیر و تباہ کوفہ کو راہِ قتلگاہ شہدا سی گذری ہر ایک
خاتون کو اپنی وارث و عزیز کا جنازہ بی سر نظر آیا اونٹ پر سی گر کی فریاد و نالہ و اسحرا و واعلیا
شور مچایا نہ بر وستی سی اعدا کی پیکر اقربا میدان میں چھوڑ کی چلی دلمین حسرت وارمان بھری تھی
کہ ہای بیکسو نکو ہماری بیچو نکر قبر ملی کاش ہم عورات غارت زدہ یہان رہتی باقی جو اپنی بھائی
بیٹی کی لاش کو اوٹھاتی رو رو کی نماز پڑھتی زمین میں دفناتی عزا و ماتم کا سامان فاتحہ او
سوگ پھیلاتی وَلَمَّا انْفَصَلَ ابْنُ سَعْدٍ مِنْ كَرْبَلَا عَمَدَ اَهْلُ الْغَاضِرِيَّةِ مِنْ
راوی کہتا ہی عمر سعد نی روز عاشورا کو اور دوسری دن کی دوپہر تک مقام کیا بعد ازان عترت پیغمبر کو
مقید لیکی ہمراہ لشکر چلا گیا جب وہ بیدین کی روانہ ہوئی وادی کربلا میں عرصہ گذرا قبیلہ بنی
اسد میں جو نزدیک غاضریہ رہتا تھا یہ سانحہ پہنچا کہ مردم کوفہ نی سبط رسول فرزند بتول کو
بھوکا پیاسا مارا ہی اور کئی دن ہوی کہ وہ بدن بی سر دیسا ہی پڑا رہا ہی اوس قوم کو سبیا
او رہا او بنی رہا دسی توقف تھا کہ اگر تجہیز و تکفین کرینگی تو وہ جفا بنیاد خفا ہوگا بعض جو انمرد
عورات نی جو یہ کلام دہشت انجام سنا جا نہ توفیق سعادت پہنا پکار کی کہا تم ہر گاہ اندیشہ
انتقام رکہتی ہو حقیقہ اللہ کی ڈرسی گہر میں بیٹہو ہم بخوف و خطر جاتینگی شہیدان آل پیغمبر کی قبرین
بنا اینگی اس تقریر شماتت سی مردونکو حمیت دامنگیر ہوی بہت سی بیل اور کلنگ اوٹھائی مقتل کی
راہ لی ہر گاہ وادی قتلگاہ میں با حال تباہ پہنچی تو عجب سامان نالہ و آہ اور اسباب جانکاہ
دیکہی اکثر جوانانِ نونہال سرو قامت تیغ و تبر سی کٹی پڑی تھی خاک میں اونکی گہای کر ون سی
لہو بکی تہالی جمی ہین لاکن یہ نہایت جور و طغیان ہی کہ سبکا بدن صد پارہ و پوشاک سی عریان
چارون طرف سی لاشہای پریشان کو فراہم کیا او نمین پیکر مطہر شاہ شہیدا کا شخص مقدم تھا

تیسویں مجلس بروایت بنی اسد میں شبیر کا آنا اور دفن سائر شہدا

الظَّلَامُ وَاِذَا اَسْمَعُ مُعَاقَۃً مَلَاَتِ الْاَرْضَ یعنی میں جنگبانی کو ٹھہرا رہا تا کہ دشت میں اندھیرا خوب چھایا نا گاہ بجیاب شمع اور چراغ کو روشن پایا کہ ہوا میں کوئی لئیے پھرتا تھا وَاِذَا بِبُکَاءٍ وَنَحِیْبٍ وَلَطْمٍ مُفْجِعٍ فَقَصَدْتُ تِلْکَ الْاَصْوَاتِ فَاِذَا ھِیَ تَحْتَ الْاَرْضِ یکبارہ بہت دردناک شور وغل رونی اور پیٹنی کا اوٹھا میں اوس آواز نالہ و فریاد کی طرف دوڑا کسی کو ظاہر میں نہ دیکھا بلکہ زمین کی اندر سی نوحہ ہوتا تھا فَفَہِمْتُ مِنْ نَاعٍ فِیْہِمْ یَقُوْلُ وَاحُسَیْنَاہُ وَوَاِمَامَاہُ فَاقْشَعَرَّ جِلْدِی اوس ہنگامہ شور وشین میں ماتم کرنیوالیکا بیان سنا کہ وا اماما وا حسین کا مرثیہ پڑھتا مجھی اس حال پر خوف ہوا لرزہ چڑھا رقت کا جوش آیا فَقَرُبْتُ مِنَ الْبَاکِیْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْہِ بِاللہِ وَبِرَسُوْلِہٖ مَنْ تَکُوْنُ پس رونی والونکی قریب گیا خدا و رسول کی قسم سی پوچھا تم کون ہو جو ایسا غم کھاتی ہو اور کسکی واسطی کہرام رقت کا مچاتی ہو فَقَالَ اِنَّا نِسَاءٌ مِنَ الْجِنِّ فَقُلْتُ وَمَا شَاْنُکُنَّ جواب دیا ہم عورات جنات میں ہیں کہا پھر تمکو کیا ایسی صدمات ہیں فَقُلْنَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ ھٰذَا عَزَاؤُنَا عَلَی الْحُسَیْنِ الذَّبِیْحِ الْعَطْشَانِ وہ بولیں کہ ہم لوگ ہر روز وشب عزا میں نوحہ کرتی ہیں حسین شہید علیہ السلام اور پیاسی قتیل ہوی کی واسطی روتی رہتی ہیں فَقُلْتُ ھٰذَا الْحُسَیْنُ الَّذِیْ یَجْلِسُ عِنْدَہُ الْاَسَدُ قُلْنَ نَعَمْ یعنی دریافت کیا وہ حسین کی لاش پر شیر بیٹھا چلاتا ہی جو ابد یا ہاں وہی بیکس غریب جو خدا و رسول کا پیارا ہی و اور دنیا کہ جوانان الی نبی کو سفندان قربانی ذبح کئی تہی اور اونکی اعضا کٹی ہوی جا بجا متفرق رکھی تہی کوئی مونس و یاور نتہا کہ جسد پارہ پارہ سید الشہدا و صحابہ ہمراہی مولا کو اوٹھاتا اور مجاہدان معرکہ وفا کو ماتم عزا پردہ لحد میں چھپاتا وہ سب تشنگان برحق اپنی لہو سی نہائی تہی اجسام پاش پاش ہی غبار صحرا سی کفن پائی تہی خونفار ریگ گرم بیابان سی ملا اور صندوق دکھاری چوب تیر و سینہ کا

تیسویں مجلس حال دفن شہدای کربلا

فرارا ونکا سینۂ پر الم محبان بنادا ور شامیانہ اونپر بال و پر مرغان کا بندہا ہر گاہ اہلبیت رسالت کو

پناہ سپاہ گمراہ کی ہاتھہ سی لٹی اور اسیر و تباہ کوفہ کو راہ قتلگاہ شہدا سی گذری ہر ایک

خاتون کو اپنی وارث و عزیز کا جنازہ بی سر نظر آیا اونٹ پر سی گر کی فریاد و نالہ وامحمداہ و واعلیاہ کا

شور مچایا زنہ بروستی سی اعدا کی سکینۂ اقربا میدان مین چھوڑ کی چلی دلمین حسرت و ارمان بھری تھی

کہ ہای بیکسونکو ہماری کیونکر قبر ملی کاش ہم عورات غارت زدہ یہان رہتی باقی جو اپنی بھائی

بیٹی کی لاش کو اوٹھاتی رو رو کی نماز پڑھتی زمین مین دفناتی عزا و ماتم کا سامان فاتحہ

سوگ پھیلاتی وَلَمَّا انْفَصَلَ ابْنُ سَعْدٍ مِنْ كَرْبَلَا عَمَدَ اَهْلُ الْغَاضِرِيَّةِ مِنْ

راوی کہتا ہی عمر سعد نی روز عاشورا کو اور دوسری دن کی دو پہر تک مقام کیا بعد ازان عترت پیغمبر کو

مقید لیکی ہمراہ لشکر چلا گیا جب اوس بیدین کی روانہ ہونیسی وادی کربلا مین عرصۂ گذرا قبیلۂ بنی

اسد مین جو نزدیک غاضریہ رہتا تھا یہ سانحہ پہنچا کہ مردم کوفہ نی سبط رسول فرزند بتول کو

بھوکا پیاسا مارا ہی اور کئی دن ہوی کہ وہ بدن بی سر و لباس پڑے رہا ہی اوس قوم کو سعادت

اور ہدایت نی یاوری نو قف تھا کہ اگر تجہیز و تکفین کرینگی تو وہ جفا بنیاد خفا ہوگا بعض جو مرد

عورات نی جو یہ کلام وحشت انجام سنا جامۂ توفیق سعادت پہنا پکار کی کہا تم ہرگاہ از شدہ

انتقام سی نہیں ہو عقیدہ اللہ کی ڈر سی گہر مین بیٹھو ہم بخوف و خطر جاتینگی شہیدان آل پیغمبر کی قبرین

بناینگی اس تقریر شماتت سی مردونکو حمیت دامنگیر ہوئی بہت سی بیل اور کدال اوٹھا کی مقتل کی

راہ لی ہر گاہ وادی قتلگاہ مین باحال تباہ پہنچی تو عجب سامان نالہ و آہ اور اسباب جانکاہ

دیکہی اکثر جوانان نونہال سرو قامت تیغ و تبر سی کٹی پڑی خاک مین اونکی سنگہای گردن سی

ہو بہکی تہالی جمی ہین لاکن یہ نیا حادثۂ جور و طغیان ہی کہ سب کا بدن صد پارہ پوشاک سی عریان

چارون طرف سی لاشہای پریشان کو فراہم کیا اوسمین پیکر مطہر شاہ شہید کا شخص مقدم تھا

تیسویں مجلس حال دفن شہدای کربلا

چونکہ وہ قربانیانِ راہِ خدا کی جسد بے سر تھا کسی کی شان اور شوکت کا پتا و نشان نہیں ملا
تا کہ موافق مرتبہ سعی مبارک بنائیں ان بزرگوار ونکو جدا جدا خواہ ایکجا باہم دفنائیں ناچار
دعا کی ہاتھ درگاہِ پروردگار میں بڑھائی کہ خداوند کسی پیغمبر کو اسدم بھیجدی جو ہمین نام و
نسب بتائی حدیث میں وارد ہی کہ اگر امام مشرق میں قضا کریگا تو مغرب سی دوسرا
حجتِ کبریا آکی تجہیز کا منصرم ہیگا بعضی فارسی کتابوں میں یہ اخبار لکھا ہی جسکو راقم نے
سنا اور یاد رکھا ہی ناگاہ جانبِ قبلہ سی یکبارگی وہ غبار اوٹھا اوسمین شہسوار بزرگوار نظر آیا
کو آتی دیکھا کہ آدم صفی اللہ اوسکی رقت و مصیبت سی اشکبار اور نوح نجی نوحہ و فریاد محنت پہ
وگار ابراہیم خلیل سوز آتش تپ سی مشتعل اور اسماعیل ذبیح قربانی راہ وفا کا مائل یعقوب
اوس چشم گریان کا شرمندہ اور یحیی زہد و عبادت کا بندہ ایوب کثرت صبر و شکیبائی کا
شناسا اور خضر چشمہ اخلاص وارد دستکا پیاسا موسی عصای آہ سی جامہ میں طور گویان عیسی
انفاسِ مسیحائی کا محروم رطب اللسان خاص و عام نی اوسمین سلام کیا امداد و ارشاد
جنازہ سواری دفن کا سر انجام کیا فَصَلُّوا عَلَى تِلْكَ الْجُثَثِ الطَّاهِرَةِ الْمُرَمَّلَةِ
بِالدِّمَاءِ اوس جماعت نی ساری شہدای بی سر پر کہ خون کا وسی نہائی تھی اور بردیمانی
رحمت سی خلعتِ آخرت پائی تھی امام مقتدا کی طاعت میں صفِ نماز باندھی تپلی دین کی
روح اور جسد ریحیت وافر بھی وَحَفَرُوا لِلشُّهَدَاءِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ
الَّذِينَ صُرِعُوا حَوْلَهُ مِمَّا يَلِي رِجْلَيِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَمَعُوهُمْ فَدَفَنُوهُمْ
جَمِيعًا مَعًا اوس قوم نیک عمل نی پل بھر کا تنگ سی نزدیک مقتل خاک زمین سمر کا یا فدا
مجاہدانِ اہلبیت اور اصحاب جناب کی دخمہ بنایا جو گرد و پیش امام حسین علیہ السلام وہ بے تن
پڑی تھی سبکو اوٹھایا نہ بہ قدم جانبازِ دین اوسی زمرہ عالی گہر کو ایکجا گنج شہیدان میں اٹھایا

تیسویں مجلس حال دفن شہدای کربلا

نجومِ فلکِ شرف اور سیادت کو قمرِ رسالت کی لحد سی قریب زمین کو سونپا اور تلاشِ باقی جہاں مقتول میں صحرا و دشت کا پھیر کیا وَكَانُوا يَجِدُونَ لِأَكْثَرِهِمْ قُبُورًا وَيَرَوْنَ طُيُورًا بِيضًا وَرَدَ فَنُوهَا عَلَى مَا هِيَ الْآنَ عَلَيْهِ پس ایک جوان کہ تازہ آغازِ شباب اور ناشا تھا اوٹھالائی اوسکی بدن کی اعضا سمِ تومن سی روندی پائی پوچھا ای واقفِ پنہان و آشکا اس فرزندِ نامراد کا نام و نشان بتا شتر سوار نی اوس لاش کو پاش پاش دیکھ کی رو دیا آہ و نالہ سی آنسو بہا کی ارشاد کیا یہ قاسم خلف امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام ہی کہ تلواروں سی ٹکڑی ہوا اثر عیش سی ناکام ہی بنی اسد نی دوسری جوان شمشاد بالا کی لاش نظر کی جو صدہا زخمِ تیر و نیزہ برچھی کی اپنی چھاتی کی باہر تھی سوال کیا ای مولا یہ بھی سرورِ عنا کون گیسو والا ہی کہا ہمارا بھائی علی اکبر جسی اُمِ لیلیٰ اور زینب خاتون نی سونا سی پالا ہی اون سرورانِ دین کی دفن کرنیکو جو اشیاء اوٹھائیں تو اکثر کی واسطی سابق سی طیار قبریں پائیں ہر خانِ شہید نورانی کو دیکھا اوڑتی پھرتی تھی رواجِ جنت کی نکہت مہک رہی جیسا زائر و نکو قرارِ مقدس جلوہ دیتا ہی اوسی صورت پر سبکو آغوشِ لحد میں سونپا ہی وَدَفَنُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيْثُ قَبْرُهُ الْآنَ وَدَفَنُوا ابْنَهُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ الْأَصْغَرَ عِنْدَ رِجْلَيْهِ پس امام جسمِ اطہر کو تابوت رحمت میں اوٹھایا مجمر سینہ سوزان لیکی نوحہ خوان ذکرِ و اشہیدا کہان پڑھا یا پہاں روضۂ رضوان بابِ علو رخشان ہی خاک سر کا ہی لوحِ سنگ ہوش نگ تنِ مبارک پرنظر آیا جب اوس پتھر کو ہٹایا تو معدنِ گوہر اور غیرتِ لعل و یاقوت پایا مثالِ چشمِ ملک صاف و شفاف کیا نکہت مشک و عنبر پیدا ہوا حظیرۂ قدس کا غرفہ ملا بدن اختیارِ عالمین کو چشمہ نور کی پاس رکھا زلالِ آب دیدہ منور سے پاکیزہ غسل دیا چادرِ عصمت و پیراہنِ عفت و عمامہ شہادت و لنگ سعادت سے کفن پہنایا جریدہ میں شفاعت اور مغفرتِ امت پہلو میں رکھی حنوطِ خاکِ شفا لگایا پہنایا ہی

مسلمانان خالد ابن سلیمان را فرستادند بجانب ... و بر اسپی نشسته ...

بر کند میدان ... خالد ...

غلام خالد سران ملعون ...

تیسوین مجلس حال دفن شہدای کربلا

وار واحِ طیّبہ کی ساتھہ نمازین پڑہین اونکی جانبِ قدم فرزندِ خلف علی اکبر و علی اصغر کی
لاشین دفن کین راوی کہتا ہی پس طایفۂ بنی اسد اشکبار و نالان اوٹھی طرف نہر علقمہ
ہمراہِ نوحہ و فغان چلی ناگاہ اثنای راہ مین ایک غیرتِ ماہ مثل کتان پارہ پارہ خاک و
خون مین ڈوبا دیکھا کہ دونو ہاتھہ کہنی سی کٹی ہوی سینہ مین صدہا تیر کارہ ۔ زن بہالون کا زخم
وار پار لگا تھا سیلِ غم و الم سی سبکا دل تلاطم مین آیا دریای سرشکِ حسرت چشمِ حیوان اور
انسان سی بہا پوچہا ای مولا یہ کسکا جنازہ خوشبو ہی کہ چہاتی پر شک دہری گٹا ہوا
بازوہی جواب پایا یہ علمدارِ لشکرِ حسینی عباس وفادار ہی کہ سقای اہلِ حرم عمِ سکینہ سپرِ حسین
کرارہی وَدَفَنُوا الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ
عَلٰى طَرِيقِ الْغَاضِرِيَّةِ حَيْثُ قَبْرُهُ الْآنَ پس لاش مین دستہای ابن حیدر کے
بہت پہری کنارِ نہر سی ڈہونڈہی وہ دونو کف پیداکی راہِ غاضریہ مین جہان کہ ٹوری
بیدم گری تہی اوس جا قبر کہود کی دفن کیا جو نشانِ علمدار جدا ہی راوی کہتا ہی
بسبب اہتمامِ سعادت مین عورات بنی اسد مدد کرتی رہین جب سامانِ تجہیز اور تکفین سی
فراغت پائی تو مصروف زاری و شیون ہوئین فقط یا مولاہ ہی ہی شہِ تشنہ
مظلوم حسین ای سبطِ نبی خامسہ قوم حسین افسوس تجہی فاطمہ سونا سی پالی اب چہار
ہو تیروں کی لگین سینہ مین بہالی یہ چاند سی تصویر تری خاک مین سونی سوم ہی نہ چہلم
ہوئی رسم عزا کی تربت پہ نہین شمع یہ اندہیرا ہی ماتم سی لِ جن و ملک داغ ہوا

اس نوحہ جانسوز سی ناظم کی ہوئی وہ ہوم دفتر ہی مصیبت کا ہر اک مصرع منظم

اکتیسوین مجلس ۳۱ بحالِ شہید ہونا امام رضا علیہ السلام ذکر قصیدہ اسمٰعیل و نجابی ساز ابنا جعفر طیار

اکتیسویں مجلس خواب امام رضا علیہ السلام و شہادت ابنای مسلم یا جعفر علیہ الرحمۃ

پیاسا رہنا یادِ تشنگی امام حسین علیہ السلام میں جام کوثر پلائیگا بہوکا پھرنا واسطی گرسنگی موالا کی نعماتِ ابدی بہشت میں دلائیگا ننگی پاؤں پھرنا سرورِ دین کی الم سی تاجِ بزرگی فرق پر پہنائیگا سر و سینہ پیٹنا امام مبین کی غم سی پشت و پہلو کو آتشِ دوزخ نہ کہای گا محبوں کا جاسۂ سیاہ وسیلۂ خلعتِ آمرزش ہی عزاداروں کی اشک واہ گناہوں کی خاطر ذریعۂ بخشش ہی کہنا مرثیہ احوالِ کربلا کا موجبِ رضای پروردگار لکہاہی پڑہنا اشعارِ حزن و بکا کا سببِ تقرب ائمہ اطہار کہاہی چنانچہ کتاب بحار الانوار میں بسند معتبر یہ حدیث بیان کی کہ سہیل بن ذبیان سی بروایتِ صادق سی خبر دی ہی حکی سُهَيْلُ بْنُ ذُبْيَانَ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْاِمَامِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَعْضِ الْاَيَّامِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ کہتاہی کہ ایکروز ایام جانبوزمین باتفاقِ حسنہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت سی مشرف ہوا ایسی گھڑی کہ ابہی کوئی اوس جناب کی روبرو نہیں تہا فَقَالَ لِي مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ ذُبْيَانَ السَّاعَةَ اَرَادَ رَسُولُنَا اَنْ يَاْتِيَكَ لِتَحْضُرَ عِنْدَنَا مجکو دیکہکی ارشاد کیا مرحبا و پرتیری ای فرزند ذبیان اس گھڑی میں چاہتا تہا کہ آدمی بہیجوں اور تجہی اپنی پاس طلب کروں فَقُلْتُ لِمَاذَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ یعنی عرض کی کس واسطی ای فرزند رسول خدا فَقَالَ لِمَنَامٍ رَاَيْتُهُ الْبَارِحَةَ اَزْعَجَنِي وَاَرَّقَنِي فرمایا بیان کرنی کو ایک ماجرا جو رات کو میں نی خواب میں دیکہا ہی اور اوس واقعہ نی پریشان و مضطر کیا ہی فَقُلْتُ خَيْرًا يَكُونُ اِنْشَاءَ اللهُ تَعَالَى میں نی کہا بہت اچہا خدا خیر کری یا مولا فَقَالَ لِي يَا ابْنَ ذُبْيَانَ رَاَيْتُ كَاَنِّي قَدْ نُصِبَ لِي سُلَّمٌ فِيهِ مِائَةُ مِرْقَاةٍ وَصَعِدْتُ اِلَى اَعْلَاهُ فرمایا کہ عالمِ رؤیا میں دیکہا کہ ایک نردبان بلند کہڑی ہی کہ اوسمیں ایک سو زینہ ہیں اور میں اوس کی اوپر راہ صعود کی ہی فَقُلْتُ يَا مَوْلَايَ اُهَنِّيكَ بِطُولِ الْعُمْرِ وَرُبَّمَا تَعِيشُ مِائَةَ

اکتیسوین مجلس خواب امام رضا علیہ السلام وشہادت ابنای مسلم یا جعفر علیہ الرحمۃ

ستنۃ سہیل نقل کرتا ہی ہمنی عرض کیا ایمولا اسکی تعبیر طول عمر ہی کہ آپکی سو برس تک زندہ ہوگی برابر ہر زینہ کی ایک سال حیات ہیگی فقال لی ما شاء اللہ کان کہا حضرت نی یہ خدا کی ارادی پر ہی قال یا ابن ذبیان فلما صعدت الی اعلی السلم رایت کانی دخلت قبۃ خضراء یری ظاہرہا باطنہا ورایت جدی رسول اللہ جالسا فیہا یا ابن ذبیان جب اعلای زینہ نردبان کو پہنچا ہون تو یون پایا کہ ناگہان سکان زمرد سبز تابان مین داخل ہوا ہون مزید صفائی سی وہ ایسا تھا کہ اندر کا حال باہر سی نظر آتا نانا رسول خدا کو وہان بیٹھی دیکھا والی یمینہ شمالہ غلامان حسینان یشرق النور من وجوہہما اور اونکی دہنی بائین دو نوجوان رعنا بہت خوب صورت ایسی ہین کہ نور اونکی چہرون سی چمکتا ہی ورایت امراۃ بہیۃ الخلقۃ ورایت بین یدیہا شیخا بہی الخلقۃ جالسا اور ایک خاتون مقدسہ کو پاس اونکی نظر کیا اور ایک سرور عالی منظر نی ہی جلوس کا برابر پیغمبر جلوہ دیا ورایت واقفا بین یدیہ وہو یقرء ہذہ القصیدۃ التی اولہا تقابل مین جد بزرگوار کی ایک آدمی ادہیر کہڑا پایا کہ وہ شخص قصیدہ کی پڑہتا تھا جسکا مطلع اول یہ ہی لام عمرو باللوی مربع فلما رآنی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ قال مرحبا بک یا ولدی یا علی بن موسی الرضا سلم علی ابیک علی بن ابی طالب جب رسول خدا نی مجکو دیکھا فرمایا مرحبا اوپر تیری ای فرزند میری علی بن موسی الرضا سلام کرو اوپر اپنی والد بزرگوار علی بن ابی طالب کی فسلمت علیہ پس موجب امر پیغمبر مینی سلام کیا ثم قال سلم علی امک فاطمۃ الزہراء فسلمت پھر ارشاد ہوا جناب مصطفی کا سلام کرو اپنی مادر طاہرہ فاطمہ زہرا کو مین اونکو وسطی ہی ادا

اکتیسویں مجلس خواب امام رضا علیہ السلام و شہادت ابنای مسلم یا جعفر علیہ الرحمۃ

سلام بجالایا فقال لی سلم علی ابویک الحسن والحسین فسلمت علیہما یعنی پھر

حضرت خیر الوری نی کہا مجھسی کہ سلام کرو اوپر اپنی پدران والاگہر حسن اور حسین کی یعنی اونکی

اکرام کیا ثم قال لی وسلم علی شاعرنا ومادحنا فی دار الدنیا السید اسمٰعیل

الحمیری پھر فرمایا خاتم انبیا نی مجکو کہ ای فرزند سلام کرو ہماری شاعر اور مداح کو جو بیچ

دار دنیاکی ہی سید اسمعیل حمیری فسلمت علیہ یعنی اوسکی اوپر بھی سلام کیا وقال لہ

عد الی ما کنا فیہ من انشاد القصیدۃ فانشاء یقول ای اسمعیل جب یعنی تو جب

ارشاد رسول خدا اسکو بجالایا اور ادای مراسم تحیت و سلام کو تمام کر دیا حضرت خاتم انبیا

اوس شاعر سی فرمایا شروع کر اپنی قصیدہ کو جہان سی چھوڑا تھا وہ کہنی لگا لام عمرو

باللوی من مربع طامسۃ اعلامہ بلقع فبکی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ سرور انبیا

اوس کلام کو سنکی روتی تھی اور کثرت ملال سی تمامی بھرتی تھی فلما بلغ المادح الی قولہ

ہرگاہ شاعر مداح فی یہ مصرع پڑہا ووجہہ کالشمس اذا تطلع بکی النبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وفاطمۃ ومن معہ جناب سید دو سرا و فاطمہ زہرا مع سب حاضران

مجلس روتی تھی فلما بلغ الی قولہ قالوا لہ لو شئت اعلمتنا الی من الغایۃ

والمفزع جبکہ حضرت پیغمبر ساعت اشعار میں دوسری مقام پر پہنچی یا شاعر اوسکا

کہنی لگی قال الہی انت الشاہد علی وعلیہم انی قد اعلمتہم ان الغایۃ والمفزع

علی بن ابیطالب فاشار بیدہ الیہ وھو جالس بین یدیہ خداوند تو

شاہد ہی میری وحیثیت اور ساری خلقت کی عفلت معاملہ میں اونکو آگاہ کیا ابتدا اونکا

کر وہ علی ابن ابی طالب ہی پھر ارشاد فرمایا سید او سکی طرف جو روبرو بیٹھی تھی فلما فرغ

السید اسمعیل الحمیری من انشاد القصیدۃ التفت الی وقال یا علی

اکتیسوین مجلس خواب امام رضا علیہ السلام اور شہادت فرزندان مسلم خواہ جعفر طیار

بن موسی الرضا احفظ ہذہ القصیدۃ وأمر شیعتنا بحفظہا جو وقت سید اسمعیل نے
تمام قصیدہ کی پڑہنی سی فراغت پائی تا نار سو نحدا نی میری طرف نگاہ کی یہ بات ارشاد فرمائی اُنہی
یا علی موسی الرضا اس قصیدہ کو حفظ کرو اور سب اپنی اور ہماری دوستوں سی کہو کہ ان ابیات کو
یاد رکھو وأعلمہم أن من حفظہا وأدمن من قرأتہا ضمنت لہ علی اللہ الجنۃ اور
زمرہ محبونکو جو بصدق دل ان اشعار کو پڑہا کریگا میں ضامن ہون اوسکی جنت کو جو مخلد رہی گا
وقال الرضا علیہ السلام لم یزل النبی یکررہا علی حتی حفظتہا منہ پس
جناب امام رضا علیہ السلام بیان کرتی ہین سہیل بن ذبیان سی کہ رسول مختار بار بار اون اشعار
تکرار کرتی تا کہ مینی حفظ کیا اونسی فانتبہت من نومی وقد لقنتہا وحفظتہا منہ
اپنی نیند سی مین چونکا وہ سب قصیدہ پیش نظر ہی اور سارا قصیدہ مجہی از بر ہی وعلمتہا الکثیر
من أصحابی روایت کرتا ہی کہ مینی جناب امام رضا کی زبانی وہ ابیات یاد کیئی اور بہت
محبونکو بموجب ارشاد حضرت سکہا دیئی ہیں ای سامعان حدیث صدق وصفا دیکہا تمہنی
اور ذاکران مصطفی دنیا مین کیا توقیر اور عزت ہی جو ہی کسقدر بایہ آرام و راحت ہی جنت کی
عمدہ سکونت کو نعمات ابدی کی ساتہ حور و غلمان خدمت کو ایسی کام مین اگر سو جان جائیں بجا
اور تعزیہ امام حسین علیہ السلام مین جو بن آئی سب لازمہ اہل ولا ہی ہای ہم ایسی بزم مصیبت مین
جب باہم بیٹہو واجب ہی کہ تم سرگذشت مولا سنکر رقت سی اوٹہو ہرگاہ اختلال حواس پیش
نہ آئی تو ضرور رنگ ملال صورت مضرون دکہائی سند معتبر سی روایت کی ہی تعزیہ جناب امام
حسین علیہ السلام مین اپنا واصلی حالات کی بیٹہنا اہل مجلس کی خدمت کرنا مومنین کو رلانا
اور آپ ہی ساتہ رونا خواہ آنسو نہ نکلی تو اہل بکا کی صورت بنانا ساری امور مذکور مستوجب
مغفرت یوم نشور اور وسیلہ حصول قصور جنت اور حور ہین یہ بات باور کرو کہ رحمت خدا

اکتیسوین مجلس شہادت فرزندانِ مسلم خواہ اولاد جعفر طیار

پیادہ پھرنی سی ہر قدم پانو لڑکھڑاتی تہی ناگاہ سپاہیانِ لشکر اونسی وہان دوچار ہوے اور دونو کو پکڑکی ابنِ زیاد کی پاس لیگئی اوسنی زندانِ محنت مین قید کا حکم دیا تا عرصہ ایک سال کا اونپر بہت تکلیف سی گذرا پاسبان سارا دن اونکو حجرۂ تنگ مین بند رکہتا شام کو کہولکر دو قرص نان جو ایک کوزہ آب دیتا بیچارونکی طول مدت مین کپڑی سب پہٹ گئے بال اور ناخن بڑہی ہوی خاک مین اٹی تہی شدت سی خونکی رنگ رخسارونکا پڑان تہا ماری ضعف کی بدنِ لاغر بید سا لرزان تہا رات کو اندہیری سی ڈرتی اور گہبراتی تہی دنکو وحشت کی باعث در و دیوار سی ٹکراتی تہی نازونکی پالون کو نہ تکیہ نہ بچہونا زمین پر سونا تہا عجب زندگانی تہی زنداں کی گوشی مین ہر دم رونا تہا ایذا سی گرمی اور سردی کی تڑپتی تہی اونکی نالہ زار سی اپنی پرائی دوست اور مخالف بہی پہٹتی تہی کبہی باپ کا پیار یاد کرکی بیخود ہو جاتی تہی گاہی ماکی ناز برداری دہیان مین چلاتی بہائی بہن کی فراق مین چین نہ آتا تہا بچپنکی دل لگی یاد آتی یارائی ضبط باقی نہ تہا اپنی بہری گہرکی تصویر زندانِ بلا مین بیقرار تہی آرزوی زیارت مین کنبہ کی زندگی تہی دوبر کوئی وہان پرستار نہ تہا جو دردِ جگر اونکو سناتی ایک ہمزبان غمخوار نہ تہا تا بیانِ مصیبت سی دل بہلاتی عالم مجبوری مین بڑی بہائی کو چہوٹا صورت محزون دکہاتا آنسو بہاتا حال کی شرح محنت یون کہتا کیون بہائی ہماری اقربا کیسی ایکدفعہ چہوٹی کسطرح اعدائی ماں نی سامان خیمہ مین اوٹ خاک و خون مین امام حسین علیہ السلام کی سر پر بہی چہر زونکی لاشی گہوڑونکی سم کی پامال کئی لشکر کی ہجوم کرکی اہلبیت مین کیا تہلکہ ڈالا تہا نگی تلوار دکہلاکر حرم کو او سر دم پر دی ہی نکالا جب فاطمہ کی بیبیان لین اور کان زخمی ہوی تو سکینہ رونی کی منہ پر طمانچہ مارا تو کیسی چہاتی پہٹتی تہی کیا قیامت کا شور ہوا جب گہر کی مالکن مقتل مین کہڑی تہین افسوس ہم اسیر ہوکی علی اکبر اشکین بہ کر تپتی رہ ہی

پسری داشت معاویه نام بجای پدر بنشاندند

پسر زیاد بدان بهانه از بصره که بدمشق رفت

اکتیسویں مجلس شہادت فرزندانِ مسلم خواہ اولادِ جعفرِ طیار

ابنِ زیاد کا جو نام و نشانِ آلِ محمدؐ سے ہو گا اگر ہم بھی اس قید میں مر جائیں تو جنازے کون رو ئیگا خانۂ زندان میں بے وارث مردہ پڑا رہیگا شاید ہماری بیکسی کا ذکر پاسبان کیا کریگا ایسے تذکرہ میں وہ معصوم دنیا کی ایذا سہتے تھے حسرت کی آغوش میں طالبِ موت رہتے تھے ایک دن چھوٹے بھائی نے بڑے سے کہا عرصہ سے ہم قید میں بیٹھے ہیں آج اپنے نام اور نسب کو زندانبان سے بیان کریں بلکہ ہماری مصیبت پر وہ رحم کھائے کچھ تکلیف خور و خواب میں آرام پہنچائے شام کو حسبِ موافق عادت کے زندانبان قفلِ در کھولا اور دو نو ماہِ فلکِ سیادت کو افقِ ظلمت سے باہر نکالا شہزادوں نے الحاح و زاری سے کہا اے شیخ افسوس تو ہمکو نہیں پہچانتا کہ اقربای اہلبیتِ پیغمبر ہیں ماں باپ سے چھوٹے یتیم دور بدر ہیں آسمانِ محنت و بلا گردشِ سخت میں ہم پر ٹوٹا ہے دامانِ شہادت منزلِ کربلا میں ہاتھ سے چھوٹا ہے سامانِ قضا و قدر سے تیرے گھر مہمان ہیں شدتِ زحمت سے خورد سالی میں نیم جان ہیں تو ہمکو اولادِ ترک و روم سے دشمن جانتا ہے اس لئے ہماری عاجزی اور غریبی پر ترس نہیں کرتا ہے اے شیخ پیرِ شبیر کی بچوں پر ظلم ناگزیر کہاں روا ہے اور بے تقصیر ہم صغیروں کو بند جفا میں اسیر رکھنا قہر کیا ہے وہ دیندار اس گفتگو سنکے نادم ہوا پیار سے دونوں کے ہاتھ پیر انکو بوسہ دیا شرمندہ ہوکے عذر خواہی میں کہنے لگا تمہاری طرف سے اتنی مدت غفلت میں رہا ہوں اب خطای گذشتہ کو معاف کرو اور بابانِ نبینہ میری ساتھ چلو پس باعزاز تمام انکو کھلایا پلایا بندِ قید سے رہا کیا بادِ اب ہمراہ لیا اور دروازۂ کوفہ سے باہر جا کی راہِ حجاز کو بتا دیا کہا بخوف اس طریق پر رات کو چلنا دن کو کسی گوشے میں چھپ رہنا تاکہ مدینہ میں روضۂ رسول پر پہنچو اور آفاتِ شرِ اعدا سے سلامت رہو قضای کار ہونہار شیر علی راہِ مقصد بھول گئے ہر چند چار طرف در بدر پھرے شہر سے باہر نہو سکے فَاِذَا دُمّا بِاِمْرَاۃٍ تَسْتَقِیْ ناگاہ صبحِ اجل طالع ہوئی ایک عورت انکو پانی بھرتی نظر پڑی فَقَالَتْ

اکتیسویں مجلس شہادت فرزندان مسلم خواہ ابنای جعفر طیار علیہ الرحمۃ

فَنَظَرَتْ اِلَی الْغُلَامَیْنِ وَاِلٰی حُسْنِہِمَا وَجَمَالِہِمَا فَقَالَتْ لَہُمَا مَنْ اَنْتُمَا جبکہ اوسن نیک سیرت نے حسن صورت کو دیکھا اور دونو کی چہرہ تابان کو پریشان پایا پوچھا تم ستارہ برگشتہ کس آسمان کی ہو گل پژمردہ کون سی بوستان کی ہو وطن تمہارا کہان ہی باپ کا کیا نام و نشان ہی فَقَالَا نَحْنُ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ الطَّیَّارِ فِی الْجَنَّۃِ شہزادون نے آثار حجاب پاکی اوس عورت سی کہا ہم دونو اولادِ جعفر طیار ہین کہ جنت مین ساتہ ملایکہ کی وہ پرواز کرتے ہین ہَرَبْنَا مِنْ عَسْکَرِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ ہم لشکر ابن زیاد سی فرار کی آتی ہین زندان سی جان بچائی پھرتی اور چھپی جاتی ہین فَقَالَتِ الْمَرْاَۃُ اِنَّ زَوْجِیْ فِیْ عَسْکَرِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ وہ عورت بولی میرا خاوند سپاہ ابن زیاد مین نوکر ہی وہ بدذات ستمگر ہے وَلَوْلَا اَنْ اَخْشٰی اَنْ یَّجِیْءَ اللَّیْلَۃَ لَاَضَفْتُکُمَا وَاَحْسَنْتُ ضِیَافَتَکُمَا اگر مجہکو اوسکی آنیکا خوف نہوتا اور کہین دوسری مکان مین وہ جاکی آج سوتا تو اپنی گھر تمہاری مہمانی کرتی اور اچھی ضیافت کی سامان سی تمکو رکھتی فَقَالَا لَہَا اَیَّتُہَا الْمَرْاَۃُ اِنْطَلِقِیْ بِنَا فَنَرْجُوْ اَنْ لَّا یَاْتِیَنَا زَوْجُکِ اللَّیْلَۃَ عالم اضطرار مین محمد و ابراہیم نی کہا ای خجستہ سیرت ہمکو اپنی مکان مین ہمراہ لیجا ہکسی اور دربدری پر رحم کہا شاید آج تیرا شوہر نہ آئی اور پردۂ غیب سی آرام ایک شب صورت دکہائی فَانْطَلَقَتِ الْمَرْاَۃُ وَالْغُلَامَانِ حَتّٰی اِنْتَہَیَا اِلٰی مَنْزِلِہَا عورت نی قبول کیا دونو کو ہمراہ لیا منزل خلوت مین قریب کہا بکمال الفت سی وہان ٹہرایا فَاَتَتْہُمَا بِطَعَامٍ فَقَالَا مَا لَنَا فِی الطَّعَامِ مِنْ حَاجَۃٍ اِیْتِنَا بِمُصَلّٰی نَقْضِیْ فَوَائِتَنَا فَصَلَّیَا کہانا تحفہ روبرو لاکی چنا پانی ٹہنڈا ابھرکی رکہا شہزادون نی فرمایا ہمین طعام کی حاجت نہین پانی اور جا نماز لادی تاکہ جو صلوٰۃ قضا ہوگئی ہی اوسکو پڑھین عورت نے سب حاضر کیا وہ عابدون نی نماز قضا کو پڑھا فَانْطَلَقَا اِلٰی مَضْجَعِہِمَا

اکتیسوین مجلس شہادت فرزندان مسلم یا جعفر طیار علیہ الرحمتہ

پس ہکی باندی جای خواب پر سو رہی ناگاہ شوقِ اجل سی بیدار ہوی فَقَالَ الْاَصْغَرُ لِلْاَکْبَرِ
یَا اَخِیْ وَ یَا اِبْنَ اُمِّیْ اَلتَزِمْنِیْ وَاسْتَنْشِقْ مِنْ رَائِحَتِیْ چہوٹی بہائی نی بڑی سی کہا
ای ماں جائی میری گلی لپٹا اور ہاتہونکو گردنمین ڈال دی منہہ سی منہہ سینہ کو سینی سی ملا
ہم تم خوب سا لپٹیں دونو پیار کرین ایک دوسری کی بو سونگہین اور حسرت سی آہ بہرین
فَاِنِّیْ اَظُنُّ اَنَّہَا اٰخِرُ لَیْلَۃٍ لَا نُصْبِحُ بَعْدَہَا مجہی گمان ہی کہ یہ آخری رات ہماری حیات کی
اور صبح کو موت جیتا نہ چہوڑی فانق دونہ ہاتہ پہیلا کر ابراہیم کو گلی لگایا دونوں نی باہم بہائی
سر کو ملایا وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ ادونی اونکی اوپر نا گاہ حارث عورت کا خاوند گہر مین آیا جیسی
سگِ دیوانہ زن و فرزند پر جہنجلایا اطفالِ یتیم کا زندان سی نکلجانا اپنا سارے دن تلاش مین
پہرکی آنا وجہ سی سارا قصہ بیان کیا عورت نی بہت خوفِ خدا دلایا اوسکو شقاوت کی
سبب کچہہ اثر نہ ہوا بعد از گفتگوی زن و شوہر حارث کہانا نہ ہار کر کی سو رہا خدا نی اپنا
یکبارہ نالۂ اطفالِ یتیم کو سنکی نیند سی جاگتا ہی کی شب میں اثرِ آواز پر گیا مجرمین چار طرف ٹٹول
کرتا تہا ناگاہ دستِ نحس حارث کا شانہ پر ابراہیم کی لگا گہبرا کی پوچہا تم کون ہو جلدی
اپنا نام و نشان بتاؤ محمد و ابراہیم نی سوال کیا تو کون ہی اوسنی جواب دیا میں گہر کا مالک
ہون اطفالِ یتیم نی صاحبِ خانہ کو دوست تصور کیا کہا ای شیخ اگر ہم اپنا حال کہیں
کہیں تو خدا کی امان ہو گی حارث بولا ہاں خدا کی امان لی کی فرمایا ہم تیری پیغمبر کی اولاد ہیں
جو زندان سی بخوفِ مرگ نکلی ہین اوس مردود نی کہا اجل سی ڈر کی بہاگی تہی سو کل پہنچ کر
گرفتار ہوی پس اگی جا کی ظالم نی دونو کو بازو پکڑ کی باہر کہینچا دستِ جفا سی ہر ایک کی منہ پہ
طمانچہ مارا بیدان ستم سی ہاتہونکو باندہا ستون مکان مین کسکی کہڑا کہا رات بہر وہ غریب واوتی
دہشت مین نالہ زاری ہوش کہوتی رہی زن حارث بیتاب پہرتی تہی شوہر سی منت اور سماجت

اکتیسوین مجلس شہادت فرزندان مسلم خواجعفر طیار علیہ الرحمۃ

کرتی تھی جب دستِ قضا نے گریبان صبح غم چاک کیا، حارث مثل فتنۂ خوابیدہ بیدار ہوا، دونو
یتیم بیکس کو رسن مین بندھا ہوا مثل گوسفندِ قربانی کھینچا، عداوت سی مارتا ہوا کنارِ فرات لیگیا
تلوار نکالکر اونکی قتل پر آمادہ ہوا، ہرگاہ برقِ تیغ کو مظلوموں نی دیکھا، زبانِ عجز اور التماس سی کہا
ای مرد ہم تیری شہر کی مسافر گھر کی مہمان ہین، اولادِ پیغمبر اور غریب و بیخانمان ہین، ہماری
خردسالی پر رحم کر، در بدر بچونکو زیادہ نہ ستا، ہرگاہ مالِ دنیا چاہتا ہی ہماری گیسو کتر کے
بازار کنیز و غلام مین لیجا، مثل اونکی فروخت کر، تاکہ تجھی ہماری قیمت سی فایدہ میسر ہو، مراد حاصل ہو
ہم بیگناہونکی قتل سی دست بردار ہو، حارث نے یہ مدعا ہی منظور نکیا، بیچارون نی ہاتھ جوڑکر کہا
ای دشمن آلِ مصطفیٰ اگر ہماری التماس نہین مانتا ہی تو شمشیرِ عاجز کشی تیغ کی گردن پرست پھیر
ہم دونو کو جیتا ابن زیاد کی پاس لیجا، اوس خونخوار نی یہ بھی قبول نکیا، اور بہت غصہ ہو کر کہا
مین تمکو ضرور قتل کرونگا، ابن زیاد کی پاس کٹی سر لیجاکر جائزہ انعام لونگا، ای اہلِ عزا تصور کی جا
اوس دم نہی بچونکا کیا حال ہوگا جو گذرا ہی جبکہ ظالم کو ننگی تلوار ہاتھ مین علم کئی سر پر کھڑا دیکھا
کوئی مونس و غمخوار گرد و پیش نظر نہ آتا تھا، کسی طرح کی منت اور عاجزی کو وہ کافر نہ مانتا تھا، ناچار
دور چار طرف حسرت سی دیکھتی تھی، موت سی بچانی والا یار و آشنا نہ رکھتی تھی، مثل گنہگار رو بہ رو
جلاد کی روبرو گردن جھکائی کھڑی تھی، خوف سی رنگ زرد، آنکھون مین جلتی پڑی تھی، کبھی چھوٹا بھائی
بڑی کی ناچاری پر روتا تھا، گاہی بڑا بھائی چھوٹی کی گرفتاری سی جان کھوتا تھا، ہرگاہ کسی طرح شنیدون
حارث نی رحم نکیا، اور تلوار بلند کرکی قدم پیشتر بڑھایا، بچون نی زندگی سی مایوس ہوکی رو دیا
بالبِ خشک سانس اوکھڑی ہوی حارث سی کہا، ہمکو ایک لحظہ مہلت دی تاکہ دو رکعت نماز
پڑھین اور عبادتِ پروردگار سی دمِ آخر وداع کرین، حارث نے کہا اگر تمہارا مدعا پورا ہو تو دو دونکی
نماز پڑھ لو، پس وہ یتیم رو بقبلہ کھڑی ہوی ابھی ذکرِ خدا مین مشغول تھی کہ تلوار کی چمک سر پر نظر آئی

نخست بود با هزار سوار با علم سفید و بران نوشته بود که لا اله الا الله محمد رسول الله ...

۴۹۱

... حضرت امام حسین ...
... عمر سعد ...
ای برادران هلاک ایشان بدست ... خواهد بود ...
... الموءمنین و امام المتقین علی ابن ابیطالب ...
شنیدم که روزی بر کنار فرات ایستاده ...
گفتند یا امیرالمومنین چرا میگریاند
گفت ای سعد بدانکه این جا ...

اولیهان را ازیشان پاک خواهد کرده قول امیرالمومنین هر که دروغ بنود بناس

والحضرت ان جبرئیل و جبرئیل از قول پیغمبر میگفت

میگفت و زمیدانم که ملائک ایشان درود از خدا

اکتیسوین مجلس شہادت فرزندان مسلم خواہ جعفر طیار علیہ الرحمۃ

جانِ حزین قالب مین گہبرائی بڑی بہائی نی کہا ای ظالم پہلی مجہی قتل کر کیونکہ چہوٹی کا سر جدا ہوئی بدن تڑپتا نہین دیکہہ سکتا ہون چہوٹی لڑکی نی حارث کا دامن پکڑا کہ اول مجہکو ذبح کر تاکہ برادر عزیز کو مین بانِ بسر نہ دیکہون ثُمَّ هَزَّ السَّیْفَ وَضَرَبَ عُنُقَ الْاَکْبَرِ وَرَمٰی بِبَدَنِهٖ اِلَی الْفُرَاتِ ناگاہ جلاد نی تلوار تولی اور چمکا کر محمد بڑی بہائی کی گردن پر لگائی کہ سب رگین کٹ کر سر زمین پر گرا حلقِ مظلوم سی خون بہکی خاک پر پہیلا بدن مثلِ ماہی بی آب تڑپنی لگا اوس کافر بی رحم نی جسمِ محمد کو اوٹہایا نہر مین ڈالدیا اور سر کو لیکر توڑی میں رکہا فَقَالَ الْاَصْغَرُ سَاَلْتُکَ بِاللّٰهِ اَنْ تَتْرُکَنِیْ حَتّٰی اَتَمَرَّغَ بِدَمِ اَخِیْ سَاعَةً ابراہیم فرزند صغیر نی التماس کیا ای کشندۂ عترتِ مصطفیٰ و نسلِ خدا کی مجہی ذرا تہر دی تاکہ اپنی بہائی کی خون مین لوٹون اور سر و رو کو مشاہدہ داور کی لئی رنگین کرون قَالَ وَمَا یَنْفَعُکَ بِذٰلِکَ اوسنی پوچہا اس سی پر لہو مین لوٹنا کیا فائدہ دیگا قَالَ هٰکَذَا اُحِبُّ فرمایا یون دل چاہتا ہے بہائی کی خوشبو پر جی تڑپتا ہے حارث نی کہا اچہا ایسی بتیابی کی کچہہ نہین پروا فَتَمَرَّغَ بِدَمِ اَخِیْهِ اِبْرَاهِیْمُ سَاعَةً پس وہ طفلِ یتیم خون مین بہائی کی تڑپتا غلطان رہا سر و رو کو لہو سی اپنی مان جائی کی رنگین کیا چلاتا تہا ای برادر تم کاش جنت کو اگی بڑہی مجہی تنہا کر حسرت چہوڑ گئی ثُمَّ قَالَ لَهٗ قُمْ فَلَمْ یَقُمْ پس چند بار جلاد نی اوسکو پکارکی کہا ای نادان اب کہڑا ہو جا جب وہ مصیبت زدہ زمین سی نہ اوٹہا سر پٹکتا بہائی کو روتا رہا فَوَضَعَ السَّیْفَ عَلٰی قَفَاهُ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ مِنْ قِبَلِ الْقَفَا وَرَمٰی بِبَدَنِهٖ اِلَی الْفُرَاتِ حارث نی تلوار اوس مظلوم کی گدّی پر پہیری سر کاٹ کر لاش دریا مین بہائی فَکَانَ بَدَنُ الْاَوَّلِ عَلٰی وَجْهِ الْفُرَاتِ سَاعَةً راوی کہتا ہی کہ بدن محمد کا پانی سی اوپر آیا باشتیاق معانقہ برادر دیر تک ٹہرا رہا حَتّٰی قَذَفَ الثَّانِیْ فَاَقْبَلَ بَدَنُ الْاَوَّلِ رَاجِعًا

بتیسوین مجلس خطبۂ تمہید کا مرثیہ عربی قبائل کو تقسیم سر شہدا اور کوفہ کا داخلہ

یشق الماء حتی التزم بدن اخیہ ومضیا فی الماء تاکہ وہ لاشہ بھی فرات مین بہ
ڈالا + بدنِ اول پانی کو چیر کر دوڑا جسم ابراہیم کو ہاتھ پھیلا کر چھاتی سی لگا یا ہم آغوش ہو کر
دریا مین ڈوب گیا اس ماجری پر آب روان نی چشمِ حباب سی دریای سیر شک بہایا اسی
واقعہ مین مچھلیون نی باہم جوشِ رقت سی شور مچایا دستِ حسرت سی موج سینہ زن تھی پایا
مصیبت پر فرات بھی متلاطم ہی ھلھلہ شیون اوٹھا خاک پر نقش آفت اور محن تھا وسمع ھذا
الملعون صوتا من بینہما وھما فی الماء ربّ تعلم وتری ما فعل بنا
ھذا الملعون فاستوف لنا حقنا منہ یوم القیمۃ اور سدم لاشہ ہای سر بریدہ
حارث نی آوازِ حزین سنی کہ پانی کی اندر سی بچا رکی یہ بات کہی خداوندا تو جانتا ہی اور دیکھتا
کہ ہماری ساتھ اس ملعون نی کیا ستم کیا پس روزِ قیامت اس شقی سی عوض لینا اور ہماری
حق کا انتقام کر کی سزا دینا ظلم کیا اگی کہون ناظم احوالِ مصیبت کو ہستی کی نہین طاقت
اس مجمعِ رقت کو + ماتم مین یتیمون کی عالم تہ و بالا ہی زہرا کی + ہاتف نی بہم کیا جنت کو +
اسدم یہ مناسب ہی ای اہلِ عزا تمکو + خالق سی دعا مانگو پہنچا ای اجابت کو + جو روتی
رولاتی ہین ای بارِ خدا سبکو + آسائشِ دنیا ہو اور چین قیامت کو + ہی صاف یقین ناظم
اسدو پیمبر نی + مقبول کیا ہوگا اس طرزِ روایت کو +

بتیسوین مجلس تمہید کا مرثیہ عربی قبائل کو تقسیم سر شہدا اور کوفہ کا داخلہ

رباعی کعبہ ہی وہان تعزیہ خانہ یہ ہی + آنسو نہین تسبیح کا دانہ یہ ہی + بار غم حسین سی جھک کر
گرنا + شیعون کی نماز پنجگانہ یہ ہی + دنیا میں ہر شب غم شبیر مین روتی ہی بتول + ہر روز
سنہ آنسوؤں سی دھوتی ہی بتول + ایام محرم کی جب آتی ہین قریب + بس اور ہی بیقرار

بتیسویں مجلس خطبۂ شہیدِ کربلا و مرثیۂ عربی و قبائل کو تقسیم سرِ شہدا و کوفہ کا داخلہ

کری وَ مَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوَیٰ اوسکا ثناخوان ہو جو سہر گذشتِ اولادِ علی علیہ السلام کہے

یا سنی خطیبِ منبرِ سلونی ماہرِ علمِ لدنی اوسکی مدح میں عذب البیان ہو وَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ

مَنْ ذُکِرَ الْحُسَیْنُ عِنْدَہٗ فَخَرَجَ مِنْ عَیْنِہٖ مِنَ الدُّمُوْعِ مِقْدَارُ جَنَاحِ ذُبَابٍ

کَانَ ثَوَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَلَمْ یَرْضَ لَہٗ بِدُوْنِ الْجَنَّۃِ صادق آلِ محمد جعفر ابن محمد باقر

علیہ السلام نے ارشاد کیا جو مؤمن کی رو برو بیان ہو شہادت امام حسین علیہ السلام اور آنسو

نکلے اوسکی آنکھوں سے بقدرِ پرِ پشہ اوسکا ثواب خدا کے پاس بہشت ہے اور بدون عطای فردوس

راضی نہو گا قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ اِطَّلَعَ اِلَی الْاَرْضِ

فَاخْتَارَنَا حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے کہا حق تعالی کی مشیت و ارادہ نے

سبقت کی خلقتِ دنیا پر پس اون سب موجودات سے ہمیں پاک اور برگزیدہ فرمایا وَاخْتَارَ

لَنَا شِیْعَۃً یَنْصُرُوْنَنَا وَیَفْرَحُوْنَ بِفَرَحِنَا اور ہماری واسطے دوست اور پیرو انتخاب

کیے وہ دار دنیا میں اپنی دست و زبان سے یاری کرتے ہیں ایام سرور و شادی میں خوش

ہوتے ہیں وَیَحْزَنُوْنَ بِحُزْنِنَا وَیَبْذُلُوْنَ اَمْوَالَہُمْ فِیْنَا ہماری سوگ میں اور ماتم میں

روتے ہیں اور طریقِ طاعت و رضا میں اپنی مال صرف ہوتے ہیں اُولٰئِکَ مِنَّا وَاِلَیْنَا

قَدْ خُلِقُوْا مِنْ فَاضِلِ طِیْنَتِنَا وہ لوگ خاص ہماری غلام ہیں اور ہم اونکے امام ہیں

اسواسطے کہ وہ ہم اہلبیت کی زیادتی طینت سے ایجاد ہوے ہیں پس اے اہلِ عزا ماہِ محرم کو

غنیمت جانو ایام و لیالی عاشورا کو بے حزن و الم تلف نکرو ہر ساعت واقعۂ دشتِ کربلا

سنو ہر دم یاد میں سانحۂ سید الشہدا کے رہو مرثیہ فَوَاللّٰہِ لَا اَنْسَی الْحُسَیْنَ وَ شَھَادَتَہٗ

وَعِتْرَتَہٗ بِالطَّفِّ لَمَّا تَفَجَّعَ قسم خدا کی میں نہیں بھولتا امام حسین علیہ السلام اور اونکے

لشکر اور اولادِ تشنہ جگر کو جو دشتِ کربلا میں محنت و بلای سہر و رسی زاری کرتی سنتے

بتیسویں مجلس مرثیہ عربی و قبائل کو تقسیم سر شہدا و کوفہ میں حرم کا داخلہ

سکوہ کیا دیکھو یہ غدار مجھی بی سبب مارتا ہی یہ باپ کی بالین پیٹ سی بہ زور و اکراہ اوٹھاتا

تَقُولُ لَهُ يَا شِمْرُ وَيْلَكَ خَلِّهَا اِذَا كَانَ بِالتَّقْبِيلِ تَرْضَى وَتَقْنَعُ

شمر کو فرمایا وای او پہ تیری ای خونخوار اس یتیم کو چھوڑ دی ہر گاہ اپنی باپ کی پیار کرنی سی راضی

ہوتی ہی جنازہ بی سر کی بوسہ لینی مین تسکین پاتی ہی تو کیون بی درد ستاتا ہی بچہ بی پدر کو

زجر سی چھڑاتا ہی رونی نہین دیتا ہی وَتَرْفَعُ صَوْتًا اُمُّ كُلْثُومٍ بِالْبُكَاءِ وَتَشْكُوا

اِلَى اللّٰهِ الْعَلِيِّ وَتَضَرَّعُ اوسوقت امّ کلثوم رقت اور نوحہ مین آواز بلند کی درگاہ خدا

شکایت ظلم اعدا سی دہائی دی وَتَنْدُبُ مِنْ عُظْمِ الْحُزْنِ يَا جَدَّاهُ فَاَرْجِعْنَا

يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَيَسْمَعُ شدت مصیبت مین نالہ و بین پر حسرت کیا جدّ بزرگوار کو صفت

اضطراب سی پکار کی کہا ای نانا رسول خدا کاش کہ اسوقت حال عترت طاہرہ دیکھتی ہمارا

ذلیل و خوار ہونا استغاثہ کرنا سنتی آيَا جَدَّنَا نَشْكُو اِلَيْكَ اُمَيَّةَ فَقَدْ بَالَغُوا

فِي ظُلْمِنَا وَتَبَدَّعُوا یا رسول اللہ جور و ستم بنی امیہ کی تمسی شکایت کرتی ہون کہ

بدعت سی بہت اذیت دی وہ ظلم کی حکایت کہتی ہون آيَا جَدَّنَا هٰذَا الْحُسَيْنُ

مُعَفَّرًا عَلَى التُّرَابِ نَحْرُهُ وَالْوَرِيدَيْنِ يُقْطَعُ ای جدّ بزرگوار یہ نواسہ پیارا

حسین صحرا مین خاک و خون آلودہ پڑا ہی شاہ رگ گردن اور سر اوسکا تیغ جفا سی کٹا

فَجِسْمَانُهُ تَحْتَ الْخُيُولِ وَرَأْسُهُ عِنَادًا بِاَطْرَافِ الْاَسِنَّةِ يُرْفَعُ جسم کو

سم تلی روندا جاتا ہی عداوت سی راس خونچکان کو نوک نیزہ پر اطراف میدان مین ظالم

پھراتا ہی آيَا جَدَّنَا لَمْ يَتْرُكُوا مِنْ رِجَالِنَا كَبِيرًا وَلَا طِفْلًا عَلَى الْقَتْلِ يَجْزَعُ

ای سیّد و سردار ملک غربت مین اس لشکر نابکار نی ہماری سب مردونکو مارا ہی

شیر خوار بچہ کو بھی ماں کی چھاتی پر دودہ پیتی کو نہین زندہ چھوڑا ہی آيَا جَدَّنَا لَمْ يَتْرُكُوا

تیسویں مجلس مرثیہ عربی و مقابل عترت کو تقسیم سر شہدا و کوفہ میں حرم کا داخلہ

مِنْ فِنَائِنَا خِمَارًا وَلَا ثَوْبًا فَلَمْ يَبْقَ بُرْقُعٌ ای نانا ہم عورتوں کی سر پر کوئی چادر برقع

نہیں رکھا ہی چھوٹی بڑوں کی روبند اور ساری لباس بدن کو لوٹ لیا ہی آیَا جَدَّنَا

اَنْ تَرَانَا اَذِلَّةً اُسَارٰی اِلَی اَعْدَائِنَا نَتَضَرَّعُ ای جد نامدار اگر آپ نظر کریں

پریشانی اور ذلت کو جو ستم ہم پر گذرتی ہیں اسیری میں ناچار ہو کی روبروی اعدا زاری

کرتی پھرتی ہیں آیَا جَدَّنَا شِمْرٌ یَجُرُّ فِنَاعَنَا وَیَضْرِبُنَا ضَرْبَ الْاِمَاءِ وَنُوجَعُ

ای پیغمبر خدا ہماری چادر شمر دشمن دین نی سر سی چھین لی اور جیسی لونڈیوں کو مارتی ہیں

ویسا ہی مار کی پشت دکھائی آیَا جَدَّنَا سِرْنَا عَرَایَا حَوَاسِرًا کَاَنَّا سَبَایَا الرُّوْمِ

بَلْ مِنْ اَوْضَعَ ای جد بزرگوار ہم جور و جفای اشرار سی ننگی سر عریان بدن تباہ حال

ایسی در بدر ہیں جیسی اسیران روم خوار و گرفتار ہوتی ہیں بلکہ اوس سی بھی بدتر ہیں یَا اَیَا

جَدَّنَا زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ مُکَبَّلٌ عَلِیْلٌ سَقِیْمٌ مُدْنَفٌ مُتَوَجِّعٌ ای نانا جان

زین العابدین بیمار و صاحب آزار بائن نحیف و زار پڑا ہی کثرت بیقراری سی ناچار طوق

زنجیر میں گرفتار درد فراق حسین علیہ السلام سی مرنی کی نزدیک ہوا ہی اِذَا مَادَنَا مِنَّا

بِالْخِطَابِ تَکَادُ الْحَشَا تَتَفَتَّتُ وَالرُّوْحُ تَنْزَعُ جب ہم اہلبیت اوس بیمار کو

پریشان بی چادر دیکھتا ہی اوسکا جگر پھٹتا دل دکھتا جان دینی کا ارادہ رکھتا ہی

فَیَصْرِفُ عَنَّا الْوَجْهَ مِنْ غَیْرِ بِغْضَةٍ وَیَبْدُ اِلٰی رَاْسِ الْحُسَیْنِ فَیَجْزَعُ ہماری

حال تباہ سی ناچار شرم کی منہ پھیر لیتا ہی سر امام حسین علیہ السلام کی نزدیک آ فغان

بلا ہیں فغان و زاری کرتا ہی نظم اور لغہ ای ہوا داران سبط مصطفیٰ شیون کرو

شمع آہ و نالہ سی ماتم سرا روشن کرو رونی کو مجالس میں آتی ہیں کیا ان حزن و ملال

تم بھی ای اہل عزا تر اشک سی دامن کرو ابن پیغمبر کی جب آئی مصیبت کا خیال

تتیسوین مجلس قبائل عرب کو تقسیم سر شہدا و حرم کا شہر مین داخلہ

گوہرِ اشکوں نے اپنی سامنے خرمن کرو + بیت احزان مین جو بیٹھو واسطے شبیر کی + سینۂ حسرت زدہ
اندوہ کا مخزن کرو + گلشن زہرا کیا ہی باغیون نے پایمال + داغ ماتم سے ہر ایک عضو بدن
سوسن کرو + صفحۂ مجلس کو ناظم دعوی تصدیق پر + جلوۂ حسنِ بیان سے وادی ایمن کرو

قبایلِ سپاہ کو تقسیمِ سرہای شہدا و کوفہ مین داخلۂ اسیرانِ کربلا اور مقالِ حضرت زینب

جانبازانِ معرکۂ کربلا + و سرفرازانِ نیزۂ نالہ و آہ + اسیرانِ لشکرِ محنت و الم + شہیدانِ
سپاہِ تعزیت و ماتم + ناقہ سوارانِ خیلِ اندوہ و ملال + نوحہ سرایانِ محافلِ شیون و اہتمال
سامانِ زاری و بکاسے آگاہ + بانوانِ روایاتِ حسرت افزا کا + بلدۂ سامعۂ اہلِ عزا مین
سواری بیانِ مقرر پر یون پہنچاتی ہین کہ جب غارتگرانِ کاروانِ دین و ایمان نے
کنبہ کو آلِ شاہِ مردان کی بیجان کیا اور اسباب عترتِ سید انس و جان کو لوٹ کی
خیمہ بھی جلا کی گرا دیا + عورات و اطفالِ حرمیان کو قید و دستگیری مین لائی + دخترانِ ثانیِ
مریم کو بے چادر و مقنعہ صدماتِ ذلت اور تشہیرِ دکھای + ہر دو خاتون کو ایک اونٹ پر
کجاوۂ بی پوشش مین بٹھایا تھا + اور انکی بچون کو واسطے ذلت کو دمین لٹایا تھا +
قطارِ شتر مین آگی پیچھی بیکسانِ حرم سوار + اور شرم ناموس سے بال بکھرائی منہ کا پردہ
اشکبار + سرہای شہدا نیزون پر قبایلِ عرب کی روان + اسیرون کی دل لوہی خونِ اقربا اور
فرزندون سی پریشان + جس ہنگام مین عترتِ پیغمبر کو نزدیکِ شہر پہنچایا + ابن زیاد کو
بشارت سنا کی داخلی کا وقت پوچھوایا + اوس پرجفا نے حکم دیا کہ علی الصباح دکان اور
بازار کو آئین بندی کرو + اہل حرم کو ہمراہ سرہای شہدا سب کو دکھاتی ہوی سیری دروازۂ
شہر الوہ نقارہ خانہ مین نوبتِ فرحت اور شادی بجی + ہر شخص باہم کل ملکی مثلِ عید مبارکباد

بتیسویں مجلس قبائل کو تقسیم سر شہدا و کوفہ میں حرم کا داخلہ

کہی کچہہ فوج سوار و پیادہ سی ناکون پہ محلات کوفہ کی حاضر رہی تاکہ اپنی گہر سی کوئی انجمن
باندہی راہ و گذر میں تردد نکری حمایت میں اولاد رسالت کی دوستان علی کا بلوا
نہونی پائی تعزیت اور ماتم حسین کی کہین شور و غلغلہ سر نہ اوٹھائی پس تمام شب
دل آزاری میں عترت خیر الانام کی اہتمام رہی صبح کو وہ رو سیاہ بالباس رنگین سیر و
تماشی کی لئی جفا و مدوان سی نکلی جو اشقیا ہمراہ شمر و عمر سعد واسطی جدال سید الشہدا گئی
تہی اونکی اقربا زن و مرد استقبال کو دور تک خارج شہر پہنچی تہی و قال محمد ابن ابی طالب
اِنَّ رُؤُسَ اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ ثَمَانِیَةٌ وَسَبْعُوْنَ رَاْسًا
سوالیان شاہ شہیدان سنو اس بیان کو دریغ نکرو آج اشک شور اور نالہ و فغان کو
محمد ابن ابیطالب سی روایت کی ہی اور لہوف سید ابن طاوس میں لکہی ہی سر اصحابا
پیغمبر و اہلبیت سید صفدر و فرزندان امام تشنہ جگر اٹہتر تہی کہ دشت کربلا میں تیغ جفا
کی لشکر عمر نی اونکی بدن سی جدا کئی تہی وَاقْتَسَمَهَا الْقَبَائِلُ لِیَتَقَرَّبُوْا بِذٰلِکَ اِلٰی
عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ وَاِلٰی یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَةَ پس تقسیم کئی وہ سب قبائل عرب کو
جو ہمراہ تہی قتل اولاد نبی کرنی میں جتنی رو سیاہ اہل سپاہ تہی تاکہ اس وسیلہ سی ابن زیاد کی پاس
سرخ رو جائین اور اپنی بیداد کا خلعت اور جائزہ یزید سی پائین فَجَاءَتْ کِنْدَةُ بِثَلٰثَةَ
عَشَرَ رَاْسًا وَصَاحِبُهُمْ قَیْسُ بْنُ الْاَشْعَثِ پس قبیلہ کندہ کہ سردار اونکا قیس ابن اشعث
تیرہ سر جیلہ ہمراہ لیکی کوفہ میں پہرا وَجَاءَتْ هَوَازِنُ بِاثْنَیْ عَشَرَ رَاْسًا وَبِرِوَایَةٍ
عِشْرِیْنَ وَصَاحِبُهُمْ شِمْرُ بْنُ ذِی الْجَوْشَنِ اور طایفہ ہوازن نی کہ افسر اونکا شمر
تہا بارہ سر پائی اور دوسری روایت میں بیس سر مطہر ہمراہ لائی وَجَاءَتْ تَمِیْمٌ
بِسَبْعَةَ عَشَرَ رَاْسًا وَفِیْ رِوَایَةٍ تِسْعَةَ عَشَرَ قوم بنی تمیم کو سترہ سر انور ملی اور دوسرا

بتیسویں مجلس کوفہ میں سپاہ کا پہرانا سرہای شہدا و اسیروں کو لانا

ثانی اوپس سر معطر ہاتھ لگی وَجَاءَتْ بَنُوْ اَسَدٍ بِسِتَّةَ عَشَرَ رَاْسًا وَبِرِوَايَةٍ فَتَمْعَهُ مَعَهُ وَبِسِ زُمْرَہ بنی اسد سولہ سر پاہ پیکر لائی اور ایک روایت میں ہی کہ نو سر اونکو فی لائی وَجَاءَتْ مَذْحِجُ بِسَبْعَةِ رُؤُوْسٍ عَشِيْرَةُ اَهْلِ مَذْحِجْ نی سات سر لبند اختر یاک کر اونکو چمکاتی وہ روسیاہ پہرائی وَجَاءَتْ سَائِرُ النَّاسِ بِثَلَاثَةَ عَشَرَ رَاْسًا اور باقی سب لشکر شقاوت اثر کو تیرہ سر مقدس ملی کہ اپنی بہالون پر طرہ دستار جفا بنا کی چلے وَجَاءُوْا بِالْحُرَمِ اُسَارٰی اِلَى الشَّهْرِ بِالْقُرْبَةِ فَاِنَّهَا اَنَافَتْ وَاَلْقَتْ نَفْسَهَا فِي الْفُرَاتِ پس وہ نامردان پرجفا ساری اسرا و سرہای مقربان خدا کو لائی اور اپنی قبایح اعمال کو دست شقاوت سی دکہاتی آئی مگر شہر بانو زوجہ امام حسین علیہ السلام نی شوہر کی فراق میں جینا گوارا نکیا اہلبیت سی جدا ہوکی بارادہ ہلاکت اور برباد جان دریا فرات میں اپنی تئیں گرادیا فَاَقْبَلُوْا حَتّٰى قَدِمُوْا بِهَا الْكُوْفَةَ وَاجْتَمَعَ اَهْلُهَا لِلنَّظَرِ اِلَيْهِنَّ اور سدن کوفہ میں خلق کا ہجوم عام تھا راہ و گذر میں ہر محلی کی ازدحام تھا سب دوکانوں میں اور بالای بام بانتظار دیدار بیٹھی تہی عورت و مرد اپنی اطفال کو دوش پر اوٹھا میں لئی کوچہ و بازار میں کہڑی تہی ہر ایک مشتاق تماشا جانی آنی والون سی خبر پوچہتا کہتا و اب ہمارا لشکر چو اسیران کربلا کو لاتا ہی کہان تک پہنچا ناگاہ حاملان سرہای شہدا نامدار آل مصطفیٰ پیشتر آئی تاکہ سب اہلبیت خدا کو دروازہ شہر کی اندر لائی چار طرف سی ورود کیا ہر مقام پر شور و ہنگامہ ہوا زن و مرد اہل کوفہ کا واسطی نظارہ کی مجمع ادہر ہی آگی بڑہا الحاصل وہ حال پراختلال مشاہدہ میں آیا کہ خدا کسی کو نصیب نکری برگزیدہ ہای ذوالجلال کو اس قدر پریشان پایا کہ نہ سنی اور نہ آنکہون سی گذری قَالَ وَكَانَ مَعَ النِّسَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَدْ نَهَكَتْهُ الْعِلَّةُ وَفِيْ عُنُقِهِ الْجَامِعَةُ وَيَدُهُ مَغْلُوْلَةٌ اِلٰى عُنُقِهِ

تیسوین مجلس کوفہ مین سپاہ کا پھر آنا سرہای شہدا و اسیرون کو لانا

تھا ہی کہ بانوان شاہ کونین کی ساتھ علیؔ بن الحسین علیہ السلام بہی قید مین گرفتار تہی اور
صدمۂ مرضِ فراق سی لاغر و ضعیف و صاحب آزار تہی او سپر گلوی ناتوان بیمار طوق
آہن پڑا تھا اور ہاتھ ہتکڑی سی باندہی اونکو گردن مین کسا تھا با وجود نقاہت
جسمانی ایک اشتر پر سوار اپنی مصیبت اور ذلت مادر و خواہر سی اشکبار فرق مبارک پر
عمامہ نہین عریان بدن مین کپڑی پہٹی میلی چاک گریبان تا بدامان شرم سی اعدا کی
نیچی سر جھکائی لب پر تپخالی حرارت بخار کی جوش مین آئی ولحسن المثنی بن الحسن
وکان قد واسی عمہ وامامہ فی الصبر علی الرماح وانما ارتث وقد
اثخن بالجراح وکان معہم زید وعمر ولدا الحسن السبط ومحمد بن علی
بن الحسین حسن مثنی ابن امام حسن مجتبی علیہ السلام کہ ضعف جان نثاری مین سر کو فدا کیے
ہوئی تہی اپنی چچا امام حسین علیہ السلام کی حامی ہو کر کربلا مین جہاد پر گئی تہی حضرت کی رو برو
شجاعت و دلیری سی بڑہی زخم نیزہ و تلوار پر صابر و قایم ہو کی لڑی جو کثرت جراحت
تلوار و نکی چور ہوئی غش کہا کی مقتل مین گھوڑی سی گری درمیان لاش ہای شہدا بیہوش پڑی
ملازمان عمر سعد اونکو اوٹھا کی لشکر مین لیگئی تہی وہ بہی ہمراہ اولاد پیغمبر باتن پارہ اور حال ابتر
اونٹ پر بندہی تہی علاوہ اونکی زید و عمر فرزندان امام حسن علیہ السلام بہی گرفتار تہی اور امام
محمد باقر بن سید سجاد علیہما السلام و عبداللہ بن عباس اسیر و ناچار تہی فجعل اہل الکوفۃ
ینوحون ویبکون و مصیبت عترت رسول اللہ جو رستہ تباہ مین مبتلا آئی کہ اونکی دیکھنی مین
کسی کو تاب ضبط نہ رہی بی اختیار سب نی اشک بہائی ہر سمت سی پشت بام کی خلایق
خاص و عام نی غلغلۂ شیون اوٹھا لیا راہ گذر کی زن و مرد نی اونپر ترس کہا کی نوحہ و
گریہ کو کہا یہ جوان ناتوان جو سر برہنہ اتا ہی بی عمامہ و ردا چہرہ زرد اشک بہاتا بدن لرزتا

بتیسوین مجلس کوفہ مین سپاہ کا پھر آنا سرہای شہدا و اسیرونکو لانا

نالہ کرتا ہی ظاہرا بیچارہ اور اسیرونکا قافلہ سالار ہی اوسپر طوق و زنجیر مین گرفتار ہی
اسکو قید مین دوا کون پلاتا ہوگا غذای پرہیز کون کہلاتا بستر استراحت پر سلاتا ہوگا
اس تہمہ مین اپنی عزیزونکی سرکٹی دیکہتا ہو پیتا ہوگا ماں بہن کو بی پردہ نظر کرتا ہی کاہیکو اچہا ہوگا
کوی اپنی پہلو نشین سی جانا نہ پداور عمر اور حسن مثنی کو بتاتا ہی بہی ہرچند صورتین غریب و سقیم ہین
لاکن چہرون سی نشان بزرگی دیکہو تو ثابت ہی کہ وارث مرتبہ عظیم ہین بعضی انجمن بقای رسالت
اوپر اونہای جانب زینب خاتون اور ام کلثوم بڑہاتی کہ اونکی شباہت مین شان حیدر کرار کا
پتا ملتا ہی سب عورات کی سرداری و سلسلۂ مخدراری کا رنگ اسا انہین چہرون پر کہلتا ہے
اولاد والی سکینہ و فاطمہ کی بیبی اور بیہی گرتون پر بہت ترس کہاتی اونکی چہوٹی سن پر صدمہ
بی پدری کی تصور مین تاسف رہجاتی فقال علی بن الحسین بصوت ضئیل
اتنوحون وتبکون من اجلنا فمن ذا الذی قتلنا او سید علی بن الحسین نے
باواز ضعیف کہا کہ ای اہل مکر و دغا و جماعت کوفہ بانی جفا آیا ہماری شدت مصیبت
غلبۂ محنت پر تم نوحہ کرتی ہو حالت بیکسی اور کثرت اندوہ و آفت پر آہ سرد کہنچتی ہو
پس ہمکو کسنی قتل کیا ہی اور کون متوجہ بربادی و غارت کا ہوا ہی تمہاری خنجر عزیز
فرزند پیمبرنی شہادت پائی تمہی بتنگ حرمت نبی اور حیدر سی ہماری یہ نوبت پہونچائی کہ ہمارا
دست ظلم نی سامان لباس اور عزت حرم لوٹا سوز کین سی خیمۂ اہلبیت کو ایسا جلایا کہ کہیں
نہ چہوٹا کہوڑون سی لاش حسین علیہ السلام اور اصحاب کو روندا ہی دو بیت رسول کو مثل
ذلیل و زنگبار اسیر و خوار باندہا ہی قال فاشرقت الحوا ارین آل کوفیا لیت دعا الینا
ای الاساری اننی پس آہستہ آہستہ قافلہ غارت زدہ کربلا کو آگی بڑہاتی جب ہجوم
خلق زیادہ پاتی وہان ٹہراتی تا کہ موالی ابن زیاد وہ چہرہ بیداد کو دیکہین سادات ہی فاطمہ کی

بتیسوین مجلس کوفہ مین سپاہ ابن زیاد کا پہرانا سرہای شہدا و اسیرون کو لانا

آہ و فریاد کو سنکی حوشی کرین ناگاہ اوس ہنگامہ مین ایک عورت کوفی اپنی کوٹھی پر اکی کھڑی ہوئی سلسلۂ
شرف و بزرگی کو جو پریشان و تباہ پایا بحیرت پرسش کی ای لوگو مجھی بتاؤ تم کہانکی رہنی والی او
کس جا بستی ہو نسب و حسب مین کون خاندان سی نسبت رکھتی ہو کہ ایسی نورانی جمال کی قیدی
کبھی اس دیار مین نہین آئی یہ روز محنت زمانی عالی دودمان پہ فلک نہ لائی ہو اہدیا واقعی ستمرسیدی
خانۂ احمد و حیدر جب برباد ہوا تو اونکی بہو بیٹی کا ننگی سر یہان کنبہ آیا فقلن نحن اسارے
ال محمد ہم عترت محمد مصطفی ہین اور اسیران آل خیر الورا ہین ہم وہ لوگ ہین جنکی گھر کی ملک وہان
تہی وہ امین ہین جو شارع دین و ایمان تھی عصمت و طہارت پہ خدا گواہ صبر و رضا کی راہ مین فنا فی اللہ
فنزلت من سطحها فجمعت ملاءً وازارًا ومقانع فاعطتهن اوسنی جب اہلحرم کا
تباہ پایا ناموس کبریا کا قافلہ عریان نظر مین آیا فورا اپنیت بام سی اوتری دوڑتی گھر کی تاب صبر
طاقت ضبط باقی نرہی بہت مقنعہ و چادر و روبند و پاجامہ و کرتی لائی اکٹھی لباس کی با چشم تر
روبرو بیبیان اہلبیت نی بضرورت ناچاری اونکو قبول فرمایا زینب خاتون نی سب عورات
اطفال کو دیا کہ اپنا چہرا و بدن چھپایا قال بشیر بن جذلم و نظرت الی زینب بنت
علی یومئذ ولم ار خفرة قط انطق منها بشیر بن جذلم روایت کرتا ہی کہ اوسوقت
زینب خاتون دختر علی مرتضی علیہ السلام پر نظر کی وہ ایسی مصیبت زدہ درد آلودہ فصیح کلام والی
کبھی نہین دیکھی کانما تفرغ من لسان امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب ایا لب
تجرع انکا گمان پڑتا بعینہ زبان امیر المؤمنین علی علیہ السلام سی کلام ادا ہوتا وقد اومئت
الی الناس ان اسکتوا فسکنت الاجراس وارتدت الانفاس اشارہ سی
خطاب خلائق کو امر فرمایا جب وہ بیبی بیان بلاغت نشان سب سنو یعنی غل اور شور
موقوف کیا مرد و عورت نی سکوت مین لیا ثم قالت الحمد لله والصلوة علی ابی

بتیسوین مجالس قبائل عرب کو تقسیم سر شہدا کوفہ مین الحرم کا داخل ہونا

محمد و آلہ الطیبین اما بعد یا اہل الکوفۃ اتبکون و تنتحبون ای واللہ فابکوا کثیرا و اضحکوا قلیلا پھر کہا حمد و ثنای بی انتہا سزاوار درگاہ خداہی اور سلام میری نانا رسول دوسرا پر اور اونکی پاکیزہ اولاد کو روا ہی اما بعد ای مردم کوفہ ہماری مصیبت پر شیون و رقت کرتی ہو و مدہ نصرت اور اقرار حمایت مین بلا کی گاون پر تلوار روکتی ہو اسکی قسم ہی بہت چاہیی روتی رہو تہوڑا ہنسو جو ستم الحرم پر کیا ہی اوسکی حسرت کبہی نہ بہولو اتدرون ای کبد رسول اللہ فریتم و ای کریمۃ لہ ابرزتم وای دم اسفکتم ای غفلت پیشہ بہنا اندیشہ ایا جانتی ہو کتنی دل و جگر پیغمبر کو پارہ کیا اور کیسی حریم خیر البشر کو بی پردہ باہر نکالا کسکا لہو زمین پر بہایا کو نسا سر کاٹکی برچہی پر چڑہایا وای حرمۃ لہ انتہکتم افعجبتم ان مطرت السماء دما جانتی ہو کیا حرمت رسالت کی بی عزت و خوار کیا ہی اس مصیبت مین تعجب کرتی ہو کہ آسمان سی لہو برسا ہے قال فواللہ لقد رأیت الناس یومئذ حیاری یبکون قد وضعوا ایدیہم فی افواہہم راوی کہتا ہی بخدا اسو کند دیکہا مینی اوسدم تمام سامعین کو حیرت زدہ روتی ہی اور کثرت ندامت و حسرت سی اپنی منہہ پر ہاتہہ رکہی متاسف ہوتی تہی ورأیت شیخا واقفا الی جنبی یبکی حتی اخضلت لحیتہ اور ایک پیر مرد کوفی جو میری پہلو مین کہڑا تہا اوسکو ایسا روتا پایا کہ ریش پر دریای سرشک بہتا تہا وہو یقول بابی انتم وامی کہولکم خیر الکہول وشبابکم خیر الشباب ونساءکم خیر النساء عرض کی میری مان باپ آپکی سطلوبی اور غربت پر فدا ہون حق ہی بوڑہی تمہاری عالم کی بڑون سی افضل اور جوان ساری جہان کی جوانون سی اعلی اکمل خواتین سب دنیا کی عورات سی اشرف نساء ہین اور طفیل ذات جد بزرگوار کی افلاک

۸۰۵

تیئیسویں مجلس قبائل عرب کو تقسیم سر شہدا کوفہ میں المحرم کا وحشلہ

رَوَی حِذْیَلَةِ الْاَسَدِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الثِّقَاتِ قَالَ کُنْتُ بِالْکُوفَةِ فَرَاَیْتُ نِسَاءَ اَهْلِ الْکُوفَةِ مُهْتِکَاتِ الْجُیُوبِ خَمِشَاتِ الْوُجُوهِ وَهُنَّ تَلَطَّمْنَ الْخُدُودَ (ابی مخنف مقتل میں سند مصیبت ذکی ہی کہ حذیلہ اسدی نی ایک مرد ثقہ سی روایت کی ہی اوسنی کہا میں کوفہ میں تھا عورات اہل شہر کا عجب عالم تھا نوحہ کرتی تھیں گریبان چاک کرتیں بال اور چہرہ نوچتیں منہہ پر طمانچی مارتیں اونکی شیون سی مجھی تعجب ہوا یارای صبر و قرار باقی نہ رہا) فَاَقْبَلْتُ عَلٰی شَیْخٍ مِنْ اَهْلِ الْکُوفَةِ وَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا الْبُکَاءُ وَالنَّحِیبُ (ایک بوڑہی کوفی کی نزدیک میں گیا اور میں پوچہا یہ کیسا رونیکا غلغلہ اور نالہ کا شور مچا ہی) قَالَ مِنْ اَجْلِ رَاْسِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ یُرِیدُونَ اَنْ یُدْخِلُوا (یہ کہا فرط مصیبت و ماتم آل عبا ہی کہ سر حسین ابن علی علیہما السلام کو شہر میں لانیکا اہتمام ہو رہا ہی) فَبَیْنَمَا هُوَ یُحَدِّثُنِی اِذْ دَخَلُوا بِالسَّبَایَا وَالرُّؤُوسِ بَیْنَهُمْ (اوسکی ہمراہ میں مشغول کلام تھا فراغ نہیں پایا تھا کہ سامنی سی قافلۂ اسیران کربلا اور کاروان سرہای شہدا نظر آیا) وَنَظَرْتُ اِلٰی جَارِیَةٍ حَسِیبَةٍ عَلَی الْجَمَلِ بِغَیْرِ وِطَاءٍ وَلَا غِطَاءٍ (اوسمین ایک بی بی باوقار تمکین و تنومند کو دیکہا اونٹ کی کجاوہ پر بی پوشش اور محمل بٹہایا تھا ہجوم تماشائیو اپنی حالت زار میں روتی غوغای عام بازاریوں سی پریشان ہوتی) فَسَاَلْتُ عَنْهَا فَقِیلَ لِی هِیَ اُمُّ کُلْثُومٍ اُخْتُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ (میں پوچہا یہ خاتون کون ہی اور کیا نام ہی جواب پاو خبر نہ ہرا خواہر حسین علیہ السلام ہی) فَدَنَوْتُ مِنْهَا وَقُلْتُ لَهَا یَا جَارِیَةُ حَدِّثِینِی مَا نَزَلَ بِکُمْ (میں زار و نالان اوسکی قریب جا کے پوچہا ای بی بی ارشاد کرو تم پر کیسا صدمہ گذرا) فَنَظَرَتْ اِلَیَّ مَلِیًّا وَقَالَتْ مَنْ اَ

شفا یافت بعد سلیمان دست بدعا برداشت و دعا کرد چون از دعا فارغ شد طاس خانه سید با من خدای تعالی و چون خفتگان بیدار شدند در وجود خود جراحت ندیدند عجب بماندند و گفتند ایها الامیر یاران باز در وجود ما زخم یافتیم و چون بیدار شدیم در وجود ما اثری ندیدیم سلیمان فرستاد

یک بیت و حکایت خواب با ایشان گفت و در وجود حضرت خدیجه کبری و فاطمه زهرا و حضرت امام حسن مجتبی و امام حسین شهید کربلا با ایشان گفت

۸۰۶

ستائیسویں مجلس قبائل کو تقسیم سر شہدا کو فہ میں حرم کا داخلہ

یا شیخ اوسنی میری طرف لطف سے اسی توجہ کی اور کہا اے شیخ تو کون ہی اور یا
کہاں کا فقلت من البصرة وانا ولی من اولیائکم مینی عرض کی اہل بصرہ او
یہاں غریب الوطن ہوں آپکی دوستوں سی میں ہی ایک محب پنجتن ہوں فقالت یا
شیخ اعلم انی کنت فی الخیمة فسمعت صهیل الفرس فاخرجت
واسی جواب یا الشیخ یہ جان لی کہ ہم روز عاشورا تمام اقربا میں نالان تہی بہوک پیاس کی
شدت سی جان بلب ہو رہی تہی بیکسی امام حسین علیہ السلام کی ذکر میں رو رہی تہی کوئی
مرد باقی نہ تہا جو امام کی خبر میدان سی لاتا تشویش میں بہائی کی پڑی تہی مضطر حال
بیٹھی اور کہڑی تہی ایک مرتبہ گہوڑی کا شور نالہ و فریاد پایا پردہ ہٹا کی در خیمہ سی سر باہر نکالا
واذا انا بفرس عاریا والسرج خالیا ناگاہ دیکہا رہوار خالی سواری آیا
زین کا دامن بہائی کی لہو سی بہرا لال ہو رہا ہی صدہا تیر و تبر او سپر لگی ہیں تلوار و نیزی
بدن کی ٹکڑی ہوی ہیں لجام و رکاب کٹی ہی ایال و کاکل خاک و خون میں اٹی ہی پٹکی بید لرزتا
غسی او وحہ کرتا ہی فصرخت النساء فسمعت من جانب الخیمة هاتفا
یقول مشاہدہ سی اس مصیبت کی سب عورات نی شیون کیا گوشہ خیمہ سی ایک ہاتف کا
مرثیہ آوازہ دردناک میں سنائی دیا مرثیہ واللہ ما جئتکم حتی بصرت بہ
بالطف منعفر الخدین منحورا بخدا کہ میں تمہاری پاس نہیں آیا تا انکہ میں نی
دیکہا سر جدا حسین کو دشت بلا میں پڑا خاکمیں رخسارہ پڑا کان الحسین سراجا یستضاء بہ اللہ
یعلم انی لم اقل مینا فدا حسین مشعل ہدایت ہی کہ اوسکا نور دارین میں چمکتا
قسم خدا کی میں راست خبر دیتا ہوں جہوٹ نہیں کہا ہی قال فما درت ام کلثوم
وقالت من معول الاخبرتنی من انت راوی کہتا ہی ام کلثوم نی

تئیسویں مجلس قبائل عرب کو تقسیم سر شہدا کوفہ میں المحرم کا دسنلہ

فرمایا کہ میں اوسکی طرف دوڑی قسم دیکر حقیقت حال پوچھی تم کون ہو بیان کرو یہاں کیونکر

آئی صاف کہو فَقَالَ اَنَا هَاتِفٌ مِنَ الْجِنِّ الَّذِی اَسْلَمْنَا عَلٰی یَدِ اَبِیْکِ عَلِیِّ بْنِ

اَبِیْطَالِبٍ اَتَیْتُ اَنَا وَ قَوْمِیْ فِیْ نُصْرَتِ الْحُسَیْنِ فَعَاقَنَا فِی الطَّرِیْقِ اَمْرًا

جواب عرض کیا میں ہاتف قوم جنات سے ہوں جو کہ تمہارے والد کے ہاتھوں ایمان لائی تھی

اپنی لشکر اور قبیلہ کی ساتھ نصرت حسین علیہ السلام کو ہم آئی تھی اوس جناب نے مصیبت

سہا ہمراہ رکاب اپنی حاضر نہیں رہنی دیا وَاِذَا هُمْ قَدْ اَقْبَلُوْا بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ مَعَ ثَمَانِیَةَ

ثَمَانِیَةَ عَشَرَ رَاْسًا مِنْ اَهْلِبَیْتِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ راوی کہتا ہے ہم اسی گفتگو میں

تھی ناگاہ سر امام حسین علیہ السلام اور اوسکی بھی اٹھارہ سر یہ رَاْسُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ

ابن زیاد نے مامور کیا تھا کہ ہمراہ اسیران حرم اہل شام لے جاوے کہ سر حسین ابن علیؑ علیہما

لِبْنَتِ الْحُسَیْنِ وَقَدْ فُصِلَ الْخِضَابُ بِهَا فَالْرَّاْسُ یُشْنِیْ اِذْ دَخَلُوْا بِہَا

محاسن شریف حسین علیہ السلام میں وسمہ لگا تھا لاکن ابھی خضاب تمام فراغ نہیں پایا تھا کہ

رہا تھا جب اوس سر پر اوچلی داہنی بائیں پریشان کرتی فَلَمَّا نَظَرَتْ اِلٰی وَلَدِ اَبِیْهَا

فِیْ اَوَّلِ الرُّؤْسِ ضَرَبَتْ خَدَّهَا وَجَبِیْنَهَا حَتّٰی رَاَیْنَا الدَّمَ مِنْ تَحْتِ اِلْیَتِهَا

کتنی روز گذری تھی کہ ام کلثوم سے بھائی بچھڑی تھی جب دم سر حسین علیہ السلام آگی سر نیزہ کی

نظر میں اوس محنت زدہ کی آیا غلبہ شوق دیدار میں اس صورت گلا کھا لیا ہو ہر امنہ سے کہا بابا

اپنا رخسار و پیشانی چوب جارست سے ٹکرا ایا ایسا کہ خون بہتا دیکھی تھا اور جوش کہا یاقوم

اَوْ مَتَتْ قَلْبَهَا وَجَعَلَتْ تَقُوْلُ پھر سوز دلی اوسکا نالہ زار بزبان حال سے یہ شعر

پڑہا مرثیہ یَا هِلَالُ لَمَّا اسْتَتَمَّ ضِیَاهُ وَلَهُ غَالَهُ خَسْفُهُ فَاَبْدَا غُرُوْبًا

ای میری چاند جب کہ تیرا نور جمال کمال کو پہنچا تھا گہن لگا اور ماہ حیات نے غروب کیا ما توقعت

تینتیسوین مجلس کوفہ مین داخلہ اسیران کربلا اور ام کلثوم کا مرثیہ پڑہنا

یا شقیق فؤادی کان ھذا مقدرا مکتوبا یہ گمان مین تہا ای میری دل کی ٹکری کی ایسی محنت رکہی ہی اور تیری مصیبت جدائی مقدر مین لکہی ہی یا اخی فاطمۃ الصغیرۃ تبکی فلقد کاد قلبھا ان یذوبا ای بہائی فاطمہ صغرا کا تمہاری شوق دیدار مین رونا نہین تہمتا ہی اور اوسکا دل اتش فراق سی جلتا ہی یا اخی کو ترے علیا ذلیلا وھو فی الاسر لا یطیق نحیبا ای برادر سید سجاد اپنی فرزند کو اگر دیکہو اسیری و ذلت مین گرفتار ہی اور ضعف بیماری مین نالہ و فریاد بہی دشوار ہے کلما اوجعوا بالضرب ماذا یا الٰہی ودمعۃ مسکوبا جسقدر ضرب تازیانہ اعداسی درد وایذا اپاتا ہی مانند غریبان بیکس روتا ہوا خدا کو یاد کرتا ہی یا اخی ضمہ الیک وقربہ وسکن فؤادہ المرعوبا ای برادر اوسی بلا کی چہاتی سی لگا لو اور دل بیتاب کو اوسکی تسکین دو یا اخی یعز علیک ان ترانی بسبی الاعادی مقتبا مضروبا ای بہائی تمپر بہت دشوار ہوگا اور تمہین رنج و ملال گذریگا جو دیکہو ہمین اسیری مین مار کہاتی اور بدن دکہتا علینا ما الذی ان اردت منیا یا اخی بالرجوع وعدا قریبا ای برادر اگر اپنی فرزندان یتیم کی نظر سی تم پنہان ہوئی ہو تو کچہ اونسی وعدہ قریب کر جاو کب اکی لوگی مین کہان تک اونہین بہلاؤن کہ دل سیر اما ظرسی اونکی شوق ہوتا ہی ما اقل الیتیم حین ینادی یا ابیہ ولا یرا قد حبیبا ای برادر کس صدای محزون اور دل غمناک سی یتیم بچی تمہاری بابا بابا کہکی پکارتی ہین اور تم کچہ اونہین جواب نہین دیتی ہو وہ شور مچاتی ہین نظم مولفہ

آگی زیادہ کیا کہون رقت کا جوش ہی قابو نہین ہی دل پہ ٹہکانی نہ ہوش ہی
لکنت زبان پہ نطق کو ہی اس مقال سی مجلس کا حال غیر ہوا ابتہال سی ناظم

تینتیسوین مجلس ابن عباس کا پیغمبر کو خواب مین دیکھنا و حرم کا کوفہ مین داخل ہونا

ناتم کیا روزگار مین + نہ ہراہی نالہ کرتی ہی اسد ہم فراز مین + مصروف ہی جو ذکر غم پنجتن مین
مقبول خاص و عام ہی اہل سخن مین تو + اسکا صلہ ملیگا خدا سی بروز حشر + ہمسایہ رسول مین
ہو ویگا تمت القصہ

تینتیسوین مجلس رسول خدا کو خواب مین دیکھنا ابن عباس کا اور کوفہ مین داخلہ اسیران کربلا

رباعی گردش مین ہے کیون چرخ ستمگار پھری + ہی ہی سر شبیر پہ تلوار پھری + خورشید نی
دیکھا نہو سایہ جسکا + در در وہی زینب سر بازار پھری + رباعی دریا پہ کھڑا ہو پانی تھی
بی پیرونکی + بجلی تھی سر شاہ پہ شمشیر دونکی + بارش جو زیادہ ہی تو سپر سر کو + شبیر پہ بارش
تھی یہ نہین تیرونکی + رباعی کوفی مین نہ زادیونکی دید ہوئی + روئی جو حرم سبط کی تاکید
ہوئی + شبیر ہوی عجب زمانی مین شہید + ماتم نہ کسی گھر مین ہوا عید ہوئی + رباعی ہم
شبیر سی عابد ختم تھی + اور دلین جگر مین بیکسونکی دم تھی + کہتی تھی سیدہ فغان میرے ناشاد
جگر مین + وہ قافلہ کیا ہوا کہ جسمین ہم تھی + تمہید بکا ابن عباس کا رسول خدا کو
خواب مین دیکھنا ای دوستان رسول خدا مجلس ماتم حسین علیہ السلام مین
حاضر ہونا ثواب رکھتا ہی + شیعان علی مرتضی غم سید الشہدا مین رونا [illegible]
ملایکہ مقربین اس بزم عزا کی خدمت مین سرفراز ہوتی ہین + رحمت رب سی حاضرین کے
سب گناہ قطرہ اشک مین دہوتی ہین + شرف عزاداری کو سعادت سمجھو فرصت کو غنیمت
زندگانی کو بیوفا جو + یہ ایام عشرہ محرم کو تصور کرو کیا دن تھی اور اس ہنگام مین خاندان
رسول پر کیسی جفا گذرتی رہی + امت بیوفا نی پیغمبر کی نواسی کو فریب سی مہمان بلایا +
ناکارہ وطن شہر مدینہ اوسی چھڑایا تیغ و نیزہ و تیر کی نوکی مین گھیرا چھوٹی بڑونکے

تیئیسویں مجلس ابن عباس کا پیغمبر کو واقعہ مین دیکھنا کوفہ کا داخلہ اسیران کربلا

سو کہی گلون پر خنجر آبدار پہیرا ننہی بچون کو اوس تمازتِ گرما مین بہوکا پیاسا مارا ہر ایک پارۂ
دل و جانِ زہرا کا سر تن سے اوتارا ڈیرونکو جلا کے لباس و زیورِ حرم کو غارت کر لیا عورات
بیوہ کو مثلِ کفارِ دیلم و زنگبار کی سلسلہ قید مین کیا اشقیا نے عزیز و اقربای خیر البشر پر
گہوڑے دوڑایا فرزند بیمار سید الشہدا کو طوق و زنجیر آہن پہنایا دختران علی مرتضیٰ کو
دربدر اذیت و ذلت پہنچاتی پہری عیالِ امام حسین علیہ السلام کو ہر بات پہ تازیانی
لگاتی رہی ایسے ستم بے سبب سنی اور دیکھنی دنیا کی نہین معلوم ہوگا کہ بالوانِ اسیرِ ضعیف کا
دل تحمل مین بلا کی نازک ہوتا ہی تہوڑی صدمہ رنج و محنت کا مانندِ حباب ٹوٹ جاتا ہے
مجہی کمال حیرت اور غلبہ رقت ہی اس حادثہ مین بہت حسرت ہی کہ وہ شدائد ستم کو ان
حرم نے کیونکر سہی اور جبر و ظلم اعدا کی وادی خواری مین کس درجہ اون پر گذری اگر کوئی بیان
تو ہرگز نہین ہو سکتا ساعت بہی ضبط کا یارا نہین رہتا صد حیف اجسادِ نجس کو اپنے لشکر کی
اہل شام و کوفہ باحترام دفن کرین بدنہای عترتِ خیر الانام سر کٹی خاک و خون مین پڑی
رہین کوئی فقیرون کا بچہ اپنی موت سے اگر مرجاتا ہی تو اوسکی ماتم و نوحہ کا چرچا رہتا ہے
پیغمبر کا نواسہ ستائیس امامزادونکی ہمراہ مثلِ گوسفندِ قربانی ذبح ہوا وہ سانحہ گذرا کہ تین
شبانہ روز آسمان سے لہو برستا رہا لاکن کسی مسلمان نے اوسکی فاتحہ کو ہاتھ نہین اوٹھایا کوئی
دلسوز نے اوس مصیبت مین آنکہہ سے آنسو نہ بہایا اگر خیر البشر زندہ ہوتے اوس غم مین کیا
کرتی ہرگاہ جدّ بعد وہ ماجرا دیکہتی تو کیا کہتی رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ کُنْتُ نَائِمًا فِیْ مَنْزِلِیْ بِمَدِیْنَۃِ الرَّسُوْلِ وَقْتَ الظُّہْرِ کتب معتبرہ مین
عبد اللہ ابن عباس کی زبانی روایت لکہی ہی کہ یہ عبارت پر حسرت حالِ رقت سے کہی
ایکدن وقت دوپہر خواب قیلولہ مین اپنی عادت سے مدینہ رسول مین سوتا تہا ناگہ

تینتیسویں مجلس ابن عباس کا پیغمبر کو خواب میں دیکھنا کوفہ کا داخلہ اسیران کربلا

امام حسین علیہ السلام ہیں اور سفر کی خیال سے بھی اندیشہ ہوتا تھا فَرَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ
هُوَ مُقْبِلٌ مِنْ نَحْوِ کَرْبَلَا وَهُوَ اَشْعَثُ اَغْبَرُ وَالتُّرَابُ عَلٰی شَیْبِهٖ
خیر الوری کو عالم رویا میں جانب کربلا سے پھر آتی دیکھا کہ پریشان صورت غبار آلودہ
خاک محاسن شریف میں بھری چہرہ متغیر تھا وَهُوَ بَاکِی الْعَیْنَیْنِ حَزِیْنُ الْقَلْبِ
وَمَعَهٗ قَارُوْرَتَانِ مَمْلُوْتَانِ دَمًا وہ جناب بادل حزین انکھوں سے سرشک
بہتی بیتاب کھڑی تہی، دو شیشی لہو سے بھری ہاتھوں میں لیی تہی فرط مصیبت سے دم سرد
بھرتی بیقراری میں آہ و نالہ کرتی اس آفت میں مجھی یارای صبر نہ ہا سلام کر کی سبب اندوہ
پوچھا ای حبیب خدا یہ کیا ماجرا ہی زاری و اشکباری کا باعث کونسا واقعہ گذرا ہی
فَقَالَ لِیْ هٰذِهٖ فِیْهَا مِنْ دَمِ الْحُسَیْنِ وَهٰذِهِ الْاُخْرٰی مِنْ دَمِ اَهْلِ بَیْتِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ فرمایا ای عبداللہ بن عباس آج میرا پیارا حسین دشت کربلا میں شہید ہوا
ظلم و جفا سے امت بیوفا نے بہوکا پیاسا میرا سارا کنبہ مارا ہی یہی ایک شیشہ میں اوسکا
خون ناحق لیا ہی اور دوسری میں اصحاب و اقربا کا لہو بھرا ہی وَاِنِّی الْآنَ وَجَدْتُ
مِنْ دَفْنِ وَلَدِیَ الْحُسَیْنِ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی نے ہرگاہ مقتضای مقام یہ کلام
حسرت انجام فرمایا ہو تو بجا ہی جسکا ذکر سماعت طالبین کے لیے حضور کو رقت افزا ہی صبح روز عاشورا
حسین کو لشکر مصیبت نے گھیرا تھا ایک ایک یار و انصار بھائی اور بیٹی کو شمشیر کہا
مہمان بلا کی غربت میں کہانی کو ترسایا پیاسونکو ایک قطرہ آب نہیں پلایا افسوس کہ میری
فرزند مظلوم کو زخم تیغ و نیزہ و تیر سے چور کیا قاتل شوم نے سوکھی گلی کو آب خنجر سے پانی دیا سینہ
مجروح کو زانو کی تلی زور سے دبایا لہو بہتی سر کو نیزی پہ چڑھا کی میدان میں پھرایا لاش
صد پاش کو بے دفن و کفن خاک و خون میں چھوڑا ہے گھوڑی اوسپر دوڑا کی ہڈی اور پسلی کی

تیئیسوین مجلس ابن عباس کا پیغمبر کو رویا مین دیکھنا اسیران حرم کا بازار کوفہ سی گذرنا

توڑا ہی اہل حرم کو اسیر مین پکڑ کی تشہیر کو لیگئی مقتل مین بی وارث جنازی سر کٹی پڑی رہی
ناچار مینی اوس معرکۂ محنت مین قدم رکھا اسد حسین وسایر شہدا کو دفن کر کی فراغ
پایا حالِ نالہ وزاری مجبیر طاری ہی خاک وغبارِ کربلا سر و سیما مین بھری ہی وَهُوَ
مَعَ ذٰلِكَ لَا يُفِيقُ مِنَ التَّعَبِ خاتم انبیا یہ سرگذشت بیان فرماتی روتی جاتی
اور نالہ وفغان سی ایک دم تسکین نپاتی بیتاب چلاتی ہی اہل عزا تصور کرو انصاف کے
جاہی حزن والم اس غم مین سرورِ عالم کا حصّہ ہی یہ وہ لاڈلا نواسہ تھا جسی بجای شیر کی
لعابِ زبان ہنگامِ رضاعت پلایا ہی سون نازون سی جان کی برابر پالا رات دن سینہ پر
سلایا عید کو حلّۂ جنت پہنا کی دوشِ کرامت پر چڑھایا مقتل مین لیجا کی سوارِ مہرِ نبوت سکو
دکھایا ابراہیم اپنی یگانہ فرزند کو اوسکی حیات پر نثار کیا نسل سیادت وامامت کو اوسکی
اولاد مین شرفِ اشتہار دیا بجادۃ اطفال ہی کہ حسین علیہ السلام سی ہین ہوتی
کوئی طرحکا قلق اوسکی دلکا گوارا نہین کرتی است پر اوسکی محبّت اور مان باپ کی ولایت
فرضِ عین فرمائی وہ چراغِ حرمین جسکی بزرگی حدیثِ ثقلین مین سنائی ایسی محبوب لال کی
رگِ گردن سی جب لہو بہی پیغمبر کی چشم کیونکر اشک ریز نہ ہو جس گھڑی سر امام حسین علیہ السلام
نیزون پر سوار ہوا شہر بشہر جاہی خیر البشر کو قصرِ جنت مین کسطرح قرار آی وہ تن صد پاش کو
جسکا سینہ اعدا لگدکوب کری حبیبِ خدا کیونکر بسترِ راحت کا آشنا ہی جب حسین علیہ
السلام کی گہر کا سامان لٹی خیمہ جلی مصطفی کی سینہ مین کب تک آتش حسرت کا شرارہ
نہ نکلی حسین کی تہوڑی رحمت سی شاہ کونین مثلِ مادرِ فرزند مردہ حزین ہوتی ہین مصیبت
شہادت سی اوس نور عین کی شور وشین کیونکر جان نہ کہوتی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَاسْتَيْقَظْتُ نَوْمِيْ فَغَمًّا مَهْمُوْمًا حَتّٰى جَاءَ النَّاعِيْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِقَتْلِ

تینتیسوین مجلس مسلم معمار کی روایت سے اہل حرم کو بازار کوفہ میں لانا

آل یاسین کو بٹھایا+ طاق حرمت رسول کو جور ستمگرین پر کین نے خراب کیا+ رواق عزت

عترت بتول کو تیشہ جفای ابن سعد نے ڈھایا+ یعنی کروہ فرزند شاہ ولایت کی دشمنہ

ستم سے کٹی+ زینت و رونق کاشانہ امامت سراسر لٹی+ اہلحرم کو مسکن شہرت اور بزرگی سے

باہر نکالا+ واسطے لیجانے کوفی کی شتر بے کجاوہ و پوشش پر بٹھایا+ سرہای شہدا کو مع اسلحہ و

لباس قبائل عرب نے غنیمت پایا+ واسطے تشہیر و بار بہ نامی و رسوائی کی اپنی نیزون پر چڑھا

کربلا سے جانب دار الامدوان روانہ ہوئے+ ہرگاہ حوالی شہر شقاوت بنیان مین وہ بی بیان

پہنچے+ اوس روز اہل و عیال امام حسین علیہ السلام کو رنج و قلق سے صدمہ کمال تھا+ بیچ

ہزارون طرحکا مقابلہ دشمنان بدخصال تھا+ ان کی کمانے جسد مطہر امام حسین علیہ السلام کو

شمر نے بدن سے جدا کیا+ فوراً عمر سعد نے بدست خولی بن یزید حضور ابن زیاد میں بھیجا+ اوسکو

مردود نے ہنگام ورود اہلحرم مین پھیر دیا+ اور سر دار حاملِ عیال رسول کی پاس روانہ کیا

سو اکہ ہمراہ اسرای اولاد مصطفی شہر کی اندر لاؤ خوشنودی یزید کی واسطے ہماری دوستونکو دکھا

رُوِیَ عَنْ مُسْلِمِ الْجَصَّاصِ قَالَ دَعَانِی ابْنُ زِیَادٍ لِاِصْلَاحِ دَارِ الْاِمَارَةِ

بِالْکُوفَةِ کتب معتبرہ مین روایت کی ہے مسلم معمار سے کہ اوسنے کہا ابن زیاد نے مجھے بلا کے

مرمت دار الامارہ کوفہ کی حکم دیا+ فَبَیْنَمَا اَنَا اُجَصِّصُ اَبْوَابَهَا جس ہنگام مین اوسکی

دروازہ شقاوت بنا کی مرمت کرتا تھا اور جگر کو خونابہ حسرت مین گندہ سے بھی دست مشغول

لگاتا تھا وَاِذَا اَنَا بِالزَّعَقَاتِ قَدِ ارْتَفَعَتْ مِنْ جَانِبِ الْکُوفَةِ یکایک

شورش عظیم ایک طرف سے کوفہ کی بلند ہوئی کہ روز محشر سے وہ فریاد اور غل دوبالا تھی

فَاَقْبَلْتُ عَلٰی خَادِمٍ کَانَ یَعْمَلُ مَعَنَا بین ورطہ فکر و حیرت مین مبتلا تھا ناگاہ

خادم ابن زیاد جو میری ہمراہ کام کرتا تھا وہ آیا فَقُلْتُ مَالِی اَرَی الْکُوفَةَ

برادران بشارت باد شمارا که وقت شادی کردن شما امد و فرح دمان شاد میکردند و یکدیگر را بشارت میداد و مختار میرفت تا بمسجد رسید چون الجماعة مختار را دیدند او را استقبال کردند و شادی مینمودند مختار بایشان گفت ای برادران تا کی رنج و بلا و اندوه کشید این زمان وقت آن امد که رنجها براحت مبدل شوند مردم او را دعا میکردند و میگفتند کجا خواهد بود مختار گفت حالا محال است

تیتیسوین مجلس مسلم جمار کی روایت سی اہل حرم کو بازار کوفہ مین لانا

تفصیح اوس نابکار سی یعنی مراد تعجب کی یوچھا آج کیا ہی جو کوفہ مین شور و ہنگامہ برپا ہوا قَالَ السَّاعَةَ أَتَوْا بِرَأْسِ خَارِجِيٍّ خَرَجَ عَلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ جواب دیا ایک خارجی کا سر کاٹ کی لائی ہین جسنی یزید پر خروج کیا تھا وہ سپر فتح و نصرت پائی جو اپنی زیاد سے لشکر بہیجا تھا۔ اسکو ہی او سکا سر تیغ قاتل کی داخل ہوتا ہی نظارہ سی قافلہ اسیرو ایک عالم روتا ہی قُلْتُ مَنْ هٰذَا الْخَارِجِيُّ فَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ یعنی سوال کیا اوس خارجی کی نام و نسب کا وہ کون تھا کہا حسین ابن علی مرتضیٰ علیہما فرزند نازپرور فاطمہ زہرا۔ قَالَ فَتَرَكْتُ الْخَادِمَ حَتَّى خَرَجَ وَلَطَمْتُ وَجْهِي حَتَّى خَشِيتُ عَلَى عَيْنَيَّ أَنْ تَذْهَبَا تھوڑی دیر خوفسی اوس خادم کی مین چپ رہا جب چلا گیا تو بجوم غم سی اپنا منہہ دونو ہاتہہ سی پیٹا یہان تک سر و سینہ پر دستہا اسکو مارا کہ بصارت جاتی رہنی کا اندیشہ ہوا وَغَسَلْتُ يَدَيَّ مِنَ الْجِصِّ وَخَرَجْتُ مِنْ ظَهْرِ الْقَصْرِ وَأَتَيْتُ إِلَى الْكُنَاسَةِ چونی کی ہاتہہ پہری جلدی دہوکی پشت قصر سی اوترا ہسراغ آن حرم محترم لیا محلہ کناسہ مین جاکی پہنچا۔ فَبَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ وَالنَّاسُ يَتَوَاقَفُونَ وُصُولَ السَّبَايَا وَالرُّؤُوسِ زیادتی مجمع تماشائیون سی اگی راہ پا کر قدم بڑہانا چاہا۔ وہین انتظار مین بیقرار و اشکبار کہڑا ہا در و دو اسرای آل محمد کی راہ مین انبوہ خلایق کو نگران دیکہا پہر ایک جگہ پایا تاکہ دیکہین سرہای شہدا لیکی ہمارا لشکر کب اتیگا إِذْ قَدْ أَقْبَلَتْ نَحْوَ أَرْبَعِينَ شُقَّةً تُحْمَلُ عَلَى أَرْبَعِينَ جَمَلًا فِيهَا الْحَرَمُ وَالنِّسَاءُ وَأَوْلَادُ فَاطِمَةَ ناگاہ ازدحام عام گذرگاہ کا بہم و درہم ہوا دور سی قافلہ بیوہ زنون کا آتا نظر پڑا بعدد چالیس کجاوی کو اونٹون پر لادا تھا اسمین بانوان حرم و اولاد فاطمہ کو بٹہایا تھا کثرت مردم سپاہ کو پیادہ و سوار دونو طرف ہٹاتی

تیئیسویں مجلس کوفہ میں داخلہ اسیران الحرم کا

چہار پگڑی سار بان شترہای سوار یکو آہستہ آہستہ لی بڑہاتی۔ بیتاب ہوکی یہیں بہی نزدیک گیا
عجب حالِ پریشان سی اوس قافلۂ غارت زدہ کو دیکہا تا اہی مقنعہ و چادر سی عریان
بدن منہہ کی پردہ میں بال بکہری خواتینِ حرم کی سیلی کپڑی خاک تحت میں بہری۔ جسم ضربِ
تازیانون سی دستِ جفاکی نیلی خونِ اقربا چہرہ ہای نورانی پر ملی۔ اطفالِ خردسال اونکی
گود میں بیٹہی روتی۔ طعنہ اور شماتتِ اعداسی خوف کی ماری مضطر ہوتی۔ ساری اسیران
جہکای نظارۂ نامحرمون سی شرماتی۔ اوس مصیبت میں ناچار اور بقرار شل گرفتاران زنگبار
چلی آتی ہہ اگر سر اونچا کرتی عزیزون کی سرکٹی خون بہری ہمراہ دیکہتی تو چلاتی۔ نگہبان اونکو
تازیانہ و کعبِ نیزہ اوٹہا کی دہمکاتی اور ڈراتی کہ یزید کی جشنِ فتح میں فتنہ نکرو اور ابن
زیاد کی شادی اور خوشی پر ساکت رہو وَاِذَا بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلٰی بَعِیْرٍ بِغَیْرِ
وِطَاءٍ وَاَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ دَمًا وَھُوَ مَعَ ذٰلِکَ یَبْکِیْ وَیَقُوْلُ ناگاہ کاروان
اسیرونکی جلو میں علی بن الحسین علیہ السلام کو دیکہا۔ شترِ عریانِ بی جہاز پہ بیٹہا یا طوق و زنجیر
میں اوس علیل کی ہاتہہ پیر کو باندہا تہا کہ اوسکی صدمہ سی بدن اور گلا چہلا خون رگون کا
بہتا تہا مانند سیلاب اشکِ حسرت آنکہون سی جاری۔ ضعف اور نقاہت بیماری
بدن ناتوان پر طاری بکثرتِ حزن و اندوہ میں مبتلا تہا ان اشعار پر جانسوز میں اہل کوفہ کو
خطاب کرتا تہا یَا اُمَّۃَ السُّوْءِ لَاسُقْیًا لِرَبْعِکُمْ یَا اُمَّۃً لَمْ تُرَاعِ جَدَّنَا فِیْنَا
یعنی خدا تمہیں تشنگی قیامت میں کبہی سیراب نکری ای بدترین امت کہ تمنی ملاحظہ حرمت
رسولِ خدا سی نہیں کی ہماری باب میں رعایت لَوْ اَنَّنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ یَجْمَعُنَا
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَا۔ فردای روزِ محشر کو جب تم حضورِ پیغمبر میں جمع
ہوگی اوسوقت کیا جواب دوگے جو سیر کیا ہی اسکا جواب کیا دوگی تُسَیِّرُوْنَا عَلَی الْاَقْتَابِ

تینتیسوین مجلس کوفہ مین داخلہ اسیران الحرم کا

حَادِیَۃ۔ کَانَّنَا لَمْ تُشَیِّدْ فِیْکُمْ دِیْنَا سرورِ اولادِ نبی کو بے جرم و خطا تشنہ لب قتل کیا، اور بناتِ زہرا کو قیدِ اسیری مین ننگی اونٹون پر بٹھایا گویا ہمین دینِ اسلام سے بیگانہ جانتی ہو، اور ذریّتِ طاہرۂ خیر الورا کو زمرۂ کفار سے مانتی ہو ہمین ناسزا ہماری حق مین کہتی ہو ذلت و خواری ہر دم روا رکھتی ہو اَلَیْسَ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَیْلَکُمْ اَهْدَی الْبَرِیَّۃِ مِنْ سُبُلِ الْمُضِلِّیْنَا آیا تم نہین پہچانتی کہ نانا رسو لخدا نے اصلاحِ دین مین کتنا جہاد کیا جو تمکو گمراہی سے پہیر کی طریقہ نجاتِ دنیا و آخرت بتایا ای منکرو عذابِ ابدی مین مبتلا ہو بمکافاتِ جور و جفا خدا سے پاؤ یَا وَقْعَۃَ الطَّفِّ قَدْ اَوْرَثْتِنِیْ حَزَنًا وَاللّٰہُ یَهْتِکُ اَسْتَارَ الْمُسِیْئِیْنَا ای معرکۂ دشتِ کربلا بدستی کر تونی ہمکو مصیبت و اندوہ مین ڈالا ہی قسم خدا کی پردۂ عزت آلِ نبی کو دستِ ستم نے پہاڑا ہی قَالَ وَصَارَ اَهْلُ الْکُوْفَۃِ یُنَاوِلُوْنَ الْاَطْفَالَ الَّذِیْنَ عَلَی الْمَحَامِلِ بَعْضَ التَّمْرِ وَالْجَوْزِ وَالْخُبْزِ راوی کہتا ہی جنکو خدانی مروت و رحم دیا تہا مشاہدۂ بیرو بیمای اطفال سے دل اونکا بہر آیا روٹی اور جوز و خرما دو سے لڑکون کیطرف پہینکتی تہی یالکو خیرات اونکو اقسامِ خورش لاکی دیتی تہی فَصَاحَتْ بِهِمْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ یَا اَهْلَ الْکُوْفَۃِ اِنَّ الصَّدَقَۃَ عَلَیْنَا حَرَامٌ جناب امّ کلثوم نی یہ واقعہ دیکہا پکار کی اون خلق سے کہا اہیروہم کو صدقہ حرام ہی کہ ہمارا سلسلہ عترت افضل البشر سیدِ انام ہی وَصَارَتْ تَاْخُذُ ذٰلِکَ مِنْ اَیْدِی الْاَطْفَالِ وَاَفْوَاهِهِمْ وَتَرْمِیْ بِهِ الْاَرْضَ امّ کلثوم نی جسکی پاس دیکہا چہین لیا بچونکی منہہ اور ہاتہ سے لیکی دور پہینکا قَالَ کُلُّ ذٰلِکَ وَالنَّاسُ یَبْکُوْنَ عَلٰی مَا اَصَابَهُمْ عورات بلاحظۂ مصیبتِ اہلبیت عصمت گفتار ہوتی تہین اور بے تابی اور خواری پر اونکی پیمبر کو یاد کرکی روتی تہین ثُمَّ اِنَّ اُمَّ کُلْثُوْمٍ اَطْلَعَتْ رَاْسَهَا

تیئیسویں مجلس کوفہ میں داخلہ اسیران اہل حرم کا

مِنَ الْمَحْمِلِ وَقَالَتْ لَهُمْ صَهْ يَا اَهْلَ الْكُوفَةِ تَقْتُلُنَا رِجَالُكُمْ وَتَبْكِينَا نِسَائُكُمْ فَالْحَاكِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْفَصْلِ لِقَضَايَا اوس وقت اُمِّ کلثوم نے اپنا سر مطہر محمل سے باہر نکالا آواز دردناک سے پکار کے فرمایا ای سنگدلان کوفہ عجب ماجرا ہے کہ مردوں نے سب وارثوں کو ہمارے مارا ہے عورتوں نے تمہارے ترس کہا کے عزت رسیدہ بنکا رونا پایا ہے فردای قیامت میں ہمارے اور تمہارے درمیان خدا حکم کریگا یہ تعدی اور ایذا کا بدلا عذاب اور نکال سے دیگا اون بیحیاؤں کو شرم کی مارے سکوت میں رقت تھی اپنے سر ادکے فعل زشت پر ملامت کی فَبَيْنَاهِيَ تُخَاطِبُهُنَّ اِذَا بِضَجَّةٍ قَدِ ارْتَفَعَتْ وَاِذَا هُمْ قَدْ اَتَوْا بِالرُّؤُسِ جس گہری وہ مظلومہ یہ کلام کرتی تہی ناگاہ ایک شورش کی دہوم اوٹہی سواران خونخوار نے اگی قدم بڑہائی سرہای شہدا اونکی نیزوں پر تھے اُلٰئی يُقَدِّمُهُمْ رَاْسُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ رَاْسٌ زُهْرِيٌّ قَمَرِيٌّ اَشْبَهُ الْخَلْقِ بِرَسُولِ اللّٰهِ وَلِحْيَتُهُ كَسَوَادِ السَّبَجِ سبکی اول سر سلطان مشرقین امام حسین علیہ السلام نظر آیا کہ اوسکو نور افشان مانند قمر درخشان اشبہ خلق صورت رسول سے پایا قَدِ اتَّصَلَ بِهَا الْخِضَابُ وَوَجْهُهُ مِثْلُ دَارَةِ الْقَمَرِ الطَّالِعِ وَالرِّيحُ تَلْعَبُ بِهَا يَمِينًا وَشِمَالًا خضاب کا محاسن شریف میں دیکھا جاتا وہ چہرہ ماہ شب چہاردہ زیادہ چمکتا جب ہوا کا جہونکا اوسپر چلتا تو دہنی بائین موی ریش اقدس کو ہلاتی تہی لاکن فرق مبارک پر غبار صحرا و بیابان پڑا ہوا جبہہ مقدس ضرب سنگ جفا سے پہٹا ہوا دیدہ پر ضیا میں لہو کی نخی جمی تہی رخساروں پہ تہیرا اور تیر کی زخم لگی تہی لبہای خشک زبان شدت پیاس میں سوکہی رگہای گردن سے قطرات خون بہتی اس حالت میں تلاوت قرآن کرتا زبان وحی ترجمان سے آیات عبرت نشان پڑہتا فَالْتَفَتَتْ زَيْنَبُ فَرَأَتْ

تینتیسوین مجلس کوفہ مین داخلہ اسیران الحرم کا

وَرَاَسَ اَخِیْهَا فَنَطَحَتْ جَبِیْنَهَا بِمُقَدَّمِ الْمَحْمِلِ حَتّٰی رَاَیْنَا الدَّمَ یَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ
قِنَاعِهَا جب سر انور امام حسین علیہ السلام نیزی پر کجاوہ زینب خاتون کی برابر پہنچا جارون
خواہر کو جمال برادر جو نہین ملا تہا باشتیاق تمام اوس آفتاب صبح کی طرف دامان بصر پہیلایا
شفق خون مین مہر سپہر رسالت کو ڈوبا پایا بفرط قلق اور غلبہ رنج سی آہ و نالہ کا دم بہرا
اپنی پیشانی کو شدت اندوہ مین چوب محمل پر مارا کہ جبینہ مبارک شق ہوا او نقاب کی تلی
بہنی لگا وَاَوْمَتْ بِخِرْقَةٍ قَلْبِهَا سوز آتش فراق بین سر برادر کو بیکار ادبی اختیار نعرہ وا حسینا
و سیدا و اقبیلا و وا اخاہ بلند کیا مرثیہ فَقَالَتْ یَا ضِیَاءَ عَیْنِیْ وَیَا اَمَلِیْ فَقَدْ اَبْکَاکَ
یَا کَهْفِیَ الْیَوْمَ ضَیَّعْتَنِیْ کہتی تہی ای آنکہونکی تاری ای دل کی سہاری ای میری مددگار
آج تیری غیبت نی مجہی برباد و تباہ کیا اور بیکسی و خواری مین سامان دربدری دیا یا اَخِیْ
یَا ابْنَ اُمِّیْ یَا حُسَیْنُ اَمَا تَرٰی مَقَامِیْ اَیَا حُسَیْنِیْ وَحَرَمُکَ ای بیکس و غریب بہائی جان
ای میری پشت و پناہ حسین یا مجھ کو ان بین نہاں آیا تم نہین دیکہتی بہن کی یہ ذلت اور اذیت کہ
ناچار ہوتی ہون اور جای اقامت کچہ کرن گرین ہتی ہون اَصْبَحْتُ بَیْنَ الْاَعَادِیْ بِ
لَا کَهْفٍ وَلَا مُسَاعِدٍ فَمَا لِیْ یُسَاعِدُنِیْ دشمنون بین تن تنہا بسر کرتی ہون کوئی
مونس پرسا نہین کہ غمخواری کری اور بلا و ایذا بین طرح فداری سی مجہی تسلی دی یا اَکَافِلِیْ
یَا اَخِیْ مَا کَانَ فِیْ نَظَرِیْ اِنِّیْ اَرَاکَ وَمِنْکَ الرَّاْسُ فِی الْقَنَا ای برادر اور پشت و
پناہ و حامی خواہر میری دہیان مین یہ مصیبت ہرگز نہتی کہ تمکو شہید دیکہونگی اور تمہارا سر
خون بہتا ہوا نیزہ بلند پر چڑہا پاونگی یَا لَیْتَ عَیْنِیْ قَبْلَ الْاٰنَ قَدْ عَمِیَتْ وَلَا
اَرَاکَ خَضِیْبَ الشَّیْبِ وَالذَّقْنِ کاش کہ اس وقت سی پہلی میری بینائی جا
جاتی رہتی اور تمہاری ریش سفید کو لہو مین ڈوبا نہ دیکہتی ثُمَّ اِنَّ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ

تینتیسوین مجلس کوفہ مین الحرم کا جانا سید الساجدین کا حسب و نسب شریف سنانا

علیہ السلام اُوحی الی النّاس اَن اُسکتُوا فسکتوا بعد از ان نقیبہ آل عبا آدم
سر اندیب بلا نوحِ طوفانِ کربلا ابراہیم آتش ابتلا اسماعیل قربانگاہ تحمل اسحاقِ اسباط توکل
ایّوب صبر و شکیبائی یحییٰ زہد و پارسائی خضر چشمہ سرشک روان الیاس بیابان نالہ
فغان یعقوب کنعان زاری یوسف زندانِ گرفتاری موسیٰ طورِ غم و الم عیسیٰ دارِ مصیبت
ماتم احمد لقا حیدر شمایل حسن سیما حسین شمائل خلیفۃ اللہ فی الارضین حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام کہ ضعف و نقاہت بیماری مین اونکو طاقت کلام نتھی دستِ حق پرست سے
لوگونکو اشارت کی کہ اندک ساکت اور خاموش رہو میری تقریر کو بگوش ہوش سنو پس سب
چپ ہوی اوس طرف کان دہری کہی فقام قائما فحمد اللہ واثنیٰ علیہ
و ذکر النّبی صلّی اللہ علیہ باتن زار و ناتوان سیدہی ہوئی لرزتی ہاتہون سی طوق اور
بیڑی سنبہالی اوٹہی زبانِ فصاحت بیان سی حمد و ثنای خدا کی نام پیغمبر لیا درود بہیجی
ثمّ قال ایّہا النّاس من عرفنی فقد عرفنی و من لم یعرفنی فانا علی بن
الحسین ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہم پہر اوس وارثِ رتبہ ہارونی اور
وارثِ مسندِ سلونی خطیب منبر لو کشف الغطا حبیب فرزند و ما ینطق عن الہویٰ نی فرمایا
ای گروہِ خلایق جو میرا حسب و نسب بزرگی جانتا ہی وہ جانتی ہی اور جو نہین واقف ہی
اب پہچانی کہ مین بیٹا حسین ابن علی ابن ابیطالب علیہما السلام کا ہون اور نسل خیر البشر مین
قتل راہِ خدا سی مین بچا ہون انا ابن المذبوح بشطّ الفرات من غیر ذحل
ولا تراث مین فرزند دلدار اوس بزرگوار کا ہون جسنی راہِ خدا مین سر دیا اور بیجرم و گناہ
ہو کا پیاسا شطِ فرات پہ اقربا مارا گیا انا ابن من انتہک حریمہ و سُلبت
نعمتہ و انتہب مالہ و سبی عیالہ مین پسر ایسی سرور کا ہون جسکی الحرم عترت گرفتار ہوی

سوگند خورد بعد از آن برغاز چیزی لازم نیست مگر کہ عادت بوسع خود باید داد و مردمان شیعہ ہمہ گفتند کہ تو گفتی کہ آن فرح و فرج بعبد اللہ کہ ہر بندہ کہ خواست از دست مختار بخشید و گفت کہ ہرگاہ کہ کار ما بہ عاشورہ جمیع بندگان را آزاد کنم و ہر روز ہزار مسکین را طعام دہم و پوشانم و شما ہیچ اندیشہ مکنید و ببرید و اسباب جہاد مہیا کنید کہ در مسلم حق و فرج خواہم کرد انشاء اللہ تعالیٰ ایشان ہمہ گفتند ایہا الامیر

کہ نماز مکن و آنکس از برای خلاص خود

اگر ظالمی کسی را بکار ہمت سوگند دہد

انکار باید کرد کہ خشنودی خدا در آن باشد

خروج کنے عمار گفت ای برادران ما را

کہ خبر عبد اللہ یزید را سوگند دادہ کہ بر او

و گفتند ایہا الامیر حق را در این باب

تینتیسوین مجلس کوفہ مین اہل حرم کا سر بازار پھرانا اور جناب سید سجاد کا خطبہ پڑہکی رولانا

اور حرمت کیا ہی × سامانِ خدم و حشمِ اہلبیت کو چہین لیا ہی مال و اسباب کو غارتگرون

نی لوٹا عیال و اطفال کی سر پر قید و اسیری کا پہاڑ توڑا اَنَا ابْنُ مَنْ قُتِلَ صَبْرًا وَکَفٰی

بِذٰلِکَ فَخْرًا مین سبطِ خلف ہون اوسکا جو میدانِ تسلیم و رضا مین شہید ہوا ×

یہ فخر و مباہات مجہی کفایت کرتا ہی کہ ایسا شرف دنیا مین کسیکو نہین ملا ہی اَیُّہَا

النَّاسُ نَاشَدْتُکُمْ بِاللّٰہِ ہَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّکُمْ کَتَبْتُمْ اِلٰی اَبِیْ وَخَدَعْتُمُوْہُ

اے گروہِ غدار قسم ہی تمکو پروردگار کی سچ کہو جو بات مین اظہار کی جانتی ہو کہ تمنی

کسقدر خط لکہی اوس بزرگوار کی بلانیکو آپ و تاب سی اور فریب و دغا کی ہی ظلم

جفا مین اوس جناب سی وَاَعْطَیْتُمُوْہُ مِنْ اَنْفُسِکُمُ الْعَہْدَ وَالْمِیْثَاقَ وَالْبَیْعَۃَ

وَقَاتَلْتُمُوْہُ تمنی بہت جان نثاری کی عہد و پیمان کیی اور بیعت و طاعت کی اقرار کیی

جب وہ تمہاری دیار مین مہمان آیا ہی تو ہمراہ اصحاب و فرزندان بہوکا پیاسا ان

اونا ہی تیزی پرچڑہا کی در بدر پہرایا × اپنی قدیمی بہول کی ہر طرحسی جور و عدوان سی

بیچارہ و مضطر بنایا فَتَبًّا لَکُمْ لِمَا قَدَّمْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ وای اوپر تمہاری اور کردار ناصواب

جو ذخیرہ کئی ہین اپنی واسطی بِاَیَّۃِ عَیْنٍ تَنْظُرُوْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِذْ یَقُوْلُ لَکُمْ

قَتَلْتُمْ عِتْرَتِیْ وَانْتَہَکْتُمْ حُرْمَتِیْ فَلَسْتُمْ مِنْ اُمَّتِیْ روز محشر مین روبروی پیغمبر

کس منہ سی جاوگی کن آنکہون سی جمالِ خیر البشر پر نظر کروگی جب وہ تمہین کہینگی اور یہ بات کہینگی

ای بیداد گرو میری اولاد کو تمنی قتل کیا حرمت اہلبیت کو میری گنوا دیا پس دور ہو کہ

تم میری امت سی نہین ہو اوس دن خدا اور رسول کا جواب کیا دوگی اور یہ معصیت بلا کا

عذر کس زبان سی کروگی قَالَ فَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُکَاءِ وَالْحَنِیْنِ وَالنَّوْحِ وَنَشَرَ

النِّسَاءُ شُعُوْرَہُنَّ وَوَضَعْنَ التُّرَابَ عَلٰی رُءُوْسِہِنَّ وَخَمَشْنَ وُجُوْہَہُنَّ

تینتیسوین مجلس کوفہ مین اہل حرم کا سر بازار پھرائی لانا سید سجاد کا خطبہ پڑہکی سبکو رولانا

وَضَرَبْنَ خُدُوْدَهُنَّ راوی کہتا ہی اہل کوفہ نی جب یہ بیان حسرت نشان سنا شور
نالہ و فغان شدت سی بلند کیا اور سر دہنا عورات بال پریشان کرکی سر پر خاک ڈالتی تہین
منہہ پیٹ کی رخساری نوچکی شیون اور ماتم کرتی تہین فَلَمْ يُرَ بَاكٍ وَبَاكِيَةٌ اَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شہر کوفہ مین مرد و زن کا رونا کبہی اسقدر نہین ہوا تہا فی الحقیقت
ایسا سانحہ اوس بستی مین کا ہیکو گذرا تہا وہان تو ایک زمانی مین علی ابن ابیطالب
علیہ السلام پادشاہ تہی امام حسین علیہ السلام شاہزادہ اور مالک رتبہ شوکت و جاہ تہی
زینب و ام کلثوم ایوان جلال مین مسند اقبال پر بیٹہتی تہین امیرزادیان اونکی حضور مین
با ارادت و نیاز کہڑی رہتی تہین گہر مین سب طرحکا اسباب راحت بہرا رہتا لونڈیونکی
سر پر ہی مشقت عزت و حرمت پڑا رہتا دروازہ حشمت مین خادم اور غلام پاسبان رہتی
حکومت دوام کی ہزارون اہتمام اور سامان تہی ہر روز صدہا فقیر ونکو نقد آب و طعام
ملتا ننگونکو لباس اسیرونکو آزاد کیا فیض عام تہا ساری شہر کی بیوہ اور یتیم اونکی انعام سی
پرورش ہوتی ہزارون مظلوم داد رسیدہ بیخوف بستر آسایش پر سوتی اونہین حضرات کو جو
مصر و یمن و فارس کی سند ملتی زمین سی آسمان تک آل محمد مصطفی علیہم السلام کی نام پر ہوا
پہرتی اہلبیت کی سواری مین جن و ملک پردہ داری کرتی نثاری اور محافہ اہل حرم کی ہمراہ
اقربای محرم گرد و پیش چلتی اطفال مہد ناز و استراحت مین شادمان کبہی عزیز دیکہا ہوگا کہ
آفت دہر سی قرین الفنا ہی لاکن آجکی دن وہ مصیبتا بیت نہ لشکر و نہ سپاہ و نہ کثرت الناس
نہ قاسم و نہ علی اکبر و عباس ہی امام حسین علیہ السلام کا سر کہ کا گلا خنجر اعدا سی کٹا ہوا گردن کی
رگون سی لہو بہتا سر نیزی پر چڑہا ہوا زینب و ام کلثوم برہنہ سر و پا شتری بیکجاوہ پر سوار
بہائی بیٹی اور اقربا کی سر خون کی پکان آگی ہی آگی قطار بانوان حرم کی جسم سیہ ضرب تازیانون

تینتیسوین مجلس کوفہ مین داخلہ اہلحرم کا

نیلگون کپڑی پھٹی اور بیل بال کھلی بحال زبون ذلت اور خواری مین شکل روم و زنگبار کی آیہ
اوسی شہر کوفہ کی بازار مین نامحرمونکی روبرو تشہیر بجای ایوان اقبال قید خانہ مین کو بجای
تخت و مسند جلال بستر خاک بیٹھنی کو وہ ناداں بچونکا مصیبت اور عسرت مین چلاکی
رونا اعداکا بھائی اور کوڑی اوٹھاکی بضرب و شتم غصہ ہونا دم ہرات اون غریبونکو
فاقہ مین آب و طعام سی کشش تھی طعنہ اور شماتت سی قوم شریر کی ہر دم رنجش تھی اپنی
وارثون کی غمسی اونکو اشکباری کرنی ندیتی یزید و ابن زیاد کی خوشی مین دل آزاری سے
انتقام لیتی زینب خاتون اس فکر مین بیہوش ہوتی کہ جنازہ بھائی کا بی گور و کفن پڑا ہے
ام کلثوم اس فکر مین جان کھوتی کہ میر عباس ثانی کٹا دریا کی ریت پر اکیلا رہا ہی آہ ہی
تین صد پاش کو علی اکبر کی یاد کرتی کہ ہای کیسا جوان مرگ پیارا مارا گیا کبھی واسطی علی اصغر کی
نعرہ مارتی کہ وہ بچہ سو فی جنگل مین ڈرتا ہوگا سکینہ اور فاطمہ در یتیمی سی بی تاب و توان
کانونکی زخم سی طمانچون کو یاد کرکی نالان لونڈیان دختران بی بی زہرا پر مبتلای حسرت
عورات صحابہ بملاحظہ حضرت سید الشہدا سی محو رقت کبھی زنجیر و طوق بیمار کو اوسکی
دست و پا مین دیکھتی سلسلہ محنت مین غل مچاتی کبھی اپنی بی پردگی اور ناموس کا
کو نظر کرتی تھی اس اونتکل ہوجاتی اوس دکھ مین ایک دلسوز نہین جو واقعہ محنت سنتا
ایسی شہر پر سا مین کوئی خدا ترس نہین جو فریاد کو جا پہنچی جس گھر سی ہزاروں محنت
بیوہ طفل یتیم پرورش پاتی اوسکا والا سادینی والا نہ تھا جو سبکی غم اور الم کو زبانی تسلی سی
بہلاتی اونکو کسی نی ماتم اقربا کا پرسا نہ دیا جو ننگوں کو لباس فاخرہ پہناتی اونکی عیال
عریان کو کپڑا سر چھپانی تک نہین جو اسیرونکو بند قید سی چھڑاتی اونکی ال بیتان کو
زندان مین بیٹھی دری چھپانی تک نہین جو دار الامارہ شہنشاہ ولایت رہا کرتی اوسکی دیوار

چونتیسوین مجلس معجزات سید الشہدا و دربار ابن زیاد مین اہل حرم کا جانا

اہلحرم کو مبتلای مصیبت پہنچایا وہان ابن زیاد تخت ضلالت پر بیٹھا تھا اہلبیت کو مثل گنہگارونکی کہڑا کیا نظم ملولغہ ناظم زیادہ طول ندو اس بیان کو + رقت مین ہوش باقی نہین انس و جان کو + دریای اشک آنکھون سی مردم کی ہی روان + بیدم کیا تہرو شینی پیروجوان کو + جاتا رہا سکون زمین و زمان کا + اس غم سی خم ہوا کمر آسمان کو + گذرا جو حال محمد کی آل پر کلفت سی اوسکی شرح مین اپنی زبان کو + کافی ہی حسین کا زینب ہوی اسیر + کافی ہی بس یہ رونیکی حق مین جہان کو +

پینتیسوین مجلس معجزہ سید الشہدا کا اور ملک فتح یاب ابن زیاد حرم کا نا قتل ہونا مین اکابرا اور فرقہ اہلبیت امام کا

رباعی اید ل تو رہا عیش کا جویا تو کیا + اور قائم و مستجاب یہ سویا تو کیا + کچھ فکر عقبی کی نہ شاہ مین رو + غفلت مین اگر جان کو کھو یا تو کیا رباعی آفاق مین مرنکی لیی جینا ہی + اس زیست پہ کیا حسد ہی کیا کینہ ہی جم کا ہی نہ جام اور دارا کی شکوہ + احوال سکندر کا تو آیینہ ہی + رباعی ای مومنو خوش ہو کیون ہو مغموم + تمہری ازل سی فضل رب قیوم کیا ڈر محشر مین ہلا خوف اوسی جسکی ہون شفیع حشر چودہ معصوم رباعی یا تو کہتی تہی لٹ گیا راج مرا + شوہر ہی کفن کی لیی محتاج مرا + سرتن کی بین تشت طلا ہی در در پھرون + مارا گیا وارث مرا سرتاج مرا + تمہید بکا معجزہ سید شہدا و طلب باران برای کوفیان سوختہ ای عزاداران اہلبیت رسول و ای سوگواران دار الحزن عترت بتول آج مجلس مین سامان مقدم احبا سی رونق دو بالا پاتا ہون مجلس کو غلامان اہلحرم سی رشک خورنق دیکہتا ہون مین یہی چاہتا ہون کہ اسیت باچہرہ مولا سی ایوان کیوان بیان کو آرایش کرون مثل مین کہ قطرات معجزہ سید الشہدا سی مکان صنو بحثہ سابقہ کو زیبایش دون + آیینہ طبع کو جلا دیتا ہون

بعد از آن عمر سعد بر پای برخاست
و گفت فرمان بر داریم عبید الله
عبید الله مطیع که چنان دید دیگری
نکو دانست که اگر چیزی دیگر گوید
مردم در کوه شورش و فتنه برخیزد
از منبر بر آمد و بکوشک رفت
و مردمان پراکنده شدند
ثابت بر ممالک رفتند و نامه
نوشتند و از هر چه گذشته بود ایشان را
آگاه کردند مختار چون نامه را برخواند

۸۲۵

چونتیسوین مجلس معجزات سید الشہدا و دربار ابن زیاد مین الحرم کا جانا

حق نماسی ایسا مُستفاد کہاؤن کہ سُورج کہی مہر منیر چہرہ ان ضیا ہو تصویر خاطر بگذر کو وہ آ
رنگِ تقریر دکہاؤن کہ نقشۂ نگار خانۂ جہان محو تماشا ہو کنولِ دلِ مومنین کو غبارِ غفلت سے
جہاڑ کی روشن کرون کہ شعلۂ طور اوسکی شمعِ تجلی پر جلی جہا چشمِ اہلِ دین کو رومالِ عبرت سے
پوچہون تاکیلاس اعتقاد مین قندیلۂ عشقِ حسین علیہ السلام کی لو لگی ہر طاقِ اخلاص و محبت مین
قندیلِ شوق لٹکی ہر محرابِ رواقِ الفت مین حبابِ ذوق چمکی پردۂ عجز و ناتوانی کو اوٹھاؤن
کہ ناظرانِ مصوبہ بصیرت بیحجاب شاہدِ قدرتِ امام کو دیکہین فرشِ اوصافِ علی عمرانِ کی اون
گرشیفتگانِ رخسارۂ ارادت واسطی اوسکا شیفتۂ جمال قوت ہوا اونکی آرام سی بیٹہین تشا لکی
بلاغت سی عروسِ سخن کو جلوۂ ناز و ادا بخشون کہ روح الامین خواستگار ہو اور حدیثِ مسعود
کتاب کو حسن فروشی مین طرازندہ دون کہ آسمان و زمین مین اشتہار ہو وہ یوسفِ مضمون کو
عزیزون کی روبرو بساطِ خوبی پر چہرہ آرا لاؤن کہ سوز آنہای طبایع کو مصرِ عقیدت مین
حیرت سی ہاتہ کٹواؤن قب الاصبغ بن نباتہ قال سالت الحسین فقلت
سیدی اسالک عن شیئ انا بہ موقن کتاب مناقب ابن شہر آشوب مین اصبغ
ابن نباتہ سی روایت کی ہی کہ اونسی یہ عبارت صدق روایت کہی ہی ایکدن مین آقا
امام حسین علیہ السلام کی پاس حاضر ہوا اور اوس جناب سی زبانِ عجز و تمنا مین کہا ای مولا
چاہتا ہون ایک رازِ سربستہ کو تمسی پوچہون ہر چند کہ مین خوبی اوسپر اعتقاد رکہتا ہون
وانہ من سر اللہ وانت السر والیہ ذلک السر وہ مطلب خدا کی بہید
ہی اور تم خازنِ اسرارِ الہی ہو کہ یہ مرتبہ تمہارا جاویدی ہی فقال یا اصبغ اترید
ان ترٰی مخاطبۃ رسول اللہ لابی دون یوم مسجد قبا امام عالم نہان اسکا
نی بدون اظہارِ سائل کی مطلب پہچان لیا اعجاز کی روسی وہ مقصد اوسکا تفصیل ایسا

لِيُثْبِتُوكَ اَوْ يَقْتُلُوكَ اَوْ يُخْرِجُوكَ وَ يَمْكُرُونَ وَ يَمْكُرُ اللهُ وَ اللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

چونتیسوین مجلس سید الشہدا کا مسجد قبا و مخاصمۂ الد دکہانا و دریا بن یا دیین الحرم کا جانا

سمیا اے اَصْبَغْ تو جانتا ہی کہ دیکہا رسول دوسرا نے جو مرتبہ حق جناب امیری والد علی مرتضی علیہ السلام کی طرفسی مسجد قبا مین اوس رجل سی کیا مواخذہ فرمایا قُلْتُ هٰذَا الَّذِیْ اَرَدْتُ مینی عرض کی یا ابن رسول اسد یہی غرض تہی قَالَ فَاِذَا اَنَا وَهُوَ بِالْکُوْفَةِ بولی اوٹہکی کہڑا ہوا اور دیکہہ قدرت خدا کو پس وہ تو سائل اور مسئول جب اپنی مقام پر پہنچی ہوے او سدہم مین اور وہ جناب شہر کوفہ مین تہی فَنَظَرْتُ فَاِذَا الْمَسْجِدُ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَرْتَدَّ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَتَبَسَّمَ فِیْ وَجْهِیْ یکایک ہمنی آپکو پلک جہپکانی سی پہلی مسجد قبا مین دیکہا مینی بہت تعجب کیا تو میری حیرت پر حضرت نی ہنس دیا ثُمَّ قَالَ یَا اَصْبَغُ اِنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ اُعْطِیَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرًا وَ رَوَاحُهَا شَهْرًا کہا ای اصبغ خدا نی سلیمان ابن داؤد کی طاعت مین ہوا دی تہی اونکی بساط اوٹہا کی صبح کو مہینہ کا شام تک دوسری شہر مین پہنچاتی وَ اَنَا قَدْ اُعْطِیْتُ اَکْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ سُلَیْمَانُ اور مجہی پروردگار نی زیادہ سلیمان سی صاحب اقتدار فرمایا ہی کہ وہ اختیار خاص اولاد سید ابرار کو نیا ہی فَقُلْتُ صَدَقْتَ وَ اللهِ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ مینی کہا بخدا سچ ہی قول تمہارا ای فرزند رسول دوسرا فَقَالَ نَحْنُ الَّذِیْنَ عِنْدَنَا عِلْمُ الْکِتَابِ وَ بَیَانُ مَا فِیْهِ ارشاد کیا ہم وہ لوگ ہین جو ہماری پاس علم کتاب و لوح محفوظ ہی ہم پر عیان ہی جو اوسمین بیان پنہان خواہ امر و نہی حساب کا محفوظ ہی وَ لَیْسَ عِنْدَ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ مَا عِنْدَنَا لِاَنَّا اَهْلُ سِرِّ اللهِ جو فضل و کرامت ہمکو عطا فرمائی کہی موجود نی عالم امکان مین نہین باقی کہ ہم خزینہ دار قدرت کردگار ہین اور حجت ناطق ایزد غفار ہین فَتَبَسَّمَ فِیْ وَجْهِیْ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ اٰلُ اللهِ وَ وَرَثَةُ رَسُوْلِهٖ پہر از روی مہربانی میری منہ پر مسکرا کی کہا ہم ہین عیال الہی اور وارث شرف و بزرگی رسالت پناہی فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ مینی شکر سبحانہ

۸۲۷

بن الاشتر الاسدی برخواست و نزد ابراهیم رفت و گفت ای برادر

مختار گفت ای برادر پس تو برو و دریابد

میدانم کہ او را بخوانید اجابت کند

امام مظلوم شهید کربلاء و یقین

وحق یعنی ست بخون خواستن حضرت

ولیکن ابراهیم خود در پرهیز کار نیست زاهد

گفت چنین ست کہ امیر میگوید

چونتیسوین مجلس معجزات سید الشہداء و دربار ابن زیاد مین الجرم کا جانا

نعمت وعنایت خدا کا کہ ہمکو ایسا امام اور مقتدا دیا اشرف دنیا کا ثُمَّ قَالَ لِي اُدْخُلْ فَدَخَلْتُ بعد ازان امر کیا اندر جانے مین داخل عمارت مسجد ہوا فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مُحْتَبٍ فِي الْمِحْرَابِ بِرِدَائِهٖ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَابِضٌ عَلٰى تَلَابِيْبِ الْاَعْسَرِ ناگاہ وہان رسول اللہ کو محراب مین رداء مبارک اوڑہی بیٹہا پایا اور ایک طرف علی مرتضیٰ کو دیکہا کہ اپنی خصم کا گریبان پکڑ کی کہینچا تہا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَعَضُّ عَلَى الْاَنَامِلِ وَهُوَ يَقُوْلُ پیغمبر کو مشاہدہ کیا انگشت مبارک اونکا کی منہہ مین دباتی اوس دشمن علی سی غضب فرماتی بِئْسَ الْخَلَفُ خَلَفْتَنِي اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ میری بعد بری پاسداری اور بد رعایت کی تمنی اور بہت برا سلوک کیا تمہاری یارون نی الی آخر الحدیث پس ایک لمحہ مین وہان سی اپنی مقام پر پہیر آئی وہ میری ذاکر ہوا وہ صاحب کرامت سید بلاتی ہے عَنْ صَالِحِ بْنِ مِيْثَمٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَبَايَةُ بْنُ رِبْعِيٍّ عَلَى امْرَاَةٍ فِي بَنِي وَالِبَةَ قَدِ احْتَرَقَ وَجْهُهَا مِنَ السُّجُوْدِ کتاب بصائر الدرجات مین صالح ابن میثم اسدی سی ذکر کیا راوی نی کہا مین اور عبایہ ابن ربعی ایک عورت کی پاس بنی والبہ مین گئی جسکی پیشانی پر سجدی کا نشان او داغ تہا فَقَالَ لَهَا عَبَايَةُ يَا حَبَابَةُ هٰذَا ابْنُ اَخِيْكِ قَالَتْ وَاَيُّ اَخٍ قَالَ صَالِحُ بْنُ مِيْثَمٍ قَالَتْ ابْنُ اَخِيْ وَاللّٰهِ حَقًّا اوسکو عبایہ نی کہا یا حبابہ تیرا بہتیجا آیا پوچہا کون فرزند برادر جواب دیا صالح ابن میثم بولی واقعی تحقیق مین ہی بہائی کا بیٹا يَا ابْنَ اَخِي اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا عَمَّةُ ای بیٹی بہائی کی چاہتی ہو بیان کرون امام حسین علیہ السلام سی جو سنا ہی راوی بولا کہو ای پہوپہی جو حضرت نی کہا قَالَتْ كُنْتُ زَوَّارَةَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَتْ فَحَدَثَ

چونتیسوین مجلس معجزہ سید الشہدا و کوفہ مین حرم کا داخلہ

بَيْنَ عَيْنِي وَضَحٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ وَاحْتَبَسْتُ عَلَيْهِ اَيَّامًا بیان کیا حبابہ نی سفیدی کی

مین بہت زیارت کو جایا کرتی تہی حسین ابن علی علیہما السلام کی ناگاہ پیشانی پر سفیدی مجہی

عارض ہوئی اوسکی سبب سی محروم رہی فَسَئَلَ عَنِّي مَا فَعَلَتْ حَبَابَةُ الْوَالِبِيَّةُ

فَقَالُوا اِنَّهَا حَدَثَ بِهَا حَدَثٌ بَيْنَ عَيْنَيْهَا ایک دن حضرت نی پوچہا حبابہ کو

کیا ہوا لوگون نی عرض کی درمیان آنکہون کی دہبہ نکلا ہی اوس شرم سی باہر آنا موقوف

کردیا فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ قُومُوا اِلَيْهَا فَجَاءَ مَعَ اَصْحَابِهِ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ وَاَنَا

فِي مَسْجِدِي هٰذَا پس اپنی صحابہ سی فرمایا اوٹہو اوسکی پاس چلین پہر ہمراہ رفقا میری

قرین آئی اور مین اپنی عبادتگاہ مین تہی فَقَالَ يَا حَبَابَةُ مَا اَبْطَاَ بِكِ عَلَيَّ قُلْتُ

يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ حَدَثَ هٰذَا بِي قَالَتْ فَكَشَفْتُ الْقِنَاعَ فَتَفَلَ عَلَيْهِ

الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ارشاد کیا ای حبابہ کس امر نی ہماری نزدیک آنی سی تجہی روکا رہی

کہا ای سبط رسولخدا میری ماتہی پر یہ سفیدی برص کا دہبہ پیدا ہوا ہے اور یہ تا قل ہی حسرت

میرا مقنعہ اوٹہایا اور حسین بن علی علیہ السلام نی آب دہان معجز نشان اوسپر لگایا فَقَالَ

يَا حَبَابَةُ اَحْدِثِي لِلّٰهِ شُكْرًا فَاِنَّ اللهَ قَدْ دَرَءَهُ عَنْكِ فرمایا ای حبابہ اللہ کا

شکر کر اوسنی بالتحقیق تمہاری بیماری کو دور کیا قَالَتْ فَخَرَرْتُ سَاجِدَةً قَالَ

فَقَالَ يَا حَبَابَةُ اِرْفَعِي رَاْسَكِ وَانْظُرِي فِي مِرْآتِكِ حبابہ کہتی ہی مین گاہ

خدا مین جہکی سجدی کو امام معجز نما بولی سر اوٹہا کی آئینہ مین چہرہ دیکہو قَالَتْ فَرَفَعْتُ

رَاْسِي فَلَمْ اُحِسَّ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَحَمِدْتُ اللهَ تَعَالٰى جب اوسنی حمد و شکر

الہی سی گردن اوٹہائی آئینی پر نظر کی مطلق علامت بیماری نہ پائی مَرْوِيٌّ صَفْوَانُ

بْنُ مِهْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ رَجُلَانِ اخْتَصَمَا

چونتیسوین مجلس غلام حبشی سے روغن راہ مکہ میں لینا و کوفہ کا داخلہ اسیران کربلا

مخبر صادق علیہ السلام نے کہا بعد ازان اوس کو وکسی کیسنے کلام کرنا نہ سنا مجھم من کتاب
الدلائل لعبد اللہ بن جعفر الحمیری باسنادہ الی ابی عبد اللہ قال
خرج الحسین بن علی الی مکۃ سنۃ ماشیا فورمت قدماہ
دلایل میں عبد اللہ ابن جعفر نے اپنی سند لایا ہے اور ابی عبد اللہ جعفر علیہ السلام سے ذکر
کیا ہے کہا ایک سال پیادہ پا امام حسین علیہ السلام جانب مکہ چلے راہ سفر میں قدم
عرش فرسا پر ورم چڑہا چھالی پڑگئی فقال لہ غلام مولیہ لو رکبت لیسکن
عنک ہذا الورم غلام نے عرض کی یا حضرت اگر آپ سوار ہو جاتی تو شاید
حدت ورم کی قدری تسکین پاتی فقال کلا اذا اتینا ہذا المنزل فانہ
یستقبلک اسود ومعہ دہن فاشترہ منہ ولا تماکسہ حضرت نے فرمایا
جب منزل آیندہ میں ہم وارد ہونگی تو ایک حبشی سامنے آئیگا اوسکے پاس تیل ہوگا سو
خرید لینا لیکن تکرار نہ کرنا فقال لہ مولاہ بابی انت وامی ما قدامنا منزل
فیہ احد یبیع ہذا الدواء اوسکی غلام نے کہا یا مولا میرے ماں باپ آپ پر فدا
ہمنے اس راہ و منازل میں جو ایسی دوا بیچتا ہو کوئی نہیں دیکھا فقال بلی امامک
دون المنزل فسار میلا فاذا ہو بالاسود جواب دیا پیشتر ایسا ہی تمہاری
تکرار سامنے تیری وہ آئیگا بس ایک میل آگے بڑہی ناگاہ غلام حبشی سے ملاقی ہوئی
فقال الحسین لمولاہ دونک الرجل فخذ منہ الدہن واعطہ
الثمن امام علیہ السلام نے خادم کو اشارہ کیا دیکھ وہ آدمی تیری آگے آیا تیل کو لینا
دام دینا فقال لہ الغلام لمن اردت ہذا الدہن فقال للحسین
بن علی فقال انطلق بہ الیہ فصار الاسود معہ غلام نے پوچھا یہ روغن

چونتیسوین مجلس معجزہ سید الشہدا غلام حبشی سی روغن لیسینا لونڈین جرم کا دہلنا

اسکی واسطی چاہتا ہی جوابدیا حسین ابن علی علیہما السلام نی مانگاہی وہ بولا اونکی باپ
بہری ساتہ چلو پس خدمتِ جناب مین جاکی حاضر ہوی دونو فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ
اللّٰهِ اِنِّي مَوْلَاكَ لَا اٰخُذُ لَهُ ثَمَنًا وَلٰكِنِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَرْزُقَنِي وَلَدًا ذَكَرًا
سَوِيًّا يُحِبُّكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنِّي خَلَفْتُ امْرَاَتِي تَمْخَضُ عرض کی ای فرزند
رسول خدا مین غلام و محب ہون تمہارا قیمت تیل کی نہین لونگا بلکہ ... و ... ڈنگا اگر
اسکی عوض دعای خیر کرو تا خدا مجہی بیٹا بخشی جو اچہا ہو دوست رکہی اہلبیت اطہار کو
وین وایمان سمجہی اونکی طاعت کو بیشک اپنی جورو کو دردِ زہ مین چہوڑا ہی وضع حمل مین اوکی
عرصہ ہوا ہی فَقَالَ انْطَلِقْ اِلٰى مَنْزِلِكَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَهَبَ لَكَ وَلَدًا ذَكَرًا
سَوِيًّا فرمایا بشارت ہو تجہی اپنی گہر جا کہ خالق نی بیٹا خوش اندام کرامت کیا ہی وہ جو بی
اوسکی پیدایش سی فراغت پائی لڑکا صالح و نیک عرصہ وجود مین لائی ثُمَّ رَجَعَ الْاَسْوَدُ
اِلَى الْحُسَيْنِ وَدَعَا لَهُ بِالْخَيْرِ بِوِلَادَةِ الْغُلَامِ لَهُ حبشی گیا پہر امام حسین علیہ السلام کی
پاس آیا اپنی پسر نیا سنکی ولادت سی دعا دیتا ہوا آیا وَاِنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ مَسَحَ
بِرِجْلَيْهِ فَمَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ حَتّٰى زَالَ ذٰلِكَ الْوَرَمُ پس امام علیہ السلام
جب وہ دوا کو پیرون مین ملا اپنی جا سی نہ اوٹہی کہ وہ ورم جاتا رہا پہر چند یہ روایت
معجزاتِ امام حسن علیہ السلام کی ہی لاکن نام شاہ تشنہ کام سی بہی لکہی دیکہی شاید کہ دونو
کرامت ظہور مین آئی جو متفقین احادیث نی معتبر و مشہور پائی قَبْ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ
اَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ اٰبَائِهِ اِنَّ مَرِيضًا شَدِيدًا
الْحُمّٰى عَادَهُ الْحُسَيْنُ فَلَمَّا دَخَلَ مِنْ بَابِ الدَّارِ طَارَتِ الْحُمّٰى عَنِ الرَّجُلِ
زرارہ ابن اعین روایت کرامت درایت سی کہتا ہی کہ سنی ابو عبد اللہ صادق علیہ السلام

چونتیسویں مجلس روایت اخلاق کریمانہ سید الشہدا و اہل حرم کا کوفہ میں داخلہ

سنا ہے صحت رکہتا ہی حضرت اپنی آبای کرام کی زبانی بیان کرتی ہی کہ امام حسین علیہ السلام
ایک بیمارِ بخارِ شدید میں گرفتار کی عیادت کو قصد رکہتی تہی جب تشریف والا اندر مکان
مریض میں پہنچی فوراً آپ نی جسمِ رنجور سی مفارقت کی فقال لہ رضیت بما اوتیتم
بہ حقا حقا والحمی تہرب عنکم فقال لہ الحسین واللہ ما خلق اللہ
شیئا الا وقد امرہ بالطاعۃ لنا صاحبِ خانہ بولا راضی و مسرور ہوں جو
فضایل و کرامات اسد نی تمکو دیی ہیں کہ علالت و حمیات تاب قدم مولا سی قدا
سکتی ہیں فرمایا کوئی قسم کی خلقت خدا نی نہیں پیدا کی الا ہماری طاعت و فرمانبرداری کی
تاکید اوسی پہنچادی قال فاذا انحن نسمع الصوت ولا نری الشخص یقول
لبیک قال الیس امیر المومنین امرک ان لا تقربی الا عدوا او مذنبا
لکی تکونی کفارۃ لذنوبہ فما بال ھذا راوی کہتا ہی کہ آواز ہماری کان میں
آتی مگر صورت نظر میں نہیں سماتی عرض کرتی لبیک فرمایا امیر المومنین نی تجہی امر
نہ کیا تہا کہ سوای دشمن خواہ گناہگار دوسری کی نزدیک نہ جانا کہ اوسکو عصیان کا
کفارہ ہو جای بیان کیا تہا کہ جو تیری صدمات سہوم لای فکان المریض عبد اللہ بن
شداد بن الہادی اللیثی قب ومن تواضعہ انہ علیہ السلام
مر بمساکین وھم یاکلون کسرالھم علی کساء فسلم علیھم فدعوہ الی الطعام
کتاب مناقب میں لکہا ہی تواضع سلطانِ دین کا درجہ کہا ہی حضرت نی ایک روز چند
فقیر کو راہ میں دیکہا بیٹہی تہی پارچہ نانِ دریوزہ چادر پہ لئی کہاتی تہی مولای شاہ و گدا نی
رسم سلام ادا کی سب نی آواب تحیت سی اپنی طعام پر صلا کی فجلس معھم
وقال لولا انہ صدقۃ لاکلت معکم صدرنشین عرش و کرسی نی فرمایا

چون دید وسپاهی که با وی بود انها نشان ده غلام
وصد سوار با ابراهیم بودند
پس عقار با ابراهیم بود

چونتیسوین مجلس فقراسی تواضع سید الشہدا وکوفیین الحرم کا ذکر

خاک پر قدم رکہا اونکی پاس اجلاس فرماکی خلق وکرم سی کہا اگر یہ کہانا جنس صدقہ سی نہ ہوتا
جو ہمپر حرام ہی تو مین ضرور تمہاری رفاقت کرتا ثُمَّ قَالَ قُومُوا اِلٰى مَنْزِلِي
وَاَطْعَمَهُمْ وَكَسَاهُمْ وَاَمَرَ لَهُمْ بِدَرَاهِمَ پہر ہدایت کی اوٹہو اور میری گہر مین
چلو سبکو ہمراہ لیکی دولت سرا مین گئی بعد ضیافت مائدہ لذیذ کی خلعت لباس بہی دیئے
نقد درہم سی اونکی جیب و دامن بہری بار سلوک و انعام دوش درویشون پر دہری
شَيءٌ عَنْ مَسْعَدَةَ قَالَ مَرَّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بِمَسَاكِينَ قَدْ بَسَطُوا كِسَاءً لَهُمْ
وَاَلْقَوْا عَلَيْهِ كِسَرًا فَقَالُوا هَلُمَّ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ مسعدہ نی کہا امام حسین
علیہ السلام ایک دن راہ سی گذری کچہہ مساکین چادر بچہائی اوسپر ریزہ نان خشک
پہیلائی کہاتی دیکہی فقرانی حضرت سی بعد سلام تمنا کی آور وقی حاضر ہی نوش کر
فَثَنَى وَرِكَهُ فَاَكَلَ مَعَهُمْ ثُمَّ تَلَا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ سرور
خوشخو جاکی دوزانو بیٹہی چند لقمہ تناول کرکی بولی خدا دوست نہین اوسکا جو تکبر کرکی
غربا کو نگہ سی خوار اور بی عزت سمجہی ثُمَّ قَالَ قَدْ اَجَبْتُكُمْ فَاَجِيبُونِي قَالُوا
نَعَمْ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ پہر فرمایا مینی قبول کیا تمہاری دعوت کو تم بہی میری
ضیافت مین چلو سب فقرا نی عرض کی بہت اچہا ای فرزند رسول خدا وشیدا و صیاد فَقَامُوا
مَعَهُ حَتّٰى اَتَوْا مَنْزِلَهُ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ اَخْرِجِي مَا كُنْتِ تَدَّخِرِينَ یہ وہ سب
بینوا ہمراہ سرور گہر تک دلبر پیغمبر کی آئی بیت الشرف مین مہر حیدر کی قران السعدین
پائی مہمان نوازی کا اپنی نیازنی جاریہ سی کہا جو کچہہ طعام چاشت و شام ذخیرہ ہو سب لا
اس مبارک تذکرہ مین نکتہ پنہان ہی جاننا چاہئی کہ وہ حضرات ابتلای مصیبت مین
مثل ہماری عاجز و ناچار نتہی اور اسباب یقین سمجہہ کر قدرت خداسی کائنات پر جہان

پچیسویں مجلس اہل کوفہ کی واسطی باران طلب کرنا سید الشہدا کا و شہر محرم الحرام کا داخلہ

تصرفات تبدیل و فنای اشیا مین ذی اقتدار تہی جو حادثہ قتل نفوس اور ہتک حرمت سہا بعض پاس طلب اجر عقبی تہا کہی صلہ تحمل جفا مین مرتبہ شفاعت مدنظر رہا کہی الہا بندگی کو رضای مولا مین اپنی ذمہ پر لیا کش عن الصادق علیہ السلام عن ابیہ عن جدہ قال کتاب رجال کشی مین حضرت صادق سی روایت کی ہی کہ اوس جناب نی اپنی والد اور جد بزرگوار کی زبانی کہی ہی جاء اھل الکوفۃ الی علی فشکوا الیہ امساک المطر و قالوا لہ استسق لنا ایک دفعہ کوفہ مین مینہ نہ برسنی سی خشک سالی ہوئی اشجار باغات اور ساری کہیتی سوکہہ گئی قحط نظر آیا کی دکہائی دینی خلق کی ہوش و حواس بجا نہ رہی سب جمع ہوکی اپنی پادشاہ علی ولی اللہ علیہ السلام کی پاس آئی شکایت کی آبی وتشنہ لبی کی اشک چشم مین بہر کی بہر لا حالت خرابی زراعت کہی تمنای مناجات طلب باران مین التجا کی فقال الحسین قم واستسق ساقی کوثر امام بحر و بر نی اپنی پسر حسین علیہ السلام کو بلایا واسطی اوس قوم مضطر کی دعای نزول باران کو فرمایا فقام فحمد اللہ واثنی علیہ و صلی اللہ علی النبی و قال وہ آبیاری مزرعۂ شہادت اور اسطار سحاب شفاعت ابر سپہر جود و سخا اور دریای مروت و عطا اوٹہکی آئی درگاہ خدا مین حمد و ثنا نعت سید انبیا بجا لائی پہر یہ کلمات فصاحت و بلاغت بہری کہی دوستہ دعا مانگنی کی وہ مین فقری پڑہی اللہم یا معطی الخیرات و منزل البرکات ارسل السماء علینا مدرارا و اسقنا غیثا مغزارا واسعا غدقا مجللا سحا سفوحا ثجاجا تنفس بہ الضعف عن عبادک و تحیی بہ المیت من بلادک امین یا رب العالمین یعنی ای پروردگار دینی والا خیرات کا اور

چونتیسوین مجلس اہل کوفہ کی لئی باران طلب کرنا سید الشہدا کا اور شہر مین حرم کا داخلہ

کرنیوالا برکات کا ہماری و اسطی آسمان سی مینہ کو برسادی اور سیراب کر ہمکو باران رحمت بی انتہا سی کہ آسایش پائین اوس سی تیری بندہ تفتیدہ جگر سرسبز ہو وین زمین خشک مین کہیت اور شجر فَمَا فَرَغَ مِنْ دُعَائِہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَتّٰی غَاثَ اللّٰہُ تَعَالٰی غَیْثًا بَغْتَۃً پس وہ مقرب درگاہ الہ کا کلام ابہی تمام نہین ہوا تہا کہ بادل گرجتا ہوا ن دہار آسمان پر آیا فقط اس شدت سی جہڑی لگی کہ ساری دنیا سیراب ہوگئی وَاَقْبَلَ اَعْرَابِیٌّ مِنْ بَعْضِ نَوَاحِی الْکُوْفَۃِ فَقَالَ تَرَکْتُ الْاَوْدِیَۃَ وَالْاٰکَامَ یَمُوْجُ بَعْضُہَا فِیْ بَعْضٍ یہان تک جو ایک اعرابی اطراف کوفہ سی آیا سر تا پا شور پور وہ کہنی لگا یعنی اس پانی سی نالی اور ندی کو بہرا دیکہا جہیل اور تالاب کو نیستان مین لہراتا چہوڑا پس ای اہل ولا ذرا غور کیا دیکہو کہ ہم اپنی مولا کا اور عالم تصور مین انصاف کرو سلوک پر خلایق کو فہ کی کیا ہی جفا کیا جو سرچشمہ فیض و احسان ایسا مہربان ہو اوسکی ساری قبیلہ کو جہان بلا کی پیاسا مارین جو چشمہ لطف جاودان ظلمات عسرت مین حیات بخش جان ہو اوسکی گہر کو لوٹ کی اگ لگائین جسکی دعا سی ابر رحمت اوٹہی مینہ برسی اوسکا فرزند تشنہ جگر علی اکبر اور علی اصغر چلو بہر پانی کو ترسی جو برگزیدہ سبحان خدا کا پیارا فلک نبوت کا ستارہ ہو اوسکی لاش تین دن تک بی گور و کفن خاک و خون مین سو پارہ ہو جو سرور علی مرتضی علیہ السلام کی انکہو نکا اوجیالا فاطمہ زہرا علیہا السلام کا نازون سی پالا ہوا اوسکا نیزون پر چڑہا کوچہ و بازار شہر مین در بدر پہر تا ہو جسنی اہل و عیال مردم کوفہ کو ہنگام بارش مین ہلاکت قحط سی بچایا ہو اوسکی خواہر اور دختر کو ننگی سر و پا بلوہ عام مین تشہیر کرین جسکی سبب دواب اور مزرعہ و باغ کو زندہ و تازہ پایا ہو اوسکی کنبہ کو واسطی

چونتیسوین مجلس کوفہ مین داخل کرنا اہلِ حرم کا

ذلت کی دروازۂ ظالم پہ لٹکی کہڑی رہین دا بہی اس محفلِ سرور کی عجب رفعت سے +
تھا کہ یہ بزم گلشن جنت ہی + رونق کو ہین جمع عاشقانِ شبیر کیا وقت ہی کیا
لوگ ہین کیا صحبت ہی نظم مولفہ ای اہل عزا ماتم شبیر مین رو لو + دامن دامن
صدفِ چشم کی موتی رو لو + خاموش نہ بیٹھو کہ ملک آتی ہین گریان + عقدی قسمت کی
دستِ غمسی کہو لو + اس عمرِ دو روزہ کو غنیمت سمجھو + بحر زاری مین فرو عصیان ہو لو
مجالس مین کرو شیون و فریاد کا شور + مرقد مین تہیم عیش لیکر سو لو + بازارِ جہان
مین حج ہو خریدار خدا + نقدِ جنت سی تہیہ ناظم تو لو +

اہلِ حرم کو وبادِ اشتیاق و مدینہ کی یاد ... ... (decorative heading, partly illegible)

حاضرانِ دربارِ مصیبت و ملال و ناظرانِ رضا بمحنت و ابتہال متقیانِ سلسلۂ
قدر و قضا و مقربانِ جلبۂ تسلیم و رضا مخبریانِ شہر زاری و افغان و سیاحانِ دیار
خواری و حدان چہوٹی بڑی قبیلہ مضمون کو رشتۂ عبارات عبرات مقرون سی بیان
مجلس سیانِ حسرت مشحون مین وارد ہوتی ہین یون سنتی ہین کہ جب خاندانِ رسول اﷲ
سرِ صر جور و جفای امت سی تباہ ہوا + قافلہ پر اشک و آہ غارت زدہ ستم
گمراہ متصل شہر پناہ کوفہ پہنچا + راوی کہتا ہی دوسری روزِ عاشورا کی سرِ امام حسین علیہ السلام
جو ابن زیاد کی پاس آیا تہا وہ سر وا حالِ اسیرانِ کربلا اور باقی سرہای شہدا کو بہیجا
کہ سب عیال و اطفال اور سرونکو ہمراہ لائی آفتاب سپہرِ امامت کو افقِ نیزہ کی اوپر
شفقِ خون مین ڈوبا دکہائی + پیادہ و سوارانِ لشکر کی غول آگی پیچہی چلی آتی نقارہ و کوس
طنبور اور طبلِ شادی کو وسعت بجاتی بہالی والی سرہای شہدا کو علم کئی جلو مین قدم بڑہاتی

چونتیسوین مجلس کوفہ مین داخل کرنا الحرم کا

اوسکی بعد کجاوی اونٹون پر بندی الحرم سوار وو ہری قطار ساربان لاتی عن سہل

بن حبیب قال کنت فی سنۃ التی قتل فیہ الحسین علیہ السلام

قد اردت الحج واعتقت عنہ فلبثت بالکوفۃ کتاب مقتل ابی مخنف مین

سہل بن حبیب سی روایت کی ہی ناقل کہتا ہی مینی اپنی آنکھون سی یہ مصیبت دیکھی

جس برس بت پرستان کوفی نی کعبہ ایمان کو گرایا کفار نابہندون نی رکن دین

ڈہایا صاحب مقام صفا و مروہ کی ہتک حرمت کی حج و عمرہ کی واسطی تمتع دنیا پر

چشم زمزم سی ہمرشک حسرت نی جوش مارا حرم نی عزای اہلبیت مین جامہ سیاہ پہنا

یعنی امام محراب اور منبر حسین علیہ السلام شہادت کو پہنچا قباچین و مشعر کا مصلا

جاتہ ور ہا مینی بعزم طواف خانہ خدا نیت آدای فریضہ پر احرام باندہا مناسک

مشعر و منا سی فارغ ہوکی کوفہ مین وارد ہوا واذا الاسواق فی ذالک معطلۃ

والدکاکین مغلقۃ والناس مجتمعون خلفا خلفا ناگاہ شہر کا نقشہ

دیکہا مانند اوراق مرقع برہم ہوا تہا ہجوم خوشی مین بازار دن کا راستہ سونا پڑا وفور عیش سی

دوکانونکو بند کیا تہا ایک طرف شادی کی کرنا اور ڈہول بجتا ایک جانب ماریا

طرب کی مغنی اپنی ساز طنبور بربط بجتی کوئی لباس رنگین پہنی گہر سی خندان نکلتا

آپس مین گلی ملتا مبارکباد کہتا کوئی اشعار مدح یزید پڑہتا ابن زیاد کی تعریف کرتا

دعای ازدیاد عمر کا مترطلف پہرتا کوئی بجای بلند پر فرش جلوس بچہاتا ہنگامہ صحبت کو

آشنا و بیگانو سی وہان گرم کرتا جوق جوق عورت و مرد کا ہر کوچہ و محلہ سی سامان

تماشا چلا آتا فقیر و امیر زیب و زیور سی خود آرا بچونکو دوش و کنار مین لئی ہوتا

قدم بڑہاتا و منہم من یبکی سرا و منہم من یضحک جہرا بعضی دوستدار

چونتیسوین مجلس کوفہ مین داخل کرنا اہلحرم کا

رسول دشمنان پرجفا سی پنہان حلقۂ ماتم باندہی سینہ زن یعنی محبّ اولاد بتول گوشۂ تنہائی مین سینہ ڈہانکی نوحہ و الم سی مصروف ہوون چہ بینائی حق دیدہ انکہون مین بصارت رکہتی تہی یو نور چشم پیغمبر پر بیسر شک خون سی بہاکرتی چہ شناسائی خدارسیدہ کی دل معرفت سی چہلکتی تہی پارۂ جگر نہر اپر سینہ مین انگشت حیرت دہرتی چہ دست امید سی دامن شفقت مین استین شفاعت کا طالب تہا حلّہ پوش جنت کی شہادت سی گریبان چاک پہرتا + جو پہلوی نجات کو پشت و پناہ است کی جاتا پائی مصیبت ورقت سر پر خاک ڈالتا کوئی ظاہر و آشکارا سرور و بہجت سی قہقہہ مارتا کوئی ساز و نوا بجاتی و فرحت مین طاؤس وار ناچتا پہرتا کوئی باغ گلشن افتخار مین پہولا نہ سماتا کسی خارجی کا غنچۂ لب ریاض عشرت مین شگفتہ ہوتا فَتَقَدَّمَ اِلٰی شَیْخٍ مِنَ الْقَوْمِ وَقُلْتُ لَہٗ حَدِّثْنِیْ مَالِیْ اَرَی النَّاسَ مُجْتَمِعُوْنَ اَلْکُمْ عِیْدٌ اَلَسْتُ نَعْرِفُہٗ یعنی سینہ زنی ماتم اور ابتلای اندوہ غم سی حیرت ہوئی + یا کوبی نشاط اور ادای اصول شادی مین فکر بیشدت تہی اوس گروہ مین ایک مرد پیر کہڑا دیکہا و اوسکی دریافت حال کی نزدیک جاکی کہا بیان کرو کیا سبب ہی جو لوگ اسقدر جمع ہوکی آتی ہین بعضی ان مین روتی اکثر گاتی بجاتی خوشی مناتی ہین آیا کوئی عید کا دن ہی جو مین نہین جانتا یا تقریب عروسی کا اہتمام ہورہا یا ہ رہا فَاَخَذَ بِیَدِیْ وَعَدَلَ بِیْ اِلٰی نَاحِیَۃٍ عَنِ النَّاسِ وَقَالَ یَا سَیِّدِیْ مَا ھُوَ عِیْدٌ ثُمَّ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا ثُمَّ رَقَّ قَلْبُہٗ اوسنی بیدار امیرا ہاتہہ پکڑا + سب خلق سی کنارے لیجا کی کہا ای بزرگ یہ عید کا دن نہین ہی کیا بیان کرون جو ماجرای سنگین ہی + سوزِ دل سی بہت رویا یہان تک کہ میرا بہی ہوش کہویا فَلَمَّا اَفَاقَ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ سبب او

۸۳۹

و رفت چون پاره راه دیگر رفت ناگاه مشعلها شنید ابراهیم پیش رفت و گفت که شما چه کسانید و چه علامت دارید گفتند علامت ما یا لثارات الحسین است ابراهیم گفت منصور [illegible] گفتند قاسم بن [illegible] ابراهیم [illegible] پیش آمد و ابراهیم [illegible] قاسم [illegible]

در دو [illegible] و دیدو حق و بطلب دیگران وظفر ما را بود ابراهیم گفت ای یاران جزو سید الشهدا ایشان را هزیمت کردم ادم او پیش [illegible] زده وا این [illegible] خود را [illegible] پیش آمد [illegible] حرب کرد [illegible]

چونتیسویں مجلس کوفہ میں داخل کرنا اہل حرم کا

شور بکا سنی ذرا کچھ افاقہ پایا پھر سوال کیا جلدی خبر دی مجھی رحمت کری خدا فَقَالَ حَبِیبِی
إِنَّمَا بُكَائِي بِسَبَبِ عَسْكَرَيْنِ عَسْكَرٌ مِنْهُمْ مُنْهَزِمٌ وَعَسْكَرٌ مِنْهُمْ ظَافِرٌ جواب دیا
ای دوست رقت کا سبب دو لشکر ہی ایک نی فتح پائی دوسری نی شکست کھائی
ہر طرف کی اوسپر تباہی آئی فَقُلْتُ وَلِمَنْ هَذَانِ الْعَسْكَرَانِ میں پوچھا اونکی حقیقت
سنا دونو کی سردار کا کیا نام تہا فَقَالَ عَسْكَرُ الْحُسَيْنِ هُوَ الْمُنْهَزِمُ وَعَسْكَرُ
عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ هُوَ الظَّافِرُ بولا فوج حسین علیہ السلام سب ہاری گئی سپاہ
ابن زیاد نی نصرت پائی قَالَ وَاحَسْرَتَاهُ كَأَنَّهُ السَّاعَةَ يُدْخَلُ عَلَيْنَا رَأْسُ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ پھر نالہ و زاری سے کہا واحسرتا امام حسین علیہ السلام کا
سر مبارک پاس لائینگی اور اہل حرم کو اسیر و مقید بازاروں میں پھرائینگی فَمَا اسْتَتَمَّ
كَلَامَهُ حَتَّى رَأَيْتُ الْبُوقَاتِ تُضْرَبُ وَالرَّايَاتِ تَخْفُقُ وَالْأَعْلَامَ
قَدْ نُشِرَتْ اوسکی باتیں یہ ہو رہی تہیں ناگاہ ایک جانب سے شور و ہنگامہ ہوا
کہ بوق اور دف بجاتی نشان اوڑاتی پہریری کہولی ایک غول آیا فَالْتَفَتُّ طَرْفِي
وَإِذَا بِالْعَسْكَرِ قَدْ أَقْبَلَ وَدَخَلَ الْكُوفَةَ جو نظر دوڑائی تو سواد لشکر معلوم ہوا
کہ باہر سے شہر کوفہ میں سوار و پیادوں نی قدم رکہا فَلَمَّا انْقَضَى دُخُولُهُمْ سَمِعْتُ
ضَجَّةً عَالِيَةً اوس روز با انتظار ورود اہل حرم آرایش میں حاکم بلد کا اہتمام تہا
ہر مقام پہ خلق بہیا کا تماشای سرہای شہدا و اسیران کربلا کی واسطی ازدحام تہا
عترت سید ابرار کو جفا کار کوچہ و بازاروں میں پہرانی لائی ہر محلہ کی راہ و گذرگاہ میں حرم
احمد مختار کو ٹہراتی ائی جسدم اونکی داخلی سی تہوڑی دیر گذری خلق کی رقت و زاری
نوحہ و بیقراری بلند ہوئی ہر کوئی چلاتا افسوس حسین کی ہتلا ہی اور تشنہ دہانی کوئی

[illegible]

چونتیسوین مجلس کہ جس مین الحرم کا لانا او مقابل ابن زیاد لیجانا

کہتا حیف جوان فرزندونکی مرگِ ناگہانی ہکوئی نالان کہ لاشین بیدفن اور کفن پڑی ہین
کوئی گریان کہ گہوڑونکی سم سی استخوانِ پہلو و سینہ چور ہوی ہین کوئی جامہ صبر پارہ کرتا
کہ بانوانِ حرم عریان ہین ہکوئی فرطِ اندوہ مین نوحہ پڑہتا کہ امام امم کی بچی یتیم اور بیکس ہو گئے
ہین کوئی سوزِ غم سی کباب کہ خیمونکو جلا یا ہی کوئی دردِ جگر سی بیتاب کہ بیبیونکو تازیانو
مارا ہی کوئی زنجیر و سلاسل رقت کا پابند کہ دربنا بیمار کربلا کو طوق گران پہنایا ہی
کوئی سر پیٹ کی نقاب زاری کا پیوند کہ وا حسرتا چادر و مقنعہ کو سر زینب و ام کلثوم
اوتار لیا ہی کوئی فریاد مچاتا کہ آج دختران امیرِ خیبر گیر اسیر آتی ہین کوئی سانحہ بیدا
سناتا کہ فاطمہ اور سکینہ پدر کو روتی کان کا زخم دکہاتی ہین کوئی شدت قلق سی جان دیتا
کہ سایہ کنبہ بتول کا مٹ گیا ہی ہکوئی کثرتِ حزن سی ہوش مین باقی نہ رہتا کہ نسلِ رسول مین
ایک جوانِ علیل زندہ بچا ہی وَاِذَا بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ عَلٰی رُمْحٍ طَوِیْلٍ قَدْ لَاحَتِ
الْاَنْوَارُ مِنْ وَجْہِہٖ فَلَمَّا تَاَمَّلْتُہٗ خَنَقَتْنِی الْعَبْرَۃُ اوس انبوہ مین رسالہ
سواروں نی آگی قدم بڑہایا ناگاہ سر امام حسین علیہ السلام نوکِ نیزہ پہ نظر آیا کہ چہرہ
مبارک سی شعشعہ نور عیان تہا اور خاک و خون مین رخسارہ تابان پنہان تہا جب نگاہ
عبرت سی اوسکی طرف مینی دیکہا بی اختیار انکہوں سی سیل اشک کا دریا بہنی لگا وَاَقْبَلَتْ
مِنْ بَعْدِہِ السَّبَایَا یَقْدُمُہُمْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ اوسکی پیچہی
قافلہ اسیروں کا اونٹوں پر سوار بڑہا تہا ہر کجاوہ بی پوشش مین خواہر و دختر امام
عوراتِ صحابہ کو بٹہایا تہا سب سی آگی علی بن الحسین بیمار کو باتن لاغر اور نقاہت
مرض لاتی تہی اہل حرم رسول کو بصورتِ خواری و زاری تابوای خلایق کو دکہاتی تہی
وَاَقْبَلَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَعَلَیْہَا بُرْقُعُ خَزٍّ اوسمین ام کلثوم بنت علی کی سواری

چہتیسویں مجلس کوفہ میں اہل حرم کا لانا اور مقابل ابن زیاد لیجانا ؂

اگی رہی وہ معصومہ برقع خز اوڑہی تہی وَهِيَ تُنَادِي يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ نَحْنُ وَاللّٰهِ سَبَايَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْنَا

بادلِ بیقرار فریاد کی ای کوفیان بیباد کہ قسم خدا کی ہم اسیرانِ اقربای حسین بن علی علیہما السلام ہیں ہرچند کہ بلا میں بی وارث ہوی لاکن صاحب شرف اور مراتب علیا کی ذوی الاحترام ہیں ہماری یہی کیوں لٹی حال پریشان ہم کو بنظر حقارت نہ دیکہو بیپردہ تماشای عترت رسول سی خوف میں آنکہیں بند کرو اگرچہ لباس بدن تک سامان بہی نہیں اخر تمہاری پیغمبر کی نواسیاں زبدۂ جہان ہیں يَا مَعْشَرَ النَّاسِ مَا تَسْتَحْيُونَ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ رَسُولِهِ تَنْظُرُونَ إِلَى حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ وَحَرَمِ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَبَنَاتِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ ای لوگو انصاف سی غور کرو کہ ہم اسیر و قید میں اتی اور خوشی منانی ہو کیوں تمکو کچہ لحاظ نہیں ہے نہ شرم باقی ہوئی واحیا کرو دیکہتی ہو اہل حرم مصطفی کی اور ذریت علی مرتضی و اولاد فاطمہ زہرا کی فَغُضُّوا النَّاسُ أَبْصَارَهُمْ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ اس نوحہ سی خلقت کو بہت عبرت آئی رقت اور حسرت میں آنکہیں بند کرکی گردن جہکائی قَالَ سَهْلُ بْنُ حَبِيبٍ وَاقِفًا بِبَابِ بَنِي خُزَيْمَةَ وَالْكُنَا عَلَى الْقَنَاةِ سہل کہتا ہی کہ حرم شکاکشا کو دیدہ گریان سینہ بریان بال پریشان برہنہ پا تاکہ رفتہ رفتہ دروازہ محلہ بنی خزیمہ کی پہنچا یا وہاں ساعت بہر نیزہ دار سرہا شہدا علم کئی کہڑی رہی اور اونٹوں کی قطار کو ساربان چہار تہامی روکی رہی اوس وقت اہلبیت کا حال غیر تہا کسی کو ہوش اور حواس درست نہ تہا دن بہر کی مشقت سواری تشنہ ہوی اور گرمی آفتاب راہ سی گرد و خاک میں کوفتہ اور تفتہ تہی بہوک کا غلبہ پیاس سی شدت تا حیدر کی نگاہ کی مصیبت اپنی ناچاری اور بیکسی کی حسرت سرہای اقربا کی محبت

چونتیسوین مجلس کوفہ مین اہل حرم کا لانا اور مقابل ابن زیاد لیجانا

رقت ہر چند دلکو سنبہالا صبر کا پتہر چہاتی پر رکہا ضبط کا یارا نہ رہا یکبارہ شیون و
زاری کا جوش مرثیہ لحن حجازی کا خروش بلند ہوا سب سی زیادہ اطفال و زنان اہل
کرتی اہلبیت پر ملال اونکو تسلی دیکی بہلاتی وَهُوَ یَقْرَءُ سُوْرَۃَ الْکَهْفِ راوی
کہتا ہی اوسوقت سر حافظ سر یزدان رئیس قاری اور مفسر قرآن نی لب اعجاز نما
ہلایا اور تلاوت کو سورہ کہف کی فصاحت مین شروع کیا اس آہنگ سی وہ کلام
زبان نی کلام خدا سنایا کہ ارباب وحی کا دل صفا منزل صبر و توان مین سی پارہ ہوا
اِلٰی اَنْ بَلَغَ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَهْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا
عَجَبًا تا کہ اس آیت کو پڑہا کہ معنی تہا اوسکی یہ ہین کافی ہی تجہی قصہ اصحاب کہف و
رقیم البتہ سی کہ وہ نشان عجایب سی ہی ہماری ترقیم کا فَبَکَیْتُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنَّ
هٰذَا اَمْرٌ فَضِیْعٌ سماعت سی اس کلمات کی مجہی بہت رقت ہوئی اور بحالت گریہ
مین عرض کی بخدا قسم ای فرزند رسول تیرا معاملہ جیسا عجیب ہی اوس سی زیادہ کوئی واقعہ
نہین غریب ہی ثُمَّ اِنِّیْ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَسْمَعَ فَوَقَفْتُ مَغْشِیًّا فَلَمْ اُفِقْ حَتّٰی
فَرَغَ مِنَ السُّوْرَۃِ پہر تو میری دلکو تاب شنوائی کی نہ رہی غش ہو کی رہ گیا افاقہ ہوا تہا
کہ اوس جناب نی تلاوت سورہ کی تمام فرمائی قَالَ السَّیِّدُ ثُمَّ اِنَّ ابْنَ زِیَادٍ جَلَسَ
فِی الْقَصْرِ وَاَذِنَ لِلنَّاسِ راوی کہتا ہی کہ عترت سید ابرار کو ساری دن کوچہ و
بازار مین پہرا کی دروازہ حاکم پر کہڑا کیا ابن زیاد خونخوار نی واسطی نظارہ حریم محترم کی
اہتمام دربار و آرایش بسیار کا حکم دیا ہر قسم کی اوسوقت ظالمان بیدین اپنی کرسی اور
مسند تمکین پر بیٹہی اور بعض داخل اسیران حزین خواتین آل اللہ یاسین کی انتظار مین
کہڑی رہی ثُمَّ اَمَرَ بِاِحْضَارِ رَاْسِ الْحُسَیْنِ فَاُحْضِرَ وَوُضِعَ بَیْنَ یَدَیْهِ

ای برادران و ای شیعیان اهلبیت رسول الله صلوات الله علیهم بنزد ایزد و توکل باو کنید و حزب خدا اند و پناه کنید که خدا یار شماست و شما حجت اند و ان منافقان بلعنت خدا ایزد پس جهد کنید اگر کشته شوید شهید شده باشید و اگر شما بر ایشان غالب اید رنج شما ضایع نخواهد شد بوجهی که پیش خدا تعالی بر حال شما صورت رسالت پناه ست عزادار نوح سمنان میکفتند

که دانند مختار حاضر کردند و مختار حکمی که زود وی حاضر شوند پس گروه و سرداران و مهتران لشکر را بن مختار و ابراهیم بایستادند و دیگر کفت امید هست و نصرت هست

چھبیسویں مجلس کوفہ میں المجرم کا آنا اور مقابل ابن زیاد بیٹھانا

میں ذہب مشایخ بنی امیہ سرداران کوفہ و شام کو اون عام سنایا اور سلسلۂ اہلبیت کرام اور سر سروران انام کو روبرو منگایا افسران سپاہ نے سرہای شہدا نیزون سے اوتاری وست امید او احسان میں لئے اور فرزندان شاہ مردان و بانوان اسیر مبتلای فغان سجاؤن سے پیادہ کئی اوس کاروان نالان کو مثل قیدیان روم و زنگبار شہر میں پھرایا اور دار الامارہ میں لیجا کی صف نعال میں ٹھہرایا سر جوانان آل رسول کو دربار میں زمین پر قطار لگایا اور طشت زرین میں سر امام حسین علیہ السلام کو سامنے سریر ابن زیاد پایۂ افتخار بنایا چھوٹی بڑی ذریت اطہار نے قتیل گنہگار دیکی گردن جھکا ئی گھر سے تہی زندگی سے مایوس ہنا یا حسرت و افسوس تشویش جان میں بڑی تھی زینب خاتون اور ام کلثوم شرم سے نگاہ نیچی کئے تھیں رو رو کے پنہان تھیں اور نجس چپکا رو تیں تخت پر ابن زیاد کو تکیہ غرور لگائی جو دیکھا تو ہیرا ن تھیں ہای اہل عزا جای غور و انصاف ہی وہ مصیبت کا ماجرا تقریر ہی اختصاص ہی کہاں ہوا تھا کہ پلید ابن زیاد کی روبرو سر حسین علیہ السلام خنجر سے کٹا خاک و خون میں بھرا ہوا ہو سید سجاد امام کو فین بی عمامہ و ردا و دشمن خدا کی مقابل کھڑا اور اطفال خورد سال دہشت اور خوف سے لرزتی تھی اور اس حالت محنت سے اہلبیت نبوت کی مارے آہ و نالہ کرتی تھی نقاب نہ تھی جو منہ چھپائیں برقع نہیں کہ سر برہنہ پر ڈالیں اکو شرم آکہ پردی میں بیٹھیں کو فیونکو لحاظ و پاس نہیں جو اونکی طرف نہ دیکھیں ناچار بعض مستورات ہاتھ رخسار ون پر دیتی کوئی ہٹی کرتی کی آستین سے حجاب کئی کوئی بال بکھرا کی صورت پر ہانکی کوئی خاک کو چہرے پر ملتی تھی نقل کی ہی وہ غریب ایسی حالت زار سے حاضر تھی کہ دشمن بھی اونکی تباہی پر گریاں اور پریشان خاطر تھی مروی ہی عن سعید بن معاذ و عمرو بن سہل انہما حضرا عبید اللہ یضرب بقضیبہ انف الحسین علیہ السلام و عینیہ

چونتیسوین مجلس المحرم کا روبروی ابن زیاد جانا چھڑی بید کی لب الشہید پر لگانا

وَ يَطْعَنُ فِيْ فَمِهِ الشَّامِيُّ بَعْدَ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ اور عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ دو نوں روایت کرتی
ہین کہ روزِ وُرُودِ اسیرانِ المحرم دربارِ ابن زیاد مین ہم بھی داخل ہوی اور بیکسی اولادِ
احمدِ مختار سی جو بہت شکستہ حال آئی افسردہ دل ہوی بمشاہدہ کو دیکھا حد سی زیادہ بغض و
عناد مین بھرا ہوا تھا ذریۃ سید محمد کو نگاہِ خفت اور ذلت سی دیکھتا ہر ایک کا نام
پوچھتا تھا چھڑی چوب بید کی ہاتھہ مین لئی اوس سی کھیلتا اور سرِ امام حسین علیہ السلام
جو سامنی دھرا تھا اون بزرگوار کی ناک اور آنکھون مین لگاتا تھا کبھی لب اور دہان
مقدس پر مارتا اپنی آبا و اجداد کا تعصب کٹی سرسی نکالتا مصاحبانِ خوش آمد گو سی
مذمتِ اولادِ علیؑ و بنی ہاشم کہتا تھا اس جفای تازہ کو حبیبِ المبیت مصطفیٰ نی جو ہم معاینہ کیا
فرطِ اندوہ و غم سی اونکی دل کو یارای قرار باقی نہ رہا عیانِ آلِ عبا سی دیکھا ہو گا اور انکی
جو سانحہ گذرا سنا ہو گا اتفاقات روزگار سی کسی شہر یا گہر یا قبیلہ پر حاکم کی دوڑ جاتی ہی
مردونکی سرکٹی قید ہو کی تباہی وہان سی دربارِ سلطان مین آتی ہی جس وقت کہ اونکا
روبکاری مع اور حکم صاحبِ اختیار سی تجویز فیصلہ جاری ہو سبکو کیا اضطراب اور دوا
رہتا ہی ہر نفس سی زیادہ اندیشہ خواری اور ذلت عورت و مرد باعزت کو ہوتا ہی ایسا
حالِ زبون تمام قبیلہ و اولادِ امام ہمام کا تھا جن کی آپس مین تشویش جان زین العابدین
علیہ السلام کی باتین ہوتین اشاری مین باپ بھائی فرزند کی سرونکو ایک دوسری
بتاکی عاجزی اور بیکسی مین روتین فَقَالَ زَيْدٌ اُرْفَعْ قَضِيْبَكَ اِنِّيْ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاضِعًا شَفَتَيْهِ عَلٰى مَوْضِعِ قَضِيْبِكَ سارے حاضران
دربارِ خونبار کو سکتہ ہو رہا تھا وہان زید بن ارقم صحابہ سید عالم بھی بیٹھا تھا جو یہ ستم اون
آنکھون سی دیکھا جوشِ محبت سی بیقرار ہو کی بولا یا ابن مرجانہ خدا تیری پنجہ خون ریز کو

چونتیسوین مجلس المحرم کا رویدوی ابن زیاد و جانا چھڑی بید کی لب سید الشہدا پر لگانا ٭

بازوی طاقت کو کفِ عذاب سی کھینچوڑی حسین علیہ السلام کی چشم و دہان سی اپنی چھڑی اوٹھا یہ بدعتِ مادرِ جگرخوار ہمکو نہ دکہا ای جفاکار پیغمبر کی نواسی کو ناحق کا سر کاٹ لیا او سپر یہ بغض نکالا قسم خدا کی بارہا دیکھا ہین رسول دوسراکو ان انکھون پر اپنا منہ ملتی لبونکو مثلِ رطبِ جنت چوستی رخسارونکی بوسی لیتی پیار سی اس لاڈلی پر جان دیتی یہ کہکر انتہب بالبکا پس زیدنی مشاہدہ عنادِ ابن زیاد سی رو دیا اور نالان جلسہ بیداد سی اوٹھہ کہڑا ہوا فریاد کرتا وامحمدا و واعلیا وا اماما کس قدر بیراست بیحیا ہین کہ اپنی نبی کی فرزند کو بہوکا پیاسا ذبح کرتی ہین اب بیدِ عداوت سی چوب بیت مارتی ہین کہان ہین وہ جناب جو اس مصیبت بیحیا کو دیکھین یہ فرقِ خون آلودہ کو ابن ابوتراب کی نظر کرین فقال لہ ابکی اللہ عینیک یا عدو اللہ لولا انک شیخ قد خرفت و ذہبت عقلک لضربت عنقک ابن زیاد نی غضب ہوکی کہا اللہ تجہی رولاتا رہی ای دشمن خدا ہرگاہ پیرانہ سالی سی تیری عقل بجا نہی اور درازی عمر سی خرافت ناقی ہوا نہ کردن مارنی کا حکم دیتا زندہ دنیا مین تجہی چہوڑتا فقال زید لاحدثنک حدیثا ہو اغلظ علیک من ہذا رایت رسول اللہ اقعد حسنا علی فخذہ الیمنی و حسینا علی فخذہ الیسری فوضع یدہ علی یافوخ کل واحد منہما زیدنی کہا ای بانی جفا ایک حدیث بیان کرون تا تیرا کلیجہ اور جہ تجہپر اس واقعہ سی زیادہ ناگوار ہو شہر مدینہ مین ایک روز خاتم انبیا کی پاس حاضر ہوا حضرت کو مسجد مین بیٹہی دیکہا کہ اونکی داہنی زانو پر امام حسن اور بائین طرف امام حسین علیہما السلام کا جلوس تہا رسول مقبول اونکی پیشانی اور دہن کو بوسہ دیتی

چونتیسوین مجلس الحرم کا روبروی ابن زیاد جانا طعنہ وشماتت مین سہنا

اورکبھی پیار مین دو سہری کی سرو سینا کو چومتی ہر ایک کی فرقِ سر پر ہاتھ رکھلیا اور
آسمان کی جانب اشارہ کیا وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْتَوْدِعُکَ اِیَّاھُمَا وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِیْنَ کہا خدایا اپنی دونو فرزندونکو تیری پاس امانت سپرد کرتا ہون اور
انکی باپ امیر المومنین علی کو تیری حمایت مین دیا تجہی انکا کفیل جانتا ہون فَکَیْفَ
کَانَ وَدِیْعَتُکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ پس کیا خوب ودیعت رسالت مین رعایت رکھی
اور حرمت نبوت کو اس درجہ تک ذلت پہنچادی یہہ کہہ کر روتا چلا گیا اور شہر مین
ہا ابن زیاد نی ہر ایک اسیر فلک سیر کو نزدیک بلایا اونکا نام اور نسب جو پوچہا
تو تم اور عمر نی مفصل سنایا جب باری قافلہ سالار خواتین حضرت زینب کی آئی
تو وہ بی بی اوس مردود کی جواب و سوال سی شرمائی فَقَالَ کَیْفَ رَأَیْتِ
مَا صَنَعَ اللّٰہُ بِاَخِیْکِ وَاَھْلِ بَیْتِکِ ابن زیاد نی خطاب کیا ای بنت علی دیکھا
سمجھا کہ خدا کا اپنی بہائی اور اوسکی اہلبیت سی کیا انتقام لیا یعنی ابن سید الشہدا انتی ایسا
اوس بانی جفا کا اس طعنہ سی یہہ تہا جو آزار و ایذای دلِ زینب خاتون کا قصد کرتا تہا
یعنی حسین علیہ السلام کو برادر و فرزندونکی غمسی روتا دیکھا بہوکہ پیاسی مین زخم تیغ
سنان کہاکی گرتا دیکھا خاک و خون مین زانوی شمر کی نیچی تڑپتی دیکھا سر کٹا نیزی پر
چڑہا لہو بہتا در بدر پہرتی دیکھا نامحرمون کی گہر مین جاکی الحرم کو کیسا لوٹا بلکہ
عورتونکا زیور اور لباس بدن مین نچہوٹا اطفال خورد سال زید و حسن و علی قیدی کی
ائی ہین فاطمہ و سکینہ نی حسین علیہ السلام کی پیاری نہین کیا طمانچی کہائی ہین لاشونکو
زمین سی اوٹہاکی دفن کرنیوالا نہین کوئی سوئم اور چہلم اور فاتحہ کا نام لیوا والا
ناموس اونٹون پر سوار کوچہ و بازار شہر مین در بدر پہری ہر طرح کی ہماری منصب لصر

چھتیسویں مجلس المحرم کا رو برو ابن زیاد جانا حکمِ قتل سید سجاد سُننا

اور نظر او پر غالب رہی زینب خاتون نے رو کے جواب دیا اور کلامِ بالغۂ قاطعہ سنکے کہا اے
قاتلِ اولادِ مصطفیٰ ہمنے سب واقعہ دیکھا اور سہا ہے کیونکہ ارادۂ الٰہی میں شہادت
پا ازل سے ہمارا عہدہ مقسوم ہے اور بلا و محنت واسطے مقربانِ پروردگار کے
لوح میں قلم سے مرقوم ہے وہ قتل ہوکے زندگانی جاودانی میں ہے قید آزادی ورنج
وہ جہانی ہے حشر کے میدان میں یہ فتح اور شکست کا نتیجہ ملیگا حوض کوثر کے کنارے اس
تشنگی اور محنت کا درجہ دیکھیگا کتاب عین البکا میں لکھا ہے مُلّا علی نقی نے زرد چہرے
کہا ہے ناگاہ ابن زیاد نے امام زین العابدین علیہ السلام کو دیکھا اور آگے بلا یا اپنے
ملازمان بیدین سے پوچھا یہ کون ہے بیان کیا علی ابن الحسین مرض میں مبتلا ہے وہ بولا
کہ میں سنا ہے علی مارا گیا ہے عمر سعد نے کہا وہ دوسرا فرزند حسین کا مسمّی علی اکبر تھا
یہ بیماری کے باعث لڑنے کو نہ آیا خیمہ میں ضعف رنجوری سے آشنای بستر تھا اولادِ پیغمبر سے
یہی اکیلا باقی رہا ہے جو تیرے اقبال سے لشکر اسیر کر لایا ہے ابن زیاد نے غلبۂ جہل میں سید
سجّاد کی طرف متوجہ ہوکے پکارا شکر خدا کا جو تمہارے کذب اور دعوی باطل کو مٹایا
لشکر کو منصور کیا مردونکو قتل عورات کو اسیر مال کو غارت کیا اور مظلوم حجّت ناطق
قیّوم نے جواب دیا کہ رسوا ہوتا ہے فاسق اور جھوٹا ۔ ہم سب پاک تن اور اہلِ صدق و صفا
حضرت ربّ العزت نے طہارت و عفت پر گواہی دی ہے قرآن میں ہماری صفت اور
ثنا لکھی ہے اور اس شریر کو اس تقریر سے غیظ آیا جلاد کو بلا کے حکم قتل غریب بیمار دیا جب
ایک خونخوار نے نزدیک آنے کی قصد کیا قیدی رنجور کی مارنے اولادِ محمّد و علی علیہما السلام
نے شانے کا نام لیا ساری بانوانِ حرم دوڑ کے لپٹ گئیں اور صدای نوحہ و بیقراری کی بلند
کرکے بولیں ای بانی جفا پہلے ہمارا سر تن سے اتار پھر اس مریض یتیم کو لیجا کے مار یہ تو

چونتیسوین مجلس ابن زیاد کا اہلحرم کو قیدخانہ مین بھجوانا

وارث الحرم پرستارِ ذرّیت سیّدِ عالم ہی یہی ایک بقیہ نسلِ امام امم ہم راندۂ سکاۂ (؟) سیلۂ شادی اور غم ہی اوسوقت بعضی حضار کو بیکسی و زاری عترتِ اطہار پر رحم آیا ابن زیاد کو ارادۂ قتلِ بیمار کربلا سی ڈرایا قَالَ حَدَّثَنِیْ صَاحِبُ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ زِیَادٍ لَمَّا جِیئَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ وَعِیَالِهٖ اُمِرَ بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فَغُلَّ وَحُمِلَ مَعَ النِّسْوَۃِ وَالسَّبَایَا اِلَی السِّجْنِ وَکُنْتُ مَعَہُمْ ایک مصاحبِ ابن زیاد سی مقتل مین روایت کرتا ہی کہ اوسنی کہا جب سرہای امام حسین علیہ السلام اور شہدای کربلا و اہلبیت مصطفی اوس بیحیا کی روبرو آئی سب کی نام و نشان اور حالِ پریشان و تباہ ثانی شد اوکو بتای ہیں یزید کو نامۂ فتح و سبارکباد بھیجد و دو لکہا اونکی حق مین اندیشہ کیا کہ ون اوس سی پوچھا زین العابدین کو طوق و زنجیر گران پہنایا پس عیالِ شاہ دین سبکو زندان مین بھجوایا راوی کہتا ہی مین بہی غمگین اور ملول اونکی ہمراہ قیدخانہ مین گیا مصائب خاصانِ خدا کو اپنی آنکھون سی دیکھا وہ نازو اعزاز کی پروردگین جب ایسی مکانِ تنگ اور خراب مین داخل ہوئی لاشِ بی سر آقا و امام حسین علیہ السلام کو جو بیدفن پڑی تہی یاد کرکی خوب روئی بعدہ اپنی بی سامانی اور سرگردانی حلقۂ ماتم باندہ کی سر و سینہ پیٹا سیّد سجاد کی بسترِ استراحت کو کچھہ نہ پایا زمین پر لٹا یا اوسکی گرد آپ بہی بیٹہکر زانو پرسکی چہاتی سی لگا کی جلوس فرمایا اور فکرِ آب و طعام اطفال سی اندہیری گہر مین خون جگر بہایا فَقَالَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ لَا یَدْخُلَنَّ عَلَیْنَا عَرَبِیَّۃٌ اِلَّا اُمُّ وَلَدٍ اَوْ مَمْلُوْکَۃٌ فَاِنَّہُنَّ سُبِیْنَ وَقَدْ سُبِیْنَا صاحبان عزا دستور دنیا ہی کہ جو تازہ وارد کسی شہر یا گہر مین غریب الوطن ہوتا ہی تو اوسکی ملاقات کو اشراف لوگ آتی ہین خیر و عافیت پوچھتی ہین غم او مصیبت مین تسلی

وعبد الله بن جعفر با خلیفه دو و عبد الله کامل [illegible] با خود واجب [illegible]

شمیط با خلیفه دو [illegible] لشکر بر سر کفان تا خاص [illegible] ایشان را از [illegible]

[illegible] و اهل ایشان شدند و [illegible] شدند و [illegible]

پیتیسوین مجلس وصف سراپای ولی خدا و مناقب مولا ابن زیاد کا حاکم مدینہ کو نامہ لکھنا

سو سینت کا مگر مومن وہ ہی کہ جسکی ایمان تم ہو + مرہا جی نہ ہرا سی کو ئی غم ہمیں

پوچھی + زینب سی کو ئی فراقِ حیدر پوچھی + پوچھی عابد سی کو ئی شبیر کا غم

بانو کی جگر سی داغِ اکبر پوچھی + مرہا جی آیا ہی محرم یہ تعب کی دن ہین + جہانی

سلطانِ عرب کی دن ہین + ماتم کی لیئی ہوش نہین نہ ہرا کو + ای اہلِ عزا رو

غضب کی دن ہین + تمہید بجا مناقبِ شاہِ لافتیٰ اعدادِ ائمۂ ہدیٰ

مدحِ شعرای امثا تنبیہِ ذاکرِ کذاب روایات موضوعہ عقا

غلام ہون ایسی مولا کا جسکی درگاہ مین بندہ بی دام ہین شاہنشاہ + نام لون او

آقا کا جو سفید و سیاہ جانتی ہین تمثیِ اللہ + خدا نہین پہ اسرار کردگار سی رب

رسول نہین مگر مددگارِ سب انبیا + صاحبِ شریعت نہین الا ہر مذہب کی رکن [بنام خدا]

دین مخاطبِ تنزیل و وحی نہین لاکن ہر آیت مین نشان مبین + سالکِ معراج [نہین]

ہان وسعتِ تصرف سی داورِ کائنات پہنچاتی ہین + مُوجدِ نار و نعیم نہین الستہ دوزخ [جانیوال]

بہشت تقسیم فرماتی ہین + خالقِ لوح و قلم نہین مگر تقدیر کو صفحۂ تکوین پر خط لکہنا [بہشت والا]

قدیم بالذات نہین ازل مین جو مشیت نی پیدا کیا سیدہ وشی او کی ولایت پر بنا

مدعی ردای کبریائی نہین الا جامۂ حق پرستی عبا کو پہناتی ہین جو بای خود آرائی

نہین لاکن فرشتۂ روح کو سبقِ ارشاد پڑہاتی ہین بندگی مین تعمیری کو ماریکھم

شانِ بی نیازی نام و نشانِ الوہیت پایا + نشرۂ آدم پر اوسی مہر کی پرتو نی تجلا دکہایا

جو ملایکہ نی سجدۂ تعظیم کو سرِ طاعت جہکایا + خلیفۂ پروردگار کی منصوص جانشین کہ

سُنتی ما نتی پاتی + اوّل ما خلق اللہ نوری کی جلوہ گزین جسکے اربابِ قدم اور حدوث

پہچانتی آتی + اوسی غازی کی تیغ نی ضربِ دو دم سی عالمِ امکان مین سکۂ اسلام

[illegible] جزای [illegible] دادم و [illegible]

[illegible] قلم طلبیدہ و جواب [illegible]

[illegible] بزبان اورده [illegible]

پینتیسوین مجلس وصف سراپای ولی خدا و حاکم مدینہ کو ابن زیاد کا نامہ لکھنا

سے بسید ریغ نے خطبۂ حمد اور نعت سے صدرِ منبر کو درجۂ عرشِ باری دیا، تلوار کی ایک
وار پہ عبادتِ ثقلین سے اجر و ثواب میں بڑھ کر تھی، سپر کی پشت و پناہ رہی جو بیت
کھر بھاگا دامنِ ایمان سے گلِ ظفر جھڑی شہابِ ثاقب کی قدر اندازی کمانِ قضا
قدر زنگی تا پیکانِ تیرِ ملت اور خدنگِ ولایت نشانِ رونق پر لگی ابنِ اسیلاب
دہنی جسکی نیزی کی انی نے بند بند فتح کھولی اور بلۂ قصہ میں اعدا کی زخمِ جگر تو
سر اشرف کا مغفر جسکی سایہ میں ہمای اوجِ سعادت نے بالِ نشو و نما پایا پیر طہر کا
چار آئینہ جسکی ہر جوہر نے دیدۂ حرب کو متوجہ دریای شجاعت دکھایا فرقِ سرور جمال
کمال کا مظہر مہبطِ لمعانِ طور ہے کہ سپہرِ وصایت اور امامت میں فرقدین کہا تارک
تاجِ ہل اتی نور علی نور ہی جو گوہر اور دُرِّ گرانبہای مضمونِ معانی اوسمیں جڑا ہوا
عنوانِ بر رضا و تسلیم کی رونمائی بخش لوحِ جبین ہے قلمِ ایجاد کو تراش و اکشن ابرو قاب
مسجد میں اسم اعظم کی مدات یا بیتِ حرمِ جلال میں محرابِ کعبۂ حسنات چشم کو عینِ لطف
میں وہ چشمۂ عرفان دیکھا کہ نادیدہ کی صحبتِ شناخت کا پتا مردم کو ملا حصل علی کہا
عارض کلیاتِ صدق و صفا سے دو صفحۂ ضیا بار یا دیباچۂ بیاضِ معانی کی منتخب
مطلعِ اشعار دماغِ اوجِ حق بینی میں مرتبہ دان کبریائی مشامِ جانِ انس و جان کو
تقطیر رو کی ترکیب سے گنہائی لبِ معجز طراز سے کبھی عدم سے وجود کا رنگ نکالا کلام
وہ معنی کہ رد شمس اور احیای اموات کا ڈنکا بجا، دندان دُرجِ کرامت میں لآلی
بیضا کی آبرو دینی والی یا برجِ سعادت نے ماہ و مہر پرو بالا انجم نکالی زبان وہ کہ قوت
ناطقہ کو شرحِ انی انا اللہ سے کلمۂ توحید بتای شکر ثنا اور شکر کی زلال کا شربت
تقدیس بنای جہان کو کامیاب فرمائے ذقن جسکی چاہ میں کوثر و تسنیم سے بھرا ہوا

بیتیسوین مجلس وصف سراپا و فضائل شاہ اولیا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

سنبع آبحیات کی لہرین پانی بھرین اور سیب جنت محو تماشا ہین سو یوسف کنعان عرفان تحقیق

نظر مین ڈوبا کرین محاسن وہ کہ تفسیر قرآن مین واللیل والفجر اوسکی شان پر نازل ہی

اور قیافہ دان چہرہ حقیقت کرن آفتاب کی تعبیر کا قایل ہی گردن ایسی کہ طاعت معبود مین

جب اوٹھائی تو سربلندی دارین بی طلب پائی پہنچہ دیکہو تو وجہ اللہ فی الارض کہو

دست و پا کی صفت مین یداللہ سی بیعت عرض کرو بازو نی گلبن شریعت اور

طریقت کی شاخ و شانہ کو بڑہایا بار قبول کتاب اور سنت کو دوش رواج پر چڑہایا

کلائی نی شیر بیشہ حیدری کی پنجہ قضا کو پہیرا جب آستین اولٹی چرخ ستمگار کو خوف خلافت

پہیرا کف دریا نوال کو مصدر جود و ہمت و عطا پایا انگشت شہادت جلال نی خیبر کا

پاوی ہتا مین اوٹہایا سینہ گنجینہ علوم لدنی اور خزینہ کشف و کنہ آفرین شکم اشرف

البطین کو رازق فقرا اور مایدہ منافی اللہ سی فخر و مباہات روزی جوع و قوت

متحمل ہی قناعت پر ثابت ناف کو نقطہ خاندان عبد مناف کہو نقطہ سرہ

البحرین ملتقیان کا حباب کہا جو گرداب او صاف مین تیرا کی بنا کیا فخذ مین

عوطہ کہا تا رہا کمر درمیان ثقلین رشتہ نا ایمن اور بندش احبا و عنصری

برداشت بار امانت کی شایہن میزان صفدری قد ایسا راستی نما جسکی سایہ مین

شجر طوبی نہال ہوتا ہی جنبہ پہلو بندی مین جناب کی طنطنہ شجاعت فارغ البال

سوتا ہی شمع حرم لم یزلی اوس قامت پر نثار تجلی بہشت کی بغل مین ولایت سرور کی

اثار قدم عرش فرسا دوش نبی کی بکین نعلین کی غبار سی روشنی دیدہ حور العین سراپا

تجلی اور شکوہ حقرو علاکا پتلا ہمہ تن قالب مین ابوالحسن کی نور خدا کا صورت اور

معنی مین تمثیال صفت ذات بابرکات کرنا محال فاعلم انہ من الامور المعلقہ

[illegible]

دیکر اور عبد اللہ [illegible]

[illegible] عبد اللہ مطیع [illegible]

[illegible] بایدتشست [illegible]

امیر بعد از الامان میباید [illegible]

[illegible] یاران [illegible] کشتند

امام حسین را علیہ السلام ازمیان

[illegible] امام حسین علیہ السلام [illegible]

بعون الله تعالى

بسم الله الرحمن الرحيم خداوند جبار

پنتیسویں مجلس وصف سراپا وفضائل شاہ اولیا وابن زیاد کا حاکم یثرب کو لکھنا

بالادلة الاربعة من العقل والكتاب والسنة والاجماع ان حب
امير المؤمنين علي ابن ابي طالب وموالاته مفترضة على جميع
اهل السموات والارضين ملا دربندی کتاب اکسیر العبادات میں لکھتے ہیں
زبان خامۂ تحقیق سے بلاغت کرتے ہیں اے بصیر توالی سخن حق جان اور اسباب کو
صدق سے پہچان کہ امر معلوم ادلۂ اربعہ سے عقل اور کتاب وسنت واجماع کی تائید
جو حب اور دوستی علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو خدانے اور اہل آسمان وزمین کی
فرض کیا ولا يعذر الله تعالى فيه احدا فهذا كما انه من ضروريات
المذهب فكذا من ضروريات الدين على التحقيق عند الانصاف
والتباعد عن الاعتساف پس اس مقصد ورہنمون کی گواہ ہیں کسی کی تعصب کو
یہ ضروریات مذہب اور لوازمات دین ہے امیر و فقیر کو پس شرط اس کی جو ورکند
سے اور نظر کرو حقیقت میں جائے انصاف سے وقد ذكر الشيخ الاجل الحر
العاملي في كتاب الجواهر السنية في الاحاديث القدسية خبرا بانا
عن سلمان الفارسي عن رسول الله صلى الله عليه وآله محقق رحمه الله
شیخ حر عاملی نے کتاب جواہر سنیہ جامع احادیث قدسیہ میں ذکر کیا ہے
کہ سلمان فارسی نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کیا قال هبط علي جبرئيل
يوم احد وقد انهزم المسلمون ولم يبق غير علي وقد قتل الله
على يديه بعضا من المشركين من قتله فرمایا کہ روز غزوہ احد جب مسلمانوں کو
شکست ہوئی سب فوج صحابہ مقابل سے بھاگ نکلی سوائے علی کے پاس کوئی نہ رہا
اور ان کے ہاتھ سے جو مارا گیا اسے نے اور سے ان کو قتل کیا جبرئیل امین نازل ہوئے اور

پینتیسویں مجلس وصف سراپا و فضائل شاہ اولیا و اِبن زیاد کا حاکم شیر کے نامہ لکھنا

الاکی دیی فقال جبرئیل یا محمد ان اللہ یقرء علیک السلام ویقول

لک اخبر علیا انی عنہ راض جایل وحی الہی بولی ای محمد خدا تمپر سلام

بہیجتا ہی اور خبر دو علی کو میں اوس سی بہت راضی ہون یہ کہتا ہی وانی الیت

علی نفسی ان لا یحبہ عبد الا احببتہ ومن احببتہ لم اعذبہ

بنار دی فرماتا ہی کہ اپنی نفس رحمت پر مینی واجب کر دانا جو کوئی اوسی دوست رکھیگا

مین اوسکا محب ہونگا اور جس عبد کو ولای علی کی سبب سی پیار کرونگا آتش

دوزخمین ہرگز عذاب نہ دونگا ولا یبغضہ عبد الا ابغضتہ ومن

ابغضتہ مالہ فی الجنۃ من نصیب الا کن دشمنی نہین کرے گا کوئی بندہ

اوسکی ساتھہ مگر یہ کہ مین اپنا عدو جانونگا اور جسکو مینا اعدو سمجہا ہونگا بہشت

مین اوسکو حصہ نہوگا قال وہبط علی جبرئیل یوم الاحزاب لما قتل علی بن

ابی طالب عمروا فارس سہم پہر دوبارہ غزوہ احزاب مین جرگاہ علی ابن ابی طالب

نی عمرو شہسوار کفار کو مارا رسول خدا نی فرمایا کہ جبرئیل میری پاس آیا فقال یا احمد

ان اللہ یقرء علیک السلام ویقول لک انی افترضت الصلوۃ

علی عبادی فوضعتہا عن العلیل الذی لا یستطیعہا بولی یا احمد

حق تعالی تمپر تحیت ادا کرتا اور کہتا ہی مینی عباد پر نماز واجب کی لاکن بیمار کو معاف

ہوی جو نہین پڑہ سکتا ہی وافترضت الزکوۃ فوضعتہا عن المقل لوگون پر

فرض کیا دینی زکوۃ کو اور کہا ناداری پہ تکلیف رفع ہو وافترضت الصیام

فوضعتہ عن المسافر وافترضت الحج فوضعتہ عن المعدم فی

من لا یجد السبیل الیہ روزہ معاف ہے لازم فرمایا کہ مسافر کو اوسکی ادا

ایشان خروج کردند ... کہ میگفتند یالثارات الحسین

حضرت امام حسین در شہر مدینہ ...

... علیہ السلام پیش دشمن باز

شوید پیش از آنکہ دشمن بشما رسد

پنتیسویں مجلس وصف سراپا و فضائل شاہ اولیا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

بچایا حج کا جانا مومنین پر واجب گردانا لاکن مفلس کو اسمین معاف ہی بار پیغمبر
اوٹھانا وَافْتَرَضْتُ حُبَّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمُوَالَاتَهُ عَلَى أَهْلِ
السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ فَلَمْ أَعْذِرْ فِيهِ أَحَدًا ولایت اور محبت علی بن
ابی طالب پر ساری خلق آسمان و زمین کو امر کیا جو اوسکی ترک سی کوئی عذر مسموع نہین
ہی کا قسم اُمَّتَكَ بِحُبِّهِ فَمَنْ أَحَبَّهُ فَبِحُبِّي وَحُبِّكَ أَحَبَّهُ وَمَنْ
أَبْغَضَهُ فَبِبُغْضِي وَبُغْضِكَ أَبْغَضَهُ الحدیث پیر اپنی امت کو اوسکی دوستی کا
حکم دینا کہ اگر میری اور تمہاری الفت کی باعث کوئی چاہیگا مین اوسی اپنا محبوب
جانونگا اور جو شخص اوسکی ساتھہ عداوت کریگا پس اپنی اور تمہاری بغض کی باعث
دشمن رکھونگا الحدیث ایسی مضمون بہت جا وارد ہوی ہین اگرچہ عبارات مین اختلاف
پای گئی ہین و منہا فی خبر کعب بن عیاض إن لعلي نورين نور في
السماء ونور في الأرض فمن تمسك بنور منهما دخل الجنة
ومن أخطأهما دخل النار کعب ابن عیاض کی خبر مین آیا بدرستی کہ علی علیہ السلام
کا ظہور دو نور مین پایا ایک آسمان مین اور دوسرا زمین پر جو اسمین ایکسی
متوسل ہوی ضرور بہشت مین ماوا و منزل کریگی اور جسنی خطا کی دونون مین رہا او
البتہ آتش دوزخ کا عذاب سہا وما بعث الله نبيا إلا وقد دعاه إلى
ولايته علي طائعا أو كارها کوئی ولی اور نبی بھی پیدا نہین ہوا مگر یہہ کہ
اللہ نی اوسکو دوستی علی پر دعوت کیا اسمین خوشی سی اور ولایت کو مانا خواہ مکروہ
خاطر ناگوار جانا و بیش قوله يا علي أنت وصيي وخليفتي أمرك
أمري ونهيك نهيي اور ارشاد کیا خیر الوری نی یا علی تم وصی اور خلیفہ میری

پینتیسویں مجلس فضائل شاہ اولیا اور ابن زیاد کا حاکم مدینہ کو نامہ لکھنا

اور وہی تمہارا بعینہ میرا ہی أُقْسِمُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَجَعَلَنِي خَيْرَ
الْبَرِيَّةِ إِنَّكَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَأَمِينُهُ عَلَى وَحْيِهِ وَخَلِيفَتُهُ
عَلَى عِبَادِهِ وَأَنْتَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَإِمَامُ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَقَائِدُ
كُلِّ تَقِيٍّ قسم ہی مجکو اوسکی جسنی رسالت پر بھیجا اور اپنی عنایت سی خیر خلائق کیا
تم حجت رب جلیل اور امین وحی و تنزیل خلیفہ ہو اوپر عباد کی تم مولای سب مسلمین
اور امام مومنین و پیشوای متقین ہو بخدا جو اوسی کہ وَلَايَتُكَ صَارَتْ أُمَّتِي
مَرْحُومَةً وَبِعَدَاوَتِكَ صَارَتِ الْفِرْقَةُ الْمُخَالِفَةُ مِنْهَا مَلْعُونَةً تہاری
دوستی کی سبب میری امت مرحومہ ہوئی اور عداوت سی مخالفین کو نفرین ملا
وَإِنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَنْتَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ
الْقَائِمُ الَّذِي يَفْتَحُ اللهُ بِهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا بہ تحقیق
کہ میری بعد جو بارہ خلیفہ ہونگی تم اون سب سی اول اور مقدم ہو آخر اون خلائق کو
پیدا کیا جسکی ہاتہ سی حق تعالی مشرق اور مغرب میں فتح و نصرت دیگا فی
كِتَابِ الْبَيَانِ الْكَاتِبِ فَقِصَّةٌ طَوِيلَةٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
إِنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ لِفَاطِمَةَ وَهُوَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا عَائِدًا لَهَا
يَا بُنَيَّةُ مَا حَالَتُكِ قصہ طویل کتاب ابن ابی حدید میں سند سی لکہا ہی عمر بن
عبد العزیز کی روبرو گذرا ہی فاطمہ زہرا جب مریض تہین رسول خدا انکی عیادت کو قدم
رنجہ کیا اونکی بیت الشرف میں گئی تو پوچھا کیا حال ہی تمہارا قَالَتِ الْوَفَاتُ
يَا أَبَتَاهُ وَكَانَ عَلِيٌّ غَائِبًا فِي بَعْضِ حَوَائِجِ النَّبِيِّ عرض کی ای پدر بزرگوار
بیماری نی ستایا ہی مجہی تو بہ کا بخار آتا ہی اور سید علی ابن ابی طالب علیہ السلام

پینتیسویں مجلس فضائل شاہِ اولیا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

شعر کتابِ وصفِ ترا آبِ بحر کافی نیست * کہ تر کنم سرِ انگشت و صفحہ بشمارم

خوشا حال اوس ناطق کا جو اپنی مولا کا ثنا خواں ہی اور شانِ سیّدِ اولیا میں کچھ
مدح کہی بسلکِ نظم اور نثر میں اَیمّہ ہُدیٰ کی صفت پر شرح لکھی فِی الْاَخْبَارِ الْحِسَانِ
وَالرِّوَایَاتِ عَنِ الْاَئِمَّةِ رَوَی الصَّدُوْقُ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ
فَبَلَغْتُ السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ نَظَرْتُ اِلٰی صُوْرَةِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
شیخ صدوق نی اپنی سند میں جعفر ابن محمد اور اونکے باپ دادا سی روایت کی جو فرمایا
نبی نی جس شب کو معراج افلاک پہ لیگئی اور آسمان پنجم تک نوبت پہنچی وہان علی بن
ابی طالب کی صورت نظر مین آئی بہائی کی عجب شان اور شوکت اوس جا پائی
فَقُلْتُ حَبِیْبِیْ جَبْرَئِیْلُ مَا هٰذِهِ الصُّوْرَةُ یعنی جبرئیل سے پوچھا یہ کیسی شبیہ
دکہائی دیتی ہی اسکا بھید بتا فَقَالَ جَبْرَئِیْلُ اِشْتَهَتِ الْمَلٰئِکَةُ اَنْ
یَنْظُرُوْا اِلٰی صُوْرَةِ عَلِیٍّ فَقَالُوْا رَبَّنَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ فِیْ دُنْیَاهُمْ
یَتَمَتَّعُوْنَ غُدْوَةً وَعَشِیَّةً بِالنَّظَرِ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حَبِیْبِ
حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَخَلِیْفَتِهٖ وَوَصِیِّهٖ وَاَمِیْنِهٖ حاملِ وحیِ خدا بولی وہ تمام
ملایک نی پروردگار سی کہ زیارت کریں جمال علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اونکا
عرض کی الٰہی بنی آدم دیدار علی سی دن رات مسرور ہوتی ہین تیری دوست کی حبیب او
خلیفہ وصی و امین کو نظر کرتی رہتی ہین فَمَتِّعْنَا بِصُوْرَتِهٖ قَدْرَ مَا تَمَتَّعَ اَهْلُ
الدُّنْیَا بِهٖ ہماری لئی بہی ویساہی اسباب ہوی مہیا جو اہل دنیا شرف پاتی
ہین نصیب ملایکہ فرما فَصَوَّرَ لَهُمْ صُوْرَتَهٗ مِنْ نُوْرٍ قُدْسِیَّةٍ عَزَّ وَجَلَّ

۸۵۹

و فرو نشاندن آن مشکل باشد
یا از پس ما بیایند و بعد مصعب و ...
چون شما اینجا باشید دل ما را ...
... دارند که ایشان راست میگوید
ابراهیم و گفت ای برادر تو در این کار
چه میگوئی گفت ایها الامیر صواب ...
که ایشان میگویند پس هفتاد پانزده
هزار مرد از میان سی هزار مرد بگزید
و ابراهیم را داد و نیز ملامت ...
باو داد و گفت ای برادر ...
که صلاح در آن است ...

کرده بجانب مصعب ...
و ابراهیم نیز همان زمان ...
و یاران را پدرود کرد ...
حافظ و معین باد پس ابراهیم
میکردم و ترا و یاران ترا خدا ...
که در اینجا شیران ...

پینتیسویں مجلس فضائل شاہ اولیا وحسب الحکم یثرب کو ابن زیاد کا نامہ لکھنا

پس خالق عالم نے صورت نور قدسی مشابہ علی علیہ السلام بنائی اور صدر مسند جلال عظمت پر اوسکی زیبائی دکھائی فعلق بین ایدیہم لیلاً و نہاراً یزورونہ وینظرون الیہ غدوۃ وعشیۃ گویا علی اونکی پاس رہتی کہ روز و شب فرشتے سب آسمانونکی آتی ہین زیارت کرتی آداب سلام اور تحیت حضور میں بجالاتی ہین قال فاخبرنی الاعمش عن جعفر بن محمد عن ابیہ فلما ضربہ اللعین ابن ملجم علیٰ راسہ صارت تلک الضربۃ فی صورتہ التی فی السماء راوی کہتا ہی اعمش نی جعفر ابن محمد علیہ السلام اور انہون نی اپنی والد سی نقل کیا جب ضربت ابن ملجم لعین کی فرق علی مرتضیٰ علیہ السلام دو پارہ ہوا اوسکی جراحت صورت آسمان مین دیکھی کہ لہو کی دھار سر کی زخم سی بہتی تہی فالملائکۃ ینظرون الیہ غدوۃ وعشیۃ ویلعنون قاتلہ ابن ملجم پس ملائکہ صبح و شام اوس حال پر نظر کرتی رہتی ہین ابن ملجم قاتل حضرت کی نفرین زبان پر لاتی ہین فلما قتل الحسین بن علی ہبطت الملائکۃ وحملتہ حتی اوقفوہ مع صورۃ علی فی السماء الخامسۃ جس گاہ امام حسین علیہ السلام کو درجہ شہادت ملا کربلا مین ملائکہ نی نزول کیا جسد مطہر کو سید الشہدا کی اوٹہایا لیجا کی پانچوین آسمان پر صورت علی علیہ السلام کی پاس رکہا فکلما ہبطت الملائکۃ من السموات من علاٍ وصعدت ملائکۃ سماء الدنیا فمن فوقہا الی السماء الخامسۃ لزیارۃ صورۃ علی پس جو فرشتے اوپر کو صعود کرتی اور فوق سی نیچی اوترتی دنیا سی آسمان پنجم کو جاتی آتی ہین زیارت علی علیہ السلام کی شوق مین اپنی مقامات سی قدم ارادت بڑہاتی ہین والنظر الیہ والی الحسین بن علی متشحطاً

پینتیسویں مجلس کرجسد مدفون اولیا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

بِدَمِہٖ يَلْعَنُوا يَزِيدَ وَابْنَ زِيَادٍ وَقَاتِلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اوس حال مین چہرہ شاہِ مردان کو باسرِ مجروح پاتی ہین اور امام حسین علیہ السلام کو

اونکی برابر ہوبین ڈو با صد پارہ بدن نظارہ فرماتی ہین یزید و ابن زیاد اور قاتلان سبط

پیغمبر کو نفرین سناتی ہین روزِ محشر تک یوہیں طوفِ عزو شرف بجالاتی ہین قَالَ

الْاَعْمَشُ قَالَ لِيَ الصَّادِقُ هٰذَا مَكْنُونُ الْعِلْمِ وَمَخْزُونُهُ لَا تُخْرِجْهُ اِلَّا

اِلٰى اَهْلِهٖ الحدیث اعمش نی کہا کہ مجہسی حضرت صادق نی فرمایا یہہ روایت علم کی پوشیدہ

اور مخزون ہی اسکو چہپا رکہہ و بدون اہل کی ہرگز زبان پہ نہ لانا وَفِيمَا

رَوَاهُ الصَّدُوقُ عَنْ مَوْلَانَا الْاِمَامِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

الصَّادِقِ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا وَصِيِّ نَبِيٍّ يَبْقٰى فِي الْاَرْضِ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ

اَيَّامٍ حَتّٰى تُرْفَعَ رُوحُهُ وَعَظْمُهُ وَلَحْمُهُ اِلَى السَّمَاءِ دوسری حدیث صدوق نی

روایت کی جو ابی عبد اللہ جعفر ابن محمد علیہما السلام سی نسبت دی فرمایا حضرت نی

کوئی رسول اور وصی نبی دنیا سی نہیں گذرتا کہ اوسکا جنازہ روح اور گوشت و استخوان کی

ساتہہ تین شبانہ روز سی زیادہ قبر مین ہو لیکن بہتالا یہ کہ اٹہا لیا جاتا ہی یہان فوق آسمان

لیجاتی ہین وَاِنَّمَا يُؤْتٰى مَوَاضِعَ اٰثَارِهِمْ وَيُبَلِّغُونَهُمْ مِنْ بَعِيدٍ السَّلَامَ وَ

يُسْمِعُونَهُمْ فِي مَوَاضِعِ اٰثَارِهِمْ مِنْ قَرِيبٍ الحدیث جو اونکی مزار پر آتا ہی اور

سلام کی قریب پہنچاتی ہو وہ اپنی تربت سی کلام زائر سنتی ہین پیام نزدیک اور دور

اونکی سماعت مین جاتا ہی تَقُولُ اِنَّهَا لَا تَقَاوَمُ الْمُعَارَضَةَ مَا كَثِيرَةٌ بِالْبَيِّنَةِ

حَدَّ التَّوَاتُرِ فِي اِفَادَتِهَا اَنَّ الْاَجْسَادَ الطَّيِّبَةَ الطَّاهِرَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ

هٰكَذَا مِنْ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْصِيَاءِ اِنَّمَا هِيَ فِي قُبُورِهِمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

پینتیسویں مجلس ذکر حسید و سر شاہ شہدا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

مولف کہتا ہی یہ اخبار مذکور قول احادیث ہیں کہ مقابلہ اجماع و سنت و کتاب میں محل

استبعاد ہیں بدرستی کہ اجساد طیبہ طاہرہ محمد و آل محمد علیہم السّلام اپنی قبور پر نور میں مدفون

ہوتی ہیں اور یونہیں سب انبیا اور اوصیا تربت مقدسہ میں جاتی تا روز قیام ہوتی ہیں

مُرْوِیَ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ عَنِ الصَّادِقِ وَفِیْہِ

قَالَ اِذَا زُرْتَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْلَمْ اَنَّكَ زَائِرُ عِظَامِ اٰدَمَ وَبَدَنِ

نُوْحٍ وَجِسْمِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مفضل ابن عمر نے حضرت صادق سے حدیث طویل

میں روایت کی فرمایا جب تو زیارت کری امیر المومنین شاہ ولایت کی تو استخوان

ابو البشر آدم اور بدن نوح پیغمبر و جسم حیدر صفدر کا بھی زایر ہی اور ان بزرگوار وں کی اجساد کا

وہی روضہ پر نور میں محل مقابر ہی الی الآن قَالَ فَاِذَا زُرْتَ جَانِبَ النَّجَفِ

فَزُرْ عِظَامَ اٰدَمَ وَبَدَنَ نُوْحٍ وَجِسْمَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاِنَّكَ زَائِرُ

الْاٰبَاءِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ تا ارشاد کیا جب جاہی تو زیارت

پی نجف کی جانب کو پس وہاں سلام کر استخوان آدم اور بدن نوح اور پیکر علی ابن ابی طالب کو

اس حال میں آبای اولین اور آخرین کا زایر ہوگا شرف دنیا و دین سے فایز مفاخر ہوگا اَمَّا

الرَّأْسُ الشَّرِیْفُ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْہِ وَقَالَ صَاحِبُ الْمَنَاقِبِ

یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَةَ بَعَثَ بِرَأْسِ الْحُسَیْنِ اِلٰی عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ

اِذْ ذَاكَ عَامِلُهٗ عَلَی الْمَدِیْنَةِ لاکن حال میں سر امام حسین علیہ السّلام کی علمای اخبار کا

اختلاف پایا صاحب مناقب سے نقل ہوا کہا کہ یزید نی عمرو بن سعید کو بھیجا جو اوس دنوں

حاکم تھا یزید کی طرف سی مدینہ کا فَقَالَ عَمْرٌو وَدِدْتُ اَنَّهٗ لَمْ یَبْعَثْ بِهٖ اِلَیَّ

عمرو حسرت و افسوس میں بولا جی چاہتا ہی کہ یہ سر مجکو نہ بھیجا جاتا ثُمَّ اَمَرَ عَمْرٌو بِهٖ فَدُفِنَ

پینتیسویں مجلس ذکر سر شاہ شہدا و ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

بِالْبَقِيعِ عِنْدَ قَبْرِ اُمِّهٖ پھر عمرو بن سعید نے کہا لیجا و اور امر کیا کہ سر مطہر کو بقیع میں قبر فاطمہ زہرا مادر سرور کے پاس دفن کر دیا مُرْوِيَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ جُمْهُورٍ اَنَّهٗ دَخَلَ خَزَانَةَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ لَمَّا فُتِحَتْ فَوَجَدَ بِهَا جُونَةً حَمْرَاءَ فَقَالَ لِغُلَامِهٖ سَلِيمٍ اِحْتَفِظْ بِهٰذِهِ الْجُونَةِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ بَنِي اُمَيَّةَ منصور ابن جمہور سے علماء ثقات نے روایت کی کہ وہ جب خزانہ یزید میں داخل ہوا اسنے پٹاری اوسمیں دیکھی پس اپنے غلام سلیم سے وہ بولا اس پٹاری کو حفاظت کرنا کہ اسمیں خزانہ ہی جو بنی امیہ نے رکھا فَلَمَّا فَتَحَهَا اِذَا فِيهَا رَاْسُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ مَخْضُوبٌ بِالسَّوَادِ ہر گاہ اوس ڈبی کا منہ کھولا ناگاہ سر امام حسین علیہ السلام اندر سے نکلا وسمہ کا خضاب محاسن میں لگا تھا خوشبوی مشک وعنبر اوس نور کا ہالہ تھا فَقَالَ لِغُلَامِهٖ اِئْتِنِي بِثَوْبٍ فَاَتَاهُ بِهٖ فَلَفَّهٗ ثُمَّ دَفَنَهٗ بِدِمَشْقَ عِنْدَ بَابِ الْفَرَادِيسِ عِنْدَ الْبُرْجِ الثَّالِثِ مِمَّا يَلِي الْمَشْرِقَ پھر اپنے غلام سے بولا کوئی کپڑا پاکیزہ لا جو پارچہ نفیس حاضر کر دیا اوس میں سر پر نور کو لپیٹا دروازہ فرادیس دمشق میں دفن کیا قریب تیسری برج کی جو طرف مشرق تھا وہیں اوس آفتاب افق دین کو چھپایا وَحَدَّثَنِي جَمَاعَةٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ اَنَّ مَشْهَدَ الرَّاسِ عِنْدَهُمْ يُسَمُّونَهٗ مَشْهَدَ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ مِنَ الذَّهَبِ شَيْءٌ يَقْصِدُونَهٗ فِي الْمَوَاسِمِ وَيَزُورُونَهٗ اور ایک جماعت نے اہل مصر کی کہا ہے جو مدفن سر اقدس اونکے شہر میں بنا ہی اوسے مشہد کریم کہتے ہیں اوسپر طلائی کلس چمکتی ہیں ہر موسم میں زیارتکو دور و نزدیک سے لوگ آتے ہیں ارباب حاجت مراد اپنی وہاں سے پاتے ہیں وَيَزْعُمُونَ اَنَّهٗ مَدْفُونٌ هُنَاكَ خلق مصر کی خیال میں مبتلا ہے کہ سر امام حسین علیہ السلام وہیں ہے اگر آہی وَالَّذِي عَلَيْهِ الْمُعَوَّلُ مِنَ الْاَقْوَالِ اَنَّهٗ اُعِيدَ اِلَى الْجَسَدِ

وباپریان سخن کنند و بتان را بشکنند
و بت پرستان را بکشند
کند امت را بچیزهای نیک و با عدل و
انصاف بود و قرآن و اهلبیت خود را
در میان بگذارد و گوید انی تارک
فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی
از عالم بیرون شود امتش عهد بشکنند
و قدر ندانند
مومنان را بنوازند و هر کسی
و آن شخص عادل و کامل
هزار کس از ایشان بقتل آورد

پچیسویں مجلس ذکر شاہ شہدا اور ابن زیاد کا حاکم یثرب کو نامہ لکھنا

بَعْدَ اَنْ طِیْفَ بِہٖ فِی الْبِلَادِ وَ دُفِنَ مَعَہٗ جو خلاصہ اقوال سے کہ او سکے سر کیبہ کیا تحقیق

یہ بات ہی کہ سرانور ہر گاہ شہروں میں پھرایا گیا بعد ازان مستقر و کرد انا جسد سے ملا کی باہم

دفنایا وَ قَدْ وَرَدَتْ اَخْبَارٌ کَثِیْرَۃٌ فِیْ اَنَّہٗ مَدْفُوْنٌ عِنْدَ قَبْرِ اَمِیْرِ

الْمُؤْمِنِیْنَ علاوہ ازین بہت سی روایات مین آیا ہی کہ قبر امیر المومنین کا قرین سر

سید الشہدا کا تا ہی مَرْوِیٌّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ

وَهُوَ بِالْحِیْرَۃِ اَمَا تُرِیْدُ مَا وَعَدْتُکَ یزید بن عمرو ابن طلحہ سے روایت کی ابو عبد اللہ

جعفر نی فرمایا جب حیرہ میں قریب کوفہ او کی منزل تھی آیا چاہتا ہی کہ وعدہ کیا ہوا یا تو نے تجھ

سے جس ساوہ ملجائی قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَعْنِی الذِّهَابَ اِلٰی قَبْرِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

یعنی عرض کی ہان یعنی جانا ساتھ مرقان پر واسطی زیارت کی قبر شاہ مردان پر قَالَ فَرَکِبَ

وَرَکِبَ اِسْمَاعِیْلُ مَعَہٗ وَرَکِبْتُ مَعَهُمْ حَتّٰی اِذَا جَازَ الثُّوَیَّۃَ وَکَانَ بَیْنَ

الْحِیْرَۃِ وَالنَّجَفِ عِنْدَ ذَکَوَاتٍ بِیْضٍ نَزَلَ وَنَزَلَ اِسْمَاعِیْلُ وَنَزَلْتُ

مَعَهُمْ راوی کہتا ہی حضرت اور اسماعیل اون کی ساتھ سوار ہوئی میں اپنی مرکب پر چڑھا

سب ایک طرف چلی تا کہ ثویہ درمیان حیرہ اور نجف ہی وہان سی گذری سفید کنون

وارد ہوئی اوتری فَصَلّٰی وَصَلّٰی اِسْمَاعِیْلُ وَصَلَّیْتُ حضرت نی اوس جا نماز

پڑھی اسماعیل اور میں نے بھی صلوۃ ادا کی فَقَالَ لِاِسْمَاعِیْلَ قُمْ فَسَلِّمْ عَلٰی جَدِّکَ

الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ جناب نی اسماعیل سی کہا اوٹھکی اپنی دادا حسین بن علی کا سلام بجالا

فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ اَلَیْسَ الْحُسَیْنُ بِکَرْبَلَاءَ میں عرض کی قبر ہو جاوں فدا

اپا امام حسین علیہ السلام کا قبر کربلا میں نہیں ہوا فَقَالَ نَعَمْ وَلٰکِنْ لَمَّا حُمِلَ رَاْسُہٗ

اِلَی الشَّامِ سَرَقَہٗ مَوْلًی لَنَا فَدَفَنَہٗ بِجَنْبِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ارشاد کیا ہان لیکن جب

پینتیسوین مجلس فضائل شعرا و ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

لاکن جب اونکی سر کو شام لیکئی ہمارا صحب وہان سی چرالا یا ہنر ار امیر المومنین کی پاس مین مین چھپایا قَالَ فِی ذِکْرِ الْاَخْبَارِ النَّاطِقَةِ بِفَوْزِ مَادِحِ اَهْلِبَیْتِ رَسُوْلِ اللهِ المعصومین علیهم السلام بِالْمَثُوْبَاتِ الْجَزِیْلَةِ وَالدَّرَجَاتِ الْعَظِیْمَةِ فِی الْاٰخِرَةِ سَوَاءٌ کَانَ مِنْ قُرَّاءِ الْمَرَاثِیْ وَ ذَاکِرِیْ مَصَائِبِ سَیِّدِ الشُّهَدَاءِ وَمِنْ غَیْرِهِمْ کہا مولف نی یہ ذکر اخبار ہی اجر و ثواب مدح کی بیان مین جو روز حشر پاینگی ثناگری سی اہلبیت رسول کی شان مین خواہ شاعر سخن سرا ہو یا ذاکر مصائب سید الشہدا فَنَقُوْلُ اِنَّ الْاَخْبَارَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ بَالِغَةٌ حَدَّ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِیِّ فَمِنْهَا مَا ذَکَرَهُ الصَّدُوْقُ فِی الْعُیُوْنِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ کہ روایات اس باب مین حد تواتر کو پہنچ گئی ہین منجملہ ایک وہ ہی جو صدوق نی کتاب عیون مین عبد اللہ ابن فضل سی نقل کرتی ہین قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ مَنْ قَالَ فِیْنَا بَیْتَ شِعْرٍ بَنَی اللهُ تَعَالٰی لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ حضرت صادق نی فرمایا جو ہماری واسطی ایک بیت شعر کہی اوسکی لیے بہشت مین خدا گھر بنا دی وَمِنْهَا خَبَرُ عَلِیِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا قَالَ فِیْنَا قَائِلٌ بَیْتَ شِعْرٍ حَتّٰی یُؤَیَّدَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ دوسری علی بن سالم نی اپنی باپ سی روایت کی اور اونی ابی عبد اللہ ثانی کی زبانی حکایت کی ارشاد کیا جو گوینده ہماری منقبت اور مصیبت مین شعر کہیگا مادام فکر برکات غیبی سی تائید روح القدس مین سرگرم رہیگا وَمِنْهَا مَا ذَکَرَهُ الشَّیْخُ الْاَجَلُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ کَشِّیْ فِیْ کِتَابِ الرِّجَالِ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰی زُرَارَةَ اور یہی عالی مرتبہ شیخ محمد ابن عبد العزیز کشی نی کتاب رجال مین لکھا ہی اور سند بر زرارہ کا قول حضرت باقر کی ارشاد سی لایا ہی قَالَ دَخَلَ الْکُمَیْتُ بْنُ زَیْدٍ عَلٰی اَبِیْ جَعْفَرٍ

پینتیسویں مجلس فضائل شعرا و ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکہنا

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَنَا عِنْدَهُ فَاَنْشَدَهُ مِنْ لِقَلْبٍ مُتَيَّمٍ مُسْتَهَامٍ فَلَمَّا
فَرَغَ راوی نے خبر دی کہ مین جناب اَبِیْ جَعْفَرٍ علیہ السلام کی خدمت مین بیٹہا تہا جو کمیت
ابن زیاد حاضر ہوے مین ہیں و الاہوا رخصت لیکی پڑہا اس دل حزین عاجز او پریشان کا
کون ہی مددگر نیوالا جب تمام کرچکا تو امام علیہ السلام کا منتظر ارشاد رہا قَالَ لِلْكُمَيْتِ
لَا تَزَالُ مُؤَيَّدًا بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا دُمْتَ تَقُوْلُ فِيْنَا حضرت نے کمیت سے فرمایا
ہمیشہ رُوحِ الْقُدُس کا مُؤَیَّد رہتا ہی جب تک ناظم ہماری ذکر مین شعر کہتا ہی وَمِنْهَا خَبَرُ
عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى اَبِيْ جَعْفَرِ بْنِ عَلِيٍّ الرِّضَا تَاْذَنُ لِيْ اَنْ
اُرَثِّيَ اَبَا الْحَسَنِ اَعْنِيْ اَبَاهُ اور خبر منجملہ عبد اللہ ابن صلت نے کہا مین ابی جعفر ابن
علی رضا علیہما السلام کی خدمت مین لکہا آیا اجازت دیتی ہو کہ ابا الحسن کا مرثیہ انشا کروں
یعنی امام محمد تقی
یعنی تمہاری والد کا سانحہ شہادت کو پڑہوں قَالَ وَكَتَبَ اِلَيَّ اَنْدُبْنِيْ وَانْدُبْ
اَبِيْ جواب دیا نوحہ کرہو نا واسطی میری اور نام پدر بزرگوار کی وَمِنْهَا خَبَرُ اَبِيْ طَالِبٍ
الْقُمِّيِّ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى اَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَبْيَاتِ شِعْرٍ وَذَكَرْتُ فِيْهَا
اَبَاهُ وَسَاَلْتُهُ اَنْ يَاْذَنَ لِيْ فِيْ اَنْ اَقُوْلَ فِيْهِ ابو طالب قمی کی روایت مین آیا
جو ناقل نے کہا یعنی ابی جعفر علیہ السلام کو مرثیہ لکہا ہی کہ اوسمین اشعار اور اونکی والد بزرگوار کا
بہی ذکر تہا مسودہ بہیجا اور چاہا کہ مجہی اجازت دیجیی کلام کی جواب دیکہا فَقَطَعَ الشِّعْرَ
وَحَبَسَهُ وَكَتَبَ فِيْ صَدْرِ مَا بَقِيَ مِنَ الْقِرْطَاسِ قَدْ اَحْسَنْتَ جَزَاكَ
اللهُ خَيْرًا پس بعض ابیات کو اصلاح مین کاٹا اور پیشانی پر کاغذ کی دستخط کیا لیکہا
مین تم کہ بہت خوب کہا جزای خیر دی تجہی خدای تعالی وَمِنْهَا خَبَرُ عَبْدِ اللهِ بْنِ
حَمَّادٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ وَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فِيْ ثَوَابِ زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ

پینتیسوین مجلس فضائل شعراور ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

اِلیٰ اَنْ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ ابْنِ حَمَّادْ نی حضرتِ صادق سی اس بیان کو نقل کیا حدیث طولانی ثواب زیارت مین امام حسین علیہ السلام کی فرمائی اور کہا بَلَغَنِیْ اَنَّ قَوْمًا یَاْتُوْنَہٗ مِنْ نَوَاحِی الْکُوْفَۃِ وَنَاسًا وَغَیْرَہُمْ وَنِسَاءٌ یَنْدُبْنَہٗ وَذٰلِکَ فِی النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مجھی خبر ملی ہی کہ قبر سید الشہدا پر اطراف کوفہ سی لوگ آتی ہین اور دور و نزدیک سی زن و مرد ہجوم لاتی ہین نصف شعبان کو جمعیت ہوتی ہی ہر ایک عورت نالہ اور شیون کرتی ہوئی روتی ہی فَمِنْ بَیْنِ قَارِئٍ یَقْرَءُ وَقَاصٍّ یَقُصُّ وَنَادِبٍ یَنْدُبُ وَقَائِلٍ یَقُوْلُ الْمَرَاثِیَ اونمین شعر مصائب پڑھتا ہی کوئی مصیبت بیان کرتا ہی کوئی نوحہ غم انشا کرتا مرثیہ شہدا مین مصروف رہتا ہی فَقُلْتُ لَہٗ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ بَلَّغَتْ بَعْضَ مَا تَصِفُہٗ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی النَّاسِ مَنْ یَفِدُ اِلَیْنَا وَیَمْدَحُنَا وَیَرْثِیْ لَنَا یعنی عرض کی جو آپ نی فرمایا سچ ہی اور بعض کو دیکھا ہی ارشاد ہوا شکر اوس خدا کا جسنی کہ وانا خلایق مین پیدا جو زوار ہماری مدح کرین مرثیہ پڑہین و مرہمین دوستی کا وَجَعَلَ عَدُوَّنَا مَنْ یَطْعَنُ عَلَیْہِمْ مِنْ قَرَابَتِنَا اَوْ غَیْرِہِمْ یَہْدِرُوْنَہُمْ وَیُقَبِّحُوْنَ مَا یَصْنَعُوْنَ الحدیث ہماری محبت کا طعنہ اعدا اونکو دیتی ہین غیرت والی الزام منافق ایذا سی ڈرانی ہین لاکن وہ ہرگز باز نہین آتی فدائی اہلبیت مین ونرات جان لٹاتی ہین فَاعْلَمْ اَنَّ ہٰذِہِ الْاَخْبَارَ الْمَذْکُوْرَۃَ قَدْ اَفَادَتْ اُمُوْرًا الْاَوَّلُ اَنَّہٗ لَا فَرْقَ فِی الْاَشْعَارِ بَیْنَ کَوْنِہَا عَرَبِیَّۃً عَلٰی وَفْقِ وَاحِدٍ مِنَ الْبُحُوْرِ الَّتِیْ بَنَاہَا الْخَلِیْلُ بْنُ اَحْمَدَ اَوْ عَجَمِیَّۃً مَلْحُوْنَۃً لِکَوْنِ اِطْلَاقِ الشِّعْرِ عَلَیْہِ کَافٍ اخبار صادق الاعتبار سی یہ فائدہ ہی قابل اظہار کئی امر مین اوسکو ایراد کیا ہی اول تفاوت نہین اشعار مین اگر ہوں عربی اوس وزن پر جسکو بنا کیا خلیل

پینتیسویں مجلس توبیخ بحبتان شعرا و ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

ابن احمدی یا فارسی جو سخن سی پڑہی جاتی ہوں بلکہ ترکی اور ہندی جسپر اطلاق نظم لاتی ہنو

وَالثَّانِي أَنَّهَا قَدْ أَفَادَتْ أَنَّ بِعَدَدِ كُلِّ بَيْتِ شِعْرٍ يُبْنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ فَلَوْ كَانَ الْقَائِلُ قَدْ قَالَ مَثَلًا فِي مُدَّةِ عُمْرِهِ أَلْفَ بَيْتِ شِعْرٍ يُبْنَى لَهُ أَلْفُ بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ دوسری یہ کہ ثابت ہوا عوض ہر بیت شعر اوس ناظم کی لئی جنت میں ایک مکان بنایا جائیگا پس اگر مدت عمر میں ہزار شعر وسی قایل ہوگا تو ہزار مکان اوسکی لئی جنت میں بنائی جائینگی وَهٰكَذَا وَلَا تَعَجُّبَ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ وَقَرِيبَةٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ وَإِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اسی طور آخر تک انتہا الٰہی کا قیاس ہے کو ...ال و لا کجل کا کچھ تعجب نہیں کہ رحمت خدا وسیع اور قریب ہی محسنین سی اور سب چیز کا قادر ہی عطای کرم نزد ایسی ہی مومنین کی

الثَّالِثُ أَنَّ جُمْلَةً مِنْ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ قَدْ أَفَادَتْ أَنَّ الْمَادِحَ مِنْ حَيْثُ أَنَّهُ مَادِحٌ لِآلِ الرَّسُولِ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يُؤَيَّدَ فِي الْحَقِيقَةِ وَالْوَاقِعِ بِرُوحِ الْقُدُسِ أَيْ حِينَ مَدْحِهِ إِيَّاهُمْ تیسری اخبار کا یہ ظاہر ہوتا ہی یہ تیسری مدح میں آل رسول کی مشغول رہتا ہی درحقیقت واقع روح القدس اوسکی امداد و تائید کرتا ہی بہر حال شعر کا مضمون میں تائید شمول کرتا ہی تنبیہ لاکن ہر شیاں کا ایک نہ وہم کری وا لا ارکان دین کو جھوٹ کرتا اور وہ جانتا ہی اگر ... سو افترا و کذب الحق نہو تا ثبت ہو جہ میں ستر اور ایک ملت کو طریق سی کچھ تائید ہیت وہ بد خصلت ہی جو ثواب نکل جاتا ہر چند مدحت اہل طاعت پر کری مفتری وہ یا کا نتیجہ عقاب پاتا ہی فَاعْلَمْ أَنَّ الْمَقْصُودَ مِنْ تَمْهِيدِ ذٰلِكَ هُوَ التَّنْبِيهُ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ نَقْلُ الْأُمُورِ الَّتِي لَا أَصْلَ لَهَا فِي الْآثَارِ وَالْأَخْبَارِ وَكُتُبِ الْعُلَمَاءِ وَأَهْلِ التَّوَارِيخِ وَالْأَلْبَابِ

تنبیہا بن زیاد بود و جہت صبح کی
مصعب گفت ای پسر مطیع ان مرد
کجا ست کہ والی مدینہ باشد
عبد الله مطیع گفت ای عامل اصحاب
بایع عامر خواست کہ سوار شود اسپ
ندا کرد پس با ابن زیاد دید

پینتیسوین مجلس قوم بنی امیہ کا جواب ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

وَالسِّيَرِ مِنَ الْخَاصَّةِ وَالْعَامَّةِ فِي مَجَالِسِ الْعَزَاءِ وَمَا دَبَّ مَصَائِبِ آلِ مُحَمَّدٍ
طَمَعًا فِي كَثْرَةِ بُكَاءِ النَّاسِ وَشِدَّةِ نَوْحِهِمْ وَضَجِّهِمْ وَصَيْحَتِهِمْ پس غرض اس
تمہید سے تنبیہ برادران دینی ہے کہ ہرگز اونکو روانہیں نقل اوس ذکر کی جو حدیث و روایت
کتب علما و تاریخ و سیر مین خاص و عام کی ایا نہین اوس حال کو مجالس عزا و بزم مصائب
آل عبا مین بیان کرنا امید کثرت بکا اور شدت نوحہ و فریاد و نالہ و آہ کی لیے پڑہنا فکیف
لا فَإِنَّ ذَلِكَ فِي الْحَقِيقَةِ مِنْ قَبِيلِ إِخْلَاطِ الْحَسَنَاتِ بِالسَّيِّئَاتِ فَإِنَّ بُكَاءَ
أَحَدِ النَّاسِ عَلَى سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ وَعِتْرَتِهِ وَأَصْحَابِهِ مِنْ أَفْضَلِ الْعِبَادَاتِ
وَأَقْرَبِ الطَّاعَاتِ وَأَعْظَمِ الْقُرُبَاتِ پس کیونکر عاقل کہ یہ امر گوارا ہی ایسا کام کری
جو حسنات سیئات کی بدل جاتا ہی بدرستی کہ ہر آدمی کا رونا سید الشہدا پر افضل عبادات
لاکن جب طاعت پروردگار جھوٹ دریا و بدعت سی ہوگی موجب ابتلای عقوبات ہی فکیف
يَجُوزُ الْعَاقِلُ أَوْ يَرْضَى بِأَنْ يَخْرَبَ بُنْيَانَ ذَلِكَ بِتَعَمُّدِ الْكِذْبِ وَالْافْتِرَاءِ
وَوَضْعِ الْأَحَادِيثِ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ بہت عجب آتا دانشمند سی کہ خرابی بنیاد اونکا
پر اپنی راضی ہوتا ہی دانستہ حدیث و روایت مین جہوٹ بولتا دل سی قصہ شادی اور
غم الم مرتب بنا دیتا ہی اَوْ يَتَعَمَّدُ نَقْلَ مَا هُوَ يَعْلَمُ كِذْبَهُ وَوَضْعَهُ وَمِنْ
قَبَائِحِ هَذَا الزَّمَانِ شُيُوعُ هَذِهِ الْفَضِيحَةِ عِنْدَ الرُّثَاةِ وَالذَّاكِرِينَ
الْمَصَائِبِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَلَكِنَّهَا عِنْدَ الْعَجَمِ أَشْيَعُ وَأَكْثَرُ بِحَيْثُ
اوس عجب سی کہ جانی روایت او حکایت کا وضعی ہونا پھر شعر ہر او سکو پڑھتے ہین
خدا و رسول سی فدا ڈری و دولت واہ واہ اور خلعت سبحان اللہ لینی کو جوابدہی روز جزا
پڑی جیسا کہ اس زمانی کی محدث اور ذاکر و مرثیہ گو مین یہ خصلت پہلی ہی عرب و عجم اور ہند کی

پس بانات بر دوش ای دیدند خدا شود باد
براسپ کہ فراکرفت ابراهیم در چشم شد
و بر شیعہ بو تراب ابراهیم بیابانی جست
و از همہ سو نگاہ کرد کسی را ندید بجز آنکہ کوی از پشت
کردن ایشان نگاه کرد سر سنگین لشکر گاه خود
برداشت و بخود آمد و دید قومی را مانند
کوه آهن بانبوه دید وقت
از اهل کوفه دست برداشت

ان فرمان را بر دو کرد و ابراهیم را گفت کہ
بخواهی دانست بگوید اشهد ان لا اله
الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله
و ان علی ولی الله و وصی رسول الله کہ از بیت
و نام پدرم فرازم بود و در لشکر
امیر المومنین خشمگین
ہمہ بشنیدند دست بر کرد و ابراهیم
دینار داد و گفت
بر صالت اشترا

وگفت ای پسر زیر بدان و آگاه
بی دو روز دیگر نامہ بمصعب بن زبیر رسید
سپاس مر خدای را کہ سلامت باد
گذشته بود با ایشان گفت همہ گفتند
و گفتند لیها الامیر کہ کردی ابراهیم
در لشکر گاه خود آمدند و همہ
و شاد شدند برای دعا کہ ابراهیم

خبری برای حضرت زین العابدین ... محمد حنفیه و ... کی قتل کردست ... امام حسین علیه السلام ... کہ کافر ابن ... متوجه حرب ... این مجلس بعون الله تعالی ...

بسم الله الرحمن الرحیم ...

پینتیسویں مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

خبر اوری شام کو روانہ کرچکا عبد الملک ابن ابی الحرث کو بلایا قَالَ اِنْطَلِقْ حَتّٰی تَاْتِیَ عَمْرَو ابْنَ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْمَدِیْنَۃِ فَبَشِّرْہُ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ کہا مدینہ میں عمرو بن سعید کے پاس جا اور تو بشارت قتل امام حسین اوسکو پہنچا قَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ فَرَکِبْتُ رَاحِلَتِیْ وَسِرْتُ نَحْوَ الْمَدِیْنَۃِ فَلَقِیَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ قُرَیْشٍ فَقَالَ مَا الْخَبَرُ عبد الملک ناقل ہی کہ اپنی ناقہ پر سوار مدینہ کو چلا جب کوچہ و بازار شہر سے گذرا تو ایک مرد قریش قبیلہ بنی قیس ملا مسافر عراق دیکہا مجہسے پوچہا کیا خبر لایا فَقُلْتُ الْخَبَرُ عِنْدَ الْاَمِیْرِ تَسْمَعُہٗ قَالَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ قُتِلَ وَاللّٰہِ الْحُسَیْنُ میں نے جواب دیا جو واقعہ گذرا ہی امیر سے واضح ہو جائیگا سنکی بولا افسوس معلوم ہوگیا حسین ابن علی علیہما السلام مارا گیا بیساختہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑہتا ہوا فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلٰی عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ مَا وَرَاءَکَ فَقُلْتُ مَا سَرَّ الْاَمِیْرَ قُتِلَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ راوی اظہار کرتا ہی روبروی عمرو بن سعید کی پہنچا اوسنے کہا کیا خبر ہی میں نے کہا ایسی خبر لایا ہوں جو امیر کو خوش کریگا حسین ابن علی دشت کربلا میں مارے گئے فَقَالَ اُخْرُجْ فَنَادِ بِقَتْلِہٖ فَنَادَیْتُ فَلَمْ اَسْمَعْ وَاللّٰہِ وَاعِیَۃً قَطُّ مِثْلَ وَاعِیَۃِ بَنِیْ ہَاشِمٍ فِیْ دُوْرِہِمْ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ سَمِعُوا النِّدَاءَ بِقَتْلِہٖ وہ بولا تو ابہی نکل کی باہر جا خلق کو ماجرای روز عاشورا سنا راوی کہتا ہی میں کوچہ و بازار میں ندا کی جب محلہ بنی ہاشم سے آواز فریاد میری درگذری ناگاہ ان میں شور مرگ بپا ہوا شیون او ٹہا ہر گہر میں نالہ و فغان سے کہرام ہوا چہوٹی اور بڑی روتی پیٹتی باہر آئی اونکی رقت پر در و دیوار بہی تہرائی قسم خدا کی ایسا ہنگامہ آہ و زاری کبہی نہیں پایا گیا اوس روز ماتم امام حسین علیہ السلام سے نظر آیا ہر گاہ ساعت میں اونکی پہنچا کر ...

روایت کنند کہ چون ... وقت ... راہ ... کردند ... شنیدند ... بجہت ... نامہ نوشت ... احوال را ... سپاہ ... خواہم ... نامہ ... ایشان مشغول ... بجواب ... بعد از ان باتفاق ... ولایت عراق ...

پینتیسویں مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا ۳۵

رسول خدا کا سر کٹا سب نے دست حسرت سے سر پیٹا کوئی کہتا ہائے بیکسی سید الشہدا کی کوئی کہتا
وای غریبی آل عبا کی رو رو یا الہی جسکو پیمبر سینہ پر سلاتے اوسکی چھاتی پر قاتل چڑھا جسکی سواری پیمبر
صفدر اوٹھاتے وہ خاک و خون میں گھایل پڑا فاطمہ زہرا کا پسر قتل ہو جائے ہوے بے مین لا
جلی گور و کفن بھی نہ پائے دریغا عباس اور علی اکبر کی جوانی افسوس قاسم اور عبد اللہ شیرخوار کی سر کٹا
صد حیف ناموس نبی کو اعدائے لوٹا پردہ حرمت زینب و ام کلثوم کا ٹوٹا ثم دخلت
عَلَى عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا أَنَا فِي تَبَسُّمٍ إِلَى ضَاحِكًا ثُمَّ أَنْشَأَ يَتَمَثَّلُ بِقَوْلِ عَمْرِو بْنِ
مَعْدِيكَرِبَ ثُمَّ قَالَ عَمْرٌو هٰذِهِ وَاعِيَةٌ بِوَاعِيَةِ عُثْمَانَ راوی کہتا ہے
عمرو کی پاس پھر آیا مجھی دیکھکر خوشی سے مسکرایا اشعار ابن معدیکرب کے پڑھکر بولا
یہ نوحہ و فریاد عوض قتل عثمان کی نالہ و ماتم کا ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَأَعْلَمَ النَّاسَ قَتْلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَدَعَا لِيَزِيدَ وَنَزَلَ خطبہ پڑہنی کو منبر پر قدم رکھا لوگون کو واقعہ شہادت امام
علیہ السلام سنایا یزید کی دعائے ترقی مانگی اوتر کی اپنی گھر کی راہ لی فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ
فَقَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ حَيَّةً فَرَأَتْ رَأْسَ الْحُسَيْنِ لَبَكَتْ عَلَيْهِ اور
ابن سائب کہتا ہے کہ وہ چلا گیا تو وہ میں پھر اندر ویکھ عمرو آیا کہا اگر فاطمہ زہرا
زندہ ہوتیں حسین اپنی فرزند کا سر دیکھتیں تو کس قدر روتیں اور سنتی
مزار پدر پر جا کی دوہائی دیتی ہوئی بیان کو تو جب یہ عمرو بن سعید فَقَالَ نَحْنُ
أَحَقُّ بِفَاطِمَةَ مِنْكَ أَبُوهَا عَمُّنَا وَزَوْجُهَا أَخُونَا وَابْنُهَا ابْنُنَا لَوْ كَانَتْ
حَيَّةً لَبَكَتْ عَيْنُهَا وَحَرَّتْ كَبِدُهَا عَلَيْهِ وَمَا لَامَتْ مَنْ قَتَلَهُ وَدَفَعَهُ
عَنْ نَفْسِهِ ابن سعید نے جواب دیا چپ رہ تو کیا چاہتا ہے ہمیں فاطمہ کی ساتھ تجھ سے زیادہ قرابت کا
رشتہ ہے اونکی والد ہمارے چچا ہیں اگر فاطمہ زندہ ہوتیں تو آنکھوں سے روتیں دل میں جلتیں ہمیں قتل

پینتیسویں مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

حسین سے کچھ ملامت نکرتے بلکہ اونکو الزام دیتے اوس شورش سے زیادہ ناراض ہوتے قالَ
شَهرُ بنُ حَوشَبٍ بَینَما اَنا عِندَ اُمِّ سَلَمَةَ اِذ دَخَلَت صارِخَةٌ تَصرُخُ وَ
قالَت قُتِلَ الحُسَینُ عَلَیهِ السَّلامُ ابن حوشب نقل کرتا ہے اوس وقت ام سلمہ کی پاس
میں بیٹھا تھا دفعۃً غوغای اہل شہر سے در و بام کو برہم دیکھا ایک خاتون سراسیمہ اور محسرہ و
اندر آئی بنائی شہادت امام حسین علیہ السلام کی زبان پر لائی کہا سعد نحس کے نواسا پیغمبر کا پیاسا
مارا گیا اور اولاد بتول عذرا میں کوئی بچہ تک جیتا نہ رہا قالَت اُمُّ سَلَمَةَ مَن فَعَلوها مَلَأَ
اللہُ قُبورَهُم ناراً روکی ام سلمہ نے کہا افسوس اشقیا نی آخر قتل کیا سبط مصطفی کو جسکا بھائی اپنہ
سے تھا اونکی قبرین بہرین آگ خدا بہری تو راستہ سے پیغمبر کی نسل قطع ہوئی فِی الاَمالی وَقالَ
المُفیدُ فَدَخَلَ بَعضُ مَوالی عَبدِ اللہِ بنِ جَعفَرِ بنِ اَبی طالِبٍ فَنَعَی اِلَیهِ ابنَیهِ
فَاستَرجَعَ شیخ مفید نی مقتل میں روایت کی ہے غلام عبد اللہ جعفر نی مولا کو خبر مصیبت کی آنکہ دیا
دو لو فرزند کربلا میں مارے گئی بدن پامال ہوئی سر بہی جدا ہوئی اونکی شورشیں [illegible]
پڑھی آیہ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیهِ راجِعونَ پہر فَقالَ اَبو السَّلاسِلِ مَولَی عَبدِ اللہِ
ما لَقِینا مِنَ الحُسَینِ بنِ عَلِیٍّ ابو السلاسل دوسرا غلام عبد اللہ زبان شکوہ کی بولا امام
علیہ السلام سے ہمکو یہ [illegible] ملا فَحَذَفَهُ عَبدُ اللہِ بنُ جَعفَرٍ بِنَعلِهِ ثُمَّ قالَ یا ابنَ
اللَّخناءِ اَلِلحُسَینِ تَقولُ هٰذا عبد اللہ نی غصہ میں آکی اپنا جوتا اوسکو پہینک مارا کہا ای
زادہ زنا خدمت میں امام حسین علیہ السلام کی یہ کہا تو نی منہ سے نکالا وَاللہِ لَو شَهِدتُهُ
لَاَحبَبتُ اَن لا اُفارِقَهُ حَتّی اُقتَلَ مَعَهُ بخدا قسم اگر میں وہاں روز عاشور کربلا میں
ہوتا رفاقت میں رہتا بہت خوشی تہی جو اپنی جان اوسکی ساتہ کہوتا وَاللہِ لَمّا یُسَخّی
بِنَفسی عَنهُما وَیُعَزّی عَنِ المُصابِ عَنهُما اَصیبا مَعَ اَخی وَابنِ عَمّی مُواسِیَینِ

خدا یار تو باد پس نقیبان را فرمود
تا لشکر را جمع کردند و در حضرت امام
بگشادند و سپاه را بدیشان
شاد کردند
هفتاد هزار سوار تسلیم
و هرچه توانی کردن بکن
واطمینان سپاه
فرستادند تا خبر بیاوردند
عادت بود که

عبادت خویش بیرون امده بود ناگاه مردی را دید بر شتری نشسته از راه بادیه می آید و بجانب کوفه
علیه وآله و یاد کردی بس روزی
السلام علیک یا ابن رسول الله صلی الله
بعد از ان رو بسوی کربلا کردی و گفتی
بیرون امدی و ساعتی بگشتندی
کی از مردم خود سوار شدی و از کوفه

پینتیسوین مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا

لَہٗ صَابِرِیْنَ مَعَہٗ کہا واسطے بڑی بات ہی جو اونکی ہمراہ میری دو نوپسر کام آئی ہیں
فدا ہوئی کو بار مصائب او ٹھائی بھائی اور ابن عم کی شریک غم ہی حق ادا کرنی پر اندوہ و بلا سہی اور صبر کی ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی جُلَسَائِہٖ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ عَلَیَّ مَصْرَعُ الْحُسَیْنِ اِنْ لَا اَکُنْ اٰسَیْتُ حُسَیْنًا بِیَدِیْ فَقَدْ اٰسَاہُ وَلَدَایَ
بعد ازان اپنی اصحاب سی متوجہ ہو کی بولی حمد خدا کی جسنی شہادت امام حسین علیہ السلام پر موجب عزا و ماتم گردانی اگرچہ میں اونکی ملازمت میں قاصر ہوا ہاتھ سی کچھ نہ بنا تو میری اولاد نی شرط وفا کو پورا جان سی ادا کیا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اَتٰی نَعْیُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ خَرَجَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ جَمَاعَۃٍ مِّنْ نِسَآئِہَا حَتّٰی اِنْتَہَتْ اِلٰی قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم
ابن جابر سی روایت کی ہی اونی کہا ہر گاہ سنانی شہادت امام حسین علیہ السلام کی مدینہ میں قاصد لایا اسماء دختر عقیل ابن ابی طالب ساتھ عورات بنی ہاشم کی روتی ہوئی نکلیں زار و نالان پرسا دینی کو روضہ رسول خدا ابن جنین فَلَاذَتْ بِہٖ وَشَہَقَتْ عِنْدَہٗ اونکی بالین قبر کھڑی ہو کی چلائیں اور ماتم کرکی واقعہ کربلا زبان پر لائیں یا نبی امۃ تمہاری اونکی جو راست اپنی اولاد پر دیکھو تمہارا نواسہ بہوکا پیاسا یزید نی مارا ہی ساتھ اقربا کی سرتن سی اوتارا ہی اہل حرم کو غارت کیا ہو ائین اسیر کر اندوہ دیا ثُمَّ الْتَفَتَتْ اِلَی الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَہِیَ تَقُوْلُ پھر مہاجرین و انصار کو کہا کہ تم ان اشعار کو سنا یا مَاذَا تَقُوْلُوْنَ اِنْ قَالَ النَّبِیُّ لَکُمْ یَوْمَ الْحِسَابِ وَصِدْقُ الْقَوْلِ مَسْمُوْعُ فَخَرَجَتْ اُمُّ لُقْمَانَ بِنْتُ عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حِیْنَ سَمِعَتْ نَعْیَ الْحُسَیْنِ حَاسِرَۃً وَّمَعَہَا اَخَوَاتُہَا اُمُّ ہَانِیٍ وَّاَسْمَآءُ وَرَمْلَۃُ وَ

بیسیویں مجلس ابن زیاد کا والی مدینہ کو نامہ لکھنا عورات بنی ہاشم کا صرف عزا میں بیٹھنا

زینبُ وَبَنَاتُ عَقِیلٍ تَبْکِی قَتْلَاهَا بِالطَّفِّ یہ سانحۂ غم افزا خبر شہادت گلگون قبا سنکی اُمِّ لقمان بنتِ عقیل گہر سی باہر نکلیں اونکی ساتھ کئی بہنیں اُمِّ ہانی اور اسماء و رملہ و زینب بناتِ عقیل کی روتی چلیں اپنی وارثونکا نام حسرت سی لیتیں ہای بھائی وای بیٹا رقت میں کہتیں نالہ وآہ سی وہڑا دہڑ پیٹتیں جیسا ابوت نوجوان کی تہی قافلہ اشکبار جاتا اوس سی زیادہ شیون کرتیں وَهِيَ تَقُولُ مَاذَا تَقُولُونَ اِنْ قَالَ النَّبِيُّ لَكُمْ مَاذَا فَعَلْتُمْ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ بِعِتْرَتِي وَبِاَهْلِي بَعْدَ مُفْتَقَدِي مِنْهُمْ اُسَارَىٰ وَقَتْلَىٰ ضُرِّجُوا بِدَمٍ کتابِ عین البکا میں یہ غم کا ماجرا لکہا ہی جو ملا علی نقی نے جزو دیوانی فارسی میں کہا ہی فاطمہ صغرا دختر سید الشہدا مدینہ میں باپ سی جدا رہتی تہی یاد پدر اور پسرین دن رات روتی ایک مدت گذری تہی اوس مرہنیہ نی جب سنا یا کی خبر کربلا ای ہی جلی شہر ساعت حال کو مسجد میں نبی کی ہجوم لائی ہی چادر جمعیت اونکی ارادہ کیا وہان جای بلکہ درد فراق کا علاج سلامتی اقربا کی نوید پائی امید وصال میں زیادہ تہی ناگاہ یہ خواتین معظمات واقعہ شور و شین سنکی اشکبار پہریں سانحۂ شہادت امام حسین علیہ السلام کی بتقریر شہیدی روتی لگیں ہمنام زہرا کو اندوہ جانگزا میں ہاتھ پدر کا دیا دلِ بیتاب کو اوسکی اور بہی مرنی پر آمادہ کیا اس حادثہ کی ساعت یتیم علیلہ نی گریبان پہاڑا سوگ میں عزیزونکی خاک اوڑائی صبر کا یارا نہ تہا عزای اقربا میں صف رقت اور الم بچہا زنانِ بنی ہاشم کی جمعیت فراہم آئی زبانِ حالِ پر اختلال سی بین جگر خراش کرتی درمیان تہی کہری اوٹہتی نالہ و فریاد کا دم بہرتی ہای بیری باپ کا غربت اور مظلومی سی مارا جانا داغ مرگِ اصحاب اور اقربا تن پر اوٹہانا وہ بہوک اور پیاس کی صدمات سہنا ایک لا تعداد لشکر کا دل پر ہزاروں آفات کا متحمل رہنا چہوٹی سی کرنی میں زخمونکا پہنا خنجر کی رگ گردن میں

چھبیسوین مجلس کوفہ سی اہلِ حرم کا شام کو جانا و زہ الصدرت کا امداد پر آنا

اُمِّ لیلیٰ مجنون وار محلِ شوق علی اکبر سی امید لگاتی کہ اوسکی جوانی کو اسد بچائی ہے ز بابِ نوحہ گر و بیتاب
گاہوارۂ علی اصغر کی پاس جاتی اور کہتی مرگ ناگہانی میری طفل پر نظر نہ لگائی زینبِ خاتون و اُمِّ
کلثوم جانِ برادر کی سلامتی منائین کہ پنجتن سی یہی مظلوم بچا ہی اوس بیکس کی امداد مین جد و کد
بلائین کہ ہر طرف سی ہجوم بلا ہی جب کوئی مرد اقربا گھر مین باہر سی آتا سب اہلبیت کا رنگ
سُرخ اور جاتا دوڑ کی فراہم ہوتی اور پوچھتی کہو کچھ معاملہ صلح ٹھہرا وہ روتا اور سناتا افسوس و
دریغ کہ عمرِ سعد کسی عذر فرزند پیغمبر کو نہین مانتا ہی ہماری قتلِ سادات سی خوشنودی یزید ابن
زیاد و حکومت رَی کا وسیلہ جانتا ہی وہ خواتین مایوس و ہراسان ہوتین غمگین و ناچار سینہ
کوٹکی روتین واہمہ و اضطراب ایسا ہوتا کہ دل دھڑکتا بدن کا خون گھٹتا جسوقت امام حسین
علیہ السلام خیمہ مین تشریف لاتی بانوانِ حرم کو سراسیمہ و مضطر دیکھ پاتی تسلی فرماتی اپنی بی بی کو
راہِ رضای خدا و صبر و توکل بتاتی خواہرونکو دلداری ابن صورتِ تحمل دکھاتی دختر کو پیار سی
چھاتی سی لگاتی پسر کی خبر بیماری داری منگاتی یہ نہین ہر رات ساری مخدرات بی چین و آرام رہ
تا کہ شب در روزِ عاشورا کو صدمات امام حسین علیہ السلام دیکھنی صبح سی و سہ دم رونا اور پیٹنا تہا
اپنی بھوک پیاس مین تڑپنا بچوں کا بلکنا تہا ادہا ای مسلم و عقیل کی شہیدون سی فارغ نہین ہوتی تہین
جو اولادِ جعفر کی لاشین اونہین سامنی آتی تہین ایک جوان بھائی کی الم سی فرصت نہوتی تہی
کہ بھتیجی کی مصیبتِ شہادت قضا دکہاتی تہی ایک صدمہ ناتم سی اونہی نہین پاتین کہ دوسری
فرزند کی پیکرِ صد پاش پر پچہاڑین کہاتین قاسم و عباس کی سنانی سی ابہی رقت کا شور کم نہوتا
کہ موت اور تشنہ دہانی علی اکبر و علی اصغر کا غم جان کہوتا ہر لحظہ مصیبت بی اندازہ تازہ سی
غش کرتین صدای اُقتُلُوا الحُسَین زبانِ شمر و عمر سے سنتین تو شدتِ اندوہ سی مرتین پہٹہ
ہر کی آنسو بہانی سی آنکہین سوجی تہین ہر دم سینہ کوٹنی پر چہاتیان نیلی تہین غلبۂ عطش سی

چھتیسوین مجلس کوفہ سی اہل حرم کا شام کو جانا اور دربار یزید ملعون کا آنا

دنیا ان سو کہی اور کہو د صدمۂ حزن و ملال مین تاب صبر و شکیبائی نا بود زخمی عزیز و نکو بی قرار

جو گل لگا یا ہی تو اونکا داغ حسرت ملا جا بجا بدن اور لباس مین لہو بھرا ہی فکر جان سی امام

حسین علیہ السلام کی ہوش و حواس رہی نہین تسلی و حمایت کو ایک مرد اقربا و محرم بہی

پاس بچا نہین اوس شدت گرمی مین شعلۂ آتش چار طرف خیام بھڑکا ہی قتل امام و تاراجی اسباب و

اپنی اسیری کا دلون مین دھڑکا ہی میدان کربلا کا ہر وحش و طیر تھرا تا جب اپنی بیکسی پائین رفت کو

پلٹ منہ پر پیٹتین شور بکا زمین سی آسمان پر جاتا ہر گاہ ایک دوسری کو بھائی بیٹی کا پرسا دیتین

آپسمین چرچا یون ہوتا ان کشتونکو بی غسل و کفن کون دفن کریگا بہلانی سی کوئی بچہ بہی نہ سوتا

کہ دیکہی اب اس دشت پر شمشیر و تیر سی کون مریگا ہر خیلہ پردہ دروازہ کو بیبیان لگی لوندیان

اوٹھا کی ناظر اِن میدان تہین دعا و مناجات مین سمت کعبہ و مدینہ و نجف رو کی محو نالہ و فغان

ناگاہ طبل و نقارہ فتح کی آواز آئی اور سپاہ ندای قَد قُتِلَ الحُسَین سی چلائی یعنی امام حسین

علیہ السلام پیاسی مارے گئے اور نام و نشان خیر الانام پیغمبر کی نواسی بیدم ہوئی سر خونچکان

سید الشہدا نیزی پر چڑہایا لاش کی اسلحہ و لباس لوٹنی کو دست جور بڑہایا اوس وقت حرم سرا میں

دھرا دھڑ کیا ماتم عام ہوا نزدیک تھا کہ زمین پھٹی آسمان گری ایسا کہرام ہوا پردہ ناموس کا

پاس رہا وہ دختر زہرا علیہا السلام زینب کبری بقرار بال بکہرائی سر کہولی پڑی وا محمداہ

وا علیاہ و وا حسناہ و وا حسیناہ کہتی جانب مقتل چلتین لاکن اون مستورات نی اپنی بس

قدم تحمل محنت مین جا با عاجز ہوکی پردہ توڑا جب تاراج کو لشکر آیا اور خیمہ جلا یا زیور و پارچہ

زبردستی اعدا نی لوٹا برقع و نقاب و چادر اوڑہنی جامہ بدن نہ چھوڑا ضرب تازیانی سے

بعضی اشقیا نی دختران بتول کو مارا کان چیری جو بتدا فاطمہ و سکینہ و ام کلثوم کا او تارا

خوفسی لی بی محابت اور پناہ مین لوگوں کی پہنچتی وہ بہی جتا و ظالم سی اہل کوفہ کی نہ پہنچتی بسیجاوہ

چھتیسوین مجلس کوفہ سی اہلحرم کا شام کو جانا امداد پر درۃ الصدف کا آنا

مان بہن کی روبرو باوجود بیماری زمین پر گرایا؛ ارادۂ قتل کیا؛ جو سب نے گھیر لیا تو زنجیر و طوق
آہن پہنایا؛ عداوت شمر نی خواتین معظّمات کو انواع درد پہ کڑہایا؛ عزیزوں کی جسم خاک و خون
آلودہ سی جبر و اکراہ مین چھڑایا؛ سب لاشونکی سر مادر و خواہر کو دکہا کی جدا کئی؛ بدن صد چاک
دہوپ میں جلانی کو کپڑی اوتار لئی؛ عمر سعد نی اولاد نبی کو مانند کفار بعد از غارت کی قیدی
اسیر بنایا؛ ابن زیاد نی شام تک ہر شہر مین ذلت دینی کو بصورت خواری و تشہیر پھرایا ای
حاضران بزم عزا و مستمعان حدیث نالہ دیکہو دنیا کا دستور لوازم سفر مین دیکہا ہی اور نزدیک و
دور جانیوالون سی یہ نہین سنا ہی کہ تحفہ لباس پوشاک پہلی کو قالین و نمد زمین پر فرش
بستر کرنیکو جنس آذوقہ ساتہ لیجانیکو ظروف ہر قسم طعام خورش پکانیکو توشۂ زاد و راہ
دستر خوان مین کہانیکو مطہرۂ آب سرد پیاس بجہانیکو جوراکی و اصلی محمل و عماری پردہ کی
سواری آتی جاتی نظر بیگانہ سی حرمت کی پاسداری منزل مین اوترکی سایہ لی خیام احتشام کا
کرنا عزیزان محترم و خدام قدیم کا حفاظت مین رہنا چین سی کہانا پینا سونا دن رات مین کوئی
دکہ ناموس کو نہ ہونا جیسی کہ اہلبیت اپنی گہر سی اسباب راحت مین کربلا تک آئی تہی فرزند گوار
واقربا و قافلہ سالار شہدا کی ساتہ روز عاشور سی پہلی آرام پائی تہی لاکن مصیبت وابتلای
اندوہ و بلا جب کوفہ سی شام کو عترت خیر الوری قید مین چلی تو ہر وادی مین بی سامانی کیسی
پی در پی ملی حسرت و رقت کی جاہی آفت و محنت کا سامنا ہی لشکر ابن زیاد جس مقام پر
اوترا اپنا خیمہ او خرگاہ فوراً برپا کرتا ہر ایک شقی سایہ مین آسایش کی جستا؛ نہا دہونکی جامہ
آرایش بدلتا خوشگوار پانی سی عشرت پیالہ رنگا رنگ مائدہ لذت کہاتا؛ ایسمین مستی فتح و ظفر
نیہ بیکی خوشی مناتی اولاد نبی آل علی علیہم السلام کی اہانت زبان پر لاتی ساز طرب اور کا صدا
سجاتی ایذای مقربان سبحانی کی رسم بڑہاتی داد بیداد و اگر بنا کہ حریم محترم رسول ول ملول تھکے

چھتیسویں مجلس کوفہ سے اہل حرم کا شام کو جانا درة الصدف کا امداد پر آنا

ماتند اسیران کفار مقیم ہوتی فرزندان بتول چھوٹی یتیم بچے جنکو بھوک پیاس میں تسلی دیکی علیحدہ بیٹھ
آہستہ روتی نہ کوئی بستر بلکہ ٹوٹا بوریا جو زمین پر دہ بچھائیں نہ پرانا دیرہ کہ اوسکی چھاؤں میں
دھوپ سے راحت پائیں نہ ایک آبخورہ و کوزہ جس میں پانی پئیں نہ کچھ میسر جو آتش و نان پکا کی
سد رمق کریں فرق پہ چادر و برقع نہیں جو نامحرموں سے منہہ اپنا چھپائیں قنات و سرا پردہ جنکا تھا
کہ آیندہ و روندہ کی نظر سے پردہ بنائیں خواتین مکرم کپڑی سیلی پھٹی ہوئی بدن میں پہنی تھیں ناداری کی
سبب ناچار بیبیاں و کنیزیں خاک بیابان چہرہ پہ ملی تھیں سر کی بال غبار صحرا و بیابان سے بھرے
رخساروں پر ڈالی رہ چاندسے عارضوں کی اطراف میں داغ طمانچوں کی نیلگون نالی کسی کی
آنکھیں اعدائی زدوں سے کھینچی تو گوشت کان کا پھٹا ہوا لہو جو بہا تو گردن اور شانہ پر پھیلا کسی کی
جما ہوا کسی کی پشت پر ظالم نی تازیانہ جفا مارا تو نشان بناہی کالا گوشت سوجا ابھی تک
درد موجود صدمہ نہیں بھولا نہ رات کی اوڑھنی کو لحاف و رضائی جو دفع سردی کریں نہ دن کو
سائبان کہ آفتاب کی تپش میں اذیت کا بچاؤ رہی کثرت سے رسن بستگی کی دست و سینہ و پیشانی
میں ورم اور نیلی ہوئی تھی شدت بکا و غم اقربا پر اشک بہانے سے کالا سیاہ آنکھوں میں
حلقی پڑی تھی پامالی کا سر پہ افسردہ زانوئی الم پہ گردن جھکائی نالان ایک دوسری کی بھی
شناسائی پریشان نہیں تھی تا دامن ہرگاہ ادہر اودہر دیکھتی پھرتی تو نگہبان روسیاہ انکو گھرکی
تازیانوں سے دھمکاتی رہتی تھی بی رحم سفاک کا کانی بکریوں کا غول رسی میں بندہا باہم جوان
بے بس رہتا بھی بھوک پیاس میں آب و علف نہیں دیتا پلانی پر مارتا خدا سے نہیں ڈرتا بیبیاں
یتیموں کو یونہیں ہر منزل میں گوشۂ محنت کا مقام قرار دیا کہ جائی بلند و پست میں خاک پر نشست
اور قیام سے بدن چھلنا اطفال جس دم بھوکی روتی تو بہلاتی اپنی آغوش میں دلاسا دیکی بٹھاتی
ہر دم حلقۂ ماتم باندھی ناچار و حزین شکر خدا کو بجا لاتی شہادت امام حسین علیہ السلام

چھبیسویں مجلس مرثیہ عربی و کوفہ سی اہل حرم کا شام کو جانا

اقربا کی ذکر مصیبت مین جاگتی اور سوتی ہ دہزات غلبۂ اندوہ سی اشک حسرت رواں ہے
خوف اعدا مین چپکی چپکی مشغول نالہ و فغان ہی عیال مظلوم کربلا کا حال پر اختلال
شرح مقال سی گذرا ہی کہ سپاہ ضلال نی کوئی درجۂ خواری و زاری اونکی حق مین اوٹھا نہین
رکھا ہی کیون ای اہل ولا روا ہی کہ ہماری تمہاری مولا کا کنبہ ایسا مبتلای آزار ہو دست
جفای اہل کوفہ و شام سی تشہیر کوچہ و بازار ہو ہر چند زمانی مین بہت خاندان پر مصیبت
تباہی کی آئی ہین لاکن اس قدر صدمات کسی بشر نی کا ہیکو اوٹھائی ہین حق ہے یا عین
لا لمرابع فیہا مدامع أودت بساکنہا ید الایام ای چشم ہرگز نہ رو نا سکانات کی
ویرانی اور خانی سی کہ اونکی باشندونکو زمانہ نی تلف اور نیست کیا مقام عالی ہے
سحّی الدموع علی الحسین وحاذری ان یستزلک الْسن اللوام لاکن
امام حسین علیہ السلام پر اپنی سر شک بہانا اور جو ملامت کرنیوالی ہین انکی تو باز نہ آنا
شیب الترب معفرا وابکی علی النحر الخضیب الدامی اوس بزرگ پر
کہ مجروح زین سی گرا رخسار و زمین خاک بھری اور اوس گردن پر مصروف بکا ہو کہ خنجر سی
اپنی لہو سی لال ہی وابکی علی مصارع فتیۃ علویۃ شربوا علی ظماء
کؤس حمام فلکا مجرا نان علی کی یاد مین شور و شین برپا کہ اون پیاسون نی شدت عطش مین
جام شہادت پیا وابکی عزیزات الحسین حواسرا یسترن اوجہہن
بالاکمام عورات عزیز امام حسین علیہ السلام کی ذکر مین گریان ہو کہ وہ جب اسیری مین
جاتین کہلی سر بی مقنعہ سنہ کو آستین پیراہن سی ناچار چہپاتین وابکی لزین العابدین
متقیدا فی الاسر یشکو کربۃ الاسقام اشکبار ہو مظلومی اور غریبی سی زین العابدین
بیمار کی جو اسیر مین زحمت قید سی شکوہ فرماتا نعرہ مارکی وابکی لرأس السبط یشہر فی

چھتیسویں[۳۶] مجلس شام کی راہ میں دیر نصرانی کا ماجرا

اَلْقِنَاءِ كَالسَّدِيرِ يَجْأَوا حَنَادِسَ الْأَظْلَامِ روتی ہیں زاری مچا واسطی سر فسنه زند

تیر انوری کی جو شال بندر اندھیری میں چھپتا دربدر پھرتا اور نیزہ جفا کی دشمنان امام عراق سے

شام تک جس قریہ و شہر میں جاتی نقارہ بجاتی سرہای شہدا ساتھ اسیروں کی ہمراہ و

فرودگاہ میں لا کی ایک جانب عترت طاہرہ کو منزل انواع جفا اوتارتی اونکی برابر بھالے

گاڑتی جنکی نوک پر سر ہوتی اور هٰذَا رُؤُوسُ مَنْ خَرَجُوا پکارتی قافلہ غارت زدہ کی خرد و

بزرگ زمین پر بیٹھتی حسرت سی چار طرف نگران رہتی سامان تباہی پر زمان قید میں تنگ

ہوتی بی اختیار سبکی آنسو بہتی آہستہ روتی ساری لوگ اعدا کی سو دالاتی بچاتی میوہ کہاتی

پر سینہ دیکھتی اطفال بھی آرزو میں ورکی چپ ہو جاتی ہر روز ایسا ہی اسباب آزار مہیا تھا راوی

یہ قصہ لکھتی جلد انگار ساتھ رہا مروی فی دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَآمالِ ایضاً انه لما قتل

الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاحْتُزَّ رَأْسُهُ وَبُعِثَ بِرَأْسِهِ إِلَى يَزِيدَ كَمَا يُقَالُ

امالی میں اپنی سند سی لکھا ہی کہ جب امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا اور سر نیزہ پر چڑھا کی

یزید کو بھیجا ہی فَنَزَلُوا فِي أَوَّلِ مَرْحَلَةٍ يَشْرَبُونَ النَّبِيذَ وَيَتَحَيَّوْنَ بِالرَّأْسِ

فَبَيْنَهُمْ پہلی منزل میں ظالمان بی دیا اسیران آل نبی کو لیجا کی اوتری اور سر شہدا کی

اطراف میں سامان عشرت سی شراب ناب پینی کو بیٹھی فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ كَفٌّ مِنَ

الْحَائِطِ وَمَعَهَا قَلَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَكَتَبَتْ سَطْرًا بِالدَّمِ ناگاہ ایک ہاتھ اندر سی دیوار کی

باہر نکلا کہ اوسمیں لوہیکا قلم دکھائی دیا لہو سی ان اشعار کو صفحۂ بیت پر لکھا اور پھر مضمون حسرت

جفا کی نظروں سی غایب ہو گیا أَتَرْجُو أُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا شَفَاعَةَ جَدِّهِ يَوْمَ الْحِسَابِ

یعنی جس گروہ ظالم نی حسین علیہ السلام کو مارا پھر اونکی سر و اطہر کو تشہیر کرتی ہیں وہ لوگ

روز قیامت میں اونکی نانا سی امید شفاعت رکھتی ہیں قَالَ فَهَرَبُوا وَتَرَكُوا الرَّأْسَ ثُمَّ

چھتیسوین مجلس شام کی راہ مین دیر نصرانی کا ماجرا

رجعوا وہ ملاعین اس معجزہ سے خوف مین گہبرائے سر کو وہان چہوڑ کے فرار ہوے اور ایک دیر مین پہرائے روی النطنزی فی الخصائص لما جاؤا براس الحسین علیہ السلام و نزلوا منزلا یقال لہ قنسرین کتاب خصائص مین نطنزی نے یہ روایت کی ہے جب سپاہ گمراہ سر امام حسین علیہ السلام لیکے چلی ہے ایک منزل میں ایک دیر نصرانی کے جا کہولی وہ مقام قنسرین تھا اوسمین کرامت تازہ دیکہی اطلع راہب عن صومعتہ الی الراس فرای نورا ساطعا یخرج من فیہ ویصعد الی السماء وہانکا راہب عیسائی اپنی صومعہ سے باہر نکلا تو مشعشعہ نور وہان سے ظاہر ہوا امام کے چہرہ سے دیکہا آسمان کو جاتا نظر آتا مشاہدہ قدرت مین وہ عجب لاتا فاتاہم بعشرۃ الاف درہم واخذ الراس وادخلہ صومعتہ راہب نے دس ہزار درہم دیکے سر اوس سرور کا مانگ لیا اور اپنی معبد مین لیجا کے بڑی توقیر سے قبلہ بنایا فسمع صوتا ولم یرا شخصا قال طوبی لک وطوبی لمن عرف حرمتہ ناگاہ آواز ہاتف کو سنا کہ گوینده نظر نہ آیا جو وہ کہتا تھا خوش بخت طوبیٰ وجنت کو تو پائے گا اور جو اس قتیل کی حرمت کرے بہشت مین جائے گا فرفع الراہب راسہ وقال یا رب بحق عیسیٰ تامر ہذا الراس بالتکلم معی راہب نے سر اپنا اوٹہا کے دعا مانگی اے خدا حق عیسیٰ کا اس سر کو حکم دے کہ قدرت کلام دے تا زبان معجز بیان کہولے جسکی ہے سرگذشت مین ہمسخن ہو فتکلم الراس وقال یا راہب ای شیء ترید قال من انت وہان کرامت ظاہر ہوئی فرمایا اے مرد خدا تو کیا چاہتا ہے جوحق کی تجلی اپنا نام و نسب بتا و تم کون ہو اور ماجرا کیا ہے قال انا ابن محمد ن المصطفیٰ وانا ابن علی المرتضیٰ ارشاد کیا مین محمد مصطفیٰ نبی آخر الزمان ہون میں دلبند علی مرتضیٰ وصی رسول شاہ مردان ہون

چھتیسویں مجلس شام کی راہ میں دیر نصرانی کا ماجرا

اَنَا ابْنُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَاَنَا الْمَقْتُولُ بِكَرْبَلَا میں زادہ خیر النسا فاطمہ زہرا ہون
جو دستِ جفای اُمّت سے دشتِ کربلا میں مارا گیا ہون اَنَا الْمَظْلُوْمُ اَنَا الْعَطْشَانُ
وَسَكَتَ و اہلِ بیعتِ یزید کی مجھپر ستم گذرا مظلوم ہوا وقتِ ذبح پیاسا رہا پانی کو
ترسا جب ساری حقیقت سنا چکا بعد ازان وہ سر چپ ہو رہا نہ بولا فَوَضَعَ الرَّاهِبُ
وَجْهَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ لَا اَرْفَعُ وَجْهِيْ عَنْ وَجْهِكَ حَتّٰى تَقُوْلَ اَنَا
شَفِيْعُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اوس وقت راہب نے روکے اپنا منہ لبہای خشک پر دہرا
عرض کی یا مولا میں ہرگز اپنا چہرہ تیری روے تابناک سے نہ اوٹھاونگا تاکہ عنایت سے نہ فرماؤ
کہ روز قیامت میری شفیع رہو فَتَكَلَّمَ الرَّاْسُ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى دِيْنِ جَدِّيْ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ پس دو بارہ اوس حجتِ خدا نے ارشاد کیا اگر نجاتِ آخرت چاہتا
تو میری نانا کا دین قبول کر اسمین تیرا بھلا ہی فَقَالَ الرَّاهِبُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَبِلَ لَهُ الشَّفَاعَةَ نصرانی کلمہ شہادتین پڑہکے
مسلمان ہوا سرِ پسرِ پیغمبر نے اوسکی آمرزش کا اقرار کیا فَلَمَّا اَصْبَحُوْا اَخَذُوْا مِنْهُ
الرَّاْسَ وَالدَّرَاهِمَ ساری رات وہ عابد مصیبت مولا میں مشغول رہا ہوا جب صبح ہوئی
اور چشم ترکی سیر تک سے عارض دہوتا پہرا جسکو وہ ظالم قہر و جبر سے آئی سرکو ساتھہ درہم
لی پیشتر قدم بڑہائی فَلَمَّا بَلَغُوا الْوَادِيَ نَظَرُوا الدَّرَاهِمَ قَدْ صَارَتْ حِجَارَةً
جب وادی میں آگئی جاکی اوتری درہم کھولکی دیکھی تو درہم ہوئی نشامتِ اعمال سے وہ ریزہ
سفال تہی ندامت زدہ قرین حسرت و ملال رہی مَرْوِيٌّ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّهُمْ
لَمَّا قَرُبُوْا مِنْ دِمَشْقَ كَتَبُوْا اِلٰى صَاحِبِهَا اور بعض کتابون میں مسطور ہی کہ
کہ ہرگاہ قوم روسیاہ نے یونہین راستہ کاٹا تہا یہانتک کہ جب اپنی راہ دمشق قریب دیکھا

چھبیسویں مجلس اہل حرم کا بعلبک سے گذرنا درۃ الصدف کا خروج کرنا

تو اوسکے حاکم کو ابنِ زیادِ ظفر کا نامہ لکھا فَاُمِرَتْ بِالرَّایَاتِ فَنُشِرَتْ وَخَرَجَ الصِّبْیَانُ
یَتَلَقَّوْنَهُمْ عَلٰی نَحْوٍ مِنْ سِتَّةِ اَمْیَالٍ اوس دشمنِ خدا و رسول نے شادی کی در و بام کو
آرایش کروا پرچمِ نشاط کھولکے ناچنے گانے سامنے ایکجا خلق نے نہادہو کے وسمہ لگایا مہندی ملی
لباسِ فاخر پہنے اطفال کو بھی اچھی پوشاک و زیور سے زینت دی عوراتِ بے ناموس نے
جامۂ رسوائی میں سر و بر سنوار ابناز و ادای ساز و سرور کو پردۂ حیا سے باہر نکالا فوج فوج
طبل و بوق بجاتے خوشی مناتے آگے بڑھے استقبالِ اسیرانِ عترتِ طاہرہ اور سرہای مقدسہ کو
چھ میل تک جا کے ٹھہرے جب لشکرِ ستم اہلِ حرم کو خواری و زاری سے مقدمۃ الجیش لایا اور کٹی
سروں کو خاک و خون میں بھرا نیزوں پر چڑھا یا عجب حال دیکھا کہ شورِ تہنیت نالہ و ابتہال تھا
بانوانِ حرم بے چادر شتر بے پوشش سوار چھوٹے بچے آغوش میں لیے پراگندہ و آستینوں سے منہ
چھپائے اشکبار کنیز و بی بی میں تباہی سے امتیاز نہیں کوئی وارث اور سامانِ آرام سفر ہمراہ
خواتینِ حجاز نہیں سب رانڈوں کا ایک محرم اور سرپرست وہ بھی مقید و رنجور بیمار
قافلہ میں جو دیکھا تو غارتِ ایام سے درد و بلا و اندوہ کا دفتر ہی اُمِّ کلثوم نے ازدحامِ بلا کی
اخلاص سے رو دیا قریب جانے والی کو بلا کے پوچھا اس قریہ کا نام کیا ہے کہا بعلبک
مشہور ہے اور حاکم یہاں کا تابعِ یزید جان و مال سے ایمان تک سے ہے فَقَالَتْ اُمُّ
کُلْثُوْمٍ اَبَادَ اللّٰهُ خَضْرَائَكُمْ وَسَلَّطَ عَلَیْکُمْ مَنْ یَقْتُلُکُمْ اوس مظلومہ نے ہاتھ
دستِ مناجات اوٹھائے یہ کلمات نفرین کی ارشاد فرمائے خدا تمہاری آبادی کو ویران
جماعت کو ہلاک اور پریشان گھروں کو سرنگوں کرے اور ایسے جبار کو مسلط کرے کہ تیغ بیدریغ
تلے سب خرد و بزرگ کا خون دھرے ثُمَّ بَکٰی عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَالَ
دفورِ مصیبت کو دیکھکر سیدالساجدین پر غلبۂ رقت ہوا بادلِ پر سوز و چشمِ اشکبار آپ نے

چھتیسویں مجلس حسرم کا قریب حلب کے زنادرۃ الصدف کا خروج کرنا

معمول رہا ہر سال عرائض نیاز کی ارسال میں کبھی فرق نہ پڑا فَلَمَّا بَلَغَهُ سَمُّ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَثَّلَ قَبْرَهُ فِي دَارِهِ وَحَلَّاهُ بِالدِّيبَاجِ وَالْحَرِيرِ وَشَبَّهَهُ بِقَبْرِهِ وَكَانَ يَبْكِي عَلَيْهِ صَبَاحًا وَمَسَاءً جسوقت خبر زہر نوشی امام حسن علیہ السلام کی پائی شبیہ تربتِ مقدسہ نامی امام کی گھر میں بنائی چادر حریر و دیباج اوڑھائی تھی دن رات وہاں بیٹھ کی روتا غمگین و ملول جاگتا اور سوتا فَلَمَّا بَلَغَهُ قَتْلُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَمْلُ رَأْسِهِ مِنْ كَرْبَلَا وَأَنْهَا دِمَ عَلَيْهِ لاکن جب شہادت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ سنا که سر کا انکی کربلا سی کوفہ میں پہنچا اب حلب کو وہ آتا ہے روبروی یزید جاتا ہے أَقْبَلَ فِي فَوْرَتِهِ وَسَوْرَتِهِ وَسَرْطَلَتِهِ حَتَّى دَخَلَ إِلَى مَنْزِلِهِ گھبراتا ہوا غلبۂ ملال میں لرزتا ڈرتا گھر چلا با دیدۂ پرنم نالہ و فریاد میں مبتلا داخل ہوا فَاسْتَقْبَلَتْهُ ابْنَتُهُ دُرَّةُ الصَّدَفِ وَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَتِ مَا لَكَ تَبْكِي مِنْ عِدَّةٍ فَلَا أَبْكَى اللهُ الدَّهْرَ وَلَا نَالَكَ الْقَهْرُ اوسکی دختر نیک اختر درۃ الصدف نے پدر کا استقبال کیا باپکو آنسو بہاتی جو دیکھا تو ماجرا پوچھا خدا تمکو آفت زمانی میں شر دلائی اور ہلاکت کی امر مخالف سامنی نہ آئی جوش رقت کا سبب کیا ہی کونسا دکھ آپکی رو رہی دیا ہی آہ و نالہ میں درد کی تاثیر ہی چہرہ اداس لب پر حسرت کی تقریر ہی چاک گریبان ہی دل و جگر شق ہوتا خاک جو سر میں ڈالی ہی غبار اندوہ میری ہوش کھوتا قَالَ فَبَكَى فِي وَجْهِهَا وَأَنْشَأَ يَقُولُ عبید اللہ روبروی دختر اوسکی بیتاب ہو کی چلایا اشعار تضمین کو شدت گریہ و فغان میں سنایا حَلَّ الْعَزَا وَفَاضَتْ عَيْنَانِ وَهَمُوا بِالْحَرْقَةِ الْأَحْزَانِ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بِكَرْبَلَا وَتَفَرَّقُوا حَرَمُ النَّبِيِّ فِي سَائِرِ الْبُلْدَانِ عزا و ماتم کا دن آیا دونو آنکھوں نی دریای سرشک بہایا سوز الم نی تیری باپکو جلایا جسمیں غم و اندوہ

چھتیسویں مجلس المحرم کا علیحدہ کذرنا دُرۃ الصدف کا خروج کرنا

شہابا یا صد حیف کہ مولا میری حسین علیہ السلام کو دشت کربلا مین مارا ساری عزیزو
اقربا کا سرتن سی اوتارا حرم نبی کو لوٹا اونٹ کی پالان پر چڑہایا ہی بنات رسول کو
ہر شہر مین بی پردہ دربدر پہرایا ہی مَمْنُوعٌ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ بِكَرْبَلَا اَهْلُ
النِّفَاقِ وَعُصْبَةُ الشَّيْطَانِ سَلَبُوا عِمَامَتَهُ وَنَزَعَ قَمِيصَهُ وَالرَّأْسُ
مِنْهُ فَوْقَ حَدِّ سِنَانٍ افسوس کہ زمرہ شیطان واہل نفاق نی پانی نہین دیا دریا
فرات پر کربلا مین پیاسا ذبح کیا عمامہ و پیراہن لاش صد پاش سی اوتار لیا و بعد
جنازہ بہریان بی گور و کفن چہوڑ دیا نوک نیزہ پر سر لیی پہرتی ہین خواہر و دختر کو ایذا
جان اوٹہاتی ہین فَقَالَتْ لَهُ يَا اَبَتَاهُ اَطِيبُ نَفْسًا لِلْحَيَاةِ بَعْدَ قَتْلِ
الْهُدَاةِ بیٹی نی کہا ای بابا اس حادثہ کی بعد جینا کو اکر بہایا او شہادت امام علیہ
السلام سی کیونکر دلکو چین ہیگا وَاللّٰهِ لَاَهُبَنَّ لِلْحُسَيْنِ مُرْتَجِي وَلَاُخْرِجَنَّ فِي اِزَالَةِ
وَبَنَاتِ عَمِّي وَلَاُلْفِيَنَّ بِهَا الْجَمْعَ وَلَاُخْذِنَّ النِّسْوَانَ قسم خدا کی حمایت امام
حسین علیہ السلام پر جان دونگی اور اپنی پہوپہیون اور بنات عم کی ساتہہ خروج کرونگی
خدا کی مدد مین اعداسی لڑونگی صف باندہونگی سبب اہلبیت سید الشہدا کو جمع کرونگی فَنَاخُذُ
رَاْسَ سَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُمْ وَنَدْفِنُهُ فِي دَارِنَا فَنَكُونُ نَسَخَ
وَنَشُمُّ بِهِ وَيَكُونُ عِنْدَنَا فِي الدَّارِ نَفْتَخِرُ بِهِ مَا بَقِيَ مِنْ اَعْمَارِنَا لِاَنَّ سَاقَتَهَا
الْاَفْقَادُ اپنی مولا و سید شہدا کا سر انور اون سی لاونگی صحن خانہ میت مین گاڑونگی
مزار بناونگی تا وقت کو ہماری واسطی اسباب نالہ و فریاد و شیون ہو اور سونگہون تو
خاک تربت شب و روز غالیہ جان و تن ہو زندگی بہر فخر و مباہات کرون جو نہ صرف
ہماری گہر مین رہی اگر قضا و قدر یاور ہو جای تو سر اشقیا و مین بڑی نعالی

چھتیسوین مجلس المحرم کا حلب سے گذرنا درۃ الصدف کا خروج کرنا

لها یا بنیۃ بل هلکنا ورب الکعبۃ فقالت واللہ لا بدلی منہم ویقضی اللہ ما هو قاض عبید اللہ نی سنکی جواب دیا ای بیٹا اگر ایسا ارادہ کیا تو ساری قوم اور قبیلہ کا مرنا وتباہی کو معمول لیا درۃ الصدف نی کہا مجھی نہین پرواہ جو انصیب مینی او سپہری لڑایا قال وخرجت درۃ الصدف تنادی فی طرقا حلب وازقتہا راوی کہتا درۃ الصدف بیت الحزن سی فریاد کرتی باہر نکلی ہر ایک راہ وگلی مین حلب کی کہڑی ہوی دہائی دیتی پہرتی وهی تنادی یالثارات الحسین بن علی بن ابی طالب یا قوم لا صلوۃ ولا صوم لمن یتقعد عن ثار الحسین واثاراہ واحسناہ واحسیناہ آواز جانگداز سی چلاتی ای طالبان خون امام حسین علیہ السلام قدم بڑہاو فرزند فاطمہ زہرا دشت کربلا مین بہوکا پیاسا مارا گیا اوسکی واسطی لہو بہاو اقیموا نماز وروزہ قبول نہین جو سبط رسول کی انتقام سی منہ موڑی شفاعت پیغمبر سی محروم رہیگا جو حمایت اہلبیت مین میرا ساتہ چہوڑی قال ثم انہا کشفت عن وجہہا الضیٔ وجرت عن ذوائبہا ولطمت خدہا وجعلت تقول بعد ازان فرط غم سی چہرہ تابان کی نقاب اوٹہائی بال سر کی نوچی اور گریبان صورت ماتم بنا تی پہر وسینہ ہاتہون سی پیٹ کی سینہ بطانچی ماری پہر شہ پہنی کو زیور اراستہ سوگ مین اوتاری اترجو وقد قتلوا نبیا واکرم من مشا فوق الثرای قتلہم البنین وما رعیتم نبی اللہ فی خیر الشباب آیا وہ ظالمین جنہون نی حسین علیہ السلام اشرف نجبا کو شہید کیا امید شفاعت رکہتی ہین ایسا مکرم سردار جوانان جنت سید اولاد رسالت سب بہتر جو زمین پر چلتی ہین حسین کا بی جرم وخطا گلا کاٹا حرمت نبی کا پاس نرکہا اوسکی برگزیدہ پیاری کا لہو بہایا عورات واطفال پر کچہ رحم نہ کیا یا قوم ان درۃ الصدف

چھتیسویں مجلس الحرم کا حلب سے گذرنا و درۃ الصدف کا خروج کرنا

فرزند فاطمہ زہرا کی غمسی گریان رہو قال فلما سمعت درۃ الصدف ذلک من کلامہا بکت وبکوا اترابہا وقامت وقالت قوموا بارک اللہ فیکم وبادروا الی اللئام وہا انا ضامنۃ منکم العیاۃ جب یہ مرثیہ جانسوز کلام دختر بتول کو سنا رو دیا اور ساری بنات ہمراہی نی درۃ الصدف کی شیون کیا پس فسطرط قاق سی کہڑی ہوئی بیٹی عبید اللہ کی بولی اوٹہو جلدی چلو اعدای لئیم کیطرف چلو خدا تمہارا ناصر و یاور ہو میں ضامن ہوں کہ تمکو صدمہ ہلاک اور آسیب جان نہ پہنچی گا سلامتی سی حملہ کرو فقالوا لہا اصبری حتی یقربوا منا وننظر فی القوم لنکون ملقاتاہم علی خبرۃ ومع ذلک فما انت الا انسیۃ الرای بصیرۃ بعظائم الامور وہا نحن سامعین قولک طائعین امرک رفقانی جواب دیا تہوڑی دیر ٹہرو کہ وہ لوگ ہماری قریب آئیں قوم گمراہ کی جمعیت دیکہیں خبر تحقیق پائیں تا ہم بھی تو عاقل اور تجربہ کار و دانا ہی جو امر کری طاعت و فرمان برداری میں ہمکو بجا لانا ہی فقالت نعم ما اشرتم بہ وباللہ المستعان علی الاعداء درۃ الصدف نی کہا اچہا مشورہ ہی تمہارا مدد اپنی دشمنوں پر ظفر دی خدا قال فلما قربوا القوم منہم وطلعت المشاعل ولاحت لہم الروس علی اطراف الرماح فملأت درۃ الصدف شیئہا راوی کا بیان ہی جب لشکر شوم اونسی نزدیک ہوا مشعل کی روشنی سی سایان کا سنان نیزون پر سرہای شہدا کو خاک و خون میں الودہ دیکہا درۃ الصدف نی غور کی تو الحرم کا عجب حال نظر پڑا چہوٹی بڑی لبابِ سندس پہنی کسی کی سر پر امتحمہی نہین عورات بچکو اغوش میں لیے کجاوہ بی پوشش پر سوار ہین زنان اصحاب ہمراہ بانوان امام و فقیان راہِ بلا اشکبار ہین اونکو چارون طرف سوار و نکا پرا گہیری ہوی قافلہ راندوں کا مجروح نشان

۳۶

چھتیسوین مجلس المحرم کا حلب کے گذرنا دُرۃ الصدف کا خروج کرنا

سر جھکائی بال بکھیری علیِ مرتضیٰ علیہ السلام کی مستورات فاطمۂ زہرا کی بنات رسول کی نواسیان
حسین کی زوجات مُوردِ آفات تھین جہان کی شہزادیان اسیر ہوسنان کی بہو بیٹیان
مانندِ اسیرانِ زنگبار و فرنگ قید مین گرفتار بلکہ غلام و کنیز سی بدتر مبتلای صدمات تھین
بچّہ کی سونی کو جای آرام نہین اونٹ کی جہاز پر سوار کہانی پینی کو سامان ظروف نتہی بھوک
پیاس مین فگار بگاپوی لشکر سی خاک بیابان راہ مین جو اُڑتی وہ بسبب بی پردگی چہرئہ
بانوانِ حرم کی پڑتی ادہمین ایک جوانِ رنجورِ نالان نظر آیا کہ طوق و زنجیر مین گرانبار
فرط اندوہ سی روتا تھا سر برہنہ ویرہین ردا نہین عریان ہی بظاہر وہی حالِ عمرا و سیر
کاروان ہی بہ کِل مُرقّع پریشان سب کی حالت تباہ بیکسی مین لب پر شورِ نالہ واہ کبھی کی منہ پر
طمانچی لگی داغ نیلی آشکار بعض کی مجروح کانون سی گلی مین لہو ہموار کوئی لڑکی ہر دم آہ لی
کبھی تہتی دلِ حزین سی بھائی چچا کی یاد مین نوحہ پڑھتی سبکو نام وار لوگا وردِ زبان تھا
شہداید مصیبت سی جینا و بال جہان تھا کٹی سر اپنی اقربا کی جو سامنی آتی دیکھتی تو فرق پیٹتی
ناچار آنسو بہاتی چوبِ جہاز پر بیخود پیشانی مارتی کہ ماتھی شق ہو جاتی اس صورت کی ملاحظہ
سی جگر صبر و تحمل ٹکڑی ہوتی سارے ہواخواہانِ قصاص ہی دستِ تاسّف اور حسرت
فَنَظَرْتُ اِلَی الشِّمْرِ وَخَوْلِیِّ ابْنِ یَزِیْدَ وَسِنَانِ ابْنِ اَنَسٍ وَشَبْثِ ابْنِ رِبْعِیٍّ
وَجَمِیْلِ ابْنِ مُحَارِبٍ وَمُحَمَّدِ ابْنِ الْاَشْعَثِ وَیَزِیْدَ ابْنِ الْمُثَنّٰی وَدَغْفَلِ
ابْنِ جَمِیْلٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ وَاقِدٍ وَصَخْرِ ابْنِ مَالِکٍ وَاَمْثَالِہِمْ مِنَ الْاَبْطَالِ
وَقَدْ تَلَثَّمُوْا بِالْعَمَائِمِ وَالسُّیُوْفُ مُجَرَّدَۃٌ وَالْقِسِیُّ مُوَتَّرَۃٌ وَالرِّمَاحُ
مُشْرَعَۃٌ تَلْمَعُ وَالدُّرُوْعُ تَتَشَعْشَعُ وَکُلُّ وَاحِدٍ مِنْہُمْ یَذْکُرُ نَفْسَہٗ بِالشَّجَاعَۃِ
کَاَنَّہُمْ وَاقِفِیْنَ فِی الْمَصَافِّ ہر کوئی کو دیکھا تحتُ الحنک سیاہ عمامہ کی باندہی

چھتیسویں مجلس الحرم کا حلب سے گذرنا درۃ الصدف کا خروج کرنا

تلوار سنگی لیے چرگان و کش پر دھرے سنان درخشان کا نیزہ ثانی بدیدہ و خود براق سے سجے ہوئے

آتا ہے اور ہر ایک اپنے دلمیں ذکر شجاعت اور فن سپاہگری پورا کرتا گو یا میدان رزم میں

گھوڑا دوڑاتا ہے فَاَقْبَلَتْ دُرَّۃُ الصَّدَفِ اِلیٰ اَتْرَابِھَا وَقَالَتْ مَالَنَا بِھِمْ طَاقَۃٌ

لِکَثْرَۃِ عَدَدِھِمْ وَاحْتِرَازِھِمْ عَلیٰ اَنْفُسِھِمْ درۃ الصدف بھی پھی اپنی ساتھ والیوں سے

بولی نہیں اس جماعت کثیر سے طاقت جدال نہیں یہ سب جان سے ستعد لڑنے پر لیکن ہم غافل

اور بے تجربہ قتال نہیں وَلٰکِنْ ھَلُمُّوْا بِنَا اِلیٰ بَعْضِ الْبُلْدَانِ اَوْ بَعْضِ قَبَائِلِ الْعَرَبِ

لَعَلَّنَا نَجِدُ مَنْ یُعَاوِنُنَا وَیَشُدُّ اَزْرَنَا فَنَلْقَا الْجَمْعَ بِالْجَمْعِ فَسَرَّ

اَتْرَابُھَا بِذٰلِکَ وَاسْتَجَادُوْا شَوْرَھَا فَکَمَنُوْا حَتّیٰ جَاوَزَ الْجَیْشُ

وَبَعُدَ عَنْھُمْ وَرَکِبُوْا وَمَضَوْا لِیَطْلُبُوْا مَنْ یَقُوْمُ مَعَھُمْ الکن بلاد و قبائل عرب میں

جاکے ہم امداد مانگیں شاید جو ہمارا ناصر و معین ہو کی امید بر لائے وہان سے پاوین اوسکو

ان منافقوں پر حملہ کریں جمعیت لاکے اس انبوہ سے لڑیں قوت پاکے جہلت نہ دیں سرہاے شہدا

اہلبیت کو چھین لیں پس تمام ہمراہیوں نے جا نہ اسکو پسند کیا اور تحسین کیا

اوسوقت خواہران درۃ الصدف راہ سے علاحدہ ہو گئیں چھپ رہیں پوشیدہ ہو گئیں کہ جب

لشکر گذر گیا اور اونسے دور ہوا پھر یہ بھی سوار ہوئیں تلاش میں نکلیں جو کہ مددگار ہوئے انکا ساتھ

اوسکی طالب نکلیں ساری دختران انصار نے شامل درۃ الصدف اپنی بہنیاں ہمراہ تھیں

گئیں اور ایک جگہ میں باندھی نشان استغاثہ و فریاد بنائی در پردہ لیے پھریں وَاَمَّا

الْعَسْکَرُ فَتَوَجَّہَ اِلیٰ حَلَبَ وَقَدْ تَقَدَّمَ صَاحِبُھَا بِالرَّایَاتِ وَاسْتَقْبَلَھُمُ

الْقَوْمُ عَلیٰ ثَلَاثَۃِ اَمْیَالٍ پس لشکر اکثر باکرد فر اولاد پیغمبر کو لیکے شہر حلب میں پہونچا

حاکم وہان کا ناچار و مضطر اعلام ظفر کے ساتھ تین میل تک استقبال کو نکلا

چہلمین مجلس داخلۂ الحرم شہر حلب میں

الرؤوس علی رماحٍ طویلۃٍ ثم دخلوا بہ من باب الاربعین ملازمان ابن زیاد

سر فرزند خیر البشر کو طولانی نیزہ پر چڑھایا نشان ظلم و جفا کھولی رجز پڑھتی باب اربعین سے

آیا دیکھی اندر قدم دھرا اور اَتَوا بِہٖ اِلٰی رَحْبَۃِ الدَّلَّالِیْنَ فَنُصِبَ ہُنَاکَ سَاعَۃً

مِنَ النَّہَارِ فَہِیَ اِلٰی یَوْمِنَا ہٰذَا لَا یَمُرُّ بِہَا اَحَدٌ یُرِیْدُ حَاجَۃً فَتُقْضٰی لَہٗ اَبَدًا

حرم یاسین و طٰہٰ کو سر کی ہمراہ ذلیل و خوار کی لائی سر جہاں بندھا میں ٹھہرائی نام و نسب انکا

بتاتی تشہیر کرتی ائی تا کہ سوق دلالین میں واسطی سودا ای متاع ایکی ٹھہری اور جنس ظلم اور بیدکو

بازار گرمی عداوت میں بی بہا دینی لگی جو مشتری تھی کالای خسارت کی اوپر تلی کرتی اور لینا عشرت

شادی و مسرت کو نقد جہد سی ل لیتی پہر کی دین فروشوں نی رات سی سقف دکان اور

عمارت پر فرش تکلف بچھایا عزیز و آشنا کا انبوہ جام و واسطی تماشای اسیر کی چار طرف

بٹھایا ہر جا راہ و گذر میں بزم عشرت سجا تھا آیند و روندہ میں فتح یزید اور قتل امام کا چرچا

تھا چند ساعت فریبندہ رسالت کو وہاں ٹھہرایا تاکہ سامان تباہی اور بربادی کو سر بالین نبی

شوق سی دیکھا سر امام حسین علیہ السلام کو لٹکایا دیدۂ بین و آسمان سی خون حسرت بہایا او

شرف و بزرگی سی بڑھایا ہکان یا برکت و اجابت دعا بنایا اب بھی وہاں حاجت

برا تی ہی جو مراد مانگتا پوری ہو جاتی ہی او وہ عیتا و واحسرتا ستم ہای مولا و ہا

ہر دکان پر اقسام میوہ و طعام خورش جو اطفال حرم کو نظر آیا والدہ اور پھوپھی کی

طرف دیکھا انہوں نی ناداری کی سبب رو دیا دلاسی میں بہلایا خلایق شہر کی

لباس فاخرہ و خوبی وہ یتیم سادات شرماتی بچوں کو ماں باپ کی ہمراہ شادمان پھرتی پاتی تو جو

جگر پھاتی اہل کینہ انگشت حقارت سی بتاتی کہ وہ زینب خاتون و ام کلثوم دختران فاطمہ

زہرا ہیں بعضی اشرار کی پیچھی ہجوم لاتی کہ سکینہ و فاطمہ تا دختران سبط مرتضی ہیں

۹۰۱

پس عبدالله بمیدان رفت و هر دو سپاه چشم بر ایشان نهاده بودند زیراکه هر دو سپاه سالار بودند شمر چون او را بدید گفت ای ملعون پیغمبر ما چه کرده بود که با اولادش چندین عداوت میکنی عبدالله گفت آل پیغمبر نه علی و فاطمه و حسن و حسین الله و ایشان را یاد سامید ای شمر اصحاب نماند براو حمله کرده و زمانی نیک با هم کوشیدند و هیچکدام بیکدیگر ظفر نیافتند نیزه ها را بینداختند و تیغها بر کشیدند و با هم بر او بجستند

طلب میکنی اینکار به او بر بیاید چون او را بدید و بشنودی کو سپاه بالای با لک بعبدالله حمله زد و گفت ای پیاده و از اسپ در گردید و بیعه کیمان پید زد و سر ملعون کنانا فی شده ... ببعض از منصب گشت بس شمر مصر

سینتیسوین مجلس یادتی رکعات نماز امام شہید کی قیام سی اور کذر اہلحرم حوالی شام سی

اشارہ زوجۂ امام حسن علیہ السلام پر کہ وہ قاسم ناشاد کی مان ہی، کوئی مادرِ علی اکبر کا پتا دیتا
کہ بانوی شاہِ شہیدان ہی، ایک نی کہا بی بی وکنیز کی صورت پریشان کیسان ہی، دوسرا
بولا خاصانِ خدا کا وقت و زمانِ امتحان ہی، کیون ای اہلِ عزا و غلامانِ باوفای مولا
اگر ہماری تمہاری ناموس کا پردہ سوا ایسی کہل جای، تو کیسی غیرت کی ماری جان پر بنی
اور آتشہ شررہای، ہرگاہ کودکِ نامحرم زمانی سکان مین بخبر اندر قدم رکہای، تو کتنا غصہ دیر
ہجوم لائی، کہ بی ماری اور قید کمی چین نہ آئی، فکر و تصور کرو، رو کی دہائی دو، کیا صبر تہا
سید الساجدین کا جو اعدائی بلوی مین والدہ اور پہوپہی اور بہن کو بی چادر و مقنعہ پہرا یا، دزد
ستم دکہایا، با وجودِ قدرت شکوہ سی لب نہ ہلایا، مرتبۂ تسلیم و رضا مد نظر شجاعت اشتہ
منشر باعثِ تسکینِ قلب و جگر توکل بعض پر اوقات کا گذر نظم بلوا لغاہ کمیتِ قلم ترکر لو
بس بیان کہ میدان رفت مین ٹوٹی عنان، معضین آہ و زاری کی رہنما رہین، فلک پر جوا
شورِ ماتم عیان، زیادہ نہین تابِ شنیدن مجہی کہ اگی غمِ شام ہو گا بیان، کرون طبعِ محزون
اور بکو رقم کہ ہو جای اشکون کا دریا روان، خموش ہو تا ناظم نکر شور و شین کہ اسکا جیانہ خدای جہان

سینتیسوین مجلس یادتی کہات نماز امام شہید کی قیام سی اور کذر اہلحرم حوالی شام

رباعی لکہا ہی کہ اکثر نبی مخبرِ عرب + شبیر کی لب چوستی تہی نسل زلب + آغاز تو دیکہیو انجام
حسین + نالان ہی سپہر آہ کہولی وہ لب رباعی عابد کو دوا اور نہ غذا دیتی ہین + سوتا ہی تو
زنجیر ہلا دیتی ہین + سادات کو قید اس ہیئتی مین کیا + قیدی کو محرم مین چہڑا دیتی ہین
رباعی یہ جوششِ گریہ کل مزا دیوی گی + طوفانِ قیامت سی بچا دیوی گی + یہ چشم دہ گشتہ ہی
کہ محشر مین نہین + کوثر کی کناری سی لگا دیوی گی رباعی وہ بہری فاطمہ کی جانی

سینتیسویں مجلس زیادتی رکعات نماز امام شہید کی قیام سے اور کذر اہلحرم قریب شام سے

دربار میں بہی گئی بلائی زینب ٭ جاری ہوی طشت میں سر شاہ سے اشک ٭ بازو بندے سر کہلی جدائی زینب ٭ حدیث ازادی رکعات نماز و تقریر تکبیر از تکلم امام قتیل و گہوارہ جنبانی جبرئیل اے حاضران جامع اندوہ وبکا اور مقتدیان امام ارض و سما خوشا حال تمہارا نہ ہی کو کہ اقبال جوتنے پایا کہ سید عالم کی فرزند و نکا ماتم برپا کرتی ہو صف ملال پر دنزات بیٹہہ کی ذکر مصیبت میں رہتی ہو صدق بیان سے مناقب مولا کو سنو تاکہ درجہ عرفان کامل ملی چشم ایمان سے مصائب میں آقا کی رو یا کرو کہ جنت و رضوان حاصل رہی بمقالہ منقبت صفحہ محبت کو شاہ ولایت کی صفا دیتا ہی اور نالہ تعزیت عرصہ رقت میں دل مردہ کو عارضہ سکتہ سے جلا لیتا... شکر خدا کا جو بندگی سے امیر المومنین کی دنیا و دین میں نامور کیا احسان و کرم بخشندہ بی انتہا کا جو اونکی شادی میں سرور و غم سے دلکو اثر دیا قب عن عبد اللہ بن سُلَیْمَانَ الْعَامِرِیِّ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ کتاب مناقب میں عبد اللہ بن سلیمان سے روایت کی ہی کہ اونی کہا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ حدیث سنی ہی قَالَ لَمَّا عَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ نَزَلَ بِالصَّلٰوۃِ عَشْرَ رَکْعَاتٍ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فرمایا کہ جب رسول اللہ نی معراج میں قدم رنجہ فوق عرش علا کو بڑہائی دس رکعت نماز فریضہ واسطی امت کی پانچ وقت میں لائی فجر و ظہر و عصر و مغرب و عشا کو دو دو رکعت تہی اور چند مدت تک وہی عبادت رہی فَلَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ زَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ سَبْعَ رَکْعَاتٍ شُکْرًا لِلّٰہِ فَاَجَازَ اللّٰہُ ذٰلِکَ ہرگاہ حسن اور حسین علیہما السلام کی وجود کا ظہور ہوا سات رکعت کو سید ثقلین نی نماز میں بڑہا دیا ونزات میں بطور شکر اللہ الہی کی عوض میں اس عطیہ غیر متناہی کی خدائی بی اضافہ حسن کو

سینتیسوین مجلس نماز عیدین امام شہید کی قیام بنای تکبیرۃ الاحرام اور المحرم کا ورود و سلام

قبول فرمایا کرامت حسین سی ہند و نکا معمول بنا باب عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فِی الصَّلٰوۃِ وَاِلٰی جَانِبِہِ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ دوسری روایت کی ہی امام ربانی ابی عبد اللہ ثانی سی کتاب مجالس مین کہ ایک روز قبلۂ انام اور کعبۂ اسلام رسول کرام نی مسجد الحرام مین نیت نماز پر قیام کیا اور مقتدای صف بلا و پیشوای محراب و مصلا قاری فرقان شہادت فاتحۃ الکتاب قرآن سعادت امام حسین علیہ السلام کو بھی اپنی پہلو مین کھڑا کر لیا فَکَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَلَمْ یُحِرِ الْحُسَیْنُ بِالتَّکْبِیْرِ سید ثقلین نی ہاتھ اوٹھا کی تکبیر کہی امام حسین نی ساکت ہو کی زبان نہ کھولی ثُمَّ کَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَلَمْ یُحِرِ الْحُسَیْنُ بِالتَّکْبِیْرِ پھر خیر البشر نی اللہ اکبر کہا مگر حسین ابن علی علیہما السلام کا منہہ نہ کہلا وَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُکَبِّرُ وَ یُعَالِجُ الْحُسَیْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَلَمْ یُحِرْ حَتّٰی اَکْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ سَبْعَ تَکْبِیْرَاتٍ یونہین حضرت رسول خدا برابر اللہ اکبر کہتی رہی اور امام حسین علیہ السلام کو چاہتی تہی کہ نام خدا سی نطق کری وہ محبت پروردگار جد بزرگوار کی تکرار سی سکوت مین رہا تا کہ افتتاح نماز مین چہہ تکبیر کو پیغمبر نی پورا کیا ساتوین پر گویا ہوا فَاَحَارَ الْحُسَیْنُ التَّکْبِیْرَ فِی السَّابِعَۃِ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَصَارَتْ سُنَّۃً اوسوقت وہ شش جہت کا رہنما ساتوین مرتبہ نانا کی ساتہہ اللہ اکبر بولا جناب صادق نی فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام کی وجہہ سی نماز واجب مین تکبیرات سبعہ کا سنت ہوئی

قب عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ قَدْ تَثَقَّلَ لِسَانُہٗ وَ اَبْطَأَ کَلَامُہٗ کتاب مناقب مین جابر بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ اونہی کہا ایام خردسالی مین گویائی کو امام حسین علیہ السلام کی بعادت اطفال دیر لگی

در شهر را بستند و اطعامات را پنهان کردند چون ابراهیم بن مالک اشتر در آنجا رسید گفتند شما چه کسانید ابراهیم گفت منم ابراهیم بن مالک اشتر النخعی چون نام ابراهیم شنیدند فریاد از نهاد قوم بر آمد که واحسناه واحسیناه پس دروازه را بگشادند و مردان شهر بیرون آمدند و تحفه‌ها آوردند پیش ابراهیم بردند شهرت لشکرگاه زد و بیرون آمد و جوانان در این شهر خدمت کردند و گفتند ای امیر خواهی با خود ببر که لشکر بسیار ندهد چو قدر ابراهیم در حق ایشان دعا کرد و گفت هم خود دیدم که بتوفیق خدای عز و جل اینجا بودم پس منزل بمنزل میرفت تا بموصل رسید و در آنجا موازی بیست [illegible]

۳۷ سینتیسوین مجلس فضایل سید الشهداء و دمشق مین ورود اسیران کربلا

كَانَا يَلْعَبَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتَّى مَضَى عَامَّةُ اللَّيْلِ

کتاب مناقب ابن شہر آشوب مین علی ابن موسی الرضا و علی مرتضی علیہما السلام سے منقول ہی کہ ایک روز حسنین اپنی نانا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کی پاس بازی مین مشغول تھی رات بہت گذری اور اندھیرا چھا گئی ثُمَّ قَالَ لَهُمَا انْصَرِفَا إِلَى أُمِّكُمَا بعد ازان خیر الوری فرمایا دو نور راحت جان و دل کو اوٹھایا ای نور نظر اپنی والدہ کی پاس جا کر وہ منتظر بیٹھی ہونگی دیدار دکھاؤ فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَمَا زَالَتْ تُضِيءُ لَهُمَا حَتَّى دَخَلَا عَلَى فَاطِمَةَ جب فرزندان زہرا ایک شب مین چلی تو شعلہ برق اونکی راہ مین عالی قضا لیکی بڑھی روشنائی سامنی ہم طریق رہی تا کہ سواری شہزادونکی در بی فاطمہ علیہا السلام پہنچی وَالنَّبِيُّ يَنْظُرُ إِلَى الْبَرْقَةِ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْرَمَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حضرت پیغمبر نی بجلی کو چمکتی دیکھا تو شکر داور مین زبان مبارک سی کہا حمد اوس خدا کی جسنی ہم اہلبیت کو محترم و مکرم کیا اور مرتبہ عزو شرف ساری عالم پر دیا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ فِي مَنْزِلِ فَاطِمَةَ وَالْحُسَيْنُ فِي حِجْرِهِ إِذْ بَكَى وَخَرَّ سَاجِدًا کتاب کامل الزیارت مین ابی عبد اللہ صادق سی روایت کی ہی کہ ایکدن خلوت سرای فاطمہ زہرا مین تشریف رسولخدا سی غیرت منزل قمر تھی اور اوس وقت آغوش بتول مین امام حسین جلوہ نما تھی ناگاہ سید ثقلین حسرت سی روئی اور بحالت گریہ سجدہ کو ر[...] ثُمَّ قَالَ يَا فَاطِمَةُ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ إِنَّ الْعَلِيَّ الْأَعْلَى تَرَاءَى لِي فِي بَيْتِكِ هَذَا سَاعَتِي هَذِهِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَأَهْيَأِ هَيْئَةٍ پھر فرمایا ای فاطمہ دختر محمد تحقیق کہ اللہ تبارک و تعالی نی اسدم مجھی دکھایا تیری گھر مین احسن صورت اور بہترین جامہ نشاط مین اور پیرایۂ زینت سر و گھر مین وَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ أَتُحِبُّ الْحُسَيْنَ

[illegible] ۹۰۶ [illegible] پاره [illegible] گفت ما سپاه مختار [illegible] حضرت امام حسین [illegible] ابراهیم [illegible] شما [illegible]

[illegible]

ستائیسویں مجلس فضائل سید الشہدا و دمشق میں داخل اسیران کربلا

قلت نعم قرة عینی وریحانتی وثمرة فؤادی وجلدة ما بین عینی
اوسپر ارشاد الٰہی پہنچا کہ ای حبیب میری آیا حسین کو چاہتے ہو وہ تمہارا دلبر ہے آنکھ کی
عرض کی ہاں خداوندا نواسا میرا نور نظر وگل معطر وشمع جگر کا ٹکڑا وجلد میان چشم میری ہے فقال
لی یا محمد ووضع یده علی رأس الحسین بورک من مولود علیه برکاتی
وصلواتی ورحمتی ورضوانی ہاتھ پیغمبر کا رکھا تھا فرق حسین پر کہا کہ مبارک الٰہی انام
یعنی ارشاد کیا ہی نبی ربانی مبارک باد ہو اس مولود اچھا کو اور میری برکات وصلوات
رحمت ورضوان پہنچی اوسکو ولعنتی وسخطی وعذابی وخزیی ونکالی علی من
قتله وناصبه وناواه ونازعه اوسکی قاتل اور جو سردار لشکر اعدا اور انصار
کہ ہو اللہ ہو میری لعنت وعذاب ونکال وقہر الٰہی میں مبتلا ہو اما انه سید الشهداء من
الاولین والآخرین فی الدنیا والآخرة وسید شباب اهل الجنة من
الخلق اجمعین جانو کہ وہ دنیا وآخرت میں اولین وآخرین کا سردار شہیدان ہے اور
بہشت بریں میں سب خلق کا سلطان ہے وابوه افضل منه وخیر پدر اوسکا
فرزند سی عالی درجہ ہے اور بہتر ونیکوترین والا مرتبہ ہے فاقرئه السلام وبشره
بانه رایة الهدی ومنار اولیائی وحفیظی وشهیدی علی خلقی پس اوسکو
میرا سلام پہنچاؤ اور بشارت خوشنودی آغاز وانجام سناؤ یا حسین تم میری نشان ہدایت اولیا
الٰہی کی منار برکت ہو اور پناہ وشہید درمیان خلقت وسبیل رحمت ہو وخازن علمی و
حجتی علی اهل السموات واهل الارضین والثقلین الجن والانس خازن
علم خدا وحجت اوپر اہل آسمان وزمین کی ثقلین دست اوپر جن وانس مومنین کی ہو کہا
جبرئیل نزل یوما الی الارض فوجد الزهراء نائمة والحسین فی مهده

سینتیسویں مجلس کو جو سی جابا حرم امام کا اور داخلہ شہر شام کا

خدا و علی و فاطمہ زہرا علیہم السلام کو معرکہ جانسوز کربلا مین اپنی چہرہ دستی سی ستایا + اور قتل کرکی برادر و فرزند و دختر باکو لاش پر خون پر سید الشہداء کو رولایا منقول ہی کہ جب عباس علی نہر علقمہ پر بیدم ہوی کٹی ہاتھ جہین سقای حرم جلتی زمین مین گری امام حسین علیہ السلام بیتاب ہوی و مصیبتاہ و یا اخاہ کہتی دوڑی بہائی کو پارہ پارہ دیکہا تو کہڑی ہوی اور ہی کثرت بکا مین ایسا نالہ کیا کہ ارکان عرش کو ہلا دیا کلمات اَلْاٰنَ اِنْکَسَرَ ظَہْرِیْ وَقَلَّتْ حِیْلَتِیْ فرمائی ریش مبارک پر غم برادر مین سیل اشک خونین بہائی لاش پسر علی اکبر شبیہ پیغمبر کو جب زخمون سی چور لہو مین تر خاک پر دیکہا کثرت اندوہ و زاری مین آہ کا نعرہ مارا بیقراری دل سی پکار کی کہا یا بُنَیَّ قَتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا قَتَلُوْکَ ای بیٹا قتل کری اوس گروہ ستمگار و کو خدا جنہون نی تجہسی جوان رعنا کو مارا + یا بُنَیَّ عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا ای فرزند تیری شہادت سی اف اوپر دنیا کی اور اب زندگانی مین حیات کا مزہ نہا فرط تشنگی مین امام حسین علیہ السلام کا دہن خشک ہونا چلو بہر پانی واسطی علی اصغر کی نہونی پر اشکون سی منہہ دہونا حرملہ لعین کا ناوک کا تیر ستم حلق طفل کی لگانا + خون کا فوارہ حلقوم شیر خوار سی بہانا بچہ معصوم کا تڑپ کی بحسرت باپ کو دیکہنا دم توڑ سی پدر کی مظلوم کربلا غمگین بیٹہنا اور ہی زیادہ اس جفا سی امام حسین علیہ السلام کی سر پر جو بلائین گذرین کہ بہن بی بی بیٹی ننگی اونٹون پر سوار مقتل مین گرین فوج اعدا کی زغہ جور مین بی اختیار و بی محرم جلین بہائی بیٹی کی لاشین بیدفن خاک و خون مین پڑی رہین اہلبیت کی بندی قیدی دربدر عریان سر پہرتی خلایق اونکا نظارہ ذلت و خواری مین کرتی سرہای فرزندان سوختہ نیزون پر عالم خوش ہوکی چمکاتی بلوای کوفہ و شام مین عترت سید عالم کو اسیر و بیکس دکہاتی دربار حاکم مین امام زین العابدین علیہ السلام کو لائی طوق و زنجیر مین یزید کا قول غدار کا کہنہ شکستہ حال

ستمگرون کا کوفہ سے سر جانا حرم امام کا اور داخلہ شہر شام کا

شال گنہگاروں کی کہ کیا یہ وہی یزید ہے سر امام حسین علیہ السلام طشت طلا میں رکھا وہ طلب

لب و دندان سید الشہدا کو چوب خیزران سے کھولتا حضرت سے نگاہ اہلبیت کی چشم سر دایہ بہا

پر خون زینب و ام کلثوم گرفتاری بلا سے محزون ہائی ہائی سالار و امام پر حرم محترم کی اوسدم

کیا صدمہ گذرتا ہوگا اور ناچار وہ ستم میں اپنی مصیبت پر کیونکر صبر کرتا ہوگا اگر پیغمبر خدا ماجرائی

غم افزا کو دیکھتے تو کیا کہتے ہرگاہ علی مرتضی علیہ السلام اوس واقعہ جانگزا پر نظر کرتے تو کیونکر

چپ رہتے فاطمہ زہرا کی دل پر کسقدر اندوہ والم چلتا حسن مجتبی کا سینہ کتنا سوز ماتم سے جلتا

نظم للمؤلفہ جو ظلم گذرا ہے کربلا مین رسول حق کی دل و جگر پر نہ دیکھا ہو گا کسی نے ہرگز تمام عالم کی

ایک بشر پر وہ یاد آتا ہے ہمکا سامان لہو مین اپنی حسین غلطان ہین کا گرنا زمین پہ اوس آن

سکینہ روتی تھی جب پدر پر پیاسا ہو کا شہید ہونا سنان نیزہ پہ سر کا پھرنا حرم کا با لوگن

سے منہ چھپانا کتاب جیسی رخ قمر پہ عزیز و ماتم سے شہ کی رونا سپہر شک کا گلون مین چپ چپ کے ہونا

نشان الفت ہے جان کھونا بیان ناظم سے اوسکی سر پر

روانگی اہلبیت کرام امام انام کی فقرہ کی داخلہ شام و ستانے دون مین زن پسر امام

قصہ خوانان سرگذشت کرب و بلا و فسانہ گویان شکست لشکر عداوت و یان جگر سوز صدم

مقالہ نقالان انجمن افروز حزن و ملال و واقعہ نگاران حکایات گریہ خیز و سخن سرایان بزم

مصیبت انگیز کاروان شرح غم نشان کو ساتھہ لشکر نوحہ و فغان کی بیابان بیان

یون آتی دیکھاتے ہین کہ جب اہل عراق سرفرزند رسول کو ہمراہ سایر شہدا کی ابن زیاد کی پاس

لائے اور بقیہ اولاد بتول گرفتار قید بلا سینہ زنان کوفی مین آئی وَکَتَبَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ

زِیَادٍ اِلٰی یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَۃَ یُخْبِرُہٗ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَخَبَرِ

بیشتوین مجلس کوفہ سی جانا حرم امام کا اور داخلہ شہر شام کا

اہلبیتیہ چند روز اونکو زندان محنت میں محبوس رکہا + قلم طغیان سی بشارت فتح کا یزید کو
نامہ لکہا کہ ای امیر بخواہش تقدیر تیری نگونساری علم اہلبیت میں ہماری تدبیر کارگر ہوئی اور
جنگ اولاد امیر خیبر گیر سی شمر شہر بر کی بخوبی سر ہوئی حرتیہ ماری گئی تمام عقیلی جعفری
اب میں محمدی نہ حسینی و حیدری + کہ تا تہا جہان میں کوئی جنتی ہمسری + پیاسی ہی گئی
بہشتی و کوثری + پہولا پہلا رسول کا گلزار کٹ گیا + جس سی تجہی خلش تہا سو وہ خار
درباب روانگی عترت خیر الانام بسوی شام اجازت چاہی + واسطی دکہانی سر بریان خواہر
دختران امام ہر شہر کی از دحام کو رخصت مانگی وَاَمَّا یَزِیدُ بْنُ مُعَاوِیَةَ فَاِنَّهٗ لَمَّا
وَصَلَ کِتَابُ عُبَیْدِاللّٰهِ وَوَقَفَ عَلَیْهِ ہر گاہ ابن زیاد کا نوشتہ بشارت میں
قاصد لیکی گیا ابن معاویہ کو وہ مختصر قتل عترت طاہرہ پہنچا ہرچند سر تا بپا پڑ ہا جو خط زادہ زیاد
مژدہ سی ماری جانی کی شہ کی ہوا وہ شاد + بولا ہزار شکر برآئی مری مراد + اب دشت پر
جہان سی ثنا یک قلم فساد + بیعت نہ کی تو حلق سی تیغ جفا ملی + پہر حزہ حج کرنی کی آئی سزا
اَعَادَ الْجَوَابَ اِلَیْهِ یَاْمُرُهٗ فِیْهِ بِحَمْلِ رَاْسِ الْحُسَیْنِ وَرُءُوْسِ مَنْ قُتِلَ
مَعَهٗ وَحَمْلِ اَثْقَالِهٖ وَنِسَائِهٖ وَعِیَالِهٖ راوی کہتا ہی بعد از اطلاع مضامین فرد
اکین عبید اللہ کو جواب لکہا اور سر امام حسین علیہ السلام و سایر شہدا و اہلحرم کی روانہ کرنیکو
امر کیا قَالَ دَفَعَ ابْنُ زِیَادٍ رَاْسَ الْحُسَیْنِ اِلٰی زَحْرِ ابْنِ قَیْسٍ وَدَفَعَ اِلَیْهِ
رُءُوْسَ اَصْحَابِهٖ وَسَرَّحَهٗ اِلٰی یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَةَ وَاَنْفَذَ مَعَهٗ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ
عَوْنِ الْاَزْدِیَّ وَطَارِقَ ابْنَ اَبِیْ ظَبْیَانَ فِیْ جَمَاعَةٍ مِّنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ
ابن زیاد نی مطابق حکم یزید عمر سعد اور خولی کو بلایا چار سو سوار دیکر انکو حفاظت اہلبیت میں
طریقہ جور و جفا بتایا زحر بن قیس کو سبکی سرداری کا رتبہ دیا اور قبایل عرب کو اہل کوفہ سے

911

وگفت لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انگاہ روی بیاوران کرد وگفت یا اہل العراق این زنان و فرزندان
این ملعون ست کہ حضرت امام حسین در دشت کربلا شہید کرد و زنان و فرزندان او را اسیر کردہ
بیاورد بگریید اینک ایشان اند و سر بریدہ در دست او ست تا جان در ازم او کینہ خواہان آن کینہ خواستی
شما نیز ہمان کنید کہ من خواہم کرد پس تیغ بر داشت

ابراہیم گفت دو صد و اند تن زندہ

جنگ کرد کو

ستائیسویں مجلس کوفہ سی جانا حرم امام کا اور داخلہ شہر شام کا

حال سرہای شہدا و امام حسین علیہ السلام کیا۔ ثُمَّ اِنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ ابْنَ زِیَادٍ بَعْدَ اِنْفَاذِہٖ

بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ اَمَرَ بِفِتْیَانِہٖ وَصِبْیَانِہٖ وَنِسَائِہٖ فَجُہِّزُوْا پھر ابن زیاد نی بعد روانگی سر امام

حسین علیہ السلام وَاَمَرَ بِا عیال و اطفال کو مظلوم کربلا کی بلا یا اونکو با شہر و صوت پیدو

شترہای بی کجاوہ پر شال اسیران رو م ٹہایا وَاَمَرَ بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَغُلَّ

بِغُلٍّ فِیْ عُنُقِہٖ سوز کینہ دیرینہ سی رشتہ عداوت کا لا طوق و زنجیر آہن کو امام زین العابدین

علیہ السلام کی سر و گردن مین ڈالا ثُمَّ سَرَّحَ بِہِمْ فِیْ اَثَرِ الرُّؤُوْسِ مَعَ مُحَفِّزِ ابْنِ

تَغْلَبَ الْعَائِذِیِّ وَشِمْرِ ابْنِ ذِی الْجَوْشَنِ ابن زیاد کو بلا سی دوستان و محبان

علی علیہ السلام کی اندیشہ تھا اسواسطی کوفہ سی دو تاک پہلی سر و نکو ہمراہ لشکر بھیجا اور کی بھی

حرم محترم کی واسطی محفز ابن ثعلبہ و شمر بن ذی الجوشن سی کہا سامان جور و جفا کی ساتھ روانہ کی

یزید انکو لیجا۔ فَانْطَلَقُوْا بِہِمْ حَتّٰی لَحِقُوْا بِالْقَوْمِ الَّذِیْنَ مَعَہُمُ الرُّؤُوْسُ عترت نور کو

اہل ظلمت گہیری جانب سواد شام چلی تاکہ دو نو غول سیاہ کفر و نفاق کی باہم جا ملی

فَسَارَ بِہِمْ مُحَفِّزٌ اِلَی الشَّامِ کَمَا یُسَارُ بِسَبَایَا الْکُفَّارِ یَتَصَفَّحُ وُجُوْہَہُنَّ اَہْلُ

الْاَقْطَارِ وہ شہر بہ شہر قریہ بہ قریہ اہل حرم کو تشہیر کرتی تاکہ ایک منزل مین حوالی دار الخلافہ کی

نزدیک پہنچی یزید کو بذریعہ عرضی اپنی ورود کی خبر کی اور داخل ہونی مین رات یا دن کی مصلحت پوچھی

وہ دشمن خدا و رسول حصول سر سید الشہدا سی بہت شاد ہوا اور اسی کی گرفتاران کربلا کی شہر دمشق مین

داخل ہونی کا حکم دیا تاکہ تمام شہر و دہ مثل اپنی خدام مقہور سی اور اہل شہر کو یہ مژدہ پہنچا کہ

صبح روز عید سی زیادہ آرائش کرین زن و مرد ہر طرح کی زینت مین آمادہ افزائش رہین سر کوچہ و

بازار کی در و بام پر پارچہ رنگ کی پردہ نفاس و جواہر کی روبرو بازیگر اور انواع گروہ کا تماشا

بارگاہ خلافت پایگاہ ہی کو تاکو زین اراستہ کرکہ خلایق کو حاضر ہونی مین بلا قید کی اجازت دو

سینتیسوین مجلس نظم و نثر مین حرم امام کا داخله شهر شام کا

موتیه هان چه بدارجش کی احکام لیکی جاتین + جو مخبر هون فتح کی اونکو خبر سناتین بد نیا
خوشی کی لیکی بیتیان شهر آتین + گهر لٹ گیا ہی کا خزانی کا زر لٹاتین + ڈنکا ہماری نام کا
اب ہی زمانی مین + نوبت بجاتین عیش کی نقارخانی مین + راوی کہتا ہی سرداران سپاه
کوفه نی سواری کا یون بند و بست کیا + اس طور سی اولاد مصطفی کی قافله کو آگی بڑھانی کو
نرغه مین لیا + سکی جاوه مین امام زین العابدین کو بی عمامه و ردا ناقه عریان پر بٹھایا + حسین
طفل صغیر مانند امام محمد باقر و عبد الله بن عباس کو بهزار خواری اونٹون پر چڑهایا + ایک شتر
بی کجاوه و محمل پر زینب خاتون سوار اونکی برابر سنان ابن انس نیزی پر سر امام حسین علیه
السلام لئی ره سپار دوسری اونٹ پر ام کلثوم حزین و مغموم پهلو مین سکینه ابن الفضل کی ہا
مین سر عباس مظلوم سکینه و رقیه کو باہم پشت ناقه پر سوار کیا + آگی اونکی سر عبد الله بن علی کی
خزیمه کابلی لیکی چلا + او جدا امام حسن علیه السلام کی قرین سر قاسم اور عبد الله کو خولی اور طارق
اوٹهایا + ام لیلی کی برابر سر علی اکبر کو قنفذ ابن مره عبدی نی سنان پر چڑهایا امام ہانی کی او
ملا ہوا سر فرزندان مسلم کو عمرو بن خالد و جوبه نی بلند کیا + جانکه وربات کی پاس سر عون بن
جعفر کو بشر بن حوط و ہانی بن ثبیت نی جلوه دیا + باقی گرد و پیش زوجات اصحاب کی سر کا
بریده کو بهالونکی نوک پر چڑهایا + ساربان و اسباب ناله و زاری کی ہمراه بیوه زنان کی ہم
چارطرفی ٹہرایا + مرثیه کہون اگر سرون کا شہیدون کی مرتبه + گرجای چشم سی مه و خورشید کی
ضیا + نیزون پہ یون تہی وه سر پرنور باوفا + قرآن مین جس طرح سی ہین سوری جدا جدا
نور خدا تہا رخ پہ ہر ایک خوش خصال کی + پڑہتی تہی سب وه مصحف ناطق کی لال کی تہی
گرد و پیش یون سر شه کی وه حق شناس + پروانی جیسی شمع شبستان کی آس پاس +
ظاہر تہی خشک ہونٹون سی اونکی کمال پیاس + تہا مرگئی پہ بہی اونہین مولا کا اپنی پا

نزد پسر زیاد رفت ... گفت ... ابراهیم ... پسر زیاد ...
... گفت ... سپاه ... ابراهیم ...
و از پیش بیرون آمد و گفت ای برادر
هیچ غم مخور که ابراهیم پانزده هزار سوار
دارد و من صد هزار سوار دارم همین
ساعت بفرمایم که طبل ... بزنند
و تمام لشکر عراق را بکشند و ...
ابراهیم پس سوار شد و ...
ابراهیم را گفت ... این چه کار بود
که ترک کردی و این ملعون را از دست دادی ابراهیم گفت که
سه چیز مرا مانع شد از کشتن او یکی
آنکه ... ترسیدم ... و تیغ ...
و دیگر ... ترسیدم که مبادا
... آنکه او ... بود که ...
مبادا او قصد کشتن شما بکند

سینتیسوین مجلس شہر شام کا داخلہ اہل حرم امام کا

ساکت اور شاکر ہوں فَقَالَ لَهَا مَا حَاجَتُكِ فَقَالَتْ اِذَا دَخَلْتَ بِنَا الْبَلَدَ فَاحْمِلْنَا فِي دَرْبٍ قَلِيلِ النَّظَّارَةِ اوسنی پوچھا وہ مطلب کیا ہی دختر زہرا نی ارشاد کیا تو جانتا ہی کہ ہم پیغمبر خدا کی نواسیاں علی مرتضیٰ کی بیٹیاں منصوص آیت ذوی القربیٰ مخصوص بشارت وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا جور و ستم سی آج بی مقنعہ ورد بند ہیں چہرہ ہی بی نامحرم نظروں کی پیوند زمین کی آرزو مند ہیں جب ہمکو شہر میں داخل کرنا اوس دروازہ کی راہ لی چلنا جدہر انبوہ خلایق کمتر دیکھنا بازار و گذر خلوت سی دریغ نہ کرنا اور تَقَدَّمْ اِلَيْهِمْ اَنْ يُخْرِجُوا هٰذِهِ الرُّؤُسَ مِنْ بَيْنِ الْمَحَامِلِ وَيُنَحُّوهَا عَنَّا فَقَدْ خَزِيْنَا مِنْ كَثْرَةِ النَّظَرِ اِلَيْنَا وَنَحْنُ فِي هٰذِهِ الْحَالَةِ یا حکم دو اپنی سوارونکو سرہای شہدا کو نیزہ لیکی ہماری اونٹوں سی پیشتر چلیں کہ ہم اس حالت میں کثرت ناظرین سی شرماتی ہیں تاکہ اہل حرم کی سربرہنہ مان سی آنکہیں پہرالیں اور شہدا کی سرونکا خلایق تماشا کرین فَاَمَرَ فِي جَوَابِ سُؤَالِهَا اَنْ يُجْعَلَ الرُّؤُوسُ عَلَى الرِّمَاحِ فِي اَوْسَاطِ الْمَحَامِلِ بَغْيًا مِنْهُ وَكُفْرًا اوس ظالم نی جواب ام کلثوم میں غضب کیا عداوت وانکار سی اپنی سوارونکو کہا کہ سب اونہی سرونکی نیزونکو نزدیک حرم لاؤ ہر خاتون کی شتر کی برابر شل سایہ قدم بڑہاؤ تاکہ سب اپنی وارثوں کی گردن کٹی دیکھیں زیادہ اندوہگین ہوویں ہماری اسیر فاسقین یزید کی دولت انکو حقارت سی نظر کرین خوش ہوں وَسَلَكَ بِهِمْ بَيْنَ النَّظَّارَةِ عَلَى تِلْكَ الصِّفَةِ حَتّٰى اَتٰى بِهِمْ بَابَ دِمَشْقَ واحسرتا واصیبتا ای اہل عزا برباد ہو اولاد رسول کا رتبہ کہاں پہنچا برخلاف مراد اہلبیت جدہر انبوہ زیادہ تہی شمر ادہر سی لی چلا کوئی درجہ خواری کا جو ممکن تہا اوسکی ستانی کو باقی نہ رکہا راوی کہتا ہی کہ او سی دن تمام شہر شام با شندی صحرا تک ہجوم آور تہی شوق دیدار میں غریبان دیار بلا کی اپنی جامہ سی باہر تہی

سینتیسوین مجلس شہر شام کا داخلہ حرم امام کا

کمیں ایک دوسری پہ گرتی، ہر جانب ستی جام اب سرد کو پھراتی لب تشنگان انہوں شادی کو دل بھر کی پلاتی، کہین رنگا رنگ سی کہانا پکتا، کوئی جا بوسہ و کنار کا سودا بکتا، سنا بعدان یزید اور بنی امیہ اظہار مین خوشی کی باہم گلی ملتی، ال اطہار کی دیدہ گریان پر مانند گل خندان ہنسنی پھرتی حرثیہ تیاب سکینہ تہی بہت درد کی ماری، ماتم مین شہ دین کی لگی فقرہ زاری دی پھر دیکھہ کی شبیر کی سر کو یہ پکاری، یا سبط نبی لاڈلی مرتی ہی تمہاری، بیٹی کی غریبی پہ نظر کیجئی بابا، پاس اپنی مجھی جلد بلا لیجئی بابا، غورات اہل شام نی دنکو سنا تھا، کہ علی الصباح یزید کا جشن عام ہوگا، زنان و طفلان امام تشنہ لب شکستہ حال آدینگی لشکر کوفہ سر شہیدونکو خون مین غلطان لاوینگی، زینب خاتون اور ام کلثوم بی چادر و مقنعہ ننگی سر آتی ہین، سکینہ و رقیہ بال پریشان نامحرمون سی شرماتی ہین، اہلبیت حسین علیہ السلام بی سر و سامان ہین، سکارہ و انبان حرم شور و شین سی گرم فغان ہین، سب نی عید سی زیادہ طیاری کی اسباب شادی کی رسم و راہ جاری کی، اپنی لڑکی دریائی خوشی مین نہلائی، کرتی زیور پوشن پہنائی واسطی بناؤ کی بالون مین کنگھی کی، انکہونمین کاجل کی سلائی پہیری، ابرو مین وسمہ لگایا، لبون پر رنگ تبسم جمایا، رخ کو صفای بشارت سی جلا بخشی، ہاتھون مین خون بیعت کی مہندی ملی، دلبران دلربایان بی نام دنکا آپ ہی خود آرائی کی، زنان شوخ شنگ سی عشوہ گری کی داد لی، بر مین پوشاک سبز و زرد و لال سجی، سر و گردن مین انواع اقسام کی زینت پہنی، زر کی خلخال پانو مین ڈالی، ناز و ادا کی سراپا انگ نکالی رات بھر ہزار طرح کا سنگار کرتی رہین، دنکو سبھی دوشس و بر مین لیکی باہر نکلین دریچون مین غرفونکی شادمان قرار کیا، خیل اسیرونکی آمد آمد کا سراغ لیا، اتنی حاضران بزم عزا وا ویلاہ وا حسرتاہ، مردم شام مین یہ سبب اہتمام و اسطی دلسوزی آل عبا کی ہوا

سینتیسویں مجلس شہر شام کا داخلہ الحرم امام کا

خاندانِ رسالت پر اوس روز جفا کا حادثہ حد سی دو بالا گذرا جب راندون کا قافلہ تاراج زدہ منظرِ اعدا کی برابر آیا۔ سب نی کہڑی ہو کی نیرنگی زمانی کا معاملہ بنگاہِ تماشا دیکہا۔ جس مولا کو زہرانی نازون سی پالا تہا اوسکا سر خاک و خون سی آلودہ زیبِ سنانِ اعدا تہا۔ جو سرور رسولِ بشیر و نذیر کی دلبند تہی وہ کشور بخواری مین طول سی تشہیر کی درد مند تہی۔ دشمنون کا بزعم نشاط اونکی ملاحظہ سی برہم ہوا۔ نظارۂ الحرم سی جماعت کو بسیدا دگرونکی ضبط کا یارا نہا کوئی اپنی ہم پہلو کو اہلبیت کی تباہی سناتا۔ کوئی انگشتِ حقارت سی سیادت کا پتا بتاتا وہ لڑکا جو طوق و زنجیر مین بندہا ہی امام حسین علیہ السلام کا بیٹا نسلِ نبی مین یہی باقی رہا ہے جو حلقۂ رسن مین توام بندہی اونٹ پر بیٹہی ہین۔ دو نو سلطانِ کربلا کی بہنیں دامِ بلا مین پہنسی ہین کوئی زینب اور ام کلثوم کی صورتِ پریشان پر شناخوان تہا کوئی ام لیلی اور مادرِ قاسم کی اضطراب سی انگشت بدندان تہا۔ کوئی رقیہ اور سکینہ کی صغیری و اسیری مین افسوس کرتا۔ کوئی نالہ و نوحہ سرائی شور کو سنکی چہاتی پر دستِ حسرت دہرتا۔ کوئی زبانِ شماتت سی طعنہ زن کوئی زخمِ دلِ عترت پر ملامت سی نمک افگن۔ کوئی آلِ علی کی رونی پی ہنستا ہوا کہتا۔ آکی بزرگون نی دعوای امامت کیا تہا۔ اخر کو لشکرِ یزید کی تیغ سی پیاسا گلا کٹا۔ ابوتراب کا نام و نشان دنیا سی گیا۔ گہربار کا اسباب کربلا مین جلا اور لٹا۔ موت کی تفرقہ سی بہن بہائی کا ساتہ چہٹا۔ اپنی لاشون نی کفن نہین پایا۔ قید ہوئیں وارثونکی کسینی جنازہ نہین اوٹہایا۔ واویلا شور اہلِ حرم نی جب یہ مقال اہلِ ستم کی سنی جفا کارون سی زبانِ زاری مین تقریر کی۔ ای لوگو ہماری ملامت اور شماتت سی چپ رہو آزار اولادِ نبی مین خدا کی غضب سی ڈرو ہم غم ہونگی حالِ زبون پر خوشی نکرو داوری روزِ محشر سی ڈرو۔ اپنی کو یاد رکہو۔ راوی کہتا ہی ایک بی بی محترم نی بیتِ مرثیہ سر پہرا یا زبانِ حال مین کلامِ جان سوز اوا کیا

سینتیسوین مجلس ال یاسین کا دمشق مین لیجانا سر شاہدین پر عجوزہ کا پتھر لگانا

ہوتیہ پھر دیکھہ مدینہ کی طرف با دلِ خونبار، سر پیٹ کی کہتی لگی وہ بیکس و ناچار، فریاد
اور دادہی یا احمد مختار، حلق شہ تشنہ پہ تو خنجر کی چلی دہار، سر اُنکی ناموس کا بلوی مین
کہلا ہی، کنبۂ شہ مردان کا مصیبت مین پہنسا ہی، اب آپکی اولاد کا پہنچا ہی یہ درجہ
ہر بات مین اُنکو یہ لعین دیتی ہین طعنہ، یا احمد مرسل ہی کلیجا مرا پہٹتا، دیکہا نہین جاتا
یتیمونکا تڑپنا، بہوکی ہین پیاسی ہین نہ بابا نہ چچا ہی، کٹا ہی پڑا سر ہی صغیرونکا کہا
قَالَ سَہلُ ابنُ سَعدٍ وَنَظَرتُ اِلیٰ دَوشَنِ حَلَبَۃِ شَوقٍ فِیہِم
کَثِیرَۃٌ طَائِفَۃٌ فِی السِّنِّ مقتل ابی مخنف مین لکہا ہی، سہل ابن سعد روایت کرتا ہے کہ
با ہزار دشواری جب کاروانِ رقت و زاری پیشتر چلا ایک قصر مرتفع کی قریب جب لشکر
پہنچا تو وہان ہزاروں عورات اور ہمین اعدای اہلبیت کی فراہم تہین صحبت نشاطی کر رہی تہین
سرگرم باہم تہین ہمیشہ کی جانب بغور دیکہا، نگہبانون سی بالب خندان پوچہا یہ کس کشور کا بادشاہ
جنگ کر کہ آیا ہی اور ہمارا لشکر کہان کی سردار کا سر لایا ہی، ایسی قیدی نورانی غیرتِ شمس و
ماہِ کنعانی اور سر ہای زہرہ پیشانی عالمِ فانی مین کبہی نظر نہین پڑی، چشمِ فلک نی با ہمہ سرگردانی
عینکِ ماہ و مہر سی خاک چہانی پہر بہی ایسی بلند اختر نہین ملی، کہینی کہا یہ قبیلۂ بنی ہاشم کی ثنا
خوانان مدینہ کی رفیع درجات عرب سی گزیدہ ذاتِ اشراف عجم کی سطاف بزرگان آل نبی
رسول کی پیاری، بتول کی دولاری، علیِ عمرانی کی بہانی، مقرب درگاہِ سبحانی امام حسین علیہ السلام
اور اقربای بیت کرنین کی سر ہین فخرِ حرمین کی بہو بیٹیاں کربلا کو جو یہی بگڑی اہلبیت کی جن
ہرگاہ جفاکار دل نی اسیرونکا نام و نسب بتایا شاہ تشنہ لب کی سرِ اقدس کا پتا بتا
راوی کہتا ہی تحتِ قصر مین ایک عورت عجوزہ پشت خمیدہ سن رسیدہ دیکہی کہ سب سی زیادہ
سر ہای شہدا و اسرای کربلا کی نظاری مین گرویدہ ہی فَکَانَت حَمَلَ الرَّاسِ مُقَابِلَ الرَّاسِ

سفینے میں مجلس حرم امام کو دمشق میں لیجانا سر شاہ دین پر عجوزہ کا پتھر لگانا

وَثَبَتِ الْعَجُوْزَۃُ وَاَخَذَتْ حَجَرًا ہر گاہ سر شاہ کربلا مقابل میں اوس آبدہ قصر کی پہنچا زن پیر بی پیر نی اپنی دل سخت سا ایک پتھر دوڑ کی ڈہونڈ ہا او بلا دو دو صیبتا محبان سید الشہدا سر پیٹو آنسو بہا کی چھاتی کو ٹو فَضَرَبَتْ بِہٖ رَاْسَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَوَقَعَ الْحَجَرُ فِیْ وَجْہِہٖ وہ بیبانی سنگ جفا ناک کی سر امام حسین علیہ السلام کو مارا فرق مبارک پر زور سی جا کی لگا کہ زخم گہرا ہوا سب اہلبیت کی دل کو بہت صدمہ پہنچا حالانکہ بار غم کو ضبط کا یارا نہ تھا فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ مِنْہَا قُلْتُ اَللّٰہُمَّ اَہْلِکْہَا وَاَہْلِکْہُنَّ مَعَہَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ سند کہتا ہی یہ شدت کی مصیبت جو میں دیکہی جان پر چوٹ لگی تاب صبر و قرار جاتی رہی بی اختیار ہاتہ اوٹھایا دعا مانگی الہی اس کافرہ خطا کار کو ہلاک و فنا کر دی اوسکی یار و انصار سی فشار موت میں انتقام لی بحق محمد و آلہ الطاہرین اونکا مقام اسفل السافلین فَوَاللّٰہِ مَا اسْتَتْمَمْتُ کَلَامِیْ حَتّٰی سَقَطَ الْقَصْرُ وَسَقَطْنَ وَہَلَکْنَ جَمِیْعُہُنَّ وَہَلَکَ تَحْتَہُنَّ خَلْقٌ کَثِیْرٌ قسم خدا کی میری تمام نہیں ہوئی تھی کہ اوس مکان کی زمین لرزنے لگی بہت ہلی اس قدر کہ تلاطم سا اوسکا گرا زن و مرد جو وہاں تھا اس بلا کی شامت سی مر گیا اور خلق کثیر کو اوسکی تلی زیادہ وہ ہی نی پکڑا فَوَقَفُوْا عَلٰی دَرَجِ بَابِ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ حَیْثُ یُقَامُ السَّبْیُ راوی کہتا ہی وقت صبح عترت خیر الانام دروازۂ شہر شام میں داخل ہوئی کثرت ازدحام خلائق اور طول بازار و گذرگاہ سی آخر روز دروازی پر مسجد جامع کی وارد ہوئی کہ وہاں ہمیشہ اسیر روم اور بلاد مشرکین کو لاکی ٹھہراتی تھی ان آل رسول کو بھی کھڑا کرکی خلق کو ذلت اونکی دکہائی قطعہ للمولفہ آگی نہیں زبان کو طاقت کلام کی دلپر ہجوم غم ہی مصیبت سی شام کی ختم سخن دعا پہ کرون باقعان و آہ اک بات میری ہاتہ لگی ہی یہ کام کی ناظم طریق بندگی

اٹھتیسویں مجلس عزا خانوں میں نزول ملایکہ بروز عاشورا تھر دشوں میں کام داخلہ

شتہ کا ہوں غلام + مجکو طلب نہ زر ہی نہ شہرت ہی نام کی + جاگیر خلد منصب غفران اوسی کی
روی رو لائی مدح کری جو امام کی جسنی گلا کٹا کی ہوا شافع قیام اور دوستو نپہ آتش دوزخ حرام کی

اٹھتیسویں مجلس نزول ملائکہ بروز عاشورا صبح کو عزا خانوں میں داخلہ

رباعی جو چشم غم شہ میں سدا روتی ہی + ہر لحظہ فزون اوسمین ضیا ہوتی ہی + اشک غم شبیر کا رتبہ دیکھو + جہان پانی کا قطرہ ہی وہان موتی ہی + رباعی فرزند رسول کی قتل ہوا + دلبند شہنشاہ عرب قتل ہوا + جبو انکو تو پانی دیکی کرتی ہیں ذبح + افسوس حسین تشنہ قتل ہوا + رباعی کیا کیا نہ ستمگار جفا کرتی تہی + شبیر مگر خدا خدا کرتی تہی + جہان تک کہ جبکا شمر خنجر لبک + کا نون سی سنا کہ شہ دعا کرتی تہی + رباعی پانی جو پلانی کو کوئی لاتا تھا + سجاد کو روز قتل یاد آتا تھا + روتی تہی تشنگی پدر کی کر یاد + وہ جام سب آنسو وں سی بھر جاتا تھا + حدیث نزول ملایکہ بروز عاشورا واسطی فراہمی مجالس عزا وخلاص مرد عاصی کا مرجا مردم پسندیدہ حق ہیں کو جو حلقہ مصیبت میں نظر تر چشم احمد مختار پر گریان ہوں خوشا حال اوس مجمع سوگوار کا جو صف رقت میں ساعت حسنت سی دلبند حیدر کرار کی نالان ہون ایسی کی ابر اشکباری کرو جو مظلوم کربلا کی قبر پر باری ہی روز قیامت کو آتش دوزخ کی سپر تمہاری ہی ایک قطرہ اشک دریای مغفرت کی جوش کو بہانہ ہی حزن و اندوہ سی رہنا بزم تعزیت میں بہشت جاودانی کا ٹہکانا ہی

مروی عن الصادق علیہ السلام انہ قال کتاب بحار الانوار میں حضرت صادق علیہ السلام سی ذکر کیا ہی کہ فضایل بکا میں اوس نور دیدہ خیر الانام نی کہا ہی

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ تَنَزَّلُ الْمَلَائِکَۃُ مِنَ السَّمَاءِ روز دہم

اٹھتیسویں مجلس نزول ملائکہ بروز عاشورا دمشق میں حرم کا داخلہ

محرم عالم میں ظاہر ہوتا ہے زمین پر آسمان سے فرشتوں کا غول آتا ہے وَمَعَ كُلِّ مَلَكٍ
مِنْهُمْ قَارُورَةٌ مِنَ الْبَلُّورِ الْأَبْيَضِ ہر ایک غم والم سے صورت عزادار بنا ہوتا ہے ہاتھ میں
سفید شیشہ بلور جنت کا لاتا ہے وَيَدُورُونَ فِي كُلِّ بَيْتٍ وَمَجْلِسٍ يَبْكُونَ فِيهِ
عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سب گھروں میں جہاں مجالس ماتم برپا ہوتی ہیں جو لوگ
امام حسین علیہ السلام کے واسطے روتے ہوں اونمیں پھرتے ہیں فَيَجْمَعُونَ دُمُوعَهُمْ فِي
تِلْكَ الْقَوَارِيرِ جو انسو مومنین کی آنکھ سے گرتا ہے اوسے ہر ایک شیشی میں بھرتا ہے فَإِذَا كَانَ
يَوْمُ الْقِيَامَةِ فَتَلْهَبُ نَارُ جَهَنَّمَ روز قیامت جو آتش دوزخ کا زبانہ اوٹھیگا جو ہر صاحب
محشر میں مانند برق چارطرف دوڑیگا فَيَضْرِبُونَ مِنْ تِلْكَ الْقَوَارِيرِ فَتَقَعُ عَلَى
النَّارِ اوس شیشی کو حکم خدا سے ہر فرشتہ لائیگا جو ایک قطرہ اوسمیں سے پھینکی آگ پر گرائیگا
فَتَهْرُبُ النَّارُ مِنَ الْبَاكِي عَلَى الْحُسَيْنِ مَسِيرَةَ سِتِّينَ أَلْفَ فَرْسَخٍ بکتے کے
اوس اشک سے آگ شرارہ مار فرار کریگا امام حسین علیہ السلام کے رونے والے سے ساٹھ ہزار
فرسنگ دور جائیگا فی الفضیلت امام حسین علیہ السلام کا ہونا امرزش میں شفاعت کا
وسیلہ ہے اور دارین میں ولایت کے سبب خوشنودی خدا و رسول کا ذریعہ ہے عن عبداللہ
بن بكر قال حججت مع ابي عبدالله في حديث طويل کتاب کامل الزیارت میں
روایت ہے کہ عبداللہ ابن بکر نے کہا ایک روز میں حضرت صادق علیہ السلام سے حدیث طولانی
میں بہت اوبھا فقلت يا ابن رسول الله لو نبش قبر الحسين بن علي هل كان
يُصَابُ فِي قَبْرِهِ شَيْءٌ عرض کی اے فرزند رسول خدا اگر کاہ قبر امام حسین علیہ السلام کو شگافتہ
کریں تو کچھ اوس میں جسد مطہر کا اثر پائیں فقال يا ابن بكر ما اعظم مسائلك ان
الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ مَعَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَأَخِيهِ فِي مَنْزِلِ رَسُولِ اللَّهِ وَمَعَهُ

اٹھتیسویں مجلس فضائل شاعر جعفر بن عفان اور دمشق میں داخلہ اسیران

یُرْزَقُوْنَ وَیُحْبَرُوْنَ جناب نے تعجب سے فرمایا کہ اے مسمع تیری فکر کی بہت بڑا سوال ہے

تیرا بدرستی کہ حسین بن علی علیہما السلام مع اپنے والدین اور بھائی کی منزل پیغمبر میں ہیں

ہیں اور اونکی ہمراہ نعمات الٰہی سے کامیاب ہوتی پھرتی ہیں وَاِنَّهٗ لَعَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ

مُتَعَلِّقٌ بہ بدرستی کہ وہ بزرگوار داہنی طرف عرش پروردگار کی متعلق ہیں اور تمکین و وقار

مشمول عز و شرف دربار خالق يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ خدا سے کہتے

ہیں کہ تو نے جو وعدہ کیا ہے میری حق میں وفا کر سابق جو فرمایا ہے وَاِنَّهٗ لَيَنْظُرُ اِلٰى زُوَّارِهٖ

فَهُوَ اَعْرَفُ بِهِمْ وَبِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ وَمَا فِيْ رِحَالِهِمْ مِنْ اَحَدِهِمْ بِوَلَدِهٖ

بدرستی کہ ہر دم اپنی زوار کی طرف نگراں ہیں اونکو پہچانتی نام اونکی اور والدین کی

وردزبان ہیں جو کچھ اسباب و سواری ہو سب کا شمار ہے جیسی کسیکو زن و فرزندوں کا

استحضار ہے وَاِنَّهٗ لَيَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَبْكِيْهِ فَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَيَسْئَلُ اٰبَاءَهُ الْاِسْتِغْفَارَ

لَهٗ ہمیشہ اپنی روئیوالونکو بنظر لطف دیکھتے ہیں اور اونکی لئی طلب آمرزش کیا کرتی ہیں اور آبائے

خواہاں ہوتی کہ تم بھی متوجہ ہو میری عزادار کی دعای مغفرت خدا سے مانگو وَيَقُوْلُ

اَيُّهَا الْبَاكِيْ لَوْ عَلِمْتَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ لَفَرِحْتَ اَكْثَرَ مِمَّا حَزِنْتَ وَاِنَّهٗ

لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَخَطِيْئَةٍ مہربانی سے فرماتی ہیں اے شخص کہ مجھ غریب کی

یاد مصیبت میں رو رہا ہے اگر جانتی تو جو خدا نے اجر بہا تیری واسطے مقرر کیا ہے ہر آئینہ شورو

شین سے بھی زیادہ مسرور ہوتا آرزوی رحمت میں دنیا ت ... ۔ کشی عن زید الشحام

قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوْفِيِّيْنَ فَدَخَلَ جَعْفَرُ بْنُ

عَفَّانَ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَرَّبَهٗ وَاَدْنَاهُ ثُمَّ ... رجال کشی میں زید شحام سے

روایت کی ہے جو اوس نے کہا ہم لوگ اہل کوفہ خدمت میں حضرت صادق علیہ السلام کی

۱۲۵

چھتیسویں مجلس شفاعتِ حسنین علیہما السلام سے رہائی گنہگار و دمشق میں داخلہ آلِ اطہار

علیہما السلام سے کہا بدبختی کہ تمہاری شفاعت سے آیا اللہ نے اسکو بخشا تمہاری توسل گناہ کا بھی تم دو نوجوان باعثِ مغفرت ہو اور سردارانِ شبابِ اہلِ جنان ہو فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اوسوقت بزیدِ رحمت پروردگار نے یہ آیت نازل کی جسکو رتبہ فضیلت سے حسنین علیہما السلام کی بشارت کا ملی

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ظاہر معنی یہ ہیں کہ ہرگاہ وہ لوگ جو اپنی ہاتھوں سے نفوس پر بیکہ ظلم کرچکتی ہیں × خدا کی توبہ کرکی تیری پاس نادم اور پشیمان آتی ہیں اونکی واسطی پیغمبر استغفار کرتا ہی اور کریم اونکی گناہ بخش دیتا ہی + ہر آینہ قریب ہی کہ اللہ کو آمرزگار پاوی گا اور وہ بندونکو اپنی رحمت سے قرین نجات فرماوی گا فقط مولفہ دنیا و آخرت میں وسیلہ حسین ہی ہر دردِ لا دوا کا مسیحا حسین ہی + بھر رفاہِ امت عاصی ہوا شہید + سب مومنوں کا شافعِ فردا حسین ہی جسکی فروغ سے ہوا روشن چراغِ دین + شمعِ حریم یثرب و بطحا حسین ہی نورِ خدا امامِ ہدیٰ انبیا کی روح + بحرِ شرف میں گوہرِ یکتا حسین ہی + فرمانِ دہِ قضا و قدر نائبِ الٰہ کرسی نشین عرشِ معلیٰ حسین ہی کیا غم ہی دوستدار کو محشر کی ہول سی + ناظم کا دو جہان میں مولا حسین ہی + سب خلق سی مقرب درگاہِ ذوالجلال + سبطِ نبی علی کا پسر فاطمہ کا لال

مجلس دخولِ اہلبیتِ کرام شہرِ شام میں بانی سہل ساعدی صحابی الانصار

زایرانِ بیت المقدس تعزیت سرا و مسافرانِ شہرِ دمشق رفت و بکا را وی اِن اخبارِ دردِ بیقراری و ناقلانِ آثارِ اندوہ و سوگواری عزیزانِ دیارِ حسرت و پریشانی و تماشائیانِ بازارِ محنت و حیرانی دواخل ہونا قافلہ غم و الم کا شامِ ماتم میں زبانِ قلم سی صفحۂ رقم پر یوں بیان کرتی ہیں کہ جب کوفیانِ بی شرم نی اپنی پردہ حیا کو دستِ جفا سی پھاڑ انتقام سی

اٹھتیسوین مجلس روایت سہل ساعدی دمشق مین آمد عترت اطہار کی

دین و ایمان کو عقیدہ ابن زیاد کی مانند بگاڑا پیغمبر کی اولاد کی سر کٹی ہوئی اہلبیت رنجیدہ
رسیّون مین بندہی ہوئی بحالِ تباہ یان کفار نرغہ مین سپاہ کفار کی گرفتار تماشاگاہ خلق مین
ہر دیار کی ذلیل و خوار و اسطی ملاحظہ یزید کی نزدیک شام کفر مقام آئی اہل شہر کی ازدحام
دیکہہ کی غیرت سی گہبرائی کیون ای اہل عزا ذرا غور کرو اس مصیبت کی شدت کو چشم تماشائی دیکہو
اگر ہماری مان بہنین بیٹیان دشمنون کی ہاتہہ مین گرفتار ہون ننگی سر بیٹی کہڑی ماں اون سی منہہ
چہپائی اونٹ کی جہاز پر سوار ہون بلوای عام مین اونکو در بدر پہرائین اپنی دکہہ پر روئین تو یارب
دہکائین یہ اندوہ و الم ہمسی کیونکر سہا جائی ہرگاہ کچہہ بہی اقتدار ہو اوسکا ہیکو صبر آئی قربان جائی
تسلیم و رضای سید الشہدا جان فدای وفا و ابتلای مظلوم کربلا اپنی خوبہا مین ناناکی امت
دوزخی چہڑائی ہماری نجات کو کس درجہ بلا و محنت اوٹہائی ابٹی بہن کا سر کربلا خاک سی بہرا
بہائی کا سر کٹا نیزہ کی نوک پر وہ راہ بی بی کی چہرہ کو نقاب بشرم سی پردہ وہ بہی ہو سکتا
بیٹی کا سیلا کرتا بہی پہٹا لہو کا داغ لگا بی بی امامہ ودرد اطوق و زنجیر سی بیمار سر بندہی ہمارہ کُشتہ
سرونکی ہمراہ شہرون مین بی مقنعہ و چادر پہری جو خواتین ہماری نور کی صدر نشین ہون وہ محمل قیدمین
تو امام غم و الم سہین جنکی گہر کا خادم روح الامین ہوا اونکو لونڈیونکی صورت نامحرم دیکہین الہم
اگر اپنی اقربا کی ماتم سی روئین تو دشمن تازیانون سی دہمکائین تہکی ماندی ہرگاہ زمین پہ بیٹہہ
تو ظالم زن مار کی ہنکائین نادان بچی رونی مین چلائین تو ستمگر ہنس کی طمانچی لگائین بیتابی سی
عزیزونکو بلائین تو کٹی سر لہو بہری دکہائین بہوکی ہون تو غم کہائین پیاسی لگی خون جگر پیئین
فریاد کرین تو بیداد سہین چپ رہین تو جیبن نہ رہین حیف کہان پردہ نشینان اہلبیت
اور بازار کی تشہیر افسوس ہی کجا دختران فاطمہ زہرا بنات امیر کبیر اور برہنہ سر و پا اسیر

رَوَی صَاحِبُ الْمَنَاقِبِ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ زَیْدٍ عَنْ اٰبَائِہٖ اَنَّ سَہْلَ بْنَ سَعْدٍ

اٹھتیسوین مجلس روایت سہل ساعدی دمشق مین آمد عترت اطہار کی

قَالَ خَرَجْتُ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتَّى تَوَسَّطْتُ الشَّامَ صَاحِبِ كِتَابِ بِنَابِيعِ

باسنادِ معتبرہ زبیدہ او سکی بزرگون سے روایت کی ہے کہ سہل بن سعدی نے مصیبت عترت

سکل کشا کہی ہے کہ ایک سال مین سفر زیارت بیت المقدس کی پھر اثنای راہ مین

شہر شام کو پہنچا فَاِذَا اَنَا بِمَدِيْنَةٍ مَطْرُوْدَةِ الْاَنْهَارِ كَثِيْرَةِ الْاَشْجَارِ ناگاہ

اوس بلد مین پانی نہرون کا جاری دیکہا باغات کی اشجار کو گہنا میوہ بھرا تر و تازہ پایا

وَقَدْ عَلَّقُوا السُّتُوْرَ وَالْحُجُبَ وَالدِّيْبَاجَ بالاخانون مین پردی دیبا کی بندہی تہی

سامانِ آرایش گوشون مین ہر قسم کی دہری تہی وَهُمْ فَرِحُوْنَ مُسْتَبْشِرُوْنَ ہر طرف

علم نشاط کی پرچم کہلی ہوی رنگا رنگ زین اور لجام کی گہوڑون پر لوگ چڑہی ہوی زن

مرد لباس فاخر پہنی پہرتی پشتِ بام اور دوکان مین سیر و تماشا کرتی وَعِنْدَهُمْ نِسَاءٌ

يَلْعَبْنَ بِالدُّفُوْفِ وَالطُّبُوْلِ اونکی سازِ عشرت مین عورتین ناچتی گاتین خوشی

دف اور نی کو بجاتین لوگ باہم گلی ملتی یکبارگی کہتی عید سی زیادہ جوش عیش کا دم بہرتی فَقُلْتُ

فِيْ نَفْسِيْ لَا نَرٰى لِاَهْلِ الشَّامِ عِيْدًا لَا نَعْرِفُهُ یعنی مین اپنی دلمین بہت تعجب

سمہا کہ اہل شام مین کوئی عید ہی کہ اوسکو ہمنی نہین جانا فَرَاَيْتُ قَوْمًا يَتَحَدَّثُوْنَ

فَقُلْتُ يَا قَوْمُ اَلَكُمْ بِالشَّامِ عِيْدٌ لَا نَعْرِفُهُ یعنی ناگاہ ایک طرف خلایق کی

ہجوم کو باتین کرتی دیکہا پوچہا تمہاری ملک مین آج دن کیسا تقریب کا ہی ہم مین

نہین معلوم کس خوشی کا چرچا ہی قَالُوْا يَا شَيْخُ نَرَاكَ غَرِيْبًا جواب دیا کہ ای شیخ ظاہرا

تو غریب الوطن دکہائی دیتا ہی جو اس ماجرای عظیم کا حیرت سی سوال کرتا سراغ اپنا دی

فَقُلْتُ اَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَدْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا یعنی کہا کی الحقیقت تازہ وارد ہون

نام میرا سہل ابن سعد ہی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کا صحابی ہون قَالُوْا يَا سَهْلُ

اٹہتیسوین (۳۸) مجلس روایت سہل ساعدی دمشق مین آمد عترت اطہار کی

ما اعجبت السماء لا تمطر دما والارض لا تنخسف باہلہا یعنی

ای سہل بڑی حیرت کی جا ہی کہ آسمان سی لہو کا مینہ نہین برستا ہی یہ زمین شق کیون

نہین ہوتی اور باشندونکو اپنی خاک مین ڈبوتی، قلت ولم ذالک یعنی گہبرا کی اوسی کہا

کونسا باعث ہی کیا واقعہ ہوا، قالوا ہذا راس الحسین وعترت محمد پہلے

یہم من ارض العراق مجہی سمجہایا کہ دیکہہ سر حسین علیہ السلام اور اولاد رسول الثقلین کو

تن سی کاٹا ہی اہلبیت پیغمبر خدا کو اسیر اور قید کیا ہی ملک عراق سی یزید کی واسطی ہدیہ بہیجی

ہر شہر و دیار مین پہرا کی لشکر ابن زیاد لایا ہی فقلت واعجباہ یہدی راس

الحسین والناس یفرحون یعنی سینہ پیٹ کی آہ و فریاد کا نعرہ مارا گریبان صبر و

تحمل کو دست بیتابی سی پہاڑ کر ہای ہای سر حسین علیہ السلام فرزند نبی کو ظالم ہدیہ لاتی ہین

اہل حرم کی خواتین خلق نامحرم کو دکہاتی ہین اوس پر لوگ جشن کرتی ہین مانند روز عید عورتین

مرد خوش پہرتی ہین فقلت من ای باب یدخل فاشاروا الی باب یقال لہ

باب الساعات یعنی پوچہا اونکو کس راہ سی شہر مین داخل کرینگی اور کب وہ بانی جفا

سرونکو شہدا کی لیکی بڑہینگی مجہی بتایا اوس دروازی سی جسکو باب ساعات کہتی ہین سر ہم

اولاد رسالت کی اسیر ادہر سی گذرتی ہین قال فبینما انا کذالک حتی رأیت الرایات

یتلو بعضہا بعضا یعنی رو رو کی اوسی یہ کلام کرتا تہا ناگاہ سامنی سی نشان لشکر کی آتی

دیکہا فوج فوج پیادہ و سوار کا غول طبل بجاتی آتی ہین ازدحام زن و مرد واسطی تماشی کی اوس طرف

ہجوم لاتی فاذا نحن بفارس بیدہ لواء منزوع السنان علیہ راس من

اشبہ الناس وجہا برسول اللہ دفعتًا دیکہا ایک ستمگار گہوڑی پر سوار آتا نظر پڑا کہ وہ شقی

ساری ہمراہیون سی رجز پڑہتا خوشی کرتا آگی بڑہا طویل نیزہ کہ سنان اوسکی نہتی اپنی ہاتہ مین

۱۹۳۱

دیر زمین پنہان کردہ ست پسر یزید
امام حسینؑ ہستند کہ پدرم ایشان را
و در خانہ با ایشان از قاتلان حضرت
است کہ بنی امیہ از بنی ہاشم اضداد اند
خلوت کرد پسر گفت کہ ای پسر ہان و اعتقاد او
کہ میخواہم خلوت سخنی بتو بگویم عبداللہ

اٹھتیسویں مجلس روایت سہل ساعدی کی دمشق میں آمد عترت اطہار کی

لیتی تھا سر پرخون نورانی کو اور سر بلند کیے تھا یعنی شور محشر میں کہ سر اکی بغور دیکھا تو سر امام
حسین علیہ السلام کو مانند آفتاب قیامت چمکتا پایا سارے خدائی میں رسول دو سرا کی نقشی
سے شباہت ملتی چشم و ابروے خیر الوری کی صورت بعینہ آنکھوں میں پھرتی لاکن فرق مبارک پر
تلوار و پتھر کی زخم موجود اور لب گلبرگ تر پیاس کی شدت سے کبود و محاسن سفید میں لہو کا
خضاب لگا بالوں میں غبار صحرا و بیابان کربلا بھرا رخسارے ماری تمازت کی پھول سے مرجھائی
پیشانی پر پیکان تیر و نشان خدنگ نظر آئی علامت سرداری چہرہ تابان نمایاں بشرہ
مجروح پر ابتدا کی روح بلاگردان خشک دہان سے ذکر الہی میں تر زبان بساتھ فصاحت کی تلاوت
قرآن میں بلاغت کا بیان صورت اعجاز سے آواز دردناک میں یہ آیت کو پڑھا ام حسبت
ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا یوں ہی تجھوا کر والی سر کو
تم ایسا گردن سے کٹا پاتی تو کسقدر آنسو بہا کی خاک حسرت سر پہ ڈالتی کربلا میں ہوتی لڑتے
بیدفن و کفن پر کیا ماتم کرتی اہلبیت کی دروازہ خیمہ پر کیونکر زینب خاتون کو چھپا دیتی
سید سجاد کو طوق و زنجیر سے بندھا دیکھتی تو نالہ و شیون کا غل نہ مچاتی فاطمہ اور سکینہ کو
پدر کی جدائی سے سر پا ئی فساد طمانچے مارتی تم کہڑی ہوکی نہ بچاتی ام کلثوم و زوجات امام
مظلوم کو سر و پا برہنہ دیکھتی اپنی گھر سے کوئی چادر لاکے اوڑھنی کو نہ دیتی آقا کی حمایت میں
جان و مال سے دریغ نہ ہوتا ادای حق غلامی پر زن و فرزند سے ہر شخص ہاتھ دھوتا فاذا انا
من ورائہ رایت فتیً علی جمال بغیر وطاء راوی کہتا ہے کہ میں اس
حیرت و افسوس میں کہڑا تھا ناگاہ سوار ونکی غول سے نکلا جو سر ہای شہدا کو لاتا تھا
آل نبی کی عورات اسیر تھا نظر آتی دیکھا کہ او ذکر وق کیا وہ او شتر بے جہاز پر بٹھایا تھا الحرم کا حال
ہجوم ملال سے بہم دیکھنی سے اونکے آشنا دیکھا کہ الم و رنج کی شدت اور گرمی سے

بگفت و بازگشت عبداللہ کامل با
سر او بیا فتند پسر و دانست
کہ عبداللہ دانست و بچشم اشک
مالک بود کشندہ غلام حسین بن عبد
مظاہر و ابن حبیب

اٹھائیسویں مجلس بروایت سہل ساعدی دمشق میں داخلہ حرم نبیؐ

بہچانتی ہیں بکہ بخوشی خاطر یزید اہل بغی اور خروج میں کتنی مسلمان بھی نہیں جانتی ہیں فقلتُ
هَل لَكِ حاجةٌ اِلَيَّ فَاَنَا سَهلُ بنُ سَعدٍ مِمَّن رَأى جَدَّكِ وَسَمِعتُ
حَدِيثَهُ راوی کہتا ہی یعنی جو اید یا بندہ سہل بن سعد تمہاری جدّ بزرگوار محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ والہ کا صحابی ہوں بیت المقدس کی سفر سی پھرا واقعہ جانکاہ میں رہین بیتابی ہوں
اپکی نانا رسول کو بہت دیکھا ہی کلام اور حدیث صدق مقال بارہا سنا ہی ای خاتون
قیامت کی پوتی اگر کوئی خدمت ہی تو فرما و بجا لاؤں جو چیز کی حاجت ہو ویسی با
بہم پہنچاؤں قالَت یا سَهلُ قُل لِصاحِبِ هذَا الرَّأسِ اَمامَنا حَتّى يَشتَغِلَ
النّاسُ بِالنَّظَرِ اِلَيهِ وَلا يَنظُرُونَ اِلى حَرَمِ رَسُولِ اللهِ کہا ای سہل ہم ذریت
رسول کو اپنی بی پردگی سی حیا آتی ہی منہ چھپانی کو عورات غارت زدہ کی پاس کوئی
چادر اور مقنعہ نہیں باقی ہی یہ خونخوار کینہ و عداوت خاک و خون بھری سر نکو ہمارے
برابر لیجاتی ہیں ہمکو وہ ہری سوزِ بلا و محنت میں جلاتی ہیں اگر سر کو ادہر اوٹھاتی ہیں
تو بہائی باپکا سر سکینہ کی رقت جلاتی ہیں جو گردن جھکاکی بالوں سی چہپاتی ہیں تو یہ جلاتی
تماشی کو ہماری طرف نظر دوڑاتی ہیں تو کار ثواب جانکی وہ سوار جو حامل سر حسین علیہ السلام
او سی کہدی آگی بڑہ جائی خلقت میری سر پدر کی دیکھنی میں مشغول ہو کی نظارہ اہل حرم
باہنہ اوٹھائی قالَ سَهلٌ فَدَنَوتُ مِن صاحِبِ الرَّأسِ فَقُلتُ لَهُ هَل
لَكَ اَن تَقضِيَ حاجَتي وَتَأخُذَ مِنّي اَربَعَ مِائَةِ دِينارٍ مطابق ارشاد سکینہ
ناشاد ہیں دوڑا حامل سر حسین علیہ السلام کی پاس جاکی منت سی کہا ہو سکتا ہی کہ حاجت کو میری
پورا کری اور چارسو دینار مجھ سی لی لی قالَ وَما هِيَ قُلتُ تُقَدِّمُ الرَّأسَ اَمامَ الحُرَمِ
فَفَعَلَ ذلِكَ فَدَفَعتُ اِلَيهِ ما وَعَدتُهُ ظالم ستمگر نی پوچہا وہ کیا ہی جو تو

اٹھتیسوین مجلس بروایت سہل ساعدی دمشق مین داخلہ حرم نبی ؐ

عوض مین زر دنیا ہی چاہی اوسکو مطلب اپنا سمجھا یا کہ سید الشہدا علیہ السلام کی راس پر نور کو
اہل حرم سی آگی بڑہا وہ مردود گہوڑی کو جہپٹ کر آگی لیگیا تب نکالا شمشیر جفا کی اسنے جلا دینی
زن موعود اوسکو دیا ہجوم کو ہٹا کی خدمت اہلبیت کا قصد کیا عین البکا مین لکہا ہی کہ راوی
بیان کرتا ہی میری ہمراہ ایک مرد نصرانی مسافر تھا کہ شوقِ عقیدت سی بیت المقدس کا
وہ بہی زائر تہا ہر روز پیادہ پا تو کے بیچ مین قطع مسافت کرتا محافظت راہ کو ایک تلوار اپنی
پوشاک مین چہپائی پہرتا جب اوس نی جانا کہ اہلبیت پیغمبر کی نواسی شہید کیا ہی ہمراہ امام حسین
علیہ السلام کو بنات رسول کی ہمراہ واسطی یزید کی لیجاتی ہی تماشا دیکہنی کو اسیران اہلبیت کی
طرف گیا وہ نوبت خواری و زاری کی جو نظر پڑی بیخود ہوا نزدیک تہا کہ فرط غم سی غش ہو جائی
دل کی جوش سی رحم کہا کی انسو نکل آئی ناگاہ سر امام حسین علیہ السلام سی اعجاز مین یہ آیت کی تلاوت
کرتی سنا وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ یعنی گمان نکرو اس بات کا
عمل سی ظالمون کی غافل ہی جب اوسنی یہ کیا رہ کہ ایسی فرزند حضرت رسالت کی جناب کفر
مقابل سی نصرانی کی اودہہ کی ہاتہ اسکی ہاتہون نی دروازی سعادت کی کہول دیئی
صدق دل سی کلمہ طیبہ کو پڑہا اپنی تلوار کو غلاف سی نکالا ذریت نبی کی دشمنون پر حملہ آور ہوا
جہاد مین بہت اشقیا ماری درہم و برہم لوگ اوپر تلی گری چھدہا نامرد اوسپر ٹوٹ پڑی
چار طرف سی پتہر اور تیر اور تلوار کی زخم لگی آخر کو وہ تازہ مسلمان شہید ہوا جان کو راہ
دین مین قربان کیا راوی کہتا ہی کہ مین پہر سواری حرم کی اونٹون سی قریب پہنچا
ام کلثوم خواہر امام مظلوم نی پاس بلا کی پوچہا بازار شام مین آج کی روز کیا ماجرا گذرا
مینی نصرانی کا قصہ بیان کیا مدینہ کی طرف رو کی فریاد کی نانا پیغمبری رو دیا دیکہی
واعجباہ کہ نصرانی حرمت کو عترت رسالت کی بجالائی اور مسلمان دشمن ہو گئی

اونسٹھویں مجلس فضائل میں شرکت بکا و اسیران کربلا کا دمشق میں داخلہ

منزلت میں روایت معتبر سے قال ابو عبد اللہ الثانی زینوا مجالسکم بذکر
الحسین فان ذکرہ یحبط الذنوب العظام و صغائرہم ولدتہ امہ
کتاب بحار الانوار میں نقل کی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ حدیث کہی ہے اے محبان
باایمان اپنی مجمع مجالس کو ذکر امام حسین علیہ السلام سے زینت دو بدرستی کہ اوس مظلوم کا
واقعہ سرگذشت گناہان کبیرہ کو نامۂ عمل سے زائل و ساقط کر دیتا ہے اور مانند اوس
روز کے جو ماں کے بطن سے پیدا ہوا تھا پاک و صاف بنا دیتا ہے ایضا وقال الصادق
علیہ السلام نفس المؤمن المہموم لظلمنا تسبیح وھمہ لنا عبادۃ
وکتمان سرنا جہاد فی سبیل اللہ اور بھی اوسی حضرت سے روایت کی
مخبر صادق نے اہل عزا کو بشارت دی ہے مجالس مومنین میں جہاں فضیلت و مصیبت
ہم اہلبیت کی بیان کریں لوگ زن و مرد اکٹھے وہاں سانس جو لیں ہمارے اونکے سانس لینا
برابر ثواب تسبیح خدا ہے ہمارے واسطے غم کھانا عبادت ہوتا ہے چھپانا ساری بھید کو دشمن
مخفی کا اہل خلاف سے جہاد راہ الہی کا اجر دیتا ہے ثم قال ابو عبد اللہ یجب ان
یکتب ھذا الحدیث بالذھب پھر فرمایا ابو عبد اللہ نے دوست رکھتا ہوں کہ
یہ حدیث سونے سے لکھی جائے اور ہر محب اسکا پڑھا ایک دوسرے کو پہنچائے فی کتاب
البحار عن اسناد الاخبار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان اللہ
یامر ملائکۃ المقربین ان یتلقوا دموعہم المصبوبۃ لقتل
الحسین الی الخزان فی الجنان کتاب بحار الانوار میں اسناد اخبار سے روایت کی ہے
مخبر صادق رسول خدا نے زبان معجز بیان سے کہی ہے بتحقیق کہ اللہ تعالی یوں تعزیت کرنے والوں
کہ اپنی ملائکہ مقرب کو حکم دیتا ہے آنسو حسین کی مصیبت میں رونے والوں کے فراہم کرتے ہیں

اونسٹھویں مجلس فضائل اہل بکا و اسیران کربلا کا دمشق میں داخلہ

اور بہشت میں خازن جنان کو پہنچائیں فیمزجوا بماء الحیوان فتزید عذوبتہا

تاکہ وہ فرشتے آب چشمۂ حیوان میں ڈالتے ہیں قطرہ اشک کی لطافت و شیرینی کو آبحیات کی

بڑھاتی ہیں حل عن ابی ذر الغفاری قال رایت رسول اللہ یقبل

الحسین بن علی علیہما السلام وھو یقول کتاب کامل الزیارت میں

ابی ذر غفاری سے روایت کو جو اونہوں نے کہا میں نے دیکھا ایکدن حضرت رسالت کو اپنی گود میں

لئے امام حسین علیہ السلام کی رخسارہ دہن پر بوسے دیتے پیار سے بار بار کہتے تھے من احب

الحسن والحسین وذریتہما مخلصا لم تلفح النار وجہہ ولو کانت

ذنوبہ بعدد رمل عالج الا ان یکون ذنبہ یخرجہ من الایمان جو کوئی

حسن اور حسین اور اونکی اولاد کو مخلص رضای خدا کی واسطے دوست رکھیگا وہ آتش دوزخ میں

باوجود عصیان کی جلایا نہ جائیگا ہرچند ریگ بیابان عالج کی قدر کثرت گناہ کا رکھتا ہو

مگر یہ کہ اوس خطا کا مرتکب ہو جسمیں ایمان نرہا ہو عن ابی الفتح الغفاری عن ابن

عباس وابی رافع قالا کنا جلوسا مع النبی اذ ھبط علیہ جبرئیل

کتاب امالی میں روایت لکھی ہے کہ ابی فتح غفاری ابن عباس اور ابو رافع سے نقل کی

ہم دونو خدمت میں نبی کی بیٹھے تھے ناگاہ جبرئیل نازل ہوئے ومعہ جام من البلور

الاحمر مملوا مسکا وعنبرا بلور سرخ کا جام خوش قطع دیکھا کہ مشک و عنبر سے

بھرا ہوا ہمراہ تھا فقال لہ السلام علیک اللہ یقرء علیک السلام ویحییک

بہذہ التحیۃ اوسنے سلام کیا اور کہا خدا تمپر درود و سلام بھیجتا ہے اور یہ تحفہ جنت تحیۃ

کرتا ہے ویامرک ان تحیی بہا علیا وولدیہ فرماتا ہے تمکو کہ اس کرامت کو

علی اور اونکی دونو فرزندوں تک پہنچاؤ فلما صارت فی کف النبی ھللت

اڑتالیسویں مجلس جام بلور جنت کی روایت و دمشق میں ورود آل رسالت

ثلثا وکبرت ثلثا جب کہ پیغمبر کی ہاتھ میں وہ کٹورا گیا تین مرتبہ تہلیل اور تین دفعہ
تکبیر سی گویا ہوا ثم قال بلسان ذرب بسم اللہ الرحمن الرحیم طٰہٰ ما انزلنا
علیک القرآن لتشقی پھر زبان فصیح اور بلیغ میں آواز بلند سی ان کلمات طیبات کو پڑھا
فاشمها النبي ثم حياها علیا رسول خدا نی اوسکی رائحہ جان فزا کو سونگھا اور علی ابن
ابیطالب کو دیا فلما صارت في كف علي قالت ہرگاہ دست علی ید اللہ فوق ایدیہم
مالامال کرامت وشرف میں صاف ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم انما ولیکم اللہ
ورسوله الایہ اس آیہ کو نام ولی خدا سی زبان پر مع بسم اللہ تا آخر تلاوت کیا فاشمها
علي وحياها الحسن علی مرتضی نی اوسکی خوشبوی دماغ معطر فرمایا پھر حسن مجتبی علیہ
السلام کو پہنچایا فلما صارت في كف الحسن قالت جب کف مبارک میں امام حسن کی
وہ کٹورا آیا ادب سے صاف کلام کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم عم یتساءلون عن
النبأ العظیم الایہ اس آیت کو ساتھ بسم اللہ کی قرائت کیا فاشمها الحسن وحياها
الحسين امام حسن نی اوس رائحہ ربانی سی مشام خوشبو کرکی ریحان رسول امام حسین کو
دیا فلما صارت في كف الحسين قالت جب امام حسین کی بخشندہ کف میں آیا
ہوا تو لطف سی بولا بسم اللہ الرحمن الرحیم قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة
في القربی ان کلمات طیبات کو دست سید الشہداء میں سنایا اور تاکید محبت کو اونکی اہم
ثبوت بتایا ثم ردت الی النبي فقالت پھر سرور کائنات کی ہاتھ میں دیا گیا
اور جام با صفا یوں بولا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ نور السموات والارض
اس فقرہ کو مع بسم اللہ ساتھ بلاغت کی سنایا فلم ادر علی السماء صعدت ام
في الارض نزلت بقدرة الله راوی ناقل ہیں کہ پھر نہیں معلوم وہ کٹورا فلک چرخ پر چڑھا

اونتالیسوین مجلس ۳۹ وفات ابرهیم فدیہ سید الشہدا ودمشق مین داخلہ اسیران کربلا

یا زمین کی اندر غایب ہوا قدرت خداسی کہان پہنچا ف تفسیر النقاش باسنادہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى فَخِذِهِ

الْأَيْسَرِ ابْنُهُ إِبْرَاهِيمُ وَعَلَى فَخِذِهِ الْأَيْمَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ تَارَةً

يُقَبِّلُ هَذَا وَتَارَةً يُقَبِّلُ هَذَا تفسیر نقاش مین اپنی سندسی ابن عباس کی بابی

ہی کہا جو ادسی کہا ایک روز مین خدمت نبی الوری ہی مشرف تہا وہ جناب ابراہیم

راست امام حسین علیہ السلام کو بٹہائی تہی اور طرف چپ ابراہیم اپنی فرزند والا مقام

چڑہائی تہی کبہی اوسکی جبین ورخسار کا بوسہ لیتی تہی اسکو پیار والفت مین ہنسا دیتا

إِذْ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ بِوَحْيٍ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَتَانِي

جَبْرَئِيلُ مِنْ رَبِّي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ

لَسْتُ أَجْمَعُهُمَا لَكَ فَافْدِ أَحَدَهُمَا بِصَاحِبِهِ ناگاہ جبرئیل وحی الہی لیکر نازل

ہوی جب وہ چلا گئی تو رسولخدا بولی اسدم میری پاس روح الامین آیا اور پیام رب

العالمین یون لایا کہ خدا تمپر سلام بہیجتا ہی بغیرت محبت وپاس حرمت سی کہتا ہی کہ ان دو

تمہاری آغوش مین اکہٹا رہنا مصلحت نہین ہی چاہی جو ہو دوسری پر فدا کردو یہ حکم

دیتا ہی فَنَظَرَ النَّبِيُّ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَبَكَى وَنَظَرَ إِلَى الْحُسَيْنِ فَبَكَى اوسوقت سید

انبیا نی ابراہیم وامام حسین کی طرف دیکہا اور حسرت مین باری باری دونو کی جانب سی

رودیا وَقَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ أُمُّهُ أَمَةٌ وَمَتَى مَاتَ لَمْ يَحْزَنْ عَلَيْهِ غَيْرِي فرمایا

کہ مادر ابراہیم ام ولد تہی مدت ہوئی کہ مرگئی اب کون سوای میری غم ابراہیم کا بار اوٹہانی والا

اگر مرجائی تو البتہ اوسکا درد سرمایہ اندوہ دلکا میرا ہی وَأُمُّ الْحُسَيْنِ فَاطِمَةُ وَأَبُوهُ

عَلِيٌّ ابْنُ عَمِّي لَحْمِي وَدَمِي وَمَتَى مَاتَ حَزِنَتِ ابْنَتِي وَحَزِنَ ابْنُ عَمِّي

اونتالیسوین مجلس روایت مارون مناقب حسنین علیہما السلام اور حرم کا داخلہ شام

ابن ابیطالب اور اونکی فرزند امام حسن و امام حسین علیہم السلام سی بغض و عداوت رکہتا ہون
وَلَا وَاللّٰهِ مَا ذٰلِكَ كَمَا يَظُنُّوْنَ قسم خدا کی ایسا نہین یہ حرف بیجا ہی جو اس مین
خلق کو وہم ہوگا ہی وَلٰكِنَّ وُلْدَهُ هٰؤُلَاءِ طَالَبْنَا بِدَمِ الْحُسَيْنِ مَعَهُمْ فِي
السَّهْلِ وَالْجَبَلِ لاکن یہہ اونکی اولاد خونخواہی امام حسین علیہ السلام پر چڑہی
ہماری ساتہہ کوہ و بیابان مین سامی پرخاش رہی حَتّٰى قَتَلْنَا قَتَلَتَهُ ثُمَّ
اَفْضٰى اِلَيْنَا هٰذَا الْاَمْرُ یہانتک کہ بڑی لڑائی اور ہنگامہ جدال درمیان مین ہوا پہر
قدرسی امر خلافت ہمکو ملا فَجَالَنَا هُمْ فَحَسَدُوْنَا وَخَرَجُوْا عَلَيْنَا فَقَاتَلْنَاهُمْ
پس آمیزش کی ہم سی حسد مین اور خروج کیا ہمنی اونکی راہ کہولدی یعنی اونکی حال پر
چہوڑدیا وَاللّٰهِ لَقَدْ حَدَّثَنِيْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمَهْدِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمَنْصُوْرُ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
قسم خدا کی یہہ روایت پہنچی مجکو اپنی آبا و اجداد عبداللہ بن عباس کی بیان سی کہ ایک روز
مین خدمت رسول خدا مین حاضر تہا دل و جان سی اِذْ اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَبْكِيْ ناگاہ فاطمہ
زہرا صدمہ سی بلبلاتین روتی ہوی پدر کی پاس آئین فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ مَا يُبْكِيْكِ
پیغمبر نی پوچہا بتیرا ہوا بنور دیدہ کیون اشکبار ہو قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ خَرَجَا فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ اَيْنَ سَلَكَا عرض کی یا رسول خدا
میری فرزند دلبند حسن و حسین گہر سی باہر نکلی ہین اور یہہ نہی معلوم نہین کدہر گئی ہین
فَقَالَ النَّبِيُّ لَا تَبْكِيْنَ فِدَاكِ اَبُوْكِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَهُمَا وَهُوَ اَرْحَمُ
بِهِمَا فرمایا نبی نی کہ ای دختر جان پرور تیرا فدا ہو مطلب کہہ رقت نکر دتحقیق کہ حق خدا
اونکو پیدا کیا ہی وہ اونپر بہت مہربان دہر بلا مین نگہبان ہی اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَا

اونتالیسویں مجلس روایت ہارون مناقب حسنین علیہما السلام اور حرم کا داخل شام

اخذا فی بر فاحفظہما وان کانا اخذا فی بحر فسلمہما پھر دعا مانگی خداوندا
میری فرزند خشکی میں ہیں تو حفاظت کرنا اور اگر دریا میں اوتر گئی تو سلامت
پہنچانا فہبط جبرئیل فقال یا احمد لا تغتم ولا تحزن ھما فاضلان
فی الدنیا فاضلان فی الآخرۃ وابوھما خیر منھما او سدم جبرئیل نازل ہوئے
کہا اے احمد مجتبیٰ غم نہ کھاو حزن و اندیشہ نہ لاو تمہاری نواسی دنیا و آخرت میں برگزیدہ
فاضل ہیں اور اونکے والد اونسے اچھے اور کامل ہیں وھما فی حظیرۃ بنی النجار نائمین
وقد وکل اللہ بہما ملکا یحفظہما وہ بزرگوار حظیرہ بنی نجار میں سوتی ہیں تھوڑا
عرصہ گذرا ہی خدا نے ایک فرشتہ کو اونکی حفاظت پر مقرر کیا ہی قال ابن عباس
فقام رسول اللہ وقمنا معہ حتی اتینا حظیرۃ بنی النجار ابن عباس روایت
کرتی ہیں پس نبی سو خدا کھڑی ہوئی اور ہم بھی اونکی ساتھ اوٹھی یا ہم چلی تا کہ حظیرہ بنی نجار
پہنچی فاذا الحسن معانق الحسین واذا الملک قد غطاھما باحد جناحیہ
دیکھا کہ حسن اپنی چھوٹی بھائی حسین کو پیار سے گلے لگائے ہیں اور ملک ایک پر سے سایہ کیا
جیسے خادم ہوتی ہیں فحمل النبی الحسن واخذ الحسین الملک والناس یرون
انہ حاملہما پیغمبر نے اونکو جگایا حسن کو نبی نے دوش پر چڑھایا اور حسین کو فرشتہ نے
کاندھی پر بٹھایا ظاہر میں لوگ دیکھتی اور جانتی تھی دونو کو حضرت اوٹھائی قدم بڑھاتی
تھی فقال لہ ابوبکر وابو ایوب الانصاری یا رسول اللہ الا نخفف عنک
باحد الصبیین بنظر حسن خدمت ابوبکر و ابو ایوب الانصاری نے عرض کی اے رسول خدا
دونو فرزند دلبند میں ایک ہمیں دیجیے کہ آپکا بوجھ ہلکا ہو فقال دعاھما فانہما فاضلان
فی الدنیا فاضلان فی الآخرۃ وابوھما خیر منھما فرمایا انکو اپنی حال پر چھوڑ دو

اونتالیسوین مجلس روایت ہارون سی فضیلت حسنین علیہما السلام اور حرم کا داخلہ شام

یہ فاضل ہین دنیا و آخرت مین اور والد اونکی بہتر ہین اونسی خلقت مین ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ
لَا شَرَفَ فِیْہِمَا الْیَوْمَ بِمَا شَرَّفَہُمَا اللّٰہُ بعد ازان ارشاد کیا آج ظاہر کرونگا اونکی
شرف و بزرگی کو جو خدانی فرمایا فَخَطَبَ فَقَالَ اَیُّہَا النَّاسُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ
بِخَیْرِ النَّاسِ جَدًّا وَجَدَّۃً پس مسجد مین رونق افزا ہوی منبر کی خطبہ پڑھا
پکارکی شادمانی سی + ای گروہ خلایق تمکو خبر دون بہترین مردم کی نانا اور نانی کا
قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ جَدُّہُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ
جَدَّتُہُمَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ حضار نی پوچھا کہ ہان ای خیر الورے بتاو کون
اوجدہی فرمایا حسن اور حسین نانا اونکا رسول خدا نانی خدیجہ بنت خویلد ہی اَلَا اُخْبِرُکُمْ
اَیُّہَا النَّاسُ بِخَیْرِ النَّاسِ اَبًا وَاُمًّا پھر فرمایا آگاہ ہوای گروہ حاضرین خبر دیتا ہون
تمکو اشرف بنی آدم سی باپ اور مان کی رتبہ تمکو سی قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اَبُوْہُمَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَاُمُّہُمَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ
مُحَمَّدٍ اونکو نی کہا ارشاد کرو ای سید دوسرا فرمایا حسن اور حسین ہین باپ اونکی
علی ابن ابی طالب مان فاطمہ بنت محمد شرف ثقلین ہین اَلَا اُخْبِرُکُمْ اَیُّہَا
النَّاسُ بِخَیْرِ النَّاسِ عَمًّا وَعَمَّۃً فرمایا ای مجمع چاہتی ہو کہ تمہین بتا دون بہتر
ناس کو چچا اور پھوپھی کی جانب سی چاہو ن قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَمُّہُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَمَّتُہُمَا اُمُّ ہَانِیْ بِنْتُ
اَبِیْ طَالِبٍ صحابہ نی گذارش کی ہان ای خاتم انبیا ہدایت کرو عرفان کی فرمایا
حسن اور حسین چچا اونکی جعفر ابن ابی طالب اور پھوپھی ام ہانی بیٹی عمران کی اَلَا اَیُّہَا
النَّاسُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ خَالًا وَخَالَۃً پھر فرمایا تمکو خبر کردون افضل

اٹھائیسویں مجلس داخلہ شام اور خرابہ میں قیام عترت امام

محمد علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ مجھسے میرے والد محمد باقر علیہ السلام نے یہ مصیبت کہی اپنے پدر علی ابن الحسین علیہما السلام سے باجرا پوچھا اے فرزند رسولخدا دشت کربلا سے یزید کے پاس کیونکر آپکا جانا ہوا فقال حملنی علی بعیر یطالع بغیر وطاء فرمایا اوسنے اونٹ پر مجھی چڑھایا جسکی پشت پر بچھاوہ اور محمل نتھا ورأس الحسین علی علم امام حسین بن علی علیہما السلام کا سر اقدس لمبے نیزے پر دھرا تھا اوسکو آگے سوارلیکے سب سے آگے بڑھاتا ونسوتنا خلفی علی بغال واکف سب عورات حرم بھی مرکب ہواری کے بیری سوار تھیں نا ہمواری جای نشست سے ٹھہر نہ سکتی گری پڑتی پھر اٹھتیں والفارطة خلفنا وحولنا بالرماح چارطرف سے ہمکو لشکر گھیرے بھالے تانے قدم بڑھاتا اور خرامت اور درباش کی واسطے ہمکو ہٹاتا ان دمعت من احد نا عین قرع رأسه بالرمح ہماری اہلبیت میں اگر کسی کی آنکھوں سے آنسو بہتا پاتے تو اوسکے سرزنش کو فرق پر نیزہ کی بہچہاا لگاتے حتی اذا دخلنا دمشقا صاح صائح یا اہل الشام هؤلاء سبایا اہل البیت الملاعین تا کہ بعزارحمت ہمکو شہر دمشق میں داخل کیا ایک منادی نے اوسدم چلا کے لوگوں سے کہا اے سکناے شام یہ قیدی جو آئی ہیں اہلبیت ملعون رحمت خدا سے دور ہم لائی ہیں فی البحار وقالوا فلما دخلنا دمشقا ادخلنا بالنساء والسبایا بالنهار مکشفات الوجوه بحارالانوار میں رواۃ اخبار سے کہا ہے کہ اہلبیت اسیر کا داخلہ زنانی حریم محترم یوں کیا جب اعدائے ہمکو شہر دمشق میں بسہہا روز روشن عورات و اطفال کا منہہ کھلا سبکو دکھایا فقالوا اہل الشام الجفاة ما راینا سبایا احسن من هؤلاء اہل شام سے مردم بازار و بلوائی جو ہر طرف

ورق مثله النار التی لیس دونه ومالا الدی فی عینی پس گفت ای عمر سعد

هو الخسران المبین

فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد لله رب العالمین

میگفتند که بواسطه ملک ری ابن سعد را از دست میدهی و تو قبول نکردی

اونتالیسویں مجلس اہلبیتؑ کا وارد ہونا شام اور کلام پیرمرد نیک انجام

مرتبہ سطوت دیا اوس پیر نے عترتِ خیر البشر کی مذمت حد سے زیادہ کہی باسباب ظاہر اولادِ رسول ہونے کی خبر تھی ظالمین نے یادسی حال ایسا بنا دیا تھا کہ ذریتِ احمد بلکہ اشرافِ عرب کا بھی منظنہ ہو تا فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَا شَيْخُ هَلْ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ قَالَ نَعَمْ سید الساجدین جو طوق و زنجیر میں گرفتار کھڑے تھے پھر حلقہ گلو دار اسیر گردن جھکائے رو رہے تھے اوسکو خطاب فرمایا اپنی فضایل کو جتایا اے شیخ تو نے یہ باتیں نادانی سے کہیں ہم گنہگار اس جفا کے سزاوار نہیں تجھے ہمارا حال برخلاف پہنچایا ہے آیاتِ قرآن جو ہمارے نانا پر نازل ہوا پڑھا ہے اوسنے تلاوت کا اقرار کیا اور حالتِ سکتہ میں دیکھا فَقَالَ هَلْ عَرَفْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ زین العابدینؑ نے پوچھا مصحف دیکھا ہے اس آیت کو تو نے یاد رکھا ہے قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ قَالَ الشَّيْخُ قَدْ قَرَأْتُ کہا بخوبی حفظ کیا ہے لوح دل پر نقش ہو گیا ہے فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَنَحْنُ الْقُرْبَىٰ يَا شَيْخُ فرمایا مصداق آیہ کریمہ ہم ہیں کہ مقصود خداوند عالم ہیں ہماری محبت کو اوسنے بندوں پر لازم کر دیا صلہ رسالت و اجر ہدایت میں دوستی اقربا کو چاہا فَهَلْ قَرَأْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ پھر مرد پیر سے سوال کیا کہ یہ آیت کو تو نے کتاب خدا میں بھی پڑھا وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ قَالَ نَعَمْ شامی نے تصدیق کی کہ ہاں میں نے تلاوت کی اور یاد بھی رکھی قَالَ عَلِيٌّ فَنَحْنُ ذِي الْقُرْبَىٰ يَا شَيْخُ بیمار کربلا نے کہا وہ لوگ ہم ہیں جنکے واسطے یہ آیت خدا نے بھیجی اپنے پیغمبر کو ہمارا حق وہی بات بتائی ہے هَلْ قَرَأْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ فرمایا اے شیخ یہ آیت بھی تو نے دیکھی ہوگی بلکہ صفحۂ خاطر میں لکھی ہوئی إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ

اونتالیسوین مجلس اہلبیت کا وروو شام اور کلام پیرمرد نیک انجام

الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا قَالَ الشَّیْخُ قَدْ قَرَأْتُ ذٰلِکَ عرض کی ہیرنےٖ
پڑہی ہی اور یہ عبارت یاد رکہی ہی قَالَ لَہٗ عَلِیٌّ فَنَحْنُ اَہْلُ الْبَیْتِ الَّذِیْنَ
خَصَّصَنَا بِاٰیَۃِ الطَّہَارَۃِ یَا شَیْخُ زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ای پیر یہ آیت
ہماری تو قیر مین آئی ہی خدا نے ہمکو طہارت کی ساتہ تعبیر فرمائی ہی فَقَالَ فَبَقِیَ الشَّیْخُ
سَاکِتًا نَادِمًا عَلٰی مَا تَکَلَّمَ بِہٖ سماعت سی ان حضرات کی وہ مرد شامی نادم اور شرمندہ
ہوا حیرت مین سی یاد زبانی کی دیرتک چپ اور درماندہ رہا وَقَالَ بِاللّٰہِ اِنَّکُمْ
ھُمْ اوس مرد نی پوچہا تمکو قسم ہی خدا کی وہی لوگ ہو جنکی شان مین یہ آیتین نازل ہین
وہ بزرگ مبتلای سوک ہو فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ تَاللّٰہِ اِنَّا لَنَحْنُ ھُمْ مِنْ غَیْرِ شَکٍّ
وَحَقِّ جَدِّنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ اِنَّا لَنَحْنُ ھُمْ علی ابن الحسین علیہما السلام نی جواب دیا ای
پیر بی شبہ بلا ادنی اللہ کی سوگند بدون شک ہم وہی ہین اور اپنی جد امجد احمد مختار کی قسم
ہم وہی ہین فَبَکَی الشَّیْخُ وَرَمٰی عِمَامَتَہٗ وَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ مرد پیر نے یا
عمامہ سر سی اوتار کی زمین پر مارا سر کو آسمان کی جانب مناجات کو اوٹہایا اور کہا
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِنْ عَدُوِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بارخدایا بیزار ہون آل
محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی بیزار ہون جن وانس مین جو مخالف اونکی ہین سبہی سی پہر کہا
ثُمَّ قَالَ ھَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ رو کی مرد پیر بولا ای فرزند رسول علی علیہ السلام آیا
تمہین نی ہمارا معاف کرو آیا میری توبہ قبول ہوگی جو گناہ بخشدو فَقَالَ لَہٗ نَعَمْ
اِنْ تُبْتَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَاَنْتَ مَعَنَا فرمایا جب تو نے پشیمانی ظاہر کی
خدا تیری توبہ قبول کریگا اور حشر مین ہماری ساتہ ہو تو نہین مو صول کہی فَقَالَ
اَنَا تَائِبٌ عرض کی مین نادم اور تائب دل سی ہوا تمہاری جناب مین اوسکا قدر

اوستالیسوین مجلس شام کی خرابہ مین قید اہلبیت پیغمبرؐ اور ملاقات منہال بن عمر

اس خرابہ شکستہ مین ہمکو اوتارا ہی حرم پیغمبرؐ سی مکر و عداوت کرتا ہا ہی اوسی منظور ہی
یہ دیوار و بام ہمپر گر جائین چھوٹی بڑی وبکی اپنی جان گنوائین فَرَاطَنِ الْحَرَسُ فَقَالُوْ
اُنْظُرُوْا اِلٰی هٰؤُلَاءِ یَخَافُوْنَ اَنْ تَقَعَ عَلَیْهِمُ الْبَیْتُ وَاِنَّمَا یُخْرَجُوْنَ غَدًا
فَیُقْتَلُوْنَ جب یہ کلام بانوانِ حرمِ امام کی کہ در دروازہ کی پاسبان ملازمانِ یزیدی سینا
حیرت سی آپسمین چرچا کیا دیکھو یہ اسیرِ غریب اندیشہ کرتی ہین رو رو سیاہ ایکان کی
در و دیوار سے سر پہ گری کہی کی دست و پا مین چوٹ لگی صدمہ پہنچی نہین جانتی کہ روز آئندہ
اسیران سبکو قتل کرینگا عورت و مرد مین ایک بچہ بھی زندہ نہ رہیگا قَالَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ
عَلَیْهِمَا السَّلَامُ لَمْ یَکُنْ فِیْنَا اَحَدٌ یُحْسِنُ الرَّطَانَةَ غیر منی امام زین العابدین علیہ
السلام فرماتی ہین وہ اندوہ و بلا سہی کہ سوای میری غم و الم کی شدت ہماری اہلبیت
کسی کی ہوش بجا نہی کتاب عیون البکا مین منہال ابن عمرو سی روایت کی ہی جس ایام مین کہ
شہدا و حرم امام کو صعوبت پی در پی دی ہی اون ہی ایام مین شہر شام مین وارد تھا با فراغت
وہ ما جرا سنا کہ حضرت سید الشہدا بہی کشتگی مین اوتری ہین اونکی تلاش مین پھرتا تھا ناگاہ ایک روا
کوچہ سی میرا عبور ہوا زن و مرد کی آہ و آہ شیون کان مین آئی جو آئی پڑا تو خرابی سی صدا نکلتی
پائی ساعت سی اس سیرا نگری ہوا قدم بڑھا کی دروازہ شکستہ پہنچا ایک طرف دیکہا
جوان ماہ طلعتِ خورشید سیما با چہرہ زرد و قد خمیدہ حال ژولیدہ ننگی سر کہڑی ہی با غبار
بال اٹی دو نہر اشک آنکھون سی روان لب پر ہجوم نالہ و افغان دیوار کی سایہ مین کہڑا ہے
جسکا پرستار نالہ زار غمخوار آہ شرربار ہونس تنہائی ہمکنین یاد غربت شکیبائی بی بسی مصاحب
ایام در بدری منصب ناکام یتیم پروری ہین فکر حیرت مین ہوا یہ ستمزدہ کون مولا ہے
پیکر قسمت مین زنجیر و طوق کا سبب کیا ہی شاید سرور دین زین العابدین یہی ہونگی وہ مظلوم

اونتالیسویں مجلس شام کی خرابہ میں قید اہلبیت پیغمبر اور ملاقات منہال بن عمرو

شدتِ ضعف سے زمین پر بیٹھ گیا کوئی فرش اور تکیہ جو نہ تھا پشتۂ خاک پر بیٹھا اور پا برہنہ
تھا ہی بہت میرا دل کباب ہوا ادب سے آگے بڑھا سلام کو سینہ پر ہاتھ دھر اسکا الی نقاہت و
مزید عنایت سے جواب فرما کے پوچھا کہاں رہتا ہے اے مرد تو کون ہے جو ہم آفت زدوں کو
سلام کرتا ہے اسواسطے کہ یہ شہر کے لوگ تحیت و اکرام روا نہیں رکھتے گو یا آلِ خیر الانام کو
اہلِ اسلام سے غیر سمجھتے منہال نے عرض کی میں تم پر فدا ہوں تمہارے گھر کا غلام کہلاتا ہوں
دوستی اور محبت کا دم بھرتا بہت مدت آپکے جد بزرگوار کا ملازم رہا چند روز سے اتفاق
زمانہ یہاں لا یا تمہاری مصیبتیں جو دیکھی لہو کی آنسو سے رولا یا اے فرزند رسول کرام آپکی
صبح و شام کیونکر گذرتی ہے آپکی شام میں فرمایا مثالِ بنی اسرائیل قوم فرعون ایام میں کہ بیٹا ان کی
مردوں کو ہلاک و قتل کیا اور عورات بچوں کو اسیر اور لونڈیاں بنا لیا پھر عرض کی اے اقربائے
کوئی حرم رسالت کی حال پرسی کرتا ہے کوئی اس مصیبت میں پرسا دینے کو یہاں گذرتا ہے
فرمایا کنیز و غلامانِ مردہم شہر آتی ہیں اپنا دل ہماری سوزِ مصیبت پر جلاتی ہیں کہ ہم اسیر و
دلگیر ہیں وہ بھی مفید اور دستگیر نہیں پھر پوچھا کہ اے بیمار تپ درد و بلا و اے رنجیدۂ قید بلا
جفا کوئی آپکی عیادت پر خبر لیتا ہے شدتِ مرض میں کوئی تسلی دیتا ہے رو کے زبان
حال سے جواب دیا کہ آزار میں ناچار ہوں بستر ایذا میں بے پرستار ہوں شربت تپ زدہ
گرما گرم سنگ یہ بجائے تحفۂ دماغ بوئے خون سرہائے شہدا غذائے پرہیزی و دوری ما
دوائے خارجی طعنہ اور شماتت یا شوربہ کرنیکو حلقۂ زنجیر بہن دیکھنے کو تحفۂ تقیہ بیداری
طوق کی ہاتھ گردن میں حمایل دل بہلانے کو آہ و نالہ مصاحب بے بدل پھر عرض کی اے
تم قوت رفتار نہیں رکھتے ہو اس وقت کہ ہر جانے کا قصد کرتی ہو ارشاد کیا پرانی گھر
جو ہمیں کہا ہے چھت کا تختہ بھی سلامت نہیں رہا ہے جسکا سایہ ہو یا عافیت کا گوشہ ہوتا

چالیسویں مجلس میوۂ جنت پیغمبر کا نواسونکو دینا آرایش دربار یزید و حرم کا داخلہ

شام میں کسنی دیکھی وہ خرابی صفحۂ ایام میں + شاہدین کا سر کٹا ناموس خالق لٹ گئی
ننگی سر زینب پھری بلوای خاص و عام میں + ہی غضب تشہیر ہو دین دختران فاطمہ
اہل کینہ شاد بیٹھیں خانۂ آرام میں + کوٹ کر سینہ بہا و اشک حسرت مومنین
شور ماتم ہو رہا ہی چرخ نیلی فام میں + بدلی اس تضمین کی ناظم بھی امید ہے
خلد کی جاگہ ہو پای حشر کو انعام میں

چالیسویں مجلس میں بیان عزاداری امام حسینؑ و آرایش دربار یزید و حرم امام الشہدا

رباعی کیا کیا نہ ستم اہل جفا سے کھینچا + لاکن نہ قدم راہ رضا سے کھینچا + سر دار ہی حیدر کے
سجاد حزین + کاٹا ہی نہ کچھ کف پا سے کھینچا + رباعی کیا مرتبۂ سلطان حجاز کا
کیا عز و شرف امام نمازی کا ہی + سجدی کا نشان دیکھکی سب کہتی تھی + یہ
سر کسی نمازی کا ہی + رباعی عابد سی غم شاہ میں سونا چھوٹا + لیٹی ہی جو خاک
بچھونا چھوٹا + کہانا پانی نشاط و عیش و آرام + سب چھوٹ گئی مگر نہ رونا چھوٹا
رباعی جب ماتم سرور کا مزا پڑتا ہی + دل اپنا مصیبت میں گرا پڑتا ہی + اس
جا تو نہیں برستا نہ برس + یہاں اشکوں کا روند و نگرا پڑتا ہی + شہید کیا
سید الشہدا سی محبت سر و ا نبیا جنت کی میوہ ہی دینا
زانیہ کا سر و تحفہ دیکھنا دربار یزید میں اہتمام داخلہ
حرم امام نظم لمولفہ ای نالۂ جانسوز اثر اپنا دکہا دی + ای آہ شرربار جہاں کو
ضیا دی + ای نطق رسا حرف غم و درد سنا دی + دریای سرشک آنکھ سے مردم کی بہا
ای فکر صواب اسمیں خطا بھی نہو وی + رحمت کو نم اشک کی حصہ میں بتا دی

چالیسوین مجلس حدیث امامت حسنین علیہما السلام و دربار یزید مین داخلہ عترت امام

ای طبع صفاپیشہ بس آیینۂ دلکو + بندش مین مضامین کی صیقل سی جلا دی + ای خاطر ناشاد زہی عزت و توقیر + جو مدح کہی شہ کی خدا اوسکو صلہ دی + ای خامۂ انگشت قسم کر وہ حدیثین + تا روح رسول اور بتول اوسکی جزا دی + ای سیف زبان جوہر تقریر سے اسدم + میدان عزا مین صف شیون کو بچہا دی + ای چشم ذرا دیکہہ فضیلت کو بکا کی + آنسو جو بہی شعلۂ دوزخ کو بجہا دی + ای کام دہان تشنگی شاہ کو مت بہول + تا ساقی کوثر ہی جنت کو پلا دی + ای سینہ ماتم یہ تری پیٹنی کا داغ + امید ہی حوروں کی گلی جلد ملا دی + ای درد جگر اوٹہہ کہ یہی وقت مدد ہی + فریاد کو اپنی دل زہرا کو سنا دی + ناظم کو بنایا ہی جو اس طرز کا پڑہنا + ای طفل دبستان علی خوش ہو دعا دی + کیا فضیلت کہوں عزای مظلوم کربلا کی + ہزاروں کرامت و آمرزش بہیان دیکہی گویا خدا کی مغفرت کا دریائی اشک کا سوتا ہی اور جوش رحمت حق آہ کی سوزسی پیدا ہوتا ہی زہی توفیق اوسکی جو اس بہانہ کو یاد کری خوشا سعادت نصیب کہ مصروف نالہ و شیون یا ذکر یا مرثیہ غم امام حسین علیہ السلام کا احاطۂ رقم سی باہر ہی بیان مین ایک شمہ کی زبان قاصر ہی شمار ہی منقبت وہ پڑہوں جو معتبر ہو بتوجہ خاطر سنو روایت ایسی عرض کروں کہ حزین رہو دل سی آفرین کہو قیب وَاجْتَمَعَ اَهْلُ الْقِبْلَةِ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اِمَامَانِ قَامَا اَوْ قَعَدَا کتاب مناقب مین روایت کی ہی کہ اہل قبلہ و اسلام کی رای متفق ہوئی ہی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ امام حسن و امام حسین دونو کو خلیفۂ الہی و پیشوای امت بنایا ہی چاہین اعدا پر ظاہر ہو و خروج کرین اور مناسب جانین گوشہ عزلت مین بیٹہین مُرْوِیَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ و

۹۵۸

چالیسویں مجلس حدیث محبت نبی با حسنین علیہما السلام و در باب یزید پلید و خلہ حرم امام

وَحُسَیْنٍ اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ کتاب حافظ ابو بکر
محمد متوانی میں زید ابن ارقم سے روایت کی ہی کہ خیر الوریٰ نے علی مرتضیٰ و فاطمہ زہرا و حسنین
علیہم السلام کو بشارت دی ہی میں آشتی و ملاپ رکھتا ہوں جسکی ساتھ تمہارا مصالحہ ہو
اور جنگ و پرخاش کرتا ہوں جو تم سب میں ایک سی لڑتا ہو رُوِیَ اَنَّ الْعَبَّاسَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَاءَ یَعُوْدُ النَّبِیَّ فِیْ مَرَضِہٖ فَرَفَعَہٗ وَاَجْلَسَہٗ
فِیْ مَجْلِسِہٖ عَلٰی سَرِیْرِہٖ سند معتبرہ سے روایت کی ایک دفعہ پیغمبر کو
علالت ہوی عباس چچا حضرت کی عیادت کو آئی رسم آداب و تحیت بجالائی +
سرور کائنات نے تعظیم سے آگی بلا یا اپنی تخت پر پاس بٹھایا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
رَفَعَکَ اللّٰہُ یَا عَمِّ فَقَالَ الْعَبَّاسُ ھٰذَا عَلِیٌّ یَسْتَاذِنُ خاتم انبیا نے
یا عم خدا تمہارا مرتبہ بڑا کری عباس نی کہا در پر حیدر صفدر کھڑی منتظر ہیں رخصت کی
فَقَالَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ وَمَعَہُ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رسول مقبول نی پکارکر کہا یا علی
اندر آو جب وہ تشریف لائی تو حسن و حسین بھی اونکی ہمراہ آئی فَقَالَ الْعَبَّاسُ
ھٰؤُلَاءِ وَلَدُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ھُمْ وَلَدُکَ یَا عَمِّ عباس نی عرض کی
یارسول اللہ یہ آپکی فرزند ہیں فرمایا ای چچا ہاں وہ تمہاری جگر بند ہیں فَقَالَ
اُحِبُّھُمْ قَالَ اَحَبَّکَ اللّٰہُ کَمَا اَحْبَبْتَھُمَا عباس بولی میں پیار کرتا ہوں تمہاری
دونوں بیٹوں کو سید البشر نی کہا اللہ تمہیں دوست رکھی جیسا کہ انسی الفت کرتی ہو +
عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ ثُمَّ
دَخَلْتُ عَلٰی فَاطِمَۃَ سلمان فارسی کی زبانی روایت ہی جو کہا ایک روز حضرت
سرور کائنات میں گیا اور سلام کیا پھر فاطمہ زہرا کی پاس آیا اداب و بندگی

ازکان دیگر بود و دیگر شایستهٔ تر و صادر تر و دانا تر ازکان دیگر بهم چه بقرآن و تاویل و تنزیل و ناسخ و منسوخ و قصص و امثال علم و تنها که در کتاب خدای عزّ و جلّ است

و با وجود این همه ها با او چگونه کردند همه شما ها را معلوم است و بر هیچکس پوشیده نیست و لیکن برادرم کردند نامه ها بنزد وی فرستادند که ما امامی و پیشوای نداریم بدین نوع او را طلب کردند و چون بدانجا رسید او را منظور نساختند که ما مکاتبات او را طلب کردیم و عاقبت او را شهید کردند با فرزندان و برادر زادگان و عیالان ایشان را سر برهنه ...

چالیسوین مجلس بیچ حضرت پیغمبر کا نواسونکو میوہ دینا دربار بہشت مین ...

وتحیت سی بجالایا فقالت یا عبد الله هذان الحسن والحسین جایعان یبکیان فخذ بایدیهما فاخرج بهما الی جدهما یعنی کہا ای عبد اللہ یہ دونو حسن وحسین بہوکی روتی ہین بھلا دونون ہاتھہ پکڑو اپنی ساتھہ خدمت جد مین انکی لیجاو فاخذت بایدیهما وحملتهما حتی اتیت بهما الی النبی یعنی اونکو دوش چڑہاکی عزم مسجد کیا تاکہ حضور مین سرور خدا کی پہنچا دیا قال ما لکما یا حسنای قالا نشتهی طعاما یا رسول الله سید الانبیا نی جب دیکہا بیتاب بہوکی نواسون سی پوچہا میری حسنین کیا حال تمہارا ہی عرض کی بہوک مین طاقت نہی طعام کی استدعا ہی فقال النبی صلی الله علیه واله اللهم اطعمهما ثلاثا حبیب خدا نی درگاہ الہی مین دست مناجات اوٹہایا تین مرتبہ کہا ای رزاق انکو نعمت کہلا قال فنظرت فاذا سفرجلة فی ید رسول الله شبیهة بقلة من قلال هجر اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل والین من الزبد راوی یہی کہتا کہ ناگاہ یعنی دست نبی الہی مین ایک بہی عمدہ دیکہی مانند قلولہ پتہرکی برف سی زیادہ سفید وشہد سی شیرین ومکہن کی مثال نرم تہی فعرکها بابهامه فصیرها نصفین ثم دفع الی الحسن والی الحسین نصفها بعد ازان اپنی انگشت قدرت سی اوسکو توڑا جب دو حصہ ہو گئی نہال قدرتکو برابر کر لیا دو نصف حسن وحسین علیہما السلام کو دیا وہ دونو میوہ دل زہرا نی کہانا شروع کیا فجعلت انظر الی النصفین فی ایدیهما وانا اشتهیها قال یا انس لعلک تشتهیها قلت نعم راوی نی کہا مین دونوں کی ہاتہہ مین وہ پارچہ بہی دیکہتا تہا اور طلب تہا وحسرت آرزو سے عطا بیتہا تہا اشرف انبیا نی پوچہا ای سلمان

... کہ انتظار در ... و ... ان بیهان ... فرستادید ... عبد الله ... فرستادید ... حسین ...

چالیسوین مجلس عورتِ زانیہ کا بخشا جانا حرمِ امام کو دربارِ یزید مین لانا

تو گویا چاہتا ہی عرض کی ہان ای قاسمِ جنّت و طوبیٰ بہت جی للچاتا ہی قَالَ یَا سَلْمَانُ هٰذَا طَعَامٌ مِنَ الْجَنَّةِ لَا یَأْکُلُهُ اَحَدٌ حَتّٰی یَنْجُو مِنَ الْحِسَابِ فرمایا ای سلمان یہ خورش جنت ہی کہ مزید کرم سی ہدیہ ربّ العزّت ہی یہ جایز نہین اور کسی کو جو اسی کہائی جبتک حسابِ قیامت سی نجات نپائی وَ حُکِیَ فِی کِتَابِ الْبِحَارِ اَنَّ اِمْرَاَةً ذَاتَ فُحْشٍ کَانَتْ مَشْهُوْدَةً بِالْمَدِیْنَةِ وَلَهَا جَارٌ وَکَانَ مُوَاظِبًا عَلَی الْمَاتَمِ کتابِ بحار مین نقل کی ہی اوسکی سند اعتقاد پر حوالہ رکہی ہی کہ شہرِ مدینہ طیبہ مین ایک عورت زانیہ رہتی بسببِ فحبہ گری کی شہرت حالانکہ رکہتی اوسکی ہمسایہ مین قدیم سی مردِ مومن کا گہر تھا + وہ ہمیشہ ماتمِ امام حسین علیہ السلام کی مجلس مین نامور تھا وَکَانَ عِنْدَهٗ ذَاتَ یَوْمٍ رِجَالٌ یُنْشِدُوْنَ وَیَبْکُوْنَ عَلَی الْحُسَیْنِ فَاَمَرَهُمْ بِاصْطِنَاعِ طَعَامٍ بعادت معہود ایک روز بہت لوگ اوسکی مکان مین فراہم آئی ذاکر کی بیان پر مصیبتِ سیّد الشہدا مین قت وشیون کی علم اٹھائی پھر کہانا کہلانی پلانی مین مرد با ہمت تھا خورش اہل بکا کی واسطی پختنِ طعام کو امر کیا فَاَخَذَتِ الْمَرْاَةُ الْفَاحِشَةُ تُرِیْدُ نَارًا وَاِذَا بِالنَّارِ قَدْ اِنْطَفَتْ مِنْ غَفْلَتِهِمْ بِهَا پس عورت فاحشہ کو نار درکار ہوئی ہمسایہ سی دہوان اوٹہتی دیکہا وہان آگ اپنی کوئی چولہی مین غفلت سی اہلِ خانہ کی آتش خاموش پائی سب لوگ جہڑنی مین مصروف تہی اشتعال کو کسی نی لکڑی نہ لگائی فَمَا زَالَتِ الْفَاحِشَةُ بِالنَّفْخِ سَاعَةً حَتّٰی اِنْتَفَخَتْ یَدَاهَا وَاحْمَرَّتْ عَیْنَاهَا وہ زانیہ چولہی کی برابر جا کی بیٹہی منہ سی چند مرتبہ پہونکتی رہی آگ سلگانی مین اوسکی ہاتہ ذرا جلگئی دہوین سی قطرات اشک آنکہو نکی نکلی اور یہی فَلَمَّا اَوْقَدَتْ اَخَذَتْ مِنْهَا وَمَضَتْ لِقَضَائِهَا

چالیسویں مجلس عورت زانیہ کا بخشا جانا حرم امام کو دربار یزید میں لانا

تمام پیہا جب آتش خوب روشن ہو چکی اوسمیں سی تہوڑی بقدر حاجت لی اپنی گہر میں پہر مراجعت کی رفع ضرورت میں سرگرم مقصد ہوئی فلما صار الظهر وكان الوقت صائفا فرقدت وكان لها عادة بالقيلولة ساعة ہر گاہ دوپہر کو وقت ظہر ہوا + وہ موسم شدت گرمی کا تھا عورت خواب قیلولہ کی روز عادی تہی پر سر دوپہر کی ایک ساعت سو رہی واذا هي ترى طيفا كان القيامة قامت ناگاہ عالم رویا میں میدان ہولناک دیکھا کہ عرصۂ محشر پر یوم قیامت برپا ہوا اور دہوپ کی گرمی کی شدت ہجوم و انبوہ خلائق بکثرت دار و گیر میں ملائکہ عذاب کی سختی اور شدت عقوبات شور و غل میں لوگ تباہ + زبان پر وفور عطش سی نالہ و آہ ہنگامۂ وانفسی ہر طرف ہوش ربا + واقعہ دہشت میں گویا نفخ صور کا [illegible] صراط کی راہ باریک اور پر خطر سی جی ڈرتا + میزان کی تول نا [illegible] عذاب کا خیال سب کی جان پر بنی مرنی کی آفت ہی ہول گئی واذا بجهنم يقصفونها بسلاسل من نار وهم يقولون يا زانية غضب الله عليك وامرنا بان نلقيك في قعر جهنم ناگاہ فرشتہ ہای باہیبت و خوف زبانیۂ جہنم کی ساتھ دوڑی + وہ جہنم آتش سوزاں لی اوس عورت کی سمت بڑہی چلاتی تہی ای فاحشہ خدائی تیری اوپر غضب نازل کیا ہی ہمکو واسطی قہر و زجر تیری الہی کو بہیجا وهي تستغيث فلا تغاث وتستجير فلا تجار جب گذرا الٰہی میں او پکڑا + بی دردی سی جانب سقر کہینچا + ہر چند مددگار و یار کو پکاری + فریاد و استغاثہ میں بہت جان ماری کوئی بچانی والا نہ پایا + بیکسی اور عاجزی میں ایک حامی نہ آیا قالت والله لقد صرت على شفير جهنم وہ بیان کرتی ہی قسم خدا کی

چالیسویں مجلس عورت زانیہ کا بخشا جانا حرم امام کو دربار یزید میں لانا

جبھی لیکی چلی تاکہ مارتی ستاتی سنا جہنم پر پہنچی چاہا کہ قعر میں اولٹا گرا دیں جیسے
ہر ایک پاداش گناہ میں جلا ئیں وَاِذَا بِرَجُلٍ اَقْبَلَ یَصِیْحُ بِہِمْ خَلُّوْہَا
ناگاہ جوان رعنا مانند رحمت خدا پایا کہ حالت یاس و نومیدی میں گوشہ سی آیا بزبان
شفقت و مہربانی فرشتوں کو پکارا میری رہائی کی واسطی حکم فیض توام دیا اس ضعیفہ سے
مزاحمت نکرو یہ بیچارہ کو چھوڑ دو قَالُوْا یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَمَا سَبَبُہٗ
عرض کی ای فرزند رسول کیا سبب ہی جو اس زانیہ پر رحم کہاتی ہو جناب باری سے
اوسکی عذاب کو فرمایا تم رہائی دلاتی ہو قَالَ نَعَمْ اِنَّہَا دَخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ یَبْغُوْنِیْ
عِرَاقِیْ وَقَدَّاَوْ قَدَتْ لَہُمْ نَارًا یَجْمَاوُوْنَ بِہَا طَعَامًا ارشاد کیا بیشک یہ زانیہ
عقوبت تہی جیسا کہ رب کریم نی تمکو اوسکی حقیقت کہی لاکن وہ میری عزاداروں کی گہر میں گئی
جو بیان مصیبت پڑہتی روتی تہی اونمیں جبھی جب چولہی پر کہانا پکتا تھا اوسکی آتش کی
روشن کیا یعنی ایندہنا اوس سی طعام پکا اس واسطی قدری وہ جو ان آنکھوں میں کہیا السنہ کی طرح
عفو و آمرزش کا ملا اب مقام عتاب اور موا خذہ گناہ باقی نرہا فَقَالُوْا کَامْتِثَالٍ
یَا بْنَ الشَّافِعِ وَالسَّاقِیْ فرشتوں نی کہا بہت خوب ای فرزند شافع محشر ہماری
تعمیل تیری ارشاد کی طاعت ہی جو تو کہی وہ مرضی رب العزت ہی قَالَتْ فَقُلْتُ
مَنْ اَنْتَ الَّذِیْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیَّ بِکَ زن زانیہ کہتی ہی جب میں نسیہ ہوا کی
رہائی پائی دم ٹھہرا جان میں جان آئی تو اوس بزرگ سی پوچھا ای مسیحای دردو بلا
عاجز و بینوا شافع ہر جرم و خطا تو کون جو اس حالت یاس میں کام آیا تیری خاطر سے
خدا نی مجھی آمرزیدہ فرمایا قَالَ اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ فرمایا میں حسین فرزند علی
ہوں دلبند رسول شہید کربلا ہوں فَانْتَبَہْتُ وَاَنَا مَرْعُوْبَۃٌ وَمَضَیْتُ اِلٰی

چالیسوین مجلس عورتِ زانیہ کا بخشا جانا حرمِ امام کو دربارِ یزید مین لانا

اَلْمَجَالِس فَبَلْاَنْ يَتَفَرَّقُوْا وَحَكَتْ لَهُمْ اوس عورت نی کہا مین خواب سی ڈرتی لرزتی اوٹھی مجالس مین عزاداروں کی دوڑتی گئی پیشتر ان لوگونکی متفرق ہوجانی کی پہنچی اور ننی یہ ساری حکایت اپنی بیان کی فَتَعَجَّبُوْا وَقَامَ الْبُكَاءُ وَالْعَوِيْلُ اوس مجمع نی یا حال سنکی تعجب کیا فرطِ شوق مین رقت اور شیون کو بڑہایا وَتُبْتُ عَلٰى اَيْدِيْهِمْ مِنْ فِعْلِ الْقَبِيْحِ رو برو حضار اشکبار کی مین دعای توبہ پڑہی اپنی کردار سی پشیمان ہوئی ترکِ امر قبیح مین نیت کی سبحان اللہ غلامانِ مولا دیکہا تمنی اقتدار و اختیار سید الشہدا کا اور معبانِ آقا ثنا وہ پایہ و کرم نسبتِ امام حسین علیہ السلام کی ربِ علا کا نظم لمولفہ کیا مرتبہ ہی امام فرزندِ نبی ہی بخشش کا وسیلہ یہ خفی اور جلی ہی ہی آہ جگرسوز درِ خلد کی مفتاح ہی یہ راہ صفا تو صدہیون سی کہلی ہی آسیا وسعتِ رحمت ہی ذرا غور سی دیکہو قیمت درِ شہوار کی آنسو نکو ملی ہی ہرچند گنہگار ہون شبیر کی غمخوار اندیشہ نہین ہاتہ مین دامانِ علی ہی اللہ سی توفیق طلب کرتا ہی ناظر لکہی وہ مصیبت کہ سند جسکی ملی ہی

مجلس اکتالیسوین دربارہ مدینہ و داخلِ حرمِ امام شہید و سرِ جنابِ سید الشہدا

اشکبارانِ منزلِ اندوہ و ملال و بیقرارانِ محفلِ زاری و ابتہال و حاشیہ نشینانِ مسندِ ماتم و صدرِ گزینانِ وسادہ غم و الم ہمرگردانانِ بازار و کوچہ احزان و ایستادگانِ دربارِ نوحہ و فغان مستوراتِ حکایات کو وقود الحرم کی دربارِ یزید بانی ستم مین تشنہ نالہ و فریاد سی بند ہاراہِ بیابانِ بیان سی یون آتا نظر کرتی ہین کہ جب واقعہ آید اسیرانِ کربلا و سرہای شہدا اوس بیحیا کی سناد اور سب اسبابِ جشن و خوشی کو اپنی دیدہ منا آمادہ دیکہا حکم دیا کہ عمارتِ خلافت کو و آسطی دربارِ عام کی آراستہ کرو جا بجا زینت افزا

چالیسویں مجلس بارگاہ یزید میں زینت بڑہانا اہلبیت کا خرابہ سے روبرو جانا

دبدبہ شوکت کی سامانِ دل خواستہ مہیا رکہو بلانہ مان بی ایمان فی حسب الامر کارکنان
کی در و دیوار ایوان کو اندر سے باہر تک صفائی دی پہر کو آبشارِ دیدۂ حسرت سے لبریز بہرا
چمن میں خزانِ باغ رسالت سے رنگا رنگ غنچہ یاس کہلا فرش ہای دیبای رومی اور قصب
مصری سطحِ شقاوت میں بچھائی پردۂ زربفت زنبوری طاق و محرابِ شناعت پر لٹکائی
آئینِ صورت نمائی اعمالِ ناہنجار مقابل میں رکہی حباب آبلۂ دلِ احباب کی قندیل وار
باندہی عود و سوز بخاراتِ سینۂ پرکینہ کی ہر طرف دہری گلدستی شگفتگی حدیقۂ مراد کی قرینہ سی
چنی تختِ عاج کو بصد زیبِ ملاست وسط میں عمارت کی نصب کیا اوسکی گرد و پیش کرسیوں کو
واسطی جلوس امراکی پایتخت ملاء دربان اور چوبدار بہ دست بستہ میں کہڑی ہوئی دروازون
چوکی پہری کی سپاہی دہری سپاہیات کہر دیوانِ جور و طغیان کی آرائش میں اہتمام رہا +
جسکو بارگاہِ فرعون اور شداد سی زیادہ دارالظلم مرتب ہوا روز [illegible]
بزرگانِ شام کو اذنِ عام تہا ہر محلہ میں منادی کی زبان پہ خلقت کو دعوتِ عشرت کا پیام
تہا جو چاہی سر بریدۂ فرزند رسول اور بندی اولاد بتول کی ذلت و خواری میں آکی دیکہی
امیر الفاسقین ہی کہ خوشی اور شادی ہی [illegible] فراہم آکی بیٹہی یزید نی [illegible]
نمائش کی لباس فخر و مباہات پہنی تیغ خونریزی سادات کی کمر عداوت میں باندہی تاج [illegible]
درِ یاقوت رسوائی کا سر پہ دہرا قصد میں جلوس مسند ضلالت کی اپنی محل سرا سے نکلا +

عَنِ الْفَضْلِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لَمَّا حُمِلَ رَأْسُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الشَّامِ اَمَرَ يَزِيدُ فَوُضِعَ وَنُصِبَ عَلَيْهِ مَائِدَةٌ

کتاب بحار میں فضل کی زبانی روایت کی ہی + حضرت امام رضا سی یہ حدیث سنی ہی
ہر گاہ سرِ امام حسین علیہ السلام و قیدیانِ اولادِ سبطین وارد شام ہوی دن بہر کوچہ بازار میں

چالیسوین مجلس یزید کا حاضری سر و کہانا اہلبیت کا دربار مین آنا

تشہیر ہو کی سکان خراب مین اونہی یزید نی اکابر قریش کی اکل و شرب مین ستر خوان بچہوایا خوان سالار نی جب ہر طرح کا طعام لذیذ بساط پر پہیلایا فَاَقْبَلَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ یَاْکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ الْفُقَّاعَ اپنی اصحاب کاسہ لیس کو ہمراہ لیکی مائدی پہ بٹہایا بریانی دل محبان و کباب جگر ایمان سی کہانا شروع کیا ندیمان بزم کفر کی ساتہہ پیمانہ نبیذ کو دور عشرت مین پیا جب وہ حریص لقمہ حرام کسی خونخوار بدمست کو جام دیا سلام کر کی لیتا فَلَمَّا فَرَغُوْا اَمَرَ بِالرَّاْسِ فَوُضِعَ فِیْ طَسْتٍ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ ہر گاہ وہ بادہ نوش خم جور و ظلم سرخوش ہوا دو اسطی حاضری سر انور کی اپنی روبرو خدام سی کہا پس ایک طشت طلا مین سر نو باوہ پیمبر کو لائی اور ساتہہ اوس سر وارث شہدا کی رؤس اقربا اصحاب بہی آئی کتب فارسی مین لکہا ہی کہ شمر مرد چالاک عیار تہا دریافت ضمیر یزید کی لیئی سنان کو سر انور دیا کہ تو اپنی ہاتہہ مین سامنی لیجا وہ مردود جو فرق خون آلود لیکی بہ فخر و مباہات مین ان ابیات کو پڑہا اِمْلَاْ رِکَابِیْ فِضَّۃً اَوْ ذَہَبًا اَیْ قَتَلْتُ الْمَلِکَ الْمُحَجَّبَا یعنی بہر دی میری رکاب تک زر و سیم کا صلہ کہ مینی بڑی پادشاہ کا سر تن سی اوتارا قَتَلْتُ خَیْرَ النَّاسِ اُمًّا وَاَبًا وَخَیْرَہُمْ حَسَبًا وَنَسَبًا جو ماں باپ سی بہترین خلایق تہا اوسی قتل کیا افضل و اشرف حسب و نسب کا تہہ مارا یزید پلید کی غضب مین آیا بولا اگر ایسا جانتا تہا تو کیوں لیوہایا وَبُسِطَ عَلَیْہِ رُقْعَۃُ الشِّطْرَنْجِ وَجَلَسَ یَزِیْدُ یَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اوسوقت بساط شطرنج کو بچہایا یزید نی اپنی حریف سی مہرہ بازی لگا یا دین کی نقد کو قمار مین ہارا دنیا کو لہو و لعب کی داؤن جیت مارا وَیَذْکُرُ الْحُسَیْنَ وَاَبَاہُ وَجَدَّہٗ وَیَسْتَہْزِءُ بِذِکْرِہِمْ مشغلہ چال مین امام حسین علیہ السلام اور جد و پدر کو ذلت سی یاد کرتا اور ان ممدوح خدا کی ذکر سی استہزا

چالیسوین مجلس شراب نشاط پینا یزید کا ور روبرو منگانا سرہا و عترت امام شہید کا

ہوکی شعر پڑہنا فمتی اقم صاحبہ تنا والقعاع فشربہ ثلاث مرات
ثم صب فضلتہ مما یلی الطست من الارض جو یار شاطر کو مات کرلیتا
تو پیمانہ چہلکا کی شراب کا پیتا تین جام چڑہا کی تہ جرعہ اوس طشت مین ڈالتا جسمین
سر امام حسین علیہ السلام رکہا زمین پر دہرا تہا قال یا حسین لقد اسرع الیک
الشیب جب ہوا رخسارہ امام حسین علیہ السلام کی طرف چلتی محاسن کی بال پریشان
کردیتی یزید کی نظر موی مبارک پر جو پڑی خضاب خون کی بیچ سفیدی دکہائی دی تو بولا
یا حسین تمکو جلدی پیری نی گہیر لیا مانی ضعیف اور بڈہا کیا عن سہل ابن سعد
قال وضع راس الحسین علیہ السلام فی حقۃ و دخلوا علی یزید
دوسری روایت مین سہل ابن سعد نی کہا سر امام حسین علیہ السلام کو ایک ظرف مین یزید کی
روبرو لیجا کی رکہا فدخلت معہم وکان یزید جالسا علی سریرہ وعلی
راسہ تاج مکلل بالدر والیاقوت وحولہ کثیر من مشایخ
قریش پس مین بہی اون سروں کی پیچہی دربار مین گیا یزید تخت پر بیٹہا تاج
مرصع موتی اور یاقوت کا پہنی ہوا اوسکی اطراف مین صدہا مشایخ بنی امیہ اور قریش کا
جلسہ دیکہا ہرگاہ وہ سر پرنور مانند آفتاب روز افروز عرصہ نگاہ مین چمکا تمام اہل شام
تماشی کو بہم دو ہم ہوا ہر ایک اپنی جا سی کہڑا ہو کی آگی بڑہا وا ویلا عجب صورت کا
دنیا مین نظر پڑا فرق فرقدین سا ملاحظہ مین سر عریان بانوان کی پر غبار زلف معنبر سا
سی گیسوی پریشان خواہران ابو مین سرشار پیشانی نورانی شکستہ جبہہ زینب خاتون
سی نگار ابروی ہلال نا گرفتاری اعداسی حرم کی ساتہہ زخم ارہ دیدہ حق بین سکینہ کی
چشم نمائی شمر سی سقرو حہ رخسارہ جدا سا لالہ عارض فاطمہ سی داغدار و مجروح بیتی

چالیسویں مجلس دربار یزید کی زینت بڑھانا اہلبیت کا خرابہ سی بارگاہ مین جانا

بیچارہ باغِ عیال پیمبر بوی راحت سی مشام سدہ و دلہای گلبرگ نزاطفال کی پژمردگی

بشدت خشک اور کبود ہو دہانِ دُرجِ گوہر تابِ گوتی بدو بانون کی عسرت سی ناکام

طلاقت ذوقِ رشکِ کوثر اہلبیت کی غرقابیِ چاہِ بلاسی فتادہ بحرِ حیرت گوش مطہر

سکانکی شکاف سی اُمّ کلثوم کی خون آلودہ گلوی سنورِ طوق سی گردنِ اولاد کی قطعِ رگ

جان مین فرسودہ محاسنِ سفید جو کی نیلِ تازیانہ پشت سی سیاہ خالِ جبینِ خجلِ تابِ

طعنہ دشمن کا آماجگاہ صورتِ مبارکہ سلسل ہونی سی زین العابدین کی حلقہ کاکل مین

گرفتارِ قدہای تارک بیجی آنی مین اسیرانِ حرم کی خنجرِ الم سی دو چارہ خلاصہ سبزہ طیبان شامر کو

تابِ کی خورشیدِ چہرہ بی اندہا کمیاد دیکھنی سی اوس مہرِ فلکِ رسالت کی ہر شخص کو سکتہ ہوا

جو مردم کہ چشمِ شفاعت نورِ الہدیٰ خیر الوریٰ سی رکہتی تہی ضیای دیدہ مصطفیٰ کی سر گشت

بیتابِ رو تی تہی وہ وہ لوگ جو شبیہ علیِ مرتضیٰ کو ایمان سمجہاتی تہی صورتِ سید الشہدا سیکی اندوہ

قلق مین جان کہوتی تہی ثُمَّ اُدْخِلَ ثِقْلُ الْحُسَیْنِ وَنِسَاؤُہٗ وَمَنْ تَخَلَّفَ مِنْ

اَهْلِہٖ عَلٰی یَزِیْدَ وَهُمْ مُقَرَّنُوْنَ فِی الْحِبَالِ بعد ازان یزید نی حکم دیا کہ خواہر و دختر و

اولاد امام حسین علیہ السلام کو دربار مین لاو اور اونکو اسیر و مبتلای خواری و زاری

دوستونکو دکہاو کو فیانِ جفا پیشہ سکانِ خرابہ مین جاکی پکاری اِی اہلِ رسول اوٹھو چلو

سب اہلِ دربار منتظر ہین تمہاری بعضی لوگون سی ایران کی سنا ہی کہ قوم عرب مین دستور تہا

جب اسیرانِ خاندانِ امرا و سلاطین کو روبروی حاکم لاتی ہین تو چادر اوڑہا کی اور

کمر مین رسّی باندہکی بڑہاتی ہین تا حلقِ ناظرین اونکی عظمتِ قبیلہ کو جانین ترقی اور شوکت

اسلام و ذلتِ کفر کو پہچانین اسیت سیدین فی آلِ طہٰ و یاسین کو بہی ویسا ہی خوار بنایا

سارا قافلہ ایک رسن مین باندہکی دار الفساد کو بڑہایا اہلِ حرم کو اندیشہ تہا دیکہین یزید

چالیسوین مجلس المحرم کو دربار مین لانا یزید کا اپنی گھرا ونہین بچہ انا

امام زین العابدین کو شہید کری یا چھوڑ دی اور ہم عورات بی وارث کو کیا دکھہ پہنچائی کونسا کلام
بیہودہ کہی نا سنا بیہ خوف سی لرزتی ماری غیرت کی پانو آگی نہ بڑہتی وہ دختر امیر المومنین
جو قدمین بلند بالا تہین کنیز وکی آرمین جاتین زبانِ حال سی زینب خاتون سبکو تسلی فرماتین
ای خواہران دربدر آج ہماری مصیبت بھاری ہی بمقابلہ مین صد ہزار ذلت ورسوائی کی
بیقراری ہی بہنہ پر آستین شکیبائی رکھو سرکی بالون سی چہرکا پردہ کرو اگر سخت سنو
تو نرم جواب دو وہ کوئی برا بہی کہی تو اچہا سمجھو امام زین العابدین کی نزدیک گئین آواز درد
انگین سی آہستہ بولین ای فرزند برادر یزید سی کلام درشت درمیان مین نہ لانا اوسکی گفتار
ناہنجار سی جلال مین نہ آنا راہِ صبر مین ہم کہا نا مبادا وہ خونخوار تمکو ہماری ہاتھہ سی کہوئی
خدا نکردہ نسلِ رسول اولاد بتول دنیا سی قطع ہوئی راوی کہتا ہی ایک رسی تنی کہ جس کی
کشان کشان جاتا تہا بانون کا پرا چارون طرف سی خلق کو ہٹاتا امام زین العابدین علیہ السلام
کی روایتِ مشہور ہی زبان اہل سیر پر اوسکا مذکور ہی نحن اثنا عشر رجلاً مغلولون
یعنی ہم بارہ آدمی ایک ساتھہ طوق پوش رسی مین جکڑی تہی جیسی قصاب گوسفند
قربانی کو باندھکی لیجاتا ہی ویسی ہتہکڑی پڑی تہی گلو نمین اونکو ہاتھہ لگی تہی سینہ نمین دم
رکی تہی زینب خاتون کو سید سجاد کا بڑا دہیان تہا اونکی حال مین ہر وقت تشویش کا سامان
دل ہراسان تہا جب بندی آلِ رسول کی زینۂ ایوان پر چڑہنی لگی زین العابدین کو بسبب لنگر
طوق وزنجیر اور نقاہت بدن کی اوپر جانی مین دقت پڑی لاچار توقف مین زینب ڈری
مبادا ستمگر دیکھی تازیانہ لیکی ماری ام کلثوم کو پکاری ای خواہر دوڑو اس ناتوان کی مدد کرو
جب وہ دونو بناتِ زہرائی ارادۂ دستگیری کیا نا چاہی مین ہاتھہ جو بندہی تہی بازو کا
سہارا دیا اندر جا کی ہجوم مردانی مین پہنچی ساری اسیر مقابل فرعون ثانی کہڑی ہوئی زینب

چالیسویں مجلس دربار یزید کی زینت بڑھانا اہلبیت کا خرابے سی بارگاہ میں جانا

بیمار ماغی عیال پر بوی راحت سی مشام مسدود لبہای گلبرگ نو اطفال کی پژمردگی
بشدت خشک اور کبود دہان درج گوہر تلخ گو تی بدنہ بانون کی عترت سی ناکام
طلاقت ذوقِ رشکِ کوثر اہلبیت کی غرقابی چاہِ بلاسی فتادہ بحرِ حیرت گوشِ مطہر
سکینہ کی شگاف سی اُمّ کلثوم کی خون آلودہ گالوی سنور طوق سی گردنِ اولاد کی قطع رگ
جان میں فرسودہ حجابِ سفید بچوں کی نیلِ تازیانہ پشت سی سیاہ خالِ جبینِ ننگ
طعنۂ دشمن کا آیا جگاہ صورتِ مبارک مسلسل ہوئی سی زین العابدین کی حلقۂ کاکل میں
گرفتار قفای تاریک میں آئی میں اسیرانِ حرم کی خنجرِ الم سی دوچار خلاصہ شہرہ طبعانِ شام کو
تابندگی خورشید چہرہ سی اندھا سیاہ دکھنی سی اور جہرِ فلکِ رسالت کی ہر شخص کو سکتہ ہوا
جو مردم کو چشمِ شفاعت نورِ الٰہی کی خیر الوریٰ سی رکھتی تھی ضیای دیدۂ مصطفیٰ کی سرگذشت
بیتابیِ مردانی تھی وہ لوگ جو شبیہِ علی مرتضیٰ کو ایمان پہچانتی تھی صورتِ سید الشہدا پر کہ اندوہ
قلق میں جان کھوتی تھی ثُمَّ اُدْخِلَ ثِقَلُ الْحُسَیْنِ وَنِسَاؤُہٗ وَمَنْ تَخَلَّفَ مِنْ
اَهْلِهٖ عَلٰی یَزِیْدَ وَهُمْ مُقَرَّنُوْنَ فِی الْحِبَالِ بعد ازان یزید نی حکم دیا کہ خواہر و دختر و
اولاد امام حسین علیہ السلام کو دربار میں لاؤ اور اونکو اسیر و مبتلای خواری و زاری
دوستونکو دکھاؤ کو فیانِ جفا پیشہ سکانِ خرابہ میں جا کی پکاری ای الِ رسول اوٹھو چلو
سب اہلِ دربار منتظر ہیں تمہاری بعضی لوگون سی ایران کی شاہی کہ قوم عرب میں دستور تہا
جب اسیرانِ خاندانِ امراء و سلاطین کو روبروی حاکم لاتی ہیں تو چادر اوڑھا کی اور
کمر میں رسّی باندہ کی بڑھاتی ہیں تا حلقِ ناظرین اونکی عظمتِ قبیلہ کو جانیں ترقی اور شوکت
اسلام و ذلت کفر کو پہچانیں اسیت بیدین نی آلِ طٰہٰ و یاسین کو بہی ویسا ہی خوار بنایا
سارا قافلہ ایک رسّی میں باندہ کی دار الفساد کو بڑھایا اہلحرم کو اندیشہ تہا کہ ہمیں یزید

چالیسوین مجلس المحرم کو دربار مین لانا یزید کا اپنی گھرا ونہین بیجوانا

امام زین العابدین کو شہید کری یا چھوڑ دی اور ہم عورات بی وارث کو کیا دکھ پہنچائی کونسا کلام
بیہودہ کہی مانند بید خوف سی لرزتی تہی ماری غیرت کی پانو آگی نہ بڑہتی ہوہ دختر امیر المومنین
جو قد مین بلند بالا تہین کنیزونکی آڑ مین جاتین زبان حال سی زینب خاتون سبکو تسلی فرماتین
ای خواہران دربدر آج ہماری مصیبت بہاری ہی مقابلہ مین صد ہزار ذلت و رسوائی کی
بیقراری ہی منہہ پر آستین شکیبائی رکھو سرکی بالون سی چہرہ کا پردہ کرو اگر سخت سنو
تو نرم جواب دو وہ کوئی برا بہی کہی تو اچھا سمجھو امام زین العابدین کی نزدیک گئین آواز درد
انگین سی آہستہ کہتی تہین ای فرزند برادر یزید سی کلام درشت درمیان مین نہ لانا اوسکی کہنا
ہاتہہ سی جلال مین نہ آنا راہ صبر مین قدم رکھنا مبادا وہ خونخوار تمکو ہماری ہاتہہ سی کہوئی
خدا نکری نسل رسول اولاد بتول دنیا سی قطع ہوئی راوی کہتا ہی ایک رسی مین تنی جکڑی
کشان کشان جاتا تہا نون کا پرا چارون طرف سی خلق کو ہٹاتا امام زین العابدین علیہ السلام
کی روایت مشہور ہی زبان اہل سیر پر اوسکا مذکور ہی نحن اثنا عشر رجلا مغلولون
یعنی ہم بارہ آدمی ایک ساتہہ طوق پوش رسی مین جکڑی تہی جیسی قصاب گوسفند کی
قربانی کو باندہکی لیجاتا ہی ویسی بی پہرہ کڑی تہی گلو مین آنکہ ہاتہہ لگی تہی سینہ مین دم
رکی تہی زینب خاتون کو سید سجاد کا بڑا دہیان تہا اونکی حال مین ہر وقت تشویش کا سامان
دل ہراسان تہا جب بندی آل رسول کی زینہ ایوان پر چڑہنی لگی زین العابدین کو بسبب سنگینی
طوق و زنجیر اور نقاہت بدن کی اوپر جانی مین وقت پڑی ایسہ توقف مین زینب ڈرتی
مبادا ستمگر دیکہی تازیانہ لیکی ماری اُم کلثوم کو پکاری ای خواہر دوڑو اس ناتوان کی مدد کرو
جب وہ دونو بنات زہرائی ارادۂ دستگیری کیا ناچاری مین ہاتہہ جو بندہی تہی بازو کا
سہارا دیا اندر جاکی ہجوم مردانی مین پہنچی ساری اسیر مقابل فرعونِ ثانی کھڑی ہوئی تہین

چالیسویں مجلس دربار یزید میں حرم کا داخلہ فاطمہ و زینب دختر امام کا نالہ

خاتون اور اُمّ کلثوم نے اپکو کنیزوں کی بیچ میں چھپایا دیدۂ نامحرموں سے منہہ کو پھرایا فَلَمَّا وُقِفُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُمْ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ ہرگاہ مسافرانِ کربلا کی صف روبروی تختِ یزید کھڑی ہر ایک ظالم کی نظر اونکی سر وصورت پریشان پر پڑی ہای ہای اونکا حالِ تباہ سے دیکھا خدا کسی کا ایسا درجہ نکری جو اونکا ہوا رشتہ جبر و جفا دست وگردن و کمر میں بندھا تھا سر سے پیر تک شبیہ بربادی اور ابتری کا مرقع کھنچا تھا میلی کپڑی جا بجا سی پھٹی ہوئی بی چادر و مقنعہ در و بند سر کھلی ہوئی پردۂ رخسار کو بال بکھری اور وہ بھی گرد و خاک سے بھری دہوپ کی ماری رنگِ عارض سونلای کثرت بکاسی آنکھوں میں حلقی پڑی ہونٹھ پہ پپڑی کسی کا گوش دریدہ لہو جما ہوا کسی کا ماتھا شق زخم ابھرا ہوا کسی کا فرق بھالی کی انی سے پھٹا کسی کی اوپر نشان تازیانوں کی نیل کا کسی کی منہہ پر سیاہی نوک کی لہو کی شرم سی گردن نیچی زمین کو جھکی ہوئی مثالِ عندلیب تصویرِ خاموش بزرگ سلسلۂ قید بلا میں از خود فراموش اونکی عریانی اور تباہی میں نظر کو رفت سے فرصت نہیں سرگردانی اور ناچاری پر سنگ دل کو بھی ضبط کی قوت نہیں قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا يَزِيْدُ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَبَايَا او ستم شعار و ستمگار ہو کی فاطمہ دختر امام حسین علیہ السلام نی کہا ای یزید یہ ہجوم عام نامحرموں کا اور غارت زدہ رسول خدا کا کنبہ ہم بہو بیٹیاں پیغمبر کی بی چادر کھلی سر اونکی روبرو آویں نا ستی اسیران کنبہ کا کھڑی ہو کی بلوی میں دکھہ پاویں یہ لوگ ہمیں خوار و زار دیکھتی ہیں اہلبیت نبی یا غم سی اس گھڑی مرتی ہیں فَبَكَى النَّاسُ وَبَكٰى اَهْلُ دَارِهٖ حَتّٰى عَلَتِ الْاَصْوَاتُ یہ بین سنکی ساری حضار دربار نی بے اختیار گریہ کیا رو دیا اور گھر یزید کی بھی شیون اور فریاد سی کہرام ہوا با وجود بی رحمی کی سکون نہ رہا زن و مرد شام نی نوحہ اور نالہ بلند کیا قَالَ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ

چالیسویں مجلس دربار یزید میں حرم کا داخلہ فاطمہ زینب دختر و خواہر امام کا نالہ

یا یزید و ما ظنک برسول اللہ لو رآنا علی ہذہ الحالۃ اوسوقت سید سجاد نے یزید سے خطاب فرمایا ای ظالم تجکو خدا کی قسم دیتا ہوں سچ بتا تیری گمان میں کیا آتا ہے اگر ناناِ خیر الوریٰ تجکو اس طور ذلیل و خوار کہ ہر زن و مرد عترت کو رسّی میں بندھا آشنا و بیگانہ کا محلِ تماشا دیکھیں تجہی کیا کہیں وہ بانی جفا سنہ پھرا کی چپ ہو رہا ثم وضع رأس الحسین علیہ السلام بین یدیہ واجلس النساء خلفہ لئلا ینظرون الیہ اس کلام امام سے خجل ہو کے سر سید الشہدا علیہ السلام کو اپنی پاس رکھوایا اور اہل حرم کو بلاکی پشت تخت بٹھایا تا کہ وہ سر امام حسین علیہ السلام پر نظر نہ کریں اور کی دل اور جگر سوز آتش حسرت میں زیادہ نہ جلیں ثم اقبل یزید علی اہل مجلسہ فقال ان ہذا کان یفخر علیّ بعد ازان اہل مجلس کو سنایا کہا یہ اوسکا سر ہا سارا کنبا میرا بیان گٹہاتی جو میری اوپر فخر و مباہات کرتا تھا و یقول ابی خیر من اب یزید و امی خیر من ام یزید فرماتا کہ میرا باپ حیدر صفدر بہتر ہے یزید کی پدر اور ماں فاطمۃ الزہرا اشرف و بہتر ہے یزید کی مادر سے و جدی خیر من جدہ و انا خیر منہ فہذا الذی قتلہ ارشاد کرتا کہ نانا میرا پیغمبر افضل بشر اور ہی جد یزید اور میں حسین بن علی کا لال اور اعلیٰ ہوں خود یزید سے پس دیکھو اب کیسا مارا گیا سر و تن پھر لاش کو سم مرکب نے روندا گہر بار لٹا زن و فرزند کا قافلہ اسیر ہو کے بیت ہیں لشکر سے آلایا و اما زینب علی فانہا لما رأت اخوہا الحسین اخوت جیبہا فشقتہ راوی کہتا ہے کہ زینب خاتون دختر علی مرتضیٰ علیہا السلام نے جو سر برادر کو طشت طلا مقابل تخت یزید دیکھا شدت زاری اور حالت بیقراری میں دلکو یارای ضبط نہ رہا دست اندوہ کہ گریبان پیراہن پر ڈالی بے اختیار جامہ صبر کیا پارہ ثم نادت بصوت

جانشیون مجلس الجرم کو دربار مین لانا یزید کا اپنی آونہین بجوانا

حَزِيْنٍ تَفَزَّعُ الْقُلُوْبَ يَاحُسَيْنَاهُ يَاحَبِيْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ نالہ حزین و اندوہگین سی بھائی کو پکاری کہ سامعین کی چھاتی اوس نعرہ جانسوز سی پھٹتی کسیکو طاقت ضبط نرہی یا مظلوم حسین ای نور عین رسول الثقلین ای پیاری فرزند سید کونین ای سرپرست ہر غریب و بیمار ای بیوہ اور یتیم کی پرستار ای کہانا دینی والی بہوکون کی ای تہما کرنیوالی بیچارونکی یَابْنَ مَكَّةَ وَمِنىٰ يَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ ای صاحب مکہ و منی کی لاڈلی ای چشم فاطمہ زہرا کی او جیالی ای سبط محمد مصطفی یا بن بتول سیدۃ النسا زبان حال سی یہ مقال کی پھر بہادر سی اپنی سرگذشت انہال کہی ای بہائی بنظر حسرت ہماری طرف دیکھو جو صدمات غم اور دکہ اوٹھاتی مین غور کرو کی ہاتہہ رسن مین بندہی ہین بلوای عام مین بی مقنعہ اور چادر کہلی سر مانند گنہگاران کہڑی ہین ساری اسیر ہوی ہین تمہاری بیٹیان تشہیر ہوی ہین زین العابدین بیمار کو بہاری طوق پہنا یا زنجیرین باندہا سکینہ کو روتی پیٹ کر زور سی طمانچہ مارا فاطمہ کا گوشوارہ چہینا بیرحمی سی کان چیر کر لہو بہا گہر مین اکی اسباب لوٹا خیمہ جلا کی پردیسی باہر نکالا در حسرت لوٹا شتر بی کجاوہ پہ ہمکو بٹہایا نا ہموار سواری نی چند بار زمین پر گرایا ہر شہر و قریہ مین ذلیل و خوار پہراتی لائی منزل ویران اور پر زحمت مین ٹہراتی آئی اب و طعام کی جا خون جگر و یا خواب و آرام ہاری تانہ یا نونکی بی خبر کیا یہ اطفال نادان کو کس بہانہ سی بہلا دن یہ عیال نالان کو کس بیان سی صبر اور تسلی مین بٹہاوین تم جنت مین اپنی جد و آبا کی وصال سی شادمان ہین ہم اس غارت زدہ کنبہ کی پرستاری مین حیران قَالَ فَأَبْكَتْ وَاللّٰهِ كُلَّ مَنْ كَانَ فِي الْمَجْلِسِ وَيَزِيْدُ سَاكِتٌ راوی کہتا ہی کہ ساری حاضرین دربار نی اس کلام آہ و نالہ کیا افسوس اور اندوہ مین ہر ایک نی رو دیا یزید بغض و حسد سی چپ رہا اوس

چالیسوین مجلس دربارِ یزید مین حرم کا جانا بید کی چھڑی لبِ امام پر لگانا

اوس سنگدل سی نیا ظلم اور ہوا ثُمَّ دَعَا یَزِیْدُ بِقَضِیْبِ خَیْزُرَانٍ فَجَعَلَ یَنْكُتُ
بِهٖ ثَنَایَا الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِت کی چھڑی خام سی منگائی اپنی ہاتھ سی منہ
شاہِ مظلوم کی لگائی اوس لبِ نازنین کو چوب سی کھولتا زبان حقارت مین دانتونکی
تعریف کرتا کہیون ای محبانِ علی علیہ السلام یہ ستم ہی مقامِ فغان و نوحہ و ماتم ہی حسین علیہ السلام
فرزندِ نازپرورِ فاطمہ کا سر تن سی کاٹا جائی در بدر پھرایا جاوی بروبرو نظرِ یزید کی آئی وہ بی ادبی
ہاتھ بڑھاوی پیاسی ہونٹون پر لکڑی سی ضرب لگائی فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیُّ
وَقَالَ وَیْحَكَ یَا یَزِیْدُ اَتَنْكُتُ بِقَضِیْبِكَ ثَغْرَ الْحُسَیْنِ بْنِ فَاطِمَةَ جب اس
شدتِ مصیبت کو ابو برزہ اسلمی صحابی رسولِ خدا نی دیکھا با چشم گریان و دلِ بریان چلاکی کہا
وای او بیتری یا یزید ای دشمنِ خدا حسین جانِ زہرا کی لب و دندان کو اپنی چھڑی سی [illegible]
اَشْهَدُ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ یَرْشُفُ ثَنَایَاهُ وَثَنَایَا اَخِیْهِ الْحَسَنِ اسکی قسم
گواہی دیتا ہون کہ بارہا دیکھا ہون پیاری احمدِ مختار حسین کی منہ کو چومتی اور اوسکی بھائی
حسن کی ہونٹ کو بوسہ دیتی وَیَقُوْلُ اَنْتُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَتَلَ
اللهُ قَاتِلَكُمَا وَلَعَنَهُ وَاَعَدَّ لَهٗ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا فرماتی تم دو نورِ چشم
جوانانِ جنان ہو برگزیدہ اہلِ زمین اور آسمان ہو خدا لعنت کری تمہاری قاتلونکو جہنم مین
بھری دونو کی مارنی والونکو وہ بری جای بازگشت اور قرار ہی درکاتِ سقر ہین دشمنِ آل
پیغمبر کا مقام دار البوار ہی قَالَ فَغَضِبَ یَزِیْدُ وَاَمَرَ بِاِخْرَاجِهٖ فَاُخْرِجَ سَحْبًا
راوی کہتا ہی یزید بہت غصہ ہوا اور زبانِ شقی سی اخراج صحابی کا حکم دیا وہ بندہ خدا
کشان کشان نکالا گیا آزردہ حال روتا ہوا باہر چلا قَالَ وَجَعَلَ یَتَمَثَّلُ یَزِیْدُ
بِاَبْیَاتِ ابْنِ الزِّبَعْرٰی (نام شاعر) اوسوقت یزید اشعار ابن زبعری سی تمثل دیتا اپنی اجداد

اٹھاسیوین مجلس معجزۂ امام و دربار و حرم یزید مین داخلۂ عترت کرام

بت پرست کو یاد کر کی کہا لیت اشیاخی ببدر شہدوا جزع الخزرج من وقع الاسل کاش بزرگ ہماری مشایخ قریش جو بدر مین ماری گئی قبر سی بدر کی دیکھتی کہ بنی ہاشم بہالون سی بنی خزرج کی کیونکر بیتابی کرتی رہی واھلوا واستھلوا فرحا ثم قالوا یا یزید لا تشل خوش ہو کی غلغلہ کرتی اور کہتی ای یزید تیرا ہاتھ شل نہو قد قتلنا القرم من ساداتہم وعدلناہ ببدر فاعتدل غازیان بدر جیسا کیا تہا ہمنی اوسکا انتقام لیا جنگ مین اونکی اولاد کو مار ڈالا اوسکا خوب برابر اوتارا لست من خندف ان لم انتقم من بنی احمد ما کان فعل مین تو بنی خندف سی نہون اگر ال احمد سی مار کی عوض نکرون + نظم او لغو مجالس و روز و شام کی اندوہناک ہی + شرح بیان سی دلمین قلق سر پہ خاک ہی + آئین غم کی آینہ بندی کو کیا کہون + آنکھون مین اشک لب پہ فغان سینہ چاک ہی + سوز جگر سی جن و ملک بیقرار ہین + ماتم مین شاہ دین کی عالم ہلاک ہی + ای چرخ کجروش یہ ہجوم الم کی ساتھ آوارہ ہو وہ قوم جو رشتی سی پاک ہی + ناظم جو اشکبار ہی ذکر حسین مین + عصیان سی روز حشر نہین اوسکو باک ہی +

اٹھاسیوین مجلس فضایل معجز امام و دربار یزید مین اہلبیت کرام

رباعی شبیر کی غم مین جان سب کہوتی ہین + کہاتی ہین نہ پیتی ہین نہ سوتی ہین + دریا جو سوتی ہین غم سرور مین + وہ بہی نہین سوتی ہین سدا روتی ہین + رباعی یکتا ہی بلاج مدام اوسکا ہون + واحد جو ہی عبد بیکنام اوسکا ہون + پوچہی جو نکیرین تو کہدون کہ انیس + قنبر کا جو مولا ہی غلام اوسکا ہون + رباعی کس کس طرح سی ہمکو نہ رنج و الم ہوی + غافل پہ شکر حق سی نہ ہم ایک دم ہوی + جن دوستون کی دیکہنی سی تہا بہت سرور +

اکتالیسوین مجالس معتبرۂ امام و وربارۂ جرم یزیدین و اخاکہ عترت کرام

افسوس وہ مسافر ملک عدم ہوی رباعی سجاد کا دم سینہ مین گھبراتا ہی جب دشت شہادت اوسی یاد آتا ہی یون ہوگئی صحبت اوسکی برہم جیسی تصویر کا ایک ورق اولٹ جاتا ہے

تمہید بکا رِوایت ابو ھریرہ واحیای زن مردہ ازادی غلام ہوی وکنیز امام کی بہبودی عَظَّمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا وَاُجُوْرَكُمْ بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ وَجَعَلَنَا وَاِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهٖ مَعَ اِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ حدیث مین وارد ہی جو شخص برادر مومن سی عزا مین ملاقات کری اپنی آقا کی مقام مصیبت اور بکا مین ان کلمات کو حسرت سی کہی معاصی کبیرہ کی سند مغفرت خلعت با شفاعت پائی ساتھ شہدای کربلا کی بی سفارش جنت مین جائی محبان مولا و غلامان با وفا گوش غیبت مین فضیلت آقا کی روایت حسن سنو چراغ ایمان کو خلوت مین دل و جان کی نور معرفت سی روشن کرو صدق ارادت سی رونا اوسکی سرگذشت پر شعار ماتم ہی حق محبت مین لوازم تعزیت سی ادا ہونا افتخار عالم ہی ب عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَعَ جَنَازَةٍ لِاَصْحَابِهٖ فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ كَمَا منتخب فخری مین انس ابن مالک سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا امام حسین علیہ السلام کو دیکھا اپنی صاحب مردہ کی ہمراہ باہر قدم رکھا تشییع جنازہ کی لیی جماعت مسلمین ساتھ چلی اوس امام کی پیچھی ہم سب نی نماز میت پڑھی فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الصَّلٰوةِ رَاَيْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقْبِضُ التُّرَابَ عَنْ اَقْدَامِ الْحُسَيْنِ وَيَمْسَحُ بِهٖ وَجْهَهٗ جب کہ فارغ ہوی فریضہ موتی سی تو ابا ہریرہ کو نظر کی مینی خاک قدم امام حسین علیہ السلام کی تحت سی اوٹھا پاک اعتقادی سی نام مبارک پہ درود پڑھتا چہری پہ صورت غازۂ عنبر و غالیۂ مشک و عنبر بی باک ملتا آینہ رخسار کو غبار نعلین سی فرزند لولاک کی جلا کرتا فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ

اکتالیسوین مجلس معجزهٔ امام دربار وحرم یزید مین و اخلهٔ اہلبیت کرام

لم تفعل هذا یا ابا هریرة امام حسین علیہ السلام نی اونکو ٹوکا اور کہا ای اباہریرہ

یہ فعل نکرو مٹی کو منہہ پر ملنا فقال دعنی یا ابن رسول الله فوالله لو یعلم

الناس مثل ما اعلمه من فضلات لحملوک علی اعناقهم فضلا

اعناقهم اونہی کہا ای فرزند رسول خدا مجہکو چہوڑ دو ملامت نکرو کہ تمہاری خاک پاسی خسار

سیہ انور افزا ہو قسم خدا کی جو مین واقف ہون کرامت اور بزرگی سی تمہاری اگر لوگ ہی

اوسکا شمہ جانتی تو ہر آینہ آنکہونکی پتلی پر بٹہاتی اور گردن تحت قدم شریف جہکاتی

یا ابن رسول الله فی هاتی اذنی سمعت رسول الله یقول علی منبره

ای سبط مصطفی ان دونو کانو سی اپنی سنتی تہی نبی الوری نی عرشہ منبر پر آپکی مدح مین فرمایا

هذا ولدی الحسین سید شباب اهل الجنة من الخلق اجمعین

یہ فرزند دلبند میرا حسین سردار جوانان جنان ہی اور ساری خلق مین برگزیدۂ خالق دو جہان

ہی وانه یموت مذبوحا عطشانا مظلوما لعن الله من قتله تحقیق کہ نور عین

علی و فاطمہ جور و جفا سی پیاسا مارا جایگا غریب و مظلوم اپنی خون مین نہائیگا خدا لعنت کری

اوسکی قاتلونکو میری شفاعت سی محروم رکہی اون ظالمونکو یہیں عن ایوب بن

اعین عن ابی عبد الله قال ان امرأة کانت تطوف وخلفها رجل

کتاب تہذیب مین ایوب بن اعین اور ابی عبد الله ثانی سی سابلہ لکہا ہی کہ ایام طواف

کعبہ مین ایک عورت پیشتر جاتی اوسکی پیچہی مرد نامحرم چلا آتا تہا فاخرجت ذراعها

فمال بیده حتی وضعها علی ذراعها ناگاہ عورت نی اپنی باہنکو باہر نکالا

مرد بیگانہ نی ہاتہہ بڑہا کی باہم ملایا فاثبت الله ید الرجل فی ذراعها

حتی قطع الطواف قدرت خدا نی ہاتہہ اور پہنچا مرد و عورت کا جوڑ دیا کہ

٩٦٧

اکتالیسویں مجلس مصیبت امام و دربار یزید میں و حسلہ آل خیر الانام

کسی عنوان انہیں جب انہوں نے اسکا طواف دونوں نے قطع کیا خلق نے اونکو باہر نکال دیا وَاَرسَلَ
اِلَی الْاَمِیرِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَاَرْسَلَ اِلَی الْفُقَهَاءِ فَجَاءُوا یَقُولُونَ
اَقْطَعْ یَدَهُ فَهُوَ الَّذِیْ جَنَی الْجِنَایَةَ پس حاکم کے روبرو پہنچایا تماشائیوں کا ہجوم چارطرف
فراہم ہوا امیر نے علمای شہر بلاکر فقہاسی فتوی پوچھا سب نے تجویز کیا کہ ہاتھ کاٹو یہی سزا ہے
کہ دونوں پر گناہ کبیرہ ہوا ہے فَقَالَ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ وُلْدِ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ
قَالُوا نَعَمْ اَلْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ قَدِمَ اللَّیْلَةَ فرمانروای مکہ نے پوچھا یہاں کوئی
اولاد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ سے تشریف رکھتے ہیں لوگوں نے بتایا کہ ہاں امام حسین
علیہ السلام آج کی آئے خبر سنتے ہیں فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَدَعَاهُ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا اَتَی ذَانِ
پس اونکو آدمی بھیجا بلایا جب فرزند رسول کا تشریف لایا تو کہا دیکھو کیا ہوا دونوں کو
جو مناسب ہو وہ حکم دو فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ فَمَکَثَ طَوِیْلًا
یَدْعُو ثُمَّ جَاءَ اِلَیْهِمَا حَتّٰی خَلَّصَ یَدَهُ مِنْ یَدِهَا وہ مجمع صدق و صفا اور
مقتدای مردہ و بینا جانب قبلہ متوجہ ہوے ہاتھ اوٹھا کر دیر تک دعا میں مصروف
رہے پھر اونکی طرف آئے دونوں کے ہاتھ ہمدیگر سے چھڑائے فَقَالَ الْاَمِیْرُ اَلَا نُعَاقِبُهُمَا
بِمَا صَنَعَ قَالَ لَا حاکم نے پوچھا کہ ان کو سزا دوں جو عمل زشت کیا فرمایا نہیں
مواخذہ کرنا چھوڑ دیا مروی ہے عَبْدُ الْعَزِیْزِ کَثِیْرًا اَنَّ قَوْمًا اَتَوْا اِلَی الْحُسَیْنِ
وَقَالُوْا حَدِّثْنَا بِفَضَائِلِکُمْ عبد العزیز نے بہت مرتبہ ذکر کیا کہ ایک جماعت نے امام
حسین علیہ السلام سے کہا ہمارے سامنے کچھ بیان کرو اپنی فضائل کا مرتبہ قَالَ لَا
تُطِیْقُوْنَ وَاَنَا اُذِیْعُهُ لِاُخْبِرَ اِلٰی بَعْضِکُمْ فَاِنْ اَطَاقَ سَاحَدِّثُکُمْ
فرمایا تم سماعت پر تحمل نہ کر سکو گے اور ہماری فضائل کی معرفت میں طاقت نہ پاؤ گے

اکتالیسوین مجلس معجزۂ امام در دربار یزید مین داخلہ عترت انام

واصل امتحان کی دور جا بیٹھو تا ایک سی مین تہوڑا بہید کہون اگر وہ بارِ کرامت کو اوٹھا

توسمجہو ہم سبکو واقف کرون فَتَبَاعَدُوا عَنْهُ فَكَانَ يَتَكَلَّمُ مَعَ أَحَدِهِمْ

حَتّٰى دَهِشَ وَوَلِهَ وَجَعَلَ يَهِيمُ وَلَا يُجِيبُ أَحَدًا وَانْصَرَفُوا

عَنْهُ حسب الامر سب نی کنارہ کیا ایک مردِ عاقل ہوشیار کو حضرت کی پاس چہوڑ دیا

جناب سِرُّ اللہ اور ابن ولی اللہ نی لبِ اعجاز کہولی قدری کلامِ راز و نیاز اوسکی سنا

اک ساعت سی وہ وحشت زدہ اور دیوانہ ہو کی فریاد کرنی لگا جو کوئی پوچہتا تو جواب

نہ دیتا متحیر تہا ساری لوگ عاجز و پریشان سرورِ اصفیا سی جدا ہوئی مراتب اتنا

پرحیران وازخود رفتہ پہری مصداق مقال ہی حَدِيثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ

لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ فرمایا کہ حدیث ہماری بہت دشوار

ہماری ہی نہین اوسکا تحمل کرتا الا نبیِ مرسل یا جو ملک مقرب ایزدِ باری ہی قَبَ

عَنْ يَحْيَى ابْنِ أُمِّ الطَّوِيلِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ الْحُسَيْنِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ شَابٌّ

يَبْكِي فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ مَا يُبْكِيكَ کتاب مناقب مین یحییٰ ابن ام طویل سی

روایت کی ہی کہ اوسنی کہا ہم کئی شخص کی جمعیت خدمت امام حسین علیہ السلام مین حاضر

تہی ناگاہ ایک جوان نالہ و آہ کرتا ہوا سامنی آیا سید الشہدا نی مزید لطف سی باعث

رقت اور بکا پوچہا قَالَ إِنَّ وَالِدَتِي تُوُفِّيَتْ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَلَمْ توصیہ

عرض کی ایمولا ایہی میری مان دنیا سی گذر گئی اور کچہہ وصیت اوسنی نہین کی وقد کانا

مَالٌ وَكَانَتْ قَدْ أَمَرَتْنِي أَنْ لَا أُحْدِثَ فِي أَمْرِهَا شَيْئًا حَتّٰى أُعْلِمَكَ

بِخَبَرِهَا اوسکا مال اور اسباب بہت سا تہا مرتی وقت بتاکید مجہی کہا ای فرزند

بیرا کوئی کام نکرنا جبتک پہلی مولا کو خبر دینا فَقَالَ الْحُسَيْنُ قُومُوا حَتّٰى

اکتالیسوین مجلس معجزۂ امام و دربار یزید میں داخلہ عترت امام

نَصْبِرُ اِلیٰ ھٰذِہِ الْحُرَّۃِ امام حسین علیہ السلام نے صحابہ سے فرمایا اوٹھو کی چلو تاکہ اوس
نیک عورت آزاد کی خبر لو فَقُمْنَا مَعَہٗ حَتّٰی اِنْتَھَیْنَا اِلٰی بَابِ الْبَیْتِ
الَّذِیْ تُوُفِّیَتْ فِیْہِ الْمَرْاَۃُ مُسَجَّاۃً ہم سب حضرت کے ساتھ کھڑے ہو گئے
بڑھے تاکہ اوس دروازے پر جسکے گھر میں وہ ضعیفہ مری اور ڈھکی پڑی تھی پہنچے فَاَشْرَفَ
عَلَی الْبَیْتِ وَدَعَا اللّٰہَ لِیُحْیِیَھَا حَتّٰی تُوْصِیَ بِمَا تُحِبُّ مِنْ وَصِیَّتِھَا فَاَحْیَاھَا
فلکِ اعجاز جب مکان متوفیہ پر رونق افزا ہوئے واسطے جلانے زن بیجان کی الفاظ
دعا حضورِ خدا میں پڑھے تاکہ مردہ پھر زندہ ہو جاے اپنی وصیت جو چاہے بجالاے فَاَحْیَاھَا
اللّٰہُ وَاِذَا الْمَرْاَۃُ جَلَسَتْ وَھِیَ تَتَشَہَّدُ راوی کہتا ہے کہ اوس قبلۂ عز و شرف کی
مناجات ابھی تمام نہو چکی تھی کہ زن مومنہ زندہ ہو کے کلمۂ شہادت پڑھنے کو بیٹھی ثُمَّ
نَظَرَتْ اِلَی الْحُسَیْنِ فَقَالَتْ اُدْخُلِ الْبَیْتَ یَا مَوْلَایَ وَمُرْنِیْ بِاَمْرِکَ
پھر دیکھا اور آنکھوں کو زیارتِ حسین علیہ السلام نورِ خدا سے ضیا دی آواز شوق میں لب
تمنا سے عرض کی یا مولا اندر گھر کے قدم عرش فرسا رکھیے مجھے اپنے ارشاد اور ہدایت سے زندہ
جاوید کرو فَدَخَلَ وَجَلَسَ عَلٰی مِخَدَّۃٍ ثُمَّ قَالَ لَھَا وَصِّیْ یَرْحَمُکِ اللّٰہُ امام
ہدیٰ اندر حجرے کی تشریف فرما ہوئے قرینِ اعزاز بیٹھے کے عورت سے بولی خدا تجھ پر اپنی
رحمت اور مغفرت بھیجے فرصت غنیمت ہے جو چاہے وصیت کر لے فَقَالَتْ یَا ابْنَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ لِیْ مِنَ الْمَالِ کَذَا وَکَذَا فِیْ مَکَانِ کَذَا وَکَذَا عرض کی اے فرزند رسولِ خدا
مجھے پوشیدہ کیا ہے میرا مال اتنا اور وہاں وہاں دھر رکھا ہے فَقَدْ جَعَلْتُ ثُلُثَہٗ
اِلَیْکَ لِتَضَعَہٗ حَیْثُ شِئْتَ مِنْ اَوْلِیَائِکَ اوس نقد و جنس کا تیسرا حصہ بطور حق
نذر تم لو اپنے دوستوں میں جسے چاہو عطا کرو وَالثُّلُثَانِ لِابْنِیْ ھٰذَا اِنْ عَلِمْتَ

گفت ای برادران ابراہیم پیغمبر
ہجرت کرد از بیت اللہ بشام و موسی
ہجرت از بیت المقدس بمصر کرد
و حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
والہ ہجرت کرد از مکہ بمدینہ و از
پیغمبران بہتر نیستم چنانچہ ایشان
ہجرت کردند منم ہجرت خواہم کرد
بسوی یمن و طایف از دست پسر
زبیر و اینزد فتن ...

اکثا لیسویں مجلس امام کا عورتِ مردہ کو جلانا اور بروی یزید جہنم کا ہمسایا تا

آنہ من موالیک واولیائک اور وہ تمہاری واسطی میری بیٹی کی ہی اگر جانو کہ وہ تمہاری غلام اور محبون میں ثابت رہی وان کان مخالفا فخذہ الیک فلا حق للمخالفین فی اموال المومنین ہرگاہ معلوم ہو کہ یہ مخالف ہی اور دشمن سمجھو تو وہ بھی اوس لڑکی سی لی لو اپنی تصرف میں رکھو منافقین کا حق اموال مومنین میں نہیں ہوتا ہی جو لونڈی غلام کی پاس ہو وہ آقا کو پہنچتا ہی ثم سالتہ ان یصلی علیہا وان یتولی امرھا پھر درخواست کی شاہ دین سی کہ میری جنازی پر نماز پڑھنا تجہیز و تکفین میں متوجہ رہنا تلقین عقاید کرنا ثم صارت المراۃ میتا کما کانت پس وہ ضعیفہ رو بقبلہ ہو کی جیسی تھی مردہ گری تصدق جان رونمائی میں آقا کی نثار کی حضرت نی اوسکی دولت کو بموجب وصیت تقسیم کردیا تشییع جنازی کی واسطی اپنی اصحاب کو ہمراہ لیا باطہارت نہلایا کفن پہنایا اسکا فورڈلوایا جماعت کی ساتھ نماز پڑھکی تابوت اوٹھایا باعزاز واکرام قبرستان میں پہنچایا لحد میں اتارا تلقین سنا کی ہزار ہا ہمیشہ ایسی رحمت میں پرستاری نبیان وبیوہ زنان اور بیمار وں کی مصروف رہتی تھی ناناکی امت پدر کی اہل ولایت کا سر انجام امور کرتی ہائی لیکن دست جفا سی فریاد ظالم اعدا کی بیداد سی اشقیای ایسی امام رہنما پرورش کرنیوالی غربا کو جب بیگناہ مارا لاشِ صدپارہ بی سرکو گہوڑوں کی سم سی روندا دفن اور کفن کا سامان درکنار سرکو نیزی چڑہایا عیال و اطفال کو غارت زدہ اسیر و بی نوا کیا ماتم تک نہ کرنی دیا کربلا کی دونو بالین شہدا پر رونی نہیں دیا وہ بدن نازنین جلتی ریت پر عریان پڑا رہا اہلبیت کی مصیبت میں اہتمام ایذا دہی سوا کیا طعام حاضری کی جا کسینی ایک جرعہ پانی کا نہ بہیجا زینب کو سوگ برادر میں کوئی غمخوار نی پرسا نہ دیا زین العابدین سی باپ کی تعزیت میں کوئی

اکتالیسویں مجلس غلام یہودی کو آزادی دلانا اہل حرم کا دربار یزید میں جانا

مناقب وروی عن الحسین ابن علی علیهما السلام انه قال صح عندنا
قول النبی صلی الله علیه وآله کتاب مناقب میں روایت کی حسین ابن علی
علیہما السلام سے کہ اون حضرت نے کہا صحت کو پہنچا میری نزدیک یہ قول جناب
رسالت کا افضل الاعمال بعد الصلوٰة ادخال السرور فی قلب المؤمنین
بما لا اثم فیه بہترین عمل حسنات بعد صلوٰۃ کی دل پر اور مومن کو خوش کرنا ہے جب تک اس میں
گناہ نہو اور خلاف مرضی خدا سے نہو فانی رایت غلاما یواکل کلبا فقلت
له فی ذلک فرمایا ایک دن میں راہ سے گذرتا تھا ناگاہ ایک غلام کو دیکھا کتے کو اپنا
طعام کھلاتا تھا میں اس حرکت کا باعث اوس مرد سے پوچھا فقال یا ابن رسول
الله انی مغموم اطلب سرورا بسروره لان صاحبی یهودی
ارید افارقه اوس نے کہا ای امام بندہ وآزاد میں یہودی کا غلام زر خرید ہوں
اس کام سے کتے کی خوشی میں اپنی مسرت کا طالب ہو رہا ہوں امید قوی ہے بلکہ یقین ہے
الہی کا وسیلہ ہو جائے آقا سے اسرائیلی سے علاقہ چھوٹ جائے تکلیف بندگی ٹل جائے فاتی الحسین
الی صاحبه بمائتی دینار ثمنا له امام حسین علیه السلام رحم فرما کی بغرض شفاعت
آپ یہودی کے گھر گئے دو سو دینار قیمت اوس کی دیکر اوس غلام کی طالب ہوئے فقال
الیهودی الغلام فداء لخطاک وهذا البستان له ورددت علیک
المال یہودی نے عرض کی یا مولا غلام کو تمہارے اقدام پر تصدق کیا اور اپنا باغ
اوسکو بخشا اشرفی وزر آپکا جو لائے ہو پھیر دیا اس تشریف آوری کو نقد احسان
سے مول لیا فقال علیه السلام وانا قد وهبت لک المال فقال قبلت
المال ووهبته للغلام اوس بخشندہ نے بہشت اور صاحب جود وہمت نے عرض کیا

اکتالیسوین مجلس شرف وبزرگی امام وودربار یزیدبین دخلہ آل خیر الانام

کر مال کو بھی بخشا یہودی نی عرض کی مینی پایا قبول کیا اور اوسکو بھی غلام کو دیا فقال
الحسین اَعتقتُ الغلامَ وَوَهبتُ لهُ جمیعًا یعنی طفر کش برات ازادکی
رفقہ کشای عقدۂ بندگی نی فرمایا کہ ای یہودی اس غلام کو مینی عتیق (ازاد) کیا اور حرفہ عطای
مال توفیق الہی نی اوسکی واہلی سیا فقالت امراتہُ قد اسلمتُ ووهبتُ
زوجی مهری زوجہ یہودی نی کہا مین طریقۂ اسلام پر ایمان لائی اور اپنی مہر شوہر کو بخشا
کردی فقال الیهودیُّ وانا ایضًا اسلمتُ واعطیتُها هٰذهِ الدّار
یہودی بولا مین بھی مسلمان ہوا یہ مکان کو تحت تصرف مین زوجہ کی سونپا سبحان اللہ
کیا برکت ہی قدم سید الشہدا مین جبہ ہر جا نفع پہنچاتی ذی کرم مین خلق خدا مین غلام
یہودی کی نجات ورہائی مین شفاعت کرتی نکا فرکی راحت کو اپنی اذیت اور مال حریف
نہ کہتی حیران ہون جب دشمن پر یہ مہربانی فرمائین دوست کو کس درجہ کرامت افزون
دلوائین ماں باپ کی سوای جو مال وجان کو اونکی راہ مین اوٹھاتی ہین اپنی مردنی ہا
جو ذرات سر وسینہ پیٹ کی خاک اوڑاتی ہین یہ لوگ کیا مرتبہ عالی مین جائین سے کچھ
کس قدر صلہ واحسان سی خوشحالی پائین گی، و قال حدّثنا محمّد بن یزید
المبرّد النحویّ فی اسنادہ ذکرہ قال انصرف النبیُّ الی منزل فاطمة
فرآها قائمةً خلف بابها محمد بن یزید مبرد نی اپنی سند مین ذکر کیا کہ ایک روز
انبیا کا جانب خانۂ فاطمۂ زہرا سی گذر ہوا دیکھا وہ معصومہ بیتاب دروازہ پر کھڑی ہین
اور بیکہ وتنہا فرط الم سی رو رہی ہین فقال ما بالُ حبیبتی هٰهنا فقالت
ابناك خرجا فلدوة وقد غبی علیّ خبرهما پوچھا ای پیاری بیٹی یہان
توقف کا سبب کیا ہی عرض کی صبح سی دونو فرزند تمہاری باہر گئی اوٹھا یا ہمین علا

پیغمبر و مردم طایف همه بمذهب او
کہ پدر او از خوارج بود دشمن آل
باد سید را عجب آمد از گفتار غسان
غسان گفت مال و جان ما همه فدای تو
همه مسلمان بودند سید را ثنا کردند
بیرون آمد و تواضع کرد و مردم طایف

و مردم این شهر را هم مهربان میبینم
سبب این را میخواهم بدانم غسان
گفت ای سید چنین بود که شما میفرمائید
ولیکن قصه پدرم بشنو

اکتالیسوین مجلس کرم امام و دربار یزید مین داخلہ عترت خیر الانام

ابر بالاک سی روایت کی ہی کہ سند صحیح مین یہ حکایت نقل ہوئی ہی ایکدن ہم ریاض حسین
امام حسین علیہ السلام کی حاضر تھی گل حدیقہ رسول کی رنگ و بوی اخلاق سی شگفتہ خاطر
تھی ناگاہ ایک لونڈی بصورت نسیم بہار آئی اپنی ہاتھ مین شاخ ریحان کو سرسبزی
باغ قبول کی امید پر ہدیہ لائی فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَہَا اَنْتِ حُرَّۃٌ لِوَجْہِ اللّٰہِ
اوس ابیار چمن عطانی غنچۂ لب بہا کی فرمایا اسکی عوض تجھی راہ خدا مین گلزار آزادی سی
برومند بنایا فَقُلْتُ تُحَیِّیْکَ بِطَاقَۃِ رَیْحَانٍ لَا خَطَرَ لَہَا فَتُعْتِقُہَا
راوی کہتا ہی مینی التماس کیا تمہاری کنیز نی دستۂ نہال ناچیز دیا کہ قدر و قیمت کا کچھ
اندازہ نہین ہوسکتا اوسکی مقابل آپنی طوق بندگی کہو لا جا یہ کو میزان عقلا مین نقد
خوشدلی سی تولا قَالَ کَذَا اَدَّبَنَا اللّٰہُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی سرور نہ مین و زبان و معانی
کرامت و احسان بولی ہمکو ایسا ہی ادب بتایا قرآن مین خدای تعالی نی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ
بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْہَا اَوْ رُدُّوْھَا یعنی جب کوئی تمہی تحیت پہنچاوی
تمکو تو اوسکو بہتر اوس سی بدل کر دیا مثل و برابر پھیر دو وَکَانَ اَحْسَنَ مِنْہَا
عِتْقُہَا اس لونڈی کی واسطی آزادی سی اچھا کوئی بدل نتہا یعنی وہی سعادت
مین اوسکو دیا ہی ای تماشائیان خیابان محبت و ای گلچینان ریاض ولایت
خوشا حال اون زارعان حدیقۂ تعزیت کا جو ہر دم ریاحین آہ و نالہ کو تر و تازہ لاتی ہین
نہی کمال و سنگاران بساتین مصیبت کا کہ پی ہم سنبل و یاسمین فریاد کو روضۂ ماتم پہ
بڑہاتی ہین یہ گل اشک لالہ گون سیّد الشہدا کی عزا مین دامن شیون مین بھرتی ہین
دستۂ غم و الم کو رشتۂ حسرت سی باندہکی مولا و آقا کی بزم حضور مین سوگ بدن کہتی ہین
روز حساب کو آزادی بند عقاب پائینگی پروانہ آمرزش لینگی داخلہ جنان کا میاب ہوئینگی

اکتالیسوین مجلس روبروی یزید حرم کا جانا کلام امام سی اوسکا شرمانا

نظم مولف اِمرای سوسنو شبّیر بہت اہل وفا ہی * یہ عقدہ شہادت کی گواہی کہلا ہی * احسان کسیکا نہین کرنی کا فراموش * الفت کی لئی مال ہی کیا سر کو دیا ہی * جو نذر کری ہر قسمت کو باخلاص * جاگیرِ جہان گنجِ نعیم اوسکا صلہ ہی * غم کہانی سی شہ کی جو اوسی شاد کروکی * یادوکی وہ رتبہ کہ جسی خلد سنا ہی * ای اہلِ عزا قدر کو اس بزم کی جانو * خاموش نہ بیٹھو کہ یہی وقت بکا ہی * غافل ہی وہ عاقل کہ دمِ موت کو بہولی * جینی کا بھروسا ہی کہان عمر فنا ہی * مضمون احادیث و روایات کو ناظم * کرتا ہی رقم یہ مددِ لطفِ خدا ہی *

مجلس یزید حرم کا داخل ہونا بیت مدح فال الحکم قبل عاکی بلا بیعہ ری اسی ابلا ابن

بستگان عقدۂ اندوہ و ملال * و خستگان صدمۂ زاری و ابتہال * بیچارگان منزلِ جور و جفا و بیتابانِ منزلِ خواری و ابتلا * ناظران خوابِ حسرت و پریشانی * و ناطقان محبت و بیدبان تیانی مصیبت زمرۂ اولیا کو دوازدہمنت و بلا مین قاعدۂ امتحان بلاغت اور فصاحت سی یون ثابت کرتی ہین کہ جب شب تعزیت سحر المصیبت شافع محشر پر خرابۂ دمشق مین گذری * اور صبح تعب روز قیامت بدتر و اسطی دلسوزی آلِ خیر البشر کی ظاہر ہوئی * یزید پلید بانیِ فتنہ اور بلیات سوتی سی جاگا لباس و تاجِ فخر و مباہات کو قتلِ عترتِ نبی کی باعث پہن کر اوپر آیا * اور ہزار سامانِ جفاسی انتظام دیا نقارۂ رسوائی کو بامِ طغیان اور شرارت پر شور افزا کیا * جملہ مشایخ بنی امیہ اور بزرگان شام کو مہمان بلایا * صدر تماشا مین اسیرانِ کربلا و سرہای شہدا کی جابجا کسیون پر بٹھایا و دور نخوت مین بادۂ شقاوت کی پیاؔنہ پر ہاتھ مارا * حریف کفر کی ساتھ بساطِ شطرنج مین مہرہ ایمان کا ہارا * وہ ازوِ جامِ ذلت و خواری پہنچانی کو ذریت سید انام کی بی مزاحم تھا اہتمام سازِ سرورِ غمِ ہلاکت پر امام حسین علیہ السلام کی جشنِ عید قربان کا لازم تھا قال ابن نما قال رحمہ الله

اکتالیسویں مجلس دربار یزید میں عترت کا جانا اونکی حال کو چھپانا

رسالت پناہی کی بزم ستم پر بہم انواع بیکسی اور غریبی سی عترت امام امم کی جلسہ عشرت سے ماتم
قیدیوں کا غول گنہگاروں سی بدتر روبرو ہمنشینان یزید کی کھڑا ہوا بیبیوں نی انگوشت
گیسووں کی پردہ عصمت میں چھپا لیا بچی اس حالت میں مانند طفل اشک خاک پر گری
بڑی بوڑھی اونکی صورت پر ہاتھ پھیرکی دلاسا کرتی ہیں لباس کہنہ اور مقنعہ سر میں نہاں
سر برہنہ پیروں میں چھالی پڑی گرد و غبار صحرا میں بھری عاجز و حیران اپنی حال پیاسا ماندہ
آشفتہ جان ہوا اندوہ دشمن سی خوف کی ماری لرزان و ہراسان رخساری ناخن غمسی مجروح
چہرہ نکھا پوست و ہڈی سے پاش پاش اذیت کی دہشت میں رنگ اوڑا ہوا
علقی پڑی ہوئی الہامی غیرت عشق میں پھرائی ہوئی سر اور افسردہ صورت میں گہرائی
عقیدہ ثریا دہ ستاری فلک سیادت کی نظروں میں سمائی تھی صبر تسلیم و رضا میں
دو سالہ شرافت گردن جھکائی تھی اپنی مصیبت پر آہستہ روتی کھڑی ہوئی
منت میں دار بلا پہنچی ہوئی جو شبیہ وَمَا اَطْرَقَا الحَیِیُّ الکَرِیمُ وَاَیْنَ بَیْتُ
الحُسَیْنِ نَتَطَلَّعُ الوَجْهَ بِالکَفِّ یزید نی نخوت و تکبر میں اسیروں کی جانب
التفات کیا بعد از مدت گوشہ چشم سی حقارت میں متوجہ ہو کی دیکھا بیتہ عزیز
امام حسین علیہ السلام کی جو کہ دن ہاتھ سی سنبھالی ہی شرم بی پردگی سی اپنی شانہ میں منہ
ڈالی ہی فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ حَسَنُ الَّتِی مَلَکَتْ وَجْهَهَا کَبَدٍ عَلٰی قَدِّهَا
کَمَا لَا اَلِفَ پوچھا یہ دختر کیا اختر درخشندہ رو و جبین ہی کیا نام کون قبیلہ کی بیٹی
ایسی حسین ہی اسکا چہرہ مانند ماہ چاردہ چمکتا ہی اور قد اسکا بالا مثال الف لاغر کیا بلا
ای اہل عزا وہ لاڈلی کا دبلا ہونا کیا تعجب کی جا ہی جسکا باپ مارا جای اتنا ستم اٹھای
عزت سی ذلت پای یا تو وہ نازو نعم میں سو طرحکا پیار تھا یا شمر کی طمانچی دربدری کا آزار

وسلام کرد و گفت یا امیر المومنین
گفتم دیگر شما اید و نزدیک سید امد
بیرون نبرد این فرزند علامت و شما را
حمله بر شما اورد یک کس از دست او جان
شداد گفت ای قوم رخود بترسید کار او
شنیدم که از هوا می امد و کس را ندیدم
پسر عبد الله عباس گفت آواز بگیرها

فرزند فتم تو دانی و این قوم سید گفت
تو نبی و فرزند امیر با ایشان چه باید کرد
امیر عثمان بگرد اید در رفت و
همراه ان گروه بنی بهزیمت در فتند یاران
خواستند که از عقب ایشان بروند سید
ایشان را منع کرد ایشان باز گشتند و سید
سپاه امدند و چون این راه و فتند راه گم
کردند و در میان بیابان افتادند تشنگی بر
ایشان غلبه کرد خواستند که باز گردند
ناگاه از پیش روی ایشان اوازی آمد

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین آل نبی کا جانا مقال سکینہ کا دربیان آنا

جینا دشوار تھا فقالوا سکینۃ بنت الحسین ومن جمیع ملکات یا ابیہ
عقب اہل کوفہ جو بیٹی اور بہن کو سید الشہدا کی جانتی تہی آگی بڑہی باادب کہنی لگی یہ سکینہ
خاتون بنت حسین علیہ السلام پروردہ نازہی باقی سب کنیز اوسکا لونڈیان اور تابع اسیر
سرفراز ہی اونکی خطا کو بخشدی آل نبی سی بدلا لی فقالوا کیف رأیت اباک
قالت صح الیس قلبلت منا یا العین شعف زینب خاتون نی جو دیکہا
کہ یزید پرسان ہوا سکینہ کی حال پر اسکہڑی مہربان ہوا بنظر اسکی کہ دشمن جان نبی کی
عترت پر کبہی رحم کرتا ہی زبانی اور گویائی مین سلوک و بخشش کو مضایقہ نہین رکہتا
اشارہ کیا پہوپہی قربان آگی جا کی باتین کرو بلکہ یہ خونخوار ٹہرا ور غضب سی پشیمان ہوا
علی ابن الحسین کا قصد ہلاک نکرے بقیہ عترت کی قتل سی ہمپر مصیبت تازہ نہ پڑی شہزادی کی
جانی تخت یزید کی نزدیک آئی جہکی کہڑی ہوکی گردن جہکائی یزید نی کینہ دیرینہ سی کہا
ای سکینہ کیسا دیکہا حال اپنی باپا کا یعنی کثرت زخم سی بدن پہٹا بہوک پیاس مین سوکہا
گلا کٹا گہوڑونکی سم سی جنازہ پامال نیزی پر سر پہرا خاک و خون سی لال دہ خنجر کی تلی مرغ
بسمل سا تڑپا زانوی شمر سی جہانی کا دہنا بہائی کا حسرت بہن کو اشکبار دیکہنا بہن کی
درسی عورتونکا ناچار دہائی دینا اوس شاہزادی کا جگر اس طعنہ سی دکہا قاتل اولاد پیمبر
زبان حسرت مین کہا ای بیرحم اتنی ظلم و جور ہمپر کر چکا ابہی تیرا دل ہماری مصیبت اور خواری
نہین بہرا سمع منا یا رأت عینا یا اذ نظرت فی لیلۃ ہذہ قال اللعین
قصی متوجہ ہوکی بیرا ماجرا اس عالم رو یا کا اس شب کو مین عجیب واقعہ خواب مین دیکہا
یزید بولا ای سکینہ میری روبرو نقل کرو خاطر جمع رہو کسی بات مین نہ ڈرو اوس خیرہ و باغی
عن الہدی نی سرگذشت کہی تاکہ سر پدر کی زیارت جرأت کو ہوئی تہی بیان کی کہ قی

الغطبی و ما یلیہ بالطاقة الملک الاکبر قدحا و افاد
فایما یا الاتیب والتقعب علے شی ابیطالب بسیار راغب
یا اتھا شی علی شی کفت توجہ دانستی کہ
ارادہ کفت کہ حرف ازان حیا نم وفات بلم و افاد
کینم شناختم و محمد افاد و دادم و فات ایمان او
علے ابن ابیطالب ایمان او داشت ناز مان

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا جانا کلام و الزام سید سجاد کا فرمانا

فِی کِتَابِ الْاَحْمَرِ رُوِیَ اَنَّہٗ قَالَ لِزَیْنَبَ تَکَلَّمِی فَقَالَتْ ھُوَ الْمُتَکَلِّمُ

کتاب احمر مین روایت کی ہی جب سرگذشت اہلبیت برقت کہی ہی ناگاہ کاروان غارت شدہ
مین یزید کی نگاہ پڑی ایک زن بلند بالا کر خمیدہ پر نالہ و آہ دیکھی کہ مانند نخل ماتم سراپا
غم سی جلتی چہرہ مین اوسکی طہارت و عصمت رسول و بتول کی شان نکلتی پوچھا یہ خاتون
کون پر تقصیر ہی کہا اسیرہ سی بڑی دختر علی ابن ابیطالب زینب ہی کہ قافلہ اسیران حرم کی
سردار ہی بیمار کربلا کی پرستار یزید نے زینب کو خطاب کیا جیسی باتین کرچکی تہی جواب دیا
جو چاہتا ہی سید الساجدین سی پوچھ اس کلام سی یزید پلید بیتاب ہوا ایک حلقہ اسیرو مین
بنظر عتاب دیکھا ایک جوان مانند خورشید تابان کہڑا ہی قد سرو بالا لنگر سی طوق و زنجیر کی
دوہرا ہی بیصد صدمہ اور ناتوانی کی زردی چہرہ پر عیان غلبہ جفا و محنت مین تشریح کی سو
پوست و استخوان ہی سر برہنہ بی عمامہ و ردا عاجز و ناچار سلسلہ اہلبیت سی بند بلا مین
گرفتار ہی پوچھا یہ دلگیر کا نام بتاؤ اس دستگیر کا نسب کرام جتاؤ کوئی بولا بقیہ و تتمہ
ثقلین ہی علی فرزند بزرگ مظلوم حسین ہی فَاَنْشَاَ السَّجَّادُ حضرت زین العابدین
علیہ السلام نی طبع حزین سی یہ شعر تضمین کہی یہ کلیہ اذن نکہین مین الفاظ رنگین شیرین کہے
لَا تَطْمَعُوْا اَنْ تُھِیْنُوْنَا فَنُکْرِمُکُمْ وَاَنْ نَکُفَّ الْاَذٰی عَنْکُمْ وَتُؤْذُوْنَا
ای بنی امیہ ہرگز طمع نہ کہو جب تک جو مین ہندہاین کہ تم ہمین ذلیل کرو ہم تمہاری سیانت
رہین وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّا لَا نُحِبُّکُمْ وَلَا نَلُوْمُکُمْ اَنْ لَّا تُحِبُّوْنَا قسم خدا کی کہ ہم
دوست نہین رکہتی اگر ہمین نہ کہو تو ہم کچہ نہین رہتی فَقَالَ صَدَقْتَ یَا غُلَامُ
وَلٰکِنْ اَرَادَ اَبُوْکَ وَجَدُّکَ اَنْ یَکُوْنَا اَمِیْرَیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
قَتَلَھُمَا وَسَفَکَ دِمَائَھُمَا یزید نے بیمار کربلا سے کہا یہ سچ ہے لاکن باپ اور دادا تمہارا

گوید همچنین میرفتیم تا روز دوشنبه شد
ایشان را دل میداد پسر عبد اللہ عباس
و یاران سیّد واهه میکردند و سیّد
و غلغله ایشان کو شهها کشند
پیش پیش میرفتند ان اوازه و بانگ
و وقت صبحگاه بر مشند و ان شکر چون

اکتالیسوین مجلس دربار یزید مین حرم کا آنا سید سجاد کا احتجاج فرمانا

چاہتی تہی کہ امیر ہون حکمرانی خلایق سی بدام تاج وتخت سلطنت تسخیر اور چہیا رہی تہی شکر خدا کا جواوسنی دونو کو مارا لشکر آفت اور تہرا ونکی گہر مین اوتارا فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اوس حجت کبریائی آیت قرآن سی جواب دیا قول باریتعالی کو سند مین تلاوت کیا وَمَا اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَھَا اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ فَقَالَ یَزِیْدُ لِابْنِہٖ خَالِدٍ اُرْدُدْ عَلَیْہِ اوسوقت خالد بیٹا یزید کا پہلو مین بیٹہا تہا باپ نی واسطی رد قول امام کی اشارہ کیا فَلَمْ یَدْرِ خَالِدٌ مَا یَرُدُّ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ یَزِیْدُ قُلْ خالد حیران ہوا کس برہان سی خلاف امام کہی یزید نی بتایا کہ یہ فقرہ پڑہ کی سناو مَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ یَا ابْنَ مُعَاوِیَۃَ وَھِنْدٍ وَصَخْرٍ لَمْ تَزَلِ النُّبُوَّۃُ وَالْاِمَامَۃُ لِاٰبَائِیْ وَاَجْدَادِیْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُوْلَدَ اوس امام حق ویقین وارث یعسوب دین زین العابدین علیہ السلام نی فرمایا ای یزید پسر معاویہ اور ہند پسر کہین ہمیشہ نبوت وخلافت رب العزت کی ہمارے اجداد کو رہی ہین اوتیری پیدایش کی پہ بزرگی ہمین حاصل تہی وَلَقَدْ کَانَ جَدِّیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ یَوْمِ بَدْرٍ وَاُحُدٍ وَالْاَحْزَابِ فِیْ یَدِہٖ رَایَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ میری دادا علی مرتضی کی ہاتہ مین علم اسلام خیر الانام رہا کرتا اور جنگ بدر واحد واحزاب مین عزیمت بدر آفتاب تجلی تہا وَاَبُوْکَ وَجَدُّکَ فِیْ اَیْدِیْہِمَا رَایَاتُ الْکُفَّارِ اور تیری پدر وجد حامل پرچم مشرکین اور اعدای احمدی تہی ہمیشہ وہان سی بہاگای قتل علی واحمدی تہی ثُمَّ جَعَلَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ یَقُوْلُ پہراوس ردیف قافیہ بلا

۹۹

اکتالیسویں مجلس دربار یزید میں حرم کا جانا سید سجاد کا احتجاج فرمانا

نظم دیوان ابتلا مضمون شاہ بیت قطعہ ایمان اور مطلع و مقطع قصیدہ عرفان بحر عروض آفات

بڑہی اور بندش آہ و نالہ میں یہ شعر پڑہی مَاذَا تَقُولُونَ اِذْ قَالَ النَّبِیُّ لَکُمْ مَاذَا

فَعَلْتُمْ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ کیا جواب دو گی جب نبی الورٰی تم سی پوچھیں گی ای امت آخر الزمان

کیا سلوک تم سی پیش آئی تہی بِعِتْرَتِیْ وَبِاَہْلِیْ عِنْدَ مُفْتَقَدِیْ مِنْہُمْ اُسَارٰی وَ

مِنْہُمْ ضُرِّجُوْا بِدَمٍ جب میں دنیا سی انتقال کیا عترت رسول و اولاد بتول کو اسقدر

ملال دیا کسی کو نیزہ و تلوار سی مارا لہو بہایا کسی کو ذلت و خواری میں اسیر بنایا در بدر پھرایا

مینی اپنی امت کی حق میں جو وصیت کی تہی یہ اوس رعایت کی بدلی اذیت دی ثُمَّ

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ الْحُسَیْنِ وَیْلَکَ یَا یَزِیْدُ لَوْ تَدْرِیْ مَاذَا صَنَعْتَ وَمَا الَّذِیْ

اِرْتَکَبْتَ پہر بولی سید الساجدین وای او پر تیری ای یزید اگر پہچانی کہ جو تونی غضب کیا

وہ بڑی جور و جفا کا مرتکب ہوا ہی مِنْ اَبِیْ وَاَہْلِ بَیْتِیْ وَاَخِیْ وَعُمُوْمَتِیْ اِذًا لَہَرَبْتَ

فِی الْجِبَالِ وَافْتَرَشْتَ الرَّمَادَ وَدَعَوْتَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ میری والد

اہلبیت بھائی اور چچا کی ساتھ ایذا سی پیش آیا رسول کی اولاد کا لہو خاک پر بہایا تو البتہ

پہاڑوں میں وحشت زدہ دوڑی پہرتا بستر ذلت اور ندامت پر بیٹہی عذاب دوزخ کو

پکارتی سر اپنا دیوار سی مارتی اَنْ یَکُوْنَ رَأْسُ اَبِی الْحُسَیْنِ ابْنِ فَاطِمَۃَ وَعَلِیٍّ

مَنْصُوْبًا عَلٰی بَابِ مَدِیْنَتِکُمْ وَہُوَ وَدِیْعَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْکُمْ ای بیرحم

جائز ہی کہ میری والد حسین علیہ السلام مظلوم کا سر اپنی شہر کی دروازی میں لٹکای وہ امانت

رسول خدا ہوا ہست کو سپرد کی تہی اتنی اذیت پہونچای فَاَبْشِرْ بِالْخِزْیِ وَالنَّدَامَۃِ غَدًا

اِذَا جُمِعَ النَّاسُ لِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ بشارت ہو تجہی فردای حشر میں ندامت کی اور

خون میں ابتلای عذاب قیامت کی قَالَ الْمُلَیِّنُ اَنَا اَنْتَسِبُ الْقِتَالَ اِلَی الْجَحِیْمِ

اکتالیسویں مجلس دربار یزید میں حرم کا داخلہ حکم قتل بیمار کربلا

قَالَ یَزِیدُ لِجَلَّادِہٖ اُدْخُلْہُ فِیْ ھٰذَا الْبُسْتَانِ وَاقْتُلْہُ وَادْفِنْہُ فِیْہِ

کتاب بحار میں ثقاتی سے روایت کی ہے جو امام زین العابدین علیہ السلام نے رسول ہاشمی سے اپنی نسبت قرابت کہی ہے یزید خونریزی الی خیر البشر کی ہنسی پر آیا ملازمان اجلاف کو بکا کی جلاد بلایا کہا اس جوان بی نوا کو باغچہ میں لیجا سر کاٹ اور وہیں خاک میں دبا آہ واویلا ہر گاہ اہل حرم نے یہ خبر جانکاہ پائی زندگی سی بیزار ہوئی فرط غم سی نوبت سر پیٹنی کی پہنچی چار طرف اس سپہر کی اوس مظلوم کو بیچ بیچ نالہ و فریاد و شیون میں شور محشر کو چگایا مانند بنات نعش سب اوس قطب سپہر حزن کی پاس جمع ہوگئیں جلاد کو سید سجاد کی پکڑنی سی مزاحم ہوئیں زینب خاتون کو یارای ضبط و قرار جاتا رہا بشفاعت فرزند برادر یزید سی پکار کی کہا اہلبیت مخدرات تطہیر ہیں اگرچہ تیری رشتہ جور میں اسیر ہیں پر بیٹی نواسی نبی الوری کی ہیں اور بیکس دیار بلا کی بی یار و مددگار بی حامی و پرستار ہیں پردیس میں سو طرح کی مصیبت پڑی ذلیل و خوار ہیں ای یزید ہمارے مرد و نہیں سب چھوٹی بڑون کو مارا کوئی وارث اور محرم بیوہ عورتوں کی نہیں رہا ہمارا ہمدم یہی خستہ غم ہی مونس اور حامی جو تھا اسی کا دم ہے عاجزی پر آل پیغمبر کی رحم اور مروت کر اس گرفتار بلا و محنت کی قتل سی درگذر ہم جتنی بانو ہیں رو تی خدا و رسول کی واسطی پہ منتی ہوتی رہیں اوس پہ کین اور دشمن دین کو وہ باعث مزاحمت ہوئی ایک طرف ام کلثوم بیتاب ایک جانب ام لیلی چشم پر آب سکینہ بھائی کا دامن پکڑی نالان فاطمہ و رقیہ دونو ہاتھ سی بلا گردان ناگاہ جلاد مد خوی زشت رو آگی آیا سید سجاد کا بازو بزور و خشونت کھینچا جب اہلبیت کا کچھ بس نہ چلا تو سب نی ہیچ کو دیکھہ کی رو دیا اوس غریب کی پیچھی بحسرت نگران نالہ و اخیرا و صیحہ و اعلیا میں جو افغان شہ بیحال کہ وہ سر و ہی تیم اسیر کی ساتھ جا سکین کہ رسن ہیچ میں بندھی نہی تا

بیالیسوین مجلس تمہید بیوفائی دنیا اہلبیت کا رو برو یزید سے گھر مین جانا

جلاد بھجرہ سید سجاد سے کہا اوسنی حکم دیا یہ راز کرامت و اعجاز بنی ہاشم کو چہپاو جلاد یہ تمہارا کو اوسی قبر مین دفنا و نظم للمولفہ خموش ناظم مضمون نہین ہی تاب سخن + بیان کس سی ہو اہلحرم کی شرح محن + تڑپ رہی ہین محبان مرتضیٰ غمسی + فلک کو پہنچا ہی یہ شور نالہ و شیون ہراسیف زنان یزید زیور پوش + حریم آل نبی کی گلی مین طوق و رسن + بساط عیش پہ بیٹھین شاہجہان قریش ستم ہی اونکی برابر کہڑا امام زمن + مصائب شہ مظلوم کو جو لکہا ہی آنسو کا ملجای بھر گیا زمن +

بیالیسوین مجلس بیوفائی دنیا اہلبیت کا روبروی یزید سے محل مین جانا

مرثیہ دنیا سی طبیعت نہین ہٹتی ہی ہای اوقات بری طرح سی کٹتی ہی تری آگاہ ہو گذری جاتی ہین زیست کی دن + بڑہتی ہین گناہ عمر گہٹتی ہی تری + رباعی حسرت ایسی دنیا سی چلی جاوینگی + کچہہ ساتہہ بجز کفن نہ لیجاوینگی + اس جسم کی احتیاط کبتک اے دل ایک روز خاک کی تلی جاوینگی مرثیہ آرام سی کس دن تہ افلاک رہی + عالم مین اگر رہی تو کیا خاک رہی + عبرت کا محل ہی ہم رہینگی کبتک + دنیا مین نصیب پنجتن پاک رہی رباعی تیری غافل نہین جو دانا ہی اب چوکا تو تا بحشر پچہتانا ہی + گر قصہ قدر تین ہو سب ڈہتی ہین ایک روز کر نیزہ مین جانا ہی + تمہید بیوفائی دنیا موت جناب امام مصائب سید الشہدا علیہ السلام ای اہل عزا دنیا بیوفا ہماری تمہاری زندگانی کو بقا نہین جو آج آیا کل ضرور جایگا جو ہم پہنچا یا وہ سب رہجایگا + آدمی کی عمر یک بارگی مین گذرتی ہی ہر دم بدن کی قوت ضعف سی بدلتی ہی طفل نادان تہی جوانی ہوئی بڑہاپا دیکہا عنقریب موت کی پنجہ مین گرفتار اندہیری قبر مین رہنا ہوگا ہر چند مہلت جوانی و پیری کی لا محالہ قیمت نہین

بیالیسوین مجلس تمہید بیوفائی دنیا و اہلبیت کا زد بروی یزید سی گہر مین جانا

ساعتِ اجل مین لحظہ بھر کی مجالِ اقامت نہین بہت خرد سال چھوٹی سی نہ اوٹھی تہی کہ
تابوت مین مری پڑی ہمدہا جوانِ باکمال و جمال مراد کو نہ پہنچی تہی کہ خاک مین گڑی نہین کھینچی
کر تنگنای گور نی کیا صورتین مٹائی مین جو مٹی کا عطر نہ ملتی تہی اجل نی اونکی کیا شکلین
بنائی ہین جسمِ نازنین اونکا کیڑون نی کہایا ہی ہر ذرہ رگ و پی کو سوراخ مین پہنچایا ہی
اَیُّهَا الْغَافِلُ السَّكْرَانُ اَمَا تَتَّعِظُ بِمَوْتِ الْاَحِبَّةِ وَالْاَقْرَانِ ای غافل
نشۂ زندگانی سی بدمست کیون اپنا عبرت نہین کرتا مرگ سی دوست و عزیز کی سپالہ ہوش
نہین بہرتا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ قَالَ قَالَ لِیَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَمَا
تَحْزَنُ اَمَا تَهْتَمُّ اَمَا تَتَاَلَّمُ قُلْتُ بَلٰی وَاللّٰهِ ابی بصیر نی حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی روایت کی۔ اوس جناب نی ایک دن مجھی یہ بات پوچھی آیا کبھی تو محزون
غمدیدہ و متاسف ہوتا ہی مین نی عرض کی واللہ بہت ہجوم الم کا حال گذرتا ہی قَالَ
اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْكَ فَاذْكُرِ الْمَوْتَ وَوَحْدَتَكَ فِیْ قَبْرِكَ فرمایا
وہ صدمہ ہو تو یاد کر مرنی اور قبر کی تنہائی کو وَسَیَلَانَ عَیْنَیْكَ عَلٰی خَدَّیْكَ
وَتَقَطُّعَ اَوْصَالِكَ فِیْ قَبْرِكَ وَاَكْلَ الدُّوْدِ مِنْ لَحْمِكَ اور بہنا آنکھون کی پانی کا
رخسارون پر جدا ہونا ہر بند کا گدی کی وسط و کنارون پر وہ گوشت نازپروردہ جو
کیڑون کی خوراک ہوگا سارا تیلا حسن کا از ہم جدا ہو نہ خاک ہوگا۔ وَبِلَاكَ وَانْقِطَاعَكَ
عَنِ الدُّنْیَا دہیان مین لا اوس بلا کو کہ سخت آفت بڑی کی دنیا کی علاقہ سی جب قطع امید
ہی کی فَاِنَّ ذٰلِكَ یَحُثُّكَ عَلَی الْعَمَلِ وَیَرْدَعُكَ عَنْ كَثِیْرٍ مِنَ الْحِرْصِ
عَلَی الدُّنْیَا یہ خیال تجھی آمادہ کریگا اور عبادت کی فراہم ہوگا بہت حرص دنیا و
معصیت سی رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَنْ بَكٰی عَلٰی ذُنُوْبِهٖ

بیالیسوین مجلس تصید بیوفائی دنیا اہلبیت کا روبروی یزید سی گھر مین جانا

حَقّ فَسَبِيلُ دُمُوعِهِ عَلَى لِحْيَتِهِ حَرَّمَ اللهُ تَعَالَى دِيبَاجَةَ وَجْهِهِ عَلَى النَّارِ سید المرسلین علیہ السلام سی کتاب تنبیہ الراقدین مین روایت کی ہی جو مسلم کہ شخص سی اپنی گناہونکی روئی اور آنسو حسرت کا داڑہی پر چشم سی روان ہوی حق تعالی اوسکو عذاب سی بچائیگا بدن کو آتش جہنم مین نہین جلائیگا گویا ہم لوگ خواب غفلت مین سوتی ہین کہ مان باپ عزیز ونکو تہ قبر دیکہکی اپنی موت سی بیخبر ہوتی ہین قَدْ مَرَّتِ الْأَيَّامُ بِالْغَفَلَاتِ وَجَاءَ زَمَانُ الْمَوْتِ وَالسَّكَرَاتِ بدرستی کہ ایام حیات وجوانی کا زندگی غفلت ونادانی مین قریب ہوا زمانہ سکرات کا اور ابتلای مرگ ناگہانی مین وَمَا لِيَ مِنْ شَيْءٍ أُعِدُّهُ ذُخْرًا لِيَوْمِ نُشُورِي مَا خَلَا الْعَبَرَاتِ کوئی عمل نیک میرا نہین ہی کہ روز قیامت کہ اوسکو ذخیرہ حسنات جانون سوای اشک حسرت فَيَا عَيْنُ مَا أَدْرِي مَا ذَا أَتَجْهَرَتْ دُمُوعُكِ لِلْعَطْشَانِ بِالْحُرُقَاتِ ای چشم کیون تیری آنسو جم رہی اوس پیاسی کی مصیبت پر نہین بہتے جسپر دو نامردم کو فرض عین ہی اور وہ نور چشم پسندیدہ سبط رسول الثقلین ہی ای حاضران صحبت آج واسطی رقت کی فرصت ہی کل بعد از جدا ہونی روح و تن کی پشیمانی ہی جان عزیز مستعار و جانی والی اور جہان ناپایدار و فا و بقا سی خالی پیدا ہماری زہر موت کہانی کو پرورش اجساد کی دوش نامہ پر خاک مین ملانی کو لاکہن جاتی ہی مقام شکر یہی کہ شخص درمیان عزیز واقربا کی مری عورات و فرزند ونکو دم واپسین دیکہی جدا جدا اسکو وداع کری چہاتی سی لگائی اپنی مصیبت مین تسلی کی وصیت بہی فرمائی ہنگام نزع جان ای ہاتہ پیر طرف قبلہ پہیلائی عیال واطفال اوسکی آنکہون پر رومال باندہی گریبان پہاڑکی سر کی بال کہولین بالین میت پر نالہ ونوحہ سی بین کرین ماتم کی نہ سہاکی

بیالیسویں مجلس حرم کا روبروی یزید آنا اور گھر میں اوس پلید کی جانا

عزا و سوگ میں بیٹھیں پاکیزہ پانی سے سب ملکی نہلائیں تحفہ کپڑے کا خلعت آخرت یعنی کفن
پہنائیں جنازہ کو عزت و حرمت سے اوٹھائیں مزار شہدا و جوار علما میں پہنچائیں نماز پڑھیں
قبر میں لٹائیں تلقین کہیں تختی برابر بچھائیں تربت پر پانی چھڑکیں چادر گل اوس پر چڑھائیں
تعزیت کا اگر سوز جلائیں شمع و چراغ کی روشنی کریں فاتحہ خوانی کی واسطے لوگ آئیں سوم و
چہلم کو طعام رنگین کھلائیں اور اگر مرد غریب و مسافر کا مردہ نظر پڑی اوسکی قوم و خویش
بیگانہ میں کوئی ہم نہیں پہنچی تو اہل محلہ و ہمسایہ ترس کھاکی آئیں میت کو دوش پر اوٹھا
ئیں غسل و کفن میں شریک ہوتی ہیں دفن و عزا میں ہر اوس مسلمان کی جان کھوتی ہیں
میں قربان بیکسی و مظلومی امام حسین علیہ السلام اور تنہائی و غریبی شاہ تشنہ کام کے اوس
جہان کربلا کو یہ کچھ میسر نہوا جدائی سر و تن کی بعد لاش کو دفن و کفن ایک تو بلا چہلم پر گرم
ریت پر بیابان میں پڑا تھا سر مقدس نوک نیزہ پر نشان کی چڑھا تھا دستور ہی میت کو
میں ٹھنڈا پانی یا شربت پلاتی ہیں جو مریض جان کندن میں ہو تشنگی کا غلبہ ہوتا ہے جو
پیاس بجھاتی ہیں مولا کو شدت عطش میں جو غش آتی تو اعدای بی آبرو دو گھونٹ پانی کی
نہ دیتی ہر چند فقرہ ما اقتلنی عطشا نا ساب خنجر سے گلا سوکھا تر کیا زخم ہی کیے و
بدن پر رفع اذیت کو کس رانی کرتی ہیں او تنا بوجھ ہی جو میت کو نا گوار ہو تو ہاتھ
ہلا کی راحت دیتی ہیں او کی عوض لاش امام حسین علیہ السلام پر گھوڑے دوڑائی
شہیدوں کی اعضا توڑ کی خاک میں ملائی قاعدہ ہی جسکی گھر میں کوئی مرجاتا ہی اپنا بیگانہ
ہر ایک پرسا دینی کو آتا ہی اہلبیت کی باتیں عزیز مری سر کٹی خاک و خون میں سانی
قبر میں نہیں گڑی تہی جوا و پر لشکر کے وہ غارت کے چٹی ہی ہر طرف سی تنگی کو ایسی جو بچوں کی انتہ
مار کر ہی تہی طریق سلوک ایسا کہ مریض کو آتو یا کی خبر مرگ نہیں سناتی میں افاقہ ورد کو

بیالیسوین مجلس المحرم کا روبروی یزید آنا اور گھر مین اوس پلید کی جانا

پہر آہستہ دباتی ہین وہ شمر پیرہ سیدہم باپکا سر زین العابدین بیمار کو دکھاتی بہاری زنجیر وطوق مین دست وپا وگردن باندہی در بدر پہراتی رسم ہی کہ عورات مانند اونکا رقت مین بلکہ چڑاتی ہین آہ ونالہ مین صبر وشکیب کی راہ بتاتی ہین اوسکی بدی اعدای الحرم کی چادر پوشش اوتاری سر عریان کو ایک رومالی بہی پردی کی واسطی نچہوڑیا خمہور سکا روئیہ ہی یتیم بچونکو مان باپکی غم مین دلاسا دیتی ہین گریبان دریدہ کو رشتہ الفت سی سیتی ہین سکینہ وفاطمہ وام کلثوم کی بُندی کان چیرکی اوتاری لہو بہاکی زیور ولباس کو لوٹا پدر کی روتی مین طمانچہ ماری مشہور ہی کہ ماتمدار کو سب خلق جاکی تعزیت کہتی ہین فاتحہ پڑہکی حاضری کہلاکی پانی پلاتی ہین امت سید بین نی اولاد سید المرسلین کو اندر گہر مین جاکی باہر نکالا خیمہ جلاکی غلام وکنیز سی بدتر بہوک پیاس مین مارا معمول زمانہ ہی شاہ وگدا کی سوم وچہلم مین ختم قرآن کرتی ہین اگر پردیسی مرتی تو بہی اہل محلہ اوسکی لئی پنجا چالیسوان قرار دیتی ہین واویلا کہ دشمنان حق نی اہلبیت کو فرصت ندی کہ اقربا کا جنازہ دفن کرین سوم واربعین کیا ہوتا ہر وقت کو بچہوڑا کہ دم بہر مشغول رہین لوازم دنیا وسنت شرع انبیا ہی کہ میت وصیت کری جو وارث ہو اوسکی بجالاتی ہین شفقت کری ہمارا مولا تو وقت شہادت قتلگاہ مین تنہا تھا زیر تیغ جانب راست چپ کوئی دوست نہ تہا بہن دور بیٹا چہوٹی بیٹی صغیر بی بی معذور لہذا غلامونکو اپنی مورد خطاب کیا ہی کلام رقت افزا حسرت سی کہا ہی مین چاہتا ہون تم بہی شو عمر بہر اوسپر عمل کرو سکینہ خاتون دختر امام ہمایون نی فرمایا جب ہمارا قافلہ اسیر قتل شہدا مین آیا ہر ایک بانوی غم زدہ اپنی تئین اونٹ سی گرایا شوق بتایا ہین دوڑکی بہائی بیٹی کا جنازہ گلی سی لگایا مین پہوپہی زینب خاتون کی ساتہ پہنچی بابا کی لاش

بیالیسویں مجالس المحرم کا ردیف وی یزید نامرد شامی کا فاطمہ کو مانگنا

جوشش جنونکا پایا کہاں جب آہ نی تاثیر کی + ہیں یہی نالان علی کرتی ہیں ہین مجلس
ماتم ہی یہ فرزند خیبر گیر کی + پیاری زہرا کو سر پیٹ کی پیارو ہیم + یاد کہو رات دن
ناظم نی جو تقریر کی شاد ہو روح حسن بہر حسین وہ غم کرو ہو خدا راضی علی فردوس ہی جاگیر کی

مجلس ... احوال اہل حرم پیش یزید ... شامی ... فاطمہ ... کنیزی ...

رسن بستگانِ حلقۂ تقدیر و محنت دیدگانِ جلسۂ تحقیر آفت نصیبانِ بزمِ دشمن و مصیبت کشانِ
صحبتِ شیون، مجاہدانِ طریقِ تسلیم و رضا، صابرانِ مسلکِ اندوہ و بلا، کارِ واں اسیرکا
آہ و فریاد و زاری کو در بارِ تعزیت و سوگواری میں اس صورت سے شکستہ حال آتی ایوانِ
احزان سی محل اتصال میں جاتی دیکھتی ہیں کہ جب یزیدِ ستم آرا نی مجلسِ خبیثہ کو رنگا رنگ
سامانِ جفا سی ترتیب دیا اور اسبابِ تمہیدِ دل آزاری اولادِ رسولِ مجید کی وہ دارا لعین
ابن آکلۃ الاکباد نی اپنی ہم نوالہ و پیالہ کی ساتھ مایۂ فرحت کہا یا بھوکی پیاسوں کی عترت
اسیر کو واسطے جرعہ خواری بلا انکی سامنے بلا یا جادامن باغی نی گل و غنچۂ بوستانِ رسالت کو
مانند دستۂ ریحان رشتۂ عدوان سی باندھا اور قاطعانِ ریاضِ ایمان نی نونہالانِ
خیابانِ زہرا کو شاخِ شجرِ ملعونہ کی لپیٹ پیچ و تاب طغیان میں کسا ایک سرا بند جفا کا حبل المتین
دین کی بیٹی زینب خاتون کی بازو میں باندھا دوسری طرف مشکلکشا کی دختر ام کلثوم کی
شانی میں پہنایا اور اطفال رشتہ دار حرم کی چھوٹی قد تھی اونکی گلون میں رسن کو ڈالا
کمالِ ذلت و خواری میں وہ سلسلۂ آلِ طہ و یاسین کشان کشان ٹھاہر گاہ دربار
یزید نابکار میں پہنچی مثالِ گنہگاران صف نعال میں کھڑی ہوئی اوس نی ایک ایک
خاتون کی نام و نسب کو پوچھا شمر نی بطریق خوش آمد حقارت سی سب کا پتا کہا

بیان آنے کا مجلس حرم کا روبروی یزید آنا مرد شامی کا فاطمہ کو مانگنا

فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰہُ اِبْنَ مَرْجَانَۃَ لَوْ كَانَتْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَہٗ قَرَابَۃٌ وَرَحِمٌ مَا فَعَلَ
ھٰذَا بِكُمْ وَلَا بَعَثَ بِكُمْ عَلٰى ھٰذَا اوس مرقع ابتر کی دیکھنی سی یزید نی ترس کہا یا اوس
سنگدل کا جگر بھی تبہ صورتی اوکی سنہ کو آیا بولا خدا روسیاہ کری ابن مرجانہ کا بڑا ظلم
ستم کر بلا مین بی ریحانہ سیادای اہلبیت اگر تمہاری اور اوسکی درمیان قرابت و خویشی کا سلسلہ
ہوتا تو ہرگز ایسا قہر دبرا سلوک نکرتا اتنی ذلت و خواری مین تمکو نہ بہیجتا فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ
بِنْتُ الْحُسَيْنِ عَلَيْہِ السَّلَامُ وَلَمَّا جَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْ يَزِيْدَ رَقَّ لَنَا فاطمہ بنت
امام حسین علیہ السلام نی کہا جسوقت ہم اہل حرم کی بی سرو سامانی کو یزید نی دیکہا اپنی نزدیک
بلاکی ہمکو بٹہایا جب وہان ٹہری اوس مصیبت پر بیساختہ مہربانی رقت مین آیا اور یہی
فَقَامَ اِلَيْہِ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الشَّامِ اَحْمَرُ جسوقت کہ ہم سب اپنی شہری دیکہی مین تہی
بیم و امید مین مرنی جینی کی خایف ہوتی تہی چار طرف ہر ایک ظالم کا منہ تکتی جستجوی
رعایت جانب کو تستی ناگاہ ایک مرد سرخ موی تند خو پہلوی یزید کی اوٹہا سر بروی
عترت شاہ شہید کو جو بربادی مین مبتلا دیکہا ہرگز نہ جانا یہ کنیزکان ہی اسیروں کا قافلہ
کہیں رسن جور مین بندہا ہی جب اوسکی نظر دختر امام حسین علیہ السلام پر پڑی یا نور دیدۂ
بتول بنت سید الشہداء لایق کنیزی پسند کی فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ھَبْ لِيْ
ھٰذِہِ الْجَارِيَۃَ يَعْنِيْنِيْ کہا ای امیر چاہتا ہون یہ لڑکی مجھی بخشدی کہ پاس رہی
گہرکی میری خدمت کری وَكُنْتُ جَارِيَۃً وَضِيْئَۃً فَارْعَدْتُ وَظَنَنْتُ
اَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ لَھُمْ فاطمہ کہتی ہین کہ اوس زمانی مین کم عمر تہی مین ڈری کہ شاید یہی
انکی نزدیک جایز ہوگی اولاد فاطمہ زہرا کو اپنی لونڈی بنانا مین قتل و اسیر تو
کرچکی مباد اپنا ظلم دکہائین فَاَخَذْتُ بِثِيَابِ عَمَّتِيْ زَيْنَبَ ڈرکی پہوپہی زینب کا

بیالیسوین مجلس حرم کا روبروی یزید آنا مرد شامی کا فاطمہ کو مانگنا

دامان پکڑ اور وکی اپنا نیا دکھ پرانی مصیبت میں کہا دہشت کی ماری مثال بید لرزتی
اونکی پناہ میں جا کی چھپ رہی وَکَانَتْ تَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِکَ لَا یَکُوْنُ وَفِیْ رِوَایَۃِ
السَّیِّدِ قُلْتُ اُوْتِمْتُ وَاُسْتُخْدِمُ وہ الحرم کی بزرگ جانتیں تھیں کہ یہ ستم اسلام
میں ناروا عترت مصطفی پر کافر سے بھی ایسا جفا نہیں ہوگا عرض کی ای وارث اہلبیت سیرا
ماجرا سنی سنا شامی کی طرف میری اشارہ کیا خدارا فریاد میری پھوپھی دیکھو مجھی خدمتگاری میں
مانگتا ہی کوئی تدبیر کرو فَقَالَتْ عَمَّتِیْ لِلشَّامِیِّ کَذَبْتَ وَاللّٰہِ وَلَؤُمْتَ وَاللّٰہِ
مَا ذٰلِکَ لَکَ وَلَا لَہٗ زینب نے جھٹ سے آغوش کھولی در یتیم کی طرح بھتیجی کو دامن میں چھپالی
شامی سے کہا قسم خدا کی تو جھوٹا ہے دعوی کرتا ہی ادمی ملامت فرمانی تجھی اور یزید کو ہرگز نہیں
پہنچتا ہی کہ بادشاہوں کی بیٹی خادم اور لونڈی بناوی اسیران فرنگ و روم کی مانند کبھی
لاوی فَغَضِبَ یَزِیْدُ وَقَالَ کَذَبْتِ وَاللّٰہِ اِنَّ ذٰلِکَ لِیْ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ
اَفْعَلَ لَفَعَلْتُ یہ کلام سنکی یزید کو غضب آیا زینب مظلومہ سے بولا کیوں اسقدر جھوٹ (?)
سمجھی ہو اگر میں چاہوں تو اختیار ہی لونڈی یا غلام بنالوں قَالَتْ کَلَّا وَاللّٰہِ مَا جَعَلَ
اللّٰہُ لَکَ ذٰلِکَ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ مِنْ مِلَّتِنَا اَوْ تَدِیْنَ بِغَیْرِہَا فرمایا خدا شاہد ہی
ایسا ہرگز تیرا مقدور نہیں جبتک ہمارے جد بزرگوار کے دین کو چھوڑے اور دوسری ملت
اختیار نکرے ای یزید آج تو بزم حکومت پر مغرور ہی + شراب پیے ہوئے ہماری محنت سے (?)
ہرگاہ نشہ زندگانی جاتا رہیگا تو اس بدمستی کا کیف وخمیازہ دیکھے گا فَاسْتَطَارَ یَزِیْدُ
غَضَبًا وَقَالَ اِیَّایَ تَسْتَقْبِلِیْنَ بِہٰذَا اِنَّمَا خَرَجَ مِنَ الدِّیْنِ اَبُوْکِ وَاَخُوْکِ
اس کلام سے یزید کو ہوش وحواس نہ رہا غصے میں بیساختہ کہا تم آتے جواب دیتی ہو میرے مقابل
میں سخن میں کرتی ہو دین سے تمہارے والد اور بھائی نکل چکے اور ذریت کی حرکی چلی قَالَتْ

۱۰۰۳

راهب را دید که سر از صومعه بیرون کرد
ابراهیم گفت چه خبر داری
بسیار دادم که در شام فتنه ها پیدا
خواهند بود و در عراق و حجاز
خون ریختن بسیار خواهد بود ابراهیم گفت
از کجا میگوئی گفت از کتاب حکمای
و دانایان
راهب گفت امیر حمزه کشته خواهد شد
گفت فتح کراست و از کی خواهد بود
ابراهیم گفت یار اهل ایادیت

بیالیسویں مجلس حرم کا دربار یزید میں آنا اور شامی کا فاطمہ کو مانگنا

زَیْنَبُ بِدِیْنِ اللّٰہِ وَدِیْنِ اَبِیْ وَدِیْنِ اَخِیْ اِهْتَدَیْتَ اَنْتَ وَاَبُوْکَ وَجَدُّکَ
اِنْ کُنْتَ مُسْلِمًا زینب خاتون بولیں میری دین پدر و برادر سے تونے اور باپ دادا نے
تیری ہدایت پائی اگر اسلام و ایمان سے رکھتا ہو آشنائی قَالَ کَذَبْتِ یَا عَدُوَّةَ اللّٰہِ
قَالَتْ لَهُ اَنْتَ اَمِیْرٌ تَشْتِمُ ظَالِمًا وَتَقْهَرُ بِسُلْطَانِکَ فَکَاَنَّهٗ اِسْتَحْیٰی وَسَکَتَ
یزید نے رد قول کیا کہ جھوٹ کہا اے دشمن خدا بنت زہرا نے فرمایا تو امیر ہے جو سب و شتم ظلم
قہر سے کرتا ہے بادشاہی کا تجھے غرور سر میں بھرا حق سے خلاف رہتا ہے سنکے یہ بات چپ ہا
بہت شرمایا وہ بےحیا وَعَادَ الشَّامِیُّ مَقَالَتَهٗ فَقَالَ هَبْ لِیْ هٰذِهِ الْجَارِیَةَ
پھر دوبارہ شامی نے وہی کلام کیا کہ اے امیر یہ لڑکی مجھے عطا فرما فَقَالَ لَهٗ یَزِیْدُ اُعْزُبْ
وَهَبَ اللّٰهُ لَکَ حَتْفًا قَاضِیًا یزید غصہ سے بولا دور ہو سکوت میں بیٹھ اے مردود بدخو
خدا تجھے ناگہانی موت دے اس آرزو میں پیوند زمین کرے فَقَالَ الشَّامِیُّ مَنْ هٰذِهِ
الْجَارِیَةُ شامی نے پھر اس کے پوچھا کیا سبب اس دختر کا نام و نسب بتا کس خاندان کی جانی ہے
قوم خارجی یا اسلام سے آئی ہے فَقَالَ یَزِیْدُ هٰذِهٖ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَیْنِ وَتِلْکَ
زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یزید نے کہا جسے تو لونڈی بنانی کو چاہتا ہے
وہ بیٹی حسین کی جو کربلا میں مارا گیا ہے اور دوسری جو مبتلائے ایذا و تعب ہے دختر شاہ
علی زینب ہے فَقَالَ الشَّامِیُّ اَلْحُسَیْنُ بْنُ فَاطِمَةَ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ
نَعَمْ شامی تعجب سے پکارا کہ حسین بیٹا فاطمہ بنت مصطفیٰ کا اور فرزند دلبند علی ابن ابیطالب
شیر خدا کا یزید نے کہا کہ ہاں نواسہ رسول دوسرا کا وہی پیارا حضرت کبریا و خیر الوریٰ کا
فَقَالَ الشَّامِیُّ لَعَنَکَ اللّٰهُ یَا یَزِیْدُ تَقْتُلُ عِتْرَةَ نَبِیِّکَ وَتَسْبِیْ ذُرِّیَّتَهٗ
شامی چلایا کہ اے یزید لعنت کرے تجھ پر خدا تو نے ایسا قہر و غضب کیا عترت ختم المرسلین کو

بیالیسویں مجلس حرم کا رو برو ی یزید آنا اوسکی محل میں جانا

خنجر جفا سی مار ذریتِ طاہرہ کو زنجیر و طوق بلا میں کسا مخدراتِ عصمت و عفت کو در بدر پھرایا سر ہای نو بادہ رسول و بتول کو دروازون پر لٹکایا ہی عیال و اطفال مشکل کشا کو رسن میں باندہا ہی بلوای عام میں ودیعت خیر الانام کو کفار کی بندی سی بدتر بلوایا ہی واللہ ما توھمت الا انھم سبی الروم بخدا سوگند کہ یعنی اونکی ذلت و خواری سی جانا قیدی روم ہیں ہرگز گمان نہوا کہ یہ ساداتِ عرب و عجم اہلحرم مظلوم ہیں فقال یزید واللہ لافقنا بھم ثم امر بہم فضربت عنقہ یزید کو بہت غضہ آیا بغض و کینہ سی بولا سوگند بایا ہین اسدم تجکو بھی اہلحرم کی ماتم میں بٹہاتا ہون اور اونکی وارثونکی مانند ملکِ عدم کو پہنچاتا ہون جلاد کو بلا کی حرفِ جفا کہا تیغ ستم سی شامی کا گلا کٹا دیا قال صاحب المناقب ان یزید امر بان یصلب الراس علی باب دارہ مولف کتاب مناقب نی ذکر کیا کہ یزید نی اپنی خدام کو حکم دیا سر امام حسین علیہ السلام کو روبروی لیجا دروازہ میں باندھکی ہماری در دولت سر اوسکا لٹکا دو تا کہ چشم عبرت سی خلقت دیکھی اور ہیبت کرنی کی سیاست کھی یاد وامر باھلبیت الحسین ان یدخلوا دارہ اہلبیت امام حسین علیہ السلام کو محل میں اوٹھا لایا اپنی گھر میں محل خلافت کی بیچ لایا اور نہی ہیبت ہی کہ مردان شیر عرب و عورات پر نعب میں جدائی ڈالی زینب کو پرستاری سید الشاجدین سی دور رہونکی تھ سر کالی پردہ زنان نالان دوہری مصیبت میں گرفتار آیا ب وہ فراق بہیون کا جو تھی طوق و زنجیر سی یکبار دو سرا اپنی تباہی لونڈیون سی بدتر بھی گہر دن میں جانا یزید کی جورو بیٹیا ہن کی زیور ولباس حشمت کی روبرو شرمانا فلما دخلت النسوۃ دار یزید لم یبق من ال معاویۃ وال ابی سفیان احد الا استقبلھن بالبکاء والصراخ والنیاح علی الحسین علیہ السلام سیدانیان حرم با چشم پرنم و گرد ون خم اونہیں دکی ماری جو کو دسیان اتی قدم

بیالیسوین مجلس اہلبیت کا حرم یزید مین جانا شور نالہ وزاری مچانا

ہوئین بارِ خجلت سی سرِ نیزہ اوٹھا ایک دو سر کا ہاتھ پکڑی چلین جب محلسرا کی دروازی اندر جانی لگین پردہ وا نی دوڑ کی زنانِ یزید و معاویہ کو خبر پہنچائی وہ صورتین رشکِ ماہ و مہر جو تکلفِ مصیبت مین دیکھین انکی شرح سنائی ای بی بی کچھ اسیر ملکِ حجاز کی دربار مین وارد ہوی اب اسیری وہ سب تمہاری پاس رہنی کو بھیجی غریبونکی حالت سی بدتر فقیرونکا شعار ہی پادشاہون کی شان و شوکت او نپر سزاوار ہی ایک خاتون بلند بالا خمیدہ قامت سن رسیدہ ظاہر اسکی سردار ہی ایک لڑکی زہرہ شمایل وہ بھی اون مین مشا ہیمونکی اشکبار ہی کیا کہون جو وہ نور اونکی چہرہ سی کسکا نمایان ہی طرز و چلن کون سی خاندان عالی کا اونکی وضع پر عیان ہی عوراتِ بنی امیہ سب استقبال کو دوڑین بہترب و حجاز کی لہجہ مین تقریر سنکی رقت و غش کی لکین جب بنظرِ حیرت اونکا سر و سیما دیکھا تو عجب نقشہ تعزیت کا نگاہ مین پھرا سب نی تعظیم سلام کیا خیر مقدم کہا بعد جواب مزاج اوچھا تو زبانِ حال نی سنا بھائی بیٹونکی مرگ نوجوانی پر ہلاک سوگ مین عزیزونکی گریبانِ صبر تا بدامن چاک جامہ و لباس کی بدلی انکی غربا سامان و اساس مین گہر کی ویرانی چادر و معجر کی عوض برقعِ سر گردانی روبند و نقاب منی زخم پیشانی آیینہ دیکھنی کو صفحۂ حیرانی گناہی کرنی کو تیغ قہر آسمانی آنکھونکا سرمہ پا سمین بکری بالونکا دنبہ رنگ پریشانی حلۂ خدمتگار ظالم کی طغیانی ہونس و پرستار او قاتِ گران جانی دست بند و خلخال کی جگہ مین حلقۂ رسن زر و زیور کی جا ہماری شماتت و طعنۂ دشمن کہانی کو خوانِ غربت مین مایدۂ محنت سکینی کو سبیلِ محنت مین زلالِ چشمِ تر بستر آرام زمین ناہموار تکیۂ بالین نام پروردگار پرسا دینی کو دستِ ماتم خبر لینی کو ہردم بلا زحم ہر سینی کو خاکِ بیابان دلکی تسلی کو نالہ و افغان محمل سواری اونٹونکا بہا شکستہ منزلِ قیام زندان خرابِ وخستہ زادِ راہ توشۂ فریاد و آہ بدرقۂ سفر کینۂ سپاہ گمراہ بی بی اور کنیزین ذلت و خواری

بیالیسویں مجلس اہلبیت کا حرم یزید میں جانا شور نالہ و زاری مچانا

تمیز نہیں۔ فرط قلق میں کسی کو جان عزیز نہیں عورات ابی سفیان و معاویہ نے دختران سیدۃ
نسا کو لیجا کے بٹھایا سامان عزت و توقیر مہمانی کو بہت سا بڑھایا نام حسین مظلوم کا نوحہ پڑھ
شیون مچایا۔ فرط بکا میں شور محشر کو خواب عدم سے جگایا وَأَلْقَيْنَ مَا عَلَيْهِنَّ مِنَ الثِّيَابِ
وَالْحُلِيِّ وَأَقَمْنَ الْمَأْتَمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ اہلبیت کی موافقت رقت میں انھوں نے
اپنا زیور اوتارا لباس عشرت کو عزا سے بدلکے جزع و فزع میں سر مارا یعنی شبانہ روز علم ماتم کو
بام پر پاکیا۔ فریاد جوش و خروش میں نالہ و فریاد حرم کا ساتھ دیا وَخَرَجَتْ هِنْدُ
بِنْتُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ امْرَأَةُ يَزِيدَ وَكَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ تَحْتَ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى شَقَّتِ السِّتْرَ وَهِيَ حَاسِرَةٌ ہند عبد اللہ بن عامر کی
بیٹی زوجہ یزید جو سابق امام حسین علیہ السلام کی نکاح میں تھی مدت مدید کثرت اندوہ سے نا تاب
ہوکے بیقرار ہوئی روتی پیٹتی پردہ جاہ و حشمت کو توڑکے باہر نکل پڑی چادر و معجر کا ہوش
نتھا عریانی سر زینب پرو ہیان فَوَثَبَتْ إِلَى يَزِيدَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَامٍّ جیسے یزید
تخت خلافت پر عام دربار میں بیٹھا تھا اوسکی پاس دوڑی اپنی ننگی سر اور ہجوم خلق میں
نظارۂ نامحرم سے نڈری فَقَالَتْ يَا يَزِيدُ أَرَأْسُ ابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ
مَصْلُوبٌ عَلَى فِنَاءِ بَابِي کہا اے یزید یہ روا ہے حسین فرزند فاطمہ بنت رسول اللہ علیہم
السلام کا سر میری دروازے پر لٹکایا جاے اوس گھر میں تب بھی دنیات کہاتی ہے چین نہ
ایام کیونکر آئے زندگی بھر وہ نام لیکے روتی رہونگی یہ کہکر اوسکی غم سے اپنی جان دونگی فَوَثَبَ
إِلَيْهَا يَزِيدُ فَغَطَّاهَا وَقَالَ نَعَمْ فَأَعْوِلِي عَلَيْهِ يَا هِنْدُ وَابْكِي عَلَى ابْنِ بِنْتِ
رَسُولِ اللهِ وَصَرِيخَةِ قُرَيْشٍ عَجَّلَ عَلَيْهِ ابْنُ زِيَادٍ فَقَتَلَهُ قَتَلَهُ اللهُ
کتب فارسی میں لکھا ہے صحنِ بارگاہ میں تنگی کے سبب فی سنہ پھیر لیا جو بیٹھا تھا اٹھ کھڑا

بیالیسوین مجلس حرم امام کا روبروی یزید آنا اور اوسکی محل مین شیون و زاری مچانا

یزید کو بی حجابی ہند مین اہل مجلس کی روبرو شرم آئی وہ دوڑ گیا اپنی عبا اوسکی سر پر ڈالی

عورت نی کہا ای بیحیا اپنی ناموس کا پاس کہتا ہی رسولخدا کی بیٹی کو بلوای خلق مین بی پردہ

کرتا ہی وہ خونخوار بولا ای ہند ہمی مدد پہنچا اوسکی ماتم و عزا مین کہ یہ بڑا حادثہ گذرا ہی عالم

دنیا مین بنت رسول اللہ کی فرزند کو روتی رہنا سروار قریش و سید بنی ہاشم کی غم کو زیادہ

دریغ و افسوس کہ ابن زیادنی اوسپر شدت کی جلدی مین گردن کاٹی سر کاٹا لوٹی عترت

قید کر کی بہیجی ہند نی سر امام حسین علیہ السلام لیجانیکی اجازت مانگی حضرت یزید سی وہ گلدستہ

ریاض شہادت بلبلان شوریدہ کیواسطی لیچلی ای غلامان مولا و محبان شاہ کربلا خدا کسی

بہن کو بھائی کا سر کٹا نہ دکہائی کوئی بیٹی کی پاس رأس خونچکان پدر نہ آئی زینب خاتون نی

دوڑ کی اوس نازپروردہ زہرا کا فرق ہاتہ مین لیا چہاتی سی لگایا سینہ کو سکینہ ہو نہو نہون نی

گلاب سرشک سی دہویا عطر حسرت و تحیت مین ڈبویا سکینہ نی پہوپہی کی پاس جا کی لیکر

سر بابا کا سینہ پر دہر کی حسرت سی دیکہا جابجا زخم تلوار و سنان جہاسی پہٹا ہی بالوں میں

کاکل و محاسن کی غبار بہیا بان اٹا ہی پیشانی مین تیر سہ شعبہ کا اثر الحلق کی گہا دہی آنکہون میں

خاک و خون مقتل کا جا ہی رخساری شمر کی رگڑون سی پاش پاش لب و دندان یزید کی چہڑی

پر خراش نہ بان حال سی روکی کہا ای بابا یہ کیا ماجرا گذرا کبہی یہ سر سنان کی نیزہ پر تاباں

کبہی خاکستر تنور مین پنہان ہی کبہی طشت مین روبروی ابن زیاد و یزید ہی کبہی کوچہ

بازار مین سرگشتہ بانیزہ دیدہ ہی کبہی صندوق مین رکہا جاتا ہی کبہی دروازی مین لٹکا رہتا

تمہاری بدن پر جو مصیبت سرسی زیادہ دونو کی اندوہ و محنت کا بیان بی اندازہ ای پدر

نازنین محاسن پر لہو سی خضاب ہوئی بلا گردان اس گرد کی جسپر اذیت خنجر و تیر کی جہیلنی

ہوتی جب ہم آپ ہی جدا ہوکی جنت کو سدہاری ہم تنہا اعدا سی ہین اسیر و بیچاری ہمی ساتہ لی چلی

میزد و میکفت جنگ کن وازمولت
مترس وآن روز حمله کردم وازمبارزان
شام هفتاد کس بیک حمله بکشتم وازان
تا امروز باز حرب میکنم وهشتاد سال
تا من خلفان را با امامت حضرت امیر
المومنین علی علیه السلام میخواهم پس چون
از حرب کردن از حرب بیشتر سیم و کار من
بسیاری لشکر نیست
کقوله تعالی کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله والله مع الصابرین

تینتالیسوین مجلس فضائل بکا و ذکر وفات سکینہ بنت سید الشہدا

مجمع نالہ و بکا مجھی یقین ہی کہ اگر تم حسین بن علی علیہما السلام کی عہد مین ہوتی بلا شک
متصر کہ کربلا مین نصرت فرزند رسالت کی واسطی جان اپنی کھوتی یاری مین اوس مظلوم
بیکس کی تلوارین سینہ پر کھاتی مددگار ہین سید الشہدا کی پیاسی گلی کٹاتی امام حسین علیہ
السلام کی سامنی ہمیشہ رو ہو کر جنت کو جاتی خلعت شہادت اور حضرت رسالت کی
رضامندی پاتی لاکن وہ وقت و ہنگام تو ہاتھہ نہ آیا + طلب سعادت کا زمانہ گذرا
اب لازم ہی کہ اونکی مصیبت کو یاد کرو فریاد و زاری مین مصروف ہو واقعہ محنت کو
المحرم کی کہو شرح دل سوز فغان و نالہ سی خاموش نہ ہو تمہاری شفاعت کی واسطی مولانی
کیا رنج سہی اوس جناب کی سب اصحاب و خویش و تبار لب تشنہ مارے گئی علی اکبر جوان کو
برچھی سی کلیجا چہدا اصغر سی زین کی زمین پر گرا عباس علمدار ہاتھہ کٹا کر نہر علقمہ پر دریای
خون مین غوطہ زن ہوا قاسم ناشاد عون و جعفر زخمی تیغ و نیزہ خاک ہلاک مین طپان ہوی
امام زین العابدین بیمار قید جفا مین گرفتار کربلا سی شام کو گئی سرہای شہدا نیزون پر
علم سانہہ اسیران حرم کی دربدر پھری اہلبیت پیغمبر خدا مانند گنہگارون کی رسن جور
ستم سی بندہی دربار یزید مین سبکو کھڑا رکھا زندان مین لیجا کی قید کیا اگر تمہاری دلکو
شوق یاری و نصرت مظلوم غریب ہو تو اشکباری کرو ہر گاہ امید شفاعت رسول خدا
رکھتی ہو تو اس مجالس ماتم کو غنیمت جانو عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
قال لفضیل یا فضیل تجلسون و تحدثون قال نعم جعلت فداک
بسند معتبر کتاب بحار الانوار مین فضیل سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا ایکروز مین حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین گیا ہر گاہ اوس جناب کی پاس پہنچا باداب
بندگی سلام کیا اور جواب پایا جب بساط فیض نشاط پر بیٹھا تو از روی لطف و محبت

تینتالیسویں مجلس فضائل بکا و ذکر وفات سکینہ بنت سید الشہدا

حضرت نے پوچھا یا فضیل جسوقت تم گروہ اخلاص کیش باہمدیگر ایک جا ہوتے ہو ہماری
فضایل وکرامات واسطے اپنی شہرت کی اور مصایب برای حزن واندوہ بیان کرتے ہو
یہنے عرض کی بلی یا مولا تم پر میری جان اور ماں باپ بہی فدا تمہاری حال شادی غم کو
ہمیشہ روبروی اہل ولا کی پڑہتا ہوں اور اس خدمت سے دنیا میں بفخر ومباہات
پہرتا ہوں قَالَ إِنَّ تِلْكَ الْمَجَالِسَ أُحِبُّهَا فَأَحْيُوا أَمْرَنَا يَا فُضَيْلُ فَرَحِمَ اللهُ
مَنْ أَحْيَا أَمْرَنَا فرمایا ابی عبد اللہ ثانی امام ناطق صادق نے کہ اوس مجلس کو
مین دوست رکہتا ہوں اور وہان جمع ہونے والونکو بہت پیارا جانتا ہوں پس یاد
رکہو ہماری تذکرۂ فضیلت اور مصیبت کی بپا کرنے میں مدام کوشش میں رہو
بیان کرو ... اور ... کی ... میں ... کرو ... ہو
برکت و مغفرت پہونچای اونکو جو براہ طاعت و رضا میں چلے یا فُضَيْلُ مَنْ
ذَكَرَنَا أَوْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنِهِ دَمْعٌ مِثْلُ جَنَاحِ الذُّبَابِ
غَفَرَ اللهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ یا فضیل جو کوئی ہمارے
احوال کو ذکر کرے یا روبرو اوسکی دوسرے کی زبان پر آوے وہ مصیبت سنکر دونے کی
آنکہوں سے آنسو نکلے ہر چند قطرۂ اشک مثال پر مگس کی ہووے تمام گناہونکو اوسکی خدا
بخشے گا پاک و آمرزیدہ کریگا ہر چند خطا میں بکثرت زیادہ کف دریا سے ہوں اور دو
روایت میں کہا کہ ریگ صحرا کی برابر شمار ہوں وَقَالَ أَيْضًا مَنْ دَمَعَتْ عَيْنُهُ
فِينَا دَمْعَةً لِدَمٍ سُفِكَ لَنَا أَوْ حَقٍّ لَنَا نُقِصْنَاهُ أَوْ عِرْضٍ انْتُهِكَ لَنَا
أَوْ لِأَحَدٍ مِنْ شِيعَتِنَا بَوَّأَهُ اللهُ لَهَا فِي الْجَنَّةِ حُقُبًا دوسری حدیث میں
حضرت صادق نے فرمایا جس مومن دیندار کی آنکہ سے اشک روان ہوا وسبب کثرت

تینتالیسویں مجلس فضائل بکای محبان محزون اور وفات سکینہ خاتون

غم سبب آہ و فغان ہو واسطی ہماری خون ناحق کی جو بہایا ہی باعث ہمارا جو حسین کیا ہی
یا حرمت و عزت اہلبیت کی جو ستائی + اور ذلت و خواری . عداوت سی پہنچائی ہی
یا جو ہمکو ہماری دوست جانکی ستایا ہی اور الفت و اخلاص میں ہماری رنج دیا ہی
اوسکی اجر و ثواب میں خدا جنت عطا کریگا ہمیشہ دار خلد میں وہ ساکن رہیگا قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ما من قوم اجتمعوا بمجلس یذکرون
فضلنا اہل البیت الا حفت بہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ
من اللہ تعالی عز وجل واستغفرت لہم الملائکۃ ان یتفرقوا کتاب
فواتح حسینیہ میں بسند معتبر لکہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وما ینطق عن الہوی نی
فرمایا ہی جس مجلس میں یا اس صحبت لوگ جمع ہوتی ہین اور میری اہلبیت کی فضائل
مناقب بیان کرتی ہین ملائکہ عظام اونکی اطراف کو گہیر لیتی ہین اونکی اوپر رحمت و مغفرت کی
طبقات نزول فرماتی ہین ہمیشہ کی واسطی فرشتہ اون پر ہمیشہ استغفار کرتی ہین طلب
حسنات میں اوس مجمع کی مصروف رہتی ہین یہاں تک کہ وہ مومنین برخاست کرین
فارغ ہوکی اپنی گہر کا رستہ لین و یباہی بہم اللہ فی الافلاک جناب باری ایسی بندگان
خاص کی نام فخر و مباہات میں لیتا ہی اور ملائکۂ عرش و ملایک میں اونکو بزرگی و شرف
دیتا ہی پس خوشا حال تمہارا کہ محبوب الہی نی اس صفت کی ثنا فرمائی ہی اور مجالس کیا
انکی باعث خدا تعالی سی تمکو شرف و بزرگی باقی ہی ہر چند کہ فقط صفت غم والم ہین
انی اور ہمیشہ ہی تمہین ترا ہی نہین رہا بلکہ اظہار محبت میں بہت سی زحمت کو اپنی دوش پر
لیا آرایش و لذت بدن کو چہوڑ دی ہی و در رکہا سیاہ پوش ہوکی گریبان کہول دیا اون کا
سونا ان کا چین و آرام چہوڑ ایکی آفتاب میں مع خاتون کی سینہ میں سو ابہائی باپ کی

تینتالیسوین مجلس فضائل حبابی محزون اور وفات سکینہ خاتون

ماتم سی زیادہ سر و سینہ پیٹ کی دو کہایا، نالہ و فریاد مین آنکھون سی آنسو کا دریا بہایا
زن و فرزندون پہ ہر گہڑی رقت کی تاکید رکہی صرف زر و مال سی اقسامِ طعام اور شربت
کی تقسیم کی بعض دوستون نی تین دن پانی سی ہات اوٹہایا اکثر خلق بلکہ اطفال نی بہی
روزِ عاشورا فاقہ کہایا لیکن بنظر انصاف دیکہو اپنی دلین ذرا غور کرو امام حسین علیہ السلام نے
تمہاری نجات کو کس درجہ مصیبت اوٹہائی گناہ گارونکی طلب مغفرت مین اپنی کیا کچھ
پہنچائی اگر تمنی کالی نیلی کپڑی سوگوارونکی پہنی مین امام حسین علیہ السلام کی بدن کی لہو بہری
پرانی پہٹی کپڑی اونکین برنا اگر تمنی سوختہ اپنی گہرسی عزاخانی مین قدم رکہا ہی امام حسین
علیہ السلام کو سفر غربت سی پہر جانا نصیب نہوا ہی اگر تمنی اپنا گریبان جامہ و پیراہن شق کیا [illegible]
امام حسین علیہ السلام کا گلا سوکہا ستترہ تن اقربا کی ساتہہ کاٹا گیا ہی تمنی اتنا سو دن کا
چین اقامت رفت مین چہوڑا امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا سر [illegible] پہرایا اگر [illegible]
مین کا اتنی گرمی ہوا تمازتِ آفتاب مین مجلس کو رونق دی امام حسین علیہ السلام کی لاش
سہ پاش تین دن دہوپ مین پڑی رہی تمنی عزیزونکی طرح سی نوحہ و ماتم کیا امام حسین علیہ السلام
کی سر و سینہ کو سوارون نی گہوڑونکی سم سی روندا تمہاری انکہونسی
امام حسین علیہ السلام کی زخم سراپا سی لہو کی پرنالی بہی تمہاری زنان فرلتی
سینہ کی روئین امام حسین علیہ السلام کی بہنین اور بیٹیان رونی پر مار کہاتی پہرین
زر و مال صرف تعزیہ داری مین اوٹہایا امام حسین علیہ السلام نی سارا گہر بار اپنا کربلا
لٹایا تمنی ایک روزِ عاشورا کہانا پانی کو تین پہر سہہ یہ نہین رکہا امام حسین علیہ السلام اور اونکہا
بنی فاطمہ نی پیاس و بہوک مین اب تیغ و خنجر کہایا تمنی دس دن محرم کو اپنا حال ماتم وارد
بنایا امام حسین علیہ السلام کی اہل حرم نی چہہ مہینی تک قید کوفہ و شام مین چین و آرام نپایا

تینتالیسویں مجلس دمشق میں وفات سکینہ خاتون

ای محبان سید الشہدا و ای موالیان علی مرتضیٰ علیہ التحیۃ والثنا ایام رفتن و زاری و ماتم

نالہ و بیقراری زیادہ تر از عشرۂ محرم ہیں کہ ان دنوں میں اہلبیت پیغمبر خدا ہمراہ سرہای اقربا

در بدر گرفتار اہل ستم ہیں کبھی بی چادر و مقنعہ سر و پا برہنہ مانند اسیران ترک و دیلم کوچہ

بازار میں پھرتی کبھی رسن جور و جفا سے بندھی مثال گنہگاروں کی روبروی ابن زیاد و یزید

کھڑی رہتی امام زین العابدین علیہ السلام اور چند طفل صغیر طوق و زنجیر سے بندھی تھی بیچارے

روا کپڑی پہنی خاک بھری زندان میں قید رہی فقط مولف یہ دن وہ ہیں کہ مدینہ نبی کا

ویران ہی لحد میں روح پیمبر حزین و نالاں ہی + سپہر سنگ خون سے تر جن و انس کا دامان

فلک پہ زمرۂ کرّوبیان خروشاں ہی + پیٹتے ہیں سر و سینہ اور کرتے شیون + کہ جبرئیل امین ہی
فرشتہ انہی

الم سے گریاں ہی + نجف میں حیدر و زہرا البقیع میں سرگریاں حسن فرات میں سرور و فغاں آہ فغان

نسب + عقیل و حمزہ و جعفر کو بھی قرار نہیں + جہان میں ہای حسین سے غم کا سامان +

مجلس وفات سکینہ خاتون بنت حضرت امام حسین علیہ السلام

شیعیان دل پر درد و غریب دوا سیران سلسلۂ غم نصیب عاشقان دیدار طلب و جانبازان

طریق ادب نالہ کشان خرابہ اتہال و سینہ زنان عرصۂ ملال اطفال بیکس کو دامن اتہی

سر شیون و بکا کی یوں قرار دیتی ہیں مروی انہ لما تقدم ال اللہ وال رسول اللہ

علی یزید فی الشام کتاب مقتل میں لکھا ہی یحیی بن لوط سے نقل کیا ہی کہ جب شہر دمشق میں

اہل خدا و ال مصطفیٰ کو جو ابن زیاد نے وارد کیا دربار یزید میں ہر طور کا ماجرا ذلت کی بربا

سے او پر گذرا اور مصیبت و خواری انتہا کو پہنچا دہ مرحم ستم مانند حال اہلبیت رہم ہوا +

ادخلہم دارا وکانوا مشغولین باقامۃ العزاء یزید نے حکم دیا کہ ایک مکان شکست

تینتالیسوین مجلس وفات سکینہ خاتون

مسجد مین خالی کیا خانہ زادِ الٰہی کی حرمِ محترم کو وہان لیجا کی رکھا سب اسیرونکو اوس ویران
پرانی گھر مین ہرگاہ پاسبان لائی خواتینِ عرش نشین نی فرشِ خاک پر بیٹھ کی داغِ اقربا کی چراغ
جلائی بیچارِ کربلا کی اطراف مین حلقۂ ماتم باندھا اپنی عزیزونکی شہادت بیان کر کی شور مچایا
سامانِ خانہ داری مین اسباب پریشانی رنج و لباس کی بدلی جامۂ گران جانی اطفالِ خردسال
کی واسطی کھانی کو لختِ جگر دہن بیحال کی لئی شربت پیالۂ چشم مین اشک متفکر کوئی انیس و
مصاحب نپایا سوای غربت و بیکسی کی ایک دستگیر نتھا بغیر از حلقۂ زنجیر و بیتی کی دندہ بان
نالہ وآہ کی جو اونسی بات کرین نہ ہمزبان سوای حسرت و یاس کہ اونکی روبرو اپنا درد واقعہ
کہین پرسا دینی والا نہین جو بگر رفت کا چہرہ سی اوٹھائی دلاسا کرنی والا نہین جو شدتِ
مصیبت کا غم دل سی بھلائی ناچار بہت روپیٹ کی آپہی چپ ہو جاتی تنہائی مین تنکو چھپا
گھٹا کی سو جاتی اوس خراب گھر مین نہ چھت اور دیوارین جو آفتاب کی تمازت سی دن کو
پناہ ملتی دہوپ سی بدن و رخسار دیکھا ننگ بدل گیا تھا اوسکا سبب ہوتی اوڑنی بچھونکی
سردی مین بدن لرزتا تھا صبح سی شام تک اہلِ شہر سیر و تماشائی کو ہجوم ہوتا شب کو قفل
دروازہ بند پاسبانونکا اہتمام شماتت ہوش کھوتا وَاَنَّہٗ کَانَ لِمَوْلَانَا الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَام
بِنْتٌ عُمْرُهَا ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ راوی کہتا ہی حلقۂ اسیرانِ اہلبیت مین ایک بیٹی
امام حسین علیہ السلام کی کہ نام انکا ... تین برس کی عمر مین درِ یتیمی و بی پدری سی داغدار تھی
دستور ہی کہ چھوٹی اولاد کو ماں باپ بڑا پیار کرتی ہین اوسطرحسی ناز و نعم اوٹھاکی پرورش کرتی
رکھتی ہین سکینہ سی امام حسین علیہ السلام کو بہت الفت تھی وہ بھی باپ کی شیدا و فریفتہ
وزارت پدر کی سینی پر ... آرام - ایک شخص کی دوری مین رو رو کی جان ... آرام ... قول
اُسْتُشْهِدَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَا رَآهُ فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَیْهَا وَكَبُرَ لَدَیْهَا

قتال حضرت امام حسین را فراموش نا
قیامت بود و از بیم ابراهیم زمین می
اورده میگفت یا اهل عراق یاد او کید
چهار صد حمله کرد و بسیاری را بقتل
بیکبار حمله کنند و ابراهیم اشتران دود
پسر زیاد را خشم گرفت بعزم قتل سپاه
سپاه خود را بقلب سپاه شام رسانید
و باقی رو بهزیمت نهادند و اینها

تینتالیسویں مجلس وفات سکینہ خاتون

واضح ہو کہ جب دن سے غریب کربلا کو شہادت کا درجہ ملا تھا وہ صغیرہ زادئ
اپنے باپ کو نہیں دیکھا تھا حسرت و لیا مجبوری اوس پر دشوار ہوئی فراق میں وحشت پاتی
حالت تسکین جاتی رہی راوی کہتا ہی کہ جب سبب جدائی اوس دامان پدر سے دور کیا تو یتیم کو
آل عبا زینب خاتون نی اوسکو اغوش مرحمت میں لیا و نوازش کی گلا کی ہر بہانہ سے بہلاتیں
جو سیر ہوتا کہلا پلا کی مانند دل اپنی سینہ میں سلاتیں لاکن وہ طفل کہ خوگر زانو و دوش امام تھی
تربیت کی طرح سی کاروان اسیروں میں قرار و آرام نہ لیتی خرد سالی کی سبب سے یہ نہ جانتی
تھی کہ میری بابا کربلا میں مارے گئی ہیں بلکہ جانتی کہ ہیں سفر کو بضرورت سدھاری ہیں
تھوڑی مدت کی بعد آئنگی پیار سی چھاتی سے لگائیں گی وكانت كلما طلبت
اباها يقولون لها غدا ياتي ومعه ما تطلبين ہر ایک اوسی پوچھتی
میری پدر کیا ہوئی تھی کہتی کون سی کام کو کہاں جا رہی لوگ اوسی وعدہ دیدار پر بہلاتی
ہر روز نیا بہانہ کرکی سناتی تھی کہ تیری بابا [illegible] حضرت کل آوینگی
تم جو چاہتی ہو وہ لاوینگی جب یہ نادان مدام گریہ وزاری میں فغان و نالہ کرتی پدر بزرگوار کی
شوق دیدار میں خاک پر تڑپتی گوشہ زندان میں ملا [illegible] کرتی تھا دامن [illegible]
باپ کی نام پر بیتابانہ روتی اپنی بیان سی [illegible] دشمن کی ہوش کہوتی الى ان كانت
ذات ليلة من الليالي رأت اباها في دمشق [illegible] کثرت انتظار و محنت
دوری میں جان پہ بنی صبر و قرار کی طاقت اوسکو باقی نہ رہی سارا دن پدر کی یاد میں روتی
نالہ کرتی گذرا شب کو جہان روشن نظروں میں تاریک ہوا پھوپھی زینب خاتون کی دامن میں جا کی
لیٹی باپ کی تصور دیدار میں آنکھیں بند کرکی سو رہی عالم رؤیا میں دیکھا پدر مہربان آئی ہیں
چھاتی سی لگا کی آنکھوں میں آنسو بھر لائی ہیں رخسار کو پیار سی بوسہ دیتی ہیں ہمراہ

لا نزید پس زیاد از ترس نزدیک
[illegible]

سینتالیسوین مجلس وفات سکینہ خاتون

خاک وخون بھری تصویریں تو فَقَدتُهُ مَن خاصَمتُهُ لَه سکینہ مضطر بیتاب جلدی دیکھ
مخاصمتہ عشقبازی کردن

آئی پدر کی چشم پرخون سے آنکھہ ملائی جب صورت امام حسین علیہ السلام خوب پہچان لی ہائی بابا بابا

کہکی دل پر درد سے فریاد وآہ کی دوڑ کی سر فرزند فاطمہ زہرا کو نہی ہاتھوں مین اوٹھایا

ڈہڑی کو پکڑ کی پیار ومحبت مین سینہ سے لگایا سوکہی ہونٹھون کی حسرت مین بوسی لیتی رخسار

مجروح پر اپنا منہہ ملتی کبھی لہو سے خضاب داڑہی کو دیکھتی گاہ بنگاہ حیرت حلق بریدہ کی رگونکو

تکتی بیتابی شوق مین بلائین لیتی سرشک چشم سے پدر کی سر کو غسل دیتی گرد کی دامن سے بالونکی

غبار صحرا کو پونچھتی لہو کی تختی آنکھون سے چہڑاتی روتی وَهِیَ تَقُولُ یَا اَبَتَاهُ مَن ذَی الَّذِی

خَضَبَکَ بِدِمَائِکَ یَا اَبَتَاهُ مَن ذَی الَّذِی قَطَعَ رَاسَکَ وَمَن بِدَلِہ پیشکی

کہتی ہای بابا وہ کون ظالم تھا جسنی تمہاری سرکی لہو سی ریش مقدس کو بھرا وہ کیا بی رحم تھا کہ

چھری سی گردنکی رگونکو جدا کیا یَا اَبَتَاهُ مَن ذَی الَّذِی اَیتَمَنِی عَلٰی صِغَرِ سِنِّی کون سا

جلاد تھا کہ مجھی تین برس کی عمر مین اوسنی یتیم بنایا ہم مین تباہی ہیت ڈالا چھوٹی بچون پر ترس نکھایا

یہ مہر کیا تلوار وپتھر کی ضربہ سی پہاڑی مقتل کی خاک وخون مین ملاہی یَا اَبَتَاهُ مَن بَقِیَ

بَعدَکَ نَرجُوهُ ای پدر بعد ازان تمہاری کس سی امید لطف وکرم رکھونگی کسکی سہاری دنیا مین جیتی

رہونگی مجھ یتیم کشتہ غم کی بات کون پوچھی گا محبت وناز برداری کا خیال کریگا سارسی اپنی چہاتی

پر کون سلائیگا ہر چیز تحفہ اورمیوہ کھانیکو لائیگا یَا اَبَتَاهُ مَن لِلیَتِیمِ حَتّٰی یَکبُرُوا

تمہاری ننہی فرزندونکو مثال پدر کون پالیگا اونکی حمایت وسرپرستی کا بار اوٹھائیگا

یَا اَبَتَاهُ مَن لِلنِّسَاءِ الحَاسِرَاتِ یَا اَبَتَاهُ مَن لِلاَرَامِلِ المُسبِیَاتِ یہ عورتین

اسیر جنکی سر ہین کون اونکا مددگار ہی جو اطفال صغیر کی پڑی ہین کون پرسان ہی یَا اَبَتَاهُ

مَن لِلعُیُونِ البَاکِیَاتِ یَا اَبَتَاهُ مَن لِلضَّائِعَاتِ الغَرِیبَاتِ ای باپ تمہاری

تینتالیسوین مجلس دمشق مین وفات سکینہ خاتون

مری رہگئی افسوس یہ حسرت ۔ رستی مین گئی مرتبہ یہ سر نظر آیا ۔ پہچانا نہ بیٹی تمہین اوس حال کے
پایا ۔ آثار یتیمی کی پدر جان گئی ہین ۔ یہ صورتِ پرخون کی قربان گئی ہین ۔ آوی کہتا ہی عورات
اہلحرم چار طرف سکینہ کی فغان واہ مین شراکت کو فراہم ہتی ۔ اوسکی بین جگر خراش کو سنکی
باہم صرفِ ماتم ہتی ثُمَّ وَضَعَتْ فَمَهَا عَلَىٰ فَمِهِ الشَّرِيفِ وَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا
حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا ناگاہ سکینہ خاتون نی سرِ پدر کو سینہ سی لگایا ۔ شوقِ محبت مین اپنا منہ
باپکی سوکہی لبون سی ملایا ۔ اتنا چلائی اور نالہ و رقت مین برا حال کیا کہ آخر کثرتِ اندوہ و
قلق سی دم رکا غش نی گہیر لیا ۔ شالِ بلبل تصویرِ گُل مراد پر خاموش رہی ۔ جب عرصہ گذرا
عاشقِ پدر ہوش سی گئی گردن کا منہ کا ڈہلا پسینا آیا ۔ چہری پہ مردنی کا رنگ چہایا ۔ آنکہین
دنیا کی محنت سی بند کین ہاتہ پیرونکی رگین کہچ گئین ہائی حسین کہکی جان دی ایسی چپ رہی
کہ پہر سانس نہ لی فَلَمَّا حَرَّكُوهَا فَإِذَا بِهَا قَدْ فَارَقَتْ رُوحُهَا الدُّنْيَا اہلبیت کو
گمان ہوا کہ سوتی ہی باپ سی پیار مین ہمراز ہوتی ہی ۔ چہوٹی ہاتہون سی اپنی پدر کی سر کو پکڑی ہی
چہاتی پر دہری ہوی خاک مین پڑی ہتی جب آثار بی طور دیکہی گہبراکی سب آگی بڑہی بی بی سکینہ
دخترِ شاہِ مدینہ کہکی پکارا ہر گاہ جواب نہ پایا تو شانہ پکڑکی ہلایا ۔ اندہیری گہر مین روشنی نہین
کیا کرین جو غور سی اوس طفل کی آنکہین دیکہین تو ہر ایک سی جانا کہ فرطِ قلق سی مرگئی ۔ باپکی ہجر مین
جان سی گذر گئی فَلَمَّا رَأَوْا أَهْلُ الْبَيْتِ مَا جَرَىٰ عَلَيْهَا عَلَوْا بِالْبُكَاءِ وَالصُّرَاخِ
وَاسْتَجَدُّوا الْعَزَاءَ اون غریبون نی جو یہ حالِ پرملال دیکہا کہ سکینہ بر لقای پدر مین
گذری ۔ میّتِ صغیر کی گرد جمع ہوکی بلبلائی پیٹیون و فغان مین روکی مانندِ بلبل چلائی ۔ نوحہ
ماتم کا شور و غل تازہ کیا ۔ سر مین خاک غم ڈالکی بہت پیٹا ۔ اپنی مصیبت سی گریان و نالان تہی
فکر دفن و کفن مین حیران و سرگردان تہی ۔ نہ کوئی مددگار کہ سکینہ کا جنازہ اوٹہائی نہ دوست

تینتالیسویں مجلس دمشق میں وفات سکینہ خاتون

واقف کار کہ جای قبر و مزار بتائی رباب بنت امرالقیس سکینہ کی ماں کو بڑا صدمہ ہوا کہ جگر
کی بیٹی کی لاش کو چھاتی سی لگایا زینب خاتون سی زبانِ حال مین آنسو بھا بھا پکار کے
یا دلِ بیقرار یون کہا ای وارثِ اسیرانِ اہلبیت تمہاری بھائی کی پیاری سفرِ آخرت کر گئی
امام حسین علیہ السلام کی نشانی جنت مین جا بسی میری آغوشِ تمنا خالی ہوئی دل بہلانی کی
امید اب کوئی باقی نہ رہی اُمِّ کلثوم شتابی سی امام زین العابدین علیہ السلام کی پاس گئین
وفاتِ سکینہ کی سرگذشت سنا کی رونی لگین بزبانِ حال بولین ای فرزندِ برادر تجہیز و
تکفین کی تدبیر کرو اس چھوٹی میت کو اوٹھا کی کہین لیچلو ای اہلِ عزا ہیا مانی عترتِ پیغمبر
کیونکر بیان کرون پریشانی و مصیبتِ آلِ نبی کس زبان سی کہون دریای سرشکِ بکا مین
لاش کو نہلایا پردۂ چشمِ حسرت و غیرت سی کفن پہنایا تختۂ سینۂ ماتم کا تابوت بنایا کافور
آہِ سرد سی حنوط کر دیا دوشِ غم و الم پر جنازہ اوٹھا لیا نالۂ فلک فرسا کا شامیانہ کیا
زمین عسرت و محنت مین قبر کھودی خاکِ طیب و طاہر مین میت رکھدی داغ دل کی چراغ جلائی
ناامیدی و یاس کی پھول چڑھائی وَكَانَ مَنْ حَضَرَ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ فَضَجُّوا فَلَمْ
يُرَ فِي ذَالِكَ الْيَوْمِ إِلَّا بَاكٍ وَبَاكِيَةٌ راوی کہتا ہی سب اہلِ شام باوازِ بلند روتی
وہ ماجرا سنکی شالِ زن فرزند مرد نالان ہوتی کوئی گہر نزدیک و دور کا باقی نہ رہا جو
اوس رات کو سکینہ کا ماتم وہان برپا کیا جابجا باپ بیٹی کی الفت کا چرچا ہوا کہیں اہلبیت
عورت و مرد کا شور و بکا ہوش کہو تا دختر امام حسین علیہ السلام کی دوست و دشمن عزادار ہوئی
زینب خاتون نی حسبِ حال یہ بین شعر بار کئی نوحہ و حسرت و درد ہوئی بیجان سکینہ
مظلوم پدر پر ہوئی قربان سکینہ ای لاڈلی صدقی تری الفت کی مری جان آغوش
پدر مین گئی نالان سکینہ لاشے یہ ماں بھی کھڑی کہتی ہیں تیری سو طرح کی دلہن سی ہی ارمان

چوالیسویں مجلس قبور اموات سے خطاب کرنا بیمار کربلا کا خطبہ پڑھنا

اموات دنیا وذکر احادیث السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْحَابَ الْقُبُورِ مِنَ
الشُّیُوخِ وَالشَّبَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا الْمُفَارِقُونَ لِلْاَقَارِبِ وَ
الْاَحْبَابِ ای مجاوران قبرہای تنگ و تاریک بوڑھے اور جوان تمپر سلام ہے ای مہجوران
لقای عزیزو اقربا اور دوستان ہمارا یہ مختصر پیام ہے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا الْمَحْرُومُونَ
مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَسْبَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا الْمُتَوَسِّدُونَ بِالتُّرَابِ
ای مایوس دنیا اسباب اپنے مال واسباب سے تمپر سلام ہے ای مانوس فرش خاک اور ساکنان
منزل خراب تمپر سلام ہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْحَابَ التَّمَاثِیلِ الْمُتَغَیِّرَۃِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ یَا سُکَّانَ الْمَنَازِلِ الْمُعْتَمِّ ای جنکی شکلین سوت نے بگاڑیں ظلمت مٹی ہو گئی
مٹی بھری صورت کی تمپر سلام ای رہنے والے اندھیری مکانات پر وحشت کی تمپر سلام
کُنْتُمْ یَحْکُمُ اللّٰهُ مُسْرُورِینَ بِالْقُوَّۃِ وَالشَّبَابِ مَشْغُولِینَ فِی
الْلَّیَالِیْ بِاللَّهْوِ وَالصِّحَابِ خدا تمکو رحمت کرے کہ اپنی جوانی میں زور و قوت پر مغرور
غفلت زندگانی میں کھیل کود پر جیسا ہونے سے مسرور تھے اِذَا اَنْقَضَتْ اَیَّامُ الدُّنْیَا
وَمَنْ یُؤْنِسُکُمْ تَحْتَ هٰذَا التُّرَابِ اب کہو پیاری یار و کی بدلی کون شب میں ہے
اور اندھیرے گوشہ میں کس کی ساتھ دلکو تسکین ہے فَکَیْفَ اَنْتُمْ فِیْ وَحْدَتِکُمْ وَ
اِنْفِرَادِکُمْ فَکَیْفَ بُلِیَتْ فِی التُّرَابِ اَجْسَادُکُمْ یہ بتاؤ کہ وہان تنہائی میں
تمہاری کیونکر بسر ہوتی اور بدن نازنین جو خاک ہو گئی او پر کیا گذری افسوس دریغ کہ
اس حال میں کوئی جواب دینے والا نہیں بولتا ہے اپنے اعمال و افعال کے مبتلا ہو رہا ہوں نہیں
انکو بند کیا ہے تُنَاجِیَاتِ اَجْدَاثٍ وَغُرَفٍ سُکُوتٍ وَسُکَّانُهَا تَحْتَ التُّرَابِ
خُفُوتٌ بدستی کہ قبریں ہماری اور تمہاری درمیان کی جاتی ہیں ہر چند اون میں قسمت

چوالیسویں مجلس بیوفائی دنیا و مشق میں سید الساجدین کا خطبہ پڑھنا

کلام ہیں جسکی نشانی یہ ہیں کہ اوسکی مقیم تحت زمین دبی پڑی ہیں یا عیش و طرب میں ہیں حسرت سی بھری ہیں ۔ یَا جَامِعَ الدُّنْیَا بِغَیْرِ الْآخِرَةِ لِمَنْ تَجْمَعُ الدُّنْیَا وَ أَنْتَ تَمُوتُ ای فراہم کرنیوالی زر و سیم دنیا کسکی لئی جمع کرتا ہی اوسی چھوڑی خالی ہاتھ جائیگا غیروں کی بہچانی کو عبث گھر بھرتا ہی فی الحقیقت حریص مال پر وبال رہتا ہی مرتی دم کمال حسرت سی مال مال جاتا ہی مروی عن امیر المومنین علی علیہ السلام انہ قال اِنَّ الْعَبْدَ إِذَا کَانَ فِی آخِرِ یَوْمٍ مِنَ الدُّنْیَا وَ أَوَّلِ یَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ وَ وَلَدُهُ وَ عَمَلُهُ کتاب تنبیہ الراقدین میں جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب آدمی کی مدت زندگانی گذرتی ہی آخر عمر دنیا کا دن آتا اور اول دن آخرت ہوتا ہی اوسکی مال و عیال و اعمال تین صورت کو مجسم کہا جاتا ہی فَیَلْتَفِتُ اِلَی مَالِهِ فَیَقُولُ لَهُ وَ اللّٰهِ اِنِّی کُنْتُ عَلَیْکَ لَحَرِیصًا شَحِیحًا فَمَا ذَا عِنْدَکَ پس وہ مرد مایوس حیات تمثال دولت سی اول کہتا ہی واللہ میں تیری پیدائش اور حفاظت میں بڑا راغب تھا اب تو مجھی کیا مدد کرتا ہی فَیَقُولُ خُذْ مِنِّی کَفَنَکَ وہ شکل اموال صاف جواب دیتی ہی کہ میری خدمت تیری ساتھ بغیر کفن اور کچھ نہیں ہوسکتی ہی فَیَلْتَفِتُ اِلَی وُلْدِهِ فَیَقُولُ وَ اللّٰهِ اِنِّی کُنْتُ لَکُمْ لَمُحِبًّا فَمَا ذَا عِنْدَکُمْ پھر جانب تمثال اہل و عیال منہہ پھراکی پوچھتا ہی کہ قسم خدا کی میں تمہارا بڑا چاہنی والا تھا تمسی میری واسطی کیا سلوک ہوتا ہی فَیَقُولُ نُؤَدِّیکَ فِی حُفْرَتِکَ وہ یہی کہتا ہی کہ لیجائینگی اور تمہیں قبر کو سونپ دینگی فَیَلْتَفِتُ اِلَی عَمَلِهِ فَیَقُولُ وَ اللّٰهِ اِنِّی کُنْتُ عَلَیَّ لَثَقِیلًا وَ اِنِّی کُنْتُ فِیکَ لَزَاهِدًا فَمَا ذَا عِنْدَکَ اوسوقت سب سی ناامید ہوکی جانب عمل دیکھتا بزبان ندامت سی بولتا ہی پروردگار کی قسم

چوالیسویں مجالس بیوفائی دنیا و دمشق میں سید الساجدین کا خطبہ پڑھنا

تو جیسا کہ اور میں ہمیشہ تجھسے بیزار تھا اب کوئی طرح کا ساتھ دیتا ہی فَيَقُولُ أَنَا
وَلِيُّكَ فِي قَبْرِكَ وَيَوْمَ حَشْرِكَ حَتَّى عَرَضْنَا وَأَنْتَ عَلَى رَبِّكَ
وہ اقرار کرتا ہی خاطر جمع رکھنا اور نہ گھبرانا میں روز محشر تک قبر میں مصاحب ہوں تیرا
تاکہ میں تیری ہمراہ خدا کی پاس لیجاؤں جو مقام معین ہوا ہی وہاں پہنچاؤں فَتَخَيَّرْ
خَلِيطًا مِنْ فِعَالِكَ إِنَّمَا قَرِينُكَ فِي الْقَبْرِ مَا كَانَ تَفْعَلُ ای ہوشیار اپنی لیے
اختیار کرنا رفیق عمل ثواب کا جو وحشت گور میں انیس و یار ہو یہاں جزای خدا کی فَإِنْ
كُنْتَ مَشْغُولًا بِشَيْءٍ فَلَا تَكُنْ بِغَيْرِ الَّذِي يَرْضَى بِهِ اللَّهُ تَشْتَغِلُ اگر کسی
کام پر تو مشغول ہوتا ہی تو رضای الہی کا دھیان رکھنا اور بغیر اوسکی مرضی کوئی امر میں
ہرگز مصروف نہونا أَيُّهَا الْغَافِلُ السَّكْرَانُ أَمَا تَتَّعِظُ بِمَوْتِ الْأَحِبَّةِ وَ
الْأَقْرَانِ ای غافل نشہ غفلت میں سرمست کیوں خبردار نہیں ہوتا اور دوست و آشنا کی
مرنی سی عبرت نہ مانتا اپنی فکر سے برنہیں چونکہ هَلْ تَرَى فِي رُبُوعِكَ إِلَّا الشَّتَاتَ
وَتَسْمَعُ فِي جُمُوعِكَ الْأَلِمُ فُلَانٌ مَاتَ آیا اونکی مرگ سی مجالس اختلاط میں بھی
تفرقہ نہیں پہنچا اور یاروںکی زبانی فلان شخص مرگیا نہیں سنا أَيْنَ الْآبَاءُ الْأَكَابِرُ
أَيْنَ الْأَبْنَاءُ الْأَصَاغِرُ آیا وہ آبا و اجداد پیر مرد کیا ہوی چھوٹی بچی جو کھیلتی تھی کہاں گئی
أَيْنَ الْخَلِيطُ وَالْمُعَاشِرُ أَبْلَتْهُمْ وَاللَّهِ الْقُبُورُ وَالْمَقَابِرُ دوستان ہم نشین ہم
اختلاط کدھر چھپ رہی بخدا کہ قبروں نی سبکو کھا لیا جو رفاسی لَوْ كُشِفَ عَنْهُمُ
الْأَجْدَاثُ بَعْدَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ اگر تختہ پردہ قبر کا اوٹھا کی دیکھیں دو تین روز
پیچھی دفن ہونیکی ڈھونڈھیں لَرَأَيْتَ الْأَحْدَاقَ عَلَى الْخُدُودِ سَائِلَةً وَالْأَلْوَانَ
مِنْ ضِيقِ اللُّحُودِ حَائِلَةً ہر آئینہ آنکھوں کی پتلیاں رخساروں پر بہتی نظر آئیں اور رنگتا
تیرہ و سیاہ نشان

از ان ملعونان نمیکشم بانیکه [illegible]
از سپاه شام مردی نیک امد نام وی [illegible]
[illegible] کیست پیر زیاده مردی [illegible] میدان [illegible]
[illegible] ابراهیم [illegible]
۱۰۲۷
[illegible] ای سک [illegible]
هستم اول [illegible]
ابو الیمون گفت [illegible]
ابراهیم را گفتند [illegible]
[illegible] شام [illegible] بمیدان امد عمر گفت [illegible]
گفت دانم [illegible]

ودر میان قوم... حمله کردند ابراهیم ضربتی زد و دست اورا
و شمشیرها را ... ندند از تیغ باهم یکو
ماندند بنی نبره هادر عراق کردند
هر دو با هم او بجنگیدند تا چند حمله رد و بدل
سپاه بر ایشان چشم داشتند و ایشان
و بعد بر ابراهیم راست کرد و هر دو

چوالیسوین مجلس اموات قبور سی خطاب کرنا بیمار کربلا کا خطبہ پڑہنا

گورسی گوشت و پوست کا رنگ متغیر اور مٹی پائین + تفکر کیف افنی الموت قوم ثمود و قوم فرعون وعادا ذرا غور کرو موت نی کیسا قوم ثمود و عاد و فرعون کو برباد اور فنا کیا جو اونکا زور و سامان قوت کس درجہ بی انتہا تھا وسل دار البلاکم قد ابادت ملوکا طال ما زکبوا الجیادا پوچھو دار بلا دنیا سی کہ اوسمین کتنی بادشاہ گذرگئی جو ترکی و تازی سمند پر دہوم سی چڑہتی تہی اونکی جاہ و حشم سی نشان باقی نرہی + وسل بیت الفنا کم من ملوکٍ عظیمٍ شانہم صاروا رمادا اور بیت گرو تنگنای لحد سی کتنی جہاندار و شہریار پوچھی لگ کہ سبکی بدن رعنا خاک ہوی اور انکی استخوان بہی کچھہ نہ رہی + نقل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ انہ قال اکثروا ذکر ہادم اللذات فانہ یمحص الذنوب ویزہد فی الدنیا + علمای ثقات نی سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی ہی فرمایا اکثر اپنی موت مٹانی والی لذات کو یاد کرو اوسمین سلامت پائی ہی وہ ذکر و فکر انسان کو ہو ولذت سی مانع آتی خطا کو دہوی سامان زاد آخرت مین مشغول فرمائی + ونقل عن امیر المؤمنین علی علیہ السلام انہ قال ایہا الناس من یمشی علی وجہ الارض فانہ یصیر الی بطنہا مولای متقین امیر المؤمنین علی علیہ السلام سی حکایت کی ہی کہ ہادی سبیل نجات نی یہ وصیت کہی ہی ایکہ وہ خلایق جو صفحۂ زمین پر چلتا پہرتا ہی لا محالہ ایکروز اوسمین جا کی پیوند ہونیوالا ہی + واللیل والنہار مسرعان فی ہدم الاعمار متصل دن رات مقراض کی طرح ہین جو رشتۂ حیات کاٹتی ہین آدمی غفلت مین نرہی کہ دو نون جامۂ زندگانی چہانٹتی ہین + ولکل ذی رمقٍ قوت ولکل حبةٍ آکل وانت القوت للموت وان من عرف الایام لم یغفل عن الاستعداد ہر جاندار کی

ابراهیم گفت یا ... سیاه ... حمله کردند ابراهیم گفت تا این ساعت
والله که از کافر میبودی تا از نهار
میدادم ولیکن تو کافر تری پس ضربتی
دیگر زد و سرش را دور انداخت سپاه
عراق تکبیر کردند و بر پیغمبر صلوات
و سلام فرستادند و سپاه شام را سپاه
در چشم آمد و زبان ایشان کنگ شد
گفت یکبار حمله کنید سپاه شام یکبار
حمله کردند و از گرد و غبار هوا تاریک شد

چوالیسوین مجلس مقابر اموات سی خطاب کرنا دمشق مین سید سجاد کا خطبہ پڑہنا

واسطی ایک خوراک اور ہر دانی کو وہ کہاتا ہی پس تو غذای موت اور لامحالہ میت ہین اوسکی عنقریب سماتا ہی جسنی ایام جان کندن د ہنگام سکرات کو پہچانا ہرگز تہیہ آخرت اور عمل مغفرت سی غفلت کو مناسب نہ جانا وَلَمْ يَبْقَ عَنِ الْمَوْتِ غَنِيٌّ بِمَالِهِ وَلَا فَقِيرٌ لِإِفْلَاسِهِ کبہی اپنی دولت کی باعث غنی مرنیسی نہ بچیگا اور فقیر بہی افلاس کی سبب باقی رہیگا رُوِيَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ كَمْ مِنْ غَافِلٍ يَنْسِجُ ثَوْبًا لِيَلْبَسَهُ وَإِنَّمَا هُوَ كَفَنُهُ وَيَبْنِي بَيْتًا لِيَسْكُنَهُ وَإِنَّمَا هُوَ مَوْضِعُ قَبْرِهِ دوسری حدیث مین فرمایا ہی امیر المومنین علی علیہ السلام نی جنابا ہی کہ بسا مرد ناوان کپڑا سلاتا ہی پہننی لاکن وہ صرف کفن مین اتا ہی اور مکان تعمیر شان بنا کر سکونت کری الا وہ اوسمین دفن ہو جاتا ہی بَاتُوا عَلَى قُلَلِ الْجِبَالِ تَحْرُسُهُمْ غُلْبُ الرِّجَالِ فَمَا أَغْنَتْهُمُ الْقُلَلُ بہت لوگ پہاڑونکی چوٹی پر خوف اعدا سے حالت جان مین سوتی ہین اور اونکی بلندی مین صد سے قضا سی ہرگز محفوظ نہین ہوتی ہین وَاسْتُنْزِلُوا بَعْدَ عِزٍّ عَنْ مَعَاقِلِهِمْ وَأُسْكِنُوا حُفَرًا يَا بِئْسَ مَا نَزَلُوا مگر جا بی عزت و حکومت سی جنازہ امرا و سلاطین کو خدام نی اوٹھایا ہی اور بہت خواری سی گڑہون مین قبرکی دفنایا ہی فَنَادَاهُمْ صَارِخٌ مِنْ بَعْدِ مَا قُبِرُوا أَيْنَ الْأَسَاوِرُ وَالتِّيجَانُ وَالْحُلَلُ جب وہ اجساد کہودنا نیوسی پلی ہین زمین کی نیچی چہپایا ہی منادی نی شماتت سی پکار کی اونکو سنایا ہی ای خاکین پڑنی والو تمہاری زینت و ثروت کی لباس اور تاج و تخت کیا ہوی سامان زیور دعا راستہ سروری تباہ کسنی لیی أَيْنَ الْوُجُوهُ الَّتِي كَانَتْ مُنَعَّمَةً مِنْ دُونِهَا تُضْرَبُ الْأَسْتَارُ وَالْكِلَلُ افسوس وہ صورتین جو راحت و چین مین پرورش پاتین اونکی

چوالیسوین مجلس بیوفائی دنیا و مشتمل بین سید الساجدین کا خطبہ پڑہنا

پر وہانی زر لہیت لٹکائی جاتی کہ اپنا انہوں خوب نہ لگی وہ کہان گئین فا فصح القبر عنهم حین سائلة زالت الوجوه علیه الدود یتقلل زبان فصیح سی قبرین خبر دیتی ہین وہ نقشی بگڑگئی ہین جن شکل و شمایلون کو نو دیکھتا ہی اونمین کیڑی پڑی ہر ذرہ گوشت ایک طرف لگیئی ہین قد طال ما اکلوا دهرا وما شربوا فاصبحوا بعد ذالك الطول قد اکلوا مدت تک اون لوگون نی طعام لذیذ سی پیٹ بالا بہر دیا نی سکی جسم کو عادات ارام و عیش مین ذوالاداب و ذو محنت کا ایسا ون اونپر گذرا سب حشرات الارض نی ہجوم کیا منہہ مارا گوشت و پوست نوچکی اپنی سوراخ مین لیجا کی کہا یا کیڑی سارا بدن بوسیدہ ہوا نشان بہی نہین رہا الموت لا والدا یبقی ولا ولدا هذا السبیل الی ان لا تری احدا دست مرگ وہ غارتگر ہی کہ جانکو باپ اور بیٹی چہوڑی کا یہ ایسی راہ ناگزیر ہی کہ جسمین سبکو جانا پڑیگا للموت فیها سهام غیر خاطئة من فاته الیوم سهم لم یفته غدا موت ایک تیر قضا و قدر جسکا نشانہ خطا نہین جلیگا اگر ایا نا آجکی دن نہ لگا تو کل ضرور ہدف کریگا و نقل است انه سئل صلی الله علیه واله وسلم بعض الناس فقال یا رسول الله هل یحشر مع الشهداء احد بعض صحابہ حضرت رسالت نی ایکروز مخبر صادق سی پوچہا کہ یا رسول الله ایسا ہو سکتا ہی بسبب عمل خیر کی شہدا مین کسی کو محشور کری خدا فال نعم من یذکر الموت فی الیوم واللیلة عشرین مرة فرمایا البتہ جو شخص دن رات مین مرتبہ اپنی مرنیکا دہیان لائیگا وہ درجہ شہید اکا ثواب روز جزا پائیگا سبحان الله کیا باب رحمت درگاہ پروردگار مین کہلا ہوا کہ یاد مرگ جو سرمایہ حسرت و ندامت ہی اوسکو پہیرا فرش کیا ہی جای غور و تشکر ہی کہ جسنے اپنی موت کا ذکر یہ مرتبہ احاد لای کا

چوالیسویں مجلس بیوفائی دنیا و دمشق میں سید الساجدین کا خطبہ پڑھنا

تواتر شرف کاینات کا بیانِ شہادت کس درجہ رضا و مغفرت پانیکا باعث ہو جائیگا کسی

کلام اللہ کی بہت آیات اس دعوی پر شاہد و ناطق ہین صدہا حدیث و روایات پیغمبر و امام

ناطق ہین اُذْكُرُونِي وَاذْكُرُكُمْ الایہ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا الایہ وَمَنْ تَذَكَّرَ مُصَابَنَا

لِمَا ارْتُكِبَ مِنَّا كَانَ مَعَنَا فِي دَرَجَاتِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قرآن و سنت اور دنیا

اماتیہ سی اجماع ہوا ہی کہ ان حضرات کی فضیلت و مصیبت کا پڑہنا اور سننا عبادت ہی

اسواسطی کہ محبت و طاعت ائمہ دین بعینہ سب ہی طرف سید المرسلین کی اور پیروی و مودت

خاتم النبیین عین معرفت و الفت ہی رب العالمین کی قَالَ الْحُسَيْنُ اَنَا قَتِيْلُ

الْعَبَرَاتِ لَا يَذْكُرُنِي مُؤْمِنٌ اِلَّا اسْتَعْبَرَ مظلوم کربلا سید الشہداء جناب امام حسین

علیہ السلام نے کہا مین کشتہ گریہ و زاری ہون جور و جفا کا میرا ذکر کسی مومن کی رو برو نہین

ہوتا ہی مگر یہ کہ وہ اشک جوشِ حسرت سی رو دیتا ہی واقعی جہان نام لیا حسین علیہ السلام

فوراً تصور مین گذرا سرمایہ شور و شین سی کہرام یعنی مہجور وطن جدا پیغمبر و دشمن ہجرت گیرا

بیابان کا دربدر مغصوب حق جد و پدر و مادر جہان و شہید کربلا مبتلای داغ مرگ عزیز و اقربا

بیکس فرزند و برادر کشتہ ہی بس اور مرغ آفت و بلا مین سرگشتہ قتیل ہوکا پیاسا ہتہاشتی

خنجر جفا غارت زدہ خانمان شہید ہوا مند بدن سی سر یاران جنکی اہلبیت کو بیحرمت و ایذا کیا

خواہر و دختر و زوجہ کا زیور لوٹ لیا قتل پر سبط پیغمبر کی لشکر باندہ کر حد گذرا الاشہ

کو سوارون نی روندا سر خون نیزی پر چڑہا تن بی غسل و کفن خاک مین پڑا رہا اوسکی

بچونکو طمانچی اور تازیانی ماری ابی کجاوہ اونٹون پر اٹھا پہا اور ازاری سار بان کہرام

ہاتھ کاٹ لیی چشم زدن سول و مقتول پر انواع جبر کئی ہیں اور بیمار ساری قبیلہ کو اسیر

دربدر پہرایا فرزند بیمار یتیم کو طوق و زنجیر پہنایا کہ جنہ شہ کی صدرت کس مین بنا

چوالیسوین مجلس دمشق مین سید سجاد کا خطبہ پڑہنا و اہل حرم کا ماتم کرنا

و بارا ین زیاد و یزید مین گہڑی ہو کی ظلم سہا ذلت و شماتت کا دونو جا سا سنا ہوا الٰہی کسی

وای غریبی کا شور و غل مچا نظم لمؤلفہ زبان نالہ و فریاد ہی کرو شیون + بنا و صحن عزا این مجمع

بیت حزن + وہ شور نوحہ و ماتم ہو جسمین عرش ہلی + ہر اشک دیدۂ حسرت سی تر کرو دامن

اوڑاو خاک سرون پر یہ وہ مصیبت ہی + کہ بیقرار تڑپتی ہین اختر زمن + جہان مین جسد و

زہرا پہ ہی وفور ملال + فلق سی شیون و زاری ہین ہین امام حسن + کلام ناظم محزون ہی

طوطیای بکا + ہر ایک مصرع رقت نوا بجا محزن

خطبہ فی الشام [illegible] اہلبیت

واعظان مجامع سوگواری و ابتہال و خطیبان منابر زاری و حزن و ملال و ماتم زدگان شام

غریبان و نوحہ خوانان ایام نالہ و فغان آزادان قید بلا و آفت و مہاجران دشت

اندوہ و محنت راویان سرگشتہ روایات کا ہنگامۂ تعزیت مین شیون و فریاد حیانا

زندہ جنبجو کو سناتی ہین کہ جب یزید نی سر امام حسین علیہ السلام اور باقی شہدای کرام سی روشنی

چشم اور سرور دل پایا اہلبیت سرور انام کو تباہ صورت شکستہ حال واسطی استحکام

خلافت کی خاص و عام اہل شام مین لایا لب و دندان نازپروردۂ رسول پر چہڑی لگا کی

اور دختران افسردۂ بتول کو ذلت و خواری پہنچائی وہ منکر خدا و پیغمبر حرمت تکبیر کی

توڑنی کو مسجد جامع مین قعود کیا اور اپنی قیام کفر کی لئی مقتدای دین امام زین العابدین کو

بہی بلالیا خطیب بد ایمان شقاوت نصیب سی کہا جا منبر پر گیا مذمت آل نبی اور ہجو علی

ولی علیہما السلام ادا کی بہت اسکو کہا ثم قال علی ابن الحسین یا یزید

ائذن لی حتی اصعد هذه الاعواد فاتکلم بکلمات الله فیهن

چوالیسوین مجلس خطبہ پڑھنا سید الساجدین کا

رضاهُ ولهؤلاءِ الجلساءِ فيهنّ اجرٌ وثوابٌ حضرت سیّد الساجدین نی یزید سی
فرمایا اگر تو مجھی اجازت دیتا کہ اوپر جاتا رضای خدا مین ایسا کلام کرتا جو تو خوش و راضی
ہوتا اور حاضرین کو اجر و ثواب ملتا قال فابی علیه ذلك یزید اوس منکر اسلام نی
سخن امام نہ مانا اوکی بیان سی اپنا ثبوت نفاق جانا فقال الناس یا امیر المؤمنین
ائذن له فلیصعد المنبر فلعلّنا نسمع منه شیئًا سب لوگ بولی ای امیر
الفاسقین ان کو اذن دو کہ منبر پر جائین شاید اہل یثرب و حجاز مین کچھ ہمین باتین سنائین
فقال انّه ان صعد لم ینزل الّا بفضیحتی وبفضیحة آل ابی سفیان
یزید نی جواب دیا اگر یہ منبر پر چڑھینگی تو مجھی اور آل ابی سفیان کو رسوا کرین گی فقیل له
یا امیر المؤمنین وما قدر ما یحسن هذا فقال انّه من اهل بیت قد
زقّوا العلم زقًّا اہل شام بولی ای رئیس منافقین اس لڑکی سی کیا ہو سکتا ہی یزید کہا
یہ اوس خاندان کا ہی جنکو علم میراث ملا چلا آتا ہی قال فلم یزالوا به حتی اذن له
فصعد المنبر راوی نقل کرتا ہی کہ شامیون نی اتنی منت کی یہانتک کہ یزید نی دو سرور کو
اجازت دی اور قدم امام نی عرش منبر کو زینت بخشی دی فحمد الله واثنی علیه
ثم خطب خطبة ابکی منها العیون واوجل منها القلوب پس وارث
شہ ابرار نی اور فرزند ناطق سلونی نی حشیم وثابع البصرا و سرور دل تشیہ زبان احیا
ترجمان کو بعد حمد و ثنای بی نیاز فصاحت و بلاغت مین اوکی وہ خطبہ پڑھا جو دیدہ کو دریا کو
رولایا اور جگر سخت بت پرستون کو جھنی بلایا ثم قال ایها الناس اعطینا ستًّا و
فضّلنا بسبع پھر فرمایا ای گروہ حاضرین ہمکو چھ خصلتین اچھی ملی ہین اور سات سی فضیلت
رب العالمین سی کرامت ہوئی ہین اعطینا العلم والحلم والسماحة والفصاحة

جو الفاظ میں مجلس دمشق میں سید سجاد کا خطبہ پڑھنا

وَالشَّجَاعَةَ وَالْمَحَبَّةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ خدانی صفت علم و حلم و جوانمردی اور فصاحت و شجاعت ہمکو دی ہی اور محبت ہماری مومنین کی دلون مین بھری ہی

وَفَضَّلَنَا بِاَنَّ مِنَّا النَّبِیَّ الْمُخْتَارَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمِنَّا الصِّدِّیْقُ وَمِنَّا الطَّیَّارُ وَمِنَّا اَسَدُ اللّٰہِ وَاَسَدُ رَسُوْلِہٖ وَمِنَّا سِبْطَا ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ ساری جہان پر مراتب بزرگی دیی کہ ہماری درمیان سی پیدا ہوی رسول مختار محمد سید البشر اور صدیق اکبر حیدر صفدر اور جعفر طیار اور اسد کردگار اور شبیر نبی الوری اور سبطین امت حسن مجتبی و حسین شہید کربلا مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْنِیْ اَنْبَاْتُہٗ بِحَسَبِیْ وَنَسَبِیْ جو میرا شناسا ہی وہ جانی اور نہین تو خبر دون کہ پہچانی اَیُّہَا النَّاسُ اَنَا ابْنُ مَکَّۃَ وَمِنٰی اَنَا ابْنُ زَمْزَمَ وَالصَّفَا اَنَا ابْنُ مَنْ حَمَلَ الرُّکْنَ بِاَطْرَافِ الرِّدَا اَنَا ابْنُ خَیْرِ مَنْ طَافَ وَسَعٰی مین ہون ابن مکہ و منا و زمزم و صفا فرزند اوسکا جسنی گوشہ ردا مین اپنی سنگ رکن کو اوٹہایا اور بہترین طواف و سعی ہوا تہا اَنَا ابْنُ مَنْ حُمِلَ عَلَی الْبُرَاقِ فِی الْھَوٰی اَنَا ابْنُ مَنْ اُسْرِیَ بِہٖ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی مین ہون بیٹا اوسکا جو سوار براق ہوا مین گیا اور مسجد حرام سی مسجد اقصی مین پہنچایا اَنَا ابْنُ مَنْ بَلَغَ بِہٖ جِبْرَئِیْلُ اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَہٰی اَنَا ابْنُ مَنْ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مین ہون پسر اوس خلیفہ داور کا جسکی ساتھ جبرئیل سا مقرب سدرۃ المنتہی سی اگی نہ جاسکا اور وہ اعلی درجہ کو بڑہتا چلا گیا کر بساط قاب قوسین او ادنی کو پہنچا اَنَا ابْنُ مَنْ صَلّٰی بِمَلَائِکَۃِ السَّمَاءِ اَنَا ابْنُ مَنْ اَوْحٰی اِلَیْہِ الْجَلِیْلُ مَا اَوْحٰی مین فرزند اوسکا ہون جسنی صف ملایکہ پر نماز امامت کی اور خدانی رازکی بات بے واسطہ رسالت کہی جو منظور تہی اَنَا ابْنُ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی

چوالیسوین مجلس دمشق مین سید سجاد کا خطبہ پڑھنا

اَنَا ابْنُ عَلِیٍّ اَلْمُرْتَضٰی مین نواسہ محمد مصطفیٰ ہون مین زادہ علی مرتضیٰ ہون اَنَا ابْنُ مَنْ ضَرَبَ خَرَاطِیْمَ الْخَلْقِ حَتّٰی قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنَا ابْنُ مَنْ ضَرَبَ بِسَیْفَیْنِ وَطَعَنَ بِرُمْحَیْنِ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مین اوسکا خلف ہون جسنے تلوار مارکی دماغ کفار کو توڑا تاکہ زبان سے کلمۂ شہادتین کو پڑہا دو شمشیر سے روبروی پیغمبر جہاد کیا اور دو برچہ اون سے حمایت خیر البشر مین لڑتا رہا وَهَاجَرَ الْهِجْرَتَیْنِ وَبَایَعَ الْبَیْعَتَیْنِ وَقَاتَلَ بِبَدْرٍ وَحُنَیْنٍ وَلَمْ یَکْفُرْ بِاللّٰهِ طَرْفَةَ عَیْنٍ دو بار احمد مختار کی رفاقت مین راہ ہجرت لی دو مرتبہ تصدیق رسالت پر بیعت کی غزوۂ بدر و حنین مین قتل مشرکین سے ہنر کر آیا ہے شرک و انکار خدا سے ایک لحظہ بھی واقف نہوی اَنَا ابْنُ صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ النَّبِیِّیْنَ وَنُوْرِ الْمُجَاهِدِیْنَ وَزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ وَاَفْضَلِ الْقَائِمِیْنَ مِنْ اٰلِ یٰسِیْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مین یادگار بہترین مومنین اور وارث انبیا و مرسلین نور مجاہدین زین العابدین ہون نماز مین قیام کرنیوالون سے افضل اولاد یاسین کا اکمل نشان رب العالمین کا پیغمبر ہون مَکِّیٌّ مَدَنِیٌّ مِنَ الْعَرَبِ سَیِّدُهَا وَمِنَ الْوَغَا لَیْثُهَا وَارِثُ الْمَشْعَرَیْنِ وَاَبُو السِّبْطَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ذٰلِکَ جَدِّیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ پس ناہو وہ سرور مکی و مدنی جو عرب کا سید ہی پیغمبر کہ حرب مین شیر اسد صمد ہی مالک مشعرین والد سبطین امام حسن اور امام حسین علیہما السلام یہ میری جد بزرگوار علی ابن ابی طالب شاہ مردان ہین صف ایجاد و جہاد مین سرور نامدار و صاحب ذو الفقار ہین ثُمَّ قَالَ اَنَا ابْنُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَنَا ابْنُ سَیِّدَةِ النِّسَاءِ پھر فرمایا مین ابن فاطمہ زہرا بنت سرور کائنات ہون مین دل و جان بضعۂ خیر الوری سیدہ نسا ہون اَنَا ابْنُ مَقْتُوْلٍ ظُلْمًا اَنَا ابْنُ

١٠٣٥

چوالیسویں مجلس خطبہ پڑھنا سید الساجدین کا

مَحْزُوْزِ الرَّأْسِ مِنَ الْقَفَا میں ہوں فرزند اوسکا جو مظلوم و غریب قتل ہوا ہی سر اوسکا
قفای گردن سے کاٹا گیا ہی اَنَا ابْنُ الْعَطْشَانِ حَتّٰی قَضٰی اَنَا ابْنُ طَرِیْحِ کَرْبَلَا
میں ہوں بیٹا اوسکا جو مرتی دم تک پیاسا رہا اور میدان کربلا میں زمین سے گر گیا اَنَا
ابْنُ مَسْلُوْبِ الْعِمَامَةِ وَالرِّدَاءِ اَنَا ابْنُ مَنْ بَکَتْ عَلَیْهِ مَلَائِکَةُ السَّمَاءِ
اوسکا عمامہ و ردا و پیراہن اوتار لیا لاش صد پاش کو دھوپ میں بیدفن رہنی دیا اوسپر
ملائکہ آسمان گریان رہی تعزیت میں مقربان خدا کی آنسو بہی اَنَا ابْنُ مَنْ نَاحَتْ عَلَیْهِ
الْجِنُّ فِی الْاَرْضِ وَالطَّیْرُ فِی الْهَوَاءِ میں اوسکا خلف ہوں جسکی ماتم پر زمین کی جنات
نوحہ پڑہا اور مرغان ہوا کا شور بکا سے غوغا بڑہا اَنَا ابْنُ مَنْ رَأْسُهٗ عَلَی السِّنَانِ
یُهْدٰی اَنَا ابْنُ مَنْ حَرَمُهٗ مِنَ الْعِرَاقِ اِلَی الشَّامِ تُسْبٰی اوسکا سر خون
نیزی پر چڑہا کی شہروں میں پھرائی ہدیہ لائی اور اوسکی حرم محترم اسیر ہو کی عراق سے شام
آئی اے گروہ حاضرین جای شکر ہی کہ حق تعالی نی ہم اہلبیت طہارت کو بلا میں آزمایا
اور نشان ہدایت و تقوی ہماری گہر کو بنایا فَلَمْ یَزَلْ یَقُوْلُ اَنَا اَنَا حَتّٰی ضَجَّ النَّاسُ
بِالْبُکَاءِ وَالنَّحِیْبِ وَخَشِیَ یَزِیْدُ اَنْ یَکُوْنَ فِتْنَةٌ یونہیں وہ حجت خدا مسلسل
انا انا کہتی رہی تا کہ حاضرین سب رونی پیٹنی لگی آواز شیون و فریاد کو بلند کیا یزید ڈرا مبادا
فتنہ و آشوب ہو جائی فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَقَطَعَ عَلَیْهِ الْکَلَامَ فَلَمَّا قَالَ الْمُؤَذِّنُ
اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ قَالَ عَلِیٌّ لَا شَیْءَ اَکْبَرُ مِنَ اللّٰهِ وہ بانی اقامت جفا یزید دغا
مؤذن سے بولا اذان دے اور کلام فرزند وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی کو روک لی جب اوسنی اللہ اکبر
کہا سید سجاد نی پکار کہا ہی دیتا ہوں کوئی خدا سے نہیں ہی بڑا فَلَمَّا قَالَ اَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ شَهِدَ بِهَا شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ

چوالیسوین مجلس خطبہ امام سے بکاے اہل شام وبہویکا الزام

وَدَھی ہرگاہ موذن نی اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا زین العابدین نی ارشاد کیا میرا بال بال اور گوشت و پوست و خون بہ ن شاہد ہی اوسکا فَلَمَّا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِلْتَفَتَ اِلٰی یَزِیْدَ مِنْ فَوْقِ الْمِنْبَرِ پس جسوقت موذن فقرہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کو پہنچا جناب امام ہمام نی فوق منبر سی یزید کیطرف خطاب فرمایا فَقَالَ مُحَمَّدٌ ھٰذَا جَدِّیْ اَمْ جَدُّکَ یَا یَزِیْدُ فَاِنْ زَعَمْتَ اَنَّہٗ جَدُّکَ فَقَدْ کَذَبْتَ وَکَفَرْتَ وَاِنْ زَعَمْتَ اَنَّہٗ جَدِّیْ فَلِمَ قَتَلْتَ عِتْرَتَہٗ پوچھا ای یزید اگر اس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو اپنا نانا جانتا ہی جہوٹ کہتا دعوای کفر کرتا ہی اور ہرگاہ میرا جد بزرگوار سمجہتا ہی پہر کیوں اوسکی عترت کو بیجرم مارا ہی نواسی کا پیاسا گلا کاٹا نیزی پر چڑہایا ہی حرم کو لوٹا اسیر و دربدر پہرایا ہی قَالَ فَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُکَاءِ وَالنَّحِیْبِ راوی کہتا ہی لوگ فریاد وزاری مین مشغول تہی اور حال مضطربان بیقراری کرتی رہی قَالَ فَاَطْرَقَ یَزِیْدُ فِی الْاَرْضِ لَمْ یَدْرِ اَیَّ شَیْءٍ یَقُوْلُ یزید کا شرم و ندامت سی زمین پر جہکا رہا کوئی جواب درست نتہا جو وہ بیان کرتا قَالَ وَفَرَغَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ وَتَقَدَّمَ یَزِیْدُ فَصَلّٰی صَلٰوۃَ الظُّھْرِ مقتدای فاسق نی موذن کو للکارہ یارا اذان واقامت کو تمام کیا پس یزید پیش صف باطل کہڑا ہوا نماز ظہر کو امامت جماعت سی پڑہا قَالَ وَرُوِیَ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسِ یَزِیْدَ ھٰذَا حَبْرٌ مِنْ اَحْبَارِ الْیَھُوْدِ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا الْغُلَامُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ راوی کہتا ہی اوسدن بزم یزید مین ایک عالم یہودی حاضر تہا اوسنی جو ماجرا دیکہا پوچہا یہ جوان کون ہی اسیر بلا قَالَ ھُوَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ قَالَ فَمَنِ الْحُسَیْنُ قَالَ ابْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ جواب یا کہ یہ علی ابن الحسین علیہ السلام سوال کیا اونکی والدہ

چوالیسوین مجلس دربار یزید مین یہودیکا ملامت کرنا

سیا نام ہی بولا ابن علی ابن ابیطالب کہ ساری عرب و عجم پر ہین غالب قَالَ فَمَنْ اُمُّهٗ
قَالَ اُمُّهٗ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ یہودی نی کہا اوکی والدہ کا اسم بتا جنردی کہ فاطمہ زہرا بنت
رسولخدا فَقَالَ الْحَبْرُ یَا سُبْحَانَ اللّٰهِ فَهٰذَا ابْنُ بِنْتِ نَبِیِّکُمْ فَتَلْتُمُوْهُ
فِیْ هٰذِهِ السُّرْعَةِ عالم یہود موسائی تعجب سی چلایا سبحان اللہ فرزند کا اپنی یہ درجہ بنایا نبی کا
نواسا مارا بہوکا پیاسا ایسی جلدی رحلت مصطفی کی بعد لحاظ جاتا رہا بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْهُ
فِیْ ذُرِّیَّتِهٖ اولاد و عترت رسول باری کی تمنی بری رعایت و پاسداری کی وَاللّٰهِ
لَوْ تَرَکَ فِیْنَا مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ سِبْطًا مِنْ صُلْبِهٖ لَظَنَنَّا اَنَّا کُنَّا نَعْبُدُهٗ
مِنْ دُوْنِ رَبِّنَا واللہ صلب موسی بن عمران سی ہرگاہ بیٹا باقی رہتا ہوا ہی جندا
ہمارا شخص اوسکو سجدہ کرتا وَاَنْتُمْ اِنَّمَا فَارَقَکُمْ نَبِیُّکُمْ بِالْاَمْسِ فَوَثَبْتُمْ
عَلٰی ابْنِهٖ فَقَتَلْتُمُوْهُ سَوْءَةً لَکُمْ مِنْ اُمَّةٍ ابھی دو روز قبل تمہارا نبی گذرا فرزند
اوسکی دوڑی اور جان سی مارا بدگروہ نہ ہون ہو نفرین است لی تم سبکو قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ
یَزِیْدُ فَوُجِیَ فِیْ حَلْقِهٖ ثَلَاثًا راوی ناقل ہی یزید نی اوسکی قتل کا حکم دیا تین بار چلائی
چھری کا وار کیا فَقَامَ الْحَبْرُ وَهُوَ یَقُوْلُ اِنْ شِئْتُمْ فَاضْرِبُوْنِیْ وَاِنْ شِئْتُمْ
فَاقْتُلُوْنِیْ اَوْ ذَرُوْنِیْ فَاِنِّیْ اَجِدُ فِی التَّوْرٰیةِ پس وہ ہادی جبر کہ اٹھو کی بولا ای
ستمگاران خدا تم چاہو مجھی مارو قتل کرو یا چھوڑ دو میں توریت مین ہی دیکھا اِنَّ مَنْ قَتَلَ
ذُرِّیَّةَ نَبِیٍّ لَا یَزَالُ مَلْعُوْنًا اَبَدًا مَا بَقِیَ فَاِذَا مَاتَ یُصْلِیْهِ اللّٰهُ نَارَ جَهَنَّمَ
تحقیق کہ جو ذریت نبی کو شہید کریگا ہمیشہ مادام زندگی ملعون رہیگا اور جب وہ شقی دنیا سی گذریگا
تو خدا نار دوزخمین اوسی جا دیگا فَوَثَبَ رَجُلٌ مِنَ الشِّیْعَةِ وَقَالَ کَیْفَ هٰذَا یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَنَحْنُ فِیْکُمْ بِمَنْزِلَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فِیْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

چوالیسوین مجلس دمشق مین سید الساجدین سی ملاقات منهال بن عمرو

اوس حال مین ایک دوستدارِ عترتِ اطهار آگی بڑہا باچشمِ اشکبار و دلِ فگار پوچہا ای فرزند

رسول کیسا نقشہ ہی تمہارا ہے گویا وہ شخص منہال بن عمرو طائی تہا یا مکحول صاحبِ خبر اوس نی

فرمایا ہماری گذران تم لوگون مین شالِ بنی اسرائیل گذری ہی قومِ فرعون مین یُذَبِّحُونَ

اَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَهُمْ وَفِي ذَالِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ جو قوم

اولادِ پیغمبر کی ذبح کرتی رہی عوراتِ بیوہ کو قید و بند مین رکہتی تہی اسمین بلای خدا کی مستحق

ہوتی اور قہر و غضبِ الہی سی نہین ڈرتی قَالَ وَ نُقِلَ عَنْ هِنْدٍ زَوْجَةِ يَزِيدَ

قَالَتْ كُنْتُ اَخَذْتُ مَضْجَعِي فَرَاَيْتُ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ قَدْ فُتِحَتْ وَالْمَلَائِكَةُ

يَنْزِلُونَ كَتَائِبَ كَتَائِبَ اِلَى رَاْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ زبانی ہند زوجہ یزید کی

نقل ہی جو اوسنی کہا ایک شب مین بسترِ آرام پر سوتی تہی ناگاہ خواب مین دیکہا دستِ غیبی سی

دروازہ آسمان کا کہلا ہی فوج فوج ملایکہ خدا کا سرِ امام حسین علیہ السلام پر وُرُود ہوتا ہی

وَهُمْ يَقُولُونَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ

رَسُولِ اللّٰهِ وہ سب تعظیم سلام بجالاتی ہین ادب مین یا ابا عبد اللہ یا ابن رسول اللہ

کہتی جاتی ہین فَبَيْنَمَا اَنَا كَذَالِكَ اِذْ نَظَرْتُ اِلَى سَحَابَةٍ قَدْ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ

وَفِيهَا رِجَالٌ كَثِيرُونَ یکایک نظر پڑا سفید ابر کا ٹکڑا زمین پر آسمان سی اوترا بہت

نورانی مرد اوسمین نیچی آئی سرِ مظلومِ کربلا پر سلام کرتی روتی ہوئی ہجوم لائی وَفِيهِمْ رَجُلٌ

دُرِّيُّ اللَّوْنِ قَمَرِيُّ الْوَجْهِ فَاَقْبَلَ يَسْعٰى حَتّٰى اِنْكَبَّ عَلٰى ثَنَايَا الْحُسَيْنِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ يُقَبِّلُهَا اون بزرگوارون مین ایک سردار سفید رنگ ماہ رخسار بیقرار ہو کی

دوڑا اور سرِ امام حسین علیہ السلام پر جا کی گر پڑا منہہ سی منہہ ملا کی آنکہون سی لبون کی

بوسی لیتا تہا وَهُوَ يَقُولُ يَا وَلَدِي قَتَلُوكَ اَتُرَاهُمْ مَا عَرَفُوكَ وَمِنْ شُرْبِ

چوالیسوین مجلس خواب دیکھنا ہند زن یزید کا

الْبَادِ مَعْقُولَۃَ ڈاڑہین مار کی آنسو بہاتی یہ ہین جگر خراش سناتی ہای ایعزیز مد حسین
مظلوم تجہی است فی مارہ ڈالا کیا تیرا نہ پہچانا جو یہ بغض نکالا کہانا دیکہا جور و ستم سی
وقتِ ذبح پانی بہی نہ پلایا جو تن صد پارہ نہین کاٹا سر کٹا ہوا در بدر پہرایا یہ محاسن سفید
لہو سی تیری خضاب ہی نظارہ مین اس حالِ خراب کی میرا دل بیتاب ہی اَنَا جَدُّكَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ وَهٰذَا اَبُوْكَ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی وَهٰذَا اَخُوْكَ الْحَسَنُ وَهٰذَا عَمُّكَ جَعْفَرُ
وَهٰذَا عَقِیْلُ وَهٰذَانِ حَمْزَةُ وَالْعَبَّاسُ ای بیٹا مین تیرا نانا رسولِ خدا زیارت کو
آیا ہون یہ سر خاک و خون مین بہرا کہولکر دیکہون بحسرت و اندوہ کی مبتلا یہ تیری والد علی مرتضی
اور بہائی حسن مجتبیٰ اور چچا جعفر و عقیل ماتمدار آئی ہین حمزہ اور عباس کو بہی ہمراہ اپنی اشکبار
سوکوار لائی ہین ثُمَّ جَعَلَ یُقَبِّلُ اَهْلَبَیْتِہٖ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ پہر ایک ایک
باری باری وہ بزرگوار قریب سر جاتی اور گود مین لیکی بوسی دیتی لب چوستی آنکہون سی لگاتی
تہی قَالَتْ هِنْدُ فَانْتَبَهْتُ مِنْ نَوْمِیْ فَزِعَةً مَرْعُوْبَةً وَاِذَا بِنُوْرٍ قَدِ انْتَشَرَ
عَلٰی رَاْسِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ ہند کہتی ہی کہ مین دہشت زدہ خوف سی مضطر ہو کی جانب
سرِ امام حسین علیہ السلام دوڑی نظر کی تو اوسپر ہالہ نور کو دیکہا چہایا ہوا تہا صفحۂ زمین سی
افلاک تک تار بندہا پایا فَجَعَلْتُ اَطْلُبُ یَزِیْدَ وَهُوَ قَدْ دَخَلَ اِلٰی بَیْتٍ مُظْلِمٍ وَ
قَدْ دَارَ وَجْهَهُ اِلَی الْحَائِطِ وَهُوَ یَقُوْلُ مَالِیْ وَلِلْحُسَیْنِ سراسیمہ و حیران ہوئی
یزید کو جا بجا ڈہونڈہتی پہری ناگاہ ایک حجرہ تاریک مین وہ رو سیاہ مالکہ دیوار مین
سر ٹکراتا اور چلاتا تہا ہائی شقاوت و ندامت کیون حسین کو ناحق ستایا کیا کام کیا جو اونکی
جد پدر کو دشمن بنایا وَقَالَ وَقَعَتْ عَلَیْہِ الْهُمُوْمَاتُ فَقَصَصْتُ عَلَیْہِ الْمَنَامَ
وَهُوَ مُنَكِّسُ الرَّاْسِ دیر تک مین اوسکی برابر تاسف کہڑی رہی پہر ملامت سی اپنی حجرہ کی

بیالیسوین مجلس شیمانی یزید و رخصت عزای امام شہید

حکایت کہی رو رو کی سر تضرع و زاری مین بجھیر تھا یہ ماجرا اسکی اور بہی گردن جہکا کی شرمندہ ہوا

قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اِسْتَدْعٰی بِحَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَهُنَّ اَيُّمَا اَحَبُّ اِلَيْكُنَّ

الْمَقَامُ عِنْدِی اَوِ الرُّجُوْعُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَلَكُمُ الْجَائِزَةُ السَّنِيَّةُ جب صبح طالع

ہوئی تو اہلبیت و سید الساجدین کو پاس بلا یا عزت و حرمت سی بٹہایا مدارات مین پوچہا

آیا میری شہر مین آرام سی رہنا گوارا ہی یا اپنی وطن مدینہ کو پہر جانا مدعا ہی دونو صورتین

تمکو اختیار ہی بڑا سامان نقد و جنس آپکی واسطی طیار ہی قَالُوْا نُحِبُّ اَوَّلًا اَنْ نَنُوْحَ

عَلَی الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وہ سب غمزدہ بولین پہلی ہماری آرزو ہی عزاداری کرین یا

اپنی بہائی بیٹون کی سوگ مین مصیبت امام حسین علیہ السلام سی رو مین قَالَ اِفْعَلُوْا مَا

بَدَا لَكُمْ ثُمَّ اُخْلِيَتْ لَهُنَّ الْحُجَرُ وَالْبُيُوْتُ فِیْ دِمَشْقَ یزید نی رخصت دی

چو چاہو کرو و متعدد مکان خالی کئی تاکہ اونمین رہو وَلَمْ تَبْقَ هَاشِمِيَّةٌ وَلَا قُرَشِيَّةٌ

اِلَّا وَلَبِسَتِ السَّوَادَ عَلَی الْحُسَیْنِ وَنَدَبُوْهُ عَلٰی مَا نُقِلَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ اوس دن

مبتلای اندوہ و بلا نی طیاری سوگواری کی بصیغہ ماتم بپا کی ساری شہر مین غم کہا

دعوت بہیجی کہ یزید نی ہمکو اپنی مصیبت مین رقت کی اجازت بخشی ہی اب سامان عزای

شہدای کربلا کی تدبیر کرو یہ وقت کا ہوئی ہی ای محبان آل رسول یا دل ملول اداء مین ورود

یا لسکینی و غربت ابی عبداللہ سی منہہ نہ موڑو پس تمام عورات قریش و بنی ہاشم وا سطی

امام حسین علیہ السلام کی جامہ سیاہ پہنی آئین اور دختران فاطمہ زہرا کی ساتہہ رسم شیون

سات شبانہ روز بجالائین کوئی زینب خاتون اور ام کلثوم کی ہمراہ امام حسین علیہ السلام

اورعباس و عون و جعفر اپنی بہائی کو کوئی رباب و ام لیلیٰ کی پاس علی اکبر و علی اصغر کی

واسطی کہ فرزند کا نعرہ مارتی پہاڑین کہائی کوئی سکینہ و فاطمہ و رقیہ کی سر پر ہاتہہ پہیرتی

چوالیسوین مجلس یزید کا پشیمان ہونا اہل حرم کو رخصت کرنا

لگی کہانی یتیم بچہ نکو رونی پیٹنی سی بہلاتی دلاسا فرماتی دستور ہی ماتم سرا بین بیت کا بیان
کرنیوالا کہتا ہی اوسکی فضیلت و سرگذشت کی ذکر سی سامع رقت بڑہاتا ہی دختر
فاطمہ زہرا جو سر حلقہ عزا ہین اوسکی زبان حال مین شرح محنت ارشاد کرتی لگین ای مردم
شام آجکی دن تہوڑا ماجرا ہمارا سنو تا کہ قدر شاہ خیر الوری کی پہچانو اہل کوفہ نی ہمین صدہا
نامہ و قاصد بہیجکی بلایا خوف ابن زیاد و طمع دنیا مین یاری و نصرت سی ہاتہ اوٹھایا
کئی دن آب و دانہ ہمارا بند کیا دو پہر مین ساری مردون سی کوئی نہ جیا حتی چہوٹی لڑکی
بانی پہچوڑی شیرخوار تک بہی تہ تیغ کئی ہاے تمنی نہین سنا جو دکہہ مین ہمنی سہے ہمارا بکی
قطرہ کو اطفال کیسا تڑپتی تہی رعنا جوان تلوار و نیزی سی ٹکڑی ہو کی خاک و خون مین گرتی تہی
وارثون کو مار کی لشکر اعدا ہمین لوٹنی کو دوڑا گہر مین اندر آکی ناموس پیمبر کو ستایا باہر نکالا
ساری بہو بیٹیون کا زیور و لباس اوتار لیا سامان و اساس کچہہ نہین چہوڑا خیمہ جلا دیا
زین العابدین بیمار کو بہوکا پیاسا زمین پہ گرایا اوسکی شہادت پہ شمر کا ارادہ تہا خنجر اوٹہایا
بہنی اپنی کی سینہ سی لگایا ابن سعد کو استغاثہ مین پکاری رو رو کی بچایا ای اہل شام تمنی نہین
دیکہا جو اوس روز ہم پر طغیان جفا گذرا وہ قاتل کا بہائی پاش پاش چہاتی پہ چڑہنا اوسپر
حضرت زوجہ عاجزہ مضطر تڑپنا اوس دم بی پردہ نامحرمون مین خوف اعدا سی پہرتی تہی اشکبار رو
نالان ہر ناکس کی روبرو التجا کرتی تہی آخر کو اسیر و حقیر کر کی اونٹون پہ بٹہایا ہماری
سامنی اقربا و فرزندونکا سر تن سی کاٹکی نیزون پہ چڑہایا مقتل مین لاشین عزیزون کی
بیدفن چہوڑ آئی ہین اونکی لاشون کو جو دوڑی تو بیرحمون کی تازیانی کہائی ہین واحسرتا ہمین
خوار و زار در بدر شہر و بن مین پہرایا ہی دربار ابن زیاد مین لونڈیون کی مثال بٹہایا ہی زندان مین
قید و گرفتار بلا رہی طعنہ و شماتت کی ہزارہا جور بی انتہا سہی اس تقریر سی خواہر شبیر کی

چہالیسویں مجلس یزید کا پشیمان ہونا اہلبیت کو رخصت کرنا

نعرۂ واحسین علیہ السلام کا شور مچایا اپنی بیگانی کی نوحہ و فریاد نی پایۂ عرش کو ہلایا

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّامِنُ دَعَاهُنَّ يَزِيْدُ وَاَعْرَضَ عَلَيْهِنَّ الْمَقَامَ فَاَبَيْنَ

وَاَرَادُوا الرُّجُوْعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ دن رات سکو روتی گذرا جب آٹھواں اوس مصیبت

غم کا ہوا یزید نی براہِ ندامت و عذر خواہی اہلبیت کو بلایا اور کہا احترام سی شام میں رہیے کہ

سرِ دارالحرم سی پونچہاد ون غریبون نی سکونت کو نہ مانا اپنی وطن مدینہ میں جانا چاہا

قَالَ وَدَعَا يَزِيْدُ يَوْمًا بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ

السَّلَامُ وَقَالَ لِعَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ اُذْكُرْ حَاجَاتِكَ الثَّلَاثَ الَّتِيْ وَعَدْتُكَ

بِقَضَائِهِنَّ دوسری طرق سی راوینی ذکر کیا ہی کہ ایکروز یزید نی امام زین العابدینؑ

عمرو ابن الحسن علیہم السلام کو بلایا ہی کہا بیان کرو اپنی تین حاجتین جنکی بر لانیکا وعدہ ہوا

کہ میری پاس تمہاری واسطی ہر طرحکا سامان مہیا ہی فَقَالَ الْاُوْلٰى اَنْ تُرِيَنِيْ

وَجْهَ سَيِّدِيْ وَاَبِيْ وَمَوْلَائِيَ الْحُسَيْنِ فَاَتَزَوَّدُ مِنْهُ وَاَنْظُرُ اِلَيْهِ

وَاُوَدِّعُهُ فرمایا اول مجہی والدِ بزرگوار امام حسین علیہ السلام کا سرِ انور دکہا دی کہ مسرور

ہون بہرۂ ثواب پاؤن چہاتی سی لگاؤن تکی وداعِ واپسین کرون وَالثَّانِيَةُ

اَنْ تَرُدَّ عَلَيْنَا مَا اُخِذَ مِنَّا دوسری جو سامانِ اہلبیت کربلا میں لوٹا ہی وہ تیری

لشکر کی پاس ہوگا پہیر دین کہ اوسمین بزرگون کا تبرک ہی وَالثَّالِثَةُ اِنْ كُنْتَ

عَزَمْتَ عَلٰى قَتْلِيْ اَنْ تُوَجِّهَ مَعَ هٰؤُلَاءِ النِّسْوَةِ مَنْ يَرُدُّهُنَّ اِلٰى حَرَمِ جَدِّهِنَّ

تیسری اگر میری بہی قتل کا ارادہ ہی تیرا بہیں ان عورات کو روضۂ جدّ والا تبار میں کسیکی ہمراہ بہیجدی

ہمراہ بہیجا فَقَالَ اَمَّا وَجْهُ اَبِيْكَ فَلَنْ تَرَاهُ اَبَدًا وَاَمَّا قَتْلُكَ فَقَدْ عَفَوْتُ

عَنْكَ یزید پر خطا جواب میں بولا کہ تیری والد کا سر تو کبھی نہیں دیکھیگا اور قتل سی تجہی

چوالیسویں مجلس شام سی رخصت الحرم

بیبی ہاتہہ اوٹھایا راست سمجھنا، دو نوامر کا خیال اپنی دلمین ہرگز نہ کہنا وَاَمَّا النِّسَاءُ
فَمَا يَرُدُّهُنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ غَيْرُكَ وَاَمَّا مَا اُخِذَ مِنْكُمْ فَاَنَا اُعَوِّضُكُمْ
عَنْهُ اَضْعَافَ قِيْمَتِهِ یا علی حرم محترم کو سوای تمہاری کوئی نہین لیجا یگا اور جو
اسباب غارت ہوگیا اوسکی بدلی مضاعف دونگا، فَقَالَ وَاَمَّا مَالُكَ فَمَا
نُرِيْدُهُ وَهُوَ مَوْفُوْرٌ عَلَيْكَ وَاِنَّمَا طَلَبْتُ مَا اُخِذَ مِنَّا الْاٰنَ فِيْهِ مِغْزَلُ
فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَمِقْنَعَتُهَا وَقِلَادَتُهَا وَقَمِيْصُهَا سید سجاد فی فرمایا ای
یزید تیرا مال مین نہین چاہتا ہون، وہ تجہی زیادہ ہو، مین اپنا سامان تاراج مانگتا ہون،
کہ اوسمین معجر و برقع و گلوبند فاطمہ زہرا بنت رسولخدا ہی اور تبرکات بتول عذرا و سایر
اجداد کا جیسا ہی فَاَمَرَ بِرَدِّ ذٰلِكَ وَزَادَ عَلَيْهِ مِائَتَيْ دِيْنَارٍ حاکم شام نی
وہ اشیا کو مسترد لانی مین تاکید کی اور علاوہ اوسکی دو سو دینار بہی بسبیل نذر مزید کی +
فَاَخَذَهَا زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ وَفَرَّقَهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ امام زین العابدین
علیہ السلام نی وہ زر لیکی فقرا و مساکین شام کو پہنچا یا اور مال سی کچہہ اپنی پاس باقی نہین
بچایا ثُمَّ اَمَرَ بِرَدِّ الْاُسَارٰى وَسَبَايَا الْبَتُوْلِ اِلٰى اَوْطَانِهِمْ بِمَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ
پس یزید نی ضروریات سفر کو واسطی اہلبیت کی بہیجا اور اسیران و دختران رسول کو وطن
بتول یعنی جانبکا حکم دیا، وَاَمَّا الرَّأْسُ الشَّرِيْفُ فَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُوِيَ اَنَّهُ
اُعِيْدَ فَدُفِنَ بِكَرْبَلَاءَ مَعَ جَسَدِهِ الشَّرِيْفِ وَكَانَ عَمَلُ الطَّائِفَةِ عَلٰى هٰذَا
الْمَعْنَى الْمُشَارِ اِلَيْهِ لاکن سر حضرت سید الشہدا مین روایات فی اختلاف کیا ہی قول
معتبر یہ کہ اپنی جسد شریف کی ساتہہ کربلا مین دفن ہوا ہی کوئی کہتا خزانہ بنی امیہ سی چلا آیا ہی
تربت مطہر مین بدن مبارک سی ملا دیا ہی ایک ذاکر ثقہ کا بیان سنا ہرگاہ اہلبیت فی شام کے

پینتالیسویں مجلس اجر زیارت و خرابی تربت سید الشہدا و بازگشت حرم جانب کربلا

سبیل سے ولی شہادت میں درجۂ اعلی پائیں اور اوکی ذکر و باکی و زائر مستحق جنت الماوا ہوتی ہیں
ہر بہانہ سے دروازہ رحمت کھلا رہے جسکو توفیق رفیق ہو اور توسل مذکور سے ادا کری پہر
دیکھے بنظر یقین مظہر عنایت و کرامت خداکو اجر و ثواب بہم اشک سے اور قدم سے زیارت کربلا
حدیث و روایت سابقہ لوامع حسنات ہیں اور اسبدہ ہی عبارت لاحقہ جامع علیات ہیں
رُوِیَ مُسنَداً عَن مُحَمَّدِ بنِ مُسلِمٍ عَن اَبِی جَعفَرٍ عَلَیهِ السَّلَامُ قَالَ لَو یَعلَمُ
الزَّائِرُ مَا فِی زِیَارَةِ قَبرِ الحُسَینِ مِنَ الفَضلِ لَمَاتُوا شَوقاً وَتَقَطَّعَت
اَنفُسُهُم حَسَرَاتٍ محمد ابن مسلم اور اوسنے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی فرمایا ہرگاہ
زایر جانی فضیلت زیارت کو تربت امام حسین علیہ السلام و التحیۃ کی ہر آینہ غلبۂ شوق سے جان
دیکر اوسکی ہرگز حسرات ای قُلتُ وَمَا فِیهِ راوی کہتا ہی میں پوچھا اوسمیں ثواب کیا ہی
قَالَ مَن اَتَاهُ تَشَوُّقاً عَلَیهِ کُتِبَ لَهُ اَلفُ حَجَّةٍ مَقبُولَةٍ وَاَلفُ عُمرَةٍ مَبرُورَةٍ
وَاَجرُ اَلفِ شَهِیدٍ مِن شُهَدَاءِ بَدرٍ کہا جو اپنی شوق میں اوسکی مزار پر آتا ہی
اللہ تعالی اوسکی واسطی مقبول ایک ہزار حج لکہتا ہی ہزار عمرہ مبرور کا حسنہ دیتا ہی ہزار شہیدوں کا
ثواب مثل شہدای بدر کی مقدر کرتا ہی وَاَجرُ اَلفِ صَائِمٍ وَثَوَابُ اَلفِ صَدَقَةٍ
مَقبُولَةٍ وَثَوَابُ اَلفِ نَسَمَةٍ اُرِیدَ بِهَا وَجهُ اللهِ ہزار دنکا صوم اور ہزار صدقۂ مقبول
خدا ہو ہزار بندہ آزاد کرنی جو کہ راہ الہی میں کیا ہو وَلَم یَزَل مَحفُوظاً سَنَتَهُ مِن
کُلِّ آفَةٍ اَهوَنُهَا الشَّیطَانُ اوس برس میں مدام جملہ آفات سے محفوظ رہیگا +
ضعیف وہ بلا ہی کہ شیطان سے بچا کریگا وَوُکِّلَ بِهِ مَلَکٌ کَرِیمٌ یَحفَظُهُ مِن بَینِ
یَدَیهِ وَمِن خَلفِهِ وَعَن یَمِینِهِ وَعَن شِمَالِهِ وَمِن فَوقِ رَأسِهِ وَمِن
تَحتِ قَدَمَیهِ اور ایک فرشتہ کریم کو خالق اجازت دیگا پیش رو اوسکی داہنی بائیں اوپر بھی

پینتالیسویں مجلس اجر زیارت و خرابی تربت سید الشہدا و بازگشت حرم جانب کربلا

طرف سے پناہ میں رہیگا وَإِنْ مَاتَ حَضَرَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ يَحْضُرُونَ
غُسْلَهُ وَأَكْفَانَهُ وَالْاِسْتِغْفَارَ لَهُ وَيُشَيِّعُونَهُ إِلَى قَبْرِهِ بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهُ
پس جب وہ مریگا ملایکہ رحمت اسکی استغفار کرتی ہوئی غسل دینگی کفن پہنا ئینگی ہمراہ جنازہ قبر
جا ئینگی ہر یہ مغفرت اور امرزش گناہ لائینگی وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ تنگنا ای
لحد میں کشایش دینگی روبرو فضا کو دور تک روشن کرینگی وَيُؤْمِنُهُ اللّٰهُ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ
وَمُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ أَنْ يُرَوِّعَانِهِ فشار قبر سے اللہ تعالی اوسکو رہا اور نجات دیگا منکر و نکیر کے
سوال کو انتہا حسن و جمال سے آسان کریگا وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُعْطَى كِتَابَهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِيَمِينِهِ وَيُعْطَى نُورًا يُضِيءُ لِنُورِهِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ بہشت کی طرف
بہشت سے دروازہ کھولینگی نامہ اعمال روز حساب کو داہنی ہاتھ میں سونپی کی اور قیامت کی
دن نور تابان ساتھ رہیگا مشرق سے مغرب تک وہ اوجیالا کریگا وَيُنَادِي مُنَادٍ هٰذَا
مِنْ زُوَّارِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ شَوْقًا إِلَيْهِ ایک منادی اہل عرصات کو پکاریگا کہ دیکھو
یہ نور ہے زوار شوقیہ حسین کی رخسار کا فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْقِيَامَةِ إِلَّا تَمَنَّى يَوْمَئِذٍ
أَنَّهُ كَانَ مِنْ زُوَّارِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ پس خلق محشر سے اوس دن کوئی
باقی نہیں رہیگا مگر یہ کہ زوار حسین بن علی علیہما السلام ہونیکی آرزو کریگا اَيْضًا وَعَنْهُ
عَنِ الصَّادِقِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ أَيْنَ زُوَّارُ الْحُسَيْنِ
اور بھی حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی یوم جزا منادی پکاریگا کہاں ہیں وہ
حسین علیہ السلام کی زیارت کی فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ لَا يُحْصِيهِمْ إِلَّا اللّٰهُ
اتنی لوگ سر اور گردن اوٹھائینگی جنکا شمار اونکا سوای خدا کوئی نجانی فَيَقُولُ لَهُمْ مَا أَرَدْتُمْ
بِزِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ أَتَيْنَاهُ حُبًّا لِرَسُولِ اللّٰهِ وَحُبًّا لِعَلِيٍّ وَحُبًّا

پینتالیسویں مجلس ثواب زیارت و خرابی تربت سید الشہدا و مراجعت حرم شام سے جانب کربلا

عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تُكْتَبُ لَكَ بِزَوْرَةٍ وَالزَّوْرَةُ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ
ایسا چاہیے ان الفاظ کو زبان سے کہے تو ہر زورۃ کا تجکو ملے جیسے ثواب حج و عمرہ کے
ہیں اور وہ اعمال مشغول سے رہتے ہیں ایضاً فی خبر علقمة عن ابی جعفر انہ
ذَكَرَ لَهُ ثَوَابَ زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ دوسری حدیث میں علقمہ کی
ابی جعفر سے نقل ہوا کہ جناب نے ثواب زیارۃ امام حسین علیہ السلام بروز عاشورا کو
اوس سے کہا فَقَالَ لَهُ فَمَا لِمَنْ كَانَ فِي بُعْدِ الْبِلَادِ وَأَقَاصِيهِ وَلَمْ يُمْكِنْهُ
الْمَصِيرُ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ راوی نے پوچھا اوسکی واسطے کیا ارشاد ہوتا ہے جو شہر
دور میں رہتا اور سر زمین زیارتکو نہیں پہونچ سکتا ہے فَقَالَ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ بَرَزَ
إِلَى الصَّحْرَاءِ أَوْ صَعِدَ سَطْحًا مُرْتَفِعًا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِالسَّلَامِ فرمایا اگر ہووے ایسا
تو صحرا میں باہر جا یا اونچے کوٹھے پر سلام کی چڑھنا سلام سے اشارہ جانب قبر امام کربلا
وَلْيَجْتَهِدْ فِي الدُّعَاءِ عَلَى قَاتِلِهِ وَصَلَّى مِنْ بَعْدِهِ رَكْعَتَيْنِ قاتل کی نفرین
کوشش میں رہنا دو رکعت زیارت کی نماز پڑھنا وَلْيَكُنْ ذَلِكَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ
مِنْ قَبْلِ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ لیکن یہ عمل پہلے حصہ دن میں ہو قبل اسکے جو ڈھلے
دیکھو آفتاب کا ثُمَّ ذَكَرَ زِيَارَةً طَوِيلَةً ثُمَّ قَالَ وَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَزُورَ
كُلَّ يَوْمٍ مِنْ دَارِكَ بِهَذِهِ الزِّيَارَةِ فَافْعَلْ الحدیث پس زیارت طولانی کو ذکر کیا
اور کہا اگر ہو سکے تو اپنے گھر سے روز اس عبارت کو پڑھنا ایضاً عن عبد الرحمن بن
كَثِيرٍ عَنِ الصَّادِقِ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ حَجَّ دَهْرَهُ ثُمَّ لَمْ يَزُرِ الْحُسَيْنَ
لَكَانَ تَارِكًا حَقًّا مِنْ حُقُوقِ رَسُولِ اللّٰهِ لِأَنَّ حَقَّ الْحُسَيْنِ فَرِيضَةٌ مِنَ اللّٰهِ
وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ روایت ہے عبد الرحمن ابن کثیر کی حضرت صادق سے ذکر ہوا کہ

پینتالیسویں مجلس ثواب زیارت وخرابی ترک زیارت سید الشہدا و بازگشت اہل حرم جانب کربلا

کہ درمیان سے تمہارے اگر کوئی حج کرے زمانے کا اور امام حسین کی زیارت سے مشرف نہو تو
اوسنے چھوڑ دیا صلہ رسولخدا سے ایک حق کو بدرستیکہ زیارت سید الشہدا فریضہ ہے اللہ کی
طرفسے اوپر سب مسلمین کی رحمت کا وسیلہ ہے ایضاً وعن ہارون بن خارجۃ عن
الصادق قال سألتہ عمن ترک زیارۃ قبر الحسین من غیر علۃ قال
ہذا رجل من اہل النار ہارون ابن خارجہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابی عبداللہ سے پوچھا
کیا فرماتے ہو اوسکے حق میں جو بے سبب زیارت امام حسین علیہ السلام کو ترک کیا فرمایا کہ وہ
مرد اہل آتش جہنم سے ہوگا ایضاً فی کامل الزیارت بسندہ عن عنبسۃ
عن الصادق انہ قال من لم یأت قبر الحسین حتی یموت کان منتقص
الدین ومنتقص الایمان کتاب کامل الزیارات میں اپنی سند سے لکھا ہے کہ عنبسہ نے
صادق آل محمد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہا جو شخص زندگی میں زیارت امام حسین علیہ السلام
نہ پہنچا تا یہ کہ مرجائے اوس آدمی کا دین اور ایمان ناقص ہے وان ادخل الجنۃ کان
دون المؤمنین فی الجنۃ اور اگر ایسا داخل بہشت ہے تو پست درجہ فرد مومنین سے ہوگا
ایضاً عن الصادق قال من لم یأت قبر الحسین وہو یزعم انہ لنا شیعۃ
حتی یموت فلیس ہو لنا بشیعۃ وان کان من اہل الجنۃ فہو من ضیفان
اہل الجنۃ یہ بھی حضرت صادق سے روایت آئی ہے کہ اسی مضمون کی حدیث فرمائی ہے
جو امام حسین علیہ السلام کی زیارت نہ کرے اور جانے کہ ہمارے شیعہ میں ہے تا دنیا سے گذرے
وہ ہمارا اور دوست ہمارا ہرگز نہوگا ہرگاہ اہل جنت سے ٹھہرے تو مہمانکی طور میں رہیگا
ایضاً اخبر محمد بن مسلم عن الباقر علیہ السلام قال مروا شیعتنا بزیارۃ
قبر الحسین فان اتیانہ مفترض علی کل مومن یقر للحسین بالامامۃ

پینتالیسویں مجلس ثواب زیارت و خرابی تربت سید الشہدا و حرمت المحرم شام سے جانب کربلا

اور خبر محمد ابن مسلم سے آیا ہے کہ حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے ہماری شیعہ کو تاکید میں امر کرنا کہ زیارت امام حسین علیہ السلام کی سفر کو چلنا واجب ہے ہر مومن پر جو اعتقاد رکھتا ہے اور اونکو اپنا امام مفترض الطاعۃ جانتا ہے ایضا وعن المفید فی الارشاد عن الصادق علیہ السلام زیارۃ الحسین بن علی واجبۃ علی کل مومن یقر للحسین بالامامۃ من اللہ عز وجل کتاب ارشاد میں جعفر ابن محمد علیہما السلام سے ذکر کیا ہے جناب نے کہا جانا زیارت حسین ابن علی علیہما السلام کو خدا سے واجب ہوا ہے واسطے اوس مومن کی جو کامل ہے اور اونکی امامت کا قائل ہے ایضا وفی خبر الوشاء عن الرضا ان لکل امام عہدا فی عنق اولیائہ وشیعتہ وان تمام الوفاء بالعہد زیارۃ قبورہم روایت وشا میں امام رضا علیہ السلام سے مذکور آیا ہے کہ ہر امام کا حق اوپر دوست اور پیرو کی لازم ہوتا ہے بدرستی کہ تمام وفای عہد وہ ہے جو اونکی مرقد اور قبر ونکی زیارت کیا کرے ایضا وفی خبر عن ہشام بن سالم وفیہ قال فمن زارہ قال الجنۃ ان کان یأتم بہ ہشام ابن سالم کی خبر میں ذکر ہوا ہے کہا یعنی علیہ السلام سے پوچھا ہے کیا اجر و ثواب ہے واسطے اوسکی جو سید الشہدا کی زیارت کرے جواب دیا بہشت پاوے اگر ماتم کی رسم بجالاوے قال فمن ترکہ رغبۃ عنہ قال الحسرۃ یوم القیامۃ سوال کیا تارک زیارت کی لیے کیا ہوگا فرمایا روز قیامت حسرت اور ندامت اوٹھاوے گا ایضا وفی روایۃ ابی سعید عن الصادق فی حدیث قال ومن اتی قبر الحسین فی سفینۃ فتکفت بہم سفینتہم نادی مناد من السماء طبتم وطابت لکم الجنۃ
سلامت رسیدن بر کنار

روایت ابی سعید میں حضرت صادق سے نقل کی کہ حدیث طولانی میں جناب کہی جو زیارت امام حسین علیہ السلام کو جہاز پر سوار جاوے اور کشتی اوسکی اپنی مقام پر پہونچی

پینتالیسویں مجلس ثواب زیارت و خرابی تربت سید الشہدا و مراجعت حرم شام سے جانب کربلا

آسمان سے ایک فرشتہ پکاریگا کہ بہشت کی راحت تجھی ہو گوارا ایضاً فھی مرفوعة
منصور ابن العباس عن الصادق قال حرم الحسین خمس فراسخ من
اربع جوانب القبر روایت مرفوع ہے منصور ابن عباس سے جناب صادق
ذکر کیا کہ فرمایا حرم امام حسین علیہ السلام کو چاروں طرف سے قبر مطہر کی پانچ فرسخ بتایا ایضاً
وفی مرسلة اخرى عن الصادق قال حرم الحسین فرسخ فی فرسخ من
اربع جوانب القبر دوسری روایت ہے بطریق مرسل صادق آل محمد علیہم السلام سے
بیان ہوا کہ روضہ امام حسین علیہ السلام کو فرسخ سے فرسخ تک چاروں طرف ارشاد کیا
ایضاً وفی مرسلة اخرى عنه ایضاً قال یؤخذ طین قبر الحسین من عند
القبر علی سبعین ذراعا اور ایک روایت مرسل میں یہ آیا ہے جناب سے مذکور ہے کہ لینا
چاہیے تربت مطہری امام حسین علیہ السلام کی خاک شفا ستر ذرعہ تک ہے ضروری ہے ایضاً
وفی خبر موثق عن اسحاق بن عمار قال سمعت ابا عبد اللہ یقول ان
لموضع قبر الحسین حرمة معروفة من عرفها واستجار بها اجیر
بیچ اسحاق ابن عمار نے کہا کہ ابا عبد اللہ ثانی سے میں نے اس حدیث کو سنا فرماتے تھے قبر امام حسین
علیہ السلام کی حرمت معروف اور مشہور ہے جس نے پہچانی اور اس قبر سے طالب حفظ و پناہ ہوا
وہ مأجور ہے قلت صف لی موضعها قال امسح من موضع قبره الیوم
خمسة وعشرین ذراعا من ناحیة رجلیه وخمسة وعشرین ذراعا
من ناحیة رأسه راوی ناقل ہے یعنی عرض کی بیان کر وسعت اوس نورانی ارض کی
ارشاد کیا پچیس ذرعہ ناپ لے جانب سے پائین پاکی اور ایسا ہی سرہانے سے اوس تربت
معلی کی وموضع قبره من یوم دفن روضة من ریاض الجنة جس روزسے

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت وخرابی تربت سید الشہدا وشام سی حرم کی رجعت کربلا

کو سید الشہدا نی وہان مدفن پایا اوس زمین مقدس کو خدا نی باغ بہشت بنایا در زیارت
رسولخدا قال قال رسول اللہ من اتانی زائرا وجبت لہ شفاعتی
ومن وجبت لہ شفاعتی وجبت لہ الجنۃ پیغمبر خدا نی کہا جو میری زیارتکو آیا
اوسکی لیی واجب ہی شفاعت میری اور جسکو شفاعت پہنچی اوسکو جنت لازم ٹھہری وفی
جملۃ اخری من الاخبار من زار رسول اللہ کمن زار اللہ فوق عرشہ
دوسری فقری مین حدیث کی آیا ہی جسنی زیارت رسولخدا کی اوسنی عرش پر اسکو پایا ہی
وفی جملۃ اخری منہا قال رسول اللہ من زارنی او زار واحدا من ذریتی
زرتہ یوم القیامۃ فانقذتہ من اھوالہا جملۃ ثانی مین اون حضرت سی مروی ہی
کہ نبی کریم نی کہا ہی جسنی میری روضہ مین اکی اور ای تربت کی جو اوسکی فرزند و اولاد ہی کیا زیارت کی
روز قیامت مین اوسکی ملاقات کرونگا اور اہوال حشر کی زحمات سی چھڑاونگا وفی
خبر عن الباقر ابدءوا بمکۃ واختموا بنا الحدیث ایک روایت مین جناب باقر
علیہ السلام سی نقل کیا ہی کہ شیعون سی یون فرمایا ہی ابتدای سفر مین جانب مکہ حج کو
چلو اور ہماری مزارون پر اتمام کرو وفی خبر عن الصادق من زار قبر امیر
المومنین عارفا بحقہ غیر متجبر ولا متکبر کتب اللہ لہ اجر مائۃ الف
شہید ابی عبد اللہ سی روایت کی ہی حضرت نی کہا جو امیر المومنین کی زیارت کری
اور خالی ہو جبر و تکبر سی اوسکو لکھی اجر لاکھ شہید کا وغفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ
وما تاخر وبعث من الامنین وھون علیہ الحساب اسکنا اون گزشتہ
سب بخشیگا اور آیندہ کا بھی مواخذہ نکریگا روز حشر سکین و آرام سی اوٹھایا جایگا
اور اسانی مین حساب سی نجات پایگا واستقبلتہ الملائکۃ فاذا انصرف شیعتہ

بیتیالیسوین مجلس ثواب زیارت قبر علی و فاطمہ علیہما السلام و رجعت المحرم ایام تمام

الیٰ مَنْزِلِہٖ روضہ مین آنی کی وقت ملائکہ استقبال کرتی ہین اور ہنگام مراجعت و ستی

گہر تک پہنچاتی ہین فَاِنْ مَرِضَ عَادُوْہُ وَاِنْ مَاتَ شَیَّعُوْہُ بِالْاِسْتِغْفَارِ اِلیٰ

قَبْرِہٖ پس اگر بیمار ہو تو قدسی عیادت کو آتی ہین ہرگاہ مرجاتی استغفار گویان جنازہ قبر تک

لیجاتی ہین وَفِیْ خَبَرٍ اٰخَرَ عَنْہُ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا ابْنَ مَارِدٍ مَنْ زَارَ جَدِّیْ عَارِفًا بِحَقِّہٖ

کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ حَجَّۃً مَقْبُوْلَۃً وَعُمْرَۃً مَبْرُوْرَۃً دوسری روایت مین

اوسی جناب سی ذکر ہوا کہ فرمایا ای ابن مارد جو زیارت کری میری جد علی ابن ابی طالب کی

اور معرفت رکہتا ہو اونکی افضل مراتب کی اللہ تعالیٰ اوسکی نامہ اعمال مین یہ شرف لکہی

کہ عوض ہر قدم ثواب حجہ مقبول اور عمرہ مبرور کی، وَاللّٰہِ یَا ابْنَ مَارِدٍ مَا تُطْعِمُ النَّارَ

قَدَمًا تَغَبَّرَتْ فِیْ زِیَارَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مَاشِیًا کَانَ اَوْ رَاکِبًا بخدا قسم ہی

ابن مارد ہرگز آتش دوزخ مین اون قدم کو ملا ئکہ نہ جلا ئیگی جو پیادہ خواہ سوار سفر زیارت

امیر المومنین مین آئیگی یَا ابْنَ مَارِدٍ اُکْتُبْ ہٰذَا الْحَدِیْثَ بِمَاءِ الذَّہَبِ ای فرزند

مارد اس حدیث کو یاد رکہنا اور خالص آب زر سی لکہنا وَاَمَّا زِیَارَۃُ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ

فَیَکْتَفِیْ فِیْہَا بِذِکْرِ خَبَرِ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اما زیارت حضرت

فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پس کافی ہی اوسمین خبر یزید ابن عبد الملک جو اوسنی اپنی باپ اور

دادا سی سنا قَالَ دَخَلْتُ عَلیٰ فَاطِمَۃَ فَبَدَاَتْنِیْ ثُمَّ قَالَتْ مَا غَدَا بِکَ قُلْتُ

طَلَبْتُ الْبَرَکَۃَ کہتا ہی خدمت مین بتول عذرا کی ایک دن مین گیا مجہی خاطر داری سی

بہا کی پوچہا کس تشویش اور فکر مین تو ہی مبتلا ہوا عرض او برکت کا ہون جویا قَالَتْ اَخْبَرَنِیْ

اَبِیْ وَھُوَ ذَا اَنَّہٗ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلَیَّ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّۃَ فرمایا

میری والد نی خبر دی اور وہ یہ ہی کہ او نپر اور مجہپر تین روز سلام کری بہشت مین جانا

پیتالیسویں مجلس حال زایران مولاؑ و مراجعت حرم شام سی جانب کربلا

اسد کیطرفسی اوسکو واجب تہری قُلْتُ لَهَا فِي حَيَاتِهِ وَحَيَاتِكِ قَالَتْ نَعَمْ وَبَعْدَ

مَوْتِنَا الحدیث یعنی عرض کی ایّامِ حیات مین اونکی اور تمہاری جو ادب سلام بجالاتا ہی

جو ابدیا ہان اور بعدِ موت ہماری بہی ایسا اجر پاتا ہی ابتلای جفای زوارانِ

اہلِ عزا و حکایتِ عورتِ زایر و خرابی قبورِ شہدای اہلِ مصیبت

بکا بہت جای شکر و سپاس باری تعالی ہی کہ ہمین اور تمہین ایسی اخر زمانی مین امن و امانکی

پیدا کیا ہی جو الفت اور ولای اٰلِ عبا پر کوئی حاکم نہین ستاتا جان و مال کو خوفِ تلف

علائی شاہِ نجف مین نہین رہا جو چاہی محبتِ عترتِ طاہرہ مین زبان کو صرفِ مدح و ثناکری

جو چاہی اونکی نام پر ایّامِ شادی مین لٹاتا اور ہنگامِ غم مین اوٹہاتا ہی کوئی تعرضِ دشمن کا

مسرت و رقت پر دوستی اولادِ مصطفیٰ و مرتضیٰ سی نہین ہوتا اور عرض و ناموسِ زوار و

تعزیہ دارِ ذریہ حیدر کرار سی نہین بولتا سابق زمانی مین برا جور و ستم مریدانِ خاندانِ سید عالم

گذرتا کیا مجال تہی جو کوئی رسمِ الم یا عزمِ زیارت پر اون حضرات کی علانیہ قدم رکہتا

اہتمامِ ظلم و فساد سی اہلِ عناد کی وہ نوبت بنی برباد ہوتی اور تمامی بلادِ اسلام مین وہ

نوبت دین بہم پہنچی تہی کہ شخص کو دشنامِ ناموس جورو بیٹی کی گوارا پڑتی اور لقبِ شیعہ ائمہ

محبِ علی علیہ السلام سی تاب ضبط نرہتی اوس نسبت مین اپنی ذلت و رسوائی جانتا

محکمہ قاضی مین جاتا گواہ دعوا سنواتا کہ فلان آدمی نی مجہی حیدری و امامیہ کہا ہی اس

میری ہتکِ آبرو کا جرم قابلِ سزا ہی وہ مفتی خطاکار مرتکبِ جفا کو عدالت دیوانی مین بلا تامل

شیعہ کہنی والی کو ضربِ تازیانی سی حدِ قذفِ دشنام لگاتا مسلمانون کو ارشادِ پیروی بنی فاطمہ

علی علیہا السلام سی بچاتا حدودِ الہی کو طریقہ خلافِ کتاب و سنت مین مضبوط بناتا ہماری

اکابر ذکرِ فضیلت اور مصیبتِ ائمہ ہدیٰ کو ایک دوسری کی رو برو جب لاتی کہ غیر دن

۱۰۵۵

دیدند که دو [کس] با سلاح تمام خفته اند

این هر دو را بیدار کردند پرسیدند که ای جوانان

شما از کدام قبیله اید جواب ندادند و

تیغ بکشیدند کردن ایشان بزنند

پینتالیسوین مجلس ثواب زیارت و ذکر تربت سید الشہدا و شام سے حرم کی بازگشت کربلا

ستان کی اوپر عہد و پیمان قسم باہم ہو جاتی اشرار نے بہت اخیار و ابرار موالی حیدر کرار کو

پکڑکے دار مین کھینچا ہے جسنے مدح بنی امیہ اور بیزاری اہلبیت اطہار اطہار نہ کی فورًا جلا دیا

ہوا داران آل خیر الانام کا مدام سامان بضاعت لوٹا جاتا اور جسم و جان کو اندیشہ

تلف نام شاہ نجف سے لگا رہتا تعزیہ داری مین سوگ نشین ماتم زندگانی ہوتی قصد

زیارت پر تنگنای لحد مین برباد ی عیال و اطفال کو روتی ہر ایک خلیفہ بنی امیہ نے تقبیح

اسکان المحرم اور اونکی محبین کو ستایا انواع کینہ و حسد سے بنی عباس نے بھی حق ادا کر دیا

اکرطاہر مین تلوار و نیزی سے پیاسا نہین مارا تو خنجر ابدار سے زہر کی قطع رشتہ حیات کیا

خرابی تربت مطہرہ مین انواع تدبیر سے کاوش کی راہ آمد و رفت مین زوار کی بندش کو

اطراف حائر مین نگہبان بٹھائے کہ جو کربلا جائے اوسے جاسوس بلا پکڑ لائے شحنہ سیاست

اوسکی حلق پر تیغ چلائے آخر کو ایسی غضب کا حکم ہوا کہ جو کوئی مرقد سید الشہدا پر آتا ہو دست

تعدی سے اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ایک شخص غلبہ شوق مین گیا بلا زمان خلیفہ کو بازدھوالی کیا

دوسری برس جذبہ الفت نے اوس محب اہل بیت کا شانہ ہلایا کہ جیب اسباب زیارت کفہا مین

موجود اور توانی قدم مردانہ نہین ٹوٹا یا پس جانب کربلا یا حسین کہتا سر زدہ سینہ سپر چلا جب

مجاورونکو مزاحم طریق دیکھا با پاؤن ہاتھ بھی راہ مولا مین کٹوا دیا لہذا ہر چند تدارک کی

کاٹی وہ معاندین بیدین تنگ آئی کوئی طرح انسداد آمد و رفت کی نہ پائی ایک دن

وزرا و مقربان بارگاہ کو خلوت مین بلایا در باب منع تعزیہ داری و آمد و رفت زایرین کی بہم

مشورہ ہوا ایک نے کہا امیر خلایق کی پاس جنس جان بہت ارزان موجود ہے جب تو جان

راہ محبت اہلبیت مین نقد دینگے لاکن مال مفقود ہے عمر بھر کی زحمت مین کچھ پیدا ہو جاتا ہے او

کبھی ایسا ہی جو ہر گز میسر نہین آتا ہے اگر تو مناسب جانے تو یہ حکم جاری کر دے کہ جو ارزو مند قبر

١٠٥٦

پہنچی اس حکایت کی سماعت سے اوس پر کینہ و عداوت کو جوش آیا بخرابی و انہدام قبر ابی
عبد اللہ علیہ السلام کا تہیہ جی میں لایا و رسوم مذموم کی بانیاں فساد کی اتباع کیا اوسکا
چنانچہ راقم بھی جو قافلۂ ایران کی ہمراہ سرحد عرب و عجم پر گذرا تھی آدمی چار ریال عراق
دو مقام خانقین و یعقوبیہ میں دینا پڑا ہے اب نہیں معلوم وہ بدعت برقرار ہے یا موقوف
کرنیکو حکم ہوا ہے وا حسرتا امام حسین علیہ السلام کی بیکسی و غربت سے وا دریغا مظلومی فرزندان
خیر الانام اور اونکی مصیبت اور ہتک حرمت سے ہر چند پیغمبر نے امت کو عترت طاہرہ کی
رعایت میں وصیت فرمائی صد مرتبہ زیادہ علی الرغم ایذا و ذلت پہنچائی جس قدر حیدر
صفدر نے اہانت و احسان اصحاب ملاحت پر کیا عوض میں پامالی خاندان رسالت
اونکا اجماع ہوا رہا ہے روی الشیخ فی امالیہ باسنادہ عن القاسم بن
احمد بن معمر الاسدی وکان له علم بالسیرة وایام الناس شیخ صدوق نے
آمالی میں قاسم ابن معمر اسدی سے روایت کی ہے کہ اوسے علم سیرہ و تواریخ میں اطلاع اچھی تھی
قال بلغ المتوکل جعفر بن المعتصم ان اهل السواد یجتمعون بارض
نینوی لزیارة قبر الحسین علیه السلام فیصیرون الی قبره منهم خلق
کثیر راوی نے کہا متوکل جعفر ابن معتصم نے سنا کہ اطراف عالم سے خلائق کا زمین نینوا میں گروہ
ہو کر چلا آنا اسطرح زیارت قبر امام حسین علیہ السلام کی آتی ہیں و قرائت دعا و نماز میں آداب
تحیت و سلام بجا لاتی ہیں فانفذ قائدا من قواده فضم الیه کنفا من الجند
کثیرا لیشعث قبر الحسین ویمنع الناس من زیارته والاجتماع الی قبره
ایک سردار نابکار کو لشکر دیکر بھیجا تا قبر مطہر امام حسین علیہ السلام کو خراب کری اور خلائق
کو مزار کثیر الانوار کی زیارت اور ہجوم سے روک رکھی فخرج القائد الی الطف و

پینتالیسویں مجلس ذکر خرابی تربت سید الشہدا و بازگشت ہرثمہ شامی بجانب کربلا

وَعَمِلَ بِمَا اَمَرَ وَ ذٰلِكَ فِيْ سَنَةِ سَبْعٍ وَّ ثَلٰثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ پس وہ سالار بکمال ۲۳۷

جانب دشت کربلا آیا سال دو سو سینتیس میں جو امر کیا تھا عمل میں سب لایا فَثَارَ

اَهْلُ السَّوَادِ بِهٖ وَاجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ وَقَالُوْا لَوْ قُتِلْنَا عَنْ اٰخِرِنَا لَمَا اَمْسَكَ

مَنْ بَقِيَ مِنَّا عَنْ زِيَارَتِهٖ اہل نواح گرد و پیش اوس بانی فساد کی پاس فراہم ہوئی سب

مرد متفق ہوکی ایک زبان بولی اگر تو ہم سبکو مار ڈالی اور قتل سے دو چار باقی رکھی تو بھی وہ لوگ

انا نچھوڑینگی ہلاکت جان و بربادی خانمان سے منہ نہ موڑینگی وَرَاَوْا مِنَ الدَّلَائِلِ

مَا حَمَلَهُمْ عَلٰى مَا صَنَعُوْا پس اوس جماعت نے جو انہدام تربت پر مامور تھی بہت کرامتیں

دیکھیں اور انواع معجزات و دہشت کی باتیں اونکی نظر سے گذریں فَكَتَبَ بِالْاَمْرِ

اِلَى الْحَضْرَةِ فَوَرَدَ كِتَابُ الْمُتَوَكِّلِ اِلَى الْقَائِدِ بِالْكَفِّ عَنْهُمْ وَالْمَسِيْرِ اِلَى

الْكُوْفَةِ مُظْهِرًا اَنَّ مَسِيْرَهُ اِلَيْهَا فِيْ مَصَالِحِ اَهْلِهَا وَالْاِنْكِفَاءِ اِلَى الْمِصْرِ

مختار کار نے شرح کیفیت سے خلیفہ کو نامہ لکھا متوکل نے اپنی سردار کو حقیقت امر جانی اور کوفہ

پھر آنیکی واسطی جواب بھیجا کہ تو لوگوں سے ظاہر میں کہنا کہ میں اصلاح امور کو مامور ہوا تھا وہاں کی

رعایا کا بندوبست کرتا ہوا فَمَضَى الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتْ سَنَةُ سَبْعٍ وَّ

اَرْبَعِيْنَ فَبَلَغَ الْمُتَوَكِّلَ اَيْضًا مَصِيْرُ النَّاسِ مِنْ اَهْلِ السَّوَادِ وَالْكُوْفَةِ

اِلٰى كَرْبَلَاءَ لِزِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ پھر یونہیں زمانہ گذرا یہانتک کہ

سال چالیس اور سات میں متوکل نے سنا کہ خلایق فراوان اطراف و جوانب کوفہ کی آتی ہیں

زیارت مرقد مطہر امام حسین علیہ السلام کو بجا لاتی ہیں وَاَنَّهٗ قَدْ كَثُرَ جَمْعُهُمْ لِذٰلِكَ وَ

صَارَ لَهَا سُوْقٌ كَبِيْرٌ اور ازدحام خاص و عام ہوتا ہے ہر طرح کا سودا سلف وہاں خوب

بکتا ہے فَاَنْفَذَ قَائِدًا فِيْ جَمْعٍ كَثِيْرٍ مِّنَ الْجُنْدِ دوبارہ ایک سردار لشکر فراوان اوسکی ساتھ

بیانالیسویں مجلس ذکر خرابی تربت سید الشہدا و مراجعت اہل حرم شام سی جانب کربلا

اور مزاحمت آمد و رفت کا حکم عام دیا وَاَمَرَ مُنَادِیًا یُنَادِی بَرِئَتِ الذِّمَّةُ مِمَّنْ زَارَ
قَبْرَہٗ منادی کو امر کیا پکارکے سبکو سنایا ہو آیندہ یہاں زیارتکو آئیگا وہ لامحالہ مارا جایگا
وَنَبَشَ الْقَبْرَ وَحَرَثَ اَرْضَہٗ وَانْقَطَعَ النَّاسُ عَنِ الزِّیَارَةِ وَعَمِلَ عَلٰی تَتَبُّعِ
اٰلِ اَبِیْطَالِبٍ وَالشِّیْعَةِ فَقُتِلَ وَلَمْ یُتِمَّ لَہٗ مَا قَدَّرَہٗ اوسکی عاملوں نی قبر
مبارکہ سمر و رکہود ی زمین روضہ مطہر کی کہیتی کی زیارتکرنیوالوں کو قتل و غارت سی کام
ستّت علی مرتضی اور آل خیر الانام علیہم السلام کو برا کہا ہلاکت اور محبان حیدر کرار شر دعا کی
یہ بدعت میں مبتلا تہا عاجل فی خبرلی بیٹی نی جان سی مارا بد عاسی جسکا اوسکا پورا نہوا دو
عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الدِّیْزَجِ قَالَ بَعَثَنِی الْمُتَوَکِّلُ اِلٰی کَرْبَلَا لِتَغْیِیْرِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ
عَلَیْهِ السَّلَامُ ابراہیم ابن دیزج سی روایت کیہی اوسنی کہا کہ مجہی متوکل عباسی نی کربلا
واسطی خراب کرنی قبر امام حسین علیہ السلام کی بہیجا وَکَتَبَ مَعِی اِلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ
عَمَّارٍ الْقَاضِیْ اُعْلِمُكَ اَنِّیْ قَدْ بَعَثْتُ اِبْرَاھِیْمَ الدِّیْزَجَ اِلٰی کَرْبَلَا لِیَنْبُشَ قَبْرَ
الْحُسَیْنِ فَاِذَا قَرَأْتَ کِتَابِیْ فَقِفْ عَلَی الْاَمْرِ حَتّٰی تَعْرِفَ فَعَلَ اَوْ لَمْ یَفْعَلْ
اور میری ہاتہہ جعفر ابن محمد ابن عمار قاضی کو نامہ دیا کہ میں ابراہیم کو مسمار کرنی پر قبر امام کی
کی مامور کیا تو جب میرا نامہ پہنچا تو اوسکا نگران حال رہنا جب اسکو عمل میں لایا خواہ نہ
اور قاصر رہا قَالَ الدِّیْزَجُ فَعَرَّفَنِیْ جَعْفَرٌ مَا کَتَبَ بِهٖ اِلَیْهِ فَفَعَلْتُ مَا اَمَرَنِیْ
بِهٖ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ راوی کہتا ہی جعفر نی مجہی خبر دی جو عبارت متوکل نی لکہی تہی پس میں وہ کیا
جو کہ جعفر نی کہا تہا اور اوسکی پاس پہر کی آیا ماجرا کہا فَقَالَ لِیْ مَا صَنَعْتَ فَقُلْتُ قَدْ
اُتِیْتُ بِہٖ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَلَمْ اَجِدْ شَیْئًا مجہسی پوچہا تونی کیا کیا میں جوابدیا جو آپنے
فرمایا تہا لاکن وہاں کچہہ نہیں دیکہا نہ کوئی نشان ملا فَقَالَ لِیْ اَفَلَا عَمَّقْتَهٗ قُلْتُ

پینتیالیسوین مجلس ذکر خرابی تربت سید الشہدا اور مرجعیت حرم جانب کربلا

قَدْ فَعَلْتُ فَمَا رَأَيْتُ اوسنی بہایا کیون کہا نہین کہودا ایسی عرض کی یہ بہی کر گذرا مگر کچہ
نہ پایا فَكَتَبَ إِلَى السُّلْطَانِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ الدِّيزَجَ قَدْ نَبَشَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئاً وَأَمَرْتُهُ
فَمَخَرَهُ بِالْمَاءِ وَكَرَبَهُ بِالْبَقَرِ جعفر نی متوکل کو سرگذشت لکہی کہ ابراہیم نی قبر کہودی اور کوئی
چیز نہین دیکہی پہر پانی بہایا اور ہل جتوایا جیسا ہوا یا سب حکم عمل مین لایا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ
الْعَمَّارِيُّ فَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ الدِّيزَجُ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صُورَةِ الْأَمْرِ فَقَالَ لِي
أَتَيْتُ فِي خَاصَّةِ غِلْمَانِي فَقَط ابو علی عماری روایت کرتا ہی کہ مینی صورت ماجرا کو
ابراہیم سی پوچہا ہی اوسنی قسم سی بیان کیا کہ مین اپنی چند غلام معتمد لیکی گیا وَإِنِّي نَبَشْتُ
فَوَجَدْتُ بَارِيَةً جَدِيدَةً وَعَلَيْهَا بَدَنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَوَجَدْتُ مِنْهُ
رَائِحَةَ الْمِسْكِ جب مینی تربت مقدس کو شگاف کیا تو اندر بوریای تازہ پایا اور سپر اوسکی
امام حسین علیہ السلام لیٹا نظر آیا بدن مطہر سی خوشبوی مشک دماغ مین آتی اور لاش وسیی ہی
خون مین تر پائی جاتی فَتَرَكْتُ الْبَارِيَةَ عَلَى حَالِهَا وَبَدَنَ الْحُسَيْنِ عَلَى الْبَارِيَةِ
پس مینی بوریا کو جیسا تہا نہ تغیر کیا اور جسم امام حسین علیہ السلام بہی اپنی حال پر رہنی دیا وَ
أَمَرْتُ بِطَرْحِ التُّرَابِ عَلَيْهِ وَأَطْلَقْتُ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَأَمَرْتُ بِالْبَقَرِ لِتَمْخُرَهُ
وَتَحْرُثَهُ فَلَمْ تَطَأْهُ الْبَقَرُ وَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ إِلَى الْمَوْضِعِ رَجَعَتْ عَنْهُ
پہر اوسکو قبر مین ہمراہیون سی تاکید کی اور نہر آب رواں لاکی اوس زمین پر جاری کی لاکن
چارون جانب پانی دوڑتا پہرتا مگر اوپر مزار اقدس کی نہین چڑہتا راقم عرض کرتا ہی اب تک
البتہ نظر آتا ہی کہ وہ نشان کرامت اب تک باقی ہی روضہ مولا بہت اونچا ہی اور گرد اگرد
نشیب رہا ہی اسواسطی اوس اطراف کا حائر نام رکہا ہی کہ پانی وہان حیران پہرا ہی ابراہیم
کہتا ہی کہ پہر مینی بیل جتواکی ہل چلایا لیکن جوانی کو قریب عمال کی تخم زلل بیلا یا اونکا دست

پینتالیسوین[۴۵] مجلس ذکر خرابی قبر سید الشہدا و مراجعت حرم جانب کربلا

ترجمہ مدفن کی پاس جاتی تھی اور سبھی پھی آتی داہنی بائیں منہ پھیراتی تھی فحلفت لغلمانی
باللہ وبالایمان المغلظة لئن ذکر احد ھذا لاقتلنہ یعنی اپنی سب غلاموں کو
تاکید شدید سے قسم دی کہ اگر یہ حکایت تمنی کسی کی، ہر وہ کوئی ہو آئینہ مار ڈالونگا اسکو
روی عن عبد اللہ بن رابیة الطوری قال حججت سنة سبع واربعین
ومائتین فلما صدرت من الحج صرت الی العراق عبد اللہ ابن رابیہ طوری سی
روایت کی ہی جو اوسنی کہا سال دو سو چالیس و سات ہجری مین مکہ معظمہ کا سفر کیا جب
حج سی فارغ ہوا ملک عراق کیطرف پھرا فزرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
علی حال خیفة من السلطان وزرتہ ثم اور ملی نظر سے چھپی جب وادی نجف اشرف مین
پہنچا بہت خوف و دہشت مین عملہ سلطانی سے امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی زیارت بجا لایا
ثم توجہت الی زیارة الحسین علیہ السلام فاذا ھو قد حرث ارضہ وفجر فیہا
الماء وارسلت الثیران العوامل فی الارض پھر وہان سے قصد طواف ابن حضرت
امام حسین علیہ السلام کی وادی کربلا کو چلا ہر گاہ اوس ارض اقدس مین وارد ہوا تو عجب عجب کا
ماجرا ملاحظہ دیکھا کہ روضہ مطہر کو توڑا زمین کو اطراف سے کھودا پانی اوسپر چھوڑا ہے اور بیل زمین کو
دور تک ہل جوتا ہی فبعینی وبصری کنت رایت الثیران العوامل تساق
فی الارض سوقا فتساق لہم حتی اذا حاذت مکان القبر حادت عنہ
یمینا وشمالا قسم ہی مجھے ان آنکھوں کی وہ خوب یاد ہی جو بات دیکھی مزارعین ہل جوتی ہوئی
ہل چلاتی اور حیوانات کو قبر منور کیطرف ہنکاتی لیجاتی جب وہ قبر مطہر کی برابر آتی داہنی بائین
منہ پھیراتی تربت مطہرہ پر قدم نہین رکھتی فتضرب بالعصا الضرب الشدید فلا
ینفع فیہا ذلک ولاتطأ القبر بوجہ ولا سبب پس وہ کشتکار بیلون کو چھڑی سی

پنجاہ و پنجم مجلس در ذکر خرابی قبر سید الشہدا و مرحمت الٰہی جانب کربلا

بہت مارنا کہ قبر کی اوسپر نہیں لگیں خود بخود ادکتا نہ چر جاتا تھا ان ہی خلیفہ کہری یہ عجایب ماجرا

دیکھتی آدمی درجوال ان دو نو پر تہدید شدید کرتی۔ فَمَا اَمْکَنَتْنِیَ الزِّیَارَةُ فَتَوَجَّہْتُ

اِلَی الْبَغْدَادِ راوی کہتاہی مجھی اوسکی قبر کی زیارت نصیب نہ ہوئی ناچار دور سے درود و

سلام پڑہکر قریب حسرت راہ بغداد لی۔ مَا عَنْ یَحْیَی بْنِ مُغِیْرَةَ الرَّازِیِّ قَالَ کُنْتُ

عِنْدَ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِیْدِ اِذْ جَاءَہُ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ الْعِرَاقِ فَسَاَلَہُ

جَرِیْرٌ عَنْ خَبَرِ النَّاسِ کتاب امالی میں یحیی بن مغیرہ رازی سی روایت کی اوسنی کہا

میں جریر بن عبد الحمید کی پاس بیٹھا تھا ناگاہ ایک آدمی اہل عراق سی وہاں آیا صاحب نے

اخبار ناس کا سوال فرمایا فَقَالَ تَرَکْتُ الرَّشِیْدَ وَقَدْ کَرَبَ قَبْرَ الْحُسَیْنِ وَ

اَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ السِّدْرَةُ الَّتِیْ فِیْہِ فَقُطِعَتْ مراد یہ کہ ہارون الرشید عباسی کو

دیکھا وہ قبر امام حسین علیہ السلام پر ہل چلوایا بیری کی درخت قطع

کرنیکو حکم دیا قَالَ فَرَفَعَ جَرِیْرٌ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ جَاءَنَا فِیْہِ حَدِیْثٌ عَنْ

رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ قَاطِعَ السِّدْرَةِ ثَلَاثًا راوی کہتا جریر نی ہاتھ

اوٹھائی اور بولا اللہ اکبر اوسکی واسطی حدیث ہمکو رسول خدا سی آئی ہی کہ قاطع شجر سدرہ پر تین

مرتبہ لعن فرمائی ہی فَلَمْ نَقِفْ عَلٰی مَعْنَاہُ حَتَّی الْاٰنَ لِاَنَّ الْقَصْدَ بِقَطْعِہِ

تَغْیِیْرُ مَصْرَعِ الْحُسَیْنِ حَتّٰی لَا یَقِفَ النَّاسُ عَلٰی قَبْرِہٖ ہم اب تک نہیں سمجھتے

معنی کلام سی تاکہ اب جانا اور مقصود قطع سے حضرت سید انام کو ہچپاننے کا ارادہ پر تھی

بیری کی یہ تھا کہ مقتل امام حسین علیہ السلام لوگ نپائیں اور علامت قبر مبارک خلق زائرین

بہول جائیں مَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ فَرَجِ الرُّخَّجِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ

اَبِیْ عَنْ عَمِّہٖ عُمَرَ بْنِ فَرَجٍ قَالَ اَنْفَذَ الْمُتَوَکِّلُ فِیْ تَخْرِیْبِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ

پہنچنا ابن المتوکل مجلس ذکر غزا پر تربت سید الشہدا و مراجعت الحرم شام سے جانب کربلا

فَصِرْتُ اِلَى النَّاحِيَةِ فَاَمَرْتُ بِالْبَقَرِ دوسری روایت مین عمر بن فرج نی کہا
متوکل نی مجہی واسطی انہدامِ قبر امام حسین علیہ السلام کی بہیجا + ہر گاہ وشت ماریہ مین قبر
مزار پہنچا بیل کی جوڑی ہل سے جوتکی ہانکا + فَمَرَّ بِهَا عَلَى الْقُبُوْرِ كُلِّهَا فَلَمَّا بَلَغَتْ
قَبْرَ الْحُسَيْنِ لَمْ تَمُرَّ عَلَيْهِ پس اونکو ساری قبروں پر پہرایا + جب کہ تربت سید الشہدا کی
طرف بڑہایا + وہ دونوجوان ٹہر گئی اور محدِ مبارک پہ ہرگز نہ چڑہی قَالَ عَمِّيْ عُمَرُ بْنُ فَرَجٍ
فَاَخَذْتُ الْعَصَا بِيَدِيْ فَمَا زِلْتُ اَضْرِبُهَا حَتّٰى تَكَسَّرَتِ الْعَصَا فِيْ يَدِيْ
میرا چچا عمر بن فرج ناقل ہی اپنا عصا ہاتہہ مین لیا + انکو مارنا شروع کیا + تاکہ وہ دو ٹکڑی ہوا
فَوَاللّٰهِ مَا جَازَتْ عَلٰى قَبْرِهٖ لَا تَخَطَّتْهُ بخدا قسم فرا نہ مدفن پر امام اُمم کی جانور دوگا
قدم نہین چلا + ہرچند مارا پیٹا داہنی بائین سی پہیرا پہر گئی نہ ہلا قب اَخَذَ الْمُنْتَصِرُ
مِنْ مَالِ الْحَائِرِ كَرْبَلَا وَقَالَ اِنَّ الْقَبْرَ لَا يَحْتَاجُ اِلَى الْخِزَانَةِ وَاَنْفَقَ عَلَى الْعَسْكَرِ
منتصر خلیفہ عباسی نی مالِ نذر و نیاز حائر کربلا غصب کیا + اور کہا کہ قبر کو حاجت نذر و نیاز
نہین وہ سب لشکر مین بانٹ دیا + فَلَمَّا خَرَجَ قُتِلَ هُوَ وَابْنُهُ الرَّاشِدُ حِيْنَ ظَلَمُوْا
گرنا حرم سی نکلا + وہ اور بیٹا اوسکا راشد مارا گیا + روی جماعة من الثقات اَنَّهٗ
لَمَّا اَمَرَ الْمُتَوَكِّلُ بِحَرْثِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَاَنْ يُجْرِيَ الْمَاءَ عَلَيْهِ مِنَ الْعَلْقَمِيِّ
جماعتِ معتبر نی روایت کی جب حکم ہوا متوکل کا قبر ابی عبد اللہ پر کہیت جوتین نہر علقمی کا
پانی لاکی او سیر کیا دین + اَتٰى زَيْدُ الْمَجْنُوْنُ وَبُهْلُوْلُ الْمَجْنُوْنُ اِلٰى كَرْبَلَا فَنَظَرَا
اِلَى الْقَبْرِ وَاِذَا هُوَ مُعَلَّقٌ بِالْقُدْرَةِ فِي الْهَوَاءِ زید مجنون و بہلول دیوانہ کربلا
روتی ہوئی آئی نورِ معرفت سی دیکہا + قبرِ مبارک ہوا مین معلق ہی قدرت خدا کا تکیہ لگائی +
فَقَالَ زَيْدٌ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُتِمَّ

پینتالیسوین مجلس بدبختون کا اجازت خلیفہ سی امان زیارت دینا

زید خوشحال و مسرور بارگاہ سی نکلا وَجَعَلَ يَدُورُ فِي الْبُلْدَانِ وَهُوَ يَقُولُ
مَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْحُسَيْنِ فَلَهُ الْأَمَانُ طُولَ الْأَزْمَانِ ہر قریہ و شہر مین
جابجا کہتا پھرتا جو چاہی بخوف زیارت حسین علیہ السلام کو آئی کہ زمانہ امان ملا
ای حاضران بزم نالہ و فغان کیا مقام حیرت ہی کہ اشقیا نی یکبارہ آل و ذریت
رسالت سی منہ موڑا حیوان تک پاس حرمت جنکی رکھین اونکو شہادت کی بعد بھی
ارام سی نہین چھوڑا حیف چراغ انجمن دین کی بجہانی پر وہ ہوا پرست خاموش رہی اور
فانوس شمع یقین کی توڑنی پر وہ انکی اخر کو شعلہ قہر الہی مین جلی بمصداق آیہ وافی ہدایہ
يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ
نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ہوی بین المصیر سی آگی دیکھین کہ اون مزار کثیر الانوار
مین کیسی اسباب کرامت ظہور رہی ہین اور اب کیونکر محل نزول ملائکہ اور جمہور محبان بیکس
دوربی مین ہوا الیان شاہ مردان سینہ زنان اشک ریزان اون شہیدان ستمگر کی جور و جفا
کی تعزیہ داری کرتی ہین غریب الاوطان اہل ہند و ایران شوق زیارتین وہان جا کی
قرین نالہ و فغان تخت اس وادان ہستی ہین نظم ناظرانہ وہ ظلم و ستم جو اہل بدعت نی کیا
دنیا مین کسی تپ سرقی دیکھا نہ سنا ہر حیف جو کبرایا پیارا ہوئی + سرکشی کی بعد بھی
مصیبت مین رہا + بہائی کو تو ہم سیم یا تم پارہ + یہ نہ تم عزا ہی جابی اندوہ دیکھا +
اس درد و الم سی انبیا روتی ہین + خاموش نہ بیٹھو کہ نہین رسم وفا + تا حشر شہیدین
نالان رہنا + یہ شرط غلامی ہی کہ وحی کو ادا

مراجعت اہل حرم شام سی بدشت کربلا و زیارت قبور شہدا و عزاداری آل عبا

پینتالیسوین مجلس بازگشت اہلحرم شام سی جانب کربلا

مہاجرانِ شامِ غربت وخواری وآزادانِ ایامِ محنت وگرفتاری مسافرانِ دشتِ مصیبت و
بلا وہ رہروانِ صحرای کربت وابتلا زایرانِ مزارِ کشتگانِ ستم وراویانِ اشکبارِ حالاتِ
الم اخبارِ ماتم کو سانحہ مراجعتِ اہلحرم سی وادی کربلا مین صفحۂ غم پریون رقم کرتی ہین
کہ جب یزید پلید اپنی ظلم شدید سی پشیمان ہوا متواتر خوابِ تہدید وتخویف دیکھہ کی
بسترِ خذلان پر چہ سکا زیادہ اہلبیت کو خانۂ زندان مین مقید رکہنا باعثِ تباہی سلطنت جانا
رہائی کو سرورانِ بندہ وآزاد کی صلاحِ دولت پہچانا وَرُوِیَ اَنَّ یَزِیْدَ عَرَضَ
عَلَیْہِمُ الْمَقَامَ بِدِمَشْقَ فَاَبَوْا ذٰلِکَ ایکدن راہِ مہربانی سی حرمِ سیدِ انام کو پیام دیا
واسطی بود وباشِ دمشق کی مدعای دل پوچھا سب نی انکار کیا وَقَالُوْا اَبَلْ رُدَّنَا
اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَاِنَّہٗ مُہَاجِرُ جَدِّنَا عترتِ طاہرہ نی متفق چاہا کہ ہمکو مدینہ مین شتاب
ہی پہنچا دیجیا کہ اوس شہر مین جدِ بزرگوار کا مسکن تہا اونکا محلِ ہجرت اور مقام خدانی بنایا
فَقَالَ لِنُعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ جَہِّزْ ہٰؤُلَاءِ النِّسْوَۃَ بِمَا
یُصْلِحُہُمْ یزید نی اونکی خوشی مین قبول کیا نعمان ابن بشیر صاحبِ رسول کو بلا کی کہا
تو کاروانِ حرمِ شاہِ مردان کو مدینہ مین لیجا جو کچھہ سامانِ سواری وضروریاتِ راہ
درکار ہو اچہا بنا کہ انکو سفر مین کسی بات کی تصدیع گذری راحت وآرام سی منزلِ غربت
قطع ہوی وَابْعَثْ مَعَہُمْ رَجُلًا مِنْ اَہْلِ الشَّامِ اَمِیْنًا صَالِحًا وَابْعَثْ
مَعَہُمْ خَیْلًا وَاَعْوَانًا مزیدِ خاطرداری سی ایک مردِ امینِ پرہیزگار اہلِ شام کا بہی
ہمراہ بہیجا کہ جو نعمان سی فروگذاشت ہو اوسکو تو بجا لا رہنا چوکی پہری کو لشکر او
خدمتگذاری کو نوکر مامور کئی سبکو طاعت وفرمان برداری کی مراتب سمجہا دئی ثُمَّ کَسَاہُمْ
وَحَبَاہُمْ وَفَرَضَ لَہُمُ الْاَرْزَاقَ وَالْاَنْزَالَ پہر اون حلہ پوشانِ چادرِ تطہیر کی خا

پینتالیسویں مجلس شام سے کربلا میں آنا اہل حرم کا اور ماتم کرنا امام امم کا

خیر الانام سے عذر خواہی کی اور وداع ہو کر ہاتھ سر کو آنکھوں سے لگایا پھر گھر کی راہ لی تخرج
بہم الرسول بسایرهم فیکون اماهم فرستادہ یزید قاعدہ اوس سے ہر کاب
چلا اہتمام سواری کو آگے بڑھا تا جاتا تھا فاذا نزلوا تنحی عنهم و تفرق هو و
اصحابہ کهیئة الحرس ثم ینزل بهم حیث اراد احدهم الوضوء و
یعرض علیهم حوایجهم و یلطفهم حسب منزل و مقام ہر کاروان آل مصطفی اوترتا
تو وہ سعادت نشان علاحدہ اوس سے رہتا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ نگہبانی کرتا اگر کسی کو قضائے
حاجت یا وضو کا ارادہ ہوتا وہ ٹھہر جاتا سامان راحت لاتا مہربانی و مدارات سے پیش آتا
قال السید ولما رجعت نساء الحسین علیه السلام و عیاله من الشام
حتی بلغوا الی العراق سید ابن طاوس نے ذکر کیا کہ قافلہ آل امام حسین علیہ السلام کا جو شام
پہنچا تو ملک عراق کے قریب وارد ہوا قالوا للدلیل مر بنا علی طریق کربلا امام زین
العابدین علیہ السلام اور سب اہل حرم نے کہا اے نگہبان ہمیں راہ وادی کربلا سے لیجا تا ہم اپنے
عزیزوں کی نشان مزار کو دیکھیں اونکی ماتم سے نوحہ و فغان کریں اوس ندیم رسول نے دختران
بتول کا مسؤل قبول کیا اور بادل ملول اوسی وادی غم و محنت کی طرف چلا فوصلوا الی
الموضع المصرع بعد از قطع مراحل و طی منازل جو وہ بیابان ہولناک نمودار ہوا اوسی
خون شہدا و داغ جان میں عورات غارت زدہ کی پہنچا وہاں اونکی شور و شین کا جوش آیا
بے اختیار نعرہ وا حبیباہ و اماماہ و احسیناہ کا خروش مچایا اور سید کو یاد کیا جو مدینہ سے عزت و
حرمت میں کربلا آئے تھے بابائے سکینہ کے ساتھ اقربا و انصار نے حمایت سے بڑی حمایتی تھے
ایک طرف خیام فلک احتشام برپا ہوتے تھے ایک جانب محمل حرم کے ناقے رہوا ہوا لیان
بندھے تھے خدام پاسبانی کی اہتمام پر دور باش کرتے عباس و علی اکبر پاسداری زینب و ام کلثوم

پینتالیسویں مجلس شام سے آنا اہلبیت کا کربلا میں روضہ اعزای سید الشہدا میں

چار طرف پھرتی رہتی افسوس کہ آج سوای داغِ مرگِ عزیزان کوئی مونس و پرستار ہمراہ نہین
علی اصغر و سکینہ کی بدلی دوش و کنار مین حسرت لئی تہین + سب خرد و بزرگ عماری و کجاوی
سے اوترکی پیادہ چلی تاکہ اوس زمینِ محنت اثرکی برابر پہنچی + سبکی دل فرطِ قلق مین اُوڑ گئی +
رشتہ سبکا کی سینہ کی گلی مین لگی + وہ مقام دیکھا جہان قاسم ضربِ تیغ و تبر سے چور پامالِ سُمِ ستور
ہوا تھا + عباس کی ہاتھ کٹی بدن پر تیرونکی بوچھار ہوئی سر مین عمود لگا تھا + علی اکبر کی سینہ پر
سنانکی جراحات مین برچھی کہائی تہی + لاشِ پارہ پارہ عون و جعفر کی خاک و خون بہری آئی
تہی + علی اصغر بچہ شیر خوار کا گلا ہدف ناوک جفا ہوا تھا + عبد اللہ ابن الحسن آغوش مین چچاکی ذبح
کیا تھا + بہائی بھتیجونکی لاشین ادہر ہی بی گور پڑی رہین + ماں بہنین روتی پیٹتی ہوئی
پیاسی تا چار گھڑی تہین + اوس جاکو دیکھا جہان امام حسین علیہ السلام تنہائی مین استغاثہ
فرماتی + اپنی بیکسی اور عطش و مظلومی سے اعداکو سناتی + لشکر نی گہیر کی زین سے گرایا تھا +
شمر و سنان و خولی نے زخمی کو مارا تھا + لہو بہتا ہوا سر کو نیزی پر چڑہایا + سوارون نی گھوڑیا
دوڑاکی جنازی کو روندا + وہ خیمونکی اوپر ہجوم لانا اعداکا + وہ زیور و لباس کی لوٹ مین پھرنا
صحراکا + بچون کا دہشت سی نالہ و بیقرار ہو مین تڑپنا یاد آیا + زیر خنجر خونخوار امام زین العابدین
بیمار کا صدمہ اٹہونمین سہا یاد + راوی کہتا ہی کہ عورات کی آہ و زاری سے وہ ہجوم ہوئی +
جو شورشِ محشر کی او سے حقیقت نہ رہی + خواہران شہیدان واخاہ پکارتین + دختران یتیم ہای
بابا کا نعرہ مارتین + زوجاتِ مطہرات کی لب پر وارث کا نام تھا + مادر غمدیدہ کا ذکر فرزند
کا صبح تمام تھا + گریبانِ صبر دستِ اندوہ سے چاک + سر بانوان پر دشتِ سوگواری کی خاک + اس خانہ
کاروان غارت زدہ مقتلِ شہیدان مین وارد ہوا کہ زمین و زمان کو اونکی شیون و فغان سے قرار
نہ ہا فَوَجَدُوا جابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصارِیَّ وَجَماعَۃً مِنْ بَنِیْ ھاشِمٍ وَرِجالًا

پینتالیسوین مجلس شام سی انا اہلبیت کا کربلا مین و نوحہ کرنا عزای سید الشہدا مین

مِنْ اٰلِ الرَّسُوْلِ قَدْ وَرَدُوْا الزِّیَارَۃَ قَبْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اتفاقا اوس روز

جابر ابن عبد اللہ انصاری اور گروہ بنی ہاشم کہ ساتہہ بہت سا دات اٰل رسول کی وہان ایا

کہ بلاد دیگر سی دور سی اونکا قافلہ واسطی زیارت امام حسین علیہ السلام کی ملول و گریان آیا

فَتَوَافَوْا فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ وَتَلَاقَوْا بِالْبُکَاءِ وَالْحُزْنِ وَاللَّطْمِ اون سب کا

ایک وقت صحرای کربلا مین انا ہوا سارے حاضرین وادی نینوا نی استقبال کو شور و نوحی

قدم رکہا فریاد و بیقراری مین دست و پای امام زین العابدین کا بوسہ لیا روتی اور

پیٹتی مین حریم خیر المرسلین کو پرسا دیا ہای حسینا وای ذبیحا چلاتی منہہ پر بیتابی سی طمانچی لگاتی

قتیل پیاسا پیغمبر کا نواسا کہتی جاتی فرط غم سی بین پر پچہاڑین کہاتی غلبۂ ملال مین کوئی

گریبان نرہا کہ چاک چاک نہوا شدت ابتہال سی فرق تہا کہ سپر خاک ہلاک نہوا وہ سب حزین

اشکبار جب مزار فرزند سید ابرار کی برابر پہنچی حجت خدا علی ابن الحسین علیہما السلام تشنیر باقی

ساری غمگسار اونکی پیچہی کہڑی ہوی صدق دل اور دیدہ خون فشان سی نیت کی شاید انہی

الفاظ کی تقریر لب مقحر بیان پر گذری ای آرزومندان روضۂ مولا و نوحہ خوانان بزم عزا

مین اسدم نقشۂ کربلا کو آب و رنگ بیان سی بنا تا ہون وہ منظر کربلا کا مرقع تمہاری چشم

حق بین کی روبرو لاتا ہون شبیہ قبر آقا کو جسی مظلوم و بیکس مارا برابر نظر دیکہو پای شوق

بڑہا کی بصد ذوق سی آہ و فریاد مین تسلیم کرو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ای پادشاہ بی سپاہ یا اباعبد اللہ تمپر سلام

ای سبط رسالت پناہ جان حبیب الہ تمپر سلام ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ

الْمُؤْمِنِیْنَ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ

سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ ای فرزند علی مرتضی دلبند زہرا وصی امیر المومنین

پینتالیسوین مجلس شام سی آ کر کربلا مین المحرم کا ماتم کرنا امام امم کا

سلام ہی ای زادۂ خیر النساء ابنِ فاطمہ زہرا سیدہ نساء عالمین تم پر سلام ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

اَیُّهَا الْغَرِیْبُ عَنِ الْاَوْطَانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ الْعَطْشَانُ

ای غریب الوطن مدینہ و مکہ سی نکالی ہوی ای بہو کی پیاسی ذبح کیی ہوی یَا مَنْ هُوَ نَحْرُہٗ

مَنْحُوْرٌ وَصَدْرُہٗ مَکْسُوْرٌ ای جسکی حلقوم پر خنجرِ جفا بارہ مرتبہ پہیرا لاش صد پاش

روند کی استخوانِ سینہ اور پہلو کو توڑا وَرَاْسُہٗ عَلَی الرِّمَاحِ مَشْهُوْرٌ وَ دَفْنُہٗ

بِلَا سِدْرٍ وَلَا کَافُوْرٍ جس کا سرِ پرخون نیزی پر چڑہا کی شہر و دیار مین پہرایا بدن کبھی نہ

بعد بی سدر و کافور لحد مین چہپایا یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِیَّةُ وَجَلَّتِ

الْمُصِیْبَةُ بِكَ عَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ یا حسین تحقیق کہ تمہاری حال مین

ہمکو بہت اندوہ و رقت ہی اس مصیبت سی آپکی ساری جہان کو حزن و الم کی شدت ہی

خلاصہ کلام جب عترتِ خیر الانام نی قتلگاہ مین قبرستانِ عزیزان دیکہا اور ہر ایک بی گور

مدفنِ شہید اکا پتا و نشان ملا ایک جانب سی زینب خاتون اور ام کلثوم ہای بہائی پکارتی

مزارِ مطہر پر دوڑین دوسری طرف سی فاطمہ و رقیہ اور دختران یتیم بابا بابا کا نعرہ مارتی لحد کو

لپٹین ام لیلی و رباب نی تربتِ علی اکبر و علی اصغر کی خاک پر بیتاب رخ کیا ہر بانوی حزین کا

سمتِ گورِ غریبان کی دیدہ پر آب قدم بڑہا آرزو مین گلی لگانیکی مٹی کا ڈہیر آغوش مین لیا

اشتیاق پر بستہ چہرہ مبارک کی عذار و پیشانی کو خاک پر ملی سینہ پر سوز مین چراغ آہ جلاکی سرہانی کہا

گلاب پاش چشم سی زلالِ رقت تعویذ و لبرون پر چہڑکا شرحِ ماجرای فراق کی تلقین پڑہی جو ہر اہل

نفاق سی تضمین نوحہ و فریاد کی زینب خاتون مزار برادر پر داڑہین مار کی سرگذشتِ شام

کوفہ یون زبانِ حال مین کہتین ای سردار اہلبیت تمکو خبر نہین جو آپکی بعد ہم پر آفتین گذرین

زنانِ بی وارث کو لوٹ کی خیمہ جلا دیا سارا زیور و چادر و مقنع چہین کی بی پردہ کیا مقتل مین لاکی

پینتالیسوین مجلس شام سی اہل حرم کا آنا کربلا مین

وہ ظلم وستم توڑا کہ لاشون پہ نالہ و فغان کو ایک دم نہ چھوڑا تازیانی مار کی چھوٹی بڑون کا بدن
دکھایا اسیر و قیدی سبکو اونٹون پر چڑھایا شہیدونکی سرون پر ہماری برابر لیجاتی اگر سیدہ آ
ہوکی آنسو بہاتی تو مار سبکو ہاتھ اوٹھاتی زین العابدین بیمار کو بھاری طوق و زنجیر پہناتی
بی عمامہ و ردا سوار اشتر کرکی ایذا بہت پہنچائی روز ہجوم ذلت و خواری بازار کوفہ مین پھرایا
ابن زیاد کی دربار مین کنیزون سی بدتر دکھلایا زندان مصیبت مین چند روز بند رہی یہم حال
تباہ سی شام کو بھیجی گئی دمشق کی آفت جو ہم پر گذری حق جانتا ہی کسی شہر نی نہ دیکھی نہ سنی بلوای
عام تماشا مین مانند اسیران کفار ایذای تشہیر دی ہجوم اہل نبیؐ اولاد علیؑ سی شماتت مین تصیر کی
تمہاری سر پر خونکو روبروی تخت یزید رکھا چوب سی لب و دندان پر مارکی ذایقہ شراب چکھا
فاطمہ دختر بازپرورکو شامی کنیز بناتی تہی ہمکو طعنہ و ملامت مین اہل حرم خارجی بتاتی تہی ایسی ویرانکا
خراب مین زندانی کیا کہ دم بند ہوکی چہاتی مین رہگیا دن بہر تمازت آفتاب سی چہرہ جلتا رات کو
ہاری سردی کی بدن لرزتا ازدحام زن و مرد ہماری سیر کی داسطی ہوا کرتا کنیز و غلام کا بلوا تا خطۂ
خواری مین رہتا اب حلقۂ جور سی یزید کی چھوٹ کی آئی ہین انواع محنت کا دفتر سینی مین
بھرکی لائی ہین ای برادر تمہاری بغیر وطن مین کیونکر جاؤن اہل مدینہ اور فاطمہ صغرا کو کیا منہ
دکھاؤن کاش مین ہی جان کہوتی اور ایسی دربدر عزیزونکی الم سی نوحہ گر ہوتی وَاَقَامُوا
الْمَاتَمَ الْمُقْرِحَةَ لِلْاَكْبَادِ راوی کہتا ہی اس مین پر سب نی رو کی ماتم کیا آہ جگر
خراش کا غلغلہ دشت کربلا مین پھیلا وَاجْتَمَعَ اِلَيْهِمْ نِسَاءُ ذٰلِكَ السَّوَادِ وَاَقَامُوْا
عَلٰى ذٰلِكَ اَيَّامًا اطراف غاضریہ و نینوا کی عورت و مرد قرین یکجا آئی دوشانہ روز
اونکی ساتھ رسم عزا کو بجا لائی ہجوم خلق سی وہ کہرام شور و شین مچایا کہ زمین و زبان مین خشوع و
طپش
طپنی خون دل آنکھون سی بہایا نظم المی الغرض زیادہ مجکو نہین ہی بیان کلام کی جا ہو ای حج

چہالیسوین مجلس رجعت اہل بیت شام و کربلا سی مدینہ مین با درد و الم

رقت سی شورِ حشر بپا + ہر ایک محب کی کیا غمسی چاک چاک جگر + لبون پہ نالہ ہی سر مین اوڑائی خاکِ عزا + یہی مقامِ تضرّع ہی اور عطای کریم کہلی ہین بابِ اجابت بروی اہلِ دعا + بزرگوارِ خدایا تو سبکی حاجت کو + بحقِ پنجتنِ پاک جلد کر دی روا + خصوص ناظمِ دلخستہ ذاکرِ شہِ دین + دیا ہندسی اوسکو ہی کربلا پہنچا +

۴۶ چہالیسوین مجلس روایات اندوہ و بکا وطن مین رجعت سید الشہدا

رباعی اب خواب سی چونک وقتِ بیداری ہی + لی زادِ سفر کو چلکی طیاری ہی + مرمر پہنچتی ہین مسافر وہان تک + یہ قبر کی منزل بہی بہت بہاری ہی + رباعی کرتی ہی دبیر کی مقابل کعبہ + اس در سی پناہ کا ہی سایل کعبہ + سر رکہکی درِ علی پہ کہتا ہی دبیر + اپنا یہی ہی بیت الکعبہ + رباعی ظاہر مین تو دریا پہ علمدار گئی + باطن مین وہ کوثر کی طلبگار گئی تہا بیچ مین دریای شہادت حایل + وہ ہاتہہ مین اس پار سی اوس پار گئی + رباعی جب اوٹہاکی رنج و ایذا آئی + غل تہا کہ وطن مین شاہِ والا آئی + ہمہ لیان آئین تو کہا صغرا نی + کیونکہ سی ہماری بابا آئی + تمہید بکا ثوابِ غمِ عاشورا بکای بیمارِ کربلا و شدتِ الم واقعہ سید الشہدا + اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَدِّکَ وَاَبِیْکَ وَاُمِّکَ وَاَخِیْکَ وَذُرِّیَّتِکَ وَبَنِیْکَ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ السَّجَّادِ وَاَسِیْرِ اَہْلِ الْعِنَادِ اَلسَّلَامُ عَلٰی زَیْنَبَ التَّقِیَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمِ الْمَرْضِیَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَکِیْنَۃِ الْمُصِیْبَۃِ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَۃَ وَرُقَیَّۃَ اَلسَّلَامُ عَلَی السَّادَاتِ الْعَلَوِیَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسَاءِ الْہَاشِمِیَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَادِکُمْ

چہالیسوین مجلس رجعت اہلِ حرم شام و کربلا سی مدینہ مین بادردِ الم

وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ہلالِ شہرِ محرم سینۂ اہلِ عالم کو ناخنِ جگر خراش ہی ہر سال دوبارہ
غم سی دلِ بنی آدم مانندِ کتان کتان پاش پاش ہی روزِ ازل سی جنہونکو اندوہ و الم اوٹھانی
شربتِ حیات دیا او شبِ محرم سی مومنون کو غم کھانی پہ بایۂ وجود کا قرینِ لذات کیا اوج
جملہ اعضا و جوارح مین قوتِ ناطقہ نوحہ پڑہنی کی عطا فرمائی چشمِ مردم کو نورِ عرفان کی بصیرت
مین لباسِ ماتم کالی پہنا فی ... خلایق کو سلامتی و صحت دی کہ بارِ حزن و ملال اوٹھانیمین
قدم کو طاقتِ رفتار کرامت کی تا مجالسِ زاری و ابتہال مین سر پا نہین سر کو خمارِ دردِ ایمانی
ہر اک نشۂ ذوق مین پیٹھ کی المدد خاک رہی دست و بازو کو درد دیا کہ حلقۂ سوگ مین گریبان
چاک پھری آنی سی بزمِ مصیبت کی بہشت مین راہ سفر سی جانا ہوگا نشست سی محفلِ تعزیت کی
سفرِ حساب مین کہڑا ہونا ہوگا جاگنی سی راتونکی لحد مین آرام سی سونا ملیگا پیہلانی سی بستر
اندوہ کی سندِ اکرام کا بچھونا ساتھ چلیگا اذنون کی زحمت سی روزِ حشر مین رحمت کا دور کیا
ایک ساعت کی محنت توقف سی بساطِ شیعون پہ جاودان راحت و سرور ہی انشاء اللہ جاری
اہلبیت کا دیکھنی سی عذابِ سقر کی بچائی گا رونا اس تذکرۂ خیر پہ ہنگامِ فزعِ اکبر میں تشنگی
پیاس کی تعب اوٹھانی مین زلالِ کوثر و تسنیم کی سیرابی ہی ہوک مین آنسو بہانی پہ نعماتِ ابدی
کامیابی ہی پس خوشا حال اوسکا جو قدرِ نعمتِ فرصت قبلِ زوال جانی او ہر سال تا اوقات
ہر ساعت ذکرِ سولا کو فرضِ عین پہچانے اگر تم اور ہم دوستدارانِ امام اپنی دستِ ماتم سی
پایۂ عرش ہلا بادلاکن غم وہ تھا کہ زن و مردِ بنی ہاشم نی کئی برس پی ہم کہا یا عن عمرو بن
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ لَبِسَ نِسَاءُ بَنِي هَاشِمٍ
السَّوَادَ وَالْمُسُوحَ عمرو بن زین العابدین سیدِ سجاد نی روایت کی جب امام حسین علیہ
السلام شہید ہوی عوراتِ مدینہ بنی ہاشم نی موٹی لباس کالی پہنی کبھی مردون سی حسرت کی

که مختار نزد حضرت امام زین العابدین
علیه السلام بیست هزار دینار فرستاد و
ان حضرت قبول فرموده ... و از ان شاد
خانهٔ عقیل بن ابیطالب و دیگر خانهای
خراب شده ساختند و بعضی کلمات ناملائم
از مختار سر زد شده و بعد از ان چهل
هزار دینار دیگر فرستاد حضرت ان را

1065

مبارک است ... امام زین العابدین علیه السلام ...
... از امام جعفر صادق علیه السلام روایت کرده که انحضرت
جناب سید الثقلین و امیر المومنین و حسنین علیهم السلام در روز قیامت
... وقت از میان ...

در انوقت جناب رسول خدا ... کشته ام

چالیسوین مجلس ذکر بکای عاشورا شام و کربلا سی الحرم کا مدینہ مین جانا

اور خوشبو کوئی نہین سونگہی جب سی شمر نی گردن امام حسین علیہ السلام کاٹی اپنا بغض نکالا کسی نی اہلبیت سی فرق پہ کنگہی نہ کی سر مین تیل نہین ڈالا چشم حسرت مین جو عزیز و نکا لہو بہتا دیکہہ پایا سوگواری سی ہرگز انکہونین کاجل بالون مین خضاب لگایا جامہ زیبا و زیور نہین پہنا بناو بالا طاق و ہرا چند سال کہانا پینا سونا عیش و آرام دنیا تلخ گذرا رونا پیٹنا حزن و الم سی ماتم کرنا وظیفہ رہا یا داعی کہ خدا کی پنجہ عذاب و دشنہ قہر سی خون اعدا بہا سر نحس عمر سعد اور ابن زیاد مدینہ مین آیا دونو قاتلان جناب امام نی مختار کی ہاتہہ سی رتبہ خسر الدنیا والاخرۃ پایا

لی عن علی بن الحسن بن الفضال عن ابیہ عن الرضا قال من ترک السعی فی حوائجہ یوم عاشورا قضی اللہ لہ حوائج الدنیا والاخرۃ کتاب امالی مین علی ابن حسن ابن فضال سی روایت کی ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سی یہ حدیث سنی ہی جو مومن کہ تارک ہو سرانجام کار کو اپنی روز عاشورا بسبب اندوہ و ماتم سید الشہدا و ابتلای شیون و بکا حق تعالی اوسکی حاجات دارین کو برلائی اور ثواب اجر مصیبت سی کامروا فرمای ومن کان یوم عاشورا یوم مصیبتہ وحزنہ وبکائہ جعل اللہ عزوجل یوم القیامۃ فرحہ وسرورہ وقرت بنا فی الجنان عینہ جو بندہ اہل اسلام یوم عاشورا صرف اندوہ رہا ذکر امام حسین علیہ السلام کا نوحہ و مرثیہ کہا اونکی محنت و بلا پر محزون ہوکی رویا فراغ سی عیال و اقربا و احباب کا ہوش کہو بیٹہا قیامت کی دن اوسی خدا شادمان و مسرور محشور کریگا اور بہشت مین ہماری ساتہہ پہنچا کی انکہون کو نور خوشی دیگا ومن سمی یوم عاشورا یوم برکۃ وادخر فیہ لمنزلہ شیئا لم یبارک لہ فیما ادخر وحشر یوم القیامۃ مع یزید وعبید اللہ بن زیاد وعمر بن سعد الی اسفل درک من النار جسنی کہ دسوین محرم کا نام روز فرح و برکت وعید رکہا اوسکو جہنم مین واسطی اپنی سود آخرت کی

یہاں البتہ بہی مجالس ذکر الم عاشورا و مدینہ مین شام سی حرم کا آنا

ہرگز مبارک و سزاوار نہین سجہانگا۔ آخرت مین یزید و ابن زیاد و عمر سعد کی ساتھہ بدترین درکات دوزخ مین جائیگا۔ رَوَی الْمُفِیْدُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِیْ فَاخِتَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنِّیْ اَذْکُرُ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ فَاَیُّ شَیْءٍ اَقُوْلُ اِذَا ذَکَرْتُہٗ شیخ مفید نی حسن ابن ابی فاختہ سی روایت کی ہی جو اونی کہا مین نی یہ بات حضرت صادق علیہ السلام سی پوچہی ہی یا مولا مین اکثر اوقات امام حسین علیہ السلام کو یاد کرتا ہون پس کیا مناسب ہی جو او سدم اوکے دل زبان سی کہون فَقَالَ قُلْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ تُکَرِّرُہَا ثَلَاثًا فرمایا تین مرتبہ اونکی مرتبہ اس عبارت سی درود کو پڑہنا کہ یہ تجکو ثواب و اجر دنیا و آخرت دیگا اور جنت کا رہنا ملے۔ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّیْ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اِذَا اسْتَسْقَی الْمَاءَ فَلَمَّا شَرِبَہٗ رَأَیْتُہٗ قَدِ اسْتَعْبَرَ وَاغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاہُ بِدُمُوْعِہٖ کتاب کامل الزیارت مین لکہا ہی کہ داود رقی نی کہا ہی مین ابی عبداللہ ثانی کی خدمت مین حاضر تہا ناگاہ حضرت نی اپنے خادم سی پانی مانگا جب نوش کیا تو بیتاب ہوکی رو دیا رخسارون پر دریا سی اشک بہنی لگا اور ناگاہ حضرت متغیر ہوا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا دَاوُدُ لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَ الْحُسَیْنِ پہر میری طرف خطاب فرمایا ای داود حق تعالی قاتلان حسین علیہ السلام کو لعنت کری نفرین و عذاب ہر دم زیادہ رہی فَمَا اَنْغَصَ الْعَیْشَ ذِکْرُ الْحُسَیْنِ اِنِّیْ مَا شَرِبْتُ مَاءً بَارِدًا اِلَّا ذَکَرْتُ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عیش حیات کو ذکر امام حسین علیہ السلام نی بدمزہ و تلخ کیا ہی میں کبہی سرد پانی نہین پیا جو اونکی پیاس یاد نہ کیا ہی فَمَا مِنْ عَبْدٍ شَرِبَ الْمَاءَ فَذَکَرَ الْحُسَیْنَ وَلَعَنَ قَاتِلَہٗ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ مِائَةَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَحَطَّ عَنْہُ مِائَةَ اَلْفِ سَیِّئَةٍ

خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا عسی اللہ
آن بتوب علیہم یعنی دیگر کسانی کہ اہمال
خود مقر و معترف شدہ عمل حق را
با عمل بد آمیزش دادہ اند توبہ ایشان را قبول کند و ت
کرد حق تعالی توبہ ایشان را قبول کند و
درباب مختار توقف داریم کہ چنین عقیدہ
درمیان اصحاب ابیست کہ از جملہ
مقبولان ست انتہی کلام مدعی و لیکن
مقام مولف مناکہ بعد ذکر بعضی احادیث
سبب علم و وثوق بصدق اوانہا موجب
اعتماد می نتواند شد و دیگر آنکہ اینان را
دارد مییں وثوق برمیکس ازانہا نمی تواند
اما ضعیف الا سانید بعدن بعض آن ورجالا
پس از کلام ابن طاؤس علامہ وغیرہ کتب
کشی و غیرہ پیدا ازین معلوم ہو
رجال علامہ وطاؤس رجال از کتابہا صاحب طاؤس
المقال فی احوال الرجال

۱۰۶۶

باشند و درین مقام با وجود
اعتماد بر روات و متہم بودن اصحاب
چگونہ عمل بران میتوان کرد و اما بیان
تاویل پس چند وجہ ست اول آنکہ
پید دلالت دارد بر دعوت بودن مختار
مردمان را بطرف محمد بن حنفیہ پس
ممکن ست کہ این دعوت بنظر مصلحت
بودہ باشد و در باطن اعتقاد بامامت
امام بحق داشتہ باشد و تقریبا این
اجمال این است کہ از کلام بعض علما
مستفاد میشود کہ سید و امام جمع
امام زین العابدین علیہ السلام
بود ایشان
مثل آنکہ اورا کاذب
واستفادہ
یعمل

چہالیسوین مجلس ذکر الم عاشورا و اہلبیت کا شام و کربلا سے مدینہ مین آنا

پس جو مومن آبِ خوشگوار نوش کرنیکو پانی پہ چاہیے کہ تشنہ کامی امام حسین علیہ السلام کے
یاد اور لعنِ اعدا کو زبان پہ لائے اوسکی نامۂ اعمال مین سو ہزار ثواب کو خدا لکہے اور جریدۂ خطاسے
لاکہہ جرم کو محو کرے وَ دَفَعَ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَكَانَ كَأَنَّمَا أَعْتَقَ مِائَةَ أَلْفِ
نَسَمَةٍ اور وہ تو انا بڑہائیگا اوسکی واسطے لاکہہ درجۂ عزت کو اور گویا اوسنے آزاد کئے سو ہزار غلام
بقیدِ ذلت کو وَحَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلِجَ الْفُؤَادِ سوز و گدازِ محشر مین اللہ
اوسکی دلکو برف کی مانند سرد کریگا اور فزعِ اکبر سے پناہِ امن و امان مین مسرور و مطمئن رکہیگا
رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ زَيْنَ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بَكَى عَلَى أَبِيهِ أَرْبَعِينَ سَنَةً صَائِمًا نَهَارَهُ وَقَائِمًا لَيْلَهُ حضرت صادق علیہ
السلام سے روایت کی ہے جو بعد شہادتِ امام حسین سید الساجدین علیہما السلام کی یہ حالت
کندی ہے کہ چالیس برس تک دنکو روزہ رکہتے رات بہر قیام نماز و دعا مین بسر کرتے ہر دم
ماتم سے والد بزرگوار کی روتے بشدتِ غم و الم سے نزدیک تہا کہ جان کہوتے فَإِذَا حَضَرَ
الْإِفْطَارُ جَاءَهُ غُلَامُهُ بِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ فَيَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُولُ
كُلْ يَا مَوْلَايَ جب ہنگامِ افطار آتا غلام حضرت پاس جاتا طعامِ خاصہ نان جو کوزۂ
آب لا آگے دہرتا و مہر کی عرض کرتا ای مولا نوش فرما فَيَقُولُ قُتِلَ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ
جَائِعًا قُتِلَ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ عَطْشَانًا جب زین العابدین سرورِ متورعین کہانے
اور پانی پہ حسرت سے دیکہتے آہِ سرد نالۂ پُردرد سے والد بزرگوار و سایر اقربا کی یاد مین یہ فرماتے
تہے کہ ہائے فرزند رسول خدا دنیا سے بہوکا گذرا شہادت کی وقت پیاسا تہا پانی نملا فَمَا زَالَ
يُكَرِّرُ ذَلِكَ وَيَبْكِي حَتَّى يَبُلَّ طَعَامُهُ مِنْ دُمُوعِهِ ثُمَّ يَمْزُجُ شَرَابَهُ
بِدُمُوعِهِ بار بار یہی گفتار کی تکرار کرتے ماتمِ پدر و اقربا میں اور شدتِ حزن و الم سے

چھالیسوین مجلس گریہ کای بیمار کربلا و اہلبیت کا شام سی مدینہ مین آنا

بی اختیار ہو کی رو دیتی اس قدر جوش رقت مین دریای سرشک چشم سی باہر آتا کہ وہ کہانا اور پانی آنسوون سی بھرجاتا فَلَمْ يَزَلْ كَذَالِكَ حَتّىٰ لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سارى عمر

یونہین مصیبت مین گذری تاکہ انتقال دار دنیا سی ملاقات خدا ہوئی وَحَدَّثَ مَوْلًى لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ بَرَزَ يَوْمًا اِلَى الصَّحْرَاءِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ

سَجَدَ عَلٰى حِجَارَةٍ خَشِنَةٍ غلام امام علیہ السلام نی یہ ماجرا بیان کیا اور کہا ایک روز

اوس مولای بندہ و آزاد نی شہر کی باہر قدم رکھا مین بہی اونکی پیچہی چلا صحرا مین جاکی

وہان عبادت مین مشغول ہوئی [illegible] کو دیکہا مین فَوَقَفْتُ وَاَنَا اَسْمَعُ

شَهِيْقَهُ وَبُكَاءَهُ وَاَحْصَيْتُ عَلَيْهِ [illegible] دور کہڑا ہوا اونکی نالہ و زاری کو

سنی کیا الفاظ مناجات کو شمار کیا [illegible] پڑہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا

حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَصِدْقًا ثُمَّ رَفَعَ

رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَاِنَّ لِحْيَتَهُ وَوَجْهَهُ قَدْ غُمِرَ بِالْمَاءِ مِنْ دُمُوْعِ

عَيْنَيْهِ پہر گاہ سر پر نور کو خاک سی اوٹہایا تو مین نی دیکہا کہ تمام ریش اور چہرہ کو سرشک چشم نی

بہگو دیا تہا فَقُلْتُ يَا سَيِّدِيْ اَمَا اٰنَ لِحُزْنِكَ اَنْ يَنْقَضِيَ وَلِبُكَائِكَ اَنْ

يَقِلَّ عرض کی ای مولا یابن خیر الوری آیا غم و اندوہ موقوف نہین ہوتا اپکا رونا

کوئی صورت سی نہین جاتا کہ حزن و بکا سی ہلاک جاتا درجہ پہنچا فَقَالَ لِيْ وَيْحَكَ

اِنَّ يَعْقُوْبَ بْنَ اِسْحَاقَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ نَبِيًّا ابْنَ نَبِيٍّ كَانَ لَهُ اِثْنَا

عَشَرَ ابْنًا فَغَيَّبَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فرمایا وای او پر تیری کہ یعقوب ابن

اسحاق ابن ابراہیم پیغمبر اور فرزند نبی تہا نا گاہ در پردۂ امتحان مین اونکی بارہ بیٹون مین

ایک پسر کو خدا نی چہپا دیا فَشَابَ رَاْسُهُ مِنَ الْحُزْنِ وَاحْدَوْدَبَ ظَهْرُهُ

مِنَ الْغَمِّ وَذَهَبَ بَصَرُ مِنَ الْبُكَاءِ وَابْنُهُ حَيٌّ فِي دَارِ الدُّنْيَا الم فراق اور لذۂ
اشتیاق کا وہ صدمہ ہوا جو بالون کو سفید پشت کو خمیدہ کیا کثرت رقت مین آنکھونکا
نور جاتا رہا باوجود اسکی جو خلف اونکا دنیا مین زندہ تھا وَاَنَا فَقَدْتُ اَبِي وَاَخِي
وَسَبْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي صَرْعَى مَقْتُولِيْنَ یعنی تو سارا کنبہ دشت
کربلا مین دست جفا سے غایب ہوتے دیکھا ہے والد بزرگوار برادران نامدار کو اپنی ہاتھ
سے کھو یا ہے میری سامنے اونکا سر تن سے اوتارا ہے سترہ جوان عزیز و اقربا کو ایک دن مین یارا
زمین پر گرا خاک و خون مین لوٹتا اونکو چھوڑ اسرکا بالین پاش پاش صحرا مین رہا بیدفن پڑا
فَكَيْفَ يَنْقَضِي حُزْنِي وَيَقِلُّ بُكَائِي میری الم سے وہ غم کیونکر جاتی رہے تسکین دلی مین
اونہر کہان سے آئے ہر دم ماجرای کربلا آنکھونکی روبرو آتا ہے اور صدای العطش حرم و استغاثہ
پدر کا دہیان کان سے نہین جاتا ہے ع عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ قُلْتُ
لِاَبِي عَبْدِ اللهِ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ كَيْفَ صَارَ يَوْمُ عَاشُوْرَا يَوْمَ مُصِيْبَةٍ
وَهَمٍّ وَجَزَعٍ وَبُكَاءٍ کتاب عِلَلُ الشَّرَايِع مین عبد اللہ ابن فضل سے روایت کی ہے اور
کہا ہے یہ بات حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھی ہے کہ یا ابن رسول اللہ کیونکر یوم عاشورا
مصیبت اور شیون و رقت کا دن ہوا دُوْنَ الْيَوْمِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ
وَالْيَوْمِ الَّذِي مَاتَتْ فِيْهِ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ مقابلہ مین اوس روز کی جو رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے دار جاودانی مین رحلت کی اور فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا نے
عالم فانی سے جنت کی راہ لی وَالْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيْهِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْيَوْمِ الَّذِي
قُتِلَ فِيْهِ الْحَسَنُ بِالسَّمِّ اوس دن سے کہ علی مرتضی علیہ السلام نے درجۂ شہادت پایا
اور حسن مجتبی علیہ السلام کو زہر جفا سے بار شربت وفا پلایا فَقَالَ اِنَّ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ

وهيب مسلم بن عقيل بجهت احان ... امير المومنين حسين عليه السلام ... وفود
تکو نماید مختار او را در منزل خود ... بزرگ ... قیام
اوسپرده بعد از طالب خانه متکاری ... مروی نماند و ... یافته بعد
می نمود تا آن ... شیعیان ... مغیره وقوف ... گشته گفتند
خواهر او مشغول ... پیش ...

چہالیسویں مجلس مزید الم عاشورا و شام و کربلا سی مصیبت حرم سید الشہدا

أَعْظَمُ مُصِيبَةً مِنْ جَمِيعِ سَائِرِ الْأَيَّامِ امام بحق ناطق فی جواب یاکہ روز شہادت
امام حسین علیہ السلام کا سب سی بڑا ہی اوس مصیبت اعظم سی اور ایام کی اندوہ و غم کو پشت
سیا ہی وَذَٰلِكَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكِسَاءِ الَّذِينَ هُمْ كَانُوا أَكْرَمَ الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ كَانُوا خَمْسَةً فرمایا یہ سبب ہی کہ اصحاب کسا جو ساری خلق سی اعلی ہی وہ پنجتن
برگزیدہ خدای عز و جل مقرب کبریا آل عبا ہی فَلَمَّا مَضَى عَنْهُمُ النَّبِيُّ بَقِيَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَكَانَ فِيهِمْ لِلنَّاسِ عَزَاءٌ وَسَلْوَةٌ جب اوس ...
گذر گئی خاتم انبیا تو علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کا دیدار خلق کو موجب تسکین کا
فَلَمَّا مَضَتْ فَاطِمَةُ بَقِيَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ كَانَ فِيهِمْ عَزَاءٌ
وَسَلْوَةٌ لِلنَّاسِ ہرگاہ فاطمہ زہرا نی دنیا سی رحلت کی عزاداری و مصیبت خاطر ہوا کی
وجود علی و حسن و حسین علیہم السلام سی ہوی فَلَمَّا قُتِلَ مِنْهُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بَقِيَ
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَزَاءً وَسَلْوَةً لِلنَّاسِ جب کہ امیر المومنین نی بھی شہادت پائی
لوگونکو زیارت حسنین سی شکیبائی تھی فَلَمَّا مَضَى الْحَسَنُ كَانَ لِلنَّاسِ فِي الْحُسَيْنِ
عَزَاءٌ وَسَلْوَةٌ جب امام حسن علیہ السلام بھی زہر سی جگر پارہ خلد کو راہی ہوی تو خستہ
النجاتین فقط امام حسین صلواۃ اللہ یادگار آل عبا ہی اونکا معاینہ رخسار آیینہ دیدار
چار بزرگوار تھا اوسی آرام جان بیقرار وادای رسم عزا و حصول فیض کرو گا رہو تا فَلَمَّا
قُتِلَ الْحُسَيْنُ لَمْ يَكُنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ الْكِسَاءِ أَحَدٌ لِلنَّاسِ فِيهِ بَعْدَهُ عَزَاءٌ
وَسَلْوَةٌ لاکن امام حسین علیہ السلام کی شہادت سی اصحاب کسا کا پاسا گیا اور
بعد خلق کو عزا و تسلی کا سہارا نہ رہا فَكَانَ ذَهَابُهُ كَذَهَابِ جَمِيعِهِمْ كَمَا كَانَ
بَقَاؤُهُ كَبَقَاءِ جَمِيعِهِمْ فَلِذَٰلِكَ صَارَ يَوْمُهُ يَوْمًا أَعْظَمَ الْأَيَّامِ مُصِيبَةً

چہالیسویں مجلس مزید غم روز عاشورا و مرجعیت حرم سید الشہدا

پس اَبی عبداللہ کا مارا جانا گویا سب کا ہی فاقد و غایب ہونا جیسی اونکی وجودی

پنجتن کی نمود تہی اسلیئی روزِ عاشورا کی مصیبت ساری ایامِ غم سی بڑہکی ہوئی قَالَ

عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِیُّ فَقُلْتُ لَهٗ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَلَمْ یَکُنْ لِلنَّاسِ

فِیْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَزَاءٌ وَسَلْوَةٌ مِثْلَ مَا کَانَ لَهُمْ فِیْ اٰبَائِہٖ راوی نی

عرض کی آیا زین العابدین کو سرمایۂ تسکین بنایا اور آبا و اجداد سا خلیفۂ رب العالمین نہیں مانا

فَقَالَ بَلٰی اِنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ کَانَ سَیِّدَ الْعَابِدِیْنَ وَاِمَامًا وَحُجَّةً عَلَی الْخَلْقِ

بَعْدَ اٰبَائِہِ الْمَاضِیْنَ وَلٰکِنَّهٗ لَمْ یَلْقَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَمْ یَسْمَعْ مِنْهُ فرمایا ہاں ہے

لاکن اونکو رسول خدا کی زیارت نہیں ہوئی اور بدون واسطہ انہی کان سی حدیث خاتم رسالت

نہیں سنی وَکَانَ عِلْمُهٗ وِرَاثَةً عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ اونکا علم موروثی

تہا جو پدر و جد بزرگوار سی پہنچا وَکَانَ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ

قَدْ شَاهَدَهُمُ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ اَحْوَالٍ تَتَوَالٰی علی مرتضی و فاطمہ زہرا

و حسن مجتبیٰ و حسین سید الشہدا علیہم السلام کو خلایق نی پیغمبر کی خدمتمیں دیکہا تہا کہ ہمیشہ ہیں

خیر الوری کی ساتہ اونکا جلسہ رہتا فَکَانُوْا مَتٰی نَظَرُوْا اِلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ تَذَکَّرُوْا

حَالَهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَقَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَهٗ وَفِیْهِ جسوقت ایک ہی اون بزرگوارو

لوک سلامت پاتی تو یادِ مصاحبت پیغمبر اور ارشادِ خیر البشر کو زبان پر لاتی فَلَمَّا مَضَوْا

فَقَدَ النَّاسُ مُشَاهَدَةَ الْاَکْرَمِیْنَ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ جب وہ سب مقتدا

دنیا سی گذر گئی تو درمیانِ خلایق وہی برگزیدہ خدا کی آل عبا نرہی وَلَمْ یَکُنْ فِیْ اَحَدٍ

مِنْهُمْ فَقْدُ جَمِیْعِهِمْ اِلَّا فِیْ فَقْدِ الْحُسَیْنِ لِاَنَّهٗ مَضٰی فِیْ اٰخِرِهِمْ فَلِذٰلِکَ

صَارَ یَوْمُهٗ اَعْظَمَ الْاَیَّامِ مُصِیْبَةً الحدیث اون حضرات میں یہ بات نہی جو

چہالیسوین۴۶ مجلس ام سلمہ کا پیغمبر کو محزون دیکھنا حرم سید الشہدا کا ذبح ہونے پر آنا

امید خلایق کہتی ہی کہ ایک سرور کی جانی سی نشان سب پنجتن کا مٹی ہی الا امام حسین علیہ السلام کا
جو واقعہ غیبت ہوا ہو تو جمیع ارباب کیا کا پتا جاتا رہا اسواسطی کہ وہ آبا و اجداد سی آخر مین
گذری ہی اور خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام وارثۃ الاولیا ہی لہذا جو روز شہادت مظلوم کربلا ہی
وہ اعظم ایام مصایب اہل ولا ہی رُوِیَ فِی کِتَابِ کَشْفِ الْغُمَّۃِ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ
قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ذَاتَ یَوْمٍ عِنْدِیْ وَقَدْ حَمِیَ الْوَطِیْسُ وَقَدْ
دَخَلَ اِلٰی بَیْتِیْ فَفَرَشْتُ لَہٗ حَصِیْرًا اِذْ نَطَرَحَ مُتَّکِیًا کتاب کشف الغمہ مین
ام سلمہ سی روایت کی ہی کہ ایک دن رسولخدا کو بخار مین شدت ہوئی ہی میری حجری مین
قدم رنجہ فرمایا ہی مینی اونکی استراحت کو بوریا بچھایا ہی صاحب مسند قاب قوسین نی تکیہ
لگایا ہی اور سر لیٹ کی ضعف سی پانو پسارا یا فَجَاءَ الْحُسَیْنُ فَدَخَلَ وَھُوَ مُلْقٰی عَلٰی
ظَہْرِہٖ فَقَالَ ھُنَا یَا حُسَیْنُ فَوَقَعَ عَلٰی صَدْرِہٖ اس حال مین امام حسین علیہ السلام
نانا کی پاس آئی جناب پیغمبر چت آرام کرتی تہی نواسی کی طرف ہاتھ بڑہائی بولی ای حسین
یہان آجاؤ چہاتی پر بیٹھ کی دل بہلاؤ فَجَعَلَ یَلْاعِبُہٗ وَھُوَ یَمْسَحُ عَلٰی بَطْنِہٖ پس
وہ اونسی خوشی مین کہیلتی سینہ و شکم جد بزرگوار پر لوٹتی خیر الوریٰ ذکر خدا مین تسبیح پڑہتی
اپنی بیماری و تپ کا خیال نرکہتی قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ فَنَظَرْتُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ
فَاِذَا ھُوَ یَلْاعِبُہٗ ام سلمہ فرماتی ہین کہ شگاف در سی مینی تماشا دیکہا کہ خاتم انبیا نواسی کو
چہیڑتی اور ہنستی رہی فَقُلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ یَوْمَ صَدْرِ
الْمُصْطَفٰی وَیَوْمَ وَجْہِ الثَّرٰی اِنَّ ھٰذَا الْعَجَبُ مینی کہا سبحان اللہ عجب ماجرا ہی
ایک روز حسین کا صدر مصطفی پر لوٹنا اور کبھی زمین مقتل مین گرنا سنا ہی قَالَتْ
ثُمَّ غِبْتُ عَنْہُ سَاعَۃً وَعُدْتُ اِلَی الْبَابِ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ وَھُوَ مَغْمُوْمٌ

چہالیسوین مجلس ام سلمہ کا پیغمبر کو نالان دیکہنا شام و کربلا سے حرم سید الشہدا کا پہر

وَقَدْ غَمَّضَ عَيْنَيْهِ وَفِي وَجْهِهِ نَوْعٌ مِنْ عُبُوسٍ ام سلمہ نے بیان کیا مین ہوئی

در کسی طرف پہ جا کی در پہ پہر آئی ناگاہ سرور کائنات کی صورت غمزدہ و اشکبار و افسردہ

نظر آئی فَقُلْتُ لَا شَكَّ اَنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ شَقَّ عَلَى النَّبِيِّ بِصَبْوَتِهِ میری خیال مین

آیا حسین کی نادانی و طفولیت سے کچہہ اونپر شدت گذری اور حبیب خدا کو اوسکی حرکت

یقین ہی ناگوار طبیعت ہوئی فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَبْكِي

پس مین اوکی پاس گئی پوچہون کیا سبب سے محزون ہوتی ہین دیکہا کوئی چیز ہاتہہ مین

لیے اوسپر نظر کرتی روتی ہین فَقُلْتُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفْدِيْكَ

مَنْ اَرَاكَ بَاكِيًا حَزِيْنًا مَا الْخَبَرُ مین عرض کی اے رسول خدا تپر مان باپ اور اپنی جان قربان

کرون کیا ماجرا ہی جو اس دم اپکو نالان و محزون پاتی ہون فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ نَزَلَ

عَلَيَّ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ وَلَدِيْ هٰذَا سَيُقْتَلُ فَقُلْتُ كَيْفَ

وَاَيْنَ فرمایا کہ ابہی جبرئیل میری پاس آیا مجہی خبر دی کہ یہ فرزند مارا جائیگا مینے دریافت کیا

ای حامل وحی کبریا کیونکر اور کہان ایسا حادثہ گذریگا قَالَ بَعْدَ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ فِيْ

اَرْضِ كَرْبَلَا جواب دیا بعد شہادت پدر و رحلت مادر کی یہ واقعہ ہونا ہی روز عاشورا

زمین بلا خیز مین جسکا نام کربلا ہی وَاِنِ اخْتَرْتَ اَنْ اُرِيَكَ مِنْ تُرَابِهَا قَبْضَةً

اگر تم چاہو وادی اقدس مین جاؤن وہان کی خاک لاکی تمہین دکہاؤن فَغَابَ

عَنِّيْ فَجَاءَ بِهٰذِهِ الْقَبْضَةِ وَقَالَ هٰذَا مِنْ تُرْبَتِهِ پس جبرئیل میری روبروی

غایب ہوا قدم ٹرہایا تہوڑی دیر مین اوس ارض مطہر کی یہ مٹی لایا قَالَ خُذِيْهَا

وَاحْفَظِيْهَا عِنْدَكِ فِيْ هٰذِهِ الزُّجَاجَةِ وَانْظُرِيْ اِلَيْهَا فَاِذَا رَاَيْتِهَا قَدْ صَارَتْ

دَمًا عَبِيْطًا فَاعْلَمِيْ اَنَّ وَلَدِيَ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ سرکار نے

چہالیسوین مجلس خواب ام سلمہ مین پیغمبر کا غبار آلود جلوہ فرمانا اہلبیت کا شام سی مدینہ آنا

وہ خاک مجھی سونپی کہ اپنی پاس رکھو اس شیشی مین حفاظت سی بھر کی روز نظر کرتی رہو جب
اوسمین دیکھنا یہ تربت کا خون تازہ بنا یقین لانا کہ امام حسین اسگھڑی شہید ہوا
قالت ام سلمة ففعلت ما امرني فجعلتها في جانب البيت حتى قبض
النبي وجرى ما جرى ام سلمہ سی منقول ہی مین وہ لیا کیا جو مخبر صادق نی کہا تھا
شیشی کو ایک جانب حجری کی اویزان دہرا تاکہ رحلت خیر الوری کا سانحہ اور باقی ماجرا
کہ ثم لما خرج الحسين من المدينة الى العراق واتيته لاودعه
جب وہ روز ہوا کہ حسین علیہ السلام سفر عراق کو مدینہ سی نکلا مین رخصت کی واسطی
پاس گئی رو دیا منہ سی اونکی اپنا نانا وہ مسافر دشت غربت نی کہا نانا جان جبرئیل
اوس تربت ... شیشہ تربت کی ... کہو ایہی فبقيت
اتعهدها وانظر اليها اليوم المرتين والثلاث دل بیقرار اور چشم اشکبار سی
وعدہ ... دن مین دو تین بار اوسکو دیکھتی چند مدت گذری فلما
كان اليوم العاشر من المحرم قرب الزوال اخذتني سنة من النوم
فنمت هنيئة تا کہ روز دسوین محرم کو قریب زوال کا ہنگام ہوا فرأيت رسول
الله في منامي واذا هو اشعث اغبر وعلى كريمته الغبار والتراب
ناگاہ رسول اللہ کی عالم رویا مین تباہ حالت پائی کہ سر اور داڑھی مین پریشان سر مو
گرد پڑی نظر آئی فقلت بابي انت وامي ما لي اراك يا رسول الله مغبرا
اشعث ما هذا الغبار والتراب الذي اراه على كريمتك ووجهك
عرض کی ای حبیب کردگار اندوہ و غم کا سبب کیا ہی جو آپکا چہرہ متغیر اور بکہری ہی ریش
غبار کہان سی بھرا ہی فقال لي يا ام سلمة لم ازل هذه الليلة احفر قبر ولدي

چهالیسوین مجلس ام سلمہ کا پیغمبر کو نا مژدہ خواب مین دیکھنا

اَلْحُسَیْنِ وَ قُبُوْرُ اَصْحَابِہٖ فرمایا ای ام سلمہ یہی تمام رات مصیبت و رقت طاری رہی کہ

قبر حسین مظلوم و اقربا و صحابہ سید الشہدا کی طیاری مین گذری وَ هٰذَا آوَانُ فَرَاغِیْ

مِنْ تَجْهِیْزِ وَلَدِی الْحُسَیْنِ وَ اَصْحَابِہٖ قُتِلُوْا بِکَرْبَلَا ابھی فرزند ونکو صحرای

کربلا مین امت جفاکار نی مارا ہی مین ابھی حسین اور اوسکی رفقا کی تجہیز و تدفین سے فراغ

پایا ہی فَانْتَبَهْتُ فَزِعَةً مَرْعُوْبَةً فَقُمْتُ وَ نَظَرْتُ اِلَی الْقَارُوْرَۃِ

فَاِذَا بِهَا قَدْ صَارَتْ دَمًا عَبِیْطًا فَعَلِمْتُ اَنَّ الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ ام سلمہ

کہتی ہین خواب سی گہبرا کی اوٹہی دوڑ کی شیشہ تربت پر نظر کی اوسمین خون تازہ جوش مارتا

دیکہا شہادت امام حسین اور بربادی ثقلین کا یقین کیا فَجَعَلْتُ اَصِیْحُ وَ اَبْکِیْ

وَا قُرَّۃَ عَیْنَاہُ وَا حُسَیْنَاہُ وَا ضَیْعَتَاہُ بَعْدَكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ

ام سلمہ نی بیتاب ہوکی نعرہ مارا کہ ہای فرزند رسول نورچشم بتول کیسی آفت گذری

ای حسین بیکس تیری شہادت سی حرمت اہلبیت جاتی رہی قَالَ فَجَعَلَتْ تَصِیْحُ

حَتّٰی اِجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَهَا فَقَالُوْا مَا الْخَبَرُ راوی کہتا ہی ام سلمہ نی فریاد و زاری

بہت کی ہجوم ہوا زن و مرد فراہم ہوی پوچہا خیر ہی کیا ہی کوئی خبر آئی فَاَعْلَمَتْهُمْ

مَا رَاَتْ یُنَادُوْنَ وَا سَیِّدَاہُ وَا مَظْلُوْمَاہُ وَاللّٰہِ مَا کَذَبْتُ فَاَرِّخْ

ذٰلِكَ الْیَوْمَ یَوْمَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یاد رہی مومنین مومنات کی روتی جاتی

حاضرین کو خاک شیشی سی لہو بہنی کا ماجرا سنایا جب سامعین کو ذکر اندوہ مین تاب

ضبط و قرار باقی نرہی سب نی عزا و ماتم سی چلا کی آہ سرد بہری نعرہ وا سیداہ و وا مظلوما

شور و شین کیا افسوس و حسرت سی نام امام حسین علیہ السلام لیا ام سلمہ بولین سچ ہی کہ

مخبر صادق نی کبہی خلاف نہین کہا آج کی دن میرا پیارا فرزند غریب و بیچارہ کربلا مین

چہالیسوین مجلس اہلبیت کا شام و کربلا سے مدینہ مین آنا

نکلی جو مرقد سے خاک اڑانی کو ، ابو تراب کی چہری پہ کیون غبار نہو + خموش ناظم اب آگی

نہین مجال سخن + حسن کو درد جگر سے پہر انتشار نہو

مجلس چہلم اہلبیت کا شام و کربلا سے مدینہ مین وطن عزا داری و ماتم کنان و فغان و فریاد کنان مین

حاملان طغیان ابدا و محن و واصلان بیت الاحزان وطن بمنزل رسیدگان مدینہ اندوہ

بکا و محمل کشایان قافلہ کرب و بلا مرثیہ خوانان مصیبت عزیزان و نوحہ سرایان محنت زدہ

بیان چنین تعزیت مین اوقیا سے نالہ و رقت سے یون دست و بغل ہوتی ہین کہ جب اہلبیت

کرام سفر شام سے دشت کربلا مین آئی اور چند روز و شب ماتم امام حسین علیہ السلام کو

زار سے بجا لائی طوق پوش سلسلہ دین زین العابدین نی سب عزا دارون کو سمجہا بجہا کر

مہاجرت قبور شہدا و مراجعت مدینہ خیر الوری کی امر فرمایا قال السید ثم انفصلوا

من کربلا طالبین المدینۃ ہر بی بی اپنی وارث کی قبر سے لپٹی ہوئی ہین بہا انسو

نالہ و بکا مین سینہ و سر کو پیٹتی بحکم امام زمان سب حرم محترم ناچار و اشکبار سوار ہوئی

دل بیقرار مین حسرت و ارمان بہری کربلا سے وطن چلی کاروان کا روان خیل الم کی سا

وکہہ اوٹہاتی قدم بڑہاتی او ہر منزل کو غم سید الشہدا سی ماتم سرا بناتی جاتی قال بشیر

بن جذلم فلما قربنا منہا نزل علی بن الحسین فحط رحلہ وضرب

فسطاطہ وانزل نساءہ بشیر ابن جذلم نی روایت کی ہی جب سواری انوان حرم کی

نزدیک مدینہ پہنچی ہی عجب طرح کی قت عورات و اطفال امام حسین علیہ السلام مین برپا

ہوئی یا اسواسطی کہ ہم پاس نی گہیرا شہر مین لوگ پوچہینگی تمہاری سردار پہ کیا گذری اور

ہنگام دگر امام مین سید الساجدین نی سکو روک لیا دروازی سی باہر ایک طرف مقام کیا

استعمال مسکیرد و مملکت نزار پیدا ... کمن و دیگاه
خوا گفت ... بنشینا بکن ... شاہو ... واتهاد
رہ بلاد ... شاہو ... گذشته شاہو گفت
نو کیستی گفت ... میخواہم ... مرکه ... شمیان
کر کامل ... بکاه ... دیده ام که ... نام او ...

چہالیسویں مجلس مدینہ میں بازگشت حرم سید الشہدا و نوحہ کرنا بشیر کا

پہنچا پرانا خیمہ جو ہمراہ تھا عمو وآہ و فریاد پر او ٹھایا اہلبیت کو عماری و محمل سی اوتار کی حضرت پر ٹہایا وَقَالَ یَا بَشِیْرُ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَاكَ لَقَدْ كَانَ شَاعِرًا فَهَلْ تَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ مِنْهُ بشیر کو اپنی پاس بلایا اور فرمایا اے بشیر خدا تیری والد کو رحمت کری وہ اچھا شاعر باطبع رسا تھا آیا تو بھی اوس فن میں دخل رکھتا ہی اور مضمون مکنون نظم کرسکتا ہی قُلْتُ بَلٰی یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنِّیْ لَشَاعِرٌ عرض کی ای مطلع قصیدہ صبر و شکیبائی مقطع قطعہ ابتلا بردیف قافیہ بلا و مصرع شاہ بیت صدق و صفا میں بہی بندش کلام چست کیا کرتا ہوں اور دیوان خیال میں بحر فکر سی گوہر بہا لاتا ہوں قَالَ فَادْخُلِ الْمَدِیْنَةَ فَانْعَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ارشاد کیا ای بشیر ہماری وطن مدینہ میں جاکی شور و بکا اور سکو شہادت ابی عبد اللہ الحسین کی خبر سنا قَالَ بَشِیْرٌ فَرَکِبْتُ فَرَسِیْ وَرَکَضْتُ حَتّٰی دَخَلْتُ الْمَدِیْنَةَ فَلَمَّا بَلَغْتُ مَسْجِدَ النَّبِیِّ رَفَعْتُ صَوْتِیْ بِالْبُکَاءِ بشیر کہتا ہی کہ میں سوار ہوکی فرس کو اڑاکر شہر میں نوحہ کرتا آیا تا مسجد و روضہ رسول میں سر پیٹتا رقت سی پہنچا وَاَنْشَاْتُ اَقُوْلُ ابیات کو تضمین کیا اور ہجاوران قبر نبی کو پکارا یَا اَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَکُمْ بِهَا قُتِلَ الْحُسَیْنُ فَاَدْمُعِیْ مِدْرَارُ ای مردم یثرب کیا بی خبر ہو تم کہ مقام آرام نہیں رہا ہی آنکہوں سی لہو کی آنسو بہاؤ کہ حسین فرزند پیغمبر مارا گیا ہی اَلْجِسْمُ مِنْهُ بِکَرْبَلَاءَ مُضَرَّجٌ وَالرَّاْسُ مِنْهُ عَلَی الْقَنَاةِ یُدَارُ بدن اوسکا پارہ پارہ صحرای بلا میں پڑا ہی اور سر اوسکا نیزی پر چڑہا در بدر پھرا ہی قَالَ ثُمَّ قُلْتُ هٰذَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ مَعَ اَخَوَاتِهٖ وَعَمَّاتِهٖ قَدْ حَلُّوْا بِسَاحَتِکُمْ وَنَزَلُوْا بِفِنَائِکُمْ بشیر نی کہا میں رو کی بولا ای اہل ولا ساری جوانان اولاد پیغمبر شہید ہوئی اور نبی فقط علی ابن الحسین

عثمان پیدا خواهد شد و دولت
و دعوی پیغمبری خواهد کرد و دولت ...
و مملکت عجم را بدست خواهد آورد ...
ملک ... نظهور ... ست ...
... ست و ... گویان ... مقوله ...
... امکنه ... و ...
... گویان ... ست ...
... خواهد ... خواهد شد ...
او تعالی ... باقی ...
۱۰۸۹

دست کشید ... گفت ای حجاج
تقدیر الهی ... که ...
هشتاد و سه هزار آدم را ...
شما خواهم کشت ... خواهی کشت
... بکشی خواهی
... نام ... کشتن ...
... رسول خدا ...
بکشید ... حجاج گفت
... کشت ... میخواهم ...
... بکشی تا اینکه ...

خلاصه و فتنه جلاد حاضر شد
جلاد عقرب ... ساخت
... سلط کند ...
یکی از خاصان عبدالملک بن
مروان آمد و فریاد زد کای جلاد
دست نگهدار و نام عبدالملک

چہالیسوین مجلس بشیر کا بازگشت حرم سے خبر لانا اہل مدینہ کا شور و شین مچانا

علیہا السلام باقی بچی کہ وہ نوح طوفان بلا وارث ال عبا آئی ہین اسیر سے چہڑا کی بہن اور پہوپہی اور والدہ کو لائی ہین تمہاری دیار کی باہر منزل کی ہی سواری زینب ام کلثوم کی ہودج و محمل سے اوتری ہی وَاَنَا رَسُوْلُهُ اِلَيْكُمْ اُعَرِّفُكُمْ مَكَانَهُ مین اونکا فرستادہ ابہی آتا ہون تمکو پتا و نشان ورود حرم کا بتاتا ہون جلد اپنی سادات سے ملو الم عزیزون مین اندوہ و غم سے پرسا دو قَالَ فَمَا بَقِيَتْ فِي الْمَدِيْنَةِ مُخَدَّرَةٌ وَلَا مُحَجَّبَةٌ اِلَّا بَرَزْنَ مِنْ خُدُوْرِهِنَّ مَكْشُوْفَةً شُعُوْرُهُنَّ مُخَمَّشَةً وُجُوْهُهُنَّ ضَارِبَاتٍ خُدُوْدَهُنَّ يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ پس اوسوقت یہ ماجرا سنکی محلات بنی ہاشم سے صدای زاری و فریاد و واویلا اوٹہی گہر مین کوئی خاتون پردۂ عصمت و طہارت کی نرہی مگر بیقراری سے باہر نکل پڑی سینہ نوچتی بال بکہرای رخسارون پہ طمانچی مارتی شیون و رقت سے بیتاب ہوکی نوحہ و فغان مین چلاتی فَلَمْ اَرَ بَاكِيًا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَا اَمَرَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهُ ایسا صیحہ و احسرتاکو چہ و بازار مین برپا ہوا کہ دنیا مین کبہی وہ غلغلہ بپا ہرگز نہ دیکہا نہ سنا تہی دیار مدینہ مین اسقدر نالہ و رقت کا جوش ہوا اہل اسلام پر ایسا ماجرا گذرا کوئی حسین کی واسطی پیٹ رہی سینہ کوئی کہتی تہی ہای ویران ہوا مدینہ ایک قاسم کی نام پر جان کہوتی ایک عباس کی لئی زندگی سی ہاتہہ دہوتی کوئی نالان کہ افسوس علی اکبر نوجوان تہا کوئی گریان کہ حیف علی اصغر بہی تیر کا نشان ہوا سبہون و جعفر کی اندوہ پہ دہاڑ دہاڑ ماتم سے شور مچایا صحابہ و انصار کی اقربانی جزع و فزع روز جزا دکہایا وَسَمِعْتُ جَارِيَةً تَنُوْحُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَتَقُوْلُ اور مین سنا تہی کہ ایک خاتون حضرت حسین کو یاد کرتی اس مضمون سوز و گداز کی شعر نوحہ کہتی تہی سَيِّدِيْ نَاعٍ نَعَاهُ فَاَوْجَعَا وَاَمْرَضَنِيْ نَاعٍ نَعَاهُ

چھالیسوین مجلس مدینہ مین بازگشت عترت سید الشہدا و بیان سید سجاد و قصہ کربلا

خیمہ کی پاس وارد ہوا وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ دَاخِلاً فَخَرَجَ وَمَعَهُ خِرْقَةٌ يَمْسَحُ بِهَا دُمُوعَهُ امام زین العابدین علیہ السلام کو وہان دیکھا جب اہل وطن کا مجمع ہر طرف بندھا تو حضرت بیان سرگذشت کو اوٹھی آنکھون سی بی اختیار آنسو بہتی تھی رومال ہاتھہ مین لیکی پونچھتی جاتی آہ و نالہ سینہ سی مجال ضبط نہین پاتی وَخَلْفَهُ خَادِمٌ مَعَهُ كُرْسِيٌّ فَوَضَعَهُ لَهُ وَجَلَسَ عَلَيْهِ وَهُوَ لَا يَتَمَالَكُ مِنَ الْعَبْرَةِ اوس مولا کی پیچھی ایک غلام کی صورت بھی غمزدہ نظر آئی جو اوسکی ساتھہ کرسی تھی لاکی درسامان خلایق بچھائی زیب وہ عرش داورنی اوس پر جلوس فرمایا لاکن وفور ملال سی کلام نہو سکتا تھا ایسا دل بھر آیا وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُ النَّاسِ بِالْبُكَاءِ وَحَنِينِ الْجَوَارِي وَالنِّسَاءِ موالی نی جو سید الساجدین کو غمگین و بی پدر بیٹھا پایا حاضرین کی نوحہ و بکا کا شور محشر دکھایا ایک جانب سی مردونکا صیحہ و نالہ بلند ہوا دوسری طرف عورات لونڈیونکا خروش بکا عالم بالا پر گیا وَالنَّاسُ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ يُعَزُّونَهُ فَضَجَّتْ تِلْكَ الْبُقْعَةُ ضَجَّةً شَدِيدَةً ہر سمت سی لوگ رسم تعزیت ادا کرتی بہر سلک قتل شاہ سرور کو اکی کرتی شدت آہ وزاری نی اوس مکان کو لرزان کیا زمین زمان مین تہلکہ عظیم سی انقلاب دکھائی دیا فَأَوْمَى بِيَدِهِ أَنِ اسْكُتُوا فَسَكَنَتْ فَوْرَتُهُمْ اوس ہنگامہ شیون مین یادگار آل عبا نی اشارہ فرمایا کہ ایہا الناس چپ رہو ذرا سنو ماجرا ہمارا جو باعث غم اوٹھایا پس لوگ سب خاموش رہی اندرا ور باہر ہمہ تن گوش ہوی فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ بَارِئِ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ الَّذِي بَعُدَ فَارْتَفَعَ فِي السَّمٰوَاتِ الْعُلَى وَقَرُبَ فَشَهِدَ النَّجْوَى نَحْمَدُهُ عَلَى عَظَائِمِ الْأُمُورِ

چہالیسویں مجلس بیچ بیان رجعت حرم و سید سجاد کا بیان الم

وَفَجَائِعِ الدُّهُوْرِ وَاَلَمِ الْفَجَائِعِ وَمَضَاضَةِ اللَّوَاذِعِ وَجَلِيْلِ الرُّزْءِ وَعَظِيْمِ

الْمَصَائِبِ الْفَاظِعَةِ الْكَاظَّةِ الْفَادِحَةِ الْجَائِحَةِ یہ خطبہ منبر کوفہ کی

ورزندگی بہت دردناک فقرات پڑہے اور حمد الہی میں ایسی مضامین سنائے جو فرشتے ناخوان

عبارات ہی اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ وَلَهُ الْحَمْدُ اِبْتَلَانَا بِمَصَائِبَ جَلِيْلَةٍ

وَثُلْمَةٍ فِي الْاِسْلَامِ عَظِيْمَةٍ ای گروہ سامعین ستایش ہے خدا کی جنی ہمکو مصائب

اعظم سی آزمایا اور اوس رخنہ اسلام کی آفت میں بلاکش اَمم بنایا قُتِلَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

وَعِتْرَتُهٗ وَسُبِيَ نِسَاؤُهٗ وَصِبْيَتُهٗ ای مجاوران روضہ خیر الوری روز عاشورا

دشت کربلا میں بیسر و انہ و پانی بند رہا بہوکا پیاسا پیغمبر کا نواسا ابو عبد اللہ مارا گیا

مرتی دم تک درد و غم و الم کو اپنی صبر میں سہا ہماری روبرو ساری عزیز و رفقا کی

کٹی صد پارہ بدن شہدا خاک و خون میں ائی گہوڑوں کی سم نے اجسام ال رسول کو روندا

کر سینہ و پہلو توڑا لشکر ستم نے اہلبیت کو خیمہ میں اکی لوٹا عورات امام حسین علیہ السلام جدّ

بہا کی اسیر ہوئیں دختران یتیم بی چادر و معجر قید میں رسن سی بندھیں حرم محترم کو اندوہ فراق

میں تازیانہ لگایا مجہی حالت بیماری و ضعف میں زنجیر و طوق پہنایا ام کلثوم و فاطمہ کی

بندی اوتاری اطفال صغیر کو رونی پر طمانچی مارے وَدَارُوْا بِرَاْسِهٖ فِي الْبُلْدَانِ

مِنْ فَوْقِ عَامِلِ السِّنَانِ سر فرزند بتول مع سایر شہدا کی نوک نیزوں پر چڑہایا

ہمراہ عترت رسول کی ہر شہر و دیار میں تشہیر کو پہرایا ابن زیاد و یزید کی دربار میں ذلت و

خواری گذری مدت تک زندان کوفہ و دمشق میں حالت رقت و زاری طاری رہی تہا

نہی بچی بیچاری بہوک پیاسمیں خاک پر گرتی اپنی گہری گہر کو فراق عزیزوں میں یاد کرتی

وَهٰذِهِ الرَّزِيَّةُ الَّتِيْ لَا مِثْلَهَا رَزِيَّةٌ یہ مصیبت ہماری ایسی بہاری تہی کہ ویسی شدید

پہاڑ ٹیسویں مجلس اہلبیت و سید سجاد کا وارد مدینہ ہونا خلق کا اونکی بیان سی رونا

سارے دنیا میں کسینی نہیں دیکھی اَیُّہَا النَّاسُ فَاَیُّ رِجَالَاتٍ مِنْکُمْ یُسَرُّوْنَ

بَعْدَ قَتْلِہٖ اَمْ اَیَّۃُ عَیْنٍ مِنْکُمْ تَحْبِسُ دَمْعَہَا وَتَضَنُّ عَنْ اِنْہِمَالِہَا ای گروہ

خلایق اس حادثۂ عظمیٰ کی بعد تمہاری درمیان کون لوگ ہونگی جو شادی کرینگی اور کسکی

آنکھون سی شہادتِ امام حسین علیہ السلام پر سوگوار میں آنسو نہ بہینگی اَیُّہَا النَّاسُ

اَصْبَحْنَا مَطْرُوْدِیْنَ مُشَرَّدِیْنَ مَذُوْدِیْنَ شَاسِعِیْنَ عَنِ الْاَمْصَارِ

کَاَنَّا اَوْلَادُ تُرْکٍ وَکَابُلٍ مِنْ غَیْرِ جُرْمٍ اِجْتَرَمْنَاہُ وَلَا مَکْرُوْہٍ ارْتَکَبْنَاہُ

وَلَا ثُلْمَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ ثَلَمْنَاہَا ہم عترتِ خیر الانام وطن سی نکالی ہوی پریشان

در بدر پامالِ عدوان سلسلہ بسلسلہ زنجیرین بندہی ہوی ایام بسر کرتی اور مثلِ اہلِ کوفہ و شام

کفارِ ترک و کابل سی بدتر تباہی زدہ ناکام ملکون میں پھرتی ہر چند ہمسی کوئی گناہ صغیرہ

نہین ہوا ہرگز عمل مکروہ ظہور مین نہین آیا کوئی رخنہ بدعت اسلام مین نہین کیا کسی حلال

حرام کا حکم خلاف نہین دیا اَیُّہَا النَّاسُ اَیُّ قَلْبٍ لَا یَتَصَدَّعُ لِقَتْلِہٖ اَمْ اَیُّ

فُؤَادٍ لَا یَحِنُّ اِلَیْہِ اَمْ اَیُّ سَمْعٍ یَسْمَعُ ہٰذِہِ الثُّلْمَۃَ الَّتِیْ ثُلِمَتْ فِی

الْاِسْلَامِ ای محبانِ سید ابرار کسکا دل بی رحم تاب ضبط رکھیگا جو اس واقعہ سید الشہدا

اندوہ و حسرت سی نہین پھٹیگا کون بشر کا جگر ہی کہ خبر اون صدمات کی پائیگا

اور نالہ و فریاد سی نہین پھٹ جائیگا جسکی ساعت مین یہ ماجرا شکستِ اسلام کا انکا

لاعلاج ہی جین ہوکی ذکرِ حسین علیہ السلام سی اشکِ خونین بہائیگا فَلَقَدْ بَکَتِ

السَّبْعُ الشِّدَادُ لِقَتْلِہٖ وَبَکَتِ الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِہَا وَالسَّمٰوٰتُ بِاَرْکَانِہَا

بتحقیق کہ ابی عبد اللہ کی مصیبتِ شہادت سی شش جہت مین رونا پہیلا اور دریاء

اعظم موج سی اوٹھا شور و واویلا سا تون آسمانون مین غلغلہ مچا عالم امکان مین تہلکہ

پہالیسویں مجلس بشیر کو زینب خاتون کا انعام دینا

بہا وَالْاَرْضُ بِاَرْجَائِہَا وَالْاَشْجَارُ بِاَغْصَانِہَا زمین کو وقوع الم سی کون کا
زلزلہ آیا اشجار کو ہموم و غم نے خاک پہ گرایا وَالْحِیْطَانُ وَلُجَجُ الْبِحَارِ وَالْمَلَائِکَۃُ
الْمُقَرَّبُوْنَ وَاَہْلُ السَّمٰوٰاتِ اَجْمَعُوْنَ جانوران صحرائی اضطراب سے پر مارتے تھے
بحار کو صدمات بیقراری ہوی بہت ساری ملائکہ افلاک سب اندوہناک ہوی تمام جہان
ہر طرح کی واہمی پہنچی مَا سَمِعْنَا بِہٰذَا فِیْ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِیْنَ اِنْ ہٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ
وَاللّٰہِ لَوْ اَنَّ النَّبِیَّ تَقَدَّمَ اِلَیْہِمْ فِیْ قِتَالِنَا کَمَا تَقَدَّمَ اِلَیْہِمْ فِی الْوِصَایَۃِ
بِنَا لَمَا ازْدَادُوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا بِنَا قسم خدا کی برا حادثہ گذرا و اقتدر بلا جو کی نیا
کبھی سنا نہیں گیا واللہ اگر پیغمبر ہماری مارنے کو فرماتے جیسا کہ ہمیشہ عزت و حرمت ہماری کو
چاہتے ہر آئینہ جو سلوک ہم سے کیا ہر گز عمل میں نہ لاتے اور اس شدت عداوت سے زیادہ تر
فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حالت کرب و قلق حد سے زیادہ بڑھی درد کی آہ
استرجاع پڑھی پس زار و نالان کرتے ہے اور آئی عورت و مرد عذر خواہی کو ہجوم لائی
خیمہ میں حرم محترم کی پاس ہر ایک خاتون اہل بیت جا کی پہلو نشین ہو تی و کرتے تھا
تسکی اشکہائے غراسی سینہ دہوتی سر پیٹ کی جان کہوتی قَالَ الْحَارِثُ بْنُ کَعْبٍ قَالَتْ
لِیْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ عَلِیٍّ قُلْتُ لِاُخْتِیْ زَیْنَبَ قَدْ وَجَبَ عَلَیْنَا حَقُّ ہٰذَا لِحُسْنِ
صُحْبَتِہٖ لَنَا فَہَلْ لَکِ اَنْ تَصِلَاہٗ حرث ابن کعب نے بیان کیا ہے کہ بی بی فاطمہ
دختر علی مرتضی علیہ السلام کی زبانی سنا ہے جو فرمایا کہ اپنی بہن زینب خاتون سے کہا اس
بشیر نے تمام راہ میں ہماری اطاعت سے حق خدمت ثابت کیا آیا کچھ موجود ہے کہ انعام
دیں اور اوسکی دلکو خوش اور شاد کام کریں قَالَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰہِ مَا لَنَا مَا نَصِلُہٗ
اِلَّا اَنْ نُعْطِیَہٗ حُلِیَّنَا جواب دیا واللہ مال دنیا سے باقی نہیں رہا ہے اعدا نے کربلا میں

والاخذ بثارهم من العصابة الملعونة جزاك الله عن النبي صلى الله عليه وآله وعن اهلبيته عليهم السلام سلام باد

و برتوای کسیکه نفس خود را در خشنودی ائمه بسبب نصرت کردن عترت طاهرین و توفیق انتقام از زمرهٔ ملعونه انام مرحوم کرده پس حق تعالی ترا از جانب رسول و اهلبیت او جزای خیر بدهد

بیان نسب مختار بن ابی عبیدهٔ ثقفی

باب اول در ذکر نسب مختار و سبب مقید شدن و رها شدن او از زندان ست بدانکه در روضة الصفا گفته که مختار پسر ابو عبیدة بن مسعود الثقفی بود که در زمان عمر سپهسالار لشکر عراق شده و در واقعه جسر در دریای فرات کشته شد و ابن نما علیه الرحمه گفته که مختار پسر ابو عبیدة بن عمیر الثقفی بود

چہالیسوین مجلس بیچ بیان رجعت حرم و عطیہ صلہ بشیر حذلم

لوٹ لیا ہی مگر دو چار چیزین جو ستر دیا ئی ہین زیور کی وہ اوتار کی بہیجدین اور عذر لائین یہ مختصر کی فَاَخَذْتُ سِوَارِیْ وَدُمْلُجِیْ وَسِوَارَ اُخْتِیْ وَدُمْلُجَہَا وَبَعَثْنَا بِہَا اِلَیْہِ وَاعْتَذَرْنَا مِنْ قِلَّتِہَا پس مینی اپنی اور ہمشیر کی بازوبند اور کنگن بہیجی کمی عطا مین ناداری و خجالت کی اسباب ظاہر کیی وَقُلْنَا ہٰذَا بَعْضُ جَزَائِکَ لِحُسْنِ صُحْبَتِکَ اِیَّانَا کہا کہ یہ تہوڑا عوض ہی سلوک رفاقت کا باقی وعدہ جزا ہی جد بزرگوار سی شفاعت کا فَقَالَ لَوْ کَانَ الَّذِیْ صَنَعْتُ لِلدُّنْیَا کَانَ فِیْ دُوْنِ ہٰذَا رِضَائِیْ بشیر نی عرض کی اگر تمہاری پاسداری واسطی دنیا کی میری ہاتہہ سی ظہور مین آتی تو ہر آئینہ اسقدر عطا بلکہ تہوڑی بہی مجہی احسان مند بناتی وَلٰکِنْ وَاللّٰہِ مَا فَعَلْتُہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَقَرَابَتِکُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ لاکن صدق نیت سی کہتا ہون قسم پروردگار کی ہی مینی یہ رعایت رضای خدا و قرابت خیر الوری کی واسطی کی ہی اون سادات نی جواب دیا کہ ہم اہلبیت کی بخشش حکم باران رحمت رکہتی ہی جہان نازل ہو جای پہر ہین ایک بوند پہرتی ہی ناگاہ محمد حنفیہ بقرار و اشکبار وہان آئی لوازم تعزیت و ماتم پرسی کی بجا لائی ام سلمہ و ام البنین و ام لقمان عورات بنی ہاشم کی ہمراہ آکی ملین بعد از شیون و نوحہ خواہران و زوجات و دختران امام شہید کو اوٹہا کی روضۂ پیغمبر پر لی چلین ثُمَّ قَالَ وَاَمَّا اُمُّ کُلْثُوْمٍ فَحِیْنَ تَوَجَّہَتْ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ جَعَلَتْ تَبْکِیْ وَتَقُوْلُ اوسوقت ام کلثوم نی روکی شہر مدینہ کو خطاب فرمایا یہ مرثیہ جانسوز اپنا تضمین باچشم پرآب سنایا۔ مَدِیْنَۃَ جَدِّنَا لَا تَقْبَلِیْنَا فَبِالْحَسَرَاتِ وَالْاَحْزَانِ جِئْنَا ای مدینہ جد بزرگوار کی مسکن و ماوا اقف رہنا ہمارا شہر بین قدم رکہنا گوارا نکرنا کہ حسرت و اندوہ ساتہہ لائی ہین اور دشت بلا و طغیان سی پہری کی

چہالیسوین مجلس مدینہ مین جمعیت عترت مظلوم اور مرثیہ کلام ام کلثوم

آتی ہین اَلَا فَاَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَنَّا بِاَنَّا قَدْ فُجِعْنَا فِیْ اَخِیْنَا الا ہم ہی خبر دینا
ہماری طرف سی نانا رسو ل خدا کو کہ بھائی حسین کی شہادت تمین ہم او ٹھائی جلم غم کو خرجنا
مِنْكَ بِالْاَہْلِیْنَ جَمْعًا رِجَالُنَا لَا رِجَالَ وَلَا بَنِیْنَا جب ہم تیری سیاک
باہر گئی تہی سب عزیز واقربا ساتھ لئی تھی آج قافلہ ہمارا جو وہان سی آیا ہی تو بھائی بھتیجا
بچہ اور بوڑھا کوئی باقی نہین رہا ہی وَاِنَّ رِجَالَنَا بِالطَّفِّ صَرْعٰی بِلَا رُءُوْسٍ
وَقَدْ ذَبَحُوْا الْبَنِیْنَا چند و اامتیا رسی کہنا کہ ہماری مردان وارث جراحات نیزہ تلوار
کربلا مین گری ہین بچونکو بھی مانند گوسفند قربانی ذبح کیا جو تن خاک و خون مین بسیدہ تن
سی ہین وَمَوْلَانَا الْحُسَیْنُ لَنَا اَنِیْسٌ یُرَجِّیْنَا وَالْحُسَیْنُ لَیْسَ فِیْنَا سرور آر
اہلبیت حسین کاروان سالار و شوریش و غمخوار تہی مگر اب جو مراجعت کی ہی تو وہ ہمارا
درمیان سی غایب ہو رہی فَنَحْنُ الضَّائِعَاتُ بِلَا کَفِیْلٍ وَنَحْنُ النَّائِحَاتُ
عَلٰی اَخِیْنَا ہم ایسی تباہ و برباد ہوئی جو سرپرست و حامی ایک نہین اسو اسطی اپنی
بھائی کی نوحہ گر ہین اور بھائی کی شہادت پر بکاہین دیدہ تر ہین وَاُخْرِجْنَا اَنَا
اَیْسَرْنَا وَبَعْدَ الْاَسْرِ یَا جَدَّا سُبِیْنَا یہی نانا سی کہنا کہ جب حسین اور
بھائی ماری گئی تو ہم بیچاری دوہرا دسر لٹی پھر بندا سیری مین پکڑی گئی وَرَہْطُكَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْحَوْا عَرَایَا بِالطُّفُوْفِ مُسَلَّبِیْنَا عرض کرنا ای خاتم انبیا
تمہاری بہو اور بیٹیان غارت شدہ قیدی دشت و صحرا مین پھرائی گئین بے پردہ نشین
اہلبیت بی چادر و مقنعہ اونٹون پر چڑھا کی نامحرمونکو دکھائی گئین وَقَدْ ذَبَحُوْا الْحُسَیْنَ
وَلَمْ یُرَاعُوْا جَنَابَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْنَا یہ کہنا کہ تمہارا پیارا نواسا نازو
پالا ہوا حسین کو امت نی بیجرم و گناہ ذبح کیا ہی اور آپکی حرمت کا لحاظ ہماری قدر

چہالیسویں مجلس المحرم کا مدینہ میں پہونچنا زینب خاتون کا روضہ جد سی شکوہ بلا کرنا

حق میں نہیں رکہا ہی فَلَوْ نَظَرْتَ عُیُوْنَكَ لِلْاُسَارٰی عَلٰی قَتَبِ الْجِمَالِ
مُحَمَّلِیْنَا اگر اپنی اہلبیت کو اسیر میں عریان جہاز شتر پر سوار کوچہ و بازار میں پہرتی
نظر کرتی تو ای نانا وہ صدمات تمہیں کسقدر شاق اور ناگوار گذرتی رَسُوْلَ اللّٰہِ
بَعْدَ الصَّوْنِ صَارَتْ عُیُوْنُ النَّاسِ نَاظِرَۃً اِلَیْنَا ای رسول مختار ہماری
حجاب کی ایسی بی پردگی ہوئی کہ بندی تمہاری اولاد کی بلوی میں کوفہ و شام کی
دیکہتی تہی اَفَاطِمُ لَوْ نَظَرْتِ اِلَی السَّبَایَا فِی الْبِلَادِ مُشَتَّتِیْنَا ای مادر
فاطمہ زہرا ذرا قبر سی اوٹہو سنو ماجرا ہمارا کاش کہ تم اوس روز کربلا میں آتیں اور اپنی
عیال و اطفال کو اسیر و پریشان در بدر شہروں میں لیجاتی پاتیں عَلٰی مَتْنِ النِّیَاقِ
بِلَا وِطَاءٍ وَشَاهَدْتِ الْعِیَالَ مُکَشَّفِیْنَا ایسی صورتیں کرتی کہ اونٹوں پر لاد
چڑہائی ہوئی تہی نہ اونکی سی برقع و نقاب کی چہرے کہلی دہوپ میں سونلائی تہی اَفَاطِمُ
لَوْ نَظَرْتِ اِلَی الْحَیَارٰی وَلَوْ اَبْصَرْتِ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَا ای فاطمہ اگر تم
فرماتیں چہوٹی بڑوں کا سر کاٹا جانا عورات حیران کا لوٹ مار میں خیمہ سی باہر نکلنا اور امام
زین العابدین کو ستانا اور سر طوق و زنجیر کو حالت بیماری میں پہنانا زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ
بِشَدِّ ذُلٍّ وَرَامُوْا قَتْلَہٗ اَهْلُ الْخُؤُوْنَا اور غریب کو قتل کی واسطی زمین پر گرایا
جب بہی روکی قتل ہوا یا تو قید ذلت میں تشہیر کو پہرایا بی عمامہ و ردا طعنہ و شماتت میں
اور زیادہ ویرانہ پہونچایا وَهٰذِیْ قِصَّتِیْ قَدْ شَرَحْتُ حَالَ الْاُبَاۃِ مَعْرُوْفٌ
اُبْکُوْا عَلَیْنَا یہ قصہ شرح احوال مصیبت کا بہت دراز ہی بس ای حاضرین جو تمہی سنا
اوس پر ماتم نوحہ و بکا ہی قَالَ الرَّاوِیْ وَاَمَّا زَیْنَبُ فَاَخَذَتْ بِعِضَادَتَیْ
بَابِ الْمَسْجِدِ وَنَادَتْ یَا جَدَّاہُ اِنِّیْ نَاعِیَۃٌ اِلَیْكَ اَخِی الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

چہالیسوین مجلس اہلبیت کا گہر مین آنا زبان حال سے مکان کا شور و فغان مچانا

راوی کہتا ہے بعد ازان وہ کاروان غارت زدہ اشکبار عجب سامان شور و فغان سے
شہر مین آیا کوچہ و بازار کی در و دیوار کو رولاتا ہوا روضہ نبی پر قدم ٹہرایا زینب خاتون
دونو ہاتہ سے دروازے کی بازو پکڑ کی چلائین فریاد و زاری مین نانا سے یہ کلام زبان پر
لائین یا جداہ حسین کی شہادت سے مین تمکو پرسا دیتی ہون جو مصیبت ہمپر گذری
اوسکی شکایت کرتی ہون وَهِيَ مَعَ ذٰلِكَ لَا تَجِفُّ لَهَا عَبْرَةٌ وَلَا تَفْتُرُ مِنَ
الْبُكَاءِ وَالنَّحِيبِ اس بیان غمسے دریای سرشک آنکہونسے بہاتین اور نالہ و اندوہ کی
شدت مین حال تو تغیر پاتین وَكُلَّمَا نَظَرَتْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ تَجَدَّدَتْ
حُزْنُهَا وَزَادَ وَجْدُهَا جب امام زین العابدین علیہ السلام کی صورت پرغم دیکہتی پہر
دیکہتین اور بہی زیادہ مضطر ہوتین وہ تمام سامان نظر آتا تہا سب ہی کو رولاتین ثُمَّ اِنَّ
زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ دَخَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِاَهْلِهِ وَعِيَالِهِ وَنَظَرَ اِلٰى مَنَازِلِ
قَوْمِهِ وَرِجَالِهِ روایت ہے کہ جب جناب زین العابدین علیہ السلام اہل و عیال
گریان و نالان کو ساتہ کی مدینہ مین لائے بادل حزین و حال تباہ ہمراہ لیے ہوے
روضہ رسول پر آئی فریاد و زاری مین قبر پیغمبر سے دل کا حال [illegible]
اپنی مکان مین تشریف لائے ماتم سرای اہلبیت مین قدم رکہا شور و شین کی
ہوا کہ چار طرفسے اوٹہا فَوَجَدَ تِلْكَ الْمَنَازِلَ تَنُوْحُ بِلِسَانِ اَحْوَالِهَا وَتَبُوْحُ
بِاِعْلَانِ الدُّمُوْعِ وَاِرْسَالِهَا گہر کو جا و مقام پہر برادر و اقربا سے خالی پایا
اونکی نشست و برخاست و خوابگاہ و آمد و رفت کو او دوسرے نظر آیا ہر قدم پر نیا
دل اندوہ منزل جوش مین آیا ایک ایک محل نے اونکی زبان حال سے یون غل مچایا
چشم حسرت نے دریای سرشک بہایا حاضرین کو اپنا ہمدرد بنا شماری سے سنایا

چھالیسوین مجلس بیچ بیان بازگشت اہلحرم اور بنای نوحہ و ماتم

وَتَنْدُبُ عَلَيْهِمْ بِنَدْبِ الثَّوَاكِلِ وَتَسْأَلُ عَنْهُمْ أَهْلَ الْمَنَاهِلِ

مثل مادر فرزند مردہ اپنی صاحبون کی فقدان پر نالہ و ندبہ کرتی کہو جانی سی وارثونکی

در و دیوار بیتاب و توان ترپتی آپند و روتی سی باعث اونکی پہرنہ آنی کا پوچہتی

وہ صدر نشین کیا ہوی جو ہماری درمیان ہی رہتی وَتُهَيِّجُ أَحْزَانَهُ عَلَى

مَصَارِعِ قَتْلَاهُ وَتُنَادِي لِأَجْلِهِمْ وَاثُكْلَاهُ حزن و الم اوسکا اون شہدا کی

جو خاک و خون مین گری ہی ہر دم بڑہتا اوس مصیبت عظیم سی ہر طاق و محراب

مرثیہ و اثکلاہ پڑہتا وَتَقُولُ يَا قَوْمُ أَعْذِرُونِي عَلَى النِّيَاحَةِ وَالْعَوِيلِ

وَسَاعِدُونِي عَلَى الْمُصَابِ الْجَلِيلِ وہ خانہ تعزیت کا شانہ کہتا

ای حاضرین مجہی نوحہ و فریاد و سوالپر امداد کرو اور سوگ مین کربت شہادت کی میرا

ساتہہ دو فَإِنَّ الْقَوْمَ الَّذِينَ أَنْدُبُ لِفِرَاقِهِمْ وَأَحِنُّ إِلَى كَرَمِ أَخْلَاقِهِمْ

كَانُوا سُمَّارَ لَيْلِي وَنَهَارِي وَأَنْوَارَ ظُلَمِي وَأَسْحَارِي وَأَطْنَابَ شَرَفِي

وَافْتِخَارِي وَأَسْبَابَ قُوَّتِي وَانْتِصَارِي تحقیق وہ لوگ جنکی فراق و دوری

مین نوحہ کرہون اور جلوس و قیام و اخلاق کرام کو یاد آورہون میری ذات کی

مونس و باعث شرف و افتخار تہی اسباب قوت و تحمل میری کی انوار و پایہ اونہہا

كا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْحُسَيْنِ

بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُصْقَلَةَ الطَّحَّانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ أَقَامَتِ امْرَأَتُهُ الْكَلْبِيَّةُ عَلَيْهِ مَأْتَماً مصقلہ طحان

ابی عبد اللہ صادق سی روایت کرتا ہی کہ سنا مین حضرت نی کہا جب امام حسین

علیہ السلام کو شہید کیا اور کاروان غارت زدہ مدینہ مین آیا بی بی زوجہ سید الشہدا کی

چھالیسویں مجلس مدینہ میں جعیت حرم و ماتمداری زوجۂ امام امم

عزای شوہر میں بستر ماتم بچھایا اپنی بیگانی کو غم کہانیکی ہ اسلی باچشم پرنم بلایا وَبَكَتْ

وَبَكَيْنَ النِّسَاءُ وَالْخَدَمُ وہ بی بی آپ روتی اور اونکی ہمراہ ساری عورات کنیزان

اشک بہاتی رہیں رسم سوگواری میں وہراو ہر پیشین مصیبت کی باتین کہیں حَتّٰى

جَفَّتْ دُمُوعُهُنَّ وَذَهَبَتْ یہان تک جو انکہو میں آنسو باقی نرہی نور بصر گیا او

دیدۂ خشک سی لخت جگر بہی فَبَيْنَمَا هِيَ كَذٰلِكَ اِذَا رَاَتْ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيْهَا

تَبْكِيْ وَدُمُوْعُهَا تَسِيْلُ اس حال میں ایک لونڈی کو اپنی دیکہا زاری و گریہ

چشم نسی دریای سرشک بہاتی فَدَعَتْهَا فَقَالَتْ لَهَا مَا لَكِ اَنْتِ مِنْ بَيْنِنَا

تَسِيْلُ دُمُوْعُكِ اوسی نزدیک بلایا پوچہا کیا ہی جو ہماری درمیان آبدیدہ تیرا

نہین سوکہا ہی قَالَتْ اِنِّيْ لَمَّا اَصَابَنِي الْجُهْدُ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيْقٍ

بولی جب روئیسی غیرات عیون کو بند پایا ستو گہول کی ایک پیانہ پیا جسنی یہ پیالہ

بہایا فَقَالَ فَاَمَرَتْ بِالطَّعَامِ وَالْاَسْوِقَةِ وَاَكَلَتْ وَشَرِبَتْ وَاَطْعَمَتْ

وَسَقَتْ راوی کہتا ہی یہ سنکی اوس خاتون معظمہ نی تیاری ستو اور طعام کو امر کیا

سب حاضرین میں بانٹا اور آپ کہایا پیا وَقَالَتْ اِنَّمَا نُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ نَتَقَوّٰى

عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ فرماتی تہین اس نخت و تقیسی ارادہ تقویت ہی

ماتم حسین علیہ السلام پر آزدی مزید رقت ہی ای اہل ولا تمنی وستور دیاد یکہا جو مجلس میں

صاحب عزا ہوتا تہا اپنی مصیبت کا بیان رو برو ی حاضرین لاتا سبکو مصیبت سنا سنا

دل سی رولاتا وہ بی بی محزون دنرات کہڑی ہوکی حدیا جرا بتاتی ہنر باین حال سی وقت

شہادت اور سبطینی کی ابتلا فرماتی اَيُّهَا النَّاسُ ہمارا مولا خوف اعدا سی وطن چہوڑکی

خانۂ خدا میں پناہ لیگیا وہان رہنا نہ پایا کوفیان پر دغا نی بوعدۂ نصرت طلب کیا دشت

چہالیسویں مجلس اہلبیت کا مدینہ مین آنا زوجۂ امام کا واقعہ کربلا و شام سنانا

نینوا مین چار طرف سی لشکرِ اعدا نی گھیر لیا یارانِ بی وفا نی حمایت و امداد سی منہہ پھیرا
عمرِ سعد نی چند روز و شب دانہ پانی کچھہ نہ دیا عاشورا کو نیزہ و تیر و شمشیر کی زغہ مین لیا
ہر ایک اصحاب و اقربای مظلوم کو مارا خاک و خون مین غلطان سر و تنکون سی اوتارا
رحم و مروت کا قتلِ سادات پر منہہ موڑا طفلِ صغیر و بچہ شیرخوار تک جیتا تشنہ و گرسنہ
فرزند رسول کو زین سی گرایا امام حسین علیہ السلام کا سر لہو بھرا نوکِ سنان پر پھرایا
ہم اہلبیت ذریۂ بتول پر دوڑی خیمہ جلایا دستِ جفا سی اسباب لوٹا عورتون کے سر سے پردے
نکالا روبند و چادر و معجر و زیور باقی نہ چھوڑا لاشون پہ وارثون کی رونی اور [illegible] نہ پائی
ضربِ تازیانۂ جور سی بدنِ خستہ و جگرِ تفتہ دکھائی بیکسی و غربت مین یتیمون پر طمانچی
ماری وہ عاجز و مضطر ہو کی روحِ عزیز و نکو پکاری ایک جوانِ علیل سید سجاد جو غشمین
بچا تھا اوسی بھاری طوقِ آہن پہنایا زنجیر مین بندہا بی محمل و عماری مثلِ کنیز و غلام گھمایا
ہمکو اونٹون پر بٹھایا جو خاتون یا لڑکا بی قرار ہو کر گرا بھالون سی ڈرایا اسیر ہو کر
ہر شہر و قریہ مین لقبِ خارجی سی پھرایا دربار ابن زیاد و یزید مین روبرو کھڑا کیا بلوای
عام کو دکھایا راہِ شماتت سی اہلحرم کو ہزار دن طعنہ دیی اپنی بغض و کینۂ جاہلیت کے
آلِ رسول سی عوض لیی زین العابدین کو شمر و ابن زیاد و یزید نی ارادۂ قتل کیا عورتون
بیوہ زینب و بادرفی لیث کی منت و عاجزی سی بچا لیا سر سید الشہدا کو دونو ظالمون نی چھڑی
خیزران لگائی لب و دہن چھڑی سی کھولا مجھ امیر المومنین علیہ السلام سی بناتی ہم زندان
کوفہ و دمشق مین کفار سی بدتر قید رہی مدتون خاک پر بیٹھی بھوک پیاس کی انواع دکھ
سہی رستہ عدوان سی چھٹ کی صحرای کربلا مین با حسرت و ارمان آئی گورِ غریبان
مدفن برادر و فرزند پر شور ماد و فغان مین اشک بہائی مولفہ کسی جگر مین تاب ہے

ازنکہ فرمان دہی نالاوالاان حسین پدیدہ مقتضی

آمد ونیاد وحیث برید بحسب عبداللہ بن عمر تجاوز

وقت اف سخن عبداللہ بن عمر بدیار پیغام داد

آغاز ملحقات اخبار ماتم خلقت لوح وقلم ومخلوقات عالم

آگی بیان کری شور و فغان محشر عظما عیان کری جلتا ہی دل جو سوز مصیبت سی اندنوں

لازم ہی آب چشم کو مومن روان کری اس غم پہ اہلبیت رسالت پناہ کی زندہ رہی

دوام کو جو ترک جان کری مانگو دعا خدا سی کہ قبر حسین کا زائر بنا کی خاک شفا میں نہان

کری ناظم وہ انتخاب ہی ہر کلام صد جسکو پسند فاہم نارو جنان کری

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد پاک پروردگار کی لئی سزاوار ہی کہ اوس خالق نے آب و خاک و آتش و ہوا سے نوع بشر کو

پیدا کیا اور ستایش لا الہ الا اللہ الصمد کی نام پر عنوان گفتار ہی جسنی قالب و روح انسان کو

سجدۂ ملایک سی رتبہ صفا دیا وہ معبود یکتا کہ عالم شہود کو واسطی نشو و نمای اہل معرفت کی موجود

فرمایا اور معبود بیہمتا کہ بادۂ امر کن سی آسمان و زمین و مافیہا کو عرصہ نمود میں لایا تحیت و

سلام فراوان ذات سید کاینات کی نام روا ہی جو خطاب لولاک لما خلقت

الافلاک سی زبدۂ خاص و عام ہوا ہی و درود نامعدود حضرت ان پر اور ائمہ

اونکی آل کرام پر واجب الادا ہی جنکی واسطی اصناف مخلوق کو الوان صورت دیکر

وبادۂ جنت و نار کہلای آمنا صدقنا کہا یہ اخبار ماتم کا خاتمہ مزین ہی اون سی اور

جو مقدمہ میں ذکر کیا اور بیان خلقت لوح و قلم و عرش و کرسی و سماوات و ارضین و فرشتہ

ابو البشر علیہ السلام کی مختصر شان دی فی کتاب منہاج السلوک و تحفۃ

الملوک الشیخ احمد الشہید فصل رابع کی بروایت ہی جو بزبان اردو میں

سجع و قافیہ مترجم اوسکی عبارت ہی قال الفضیل رحمۃ اللہ الفکر مرآۃ

فاما الفکر فی المصنوعات فہو المراد فی ہذہ الآیۃ وامثالہا وقال

ملحقات کتاب اخبار ماتم خلقت لوح و قلم و عرش عظیم

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کہا فضیل رحمۃ اللہ نے فکر آئینہ تجلّی ہے کہ اوس میں فعل ثواب و گناہ تیرا
نظر آتا ہی اِلّا فکر موجوداتِ کائنات میں خدا کی موجب بصیرت رہتی اور یہی اس آیت اور
امثال میں واضح دلالت کرتی حدیث میں آیا مصنوعات و صفاتِ الٰہی سی فکر و ذکر
متعلق رکھو اور ذاتِ سراپا حسناتِ ایزدی میں ہرگز و ہیان اور کلام نہ کرو وَ فِیْ
کُلِّ جُزْءٍ مِنَ الْمَصْنُوْعَاتِ دَلَالَۃٌ کَافِیَۃٌ وَعِبْرَۃٌ شَافِیَۃٌ بدرستی کہ اوسکی
ہر جزو مصنوع میں دلالت کافی و عبرتِ شافی ہی کہ طاعت و بندگی عبد و شناخت معبود کو
برہان وافی ہی فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَانَ فِی الْاَزَلِ وَحْدَہٗ وَلَیْسَ مَعَہٗ شَیْئٌ
تحقیق کہ اللہ تعالیٰ کی ساتھ کچھ نتھا اور ازل میں ہمیشہ تنہا و مجرد رہا ثُمَّ خَلَقَ مَا خَلَقَ
پس مشیّت و ارادہ باری نے چاہا ظہورِ کمال دکھائی فعلِ قدرت سی عالم پیدا کری جو پہچانا
جائی خدای تبارک نے لوحِ محفوظ کو بیضا سی بنایا اور اوسکا سطح صفحہ یاقوت احمر کا خلق فرمایا
پھر قلم کو اتنی بڑی جوہر سی ایجاد کیا ہی کہ طول پانچ سو برس کی راہ لمبا ہی پس نظرِ ہیبت نے اوپر
توجہ کی وہ دو نصف شق ہوا نور کا دریا اوس میں سی نکلا اور بہا پھر اوسکو حکم ہوا لکھ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اوسنی لکھا دوبارہ خطاب کیا ثبت کر جو کچھ ہونی والا ہی تا روزِ قیامت
اور اللہ نے تحریر امر پر جاری قلم کو رکھا تا کہ واقعاتِ کَانَ وَمَا یَکُوْنُ سبکو لکھا ہنگام نگارش اسکی
آواز ترجیع تسبیح میں مانند رعد نکلی اور ساری خطِ سرنوشت کی ہر سطر نور سی چمکتی ہیں دوسرا
جوہر سبز براق خلق فرمایا کہ وصف نہیں ہوسکتا جسقدر بڑا و نورانی تھا اوسکی قائمی متعدد
بنائی ہر ایک سی دوسری تک فاصلہ بقدر طیران مرغ تیز پر جو ہزار برس اوڑی وہ عرش
اعظم ہی کہ ستر ہزار لون نور سی ہر یوم رنگ بدلتا ہی کوئی مخلوق کو ممکن نہیں جو اوسپر
نظر کری اور ہزار لسان میں وہ تسبیح کرتا ہی مروی ہی جو چیز بحر و بر میں اللہ سی ایجاد ہوئی

ذکر خلفا مطبخی خان

اول مصباح الدولہ میں آقا رحیم اوستاد قدیم اونکی

خوش میر سید محمد کاشانی اونکی دو پسر میر محمود و

میر محمد مہر جو دوپہری بجز گذری زمان صفدر اللہ یار

آقا ابوطالب اصفہانی انکی ان آواز و موسیقی میں

بسبب مقدرت مستطاعت و عدم حصول

کاسہ بکیا اونکی شاگرد

ملحقات کتاب اخبار ماتم خلفت آسمان و زمین حضرت آدم

دوسرے افلاک فوق پر اونکی جو ملایکہ وہان ساکن و ذو اجنحہ و صورتہای مختلف ہین اونکا ذکر سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوتِ ہی اسی طرح ہر ایک آسمان پر فرشتی مجاور و مصروف کار عبادت و رکوع و سجود ہین اور اپنی ماتحت سی شمار مین دوچند افزود ہین ابن مسعود کی روایت ہی آسمان ہفتم سی تا کرسی پانچ سو برس کی راہ فاصلہ ہی اور کرسی سی آب مذکور تک پانچ سو برس کی راہ ہی اوسکی فوق پر عرش ہی اور فراز عرش جو منتہای لامکان ہی اوسی کوئی نہین جانتا سوای ایزد فرد احد کی اور سدرۃ المنتہی کی اصل زیر کرسی و شاخین تحت عرش پہیلی ہین خلایق کا علم اوس تک پہنچکر قاصر ہی ہر پتی سدرہ کی ایک امت کا مقام اوس پر ملایکہ حفظہ مقرر ہین کہ عدد اونکی سوای خدا کوئی نہین جانتا ہی مقام جبرئیل علیہ السلام اوسکی وسط مین ہی آگی میکائیل پس جای جلوس اونکی سب سی ارفع و اعلی و محاذی لوح اوپر ان ہی جب حکم خدا سی تختی مین نقش ہو جاتا اونکی جبین سی ٹکراتی ہی وہ عبارت لکہ پڑھتی جبرئیل کہتی وہ انبیا کی پاس پیغام پہنچاتی اسرافیل اپنی مکان طاعت پر مستعد ہاتھ مین لیکی منتظر امر نفخہ و ظہور قیام رہتی ہین جب خدا امر کری وہ پہونکی جسکی اثر آواز سی جاندار موت پائینگی پہاڑ و زمین باہم ٹکراینگی آسمان مانند پارہ ابر منتشر ہو جائنگی خلقت جنات کہ وہ مردود زن ہین مادہ آتش سی ہوی اور اونکی اقامت ورسم زاد و ولد مثل بنی آدم فوق و زیر زمین رہی حتی کہ اتی کن الانسان جبرئیل کو رب جلیل نی حکم دیا زمین پر جاؤ ایک قبضہ تراب واسطی جسم ابو البشر کی لاؤ زمین کو الہام غیبی خبر کی خدا چاہتا ہی کہ تجہسی خلق پیدا کری اور معصیت کرنا اوسکا آئین ہوگا اب دی جب فرشتی آئی کہا خدا کی پناہ مانگتی ہون مجہسی اٹہا اوٹہا کر لیجانا جاہتی ہون ہرگاہ جبرئیل آئی زمین کا استغاثہ بلند ہوا وہ پہرکی عرض کی بار الہا تیری پناہ مانگی اسلئی میں رحم سی چہوڑ دی اپس ہو نہین میکائیل و اسرافیل سطح ارض پر آکی منت و سماجت سی رب جلیل سنکی پہر گئی آخر تیغ نہانی عزرائیل کو بہیجا جب وہ نازل ہوی گئی تی اسکا نام دنیا ہی نالہ کیا ملک مقرب نی جواب دیا میں ہی پناہ مانگتا ہون کہ اوسکا فرمان بجا نہ لاؤں پس مشت خاک اوپر نیچی نرم و سخت و سیاہ و سفید و زرد و سرخ تمام سطح سی لیکی

منشی کی خوش چین مرزا باقر اور مانند اوستاد و بدگلہ لالاکی پسند محمد علی شاہ پانچوین شاگرد لالا کی مرزا محمد علی نابینا اور چوتھی لالا کا خادم شیخ جعفر ہی روضہ خوان بہوری

ملخصات کتاب اخبار ماتم خلقت حوا و حضرت آدم ع

پھری اور مقام و رتبہ معین پر اپنی جا کی ٹھیری یہ سبب تفاوت اخلاق و رنگ اختلاف ہی او بنی آدم کی
صورت و سیرت مین موجب اختلاف ہی اسدنی بوحی عزرائیل سی پوچھا کہ تسی کچھ ارض کا جواب سوال
نہین ہوا عرض کی بہت سا واسطہ دیا خدا نی کہا پھر کیون تمنی رحم او سپر نہ کیا عزرائیل نی
جھتی ہی فرمان برداری اوسکی نحبایش پر بہتر تہی پروردگار نی وحی کی چاہتا ہون اس خاک سی خلق پیدا کرون
کہ پیغمبر و صالحین و اشقیا و بدکار او نہین ہون تمکو سبکی قبض روح کا اختیار دون سنا ہی ملک الموت کو بنایا خدا نی
وہ بندی تیری ساری تیری دشمن رہینگی ندا پہنچی اسباب قدر و قضا مین امراض ایسی ہونگی جو تمہارا نام نہ لینگی
پس جبرئیل کو اندوجبرئیل نی امر کیا تا قبضہ طینت نورانی سفید پیغمبر آخر الزمان او کی مقام ضریح سی لا کی آدم مین ملا
اب مختلف ہی گوندہ ہوا پہلا جسم خلیفۃ الرحمان کا بنا ہر گاہ وہ جسد تیار ہوا ملائکہ سی خالق نی کہا مین بشر
پیدا کرتا ہون جب روح قالب مین اوتار دون تم سب سجدی پر جہکنا اور اس حکم سی غافل و مترتب نہ ہونا
پس بامر خدا پیکر آدم کو ملائکہ نی لیجا کی بہشت مین رکہا منتظر فرمان تہی جو ارشاد ہوا وہی مین جا قالب آدم چالیس
برس تک باب جنت پر دہرا تہا ملائکہ آتی جاتی دیکہتی اور تعجب کرتی کہ دیہا نظر نہ پڑتا شیطان جو گذرا
تو جسد کو ٹٹولا اندر خالی پایا تو ملائکہ ہمراہ سی بولا اگر اسکی اطاعت کرو گی نہی اقرار کیا اوسنی کہا مین ہرگز
اسکا مطیع نہ ہونگا پس اللہ نی روح مطہر آدم کو بدن مین داخل ہونی پر مامور فرمایا اوسنی مکان تنگ و تاریک
جو دیکہا تو استغفار کیا خدا نی ندا کی اندر جا [illegible] کراہت سی جانا اور کراہت سی باہر آنا جب وہ
انکہون مین آدم علیہ السلام کی سمایا تو ابو البشر نی اپنی تن پر نظر کی دیکہ تسبیح ملائکہ سنی ہر گاہ دماغ مین جا پہنچی
چھینک آئی حق تعالی نی وحی کی اور قوت کلام و توفیق دی بولی الحمد للہ اور یہ پہلا سخن تھا جو زبان
آدم علیہ السلام سی نکلا ملک علام نی جواب دیا یرحمک اللہ جب روح کمر تک پہنچی کہ بیٹھ [illegible] جو وہ قدم
تک پہنچی آدم نی چاہا کہ کہڑی ہون اس حرکت سی داور نی خبر دی خلق الانسان من عجل یعنی پیدا کیا گیا
بشر عجلت سی پس روح ساری جسد مین پہیلی اور پوست گوشت و لہو و رگ پی و استخوان بنی اللہ نی [illegible]

گوشہ نشین رہا کرتی اوس عہد مین خلایق دو گروہ ہوی تابع اولاد قابیل اور مطیع شیث اوس بزرگوار نی نوسو بارہ ۹۱۲ برس کی عمر مین دنیا سی رحلت کی ✣

اِدرِیس نام مبارک اخنوخ لقب ادریس تہا کہ ہر علم کی وہ درس دیتی تیس صحیفہ اونپر نازل ہوی پہلی اونکا ایجاد ہی قلم سی لکہنا جامہ سینا علم نجوم مین نظر کرنا مسجد سہلہ قریب کوفہ مین بستی اور جابرون پر مبعوث ہوی تہی جو اسنی طاعت نہ کی تو نفرین فرمائی سات برس قحط رہا ہرگاہ توبہ کی دعا دی منہ برسا بہت فردی جلائی تین سو ۳۰۰ برس زندہ رہی اپنی فرزند متوشلخ کو وصی کیا ایک فرشتہ اونکا مقرب تہا حسب درخواست ادریس کو جنت مین لیگیا ✣

مَتُوشَلَخ وصی ادریس نی نوسو انیس ۹۱۹ برس زندگانی کی اونکی بعد لمک نام فرزند کو قایم مقام کیا اور سفر آخرت پر قدم دہرا ✣

نُوح عَلَیہِ السَّلَام اونکا نام اپنی زبان مین عبد الغفار یا عبد الرحمن تہا قوم پر کثرت نوحہ سی یہ لقب ہوا درمیان مین حضرت آدم تک ایکہزار اور پانسو ۱۵۰۰ برس کا فاصلہ گذرا ہوا اور پانسو برس عمر کی آٹہ سو پچاس برس کی بعد مبعوث ہوی نوسو پچاس سال تک دعوت کی بعد از وعدہ طوفان دو سو ۲۰۰ برس مین کشتی بنائی سوار ہو کی عالم مین پہری جب اوتری تو پانسو ۵۰۰ برس دنیا کی آبادی مین مصروف رہی تین بیٹی تہی کہ اونہین سی روی زمین معمور ہوی سام کی اولاد مین انبیا و سلاطین و یافث و حام کی نسل خادم و غلام و کنیز ہوی ✣

ہُود اونکی والد کا نام سالان سابق مین عبد اللہ ابن رباح بن جلوث بن عاد بن عوث بن آدم بن سام تہا اور بعض کی روایت کی اسم ہود ہی عابر ابن شالخ بن ارفخشد ابن سام حوالی یمن و حضرموت مین مبعوث ہوی اونکی معجزہ سی سورج کو حکام کافرون پر مسلط کیا کہ چشمہ گردش مین پہری آخر کو ایسی تند ہوا چلی کہ سب ہلاک

اور آواوسینوں کو اوڑا کے ہلاک کیا ❊

صالح ابن ثمود ابن عابر ابن ارم ابن سام ابن نوح سولہ برس کی سن میں اوس قوم پر مبعوث ہوئی جنکی قریہ کو بسبب کم آبی ثمود کہتی تہی مابین شام اور یمن کی حضرت نے ایکسو بیس برس تک دعوت کی معجزہ مانگا تو پہاڑسے اونٹنی مع بچہ ایسی نکلی کہ اوسکی دونو پہلو درۂ کوہ میں جو ایک میل کا فاصلہ تہا رگڑ کہاتی ایک روز ساری قریہ کا پانی پیتی دوسری دن اونکی واسطی ویساہی شیر دیتی دوشخص سمیان قدار او مصدع نے ساتہہ دہ عورت زانیہ کی اوسی پی کیا یعنی کونچیں کاٹیں پیغمبر نے خبر دی تہر غضب آنیکا پہلی روز تمہارا رنگ زرد اور دوسری دن سبز تیسری روز سیاہ ہوجائیگا عصر کو ہوائی قہر ایسی چلی کہ سبکو اوڑا کے زمین پہ مارا خاک ہوگئی آخر چہارشنبہ ماہ صفر کو یہ عذاب نازل ہوا ❊

ابراہیم یعنی اب رحیم یعنی پدر مہربان کہاتی حوالی کوفہ قریہ کوثار میں پیدا ہوئی والدہ شریفہ اونکی سارہ و رنافہ اور لوط نبی باہم خواہر اور بنات الاخت پیغمبر ہیں اونکی زوجہ بہی سارہ خواہر لوط نبی کی تہیں اونکی معجزہ سی آتش نمرودی گلزار ہوئی اونہوں نے کعبہ بنا جو مقام ابراہیم پتہر کعبہ میں لگا ہی بنائی خانۂ خدا سب سے اول بنایا ختنہ کرنا ناخن ترشوانا پہلی انہوں نے مسواک رہنا نعلین کو پیر میں رکہنا قربانی فرزند اور گوسفند اور تیراندازی شکار انہوں کی آثار سنت ہیں نوح تک ایک ہزار دو سو و چالیس (1240) اور درمیان آدم کی حضرت تک ہزار پیغمبر گذری ہیں ہندرہ برس کی عمر میں نبی ہوئی ایکسو ستر اور پانچ (175) سال کا سن شریف گذرا اونکی بطن ہاجرہ سی اسمعیل اور شکم سارہ سی اسحاق پیدا ہوئی ملک شام میں دنیا سی گذر گئی ❊

لوط ابن ہارون ابن تارخ خالہ زادہ ابراہیم میں ملک موتفکات میں مبعوث

حالاتِ انبیاء

ہوئی کہ وہ ساکن شہر تھا بین شیراز و کرمان و خراسان و سیستان اور قولِ ثانی طرفِ شام
راہ مصر میں حضرت ابراہیم کی طرف سے دعوت کرتی بیس برس رہی آخر کو وہ سب
طبقۂ شہر جبرئیل سے اولٹا کیا ✣

اسمٰعیل یہ نام عربی و عبرانی سے مرکب ہی اشتقاق ماخوذ ہی سمیع و ایل اسم خدا سے یعنی
شنیدہ شود خدا اونکی کو اونکی پادشاہ نی سارہ کو بخشا تھا حضرت نی اجازت زوجہ سے
ہاجرہ کو تصرف کیا فرزند متولد ہوا تو حسد سے خادمہ کا ختنہ کیا اور دونو کو جہاں آبادی
دور لیجا کی چھوڑ دو ناچار حضرت ابراہیم وادی مکہ میں لائی اور مع اسمٰعیل کی ہاجرہ
صحرا میں پھرتی تہیں اسمعیل نی جو زمین پر پیر اپنی رگڑی چشمۂ زمزم ظاہر ہوا پانی کی ہونی کا
قبیلۂ جرہم نی وہاں سکونت کی جب اسمعیل حد بلوغ کو پہنچی تو کئی عورت سے شادی کی
پھر ایک سے چار اولاد ہوئی ایک سو تیس اور سات برس کی بعد رحلت فرمائی مکہ میں
حجر اسمعیل کی قریب دفن ہوئی ✣

اسحٰق کنیت اونکی ابو اسرائیل ہی ایک سو بیس برس کی عمر میں والد کی پیدا ہوئی اور
سارہ نوے اور چہ برس کی تہیں صورت میں مشابہ اپنی والد کی ایسی تہی کہ لوگ دہوکا
کہاتی تہی الا محاسن ابراہیم کو خدا نی سفید کیا کہ درمیان پدر و پسر فرق رہی ایک سو
اسی برس کی عمر میں فوت ہوئی ✣

ذوالقرنین اونکا نام عیاش ہی نبوت میں اختلاف ہی مگر وجہ شہرت اس لقب کی
بیان کرتی ہیں خواب دیکہا نور و ظلمت کو تسخیر کیا اور دو قرن دنیا میں زندہ رہی
اور ساری دنیا کی مالک ہوئی سدّ یاجوج ماجوج باندہی ابر و رعد و برق و ہوا فرمان
ہی آخر میں جب لاکہہ آدمی کی جمعیت سے حج کو گئی حضرت ابراہیم سے ملی اونکی والد کا

حالات انبیاء

نام فیلقوس تھا ہی آئی برس سفر میں گذری اور بعضی اسکندر رومی اورانکو ایک ہی جانتی ہیں ٭

یعقوب ماخوذ ہی عقب سی کہ اپنی بھائی عیص کی ہمراہ توام اور پیچھی پیدا ہوئی کہ ہاتھ سی برادر کا پیر پکڑی تھی نام اصلی اسرائیل ہی اونکو بارہ فرزند ہوا ان بخشی اسپر لقب یعقوب یا لوی اور یہود انہی شہر اصفہان بسایا کہ اوسی دار الیہود کہتی ہیں ٭

یوسف مشتق تاسف سی لقب انکا صدیق ہی سات برس کی تھی جو حسد سی بھائیونکی چاہ میں ڈال گئی جب کاروان وہاں گذرا تو کنوی سی نکالا مصر میں لیجا کی فروخت کیا زلیخا زوجہ عزیز کی عشق کی سات برس قید رکھا بعد از نجات کی وزیر سلطان بادشاہ مصر ہوی آخر کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا یعقوب تین سو پچاس ۳۵۰ اولاد کو ہمراہ لیکی وہاں آئی اور سجدہ تعظیم بجا لائی آئی میں باسٹھ ماکک سر بیٹھی ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی عمر میں وفات پائی ٭

ایوب ابن موص ابن رازح ابن عیص ابن اسحق ہیں ماں اونکی با ختر ہی دختر میشا ابن یوسف خواہ لیا بنت یعقوب اور اونکی زوجہ رحیمہ افرائیم ابن یوسف تھی مدت العمر شکر خدا کرتی رہی جب مردود شیطان کی سبب بلا یا ہی علت فالج کا دنیا سی نازل ہوئی پھر بھی شاکر و صابر تھی سات برس خواہ بارہ سال یا اٹھارہ برس زحمت اوٹھائی ساری بدن میں کیڑی پڑی کوئی پاس نہ آتا زوجہ خدمت کرتی رہی جب خلق کی شماتت اور ملامت کی خدا سی دعا مانگی جبرئیل آئی پانی کا چشمہ نکالا اوس میں نہائی بدن مانند نقرۂ خام ہوا اور حسنت پہاسی گیا گل اور سنبل الارض میں پیدا ہوئی ستر اور تین سال عمر شریف سے گذری تھی جو بلا میں پڑی

حالاتِ انبیاء

بعد از نجات اوتنی مدت خدا نی زندگانی بڑہا دی آخر کو پروردگار نی اول سی زیادہ اولاد و دولت وجاہ عطا فرمائی ایک سو چونسٹھ ۱۶۴ برس کی عمر گذرانی اور ولایت کرمان مین یہ آفت نازل ہوئی

شُعَیب ایک قول سی ابن نُوَیبہ ابن مَدین بن ابراہیم ہین اور دوسری روایت مین ذکر کیا اونکی والد کا نام لوَی ہی اور قول ثالث پسر میکیل ابن یَشجُب فرزند ابراہیم او رمیکیل کی والدہ صبیّہ لوط نبی ہی شہر مدین مَدیَن کی مبعوث ہوئی مدت تک دعوت کی جب فایدہ ندیکہا تو قوم بت پرست کم فروش کو نفرین کی شدت سی گرمی ہوئی کہ سایہ اور پانی بچا نہ سکا آخر کو ابر آیا آگ برسی زلزلہ ہوا سب خاک ہو گئی دو سو چالیس اور دو برس اہل ایمان کی درمیان رہی تا آنکہ حضرت موسی اونکی پاس آئی اور بنات سی نکاح کیا ❊

مُوسیٰ یہ اسم مرکب ہی کہ زبان قبطی مین درخت کو سی اور پانی کو مو کہتی ہین یعنی تابوت جو درختونکی درمیان سی آبرو ان فرعون کی سرا مین لایا اور آسیہ نی پایا جب کہولا تو اندر سی طفل نوپید انکلا اوسکا موسیٰ نام کہا ابن عمران ابن یصہر ابن قاہث ابن لاوی ابن یعقوب لقب اونکا کلیم اللہ اور مقرب خدا ہی ہارون بڑا برادر ہین والدہ کا نام یوخبیدا اور قول ثانی باخنہ اور قول ثالث یوخاپیدہ تہا وجہ تقرب الہی یہ ہی جہان جلوس کرتی تہی ایک سبزہ بجا نہ لاتی حرکت انمول معجزہ عصا کا اژدہا اور کبہی سوار ہونا مرکب و لوکی رسی پانی بہرنی کی ہوتا زمین پرگاڑنی سی نخل بار آور ہوجاتا اور جانور نما کرنا ہاتہ جیب مین ڈال کی جب نکالتی فروغ آفتاب سی زیادہ روشن تہا ایک سو بیس ۱۲۰ اور سات برس کی ہاتی روبرو ہوئی راہ گذر قبر مین لیٹی وہین بیدم ہوگئی ❊

یُوشَع ابن نُون وصی موسی کہ توریت و الواح و امانت انبیا کو اونہین سونپا کی موسی چلی راہ مین قبر کہودتی دیکہی اوسمین مردکی جب طیار ہوئی تو کہا مین لیٹ کی دیکہون

حالات انبیاء

جاے فراغت ہی ہر گاہ زمین پر استراحت فرمائی عزرائیل نے قبض روح کی شب بست و ہفتم
ماہ رمضان کو یہ سانحہ ہوا بعد ازان صفیرا بنت شعیب زوجہ موسی نے زراز فا پر سوار
ہو کی جنگ یوشع میں خروج کیا ستر ہزار آدمی ماری گئی روز اول مغلوب دوسری
دن یوشع غالب آئی یکصد و بیست سال کی عمر پائی وقت رحلت اولاد ہارون کو سارا
تبرکات اور تابوت سکینہ سپرد کیا ۰۰

حزقیل تیسری جانشین اوصیاے موسی اونکو ذو الکفل بھی کہتی ہیں جو کفالت ستر پیغمبر کی
فرمائی ظالموں کی قید سی اونکی جان چھڑائی ساٹھ ہزار آدمی جو ترس طاعون سی بھاگی صحرا میں
ایک جا مری ساٹھ برس گذری اونکی استخوان ویسی ہی انبار پڑی تہی ایک بار دعا کی
حزقیل نی زندہ ہو کی قریہ میں آئی بڑی صاحب اولاد ہوئی اور ایک پادشاہ لشکر
عظیم لیکی واسطی خرابی بیت المقدس آیا بنی اسرائیل کو محاصرہ کیا دعاے حضرت سی ہلاک
ہوا سبب اونکی دل میں قدر عجب سمایا کہ بیمار رنجیدہ ہوا کہ میں ہی بیٹھی دعا کی وحی پہونچی
شیرۂ انجیر سینہ پر ملو ہر گاہ مالش کی شفا پائی مزار شریف نزدیک
شہر کوفہ ہی ۰۰

اسمعیل جو اہل مکہ میں مبعوث ہوئی اونکا لقب صادق الوعد ہی قوم کافرون نی گرفتہ کیا
پوست سر و رو کو اوتار لیا مرنی کی بعد ہمراہی امام حسین علیہ السلام اونکو آرزو ہوئی خدا نی
وہ دعا اجابت فرمائی یہ پیغمبر فرزند ابراہیم نہیں ہیں ۰۰

خضر ہی نام اونکا الیا ہی بلکان ابن آرخشد ابن سام ابن نوح ہی جہان جلوس کرتی
وہ زمین سرسبز و خرم ہو جاتی سوکہی چوب سی اگر تکیہ لگاتی تو ہرا درخت برگ و
بار دار ہوتا شاہزادہ تہی باپ نی دختر باکرہ سی منسوب کیا جب اونکی ساتھ

حالاتِ انبیاء

اور حکمت داؤد سے تعلیم پائی سکونت اونکی قریہ کرباش تابع موصل میں زیادہ رہی اپنی
فرزند کو سات ہزار کلمے حکمت کی بتائی آخر میں کہا خلاصہ اونکا چار کلمہ ہین اوّل
دریا عمیق ہے کشتی اپنی مضبوط بنا و دوسری گھاٹی جو درپیش ہے گذرنا اوس سے مشکل ہے
بوجھ اپنا ہلکا کرو تیسری سفر دور و دراز جانا ہے توشہ بہت سا اوٹھا و چوتھی عمل کو خالص
کرو کہ قبول کرنیوالا بڑا دانا اور بینا اور صاحب قوت ہے ؞

داؤد اون انبیا سے ہین کہ چار پیغمبری و پادشاہت کی بلاد شام اصطخر فارس
تحت حکم تھا آخر کو خلیفہ روی زمین ہوے اموال ملک سے نہ کھاتی زرہ بناتی اوسکی اجرت
اور قیمت صرف مین لاتی معجزہ سے ہاتھ مین لوہا موم ہوتا بعض نے لکھا ہے کہ روز مشگل کو
یہ ماجرا گذرتا تھا تین سو اور سات زرہ بنائین ہر ایک ہزار درہم کو فروخت ہوئی
اوسکی قیمت راہ خدا مین دی اور کچھ اپنی واسطے رکھی نان جو پر اوقات گذاری خوش آوازی
ایسی تھی کہ جب تلاوت زبور آہنگ سے کرتی تو جانور و کوہ و شجر وجد مین آتی
حضرت موسی تک اونکا پانسو برس کا فاصلہ گذرا میان عیسی کی ہزار سال کا زمانہ ہے
شریعت سو برس کی ہوئی ؞

سلیمان ابن داؤد سات سو بارہ برس دنیا کی پادشاہی کی مشرق سے مغرب
تک ساری انس و جن و وحش و طیور و دیو و پری پانی و ہوا و باقی مخلوقات تابع رہی
تین سو زن نکاحی سات سو کنیز ہزار قصر اونکی رہنے کو چوب اور آئینہ کی بنی تھی
سو فرسخ کا مقام لشکرگاہ ہوتا پچیس فرسخ خشت طلا کو فرش کیا تھا جسکو بساط سلیمانی
کہتے ہین اوسپر بلوا لیتا انس و جن و حیوان جلوس کرتی و دفتر و کارخانہ و سپاہ اوسمین
حاضر ہوتی مطبخ عظیم الشان تھا کہ جسمین ہر دیگ کی اندر بیس اونٹ کا گوشت پڑتا

حالات انبیاء

جب ہوا کو حکم دیتی باد تند سبکو خاک سی اونچا کرتی نسیم ملایم دن بہر مین دو مہینی کی راہ پر لیجاتی
تخت مرصع کی دہنی طرف ہزار کرسی طلا فرش ہوتی اوسپر اُمرای انسان جلوس کرتی اور
جانب چپ ہزار کرسی پر جنات کی بزرگ بیٹہا کرتی مرغ اور فیل مصنوعی ایسی بنائی تہی کہ جب
حضرت سلیمان تخت پر زینت افزا ہوتی وہ سر مبارک پر عطر چہڑکتی ہر ہفتہ مین دو روز
چشمہ مس اونکی واسطی گداختہ ہوتا ساری جانورون کی زبان سمجہتی اوسمین تکلم کرتی باوجود ایسی
سامان کی اپنی گذران کو زنبیل بافی فروخت کرتی محاصل کو خورش اور پوشش مین خرچ فرماتی ایک
ہزار اور پچاس تین سال عمر پائی چالیس برس نبوت کی ٭ (۱۰۵۳)

اشمویل اوصیاء موسیٰ اور اونکی شریعت پر تہی وحی الٰہی سی طالوت کو درمیان بنی
اسرائیل کی پادشاہ بنایا ایک طاس بیت المقدس سی تا دو دیا گیا تہا کہ جسکی لئی ہو شمعین آئی
وہ پادشاہ بنی اسرائیل ہو اور یہی زرہ ملی تہی جسکی قامت پر ٹہیک آئی قاتل جالوت
ہوگا لہذا واسطی طالوت کی تاس اوٹہا رکہ جسمین بیٹی اوسی داود کو جالوت
سلطان کافر کی مارنی کو حکم دیا وہ ضرب سی سنگ داود کی ہلاک ہوا ٭

حیقوق بعد از شعیا بنی اسرائیل پر مبعوث ہوی دانیال کی ہم عصر تہی ظہور پیغمبر آخر الزمان کی
ہمیشہ خبر دیتی رہی کہ خر سوار اور شتر سوار آنی والی ہین ٭

شعیا بنی اسرائیل مین جو بدعت اور بت پرستی شایع ہوی خدا نی اونکو نبی کیا ہر چند
خلق کو راہ رضای الٰہی بتاتی وہ گمراہ باز نہ آئی تا کہ پادشاہ بابل اونپر لشکر لایا جب
بیتاب ہوی توبہ کی وہ شہر پہر گیا دوبارہ قوم نی بدعت شروع کی لاکہ آدمی پر عذاب
ہلاک آیا چالیس ہزار ہزار اور ساٹہ ہزار نیک اسواسطی کہ عمل زشت پر کیون مانع نہوی
اور بعضی اشقیا پیغمبر کی بعزم قتل پر دوڑی وہ بہاگی راہ مین نزدیک درخت وارد ہوی

حالات انبیاء

وہ درمیان سے پھٹ گیا حضرت اوسمیں چھپے شیطان نے بھی گوشۂ جامہ باہر نکالا درخت باہم
ملا آخر کو آرہ سے امت نے دو پارہ کیا ٭

حنظلہ مبعوث ہوئے اصحاب رس پر جنہوں نے بتیس پیغمبر کو مار ڈالا تھا بلاد انطاکیہ یا حضر
موت میں رہتے بت پرستی کرتے مرد لواطہ عورات باہم مساحقہ میں مصروف پہرتے
اور معتبر یہ پایا ہے کہ رس خطہ رس منتہای آذربائیجان نزدیک کرمینیہ بارہ شہر کنارہ نہر
مذکور پر تھی سوسم آبان آذر دی فروردین بہمن اردی بہشت خرداد تموز و مرداد و تیر
و شہریور مہر درخت صنوبر اور باکرہ دختر کی پرستش کرتے تھے جب نفرین پیغمبر سے شجر
سوکھا تو حنظلہ کو قفس آہن میں بند کیا اور تہ دریا میں گاڑا ہرگاہ نبی نے شہادت پائی
قہر خدا سے آگ مثل شعلہ گوگرد تحت قدم سے نکلی سبکو جلا دیا دو سرخ بادل میں سے مرغ گردن
دراز الوان رنگ آیا جسے عنقا کہتے ہیں اطفال کو نگلتا خلایق کو مارتا گیا ٭

زکریا مقتدای اکابر بنی اسرائیل ذاکر توریت قلیل نذور و ہدایہ بیت المقدس تھے ایک
سو بیس برس آرزوے فرزند میں عمر گذری اونکی زوجہ حنانہ یا ایشاع ہمشیرہ حنہ مادر
مریم اور بقولی خواہر مریم دو کم سو برس کی ہوئی ایکدن ہمراہ زوجہ مرغ کو دیکھا اپنے
بچہ کی منہ میں دانہ بھراتا تھا وہ تاریخ اول محرم تھی اوسدن اشتیاق پیدا ہوا
اولاد کا بچہ با نالہ و زاری میں دعا کی فی الحال زوجہ کو حیض آیا طہارت پاکی شوہر سے
ہم بستر ہوئیں حمل رہا اور بقولی بشارت ملائکہ سے بعد پانچ سال کے یحییٰ وجود میں
آئے قتل زکریا علیہ السلام کو معتبر لکھا ہے کہ جب مریم حاملہ ہوئیں تو علمای یہود نے اونکو
زنا سے بہتان کیا اسواسطے کہ بغیر از مرد پیش رہنا خلاف عادت دیکھا اور کوئی
مرد بیگانہ سوای زکریا جناب مریم کا مصاحب نہ تھا وہ تہمت سے قوم کی قصد گرفتن

راہ میں درخت دیکھا اوسمیں سی آواز نکلی میری پاس آو جب نزدیک پہنچی وہ شجر ازہم شگافتہ ہوا حضرت اوسکی اندر جا کی چھپی وہ یا ہم ملا ابلیس نی گوشۂ دامن باہر نکالا او طالبان حضرت کو دکھایا خلق نی ارہ بناکی درخت کو دوپارہ کیا وہ اوسمیں چیری گئی +

یحیٰی بعد عزیر نبی سات برسکی عمر میں پیغمبر ہوئی بوریا یا کھجور کا جامۂ پوشش اور برگ درخت کھاتی یا خار بیابان لاکی فروخت کرتی اوسمیں خورش ہتی مدت حمل اور ولادت میں امام حسین علیہ السلام کو اونسی شباہت رہی وہ بہت روتی اور قوم کو عذاب الہی سی ڈراتی پادشاہ وقت دختر خواہر یا بنت زوجہ پر کہ شوہر اول سی ہتی عاشق ہوا معشوقہ بہی راغب عقد ہتی یحیٰی نی منع کیا عورت کو بغض پڑا فتنہ گر میں پادشاہ نی اوسپر ہاتھ دوڑایا سر یحیٰی کو شرط رضا بتایا آدہی رات کو جلاد گئی محراب عبادت سی پکڑ لائی طشت میں سر کاٹ روبروی پادشاہ حاضر کیا +

آرمیا ساکن شہر ایلیا مصر میں مدت سی ہتی کہ شہادت یحیٰی سی خدا نی خبر دی فرمایا بنی اسرائیل پر بخت نصر کو مسلط کیا مرد ذکو ماری عورات و اطفال کو اسیر کری بیت المقدس کو اسقدر کہ خون یحیٰی جوش سی ٹھہری آرمیا نی جا کی بخت نصر کو دیکھا مرض جذام میں مبتلا مفلس میں پڑا شیرخوار کی پیتا تہا بشارت پادشاہی دی سند امان عیال و مال و جان اپنی واسطی لیکی رکھی پس آتی بنی اسرائیل گئی کہ لہو پہاڑی کی برابر بہا تب یحیٰی کا خون گرایا تہا پہنچا +

دانیال فرزندان یہودا بن یعقوب سی ہیں طفولیت میں بخت نصر پکڑ لیگیا او وہ شیر کی ساتھ کنوین میں قید کیا شیر نی کاٹا وہ پیتی چہتی رہتی سو برس کی بعد پادشاہ نی خواب دیکھا تعبیر کو بلایا فرمایا تین روز میں تو مارا جایگا ویسا ہی کہ ذرا علم رمل او نکالا ایجاد

حالات انبیاء

پانی پیاسو ہی قبض روح ہوئی راہ مین پڑی ہتی کوئی نہین دیکہتا تہا بعد از مدت خدا نی جلایا
پوچہا کسقدر یہان گذری عرض کی تہوڑی دیر فرمایا بلکہ سو برس ہوی گدہی کو بندہا دیکہا
میوہ تازہ پایا اوس قریہ کی آبادی ہوی تہیں برس کی ہتی جو مری ہرگاہ پہر کی آئی بہائی کو
ایک سو تیس کی عمر مین بوڑہا دیکہا آپ جوان ہتی باہم بیس برس رہی عزیر و عزرہ دونو ساتہہ مری
لہذا قوم نی کہا عزیر پسر خدا ہین +

خالد ابن سنان قبیلہ بنی عبس سی تہی اوس قوم پر مبعوث ہوی جنکی درمیان آگ آتی اذیت
پہنچاتی فرمایا اگر یہ بلا دور کر دون تو ایمان لانا پس آتش سوزان مین داخل ہوی سلامت
رہی لاکن کافرون نی نہ مانا خبر دی کہ فلان روز مین مر جاونگا میری لاش دفن کرنا بعد
چند روز گورخر بہت آئینگی مجہی قبر سی نکالین کی جو سوال تم کروگی مبت سی جواب
سنوگی ویسا ہی ہوا پہر بہی وہ لوگ منکر ہتی +

جرجیس اہل فلسطین روم ہتی پادشاہ بت پرست اذانہ نام تہا اوسپر مبعوث ہوی
کافرون نی اونکا بدن زخمی کیا شہر کہ مپر کا تخل باندہا گرم سیخ سی داغا آگ مین سیخ لال کر کی
سر مین گاڑی سینہ چیخ دیکی بلایا ستون عمارت کی نیچی دبایا وہ بزرگ ہر دفعہ زندہ ہوتی دعوت
حق کرتی ناچار آگ سی جلایا راکہ ہوا مین اوڑا دی دیگ مین جہنیا ڈالا پانی بہر کی جوش کیا
یہ ہین مرتی پہر حیات پاتی ہتی آخر کو نفرین کی پیغمبر کا سر کاٹا قوم پر عذاب آیا +

یونس فرزند متی ہین چالیس یا تیس برس کی نبی ہوی امت گنہگار کو موعظہ کرتی رہی
ادنمین یتیل نام قبول دعوت کا مانع تہا اور شوخا عابد نی بد دعا کرنا چاہا یونس نی
اشارہ سی عابد کی نفرین فرمائی روز چہار شنبہ نیمہ شوال کو نزول عذاب ہوا یونس ہمراہ
عابد دور جا کی مخفی رہی ناگاہ شعلہ آتش سوزان کا بصورت ابر محیط دکہائی دیا لوگ سب گہبرائی

حالات انبیاء

تعلیم و تبلیغ سے توبہ و زاری کی وہ آگ پہاڑوں پر گری یونس ناراض سفر دریا کو چلی ایک

مچھلی سامنے کشتی کی آئی ناخدا مضطر ہوا قرعہ آدمی گرانی پر ڈالا یونس کا نام نکلا بزور اونکو

پھینکدیا ایک ماہی نی اوٹھالیا نو ساعت یا تین روز یا سات دن مچھلی کی پیٹ مین

قید رہی جب پشیمان ہوی دعا مانگی نجات ملی اپنی قوم کی پاس آئی ؞

اصحاب کہف تملیخا و مکسلمینا و مشلینیا و مرنوش و دبرنوش و شاذنوش اور بقولی

تاتی مکسلمینا و تملیخا و مرطونس و نینونس و ساریونس و ذوانونس و کفشیططیونس طرف

نخچوان آذربائیجان پای تخت دقیانوس مین ارکان دولت تھی جسنی ایک فرسخ کی

عرض او طول کا قصر بنایا چار ہزار ستون طلا و نقرہ و ہزار قندیل جواہر نگار جو عطر سے روشن

کی جاتی رکھا تھا تخت مرصع کی بیچ اسی کرسی طلائی زمرد و سبز جڑی اور لیسار مین اتنی

ہی نقرہ یاقوت سرخ کی اور پچاس و چھ شاہزادہ تا سہ یار مرصع کمر حاضر ہوتی اصحاب کہف

اوسکی مقرب بارگاہ تھی ایک پاس جام مشک دوسری کی ہاتھ مین جام پر گلاب ایک

پاس مرغ سفید منقوش جو اوڑکی مشک و گلاب سے پر آلودہ جاتا بادشاہ کی سر پر افشاں

کرتا تھا دولت سے دقیانوس دعوی خدائی رکھتا یہ چھ آدمی اوس باطل سے مانگی بہانہ

شکار سے بھاگی راہ مین مرطوس ایک چرواہا ملا رفیق ہوا قطمیر اوسکا کتا بھی ساتھ چلا

و جنیدنام غار کوہ مین در آئی رہی خدا نی قبض روح کی تین سو اور نو برس کی بعد

زندہ ہوی باہر نکلی پھری تو اگلی سامان اور اساس کو نہ دیکھا پھر آرزو سے مرگئی آخر الزمان

مین خدمت حضرت صاحب الزمان ہونگی اور چہار و تین شخص کو بھی روایت کی ہی

اسامی و تعدادِ ذوجات و بنین و بنات سرورِ کائنات و ائمۂ

ھداۃ علیہم الصلوٰۃ و التحیات بہ چند جدول بائیسہ مین توضیح ہوگی پہلی

حالاتِ انبیاء

محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الشجرۃ المحمدیہ مطبوعہ مصر شنبہ ۱۲ بارہویں ربیع الاول
سال ابتدائی عام الفیل شہر مکہ میں پیدا ہوئے بطن مادر میں خواہ دو مہینے یا دو برس کی تہی جو پدر سے
قضا کی دودہ پلانی کو حلیمہ بنت ابی ذویب سعدیہ اپنی قبیلہ میں اجرت پر لیگئی چار برس بعد
پہیر دیا والدہ آمنہ خاتون ہمراہ لیکی برادران سے ملاقات کو مدینہ روانہ ہوئیں ہنگام بازگشت
منزل ابوا میں فوت ہوگئیں اوس وقت عمر شریف چھ سال گذری تہی ام ایمن خادمہ مادر
پیغمبر کو مکہ میں لائیں عبد المطلب دادا کی پاس پہنچایا وہ پرورش کرتی رہی تہوڑے دنوں
دنیا سے وہ بہی گذر گئے چچا ابوطالب نے پرورش کی بارہویں برس اونکی ساتھ جانب
شام سفر کیا پہر بست و پنج سالہ ہمراہ میسرہ غلام خدیجہ اونکی تجارت کا لیکی تشریف
لے گئے پہر کر آئے تو پس از دو ماہ شادی کی اور پہر سی و پنج سال خانہ کعبہ تعمیر کیا جاتا تہا
رضا سے قریش سے دست مبارک سے نصب حجر الاسود ہوا چالیس برس کی عمر ہوئی بر رسالت
اور دعوت فرمائی گئی سن پچاس کو پہنچی تو ابوطالب اور بی بی خدیجہ نے رحلت کی
اول حرم محترم حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی جو بڑی دولتمند تہیں کہ اونکی
ہزار شتر بارکش سوداگری میں رہتیں پہلے عتیق ابن عائذ المخزومی کی عقد میں ایک بیٹی
مسماۃ ہند ہوئی بعد ازان شوہر دوم ابو ہالۃ الاسدی ہند بن النباش کی زوجیت میں
بیٹا نام ہند پیدا ہوا پس اہتمام سے عمرو بن اسد عم خدیجہ کی جو بیٹا ہالہ کا ہوا تہا اوسکا تزویج
ادا ہوئی پیغمبر سے بڑی اطاعت و محبت سے رہیں اپنا سارا مال دیا وعدہ نبوت پر اول
سب سے ایمان کا اقرار کیا اونکی رو برو خواجہ کائنات نے دوسرا نکاح نہیں باندہا پچاس
اور پچیس سال کی عمر ہوئیں دوم سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک
بن حسل بن عامر بن لوی سوم عائشہ بنت ابی بکر عبد اللہ بن ابی قحافہ چھ برس کی عمر میں تین سال

حالات علی و حسن علیہما السلام

ابی بکر میں تہی خالد بن ولید لشکر لیکی چڑہا مردونکو مارا عورتوں کو اسیر لایا اونمیں سی خولہ کو
امیر المومنین متصرف ہوئی ساتویں ام حبیب بنت ربیعہ چوتہی لیلیٰ بنت مسعود دارمیہ پانچویں
اسما بنت عمیس خثعمیہ جو زن جعفر طیار مادر عبد اللہ و محمد تہیں کہ شوہر جنگ موتہ میں مارا گیا
سال ۸ ہم ہجری زوجہ ابی بکر ہوئیں محمد راہ حجۃ الوداع میں پیدا ہوا بعد از فوت خلیفہ اول وہ
عقد حضرت میں آئیں چہٹی ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی ساتویں امامہ بنت ابی العاص
بیٹی زینب دختر نبی کی آٹھویں ام البنین والدہ عباس و از جملہ سراری ام الشہا بنت ہمام
بن خالد بن ربیعہ باقی نام دریافت ہوئی تعداد اولاد بقول شافعیہ بارہ پسر اور پندرہ دختر
اور اصح چہتیس ۳۶ یعنی سترہ پسر اور انیس بنات اصحاب یعنی سولی اور پانچ کہ اونمیں
مشاہیر ہیں اسامہ بن زید و اصبغ بن نباتہ و اشعث بن قیس و اویس قرنی و براء بن عازب
و ابو ذر و جابر بن عبد اللہ و جندب ہمدانی و جعدہ بن ہبیرہ المخزومی بن اخت امیر المومنین و حذیفہ
الیمانی و حبیب بن المظاہر الاسدی و خالد بن ابی دجانہ و رشید ہجری و رفاعہ بن رافع و زید
بن صوحان عبدی و زہیر بن قین و سعد بن مالک و حکیم بن قیس ہلالی و سنان بن مالک النخعی و شریح
بن زلیمی و صعصعہ بن صوحان و طرماح بن عدی بن حاتم طائی و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن جابر
برادر مالک اشتر و عثمان بن حنیف و عبادہ بن صامت انصاری و عبید اللہ بن ابی رافع کاتب
و عبد الرحمن بن حجر و عقیل بن ابی طالب و قثم بن عباس و قنبر و کمیل بن زیاد و مالک بن حارث
مشہور باشتر و میثم تمار و محمد بن ابی بکر و سعد بن حجل و نجاشی شاعر و وہب بن عبد اللہ و ہبیرہ
میرہم و ابو بردۃ الازدی و فرات بن عمر امام حسن علیہ السلام اولاد اناث و ذکور
سولہ تہیں زید اور اونکی دو خواہر ام الحسن و ام الحسین بطن سی ام بشیر بنت ابی مسعود الخزرجیہ
حسن المثنی والدہ اونکی خولہ بنت منظور الفزاریہ ہی تہی اور بہائی اونکی عبد اللہ و قاسم شہیدان کربلا

حالات امام حسن علیہ السلام

ام ولد سے پیدا ہوئے وحسین الملقب بالاثرم اونکی بہائی طلحہ اور بہن فاطمہ کی مادر ام اسحق بنت طلحہ بن عبید اللہ التیمی ہے وابوبکر جو یوم عاشورا مارے گئے اور ام عبد اللہ وفاطمہ وام سلمہ ورقیہ امہات مختلفہ کے بطن سے ہیں وَاَمّا حسن بن امام حسن علیہ السلام الملقب بالمثنیٰ واسطے خواستگاری بنت امام حسین علیہ السلام اپنے چچا کے پاس حاضر ہوئے فرمایا جسکو چاہو میں منسوب کر دوں وہ شرما کے چپ رہے امام نے ارشاد کیا میں تمہارے واسطے اپنی بیٹی فاطمہ تجویز کی وہ اکثر صفات میں شبیہ والدہ مکرمہ زہرا سے ہے اور شادی کر دی بتیس اور پانچ برس کی عمر میں شاہزادہ نے رحلت فرمائی دوسرے ابراہیم بن محمد بن طلحہ فَلَمّا مَاتَ الحَسَنُ بنُ الحَسَنِ علیہ السلام ضربت زوجتہ فاطمۃ بنتُ الحسین بن علی علیہما السلام علی قبرہ فسطاطًا وکانت تقوم اللیل وتصوم النہار ابراہیم ابن محمد ابن طلحہ نے روایت کی ہے جب حسن ابن امام حسن علیہ السلام نے وفات پائی ہے اونکی زوجہ فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام نے قبر شوہر پر خیمہ برپا کیا دن رات نماز روزہ میں گذر تا غم و ماتم کی رسم و بکا ورقت سے آرام نہ لیا وکانت تشبہ بالحور العین بحالہا وہ خاتون مخزون جمال و کمال میں غیرت حور العین تہیں اپنی دادی زہرا کی مثال ہر دم زاری وابتہال میں بسر کرتی تہیں فلما کانت رأس السنۃ قالت لموالیہا اذا اظلم اللیل فقوضوا ہذا الفسطاط ہر گاہ مدت ایکسال کی یونہیں گذری تو اپنی ملازمین سے یہ بات کہی جب راتکا اندہیرا چہایا دیکہو تو یہ خیمہ اوکہاڑ کے مقام سکونت میں لیچلو فلما اظلم اللیل سمعت قائلا یقول ہل وجدوا ما فقدوا فاجابہ آخر یقول بل یئسوا فانقلبوا جو ہیں ظلمت شب نے جہان کو گہیرا ہاتف کی آواز کو سنا کہتا تہا ایا تمنے گمشدہ اپنا پایا جسے بہت ڈہونڈہا دوسرے نے جواب دیا بلکہ مایوس و نا امید ہو کے منہ پہیرا ہاتہ اوٹہایا وعبد اللہ ابن الحسن کی ساتہہ سید الشہدا نے سکینہ اپنی دختر کو قبل معرکہ عاشورا نامزد کیا تہا وہ شہید کربلا ہوے بیاہ کا سر انجام ناتمام رہا اولاد زبیر سے نکاح بندہا یہ دو نو روایت کو

حالات امام حسن و امام حسین علیہما السلام

بحار اور اعلام الوریٰ سے لکہا ذوجاتہ شصت وچہار ۶۴ نکاحی ازواج بتفاوت ایام عقد وطلاق میں سوای کنیزان خاصہ ہوئین ام بشر بنت ابی مسعود عقبہ بن ثعلبہ خزرجیہ والدہ زید اور دوحوا ثانی خولہ بنت منظور فزاریہ مادر حسن ثالثہ ام اسحق بنت طلحہ بن عبید اللہ تیمی ام الحسن ملقب باثرم و فاطمہ کبری را بعہ سماۃ معروف جعدہ بنت اشعث باقی اسم نامعلوم این ۲۴ ذوجاتہ با جمع کثیر جو ہمراہ لشکر ہوکی جاتی زر و مال اور قریب دشمن سرمنزل سی بہراتی از جملہ چالیس ہزار چار سو پاس رہی وہ بہی در باطن فکر قید کر دینی مین تہی سامان لوٹ لیا اور انکو زخمی کیا ناچار حضرت نے صلح قبول فرمائی جان و ناموس اپنی اور امت کی بچائی او نکین مشاہیر رواۃ حدیث نیک ہین احنف بن قیس و اصبغ بن نباتہ و اشعث بن سوار و جابر بن عبد اللہ الانصاری و جارود بن المنذر و حبیب بن مظاہر و حذیفۃ الاسد و حارث بن الاعور و حجر بن عدی و رشید ہجری و رفاعہ بن شداد و زید بن ارقم و سلیم بن قیس ہلالی و سلیمان بن صرد الخزاعی و سفیان بن ابی لیلی الہمدانی و عمرو بن حمق الخزاعی و عامر بن واثلہ و عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب و عبد اللہ بن عباس و عمر بن قیس کنی و کمیل بن زیاد و لوط بن یحیی و کیسان بن کلیب و میثم تمار و مسیب بن نجبہ و مسلم بن عقیل و بلال بن نشاف امام حسین علیہ السلام اولاد امجاد چہ ہین علی اکبر سید السجاد زین العابدین کی والدہ شاہ زنان جو آہ بانو بنت کسری یزدجرد بن شہر یار ہین جو نفاس وضع حمل مین فوت ہوئین و علی اصغر جو ہمراہ والد شہید ہوی اونکی مادر لیلی بنت ابی مرۃ ثقفی ابن عروہ ہین خلاف مغالطہ ہی کہ اونہین علی اکبر جانا و جعفر کہ زوجہ قضاعیہ سی پیدا ہوکی خرد سال روبروی پدر مدینہ مین درگذری و عبد اللہ الرضیع طفل شیر خوار قتیل عاشورا و سکینہ اولاد رباب بنت امرء القیس بن عدی بن اوس ہین و فاطمہ بنت ام اسحق بنت طلحہ بن عبید اللہ تیمیہ ہین ذوجاتہ سوای کنیزان خاصہ پانچ زن شرف نکاح مین بعد یکدیگر آئین اول شہر بانو دوم

حالات سید الساجدین علیہ السلام

لیلی بنت ابی مرہ ثقفی سوم رباب بنت امرأ القیس بن عدی چہارم ام اسحق بنت عبد اللہ تیمیہ پنجم فضامہ

اصحاب آپ کے انس بن الحرث کاہلی و اسعد بن حنظلہ و بشر بن غالب و کمیل بن سعید و جابر بن عبد اللہ و جعفر بن

علی و حجیر بن مالک و حبیب بن مظاہر و حنظلہ بن الحر و سعید بن ریاح و حجاج بن مرزوق و حنظلہ

بن الاسعد و رشید ہجری و زید بن ارقم و قیس بن عمرو و زہیر بن القیس و سلیم بن قیس و شبیث بن عبد اللہ

و شریح بن سعید و حارث بن ثوبیب و حضر عامر بن مالک و سلیم غلام آنحضرت و سیف بن مالک و سفیان

بن حصین و طرماح بن عدی و سالم بن عمرو و قبیصہ بن عمرو و عامر بن کثیر و حجیر بن مالک و حمادہ بن الحارث

و یزید بن باجیہ و زہیر صاحب عمرو بن الحمق و سعید بن عمرو و سود بن القم و سعید بن عبد اللہ و عباس بن علی

بن ابیطالب علیہ السلام و عبید اللہ بن الحسین و عون بن عبد اللہ و عبید اللہ بن مسلم و عبد اللہ بن یقطین و عبد الکریم

بن عبد ربیہ و ہمراہ تھے جناب علی سید الساجدین علیہ السلام کے فرزند و بنات ستارہ تھے

محمد باقر والدہ اونکی ام عبد اللہ بنت حسن مجتبیٰ علیہ السلام و ابو الحسن زید و عمر کی مادر گرامی ام ولد تھی

و عبد اللہ و حسن و حسین اصغر و عبد الرحمن و سلیمان یہ بھی زادہ ام ولد و علی سب سے چھوٹی و خدیجہ کی

اولاد ام ولد تھیں و محمد اصغر بھی فرزند ام ولد تھی و فاطمہ و علیہ و ام کلثوم بنات جناب کا حال و اولاد معلوم

نہیں ازواج آپ فقط ایک بی بی نکاحی ام عبد اللہ فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام اور چار یا چھ

متعہ و تھیں و بقولی اسما بنت عبد الرحمن بن ابی بکر والدہ امام محمد باقر تھی اصحاب آپ کے ابراہیم

بن عبد اللہ و ابراہیم بن محمد الحنفیہ و ابراہیم بن بشر و ابراہیم بن جعفر و اسمعیل بن عبد الرحمن و اسمعیل

بن امیہ و اسحق بن عبد اللہ و ابان بن تغلب و ابو حمزہ کوفی و ثویر ابن ابی فاختہ و جابر بن عبد اللہ

الانصاری و حسن بن محمد الحنفیہ و حکیم بن ابی سفیان الاسدی و حکیم بن حبیب التیمی و زید بن الحسن

و سعید بن المسیب و سعید بن جبیر و حمران بن ہیثم تمار و فرات بن احنف و زرارہ و قاسم بن محمد بن ابی بکر

و کیسان بن کلیب کنکر کابلی و افلح بن حمید و اسعد بن حمزی و بکر بن عبد اللہ و ثابت بن ہرمز و خنیسہ

حالات امام محمد باقر علیہ السلام

بن یسار وجہم الہلالی وحبیب السجستانی وداود بن حصین وسعد بن عثمان وسعید بن الطریف
وسلام بن بشیر وصالح بن کیسان وطارق بن عبد الرحمن وطاوس بن کیسان وعبد اللہ بن دینار
وعبد اللہ بن ذکوان وعبد الرحمن بن قصیر وفلیح بن بکر ومحمد بن قیس ومیمون قداح علۃ وفاتہ زہر
دیا امر سے عبد الملک مروان کی اور صحیح یہ کہ ہشام طواف حرم کرتا رہا ہیں پاتا تھا ناگاہ سید السجاد
گذرے لوگ ہیبت سے ہٹے تعظیم وتکریم حضرت جو ہشام نے دیکھی آتش حسد بھڑکی اوسنے مدینہ
تدبیر سے مسموم کیا محمد باقر علیہ السلام کی سات اولاد ہیں ابو عبد اللہ جعفر صادق وعبد اللہ
دونوکی مادر گرامی ام فروہ بنت قاسم ابن محمد بن ابی بکر جنکی تحت میں شہر بانو خواہر شاہ زنان
دوسری بیٹی یزدجرد بن کسریٰ کی تھی وابراہیم وعبید اللہ اونکی ماں ام الحکیم بنت اسد بن مغیرہ
ثقفیہ وعلی وزینب ام ولد سے پیدا ہوئی وام سلمہ بھی ام ولد کی زائیدہ ہیں اور بعض نے کہا کہ
ابی جعفر کی فقط ایک بیٹی ام سلمہ زینب نام تھیں اور دختر نہیں ازواجہ دو خاتون سے عقد کیا
اول ام فروہ بنت قاسم بن محمد دوم ام الحکم بنت اسد اور باقی کنیزان خاصہ ہیں اصحابہ چار سو
چالیس اور تین تھے جسمیں مشہور ابو الصلاح کنانی وابراہیم بن حسان کوفی وابراہیم بن جمیل واسمعیل
بن جابر خثعمی وایوب بن وسیلہ وابان بن تغلب وسلم بن ایمن واسرائیل بن غیاث وبشیر بن عبد اللہ
وبکیر بن حبیب وتمیم بن زیاد وثابت بن ہرمز وثابت بن دینار المکی با ابو حمزہ ثمالی وسوید ابن
ابی فاختہ وجابر بن عبد اللہ الانصاری وجراح المدینی وحسین بن زیاد صیقل وحبیب بن ابی ثابت
بن اعین وحفص بن غیاث وداود بن ابی ہند سرخسی وربیع بن صبیح وزید بن علی وابو عبیدہ وزرارہ
بن اعین الشیبانی وسدیر بن حکیم صیرفی وصالح بن عقبہ وظریف بن ناصح وعبد اللہ بن عطاء وعبید
بن بکر وعبد الرحیم القصیری وعبد الحمید الغواص وعلی بن حمید بن حضرمی وعلی بن رباط وعمر بن امیر المومنین
وابو ہذیل شاعر وفرات بن احنف وفضیل بن یسار ولیث بن البختری المکی بابی بصیر ومحمد بن مسلم

حالات جعفر صادق علیہ السلام

ومحمد بن قیس و ابی بکر الحضرمی و معروف بن خربوذ و میمون بن القداح و محمد بن سلیمان و مسعود بن صدقہ و ابو الحسن الاشعری و منہال بن عمرو و زرارہ الکاتلی و القاسم بن حمزہ و یوسف بن الحرث المکنی بابی بصیر علتہ وفاتہ ابراہیم بن ولید حاکم مدینہ نی زہر کہانی مین ملا یا حضرت کی کہلا آزار صعب بہم پہنچا کہ بعد چند روز شہادت پائی اور بقولی ہشام بن عبد الملک نی یہ کام ناجائز کیا جعفر صادق علیہ السلام اونکی ایام امامت مین زمانہ گذرا البتہ خلافت ہشام بن عبد الملک و عہد ولید بن یزید بن عبد الملک جو ملقب ناقص تہا اور ابراہیم بن الولید و مروان بن محمد الحمار اور سردار خراسانی ابو مسلم مروزی جو سنہ ۱۳۲ ہجری مین کشور کشا صاحب خروج واقع دولت بنی امیہ ہوا جسنی قید خانہ کو فہ سی ابو جعفر منصور دوانقی کو چہڑایا اوسنی سنہ ۱۴۵ ہنگام خلافت مین اپنی شہر بغداد کو آباد کیا اور ابو العباس عبد اللہ الملقب بالسفاح ابن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس جو چار برس اور آٹہ مہینی خلیفہ رہا و ابو جعفر منصور کہ اکیس برس اور گیارہ مہینی اوسنی پادشاہت کی دس برس بعد ریاست دوانقی حضرت صادق نی شہادت پائی امام ہمام کی دس اولاد ہین اسمعیل و عبد اللہ و ام فروہ و الدہ اونکی فاطمہ بنت حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیہما السلام ہین و امام موسی الکاظم و اسحق و محمد فاطمہ کی والدہ ام ولد حمیدہ نام بربریہ و عباس علی و اسما اور ایک بطون مختلفہ سی تہی جملہ فرزندون میں اکبر تہی اور وہی علم وفضیلت والد کی بہت پیاری تہی کہ حیات ابی عبد اللہ ابی جعفر صادق مین شیعگان کہتی تہی بعد پدر یہی قائم مقام ہونگی جو حضرت سی اکرام اور رغبت دلی اونکی طرف دیکہتی تہی پس وہ عمر نقص کی مقام پر مردہ روبروی والد آئی جنازہ کو بالای زمین کہلا ہوا سامنی رکہا رقت شدید مین ضبط نی منہ دیکہا نماز پڑہکی بقیع مین دفن کیا تا خلایق کو شبہ اونکی امامت کا مٹا لاکن پہر بہی بعد رحلت امام جعفر صادق علیہ السلام شیعہ مین اختلاف ہوا بعضی اسمعیل و اونکی جانشین محمد کو حجت جانتی

حالات امام موسے کاظم علیہ السلام

رہی وہ فرقہ تورہ اسماعیلیہ کہلاتی ہین اور باقی مذاہب متفرقہ کا ذکر علما کی تالیف مین بیان ہے

ازواج سوای کنیزان خاصہ نکاحی دو زن طلیقہ تھین فاطمہ بنت حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب

اسمٰعیل و عبداللہ و امّ فروہ اصحابہ چار ہزار تین سو اور کتنی بزرگوار معروف او سمین ہین احمد

بن غزال المزنی و دارم بن قبیصہ و ابو الصباح الکنانی و ابو ایوب الخزاز و اسمعیل بن مسلم

الشکونی و اسحق بن نباتہ اللؤلؤ و ابان بن تغلب و ابان بن عثمان و اسلم القواص و اسرائیل

بن عباد و اسعید بن عیاص و ارطاط بن الاشعث و بکار بن ابی بکر الحضرمی و بحر الطویل الکوفی

و بسطام بن شاپور و بہلول بن محمد و ثابت بن دینار المکنّی بابی حمزہ ثمالی و جابر بن یزید الجعفی

و حماد بن عیسی الجہنی و حفص بن غیاث و حمزہ بن عمران بن اعین و حنان بن سدیر و جریر

بن عبداللہ و حکم بن مسکین الملفوف و دینار بن عمرو بن یونس و زید الشحام و زیاد بن عیسی المکنّی بابو عبیدہ

الحذاء و زکریا بن آدم القمی و زیاد القندی و سعید الاسکاف و سماعت بن مہران و سیف

بن عمیرہ و سدیر صیرفی و شہاب بن عبداللہ و صفوان بن مہران الجمال و عبداللہ بن میمون

القداح و علی بن عامر الحذاف و علی بن رئاب الطحان و علا بن سیابہ و عمر بن حنظلہ و عثمان بن

سعید و علی بن رباط و ابو الارایل شاعر و فضیل بن یسار عجلی و وفاتہ ابو جعفر منصور دوانیقی

حضرت کو ہمیشہ دستر خوان پاس بٹھایا زہر آلود طعام کھلایا اور پھول انگور مین رشتہ سم کھنچوا

دیا بعض نے کہا چند مرتبہ زہر سے مسموم کیا شفا پاتی رہی آخر کو درد دل بہم پہنچا کہ اوسکی

صدمہ سے پیالہ موت پیا موسی الکاظم علیہ السلام اٹھارہ پسر اور تئیس دختر امام

رضا و ابراہیم جو بہت شجاع و کریم جانب زید بن علی سے لشکر مین پہلے گئی فتح کی اور والی یمن

حاکم تھی و عباس و قاسم چارون ایک امّ ولد سے پیدا ہوئی و اسمعیل و جعفر و ہارون و حسن

دوسری جاریہ کی اور احمد کہ جلالت و عبادت مین معروف بقول بعض شاہ چراغ مدفون شیراز ہین

حالات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

ومحمد وحمزہ یہ تین پسر جاریۂ دیگر کی ہوی وعبید اللہ واسحق وعُبید اللہ وزید وحسن وفضل وسلیمان
یہ مختلف البطن ہتی اور بنات فاطمہ کبری وفاطمہ صغرا ورقیہ وحکیمہ ورقیہ صغری وکلثوم وام
جعفر ولبابہ وزینب وخدیجہ وعلیہ وامنہ وحسینہ وبریہمیہ وعائشہ وام سلمہ ومیمونہ وام کلثوم صغری
اور بقول ابن خشاب بست پسر اور بست دختر ہتی عقیل وحسین کو زیادہ کیا اور بنات مین
ام فروہ واسما کو بڑہادیا ازواج نکاحی زوجہ کوئی نہتی خادمات کی نام تحقیق نہین ہوی
اصحابہ زیادہ دوسو اور پچاس بزرگوار ہتی جنمین مشہور ابراہیم بن عثمان واسیر بن ابی العلا
واسمعیل بن حسن وابومحمد بن یزید واسحق بن محمد وامین بن حجر زوامیہ بن عمر وایوب بن اعین واسامہ
بن حفص وبسر بن سلمہ وبشیر الدہان وبکر بن محمد وثعلبہ بن میمون وثابت بن دینار مشہور ابی حمزہ ثمالی
وجعفر بن محمد وحماد بن یحیی وابن راشد وابن خالد وابن یسار وابن صدقہ وابن قاسم العباسی
وحسن بن محبوب وعلی بن مہران وخزیمہ بن یقطین وداود بن کثیر البرقی وابن فرقد ودرست بن
ادہم الانصاری وزرارہ بن اعین وزیاد القندی وزکریا ملقب بکوکب الدم وزید بن موسی
وسلمہ بن جہران وسعد بن خلف وسیف بن عمیرہ وسماعہ بن مہران وسلیمان بن مومن وصالح بن
عقبہ وصفوان بن یحیی ولیث المرادی کنیت بابی بصیر وعبد الرحمن بن الحجاج ومسلم بن محمد وسنان لعنۃ
اللہ علیہ وقایہ شیعہ کثرت سی رکہتی صدقات لاتی مسایل کو دریافت کرتی علی بن اسمعیل زادہ برادر
حسد سی ہارون رشید کی پاس غماز ہوی کہ موسی کاظم خروج کیا چاہتی ہین وہ بہانہ حج مین مکہ سی
مدینہ گیا امام کو پکڑکی نزد جعفر بن منصور بصرہ بہیجا اوسنی بعد ایکسال جو بی قصور دیکہا مرخص کیا بار دیگر
پہر قید مین بلایا سندی ابن شاہک نی بامر خلیفہ سات برس زندان مین رکہا زہر قاتل اوسنی خرما
یا داخل طعام کہلایا اور بقولی کان مین وقت سجدہ پارہ ڈالا پس از شہادت مردم کو بلایا جنازہ
دکہایا کہ اثر جراحت نہین ہی وہ اپنی موت سی مری ہین امام علی موسی الرضا علیہ السلام

حالاتِ امامِ محمد تقی و علی نقی علیہما السلام

فرمایا تھا ویسا ہی ہوا امام محمد تقی علیہ السلام دو پسر اور پانچ دختر اور بقول معتبر دو بیٹی
علی بن محمد ملقب بنقی امام نہم دوسری موسی اور بنات فاطمہ و امامہ زوجات یہ سوای کنیز ایک زن
نکاحی تھی ام الفضل یا ام عیسی بنت مامون الرشید کہ بعد شہادت امام رضا علیہ ہفت سال کی خلیفہ نے
اپنی پاس رکھا ہنگام جوانی بیٹی دی اور مدینہ جا رہنی کو رخصت کی پس از ایام دوسری بی بی اولاد
عمار یاسر گھر میں آئی مشاہدہ حسن و جمال سے رشک بڑا مامون سے شکوہ کیا کہ تجھی اور آبا و اجداد کو
ناسزا کہتی ہیں وہ نشہ شراب میں ننگی تلوار لیتی گیا امام کو پارہ پارہ کر ڈالا روز دیگر جب ہوش
آیا پشیماں ہوا خبر منگائی حضرت کی صحت و سلامتی پائی اصحابہ اسحق بن ابراہیم و ابن داؤد
الیعقوبی و ابن مہزیار و احمد بن محمد بن ابی نصر البزنطی و ابن محمد بن عیسی و ابن ادریس القمی و ایوب
بن نوح و الحکم بن بشار المروزی و ابن داود بن محمد الہاشمی حسن و حسین پسران سعید الاہوازی و ابن شا
و سہل بن نوح و ابن علی القمی و ابن عباس بن جریش و حسین بن محمد القمی و داود بن قاسم و زکریا بن
آدم القمی و شاذان بن جبرئیل و صفوان بن یحیی البجلی و صالح بن ابی حماد ابن محمد الہمدانی و عبداللہ محمد
بن الصلت و علی بن محمد بن مہزیار الاہوازی و ابن اسان و ابن حدیدۃ بن الحکیم و عبد الرحمن بن
ابی نجران و عبداللہ بن محمد الرازی و عبد العظیم بن عبداللہ و عبد الجبار بن مبارک النہاوندی و عباس
بن عمر و مرزوک بن عبداللہ وفاتہ معتصم عباسی نے زہر ملا کی طعام کھلایا اور صحیح یہ ہی کہ اوس کی
تحریک سے ام الفضل زوجہ نے زہر دیا بدن مبارک ورم کر گیا بعد از چند روز کی وفات پائی
حضرت نے نفرین فرمائی کہ تیرا گوشت گلے کہائیں بعد از ان معتصم نے محل سے نکالدیا دو راہ میں
بیٹھی گدائی کرتی رات کو سگان محلے نے پہاڑ کھایا امام علی نقی علیہ السلام تین پسر اور بقولی
چہار امام حسن عسکری علیہ السلام و حسین و محمد و جعفر ملقب بکذاب جو شرارت اور طلب جاہ میں دو
ساتھ اوباش کی رہتی طلب امامت پر بعد از فوت برادر صاحب الامر سے مخالف ہوئے

حالات امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہما السلام

خلیفہ سے وہ منصب چاہا اوسنے جوابدیا یہ امر از جانب خدا ہے ہمکو نہیں لازم کہ امداد نا قابل
کرین اور ایک بیٹی مسماۃ عایشہ تھی زوجات حضرت کی زوجہ نکاحی کوئی نہ تھی کہ ایکجا مقیم
نہ ہے بیشتر سفر مین گذری بسبب خلیفہ کی بلاکی سر من رای مین رہا ایک جاریہ اوسکی بطن سے
اولاد ہوئی اصحاب احمد بن اسمعیل بن حمزہ و ابراہیم بن اسحق و ابن عقبہ و ابن ادریس و ابن مہزیار
و ابن محمد بن فارسی و ایوب بن نوح و اسحق بن اسماعیل بن نوبخت و ابی طالب الشاہی و بشیر بن
یسار و جعفر بن محمد و ابن ہشام و ابن محمد بن یونس الاحول و حسن بن محمد بن اخی و ابن راشد و ابن
الوشا و حسین بن سعید الاہوازی و ابن ظریف و ابن مالک القمی و ابن شکیب و حفص المروزی و ہاشم
الفتح و حمدان بن سلیمان و خلیل بن ہشام و داود بن القاسم و ریان بن ابی زید و ریان بن الصلت
و سری بن سلام الاصبہانی و علی بن مہزیار و ابن یونس البغدادی و عبد العظیم و عبد الرحمن بن محمد بن طیفور
و عبد قیس بن العلا و عثمان بن سعید و فضل بن شاذان النیشاپوری و ابن کثیر و منصور بن عباس و
یعقوب بن زید الکاتب و معاویہ بن الحکم حالۃ وفاتہ عبد اللہ بن محمد حاکم شہر مدینہ نے مکر حضرت کی
شکایت لکہی تا کہ خلیفہ نے شہر سر من رای مین ہمراہ یحیی ابن ہرثمہ بلایا بظاہر عزت کرتا رہا باطن
مین زہر دیا اور بقول معتمد بالله نے مسموم کیا امام حسن عسکری علیہ السلام زادہ دلبر حضرت
منحصر ہے صاحب الامر علیہ السلام سے اور ایک صبیہ کہ نام و نشان اوسکا نہین پایا زوجہ زن
منکوحہ حضرت کی نہ تھی کنیزان خاص مین مسماۃ صیقل یا مریم یا حکیمہ اور بتحقیق نرجس خاتون بنت قیصر
روم اور بقولی یشوعا نسل شمعون حواری عیسی علیہ السلام سے ہین ایکو رنجاً زہرا کو خواب مین
دیکہا مسلمان کیا جمال امام حسن عسکری کا جلوہ دیا وہ عاشق ہوئین شوق مطلوب سے اپکو شامل
اسیران اسلام کیا برده فروش بغداد مین لایا امام علی نقی نے بشر بن سلیمان کو دو سو بست
اشرفی دیکی سامرہ سے بغداد بہیجا وہ خرید لیگیا پدر بزرگوار نے پسر کو عطا فرمایا اصحاب سوا ابراہیم

حالات امام حسن عسکری و صاحب الامر علیہما السلام

شمار تھا احمد بن اسحق اشعری و ابن حسن بن علی بن فضال و ابن ادریس المعلم و جعفر بن سہل الصیقل و جابر بن یزید الفارسی و حسین بن سکینہ المروزی و احمد المالکی و حمدان بن سلیمان النیشاپوری و حفص بن عمر العمری و داود بن قاسم الجعفری و ابن عامر الاشعری و سندی بن ربیع و سہل بن زیاد و سعد بن عبد اللہ القمی و علی بن جعفر و ابن محمد الصیرفی و ابن ریان و عبدوس العطار و عروۃ الوکیل و عثمان بن سعید وکیل حضرت و فضل بن الحرث و ابن شاذان و قاسم بن ہاشم اللؤلؤی و ابن علی الیقطین و محمد ابن احمد بن مطہر علیہ وفاتہ زمان خلافت معتمد میں زہر دیا اور دوسرا قول ہی معتصم فی امر معتمد سے مسموم کیا پھر خلیفہ نادم ہوا بعض علما کو پرستار بھیجا کہ دوا کریں لاکن فایدہ نہیں بخشا وسویں روز شہادت پائی صاحب الامر علیہ السلام وکلا حضرت زمان غیبت صغری میں اکر مطالب کسی کا ہوتا وہ عرض کرتی جواب لاتی از انجملہ حسین بن روح و ابن الکثیر اور بغداد کی محمد بن عثمان بن العمری بابی عمرو العمروی محمد بن ابراہیم بن مہزیار الاہوازی و محمد بن اسحق القمی و محمد بن صالح الہمدانی و ابو جعفر و محمد بن عبد اللہ قاسم بن علاء الآذربایجانی و محمد بن شاذان النیشاپوری اصحابہ ہیں وغیرہ ہیں بہنگام خروج در مکہ خدمت اقدس میں حاضر ہونگی اور ہمیں سے رجال غیب جو تین سو تیرہ یا چالیس کہ ہر ہفتہ تمام روی زمین کی سیر کرتی ہیں ہر جمعہ کو حضرت سے ملتی ہیں اور ستائیس بزرگان ہر قوم زندہ ہونگی پندرہ آدمی قوم سے حضرت موسی کی اور سات صحاب کہف اور سات اور یوشع اور سلمان فارسی ابو دجانہ انصاری مقداد و اسود و مالک اشتر بکولی ہیں یہ کاما و انصار اگر واقع غیبت چار خواہ چھ یا سات یا نو برس اور چند مہینے و یوم کی عمر تھی کہ والد کو زہر دیا رحلت کی جنازہ نکلنی کی نماز کو رکھا جعفر کذاب نی امامت پر قدم بڑھایا صاحب الامر نی اوسکو پیچھی ہٹایا آپ نماز میت پڑھی لاش پدر کو پہر دفن ہوئی ہم ناخلف خلیفہ سے تہیہ فساد و عنادکی روز و ہم شوال ۲۶۰ھ و لوگ تلاش و گرفتار کو آئی حضرت سرداب منزلہ میں کہ اکثر اباو اجداد شرائعداسی محفوظ رہی تھی

اَحَادِيثِ فَرِيقَيْن بَرْ تَعدادِ بَارَہ اِمَام عَلَيْهِمُ السَّلَام

تہا او تر گئی جب عملہ اہلِ خلاف نی جستجو کی تو ظاہر مین پتا نہ پایا وہ غیبت صغرا تہی کہ اکیہو
ستر برس کا زمانہ ایسا رہا جو شیعۂ خاص شرفیاب ہوتی عرایض جاتی توقیع جواب آتی بعد ازان
وہ باب مسدود ہوگیا ذکر ان وایع سی کتاب اعلام الورٰی کی ذکر قسم اول مین پہلی فصل مشتمل ہی
اوپر اخبار ثبوت خلافت بارہ امام کی جو روایتین متواتر آئین کتب حدیث مین اہل سنت و
جماعت کی بہی وہ بہت پاتین وَمِنْهَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَحَدَّثَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَمْ يَكُونُ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ نَعَمْ وَمَا سَاَلَنِي عَنْهَا
اَحَدٌ قَبْلَكَ وَاَنْتَ لَاَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا سَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ
يَكُونُ بَعْدِي مِنَ الْخُلَفَاءِ عِدَّةُ نُقَبَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ
قُرَيْشٍ وَمِنْهَا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ
غُلَامِي نَافِعٍ اَنْ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَكَتَبَ اِلَيَّ
سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْاَسْلَمِيُّ يَقُولُ لَا يَزَالُ هٰذَا
الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَيَكُونَ عَلَيْكُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ
قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ اَبِي بَكْرِ
بْنِ اَبِي شَيْبَةَ وَقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ وَمِنْهَا حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ
مَعَ اَبِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِي اَوْ لَنْ يَمْضِيَ حَتّٰى
يَكُونَ فِيكُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ شَيْئًا لَمْ اَسْمَعْهُ فَسَاَلْتُهُمْ فَقَالُوا يَقُولُ لَا يَضُرُّ
هٰذَا الدِّينَ مَنْ نَاوَاهُ حَتّٰى يَقُومَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنْهَا حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعَبْسِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي يَعْفُورٍ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ

احادیث امامیه تعداد خلفای اثنا عشر کی

عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه لا يزال امر امتي صالحا حتى يمضي اثنا عشر خليفة كلهم من قريش وهكذا ثلاثة عشر حديثا ومناقب ابن المغازلي يرفعه الى علي بن جعفر قال سألت ابا الحسن عن قوله تعالى كمشكوة فيها مصباح الاية قال المشكوة فاطمة والمصباح الحسن والحسين والزجاجة كانها كوكب دري قال كانت فاطمة كانها كوكب دري بين نساء العالمين توقد من شجرة مباركة الشجرة المباركة ابراهيم عليه السلام لا شرقية ولا غربية لا يهودية ولا نصرانية يكاد زيتها يضيئ قال كاد العلم ان ينطق منها ولو لم تمسسه نار نور على نور قال منها امام بعد امام يهدي الله لنوره من يشاء يهدي الله لولايتنا من يشاء اقول ان هذه الاخبار الصحيحة مصرحة بلا ارتياب باثني عشر خليفة بعد رسول الله صلى الله عليه واله الذين يجب على الناس اتباعهم ويكون الخلافة لهم بالنص الصريح ولا يجوز مخالفتهم ولا الميل عنهم ولا شك ان ابتداء الخلافة منذ قبض رسول الله وقد ذهب اهل السنة الى ان الخلافة بعد رسول الله لابي بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي ثم بعد علي اختلف الناس فقال بعضهم الخلافة بعده لولده الحسن ثم بعده لاخيه الحسين وقال اخرون ان الخلافة بعد عثمان لمعاوية وقال اخرون انها لمعاوية بعد علي ثم بعد معاوية للخلفاء من بني امية وعلى كل حال يلزم من هذا دخول يزيد بن معاوية في الخلفاء الذين ذكرهم رسول الله واوجب على الناس اتباعهم وهذا مما لا يقول له عاقل لان يزيد فعل بالحسين ما فعل وسبى حريم رسول الله واخرب المدينة وقتل منها ثمانية الاف من اولاد المهاجرين والانصار وغيرهم واباحها ثلاثا فلم يبق فيها دار الا انتهب

احادیث امامیه تعداد خلفای اثنا عشر که

الا داود علي بن الحسين سماها رجل من اهل الشام وعن هشام بن حسان ولدت

الف امرأة بعد الحرة من غير زوج وكانت وقعة الحرة لليلتين مضتا من ذي

الحجة سنة ثلاث وستين الفصل الثاني في ذكر بعض الاخبار التي جاءت

من طرق الشيعة الامامية في النص على امامة الاثني عشر من آل محمد عليهم

السلام ومنها ما رواه محمد بن يعقوب الكليني عن جابر بن عبد الله الانصاري

قال دخلت على فاطمة عليها السلام وبين يديها لوح فيه اسماء الاوصياء من ولدها

فعددت اثني عشر آخرهم القائم ثلاثة منهم محمد واربعة منهم علي ومنها عن

غياث بن ابراهيم عن الصادق عن ابيه محمد بن علي عن ابيه علي بن الحسين عليهم

السلام قال سئل امير المؤمنين عليه السلام عن معنى قول رسول الله صلى

الله عليه وآله اني مخلف فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي من العترة قال انا

والحسن والحسين والائمة التسعة من ولد الحسين تاسعهم مهديهم قائمهم

لا يفارقون كتاب الله ولا يفارقهم حتى يردوا على رسول الله صلى الله عليه وآله

حوضه ومنها عن يونس بن ظبيان عن جابر بن يزيد الجعفي قال سمعت جابر بن

عبد الله الانصاري يقول لما انزل الله تعالى على نبيه صلى الله عليه وآله

يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم قلت يا رسول الله

قد عرفنا الله ورسوله فمن اولي الامر الذين قرن الله طاعتهم بطاعتك فقال

عليه السلام هم خلفائي يا جابر وائمة المسلمين بعدي اولهم علي بن ابي طالب

ثم الحسن ثم الحسين ثم علي بن الحسين ثم محمد بن علي المعروف في التورية بالباقر

وستدركه يا جابر فاذا لقيته فاقرأه مني السلام ثم الصادق جعفر بن محمد

احادیث امامیہ تعداد خلفای اثنا عشر کے

جعفر بن محمد ثم موسى بن جعفر ثم علي بن موسى ثم محمد بن علي ثم علي بن محمد ثم الحسن بن علي ثم سمي وكنيي حجة الله في ارضه وبقية الله في عباده ابن الحسن بن علي ذاك الذي يفتح الله تعالى ذكره على يديه مشارق الارض ومغاربها وذاك الذي يغيب عن شيعته واوليائه غيبة لا يثبت الله فيها على القول بامامته الا من امتحن الله قلبه للايمان قال جابر فقلت له يا رسول الله فهل يقع لشيعته الانتفاع به في غيبته فقال عليه السلام والذي بعثني بالنبوة انهم ليستضيئون بنوره وينتفعون بولايته في غيبته كانتفاع الناس بالشمس وان جللها سحاب يا جابر هذا من مكنون سر الله ومخزون علم الله فاكتمه الا عن اهله الى اخر الخبر تمه الخبر ثم قرأ النبي صلى الله عليه واله وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض الاية من كتاب تحفة الابرار ومنها عن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله ان الله تعالى اطلع الى الارض اطلاعة فاختارني منها فجعلني نبيا ثم اطلع الثانية فاختار منها عليا فجعله اماما ثم امرني ان اتخذه اخا ووصيا وخليفة ووزيرا فعلي مني وانا من علي وهو زوج ابنتي وابو سبطي الحسن والحسين الا وان الله تبارك وتعالى جعلني واياهم حججا على عباده وجعل من صلب الحسين ائمة يقومون بامري ويحفظون وصيتي التاسع منهم قائم اهل بيتي ومهدي امتي واشبه الناس بي في شمائله واقواله وافعاله يظهر بعد غيبة طويلة وحيرة مضلة فيعلن امر الله ويظهر دين الله ويؤيد بنصر الله وينصر بملائكة الله فيملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا ومنها عن الاصبغ بن نباته قال خرج علينا امير المؤمنين ذات يوم ويده

احادیث امامیہ تعداد خلفای اثنا عشر کے

فی ید ابنه الحسن وهو یقول خرج علینا رسول الله ذات یوم ویده فی ید
هکذا وهو یقول خیر الخلق بعدی وسیدهم اخی هذا وهو امام کل مسلم
وامیر کل مؤمن بعد وفاتی الا وانی اقول ان خیر الخلق بعدی وسیدهم
ابنی هذا وهو امام کل مسلم ومولی کل مؤمن بعد وفاتی الا وانه سیظلم
کما ظلمت بعد رسول الله وخیر الخلق وسیدهم بعد الحسن ابنی اخوه الحسین
المظلوم بعد اخیه المقتول فی ارض کرب وبلاء اما انه واصحابه من سادات
الشهداء یوم القیامة ومن بعد الحسین تسعة من صلبه خلفاء الله فی ارضه
وحججه علی عباده وامنائه علی وحیه وائمة المسلمین وقادة المؤمنین
وسادة المتقین وتاسعهم القائم الذی یملأ الله به الارض نورا بعد
ظلمتها وعدلا بعد جورها وعلما بعد جهلها والذی بعث اخی محمدا
بالنبوة واختصنی بالامامة لقد نزل بذلک الوحی من السماء علی لسان
الروح الامین جبرئیل ولقد سئل رسول الله صلی الله علیه واله وانا
عنده عن الائمة بعده فقال للسائل والسماء ذات البروج ان عددهم
لعدد البروج ورب اللیالی والایام والشهور ان عددهم لعدة الشهور
قال السائل فمن هم یا رسول الله فوضع رسول الله یده علی راسی وقال
اولهم هذا واخرهم المهدی من والاهم فقد والانی ومن عاداهم فقد
عادانی ومن احبهم فقد احبنی ومن ابغضهم فقد ابغضنی ومن
انکرهم فقد انکرنی ومن عرفهم فقد عرفنی بهم یحفظ الله دینه وبهم
یعمر بلاده وبهم یرزق عباده وبهم ینزل القطر من السماء وبهم

احادیث امامیہ تعداد خلفای اثنا عشر کے

يخرج بركات الارض هؤلاء اوصيائي وخلفائي وائمة المسلمين
وموالي المؤمنين ومنها عن ابي خالد الكابلي قال دخلت على سيدي
علي بن الحسين زين العابدين عليهما السلام فقلت له يا ابن رسول الله
اخبرني بالذين فرض الله طاعتهم ومودتهم واوجب على عباده
الاقتداء بهم بعد رسول الله فقال لي يا كاك ان اولي الامر الذين
جعلهم الله ائمة للناس واوجب عليهم طاعتهم امير المؤمنين
علي بن ابي طالب ثم الحسن ثم الحسين ابنا علي بن ابي طالب ثم انتهى
الامر الينا ثم سكت فقال له يا سيدي روي لنا عن امير المؤمنين
عليه السلام ان الارض لا تخلو من حجة على عباده فمن الحجة والامام
بعدك فقال ابني محمد واسمه في التوراة باقر يبقر العلم بقرا هو الحجة
والامام بعدي ومن بعده ابنه جعفر واسمه عند اهل السماء الصادق
فقلت له يا سيدي كيف صار اسمه الصادق وكلكم الصادقون فقال
حدثني ابي عن ابيه ان رسول الله قال اذا ولد ابني جعفر بن محمد بن
علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب فسموه الصادق فان الخامس من
ولده الذي اسمه جعفر يدعي الامامة اجتراء على الله وكذبا عليه فهو
عند الله جعفر الكذاب المفتري على الله والمدعي لما ليس له باهل
المخالف على ابيه والحاسد لاخيه ذلك الذي يروم كشف ستر الله عند
غيبة ولي الله ثم بكى علي بن الحسين بكاء شديدا ثم قال كاني بجعفر
الكذاب وقد حمل طاغية زمانه على تفتيش امر ولي الله والمغيب في حفظ الله

احادیث امامیہ تعداد خلفای اثنا عشر کے

ولتوكّل بحرمة ابيه جهلاً منه بولايته وحرصاً على قتله ان ظفر به طمعاً في ميراث
ابيه حتى يأخذه بغير حقه قال ابو خالد فقلت له يا ابن رسول الله ان ذلك لكائن فقال
اي وربي ان ذلك لمكتوب عندنا في الصحيفة التي فيها ذكر المحن التي تجري علينا
بعد رسول الله قال فقلت له يا ابن رسول الله ثم يكون ماذا قال ثم
يمتد الغيبة بولي الله الثاني عشر من اوصياء رسول الله والائمة
بعده يا ابا خالد ان اهل زمان غيبته القائلين بامامته والمنتظرين
لظهوره افضل من كل زمان لان الله تعالى ذكره اعطاهم من العقول
والافهام والمعرفة ما صارت به الغيبة عندهم بمنزلة المشاهدة و
جعلهم في ذلك الزمان بمنزلة المجاهدين بين يدي رسوله بالسيف
اولئك المخلصون حقا وشيعتنا صدقا والدعاة الى دين الله سرا و
جهرا ومنها عن عبد الرحمن بن سليط قال قال الحسين بن علي بن ابي طالب
عليهما السلام منا اثنى عشر مهديا اولهم امير المؤمنين علي بن ابي
طالب وآخرهم التاسع من ولدي هو القائم بالحق يحيي الله به الارض
بعد موتها ويظهر به دين الحق على الدين كله ولو كره المشركون له غيبة
يرتد فيها قوم ويثبت على الدين فيها آخرون فيؤذون ويقال لهم
متى هذا الوعد ان كنتم صادقين اما ان الصابر في غيبته على
الاذى والتكذيب بمنزلة المجاهد بالسيف بين يدي رسول الله صلى الله عليه وآله

غیبت امام کی مصلحت بین ہے امر کہ جیسے خضر والیاس کا دنیا میں رہنا
ادریس عیسیٰ علیہما السلام کو حیات ابدی ایسے ہی امام اثنا عشر کو رحمت خلق سے تھامی

جدول نسب قریش و سرور انبیا علیہ السلام و سادات کرام

...می اونکی برابر نام برادر ثبت کیا کہ ناظرین کو معلوم ہوئی نسب ودمان اوپر کہان ملاہی اور پہلو سی تبہ برادری کی نسبت کا پتا پہلا...

ناحور ۱۸	تارح ۱۹	ابراہیم ۲۰	اسماعیل ۲۱	قیذار ۲۲	حمل ۲۳	نبت ۲۴	سلامان ۲۵	ہمیسع ۲۶	یسع ۲۷	صابوح ۲۸	منجر ۲۹	یشجب ۳۰	یامین ۳۱	ادد ۳۲

الیاس زوجہ خندف	مدرکہ	خزیمہ کنیتہ ابا اسد	کنانہ	ابا مخلد نضر واسمہ قیس فہو قریش

...کنی ابا تیم														
...کنی ابا کعب														حارث
...کنی ابا ہصیص														ضبہ
...کنی ابا یقظہ											عدی		کلاب		اہیب
...کنی ابا زہرہ							یقظہ	تیم		رزاح		بقر		ہلال
...یذ وکنی ابا المغیرہ وقیل ابا یزید							مخزوم	سعد		قرط		مناف		جراح
المغیرہ وکنی ابا عبد الشمس				عبد العزی			عمرو	کعب		عبداللہ		عبد		عبداللہ
عمرو وابناہ اسد ونضلہ وصیفی				ہشام	اسد		عبداللہ	عمرو		ریاح		وہب		عامر ابوعبیدہ
...شیبۃ الحمد				ابوجہل	نوفل	خویلد	مغیرہ	عثمان	عامر	عبدالعزی		مالک		
ابوطالب واسمہ عمران					ورقہ	عوام	ولید	عبیداللہ	عثمان ابوقحافہ	نفیل ابا نفیل		وقاص		
علی		عقیل	جعفر			زبیر	خالد	طلحہ	عبداللہ ابوبکر	خطاب	عمرو	سعد	عتبہ	
حسن	حسین	مسلم	عبداللہ			عبداللہ ومصعب وعروہ			محمد	عمر	زید	عمر	ہاشم	
زید	علی								قاسم	عبداللہ	سعید			

۴۷

ملک	دنیا میں بلندی پہاڑوں کی جو مشہور ہیں انگریزی فٹ ثلث گز ہی		ملک	دنیا میں ندیوں کا طول منبع سی بحساب میل انگریزی سمندر تک		ملک	دنیا میں جھیلوں کی سطح آب اکثر حساب میل مربع سے جو تین [illegible]	
بخارا	کوہ طور نارک	پندرہ سی بیس ہزار فٹ	امریکا	آمیزن	۳۹۰۰	روس و ایران	کاسپین آب شور	۱۳۰۰۰۰
ہند	کوہ ہمالیہ	پندرہ سی اٹھارہ ہزار	امریکا ش	مسیسپی	۴۰۰۰	امریکا	سپیریر شیرین	۳۲۰۰۰
ہند	کوہ چملاری	۲۳۹۲۹	چین	ینگیسی کیانگ	۳۰۰۰	روس	ارل	۲۶۰۰۰
ہند	کوہ کنچن کنگا	۲۸۱۷۸	مصر	رود نیل	۳۰۰۰	امریکا	مچی گن	۲۴۰۰۰
ہند	کوہ سفید نہولاگری	۲۶۸۶۲	چین	ہونگ ہو	۲۶۳۰	سوئیڈن	ارن	۲۰۰۰۰
افغانستان	کوہ ہندوکش	۲۰۴۹۳	چین	ین تسی	۲۹۰۰	روس	بیکال	۱۵۰۰۰
افغانستان	کوہ ایورسٹ	۲۹۰۰۲	روس	اوبی	۲۵۰۰	افریقہ	الگامی	
ایران	کوہ البرز	۱۸۴۹۳	امریکا ش	نائگرا	۲۳۰۰	افریقہ	پہاڈ	۱۲۰۰۰
افغانستان	کوہ بابا	۱۸۰۰۰	چین	آموز	۲۳۰۰	افریقہ	اسلاب	۱۱۰۰۰
افاغنہ	کوہ تخت سلیمانی	۱۲۰۰۰	امریکا ج	مینکن زنی	۲۲۰۰	افریقہ	گریٹ بیر	۱۰۰۰۰
ایران	کوہ دماوند	۱۴۷۰۰	امریکا ش	لاپ لاٹا	۲۳۰۰	امریکا	اپی نیک	۸۰۰۰
افاغنہ	کوہ کہاسٹ	۳ و ۴ و ۵ ہزار تک	روس	والگا	۲۲۰۰	امریکا ش	اپیری	۸۰۰۰
گرجستان	کوہ کاکیسس	۸ و ۱۰ ہزار تک	امریکا ج	پاراگوئے	۲۳۰۰	روس	لاڈوگا	۶۳۳۰
شام	کوہ لبنان	۶ و ۷ ہزار تک	امریکا	سینٹ لارنس	۲۰۰۰	امریکا	انٹاریو	۵۵۰۰
افریقہ	کوہ ابی سینیا	۱۵۰۰۰	روس	ڈنوب	۱۸۰۰	جزیرہ امریکا	نیکرگواہ	۴۸۰۰
عرب	جبل سینچ	۱۰۰۰۰	امریکا ش	اوریناکو	۱۸۰۰	امریکہ	ٹی ٹی کاکا	۳۸۰۰
عرب	جبل قطرن	۸۵۹۳	امریکا ج	مدیرا	۱۸۰۰	روس	اونیگا	۳۲۸۰
عرب	جبل موسی	۷۴۹۸	عراق	فرات لفظ یونانی خوش گزرنا	۱۸۰۰	امریکا	ونیپیگ	۲۱۳۵
یورپ روس و	کوہ یورال	۴۷۶۰	پنجاب ہند	سندھ	۱۷۰۰	افریقہ	ڈم بیا	۱۱۳۰
تابع اسلام جزیرہ سماترا	کوہ پاسامان	۹۶۰۰	ہند	گنگا	۱۶۵۰	امریکا ج	ونہو ہیمر	۸۵۰
جزیرہ سیلان	کوہ حضرت آدم	۶۱۵۲	ہند	برہم پتر	۱۶۰۰	امریکا ج	میلر	۷۶۰
	کوہ مصری و حبشی بحیرہ قلزم	۳ و ۴ ہزار تک	ہند	ایراودی	۱۶۰۰		واین	۵۶۰
اٹلی یورپ	کوہ اتنا آتشی	۱۰۸۷۴	خوارزم	آمو یعنی جیحون	۱۳۰۰	عرب و مصر	بحیرہ مردہ	۳۴۰
افریقہ	کوہ اوری ذابا آتشی	۱۷۳۷۳	بغداد	دجلہ	۱۱۴۰	سوئزرلینڈ	جنیوا	۲۴۰
امریکا جنوبی	کوہ انٹیسانا آتشی	۱۹۱۲۶	ہند	ستلج	۱۰۰۰	سوئزرلنڈ	کانسٹانس	۲۲۸
امریکا	کوہ کوٹوپیکسی کاٹوپاکسی آتشی	۱۸۸۵۸	ہند	ستیرون	۱۰۰۰	سوئزرلنڈ	گاردا	۱۸۳
امریکا	کوہ اکونکاگوا آتشی	۲۳۹۱۰		سینام	۸۵۰	امریکا ش	میگ یوزی	۱۹۲
جزیرہ	تیلہ منونا روا آتشی	۱۳۴۲۰	امریکا ش	اپرو گوئی	۸۰۰		نی ساٹل	۱۱۵
امریکا جنوبی	کوہ ٹولیما	۱۸۳۱۴	ہند	جمنا	۷۸۰		نورزن	۹۹
امریکا جنوبی	کوہ کاتمپنیسہ	۱۹۶۲۵		البہ	۶۹۰		روزک	۷۶
امریکا جنوبی	کوہ سنورانا	۲۱۲۸۶		پروسس	۴۳۰	سوئزرلنڈ	کومو	۶۶
امریکا جنوبی	کوہ ساہامہ	۲۲۳۵۰		ایبرو	۴۲۰		اوسنڈا	۳۰
امریکا جنوبی	کوہ سیئرا د نیوادہ	۱۶۴۲۰		والادیر	۳۰۰		نیس	۱۵
٥	کوہ باسن	۵۴۰۰	[illegible]	جہلم	۳۱۵		ونڈرمیر	۵

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق اللوح والقلم واعطی صفیه آدم جوامع الکلم واجاب حبیبه من عباده من الملائکة اعظم ومن الرسل اعظم ومن الانبیاء اکرم سیدنا محمد صلی الله علیه وآله وسلم

ملحقات کتاب اعمال ماہ رجب کا باب

ماہ رجب و شعبان و رمضان شہور الہی سی متبرک ہین جو ان مین عبادت کری اوسکی اشا روزِ قیامت بلاشک ہین کہ ایک روز اول ماہ رجب مین صوم سی رہی ایکسال راہ آتشِ جہنم اوسکی نزدیک سی دور ہوا اور جو بیند رہوین وسط ماہ مین روزہ رکہی اوسکی شفاعت مانند ربیعہ و مضر کہ دو قبیلہ عرب ہین واسطی عاصیونکی منظور ہو جو آخر مہینی مین اسکا رکہی اللہ اوسی پادشاہانِ جنت مین کری یہ نام ہی نہرِ بہشت کا شہد سی میٹہی دودہ سی سفید اوسی پینی کو ملی اگر تعبِ روزہ رکہنی سی عاجز ہو ایک درم خواہ ایک مد جو یا گندم تصدق دی خواہ اس عبارت کو سو مرتبہ اخلاص اور وضو مین پڑہی کہ صیام مین کا ثواب اوسکی تاج عمل مین پڑہی سُبْحَانَ الْاِلٰهِ الْجَلِيْلِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ الْاَعَزِّ الْاَكْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَهُوَ لَهٗ اَهْلٌ اور جو روزہ دار برادرِ مومن کی مکان پر وارد ہوا اور وہ طعام حاضر اور تکلیفِ خورش کری بدون اظہار امساک و انکار کہائی ستر درجہ ثواب اور برابرِ صوم ایک سال اجر پائی جو ترکو بی اجاز شوہر و غلام و کنیز کو بی رخصتِ میان بی بی و اطفال کو بدون رضای پدر و مادر جائز نہین روزہ سنت رکہی قریب شام طلبِ ہلال مین سعی کری اور دعای صحیفہ کا پڑہنا ابتدای اعمال ماہ رمضان مین ثبت ہی بلند کہی و آئینہ و مصحف دیکہی اور سات مرتبہ سورہ حمد و اس دعا کا ناطق رہی اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ شب و روز اول مین زیارت امام حسین علیہ السلام کی فضیلت اور پہلی راتکو بعد از نمازِ عشا ناتوبس دعا کی تلاوت ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِيْكٌ وَاَنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرٌ وَاَنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ يَكُنْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا مُحَمَّدُ

ملحقات کتاب اعمال ماہ رجب کا باب

یا رسول اللہ انی اتوجہ الی اللہ ربی وربک لینجح بک طلبتی اللہم بنبیک
محمد والائمۃ من اہل بیتہ انجح طلبتی پس اپنی حاجات مانگی اور بیس رکعت نماز اگر بجا لاوی
بلاہی دنیا و عذاب آخرت سی بچی ہر ایک رکعت میں بعد از حمد سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی اور ایام شہر مبارک (یعنی رجب) میں
ہر دن کو ان دعاؤں سی پڑہا کری یا من یملک حوائج السائلین ویعلم ضمیر
الصامتین لکل مسئلۃ منک سمع حاضر وجواب عتید اللہم و
مواعیدک الصادقۃ وایادیک الفاضلۃ ورحمتک الواسعۃ
فاسئلک ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تقضی حوائجی للدنیا والآخرۃ
انک علی کل شیء قدیر ایضا منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام اس دعا کو
روز یہ پڑہتی تہی یا من ارجوہ لکل خیر وامن سخطہ عند کل شر یا من
یعطی الکثیر بالقلیل یا من یعطی من سألہ یا من یعطی من لم یسألہ
ومن لم یعرفہ تحننا منہ ورحمۃ اعطنی بمسألتی ایاک جمیع خیر
الدنیا وجمیع خیر الآخرۃ واصرف عنی بمسألتی ایاک جمیع شر الدنیا
وشر الآخرۃ فانہ غیر منقوص ما اعطیت وزدنی من فضلک یا کریم
پس حضرت محاسن شریف کو بائیں ہاتہ میں پکڑ کی دہنی ہاتہ کی انگشت کلمہ کو راست و چپ
حرکت دیتی اور اس دعا کو پڑہتی یا ذا الجلال والاکرام یا ذا النعماء والجود یا
ذا المن والطول حرم شیبتی علی النار اور دست بردار ہوتی تاکہ ریش اقدس کو
[illegible] سی ہوتی ایضا شیخ طوسی نی روایت کی کہ معلی بن خنیس کو حضرت نی یہ دعا [illegible]
کہ اللہم انی اسئلک صبر الشاکرین لک وعمل الخائفین منک ویقین
العابدین لک اللہم انت العلی العظیم وانا عبدک البائس الفقیر

ملحقات کتاب اعمال رجب سے نماز سلمان

وَاَنْتَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ وَاَنَا الْعَبْدُ الذَّلِیْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَامْنُنْ بِغِنَاكَ عَلٰی فَقْرِیْ وَبِحِلْمِكَ عَلٰی جَهْلِیْ وَبِقُوَّتِكَ عَلٰی ضَعْفِیْ یَا قَوِیُّ یَا عَزِیْزُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الْاَوْصِیَاءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَاکْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سید بن طاوس کی روش سے ظاہر ہوتا ہے یہ دعا سبکو جامع اور ہر وقت پڑھ سکتا ہے ایضاً (یعنی مذکورہ بالا) حضرت رسول سے منقول ہے ساری ماہ رجب میں ہر بامداد وپیشین ستر مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ پس ہاتھ جانب آسمان اوٹھائے اور عرض کرے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ و ہزار مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد ساری شہر میں پڑھنا ثواب وافر ہے و ہزار مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے سو ہزار حسنہ لکھا جاتا ہے کا قول منقول ہے شب اول و پانزدہم و آخر کو غسل کرے گناہوں سے مانند روز ولادت پاک ہو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت کی روز آخر جمادی الثانی خدمت پیغمبر میں حصول سعادت کی رسول خدا نے اس نماز کو پڑھو کہ منافق نہیں کرتی اہل ایمان سے شمرده ہو یعنی عرض کی یا نبی اللہ تم پر فدا ہوں کیونکر اور کس وقت بجا لاؤں فرمایا پہلی شب کو دس رکعت ہر دو رکعت پر ایک سلام اور ہر رکعت میں ایکبار سورۂ حمد و تین مرتبہ قل ہو اللہ احد و سہ دفعہ قل یا ایہا الکافرون پڑھو اور بعد سلام ہاتھ آسمان کیطرف اونچے کرو اور کہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ پس ہاتھ منہ پر ملو اور وسط ماہ میں بھی اسی صورت دس رکعت بجا لاؤ پس بعد ہر سلام ہاتھ طرف آسمان کی اوٹھا کے یہ دعا پڑھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ

ملحقات کتاب سے نماز سلمان فارسی و عمل ام داود

وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا
صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا پس ہاتھ منھ پر پھیرو اور آخر ماہ کو پھر ویسی ہی رکعت
نماز ادا کرو بعد از ہر مرتبہ سلام ہاتھ اوٹھا کی اس مناجات کو پڑھو اور ہاتھ منھ پر پھیرو
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ
حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ
الطَّاهِرِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور جب ہاتھ منھ پر پھیرا تو
اپنی حاجات خدا سے مانگو البتہ وہ بر لائیگا سکو درمیان تیری اور جہنم کی سات خندق کہ
ہر واحد کا عرض بقدر آسمان و زمین فصل ہو قرار دیگا و بعد ہر ایک رکعت ثواب ہزار رکعت
نامہ عمل میں لکھی گا جمعہ اول میں سو دفعہ قل ہو اللہ احد پڑھی قیامت میں وہ نور ملی کہ ہمراہ بہشت کو
پہنچی تیرہویں اور چودہویں و پندرہویں ایام بیض میں روزہ رکھی اور شب پانزدہم کو بارہ رکعت
با سورہ حمد جو سورہ چاہیے چھ سلام سے بجا لائی بعد فراغت سورہ حمد قل اعوذ برب الفلق و قل
اعوذ برب الناس و قل ہو اللہ احد و آیۃ الکرسی کو چار مرتبہ پڑھی اور چار دفعہ یہ کلمات کہے
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اور کہی اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ
بِهٖ شَیْئًا وَمَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اما عمل ام داود کہ حضرت صادق علیہ السلام نے
اپنی دائی کو تعلیم دیا اور اوسکی واسطی رہائی پسر کہ مدینہ سے بغداد میں لیجا کی قید کیا تھا پڑا ایام
بیض کو روزہ رکھی پندرہویں دن قبل زوال غسل کری و پاکیزہ لباس پہنی عطر لگائی طاہر ہو یا
خلوت میں رو بقبلہ بیٹھی وہاں کوئی آنی جانی نہین ہنگام زوال آٹھ رکعت نافلہ بعد از ان
نماز ظہر ادا کری پس دو رکعت نماز حاجت جو سورہ یاد ہو اوسکی ساتھ پڑھی سو مرتبہ کہے
یَا قَاضِیَ حَوَائِجِ الطَّالِبِیْنَ پس آٹھ رکعت نافلہ عصر کہ ہر رکعت میں بعد سورہ حمد تین

ملحقات کتاب اخبار ماتم اعمال آخر ماہ رجب

قل ہو اللہ و ایک مرتبہ انا اعطیناک الکوثر پس نماز عصر بجا لائے بعد ازاں سو مرتبہ سورۂ
و سو مرتبہ قل ہو اللہ و دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ سورۂ انعام و بنی اسرائیل و کہف
و لقمان و یاسین و والصافات و حم سجدہ و حم عسق و حم دخان و انا فتحنا و اذا وقعت و
تبارک الذی بیدہ الملک و نون والقلم و اذا السماء انشقت و اگر یہ نہ ہو سکے عوض میں سو مرتبہ
کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر و سو مرتبہ سورہ حمد و دس مرتبہ
آیۃ الکرسی و سو مرتبہ اللہم صل علی محمد و آل محمد و ہزار مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد بعد ازاں
دعای ماثور مذکور کو پڑہے اس حال میں روتا ہے پھر سجدے کر رخسارہ خاک پر دہرے اور کہے
اللہم انک سیدت و بک آمنت فارحم ذلی و فاقتی واجتہادی و تضرعی
ومسکنتی و فقری الیک یا رب اور ثانی روایت میں اور دعا میں مذکور ہیں اسنا
روزہ بست و پنجم شہر ہذا ثواب عظیم رکہتا ہے اور بست و ہفتم کو روز بعثت پیغمبر ہے کہ جبرئیل
اسدن اوپر وحی لائے و صوم اس دن کا ایسا ہے کہ معصیت کا موجب کفارہ ہے اور اس شب کو
جو نیت جاکی بارہ رکعت نماز بچہ سلام پڑہے اور سورۂ یاسین و سورۂ حمد و قل اعوذ برب الفلق
و قل اعوذ برب الناس و قل ہو اللہ و قل یا ایہا الکافرون و انا انزلناہ و آیۃ الکرسی ہر ایک
سات مرتبہ پھر دعا کو پڑہے الحمد للہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن
لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا اللہم انی
اسئلک بمعاقد عزک علی ارکان عرشک ومنتہی الرحمۃ من کتابک
وباسمک الاعظم الاعظم الاعظم وذکرک الاعلی الاعلی الاعلی وبکلماتک
التامات کلہا ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تفعل بی ما انت اہلہ
پس جو حاجت چاہے طلب کرے اور یوم بست و ہفتم کو قبل زوال زیارت رسول خدا

لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا یعنی خانۂ عصمت کی سادات

ملحقات کتاب ابتدای اعمال شعبان

صلی اللہ علیہ و الہ بجالائی اور ذکو ہی قبل از دو پہر بارہ رکعت نماز مذکور ہین ہر دو رکعت ایک سلام سی اور ہر رکعت مین سورۂ حمد و جو دوسرا سورہ یاد ہو پڑہی بعد ازان سورۂ قل ہو اللہ و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ہر واحد کو چار مرتبہ پس چار دفعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پس چار مرتبہ کہی اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا پس چار مرتبہ کہی لَا اُشْرِکُ بِرَبِّیْ اَحَدًا حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی جو آدمی بست و ہشتم رجب کو روزہ رکہی نوّی برس کی اور بست و نہم کو سو برس کی عصیان کا کفارہ ہو جاوی اور تیسوین روز کا صوم جو اوس کی گناہان گذشتہ و آیندہ سی مغفرت پاوی فضائل

ماہ شعبان کی بیان مین اور آداب زیارات شاہ شہیدان مین جاننا چاہیی کہ ایام متبرک مین اسی مہینی کی روزہ رکہنا سنت مؤکدہ فرمائی اور عجائب ثواب پر حدیث و روایات مین تاکید آئی ماہ رجب امیر المومنین سی منسوب ہی و شعبان حضرت پناہ سید المرسلین کا مرجع ہی ارشاد کیا سو تحدانی جو میری شہر مبارک مین ایک روزہ اہم رہی یوم قیام کو اوسکا مین شفیع ہونگا کہ خدا استغفر کری ہرگاہ کوئی بندہ شایستہ دو دن روزہ رکہی گا گناہان گذشتہ سی امرزیدہ مری گا اور اگر تین روز بنیت روزہ پہ گذری او سکو نداکرینگی تیری سیآت پروردگار نی بخشی تفصیل حسنات و امرزش خطیات کتاب زاد المعاد مین بی نہایت ہی مومن کو واسطی عمل خیر کی اشارہ اور سبکا ذکر موجب تطویل عبارات ہی امام رضا علیہ السلام سی ماثور ہوا کہ ہر روز مین جو ستّر مرتبہ استغفار کریگا اگر چہ عصیان اوسکی بقدر ستارہ ہای آسمان ہون بار عذاب نہ سہی گا دعای توبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَسْئَلُہُ التَّوْبَۃَ اور دوسری روایت مین ہی کہ ہفتاد مرتبہ یون استغفار کری تا در حسرت سی

۵۸

ملحقات کتاب اعمال شعبان و زیارت شاہ شہیدان

فانہ ہو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

حضرت رسول سی منقول ہی کہ ساری شہرِ شعبان مین جو ہزار مرتبہ یہ کلمات طیبات کہی تو حق تعالی ہزار سال اوسکی نامہ اعمال مین لکہی ہزار برس مین جسقدر سیئات کئی ہون بخشی و قبر بار وی نورانی جیسی ماہِ شب چاردہ نکلی اوسکو صدیق خطاب فرمائی تحقیق کہ ہزار مرتبہ ثواب کا پائی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ

مخبرِ صادق نبیِّ انوری سی امر ہوا کہ اس مہینی مین میری اور آلِ اطہار پر اکثر صلوٰۃ بہیجو کہ بار...

دولت شفاعت سی اپنی پیمبر کی شاد مان رہو روز اول و دوم و سیوم و نہم و دہم و پندرہوین و تین روز آخر کو روزہ رکہنا چاہیی خصوص تیسری و پانچوین جو یوم پیدائش... غسل اور مولا کی زیارت بجالاوی امام زین العابدین علیہ السلام نی ارشاد کیا جو آرزو مند... کہ روح یکصد و بست و چہار ہزار پیغمبر سی مصافحہ کری حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت شبِ نیمہ شعبان مین قدم دہری آدابِ زیارت اگر تربتِ مطہر سی دور ہو تو پشت بام یا صحن کشادہ مین رو بقبلہ کہڑا ہو کی جانبِ راست و چپ آسمان و بالای سر اپنی دیکہی اور ... دل مین باندہی زیارت امام حسین علیہ السلام کرتا ہون دور سی قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہِ و بانگشت شہادت قبر منور کیطرف اشارہ مین ہاتہ اوٹہائی اور کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی

منقات کتاب خبا تأم اعمال شعبان المعظم زیارت شا شہیدان

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ عَلِیٍّ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرآءِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ

یَا بْنَ خَدِیْجَةَ الْکُبْرٰی اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ

اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَیْتَ

عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَتّٰی اَتٰاکَ الْیَقِیْنُ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْکَ

وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِهٖ یَا مَوْلَایَ

یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّکَ کُنْتَ نُوْرًا فِی الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ

الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْکَ الْجَاهِلِیَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْکَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِیَابِهَا

وَاَشْهَدُ اَنَّکَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّیْنِ وَاَرْکَانِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ الْاِمَامُ الْبَرُّ

التَّقِیُّ الرَّضِیُّ الزَّکِیُّ الْهَادِی الْمَهْدِیُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِکَ کَلِمَةُ

التَّقْوٰی وَاَعْلَامُ الْهُدٰی وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی وَالْحُجَّةُ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَاُشْهِدُ اللّٰهَ

وَمَلٰئِکَتَهٗ وَاَنْبِیَآءَهٗ وَرُسُلَهٗ اَنِّیْ بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِیَابِکُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ

دِیْنِیْ وَخَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَقَلْبِیْ لِقَلْبِکُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِیْ لِاَمْرِکُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ

عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَادِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَامِکُمْ وَعَلٰی شَاهِدِکُمْ

وَعَلٰی غَائِبِکُمْ وَعَلٰی ظَاهِرِکُمْ وَعَلٰی بَاطِنِکُمْ پس دو رکعت نماز زیارت کی پڑھے

اور بہتر یہی کہ نماز کو پہلی ادا کرے وہرگاہ دوسری زیارت مولا سجاد اتی تو علی بن الحسین علیہ التحیۃ

والثنا کو یوں سلام پہنچائے اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ

یَا بْنَ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ

الْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ وَابْنَ الشَّهِیْدِ اَلسَّلامُ

عَلَیْکَ اَیُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنَ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ

ملحقات کتاب خیبار مائم اعمال شعبان المعظم

أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ پس قصد زیارت
شہدا رضی اللہ عنہم کری اور کہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللهِ وَأَحِبَّاءَهُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا أَصْفِيَاءَ اللهِ وَأَوِدَّاءَهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ دِينِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا أَنْصَارَ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا أَنْصَارَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي
مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ الزَّكِيِّ النَّاصِحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي عَبْدِ اللهِ
بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْأَرْضُ الَّتِي فِيهَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزاً عَظِيماً
فَيَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ شب اول اور پندرہویں شہر مبارک رجب اور تیسری پانچویں
ماہ شعبان و لیالی متبرکہ رمضان و روزہای عیدین وسایر ایام فرحت انضمام کو جو زیارت
امام حسین علیہ السلام کی مخصوص ہی ... ہی علاوہ ازاں ہرگاہ عبارت تلبیہ
چاہی کہ ادا فرمائی کتاب تحفۃ الزائرین میں لکھی ہی اوسکو بجا لائی اور بجملہ فیض و برکات
اس شب میں وہ حکم پایا ہی کہ ولادت با سعادت جناب صاحب الامر صلوات اللہ علیہ
آیا ہی مومن کو لازم ہی اس دعا کو آداب وضو اور توجہ قبلہ سی پڑہی کہ مثل زیارت حضرت کی
ثواب ہی اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ وَمَوْلُودِهَا وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُودِهَا الَّتِي
قَرَنْتَ إِلَى فَضْلِهَا فَضْلاً فَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمَاتِكَ وَلَا مُعَقِّبَ لِآيَاتِكَ نُورُكَ الْمُتَأَلِّقُ وَضِيَاؤُكَ الْمُشْرِقُ
وَالْعَلَمُ النُّورُ فِي طَخْيَاءِ الدَّيْجُورِ الْغَائِبُ الْمَسْتُورُ جَلَّ مَوْلِدُهُ وَكَرُمَ مَحْتِدُهُ
وَالْمَلَائِكَةُ شُهَّدُهُ وَاللهُ نَاصِرُهُ وَمُؤَيِّدُهُ إِذَا آنَ مِيعَادُهُ وَالْمَلَائِكَةُ
أَمْدَادُهُ سَيْفُ اللهِ الَّذِي لَا يَنْبُو وَنُورُهُ الَّذِي لَا يَخْبُو وَذُو الْحِلْمِ

ملحقات کتاب ... تمام اعمال ماہ شعبان المعظم

لا يصبو مدار الدهر ونواميس العصر وولاة الامر والمنزل عليهم
الذكر وما ينزل في ليلة القدر واصحاب الحشر والنشر تراجمة
وحيه وولاة امره ونهيه اللهم فصل على خاتمهم وقائمهم المستور
عن عوالمهم وادرك بنا ايامه وظهوره وقيامه واجعلنا من انصاره واقرن
ثارنا بثاره واكتبنا في اعوانه وخلصائه واحينا في دولته ناعمين
وبصحبته غانمين وبحقه قائمين ومن السوء سالمين يا ارحم الراحمين
والحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد خاتم النبيين والمرسلين
وعلى اهل بيته الصادقين وعترته الناطقين والعن جميع الظالمين
واحكم بيننا وبينهم يا احكم الحاكمين ایضاً جب حضرت صاحب الامر کا
فرمان ناحیہ معلّی سے نکلا اور سمین موالی کو لکھا تھا کہ روز سوم شہر شعبان یوم ولادت امام
حسین علیہ السلام ہے اس میں روزہ رکھو اور یہ دعا کو باطہارت پڑھو اللهم اني اسألك
بحق المولود في هذا اليوم الموعود بشهادته قبل استهلاله وولادته
بكته السماء ومن فيها والارض ومن عليها ولما يطألابتيها قتيل
العبرة وسيد الاسرة الممدود بالنصرة يوم الكرة المعوض من قتله ان
الائمة من نسله والشفاء في تربته والفوز معه في اوبته والاوصياء
من عترته بعد قائمهم وغيبته حتى يدركوا الاوتار ويثاروا الثار
ويرضوا الجبار ويكونوا خير انصار صلى الله عليهم مع اختلاف الليل
والنهار اللهم فبحقهم اليك اتوسل واسأل سؤال مقترف ومعترف
مسيء الى نفسه مما فرط في يومه وامسه يسألك العصمة الى محل رمسه

فيسوقون الامامة الى محمد بن الحسن وانه
القائم المنتظر الذي يظهر فيملأ الارض
عدلا كما ملئت جورا اما الزيدية فتشعبت
ست شعب منها الجارودية منسوبة الى
ابي الجارود وزعموا ان عليا وصي رسول الله
وهو الامام قالوا ان النبي صلى الله عليه
نص على علي بصفته لا باسمه ويسوقون
الامامة الى الحسين ثم هي شورى بينهم فمن
خرج منهم و... والسليمانية منسوبة الى سليمان
بن ... وقال ... وزعموا ان عليا كان اماما
وان بيعة ابي بكر وعمر خطأ لا يستحقان اسم
... والبترية منسوبة الى ... وهم
... ٦٢

التواون كان يلقب به وزعموا ان بيعة
ابي بكر وعمر ليست بخطأ لان عليا
ترك الامامة لهما وهم واقفون في عثمان
ويقولون علي امام حين بويع والنعيمية
منسوبة الى نعيم بن اليمان وهي تقول ان
الامة ... من عثمان وكفرت والمعقوبة
فيقولون بابي بكر وعمر ويتبرأ من الحرب
فهي تنسب الى رجل يقال له يعقوب
ومنهم الصالحية ... تبرأ من ابي بكر وعمر
يقولون بالرجعة والزيدية ... على الحسين
... في ... ابي بكر وعمر

وغيرهم من الصحابة الا نفرا منهم سوى ما ...
امامة بعد النبي وتبرئهم من ابي بكر وعمر
عن جميع الصحابة عنهم وتنصيصهم على
الى ذكر الائمة ومن ذلك تفصيلهم عليا
الفصول والاخبار الذي قدمناه

... ان الامامية ... من المتكلمين ...
الا الله ... محمد رسول الله

ملحقات کتاب خسارہ اتم دعای رویت ہلال کرم

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ وَبَوِّئْنَا مَعَهُ دَارَ الْكَرَامَةِ
وَمَحَلَّ الْإِقَامَةِ اللّٰهُمَّ وَكَمَا أَكْرَمْتَنَا بِمَعْرِفَتِهِ فَأَكْرِمْنَا بِزُلْفَتِهِ وَارْزُقْنَا
مُرَافَقَتَهُ وَسَابِقَتَهُ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يُسَلِّمُ لِأَمْرِهِ وَيُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ
عِنْدَ ذِكْرِهِ وَعَلَى جَمِيعِ أَوْصِيَائِهِ وَأَهْلِ أَصْفِيَائِهِ الْمَمْدُودِينَ مِنْكَ بِالْعَدَدِ
الِاثْنَيْ عَشَرَ النُّجُومِ الزُّهْرِ وَالْحُجَجِ عَلَى جَمِيعِ الْبَشَرِ اللّٰهُمَّ وَهَبْ لَنَا فِي
هٰذَا الْيَوْمِ خَيْرَ مَوْهِبَةٍ وَأَنْجِحْ لَنَا فِيهِ كُلَّ طَلِبَةٍ كَمَا وَهَبْتَ الْحُسَيْنَ لِمُحَمَّدٍ
جَدِّهِ وَعَاذَ فُطْرُسُ بِمَهْدِهِ فَنَحْنُ عَائِذُونَ بِقَبْرِهِ مِنْ بَعْدِهِ نَشْهَدُ تُرْبَتَهُ
وَنَنْتَظِرُ أَوْبَتَهُ ہنگام شام سلخ شہر شوال کو تمنای صیام پر ماہ رمضان مبارک کی
مع آیہ تُصحف رو بمغرب پڑھی دعای ہلال جو نقل ہوئی صحیفۂ کاملہ کی وقت رویت
کہ ہوئی اشارہ جانب قمر کی اور پڑھی أَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيعُ الدَّائِبُ السَّرِيعُ الْمُتَرَدِّدُ
فِي مَنَازِلِ التَّقْدِيرِ الْمُتَصَرِّفُ فِي فَلَكِ التَّدْبِيرِ آمَنْتُ بِمَنْ نَوَّرَ بِكَ الظُّلَمَ
وَأَوْضَحَ بِكَ الْبُهَمَ وَجَعَلَكَ آيَةً مِنْ آيَاتِ مُلْكِهِ وَعَلَامَةً مِنْ عَلَامَاتِ
سُلْطَانِهِ وَامْتَهَنَكَ بِالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ وَالطُّلُوعِ وَالْأُفُولِ وَالْإِنَارَةِ
وَالْكُسُوفِ فِي كُلِّ ذٰلِكَ أَنْتَ لَهُ مُطِيعٌ وَإِلَى إِرَادَتِهِ سَرِيعٌ سُبْحَانَهُ مَا أَعْجَبَ
مَا دَبَّرَ فِي أَمْرِكَ وَأَلْطَفَ مَا صَنَعَ فِي شَأْنِكَ جَعَلَكَ مِفْتَاحَ شَهْرٍ حَادِثٍ
لِأَمْرٍ حَادِثٍ فَأَسْأَلُ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكَ وَخَالِقِي وَخَالِقَكَ وَمُقَدِّرِي
وَمُقَدِّرَكَ وَمُصَوِّرِي وَمُصَوِّرَكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ يَجْعَلَكَ
هِلَالَ بَرَكَةٍ لَا تَمْحَقُهَا الْأَيَّامُ وَطَهَارَةٍ لَا تُدَنِّسُهَا الْآثَامُ هِلَالَ أَمْنٍ مِنَ
الْآفَاتِ وَسَلَامَةٍ مِنَ السَّيِّئَاتِ هِلَالَ سَعْدٍ لَا نَحْسَ فِيهِ وَيُمْنٍ لَا نَكَدَ

٤٣

ملحقات کتاب غبار ناتم اعمال ماه رمضان المبارک

مَعَهُ وَيُسْرٍ لَا يُمَازِجُهُ عُسْرٌ وَخَيْرٍ لَا يَشُوبُهُ شَرٌّ هِلَالَ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ وَنِعْمَةٍ وَإِحْسَانٍ وَسَلَامَةٍ وَإِسْلَامٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَرْضٰى مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ وَأَزْكٰى مَنْ نَظَرَ إِلَيْهِ وَأَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيهِ وَوَفِّقْنَا فِيهِ لِلتَّوْبَةِ وَاعْصِمْنَا فِيهِ مِنَ الْحَوْبَةِ وَاحْفَظْنَا مِنْ مُبَاشَرَةِ مَعْصِيَتِكَ وَأَوْزِعْنَا فِيهِ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَأَلْبِسْنَا فِيهِ جُنَنَ الْعَافِيَةِ وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيهِ الْمِنَّةَ إِنَّكَ الْمَنَّانُ الْحَمِيدُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

آداب و شروط ماه رمضان طلب رویت ہلال جو سنت اور بعض نے واجب جانا ہے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ہر گاہ ماہ رمضان کو دیکھو قبلہ رو کھڑے ہو کے ہاتھ اوٹھا کے خطاب کرو دعای رویت ہلال یہ ہو رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالْمُسَارَعَةِ إِلٰى مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَهْرِنَا هٰذَا وَارْزُقْنَا خَيْرَهُ وَعَوْنَهُ وَاصْرِفْ عَنَّا ضُرَّهُ وَشَرَّهُ وَبَلَاءَهُ وَفِتْنَتَهُ

ایضا ابن ابی عقیل رحمۃ اللہ نے دعای رویت ہلال کو واجب جانا ہے اور وہ مختصر دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَنِي وَخَلَقَكَ وَقَدَّرَ مَنَازِلَكَ وَجَعَلَكَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا إِهْلَالًا مُبَارَكًا اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالْيَقِينِ وَالْإِيمَانِ وَالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام شب اول میں سنت ہے اور نیت روزہ کو یوں کرے کہ روزہ ماہ رمضان رکہونگا واجب قربۃً الی اللہ پہلے دن آب جاری میں نہانا اور تیس چلو پانی سر پر ڈالنا اور کف گلاب منہہ پر چھڑکنا دو رکعت نماز اول میں حمد و ہر مرتبہ سورہ انا انزلنا پڑہنا اور کچھ خیرات کرنا چاہیے بعد ہر نماز یہ دعا مانگی ایضا یا علی یا عظیم

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای یومیہ اور وقت افطار ہیں

یا عظیم یا غفور یا رحیم انت الرب العظیم الذی لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر وھذا شھر عظمتہ وکرمتہ وشرفتہ وفضلتہ علی الشھور وھو الشھر الذی فرضت صیامہ علی وھو شھر رمضان الذی انزلت فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان وجعلت فیہ لیلۃ القدر وجعلتھا خیرا من الف شھر فیا ذا المن ولا یمن علیک من علی بفکاک رقبتی من النار فیمن تمن علیہ وادخلنی الجنۃ برحمتک یا ارحم الراحمین اور ہر شب کو دعا پڑھنا تا ان چہل سال آمرزیدہ کرتا ہی اللھم رب ھذا الشھر رمضان الذی انزلت فیہ القرآن وافترضت علی عبادک فیہ الصیام صل علی محمد وآل محمد وارزقنی حج بیتک الحرام فی عامی ھذا وفی کل عام واغفر لی تلک الذنوب العظام فانہ لا یغفرھا غیرک یا رحمان یا علام حضرت

رسول سے منقول ہی کہ سحری کھانا ترک نکرو اگرچہ ایک دانہ خرما وجرعہ شربت خواہ پانی ہووے وقت افطار سورہ انا انزلناہ وہنگام سحر جو کوئی پڑھی گویا راہ خدا میں شہید ہوکے اپنی خون لوٹا ہوا درست ہی کہ اول نماز مغرب سے فارغ ہو پھر افطار کری مگر یہ کہ لوگ اوسکی منتظر یا بھوک پیاس کا غلبہ ویکھی دعای ہنگام افطار یا عظیم یا عظیم انت الھی لا الہ غیرک اغفر لی الذنب العظیم انہ لا یغفر الذنب العظیم الا العظیم لقمہ اول میں یا جرعہ اگر مربا شربت پیتی کی وقت یہ کلمات طیبات کہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یا واسع المغفرۃ اغفر لی اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت وعلیک توکلت اور حدیث معتبر میں امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہی کہ وقت افطار

وكان يقول لا اقول صفاته هي هو ولا غيره السالمية منسوبة الى ابن سالم من قولهم ان الله سبحانه يرى يوم القيامة في صورة آدمي محمدي وانه عز وجل يتجلى لسائر الخلائق يوم القيامة من الجن والانس والملائكة والحيوانات

الله تعالى ليست بقديمة ولا حادثة

عبد الله بن كلاب فكان يقول صفات

بخلق القرآن الكلابية منسوبة الى

بالحقيقة لله وللعبد وكان يقول

محمد النجار وكان يثبت فعل الفاعلين

النجارية منسوبة الى ابي الحسين ابن

ملحقات كتاب اخبار ماتم دعای اوّل وقت شب رمضان المكرم

امیر المومنین وذوالنورین سے منقول ہے اور یہ کلمات کہتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ

اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور سند معتبر بلکہ صحیح بہ حضرت صادق

سے منقول ہے کہ ہر شب اس دعا کو پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِيْ

وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ فِي الْاَمْرِ الْحَكِيْمِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِيْ لَا يُرَدُّ وَلَا

يُبَدَّلُ اَنْ تَكْتُبَنِيْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُوْرِ سَعْيُهُمُ

الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ وَاَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِيْ وَتُقَدِّرُ

اَنْ تُطِيْلَ عُمْرِيْ فِيْ خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَتُوَسِّعَ فِيْ رِزْقِيْ وَتَجْعَلَنِيْ مِمَّنْ تَنْتَصِرُ

لِدِيْنِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِيْ غَيْرِيْ اور دوسری رات کی دعا یہی وارد ہے اَللّٰهُمَّ

بِرَحْمَتِكَ فِي الصَّالِحِيْنَ فَاَدْخِلْنَا وَفِيْ عِلِّيِّيْنَ فَارْفَعْنَا وَبِكَاْسٍ مِنْ مَعِيْنٍ

مِنْ عَيْنٍ سَلْسَبِيْلٍ فَاسْقِنَا وَمِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ بِرَحْمَتِكَ فَزَوِّجْنَا وَمِنَ

الْوِلْدَانِ الْمُخَلَّدِيْنَ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُوْنٌ فَاَخْدِمْنَا وَمِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَلُحُوْمِ

الطَّيْرِ فَاَطْعِمْنَا وَمِنْ ثِيَابِ السُّنْدُسِ وَالْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ فَاَلْبِسْنَا

وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ وَحَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَقَتْلًا فِيْ سَبِيْلِكَ فَوَفِّقْ لَنَا وَصَالِحَ

الدُّعَاءِ وَالْمَسْاَلَةِ فَاسْتَجِبْ لَنَا وَاِذَا جَمَعْتَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَارْحَمْنَا وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ فَاكْتُبْ لَنَا وَفِيْ جَهَنَّمَ فَلَا

تَغُلَّنَا وَفِيْ عَذَابِكَ وَهَوَانِكَ فَلَا تَبْتَلِنَا وَمِنَ الزَّقُّوْمِ وَالضَّرِيْعِ

فَلَا تُطْعِمْنَا وَمَعَ الشَّيَاطِيْنِ فَلَا تَجْعَلْنَا وَفِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِنَا فَلَا

تَكْبُبْنَا وَمِنْ ثِيَابِ النَّارِ وَسَرَابِيْلِ الْقَطِرَانِ فَلَا تُلْبِسْنَا وَمِنْ كُلِّ

سُوْءٍ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَنَجِّنَا دعای سحر سند معتبر سے وارد

ترجمہ کرنے کی مہلت نہیں اور عبارت عربی کو اردو میں

واسطے میں کوئی شغف نہیں اور اقوال فرقہ ہای مذکور

بولنے کو ہی کہ وہ فہم پر اوکے مذہب سطوری

اہل سنت وجماعت و سندہ خوارج کی

مختلف الحال وخطای معصوم غیبت امام

[illegible]

ملحقات کتاب خیرالمآثم دعای سحر ماه رمضان المکرم

که امام رضا علیه السلام نے فرمایا حضرت باقر علیه السلام پڑھتے اور کہتے تھے اسم اعظم
اسمیں ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ بَهَائِکَ بِاَبْهَاهُ وَکُلُّ بَهَائِکَ بَهِیٌّ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِبَهَائِکَ کُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ جَمَالِکَ بِاَجْمَلِهِ
وَکُلُّ جَمَالِکَ جَمِیْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِجَمَالِکَ کُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ
مِنْ جَلَالِکَ بِاَجَلِّهِ وَکُلُّ جَلَالِکَ جَلِیْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِجَلَالِکَ
کُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ عَظَمَتِکَ بِاَعْظَمِهَا وَکُلُّ عَظَمَتِکَ عَظِیْمَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِعَظَمَتِکَ کُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ نُوْرِکَ بِاَنْوَرِهِ
وَکُلُّ نُوْرِکَ نَیِّرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِنُوْرِکَ کُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ
مِنْ رَحْمَتِکَ بِاَوْسَعِهَا وَکُلُّ رَحْمَتِکَ وَاسِعَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ
کُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ کَلِمَاتِکَ بِاَتَمِّهَا وَکُلُّ کَلِمَاتِکَ تَامَّةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِکَلِمَاتِکَ کُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُکَ مِنْ کَمَالِکَ بِاَکْمَلِهِ وَکُلُّ کَمَالِکَ کَامِلٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِکَمَالِکَ کُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ اَسْمَائِکَ بِاَکْبَرِهَا وَکُلُّ
اَسْمَائِکَ کَبِیْرَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَسْمَائِکَ کُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ
مِنْ عِزَّتِکَ بِاَعَزِّهَا وَکُلُّ عِزَّتِکَ عَزِیْزَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِعِزَّتِکَ
کُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ مَشِیَّتِکَ بِاَمْضَاهَا وَکُلُّ مَشِیَّتِکَ مَاضِیَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِمَشِیَّتِکَ کُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ قُدْرَتِکَ
بِالْقُدْرَةِ الَّتِی اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَکُلُّ قُدْرَتِکَ مُسْتَطِیْلَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِقُدْرَتِکَ کُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ عِلْمِکَ بِاَنْفَذِهِ

[illegible]

ملحقات کتاب چہار باب تمام دعای سحر ماہ رمضان المکرم

وَ كُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ
مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ وَ كُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِقَوْلِكَ
كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ بِاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَ كُلُّ مَسَائِلِكَ
اِلَيْكَ حَبِيْبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِمَسَائِلِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ
مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهِ وَ كُلُّ شَرَفِكَ شَرِيْفٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِشَرَفِكَ
كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهِ وَ كُلُّ سُلْطَانِكَ دَائِمٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ
بِاَفْخَرِهِ وَ كُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِاَعْلَاهُ وَ كُلُّ عُلُوِّكَ عَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِعُلُوِّكَ
كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِاَقْدَمِهِ وَ كُلُّ مَنِّكَ قَدِيْمٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ بِاَكْرَمِهَا وَ كُلُّ
اٰيَاتِكَ كَرِيْمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِمَا اَنْتَ
فِيْهِ مِنَ الشَّاْنِ وَ الْجَبَرُوْتِ وَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ شَاْنٍ وَحْدَهُ وَ جَبَرُوْتٍ وَحْدَهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِمَا تُجِيْبُنِيْ حِيْنَ اَسْاَلُكَ فَاَجِبْنِيْ يَا اَللّٰهُ امضا
سب دعاؤں سے سحر کی یہ مختصر ہی يَا مَفْزَعِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ وَ يَا غَوْثِيْ عِنْدَ
شِدَّتِيْ اِلَيْكَ فَزِعْتُ وَ بِكَ اسْتَغَثْتُ وَ بِكَ لُذْتُ لَا اَلُوْذُ بِسِوَاكَ
وَ لَا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْكَ فَاَغِثْنِيْ وَ فَرِّجْ عَنِّيْ يَا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ
وَ يَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ وَ اعْفُ عَنِّي الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا

ملحقات کتاب اخبار ماتم عمل شب قدر کرم

صادقٌ حقٌ اَعلَمُ اَنَّہٗ لَن یُصیبَنی اِلّا ما کَتَبتَ لی وَرَضِّنی مِنَ العَیشِ بِما قَسَمتَ
لی یا اَرحَمَ الرّاحِمینَ یا عُدَّتی فی کُربَتی وَیا صاحِبی فی شِدَّتی وَیا وَلِیّی
فی نِعمَتی وَیا غایَتی فی رَغبَتی اَنتَ السّاتِرُ عَورَتی وَالآمِنُ رَوعَتی
وَالمُقیلُ عَثرَتی فَاغفِر لی خَطیئَتی یا اَرحَمَ الرّاحِمینَ امّا اعمالِ شبہای
متبرکہ بہت ہیں خصوصاً اُنیسویں کو مقارنِ غروبِ آفتاب غسل کرے + فریضۂ مغرب و عشا
ساتھ نافلہ کی بجالائے اور دو رکعت نماز بعد از الحمد سورۂ قل ہو اللہ احد سات سات مرتبہ پڑھے
اور ستر دفعہ اَستَغفِرُ اللّٰہَ وَاَتوبُ اِلَیہِ کہے قرآن مجید کھول کے ہاتھوں پر رکھے یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ اِنّی اَسئَلُکَ بِکِتابِکَ المُنزَلِ وَما فیہِ وَفیہِ اِسمُکَ الاَکبَرُ وَاَسماؤُکَ
الحُسنیٰ وَما یُخافُ وَیُرجیٰ اَن تَجعَلَنی مِن عُتَقائِکَ مِنَ النّارِ وَتَقضی
حَوائِجِی الدُّنیا وَالآخِرَۃِ پس اپنی حاجات و مراد خدا سے مانگے دو حضرت امام محمد باقر و امام
جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ مستحب ہے کہ سر پر رکھے اور کہے اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا القُرآنِ
وَبِحَقِّ مَن اَرسَلتَہٗ بِہٖ وَبِحَقِّ کُلِّ مُؤمِنٍ مَدَحتَہٗ فیہِ وَبِحَقِّکَ عَلَیھِم فَلا اَحَدَ
اَعرَفُ بِحَقِّکَ مِنکَ بِکَ یا اَللّٰہُ دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِعَلِیٍّ دس مرتبہ بِفاطِمَۃَ دس مرتبہ
بِالحَسَنِ دس مرتبہ بِالحُسَینِ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بنِ الحُسَینِ دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِجَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ
دس مرتبہ بِموسَی بنِ جَعفَرٍ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بنِ موسیٰ دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بنِ مُحَمَّدٍ
دس مرتبہ بِالحَسَنِ بنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِالحُجَّۃِ دس مرتبہ پس اپنے مطالب کو ذکر کرے کہ خدا بر لائے گا اور
ہزار مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ العَن قَتَلَۃَ اَمیرِ المُؤمِنینَ اور سو رکعت نماز سوائے نافلہ کے و دعا
واسطے احیا و اموات مومنین کے و سو مرتبہ اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبّی وَاَتوبُ اِلَیہِ و یہ دعا
پڑھنا اَللّٰھُمَّ اجعَل فیما تَقضی وَتُقَدِّرُ مِنَ الاَمرِ المَحتومِ فیما تَفرُقُ مِنَ الاَمرِ

ملحقات کتاب اخبار ماتم عمال غرہ شوال المکرم

الحکیم فی لیلۃ القدر من القضاء الذی لا یرد و لا یبدل ان تکتبنی من حجاج بیتک الحرام المبرور حجہم المشکور سعیہم المغفور ذنوبہم المکفر عنہم سیئاتہم و اجعل فیما تقضی و تقدر ان تطیل عمری و توسع علی فی رزقی و تقدر لی فی جمیع اموری ما ہو خیر لی فی دنیای و آخرتی یا ارحم الراحمین اما فضیلت شب بست و یکم و بست و سوم زیادہ ہے کہ ہر ایک میں زیارت سید الشہدا علیہ السلام اور دعای جوشن کبیر و صغیر و ہزار مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھنا و دو رکعت نماز بعد از حمد دس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد کو پڑھے اور اعمال کو ساتھ استغفار کی بجالائے اور سورہ عنکبوت و روم و دخان تلاوت کرے اور واسطے احیای شب آخر کی تاکید فرمائی ہے اما روز عید سنت ہے صبح کی نہیں غسل کرے ہر چند نماز عید جمعہ کو بھی غیبت امام میں اختلاف کیا اگر جماعت سے ادا ہوے تو بہتر و ہنگام غسل یہ دعا پڑھے اللہم ایمانا بک و تصدیقا بکتابک و اتباع سنۃ نبیک صلی اللہ علیہ و آلہ پس بسم اللہ کہے و غسل کرے و یہ دعا پڑھے اللہم اجعلہ کفارۃ لذنوبی و طہر دینی اللہم اذہب عنی الدنس و زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام بجالائے اما نماز عید دو رکعت ہے رکعت اول میں بعد از قرائت حمد و سورہ کی پانچ تکبیر کہے بعد ہر تکبیر دعای قنوت پڑھے و رکعت دوم میں چار تکبیر کہے اور چار مرتبہ قنوت میں اس دعا کو پڑھے و اگر واقف ہو تو جو نماز یومیہ میں پڑھتا ہے اوسی کو پڑھے دعای قنوت نماز عید اللہم اہل الکبریاء و العظمۃ و اہل الجود و الجبروت و اہل العفو و الرحمۃ و اہل التقوی و المغفرۃ اسالک بحق ہذا الیوم الذی جعلتہ للمسلمین عیدا و لمحمد صلی اللہ علیہ و آلہ ذخرا و شرفا و مزیدا

ملحقات کتاب اخبار ماتم نماز عید شوال المکرم

اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْهِ مُحَمَّدًا
وَاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ
عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ مَا سَاَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ ماہ ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم
یہ ماہہای حرام ہین کہ انمین روز پنجشنبہ و جمعہ و شنبہ کو متوالی روزہ رکھنا ثواب نو سو برس
کی عبادت کا دلاتا ہی بست و پنجم ذیقعدہ کو حضرت امام رضا علیہ السلام نی فرمایا
کہ رحمت خدا زمین پر نازل ہوی و ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کا پیدا ہونا و کعبہ کی
سطح کا پہیلنا و ظہور قایم آل محمد علیہم السلام اسدن ہی جو روزہ رہی ستر برس کی عبادت کا
اجر پائی اما شہر مبارک ذیحجہ کی نہایت فضیلت ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی قرآن میں
وَاذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ
عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ حدیث مین آیا ہی ایام معلومات دس روز
ابتدای ماہ ذیحجہ کی ہین اور معدودات روز یازدہم و دوازدہم و سیزدہم کہ ان دنونمین
عبادت محبوب خدا ہی ساتوین کو اس مہینی کی مسلم بن عقیل علیہ الرحمۃ نی شہادت پائی
اوسی روز احرام حج کو عمرہ سی بدل کی سید الشہدا علیہ السلام نی مکہ سی جانب عراق
توجہ فرمائی نوین کو عرفہ ہی اسدن مین دور و نزدیک سی زیارت امام حسین علیہ السلام
جسکا ثواب بیحساب لکہا ہی اور شب عید اضحی منجملہ اون چار لیالی کی ہی جنکا احیا کرنا
مؤکدہ کہا ہی غسل اور نماز و تلاوت قرآن و دعا و زیارت سلطان کربلا بجالانا موجب
آمرزش گناہان گذشتہ و آیندہ اور بعض کی اعتقاد مین واجب ہی پڑہنا دعای
صحیفہ کاملہ جو اول اوسکا یہ ہی اَللّٰهُمَّ هٰذَا یَوْمٌ مُّبَارَكٌ بعد از نماز عید کی سنت ہی کہ

بسم الله الرحمن الرحیم

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای قربانی

افطار کرے حیوان قربانی بے عیب و تندرست ہو کہ اوسی سے شرط اباحت ہیں رو بقبلہ لٹا

اپنے ہاتھ سے گردن پر چھری چلائے خواہ قصاب کا مددگار ہووے **دعای قربانی**

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا

مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پس ذبح کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي جبتک نہیں مرے تو

سر جدا نکرے ایک حصہ آپ و اہل و عیال کہائیں اور ایک ہمسایہ و ایک حصہ فقراکو

پہنچائیں پوست و گلہ و پائے وغیرہ قصاب کو نہ دے آپ صرف میں نہ لاوے بہتر ہے کہ

مساکین کو حوالہ فرمائے اما اٹھارویں ماہ ذیحجہ کی عید غدیر ہے اوسدن ابراہیم خلیل کو آتش

نمرودسے خدانے رہائی دی اور اوسی غدیر خم میں امیر المؤمنین کو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

باتفاق سند خلافت دی اوس روز میمنت افروز میں روزہ رکہنا خیرات و دعوت مومنین

سرگرم رہنا عید کی تا شادل سے باہم ملنا اور یہ کلمات طیبات کہنا لازم ہے اَلْحَمْدُ

لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِينَ بِوِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ

السَّلَامُ متبسم و خندہ رہنا چاہیے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ روزہ عید

غدیر کا برابر روزہ عمر دنیا و ثواب سو حج و سو عمرہ ہے اور جو کوئی مومن کو طعام افطار دے

گویا وہ قیام کو کہلایا ہے کہ ہر قیام مقدار سو ہزار آدمی ہیں اما روز بست و چہارم کو عید مباہلہ ہے

اوسدن روزہ رکہنا شادمانی کرنا علامت احباب آل عبا ہے کہ اوسدن کرامت

پنجتن کو خدا نے عالم پر ظاہر کیا ہے اما روز بست و پنجم اوسدن خانۂ اہلبیت میں روزہ کہا

روٹی فقیر کو دیکے پانی سے روزہ کہولا خدانے سورۂ ہل اتی نازل کیا اسیر کو مرتبہ آتی

ملحقات کتاب اخبار ماتم اعمال عشرۂ محرم

قرب و منزلت کا دیا پس مومنین کو روزہ رکھنا بہت سرور و عبادت مین رہنا لازم

اما شہرِ مکرّم محرّم کہ عالم کی واسطی ایام ماتم و غم ہی محبانِ امام اُمم کو زیادہ تر صورت رنج

الٰہی آمیں ہر دم مصیبت مولا کو یاد کرنا روا ہی و نزاتِ رقت و آہ نالہ مین مصروف رہنا

بجا ہی زیارت و نوحہ و مرثیہ پڑہنا ترکِ لذاتِ لباس و خوراک و آرام جان مین قدم رکہنا

شعارِ محبت ہی جب حضرت کا نام یا سرگذشتِ محنت سی کلام درمیان آئی یہ الفاظ جو

زبان پر لائی درجۂ شہدا پائی یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا اور جب

کسی برادرِ مومن سی اوقاتِ شبانہ روز مین ملی تو لازم واقعہ اندوہ و ملال مین تعزیت یا

کہی عَظَّمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا وَاُجُوْرَكُمْ بِمُصَابِنَا بِالْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا

وَاِیَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِیْنَ بِثَارِهٖ مَعَ الْاِمَامِ الْمَهْدِیِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

روزہ اول و دوم و سوم ماہ محرّم کی روایات مین لاکن تاکید واسطی عزاداری کی ہی

مین روز و شب عاشورا کو ہزار مرتبہ کہی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ

وَاَصْحَابِهٖ اما روزِ عاشورا جب آفتاب قدری بلند ہو کی با دلِ حزین گریان کہولی

مصیبت زدہ کی صورت آستین کہنی تک چڑہائی صحرا یا میدان یا پشت بام

جائی اول دو رکعت نماز زیارت کی پڑہی پھر طرف قبلہ کہڑا ہو کی نیت زیارت ایسی

کری زیارت امام حسین علیہ السلام و ورد کرتا ہون قربۃً الی اللہ آسمان کو بالائی

اور داہنی بائین جانب دیکہی ہاتھ اوٹہا کی انگشتِ شہادت سی اشارہ کرتا ہے

اور با دیدۂ گریان حضورِ قلب سی کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَابْنَ

سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَیِّدَةِ نِسَاءِ

العالمین السلام علیک یا خیرة الله وابن خیرته السلام علیک یا
ثار الله وابن ثاره والوتر الموتور السلام علیک وعلی الارواح التی
حلت بفنائک واناخت برحلک علیکم منی جمیعا سلام الله ابدا
ما بقیت وبقی اللیل والنهار یا ابا عبد الله صلوات الله وسلامه
علیک لقد عظمت الرزیة وجلت المصیبة بک علینا وعلی جمیع
اهل السموات فلعن الله امة اسست اساس الظلم والجور علیکم
اهل البیت ولعن الله امة دفعتکم عن مقامکم وازالتکم عن مراتبکم
التی رتبکم الله فیها ولعن الله امة قتلتکم ولعن الله الممهدین لهم
بالتمکین من قتالکم وبرئت الی الله والیکم منهم ومن اشیاعهم واتباعهم
واولیائهم یا ابا عبد الله صلوات الله وسلامه علیک انی سلم لمن
سالمکم وحرب لمن حاربکم الی یوم القیامة ولعن الله آل زیاد وآل
مروان ولعن الله بنی امیة قاطبة ولعن الله ابن مرجانة ولعن الله عمر بن
سعد ولعن الله شمرا ولعن الله امة اسرجت والجمت وتنقبت
وتهیأت لقتالک بابی انت وامی صلوات الله وسلامه علیک لقد
عظم مصابی بک فاسال الله الذی اکرم مقامک واکرمنی بک ان یرزقنی
طلب ثارک مع امام منصور من اهل بیت محمد صلی الله علیه وآله اللهم
اجعلنی عندک وجیها بالحسین فی الدنیا والآخرة یا ابا عبد الله صلوات
الله وسلامه علیک انی اتقرب الی الله والی رسوله والی امیر المؤمنین
والی فاطمة والی الحسن والیک بموالاتک وبالبراءة ممن قاتلک ونصب لک

اعوذ بجلال الله
اعوذ بکلمات الله
اعوذ برسول الله

ملحقات کتاب اخبار ماتم زیارت عاشورا و اعمال محرم

الحرب وبالبراءة ممن اسس اساس الظلم والجور عليكم وابرء الى الله
والى رسوله صلى الله عليه وآله وسلم ممن اسس اساس ذلك وبنى
عليه بنيانه وجرى في ظلمه وجوره عليكم وعلى اشياعكم برئت الى
الله واليكم منهم واتقرب الى الله ثم اليكم بموالاتكم وموالاة وليكم
وبالبراءة من اعدائكم والناصبين لكم الحرب وبالبراءة من اشياعهم
واتباعهم واوليائهم يا ابا عبد الله اني سلم لمن سالمكم وحرب لمن
حاربكم وولي لمن والاكم وعدو لمن عاداكم فاسأل الله الذي اكرمني
بمعرفتكم ومعرفة اوليائكم ورزقني البراءة من اعدائكم ان يجعلني معكم
في الدنيا والآخرة وان يثبت لي عندكم قدم صدق في الدنيا والآخرة
واسأله ان يبلغني المقام المحمود الذي لكم عند الله وان يرزقني
طلب ثاري مع امام مهدي ظاهر ناطق بالحق منكم واسأل الله بحقكم
وبالشأن الذي لكم عنده ان يعطيني بمصابي بكم افضل ما يعطي مصابا
بمصيبته يا لها مصيبة ما اعظمها واعظم رزيتها في الاسلام وفي
جميع اهل السماوات والارض اللهم اجعلني في مقامي هذا ممن تناله
منك صلوات ورحمة ومغفرة اللهم اجعل محياي محيا محمد وآل محمد
ومماتي ممات محمد وآل محمد صلواتك وسلامك عليهم اللهم ان هذا
يوم تبركت به بنو امية وابن آكلة الاكباد اللعين ابن اللعين على
لسانك ولسان نبيك صلى الله عليه وآله في كل موطن وموقف وقف فيه
نبيك صلواتك عليه وآله اللهم

وَیَزِیدَ بْنَ مُعَاوِیَةَ وَآلَ مَرْوَانَ عَلَیْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْآبِدِینَ وَهٰذَا
یَوْمٌ فَرِحَتْ بِهِ آلُ زِیَادٍ وَآلُ مَرْوَانَ عَلَیْهِمُ اللَّعْنَةُ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَیْنَ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَیْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْاَلِیمَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّی اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ فِی هٰذَا الْیَوْمِ وَفِی مَوْقِفِی هٰذَا وَاَیَّامِ حَیَاتِی بِالْبَرَاءَةِ
مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَیْهِمْ وَبِالْمُوَالَاتِ لِنَبِیِّكَ وَآلِ نَبِیِّكَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ
پس دو رکعت زیارت کی نماز پڑہی و سو مرتبہ کہی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآخِرَ تَابِعٍ لَهُ عَلٰی ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِی جَاهَدَتِ
الْحُسَیْنَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَشَایَعَتْ وَبَایَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰی قَتْلِهِ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِیعًا پس دو رکعت نماز پڑہی اور سو مرتبہ کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَی الْاَرْوَاحِ الَّتِی حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ
عَلَیْكَ مِنِّی سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِیتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ
اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّی لِزِیَارَتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ وَعَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ
وَعَلٰی اَوْلَادِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ پس دو رکعت نماز پڑہی اور
یہ کلمات بطور مناجات کہی اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّی وَابْدَاْ
بِهِ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِیَ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ یَزِیدَ بْنَ مُعَاوِیَةَ
خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ زِیَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا
وَآلَ اَبِی سُفْیَانَ وَآلَ زِیَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ پس سجدہ
میں جاکر یہ کہی اور کہی اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِینَ لَكَ عَلٰی مُصَابِهِمْ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی عَظِیمِ رَزِیَّتِی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی شَفَاعَةَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ

ملحقات کتاب اخبار ماتم اعمال عاشورای محرم

السلام یوم الورود وثبت لی قدم صدق عندک مع الحسین و اولاد الحسین واصحاب الحسین الذین بذلوا مهجهم دون الحسین علیہ السلام اما باقی اعمال اس روز کی عبداللہ بن سنان حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتاہی کہ بی نیت شبکی روزہ رکہی و بعد نماز عصر کی افطار کری جب وقت چاشت ہو تو چار رکعت دو سلام سی پڑہی اول میں بعد حمد سورہ قل یا ایہا الکافرون دوسری میں قل ہو اللہ احد تیسری میں بعد حمد سورہ احزاب چوتہی میں سورہ اذا جاءک المنافقون واگر جانتا نہو تو جو یاد ہو وہی پڑہی اور کہڑا ہو کی چند قدم رو بقبلہ آگی بڑہی اور انا للہ وانا الیہ راجعون رضا بقضائہ وتسلیما لامرہ پھر بہی ایسا ساتہ مرثیہ بجا لاوی اور منہ کی با چشم گریان یہ دعا پڑہی اللہم عذب الفجرة الذین شاقوا رسولک وحاربوا اولیائک وعبدوا غیرک واستحلوا محارمک والعن القادة والاتباع ومن کان منہم فخب واوضع معہم او رضی بفعلہم لعنا کثیرا اللہم وعجل فرج آل محمد واجعل صلواتک علیہ وعلیہم واستنقذہم من ایدی المنافقین المضلین والکفرة الجاحدین وافتح لہم فتحا یسیرا واتح لہم روحا وفرجا قریبا واجعل لہم من لدنک علی عدوک وعدوہم سلطانا نصیرا پہر سجدی میں سر رکہی اور کہی یا من یحکم ما یشاء ویفعل ما یرید انت حکمت فلک الحمد محمودا مشکورا فعجل یا مولای فرجہم وفرجنا بہم فانک ضمنت اعزازہم بعد الذلة وتکثیرہم بعد القلة واظہارہم بعد الخمول یا اصدق الصادقین ویا ارحم الراحمین فاسألک یا الہی

ملتقات کتاب اخبار ماتم دعای سلامتی سال محرم عشرہ محرم

وَسَيِّدِي سُقْتُ عَالَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ بَسَطَ أَمَلِي وَالتَّجَاوُزَ عَنِّي

وَقَبُولَ قَلِيلِ عَمَلِي وَكَثِيرِهِ وَالزِّيَادَةَ فِي أَيَّامِي وَتَبْلِيغِي ذَلِكَ الْمَشَاهِدَ

وَأَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ يُدْعَى فَيُجِيبُ إِلَى طَاعَتِهِمْ وَمُوَالاتِهِمْ وَنَصْرِهِمْ

وَتُرِيَنِي ذَلِكَ قَرِيبًا سَرِيعًا فِي عَافِيَةٍ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پس سر کو

خاک سے اوٹھائے آسمان کی طرف منہ کرے اور کہے أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَكُونَ مِنَ

الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَكَ فَأَعِذْنِي يَا إِلَهِي بِرَحْمَتِكَ مِنْ ذَلِكَ اور فرمایا

جو اجر و ثواب چاہے تو ہزار مرتبہ سورۂ انا انزلناہ کو پڑہے حدیث میں وارد ہوا ہے

کہ روز عاشورا ہرگاہ اس دعا کو جو پڑہے گا بعد نماز زیارت کی سال اینده تک ہر

امان خدا میں رہیگا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ

وَالْمُرْسَلِينَ سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَ

زِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ

الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ أَسْأَلُهُ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِهِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ

وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ بعد اسکے دس بار صلواۃ پڑہے پھر یہ دعا تلاوت کرے يَا فَارِجَ

كَرْبِ ذِي النُّونِ يَوْمَ عَاشُورَا يَا جَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوبَ يَوْمَ عَاشُورَا

يَا كَاشِفَ ضُرِّ أَيُّوبَ يَوْمَ عَاشُورَا يَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوُدَ يَوْمَ عَاشُورَا

يَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوسَى وَهَارُونَ يَوْمَ عَاشُورَا يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

وَرَحِيمَهُمَا وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلِّمْ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ

وَاقْضِ حَاجَاتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَطَوِّلْ عُمْرِي فِي طَاعَتِكَ وَرِضَاكَ

ملحقات کتاب خبار ماتم زیارت عصر عاشورای محرم

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

پس اپنی جو حاجات ہون ہاتھہ پہیلا کی طلب کری کہ خدا برلائی اور عمر مین برکت

ورزق مین وسعت دی اور جب دن آخر ہو تو یہ زیارت جو مشتمل ہی اوپر تعزیت

حضرتِ رسالت وشاہِ ولایت کی آداب سی پڑہی زیارت عصر عاشورا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ

نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى

رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا وَارِثَ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِيْدِ

سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا ابْنَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ

سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِيَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِيْ الزَّكِيُّ

وَعَلٰى اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَقَامَتْ فِيْ جِوَارِكَ وَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّيْ مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ

الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي الْمُسْلِمِيْنَ وَفِيْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ

اَجْمَعِيْنَ وَفِيْ سُكَّانِ الْاَرَضِيْنَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ

وَبَرَكَاتُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَائِكَ الطَّيِّبِيْنَ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَعَلٰى ذُرِّيَّاتِهِمْ

لغات کتاب اخبار ماتم زیارت آخر وقت دہم محرم

الهُداةِ المَهديّينَ السَّلامُ عَلَيكَ يا مَولايَ وَعَلَيهِم وَعَلى روحِكَ
وَعَلى اَرواحِهِم وَعَلى تُربَتِكَ وَعَلى تُربَتِهِم اَللّهُمَّ لَقِّهِم رَحمَةً وَ
رِضواناً وَرَوحاً وَرَيحاناً السَّلامُ عَلَيكَ يا مَولايَ يا اَبا عَبدِ اللهِ
يَا ابنَ خاتَمِ النَّبِيّينَ وَيَا ابنَ سَيِّدِ الوَصِيّينَ وَيَا ابنَ سَيِّدَةِ نِساءِ
العالَمينَ السَّلامُ عَلَيكَ يا شَهيدُ يَا ابنَ الشَّهيدِ يا اَخَا الشَّهيدِ
يا اَبَا الشُّهَداءِ اَللّهُمَّ بَلِّغهُ عَنّي في هذِهِ السّاعَةِ وَفي هذَا اليَومِ وَ
في هذَا الوَقتِ وَفي كُلِّ وَقتٍ تَحِيَّةً كَثيرَةً وَسَلاماً سَلامُ اللهِ
عَلَيكَ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ يَا ابنَ سَيِّدِ العالَمينَ وَعَلَى المُستَشهَدينَ
مَعَكَ سَلاماً مُتَّصِلاً مَا اتَّصَلَ اللَّيلُ وَالنَّهارُ السَّلامُ عَلَى الحُسَينِ
بنِ عَلِيٍّ الشَّهيدِ السَّلامُ عَلى عَلِيِّ بنِ الحُسَينِ الشَّهيدِ السَّلامُ عَلى
عَبّاسِ بنِ اَميرِ المُؤمِنينَ الشَّهيدِ السَّلامُ عَلَى الشُّهَداءِ مِن وُلدِ اَميرِ
المُؤمِنينَ السَّلامُ عَلَى الشُّهَداءِ مِن وُلدِ الحَسَنِ السَّلامُ عَلَى الشُّهَداءِ
مِن وُلدِ الحُسَينِ السَّلامُ عَلَى الشُّهَداءِ مِن وُلدِ جَعفَرٍ وَعَقيلٍ السَّلامُ
عَلى كُلِّ مُستَشهَدٍ مَعَهُم مِنَ المُؤمِنينَ اَللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَبَلِّغهُم عَنّي تَحِيَّةً كَثيرَةً وَسَلاماً السَّلامُ عَلَيكَ يا رَسولَ اللهِ
اَحسَنَ اللهُ لَكَ العَزاءَ في وَلَدِكَ الحُسَينِ السَّلامُ عَلَيكِ يا فاطِمَةُ
اَحسَنَ اللهُ لَكِ العَزاءَ في وَلَدِكِ الحُسَينِ السَّلامُ عَلَيكَ يا اَميرَ المُؤمِنينَ
اَحسَنَ اللهُ لَكَ العَزاءَ في وَلَدِكَ الحُسَينِ السَّلامُ عَلَيكَ يا اَبا مُحَمَّدٍ
الحَسَنِ اَحسَنَ اللهُ لَكَ العَزاءَ في اَخيكَ الحُسَينِ يا مَولايَ يا اَبا عَبدِ اللهِ

ملحقات کتاب اخبار ماتم اربعین کو زیارت امام

اَهْلِ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَحَمَلَةَ الْاَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِيْنَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيْكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتّٰى سُفِكَ فِيْ طَاعَتِكَ دَمُهٗ وَاسْتُبِيْحَ حَرِيْمُهٗ اَللّٰهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْنًا وَبِيْلًا وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِيْنُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ عِشْتَ سَعِيْدًا وَمَضَيْتَ حَمِيْدًا وَمُتَّ فَقِيْدًا مَظْلُوْمًا شَهِيْدًا وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ مُنْجِزٌ لَكَ مَا وَعَدَكَ وَمُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ وَمُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاهُ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّيْنِ وَاَرْكَانِ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاَشْهَدُ اَنِّيْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِيْنِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَقَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ وَنُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَاْذَنَ اللّٰهُ لَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَاَجْسَادِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

ملحقات کتاب اخبار ماتم آداب نکاح بنی آدم

آداب نکاح دائمی اگر عورت باکرہ و بالغہ و مرد بھی بالغ ہو اور اصالۃً چاہیں
باہم صیغہ ایجاب و قبول ادا کریں اول مبلغ مہر کو سکہ و تعداد سے قرار دیکر عورت کہے
زَوَّجْتُكَ نَفْسِي عَلَى صِدَاقِ مِائَةِ أَلْفِ رُوبِيَّةٍ مَوْصُوفاً مرد جواب دے
قَبِلْتُ لِنَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ پھر عورت کہے أَنْكَحْتُ نَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ
الْمَعْلُومِ مرد جواب دے قَبِلْتُ لِنَفْسِي پھر عورت کہے زَوَّجْتُكَ نَفْسِي أَصَالَةً
وَوَكَالَةً عَنْ أَبِي وَعَنْ جَدِّي بِالْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد جواب دے قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ
لِنَفْسِي پھر عورت کہے أَنْكَحْتُ نَفْسِي مِنْ نَفْسِكَ بِالْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد جواب دے
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِي پھر عورت کہے زَوَّجْتُكَ بِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَذْكُورِ
مرد جواب دے قَبِلْتُ لِنَفْسِي لازم احتیاط ہے کہ عورت باپ دادا سے اجازت اسکا
حاصل کرے دوسری صورت عورت و مرد کے وکیل دو گواہ خواہ زیادہ کے روبرو
جو اونکے واقف ہوں قرار پائیں تعداد مبلغ و سکہ رایج بعد تعیین درمیان لائیں جلسہ
واحد میں قابلیت عربیت و وقوف ضمیر انشا و قرأت مخارج حروف کی مہارت سے
قصد انشا پر وکیل زن اول خطبہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى أَشْرَفِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ
عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ
إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ وَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَنَاكَحُوا تَنَاسَلُوا تَكْثُرُوا فَإِنِّي

متعلقات کتاب اخبار ماتم آداب نکاح بنی آدم

اَبَاهُمْ اِلَی الْاُمَمِ یَوْمَ الْقِیٰامَۃِ وَلَوْ بِالسَّقْطِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی اَشْرَفِ
الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِہِ الْمَعْصُوْمِیْنَ نام عورت مثلاً زینب و مرد محمد ہو وکیل عورت
احتیاطاً مرد و عورت دونون سے اجازت لیکر کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَکَ مُحَمَّدًا مُوَکِّلَتِیْ زَیْنَبَ
عَلَی الصِّدَاقِ مِائَۃِ اَلْفِ رُوْبِیَّۃٍ مَوْصُوْفَۃٍ وکیل مرد جواب دے قَبِلْتُ النِّکَاحَ
لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل عورت زَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ بِالْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
وکیل مرد جواب دے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل عورت کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ
مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد جواب دے قَبِلْتُ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل عورت
کہے زَوَّجْتُ مُحَمَّدًا زَیْنَبَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمُعَیَّنِ الْمَوْصُوْفِ وکیل مرد جواب دے
قَبِلْتُ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل عورت کہے زَوَّجْتُ زَیْنَبَ مُحَمَّدًا
عَلَی الصِّدَاقِ الْمُعَیَّنِ الْمَوْصُوْفِ وکیل مرد جواب دے قَبِلْتُ وَکَالَۃً عَنْ
مُوَکِّلِیْ پھر وکیل عورت کہے اَنْکَحْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ زَیْنَبَ وَکَالَۃً عَنْ اَبَوَیْہَا
اَبِیْہَا وَمِنْ جَدِّہَا مِنْ مُوَکِّلِکَ مُحَمَّدٍ بِالصِّدَاقِ الْمَذْکُوْرِ وکیل مرد جواب دے
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ بِالصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل عورت کہے زَوَّجْتُ زَیْنَبَ
مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِکَ بِالْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد جواب دے قَبِلْتُ لِمُوَکِّلِیْ پھر وکیل
عورت کہے اَنْکَحْتُ زَیْنَبَ مِنْ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد جواب دے
قَبِلْتُ لِمُوَکِّلِیْ لازم ہے جبتک صیغۂ ایجاب کی لفظ تمام نہوں قبول کو شروع نکرے
اور اگر مرد و عورت حاضر ہوں ... اسم نہ لو ... کہی و اشارہ اُنکی طرف کو ہو بہتر ہے
تیسری صورت عقد منقطع یعنی متعہ کی ... تعین مدت اور تعداد مہر اول ...
شرطیں بعد ازان اگر اصالۃً صیغۂ ایجاب و قبول جاری کرین عورت کہے مرد سے زَوَّجْتُ

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب متعہ و در میلاد کی لئی آیات معظم

متعہ شوہر جوابدی قَبِلْتُ لِنَفْسِے وہرگاہ وکالت سی طرفین کی ہو تو وکیل عورت جا
وکالت پاکی سمجہانی تکو متعہ مین دیتا ہون فلان شخص کی اس مدت تک اتنی مبلغ پر بشرط آ
کہ میراث اور تقسیم لیالی مانند نکاح دائمی کا دعوی نکرو جب راضی ہو تو وکیل مرد سی کہی مَتَّعْتُ
نَفْسَ مُوَكِّلَتِي زَيْنَبَ مِنْ مُوَكِّلِكَ مُحَمَّدٍ مِنَ الْاٰنِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِاَشْمِيْنِ اَرْبَعَةٍ
رُوْبِيَّةٍ وکیل مرد جوابدی قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِيْ واگر بس از تمہید مقدمہ یعنی مدت و مبلغ وکیل عورت
سی مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ وکیل
مرد سی جوابدی علاوہ اسکی بعد تقرر شروط یون کہی مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِيْ زَيْنَبَ
مُوَكِّلَكَ مُحَمَّدًا مُتْعَةَ شَهْرٍ اِلَّا مَا بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ رُوْبِيَّةً فِضَّةً نِكَاحًا غَيْرَ سِفَاحٍ
عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ عَلٰى اَنْ لَا تَرِثُهٗ وَلَا يَرِثُهَا وَعَلٰى اَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ
وَلَهٗ اَنْ يَعْزِلَ وکیل مرد جوابدی قَبِلْتُ عَلَى الشُّرُوْطِ الْمَذْكُوْرِ اگر مرد کا وکیل ہو
اصالتاً خود ہی جوابدی اور جایز جانا ہی کہ زبان ہندی مین عورت کہی متعہ کینا دیتی ہون
اپنی تئین واسطی تمہاری اسوقت سی طلوع آفتاب تک پانچ روپیہ کو مرد کہی قبول کیا میں
اپنی لئی طریق وَلیمہ عروسی ویسی فافت تحفۃ المتقین مین بیان کیا ہی لاکن ہرگاہ
دردزہ عورت پر غالب کرے ولادت فرزند مین دشواری پڑی تو ان آیات کو پوست پر لکہی
واہنی ران پر عورت کی باندہی یا انگوٹہی بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ۲ یہ ہم یوم
يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا
اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ
مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا علاوہ آیات تحدید نقش کندہ کا دور سی گہر مین عورت کی باندہنا
موجب سہولت و نجات پاتا ہی جب فرزند متولد ہو تو بعد درد زائدہ مس جاد شہر آپنی

ملحقات کتاب اخبار ماتم و دعای عقیقہ ہمی آدم

ہوتکی ایک قطرہ اوسکی واہنی دوسرا بائین سوراخ بینی مین ڈالین سیدہی کان مین بکارکی

اذان اور گوش چپ مین اقامت کہین بعدازان نال کاٹین آب فرات و ذرہ خاک تربت

کربلا کی تالو اوٹھائین ہرگاہ میسر ہوتوبہہ کاپانی صرف مین لائین غسل دینا ہنگام پیدایش

سنت نزدیک بعض واجب ہی بہترین اسمای دنیا محمد و علی و حسنین و فاطمہ و زینب علیہم السلام ہیں بیٹیکا

نام بیٹی پر مقرر کرین اور ایک روایت مین تعین اسم روز ہفتم مناسب ہی اوسی دن عقیقہ کو

سرکی بال مونڈین زعفران گھولکی ٹرف پر ملین برابر وزن موی سر چاندی یا سونا تصدق

کرین پسر کیواسطی بکرا خواہ دنبہ یا دنبہ نر و دختر کی لیی مادہ بلکہ یہ دونوکا حکم یکسان ہی جب

قربانی کرین ہنگام ذبح رو بقبلہ جانور کو لٹاکی دعا پڑہین دعای عقیقہ بسم اللہ و باللہ

اللہم عقیقۃ عن فلان اور بچہ کا نام لی لحمہا بلحمہ و دمہا بدمہ و عظمہا

بعظمہ اللہم اجعلہا وقاء لآل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ دعای ثانی

یا قوم انی بریء مما تشرکون انی وجہت وجہی للذی فطر السماوات و

الارض حنیفا مسلما و ما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای

و مماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ و بذلک امرت و انا من

المسلمین اللہم منک و لک بسم اللہ و باللہ و اللہ اکبر اللہم صل

علی محمد و تقبل من فلان ابن فلان طفل اور اوسکی والد کا نام لی پہر ی پسری

ایک ران اوسکی نقدی دائی جنائی اگر وہ ہو تو یا دستر ندکو دی جو چاہی کری باقی کو

دسری پای وغیرہ خام یا پختہ و پوست مومنین سی دس آدمی خواہ زیادہ کو پہنچائی استخوان

سلامت رکہی پدر و مادر و سایر مردم خانہ سی کوئی نہ کہائی روز ہفتم سوراخ کرنا داہنی کان کی

لوکا واسطی پسر کی اور ختنہ سنت ہی ہر چند قریب حد بلوغ ہی مسلمانی کی مہلت بلکہ ساتویں

٨٦

ملحقات کتاب اخبار یا تم عمل گوسفند و گندم و دعای توبہ صحیفہ مکرم

بی عیب مانند حیوان قسمہ پانی لائین ریزہ قند ہر واحد کی سینہ مین دیکی اطراف مریض پہیر کر
ہر مرتبہ دعا کو آداب سی پڑہین چند مومن فقیر کو حوالہ کرین خواہ بعد ذبح گوشت و پوست و کلہ و پاچہ
غربا کو پہنچائین اگر کچہ نقد بہی اضافہ ہو تو بہت ثواب و اجر پائین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰهُمَّ یَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْ
عَلٰی مَا بِالْمَرِیْضِ الشِّفَاءَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عمل گندم داؤد رقی سی
نقل ہوا ہی کہ حضرت صادق نی ارشاد کیا ہی جو بیمار کا مرض طول پکڑی وجہ حلال سی گیہون خریدی
ایک صاع جنی ہوی صاف لی رنجور کو چت لٹائی سینہ پہ کپڑا بچہای دونو ہاتہ مین وانی اوٹہا کی
چہاتی پہ تہوڑی تہوڑی ڈالتا جای دعا کی الفاظ تا آنی مین زبان پر لائی پہر سبکو جمع کری علاحدہ رکہی
اور مثل اول گرای و دعا فرمای تین مرتبہ تکرار چاہیی پہر علیل کو سہید ہا بٹہای غلہ کو اوٹہای و چار حصہ
رہی چار حصہ کری پارچہ طاہر مین باند کی مومنین کو دی اگر نقد بہی کچہ ہو تو بہتر ہی راوی کہتا ہی مین نی
ایسا ہی کیا گویا کہ قید و بند سی رہا کر دیا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ اِذَا سَاَلَكَ
بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّمَكَّنْتَ لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْتَهٗ خَلِیْفَتَكَ
عَلٰی خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنْ عِلَّتِیْ
اور جو دوسرا قاری ہو تو کہی وَاَنْ تُعَافِیَهٗ مِنْ عِلَّتِهٖ آداب توبہ تمامی گناہون سی
ندامت و پشیمانی یاد مین اونکی دل و زبان پر لائی نہا کی نیت مستحب سی دو رکعت نماز بجا لائی
حضور قلب مین توبہ کری ترک معصیت پہ عہد محکم سی یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ لَّا یَصِفُهٗ نَعْتُ
الْوَاصِفِیْنَ وَیَا مَنْ لَّا یُجَاوِزُهٗ رَجَاءُ الرَّاجِیْنَ وَیَا مَنْ لَّا یَضِیْعُ لَدَیْهِ اَجْرُ الْمُحْسِنِیْنَ
وَیَا مَنْ هُوَ مُنْتَهٰی خَوْفِ الْعَابِدِیْنَ وَیَا مَنْ هُوَ غَایَةُ خَشْیَةِ الْمُتَّقِیْنَ هٰذَا
مَقَامُ مَنْ تَدَاوَلَتْهُ اَیْدِی الذُّنُوْبِ فَقَادَتْهُ اَزِمَّةُ الْخَطَایَا وَاسْتَحْوَذَ عَلَیْهِ الشَّیْطَانُ

ملحقات کتاب اخبار ماتم دعای توبہ صحیفہ معظم

فقصّر عمّا أمرت به تفريطاً وتعاطى ما نهيت عنه تعزّراً كالجاهل
بقدرتك عليه أو كالمنكر فضل إحسانك إليه حتّى إذا انفتح له بصر
الهدى وتقشّعت عنه سحائب العمى أحصى ما ظلم به نفسه وفكّر
فيما خالف به ربّه فرأى كبير عصيانه كبيراً وجليل مخالفته جليلاً فأقبل
نحوك مؤمّلاً لك مستحيياً منك ووجّه رغبته إليك ثقةً بك فأمّك
بطمعه يقيناً وقصدك بخوفه إخلاصاً قد خلا طمعه من كلّ مطموعٍ
فيه غيرك وأفرخ روعه من كلّ محذورٍ منه سواك فمثل بين يديك
متضرّعاً وغمّض بصره إلى الأرض متخشّعاً وطأطأ رأسه لعزّتك متذلّلاً
وأبثّك من سرّه ما أنت أعلم به منه خضوعاً وعدّد من ذنوبه ما أنت
أحصى لها خشوعاً واستغاث بك من عظيم ما وقع به في علمك و
قبيح ما فضحه في حكمك من ذنوبٍ أدبرت لذّاتها فذهبت و
أقامت تبعاتها فلزمت لا ينكر يا إلهي عدلك إن عاقبته ولا
يستعظم عفوك إن عفوت عنه ورحمته لأنّك الربّ الكريم الّذي
لا يتعاظمه غفران الذّنب العظيم اللّهمّ فها أنا ذا قد جئتك مطيعاً
لأمرك فيما أمرت به من الدّعاء متنجّزاً وعدك فيما وعدت به من الإجابة
إذ تقول ادعوني أستجب لكم اللّهمّ فصلّ على محمّدٍ وآله والقني
بمغفرتك كما لقيتك بإقراري وارفعني عن مصارع الذّنوب كما
وضعت لك نفسي واسترني بسترك كما تأنّيتني عن الانتقام منّي
اللّهمّ وثبّت في طاعتك نيّتي وأحكم في عبادتك بصيرتي ووفّقني

ملحقات کتاب اخبار ماتم و عاصی توبہ

من الاعمال لما تقبل به دنس الخطایا عنی و توفنی علی ملتک وملة
نبیک محمد اذا توفیتنی اللهم انی اتوب الیک فی مقامی هذا من
کبائر ذنوبی و صغائرها و بواطن سیئاتی و ظواهرها و سوالف زلاتی
وحوادثها توبة من لا یحدث نفسه بمعصیة ولا یضمر ان یعود فی
خطیئة وقد قلت یا الهی فی محکم کتابک انک تقبل التوبة عن عبادک
و تعفو عن السیئات وتحب التوابین فاقبل توبتی کما وعدت
واعف عن سیئاتی کما ضمنت واوجب لی محبتک کما شرطت
ولک یا رب شرطی الا اعود فی مکروهک وضمانی الا ارجع فی
مذمومک وعهدی ان اهجر جمیع معاصیک اللهم انک اعلم
بما عملت فاغفر لی ما علمت واصرفنی بقدرتک الی ما احببت
اللهم وعلی تبعات قد حفظتهن وتبعات قد نسیتهن وکلهن
بعینک التی لا تنام وعلمک الذی لا ینسی فعوض منها اهلها
واحطط عنی وزرها وخفف عنی ثقلها واعصمنی من ان اقارف
مثلها اللهم وانه لا وفاء لی بالتوبة الا بعصمتک ولا استمساک
بی عن الخطایا الا عن قوتک فقونی بقوة کافیة وتولنی بعصمة
مانعة اللهم ایما عبد تاب الیک وهو فی علم الغیب عندک فاسخ
لتوبته وعائد فی ذنبه وخطیئته فانی اعوذ بک ان اکون کذلک
فاجعل توبتی هذه توبة لا احتاج بعدها الی توبة توبة موجبة
لمحو ما سلف والسلامة فیما بقی اللهم انی اعتذر الیک من جهلی

۹۰

ملحقات کتاب ... دعای توبہ

واستوهبتك سوء فعلي فاضممني الى كنف رحمتك تطولا و
استرني بستر عافيتك تفضلا اللهم واني اتوب اليك من كل
ما خالف ارادتك او زال عن محبتك من خطرات قلبي ولحظات
عيني وحكايات لساني توبة تسلم بها كل جارحة على حيالها من
تبعاتك وتأمن مما يخاف المعتدون من اليم سطواتك اللهم
فارحم وحدتي بين يديك ووجيب قلبي من خشيتك واضطراب
اركاني من هيبتك فقد اقامتني يا رب ذنوبي مقام الخزي
بفنائك فان سكت لم ينطق عني احد وان شفعت فلست
باهل الشفاعة اللهم صل على محمد وآله وشفع في خطاياي كرمك
وعد على سيئاتي بعفوك ولا تجزني جزائي من عقوبتك وابسط
علي طولك وجللني بسترك وافعل بي فعل عزيز تضرع اليه
عبد ذليل فرحمه او غني تعرض له عبد فقير فنعشه اللهم لا خفير لي
منك فليخفرني عزك ولا شفيع لي اليك فليشفع لي فضلك و
قد اوجلتني خطاياي فليؤمني عفوك فما كل ما نطقت به عن
جهل مني بسوء اثري ولا نسيان لما سبق من ذميم فعلي لكن لتسمع
سماؤك ومن فيها وارضك ومن عليها ما اظهرت لك من الندم
ولجأت اليك فيه من التوبة فلعل بعضهم برحمتك يرحمني لسوء
موقفي او تدركه الرقة علي لسوء حالي فينالني منه بدعوة هي اسمع
لديك من دعائي او شفاعة اوكد عندك من شفاعتي تكون بها

ملحقات کتاب اخبار ماتم و دعای استخارہ ذات الرقاع

نجاتی من عضبك و فوزی برضاك اللهم ان یكن الندم توبة الیك فانا انندم النادمین وان یكن الترك لمعصیتك انابة فانا اول المنیبین وان یكن الاستغفار حطة للذنوب فانی لك من المستغفرین اللهم فكما امرت بالتوبة وضمنت القبول وحثثت علی الدعاء ووعدت الاجابة فصل علی محمد واله واقبل توبتی ولا ترجعنی مرجع الخیبة من رحمتك انك انت التواب علی المذنبین والرحیم للخاطئین المنیبین اللهم صل علی محمد واله كما هدیتنا به وصل علی محمد واله صلوة تشفع لنا یوم القیامة ویوم الفاقة الیك انك علی كل شیء قدیر طریق استخارہ ذات الرقاع جو کار مشکل اور محل تردد خاطر کسیکو پیش آئی خلوت مین دوستان خالص عاقل سی ذکر فرمائی جبہر اونکی رائی قرار پائی توکل خدا پر اوسکو عمل مین لائی جب فعل و ترک پر اختلاف پڑی دو جانب مین کوئی راجح نہ ٹھہری باوضو سمت قبلہ مصلا پر بیٹھی چہ پرچہ کاغذ تراشی دوات پاک سی او سپر لکھی بسم الله الرحمن الرحیم خیرة من الله العزیز الحکیم لعبده محتبی بن خیر النساء اپنا نام و مادر کا اسم درج کری و لا تفعل لپیٹ کی سب زیر سجادہ رکھی بعد ازان دو رکعت نماز نیت مستحب سی پڑہی پہر دعا جو شب معراج مین پروردگار نی احمد مختار کو تعلیم فرمائی تلاوت کری رجوع قلب سی سجدہ مین جائی سو مرتبہ استخیر الله برحمته خیرة فی عافیة کو زبان پر لائی سر اوٹھا کی سیدہا بیٹھی ان کلمات طیبات کو خشوع سی کہی اللهم خر لی واختر لی فی جمیع اموری فی یسر منك وعافیة پس مصلا کی نیچی سی بہی رقعات کو ہاتھہ ماری اوسمین سی ایک ایک باہر لاکی دیکھی ہر گاہ تین دفعہ پی در پی افعل نکلی اوس کام پر عزم و قدم رکھی

لغات کتاب الصلاۃ — دعای استخارہ ذات الرقاع و سجدہ قرآن

چلی اور درصورت برآمد ہونے تین لا تفعل کی اجتناب واجب جانے اور اگر افعل و لا تفعل
مختلف آئین تو پانچ رقعہ کو باری باری باہر لائین جو بیشتر دیکھین عمل اوسپر کرین حاشا
ماثور اللّٰھم اخترلی بعلمک و وفقنی لرضاک و محبتک اللّٰھم
اخترلی بقدرتک وجنبنی بعزتک مقتک و سخطک اللّٰھم
اخترلی فیما ارید من ھذین الامرین اوس کام کا نام لی جو کرنا منظور ہے
ایسرھما الی و احبھما الیک و اقربھما منک و ارضاھما لک اللّٰھم
انی اسئلک بالقدرۃ التی زویت بھا علم الاشیاء کلھا عن جمیع
خلقک فانک عالم بھوای و سریرتی و علانیتی صل علی محمد
و آلہ و اشفع بناصیتی الی ما تراہ لک رضا ولی صلاحا فیما استخرتک
فیہ حتی تلزمنی من ذلک امرا ارضی فیہ بحکمک و اتکل فیہ علی قضائک
و اکتفی فیہ بقدرتک و لا تقلبنی و ھوای لھواک مخالف و لا ما ارید
لما ترید لی مجانب اغلب بقدرتک التی تقضی بھا ما احببت
علی من احببت بھواک ھوای و یسرلی للیسری التی ترضا بھا عنی
و لا تخذلنی بعد تفویضی الیک امری برحمتک التی وسعت کل شیء
اللّٰھم اوقع خیرتک فی قلبی للزومھا یا کریم آمین رب العالمین

سجدات قرآن پندرہ ہین چار واجب الم سجدہ و حم سجدہ و النجم و اقرأ باقی
سنت ہین احتیاط یہ ہی کہ وقت سجدہ کی رو بقبلہ ہو اگر میسر آئی تو ہر طرف کر سکتا ہی
یہ ذکر ہی لا الہ الا اللّٰہ حقا حقا لا الہ الا اللّٰہ ایمانا و تصدیقا لا الہ الا اللّٰہ
عبودیۃ و رقا سجدت لک یا رب تعبدا و رقا لا مستنکفا و لا مستکبرا

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب عریضہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام

جسکسی شخص کو مہم عظیم حاجت صعب پیش آوے تدبیر اضطرار سے کوئی صورت نپاوے درمیان ظہر و عصر کاغذ طاہر پر قلم و دوات پاکیزہ سے عبارت عریضہ اپنی خط نسخ یا نستعلیق میں یوں لکھے اگر اعراب نہ لکھے تو تشدید اور تنوین کا عبارت میں رقم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَتَبْتُ يَا مَوْلَايَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ مُسْتَغِيثًا بِكَ وَشَكَوْتُ مَا نَزَلَ بِي مُسْتَجِيرًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بِكَ مِنْ أَمْرٍ قَدْ دَهَمَنِي وَأَشْغَلَ قَلْبِي وَأَطَالَ فِكْرِي وَسَلَبَنِي بَعْضَ لُبِّي وَغَيَّرَ خَطِيرَ نِعْمَةِ اللّٰهِ عِنْدِي أَسْلَمَنِي عِنْدَ تَخَيُّلِ وُرُودِهِ الْخَلِيلُ وَتَبَرَّأَ مِنِّي عِنْدَ تَرَائِي إِقْبَالِهِ إِلَيَّ الْحَمِيمُ وَعَجَزَتْ عَنْ دِفَاعِهِ حِيلَتِي وَخَانَنِي فِي تَحَمُّلِهِ صَبْرِي وَقُوَّتِي فَلَجَأْتُ فِيهِ إِلَيْكَ وَتَوَكَّلْتُ فِي الْمَسْأَلَةِ لِلّٰهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ فِي دِفَاعِهِ عَنِّي عِلْمًا بِمَكَانِكَ مِنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلِيِّ التَّدْبِيرِ وَمَالِكِ الْأُمُورِ وَاثِقًا بِكَ فِي الْمُسَارَعَةِ فِي الشَّفَاعَةِ إِلَيْهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ فِي أَمْرِي مُتَيَقِّنًا لِإِجَابَتِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِيَّاكَ بِإِعْطَائِي سُؤْلِي وَأَنْتَ يَا مَوْلَايَ جَدِيرٌ بِتَحْقِيقِ ظَنِّي وَتَصْدِيقِ أَمَلِي فِيكَ فِي أَمْرِ كَذَا بیان اپنی حاجت کو عبارت عربی خواہ فارسی یا اردو میں لکھے فِيمَا لَا طَاقَةَ لِي بِحَمْلِهِ وَلَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ وَإِنْ كُنْتُ مُسْتَحِقًّا لَهُ وَلِأَضْعَافِهِ بِقَبِيحِ أَفْعَالِي وَتَفْرِيطِي فِي الْوَاجِبَاتِ الَّتِي أَوْجَبَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَغِثْنِي يَا مَوْلَايَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ عِنْدَ اللَّهَفِ وَقَدِّمِ الْمَسْأَلَةَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرِي قَبْلَ حُلُولِ التَّلَفِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ فَبِكَ بُسِطَتِ النِّعْمَةُ عَلَيَّ وَأَسْأَلُ

ملحقات کتاب خمارپا تم ترکیب نماز آیات و دعای ہنگام خواب

صبح و سیاہ ترکیب اوسکی بعد نیت تکبیرة الاحرام کہی سورہ حمد اور دوسرا جو یاد ہو سورہ پڑہی رکوع مین جائی بعد اوای ذکر سر اوٹھائی پھر حمد و سورہ تلاوت کری رکوع و سیا پانچ مرتبہ بجالائی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ و تکبیر کہی دو سجدی کی بعد پھر قیام و رکوع ویسا ہی ادا ہو اور سنت ہی کہ قبل رکوع دوسری و چوتہی و چہٹی اور آٹہوین و دسوین مین قنوت پڑہی تشہد و سلام سی نماز کو تمام کری چوتہی نماز عیدین بشرط حضور امام جماعت سی والا فرادا قول بعض احتیاطًا پانچوین نماز میت جنازہ مومن پر جماعت واگر کوئی نہو تو فرادا واجب کفائی ہی چہٹی نماز عہد و نذر جو اپنی اوپر لازم کری
آداب خواب سونا بعد فجر قبل از طلوع آفتاب مکروہ ہی ویسا ہی درمیان ظہر و عصر و مغرب و عشا کی الا قیلولہ دوپہر سی پہلی یا پس از ان جایز ہی جو با وضو ہوکی سوئی مسجد کا ثواب پائی امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی ہنگام استراحت ان آیات کی تلاوت کری چوری اور بلاکی شر سی محفوظ رہی قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا
ایضًا اوسی جناب سی منقول ہی جو کوئی خواب مین ڈری یا نیند اوسپر مستولی ہو یا اوسکا عادت سی زیادہ روئی اوسپر اس آیت کو پڑہی فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ایضًا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی جو شخص محتلم ہونی سی خوف کری وقت سونی کی یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِحْتِلَامِ

ملحقات کتاب اخبار ماتم ذکر خورش خاک شفا اور اعمال قریب موت دعای عدیلہ

عَلَيَّ حَتّٰى لَا اَشْكُرَ اَحَدًا غَيْرَكَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
اَللّٰهُمَّ مَا غَابَ عَنِّيْ فَلَا يَغِيْبَنَّ عَنِّيْ عَوْنُكَ وَحِفْظُكَ وَمَا فَقَدْتُ
مِنْ شَيْءٍ فَلَا تَفْقِدْنِيْ عَوْنَكَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا اَتَكَلَّفَ مَا لَا اَحْتَاجُ اِلَيْهِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ نیسان بعد تحویل آفتاب کیس دن کی جو مینھ برسی وہ آب
نیسان ہی خاک شفا منقول ہی جب کوئی بیمار کا جینا دشوار ہو صرہ خاک شفا کو
سورۂ انا انزلناہ پڑھتا کھولی بقدر عدس یا دال نخود کھائی اس دعا کو پڑھی اَللّٰهُمَّ رَبَّ
هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ الطَّاهِرَةِ وَرَبَّ النُّوْرِ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ وَرَبَّ
الْجَسَدِ الَّذِيْ سَكَنَ فِيْهِ وَرَبَّ الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهِ اِجْعَلْهُ شِفَاءً مِنْ
كُلِّ دَاءٍ سِيَّمَا كَذَا وَكَذَا بیماری کا نام لی کہ اس مریض کو صحت ملی بعد بلع کی کچھ
پانی فرات کا یا نیسان خواہ باران یا جو ہو پلا کی کہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِزْقًا وَاسِعًا
وَعِلْمًا نَافِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ عمل وقت احتضار جب
زندگی بیماری سی مایوس ہو توقع صحت جاتی رہی اوسکی رو برو سورۂ یاسین اور یہ دعای عدیلہ
پڑھی تاکہ اغوای شیطان سی بچی دنیا سی با ایمان مری بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ
الذَّلِيْلُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِي الْمُحْتَاجُ الْفَقِيْرُ اَشْهَدُ لِمُنْعِمِيْ وَخَالِقِيْ وَرَازِقِيْ
وَمُكْرِمِيْ كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهِ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ
مِنْ عِبَادِهِ بِاَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ
قَادِرٌ اَزَلِيٌّ عَالِمٌ اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ مُرِيْدٌ

٩٨

ملحقات کتاب خبار ماتم دعای عدیله

كارِهٌ مُدْرِكٌ صَمَدٌ يَسْتَحِقُّ بِهٰذِهِ وَهُوَ عَلى ما هُوَ عَلَيْهِ في عِزِّ
صِفاتِهِ كانَ قَوِيّاً قَبْلَ وُجُودِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكانَ عَلِيماً قَبْلَ ايجادِ الْعِلْمِ
وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطاناً اِذْ لا مَمْلَكَةَ وَلا مالَ وَلَمْ يَزَلْ سُبْحاناً عَلى جَميعِ
الاَحْوالِ وُجُودُهُ قَبْلَ الْقَبْلِ في اَزَلِ الآزالِ وَبَقاؤُهُ بَعْدَ الْبَعْدِ
مِنْ غَيْرِ انْتِقالٍ وَلا زَوالٍ غَنِيٌّ فِي الاَوَّلِ وَالآخِرِ مُسْتَغْنٍ فِي الظّاهِرِ
وَالْباطِنِ لا جَوْرَ في قَضِيَّتِهِ وَلا مَيْلَ في مَشِيَّتِهِ وَلا ظُلْمَ في تَقْديرِهِ
وَلا مَهْرَبَ مِنْ حُكُومَتِهِ وَلا مَلْجَأَ مِنْ سَطَواتِهِ وَلا مَنْجا مِنْ نَقِماتِهِ
سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَلا يَفُوتُهُ اَحَدٌ اِذا طَلَبَهُ اَزاحَ الْعِلَلَ في
التَّكْليفِ وَسَوَّى التَّوْفيقَ بَيْنَ الضَّعيفِ وَالشَّريفِ مَكَّنَ اَداءَ
الْمَأْمُورِ وَسَهَّلَ سَبيلَ اجْتِنابِ الْمَحْظُورِ لَمْ يُكَلِّفِ الطّاعَةَ اِلّا دُونَ
الْوُسْعِ وَالطّاقَةِ سُبْحانَهُ ما اَبْيَنَ كَرَمَهُ وَاَعْلى شَأْنَهُ سُبْحانَهُ ما اَجَلَّ نَيْلَهُ
وَاَعْظَمَ اِحْسانَهُ وَبَعَثَ الاَنْبِياءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهُ وَنَصَبَ الاَوْصِياءَ
لِيُظْهِرَ طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ وَجَعَلَنا مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِ الاَنْبِياءِ وَاَفْضَلِ الاَصْفِياءِ
وَخَيْرِ الاَوْلِياءِ وَاَعْلَى الاَزْكِياءِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ آمَنّا بِهِ وَبِما دَعانا اِلَيْهِ وَبِالْقُرْآنِ الَّذي اَنْزَلَ عَلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ
الَّذي نَصَبَهُ يَوْمَ الْغَديرِ وَاَشارَ بِقَوْلِهِ هذا عَلِيٌّ اِلَيْهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ
الاَئِمَّةَ الْهُدَى الاَبْرارَ الْخُلَفاءَ وَالاَخْيارَ بَعْدَ الرَّسُولِ الْمُخْتارِ عَلِيٌّ قامِعُ
الْكُفّارِ وَمِنْ بَعْدِهِ سَيِّدُ اَوْلادِهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ اَخُوهُ السِّبْطُ التّابِعُ
لِمَرْضاتِ اللهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْعابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْباقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصّادِقُ جَعْفَرٌ

ثم الکاظم موسیٰ ثم الرضا علی ثم التقی محمد ثم النقی علی ثم الزکی الحسن العسکری ثم الحجة الخلف الصالح القائم الدائم المنتظر المهدی المرجیٰ الذی ببقائه بقیت الدنیا و بیمنه رزق الوریٰ و بوجوده ثبتت الارض و السماء به یملأ الله الارض قسطاً و عدلاً بعد ما ملئت ظلماً و جوراً و اشهد ان اقوالهم حجة و امتثالهم فریضة و طاعتهم مفروضة و مودتهم لازمة مقضیة و الاقتداء بهم منجیة و مخالفتهم مردیة و هم سادات اهل الجنة اجمعین و شفعاء یوم الدین و ائمة اهل الارض علی الیقین و افضل الاوصیاء المرضیین و اشهد ان الموت حق و القبر حق و مسائلة منکر و نکیر فی القبر حق و البعث حق و النشور حق و الحساب حق و الکتاب حق و المیزان حق و الجنة حق و النار حق و الصراط حق و ان الساعة اٰتیة لا ریب فیها و ان الله یبعث من فی القبور اللهم فضلک رجائی و کرمک و رحمتک و عفوک املی لا عمل لی استحق به الجنة و لا طاعة لی استوجب بها الرضوان الا انی اعتقدت توحیدک و عدلک و ارتجیت احسانک و فضلک و تشفعت الیک بالنبی محمد و اٰله و اوصیائه من احبتک و انت اکرم الاکرمین و ارحم الراحمین و صلی الله علی نبینا محمد و اٰله اجمعین و عترته الطاهرین یا الله یا ارحم الراحمین اللهم انی قد اودعتنا بحفظ الودائع و رده علی وقت حضور موتی برحمتک یا ارحم الراحمین اداب سکرات موت لازم ہی کہ مثل مال میں وصیت ...

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب حضور موت

وِردِ مَظالم کری جب حیات سی مایوس ہوگیا ہان گذشتہ پرنادم اور آیندہ مین ارادہ معصیت نرکہی حالت احتضار مین بیمار کو پرستار تنہا نچہوڑین حایض وجُنب عورت مرد علاحدہ رہین اگر وہی لوگ منحصر ہون تو ہنگام نزع روح لامحالہ دور ہوجائین حاضرین آواز بلند سی کلمہ طیبہ کہکر سنائین دم واپسین شدت عطش ہوتی ہی جرعہ قدری پانی یا عرق خواہ شربت پلائین ہرگاہ سرد ہوتی ہاتہہ پیر یاری فراحمت سی نہ کرین دعای مغفرت و اعتقادات حقہ کا ذکر پڑہتی رہین یہ کلمات فرج تلقین کرین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْہِنَّ وَمَا بَیْنَہُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور واسطے آسانی جان کنی کی یہ دعا تلقین کرین یَا مَنْ یَقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَیَعْفُوْ عَنِ الْکَثِیْرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّی الْکَثِیْرَ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الرَّحِیْمُ جسوقت جان نکل جاوی زمین پر قبلہ رو لٹائین پیر کی انگوٹہی دونون باہم باندہین ہاتہو نکو برابر پہلو سینہ ہا پہیلائین آنکہین بند کرکی او سرپٹی باندہین تیا کپڑا تختہ الحنک ٹہوڑی مین گرہ لگائین کہ منہہ باز نرہی پہر چادر اوڑہائین تسران سورہ رحمن پڑہتی جائین مومنین کو واسطی تشییع جنازہ کی خبر پہنچائین قبل از غسل کفن پارچہ قمیص یعنی قبل نہو بونستن کہ حریر و نازک جسمین بدن دکہائی پڑی جائز نہین اور قطع مین بقراض و چاقو آلہ آہن نہ لگی چادر سر تا سر پہیلائین او سر کرتہ گریبان نصف اولٹا ہوا و دامن پر لگا وران بیچ مرد کو سر کا عمامہ عورت کی ای سیت بند و قضا پہلو مین جریدتین چوب خرما یا ترپنی تر و تازہ و صاف بقدر ذراع یعنی ہاتہہ بہر کا

الٹی جانب کی ہو اگر عورت ہو تو ہاتھون کو ... سینی پر یعنی پستان پر رکھی پہر سورۂ الحمد پڑھی ... اعراب اور رعایت تشدید و مد متصل کی کری ... تمام الحمد کی حد ... ایک سانس لینی کی صبر کری ... بہتر و افضل ہے

[illegible]

ملحقات کتاب اخبار ما تم ترکیب غسل میت

یہ وہ لیٹ کی رکھین منقول ہی جبتک اسمین نمی رہتی ہی میّت کو عذاب نہین ہوگا
وقت سوال منکر و نکیر جو مردہ اوٹھتا ہی وہ تو بغل مین اس لکڑی پر تکیہ کرتا ہی پہر تختہ
نہلائی کا سایہ مین سرا پردہ بچہائین اوسکی پاس خواہ نچی ایسا گڑھا کہو دین کہ پانی نہ بہی
وہین جذب ہو لباس میت جانب قدم سی اوتار کی قبلہ رو لٹکے باندہ کی سوئی پہر
حمایتین کو اشنان وکف برگ سدر خواہ بیسن ملکی دہوئین نہلانی والا پہلی گہڑی کی
ہاتہہ پر چڑہاکی فوطہ و عورت میت کو اچہا شست و شو کری ملا میت سی ہاتہہ
پہیرین کہ اگر فضلات بول و براز خارج ہونی والا ہو تو نکل جای اور جو برآمد ہو
اوسی دہو کی جسم پر طہارت کو پانی خوب بہائین حتی الامکان جسد مردی کو پاکیزہ
پس نہلانی والا اپنی ہاتہہ کہنی تک دہوئی میت کا مقام مسح سوکہاکی وضو کرائی
ساتہہ نیت کی اگر مطلب ہو کہ ناپاک مرا ہی احتیاطا لاتیت دفع جنابت سی غسل دی بعد ازان
قدری بیری کی پتی جو سات سی کم نہو ان کی ایک ظرف پانی مین نہلانی کی ڈالے پہر
قلیل کافور جو پاکر کی دو سری کوزہ پر آب مین ملائین پس غسل دینی والا کہنی تک
ہاتہہ دہو کی نیت باندہی نہلاتا ہون اس میت کو آب سدر سی واجب قربۃ
الی اللہ اور پانی ڈالنی والا ہی قصد کری اول سر کی ٹہوڑی کی پانی سی تین مرتبہ
یا ایک دفعہ سر و گردن دہوئی پہر داہنی کروٹ سی داہنی بدن پر پانی کو اتنا
تا ناخن پا جاری کری تین دفعہ پس داہنی پہلو لٹاکی بایان جسم آدہا ویسا ہی دہوی
آخر تک دونو اپنی نیت پر باقی رہین ملایم ہاتہہ پہیرتا جای کہ پانی ساری اعضا کو
پہنچی تو نہین ہاتہہ دہو کی ساتہہ نیت مذکور آب کافور کا دوسرا غسل دین ...
اوسی صورت پر خالص پانی سی نہلائین نیت کرین غسل دیتا ہون اس میت کو آب

١٠٢

[illegible]

ملحقات کتاب اخبار ماتم ترکیب غسل میت

قراح سی واجب قربۃ الی اللہ جب فراغت ہو بدن کو کسی پارچہ پاک سی خشک کری

اور کفن پہ لٹا کی قدری مخلوج دماغ و گوش و مواضع براز جسد میں رکھی کہ اگر کچھ برآمد ہو

تو بدن و کفن نہ بھری وقت پہنانی خلعت آخرت کی جو میت کو حرکت دیں یہ دعا

پڑھیں اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا بَدَنُ عَبْدِکَ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَہٗ

مِنْہُ وَفَرَّقْتَ بَیْنَھُمَا فَعَفْوَکَ عَفْوَکَ اور اگر عورت ہو تو کہی اَللّٰھُمَّ

اِنَّ ھٰذَا الْبَدَنُ اَمَتِکَ الْمُؤْمِنَۃِ رَبِّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ پس نہلانے والا

اور جنبی فرد یکو پیش از غسل ہاتھ لگایا ہو مس میت کا غسل کریں آب گرم سی نہلانا

میت کا مکروہ جانا ہی جو بال اثنای تجہیز میں جدا ہو اندر کفن کی رکھدیں اگر سدر و

کافور نہ ملی تو بہتر ہی کہ تین مرتبہ خالی پانی سی نہلائیں پھر ہر گاہ قبل دفن میسر آئیں

بار دیگر بجا لائیں جو بدن میت زخمی و کاہیدہ جذام وغیرہ پائیں اندیشہ ہو پھٹ

جانی کا بدل غسل کی تیمم دو ضربہ دیں ایک مرتبہ سی تیمم تین دفعہ احوط ہی نیت یوں

کریں تیمم دیتا ہوں اس فرد یکو عوض غسل سدر و کافور و قراح کی واجب قربۃ الی اللہ

کفن کا پارچہ عمدہ بیش قیمت نہ حلال سی ہو خواہ کرتہ جسمیں مردہ نماز پڑھتا تھا اور روزہ

قطع آستین ضرور نہیں کفن پہ خاک شفا سی شہادتین و اقرار امامت ائمہ اثنا عشر و

جوشن کبیر و سایر ادعیہ لکھنا اچھا ہی چادر پوٹ کو سری کی تار سی دوخت کریں خلعت

پہنانی والا ہاتھ کہنی خواہ بازو تک دھو کی مشک دح کری کافور حنوط قسم جو دانہ ہو تین

مثقال جو ۱۳ ماسہ ہوتا ہی خواہ البتہ حنوط پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ تیرہ درہم و ثلث

یعنی تولہ تھا جو کہ کیا ہو سات موضع جسد میں لگائیں پیشانی و دو کف دست و دو سر

زانو و دو انگوٹھی پیر کی و قدری ناک پر بھی ملیں باقی سینہ پر ڈالیں جسم جنازہ کو جو

رکوع و سجود ایک یا دو رکعت کی تشہد و سلام کے
الا اللہ واللہ اکبر استغفر اللہ اور بعد
کی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
بجا لاوی اگر چاہی سورہ الحمد پڑھی پانچ مرتبہ
بعد تشہد کی وہی ایک رکعت یا دو رکعت
سلام تیسرا سنت سی اگر نماز تین یا چار رکعتی ہے

جسطور مذکور ہوا پس تین مرتبہ اللہ اکبر کہکے
ہر مرتبہ مین ہاتھ کانون تک اوٹھائی اسطور
کہ ہتھیلیان طرف قبلہ کی ہون بعد فراغ نماز
جسطور کہ بیٹھای تسبیح جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ
علیہا بجا لاوی کہ جناب صادق علیہ السلام سی خبر
وارد ہی کہ تسبیح حضرت زہرا ہر روز بھی ہر نماز
دوست تر ہے ایک ہزار رکعت نماز سے
کہ ہر دن پڑھی چونتیس مرتبہ کہی اللہ اکبر ۳۴ تینتیس
مرتبہ الحمد للہ تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور ایک مرتبہ
لا الہ الا اللہ کہکے حق تعالی بخشیگا اوکو

باب پانچواں بیان مشکلات نماز وغیرہ

ملحقات کتاب اخبار ماتم ترکیب کفن میت و نماز

اوڑھا کی کفن پہنائین تا مقام شرمگاہ مرد و عورت کی نظر مین نہ آئین پس ران پیچ جو
ایک بالشت چوڑا مین ہاتھ طویل ہو سرا اوسکی لیجائین کر پشت مین بھی گرہ لگائین
روئی بہت سی مقعد و منفذ پر ذکور و اناث کی رکھین اوسپر قدری کافور چھڑکین زیادتی
ران پیچ کمر سینہ سی مانند لنگوٹ باہر نکالین دونون ران کو باہم اس پٹی مین لپیٹ کی باہر کھینچین
وین اوسپر لنگ چوڑا سینہ سی زانو تک بائین طرف کا داہنی کو موڑ لائین اور دوسرا اوسکے
جانب چپ لیجائین بالائی لنگ وا کی پیراہن پہنائین عمامہ کو شکل چھوڑ کی سر مین باندہین
تحت الحنک لپیٹ کی صدر میت پر دو تو سری دہرین عورت کا مقنعہ عوض عمامہ سر مین
باندہین و چوڑا کپڑا سینہ پر لپیٹا اوڑھائین کر چھاتیونکو ڈھانک لی اوسکی دونو سری لیجا کی
پشت مین گرہ لگائین تیرہ ہین چوب درخت خرما و سدرہ و بید و انار تر کی جو خشک نہون
یعنی بیری
بقدر بند استخوان کلائی لکڑی کو دو قطعہ کرین ویسا [illegible] کردن کی لاکی درمیان [illegible]
ملتصق جسم و پیراہن سر تا سینہ رکھین اگر تقیہ ہو تو قبر مین ڈالین پس جنازہ کو کنارہ
بائین جانب سی طرف راست لائین اوسپر داہنا سرا چپ کا لیجائین بالائی سر و پایان کی
و نیچے پا کپڑا کا بند کو نیز پٹی باندہین جنازی کو تابوت یا عماری خواہ چارپائی کی پہنچا
نماز کو پڑھین جماعت کی صفین کرین امام مقابل کمر مرد و سینہ عورت کھڑا ہو نیت با قصد
نماز جنازہ پڑھتا ہون اس میت حاضر پر واجب قربۃ الی اللہ وضو خواہ تیمم کرنا مستحب کا ہر صورت
عورت پیش نمازی زنان کر سکتی ہی والا صف مردوں کی عقب مین کھڑی ہون اگر حائض و
جنب ہو تو علاحدہ بمقابلہ کھڑا ہو کی نماز پڑہ سکتا ہے شرعا کفیل جملہ امور غسل و کفن و نماز
وارث قریب تر ہی وہ نکری تو اوسکی اجازت دوسری کو ضروری ہی تکبیرین [illegible] مرتبہ پکار کی
الفاظ تکبیر کہی سر میت داہنی ہاتھ کو جانب قبلہ رکہا ہو بعد نیت امام تکبیرۃ الاحرام

ملتقطات کتاب اخبار ماتم اداب نماز جنازه

جب اول تکبیر کہی سا ید نا سن اقتدا ہین نیت باندہین پس آواز بلند سی کہی اگر تقیہ ہو پڑہنا
پڑہی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
اسکی بعد دوسری تکبیر کہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ
وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ پھر اللہ اکبر کہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پس تکبیر کہی اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ
اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ
اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ
فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ پھر کہی اللہ اکبر اور فارغ ہو جاوی و ہرگاہ عورت ہو یہ عبارت
پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ
بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ
اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ
مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى

تسبیحات اربعہ پڑہی یا فاتحہ ...
اور تشہد و سلام بجالاوی بیان احکام ...
کی نو چیزین موجبات سجدہ سہو کی بعضی ...
یازدہ یا ایک حرف تمام ...
قرآن ہو اور اوسمین کہ یہ موجب سجدہ ...
دوسری اگر شک کری ...

105

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب دفن میت

عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَهْلِهَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ تشییع جنازۂ مومن باعث حسنات ہی دوش راست پر شانہ چپ اور اوسکا
طرف کا پای میت اوٹھانا مورث دفع سیئات ہی بار دیگر جو چاہی تشییع جنازہ کری سے
پیر و کی طرف سی جای بائین کندہی پر اوٹھا پہلو دو بارہ   اوٹھای پیشتر جنازہ
راہ نہ چلی بلکہ پیچھی قدم دہری کلمہ پڑھتا جانا ثواب ہی استغفار کرنا رحمت کا اسباب
جب قبر کی نزدیک تابوت کو لائین بایستی تین مرتبہ رکھین اور اوٹھائین چوتھی دفعہ قبر
سے کی تہل جہکا کی لیجائین عورت کو پہلو سی قبر کی اول منزل پہنچائین مدفن کو قد آدم گہرا
عمیق کہودوائین عرض مین بقدر جلوس با فراغت بنائین تابوت و صندوق مین دفنا
کوئی بستر یا گل و ریحان نہ بچھائین مگر چو سفر دریا مین مری اوسکو مٹی مین رکھین سر بستہ پانی کی
اندر چھوڑین خواہ بوجھہ باندہکی قبلہ رو ڈبو دین سنت ہی اتارنی کہ میت کو خاک مین سو نین
حاضرین جنازہ نہ بیٹھین جو آدمی قبر مین اوتری بالاپوش و ٹوپی و جوتا دور کری بند قبا کا
و تکمہ گریبان کہول ڈالی اگر ایک سی اہتمام ہوا ور دو کو بلالی عورت کو مرد قریب و محرم یار
والا زن صالحہ جو وہ بہی نہو آدم نیک اوسپر قدم ماری جب دفن کرنیکو بڑہی جنازہ اوٹھا
وقت یہ دعا پڑہی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِلٰی رَحْمَتِكَ
لَا اِلٰی عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِیَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ میت کو لٹاکی بند ہای کفن و سینہ اوسکا
کہولی قبلہ رو کروٹ دی کر اوہنا گال خاک سی ملی رخسار و پشت کی برابر ڈہیلی چنی
قدرہ تربت کربلا سینہ پر و سجدہ گاہ روبرو دہری اگر اثنای کفن مین نجاست بدن سی بہہ کر
لگی عضو جسم و پارچہ کفن دہو ڈالی جو قبر کی اندر ظاہر ہو تو آفتابہ و طشت لیجاکی طاہر کرین

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب دفن "تلقین میت"

جب نہو سکی سقر اخش سی کمر ڈالین و ہنگام دفن مین کہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و سورہ فاتحہ و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس و قل ہو اللہ احد و ایۃ الکرسی پڑہی ہرگاہ سایر ناس بہی تلاوت کرین تو بہتر ہی پس کہی بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ اللہم عبدک وابن عبدک نزل بک وانت خیر منزول بہ اللہم افسح لہ فی قبرہ والحقہ بنبیہ اللہم انا لا نعلم منہ الا خیرا وانت اعلم بہ منا پس واہنی ہاتہ بایان شانہ اور بائین سی داہنا بازو میت کا پکڑکی ہلاکی اور یہ تلقین عقاید حقہ سنائے

اسمع افہم اسمع افہم اسمع افہم یا فلان بن فلان نام میت وادہ باپکا ہل انت علی العہد الذی فارقتنا علیہ من شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا صلی اللہ علیہ والہ عبدہ ورسولہ وسید النبیین وخاتم المرسلین وان علیا امیر المومنین وسید الوصیین وامام افترض اللہ طاعتہ علی العالمین وان الحسن والحسین وعلی بن الحسین ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسی بن جعفر وعلی بن موسی ومحمد بن علی وعلی بن محمد والحسن بن علی والقائم الحجۃ المہدی صلوات اللہ علیہم ایمۃ المومنین وحجج اللہ علی الخلق اجمعین وائمتک ائمۃ ہدی ابرار یا فلان بن فلان اذا اتاک الملکان المقربان رسولین من عند اللہ تبارک وتعالی وسئلاک عن ربک وعن نبیک وعن دینک وعن کتابک وعن قبلتک وعن ائمتک فلا تخف وقل فی جوابہما اللہ جل جلالہ ربی ومحمد صلی اللہ علیہ

ملحقات کتاب انیس الذاکرین دعای تلقین میت

وَآلِهِ نَبِيّي وَالْإِسْلَامُ دِينِي وَالْقُرْآنُ كِتَابِي وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِي وَأَمِيرُ

الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِمَامِي وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبَى إِمَامِي

وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّهِيدُ بِكَرْبَلَا إِمَامِي وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِينَ إِمَامِي

وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ إِمَامِي وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ إِمَامِي وَمُوسَى

الْكَاظِمُ إِمَامِي وَعَلِيٌّ الرِّضَا إِمَامِي وَمُحَمَّدٌ الْجَوَادُ إِمَامِي وَعَلِيٌّ الْهَادِي

إِمَامِي وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ إِمَامِي وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ إِمَامِي هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ

عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَئِمَّتِي وَسَادَتِي وَقَادَتِي وَشُفَعَائِي بِهِمْ أَتَوَلَّى وَمِنْ

أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّأُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ أَنَّ اللّٰهَ

تَبَارَكَ وَتَعَالَى نِعْمَ الرَّبُّ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نِعْمَ

الرَّسُولُ وَأَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادَهُ الْأَئِمَّةَ

الْأَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْأَئِمَّةُ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَقٌّ وَأَنَّ

الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ

حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ

حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ

پھر کہے أَفَهِمْتَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ میت بیٹا ہو تو کہے بنت فلان کہو اگر مرد ہو اور بیٹا ہو تو

جو لفظ کہا ہے ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكَ اللّٰهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَوْلِيَائِكَ فِي مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهِ پھر کہے اَللّٰهُمَّ

جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاصْعَدْ بِرُوحِهِ إِلَيْكَ وَلَقِّهِ مِنْكَ بُرْهَانًا

اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ میں میت کی طرف سے باہر آئے اور کہے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ

رَاجِعُونَ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب دفن جنازه وتلقین

راجعون والحمد لله رب العالمین اللهم ارفع درجته فی اعلا علیین واخلف علی اهله فی الغابرین وعندك نحتسبه یا رب العالمین

وسرہانی سی تختی لگائی اور ایسی درست کری کہ مٹی مردہ پر نہ گری اوسوقت یہ دعا پڑھی

اللهم صل وحدته وآنس وحشته وآمن روعته واسکن الیه من رحمتك رحمة تغنیه بها عن رحمة من سواك فانما رحمتك للظالمین پس سنت ہی کہ حاضرین پشت دست خاک قبر میں گرائیں یا سہی بھرکی اندر پھینکیں اور کہیں اللهم ایمانا بك وتصدیقا بکتابك هذا ما وعدنا الله ورسوله وصدق الله ورسوله وما زادنا الا ایمانا وتسلیما حدیث میں آیا ہی جو ایسا کری اور یہ دعا پڑھی بعدد ہر ذرہ خاک بیت ایک حسنہ اوسکی لیی خدا دیگا مکروہ ہی کہ خویشان و اقربا مٹی ڈالیں قبر کو چار انگشت اونچا اور اوپر سی ہموار کریں پانی چھڑکیں والا تارند توڑی سرہانی سی پائینتی تک دوالیں پھر کی پھر بالین سر پہنچائی بعد ازاں حاضران قبلہ رو جلوس کریں دست اپنی کھلی زمین تربت میں گاڑیں کر نشان پڑیں اور یہ دعا پڑھیں اللهم جاف الارض عن جنبیه واصعد الیك روحه ولقه منك رضوانا واسکن قبره من رحمتك ما تغنیه بها عن رحمة من سواك پھر سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھیں اگر میت ہو عورت کی ہر جا ضمیر مونث لائیں سنت ہی جب لوگ چلی جائیں وارث نزدیک سرہانی بیٹھی آواز بلند سی اوس تلقین کو جو گذری پڑھی خواہ اپنا کوئی نائب کری عمارت بنانا چونہ لگانا درست بعد شکست کو مکروہ جانا ہی تین روز تک کریں مومنین اسکی عزادار کو دلاسا دیں اور گریبان سوائی بھائی و پدر کی سوا چاک نہ کریں بلکہ مصیبت جب یاد آئی یہ کلمات زبان پر لائی انا لله وانا الیه راجعون

ملحقات کتاب اخبار ماتم اداب زیارت قبور و ذکر باقیات صالحات

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ اَللّٰھُمَّ اٰجُرنِی عَلٰے مُصِیبَتِی وَاَخلِف عَلَےَّ اَفضَلَ مِنھَا صاحب غم کو رواہی اپنی وضع لباس مین کچھہ تغیر دی تاکہ آنی جانی والوکو اوسکی تمیز رہی ہمسایہ خواہ اور لوگ طعام واسطی ماتمزدہ کی روانہ کرین تین دن صفت واقعی میت کا جو نوحہ کیا جای جھوٹ اوسمین نہ کہین زوجہ کو سوگ مین شوہر کی چار ماہ دہ روز تک جامہ رنگین و آرایش سر و بر لازم ہی

آداب زیارت قبور

جب گورستان مین مومنین کی جای حسرت واندوہ سی ان کلمات کو زبان پر لائی اَلسَّلَامُ عَلٰے اَھلِ الدِّیَارِ مِنَ المُؤمِنِینَ وَالمُسلِمِینَ اَنتُم لَنَا فَرَطٌ وَنَحنُ اِن شَاءَ اللّٰہُ بِکُم لَاحِقُونَ اور دوسری روایت مین آیاہی اَلسَّلَامُ عَلَیکُم یَا اَھلَ الدِّیَارِ مِن قَومٍ مُؤمِنِینَ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ اَنتُم لَنَا سَلَفٌ وَنَحنُ لَکُم تَبَعٌ وَرَحِمَ اللّٰہُ المُستَقدِمِینَ مِنکُم وَالمُستَاخِرِینَ وَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ

اعمال باقیات

بیان حدیث مین وارد ہی چہہ چیز کی خیرات مومن کو نفع دیتی ہی اوّل فرزند صالح کہ اوسکی لئی استغفار دکا ثواب کری دویم مصحف یا کتاب علم الہی کہ بعد ان لوگ پڑہین تیسری درخت جو بوئی کہ خلق کو وہ نفع سایہ و ثمر دی چوتہی کوئی پانی نکالی اور جاری ہو مانند کاریز یا نہر پانچوین کنوان کہودکی بنائی جو آب شیرین اوسکا انسان و حیوان کو سیراب کری چہتی ایسی

کہ مردم کی عمل مین آئے ارشاد و ہدایت جسکی

وہ تصنیف ہو کہ خیر و حسنات جسکی الحق راقم کی نزدیک

افضل ہی برترکہ اثر اسکا قیامت تک

دنیا مین باقی رہتاہی

خاتمہ کتاب اخبار ماتم تقریظ مؤلف صدق رقم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ بِالتَّوْفِیْقِ وَالسَّلَامَۃِ وَاَنْعَمَ طَرِیْقَ الْہِدَایَۃِ وَالسَّعَادَۃِ وَاَعْلَمَ تَفْرِیْقَ الْکِذْبِ وَالصَّدَاقَۃِ وَاَکْرَمَ دَوَامَ عُمُرِیْ بِتَعْلِیْقِ الْبِدَایَۃِ وَالنِّہَایَۃِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَعْدَنِ الطَّہَارَۃِ وَالْکَرَامَۃِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی وَمَخْزَنِ الْوِصَایَۃِ وَالْخِلَافَۃِ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَمَکْمَنِ الْاِمَامَۃِ وَالشَّرَافَۃِ اِبْنَیْہِمَا الْمُجْتَبٰی اما بعد ان دنون جو ایوان لاجورد سپہر آئینہ بندی ماہ و مہر سے بیت الحزن ہو رہا ہے اور شبوں میں طاق زمردی فلک قنادیل اختر و انجم سے روشن و پرضیا ہے صحن سرای دنیا میں شامیانہ غم کھنچا و سامان آہ و فغاں مہیا ہے ہمراہ کعبہ حزن و غصہ فی جامہ سوگ پہنا گریبان صبح پھٹا گیسوی شام کھلا ہے مردم عالم عزا میں مصیبت زدہ آدم کی چشمہ دیدہ و دل سے دریا دریا اشک فشاں ہیں اور لبوں پر ذکر عشرہ محرم سے کوہ کوہ الم خاطر قدسیوں کی برہم زماں ہیں ہزاراں شکر و سپاس صانع لوح و قلم اوسنے اپنی تائید کرم سے تالیف کتاب اخبار ماتم بحرفت پہنچائی اور ستائش و ثنای بیقیاس واضع حدوث و قدم کو جسنے اسباب مجمع ہونی مدار غم کی عنایت و اعانت فرمائی عنوان دیباچہ سے پایان خاتمہ تک ذکر انبیا و اوصیا مسطورہے ہر جدول ولادت و شہادت اصفیا و اولیا کی تمنای شجر طورہے چشم ناظرین کو تفسیر آیات و توضیح حدیث و روایات سے منبع نور و دل ماہرین زبان حال کی طرز بیان سے مجمع سرور ہے سبحان اللہ بیاض مرصاد کی پرتو سے صبح صادق درخشندہ جبین اور داو داو سواد مداد کحل الجواہر دیدہ حور العین سلسلہ سطور متن کا غیرت کہکشاں و زنجیرہ حروف شرح سلک درد گوہر غلطان عبارات صفا و آبداری میں قطرات عیون ہی کوثر کی برتر

غلط نامہ کتاب اخبار ماتم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۳	تجیشہ	تشبثہ	۳۸	۳	العشب	العشب	۴۴	۱۶	ذرا ابی طالب	ذرا ابی طالب
۳۴	۶	تفرقۃ	تفرقتہ	″	″	تجنب الوحوش	تجنب الوحوش	۴۵	۲	وانتقض	وانتقض
۳۴	۱۶	دعوا	دعوا	″	″	یدا اسہم	یدا رہم	″	۴	تعلمیۃ	تعلمیتہ
۳۴	۱	سیارکم	ستبدیکم	″	۱۴	یزید بن شہاب	یزید بن شہاب	″	۱۳	یا بکا	یا بکا
″	۳	فیجلسہ	فیجلسہ	″	۱۷	جن لبشر	جن و بشر	″	۱۴	بنی حنظلۃ	بنی حنظلۃ
″	۴	الطیب	الطیب	″	۱۸	رابعہم وسیشیدہم	رابعہم وسیتشیدہم	۴۷	۹	لیتخذ کا	لیتخذکہ
″	″	آخر	آخر	۳۹	۱۱	ستقو	ستقو	″	۱۴	خدیجۃ	خدیجۃ
″	۸	فاحفظہ	فاحفظہ	″	۱۷	انی	انّی	۴۸	۱	قیام وقعود	رکوع وسجود کی
۳۵	۱۳	ان تکون	ان یکون	۴۰	۲	بالمدینۃ	بالمدینۃ	″	۳	حدودہا	حدودہا
″	۱۵	کلامہم	کلامہم	″	۳	تغلب	تغلب	″	۸	بالقد	بالقد
۳۶	۷	فاحفظ	فاحفظ	″	۷	تجدذہج	تجدوہ	۴۹	۶	اپنی برادر کی	اپنی برادر کی
″	۱۳	انی	انّی	″	۹	یا ابن ابی	یا ابن ابی	″	۹	سمع رسول اللہ	سمع رسول اللہ
″	۱۴	الطیب	الطیب	″	۱۰	فیتکلب	فیتکشت	″	۱۵	ان الرسل منہم	ان الرسل منہم
″	″	احسن	احسن	″	۱۹	لیتمزہ	لیتمیزہ			ثلاث مائۃ	ثلاث مائۃ
″	۱۷	سامت	اشہر	۴۱	۵	احسنہ	احسنہ	″	۱۶	اذہم	اذہم
″	۱۸	قضیتہ	قضیتہ	″	۹	سبحانہ	سبحانہ	″	۱۹	عن والدین	عن والدین
۳۷	۶	بیتکلم	بیتکلم	″	″	الیہم	الیہم	۵۰	۴	ابوذر	ابوذر
″	۱۴	ابغضہا	ابغضہا	″	۱۳	فیستبان	فیستبان	″	۵	وجابر بن عبداللہ	وجابر بن عبداللہ
″	″	ابغضا	ابغضا	″	۱۴	لیسیدوقسم	لیسیدوقسم	″	″	ابوہریرۃ	ابوہریرۃ
″	″	لاتؤذونا	لاتؤذونا	۴۲	۱۳	علیہ والہ	صلی اللہ علیہ والہ	″	″	ولم تسل	ولم تحل
″	۱۵	ان ارتج	ان ارتج	۴۳	۳	قلم ابوحسباہ	قلم ابوحسبہ	۵۱	۶	اینظر	اینظر
۳۸	۱	الاشتباہ	الاشتباہ	″	″	اربع عشرۃ مرۃ	اربع عشرۃ مرۃ	″	۹	الخروج والاثرۃ	الخروج والاثرۃ
″	۱	تفرقہا	تفرقتہا	۴۴	۶	نزدل	نزول	۵۲	۱۳	شبہا	شبہا
″	۳	تباورتہ	تبادرتہ	۴۴	۱۴	تکتک	تکتک	″	۱۴	اعادہا	اعادہا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۰	۱۱	اَلفتحُ	اَلفتحَ	۲۸۶	۵	علی ان یجار لوا	علی ان یجار لوا	۳۰۰	۱	انطق ایاک	انطق ایاک
"	۱۴	یتقب	یتقیا	۲۸۸	۱۴	ویبثہ	ویبثہ	"	۷	یا غدرۃ الفجرۃ	یا غدرۃ الفجرۃ
۲۸۱	۲	الحرابُ	الحرابَ	"	۱۵	"	"	"	۱۱	الموت	الموت
"	۹	فسئلوہ	فسئلوا	۲۸۹	۱۰	ان یقیسیها	ان یقیها	"	۱۵	یقتل	یقتل
۲۸۲	۳	استشهد	استشهد	"	"	وذریتها وشیعتها	وذریتها وشیعتها	"	"	تمام الثلاثۃ	تمام ثلاثۃ
"	۶	تسمع وتطع	تسمع وتطع	"	۱۷	زمنتک	زمنتک	"	۱۸	اوثاری	اوثاری
"	۷	بایمانک وتنکولتہ معاملتہ	بایمانک وتنکولک معاملتہ	۲۹۰	۲	الا اتلہ محکل	ان لا اذلہ محکل	۳۰۱	۱۴	فانو + فارج	فانو + فارج
"	۹	لا یلقونی	لا یلقونی	"	"	کرامتی لا اسکنہ	کرامتی ولا اسکنہ	"	۱۶	فضربہ	فضربہ
"	۱۰	اواصیل	حتی او اصیل	"	۳	ولا انظر	ولا انظر	۳۰۲	۱۷	حتی اوصی	حتی اوصی
"	۱۵	یاستینرا	یاستیرا	"	۶	وفاطمۃ تابیکک	فاطمۃ تابیکک	"	۱۹	عمر بن	عمر بن
"	۱۴	وتالتشاؤ	تالتشاؤ	"	۱۶	والشم	والشم	۳۰۳	۱۷	تکتب + تخرج	تکتب + تخرج
"	۱۷	تہماری	تمہاری	۲۹۱	۵	ما خلقنا ربنا	ما خلقنا ربنا	۳۰۷	۱۳	الوالج الثالج	الوالج الثالج
۲۸۳	۱۲	سطحہ	جو سطحہ	"	۸	لایستنفکک	لایستنفکک	"	۱۷	فہبط	فہبط
"	۱۸	یزید	یزید	"	۱۱	خاشبۃ	خاشبۃ	"	۱۷	[illegible]	[illegible]
۲۸۴	۴	ان اقرکہ	ان اقرکہ	۲۹۲	۴	اشکو	یشکو	"	۱۸	ماۃ الف بسماء	ماۃ الف مسمار
"	۱۰	اتقدر بہ ایاک	اتقدر بہ ایاک	"	۸	وتقصدہ	وتقصدہ	۳۰۸	۳	فاشترق	فاشترق
"	۱۱	یحیی بنیۃ	یحیی + بنیۃ	۲۹۳	۵۰	جبرئیل	جبرئیل	"	۶	خیر الانبیاء	خیر الانبیاء
"	۱۷	وتخولہ	وتخولہ	۲۹۴	۱۴	طوعۃ	طوعۃ	"	۸	فہبط	فہبط
۲۸۵	۸	شمر بن العشیر	شمر بن العشیر	۲۹۵	۱۲	المراۃ	المراۃ	"	۱۵	وابن عمہ	وابن عمہ
"	۹	رمضان	رمضان	"	۱۵	وتسالہ	وتسالہ	"	۱۶	الاکبیر	الاکبیر
"	۱۰	اہل الکوفۃ	اہل الکوفۃ	۲۹۶	۱۵	یکثرین	یکثرین	"	۱۹	بذا مسمار فاطمۃ	بذا مسمار فاطمۃ
"	۱۱	قیس بن عبد الرحمن	قیس بن عبد الرحمن	۲۹۷	۱۴	لمحمد بن الاشعث	لمحمد بن الاشعث	۳۰۹	۴	مسمار	مسمار
"	"	بن	بن	"	۱۵	فاتیا	فاتینا	"	۸	"	"
"	۱۲	وعمارۃ بن	وعمارۃ بن	"	۱۷	یحسنت الامراۃ	فحسنت الامراۃ	"	۱۳	قصۃ الحسین	قصۃ الحسین
"	۱۸	بیانی	بیانی	۲۹۹	۳	عن ذکرک	عن ذکرک	"	۱۸	اطلع	اطلع
۲۸۶	۲	الکتب	الکتب	"	۱۴	لیجانبہ	لیجانبہ	۳۱۰	۳	سہل اللہ	سہل اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۵	۱۱	انهم عجبوا الیغزوا	انهم جمعوا الیغزوا	۳۷۳	۷	حتی تنزل	حتی تنزل	۳۸۴	۱۵	استودعک	استودعک
"	۱۲	حتی انتهوا	حتی انتهوا	"	۸	علی شاطی الفرات	علی شاطی الفرات	۳۸۵	۵	ظاهر الحزن	ظاهر الحزن
۳۶۶	۳	هذا الفسطاط	هذا الفسطاط	"	"	وستعنا	وستعنا	"	۱۰	الحسین	الحسین
"	۴	عبید الله بن الحر	عبید الله بن الحر الجعفی	"	۱۸	والبینة	والبینة	۳۸۶	۱۳	شخصاک	شخصاک
		الجعفی		۳۷۶	۱۴	الف عام	الف عام	"	۱۷	وفاطمة	وفاطمة
"	۸	غیر بازه	غیر بازه	۳۷۷	۳	مساکن الجنة	مساکن الجنة	"	۱۹	الزمان	الزمان
"	۱۰	غیرنا	غیرنا	"	۷	اول روضة	اول روضة	۳۸۷	۱	واعترفه	واعترفه
"	۱۱	لتجابک تحیا	لتجابک تحیا	"	"	وافضل مسکن	وافضل مسکن	"	۱۳	الف حجة	الف حجة
"	۱۷	اول	اول	"	۱۴	ستة وثمانیة	ستة وثمانیة	"	"	منقلبات	منقلبات
۳۶۷	۱	وقرینة	وقرینة	۳۷۸	۲	اولیائه	اولیائه	"	۱۵	مقتدرا	مقتدرا
"	۴	انوا تجابت	انوا تجابت	"	۱۶	یوم او بعض یوم	یوم او بعض یوم	۳۸۹	۴	فسئله	فاسئله
"	۸	ولم یحبه	ولم یحببه			اخر	اخر	۳۹۰	۹	اتقبل	اتقبل
"	۱۷	عبید الله بن الحر	عبید الله بن	۳۷۹	۴	لیتنا	لیتنا	"	۱۴	الی عمر بن سعد	الی عمر بن سعد
		الجعفی	الحر الجعفی	"	"	فقبا شبر	فقبا شبر	۳۹۱	۲	الی عمر بن سعد	الی عمر بن سعد
۳۶۸	۷	او تشعرک	او تشعرک	"	۸	حتی یاتی قبره	حتی یاتی قبره	"	۱۹	ولعن اباک	ولعن اباک
"	۱۲	بضایع	بضایع			الحسین	الحسین	۳۹۳	۱	ما بدا لکم	ما بدا لکم
۳۷۰	۷	بریه	بریه	"	۱۱	المتشحط	المتشحط	"	۳	"	"
"	۱۳	انتهوا	انتهوا	۳۸۰	۱۵	ملائکة	الملائکة	"	۷	حتی ارجع	حتی ارجع
۳۷۱	۱	فجعجع	فجعجع	۳۸۱	۱۰	دروازی پیه	قسبریه	"	۹	لیعطون	لیعطون
"	۵	ولا تفارقک	ولا تفارقک	"	۱۸	ان تکبیرهم الزاهر	ان تکبیرهم الزاهر	"	۱۹	ان تؤخرهم	ان تؤخرهم
"	۶	بانفاذک	بانفاذک	۳۸۲	۵	لقی الله	لقی الله	۳۹۴	۹	لا تسمع	لا تسمع
"	۱۵	والناضرة	والناضرة	"	۱۵	ولو کان	ولو کان	"	۱۱	انثی	انثی
۳۷۲	۴	فلتسمر	فلتحمری	۳۸۳	۷	وجعلنا	وجعلنا	"	۱۹	و لاذنا بهم	و لاذنا بهم
"	۶	لابد اسمهم	لا بد اسمهم	"	۹	وعلم بالتی	وعلم بالتی	۳۹۵	۱	هذا اللیل	هذا اللیل
"	۸	فحمد الله	فحمد الله	۳۸۴	۴	شمر کل جبار	من شر کل جبار	"	۱۷	ستیدنا	ستیدنا
۳۷۳	۱۳	ولیسا برده	ولیسا برده	"	۹	فعلم بالهم	فعلم بالهم	"	۱۶	وستیدنی	وستیدنی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶۰	۵	اِنَّما	اَنَّما	۴۷۳	۱۱	بن عقبۃ الغنوی	بن عقبۃ الغنوی	۴۸۲	۱۱	ممن تذکر مصابنا	من تذکر مصابنا
״	۶	یختبرون	یختبرون	״	۱۳	اخوۃ	اخوۃ	״	۱۲	وجبتما	وجبتنا
״	״	تشتب	تشتجب	״	۱۴	ابوبکر بن عبد اللہ	ابوبکر بن عبید اللہ	״	۱۴	بمصابنا	بمصابنا
۴۶۲	۱۴	زبنو	زنبو	״	۱۵	بنت زحر بن	بنت زحر بن	۴۸۳	۹	وبنیک	وبنیک
۴۶۳	۱۷	والتباکی	والتباکی	״	۱۶	عبد اللہ بن عقبۃ	عبد اللہ بن عقبۃ الغنوی	۴۸۴	۱۲	عفان	عفان
۴۶۴	۵	وغیر ذلک	وغیر ذلک	۴۷۴	۱۲	عبد اللہ	عبد اللہ	״	۱۷	ابیات	ابیات
״	۶	الذین یسم	الذین یسم	״	۱۹	ہو ابن جحش	ہو ابن جحش	۴۸۵	۱۳	کان اہل الجاہلیۃ	کان اہل الجاہلیۃ
״	۱۵	متواترۃ	متواترۃ	۴۷۶	۸	ونہشتعد العطش	[illegible] العطش	״	۱۹	فی مضاربنا	فی مضاربنا
۴۶۵	۱	المراۃ	المراۃ	״	۹	فرکب المشاۃ	فرکب المشاۃ	۴۸۶	۴	الانقضار	الاقتضار
״	۱۴	فی موضع	فی موضع	״	۱۷	اطمئنۃ	اللہم اطمئنۃ	״	۱۲	یوم العاشر	یوم العاشر
״	۱۶	لا یوجد فیہ الماء	لا یوجد فیہ الماء	۴۷۷	۱۶	السنبسی	السنبسی من بنی سنبس	۴۸۹	۱	ان تمسکن	ان تمسکن
״	״	کان کمن احیی نفسا	کان کمن احیی النفسا	۴۷۸	۱۱	بن مطعم	بن مطعم	״	۴	استشہد	استشہد
			ومن احیی نفسا	״	۱۵	قرعبۃ	قراعبۃ	۴۹۱	۲	قاسم بن الحسن	قاسم بن الحسن
״	۱۴	اعرابی + اذل	اعرابی + اذل	۴۷۹	۸	فلم شق	فلم یشق	۴۹۲	۳	فی المبارزۃ	فی المبارزۃ
۴۶۶	۹	حتی یتجب + یحشنۃ	حتی یتجب یحشنۃ	״	۹	وسماک بن مخرمۃ	وسماک بن مخرمۃ	۴۹۶	۱۷	عمر بن	عمر بن
۴۶۷	۱۲	فصنع	صنع			وعلی	وعلی	۴۹۸	۶	بناہ بلی	بناہ بلی
۴۷۰	۱۶	ولم یحیی	ولم یحیی	״	۱۱	انقطع سیفہ	انقطع سیفہ	۵۰۲	۱۷	فولدہ	فولدہ
״	۱۷	یودع	یودع	״	۱۲	رسول اللہ	رسول اللہ	۵۰۳	۳	اوجع	اوجع
۴۷۱	۹	بنت	بنت	۴۸۰	۴	رسول اللہ	رسول اللہ	״	۶	ستقتل	ستقتل
״	۱۸	ابن عقیل	ابن عقیل	״	״	ولدہ	ولدہ	״	۸	یستوجبون	یستوجبون
۴۷۲	۱	ابو الفرج	ابو الفرج	״	״	سید الشہداء	سید الشہداء	״	خ ۱۲	تجبرعک	تجبرعک
״	۵	من مہران	من مہران	״	۸	فلم یتندل	فلم یتندل	״	۹	فلبسہ	فلبسہ
۴۷۳	۴	بن الحسن	بن الحسن	״	۱۳	العباس	العباس	۵۰۴	۱۲	قرۃ عینی	قرۃ عینی
״	۶	قتلہ ہانی بن	قتلہ ہانی بن	״	۱۶	ثم ان سید	ثم ان سید	״	۱۴	بورک	بورک
״	״	وجہہ	وجہہ	״	۱۷	التشریف	التشریف	״	۱۷	وکانی + ناصبہ	وکانی + ناصبہ
״	۱۰	ابوبکر بن الحسن	ابوبکر بن الحسن	״	۱۸	ولم یدر	ولم یدر	״	״	نازعہ	نازعہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰۵	۳	فَاَقْرِئْهُ السلام	فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ	۵۲۵	۳	تَسْكُنِيْ	تَسْكُنْتُ	۵۴۳	۱۶	فَضَرَبَةٌ صَرْعَةٌ	ضَرْبَةً صَرَعَتْهُ
"	۸	اَوْ يَكُوْنَ التَّرَائِيْ	اَوْ يَكُوْنَ التَّرَائِيْ	"	۱۶	لَمْ اَدَعْ	لَمْ اَدَعْ	۵۴۴	۱۱	حَتّٰى تَشْتَرِيَهَا النِّسَاءُ	حَتّٰى تَشْتَرِيَهَا النِّسَاءُ
		كِنَايَةٌ	كِنَايَةٌ	۵۲۶	۷	بَسِيْطٌ	بَسِيْطٌ	۵۴۵	۷	اَلْ سَقِيْفَةُ	اَلْ سَقِيْفَةُ
"	"	بِحُسْنِ الصُّوْرِ كِنَايَةٌ	وَحُسْنُ الصُّوْرَةِ كِنَايَةٌ	۵۲۸	۱۳	اُہْدِی	اُہْدِیَ	"	۱۷	اِحْمِلُوا	اُحْمِلُوا
"	"	وَوَضْعُ الْيَدِ كِنَايَةٌ	وَوَضْعُ الْيَدِ كِنَايَةٌ	۵۲۹	۱۹	مِنْ تَرْتِيْبِهَا	مِنْ تَرْتِيْبِهَا	۵۴۶	۶	يَا ثَمَرَةَ + يَا نُوْر	يَا ثَمَرَةَ + يَا نُوْرَ
۵۰۶	۱	وَعَارِ ثَبْهُ	وَعَارَ تَبُهُ	۵۳۱	۱۳	عَنْ سَلْمَان	عَنْ سَلْمَانَ	۵۵۰	۸	بْنِ مُظَاہِر	بْنُ مُظَاہِر
"	۳	بَيْنَهُمَا وَاِنَّ	بَيْنَهُمَا وَاِنَّ	۵۳۲		مَنْزِلُ اَحَبِّهِمَا اَمْ كُلْثُوْمٍ	مَنْزِلُ اَحَبِّهِمَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ	"	۱۳	الْكُوْفَة	الْكُوْفَةِ
"	۵	سَيِّدِيْ شَبَاب	سَيِّدَيْ شَبَاب	"	۶	اَلْجَنَّةُ	اَلْجَنَّةُ	۵۵۱	۴	فَاَتَوْا	فَاَتَوْا
"	۸	رُدَّ اَيَا	رُدَّ اَيَا	۵۳۳	۴	اَحَدُهُمَا	اَحَدُهُمَا	"	۱۵	فَلَا تَجْهَل	فَلَا تَجْهَل
"	۱۲	صِبْغَةَ اللہ	صِبْغَةَ اللّٰہِ	"	۱۸	وَقِصَصُهُمْ	وَقِصَصُهُمْ	۵۵۲	۳	يَطْرُقُ	يُطْرَقُ
۵۰۷	۶	حُلَّةَ الْحُسَيْنَ	حُلَّةَ الْحُسَيْنِ	۵۳۴	۱۲	وَاِنَّا مُسْتَشْفِعٌ	وَاِنَّا مُسْتَشْفِعٌ	"	"	الطَّارِقُ	الطَّارِقُ
"	۱۸	تَحْزَنْ	تَحْزَنْ لَہٗ	۵۳۵	۲	بِجِبْرَائِيْل	بِجِبْرَئِيْل	۵۵۳	۱	اِذَا تَلْقَ	اِذَا تَلِيْقُ
۵۰۸	۶	بَاَرَّتِہٖ	بَدَّتِہٖ	"	۳	يَرْضَى	يَرْضٰى	"	۲	سَنَابِہٖ	سِنَابِہٖ
۵۱۳	۱۷	ابن علی	ابنِ عَلِيٍّ	"	۹	الْمَلَائِكَةُ + سَبْع	الْمَلَائِكَةُ + اَسْبَع	"	۹	اَكْلُ التُّرَاب	اَكْلَ التُّرَاب
۵۱۶	۱۹	الْحُسَيْنَ	الْحُسَيْنِ	۵۳۶	۱۵	لَيْلَة	لَيْلٰی	۵۵۴	۱۲	تَيَمَّمُوْنَ	تَيَمَّمُوْنَ
۵۱۹	۱۱	اَخَرَ	الْآخَرُ	۵۳۹	۱	اَشْبَہُ النَّاسِ	اَشْبَہُ النَّاسِ	"	۱۵	وَاَفْضُرِ + حَبْل	وَالْفَصْرِ + حَبْل
۵۲۰	۱۸	سَائِلٌ	سَائِلٌ	"	۸	لَيُنْصِرُوْنَنَا	لَيَنْصُرُوْنَا	۵۵۵	۵	فَرِدُوْا	فَرَدُّوْا
۵۲۱	۴	طُفْتُ بِجَمِيْعِ الْاَرْض	طُفْتُ جَمِيْعَ الْاَرْض	"	۱۵	يُدْرِكَكَ	يُدْرِكَكَ	"	۱۰	سَلْ اُمَّهَا	سَلَامُهَا
"	۳	مِثْلُ	مِثْلُ	"	۱۶	وَلَمْ تَحْفَظْ	وَلَمْ تَحْفَظْ	"	۱۱	تَسَلَّم	تُسَلِّم
"	۱۷	طُفْتُ	طُفْتُ	۵۴۰	۱۷	عَلِيُّ بْنُ	عَلِيُّ بْنُ	۵۵۶	۱۱	يَا يَعْقُوْبِيْ	يَا يَعْقُوْبِيْ
"	۱۸	مِثْلُ	مِثْل	"	۱۹	اَطْعَمْتُكُمْ	اَطْعَمَكُمْ	۵۵۷	۳	وَمَنْ نَصَرْنَا	وَمَنْ نَصَرَنَا
۵۲۲	۸	سَائِل	سَائِل	۵۴۲	۱۵	خَاتَمُہٗ	خَاتَمُہٗ	"	۴	وَكَذَا اَنْفَائِهِمْ	وَكَذَا الْقَائِمُ
"	۱۸	اِسْتَحْقَقْتَ	اِسْتَحْقَقْتَ	۵۴۳	۲	تَمَامُ	تَمَامَ	"	"	نَصْرِنَا	نَصَرَنَا
۵۲۳	۴	اَفْتَخَرَ	اَفْتَخِرُ	"	۹	يَا اَبَتَاہُ	يَا اَبَتَاہُ	"	۱۰	عَشَرَةَ عَشَرَتَ	عَشَرَةً وَعِشْرِيْنَ
"	۷	يَزِيْد	يَزِيْد	"	۱۰	السَّلَامُ	السَّلَامَ		۱۵	فَحَسْتَقْتُنِيْ	[illegible]
"	۱۱	تَحْيِيَاتٌ	تَحِيَّاتٌ	"	۱۵	مُنْقِذُ بْنُ مُرَّةَ	مُنْقِذُ بْنُ مُرَّةَ	۵۵۸	۱۰	فَسْطَاطِ حَسَنٍ	فُسْطَاطُ [illegible]